تفسیری اِفادات

ماخوذ از دروسِ قرآن مدینہ مسجد اٹک

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بہ سعی واہتمام

صلاح الدین فاروقی ٹیکسلا

(خادم سلسلہ قادریہ راشدیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتب

الحمدللہ راقم السطور کے مربی و محسن مفسرِ قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نوّراللہ مرقدہٗ نے اپنی حیات میں اِس گنہگار کو جو حکم فرمایا کہ اٹک کے بعد فجر والے درسِ قرآن کو کیسٹوں سے سن کر لکھ لو۔ اس حکم کی کمی نہ کسی درجے میں تعمیل ہو گئی ہے۔ ایک پارے پر جو حصہ لکھا گیا تھا، آپ نے نظرِ ثانی فرما کے تصحیح بھی فرمائی تھی۔

اُس انداز میں تو بوجوہ تکمیل نہیں ہو سکی۔ البتہ احباب کی مشاورت سے تفسیرِ عثمانی کی طرز پر یہ مسوّدہ تیار ہو گیا، جس پر دو علمائے کرام سے نظرِ ثانی بھی کرائی گئی اور حسبِ مشورہ تصحیح بھی کر لی گئی ہے۔

طباعت کیلئے وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے، اِس امانت کو محفوظ کر لینے اور باقی مسلمان بھائیوں تک پہنچانے کی نیّت سے ، ویب سائیٹ پر چھپایا جا رہا ہے۔

قارئین کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ راقم السطور معمولی علم اور سمجھ بوجھ رکھتا ہے۔ کیسٹوں سے سُن کر اپنی سمجھ کے مطابق افادات کو جو مقامی بولی میں تھے اردو میں تحریر کیا ہے۔ ظاہر ہے اُس میں غلطیاں بھی ہونگی، اُسے میرا قصور سمجھیں اور قابلِ اصلاح بات سے آگاہ کر دیں۔ باوجود صلاحیت نہ ہونے کے، یہ کام صرف تعمیلِ ارشاد کیلئے کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غلطیوں کو معاف فرمائیں اور شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ آپ سے بھی اِسی دعا کی درخواست ہے۔

راقم السطور

محتاجِ دعا   صلاح الدین فاروقی نقشبندی

(خادم سلسلہ قادریہ راشدیہ)

رابطہ نمبر ۰۳۲۱-۵۱۴۱۳۹۶ ، ۰۳۱۴-۵۱۴۱۳۹۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۲ ذیقعد ۱۴۲۶ھ ۹ جنوری ۲۰۰۵ء بروز جمعہ بعد عصر

سورۃ فاتحہ کو سارے قرآن مجید کا خلاصہ سمجھا جاتا ہے اسلئے کہ اس میں قرآن مجید کے بنیادی چار عقیدے بیان فرمائے پہلا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان دوسرا یوم جزا پر ایمان تیسرا ایمان بالرسالت اور چوتھا آسمانی ہدایت پر ایمان ۔ اسی طرح قرآنی دعوت قبول کرنے والوں کو اسلام کے دشمنوں (یہود و نصاریٰ) اور ان کے ہم نواؤں کی پیروی سے روکا گیا ہے اور مسلمانوں کو بے ٹھکی زندگی سے دور کر آسمانی ہدایت کے پیروکاروں کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے اور ابتدا میں اللہ تعالیٰ ہی کو رب یعنی پالنے والا یقین کرنے کی تعلیم دی گئی ہے ۔ سورۃ فاتحہ کے تقریباً ۲۵ نام ہیں ۔ سورۃ فاتحہ مکی ہے یعنی ہجرت سے پہلے حضورؐ پر نازل ہوئی ۔

قرآن مجید کو پڑھنے سے پہلے تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھنا ضروری ہے اسلئے کہ اس کو پڑھنے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النحل میں حکم فرمایا ہے چونکہ قرآن مجید کو سمجھنے اور عمل کرنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ شیطانی وسوسے ہوتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٣

سب تعریف حق ہے اللہ کا جو پالنے والا ہے تمام جہان والوں کا ۲ بڑا ہی مہربان ہے (اور) بخشنے والا ہے ۳

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٤ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ

مالک ہے بدلے کے دن کا ۵ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور

اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٥ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٦

خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۶ چلا ہم سب کو سیدھے راستہ پر ۷

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۥ غَيْرِ

راستہ ان لوگوں کا جن پر مہربانی کی تو نے ۸ نہ راستہ ان

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ ع ۱

لوگوں کا جن پر تیرا غضب کیا گیا ۹ اور نہ راستہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہوئے ۱۰

ف۱ :- تعوذ کے بعد تسمیہ پڑھنا بھی ضروری ہے ۔ ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کا پڑھنا بابرکت اور ضروری ہے ۔ جس ذات کا نام لے کر کام شروع کیا وہ اللہ ہے یعنی تمام صفات کمال کا صحیح مستحق اور موصوف صرف وہی ہے اور وہ نہایت ہی مہربان اور عملی کمزوریوں کو بخشنے والا ہے ۔

ف۲ :- جو ذات بابرکات سارے جہان کو پالنے والی ہے اور ان نعمتوں سے انسان ہی فائدہ اٹھاتا ہے تو ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے

ف۳ :- اللہ تعالیٰ پالتا بھی اپنے رحم و کرم سے ہے

ف۴ :- اگر عبادت میں کمی بھی رہ جائے مگر عقیدہ صحیح رکھے تو وہ اپنی رحمت سے بخش بھی دے گا

ف۵ :- اللہ کے رحمٰن اور رحیم ہونے سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ بندہ جو چاہے کرے لو چھنے والا کوئی نہیں بلکہ اس نے ایک دن مقرر فرما دیا ہے جس کو بدلے کا دن کہا جاتا ہے ۔ اس دن کا خوف ہی انسان کو گناہ اور نافرمانی سے بچا کر اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ بناتا ہے

ف۶ :- جب سب تعریفوں کا اصلی اور حقیقی مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے تو بندے کو اس بات کا اقرار کرنا ضروری ہے کہ معبود بھی وہی ہے اور عبادت کے لئے اُسی کی مدد ضروری ہے اور مدد کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنے کا حکم ہے ۔ ویسے بھی ہر تکلیف میں اُسی سے مدد اور نصرت طلب کی جائے ۔

ف۷ :- جس کام کیلئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر رہے ہیں اس کا ایک بڑا اور کامل حصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے صراط مستقیم پر چلادے یعنی اس راہ پر جو یقیناً کامیابی کا راستہ ہے اسی پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا کا درجہ مل سکتا ہے ۔ اور وہ راستہ حضورؐ کی اتباع اور اطاعت ہے

ف۸ :- اسی راستہ پر چلنے والے بڑے خوش نصیب صحابہ کرام رضی ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے کا حضورؐ نے بھی حکم فرمایا ہے ۔ منعم علیہ گروہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دوسری جگہ نبی، صدیق، شہید اور صالحین کو شمار فرمایا ہے ۔

ف۹ :- اسلام سے پہلے دو بڑی قوموں میں نبی اور رسول تشریف لائے یہودیوں کو توریت دی گئی اور عیسائیوں کی ہدایت کیلئے انجیل نازل فرمائی گئی مگر ان میں سے یہودی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بہت ناشکرے واقع ہوئے اور اللہ کے غضب کا شکار ہوئے

ف۱۰ :- عیسائی راہ ہدایت سے بھٹک گئے اور گمراہ قرار پائے ۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا مغضوب علیھم سے مراد یہودی اور ضالین سے مراد نصاریٰ (عیسائی) ہیں

حضورؐ نے فرمایا سورۃ فاتحہ پڑھ کر آمین کہا کرو جس کا معنے یہ ہے اے اللہ ہماری دعا کو قبول فرما ۔ یہ خصوصیت صرف اس سورۃ کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں ۔

اس سورۃ کا نام سورۃ بقرہ ہے اور ہجرت کے بعد حضورؐ پر نازل ہوئی ہے اسلئے اس کو مدنی سورۃ فرمایا گیا ہے۔ عربی زبان میں بقرہ گائے کو کہتے ہیں چونکہ اس سورۃ میں گائے کے ذبح کرنے
کا واقعہ ہے شاید اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام سورۃ بقرہ رکھا گیا ہے۔ قرآن فہمی کیلئے چند باتیں بڑی ضروری ہیں جن میں سے ایک ربط اور مناسبت ہے اللہ تعالیٰ کا کلام باربط ہے۔ آیات میں
سورتوں میں ربط اور مناسبت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید میں چار قسم کے لوگوں کا ذکر ہے یعنی مومن، کافر، منافق اور فاسق۔ اور تیسری بات سمجھنے کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی تین قسمیں ہیں
ایک وہ جو ہر کسی کی سمجھ میں آسکتی ہے اس کو محکم کہتے ہیں دوسری وہ جن کا معنی پتہ لگ سکتا ہے مگر مفہوم اور مصداق ہماری سمجھ سے بالاتر ہے اس کو متشابہات کہتے ہیں اور تیسرے وہ کلمات جن کا معنی بھی ہمیں
سمجھ نہیں آسکتا۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں [ربط] پہلی سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک دعا سکھائی ہے اھدنا الصراط المستقیم یا اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھادے جو تیرے تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ اس کا
جواب اس سورۃ میں فرمایا ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین۔ ہدایت تلاش کرتے ہو تو قرآن میں ہے۔ یہ ربط ہو گیا سورۃ فاتحہ اور پورے قرآن کے درمیان۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى

سے۱ یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے سے۲ جس میں کوئی شک نہیں سے۳ راہ دکھانے والی ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ② الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ

پرہیزگاروں کو سے۴ وہ (پرہیزگار) جو ایمان لاتے ہیں ان چیزوں پر جنکو نہیں دیکھا انہوں نے سے۵ اور وہ قائم کرتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ

نماز کو سے۶ اور ہر اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں سے۷ اور وہ لوگ جو

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

ایمان رکھتے ہیں اس (ساری) ہدایت پر جو اتاری گئی ہے آپ کی طرف سے۸ اور اس ساری ہدایت پر جو اتاری گئی

قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④

آپ سے پہلے سے۹ اور قیامت پر اپنی کا یقین ہے سے۱۵

سے۱ :۔ یہ حروف مقطعات ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے اپنی مراد کو جو اس کلمہ میں ہے۔ ہمارے لئے حکم ہے کہ ہم اسے اللہ کا کلام سمجھیں۔ معنی جاننا ضروری نہیں۔

سے۲ قرآن ایسی کتاب ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی کتاب نہ پڑھی جائے گی اور نہ لکھی جائے گی۔ کتاب فرماکر بہت سے شکوک و شبہات کو دور فرمادیا کہ یہ تو سے ہی لکھی جانیوالی کتاب۔ اسلئے کہ حضورؐ کے زمانے میں عام کتابت نہیں تھی صرف چند آدمی لکھنے والے تھے

سے۳ :۔ شک کرنیوالا تو کرسکتا ہے مگر حقیقتاً اس میں کوئی شک نہیں البتہ منکر کا تو کوئی علاج نہیں

سے۴ :۔ یہ اللہ تعالیٰ نے کیوں نازل کی۔ یہ ہادی اور رہنما ہے پرہیزگاروں کیلئے جو میرے حکموں پر چلیں گے اور میری مخالفت سے بچیں گے۔ جو پرہیز نہیں کرے گا قرآن اس کو ہدایت نہیں دیگا۔ پرہیزگاروں کی آگے نشانیاں ہیں

سے۵ :۔ پرہیزگاروں کی پہلی نشانی ایمان بالغیب ہے اور ایمان ایک عقیدے کا نام ہے جو اندر چھپا ہوا ہے۔ اگر عقیدہ صحیح ہے تو اس سے عمل کون سے نکلیں گے۔ آگے وہ بیان فرمائے۔

سے۶ :۔ پہلا عمل اقامت صلوٰۃ۔ یعنی نماز قائم کرتے ہیں۔ نماز کو کھڑا کرتے ہیں، نماز کو رواج دیتے ہیں۔ یہ تین معنی کئے گئے ہیں ایک یہ کہ نماز کے ارکان قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ کو اچھی طرح ادا کرنا۔ ایک یہ کہ مرد باجماعت نماز پڑھتے ہیں یہ اقامت صلوٰۃ ہے۔ ایک یہ کہ نماز کو اتنا رواج دیتے ہیں کہ کوئی بے نماز نہ رہے نہ گھر میں، نہ محلے میں، نہ معاشرے میں نماز ایک بدنی عبادت ہے۔ سارا بدن اس میں عبادت کرتا ہے۔ بے نماز کا سارا بدن باغی ہے وہ قیامت کے دن جکڑا ہوا ہوگا لنگڑا ہوگا بھیک مانگے گا

سے۷ :۔ ہر چیز سے مراد مال، ہنر، علم، طاقت سب کچھ ہے کہ جب نماز میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بار بار اقرار کرتے ہیں تو اس کی دی ہوئی سب نعمتوں کو اسکی راہ میں خوشی سے خرچ بھی کریں خاص طور پر مال سے زکوٰۃ اور صدقات دیں۔ یہ مالی عبادت ہے اور دوسرا عمل ہے

سے۸ :۔ اگلی چیز فرمائی کہ وہ ساری باتیں مانتے ہیں جو آپ کی طرف اتاری گئیں یعنی حدیث۔ قرآن کا ذکر تو پہلے ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہیں ان کو پتہ تھا کہ بعض لوگ حدیثوں کا انکار کریں گے اسلئے فرمایا۔ بما انزل الیک منکرین حدیث حقیقت میں منکر قرآن ہیں اسلئے کہ قرآن بھی ہم تک صحابہؓ نے پہنچایا اور حدیثیں بھی انہوں نے ہی پہنچائیں۔

سے۹ :۔ پہلے انبیاءؑ پر اتاری گئی کتابوں کا ماننا بھی ضروری ہے اور ان تمام انبیاءؑ کو بھی۔ یہ اسلام کی خصوصیت ہے۔ یہاں پہلے آنیوالی کتابوں اور انبیاءؑ کا ذکر ہے۔ اگر حضورؐ کے بعد کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو اسکا بھی ذکر ہوتا۔ یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے

سے۱۵ :۔ قیامت سے ڈرنیوالے یہی لوگ ہیں جو ایمان بالغیب رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، صدقہ زکوٰۃ دیتے ہیں اسلئے کہ قیامت کے دن کا پہلا سوال نماز کا ہوگا اور صدقہ بھی قیامت کے عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

؎۱:- یہ لوگ راہ پر چڑھ گئے ہیں یعنی ایمان بالغیب کے بعد نماز پڑھی، اللہ کے نام پر دیا اور قیامت سے ڈرا وہ صحیح راستے پر چل پڑا ہے۔ جس رفتار سے بھی چلے گا ایک وقت آئیگا کہ منزل پر پہنچ جائیگا

؎۲:- اس آیت میں دوسری قسم کے لوگوں کا ذکر ہے جو پکے کافر ہیں۔ یہ لوگ نہ زبان سے (اقرار کرتے ہیں) نہ دل سے مانتے ہیں اور نہ اپنے اعمال اللہ کی مرضی کے مطابق کرتے ہیں۔ کفر کے معنی انکار کے

؎۳:- جو منکر ہیں بات ماننا چاہتے ہی نہیں ان کو آپ سمجھائیں یا نہ سمجھائیں، ڈرائیں یا نہ ڈرائیں انہوں نے بات نہیں ماننی۔ وہ نہ ظاہراً متوجہ ہوتے ہیں نہ باطناً لیکن وہ کون لوگ ہیں ان کے نام نہیں بتائے۔ اسلئے پھر بھی آپ تبلیغ کرتے رہیں، بات سمجھائیں جو ماننے والے ہیں مان لیں گے۔ جو نہیں مانیں گے ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔

؎۴:- چونکہ ان کا ارادہ ہی نہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کے قویٰ شل کر دیئے ہیں۔ ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اسلئے کہ انسان جو آنکھ سے دیکھتا ہے، کان سے سن لیتا ہے وہی بات دل تک پہنچتی ہے

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾

یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر آگئے اپنے رب کی طرف سے ؎۱ اور یہی وہ لوگ ہیں جو مراد کو پانے والے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

بے شک وہ لوگ جو منکر ہیں ؎۲ ان پر برابر ہے آیا آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ

وہ یقین نہیں لائیں گے ؎۳ مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی

أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ

آنکھوں پر ایک خاص پردہ ہے ؎۴ اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ؎۵ اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں ؎۶

مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْءَاخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

جو زبان سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ؎۷

يُخَٰدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ

دھوکہ دینا چاہتے ہیں اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور وہ دھوکہ نہیں دے رہے مگر اپنے آپ کو

وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ

اور یہ بات نہیں سمجھتے ؎۸ ان کے دلوں میں خاص بیماری ہے ؎۹ بڑھا دیا اللہ نے ان کیلئے اُن کی بیماری کو ؎۱۰

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ

اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے بدلہ اس بات کا جو وہ جھوٹ کہتے ہیں ؎۱۱ اور جب ان سے کہا جاتا ہے

لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِى الْأَرْضِ قَالُوٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾

فساد نہ ڈالو زمین میں کہتے ہیں ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں ؎۱۲

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا

یاد رکھو یہی وہ لوگ ہیں جو فسادی ہیں مگر وہ لوگ نہیں سمجھتے اور جب

قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُوا كَمَآ ءَامَنَ النَّاسُ قَالُوٓا أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ

ان سے کہا جاتا ہے ایمان لے آؤ جس طرح ایمان لائے یہ لوگ ؎۱۳ وہ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لے آئیں جیسے ایمان لائے

ع ۱

؎۵:- ان لوگوں کو دنیا میں بھی کبھی عذاب ہوتا ہے۔ پریشانیاں، گھبراہٹیں، بے چینیاں یہ سب عذاب ہے اور آخرت میں تو باقی ہے۔

؎۶:- یہاں سے تیسری قسم کے لوگوں کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ منافقین کا۔ جو زبان سے اقرار کرتے ہیں لیکن دل سے دین کے خلاف ہیں یہ کافروں کی طرح ہیں مگر ان سے زیادہ خطرناک ہیں

؎۷:- اور یہ اس طرح کہتے کیوں ہیں۔ اگلی آیت میں وجہ بیان فرمائی

؎۸:- جس طرح ایک مریض حکیم یا ڈاکٹر کو صحیح مرض اور تکلیف نہ بتا کر سمجھے کہ میں اسے دھوکہ دے رہا ہوں حالانکہ وہ خود کو دھوکہ دے رہا ہے اسلئے فرمایا۔ بدبخت خود کو دوزخ پہنچا رہے ہیں یہ دین کا کیا بگاڑ لیں گے۔ اور ان کا یہ نہ سمجھنا کہ خود کو نقصان پہنچا رہے ہیں یہ بھی ان کی بدبختی ہے۔ آج کے دور میں مرزائی وغیرہ اسکی مثال ہیں جو مسلمان کہلوا کر مفادات حاصل کرتے ہیں۔ منافق آدمی اپنے اصلی فائدے کو نہیں سمجھ سکتے

؎۹:- ہدایت کا مرکز بھی دل کو فرمایا گیا ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا کتب فی قلوبھم الایمان انکے دلوں پر ایمان کا نقش لگا دیا ہے اور یہاں منافقوں کے بارے میں فرمایا کہ انکے دل بیمار ہیں اور بیماری کا سبب کیا ہے کہ اسلام دن بدن پھیل رہا ہے اور یہ مقابلہ بھی نہیں کر سکتے

؎۱۰:- اسلام جتنا پھیلتا ہے انکی بیماری بڑھتی ہے۔ حسد ایک ایسی بیماری ہے کہ جس سے حسد ہو وہ جتنا بڑھتا ہے حاسد کی بیماری بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔

؎۱۱:- دعویٰ اسلام کا ہے اور کام اسلام کے خلاف ہیں

؎۱۲:- اس آیت سے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں۔ انکی پہلی نشانی یہ ہے کہ اپنے فساد پھیلانے کو اصلاح قرار دیتے ہیں

؎۱۳:- منافقوں کی دوسری نشانی یہ ہے

سا :- منافق کہتے یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ہیں یہ نادان لوگ ہیں یہ جو دیکھتے ہیں کر دیتے ہیں سا۲ :- اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں یہ تو بیرے ان دوسروں کہنے ایمان کی کسوٹی ہیں یہ سچے اور حقیقی مسلمان ہیں ان کو نادان کہنے والے خود بیوقوف ہیں ۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی معیار حق ہیں

سا۳ :- آج کے دور میں اگر شیطان کو شیطان کہو تو بعض لوگ خفا ہو جاتے ہیں کافر کو کافر کہو تو کہتے ہیں یہ بد اخلاقی ہے ۔ یہاں تو اللہ تعالیٰ خود ایسے لوگوں کو شیطان فرما رہے ہیں

سا۴ :- یعنی مسلمانوں کے سامنے تو اسلام کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے لیڈروں کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم مسلمانوں کے پاس جا کر ان سے گپ شپ لگاتے ہیں ان سے ٹھٹھا کرتے ہیں ۔ کوئی دنیاوی فائدہ اٹھا لیتے ہیں ان کی مخبری کرتے ہیں ۔ ہمارا تعلق تو تمہارے ساتھ ہے ۔ اسکا جواب اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں فرمایا ۔

السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

یہ نادان لوگ سا۱ یاد رکھو یہی بیوقوف ہیں سا۲ لیکن (اپنی بیوقوفی کو) نہیں جانتے

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ

اور جب ملتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے اور جب علیحدہ ہو جاتے ہیں

شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾

اپنے شیطانوں کے پاس سا۳ تو ان سے کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں بے شک ہم تو صرف ٹھٹھا کرنے والے ہیں سا۴

اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾

اللہ ان کو ٹھٹھے کی سزا دے گا سا۵ اور مہلت دے رہا ہے ان کو ۔ اپنی گمراہی میں وہ حیران رہتے ہیں سا۶

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خرید لیا گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں نہ نفع دیا ان کو ان کی سوداگری نے

وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا

کیونکہ نہ تھے ہدایت پانے والے سا۷ ان کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو روشن کرے آگ کو

فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي

جوں ہی روشن کیا اس آگ نے ان کے ارد گرد کو لے گیا اللہ تعالیٰ ان کی روشنی کو اور ان کو چھوڑ دیا

ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾

بہت سے اندھیروں میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے سا۸ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کبھی (اپنے کفر سے) واپس نہ لوٹیں گے سا۹

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ

(انکی مثال) یا اس گھرے بادل کی طرح ہے جو آسمان میں ہو جس میں کئی اندھیرے ہوں ۔ بجلی کی کڑک ہو اور بجلی کی چمک ہو رکھتے ہیں وہ

أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ

اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ۔ بجلی کے چمکتے وقت موت کے خوف سے اور اللہ تعالیٰ گھیرے میں لینے والا ہے

بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم

کافروں کو سا۱۵ قریب ہے وہ بجلی اچک لے ان کی آنکھوں کو جب کبھی روشنی کرتی ہے ان کے لئے

سا۵ :- اسکے علماء نے دو ترجمے فرمائے ہیں ایک یہ کہ جب قیامت کے دن یہ کہیں گے کہ یا اللہ! ہمیں جنت میں بھیج دے تو اللہ فرمائیں گے پیچھے مڑ کر دیکھو فضرب بینہم بسور لہ باب انکے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی کچھ نظر نہ آئے گا

اور دوسرا ترجمہ یہ کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار منافق کافروں سے بھی نیچے ہوں گے دوزخ میں ۔ اسلئے کہ انہوں نے کلمہ پڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچایا ہے کافروں کی نسبت زیادہ ۔

سا۶ :- فرمایا ٹھٹھے کی سزا تو میں نے دینی ہے اب جو مہلت دے رہا ہوں اسلئے کہ وہ اور زیادہ گمراہ ہو جائیں

سا۷ :- اللہ تعالیٰ مثال دیتے ہیں کہ بندہ جب کوئی چیز لیتا ہے تو وہ اچھی چیز لینا چاہتا ہے مگر ان بدبختوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی لے لی اور اسلئے کہ ان کے دل منکر تھے یہ کس طرح ہدایت پا سکتے ہیں

سا۸ :- اس آیت میں ایسے منافقوں کا ذکر ہے جنہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ دین قبول نہیں کرنا وہ آخر تک مرتد ہی رہے اور ان کا انجام خراب ہے ۔ اس کے بعد ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو کسی کسی وقت سوچ لیتے ہیں ہو سکتا ہے وہ نفاق سے نکل آئیں یہاں مثال دی کہ اندھیرے میں آگ جلائی لیکن اس روشنی میں چلے نہیں بلکہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے تو اللہ نے اس آگ کو بجھا کر روشنی انکی سلب کر لی تو ان کیلئے اندھیرا پہلے سے بڑھ گیا

سا۹ :- کسی بات کو سمجھنے کیلئے تین ہی ذریعے ہیں کسی کی بات کو سننا ۔ کسی سے پوچھنا یا خود دیکھ لینا جو بہرا ، گونگا اور اندھا بن جائے وہ کیسے بات سمجھے گا ۔ منافقوں نے کلمہ پڑھنے کے بعد نہ دین کی بات پوچھی نہ سنی نہ عمل کیا تو کفر سے ایمان میں کیسے آئیں گے ۔ اگلی آیت میں دوسری قسم کی مثال بیان فرمائی

سا۱۵ :- ایک آدمی جنگل میں ہے سخت بادل سے اندھیرے ہیں وہ اکیلا ہے مرنے کے ڈر سے کانوں میں انگلیاں دے لیتا ہے مگر اسطرح کرنے سے وہ موت سے نہیں بچ سکے گا ۔

ف۱ :- فرمایا اسی طرح کفر کا اندھیرا ہے کڑک خدا کا عذاب ہے اور چمک خدا کی رحمت ہے۔ کافر جب کلمہ پڑھتا ہے تو کچھ روشنی ہو جاتی ہے دو چار قدم اٹھالیتا ہے پھر جب اندھیرا ہوتا ہے تو رک جاتا ہے۔ پھر جب روشنی ہوتی ہے تو کچھ چل پڑتا ہے۔ یہی کمزور مسلمانوں بھی آج کل یہی شان ہے۔ دین کی باتیں سن کر کچھ عمل کر لیتے ہیں خراب ماحول میں جاکر پھر برائیاں شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا جتنے رہنے سے ہو سکتا ہے کبھی منزل مراد تک پہنچ جائے

ف۲ :- جسطرح اللہ ظاہری حواس ختم کر سکتا ہے اسی طرح باطنی حواس بھی ختم کر سکتا ہے نیکی کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے

ف۳ :- اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ میرے بندے دوزخ میں نہ جائیں اسلئے اب پھر دعوت دیتے ہیں ف۴ :- فائدہ وہ اٹھائیگا جو پیدا ہوگا جو پیدا ہی نہ ہوگا وہ کیا فائدہ اٹھائیگا فرمایا میں نے تمہیں پیدا کیا میں ہی تمہارا رب ہوں میری عبادت کرو۔ اگر کوئی کہے کہ میں تو والدین سے پیدا ہوں اسلئے فرمایا

مَشَوْا فِيهِ ۙ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ

چل پڑتے ہیں اس روشنی میں (دو چار قدم) مگر جب اندھیرا ہو جاتا ہے ان پر کھڑے ہو جاتے ہیں ف۱ اگر چاہے اللہ تعالیٰ لے جائے

۳/۲ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يَا أَيُّهَا

ان کے کانوں کو اور ان کی آنکھوں کو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورا قادر ہے ف۲ اے لوگو!

النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

عبادت کرو اپنے پالنے والے کی ف۳ وہ رب جس نے پیدا کیا تم کو ف۴ اور ان کو بھی پیدا کیا جو تم سے پہلے ہیں ف۵

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ

تاکہ تم عذاب سے بچ جاؤ ف۶ وہ رب جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو

بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا

چھت ف۷ اور اللہ نے اتارا بلندی سے پانی کو ف۸ پس نکالے اللہ نے اس پانی سے پھلوں میں سے رزق

لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ

تمہارے لئے ف۹ پس اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور تم جانتے ہو ف۱۰ اور اگر ہو تم

فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ

شک میں اس کتاب کے جو ہم نے اتاری ہے (ہمارے) اپنے بندے پر پس لے آؤ تم ایک سورۃ بھی اس جیسی

وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾

اور طلب کرو اپنے امدادیوں کو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو ف۱۱

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا

پس اگر تم ابھی تک نہ کر سکے اور آئندہ کیلئے بھی ہرگز نہ کر سکوگے پس بچو تم اس آگ سے ف۱۲ جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

بندے ہیں اور پتھر ف۱۳ (وہ آگ) تیار کی جا چکی ہے کافروں کیلئے ف۱۴ اور آپ خوشخبری دیں ان لوگوں کو جو یقین لائے اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا

اچھے کام کئے ان کیلئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ف۱۵ جب کبھی

ف۵ :- تمہارے والدین اور سب اوپر کے سلسلے کو بھی میں نے ہی پیدا کیا ہے

ف۶ :- اگر میری عبادت کی تو عذاب سے بچ جاؤ گے

ف۷ :- پہلی نعمت جس پیدا کرنا ہے اور دوسری نعمت زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنانا۔ اگر زمین ساری پتھر یا کیچڑ ہوتی تو انسان کیا کرتے اسی طرح آسمان کو خوبصورت چھت بنا دیا سورج چاند اور ستاروں سے انسان فائدہ اٹھا رہا ہے

ف۸ :- تیسری نعمت بارش جس سے زمین پانی حاصل کرتی ہے پھر کیا ہوتا ہے؟

ف۹ :- زمین سے پھل نکلتے ہیں۔ پھل کو رزق فرمایا یعنی تیار رزق۔ اسلئے کہ باقی چیزوں کی تیاری میں بندے کا کچھ نہ کچھ دخل ہوتا ہے جیسے گندم۔ فرمایا سوچو یہ سب کچھ بھی کس نے بالکل مفت دیا ہے

ف۱۰ :- یعنی ایسے اللہ کے ساتھ تم شریک بناتے ہو جس کے سوا یہ سارے کام کوئی اور نہیں کر سکتا اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو

ف۱۱ :- یہ ساری باتیں حضورؐ نے بطور نبی اور رسول کے ارشاد فرمائیں اور نبی کیلئے معجزہ ضروری ہے تاکہ اس سے نبی اور غیر نبی میں فرق واضح ہو جائے اسلئے یہاں حضورؐ کے ابدی معجزے یعنی قرآن مجید کا ذکر فرمایا کہ اے کافرو! اگر تم مجھے نبی نہیں مانتے تو اس کتاب کی ایک سورۃ لے آؤ مگر تم قیامت تک نہیں لا سکتے

ف۱۲ :- جب ثابت ہو گیا کہ میں سچا نبی ہوں تو مجھ پر ایمان لاکر اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ

ف۱۳ :- پتھر سے مراد ایک تو عام پتھر ہیں اسلئے کہ پتھر جب گرم ہوتا ہے تو دیر سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔ بعض نے اس سے جوتے کا پتھر مراد لیا ہے اسلئے کہ جوتا ویسے بھی انسان کو جلاتا ہے اسی طرح اس سے مراد پتھر کے بت بھی ہیں جن کو بنا کر کافر پوجتے ہیں ان کو بھی ساتھ ہی جلایا جائے گا

ف۱۴ :- فرمایا دوزخ تیار ہو چکی ہے اور جنت بھی۔ وہ ہیں کہاں؟ یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

ف۱۵ :- نہ ماننے والوں کا انجام ذکر فرما کر ماننے والوں کا اجر بیان فرمایا کہ باغات کے نیچے نہریں بہتی ہیں تاکہ لوگ سرسبز رہیں

ﮪ۱ :- بطور رزق سے مراد ہے کہ پیٹ بھر کر کھائے گا۔ یہاں دنیا میں تو کوئی شخص پھلوں سے سیر نہیں ہو سکتا۔ پیٹ بھرنے کیلئے کھانا ہی کھاتا ہے

ﮪ۲ :- جنت کی کیفیات دنیا کی کیفیات سے علیحدہ ہیں دنیا میں پھلوں کی شکلیں بھی الگ ہیں اور مزے بھی الگ ہیں جنت میں شکلیں ایک جیسی ہونگی لیکن ذائقے الگ ہونگے۔ شکل ایک ہونگی وہ سمجھیں گے کہ یہ تو ابھی کھایا ہے!

ﮪ۳ :- وہ جوڑے بدنی اور اخلاقی غلاظتوں سے پاکیزہ ہونگے ﮪ۴ :- دنیا میں نعمتیں ہمیشہ نہیں رہتی کچھ دنوں بعد ختم بھی ہو سکتی ہیں لیکن جنت کی نعمتیں ہمیشہ کیلئے ہونگی۔ ہمیشہ رہنا بڑی بات ہے

ﮪ۵ :- جب حضورؐ نے قرآن مجید جیسی سورۃ لانے کا چیلنج دیا تو بعض کافروں نے کہا کہ یہ کیسا کلام ہے کہ جس میں کبھی مچھر کا ذکر آتا ہے کبھی مکھی کا کبھی گدھے کا کبھی کتے کا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہاں جواب ارشاد فرمایا کہ

یہ قرآن تو بندے کو سمجھانے کیلئے آیا ہے اور معلم کا کام ہے بات اچھی طرح سمجھانا جس کیلئے مثالیں دی جاتی ہیں ﮪ۶ :- یہ مثالیں دینے کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ فرمانبردار اور نافرمان میں تمیز ہو جائے

چنانچہ ایمان والے کہتے ہیں اللہ نے جو فرمایا ہے ٹھیک ہے

ﮪ۷ :- اور کافر کہتے ہیں اس کی کیا ضرورت تھی۔ وہ حجت بازی کرتے ہیں

ﮪ۸ :- بہت لوگ تو ہدایت پا گئے اعتراض نہیں کیا اور جنہوں نے اعتراض کیا وہ گمراہ ہو گئے

ﮪ۹ :- اس سے مراد عہد الست ہے جو اللہ تعالیٰ نے سب روحوں سے لیا کہ الست بربکم قالوا بلیٰ۔ یا دنیا میں جو تعلیمات حضور انورؐ نے ارشاد فرمائی ہیں وہ ہیں۔

ﮪ۱۰ :- وہ صلہ رحمی بھی نہیں کرتے اور اللہ کی بات بھی نہیں مانتے

ﮪ۱۱ :- یعنی نہ خدا خوش نہ بندے خوش۔ معاملہ دونوں طرف سے خراب ہے

ﮪ۱۲ :- قرآن اللہ کی کتاب ہے اسلئے پھر دعوت دی کہ اپنے پیدا کرنیوالے کا احسان مانو۔ تم گمنام تھے پھر تمہیں زندگی دی پھر تمہیں مارے گا پھر قیامت کے دن زندہ کئے جاؤ گے۔ کہاں بھاگ کر جاؤ گے۔

ﮪ۱۳ :- آگے فرمایا تمہیں صرف پیدا ہی نہیں کیا بلکہ زمین میں سب کچھ تمہارے فائدے کیلئے پیدا کیا۔ وہ تمہارا پالنے والا ہے

رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ

ان (جنتیوں) کو (بطور) رزق دیا جائیگا (اس جنت سے) کوئی بھی پھل ﮪ۱ (جنتی) کہیں گے یہ تو وہی پھل ہے جو ہمیں دیا گیا اس سے پہلے ﮪ۲

وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا

ان کو دئے جائیں گے ایسے پھل جن کی شکلیں ملتی جلتی ہونگی اور ان کو جنت میں ملیں گے ایسے جوڑے جو پاکیزہ ہونگے ﮪ۳ اور وہ (جنت والے) اس

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا

میں ہمیشہ رہیں گے ﮪ۴ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا (یعنی نہیں رکتا) اس بات سے کہ کوئی بھی مثال بیان کرے یہ مثال مچھر کی ہو یا اس سے

فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا

زیادہ کی ہو ﮪ۵ اے پردہ لوگ جو ایمان لائے وہ تو جان لیتے ہیں کہ یہ (مثال) بھی حق ہے ان کے رب کی طرف سے ﮪ۶ اے پردہ لوگ

وقف لازم

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ

جو منکر ہیں وہ کہہ دیتے ہیں کیا چاہا اللہ نے اس چیز کی مثال بیان کرتے ہوئے ﮪ۷ گمراہ کر دیتا ہے

بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ۙ

اللہ تعالیٰ اسی (مثال) کے ساتھ بہتوں کو اور ہدایت دیتا ہے اسکے ساتھ بہتوں کو ﮪ۸ اور گمراہ نہیں کرتا اس (مثال) کے ساتھ مگر ان نافرمانوں کو

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ

جو توڑ دیتے ہیں اللہ کے عہد و پیمان کو اسکے پختہ ہونے کے بعد ﮪ۹ اور کاٹ دیتے ہیں

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ

اس چیز کو جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ﮪ۱۰ اور فساد پھیلاتے ہیں زمین میں یہ وہ لوگ ہیں

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا

جو بڑے گھاٹے والے ہیں ﮪ۱۱ تم کس طرح اللہ کی ناشکری کرتے ہو حالانکہ تم تو بے جان تھے

فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

اُس (اللہ) نے تمہیں پیدا کیا پھر وہی (اللہ) تمہیں موت دے گا پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا پھر اُسی (اللہ) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ﮪ۱۲

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى

اُسی (اللہ) نے پیدا کیا تمہارے لئے وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ﮪ۱۳ پھر وہ متوجہ ہوا

۳ ع ۴

السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۹﴾

آسمان کی طرف ان کو برابر کر دیا سات آسمانوں کی شکل میں۔ اور وہ (اللہ) ہر چیز کو پوری طرح جانتا ہے ۱

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا

اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو ۲ بے شک میں بنانے والا ہوں زمین میں اپنا ایک نائب کہا فرشتوں نے

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

کیا تو بناتا ہے اس (زمین) میں ایسی مخلوق کو جو فساد کرے گی اس میں اور خون بہائے گی ۳ اور ہم تسبیح بیان کرتے ہیں تیری

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

اور تیرے لئے پاکیزگی بیان کرتے ہیں ۴ فرمایا (رب العالمین نے) میں وہ بھی جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۵ اور

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ

سکھائے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو نام سارے کے سارے ۶ پھر پیش کیا اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو فرشتوں پر پس یوں فرمایا مجھے بتاؤ تم

بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ

ان چیزوں کے نام اگر تم سچے ہو کہا فرشتوں نے پاکی ہے تیرے لئے ۷ ہمیں علم نہیں ہے

اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ

مگر وہی جو تو نے ہمیں سکھایا ہے ۸ بے شک تو ہی سب کچھ جاننے والا ہے بڑی حکمت والا ہے ۹ کہا رب العالمین نے اے آدمؑ ان فرشتوں کو خبر دو

بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ

ان چیزوں کے ناموں کی پھر جب خبر دی آدمؑ نے فرشتوں کو ان چیزوں کے ناموں کی ۱۰ فرمایا رب العالمین نے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں جانتا ہوں

غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾

آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کو اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کر رہے ہو اور وہ بھی جو تم دل میں چھپاتے ہو ۱۱

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی

اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو ۱۲ سجدہ کرو آدمؑ کے لئے سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا

وَاسْتَكْبَرَ ۗ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ

اور اپنے آپکو بڑا ظاہر کیا اور وہ انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا ۱۳ اور ہم نے کہہ دیا اے آدمؑ! پھر تو

۱:- یہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جس سے باقی مخلوق بھی فائدہ اٹھاتی ہے۔ اگلے رکوع میں ایک ایسی نعمت کا ذکر فرمایا جو صرف انسان کو حاصل ہے اور وہ علم کی نعمت ہے

۲:- پہلے زمین پر دو مخلوقیں آباد تھیں نوری اور ناری۔ فرشتے نوری مخلوق ہیں اور جن ناری جو آگ سے پیدا ہوئے جو بدن سے پاک ہیں۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے مشورہ لیا۔ خدا کو مشورے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی کہ میں زمین میں ایک مخلوق بنا رہا ہوں

۳:- چونکہ فرشتے لوح محفوظ پر دیکھتے تھے یہ لکھا ہوا تھا کہ زیادہ آدمی ایسے ہی ہونگے جو یہ گڑبڑ کریں گے

۴:- اگر خلیفہ اسلئے بنا رہے ہیں کہ وہ آپکی تسبیح کہے تو یہ کام تو ہم کر رہے ہیں اسطرح تو ہم خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔ یہ کہنا گناہ نہیں۔ اگر کوئی بہتری طلب کرے تو اُسے حق ہے۔

۵:- اور وہ یہ ہے کہ میں نے زمین آباد کرنی ہے۔ تمہیں نہیں پتہ کہ خلافت میں میری کیا حکمت ہے اسلئے تم میرے کام میں دخل نہ دو میں تمہیں صرف اطلاع دے رہا ہوں

۶:- اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کے جسم میں روح پھونکا وہ انسان بن گئے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم عطا کیا۔ علم الاسماء پہلے ہوتا ہے پھر علم الاشیاء ہوتا ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں کے نام آدمؑ کو سکھائے جو قیامت تک ہونے والی ہیں

۷:- جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا انبئونی تو وہ سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو گئے ہیں تو انہوں نے جواب میں فوراً وہ کلمہ کہا جو اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ سبحٰنک۔ اللہ تو پاک ہے سبحان اللہ کا کلمہ کہنے سے اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں یہی دعا کی لا الٰہ الا انت سبحٰنک عیسیٰؑ بھی قیامت میں یہی جواب دینگے سبحٰنک

۸:- دوسرا جواب عرض کیا کہ ہمیں وہی پتہ ہے جو آپنے بتایا ہے ہمارا اپنا کوئی ذاتی علم نہیں۔ اگر ہم بتا بھی دیں تو ہمارا کیا کمال ہے آپنے ہی بتایا ہوگا۔

۹:- تیسرا جواب یہ عرض کیا کہ علم کُلّی آپ کا ہے اور آپکی حکمت چاہتی ہے کہ آدمؑ کو خلیفہ بنادے تو ہمارا کوئی اعتراض نہیں حکیم کہتے ہیں سمجھدار کو۔ تو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سمجھدار ہے۔ تو اس طرح فرشتے اپنی جان بچا گئے۔

۱۰:- آدمؑ کو چیزوں کے ناموں کا علم دیا گیا جو فرشتوں کو پہلے حاصل تھا مگر امتحان چیزیں پیش کر کے لیا گیا مثلاً اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بتایا ہوگا کہ ایک چیز عینک ہوتی ہے لیکن بتایا نہیں کہ عینک یہ ہے اب سوال کیا فرشتوں سے کہ یہ کیا چیز ہے تو فرشتوں کی تو آنکھیں ہی نہیں ہیں وہ کیا سمجھ سکتے لیکن آدمؑ کی تو آنکھیں تھیں انہوں نے بتا دیا ہوگا یہ عینک ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آدمؑ نے یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ تو جانتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آدمؑ سے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے بتاؤ بلکہ فرمایا فرشتوں کو بتاؤ جو کہتے ہیں کہ آدمؑ کو خلیفہ کیوں بناتے ہیں

۱۱:- یعنی تم نے زبان سے کہا کہ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں مگر دل میں خیال تھا کہ خلافت کے حقدار ہم ہیں۔

۱۲:- دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے کہ فرشتوں اور جنات دونوں کو حکم دیا

۱۳:- جنات کے شیطانی گروہ نے سجدہ سے انکار کیا اور استکبار کیا یعنی خود کو انسان سے افضل قرار دیا کہ آگ مٹی سے بلند ہوتی ہے دوسری جگہ اس کی تفصیل ہے۔ یہاں ایک مسئلہ سمجھنا ضروری ہے کہ سجدہ اللہ کے بغیر کسی کو جائز نہیں اسلئے کہ سجدہ کمال عبادت ہے اور کرنیوالے کا کمال ذلت ہے تو سوال ہو سکتا ہے کہ آدمؑ کو کیوں سجدہ کرایا گیا اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اللہ حکم دیں تو جاننا چاہیئے جسطرح پتھر کو چومنا جائز نہیں لیکن حجر اسود کو چومنا ضروری ہے۔ یہ تعبدی امور ہیں یہاں رائے کا دخل نہیں ہے۔

س١: قرآن مجید میں دوسری جگہ تفصیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کے بدن سے آپکی بیوی کو پیدا فرمایا۔ ان دونوں کو حکم فرمایا اُسْكُنْ اس کا معنی ہے ٹھہرو۔ مقصد یہ ہے کہ تمہاری تخلیق تو زمین کے لئے ہے لیکن میرا حکم ہونے تک تم جنت میں ٹھہرو

س٢: وہ پودا کونسا ہے اسکی تفصیل میں نہیں پڑنا چاہیے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کو مبہم چھوڑ دیا ہے

س٣: چونکہ شیطان کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مردود قرار دیا گیا تھا اسلئے اس نے ان میں وسوسہ پیدا کرکے دھوکہ دے کر ایسی چپقلش پیدا کردی کہ انہوں نے وہ پھل کھالیا۔ دوسری جگہ تفصیل ہے کہ اس نے قسمیں کھاکر ان کو پھسلایا اور ان کو جنت سے نکلوا دیا

س٤: چونکہ آدمؑ زمین کیلئے خلیفہ بنے تھے (انہوں نے زمین پر آنا ضرور تھا۔ اگر دانہ نہ بھی کھاتے پھر بھی زمین پر ضرور آتے۔ فرمایا زمین پر تم نے جانا ہے اور وہیں رہنا ہے وہاں بھی تمہاری زندگی کا سامان پیدا کردوں گا

س٥: دوسری جگہ تفصیل ہے کہ انہوں نے یہ دعا کی رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا ... الخ یہ پہلی دعا ہے جو انسانوں نے کی اور اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی۔ اس وقت وہ جنت میں ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا آپ یہ نبی ہیں ان کلمات سے میرے سامنے درخواست کریں۔ یہ دعا خود سکھائی

س٦: حضرت آدمؑ، حضرت حوا اور ابلیس سب کو جنت سے نکال دیا گیا

س٧: تم زمین پر جاکر اپنی اولاد کو سمجھا دو کہ ہم نے نبی اور رسول بھیجنے ہیں۔ ان کی بات مانو گے تو کامیاب ہوگے۔

س٨: کفر کا معنی انکار ہے۔ جو انکار کریں گے ان کا انجام نتیجہ کیا ہوگا؟

س٩: پہلے رکوعوں میں اللہ تعالیٰ نے عام انسانوں کو خطاب فرمایا یا ایہا الناس اعبدوا ربکم اور ساتھ دلائل ارشاد فرمائے اب بنی اسرائیل کو خصوصی خطاب ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا دوسرا نام ہے قرآن مجید میں پچیس انبیاءؑ کے نام آئے ہیں ان میں سے کچھ نبیوں کے دو دو تین تین نام بھی ہیں جیسے حضور انورؐ کے دو نام محمدؐ اور احمدؐ، عیسیٰؑ اور مسیحؑ، یونسؑ کو ذوالنون اور صاحب الحوت بھی فرمایا گیا۔ یعقوبؑ کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ یہودی اور عیسائی دونوں بنی اسرائیل ہیں اور پہلی آسمانی کتابیں جو ان انبیاء کو دی گئی تھیں تورات، زبور، انجیل ان میں حضور انورؐ کے متعلق پیشگوئیاں اور بشارتیں موجود تھیں اور آپؐ کے تشریف لانے سے پہلے اہل کتاب حضورؐ کا واسطہ دے کر اللہ سے دعائیں کرتے تھے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ یہ دوسرے لوگ جن کے پاس کتاب نہیں وہ تو ان پڑھ ہیں اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو الگ بات ہے تم کو تو پتہ ہے کہ حضور انورؐ سچے نبی ہیں اور تمہارے نبیوں سے اور آباء واجداد سے میرے عہد و پیمان ہوئے ہیں کہ وہ ان پر ایمان لائیں گے

س١٠: اسکی تفصیل آگے آئیگی کہ وہ کونسا احسان ہے

س١١: میں نے یہ عہد کیا تھا کہ تم میری بات مانوگے تو تمہیں فرعون کی غلامی سے نجات دونگا۔ اب تم آزاد ہو فرعون غرق ہوچکا ہے اسلئے ایمان لاؤ

س١٢: قرآن کو مانو یہ تو تمہارے حق میں ہے مسلمان تو تمہارے نبیوں کو اور ان پر نازل شدہ کتابوں کو مانتے ہیں

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ

اور تیری بیوی اس جنت میں سے١ اور کھاؤ تم اس جنت سے پیٹ بھر کر جہاں سے بھی تم دونوں چاہو اور قریب نہ ہونا اس

الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ ﴿٣٥﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا

پودے کے ورنہ ہو جاؤ گے تم اپنی قدر کم کرنے والوں میں سے٢ پس پھسلا دیا ان دونوں کو شیطان نے اس (جنت) سے

فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

پس نکال دیا ان دونوں کو اس نعمت سے جس میں وہ دونوں تھے٣ ہم نے کہہ دیا اتر جاؤ (اس جنت سے) تم ایک دوسرے کے

عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰى

دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا ہے اور سامان ہے وقتِ مقرر تک کے لئے٤ پھر حاصل کرلئے

اٰدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾

آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمے پس توبہ قبول فرمائی (اسکی) بے شک وہی (اللہ) توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے٥

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ

ہم نے کہہ دیا اتر جاؤ تم اس (جنت) سے سارے کے سارے٦ پس وہ جو آئے گی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی بھی ہدایت پس جو کوئی پیروی کرے گا

هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

میری ہدایت کی ان پر کوئی خوف نہ ہوگا نہ وہ غمناک ہوں گے٧ اور جو لوگ انکار کریں گے

وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٣٩﴾ ع

اور جھٹلائیں گے میری آیتوں کو٨ وہ آگ والے ہوں گے اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے

يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا

اے یعقوبؑ کی اولاد!٩ یاد کرو تم میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا تھا١٠ اور پورا کرو

بِعَهْدِيٓ أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوا بِمَآ

تم میرے ساتھ کئے ہوئے عہد کو۔ پورا کروں گا تمہارے ساتھ کئے ہوئے عہد کو اور مجھ ہی سے ڈرو١١ اور ایمان لے آؤ اس ہدایت پر

أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوٓا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَلَا تَشْتَرُوا

جو میں نے اتاری ہے اور وہ سچا بتانے والی ہے اس کتاب کو جو تمہارے ساتھ ہے١٢ اور نہ ہو تم سب سے پہلے انکار کرنے والے اس کتاب کے اور نہ خریدو تم میری

سـ۱ :۔ پہلی آسمانی کتابوں میں موجود پیش گوئیوں کی وجہ سے یہودی، عیسائی علماء کو بھی علم تھا اور عام لوگوں میں بھی چرچا تھا اسلئے ان کے امراء اپنے علماء سے کہتے کہ حضورؐ تشریف لائے تو ہمیں بتانا ہم فوراً ایمان لائیں گے
اسی لئے یمن کے بادشاہ تبع نے جب یثرب پر حملہ کیا تو یہودی علماء نے اُسے سمجھایا کہ یہ آخری نبی کی ہجرت گاہ ہے اس پر حملہ نہ کرو چنانچہ وہ واپس ہو گیا اور ایک مکان خرید کر اپنے آدمی چھوڑ گیا کہ جب حضورؐ تشریف
لائیں تو وہ اس مکان میں رہیں۔ تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ والا مکان وہی تھا جس میں حضورؐ رونق افروز ہوئے۔ جب حضورؐ کی بعثت ہوئی تو اہل کتاب علماء نے اس لئے چھپایا کہ اس طرح
ان کی آمدن بند ہو جائے گی۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھوڑے سے مال کیلئے میری آیتوں کا انکار نہ کرو۔ عذاب قیامت کے مقابلے میں سارا دنیا بھی تھوڑی ہے سـ۲ تو فرمایا یہ نہ کرو بلکہ حق کو باطل کے ساتھ ملاؤ بھی نہ۔
اگر باطل حق میں آگیا تو حق بھی مٹ جائیگا۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے توریت اور انجیل میں حضورؐ کے متعلق موجود پیش گوئیوں کو بدل کر آگے پیچھے کر دیا تمام بدل دیے

بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؗ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
آیتوں کے بدلے میں اس تھوڑی سی دنیا کو سـ۱ اور خاص مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور نہ ملاؤ حق کو باطل کے ساتھ

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
اور نہ چھپاؤ حق کو اور تم جانتے ہو سـ۲ اور قائم کرو نماز کو اور دیتے رہو زکوٰۃ

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ سـ۳ کیا تم لوگوں کو حکم دیتے ہو نیکی کا اور بھول رہے ہو

اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
اپنے آپکو اور تم تو پڑھتے ہو کتاب سـ۴ کیا تم میں عقل نہیں ہے اور (اللہ سے) مدد مانگو صبر کرتے ہوئے

وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿٤٥﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اور نماز پڑھتے ہوئے سـ۵ اور بے شک یہ نماز بہت بڑی (بھاری) ہے مگر ڈرنے والوں پر (آسان ہے) سـ۶ وہ (ڈرنے والے) جو یقین رکھتے ہیں

ع ۵ ۷ ۵

اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
کہ وہ ملنے والے ہیں اپنے پالنے والے سے اور وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں سـ۷ اے یعقوبؑ کی اولاد!

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾
یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور میں نے تم کو فضیلت دی تمام جہان والوں پر سـ۸

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
اور بچو اسی دن کے (بڑے) عذاب سے جس دن کام نہ آ سکے گا کوئی بڑے سے بڑا بھی کسی چھوٹے سے چھوٹے کو کچھ بھی اور نہ قبول ہوگی

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾
کسی کی کوئی بھی سفارش اور نہ لیا جائے گا کسی سے بھی کوئی بدلہ اور نہ ہی ان کی اور مدد کی جائے گی سـ۹

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ
اور جب بچا لیا ہم نے تم کو فرعونیوں سے سـ۱۰ وہ تم کو دکھ دیتے تھے بہت برا دکھ (یعنی)

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ
ذبح کر ڈالتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ چھوڑ دیتے تھے تمہاری بیٹیوں کو اور اس میں تمہارے واسطے آزمائش ہے سـ۱۱

سـ۳ :۔ فرمایا تم مسلمان بنو، نمازیں پڑھو، زکوٰۃ دو، باجماعت نماز ادا کرو، جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔ ایک ترجمہ تو یہ ہے۔ دوسرا یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ دو اور جھک کر دو۔ زکوٰۃ دیتے وقت مغرور نہ کرو
سـ۴ :۔ چونکہ اہل کتاب علماء لوگوں کو سچ کہنے کا حکم دیتے تھے لیکن حضورؐ کے معاملے میں خود سچ کو چھپاتے تھے اسلئے فرمایا کہ اپنی کتابوں میں موجود پیش گوئیوں کے باوجود تم خود جھوٹ بولتے ہو اور حضورؐ پر ایمان نہیں لاتے
سـ۵ :۔ چونکہ اپنے پہلے طریقے کو چھوڑنے سے بوجھ پڑتا ہے اسلئے فرمایا صبر کر کے صحیح بات کو مان لو اور اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دو۔ تکلیف ہو تو خدا کے اور نزدیک ہو جاؤ نماز پڑھو تاکہ اللہ تم پر رحم کرے۔
سـ۶ :۔ نماز اللہ سے ڈرنے والوں پر آسان ہے اور انکی نشانیاں کیا ہیں؟
سـ۷ :۔ یعنی اپنے پالنے والے کے سامنے پیش ہونے اور مرنے کا یقین ہے
سـ۸ :۔ اس رکوع میں بنی اسرائیل پر اور نعمتوں کا ذکر فرمایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ اُن سے پہلے کسی قوم پر بھی اللہ نے اتنی مہربانیاں نہیں کی تھیں یہ فضیلت پہلی قوموں پر ہے ورنہ حضورؐ کی امت کو سب پر فضیلت حاصل ہے
سـ۹ :۔ دنیا میں کسی پر کوئی تکلیف آئے تو کوئی بڑا چھوٹے کی مدد کر دیتا ہے یا کوئی سفارش کر دیتا ہے یا بدلے میں کوئی رقم دے دی جاتی ہے یا کوئی دوسرا کسی قسم کی مدد کر سکتا ہے لیکن اللہ کے عذاب کے مقابلے میں انسان کو نہ اپنی کوئی طاقت یا چیز کام آئے گی اور نہ کوئی دوسرا مدد کر سکے گا۔ وہاں اللہ کے حکم کے بغیر کوئی سفارش بھی نہ کر سکے گا۔
سـ۱۰ :۔ یہ دوسرا احسان ہے کہ غلامی سے نجات دلائی۔
سـ۱۱ :۔ بلاء کا معنی مہربانی بھی ہے کہ تم پر تمہارے رب کی یہ بڑی مہربانی ہوئی ہے

ف۱:۔ دوسری جگہ تفصیل ہے کہ جب موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے وطن چھوڑ دیا اپنی قوم کو ساتھ لے گئے فرعون نے اپنے لشکر سمیت پیچھا کیا۔ موسیٰؑ کے لاٹھی مارنے سے دریائے قلزم میں بارہ رستے بن گئے حتی پر چل کر موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم دریا پار کر گئی۔ فرعون بھی ان کے پیچھے دریا میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دریا میں غرق کر دیا۔

ف۲:۔ فرعون کا بیڑا غرق ہو گیا۔ موسیٰؑ کو اللہ نے حکم دیا کہ اب کافروں سے تم کو نجات مل گئی ہے اسلئے اب کوہ طور پر جاؤ جہاں سے تجلی ملی اور چالیس راتیں وہاں رہو تاکہ میں تم کو توریت دوں اپنے احکام دوں۔ موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے پیچھے سامری نے زیورات کو ڈھال کر ایک بچھڑا بنا دیا جو آواز نکالتا تھا اور بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰؑ وہاں خدا کی تلاش میں گئے ہیں میں تمہیں یہاں ہی خدا بنا دیتا ہوں چنانچہ انہوں نے اسی کی عبادت شروع کر دی۔ مشرک انتہائی بیوقوف ہوتا ہے۔ ہندی قوم میں بیل، گھوڑے کی طاقت کی وجہ سے ان کو خدا سمجھ بیٹھی آجکل بھی گھوڑے کے نعل کو بعض لوگ اپنے دروازوں پر لگاتے ہیں کہ اس سے مال و دولت ملے گی۔ جب موسیٰؑ واپس آئے تو فرمایا او مجنو! تم یہ کیا کر رہے ہو

رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ

تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی - اور جب چیر دیا ہم نے تمہارے لئے دریا کو اور تم کو بچا دیا اور ڈبو دیا

فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٠﴾ وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

فرعونیوں کو اور تم (تمہارے باپ دادا) دیکھ رہے تھے ف۱ اور جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰ کے ساتھ چالیس راتوں کا

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا

پھر تم نے بنا لیا بچھڑے کو معبود ان کے (طور پر جانے کے) بعد اور تم بڑے ظالم تھے ف۲ پھر ہم نے درگذر کیا

عَنكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى

تم سے اس کے بعد تاکہ تم شکر ادا کرو ف۳ اور جب دی ہم نے موسیٰ کو

الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

کتاب اور کھلے معجزے تاکہ تم ہدایت پا لو ف۴ اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے

يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا

اے میری قوم! بے شک تم نے ظلم کیا اپنے آپ پر (اس وجہ سے) کہ تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا پس توبہ کرو تم

إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ

اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے (اس طریقہ پر کہ) تم مار ڈالو اپنے ان بھائیوں کو ف۵ یہ بات بہتر ہے تمہارے لئے

بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٥٤﴾ وَإِذْ

تمہارے پیدا کرنے والے کے ہاں ف۶ پھر اللہ نے تمہاری توبہ قبول کرلی بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے اور جب

قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً

کہا تم نے اے موسیٰ! ہم ہرگز یقین نہ کریں گے تیرے کہنے پر یہاں تک کہ دیکھ لیں اللہ کو آمنے سامنے

فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن

پکڑ لیا تم کو ایک ہی جھٹکے نے اور تم دیکھتے رہ گئے ف۷ پھر ہم نے اٹھایا تم کو

بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٦﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ

تمہارے مرجانے کے بعد ف۸ تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو اور سایہ کردیا ہم نے تم پر بادل کا

ف۳:۔ چاہیے تو یہ تھا کہ پوری قوم کو عذاب دیا جاتا لیکن جنہوں نے شرک کیا صرف ان کو قتل کر دیا گیا اور باقی قوم کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا

ف۴:۔ موسیٰؑ کو آسمانی کتاب دینا بھی ان کی قوم پر احسان تھا اسلئے کہ صرف چند نبیوں کو کتابیں دی گئیں

ف۵:۔ جنہوں نے شرک کیا تھا وہ تو مرتد ہو گئے تھے اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے اسلئے فرمایا تم ان کو قتل کر دو۔ چنانچہ ان کو قتل کر دیا گیا

ف۶:۔ جس طرح جسم کو بچانے کیلئے اس عضو کو کاٹ دیا جاتا ہے جس میں ناسور ہو جائے اور یہ باقی جسم کیلئے مفید ہوتا ہے اسطرح مرتد کا قتل باقی قوم کے دین کو بچانے کیلئے ضروری ہو جاتا ہے

ف۷:۔ مرتدوں کو قتل کرنے کے بعد موسیٰؑ ستر افراد کو لے کر کوہ طور پر تشریف لے گئے تاکہ اللہ کے حضور جا کر معافی مانگیں تو وہ افراد وہاں جا کر پھر اکڑ گئے کہ خدا جب آپکے ساتھ باتیں کرتا ہے آپ کو نظر آتا ہے تو ہم بھی چاہتے ہیں کہ خدا کو کھلم کھلا دیکھ لیں۔ یہ سوال گستاخانہ تھا لہذا ان پر عذاب آیا اور تھوڑی دیر کیلئے ان پر موت طاری کر دی گئی

ف۸:۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو پھر زندہ کر دیا

ف۱:- فرعون کی غلامی سے نجات کے بعد انہوں نے پھر نافرمانیاں کیں جس کی وجہ سے کچھ زمانہ بنی اسرائیل میدان تیہ میں رہے۔ یہ سزا تھا لیکن اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان پر بڑی مہربانیاں فرمائیں گرمی سے بچاؤ کیلئے اللہ تعالیٰ بادل بھیج دیتے تھے اور کھانے کیلئے آسمان سے مَنّ اور سلویٰ نازل کرتے۔ مَنّ ایک خوراک تھی اور سلویٰ ایک پرندہ جو پکا پکایا نازل ہوتا لیکن انہوں نے قدر نہ کی اور نافرمانیاں کرتے رہے۔

ف۲:- بنی اسرائیل نے مطالبہ کیا کہ ہم "اریحا" نامی بستی میں جائیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ چلے جاؤ لیکن اعلان کرتے ہوئے جاؤ کہ اللہ نے ہمارے گناہ بخش دیئے اور بستی میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو تاکہ احترام باقی رہے

ف۳:- اس زمانے میں شہروں کے گرد فصیلیں ہوتی تھیں اور دروازے چھوٹے رکھے جاتے تھے تاکہ چور، بدمعاش اندر داخل نہ ہو سکیں اسلئے حکم تھا کہ ان دروازوں سے سر جھکا کر یعنی سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور زبان سے حِطّۃ کا کلمہ کہو لیکن انہوں نے دروازوں سے بجائے سر کے پہلے اپنے پاؤں داخل کئے اور کلمے کو بدل کر حبۃ یا گیہوں پڑھا۔

وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡکُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى ؕ کُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا

اور اتارا تم پر مَنّ اور سلویٰ ف۱ کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں جو

رَزَقۡنٰکُمۡ ؕ وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰکِنۡ کَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۝۵۷

ہم تم کو دیتے ہیں اور انہوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے

وَاِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَکُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ

اور جب کہا ہم نے داخل ہو جاؤ اس بستی میں پس کھاؤ تم بستی سے جہاں سے بھی چاہو

رَغَدًا وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَکُمۡ

پیٹ بھر کر اور داخل ہونا شہر کے دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے اور زبان سے کہنا ہمارے گناہ مٹ گئے بخش دیں گے ہم تمہارے

خَطٰيٰکُمۡ ؕ وَسَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۵۸ فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا

تمہارے گناہوں کو اور زیادہ کریں گے اجر نیکی کرنے والوں کا ف۲ پس بدل دیا ان ظالموں نے اس بات کو

غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رِجۡزًا

سوا اس بات سے جو ان سے کہی گئی تھی ف۳ پھر اتار دیا ہم نے ان ظالموں پر عذاب

ع ۶ مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ۝۵۹ وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ

آسمان سے یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانی کا ف۴ اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے ف۵

فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاکَ الۡحَجَرَ ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ

پس ہم نے کہہ دیا اپنی لاٹھی کو پتھر پر مار دے پھر پھوٹ نکلے اس پتھر سے بارہ

عَيۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ؕ کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ

چشمے پانی کے پہچان لیا ہر قبیلے نے اپنے گھاٹ کو ف۶ (ہم نے کہہ دیا) کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے ف۷

اللّٰهِ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ۝۶۰ وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى

اور شرارت نہ کرو زمین میں فساد کرتے ہوئے ف۸ اور جب کہا تم نے اے موسیٰ!

لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا

ہم نہ ٹھہر سکیں گے ایک قسم کے کھانے پر ف۹ پس آپ مانگیں ہمارے لئے اپنے رب سے نکالے ہمارے لئے اس چیز سے

ف۴:- چونکہ حکم بدلنے سے بندہ خدا کا نافرمان بن جاتا ہے اور عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمانی عذاب طاعون کی شکل میں نازل کیا جس سے ہزارہا یہودی مر گئے۔

ف۵:- میدان تیہ میں بادل کا سایہ اور مَن و سلویٰ جیسی چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے اتاریں تو کھانے کیلئے پانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ موسیٰؑ کی قوم نے آپ سے درخواست کی کہ ہمیں پانی چاہیئے۔ پہلی امتیں اپنے نبیوں کی وساطت سے دعائیں کرتی تھیں جبکہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ بڑی نعمت بھی دی ہے کہ وہ خود بغیر کسی ذریعے کے اللہ سے دعا کر سکتے ہیں۔

ف۶:- موسیٰؑ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا پتھر پر اپنی چھڑی مارو پانی نکل آئے گا۔ چونکہ یعقوبؑ کے بارہ بیٹوں کی اولاد تھی اور وہ سارے آپس میں بھائی تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے سب کیلئے الگ الگ بارہ چشمے جاری کر دیئے۔ اب بھی وہ پتھر موجود ہے یہ موسیٰؑ کے معجزات میں سے ہے کہ چھڑی مارنے سے پتھر سے پانی نکل آتا اور پانی پر مارتے تو وہ جم جاتا۔ بعض لوگ ویسے تاویلیں کرتے رہتے ہیں

ف۷:- اللہ کے رزق کے معنے ہیں جس کیلئے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی

ف۸:- فرمایا اتنی نعمتیں ملنے کے بعد اب بندے بن کر رہو فساد نہ کرو

ف۱ :- بنی اسرائیل بڑی شرارتی اور لاڈلی قوم تھی اب کہنے لگے کہ ایک ہی قسم کا کھانا ہم ہرگز نہیں کھا سکتے اب دعا مانگیں کہ زمین سے ہمارے لئے یہ چیزیں نکلیں اور پوری فہرست پیش کردی - یہ گستاخی اور نافرمانی ہے۔

ف۲ :- موسیٰؑ نے فرمایا تم کتنے بیوقوف ہو تیار شدہ آسمانی کھانا چھوڑ کر یہ چیزیں مانگ رہے ہو - یہ چیزیں تو کل سڑ بھی جاتی ہیں کبھی پیٹ بھی خراب کر دیتی ہیں - لیکن اگر تم اصرار کرتے ہو تو اس کے لئے یہ حکم ہے

ف۳ :- تم کسی شہر میں چلے جاؤ کہ کھیتی باڑی کرو یہ سب کچھ مل جائے گا ف۴ :- چاہیئے تو یہ تھا کہ طور پر ان کو معافی مل گئی تھی اللہ ان سے خوش ہو جاتا لیکن اپنی ان حرکتوں سے انہوں نے اللہ کو ناراض کر دیا اور اللہ کا غضب آ گیا

وہ مغضوب علیہم ہو گئے ۔ یہودیوں کے موجودہ حالات کی وجہ سے سوال ہو سکتا ہے کہ وہ اب محتاج اور ذلیل نہیں رہے تو اسکا ایک جواب تو یہ ہے کہ امریکہ کی مدد کے بغیر یہودی اب بھی محتاج اور ذلیل ہیں اور دوسرا یہ کہ ان کی یہ کیفیت

عارضی ہے بلکہ اللہ کے وعدے کے مطابق وَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا قیامت کے قریب سب کو میں اکٹھا کر دوں گا تاکہ تمہارا خاتمہ کرنا آسان ہو - اب یہودی ساری دنیا سے اسرائیل میں اکٹھے ہو رہے ہیں -

تُنۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَعَدَسِهَا

جس کو زمین اگاتی ہے اس کی سبزیوں سے اور اسکی ککڑیوں سے اور اسکی گندم سے اور اسکے مسور سے

وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ

اور اسکے پیاز سے ؎۱ کہا موسیٰ نے کیا تم بدلے میں لیتے ہو اس چیز کو جو ادنیٰ ہے اس کے مقابلے میں جو بہتر ہے ؎۲

اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ

اترجاؤ کسی بھی شہر میں پس تم کو ملے گا جو تم نے مانگا ہے ؎۳ اور ماردی گئی ان پر

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

ذلت اور محتاجی اور لوٹے وہ اللہ کا غضب لے کر ؎۴ یہ (غضب) اسلئے ہوا کہ وہ

كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ

انکار کرتے تھے اللہ کی آیتوں کا اور قتل کرتے تھے نبیوں کو

۷ ع ۷ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

بغیر کسی جرم کے ؎۵ اسلئے کہ وہ نافرمان تھے اور (نافرمانی میں) حد سے بڑھنے والے تھے ؎۶

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِـِٕیْنَ

بیشک وہ لوگ جو ایمان دار بنتے ہیں اور وہ لوگ جو یہودی ہیں اور وہ لوگ جو نصاریٰ ہیں اور وہ لوگ جو صابی ہیں

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

جو کوئی ایمان رکھے گا اللہ پر اور آخری دن پر اور عمل کرے گا نیک ان کو ملے گا اجر

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

ان کے رب کے ہاں اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ؎۷ اور جب لیا ہم نے

مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ

تم سے تمہارا پکا وعدہ اور بلند کیا تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو (یوں کہتے ہوئے) پکڑ لو وہ ہدایت جو ہم نے تم کو دی ہے پوری قوت کیساتھ

اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

اور یاد رکھو اس نصیحت کو جو اس میں موجود ہے تاکہ تم عذاب سے بچتے رہو ؎۸ پھر تم پیٹھ پھیر گئے اس کے بعد بھی

ف۵ :- یہ غضب اسلئے ہوا کہ اللہ کی باتیں نہیں مانتے تھے اور جو اللہ کی باتیں سنانے والے تھے ان کو قتل کر دیتے تھے - یہودیوں نے بہت انبیاءؑ کو شہید کیا ہے

ف۶ :- اور یہ سارے کام وہ اسلئے کرتے تھے اتنے دلیر اسلئے ہو گئے تھے کہ وہ نافرمانی میں حد سے بڑھنے والے تھے

ف۷ :- بنی اسرائیل کے تفصیلی تذکرے کے درمیان اللہ تعالیٰ نے قانون بیان فرما دیا کہ میرے ہاں ایمان کامل اور نیک اعمال ذریعۂ نجات ہیں اور سب کے لئے یہی اصول ہے خواہ وہ یہودی ہو، عیسائی ہو، صابی ہو یا کوئی بھی ایماندار ہو - صابی لوگ زبور کو اپنی کتاب سمجھتے تھے اور ستاروں کو پوجتے تھے -
اس آیت کو بعض لوگ وحدتِ ادیان کے نظریہ کیلئے دلیل بناتے ہیں کہ صرف اللہ پر اور قیامت پر ایمان ضروری ہے حضورؐ پر ایمان لانا ضروری نہیں - اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت مجمل ہے عقیدے کیلئے سارے قرآن کو پڑھنا چاہیئے حضورؐ کی بعثت کے بعد پہلے سارے دین منسوخ ہو چکے ہیں - اب حضورؐ پر، فرشتوں پر، کتابوں پر، جنت دوزخ پر ایمان لانا ضروری ہے ورنہ نجات نہیں ہوگی -

ف۸ :- سمجھانے کیلئے تبشیر اور تنذیر دو طریقے ہوتے ہیں بنی اسرائیل کو دونوں طریقوں سے سمجھایا گیا مگر وہ نافرمانی ہی کرتے رہے - یہاں تنذیر کا طریقہ تھا جو ستر آدمی موسیٰؑ کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں پر پہاڑ کو اونچا کر دیا اور فرمایا میری بات مانتے ہو کہ نہیں ورنہ پہاڑ کے نیچے کچلے جاؤ گے - انہوں نے کہا کہ ہم مانتے ہیں لیکن واپس آ کر منکر ہو گئے

سے۱:۔ باوجود اس نافرمانی کے اللہ تعالیٰ نے مہلت دیدی۔ آگے اللہ تعالیٰ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں دنیا میں بھی پکڑ سکتا ہوں

سے۲:۔ بنی اسرائیل کی یہ قوم دریائے نیل کے کنارے افریقہ میں ایلہ نامی بستی میں آباد تھی۔ یہودیوں کیلئے ہفتے کے دن دنیاوی کام اور مچھلی کا شکار منع تھا (اور عبادت کا حکم تھا) لیکن اس دن مچھلیاں دریا میں زیادہ ہوتیں۔ انہوں نے حیلہ کیا اور دریا سے نالیاں نکال کر گھروں میں تالاب بنالئے جن میں اس دن مچھلیاں جمع کرلیتے اور سورج غروب ہونے کے بعد ان کو پکڑ لیتے اسطرح انہوں نے نافرمانی کا طریقہ نکالا تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بندر بنادیا۔ وہ تین دن تک رینگتے رہے اور پھر مردار ہوگئے۔ اللہ نے اپنی نافرمانی کی یہ سزا دی۔ سے۳:۔ یہ واقعہ اس دور کے موجود لوگوں کے لئے بھی اور آنیوالے سب لوگوں کے لئے عبرت اور نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی سزا بھی دے سکتے ہیں

فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾

اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اللہ کی مہربانی تم گھاٹے والے ہوجاتے سے۱

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ

اور بے شک تم جانتے ہو ان لوگوں کو جو حد سے بڑھ گئے تم میں سے ہفتے کے دن کے بارے میں تو ہم نے ان سے کہہ دیا

كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا

ہوجاؤ ایسے بندر جو ذلیل ہوتے ہیں سے۲ پس کردیا ہم نے اس واقعے کو عبرت ان لوگوں کے لئے جو موجود تھے

وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ

اور پیچھوں کے لئے بھی اور یہ نصیحت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے سے۳ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ

اللہ بھی یہ حکم دیتاہے کہ تم کوئی گائے ذبح کرو سے۴ کہنے لگے تو ہمارے ساتھ ٹھٹھا کرتاہے سے۵

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا

کہا موسیٰ نے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں نادانوں میں سے ہو جاؤں سے۶ کہنے لگے آپ مانگیں ہمارے

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ

اپنے رب سے ہمیں بیان کردے وہ گائے کیسی ہے؟ کہا موسیٰ نے اللہ فرماتاہے کہ وہ ایسی گائے ہے کہ نہ تو بوڑھی ہے

وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾

اور نہ ہی جوان ہے اس کے درمیان ہے پس کرگذرو جس طرح بھی حکم دیا جاتاہے سے۷

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

کہنے لگے تو طلب کر ہمارے لئے اپنے رب سے بیان کرے ہمارے لئے اس کا رنگ کیساہے؟ کہا موسیٰ نے اللہ فرماتا ہے

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾

ایسی گائے ہے جس کا رنگ زرد ہے بھڑکتاہے رنگ اس کا پسند آتی ہے دیکھنے والوں کو سے۸

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ

کہنے لگے آپ طلب کریں ہمارے لئے اپنے رب سے بیان کرے ہمارے لئے وہ کونسی قسم کی ہے؟ بے شک گائے مشتبہ ہوگئی سے۹

سے۴:۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی قوم کا ایک اور واقعہ بیان فرمایا کہ ان کا ایک آدمی قتل ہوگیا تو چونکہ انکے بارہ قبیلے تھے جو ایک دوسرے کے مخالف تھے انہوں نے اس کا قتل ایک دوسرے کے ذمے لگانا شروع کردیا۔ فیصلے کے لئے حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ کوئی گائے ذبح کرکے اس مردہ گائے کے جسم کا کوئی حصہ اس مقتول پر مارو وہ بول پڑے گا کہ میرا قاتل کون ہے۔

سے۵:۔ وہ کہنے لگے کہ ہم قاتل کا پوچھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں گائے ذبح کرو

سے۶:۔ فرمایا نبی ایسی بات نہیں کرتا یہ تو اللہ کا حکم ہے۔

سے۷:۔ جواب میں وہ حجتیں کرنے لگے کہ شاید اسطرح حکم ٹل جائے تو فرمایا کہ جس طرح بھی حکم دیا جاتا ہے کرگذرو

سے۸:۔ جتنا سوال کرتے گئے شرطیں بڑھتی گئیں اسی لئے حضور انورؐ نے فرمایا ہے زیادہ تحقیق نہ کیا کرو جو حکم دیا گیا فوراً کرلیا کرو جتنا کام لمبا کروگے اتنی سختی ہوگی۔

سے۹:۔ کوئی خاص نشانی بتاؤ۔ ایسی گائیں تو بہت مل سکتی ہیں

ف۱:- اس بار انہوں نے انشاء اللہ کہا۔ حضورؐ نے فرمایا اگر پہلے انشاء اللہ کہتے تو پہلے ہی کام ہوجاتا ف۲:- بات تو پہلے بھی ٹھیک تھی مگر وہ حجت بازی کرتے تھے ف۳:- یعنی مجبور ہوگئے

ف۴:- چنانچہ مردہ گائے کا حصہ مارنے سے وہ مردہ بول پڑا کہ میرا قاتل فلاں ہے۔ آگے اللہ فرماتے ہیں یہ قصہ میں نے کیوں کرایا ہے ف۵:- سارے مردے بولیں گے

ف۶:- یہ سمجھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بھی مُردوں کو زندہ فرمائے گا ف۷:- بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے ہر انداز سے سمجھایا بے انتہا نعمتیں دیں اسی طرح ڈرایا بھی۔ لیکن وہ ایسے بدنصیب تھے کہ نہ تبشیر کو مانا نہ تنذیر سے صحیح ہوئے بلکہ ایسے سخت دل ہوئے کہ کوئی اثر قبول نہ کیا ہر حال میں نافرمانی ہی کی۔ انکی مثال پتھر سے دی کہ اس سے بھی سخت ہیں اسلئے کہ پتھروں کے تو کچھ فائدے بھی ہیں جو آگے ذکر ہیں

ف۸:- بعض پتھروں سے دریا نکلتے ہیں جو دوسروں کو بھی سیراب کرتے ہیں اور بعض سے چشمے پھوٹتے ہیں جو بہتے ہیں اور بعض اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں یعنی پتھروں میں خاصیت ہے کہ وہ اثر قبول کرلیتے ہیں لیکن تم میں خدا کا خوف نہیں کوئی اثر قبول ہی نہیں کرتے ہو نہ خود دین کو قبول کرتے ہو نہ دوسروں تک پہنچاتے ہو۔

ف۹:- یہاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھا رہے ہیں کہ جس قوم کی یہ حالت ہے تم ان سے توقع رکھتے ہو

عَلَيْنَا ۚ وَإِنَّآ إِن شَآءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُۥ يَقُولُ

ہم پر اور ہم اگر اللہ نے چاہا راہ پا لیں گے ف۱ کہا موسیٰ نے اللہ فرماتا ہے

إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ

ایسی گائے ہے جو جوتی ہیں گئی جس نے زمین کو ہیں چیرا اور نہ کھیتی کو پانی پلایا ہے

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْـَٔانَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا

تمام داغوں سے محفوظ ہے کہنے لگے اب تو حق بات لے کر آیا ف۲ پس ذبح کیا انہوں نے اس گائے کو

ع ۸ وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّٰرَْٔتُمْ

اور وہ یوں کرنے والے نہ تھے ف۳ اور جب تم نے قتل کیا ایک انسان کو اور ایک دوسرے کے ذمے لگانے لگے

فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ

اس قتل کو اور اللہ ظاہر کرنیوالا تھا اس بات کو جو تم چھپا رہے تھے ہم نے کہہ دیا مارو اس مقتول کو

بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْىِ اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ

اس گائے کے ایک حصے کیساتھ ف۴ اسی طرح اللہ تعالیٰ زندہ کریگا مُردوں کو ف۵ اور (دنیا میں) تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِىَ

بات کو سمجھ جاؤ ف۶ پھر سخت ہوگئے تمہارے دل اس کے بعد بھی اور یہ تمہارے دل

كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا

پتھروں کی طرح ہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت ہیں ف۷ اور بے شک بعض وہ پتھر ہیں جن سے

يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَٰرُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ

دریا پھوٹ کر نکل رہے ہیں اور بیشک ان میں سے بعض پتھر وہ بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے نکلتا ہے

الْمَآءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ

پانی اور بیشک ان میں سے بعض پتھر وہ ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے اور اللہ

بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ

بے خبر نہیں ان کاموں سے جو تم کر رہے ہو ف۸ کیا تم امید رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے ف۹

۱: اس مثال بیان فرمائی کہ ان کو اللہ نے جو کتابیں دیں توریت، زبور، انجیل۔ ان پر عمل کرنے کے بجائے ان کو اپنے عقیدے کے مطابق ڈھال لیتے تھے۔ ان میں تحریف کر دیتے تھے۔ تحریف کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ کوئی لفظ بدل ہی دیا جائے
جیسے عیسائیوں نے انجیل برناباس میں حضورؐ کی پیشگوئی کی جگہ پر آپ کے اسم گرامی محمدؐ کو بدل کر فارقلیط لکھ دیا۔ یہ تحریف لفظی ہے دوسری تحریف معنوی ہوتی ہے کہ لہجہ ایسا اختیار کیا جائے کہ معنے بدل جائیں۔ لفظ کو نہ بدلا جائے۔
یہودی اور عیسائی دونوں قسم کی تحریف کرتے تھے۔ اس آیت میں مسلمانوں کو سمجھایا گیا کہ ان پر اعتبار نہ کرنا نہ دھوکہ ظاہر میں یہ تمہارے خیر خواہ بنیں۔ یہ اگر خود کو مسلمان ظاہر کریں تب بھی تمہاری مخالفت کریں گے
۲: جب وہ آکر مسلمانوں کو کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تو ساتھ یہ بھی کہتے کہ ہماری کتابوں میں حضور انورؐ کی بشارتیں موجود ہیں۔ دل سے تو مسلمان نہ تھے جب واپس جا کر اپنے لوگوں سے کہتے کہ ہم ان سے مزاح کرتے ہیں تو وہ کہتے
کہ تم ساری باتیں تو مسلمانوں کو بتا رہے ہو کل قیامت کو خدا کے سامنے کہیں گے
کہ یہ تو کہتے تھے حضورؐ سچے نبی ہیں اور خود ایمان نہ لائے

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ

اور ایک ٹولہ ان میں سے سنا کرتا تھا اللہ کے کلام کو پھر

يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا

اس میں تبدیلی کر دیا کرتے تھے اس کو سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر ۱ اور جب

لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ

ملتے ہیں ایمان والوں سے (تو) کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب علیحدہ ہوتے ہیں آپس میں ایک

بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ

دوسرے سے کہتے ہیں کیا تم بیان کرتے ہو ان (مسلمانوں) سے وہ باتیں جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ یہ مسلمان جھگڑیں تمہارے ساتھ

بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ

ان باتوں کی وجہ سے تمہارے رب کے پاس کیا تم نہیں سمجھتے ۲ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ

جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں اور جو وہ سامنے کہتے ہیں ۳ اور ان میں سے بعض ایسے ان پڑھ ہیں

لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾

جو نہیں جانتے کتاب کو مگر خواہ مخواہ اپنی خواہشوں کے اور خود اپنا گمان ہی دوڑاتے ہیں ۴

النصف

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ

بس تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر

يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا

کہہ دیتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے ۵ تاکہ حاصل کریں اسکے بدلے میں دولت

قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ

تھوڑی سی ۶ تباہی ہے ان کے لئے ان باتوں میں جو ان کے ہاتھوں نے لکھی ہیں اور تباہی

لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا

ان کیلئے اس مال سے جو وہ کماتے ہیں ۷ اور یہ کہتے ہیں ہرگز نہ چھوئے گی ہم کو

۳: اللہ فرماتے ہیں میں سب کچھ جانتا ہوں۔ یہ مسلمانوں کو تو دھوکہ
دے رہے ہیں۔ مجھے نہیں دے سکتے۔
۴: انکی تحریف کی اللہ مثال بیان فرماتے ہیں کہ وہ اہلیت نہ ہونے
کے باوجود میرے کلام کا مطلب اپنے خیال کے مطابق بیان کرتے رہتے ہیں
۵: اپنے پاس سے باتیں بنا کر اللہ کی کتاب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں
۶: فرمایا یہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تاکہ دنیا میں دولت کما لیں
۷: جو کام غلط اور حرام ہو اسکی کمائی بھی حرام ہوتی ہے فرمایا ان
کا عمل بھی ہلاکت کا سبب ہے اور کمائی ہوئی دولت بھی ہلاکت کا سبب ہے

؎۱:- یہ ان کی تحریف کی ایک اور مثال ہے کہ ان کا خیال تھا کہ اول تو ہم دوزخ میں جاتے ہی نہیں اور اگر گئے بھی تو چند دن ہی جلیں گے۔ چونکہ بچھڑے کی عبادت چالیس دن کی تھی اسلئے سزا بھی چالیس دن ملے گی۔ یہ دعوٰے بھی انہوں نے اپنے پاس سے بنا لیا کہ جرم کی مدت کے مطابق سزا ہو گی حالانکہ سزا تو جرم کی نوعیت کے مطابق ملتی ہے ؎۲:- اللہ تعالیٰ نے ان کے دعوے کا جواب دیا اور آگے اپنا قانون بیان فرما دیا

؎۳:- جس کا عقیدہ بھی گندا ہے اور عمل بھی گندے ہیں وہ دوزخی ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ؎۴:- قرآن مجید کا قاعدہ ہے کہ جب نافرمانوں کی سزا کا ارشاد ہوتا ہے تو ساتھ ہی فرمانبرداروں کی جزاء خیر کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ ؎۵:- پہلے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایسے اعمال بیان فرمائے جو ان کیلئے عذاب کا سبب بنے اب ان احکام کی تفصیل ہے جن کے کرنے کا ان کو حکم دیا گیا اور انہوں نے نہیں مانے

؎۵:- قرآن مجید میں کئی جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے ساتھ ماں باپ کا ذکر فرمایا ایک تو یہ ماں باپ کی اطاعت و خدمت کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت جائز ہوتی تو پھر بندہ ماں باپ کی عبادت کرتا کیونکہ ان کے احسانات بندے پر بہت زیادہ ہیں

؎۶:- اپنے خاندان کے یتامیٰ و مساکین کے ساتھ بھی اور عام یتامیٰ و مساکین کے ساتھ بھی نیکی اور مدد کرو

؎۷:- سارا دین اس میں آ گیا کہ اکرام مسلم بھی کرو اکرام الناس بھی کرو۔ کوئی آدمی تم سے نہ دکھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ شریعت کے خلاف اخلاق اپناؤ یا دوسروں کو خوش کرنے کی باتیں کرو بلکہ شریعت کے مطابق اچھی بات کہو جو اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہو اور گناہ کی بات نہ ہو۔ یہ خاندانی تعلقات اور معاشرتی تعلقات تھے

؎۸:- اب اللہ کی عبادت کا ذکر بھی آ گیا۔ بدنی عبادت بھی اور مالی بھی

؎۹:- فرمایا اے بنی اسرائیل! تم نے ان میں سے کوئی بات نہیں مانی حالانکہ ان میں سے ایک بات بھی عقل اور انصاف کے خلاف نہیں۔

النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ

دوزخ کی آگ مگر چند دن گنتی کے ؎۱ آپ ان سے پوچھئے کیا تم نے لیا ہے

اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

اللہ کے ہاں کوئی عہد اس بات پر پھر تو اللہ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا یا تم وہ بات کہتے ہو

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ

اللہ پر جو تم نہیں جانتے ؎۲ ہاں بات یہ ہے جو کمائے گا کسی برائی کو اور

اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

گھیرے گی وہ برائی اُسے یہ آگ والے ہیں اس میں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہمیشہ رہیں گے ؎۳ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے

۹ ع ۱۱ ۹ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِذْ

وہ جنت والے ہیں جنت میں ہمیشہ رہیں گے ؎۴ اور جب

اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ

لیا ہم نے پختہ عہد بنی اسرائیل سے ؎۵ (اس بات کا) کہ عبادت نہ کرنا مگر صرف ایک اللہ کی

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ؎۶ اور (نیکی کرنا) قرابت والوں کے ساتھ اور عام یتیموں کے ساتھ اور

الْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

عام مسکینوں کے ساتھ ؎۷ اور وہ بات کہو لوگوں سے جو اچھی ہو ؎۸ اور قائم رکھو نماز کو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

اور دیتے رہو زکوٰۃ ؎۹ پھر تم نے پیٹھ دے ڈالی سوائے (چند) ایک کے تم میں سے

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا

اور تم منہ موڑنے والے ہی تھے ؎۱۰ اور جب لیا ہم نے پختہ عہد تم سے نہ

ف١ :- یہ تعلقات عادۃً آگئے کہ نہ ایک دوسرے کو قتل کرنا، نہ وطن سے نکالنا، نہ کسی کو مکانوں سے نکالنا، نہ کسی کے کھیتوں پر قبضہ کرنا۔ یہ عہد بھی لیا تھا۔ ف٢ :- تمہارے باپ دادا نے اس پر عمل کرنے کا اقرار کیا تھا لیکن پھر کیا کیا؟ آگے ذکر ہے۔ ف٣ :- مدینہ منورہ میں یہودیوں کے دو قبیلے بنو قریظہ اور بنو نضیر آباد تھے۔ یہ ہمیشہ آپس میں لڑتے ہی رہتے تھے۔ ف٤ :- مگر ان میں ایک صفت اچھی بھی تھی کہ جب باہر سے کوئی حملہ کرتے تو آپس میں مل جاتے تھے ایک دوسرے کا تعاون کرتے۔ فرمایا یہ کام تو اچھا ہے لیکن جو کام تم پر حرام ہے وہ کیوں کرتے ہو ان کو وطن سے کیوں نکالتے ہو۔ ف٥ :- جس طرح کوئی مریض حکیم یا ڈاکٹر کے نسخہ میں سے کوئی دوا استعمال کرے اور کوئی ترک کرے تو اس طرح تو بیماری بڑھ جائے گی اسلئے فرمایا کہ یہ تمہاری بیماری یعنی ذلت اور عذاب تو بڑھ رہا ہے۔ ف٦ :- فرمایا اس طرح کرنے والی قوم دنیا میں ذلیل ہوجاتی ہے جیسے آجکل مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ قرآن پر کچھ عمل کرتے ہیں اور کچھ نہیں۔

ف٧ :- یعنی دونوں جہان برباد ہوجائیں گے۔

ف٨ :- آگے فرمایا اس رویے کی وجہ کیا ہوتی ہے؟

ف٩ :- اس کا سبب دنیاوی زندگی کو قیامت پر ترجیح دینا ہے

ف١٠ :- ایسے لوگوں کیلئے آخرت میں یہ سزا ہوگی۔

تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ

بہانا — اپنے خون — اور نہ نکالنا — اپنے بھائیوں کو — اپنے گھروں سے ف١

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ

پھر اقرار کیا تم نے — اور تم (اس بات کے) گواہ تھے ف٢ — پھر تم — وہ لوگ ہو جو

تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ

قتل کررہے ہو اپنے بھائیوں کو — اور نکال دیتے ہو — ایک گروہ کو جو تم میں سے ہے — اپنے گھروں سے

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ

تم چڑھائی کرتے ہو — ان پر — ساتھ گناہ کے — اور ساتھ زیادتی کے ف٣ — اگر وہ آجاتے ہیں تمہارے پاس

اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ

کسی کے قیدی بن کر — تم فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو — حالانکہ — حرام ہے — تم پر — ان کو وطن سے نکالنا ف٤

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ

کیا تم ایمان رکھتے ہو — کتاب کے کچھ حصے پر — اور — انکار کررہے ہو اس کے کچھ حصے کا ف٥ — پس نہیں سزا

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

اس آدمی کی جو یہ کام کرے — تم میں سے — مگر — ذلت ہوگی — دنیا کی زندگی میں ف٦

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ

اور قیامت کے دن — ان کو لوٹایا جائے گا — سخت عذاب کی طرف ف٧ — اللہ نہیں ہے

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ

بے خبر — ان کاموں سے جو تم کرتے ہو ف٨ — یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے — پسند کرلیا

الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ

دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں ف٩ — ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا — (وہاں کا) عذاب — اور

لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ع ١٠

نہ ان کی کوئی مدد کی جائے گی ف١٠ — اور بے شک دی ہم نے — موسیٰ — کو — ایک کتاب

ف۱ :- اس آیت میں بنی اسرائیل کے دوسرے بڑے جرم کو بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنے ہر نبی کی بات نہ مانی یا اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے واقعات تو تفصیل سے بیان ہوئے اور باقی انبیاء کا اجمالی ذکر فرمایا

ف۲ :- چونکہ عیسیٰؑ بغیر باپ پیدا ہوئے تھے اسلئے قوم برادری تو تھی نہیں اسلئے جبرائیلؑ امین ہر وقت آپکے ساتھ رہتے ۔ اتنے بڑے اعزاز والے نبی کی بھی بنی اسرائیل نے مخالفت کی

ف۳ :- حضرت زکریاؑ اور یحییٰؑ کو انہوں نے شہید کیا اور عیسیٰؑ کو پھانسی دینے پر تیار ہوگئے تھے ۔ وہ برے اعمال کرتے اور پھر فخر سے یہ کہتے کہ باہر کی بات ہمارے دل قبول نہیں کرتے تھے۔ فرمایا خدا نے انکے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے

ف۵ :- بنی اسرائیل اپنی کتابوں میں موجود پیشگوئیوں کی وجہ سے حضور انورؐ کی آمد اور انکی فضیلت سے آگاہ تھے اسی لئے جب کبھی ان کی جنگ ہوتی تو آپؐ کے واسطے سے دعا مانگتے تھے ۔ ان کے علاوہ عربوں بلکہ دوسری اقوام میں بھی نبی آخر الزمان کی آمد مشہور تھی ۔ ہندوؤں کی کتابوں میں اوتار کا ذکر ہے جس کا مطلب ایسا سردار ہے جو ساری دنیا کیلئے رہنما ہوگا ۔ اہل کتاب نے حضورؐ کی آمد پر آپؐ کو پہچان لیا تھا لیکن اس ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لائے کہ آپؐ بنو اسماعیل میں کیوں پیدا ہوئے ہیں جبکہ پہلے سارے نبی اسحاقؑ کی اولاد میں سے تھے جن کے بیٹے یعقوبؑ تھے جن کا نام اسرائیل بھی ہے ۔ پہلی کتابوں میں آخری کتاب قرآن مجید کا بھی ذکر تھا جس نے حضورؐ پر نازل ہونا تھا۔

ف۶ :- قرآن مجید نے فرمایا ہے کہ جو حضورؐ کو نہیں مانتے وہ لعنتی ہیں۔ اسلئے کافر کو کافر کہنا اور ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ذکر کرنا ضروری ہے

ف۷ :- فرمایا وہ اس ضد کی وجہ سے حضورؐ پر ایمان نہیں لائے کہ وہ اسماعیلؑ کی اولاد میں سے کیوں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو میرا اپنا فضل ہے جس پر چاہوں کردوں اور خاتم الانبیاءؐ بناؤں ۔ تمہارا کیا دخل ہے

ف۸ :- دگنا غضب اسلئے ہوا کہ ایک تو اللہ کی بات نہیں مانی دوسرا ضد کرکے اللہ کا حق مار لیا

وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۚ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

اور لگاتار بھیجے ہم نے ان کے بعد — کئی رسول ف۱ — اور دیئے ہم نے — عیسیٰ بیٹے

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

مریم کو — کھلے کھلے معجزات — اور طاقت دی — اسی کو پاکیزگی کے روح کے ساتھ ف۲ — پس جب کبھی بھی آیا تمہارے پاس

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا

کوئی بھی رسول — وہ حکم لے کر جن کو تمہارے دل نہ چاہتے تھے — تم نے غرور کے ساتھ انکار کر دیا — پس بعض نبیوں کو

كَذَّبْتُمْ ؗ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ

صرف جھٹلا دیا — اور بعض کو قتل بھی کر دیا ف۳ — اور یہ کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف ہے ف۴

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

بلکہ ان پر اللہ نے لعنت کردی ہے — دل کے انکار کی وجہ سے — پس بہت تھوڑا مانتے ہیں

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ

اور جب آپہنچی ان کے پاس کتاب — اللہ کی طرف سے — سچا بتانے والی ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا

اور اس کتاب کے آنے سے پہلے — فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے — کافروں کے مقابلے میں ف۵ — جب

جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ؗ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

آپہنچا ان کے پاس وہ نبی جس کو پہچان لیا انہوں نے — انکار کر دیا اس کا — اللہ کی لعنت ہے ایسے کافروں پر ف۶

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

وہ بہت برا ہے جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ دیا ہے — انکار کر رہے ہیں اسی ہدایت کا جو اتاری ہے اللہ نے

بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ

ضد کرتے ہوئے اس بات پر کہ اتارے اللہ تعالیٰ — اپنا فضل — جس پر بھی چاہے — اپنے بندوں میں سے ف۷

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

پس لوٹے وہ دگنا غضب لے کر ف۸ — اور کافروں کے لئے — عذاب ہے

ف١ :- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا چلو اگر تم حضورؐ پر اور قرآن مجید کو نہیں مانتے جو کہ تمہارے نبیوں اور کتابوں کی تصدیق کرنے والے ہیں تو بتاؤ تم نے اپنے نبیوں کی پیروی کیوں نہیں کی اور ان کو قتل کیوں کیا
تم اپنے نبیوں پر ایمان لانے اور ان کے احکامات ماننے کے دعوے میں بھی جھوٹے ہو اور تم نے ان کی بھی شدید مخالفت کی ۔

ف٢ :- یہاں پھر موسیٰؑ کا ذکر فرمایا کہ تم جس نبی کی امت ہونے کے دعویدار ہو تم نے باوجود اس کے کہ وہ کھلی کھلی باتیں یا معجزات لے کر آئے تھے ان کی بات نہیں مانی ۔ کھلی کھلی باتوں سے مراد احکام ہیں کہ کفر نہ کرو، شرک نہ کرو
چوری اور قتل نہ کرو ف٣ :- اللہ تعالیٰ نے وجہ بیان فرمائی کہ چونکہ وہ شرک کرتے تھے ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت گھر کر گئی تھی اسلئے انہوں نے موسیٰؑ کی باتیں نہیں مانی بلکہ نافرمانیاں کیں

مُّهِيۡنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا

ذلت کا جب ان سے کہا جاتا ہے تم ایمان لے آؤ اس ہدایت پر جو اللہ نے اتاری ہے کہہ دیتے ہیں

نُؤۡمِنُ بِمَآ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَيَكۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ

ہم تو ایمان رکھتے ہیں اس کتاب پر جو ہم پر نازل کی گئی اور انکار کر دیتے ہیں اس کتاب کا جو اسکے پیچھے نازل ہوئی ہے حالانکہ وہ

الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمۡ ؕ قُلۡ فَلِمَ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡۢبِيَآءَ

(پہلی کتاب) حق ہے سچا بتانیوالی ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے آپ ان سے پوچھیئے کیوں قتل کیا تم نے اللہ کے نبیوں کو

اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ

اس سے پہلے اگر تم ایمان والے تھے ف١ اور بے شک آیا تمہارے پاس

مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ

موسیٰ کھلی کھلی باتیں لے کر ف٢ پھر تم نے بنا لیا بچھڑے کو اپنا معبود اس کے طور پر جانے کے بعد اور تم

ظٰلِمُوۡنَ ﴿٩٢﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ

بڑے ظالم تھے ف٣ اور جب لیا ہم نے تم سے پختہ وعدہ اور اٹھا لیا تمہارے سروں پر

الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا سَمِعۡنَا

طور پہاڑ کو (یوں کہتے ہوئے) قبول کرو جو ہم نے تم کو دیا ہے پوری طاقت کے ساتھ اور اللہ کی بات سنو ف٤ کہنے لگے ہم نے بات سن لی

وَعَصَيۡنَا ۚ وَاُشۡرِبُوۡا فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ بِكُفۡرِهِمۡ ؕ

اور نافرمانی کی ہم نے ف٥ اور رچا دی گئی ان کے دل میں بچھڑے کی محبت ان کے کفر کی وجہ سے

قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿٩٣﴾

آپ فرما دیجیئے بہت برا ہے وہ جس کا بھی حکم دے رہا ہے تمہارا ایمان اگر تم ایمان والے ہو ف٦

قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ

آپ ان کو فرما دیجیئے اگر ہے تمہارے لئے آخرت کا گھر اللہ کے ہاں خاص تمہارا ہی

دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٩٤﴾ وَ

اور لوگوں کو چھوڑ کر تو خواہش کرو تم موت کی اگر تم سچے ہو ف٧ اور

ف٤ :- پہلے عہد لیا محبت سے کہا اور پھر پہاڑ سر پر کھڑا کر کے
ڈرایا کہ میری بات مانتے ہو کہ نہیں

ف٥ :- یا تو دل سے یوں کہا یا ہو سکتا ہے زبان سے بھی کہا ہو

ف٦ :- فرمایا یہ تمہارا کیسا ایمان ہے کہ ایمان کا دعویٰ بھی کرتے ہو
اور حکم بھی نہیں مانتے بلکہ بچھڑے کو سجدہ کرتے ہو ۔

ف٧ :- وہ کہتے تھے کہ قیامت بھی ہماری بہتر ہے اسلئے فرمایا کہ
پھر دعا کرو اللہ سے کہ جلدی مرو اور جنت میں پہنچ جاؤ ۔
موت کی تمنا اور محبت ایمان کی نشانی ہے البتہ موت کی کوشش
یعنی خودکشی حرام ہے اسلئے کہ بندہ خدا کا کام خود کرنے لگتا ہے

ف۱ :۔ فرمایا ان کو پتہ ہے کہ ہم نے اچھے کام نہیں کئے موت کے بعد ان کی سزا ملے گی اسلئے وہ موت نہیں مانگیں گے بلکہ آگے فرمایا یہ تو ہزار سال عمر چاہتے ہیں

ف۲ :۔ مجوسی جو آگ کو پوجنے والے ہیں وہ چھینک مارنے والے کو کہتے عش الف سنۃ کہ تو ہزار سال زندہ رہ۔ ف۳ :۔ فرمایا لمبی عمر پانے سے کوئی عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ ہزار سال بعد بھی مر کے پاس آنا ہے

ف۵ :۔ یہودیوں نے ... اپنے انبیاءؑ سے جو سوال کیا اس کے ذکر کے بعد اب آگے اللہ تعالیٰ ان کا حضور انورؐ سے رویہ اور برتاؤ بیان فرما رہے ہیں کہ وہ بظاہر تحقیق کے لبادہ میں آپؐ سے ایسے سوال کرتے جن سے اسلام پر اعتراض کا موقع مل سکے اور مسلمان خود بھی شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جائیں۔ یہاں جبریل امین کے بارے میں ان کے سوال کا ذکر ہے۔ انہوں نے حضورؐ سے پوچھا کہ آپؐ پر وحی کون لاتا ہے تو حضورؐ نے بتایا کہ وہی فرشتہ وحی لاتا ہے جو پہلے انبیاء پر وحی لاتا تھا یعنی جبریلؑ تو یہودی کہنے لگے کہ وہ تو ہمارا پرانا دشمن ہے وہ ہم پر عذاب لاتا اگر آپ پر میکائیلؑ وحی لاتے تو ہم ایمان لے آتے۔ اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ اس کا جواب ارشاد فرما رہے ہیں

ف۶ :۔ جبریل تو اللہ کے حکم سے قرآن لا رہا ہے اس میں رحمت کی بات ہو یا عذاب کی وہ تو اللہ کی بات ہے جبریل کا اس میں کیا دخل ہے وہ تو وحی لانے کا ذریعہ ہے۔ یہاں فرمایا کہ قرآن حضورؐ کے دل پر نازل ہوتا ہے۔ علوم نبوت دنیا کے باقی علوم کی طرح سمعی، لفظی نہیں ہوتے کہ نبی کسی دنیاوی استاد سے پڑھے۔ اسی لئے جس کا دل پلید ہو وہ قرآن نہیں سمجھ سکتا۔ قرآن وہی صحیح سمجھ سکے گا جس کا دل پاک ہو گا۔

ف۷ :۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کا جواب دیا اور اب حکم فرما دیا کہ کسی ایک بھی فرشتے یا نبی کی دشمنی اور انکار حقیقت میں اللہ کی دشمنی اور انکار ہے۔ اسی لئے دین کی کسی ظاہر چھوٹی سی چھوٹی بات کا انکار بھی کفر ہے اس کے انکار سے لوٹ کے پورے دین کی بنیاد ختم ہو جاتی ہے

ف۸ :۔ یہاں حضورؐ کو تسلی دی گئی کہ سمجھنے والے کیلئے یہ ساری باتیں آسان ہیں واضح ہیں لیکن نافرمان تو انکار کا بہانہ تلاش کرتے ہیں۔ ان بدبختوں نے تو اپنے نبیوں کی آپ کے بارے میں شہادتیں اور بشارتیں بھی نہیں مانیں۔

لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

ہرگز خواہش نہ کریں گے موت کی کبھی بھی ان کاموں کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں ف۱ اور اللہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَ

ایسے ظالم لوگوں کو اور تو ضرور پائے گا ان کو زیادہ لالچی سب لوگوں میں سے اپنی زندگی پر اور

مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ

مشرکوں سے بھی ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی عمر دی جائے ف۲ اور

مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

اس بات سے کوئی چھوٹنے والا نہیں ہے اللہ کے عذاب سے لمبی عمر کی وجہ سے ف۳ اللہ دیکھ رہا ہے ان کاموں کو

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ

جو وہ کر رہے ہیں ف۵ آپ فرما دیجئے جو کوئی دشمنی ہے جبریل کا (وہ عقل پر ہے) بے شک اسی نے یہ قرآن اتارا

عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى

آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے ف۶ (یہ قرآن) سچا بتانے والا ہے ان کتابوں کو جو اس سے پہلے ہیں اور (قرآن) ہدایت ہے

وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ

اور خوشخبری ہے یقین والوں کے لئے جو کوئی ہو گا دشمن اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور

رُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

اس کے رسولوں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا (پس وہ یاد رکھے) اللہ تعالیٰ بھی دشمن ہے ان کافروں کا ف۷

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا

اور بیشک ہم نے اتاریں آپ پر روشن روشن آیتیں اور ان آیتوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ

اللہ کے نافرمان ہیں ف۸ کیا جب کبھی انہوں نے عہد کیا اللہ کے ساتھ پھینک دیا اس عہد کو ایک گروہ نے ان میں سے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ

بلکہ بہتے لوگ تو ایمان ہی نہیں لاتے اور جب آ پہنچا ان کے پاس بڑا رسول اللہ کی طرف سے

سر۱ :- حضورؐ تو پہلے انبیاء اور ان کی کتابوں کی صداقت کی تصدیق فرماتے ہیں تو ان کی بات تو اہل کتاب کو ضرور ماننی چاہئے - یہاں حضورؐ کی شان بیان ہورہی ہے کہ آپؐ بڑے رسول ہیں کیونکہ آپ پہلے رسولوں کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرتے ہیں - جو تصدیق کرنیوالا ہو وہ بڑے مرتبے اور شان والا ہوتا ہے

سر۲ :- وہ تو اپنی آسمانی کتابوں کے احکامات کو بھی نہیں مانتے - توریت، زبور، انجیل میں حضورؐ کا ذکر موجود تھا اور قطع و برید کے باوجود اب تک ان میں حضورؐ کی صفات موجود ہیں لیکن ان بدبختوں نے ضد کی وجہ سے وہ باتیں نہیں مانیں

سر۳ :- ان آیات میں فرمایا کہ اپنی کتابوں پر عمل کے بجائے وہ اور کام کرنے لگے جن میں سے ایک سحر بھی ہے - یہودیوں میں سحر اور جادو بہت تھا اور اب بھی ہے - یہودی سلیمانؑ کو جادوگر سمجھتے تھے حالانکہ ہوا، جنات وغیرہ بطور معجزہ آپؑ کے سامنے مسخر تھے

اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

جو سچا بتاتا ہو (ان کتابوں کو) جو ان کے پاس ہیں، پھینک دیا ایک گروہ نے ان لوگوں میں سے جن کو دی گئی تھی

الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾

کتاب اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے گویا کہ وہ (اس بات کو) جانتے ہی نہیں سر۲

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا

اور انہوں نے پیروی کرلی ان باتوں کی جو پڑھا کرتے تھے شیطان سلیمانؑ کی حکومت کے زمانے میں سر۳ اور نہیں

كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

کفر کیا سلیمانؑ نے لیکن شیطانوں نے کفر کیا تھا سکھایا کرتے تھے (یہ شیطان) لوگوں کو

السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ

جادو (اور انہوں نے پیروی کرلی) اس بات کی جو اتاری گئی ان دو فرشتوں پر جو بابل کے شہر میں تھے جن کے نام ہاروت اور ماروت تھے

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا

تعلیم نہیں دیتے تھے وہ دونوں کسی کو بھی یہاں تک کہ اس کو کہہ دیتے تھے کہ بیشک ہم تو آزمائش کیلئے آئے ہیں پس تو

تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ

کفر کی باتیں ہم سے نہ سیکھ پس لوگ پوچھا کرتے تھے ان سے وہ باتیں جن کو استعمال کرتے تھے جدائی ڈالنے کیلئے خاوند اور

زَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۤرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

بیوی کے درمیان اور وہ کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے ان کی وجہ سے سوا حکم اللہ کے

وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا

اور لوگ سیکھتے تھے اُن سے جو ان کو نقصان دیتا تھا اور فائدہ نہیں دیتا تھا سر۴ اور وہ جانتے تھے

لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڟ وَلَبِئْسَ

جو جادو حاصل کرے گا اس کیلئے قیامت میں کوئی حصہ نہ ہوگا سر۵ اور یقیناً وہ بہت برا ہے

مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ

جس کے بدلے میں انہوں نے بیچ دیا ہے اپنی جانوں کو اگر اس بات کو جان لیتے اور اگر یہ لوگ

سر۴ :- بابل پرانا شہر ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے ہاروت اور ماروت انسان کی شکل میں بھیجے تعلیم و تبلیغ کیلئے - وہ لوگوں کو دین کی باتیں سکھاتے جنہیں وہ لوگ بطور جادو استعمال کرنے لگے

سر۵ :- حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان اپنے ان کارندوں کو شاباش دیتا ہے جو میاں بیوی میں جھگڑا پیدا کرادیتے ہیں اسلئے کہ اسطرح دو خاندان تباہ ہوجاتے ہیں اور ایسا فساد پیدا ہوتا ہے جو ختم نہیں ہوتا

سر۶ :- اسلئے کہ اسی طرح ان کا قیامت کا نقصان ہوجاتا تھا جو اصل نقصان ہے

سر۷ :- اسلئے کہ ہر نبیؑ نے جادو سے منع کیا ہوا تھا اور وہ جانتے تھے کہ جادو کرنیوالے کو قیامت میں سزا ملے گی اور اُسے نقصان ہوگا

ف۱:- یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے، اعمال اور حضورؐ کے متعلق ان کی دشمنی اور مخالفت بیان فرما کر اب مسلمانوں کو متوجہ فرمایا کہ ان سے ہوشیار رہو، ان کی باتوں میں نہ آؤ اور جو حکم اللہ کا آئے اس پر فوراً پورا پورا عمل کرو

ف۲:- جو لوگ نسلاً بعد نسلٍ دین کے خلاف تھے ان کو دین کا کوئی پتہ ہی نہ تھا وہ جب ایمان لائے تو دین کی بات جلدی نہیں سمجھ سکتے تھے تو اسلئے جب حضورؐ کوئی بات ارشاد فرماتے اپنی سمجھ نہ آتی تو عرض کرتے راعنا۔ حضورؐ ہماری رعایت فرمائیں اسی لئے حضورؐ بعض باتوں کو تین دفعہ دہراتے۔ یہودی چونکہ منافقت کرتے تھے اندر سے حضورؐ کے مخالف تھے اسلئے وہ اس کلمے کو زبان پھیر کر اس طرح ادا کرتے جس سے حضورؐ کی بے ادبی مقصود ہوتی۔ عربی میں راع بیوقوف کو کہتے ہیں اسی طرح راعی بھیڑ بکریاں چرانے والے کو کہتے ہیں یہودی اس سے یہ معنی مراد لیتے۔ اسلئے مسلمانوں کو حکم فرمایا گیا کہ یہ کلمہ استعمال نہ کرو جس سے کسی طرح حضورؐ کی توہین کا پہلو نکل سکتا ہو۔ مسلمانوں کے لئے یہ بڑا اہم حکم ہے اس پر توجہ نہیں کرنی چاہئے کہ جب ایسا کلمہ بولنا بھی منع ہے تو ایسے کام مسلمانوں کے لئے کب جائز ہونگے جن کو دیکھ کر کافر مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کر سکیں اور اسلام کی توہین کریں۔ آگے فرمایا کہ کوئی اور کلمہ کہو جیسے انظرنا

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا

اللہ پر یقین رکھتے اور جادو سے بچتے رہتے تو ثواب جو اللہ کی طرف سے ملنے والا ہے وہ بہت بہتر ہے اگر اس بات کو

١٢ ع ٧ ١٢ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ

جان لیتے ۱ اے ایمان والو! زبان سے راعنا کا کلمہ نہ بولو ۲ اور

قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾

یوں کہو انظرنا (آپ ہمیں دیکھیں یعنی ہماری حالت پر توجہ فرمائیں) اور باتیں سنو (غور سے) اور کافروں کے لئے عذاب ہے دردناک ۳

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ

نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں کتاب والوں میں سے اور نہ ہی مشرک لوگ

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ

کہ اتاری جائے تم پر کوئی بہتری کی چیز تمہارے رب کی طرف سے اور اللہ خاص کر لیتا ہے

بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾

اپنی رحمت کے ساتھ جسے بھی چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے ۴

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ

جو ہم مٹاتے ہیں کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں لے آتے ہیں ہم بہتر اس سے یا اس جیسی کیا

تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ

تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۵ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی کے لئے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں تمہارے لئے اللہ کے سوا

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا

کوئی دوست اور کوئی مدد کرنے والا ۶ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ پوچھو اپنے نبی سے جیسے

سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

پوچھا گیا موسیٰ سے اس سے پہلے ۷ اور اگر کوئی بدلے میں لینا چاہے گا کفر کو ایمان کے مقابلے میں

ف۳:- آیت شروع ہوئی ہے ایمان والوں سے اور ختم ہوئی ہے کافروں پر۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر منہ سے بلا ارادہ بھی ایسی بات نکل جائے جس سے حضورؐ کی توہین ہو تو بندہ کافر ہو جاتا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو متنبہ فرماتے ہیں اہل کتاب اور مشرکوں کے دلی جذبات سے

ف۴:- یہ تو اللہ کی اپنی مرضی ہے کہ مسلمانوں کو بہترین امت بنایا ہے اور آخری نبی کو سب نبیوں سے ممتاز اور اعلیٰ بنایا ہے

ف۵:- کافر لوگ یہ اعتراض بھی کرتے تھے قرآن مجید پر کہ تمہارا خدا بھی عجیب ہے کبھی ایک بات کہہ دیتا ہے کبھی دوسری۔ جیسے شراب کی حرمت تین مرحلوں میں ہوئی پہلے اسے گناہ فرمایا پھر دوران نماز منع کیا اور آخر میں گندگی قرار دے کر فاجتنبوہ فرما دیا کہ اس سے بچو۔ اس کا جواب ارشاد فرمایا گیا

ف۶:- فرمایا اللہ تعالیٰ نظام کائنات کے مالک ہیں جو چاہیں کریں جس طرح کائنات کا نظام ہے اسی طرح دین کا بھی ایک نظام ہے

ف۷:- اس آیت میں بڑا اہم حکم ہے مسلمانوں کو یہودیوں کی طرح حجت بازی کرنے اور دینی احکام کے بارے میں زیادہ سوال کرنے اور بحث سے منع فرمایا جس طرح گائے کے ذبح کرنے کے بارے میں کج بحثی کر کے انہوں نے اپنے لئے مشکل پیدا کر لی تھی۔

ف۱:- اگر کوئی کہے کہ نمازیں پانچ کیوں فرض ہیں تو وہ کافر ہو جائے گا کہ خدا کے حکم پر اعتراض کیا ہے ف۲:- مسلمانوں کو سمجھایا کہ اہل کتاب تمہیں مرتد بنانا چاہتے ہیں۔ تمہارے دلوں میں اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات ڈالتے ہیں
ف۳:- وہ جانتے ہیں کہ اسلام اچھا مذہب ہے لیکن حسد کی وجہ سے وہ تمہیں اپنے مذہب سے پھیرنا چاہتے ہیں ف۴:- حضورؐ کو فرمایا ان سے (منافقوں) درگزر کرو لیکن اپنے لوگوں کو سمجھاؤ کچھ دنوں بعد تمہاری تعداد زیادہ ہو جائیگی
اور قوت حاصل ہو جائیگی تو اللہ حکم دیدیں گے کہ ان کی گردنیں اڑا دو۔ اس حکم کا انتظار کریں۔ ف۵:- بدنی عبادت بھی کرو اور مالی بھی ف۶:- نیکیاں زیادہ سے زیادہ کرو۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم
ایمان لے آئے اب ہم جنتی ہیں جیسا کہ پہلی امتوں بالخصوص یہودیوں اور عیسائیوں کا خیال ہے یہ دستور کے خلاف ہے ف۷:- فرمایا ان سے دلیل طلب کریں کہ ان کا دعویٰ ٹھیک ہے۔ آگے بتایا کہ جنت کا مستحق کون ہے
ف۸:- ہاں اگر عقیدہ بھی ٹھیک ہے اس کے مطابق عمل بھی ٹھیک ہے
تو پھر کامیاب ہے

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
وہ بھٹک جائے گا سیدھی راہ سے ف۱ پسند کرتے ہیں بہت سے کتاب والے

لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ
کہ تم کو لوٹا دیں۔ تمہارے دین کے بعد کافر بنا کر ف۲ حسد کرتے ہیں

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا
اپنے دلوں سے اس کے بعد کہ ان کے سامنے پورا کھل گیا حق ف۳ پس درگزر کرو

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اور کنارہ کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے ف۴ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۗ وَمَا تُقَدِّمُوْا (الثلث)
قادر ہے نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو ف۵ اور جو آگے بھیجو گے

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اپنے فائدے کے لئے کوئی بھی اچھی چیز اُسے پالوگے اللہ کے ہاں بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کو

بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا
دیکھ رہا ہے ف۶ اور یہ کہتے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو یہودی ہوگا

اَوْ نَصٰرٰى ۗ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
یا عیسائی ہوگا یہ انکی جھوٹی خواہشیں ہیں آپ فرمادیجئے کوئی دلیل لے آؤ (اس پر) اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ
سچے ہو ف۷ ہاں بات یہ ہے جو تابع کردیتا اپنی ذات کو اللہ کیلئے اس حال میں کہ مخلص بھی ہو اس کیلئے

اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع ۱۳/۹
اسکا اجر ہے اپنے رب کے ہاں ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ف۸

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى
اور یہودی کہتے ہیں عیسائی کسی چیز پر نہیں ہیں اور عیسائی کہتے ہیں

سا ۱:- گذشتہ آیات میں گذر چکا ہے کہ یہود و نصاریٰ اگرچہ اپنے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے تھے مگر پھر بھی ان کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ جنت میں داخل ہونگے حالانکہ یہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے مخالف تھے
باوجود اس کے کہ دونوں اہل کتاب تھے سا ۲:- تیسرا گروہ جو اہل کتاب تو نہ تھے مگر وہ بھی اپنے آپ کو حق پر کہتے تھے۔ عرب کے امی لوگ کہتے یہود و نصاریٰ غلط ہیں حق پر ہم ہیں اسلئے کہ ہم بیت اللہ کے متولی ہیں حضرت ابراہیمؑ
کی اولاد ہیں سا ۳:- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خالی دعوے سے کچھ نہیں بنتا۔ قیامت کے دن اللہ کے فیصلے سے پتہ چل جائیگا کہ کون حق پر ہے اور اللہ کا محبوب ہے۔ اگلی آیت میں فرمایا کہ یہ عرب کے مشرک کس منہ سے حق پر
ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ اتنے ظالم ہیں کہ خانہ کعبہ کے تقدس کو پامال کیا ہوا ہے سا ۴:- یہ نہ خود خانہ کعبہ میں خالص اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور نہ مسلمانوں کو کرنے دیتے ہیں بلکہ حضورؐ کو مکہ مکرمہ سے
نکلنے پر مجبور کر دیا ہے سا ۵:- اللہ کے گھر کا تو ادب لازم ہے اس میں طبلے بجانا، تالیاں پیٹنا اور کفر کے کام تو زیادہ گناہ ہیں سا ۶:- فرمایا ایسے لوگوں کے دونوں جہان خراب ہیں۔

لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ

یہودی کسی چیز پر نہیں ہیں حالانکہ یہ سارے کتاب پڑھتے ہیں سا ۱ اسی طرح کہتے ہیں

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

وہ لوگ جو بے علم ہیں انہی کی طرح کہنا سا ۲ اللہ فیصلہ کر دے گا ان میں

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

قیامت کے دن جس بات میں وہ جھگڑ رہے ہیں سا ۳ اور کون ہے بڑا ظالم اس سے جو

مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ

روکے اللہ کی مسجدوں کو اس کام سے کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور کوشش کرے ان کے اجاڑنے میں سا ۴

اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي

ان کیلئے لازم تھا کہ اللہ کے گھروں میں داخل ہوتے خوف کرتے ہوئے سا ۵ ایسے لوگوں کیلئے

الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ

دنیا میں ذلت ہے اور قیامت میں بہت بڑا عذاب ہے سا ۶ اور اللہ ہی کا مشرق بھی ہے

وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ

اور مغرب بھی ہے پس جدھر تم پھیر دو گے اپنے چہروں کو ادھر اللہ کی ذات کو پاؤ گے بے شک اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا

عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سب کچھ جاننے والا ہے سا ۷ اور یہ کہتے ہیں بنا لی اللہ نے اپنے لئے اولاد سا ۸ اللہ اولاد سے پاک ہے سا ۹ بلکہ اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے

وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

اور جو زمین میں ہے یہ سارے کے سارے اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں بغیر نمونے کے بنانے والا ہے آسمانوں کو اور زمین کو سا ۱۰

وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

جب چاہتا ہے کسی بھی کام کو بس اتنا ہی کہتا ہے ہو پس وہ کام ہو جاتا ہے سا ۱۱ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو

لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ

نہیں جانتے کیوں نہیں بات کرتا ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ یا کیوں نہیں آتی ہمارے پاس کوئی نشانی (ہماری منہ مانگی) سا ۱۲ یوں

آگے مسلمانوں کو فرمایا کہ اگر تم بیت اللہ میں رکاوٹ کی وجہ سے نہیں جا سکتے تو اللہ کی عبادت ہر جگہ ہو سکتی ہے

سا ۷:- اللہ ہر جگہ حاضر ناظر ہے اور اللہ کا علم بڑا وسیع ہے۔ اللہ کی عبادت سے روکنے کا ایک طریقہ تو مسجد میں داخل نہ ہونے دینا ہے اور دوسرا شرک ہے۔ شرک میں غیر اللہ کی عبادت ہوتی ہے اسی طرح بھی اللہ کی عبادت نہیں ہو سکتی۔ آگے شرک کی ایک قسم بیان فرمائی

سا ۸:- یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب سب کا یہ عقیدہ تھا۔ یہودی عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہتے اسلئے کہ وہ سو سال مردہ رہنے کے بعد زندہ کئے گئے تھے عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے اسلئے کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے اور عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے

سا ۹:- فرمایا یہ کیا نئی بات نکال لی ہے اللہ اولاد سے پاک ہے

سا ۱۰:- بدیع کا معنے وہ ذات ہے جو کسی کام کو دیکھ کر نہ کرے۔ بغیر کسی نمونے کے ایسے کام کرے جو کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ فرمایا یہ آسمان اور زمین میں نے بنائے ہیں تو بن باپ پیدا کرنا یا سو سال بعد زندہ کرنا میرے لئے کیا مشکل ہے۔ مجھے اولاد کی کیا ضرورت ہے

سا ۱۱:- اللہ کو کسی کام کیلئے منصوبے بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی بس ارادہ کیا تو وہ کام ہو گیا۔

سا ۱۲:- جو لوگ مشرک تھے یا کافر تھے وہ یہ بھی کہتے کہ اللہ تعالیٰ خود ہم سے بات کر کے ہمیں کیوں نہیں کہہ دیتا کہ یہ میرے نبی ہیں یا ہماری خواہش کے مطابق نشانیاں کیوں نہیں آتیں

ف۱:- ان لوگوں نے بھی اپنے نبیوں سے یہی باتیں کی تھیں ف۲:- وہ بھی دل کے منکر تھے اور یہ بھی دل کے منکر ہیں ورنہ ف۳:- جو لوگ سلیم الفطرت ہیں یقین والے ہیں ان کیلئے ساری آیتیں سمجھنے کیلئے کافی ہیں
ف۴:- یہاں حضورؐ کو تسلی دی کہ آپ کا کام بات کا پہنچانا ہے اگر وہ بدبخت ایمان نہیں لاتے تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ اس لئے کہ آپؐ انسانیت کے سب سے بڑے خیرخواہ تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی بھی دوزخ میں
نہ جائے - آگے فرمایا آپ جتنی چاہے محنت کریں ان یہود و نصاریٰ نے ایمان نہیں لانا ف۵:- آج بھی مسلمان جتنا چاہیں یہود و نصاریٰ کی تہذیب اپنا لیں، ان کے حمایتی بن جائیں وہ مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں ہونگے
اسلئے کہ مسلمان حضورؐ کا کلمہ نہیں چھوڑ سکتے ف۶:- فرما دیجئے کہ جو میں دین لے کر آیا ہوں اسی پر عمل میں نجات ہے

قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ

کہا ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے گذر چکے تھے ان کی طرح کہنا ۱ آپس میں مل گئے ہیں دل ان سب کے ۲

قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

بیشک ہم نے بیان کردیں اپنی آیتیں یقین والے لوگوں کے لئے ۳ بیشک بھیجا ہم نے آپ کو سچا دین دے کر

بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

خوشخبری سنانیوالا اور ڈرانے والا اور آپ سے نہ پوچھا جائے گا دوزخیوں کے بارے میں ۴

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ

ہرگز خوش نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ عیسائی جب تک کہ آپ پیروی نہ کریں ان کے دین کی ۵

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

آپ فرما دیجئے اللہ کی ہدایت ہی قابل اطاعت ہے ۶ اور اگر پیروی کی آپ نے ان کی خواہشات کی اس کے بعد کہ

الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ وقف منزل

آپ کے پاس پہنچ چکا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوگا آپ کیلئے اللہ کے ہاں کوئی دوست اور نہ کوئی مدد کرنے والا ۷

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی اور وہ پڑھتے ہیں اس کتاب کو جیسا پڑھنا چاہیے وہ تو ایمان لے آتے ہیں اس نبی پر

١٤ ع ٩ ١٤ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

اور جو کوئی انکار کرے گا اس نبی کا ایسی وہی لوگ ہیں جو گھاٹے والے ہیں ۸ اے یعقوبؑ کی اولاد ! یاد کرو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا ۹ اور میں نے فضیلت دی تم کو تمام جہان والوں پر ۱۰ اور بچو تم

يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ

اس بڑے اور خطرناک دن سے کہ کام نہ آسکے گا کوئی بھی کسی کے کچھ بھی اور نہ قبول کیا جائے گا اس نفس سے کوئی بدلہ اور

لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

فائدہ نہ دے گی کسی نفس کو شفاعت کسی کی اور نہ ہی ان کی کسی اور طریقے سے مدد کی جائیگی ۱۱ اور جب امتحان لیا ابراہیمؑ کا

ف۷:- خطاب حضورؐ سے ہے لیکن مراد امت ہے - فرمایا
کہ اے مسلمانو! اگر تم نے حضورؐ پر ایمان لانے کے بعد یہود و
نصاریٰ کی بات مان لی، ان کے طریقوں پر چلے تو میں تم سے
ناراض ہو جاؤں گا
ف۸:- فرمایا اہل کتاب اگر غور سے قرآن مجید کو پڑھیں تو وہ بھی
ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں گے اسی لئے جنہوں نے صدق دل
سے قرآن کو سنا وہ ایمان لے آئے
ف۹:- بنی اسرائیل ہی اہل کتاب تھے اب دوبارہ ان کو خطاب فرما کر
احسان یاد کرایا کہ فرعون کو میں نے بغیر لڑائی کے غرق کر دیا
ف۱۰:- تم سے پہلے ایسا کوئی بھی نہیں گزرا تھا جن پر میں نے اتنی
مہربانیاں کی ہوں - اسلئے یہ احسان یاد کرو اور خود کو سنبھالو
ف۱۱:- خود کو ذرا دیتے رہو اس دن سے بچاؤ جس دن کوئی بدلہ کسی
کی سفارش یا مدد کام نہیں آئے گی -

۱ :- حضورؐ کی بعثت کے وقت عرب میں مشرکین، یہود اور نصاریٰ آباد تھے اور سبھوں کا دعویٰ تھا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ تو میرے بڑے فرمانبردار تھے اپنا مال، اولاد، وطن، جان سب کچھ مجھ پر قربان کرنے والے تھے۔ حضورؐ تو ان کی دعا سے عرب میں پیدا ہوئے ان کے بیٹے اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہیں تم ان پر ایمان کیوں نہیں لاتے ہو۔ اس آیت میں فرمایا کہ ابراہیمؑ کے میں نے بہت امتحان لئے باپ کو چھوڑنا پڑا، وطن سے علیحدہ ہوئے آگ میں ڈالے گئے، بیوی بچے کو غیر آباد جگہ خانہ کعبہ کے قریب اکیلا چھوڑا، معصوم بچے کے گلے پر اللہ کے حکم سے چھری چلادی۔ ان سب امتحانوں میں وہ کامیاب ہوئے

۲ :- اللہ تعالیٰ نے جب یہ انعام دیا تو ابراہیمؑ کی خواہش ہوئی کہ یہ اعزاز میری اولاد میں بھی رہے۔ ۳ :- اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ سے میری محبت اور چیز ہے اور قانون اور نظام اور ہے اگر تیری اولاد میری حدیں توڑے گی تو ان کو سزا ملے گی۔

۴ :- ایک مطلب تو یہ ہے کہ بیت اللہ کو اپنا قبلہ بناؤ جہاں ابراہیمؑ کھڑے ہیں اسلئے کہ وہ مجھے پسند ہیں اور دوسرا مشہور قول یہ ہے کہ بیت اللہ میں مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نفل پڑھو جہاں وہ پتھر پڑا ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیمؑ نے اور اسماعیلؑ نے بیت اللہ کی تعمیر کی۔ اس پر ابراہیمؑ کے پاؤں کے نشان ہیں۔ جتنی جتنی کعبہ کی دیوار اونچی ہوتی یہ پتھر اونچا ہوتا جاتا۔ اس سے نبی کے وزن کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ پتھر میں پاؤں کے نشان پڑ گئے۔ یہ نبی کا مقام ہے۔
ایک قول یہ بھی ہے کہ اس جگہ سے مراد سارا مطاف ہے۔

۵ :- فرمایا کعبہ تو بن گیا اب اس کو پاک صاف رکھنا چاہئے۔ ثابت ہوا کہ مسجد کی ظاہری باطنی صفائی اور خدمت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی سنت ہے

۶ :- اس وقت وہاں آبادی تو تھی نہیں تو ابراہیمؑ نے دعا فرمائی کہ اس جگہ کو امن والا شہر بنا دیں اور ایسا امن ہو کہ جو یہاں آئے اس کو بھی امن ہو جائے قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا جو خانہ کعبہ میں داخل ہو گیا وہ دوزخ کے عذاب سے بچ گیا

۷ :- یا اللہ یہ شہر تو بن جائیگا رہنے والے کھائیں گے کیا۔ یہاں تو پتھر ہیں مگر جیسے پہلے آپ نے کہا تھا کہ ابراہیمؑ تمہاری اولاد میں سے جو میری حدیں توڑے گا وہ عہدہ نہیں ملے گا اسلئے میں کہتا ہوں کہ جو آپ پر اور قیامت پر ایمان لائے ان سب کو رزق دیں۔ مطلب یہ تھا کہ دوسروں کو نہ دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں ابراہیمؑ امت کا مسئلہ اور ہے

۸ :- روزی میں نے سب کو دینی ہے لیکن جو نافرمان ہیں وہ انجام کار دوزخ میں جائیں گے۔ آگے دوسری دعا ہے

بیت کا مسئلہ تو ہو گیا اب آگے روح کا انتظام بھی فرما ان میں رسول پیدا فرما

۹ :- دعا کے لئے کچھ آداب ہیں۔ بعض مواقع اور مقامات ہوتے ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے مثلاً بارش کے وقت، جہاد کے وقت، بیمار کے پاس، مسجد کی خدمت کرتے، ماں باپ کے چہرہ کو دیکھتے وقت وغیرہ تو ابراہیمؑ نے بھی خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے یہ دعا کی

۱۰ :- حالانکہ اللہ کے حکم سے تعمیر کر رہے تھے پھر بھی قبول کرنے کی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ تھے۔ اللہ کے مقام کو سمجھتے تھے۔ دعا کی اللہ! تو جانتا ہے میں دل سے یہ تعمیر کر رہا ہوں اور دعا بھی دل سے کر رہا ہوں۔ آگے دوسری دعا ہے

۱۱ :- ہمیں اولاد سے ایسی امت پیدا فرما جو تیری تابعدار ہو اس سے حضورؐ کی امت مراد ہے

۱۲ :- بیت اللہ تو بن گیا اے اللہ! اب ہمیں حج کے طریقے بتا

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ

ان کے پالنے والے نے چند باتوں میں وہ انہوں نے پوری کر دکھائیں[1] کہا اللہ نے میں تجھے بنانیوالا ہوں سب لوگوں کیلئے پیشوا کہا ابراہیمؑ نے

وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۲۴ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ

اور میری اولاد سے بھی[2] فرمایا رب العالمین نے نہ پہنچے گا یہ میرا عہد حدیں توڑنے والوں کو[3] اور جب بنایا ہم نے بیت اللہ کو

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَاۤ

عبادت کی جگہ لوگوں کیلئے اور جگہ امن کی (اور ہم نے حکم دیا) بناؤ ابراہیمؑ کے ٹھہرنے کی جگہ کو اپنی نماز کی جگہ[4] اور عہد لیا ہم نے

اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ

ابراہیمؑ سے اور اسماعیلؑ سے (یوں کہتے ہوئے) پاک رکھو اس میرے گھر کو طواف کرنیوالوں کیلئے اور اعتکاف کرنیوالوں کیلئے اور نماز

السُّجُوْدِ ۝۱۲۵ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ

پڑھنے والوں کیلئے[5] اور جب کہا ابراہیمؑ نے اے میرے رب! بنا دے اس شہر کو امن والا[6] اور روزی دے یہاں کے رہنے والوں کو

مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ

میووں سے جو ایمان لائے ان میں سے اللہ پر اور آخری دن پر[7] فرمایا رب العالمین نے اور جو کفر کرے گا

فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝۱۲۶

اُسے میں دوں گا تھوڑا سا پھر کھینچوں گا اُسے آگ کے عذاب کی طرف اور وہ برا ٹھکانہ ہے[8]

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

اور جب اٹھا رہے تھے ابراہیمؑ بنیادیں بیت اللہ کی اور اسماعیلؑ بھی[9] اے ہمارے پالنے والے قبول فرما

مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۱۲۷ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ

ہم سے بے شک تو سننے والا ہے جاننے والا ہے[10] اے ہمارے پالنے والے! رکھ ہم دونوں کو اپنا تابعدار ہمیشہ کیلئے

وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ

اور میری اولاد سے ایسی امت پیدا کر جو تیری تابعدار ہو[11] اور دکھا ہم کو طریقے حج کے[12] اور توبہ قبول فرما ہماری

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۱۲۸ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا

بے شک تو توبہ قبول کرنیوالا ہے بڑا ہی مہربان ہے اے ہمارے پالنے والے! پیدا فرما دے ان میں بڑا رسول

سۓ ۱ :۔ اب تیسری بڑی دعا ہے کہ ان میں بڑا رسول بیدا فرما یعنی خاتم النبیین، امام الانبیاء حضور انورؐ۔ حضرت اللہ نے بیت اللہ میں آپؐ کیلئے دعا کی

سۓ ۲ :۔ اس بڑے رسول کے یہ کام ہوں تلاوت آیات، تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیۂ باطن۔ آج بھی حضورؐ کی امت کے حفاظ اور قاری تلاوت آیات کرتے ہیں علماء کرام تعلیم کتاب و حکمت اور اولیاء کرام تزکیۂ باطن۔

سۓ ۳ :۔ اگلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے چار باتیں ارشاد فرمائیں ایک تو یہ کہ ابراھیمؑ کی پیروی اسی میں ہے کہ حضورؐ کی پیروی کی جائے دوسرا یہ کہ اسلام ہی اب آخری اور مکمل دین ہے یہی معتبر ہے اور اس پر چلو تیسرا یہ کہ دین چند رسموں کا نام نہیں ہے بلکہ دین عبادت کا نام ہے اور چوتھا یہ کہ انبیاء علیہم السلام کے دعوام یاد تے میں بحث نہ کرو۔ تم اپنی فکر کرو اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کے لئے تیار کرو

مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ

جو ان ہی میں سے ہو سۓ۱ جو پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے ان کو تیری کتاب اور دین کی باتیں اور

يُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ

١٥ ع ٨ ١٥

پاکیزہ بنائے ان کو سۓ۲ بے شک تو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے سۓ۳ اور کون ہے جو منہ موڑتا

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

ابراہیمؑ کے دین سے مگر وہی جو نہ جانتا ہو ابراہیمؑ کی ذات کو اور بیشک چن لیا ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ

اور قیامت میں بھی وہ نیک بختوں میں سے ہوں گے سۓ۴ جب کہا ابراہیمؑ سے اُنکے رب نے فرمانبردار ہو جا

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ

کہا ابراہیمؑ نے میں فرمانبردار ہو گیا اسی اللہ کا جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا سۓ۵ اور وصیت کی اسی دین کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور

يَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

یعقوبؑ نے بھی (یوں کہتے ہوئے) کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لئے پسند کر لیا اسی دین کو پس تمہاری موت نہ آئے مگر

وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ

اس حال میں کہ تم اللہ کے فرمانبردار ہو سۓ۶ کیا تم حاضر تھے جب آ پہنچی یعقوبؑ کو

الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ

موت جب کہا اپنے بیٹوں سے (مجھے بتاؤ) کس کی عبادت کرو گے میرے جانے کے بعد سۓ۷ کہنے لگے ہم عبادت کرینگے

اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ

تیرے معبود کی اور تیرے باپ دادا کے معبود کی ابراہیمؑ کے اور اسماعیلؑ کے اور اسحٰقؑ کے معبود کی سۓ۸ اُن سب کا معبود ایک ہی ہے

وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

ہم اسی اللہ کے تابعدار رہیں گے یہ نبیوں کی ایک جماعت تھی جو جا چکی ہے ان کو ملے گا جو انہوں نے کمایا

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔــلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾

اور تم کو ملے گا جو تم کماؤ گے اور تم سے نہ پوچھا جائے گا ان کاموں کے بارے میں جو وہ کرتے تھے سۓ۹

سۓ ۴ :۔ فرمایا ابراہیمؑ کے دونوں جہان اچھے ہو گئے اور یہ مقام ملا کس وجہ سے؟

سۓ ۵ :۔ عرض کی اے اللہ! میں فرمانبردار کیوں نہ ہوں۔ میں نے جو تکلیفیں اٹھائیں وہ اسی لئے ہیں۔

سۓ ۶ :۔ انہوں نے اپنی اولاد کو بھی موت تک اسی دین پر رہنے اور اللہ کا فرمانبردار رہنے کی وصیت کی۔ آگے یعقوبؑ یعنی اسرائیل کی بات بھی آ گئی۔

سۓ ۷ :۔ یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد کس کی بات مانو گے

سۓ ۸ :۔ اور یہ سارے معبود الگ الگ نہیں ہیں ایک اللہ ہے۔

سۓ ۹ :۔ فرمایا تم نبیوں کے بارے میں بحثوں میں نہ پڑو اپنی فکر کرو

سہ۱ :۔ فرمایا تم تو شرک کرتے ہو۔ ابراہیمؑ تو مشرک نہ تھے۔ آگے مسلمانوں کو سمجھایا کہ تمہارے دین میں سب نبیوں پر ایمان ضروری ہے

سہ۲ :۔ سارے نبی اپنے اپنے وقت پر تشریف لائے ان سب پر ہمارا ایمان ہے اور ان کو جو تعلیمات دی گئیں ان کو بھی مانتے ہیں۔ یہاں اُوْتِیَ فرمایا گیا جو ماضی کا صیغہ ہے کہ آج سے پہلے نبیوں کو جو دیا گیا اگر کسی نبی نے بعد میں پیدا ہونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی ذکر فرماتے۔ یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ اب صحیح دین وہ ہے جو حضورؐ نے پیش فرمایا اور صحابہ نے اس پر عمل کیا

سہ۳ :۔ صحابہؓ کے ایمان کو معیار حق فرمایا۔ آمنتم سے مراد سب صحابہؓ ہیں یہ جمع کا صیغہ ہے

سہ۴ :۔ پچھلی آیات میں حضورؐ کو فرمایا گیا کہ یہودی بھی تمہارے مخالف، عیسائی بھی مخالف، عرب کے مشرک بھی مخالف تو یہ خیال آ سکتا ہے کہ جب سارے مخالف ہیں تو ہماری مدد کون کرسکتا ہے اسلئے فرمایا جناب کو میں کافی ہوں جس کے ساتھ میری طاقت ہوگی اس کو کیا پرواہ ہے۔

یہ وہی آیت ہے جس پر حضرت عثمانؓ کا خون شہادت کے وقت گرا تھا اور وہ مصحف اب بھی ثمرقند میں محفوظ ہے۔

سہ۵ :۔ مسلمانوں سے فرمایا تمہارے رنگ برنگے کپڑے پہننے سے کچھ بھی نہیں بنتا۔ اللہ کا رنگ چڑھاؤ اور اللہ کا رنگ کیا ہے؟ اللہ کی عبادت کرو۔ خالی لباس بدلنے سے کام نہیں بنتا۔

سہ۶ :۔ رب کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ رب تو ہمارا مشترک ہے۔

سہ۷ :۔ تم شرک کیوں کرتے ہو ہم تو اللہ ہی کی خالص عبادت کرنیوالے ہیں۔ یہ اعلان کرا دیا گیا۔ آگے پھر فرمایا

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهٖمَ

اور یہ کہتے ہیں یہودی بن جاؤ یا عیسائی بن جاؤ ہدایت پاؤ گے آپ فرما دیجئے بلکہ (تم پیروی کرو) ابراہیمؑ کی جو

حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ

سب سے کٹے ہوئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے سہ۱ کہہ دو ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی

إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَ

ہم پر اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی ابراہیمؑ کی طرف، اسماعیلؑ کی طرف، اسحٰقؑ کی طرف، یعقوبؑ کی طرف اور

الْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ

یعقوبؑ کی اولاد کی طرف اور جو دیا گیا موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور جو دئیے گئے سارے نبی اپنے رب کی طرف سے

رَبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ فَإِنْ

ہم جدائی نہیں کرتے کسی ایک میں بھی ان میں سے اور ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں سہ۲ اگر دنیا والے

آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا

ایمان لے آئیں ایسا ایمان جیسا تم لائے ہو سہ۳ تو وہ ہدایت پر ہیں اور اگر وہ منہ موڑ لیں پس بے شک

هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾

وہ ضد میں پڑ گئے پس کافی ہو جائیگا آپ کیلئے ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے سہ۴

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ

(ڈھونڈو) رنگ اللہ کا اور کون بہتر ہے اللہ سے رنگ میں سہ۵ اور ہم اللہ ہی کی

عٰبِدُونَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَا

عبادت کرنیوالے ہیں آپ ان سے فرما دیجئے کیا تم ہمارے ساتھ جھگڑتے ہو اللہ کے بارے میں حالانکہ وہ اللہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی سہ۶ ہمیں

أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُولُونَ

ملیں گے ہمارے عمل اور تم کو ملیں گے تمہارے عمل ہم تو اللہ تعالیٰ ہی کی خالص بندگی کرنیوالے ہیں سہ۷ کیا تم یہ کہتے ہو

إِنَّ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا

کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد

سا :- وہ کہتے تھے ابراھیمؑ یہودی تھے۔ عیسائی کہتے وہ عیسائی تھے حالانکہ یہودی تو موسیٰؑ کے پیروکاروں اور عیسائی عیسیٰؑ کے پیروکاروں کو کہا جاتا ہے اور یہ دونوں نبی تو بعد میں ابراھیمؑ کی اولاد میں سے
ہوئے تو ابراھیمؑ پہلے کس طرح یہودی یا عیسائی ہوگئے۔ یہ تو بیوقوفی کی بات ہے
سا۲ :- فرمایا تم اپنی بات کرو کہ تمہارے پاس گواہی موجود ہے کہ حضور انورؐ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ ظالمو! تم تو اس گواہی کو چھپا رہے ہو۔ تم تو سب سے بڑے ظالم ہو

هُودًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ

یہودی تھے یا عیسائی تھے سا۱ آپ فرما دیجیے کیا تم خوب جانتے ہو یا اللہ جانتا ہے اور اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں ہے

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

جو چھپائے اس گواہی کو جو ان کے پاس ہے اللہ کی طرف سے سا۲ اور اللہ بے خبر نہیں ان کاموں سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ

جو تم کر رہے ہو یہ ایک امت تھی جو گذر چکی ہے ان کو ملے گا جو اُس نے کمایا اور تم کو ملے گا

مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

جو تم کماؤ گے اور تم سے نہ پوچھا جائے گا ان کاموں کے بارے میں جو وہ کرتے تھے

مرا ۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات ڈالنے کیلئے اسلام کے احکام پر اعتراض کرتے اسی ضمن میں تحویل قبلہ کا معاملہ بھی ہے۔ حضورؐ مدینہ منورہ میں پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے
اسلئے کہ وہ قبلہ اول ہے اور غالباً یہ تحریک بھی تھی کہ چونکہ یہود و نصاریٰ کا بھی قبلہ ہے اسطرح شاید وہ اسلام قبول کر لیں مگر آپؐ دل سے یہ چاہتے تھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ حکم دیں تو میں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھوں۔ چنانچہ
مدینہ منورہ پہنچنے کے سولہ یا سترہ ماہ بعد آپؐ کو دوران نماز ہی بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا یہ ظہر یا عصر کی نماز تھی اور آپؐ دو رکعت پڑھ چکے تھے باقی دو رکعت بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں۔ اس مقام پر اب بھی مدینہ منورہ
میں مسجد قبلتین موجود ہے۔ اس سے یہودیوں اور عیسائیوں کو اعتراض کا موقع مل گیا کہ عجیب حساب ہے کبھی ایک طرف منہ کرتے ہیں کبھی دوسری طرف۔ اس کا اللہ تعالیٰ یہاں جواب ارشاد فرما رہے ہیں
مر۲ ۔ فرمایا ہم بیت اللہ کو تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ ہم تو اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کرتے ہیں وہ تو ہر سمت میں موجود ہیں مر۳ ۔ سیدھی راہ سے مراد حضورؐ کی پیروی ہے کہ ہم مسلمان حضورؐ کے حکم کو مانتے ہیں پہلے بھی ان کا حکم تھا اب بھی ان کا حکم ہے

الجزء ۲

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
جلدی کہہ دیں گے ۔ بیوقوف لوگ ۔ کس چیز نے پھیر دیا ان مسلمانوں کو اس قبلے سے
الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ
جس پر آج تک تھے مرا آپ فرما دیجئے اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی مر۲ چلاتا ہے جسے بھی چاہتا ہے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
سیدھی راہ پر مر۳ اور اسی طرح بنایا ہم نے تم کو بہتر امت تاکہ تم ہو جاؤ گواہی دینے والے
عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ
لوگوں پر اور ہو جائے رسول تم پر گواہ مر۴ اور نہیں بنایا ہم نے اسی قبلے کو جس پر
كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ
آپ آج تک تھے مگر اسلئے کہ ہم جان لیں کون پیروی کرتا ہے رسول کی ۔ اس آدمی سے جو لوٹ جاتا ہے ایڑیوں کے بل مر۵
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
اگرچہ یہ بات بڑی مشکل ہے مگر یہ بات مشکل نہیں ان لوگوں پر جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ
ضائع کر دے تمہاری نمازوں کو مر۶ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا نرمی کرنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے اور بیشک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا
وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۖ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
آپکے چہرے کا آسمان کی طرف مر۷ ہم ضرور پھیر دیں گے آپکو اسی قبلے کی طرف جو آپکو پسند ہے مر۸ پس آپ پھیر دیں اپنے چہرے کو
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
عزت والے مسجد کی طرف مر۹ اور جہاں بھی ہو تم مسلمانو! پھیر دیا کرو اپنے چہروں کو اسی کی طرف اور بے شک وہ لوگ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
جن کو دی گئی کتاب وہ جانتے ہیں یہ قبلہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا
جو وہ کرتے ہیں مر۱۰ اگر آپ لے آئیں ان کتاب والوں کے پاس ہر نشانی پیروی نہ کریں گے

مر۴ ۔ فرمایا مسلمانو! تمہاری تربیت اونچی قوم سے جسطرح تمہارا قبلہ اعلیٰ ہے تمہاری کتاب قرآن بھی سب کتابوں کی سردار ہے تمہارے رسول سب نبیوں کے سردار ہیں تمہاری حیثیت بھی بہت بلند ہے تم قیامت کے دن لوگوں پر گواہ ہو گے اور تمہارے رسول تم پر گواہ ہوں گے۔ اس کی تشریح حضورؐ نے فرمائی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلی امتوں سے پوچھیں گے کہ تم نے میرے نبیوں کی کہی باتیں مانیں تو وہ انکار کر دیں گے کہ نبی تو ہمارے پاس آئے ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ انبیاءؑ سے پوچھیں گے تو وہ عرض کریں گے کہ ہماری گواہی آخری نبیؐ کی امت دے گی چنانچہ مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم نے قرآن میں پڑھا ہے کہ تمام انبیاءؑ نے اللہ کا پیغام ان تک پہنچایا اور انہوں نے بات نہیں مانی اور اس بات کی تصدیق حضور انورؐ فرمائیں گے کہ ہاں یہ بات میں نے امت کو بتائی تھی۔

مر۵ ۔ فرمایا قبلے کی تبدیلی میں یہ حکمت تھی کہ ہمیں پتہ چل جائے کہ کون آپکی پیروی کرتا ہے اور کون تنقید اور اعتراض کرتا ہے۔ جو تنقید کرے گا اس کا ایمان ضائع ہو جائے گا

مر۶ ۔ انہوں نے یہ اعتراض بھی کیا کہ جو لوگ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور تحویل قبلہ سے پہلے مر گئے ان کی تو نمازیں ضائع ہو گئیں اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نمازیں ضائع نہیں کرے گا علماء کرام نے یہاں یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ صلوٰتکم نہیں فرمایا بلکہ ایمانکم فرمایا اسطرح اشارہ فرمایا کہ نماز ایمان کا بڑا رکن ہے جو نماز نہیں پڑھتا سمجھو کہ اس کے ایمان کا بھی خطرہ ہے۔

مر۷ ۔ اس انتظار میں کہ کب وحی آتی ہے قبلہ بدلنے کی۔

مر۸ ۔ فرمایا جو آپ کو پسند ہے وہ ہمیں بھی پسند ہے۔

مر۹ ۔ جس مسجد کے اندر خانہ کعبہ واقع ہے اس کا نام مسجد حرام ہے

مر۱۰ ۔ آپ اہل کتاب کے رد عمل سے متاثر نہ ہوں کیونکہ انہوں نے ضد کی وجہ سے آپ کی بات نہیں مانی

سے۱: آپ کا مقام تو یہ ہے کہ آپ ہادی اور رہنما ہیں ان کا حق ہے کہ وہ آپکی پیروی کریں نہ یہ کہ آپ انکی خواہشات کا احترام کریں۔ انہوں نے تو ضد کی وجہ سے سب کچھ جانتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے آپکی کوئی بات نہیں مانی

سے۲: یہ محاورہ ہے کہ جس طرح بھی بیٹا سوالاکھ میں پہچان لیتا ہے۔ اہل کتاب حضور انورؐ کو جانتے تھے کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں مگر وہ اس سچ کو چھپاتے ہیں اور بجائے آپ کو ماننے کے آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

سے۳: جو اب دین میں شک کر رہے ہیں یا آئندہ کریں گے ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں۔ سے۴: ہر امت کسی نہ کسی طرف تو منہ کرتی ہے اگر مسلمان بیت اللہ کی طرف منہ کرتے ہیں تو جھگڑے کی کیا بات ہے۔ اصل چیز نیکی ہے نیکیوں کے حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ سے۵: اس کے تین مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ ایک وقت آئیگا تمام انسان اکٹھے ہو جائیں گے یعنی قیامت کے دن۔ یہ خطاب عام انسانوں سے سمجھا جائیگا دوسرا خطاب مسلمانوں سے ہو سکتا ہے کہ حج کے موقع پر میدان عرفات میں اکٹھے ہو جاؤ گے اور تیسرا یہ کہ نماز کے وقت جہاں بھی ہونگے قبلہ رو ہو کر نماز ادا کریں گے۔ یہ زیادہ بہتر مطلب ہے

قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ

آپکے قبلے کی اور نہ آپ پیروی کرنے والے ہیں ان کے قبلے کی اور نہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلے کی تابعداری کرنیوالے ہیں

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا

اگر آپنے پیروی کری ان کی خواہشات کی اسکے بعد کہ آپ کے پاس آ پہنچا علم بیشک آپ اسی وقت

لَّمِنَ الظَّٰلِمِينَ ﴿١٤٥﴾ الَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ الْكِتَٰبَ يَعْرِفُونَهُۥ كَمَا يَعْرِفُونَ

ہو جائیں گے اپنی قدر کم کرنیوالے سے۱ وہ لوگ جن کو ہم نے دی کتاب وہ پہچانتے ہیں اس نبی کو جیسے پہچانتے ہیں

أَبْنَآءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾

اپنے بیٹوں کو سے۲ اور بیشک ایک ٹولہ ان میں سے حق بات کو چھپاتا ہے اور وہ جانتے بھی ہیں

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ

حق وہی ہے جو آپکے رب کی طرف سے ہے پس نہ ہونا ان لوگوں میں سے جو دین میں شک کرنیوالے ہیں سے۳ ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی طرف ہے

مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَٰتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ

جدھر وہ منہ کرتے ہیں پس ایک دوسرے سے آگے بڑھو نیکی حاصل کرنے میں سے۴ جہاں بھی تم ہوگے لے آئیگا اللہ تم سب کو اکٹھا سے۵

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور جہاں سے بھی آپ نکلیں پس چہرہ پھیر دیں

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا

عزت والی مسجد کی طرف اور بیشک یہی قبلہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے۶ اور اللہ بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے

تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ

جو تم لوگ کرتے ہو سے۷ اور جہاں سے بھی آپ نکلیں پس پھیر دیں اپنے چہرے کو عزت والی مسجد کی طرف سے۸

وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ

اور جہاں بھی ہو تم اے مسلمانو! پس پھیر دیا کرو اپنے چہروں کو قبلے کی طرف تاکہ نہ رہے غیر مسلموں کیلئے تم پر

حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ

کوئی اعتراض مگر وہ لوگ جو ان میں سے بے انصاف ہیں پس تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو سے۱۰ تاکہ پوری کر دوں

وقف لازم — وقف منزل — ع ۱۷ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے۶: اب اس سے منسوخ نہیں ہونا ہے۔ آگے تم مسلمانوں سے بھی فرمایا

سے۸: مدینہ میں ہو یا مکہ میں جہاں بھی ہو منہ مسجد حرام کی طرف کر لو

سے۹: سب مسلمانوں سے فرمایا کہ وحدت قبلہ تمہارے اتحاد کیلئے بھی ضروری ہے اور اسطرح تم پر کوئی اعتراض بھی نہ کر سکے گا

سے۱۰: فرمایا عقلمند لوگ تو اعتراض نہیں کریں گے مگر جو بے انصاف لوگ ہیں وہ ہر بات پر تنقید کرتے ہیں جیسے آج یہ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان خانہ کعبہ کو پوجتے ہیں اسلئے فرمایا ان کے اعتراضات سے نہ ڈرو اور لوگوں کی باتیں سن کر اپنے دین کو نہ چھوڑو

سا :- یہ تو میرا تم پر احسان ہے کہ تمہیں آخری شریعت دیدی جو کامل ہے اور آخری نبی عطا کر دیا جو سب نبیوں سے افضل ہے سا۲:- رسول اگر باہر سے آئے تب بھی بات بنتی نہیں یہ رسول تم ہی میں سے ہے

سا۳:- حضورؐ نے وہ قرآن جو ان کے دل پر نازل ہوا پڑھ کر مسلمانوں کو سنایا ان کا تزکیہ کر کے پاکیزہ بنایا پھر دین کی باتیں سکھائیں اور وہ چیزیں بتائیں جو تم نہیں جانتے تھے اس سے مراد حدیث ہے جس سے عبادات کی تفصیل، حلال و حرام کے احکام اور زندگی گذارنے کے اسلامی طریقے پتہ چلتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم پر یہ ہماری بڑی مہربانی ہے۔ آگے فرمایا اس نعمت پر میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو

سا۴:- اسلئے تم میری اطاعت کرو تمہارے کام میں کرونگا سا۵:- فرمایا البتہ کبھی کبھی میں تھوڑی سی آزمائش کرونگا تمہیں کوئی تکلیف پہنچے گی تمہارے مزاج کے خلاف کام ہوگا مگر میرے نظام میں وہ ٹھیک ہوگا تو سمجھو کہ میرے فیصلے میں کوئی حکمت ہے اور اس پر صبر کرو اور ساتھ نماز پڑھو۔ نماز کا مطلب ہے میرے قریب ہونا مجھ سے باتیں کرنا مجھ سے تعلق رکھنا ہے۔ یہ سمجھنا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور بڑا صابر کون ہوتا ہے آگے فرمایا شہید

نِعْمَتِىْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ

اپنی نعمت تم پر اور تاکہ تم ہدایت پر رہو سا جیسے بھیجا ہم نے تم میں بہت بڑا رسول جو تم میں سے ہے سا۲

يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ

پڑھتا ہے تم پر ہماری آیتیں اور پاکیزہ بناتا ہے تم کو اور سکھاتا ہے تم کو کتاب اور دین کی سمجھ اور وہ رسول تم کو سکھاتا ہے

مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِىْ وَلَا

معانقہ ۲

وہ باتیں جو تم نہ جانتے تھے سا۳ پس تم مجھے یاد رکھو میں بھی یاد رکھونگا سا۴ اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور

تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

۱۸ ع ۵ ۲

ناشکری نہ کرو اے ایمان والو! مدد مانگو اللہ سے ساتھ صبر کے اور نماز پڑھ کر بے شک اللہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ

صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے سا۵ اور مت کہو ان لوگوں کو جو مارے جاتے ہیں اللہ کی راہ میں وہ مردہ ہیں بلکہ

اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَىْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ

وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے سا۶ اور تم کو ضرور آزمائیں گے تھوڑے سے خوف کے ساتھ اور بھوک کے ساتھ

وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾

اور نقصان کے ساتھ تمہارے مالوں میں اور تمہاری جانوں میں اور تمہارے بچوں میں سا۷ اور خوشخبری دیں آپ صبر کرنیوالوں کو

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾

جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں سا۸

اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن پر مہربانیاں ہوتی ہیں ان کے رب کی طرف سے اور رحمت آتی ہے یہی وہ لوگ ہیں جو راہ پاتے ہیں سا۹

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی عظمت کی نشانیاں ہیں سا۱۰ پس جو کوئی حج کرے گا بیت اللہ کا یا عمرہ کرے گا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان دونوں میں طواف کرے سا۱۱ پس جو کوئی نیکی کرے گا دل کی خوشی کے ساتھ سا۱۲ بے شک اللہ تعالیٰ

سا۶:- فرمایا شہید کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے۔ ساتھ ہی واضح فرمادیا کہ اگر کوئی کہے کہ ہمیں وہ زندہ نظر نہیں آتے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تم سمجھ نہیں سکتے۔ دنیا میں کئی چیزیں موجود ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتیں اس سے یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمائے ہوئے انعام یافتہ گروہ میں شہید تیسرے نمبر پر ہیں اور نبی پہلے نمبر پر تو کیا نبی کو مردہ کہا جا سکتا ہے

سا۷:- بچوں سے مراد چھوٹی اولاد ہے حضورؐ کی ایک صحیح حدیث میں چھوٹے نابالغ بچے کی وفات پر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے سوال جواب پر بچے کو دلی ثمر قلبی کا کلمہ ارشاد فرمایا۔ آگے صبر کرنیوالوں کے لئے حضورؐ کو خوشخبری دینے کا حکم فرمایا

سا۸:- یہ جملہ کہا جاتا ہے جس کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جو پہلی امتوں میں نہیں تھیں صرف میری امت کو دی گئی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کوئی تکلیف چھوٹی آئے یا بڑی یہ کلمہ پڑھنا چاہیئے اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ اس وقت کہ فوراً پڑھے یہ نہیں کہ رو دھو کر تھک جائے پھر کہے کہ اب میرا صبر ہے صبر کرنے پر ان کو کیا ملے گا؟ اگلی آیت میں اجر بیان فرما دیا

سا۹:- آگے اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالوں کا واقعہ اور ان کا انعام بیان فرما کر اس کی تاریخی مثال دے رہے ہیں کہ جن لوگوں نے میرے حکموں پر صبر کیا ہے ان کے پھر میں نے درجے کتنے بلند کئے ہیں۔

سا۱۰:- جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہؓ اور اسماعیلؑ کو مکہ مکرمہ کی وادی غیر ذی زرع میں اکیلا چھوڑ دیا بغیر کسی آسرے کے تو ابراہیمؑ نے بھی صبر کیا بیوی بچے نے بھی صبر کیا۔ اس کے بعد ماں بیٹے کو تکلیفیں پہنچیں ان پر صبر کیا حتی کہ پانی بھی ختم ہو گیا۔ بچے کی زندگی کو خطرہ درپیش ہو گیا تو حضرت ہاجرہؓ قریبی پہاڑوں صفا و مروہ پر چڑھ کر آوازیں دیتیں۔ ان کے درمیان دوڑتیں اسی دوران حضرت اسماعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے زمزم کا چشمہ جاری ہو گیا اللہ تعالیٰ نے صفا و مروہ کو اپنی نشانیاں قرار دیا کہ ان کو دیکھ کر تمہیں میں یاد آؤں گا اور وہ صبر کرنیوالے یاد آئیں گے۔

سا۱۱:- اللہ تعالیٰ نے حج، عمرہ کرنیوالوں کے لئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ضروری قرار دیا۔

سا۱۲:- فرمایا یہ عمل دل کی خوشی سے کرو بوجھ سمجھ کر نہیں۔ جو دل کی خوشی سے کرے گا اس کو سارا ثواب ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل کریں گے۔

۱:- صبر کرنیوالوں کے مقام اور اجر کو بیان فرما کر اب ان بدبختوں کا ذکر فرمایا جو دین کی باتیں دنیا کے تھوڑے سے فائدے کیلئے چھپاتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل کی باتیں چھپاتے تھے۔ اب بھی بعض لوگ قرآن مجید کے احکامات کو چھپاتے ہیں ۲:- فرمایا ان پر اللہ کی بھی لعنت ہے اور دوسری مخلوقات اور انسان بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں کہ وہ دین کی باتیں چھپا رہے ہیں۔
۳:- فرمایا کوئی بھی توبہ کرے وہ مجھے اچھا لگتا ہے میں تواب بھی ہوں اور رحیم بھی۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ کے تین نام تو یا کریم، یا رحیم، یا حلیم ان ناموں سے دعا کرو اللہ بہت خوش ہوتے ہیں
۴:- فرمایا اگر توبہ نہ کروگے جو موت تک اکڑا رہے گا اسے ایسی مار دوں گا کہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔ ۵:- ایسے لوگوں کی یہ سزا ہے کہ ان پر سب کی لعنت ہے۔

شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ

بڑا قدردان ہے سب کچھ جاننے والا ہے بیشک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں وہ باتیں جو ہم نے اتاری ہیں کھلی کھلی اور ہدایت کی باتیں

مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَ

اسکے بعد ہم کھول کر بیان کر چکے ان کو لوگوں کے لئے کتاب میں ۱ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور

يَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا

پھٹکار ہے پھٹکار کرنیوالوں کی بھی ۲ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اور نیک ہوگئے اور بات بیان کردی

فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ

ان کی میں توبہ قبول کروں گا اور میں توبہ قبول کرنیوالا بڑا ہی مہربان ہوں ۳ بے شک وہ لوگ

كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

جو کافر ہوئے اور مرے بھی کفر کی حالت میں ۴ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور اللہ کے فرشتوں کی

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

اور سب انسانوں کی ۵ ہمیشہ رہیں گے اسی لعنت میں ان سے ہلکا نہ کیا جائیگا عذاب ۶

وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ

اور نہ مہلت دی جائے گی ۷ اور تم سب کا معبود برحق ایک ہی معبود ہے ۸ اسکے بغیر کوئی معبود نہیں ہے بڑا ہی مہربان ہے

الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ ع إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ ع ۱۹ / ۱۱ / ۳

بخشنے والا ہے ۹ بیشک آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور رات اور دن کے اختلاف میں ۱۰

وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا

اور کشتی میں جو چلتی ہے دریا میں ان چیزوں کو لے کر جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے ۱۱ اور وہ جو

أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

اتارا اللہ نے آسمان سے پانی کا کچھ حصہ ۱۲ پس زندہ کیا اسی اللہ نے اسی پانی کیساتھ زمین کو اس کے مرنے کے بعد

وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ

اور بکھیر دئیے اللہ نے اسی زمین میں ہر قسم کے جانور ۱۳ اور ہواؤں کے پھیرنے میں ۱۴ اور اس بادل میں

۶:- دوزخ میں ان کو کوئی چھٹی نہ ہوگی۔ بلکہ آگ اگر کچھ ٹھنڈی ہوگی تو اور گرم کردی جائے گی۔
۷:- یہاں علماء فرماتے ہیں کہ جو لوگ اکڑے رہتے ہیں ان کو خدا کسی وقت بھی ایمان کی توفیق نہیں دیتا
۸:- بات ساری یہاں آکر مکمل ہوتی ہے کہ مجھے خدا مانو اور میرا کسی کو بھی شریک نہ مانو
۹:- آگے اللہ تعالیٰ اپنا کرم اور رحمتیں بیان فرما رہے ہیں کہ کائنات میں جو کچھ بنایا ہے وہ انسان کے فائدے کیلئے ہے اور انسان ان چیزوں کو دیکھ کر سوچے کہ اللہ نے یہ سب چیزیں میرے لئے بنائی ہیں مجھے کیا کرنا چاہئے۔ ہر مخلوق اپنے محسن کی شکرگزار ہوتی ہے انسان کو بھی چاہیئے کہ اپنے خالق پر ایمان رکھے اور اس کے احکام پر عمل کرے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔
۱۰:- اختلاف کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ دن اور رات بدلتے ہیں پہلے دن آتا ہے پھر رات آتی ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ دن اور رات کی کیفیات مختلف ہوتی ہیں۔ کام الگ ہوتے ہیں۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ کبھی رات لمبی ہوتی ہے کبھی دن۔ کوئی بندہ اس پر قادر نہیں کہ ان کو اپنی مرضی سے لمبا یا چھوٹا کردے
۱۱:- کشتیاں بنانے میں لکڑی استعمال ہوتی ہے وہ بھی اللہ نے پیدا کی اس میں یہ اشارہ بھی فرمایا کہ انسان کی کشتی بھی پانی پر چل رہی ہے انسان بھی پانی سے پیدا ہوا اللہ کی قدرت کاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے اس کو ختم کردے۔
۱۲:- آسمان سے مراد ایک تو وہ آسمان ہے جو زمین کے مقابل ہے ایک معنی چھت بھی ہے۔ یہاں سماء سے مراد مطلقاً بلندی ہے فرمایا تمہیں بلندی سے پانی دیتا ہوں اس پانی سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ انسان اور باقی ساری کائنات اس پانی سے فائدہ حاصل کرتی ہے۔ زندگی پانی پر موقوف ہے جو اللہ تعالیٰ اتارتے ہیں
۱۳:- ہوا کبھی شمالاً چلتی ہے کبھی جنوباً

سے۱ :- بانی بادلوں کی شکل میں آسمان و زمین کے درمیان لٹکا ہوا ہے ۔ اللہ کے حکم کے بغیر اُسے کون زمین پر اتار سکتا ہے سے۲ :- عقل سے کام لو تو سمجھ سکتے ہو کہ خالق کون ہے

سے۳ :- ایسے بیوقوف بھی ہیں کہ اللہ سے اگر محبت کرتے ہیں تو دل سے نہیں کرتے بلکہ مشرکوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں سے۴ :- ایمان والے تو سمجھتے ہیں کہ ساری چیزیں اللہ کی ہیں تو محبت اُسی سے ہونی چاہئے

سے۵ :- وہاں پتہ چل جائے گا کہ طاقت کا مالک کون ہے ۔ آگے بتایا کہ وہاں ان کا کیا حال ہوگا سے۶ :- وہاں ان کے یہ بنائے ہوئے شریک ان مشرکوں سے جان چھڑائیں گے کہ ہم تو خود بھینے ہوئے ہیں

سے۷ :- فرمایا اب تو واپس جانے کی مہلت نہیں ملے گی ۔ اب تو فیصلہ ہو گیا ہے سے۸ :- وہاں افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا

سے۹ :- پچھلی آیات میں فرمایا کہ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اس کی محبت اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ہوتی ہے تو محبت کا تقاضا یہ ہے کہ جو حکم اللہ تعالیٰ کریں اُسے مانا جائے ۔ اپنے عمل کو ٹھیک کیا جائے اور عمل کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے جب رزق حلال ہوگا رزق حلال سے ٹھیک خیالات پیدا ہونگے اور ان سے ٹھیک اعمال پیدا ہونگے ۔ رزق حرام سے عمل خراب ہونگے ۔ اس رزق حلال کے مسئلے کو اللہ تعالیٰ نے تین طریقوں سے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے یہاں عام لوگوں کو خطاب فرمایا اور اس کے بعد ایمان والوں کو اور ایک جگہ انبیاء کو بھی خطاب فرمایا حالانکہ نبی تو حرام کے قریب بھی نہیں جاتے مگر مسئلے کی اہمیت اسطرح سمجھائی ۔

سے۱۰ :- شیطان کی بات نہ مانو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے اور وہ کیا کہتا ہے؟

سے۱۱ :- شیطان کہتا ہے کہ برے کام بھی کرو اور کہو یہ اللہ کا حکم ہے ۔ گناہ کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ آدمی گناہ کرتا ہے اور اُسے گناہ کہتا ہے تو اسکی تو مغفرت ہو جاتی ہے دوسرا یہ کہ گناہ کرتا ہے اور اُسے گناہ نہیں سمجھتا بلکہ کہتا ہے کہ یہ ٹھیک کیا ہے ۔ آجکل یہ روگ بہت ہے ۔ اس طرح شیطان گناہ بھی کرتا ہے اور خدا کا باغی بھی بنا دیتا ہے

الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾

جو لٹکا ہوا ہے آسمان اور زمین کے درمیان سے۱ بہت بڑی نشانیاں ہیں عقل والی قوم کے لئے سے۲

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بنا لیتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر ایسے شریک جن کے ساتھ محبت رکھتے ہیں جیسی محبت رکھنی چاہیے

اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا

اللہ کے ساتھ سے۳ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ان کی محبت اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ ہے سے۴ اگر دیکھ لیتے وہ ظالم (دنیا میں)

إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

جب عذاب کو دیکھ لیں گے کہ طاقت ساری کی ساری اللہ ہی کی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ سخت

الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا

عذاب دینے والا ہے سے۵ جب بیزاری ظاہر کر دیں گے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی ان لوگوں سے جو ان کے پیروکار تھے اور دیکھ لیں گے

الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ

عذاب کو اور ٹوٹ جائیں گے سارے آسرے سے۶ اور کہہ دیں گے وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی کاش

أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ

ہمارے لئے ایک بار دنیا میں جانا ہوتا ہم بیزار ہو جاتے ان سے جیسے یہ بیزار ہو گئے ہم سے سے۷ اسی طرح دکھائے گا اللہ تعالیٰ اُن کو

ع ۴ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

اُن کے عمل افسوس دلانے کے لئے سے۸ (یوں کہنے سے) وہ دوزخ کی آگ سے نہ نکل سکیں گے اے لوگو!

كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ

کھاؤ ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال اور پاکیزہ سے۹ اور پیروی نہ کرو شیطان کے قدموں کی

إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٦٨﴾ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ

وہ تمہارا کھلا دشمن ہے سے۱۰ وہ تمہیں یہی حکم دیتا ہے کہ گناہ کرو اور بے حیا بنو اور اس بات کا

تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا

اللہ پر وہ کہہ دو جو تم نہیں جانتے سے۱۱ اور جب ان سے کہا جاتا ہے مان لو وہ باتیں جو

ف ۱ :- شیطان ان کو یہ دلیل بھی سمجھا دیتا ہے کہ کیا ہمارے باپ دادا نہ سمجھتے تھے کہ یہ کام غلط ہے ف ۲ :- فرمایا عقل بھی استعمال کرو اگر وہ بے دین تھے یا نا سمجھ تھے تو برائی کی بات میں ان کی پیروی نہ کرو نیکی میں پیروی کرو۔
آگے حضور ؐ کو تسلی دی کہ یہ باتیں وہ سمجھتا ہے جو سننا چاہے اور جو بہرا ہے وہ کیا سنے گا۔ اس کی مثال یہ ہے ف ۳ :- ایک آدمی اندھا بھی ہے گونگا بھی ہے بہرا بھی ہے وہ جا رہا ہے آگے دریا ہے تم اسے آواز دے کر
بچانا چاہتے ہو۔ وہ کیسے بچے گا۔ فرمایا میرے حبیب ! ایسے لوگوں کا کیا علاج ہے ف ۴ :- جب آدمی اللہ کی نافرمانی کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں لیکن جو مسلسل نافرمانی کرتا ہے اور
دل پر مہر لگ جاتی ہے تو وہ بہرا، گونگا اور اندھا ہو جاتا ہے ف ۵ :- یہاں تک عام لوگوں کو خطاب تھا۔ آگے مسلمانوں کو خطاب فرمایا ف ۶ :- یہاں فرمایا اگر حلال رزق کھاؤ گے تو شکر اور عبادت کی توفیق پیدا ہوگی

حلال سے مراد حقیقی حلال بھی ہے اور معنوی بھی۔ جیسے کتا ظاہری
بھی حرام ہے (و باطنی بھی) اور معنوی سے مراد ظاہراً حلال چیز ہے
لیکن وہ ناجائز طریقے سے حاصل کی گئی ہے جس کی وجہ سے وہ حرام ہے
آگے چند ظاہری حرام چیزوں کا ذکر فرمایا
ف ۷ :- میتہ سے مراد وہ جانور ہے جو ذبح کرنے سے پہلے مر جائے
ف ۸ :- ذبح کے وقت بہنے والا خون مراد ہے۔
ف ۹ :- اگر کبھی ایسی کیفیت پیدا ہو گئی کہ حرام اور مردار کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی
تو فرمایا اتنا کھائے کہ جان بچ جائے۔ آگے فرمایا ان کے علاوہ ایک
اور چیز بھی حرام ہے
ف ۱۰ :- اللہ کی بات چھپانی بھی حرام ہے اور یہ زیادہ خطرناک ہے۔ آدمی
کتا نہیں کھاتا لیکن یہ حرام کھا لیتا ہے۔ حضور ؐ کے زمانے میں یہودی تورات
سے صحیح مسئلہ نہیں بتاتے تھے
ف ۱۱ :- فرمایا یہ غذا نہیں بلکہ آگ ہے۔ حضور ؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن
بعض لوگوں کے پیٹ سے دھواں نکل رہا ہوگا اور یہ وہ لوگ ہوں گے
جو دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے کھاتے ہیں۔ جب آگ کھائیں گے
تو دھواں تو نکلے گا۔ آگے فرمایا ان کی سزا کیا ہوگی؟
ف ۱۲ :- وہ اللہ کی زیارت سے محروم ہوں گے اللہ کے رحمت کے کلام سے
محروم ہوں گے

أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ
اللہ نے اتاری ہیں وہ کہہ دیتے ہیں ہم تو مانیں گے وہ باتیں جن پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو ف ۱ اگرچہ
آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا
ان کے باپ دادا کوئی بات نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہ ہدایت پر ہوں ف ۲ اور کافروں کی مثال اس آدمی کی طرح ہے
كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ
جو آواز دے ان حیوانوں کو جو نہ سنتے ہوں مگر آواز کو اور پکار کو ف ۳ یہ بہرے ہیں گونگے ہیں
عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ
اندھے ہیں ف ۴ پس وہ بات کو نہیں سمجھتے ف ۵ اے ایمان والو! کھاؤ تم ان پاکیزہ چیزوں میں سے
مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٧٢﴾
جو ہم نے تم کو دی ہیں اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو ف ۶
إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ
اسی نے حرام کیا تم پر مردار ف ۷ اور بہنے والا خون ف ۸ اور گوشت خنزیر کا اور وہ جانور جس پر نام لیا جائے
لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ
اللہ کے سوا کسی اور کا پس جو کوئی مجبور ہو جائے اس حال میں کہ حد سے بڑھنے والا نہ ہو اور نہ دوبارہ کھانے والا ہو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے بیشک اللہ تعالیٰ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَ
بخشنے والا مہربان ہے ف ۹ بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں وہ باتیں جو اللہ نے اتاری ہیں کتاب سے اور
يَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا
حاصل کرتے ہیں اس کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت کو ف ۱۰ یہ وہ لوگ ہیں جو نہیں کھاتے اپنے پیٹوں میں مگر
النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
آگ کو ف ۱۱ اور ان کے ساتھ رحمت کی بات نہ کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ ان کو پاکیزہ بنائے گا اور ان کے لئے عذاب ہے
أَلِيمٌ ﴿١٧٤﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ
دردناک ف ۱۲ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حاصل کیا گمراہی کو بدلے ہدایت کے اور عذاب کو

ف۱:۔ یہ بڑے دلیر ہیں ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ ڈٹ کر میرا مقابلہ کر رہے ہیں۔ آگے فرمایا اس کا علاج کیا ہے؟ ف۲:۔ فرمایا میری کتاب رکھا ہے اس پر عمل کریں

ف۳:۔ پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے روزی حلال کا مسئلہ بیان فرمایا اس کے بعد اب پورا دین بیان فرما رہے ہیں کہ ایک مسئلہ ہی صرف دین نہیں بلکہ دین کے سارے تقاضے پورے کرو تب تم متقی اور پرہیزگار بنو گے
عقیدہ بھی ٹھیک ہو، عبادات بھی ہوں، اعمال بھی ٹھیک ہوں، معاملات بھی ٹھیک ہوں تب آدمی پورا دین دار بنتا ہے اور وہ نتیجہ مرتب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنے والوں کیلئے ہوتا ہے

ف۴:۔ پہلی چیز یہ ہے کہ عقیدہ ٹھیک ہو ف۵:۔ دوسری چیز یہ ہے کہ عام معاملات بھی صحیح ہوں۔ اگر اللہ کی محبت ہے تو اس کی رضا کیلئے مال بھی خرچ کرے۔ ف۶:۔ گردنیں آزاد کرانے سے مراد غلاموں کو آزاد کرانا بھی ہے اور مقروضوں کی جان چھڑانی بھی ہے۔ خاص کر آجکل سودی قرض میں پھنسے ہوئے لوگوں کو آزاد کرانا بڑی نیکی ہے۔ یہ معاملات تھے آگے عبادات ہیں

بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ

مغفرت کے بدلے میں — پس کتنا صبر کیا انہوں نے دوزخ کی آگ پر ف۱ — یہ بات اسلئے ہے کہ اللہ نے اتاری

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتٰبِ لَفِي شِقَاقٍۭ

کتاب سچا دین دے کر ف۲ — اور بیشک وہ لوگ جو اختلاف کرتے ہیں اس کتاب میں — وہ دور کی ضد

ع ۲۱ ۵

بَعِيدٍ ﴿١٧٦﴾ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ

میں ہیں ف۳ — نیکی صرف یہی نہیں — کہ تم پھیرو — اپنے چہروں کو — مشرق کی طرف — اور

الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

مغرب کی طرف — لیکن پوری نیکی یہ ہے جو ایمان رکھے — اللہ پر اور — آخری دن پر — اور فرشتوں پر

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى

اور کتابوں پر اور سب نبیوں پر ف۴ — اور دے مال — اس اللہ کی محبت پر ف۵ — قرابت والوں کو

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي

اور یتیموں کو — اور مسکینوں کو — اور مسافروں کو — اور مانگنے والوں کو — اور

الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

گردنوں کے آزاد کرنے میں ف۶ — اور قائم کرے نماز کو — اور دیتا رہے زکوٰۃ — اور پورا کرنے والے اپنے عہد کو

إِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ

جب کسی سے کر لیں — اور صبر کرنے والے — بھوک میں — اور بدنی بیماریوں میں — اور

الْبَأْسِ ۗ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾

جنگ میں ف۷ — یہی وہ لوگ ہیں — جو سچے ہوئے (اپنے ایمان میں) — اور یہی وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں ف۸

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۖ الْحُرُّ

اے ایمان والو! — تم پر لکھا گیا ہے — بدلہ لینا — مقتولوں کے بارے میں ف۹ — آزاد کو مارا جائے

بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ

آزاد کے بدلے میں اور غلام کو غلام کے بدلے میں اور عورت کو مارا جائے عورت کے بدلے میں پس جس کو معاف کیا گیا اس (مقتول) کے بھائی کی طرف سے

ف۷:۔ بھوک میں، بیماری میں، کافروں کے ساتھ جہاد میں پہنچنے والی تکلیفوں میں صبر کرنا

ف۸:۔ جو یہ سارے کام کرتا ہے وہ سچا ہے

ف۹:۔ پہلے فرمایا گیا تکلیف پر صبر کریں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنا حق نہ مانگے۔ حق ضرور مانگے لیکن زیادتی نہ کرے۔ جیسے اگر کوئی آدمی قتل ہو جائے تو اس کا بدلہ لیا جائے تاکہ بات بڑھے نہیں

سے ۱ :- ایک حق اللہ تعالیٰ کا ہے ایک وارثوں کا ہے اگر وارث معاف کردے تو یہ بھی جائز ہے - اگر بدلے میں رقم لے لیں جسے دیت کہتے ہیں تو یہ بھی صحیح ہے لیکن دینے والا دل کی خوشی سے دے اس کا شکریہ ادا کرے سے ۲ :- زیادتی کا مطلب یہ ہے کہ وارثوں نے دیت بھی لے لی، صلح بھی کرلی پھر کچھ دنوں کے بعد قاتل کو قتل بھی کردیا - ایسے قاتل کی اب دیت نہیں ہو سکتی اُسے قصاص میں قتل ہی کیا جائیگا اسلئے کہ اس نے دھوکہ دیا ہے اسلئے وہ معافی کے قابل نہیں سے ۳ :- چونکہ قصاص سے انصاف ہوجاتا ہے مقتول کے وارث مطمئن ہو جاتے ہیں اسلئے قتل در قتل کا سلسلہ رک جاتا ہے - زندگیاں بچ جاتی ہیں -
سے ۴ :- چونکہ موت کا مسئلہ بیان ہوا اسلئے اب موت سے متعلق وصیت کے ضروری مسئلے کو بھی بیان فرمادیا - فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ ہر آدمی کو چاہیے کہ وصیت لکھ کر رکھ لے اسلئے کہ موت کے وقت کا کوئی پتہ نہیں ہوتا - بیان فرمایا کہ جب آدمی بیمار پڑجائے اور موت کے آثار نہ ہوں اور مال بھی زیادہ ہو تو چاہیے کہ وہ وصیت کردے - بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے لیکن بعض علماء نے فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرنیوالا ماں باپ کو حصہ دینے کی وصیت کرے اس لئے کہ اگرچہ وہ شرعی وارث ہیں ان کا حصہ مقرر ہے لیکن عموماً صرف اولاد کو وارث سمجھا جاتا ہے

سے ۵ :- یہ قانون بیان فرمادیا اور کتنا اچھا قانون ہے کہ اگر مرنیوالے نے تو وصیت کردی بعد والوں نے اس وصیت کو بدل دیا تو اس کا گناہ مرنیوالے پر نہیں ہوگا

سے ۶ :- اگر مرنیوالے نے غلط وصیت کی کسی کا حق نہ دیا یا مال کو گناہ کے کام میں خرچ کرنے کی وصیت کی تو اس کو بدلنا اور وارثوں میں صلح کرانا جائز ہے

سے ۷ :- انسان کے متقی بننے کیلئے احکام بیان ہو رہے ہیں - روزہ بھی انسان میں تقویٰ پیدا کرتا ہے - اگر انسان روزہ رکھتا ہے تو وہ اللہ کا حکم بھی مان رہا ہے اور حکم مان کر خود کو عذاب سے بچا لیتا ہے

سے ۸ :- فرمایا روزہ کوئی نئی بات نہیں پہلی امتوں پر بھی فرض تھے صرف مہینے الگ تھے یا دن کم و بیش تھے - ساتھ ہی نفسیاتی طور پر یہ بھی فرمایا کہ چند دن ہی تو ہوتے ہیں سارے سال میں تقریباً انتیس دن کے روزے کوئی مشکل بات نہیں - آگے فرمایا پھر بھی اللہ تعالیٰ بڑے مہربان ہیں - رعایت بھی ہے

سے ۹ :- زیادہ بیماری یا سفر کی صعوبت کی وجہ سے روزے چھوڑ کر بعد میں قضا رکھ لو

شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ

کچھ بھی پس پیروی کرے مناسب طریقے کے ساتھ اور ادا کرے احسان کے ساتھ سے ۱ یہ آسانی ہے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾

تمہارے رب کی طرف سے اور اسکی مہربانی ہے جو کوئی زیادتی کرے گا اسکے بعد اس کو دردناک عذاب دیا جائے گا سے ۲

وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

اور تمہارے لیئے بدلہ لینے میں زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم عذاب سے بچتے رہو سے ۳

كُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَیْرَاۚ ۖۚ الْوَصِیَّةُ

لکھا گیا تم پر جب آپہنچے تم میں سے کسی کو موت اگر چھوڑے مال زیادہ وصیت کرنی

لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ

ماں باپ کیلئے اور قرابت داروں کیلئے مناسب طریقے سے یہ بات حق ہے پرہیزگاروں پر سے ۴ پس جس کسی نے

بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗؕ

بدل ڈالا وصیت کو سن لینے کے بعد پس گناہ پڑے گا ان لوگوں پر جنہوں نے وصیت کو بدلا ہے

اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۸۱﴾ؕ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا

بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے سے ۵ پس جو کوئی ڈر گیا وصیت کرنیوالے سے زیادتی کرنے سے یا گناہ سے

فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸۲﴾ؒ یٰۤاَیُّهَا

پھر صلح کرادی وارثوں کے ساتھ پس اس پر کوئی گناہ نہیں ہے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے سے ۶ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ

ایمان والو! لکھے گئے تم پر روزے جیسے لکھے گئے ان لوگوں پر

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ۙ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍؕ فَمَنْ كَانَ

جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ سے ۷ چند دن ہیں گنتی کے سے ۸ پس جو کوئی

مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ وَعَلَى

تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو اتنی تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں سے ۹ اور

ع ٢٢

ؔ۱ :۔ شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں اس سے مراد صدقہ فطر ہے ؔ۲ :۔ فرمایا نیکی کرو دل کی خوشی کے ساتھ ۔ روزے کو بوجھ نہ سمجھو بلکہ خوشی سے رمضان شریف کا استقبال کرو

ؔ۳ :۔ یہاں کلمۂ خیر شر کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے ۔ روزہ نہ رکھوگے تو شر بن جائیگی ۔ خیر کا معنٰی یہاں بہتر نہیں بلکہ ضروری ہے ؔ۴ :۔ پہلے اجمال تھا کہ چند دن روزے رکھو وہ چند دن کون سے ہیں یہ اس کی تفصیل ہے

ؔ۵ :۔ فرمایا رمضان میں روزے رکھو ملکوتی صفات حاصل کرو کیونکہ رمضان میں قرآن نازل ہوا ہے ۔ علماء فرماتے ہیں کہ رمضان کی ستائیسویں شب میں قرآن مجید لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر آگیا تھا وہاں

سے پھر تھوڑا تھوڑا نازل ہوا حضور انورؐ پر (اور تئیس سال میں مکمل ہوا) ؔ۶ :۔ جو بچے بھی نابالغ تھے بالغ ہوگئے تو ان پر روزے فرض ہوگئے ؔ۷ :۔ فرمایا مجبوری اور تکلیف میں اللہ نے آسانی کر دی ہے روزہ قضا کر دو۔

اور بعد میں رکھ لو ۔ دوسرے دنوں میں پورے کر لو ۔ گرمیوں کے لمبے دنوں کے روزے کی قضا سردیوں کے چھوٹے دنوں میں بھی رکھ سکتے ہو یہ بھی آسانی ہے ۔ فرمایا تعداد پوری کرلو پھر اللہ کا شکر کرو اس کی بڑائی بیان کرو ۔

عید کی نماز میں تکبیریں زیادہ ہیں ۔ شکر کے حکم میں اس طرف بھی اشارہ ہے

کہ اگر میں کسی کو بیمار کرکے دن بھر نہ کھانے دوں تو وہ بھی تو بھوکا رہے گا

تم شکر کرو کہ تم اپنی مرضی سے میرے حکم کی تعمیل میں بھوکے رہتے ہو

ؔ۸ :۔ جب صحابہ کرامؓ کو یہ حکم ملے تو وہ تو مشتاق رہتے تھے

اللہ کے حکم ماننے کیلئے ۔ انہوں نے حضورؐ سے یہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ

جواب ارشاد فرما رہے ہیں

ؔ۹ :۔ فرمایا میری باتیں سنوگے میرے حکم قبول کروگے تو تمہاری بھی

سنی جائے گی ۔

ؔ۱۰ :۔ جب روزے کا حکم ہوا تو صحابہ سمجھ بیٹھے کہ رات کو بھی کم کھائیں

اور وظیفہ زوجیت بھی ادا نہ کریں ۔ خود کو اس کا پابند بنالیا ۔

تو اللہ تعالیٰ تو علیم و خبیر ہیں حکم نازل فرمادیا کہ اگر تم چاہو تو اجازت

ہے وظیفہ زوجیت ادا کرو تاکہ تمہاری ذات بھی باقی رہے اور نسل

بھی باقی رہے

الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا

ان لوگوں پر جو طاقت رکھتے ہوں فدیہ دینا چاہیے کھانا ایک مسکین کا ؔ۱ اور جو کوئی نیکی کرے گا دل کی خوشی

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾

کے ساتھ یہ بات اس کیلئے بہتر ہے ؔ۲ یہ بات کہ تم روزہ رکھو تمہارے لئے ضروری ہے اگر تم جانتے ہو ؔ۳

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ

رمضان کا وہ مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا ؔ۴ (وہ قرآن) جو رہنما ہے لوگوں کے لئے اور

بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ

کھلی کھلی باتیں ہیں ہدایت کے لئے اور فرق کرنیوالا ہے ؔ۵ (حق اور باطل میں) جو کوئی پالے تم میں سے اس مہینے کو ؔ۶

فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ

تو اسے چاہیے کہ اسکے روزے رکھے اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو اس کی تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

اللہ چاہتا ہے تمہارے ساتھ آسانی کو اور نہیں چاہتا تمہارے ساتھ تنگی کو ؔ۷ اور چاہئے کہ پوری کرو اس تعداد کو

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾ وَاِذَا

اور بڑائی بیان کرو اللہ کی اس بات پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو ؔ۷ اور جب

سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا

پوچھیں آپ سے میرے بندے میرے بارے میں بیشک میں قریب ہوں ؔ۸ میں قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی پکار کو جب

دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿١٨٦﴾

مجھے ہی پکارے پس چاہئے میری بات کو قبول کریں اور مجھ پر یقین رکھیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں ؔ۹

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَاۗىِٕكُمْ ۭ هُنَّ

حلال ہے تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں ملنا جلنا اپنی بیویوں سے ؔ۱۰ تمہاری بیویاں

لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ

تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو اللہ کو پتہ ہے کہ تم

ف۱:۔ وہ وظیفہ زوجیت ادا بھی کرتے تھے اور ڈرتے بھی تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا تھا۔ وہ دل میں سمجھتے تھے کہ خدا کہیں خفا نہ ہو جائے۔ فرمایا نہیں میں اب کھول کر سمجھاتا ہوں
ف۲:۔ میاں بیوی مل سکتے ہو لیکن نیت کیا ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ نیک اولاد دے ف۳:۔ سفید دھاگے سے مراد صبح صادق اور سیاہ دھاگے سے صبح کاذب ہے۔ صبح صادق یعنی جب روشنی پھیل جائے۔
ف۴:۔ دن کو بھوکے رہو، رات کو کھاؤ پیو، بیویوں سے بھی مل سکتے ہو لیکن کچھ وقت ایسا بھی آنا چاہئے کہ سب سے کٹ جاؤ۔ ہمارے لئے الگ ہو جاؤ جیسے اعتکاف کیتے ہیں۔ مرد مسجد میں معتکف ہوں اور عورتیں گھر کے کسی کونے میں اعتکاف کر سکتی ہیں۔ اس دوران مرد، عورت نہیں مل سکتے جو سب سے قریبی تعلق ہے جس کی وجہ سے خاوند بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا

تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ وَعَفَا عَنۡكُمۡ ۚ فَالۡـٰٔنَ
خیانت کرتے تھے اپنی جانوں میں اللہ نے تم پر آسانی کردی اور پچھلی باتیں معاف کردیں ف۱ پس اب

بَاشِرُوۡهُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمۡ ۚ وَكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰى
تم ان کے ساتھ مل سکتے ہو اور طلب کرو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے ف۲ اور کھا سکتے ہو اور پی سکتے ہو یہاں تک کہ

يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الۡخَيۡطُ الۡاَبۡيَضُ مِنَ الۡخَيۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ
کھل جائے تمہارے لئے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے فجر سے ف۳

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيۡلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوۡهُنَّ وَاَنۡتُمۡ
پھر پورا کرو روزے کو رات تک اور نہ ملو بیویوں کے ساتھ اس حال میں کہ تم

عٰكِفُوۡنَ فِى الۡمَسٰجِدِ ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَقۡرَبُوۡهَا ؕ
اعتکاف کرنے والے ہو مسجدوں میں ف۴ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے قریب بھی نہ جائیں ف۵

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾
اسی طرح بیان کرتا ہے کھول کھول کر اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ عذاب سے بچ جائیں

وَلَا تَاۡكُلُوۡٓا اَمۡوَالَكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ وَتُدۡلُوۡا بِهَآ
اور مت کھاؤ تم اپنے مال آپس میں غلط طریقے سے اور مت قریب ہو تم اپنے مالوں کے ساتھ

اِلَى الۡحُكَّامِ لِتَاۡكُلُوۡا فَرِيۡقًا مِّنۡ اَمۡوَالِ النَّاسِ
حاکموں کے تاکہ تم کھاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مال کا

بِالۡاِثۡمِ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَهِلَّةِ ؕ ع
گناہ کے ساتھ اور تم جانتے ہو ف۶ یہ جناب سے پوچھتے ہیں چاندوں کے بارے میں ف۷

قُلۡ هِىَ مَوَاقِيۡتُ لِلنَّاسِ وَالۡحَجِّ ؕ وَلَيۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ
آپ فرما دیجئے یہ وقت بتانے والے ہیں لوگوں کیلئے خاص کر حج کیلئے ف۸ اور نیکی یہ نہیں ہے کہ

تَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ ظُهُوۡرِهَا وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ
تم آؤ گھروں میں ان کی پیٹھوں کے پیچھے سے لیکن نیکی اسی آدمی کی ہے جو اللہ سے ڈرے ف۹

ف۵:۔ فرمایا یہ سب میری حدیں ہیں۔ روزے کے منافی کاموں کے قریب بھی نہ جائیں۔

ف۶:۔ اس آیت میں روزے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اثر کو بیان فرمایا کہ جس طرح ہر نیکی ایک نتیجہ پیدا کرتی ہے جیسے نماز ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ اسی طرح روزہ بھی ناجائز مال حاصل کرنے سے بچنے کا نتیجہ پیدا کرتا ہے اگر یہ نتیجہ ظاہر نہ ہو تو سمجھو کہ ہمارے عمل میں کمی ہے

ف۷:۔ روزے کیلئے چونکہ رمضان کا مہینہ مقرر فرمایا گیا اور اسلامی لحاظ سے مہینہ چاند کے اعتبار سے ہوتا ہے کبھی تیس دن کا اور کبھی انتیس دن کا اسلئے صحابہ کرام رض نے چاند کے متعلق سوال کیا

ف۸:۔ جواب فرمایا گیا کہ یہ تمہارے فائدے کیلئے ہیں وقت بتاتے ہیں خاص طور پر حج کیلئے اسلئے کہ حج کا بنیادی رکن نو ذی الحج کو میدان عرفات میں موجود ہونا ہے اور یہ تاریخ چاند سے پتہ چلتی ہے

ف۹:۔ حج کی عبادت تو سب امتوں میں تھی لیکن حضورؐ سے پہلے لوگوں نے اس میں اپنے طریقے داخل کر دئے تھے۔ مشرکین مکہ ننگے ہو کر طواف کرتے کہ جن کپڑوں کے ساتھ ہم نے گناہ کئے ہیں ان کے ساتھ طواف نہیں کرتے اسی طرح اس دوران اپنے گھروں میں دروازے سے داخل نہ ہوتے بلکہ پچھلی طرف سے نقب لگا کر آتے فرمایا الٹے کام نہ کرو جو میرے حکم ہیں ان پر چلو یہ نیکی ہے

۱:- کامیابی اللہ سے ڈرنے اور اس کے حکم ماننے میں ہے اور یہ جذبہ کب پیدا ہوگا؟ ۲:- جب کفار دین کی مخالفت کرکے تم سے لڑیں تو تم بھی لڑو لیکن زیادتی نہ کرو یعنی خود ان سے جھگڑا نہ کرو،
عورتوں، بچوں، بوڑھوں، بیماروں کو قتل نہ کرو۔ یہ زیادتی ہے اور اللہ تعالیٰ زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتے ۳:- مطلب یہ ہے کہ جہاں ان پر قابو پاؤ ان کو قتل کر دو اور تم بھی ان کو مکہ مکرمہ سے نکال دو
۴:- جو تم سے لڑائی تو نہیں کرتے لیکن فتنہ باز ہیں وہ بھی واجب القتل ہیں ان کو بھی نہ چھوڑو لیکن قتل کرنے کیلئے کچھ شروط اور حدود ہیں ۵:- مسجد حرام کے قریب ان کو قتل نہ کرو، حرمت والے چار
مہینوں میں بھی ان سے نہ لڑو لیکن اگر وہ خود لڑائی شروع کردیں تو پھر تمہیں بھی اجازت ہے ۶:- اگر وہ مسلمان ہوجائیں تو کوئی بات نہیں وہ تمہارے بھائی ہیں۔ خدا بھی ان کو جو معاف کردیتا ہے
۷:- فرمایا اس وقت یہاں کفر اور شرک ہے تم اللہ کا نام بلند کرو۔ اس وقت تک جہاد کرتے رہو جب تک پوری دنیا میں صرف اللہ کے ماننے والے ہی ہوں ۸:- فرمایا اگر وہ لڑائی سے رک جائیں شرارت نہ کریں،
فتنہ فساد نہ کریں تو پھر ٹھیک ہے انہیں چھوڑ دیں

۹:- اسلام میں بھی حرمت والے چار مہینوں میں لڑائی منع ہے ان میں رجب کا مہینہ بھی ہے۔ ایک بار کافروں سے دوران جنگ میں رجب کا چاند طلوع ہوگیا تو کافروں نے کہا کہ مسلمان ملت ابراہیمی پر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ہمارے ساتھ حرمت والے مہینے میں بھی لڑ رہے ہیں تو جواب فرمایا کہ عزت کا بدلہ عزت کے ساتھ ہے۔ تم ہماری عزت نہیں کرتے تو ہم کیسے کریں۔ تم ہمارے دین کا احترام نہیں کرتے تو ہم تمہاری روایات کا احترام کیوں کریں۔

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
اور آؤ تم گھروں میں ان کے دروازوں سے اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم
تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ
کامیاب ہو جاؤ ۱ اور لڑو تم اللہ کی راہ میں ان سے جو
يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾
تمہارے ساتھ لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۲
وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ
اور تم ان کو قتل کر ڈالو جہاں بھی قابو پاؤ ان پر اور نکال دو ان کو
حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا
جہاں سے نکالا انہوں نے تم کو ۳ اور فتنہ فساد زیادہ خطرناک ہے قتل کرنے سے ۴ اور نہ
تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ
لڑو ان کے ساتھ عزت والی مسجد کے پاس جب تک وہ نہ لڑیں تمہارے ساتھ
فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ
اس میں اگر وہ تمہارے ساتھ لڑیں تو تم بھی ان کے ساتھ لڑو ۵ یہی سزا ہے
الْكَافِرِينَ ﴿١٩١﴾ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٩٢﴾
کافروں کی اگر وہ باز آجائیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۶
وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
اور لڑتے رہو ان کے ساتھ یہاں تک کہ مٹ جائے فتنہ اور ہو جائے دین سارے کا سارا
لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٩٣﴾
اللہ ہی کا ۷ پس اگر وہ رک جائیں لڑنے سے پس زیادتی نہ کرنی چاہیے مگر ظالموں پر ۸
الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ
عزت والا مہینہ عزت والے مہینے کے بدلے میں ہے اور حرمتوں کا ہمیشہ بدلہ ہوا کرتا ہے ۹ پس جو کوئی

سے ۱ :- فرمایا جو جتنی زیادتی کرتا ہے اتنا ہی اس سے بدلہ لے لو - نہ تو بزدل بن کر زیادتی سہتے رہو اور نہ زیادہ طاقت ہونے کی وجہ سے بدلے میں زیادہ زیادتی کر دو - اس معاملے میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو

سے ۲ :- چونکہ جہاد میں تین چیزیں کام آتی ہیں ارادہ ہوتا ہے مال خرچ ہوتا ہے اور جان لگتی ہے - سامان جنگ کیلئے سرمایہ بھی بہت ضروری ہے اسلئے آگے فرمایا انفاق فی سبیل اللہ کرو -

سے ۳ :- فرمایا اگر سامان جنگ کیلئے مال خرچ نہیں کروگے تو تو تمہاری بھی خیر نہیں - تم بھی رگڑے جاؤگے -

سے ۴ :- اب تک نماز، روزہ، جہاد کے احکام بیان ہوئے ہیں اور درمیان میں مسجد حرام اور حج کے متعلق کافروں کے غلط طریقوں کا بھی ذکر ہوا ہے - آگے اللہ تعالیٰ حج کے صحیح احکام بیان فرمارہے ہیں

اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪

زیادتی کرے تم پر تم بھی اس کو سزا دو اتنی ہی جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہے سے ۱

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان ہی لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں سے ۲ اور خرچ کرو

مع سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۛ وَاَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ

اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں سے ۳ اور نیکی کرو بیشک

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ

اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے نیکی کرنے والوں کو سے ۴ اور پورا کرو حج کو بھی اور عمرے کو بھی اللہ کے لئے سے ۵ اگر

اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ

تمہیں روکا جائے حج کرنے سے پس بھیج دو جو آسان ہو قربانی میں سے سے ۶ اور مت منڈاؤ اپنے سروں کو

حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى

یہاں تک کہ پہنچ جائے وہ قربانی اپنی جگہ پر سے ۷ جو کوئی تم سے بیمار ہو یا کوئی تکلیف پیدا ہو جائے

مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۣ

سر میں پس فدیہ دے ڈالے روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی سے سے ۸ پس جب تم امن میں ہو جاؤ

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ

پس جس نے فائدہ اٹھایا عمرہ کر کے حج کے ساتھ پس وہ دیدے وہ قربانی جو اسے آسان ہو جو کوئی

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ

قربانی کو نہ پائے سے ۹ روزے رکھے تین دن کے حج کے زمانے میں اور سات رکھے جب تم لوٹ کر آؤ یہ

عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ

دس روزے پورے ہو گئے سے ۱۰ ایسا حج کرنا اس آدمی کیلئے ہے جس کے گھر والے عزت والی مسجد کے پاس رہنے والے نہ ہوں سے ۱۱

الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ ۲۴ ع ۸ ۸

اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو اللہ تعالیٰ سخت مار دینے والا ہے سے ۱۲ حج کے

سے ۵ :- عبادت جو بھی ہے اللہ کے نام پر کرو اور ان عبادات کو پوری طرح ادا کرو ان میں کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے تمہاری عبادتوں میں نقص پیدا ہو جائے - اگر قدرتی طور پر کوئی عذر آ گیا تو اس کے لئے بھی حکم ہے - آگے اسکی تفصیل موجود ہے

سے ۶ :- خود منیٰ پہنچ سکتے ہو تو قربانی بھیج دو یا اس کیلئے رقم دیدو اور جب تک وہاں قربانی نہ ہو جائے تو احرام نہ کھولے

سے ۷ :- احرام باندھنا حج کی ابتدا ہوتا ہے اور احرام کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی سلے ہوئے کپڑے اتار دیتا ہے - احرام کی دو چادریں باندھ لیتا ہے - سر کو ننگا رکھتا ہے - سر کو منڈا نہیں سکتا - مناسک حج کی ادائیگی کے بعد سر منڈا سکتا ہے اسلئے فرمایا جب تک قربانی نہ ہو جائے سر نہ منڈائے - یہ حج کے ضروری مسائل ہیں

سے ۸ :- اگر کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے سر کو منڈانا پڑ جائے تو اس کیلئے بھی مسائل اور اس کا مداوا موجود ہے -

یہ مسائل اس صورت کیلئے تھے کہ جب احرام باندھنے کے بعد آدمی حج نہ کر سکے - اگر احرام باندھ کر حج کر سکتا ہے تو پھر حج کی تین قسمیں ہیں ایک حج مفرد ہے ایک حج قران ہے ایک حج تمتع ہے حج مفرد سے مراد صرف حج کی نیت کرنا ایسا آدمی احرام حج مکمل ہونے تک نہیں کھولے گا - حج قران میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت اکٹھے کرنا ہے ایسا آدمی عمرہ اور حج دونوں مکمل کر کے احرام کھولے گا - یہ مشکل ہوتا ہے تیسرا حج تمتع ہے اس میں احرام عمرے کا باندھتے ہیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیتے ہیں اور پھر حج کی تاریخوں میں احرام حج باندھتے ہیں اس طریقے سے ایک سفر میں دو عبادتیں نصیب ہو جاتی ہیں - آگے یہ تفصیل بیان کی گئی ہے

سے ۹ :- اگر کسی کو قربانی نہ ملے تو اسے کیا کرنا چاہئیے؟

سے ۱۰ :- اگر ایام تشریق نہ ہوں تو تین روزے مکہ مکرمہ میں رکھے اور سات روزے گھر آ کر رکھے - اللہ کا شکر ادا کرے

سے ۱۱ :- حج عمرہ اکٹھے وہ لوگ کریں جو مکہ مکرمہ کے رہنے والے نہ ہوں اسلئے کہ وہ ہر وقت عمرہ کر سکتے ہیں - مکہ والوں کیلئے حج کے دنوں میں عمرہ کرنا جائز نہیں

سے ۱۲ :- حج کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت ڈرایا ہے اسلئے کہ پیسے خرچ کر کے آئے ہو، صعوبتیں برداشت کیں، جان ماری اسلئے گڑبڑ نہ کرنا ورنہ اللہ کی مار بہت سخت ہے -

سے ۱: حج کے دن صرف تین ماہ ہی ہوتے ہیں۔ یہاں مہینے فرمایا اسلئے کہ آدمی اتنا عرصہ تیاری کرتا ہے سفر کرتا ہے سے ۲: احرام باندھ کر بندہ مردہ بن جاتا ہے کفن جو پہن لیا۔ ناخن نہیں اتار سکتا بال نہیں کاٹ سکتا تو گویا مردہ بھی کسی کے ساتھ لڑتا ہے اسلئے فرمایا نہ جھگڑا کرو نہ گناہ کے کام کرو نہ بیوی سے زیادہ گپیں لگاؤ بلکہ جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرو سے ۳: اگر پیسے نہیں ہیں تو حج کو نہ جاؤ۔ لوگوں سے کچھ نہ مانگتے پھرو۔ حج کیلئے خود زادِ راہ لو اور بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔ حج صرف پیسوں سے ہی نہیں ہوتا بلکہ اصل حج تقویٰ سے ہے سے ۴: عقل والوں سے مراد ہے کہ انسان اتنا پیسہ خرچ کرے تکلیفیں برداشت کرے وطن چھوڑے کاروبار چھوڑے اور پھر بھی غلطیوں کی وجہ سے عبادت قبول نہ ہو تو وہ بے عقل ہے عقلمند کو احتیاط کرنی چاہیے اور خدا سے ڈرنا چاہیے سے ۵: فرمایا تم خرید و فروخت کر سکتے ہو جائز ہے لیکن عبادت نہ چھوڑ دو سے ۶: منیٰ اور مزدلفہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عزت والی جگہیں فرمایا حالانکہ ظاہری طور پر وہ غیر آباد چٹیل میدان ہیں۔ مزدلفہ میں اسلام سے قبل عرب حج کے موقع پر رات کو آگ جلاتے گاتے بجاتے اور ناچتے تھے اسلئے فرمایا یہ کام نہ کرو بلکہ میرا ذکر کرو جسطرح میں نے بتایا ہے

سے ۷: مزدلفہ سے پھر منیٰ میں آؤ سب لوگ۔ امیر غریب بڑے چھوٹے کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ سب اکٹھے جا کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگو یہاں نماز پڑھتے ہیں شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں اور جا کر قربانی کرتے ہیں اس کے بعد سر منڈا کر حاجی بن جاتے ہیں۔

سے ۸: پہلے لوگ حج کے بعد مشاعرے کرتے اور اپنے آباء و اجداد کے کارنامے بیان کرتے تھے۔ فرمایا یہ نہ کرو بلکہ میرا ذکر کرو۔ آگے فرمایا حج تو ہو گیا اب کچھ مانگو بھی مجھ سے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ

حج کے چند مہینے ہیں جو سب کو معلوم ہیں[1] جس نے لازم کر لیا ان مہینوں میں اپنے آپ پر حج کو پس گندی باتیں نہ کرے اور نافرمانی نہ کرے

وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ

اور لڑائی نہ کرے حج میں[2] اور جو کوئی نیکی کرو گے اللہ جان لے گا اور

تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

زادِ راہ ساتھ لے لیا کرو بیشک بہتر زادِ راہ اللہ سے ڈرنا ہے[3] اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو![4]

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس میں کہ ڈھونڈو تم فضل اپنے رب کا[5]

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ

پس جب تم واپس لوٹو عرفات سے پس ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ

عزت والی جگہ کے پاس اس کا ذکر کرو جس طرح اس نے تمہاری رہنمائی کی ہے اگرچہ

كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ

تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے[6] پھر لوٹو

حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وہاں سے جہاں سے سب لوگ لوٹے[7] اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

بخشنے والا مہربان ہے پس جب پورے کر چکو احکام اپنے حج کے

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ

پس ذکر کرو اللہ کا جیسے ذکر کیا کرتے تھے اپنے باپ دادا کا بلکہ اس سے بھی زیادہ ذکر کرو[8]

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا

اور کچھ لوگ تو وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! دے ڈال ہم کو دنیا میں اور نہیں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱:- جو صرف دنیا مانگتے ہے فرمایا اس کیلئے قیامت میں کچھ نہیں ہوگا۔ آگے فرمایا دنیا کے ساتھ قیامت کا بھی خیال کرو ف۲:- فرمایا میں دونوں دے سکتا ہوں دنیا بھی اور آخرت بھی۔ دونوں جہان کی بہتری مانگو صرف دولت وغیرہ ہی نہ مانگو اور تمہاری لئے بہتری کیا ہے یہ میں جانتا ہوں۔ ف۳:- فرمایا میں ضرور دوں گا اور جلدی بھی۔ ف۴:- حج کے احکام کی یہ آخری آیت ہے اسی میں آخری حکم بیان فرما کر حج کا ختم فرمادیا۔ منیٰ کے میدان میں سر منڈانے کے بعد تین دن وقفے کا حکم ہے شیطان کو کنکریاں مارنے کیلئے۔ فرمایا اگر کوئی جلدی کرے دو دن ہی رہے تو بھی جائز ہے اسلئے کہ باقی حج تو مکمل ہوگیا تھا۔ اگر کوئی زیادہ رہے تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ سا تو فرمایا اصل بات یہ ہے کہ مجھ سے ڈرتے رہنا ف۵:- فرمایا تم نے حج میں قیامت کا منظر دیکھ لیا ہے اسی طرح مرنے کے بعد تم نے میرے پاس قیامت کے دن حاضر ہونا ہے۔ قیامت پر دل سے پورا یقین کرو آگے فرمایا یہ تب ہوگا کہ حضور انور ﷺ پر پورا یقین ہوگا۔ حجت بازی نہیں کرے گا۔

لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ

ان کیلئے قیامت میں کوئی حصہ ف۱ اور ان میں سے کچھ وہ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اے ہمارے رب! ہم کو دے دنیا میں بہتری اور قیامت میں بھی بہتری

وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا

اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے ف۲ ان لوگوں کو ملے گا حصہ ان کی کمائی کا

وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ

اور اللہ تعالیٰ جلدی حساب کرنے والا ہے ف۳ اور ذکر کرو اللہ کا ان چند گنتی کے

مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ

دنوں میں پس جو کوئی جلدی نکل آیا دو دنوں میں تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے

عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ

اور جس نے دیر لگادی اس پر کوئی گناہ نہیں اس کے لئے جو اللہ سے ڈرے ف۴

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

اور ڈرو اللہ سے یہ جان رکھو تم اللہ ہی کی طرف اکٹھے ہو کر جاؤ گے ف۵

النصف

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں پسند آتی ہے آپ کو ان کی بات چیت دنیا کی زندگی کے بارے میں

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَ

اور گواہ کرتے ہیں اللہ کو اسی بات پر جو ان کے دل میں ہے اور وہ سب سے زیادہ جھگڑالو کرنے والے ہیں (دین کے بارے میں) اور

اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

جب یہ آپ سے پیٹھ دے کر چلا جاتا ہے کوشش کرتا ہے وطن میں تاکہ فساد کرے اس وطن میں اور برباد کرے کھیتی باڑی کو

وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ

اور نسل کو اور اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا فساد کو ف۶ اور جب اُسے کہا جاتا ہے ڈر

ف۶:- حضور ﷺ کے زمانے میں منافق ایسا کرتے تھے اسلام کی تعریف کرتے اور کہتے ہم دل سے تابعدار ہیں لیکن عمل کے وقت حیلہ بازی کرتے۔ آج کے عملی منافقوں کا بھی یہی حال ہے۔ آگے فرمایا یہ لوگ مفسد ہیں ف۷:- فرمایا یہ مفسد منافق ایسی کوشش کرتا ہے جس سے اسلام کو ہی ختم کردے مگر نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ ان منافقوں پر پھر عذاب آتا ہے کھیتیاں برباد ہو جاتی ہیں، غلہ ختم ہو جاتا ہے۔ انکی نسل بھی ختم ہو جاتی ہے

سے ۱:۔ اگر کوئی برائی سے روکے تو وہ غرور کے ساتھ جواب میں باتیں بناتا ہے کہ میں کوئی بے ایمان ہوں تم بڑے آئے پارسا۔ فرمایا یہ انداز مجھ لیذ بنی یہ منافقت ہے اور اس کی سزا میں جہنم کی صورت میں دو نقطہ۔
سے ۲:۔ پہلے منافق کی علامات بتائیں اب مومن کی نشانی بتائی کہ وہ اللہ کی رضا کے لئے اپنی جان تک دے دیتا ہے سے ۳:۔ فرمایا پورا قرآن مانو، سارا دین تسلیم کرو اس میں ترمیمیں نہ کرو۔ خود دین نہ بناؤ
سے ۴:۔ پہلے بیماری کیلئے نسخہ بتایا اب ساتھ پرہیز بھی بتا دی کہ شیطان کی پیروی نہ کرو۔ اگر اس کی بات مانی تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا اگلی آیت میں بتایا سے ۵:۔ اللہ تعالیٰ غالب ہیں جس طرح پہلی امتوں پر مختلف
شکلوں میں عذاب بھیجا اب بھی بھیج سکتے ہیں۔ اس عذاب کی ایک شکل اگلی آیت میں یاد دلائی سے ۶:۔ پہلی قوموں پر بادلوں کی شکل میں بھی عذاب آیا کہ جسے دیکھ کر لوگ خوش ہوتے ہیں کہ بارش برسے گی
لیکن اس میں عذاب ہوتا ہے۔ اگلی آیات میں بنی اسرائیل کی مثال دی گئی ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کتنی نعمتیں دیں انہوں نے نافرمانی کی تو قیامت تک کیلئے عذاب کا شکار ہو گئے۔

سے ۷:۔ بغیر لڑائی کے فرعون غرق ہو گئے ان کو مصر کی بادشاہی مل گئی
من و سلویٰ کی نعمتیں ملیں یہ کتنی کھلی نشانیاں ہیں
سے ۸:۔ ایک ہوتا ہے عذاب اور ایک ہوتا ہے عقاب۔ عذاب
عام ہے دنیا میں ہو یا قیامت میں لیکن عقاب دنیا کا عذاب ہوتا ہے
آگے فرمایا کہ یہ نافرمانی کیوں کرتے ہیں؟

اللّٰہَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ

اللہ سے اس کو پکڑ لیتا ہے غرور اس کا ساتھ گناہ کے ایسے کیلئے دوزخ کافی ہے اور بہت برا

الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ

ٹھکانہ ہے سے ۱ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بیچ ڈالتے ہیں اپنی جانوں کو چاہنے کے لئے

مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ کی رضا اللہ تعالیٰ بڑی شفقت کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر سے ۲ اے ایمان والو!

اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے سے ۳ اور پیروی نہ کرو شیطان کے قدموں

الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ

کی بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے سے ۴ پس اگر تم پھسل گئے اس کے بعد

بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

کہ تمہارے پاس آ پہنچیں کھلی کھلی باتیں پس جان لو اللہ غالب ہے

حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ

بڑی حکمت والا ہے سے ۵ کیا یہ انتظار کر رہے ہیں صرف اس بات کا کہ آ پہنچے ان پر اللہ کا عذاب

ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ

بادلوں کے سائے میں اور فرشتے بھی اور فیصلہ کیا جائے عذاب کا سے ۶

۲۵ ع ۱٤ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ

اور اللہ ہی کی طرف سارے کام لوٹائے جاتے ہیں تو پوچھ لے بنی اسرائیل سے

اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ ۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ

ہم نے ان کو کتنی کھلی کھلی نشانیاں دی تھیں سے ۷ اور جو کوئی بدل دے گا اللہ کی نعمت کو

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

اس کے بعد کہ آ پہنچی اس کے پاس پس بیشک اللہ تعالیٰ بہت سخت مار دینے والا ہے سے ۸

سـ۱ :- مال و دولت کیلئے حرام حلال کی تمیز نہیں کرتے اور جب مسلمان بھائی روکے تو اس کے ساتھ مزاح کرتے ہیں سـ۲ :- اللہ سے ڈرنے والے جنت میں ہونگے اور نافرمان دوزخ میں
سـ۳ :- فرمایا روزی تو میرے اختیار میں ہے لیکن مال و دولت، کثرت رزق باعث فضیلت نہیں بلکہ میرے نزدیک تقویٰ اور پرہیزگاری باعث فضیلت ہے اور یہی بات سکھانے کیلئے میرے نبی تشریف لائے۔
سـ۴ :- پہلے یہ سارے لوگ اللہ کو مانتے تھے پھر مخالف ہوگئے سـ۵ :- اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو کتابیں دیں جن سے وہ لوگوں کے اختلاف کا فیصلہ کرتے سـ۶ :- ان کتابوں میں سب سے بڑی بات حضور انورؐ کی بشارت تھی جس کو
انہوں نے ضد کی وجہ سے نہیں مانا اور اختلاف کیا کہ آپؐ بنی اسماعیلؑ میں سے کیوں نبی بنائے گئے سـ۷ :- اسی لئے اللہ کا حکم مانو - آگے فرمایا کہ کبھی کبھی اللہ کے حکم سے تکلیفیں بھی آتی ہیں - آزمائش ہوتی ہے جیسے
پہلی امتوں پر آئی ہیں

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ

پسند کردی گئی کافروں کے لئے ان کی دنیا کی زندگی اور ٹھٹھا کرتے ہیں ایمان والوں کے ساتھ سـ۱

اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

اور وہ لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں وہ ان کے اوپر ہونگے قیامت کے دن سـ۲ اور اللہ روزی دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫

وقف لازم

جسے بھی چاہتا ہے بغیر پابندی کے سـ۳ لوگ ایک ہی طریقہ پر تھے سـ۴

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ

پس بھیجا اللہ نے نبیوں کو نیکوں کیلئے خوشخبری سنانے والے اور بروں کیلئے ڈر سنانے والے اور اتاری اللہ نے نبیوں کیساتھ

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا

اپنی کتاب بھی حق کے ساتھ تاکہ نبی فیصلہ کردے لوگوں میں ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کر

فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا

رہے ہیں سـ۵ اور اختلاف نہیں کیا اس کتاب میں مگر انہی لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی اس کے بعد کہ ان کے پاس

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آ چکیں کھلی کھلی دلیلیں ضد کرتے ہوئے آپس میں سـ۶ پس رہنمائی کی اللہ نے ایمان والوں کی

لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

ان باتوں کیلئے جن میں انہوں نے اختلاف کیا تھا حق میں سے اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ چلا دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

سیدھے راستے پر سـ۷ کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یونہی داخل ہو جاؤگے جنت میں

وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ

اور ہرگز نہ آئیگی تم پر کیفیت ان لوگوں کی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان کو پہنچی

الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

بھوک بھی اور بدنی تکلیف بھی اور وہ ہلائے گئے یہاں تک کہ کہنے لگے اللہ کے رسول

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ

اور وہ لوگ جو ان پر ایمان لائے اللہ کی مدد کب آئے گی (جنہوں نے کہا) یاد رکھو اللہ کی مدد بالکل

قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

قریب ہے ۷ وہ آپ سے پوچھتے ہیں (اللہ کی راہ میں) کتنا خرچ کریں ۸ آپ فرما دیجئے جو تم خرچ کرو

خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

بہتر چیز میں سے اس میں اپنے ماں باپ کو دو، اپنے قرابت داروں کو، یتیموں کو، عام مسکینوں کو اور

السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

مسافروں کو دو ۹ اور جو تم نیک کام کرو گے پس بیشک اللہ تعالیٰ اس کو پوری طرح جانتا ہے ۱۰

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا

تم پر لکھا گیا (اللہ کی راہ میں) لڑنا اور وہ مشکل معلوم ہوا تمہیں ۱ اور یہ ہو سکتا ہے کوئی بات تمہیں مشکل معلوم ہو

وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

مگر وہ تمہارے لئے بہتر ہو ۲ اور یہ ہو سکتا ہے کوئی چیز تمہیں بہتر معلوم ہو مگر تمہارے لئے بری ہو ۳ اللہ ہی

يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ع ۲۶ ۱۰

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۴ جناب سے پوچھتے ہیں عزت والے مہینے میں کافروں کیساتھ

قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لڑنے کے بارے میں ۵ آپ فرما دیجئے اس مہینے میں لڑنا بہت بڑا گناہ ہے اور ان لوگوں کو روکنا اللہ کے دین سے اور

كُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ

کفر کرنا اللہ کے ساتھ اور عزت والی مسجد کے ساتھ لیکن وہاں کے لوگوں کا وہاں سے نکال دینا وہ اس سے بھی بڑا گناہ ہے

اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

اللہ کے ہاں اور فساد کرنا بڑا گناہ ہے قتل سے بھی ۶ اور یہ کافر تمہارے ساتھ اس وقت تک لڑتے رہیں گے

حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ

جب تک تم کو نہ لوٹا دیں گے تمہارے دین سے اگر ان کی طاقت ہو ۱۱ اور جو کوئی لوٹ جائے گا

سر۱: اس کا معنی [illegible] صورت میں فنا کو ہو جائیں گے اور قیامت کے دن دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ آگے ان مسلمانوں کا ذکر فرمایا جنہوں نے ہر قسم کی قربانی دی سر۲: جنہوں نے سچے دل سے قربانی دی

سر۳: صحابہ کرام نے سچے دل سے ایمان [illegible] مسائل پوچھتے رہتے تھے۔ اب ان کا ذکر ہے۔ پہلا سوال ہے خمر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے دماغ پر پردہ پڑ جاتا ہے جیسے شراب، بھنگ، [illegible]

خمر کا معنی صرف شراب نہیں۔ میسر سے مراد جوا ہے۔ یسر سے مشتق ہے جس کا معنی ہے آسانی۔ یعنی آسانی سے تھوڑی سی محنت سے زیادہ دولت مل جائے۔ یہ لاٹری، معمہ، بانڈ، انعامی سکیمیں، [illegible] سب جوا ہے اور آج کل اس کی ہزاروں مثالیں ہیں

سر۵: فرمایا یہ بہت بڑا گناہ ہے سر۶: لوگ جو ظاہری فائدہ سمجھتے ہیں اس کا گناہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ قرآن مجید نے ضابطہ بیان فرما دیا کہ جس چیز کا نقصان نفع سے زیادہ ہو اسے چھوڑ دو جس طرح آج کل [illegible] وغیرہ ہے۔

مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

تم میں سے اپنے دین سے اور وہ مر گیا کفر کی حالت میں ایسے لوگوں کے برباد ہو جائیں گے

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

سارے عمل دنیا میں اور قیامت میں اور یہ آگ والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

آگ میں ہمیشہ رہیں گے سر۱ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جنہوں نے گھر بار چھوڑا

وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ

اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں وہ لوگ امیدوار ہیں اللہ کی رحمت کے سر۲

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے سر۳ جناب سے پوچھتے ہیں نشے کی چیزوں اور جوئے کے بارے میں سر۴

قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ

آپ فرما دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور نفع سمجھتے ہیں کچھ لوگ سر۵ اور ان دونوں کا گناہ بہت بڑا ہے

مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ

ان کے فائدے سے سر۶ اور جناب سے پوچھتے ہیں کتنا خرچ کریں (اللہ کی راہ میں) آپ فرما دیں جو تمہاری ضرورت سے بچے سر۷ چیز

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ ۙ

اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے دینی آیتیں تاکہ تم غور کرو سر۸

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ

دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی وہ جناب سے پوچھتے ہیں یتیموں کے بارے میں سر۹ آپ فرما دیجئے ان کی اصلاح

لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ

بڑی ضروری ہے سر۱۰ اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو گے پس تمہارے بھائی ہیں سر۱۱ اور اللہ جانتا ہے فساد کرنے والوں کو

مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾

اصلاح کرنے والوں سے سر۱۲ اور اگر اللہ چاہتا تم کو مشقت میں ڈال دیتا بیشک اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے سر۱۳

سر۷: یہ دوسرا سوال ہے۔ جب صدقہ کا حکم حضور نے دیا تو پوچھا کہ کتنا دیں

اس سے مراد نفلی صدقہ ہے

سر۸: فرمایا اپنی ضرورت سے زائد جو ہو خرچ کر دو اس سے دنیا آخرت دونوں

کا فائدہ ہوگا۔ چونکہ جہاد میں مسلمان شہید ہوتے اور یتیموں کا مسئلہ آ گیا

سر۹: یہ تیسرا سوال ہے کہ یتیموں کا کیا کریں۔ فرمایا ان کی اصلاح کرو

سر۱۰: وہ یتیم ہیں اگر آزاد رہ گئے تو تمہارے لئے دردِ سر بنیں گے

سر۱۱: اگر ان کو داماد یا بہو بنا لو۔ ان کو اپنے گھر لے آؤ پالو پوسو تربیت کرو

سر۱۲: یہ خیال نہ کرو کہ لوگ کہیں گے کہ یتیموں کا مال کھانا چاہتا ہے۔ تیرا تعلق میرے

ساتھ ہے میں جانتا ہوں کس کی کیا نیت ہے

سر۱۳: میں چاہتا تو حکماً تمہاری ذمہ داری بنا دیتا لیکن میں نے اسے تمہارے لئے اجر و ثواب

کا ذریعہ بنایا ہے اس لئے اس کی ترغیب دے رہا ہوں

سلہ۔ رشتوں کی اصلاح کا حکم دیا گیا ایک دیندار ... نکاح کا مشورہ بھی ہے تو فرمایا کہ عورت میں ہے کہ مسلمان ہو۔ نکاح کیلئے اسلام شرط ہے سلہ: ایک لونڈی ہے جو حسن اور مال نہیں ہے مگر مسلمان ہے وہ دوسری خوبصورت مشرک آزاد
عورت سے بہتر ہے سلہ: اسی طرح داماد کیلئے ایماندار غلام ... مشرک ... آزاد مرد سے بہتر ہے چاہے وہ تمہیں پسند کیوں نہ ہو۔ آگے فرمایا اس طرح کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ سلہ: دین کو پسند کیا تو پوتے نواسے اولاد سب جنت
میں جائیں گے اور اگر دنیا پسند کی تو انجام خراب ہوگا۔ سلہ: پچھلی آیات میں نکاح کے مسائل بیان کئے۔ عورتوں کا ذکر آیا اس لئے آگے عورتوں کی بیماری کے متعلق سوال اور اس کا جواب ہے۔ پہلے مذاہب یہودی اور عیسائی دونوں اس معاملے میں افراط و تفریط
کا شکار تھے اور اب بھی ہیں یہودی ان ایام بیماری میں عورتوں کو گھر سے نکال دیتے کھانا پینا بند کر دیتے تھے کہ پلید ہو گئی ہے حالانکہ یہ تو ایک بیماری ہے۔ کئی مردوں کو بھی بواسیر وغیرہ جیسی بیماری ہو جاتی ہے۔ جب کہ عیسائی ان ایام بیماری میں بھی بیویوں سے
اختلاط کرتے ہیں حالانکہ یہ بیماری ہے۔ اسلام نے اس کا فطری حکم دیا ہے ان دنوں کی نمازیں معاف کر دیں البتہ روزوں کی قضا کا حکم دیا کہ وہ تو کبھی کبھی آتے ہیں

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
اور نکاح نہ کرو مشرک عورتوں کے ساتھ جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں اور یاد رکھو ایک ایماندار لونڈی بہتر ہے
مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ
مشرک عورت سے اگرچہ وہ تمہیں پسند آتی ہو سلہ اور نکاح میں مت دو اپنی بیٹیاں مشرکوں کو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
اور یاد رکھو ایک غلام ایماندار بہتر ہے اس مشرک سے اگرچہ وہ تمہیں پسند آتا ہو سلہ یہ لوگ
يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ
بلاتے ہیں آگ کی طرف اور اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف اور مغفرت کی طرف
۲۷ ع ۵ ۱۱ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَ
اپنے حکم سے سلہ اللہ بیان کرتا ہے اپنی آیتیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں سلہ اور
يَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي
آپ سے پوچھتے ہیں ایام ماہواری کے بارے میں آپ فرما دیجئے یہ بیماری ہے پس دور رہو اپنی بیویوں سے ان
الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ
دنوں میں اور تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں سلہ اور جب اچھی طرح پاک ہو جائیں تم آسکتے ہو انکے
مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ
پاس جہاں سے حکم دیا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور پسند کرتا ہے
الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ
پاکیزہ رہنے والوں کو سلہ تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیتی ہیں سلہ پس آؤ تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو تم
وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَ
اور آگے بھیجو اپنے فائدے کے لئے سلہ۱۰ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو تم نے اللہ سے ملنا ہے سلہ۱۱
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ
آپ خوشخبری دیں یقین کرنیوالوں کو سلہ۱۲ اور نہ بناؤ اللہ کو نشانہ اپنی قسموں کا کہ

سلہ۔ یہ چوتھا سوال ہے کہ ان ایام میں بیویوں سے ہمارا کیا سلوک ہو
سلہ: فرمایا ان دنوں میں ان سے جماع بھی حرام ہے اور زیادہ قرب بھی نہ کرو
اس سے معاملہ لمبا نہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ وہ پاکی کا غسل کر لیں
سلہ۔ پاکیزگی کے بعد اللہ کے حکم کے مطابق ان سے تعلق قائم کرو۔ گندے کام
نہ کرو۔ توبہ سے روح کو پاک رکھو اور طہارت سے بدن کو پاک رکھو۔
آگے فرمایا کہ جماع کے وقت نیت کیا کرو
سلہ۔ اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ تمہاری اپنی بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں
دوسری عورتیں نہیں۔ کوئی بیوقوف ہی دوسروں کی کھیتی میں بیج ڈالتا ہے۔
دوسرا مطلب یہ ہے کہ اپنی کھیتوں میں بیج ڈالو تاکہ اولاد ہو۔ خاندانی
منصوبہ بندی نہ کرتے رہو
سلہ۱۰: نیت اولاد صالح کی کرو تو بھی فائدہ ہوگا
سلہ۱۱: یہاں علماء نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ تم نے اللہ سے ملنا ہے اور غلط
کام کرنے والے اللہ کے دیدار سے محروم رہیں گے
سلہ۱۲: ازدواجی تعلقات کا ذکر ہو رہا ہے تو اس دور کی ایک اور غلطی کی اصلاح کا
بھی حکم آگیا۔ وہ لوگ قسم اٹھا لیتے تھے کہ میں اتنے سال بیوی کے قریب نہ آؤں گا
اس طرح بیوی بیچاری اتنا عرصہ معلق رہتی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا

۱:۔ فرمایا ہر بات پر اللہ کی قسمیں نہ اٹھاؤ اگرچہ یہاں بہت ضروری ہو۔ اصلاح کا، نیکی کا کام ہو وہاں پر جہاں اور اللہ تعالیٰ تو نیتوں کو جانتا ہیں۔ اسلام کی رو سے قسم کی تین قسمیں ہیں ایک یمین لغو ہے ایک یمین منعقدہ ایک یمین غموس
یمین لغو یہ ہے کہ دیکھیں بلا ضرورت تکیہ کلام کی۔ یہ شرعاً منع ہے لیکن قانونی طور پر کوئی گناہ نہیں۔ یمین منعقدہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم ہوتی ہے جس کی خلاف ورزی پر گناہ ہوتا ہے۔ اور یمین غموس وہ ہوتی ہے کہ ایک
کام نہیں کیا یا نہ کیا اور اس کے خلاف جھوٹی قسم اٹھائی۔ غموس کا معنی ہے پانی میں غوطہ لگانا۔ اس کا مطلب ہے کہ گویا اس نے خود کو پورے کا پورا گناہ میں ڈبو دیا۔ اتنا جھوٹ بولا کہ گویا ڈوب گیا
۲:۔ اس سے مراد یمین منعقدہ ہے۔ فرمایا بار بار میرا نام لے کر جھوٹ بولتا ہے میں بڑا بردبار ہوں۔ ۳:۔ قسموں کی اس قسم کو "ایلاء" کہتے ہیں کہ خاوند بیوی کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھائے جیسا کہ اس وقت لوگ کرتے تھے

تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٤﴾

تم نیک بنو اور پرہیزگار بنو اور صلح کرو لوگوں میں اور اللہ سننے والا ہے جاننے والا ہے ۱

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم

نہیں پکڑے گا اللہ تم کو بے فائدہ قسموں میں لیکن پکڑتا ہے تم کو ان قسموں میں

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ

جن کا پکا ارادہ کر لیا تمہارے دلوں نے ۲ اور اللہ بخشنے والا بڑا بردبار ہے ان مردوں کیلئے جو ایلاء کرتے ہیں

مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ

اپنی عورتوں سے ۳ انتظار کرنا ہے چار مہینوں کا اگر وہ رجوع کریں پس بے شک اللہ تعالیٰ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

بخشنے والا مہربان ہے ۴ اگر انہوں نے ارادہ کر لیا طلاق دینے کا پس بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا

عَلِيمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا

جاننے والا ہے ۵ اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں اپنی جانوں میں تین بیماریوں کا ۶ اور نہیں

يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ

حلال ان کیلئے کہ وہ چھپائیں وہ چیز جو پیدا کی ہے اللہ نے ان کے پیٹوں میں اگر وہ

يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي

ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور آخری دن پر ۷ اور ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں ان کو لوٹانے کے عدت کے

ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ

دنوں میں اگر وہ اصلاح کرنی چاہیں ۸ اور عورتوں کیلئے اسی طرح کے حق ہیں جیسے مردوں کے حق ہیں ان پر

بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

مناسب طریقے سے اور مردوں کو ان پر ایک درجہ فضیلت ہے ۹ پس بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے

۲۸ ع ۱۲ حَكِيمٌ ﴿٢٢٨﴾ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ

بڑی حکمت والا ہے ۱۰ ایسی طلاق جس میں رجوع ہو سکے وہ دو بار ہے ۱۱ پس روک لو بیویوں کو اچھے طریقے سے یا

۴:۔ فرمایا اب حکم یہ ہے کہ خواہ کتنی مدت کیلئے خاوند قسم اٹھالے
بیوی چار ماہ تک اس کا انتظار کرے گی اگر وہ رجوع کرلے تو بہتر ورنہ
بیوی کو طلاق بائن ہو جائے گی وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔
اس مدت کا تعین بھی انسانی فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اسی لئے
بیوہ کی عدت بھی چار ماہ دس دن مقرر فرمائی ہے وہ اس عرصہ میں رات باہر
نہیں گذار سکتی البتہ دن کو ضرورت باہر جا سکتی ہے۔ اس مدت کے بعد وہ دوسرا
خاوند کر سکتی ہے۔ اب آگے طلاق کے مسائل آگئے ہیں
۵:۔ اگر رجوع نہ کیا عورت کو طلاق بائن ہوگئی تو اب وہ کیا کرے
۶:۔ مطلقہ کی عدت تین ایام ماہواری ہیں
۷:۔ حمل کی صورت میں چونکہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی (وضع حمل تک) اسلئے فرمایا
کہ محض دوسرے نکاح کیلئے حمل کو نہ چھپاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں گے
اسی طرح حمل نہ ہو اور محض خاوند سے خرچہ لینے کیلئے کہہ دے تو یہ بھی ناجائز ہے
۸:۔ ایک یا دو طلاقوں کی صورت میں خاوند رجوع کر سکتا ہے۔
آگے خاوندوں کو سمجھایا کہ بات بات پر طلاق نہ دیا کرو۔ عورتوں کے بھی حق ہیں
۹:۔ عورتوں کو بھی سمجھایا کہ مرد کو اللہ نے ایک درجہ فضیلت دی ہے وہ مہر ادا
کرتا ہے خرچہ دیتا ہے یہ اس کی ذمہ داری ہے اس لئے اللہ نے اس کو حق طلاق
بھی دیا ہے تم انکی خدمت کرو، اطاعت کرو تاکہ نوبت طلاق تک نہ پہنچے
۱۰:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں مساوات نہیں مرتبوں میں نے بنایا ہے
اور اس کی حکمت مجھے پتہ ہے
۱۱:۔ اس سے مراد پہلی دو طلاق رجعی ہیں جن کے بعد خاوند رجوع
کر سکتا ہے۔

ف۱: وقفے وقفے سے طلاق دینا بہتر طریقہ ہے تاکہ اس دوران صلح کی صورت پیدا ہو سکے۔ اس طرح طلاق کی دو قسمیں ہیں طلاق احسن اور طلاق حسن۔ طلاق احسن یہ ہے کہ ایک طلاق دے پھر تین ماہ تک انتظار کرے نہ دوسری طلاق کے بعد
اسے طلاق بدعت کہتے ہیں
تین ماہ انتظار کرے اور طلاق حسن یہ ہے کہ ہر مہینہ ایک طلاق دے۔ یک بارگی تین طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے لیکن یہ طریقہ پسندیدہ نہیں۔ ان دو رجعی طلاقوں میں دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ فرمایا اگر ان دو طلاقوں
کے دوران صلح ہو گئی تو رجوع کرکے گھر آباد کر لو ورنہ اچھے طریقہ سے تیسری طلاق دے کر علیحدگی اختیار کر لو ف۲: طلاق دینے یا طلاق کے بعد بیویوں سے مہر کی رقم واپس لینا جائز نہیں ف۳: اگر خاوند ظالم ہے یا بدخو ہے یا کوئی اور وجہ ہے تو
بیوی رقم دے کر جان چھڑا سکتی ہے۔ ان پر کوئی گناہ نہیں ہے ف۴: فرمایا یہ میری مقرر کردہ حدیں اور قانون ہیں تم اپنے پاس سے ان میں کمی بیشی نہ کرو ف۵: اب تیسری طلاق دینے کے بعد پہلے خاوند کیلئے بیوی حرام ہو گئی ہے۔ بیوی دوسرا خاوند کرلے
ف۶: اگر دوسرا خاوند طلاق دے دے تو پھر عدت پوری کرنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح ہو سکتا ہے۔ اس کو فقہ میں حلالہ یا تحلیل کہتے ہیں۔ اس کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ خاوند تیسری طلاق دیتے وقت سوچ لے کہ پھر اس کی بیوی تب ہی بن سکے گی
جب کسی دوسرے کی بیوی بنے وہ اسے طلاق دے یا مر جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس غیرت
میں کہ اسکی بیوی دوسرے کی بیوی بن جائے گی تیسری طلاق دینے سے رک جائے۔
یہاں زوج فرمایا ہے جس کا معنی خاوند ہے اور خاوند تب ہی بنتا ہے جب بیوی
سے مباشرت کرے۔ جب تک دوسرا خاوند اس طلاق شدہ عورت کے ساتھ
ہم بستری نہ کرے گا یہ حلالہ درست نہ ہوگا۔
ف۷: یہ رجعی طلاقوں کی صورت میں ہے کہ عورتوں کو تنگ کرنے کیلئے اور ان کو دکھ
دینے کیلئے رجوع کر کے ان کو نہ روکو۔ یہ ظلم ہے

تَسْرِيحٌۢ بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّآ
چھوڑ دو ساتھ احسان کے ف۱ اور نہیں حلال تمہارے لئے کہ لو تم اسی مال سے
ءَاتَيْتُمُوهُنَّ شَيْـًٔا إِلَّآ أَنْ يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۖ
جو دے چکے ہو بیویوں کو کچھ بھی مگر یہ کہ ڈریں میاں بیوی دونوں کہ قائم نہ رکھ سکیں گے اللہ کی حدوں کو ف۲
فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
اگر تم ڈرو اس بات سے کہ میاں بیوی قائم نہ رکھ سکیں گے اللہ کی حدوں کو تو ان پر گناہ نہیں ہے
فِيمَا ٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ
اسی چیز کے دینے میں جو عورت دے کر اپنی جان چھڑالے ف۳ یہ اللہ کی حدیں ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ ٢٢٩
اور جو کوئی آگے بڑھے گا اللہ کی حدوں سے پس یہی لوگ ہیں ظلم کرنے والے ف۴
فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُۥ مِنۢ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ
پس اگر خاوند نے اسی بیوی کو تیسری طلاق دی اب اسی کیلئے حلال نہیں ہے اس کے بعد یہاں تک کہ وہ بیوی نکاح کرے
زَوْجًا غَيْرَهُۥ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَنْ
دوسرے خاوند کے ساتھ ف۵ اگر وہ دوسرا خاوند اس کو طلاق دے ڈالے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ
يَتَرَاجَعَآ إِنْ ظَنَّآ أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ ۗ وَتِلْكَ
آپس میں رجوع کرلیں اگر جانیں کہ وہ قائم رکھ سکیں گے اللہ کی حدوں کو اور یہ
حُدُودُ ٱللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ٢٣٠ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ
اللہ کی حدیں ہیں جو بیان کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو جاننے والے ہیں ف۶ اور جب طلاق دو تم
ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
عورتوں کو پس وہ پہنچ جائیں اپنی مدت کو پس روکو تم ان کو مناسب طریقے سے
أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا
یا چھوڑ دو تم ان کو مناسب طریقے سے اور تم مت روکو عورتوں کو دکھ دینے کے لئے ف۷

سبق ۱: اسلام سے پہلے طلاق کی کوئی تعداد نہ تھی بلکہ زندگی کا ایک کھیل تھا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے حکم ہیں ان کو مذاق نہ بناؤ سبق ۲۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حقوق بیان فرما کر سمجھایا کہ یہ مسلمانوں کیلئے نعمت ہے کہ ان کو ازدواجی مسائل حل
کرنے کا بہترین طریقہ بتا دیا سبق ۳۔ فرمایا ان قوانین پر عمل میں اللہ سے ڈرو۔ نہ بیویوں کو دھوکہ دو، نہ ان پر ظلم کا ارادہ کرو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتے ہیں۔ طلاق کی صورت میں چونکہ جھگڑا ہو جاتا ہے لڑکی والے غصہ میں ہوتے ہیں آگے ان کو سمجھایا
سبق ۴۔ طلاق رجعی کی صورت میں اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو لڑکی والے ضد نہ کریں۔ اسی طرح طلاق کی صورت میں بھی رکاوٹ نہ ڈالیں سبق ۵۔ فرمایا میری بات مانو گے تو فائدہ ہوگا۔ اگر کہیں اور سے نکاح کروگے تو پتہ نہیں وہ کیسا ہو۔
آگے فرمایا کہ اگر صلح کی کوئی صورت نہیں ہو سکی طلاق ہوگئی تو دودھ پیتے بچوں کا کیا ہوگا۔ اس کا بھی حکم واضح فرما دیا سبق ۶۔ اولاد تو خاوند کی شمار ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے نفسیاتی طور پر ماں کو سمجھایا کہ یہ تیری اولاد ہے اسے پورے دو سال
اپنا دودھ پلاؤ۔ موجودہ دور میں یہ بڑا برا رواج ہے مائیں اپنے
بچوں کو دودھ نہیں پلاتیں۔ حضورؐ نے فرمایا جو بچہ اسی وجہ سے مر جائے
کہ ماں نے دودھ نہیں پلایا تو وہ ماں قاتلہ شمار ہوگی۔ فرمایا دو سال
دودھ پلائیں اگر والدین کا ارادہ ہو لیکن اگر پہلے چھڑانا چاہیں تو اجازت ہے
سبق ۷۔ اگر طلاق کے بعد ماں بغیر معاوضہ کے نہیں پالنا چاہتی تو والد کو چاہیے
کہ اسے خرچ دے اور کپڑے دے یہ اس کی ذمہ داری ہے۔

لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ

تاکہ تم ان پر زیادتی کرو اور جو کوئی کرے گا یہ کام پس وہ ظلم کر رہا ہے اپنے آپ پر

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

اور مت بناؤ اللہ کے حکموں کو ٹھٹھے میں اڑانے والے سبق ۱ اور یاد کرو تم اللہ کا وہ احسان

عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ

جو اس نے تم پر کیا اور جو اتارا تم میں اسی کتاب کو اور دین کی سمجھ کو

يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

اللہ سمجھاتا ہے تمہیں اسی کتاب کے ساتھ سبق ۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو

عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ ع ۲۹ ۱۳

جاننے والا ہے سبق ۳ اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پس وہ قریب ہو جائیں اپنی عدت کے

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

پس مت روکو ان کو اس بات سے کہ وہ نکاح کریں اپنے پہلے خاوندوں کے ساتھ اگر وہ راضی ہو جائیں

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

آپس میں مناسب طریقے سے سبق ۴ یہ بات سمجھائی جاتی ہے اس آدمی کو جو

مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى

تم میں سے ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ بات بڑی ستھری ہے

لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾

تمہارے لئے اور بڑی پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے سبق ۵

وَالْوٰلِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ

مائیں دودھ پلائیں اپنی اولاد کو دو سال پورے اس آدمی کیلئے جو چاہتا ہو کہ

يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

دودھ کی مدت پوری کرے سبق ۶ اور باپ کے ذمے ان کی روزی ہے اور ان کا لباس ہے مناسب طریقے سے سبق ۷

سہ ۱:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ طلاق کے بعد بیوی بچے کو نہ پالنے پر بضد نہ ہو اور والد بیوی کی مخالفت پر اس کے حوالے نہ کرنے پر بضد نہ ہو بلکہ بچے کی بھلائی کو پیش نظر رکھا جائے ضد چھوڑ دیں۔ اگر باپ غریب ہے ماں دودھ پلانے کا زیادہ معاوضہ نہ مانگے باپ صاحب استطاعت ہے تو ماں سے مفت بچے کو نہ پلوائے اسے ذرا بالا نہ باپ پر ظلم کر دے نہ ماں پر بلکہ مناسب طریقے سے حل ہو سہ ۲:۔ اگر طلاق کے بعد خاوند مر گیا تو اس کے وارثوں کے ذمہ ہے کہ وہ ماں کو خرچ دیں

سہ ۳:۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ماں باپ دونوں دودھ چھڑانا چاہیں تو جائز ہے مثلاً ماں اگر بیمار ہے اسی طرح حضور انورﷺ نے فرمایا سوتیلی ماں کا دودھ بچے کو نہ پلواؤ بچہ بھی سوتیلی بن جائیگا۔ آگے فرمایا بچے کو کسی اور عورت کا دودھ دلاؤ

سہ ۴:۔ رضاعت اسلام میں جائز ہے اگر وہ عورت معاوضہ مانگے تو اس کو دو سہ ۵:۔ فرمایا ان سارے کاموں میں اللہ سے ڈرتے رہو اس کے حکموں کی پیروی کرو۔ یہ تو طلاق کے مسئلے ہو گئے اب آگے بیوہ عورتوں کی عدت بیان فرمائی

اس صورت میں عدت کی دو قسمیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ بیوہ خاوند کے مرنے کے بعد چار ماہ دس دن دوسرا نکاح نہیں کر سکتی لیکن اگر حاملہ ہو تو بچے کے پیدا ہونے تک اس کی عدت ہے یہ صورت سورۃ طلاق میں بیان فرمائی گئی ہے۔

سہ ۶:۔ یہ خاوند کے مرنے کے بعد سوگ کی مدت ہے۔ اس میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ اس عرصہ میں حمل کا پتہ چل جائیگا اور وراثت کے احکام بھی بدل جائیں گے اسلئے کہ چار ماہ دس دن بعد بچے میں روح پیدا ہو جاتی ہے

سہ ۷:۔ عدت کے بعد اور نکاح کی بات کرنا یا پوچھنا جائز ہے۔ اشارہ کنایہ کر سکتے ہیں کہ بچوں کو کون پالے گا وغیرہ

سہ ۸:۔ اگر تم دل میں اس بیوہ سے نکاح کا خیال کرو تو یہ گناہ نہیں یا مسئلہ سمجھانے کیلئے اشارے میں بات کرو تو گناہ نہیں

سہ ۹:۔ چوری چھپے ان سے یہ باتیں کرنا یا وعدہ لینا صحیح نہیں۔ اگر لوگوں کو معلوم نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ

نہیں تکلیف دی جاتی کسی بھی انسان کو مگر اتنی ہی جتنی اسکی طاقت ہو دکھ نہ دیا جائے کسی بھی ماں کو اسکے بیٹے کی وجہ سے اور نہ کسی باپ کو

لَّهُۥ بِوَلَدِهِۦ ۚ وَعَلَى ٱلْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن

اسکی اولاد کی وجہ سے سہ۱ اور وارث کے ذمہ بھی اسی طرح کا خرچ لازم ہے سہ۲ پس اگر میاں بیوی دونوں دودھ چھڑانا چاہیں

تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن

اپنی خوشی سے اور اپنے مشورے سے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے سہ۳ اور اگر تم چاہو کہ

تَسْتَرْضِعُوٓا أَوْلَٰدَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ ءَاتَيْتُم

کسی اور کا دودھ پلواؤ اپنی اولاد کو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے جب تم حوالے کر دو ان عورتوں کے جو تم نے فیصلہ کیا ہے

بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٣﴾

مناسب طریقے سے سہ۴ اور اللہ سے ڈرتے رہو یہ جان لو کہ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے سہ۵

وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ

اور وہ لوگ جن کو وفات دی جائے تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیویوں کو وہ انتظار کریں اپنی جانوں کے ساتھ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

چار ماہ اور دس دن سہ۶ جب وہ پہنچ جائیں اپنی عدت کو پس کوئی گناہ نہیں ہے تم پر

فِيمَا فَعَلْنَ فِىٓ أَنفُسِهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾

ان باتوں میں جو انہوں نے سوچا ہے اپنے بارے میں مناسب طریقے سے اور اللہ تمہارے عملوں سے پورا باخبر ہے سہ۷

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ

اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس صورت میں کہ تم اشارہ کرو اس بات کیساتھ عورت کے ساتھ نکاح کرنے کیلئے یا تم چھپاؤ اس بات کو

فِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ

اپنے دلوں میں سہ۸ اللہ کو معلوم ہے تم ان کا ذکر کرو گے لیکن ان سے کوئی وعدہ نہ لو

سِرًّا إِلَّآ أَن تَقُولُوا۟ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا۟ عُقْدَةَ ٱلنِّكَاحِ

چوری چھپے سے مگر یہ کہ ان سے کہو بات مناسب طریقے سے سہ۹ اور مت ارادہ کرو نکاح کی گرہ باندھنے کا

ف۱ :- عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کر سکتے ہو پہلے نہیں - ف۲ :- فرمایا میرے حکموں کی نافرمانی نہ کرو - میں دلوں کے بھید بھی جانتا ہوں - ان حکموں پر دل کی خوشی سے عمل کرو

ف۳ :- یہاں سے نکاح کے دوسرے حکم کا بیان فرمایا اور وہ حق مہر ہے - یہاں پہلی صورت بیان فرمائی کہ نکاح ہوا مگر حق مہر بھی مقرر نہ ہوا اور نہ خلوتِ صحیحہ ہوئی - خلوتِ صحیحہ سے یہ مراد ہے کہ میاں بیوی ایک ایسے مکان میں جمع ہو جائیں جہاں کہ خاوند وظیفۂ زوجیت ادا کر سکتا ہو کوئی شرعی ، اخلاقی یا طبعی رکاوٹ نہ ہو مگر خاوند نے اپنا حق ادا نہ کیا ہو - اس صورت میں اگر طلاق دی تو اب مرد صرف ایک جوڑا کپڑوں کا اپنی حیثیت کے مطابق دے گا

ف۴ :- یہ دوسری صورت ہے کہ نکاح ہوا مہر بھی مقرر ہوا لیکن خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی تو آدھا مہر لینا عورت کا حق ہے - دوسری جگہ سورۃ احزاب میں ہے کہ اس صورت میں عورت پر عدت لازم نہیں ہے -

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ

یہاں تک کہ پہنچ جائے لکھا ہوا حکم اپنی مدت کو¹ اور جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ

۳۰ ع ۱۴ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾

تمہارے دلوں میں ہے پس اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو² اور جان لو اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا ہی بردبار ہے

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر طلاق دو تم بیویوں کو اس سے پہلے کہ تم نے ان کو ہاتھ بھی نہ لگایا ہو اور

تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ

مقرر نہ کیا ہو ان کیلئے مہر بھی اور ان کو ضروری سامان دیدو مالدار پر اسکی حیثیت کے مطابق ہے اور

عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

غریب پر اسکی حیثیت کے مطابق ہے یہ سامان دو دستور کے مطابق یہ بات لازم ہے نیکی کرنے والوں کیلئے³

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ

اگر تم طلاق دو ان عورتوں کو اس سے پہلے کہ تم نے ہاتھ بھی لگایا ہو اور تم مقرر کر چکے ہو

لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا

ان کیلئے کچھ مہر⁴ پس آدھا مہر دینا چاہئے یعنی اسی مہر کا جو تم مقرر کر چکے ہو مگر وہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ معاف کر دے

الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ

جس کے ہاتھ گرہ ہے نکاح کی⁵ اور اگر تم معاف کر دو گے اے مردو! یہ بات زیادہ قریب ہے پرہیزگاری کے

لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

اور مت بھلا دو تم آپس میں ایک دوسرے کے احسان کو⁶ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ

حفاظت کیا کرو سب نمازوں کی⁷ اور خاص کر درمیانی نماز کی⁸ اور کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے

قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا

سامنے عاجزی کرتے ہوئے پس اگر ڈر ہو تم کو کسی سے تو پیدل ہی پڑھ لیا کرو یا سواری پر پڑھ لو پس جب تم امن میں ہو جاؤ پس تم یاد کرو

ف۵ :- اگر عورت یا اس کا ولی مہر معاف کر دے تو بھی ٹھیک ہے

ف۶ :- اگر مرد نے بوقت نکاح مہر ادا کر دیا تھا تو بہتر ہے کہ آدھا مہر واپس نہ لے - اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے اسی لئے معاف کر دینے کی ترغیب دی - ویسے بھی مرد کو چونکہ عورت پر فضیلت ہے اور طلاق سے عورت رنجیدہ ہوتی ہے اسلئے مرد کو چاہیئے کہ اس پر یہ احسان کرے - اس عمل پر اجر و ثواب ملنے کی امید ہے

ف۷ :- ازدواجی تعلقات کے احکام کے درمیان اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم فرمایا شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ یہ تعلقات ایسی معاشرے اور خاندانوں میں خراب ہوتے ہیں جہاں شیطانی اثرات زیادہ ہوں اور ایسے واقعات سے بڑا خوش ہوتا ہے اسلئے شیطانی اثر سے بچنے کیلئے نماز کی پابندی ضروری ہے

ف۸ :- اس سے مراد نماز عصر ہے اسکی خصوصیت کی وجہ ایک تو یہ ہو سکتی ہے کہ یہ دوسری نمازوں سے چھوٹی ہے دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مردوں عورتوں سب کیلئے یہ وقت مصروفیت کا ہوتا ہے اسلئے زیادہ تاکید فرمائی اور تیسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ گھروں میں عموماً جھگڑے اسی وقت شروع ہوتے ہیں اگر میاں بیوی اس وقت کی نماز ادا کریں گے تو اس کی برکت سے جھگڑے نہیں ہونگے -

س۱:- اس آیت میں نماز خوف کا ذکر ہے جو دوران جنگ یا جنگل میں سفر شروع کرے اور دشمن کا یا کسی درندے کا خطرہ پیدا ہو تو نماز جس طرح بھی ادا کر سکے پوری کرے اور جب خطرہ نہ رہے تو پھر اسی طرح نماز پڑھے
س۲:- اس آیت میں بھی عورتوں کے حقوق بیان فرمائے کہ مرنے والا اپنی بیوی کیلئے ایک سال کیلئے ضروری خرچ کی وصیت کر دے اور ایک سال تک اسے زبردستی گھر سے نہ نکالیں۔ چونکہ اسلام سے پہلے ایسی عورتوں کو ایک سال گھروں میں بند رکھتے تھے اسلئے آگے فرمایا کہ اگر وہ اپنی مرضی سے جانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں س۳:- اب یہ حکم منسوخ ہے اسلئے کہ اسلام میں عورت کا خاوند کے ترکہ میں سے حصہ مقرر کر دیا گیا ہے اسی طرح عدت کی مدت بھی متعین کر دی گئی ہے س۴:- طلاق کے احکام کا یہ آخری حکم ارشاد فرمایا کہ مطلقہ عورتوں کو کم از کم ایک جوڑا کپڑوں کا دیدیا کرو۔ یہ مستحب ہے س۵:- اللہ کے یہ احکام سمجھنے ضروری ہیں۔
اب تک جتنے عقائد، عبادات، معاشرتی تعلقات، ازدواجی معاملات وغیرہ بیان ہوئے ہیں یہ سب شریعت ہے اور شریعت کے نفاذ کیلئے اپنا آزاد ملک ہونا ضروری ہے اور اس کیلئے مالی، جانی جہاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے جہاد کے دو قصے بیان فرمائے ہیں اور سمجھایا کہ جہاد وہی کر سکتا ہے جو موت سے نہ ڈرے۔

اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
اللہ کو جیسا سکھایا اس نے تم کو جو تم نہیں جانتے تھے س۱ اور وہ لوگ جن کو وفات دی جائے

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى
تم میں سے اور چھوڑ جائیں وہ بیویاں ان کو وصیت کرنی چاہیے اپنی بیویوں کیلئے ضروری خرچ کی ایک

الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا
سال تک گھر سے باہر نہ نکلنے کی س۲ پس اگر وہ خود نکل جائیں تو کوئی گناہ نہیں تم پر اس بات میں جو

فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾
کی ان عورتوں نے اپنے حق میں مناسب طریقے سے س۳ اور اللہ غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾
اور ہر طلاق والی عورت کے لئے ضروری خرچ ہے دستور کے مطابق یہ بات لازم ہے پرہیزگاروں پر س۴

۳۱ ع ۱۵ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ ع
اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے حکموں کو تاکہ تم بات کو سمجھو س۵

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ
کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جو نکل گئے اپنے گھروں سے حالانکہ وہ کئی ہزار تھے موت کے ڈر سے س۶

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۟ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى
ان سے فرمایا اللہ نے مر جاؤ پھر ان کو زندہ فرمایا س۷ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
لوگوں پر لیکن بہت لوگ اسی قدر نہیں کرتے س۸ اور لڑو تم اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ
اور جان رکھو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے س۹ وہ کون ہے جو قرض دے اللہ کو

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ
قرض ساتھ اخلاص کے پس دگنا کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے کئی گنا زیادہ کرنا س۱۰ اور اللہ ہی تنگی کرنے والا ہے اور کھولنے والا ہے

س۶:- بنی اسرائیل کے دور میں ایک علاقے میں طاعون پھیل گیا تو ہزاروں لوگ شہر سے نکل گئے حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی جگہ کوئی وبا پھیل جائے تو وہاں کے لوگ باہر نہ جائیں اور باہر کے لوگ اندر نہ آئیں۔
س۷:- وہ لوگ ایک جنگل میں چلے گئے وہاں ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مر جاؤ چنانچہ ان پر موت آگئی پھر کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرما دیا
س۸:- فرمایا جہاد کا حکم بھی تم پر مہربانی ہے۔ جہاد کرو گے تو باقی رہ سکو گے
س۹:- اللہ کی راہ میں لڑو لیکن سچے دل سے۔ اسلئے کہ میں دل کی نیتوں کو جانتا ہوں۔ خالی دعوے نہ کرو عملاً بھی جہاد کرو۔
س۱۰:- اور جہاد کیلئے سامان جنگ بھی ضروری ہے اس کیلئے مالی جہاد بھی کرو۔ قرض حسنہ کا مطلب ہوتا ہے جس میں دنیاوی فائدہ نہ ہو۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ آخرت میں اتنا بڑھا کر دیں گے جو تم یہاں سوچ بھی نہیں سکتے

ٹ ١:۔ رزق کی کشائش اور تنگی اللہ کے اختیار میں ہے۔ فرمایا تم آخر میں میرے پاس ہی آ ؤ گے اور سب مال و دولت دنیا میں رہ جائے گا۔ آگے بنی اسرائیل کا جہاد کے سلسلہ میں قصہ بیان فرمایا

ٹ ٢:۔ بنی اسرائیل بڑی عجیب قوم تھی یوسفؑ کے زمانے میں مصر کی حکومت دی۔ نافرمانیاں کیں فرعونی ان پر مسلط ہوگئے۔ پھر موسیٰؑ کے دور میں خدا نے فرعونیوں کو غرق کر دیا ان کو فلسطین کی حکومت مل گئی۔ پھر شرمستیاں تو ان پر جالوت کی قوم عمالقہ مسلط ہوگئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت اشمویلؑ کو مبعوث فرمایا تو بنی اسرائیل نے ان سے کہا کہ خدا سے دعا کریں اور ہمارا کوئی بادشاہ مقرر کریں ہم لڑیں گے اپنے امیر کے ماتحت۔

ٹ ٣:۔ سوچ لو ہو سکتا ہے حکم ہو جائے تو تم بہانے بنانے لگو ٹ ٤:۔ جب حکم آ گیا تو کہنے لگے یہ تو سچ بن گیا ہم نے تو ویسے بات کی تھی۔ اب بہانے بنانے لگے۔ ستر ہزار آدمیوں میں سے صرف تین سو تیرہ رہ گئے باقی بھاگ گئے

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ

اور اُسی کی طرف سب لوٹائے جاؤ گے ٹ ١ کیا نہیں دیکھا تو نے ایک گروہ کی طرف بنی اسرائیل میں سے موسیٰؑ کے بعد ٹ ٢

مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ

جب کہا انہوں نے اس وقت کے اپنے نبی کو آپ مقرر کریں ہمارے لئے کوئی بادشاہ تاکہ ہم لڑیں اللہ کی راہ میں

وقف لازم

اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ

کہا نبیؑ نے کیا نہیں ہو سکتا اگر تم پر لکھا گیا اللہ کی راہ میں لڑنا کہ تم نہ لڑو ٹ ٣

قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ

کہنے لگے ہمیں کونسی رکاوٹ ہے کہ ہم نہ لڑیں گے اللہ کی راہ میں حالانکہ ہمیں نکالا گیا

دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا

اپنے گھروں سے اور ہم سے چھینے گئے ہمارے بیٹے پس جب لکھا گیا ان پر (اللہ کی راہ میں) لڑنا وہ پیٹھ دے گئے مگر بہت تھوڑے

مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ

ان میں سے ٹ ٤ اور اللہ خوب جانتا ہے ایسے ظالموں کو ٹ ٥ اور کہا ان سے ان کے نبی نے بیشک اللہ تعالیٰ نے

قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ

مقرر کیا تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ تمہارا کہنے لگے کیسے ہوگی اس کیلئے سرداری

عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ

ہم پر حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں اس قیادت کے اُس سے اور نہیں دیا گیا اس کو زیادہ مال سے ٹ ٦

قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ

کہا نبیؑ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا طالوت کو تم پر اور بڑھا دی اس کیلئے بڑی وسعت اس کے علم میں اور

الْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾

اسکے جسم میں اور اللہ دیتا ہے اپنا ملک جس کو بھی چاہتا ہے اللہ بڑی وسعت والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے ٹ ٧

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ

اور کہا ان کے نبی نے ان سے اس کی بادشاہی کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آ جائیگا تمہارے پاس وہ لکڑی کا صندوق جس میں

ٹ ٥:۔ فرمایا میں جانتا تھا اسی لئے میں نے حکم نہیں دیا لیکن یہ بار بار مانگتے تھے اسلئے حکم آ گیا۔ تو پھر انہوں نے کیا کیا؟

ٹ ٦:۔ جب نبیؑ نے طالوت کو ان کا امیر مقرر کر دیا اسلئے کہ امیر کے بغیر تو جہاد نہیں ہو سکتا اس میں سب سے ضروری چیز اطاعت امیر ہوتی ہے۔ تو پہلے وہ اس بات پر اڑ گئے کہ ایک غریب چرواہے کو کیوں ہمارا امیر بنا دیا ہے اس امارت کے حقدار تو ہم مالدار لوگ تھے۔

ٹ ٧:۔ انکے اعتراض کے جواب میں نبی علیہ السلام نے چند باتیں فرمائیں پہلی بات یہ کہ ان کو اللہ نے چنا ہے یہ اسکا فیصلہ ہے اس پر اعتراض نہ کرو دوسرا یہ کہ اُسے اللہ نے جنگ کا علم دیا ہے وہ علم حرب میں ماہر ہے اور تیسرا یہ کہ اس کا جسم بڑا مضبوط اور رعب والا ہے۔ یہ اللہ کا انتخاب ہے وہ جسے چاہے سرداری دے اسکا علم وسیع ہے۔ آگے فرمایا اگر یہ بھی نہیں مانتے ہو تو پھر ایک اور بات بتاتا ہوں

س۱: طالوت کی بادشاہی کی ایک نشانی یہ ہے کہ تابوت سکینہ جو تم سے گم ہو گیا تھا وہ میدان جنگ میں فرشتے لاکر دیدیں گے۔ تابوت سکینہ ایک لکڑی کا صندوق تھا جس میں تبرکات تھے اور اس کے واسطے سے بنی اسرائیل
مشکلات میں دعا کرتے تھے۔ اسی صندوق میں موسیٰ کے عصا کے ٹکڑے جو تیاہ جنگ کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے اور کچھ کپڑے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تبرکات کو توسل بنانا جائز ہے۔ چنانچہ وہ تابوت انہی
میدان جنگ میں پہنچا دیا گیا ایک بیل گاڑی پر جسے چلانے والا کوئی نہ تھا۔ یہ نشانی دیکھ کر وہ مان گئے۔ س۲: جب طالوت لشکر کو لے کر نکلے تو ان کو آزمایا تاکہ انکی فرمانبرداری کا پتہ چل جائے۔ سامنے دریا تھا
جس کے دوسری کنارے پر جالوت کا لشکر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان سے کہو کہ اس دریا سے پانی نہ پینا جو پانی پئے گا وہ میرے لشکر سے خارج ہے۔ شاید یہ حکمت تھی کہ پیٹ بھر کر پانی پی لیا تو دوڑ نہ سکیں گے۔ دشمن میں
تو دوڑنا پڑتا ہے۔ س۳: کہ تفسیروں میں ہے کہ صرف ۳۱۳ رہ گئے جنہوں نے پانی نہیں پیا۔ پانی پینے والے بزدل ہو گئے۔ س۴: جب لشکر آمنے سامنے ہوئے تو ان بزدلوں نے کہا ہم تو نہیں لڑ سکتے جالوت اور اس
کے لشکر کے ساتھ لیکن ان متقی ہوشیار نے کہا ہم لڑیں گے۔ اللہ کی
مدد ہمارے ساتھ ہوگی

س۵: ان جو انمردوں نے میدان جنگ میں پہنچ کر اللہ سے یہ دعا کی
میدان جنگ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے
س۶: خدا پر اعتماد تھا اللہ نے فتح دیدی جالوتیوں کو شکست ہوئی۔

سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ

اطمینان ہے تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے اور جس میں باقی بچی ہیں ان چیزوں میں سے جو چھوڑ گئے موسیٰ کے گھر والے اور ہارون کے گھر والے

٣٢ ع ٦ ١٦ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

اُسے اٹھا کر لادیں گے فرشتے س۱ بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم یقین والے ہو

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ

پس جب نکلا طالوت فوجوں کو لے کر کہنے لگا بیشک اللہ تعالیٰ ہمیں آزمانے والا ہے اس دریا کے پانی سے س۲

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ

پس جو کوئی پانی پی لے گا اس دریا کا وہ مجھ سے نہ ہوگا اور جو نہ چکھے گا اس پانی کو پس وہ مجھ سے ہوگا مگر جو کوئی

اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ

ایک چلو پانی بھر لے ایک ہاتھ سے پس سب نے وہ پانی پی لیا مگر تھوڑے سے ان میں سے رہے س۳ پس جب پار نکلے اس

هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ

دریا سے طالوت اور وہ لوگ جو اسکے ساتھ ایمان لائے تھے ہوکر کہنے لگے آج ہماری طاقت نہیں ہے جالوت کے ساتھ اور اسکی فوجوں کیساتھ لڑنے کی

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ

کہا ان لوگوں نے جن کو یقین تھا کہ وہ ملنے والے ہیں اپنے اللہ سے کئی بار یوں ہوا ہے کہ تھوڑی سی جماعت

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا

غالب آجاتی ہے بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے س۴ اور جب

بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ

سامنے ہوگئے جالوت کے اور اس کی فوجوں کے یوں کہنے لگے اے ہمارے رب! ڈال دے ہم پر صبر کو اور ثابت رکھ

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ ؕ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ قف

ہمارے قدم اور ہماری مدد فرما کافر قوم کے مقابلے میں س۵ پس شکست دے ڈالی انہوں نے جالوتیوں کو اللہ کے حکم سے س۶

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا

اور قتل کر ڈالا داؤد نے جالوت کو اور دی اللہ نے داؤد کو بادشاہی بھی اور نبوت بھی اور سکھایا ان چیزوں سے

سر۱ ۔ داؤد علیہ السلام کو ابھی نبوت نہیں ملی تھی آپ بڑے خوبصورت اور بہادر جوان تھے وہ بھی لشکر میں شامل تھے انہوں نے جالوت کی زرہ بھی توڑ ڈالی اور اس کو قتل کر دیا اسطرح طالوت کو فتح حاصل ہوئی ۔
طالوت کی ایک ہی لڑکی تھی وہ اس نے داؤدؑ کے نکاح میں دیدی ۔ طالوت کا بیٹا کوئی نہیں تھا چنانچہ اس کے بعد فلسطین کی حکومت حضرت داؤد علیہ السلام کو مل گئی ۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے نبوت بھی دیدی
اور معجزہ بھی دیدیا کہ آپ کے ہاتھ میں لوہا موم ہو جاتا ۔ سر۲ ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جہاد کا فائدہ بتایا کہ اگر ایک ہی شخص یا خاندان یا فرقہ حکمران رہے اور کوئی اس کا مقابلہ کر کے ہٹانے والا نہ ہو تو زمین
شر و فساد کا سرچشمہ بن جائے گی اور تباہ ہو جائے گی ۔ لیکن یہ اللہ کا فضل ہے کہ جہاد کی وجہ سے ظالموں کو مٹا دیتا ہے سر۳ ۔ فرمایا یہ تاریخی کہانیاں نہیں بلکہ اللہ کی آیتیں ہیں اور حق پر اللہ کی آیتیں
نازل ہوئی ہیں یہ اللہ کے رسول ہیں یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ

جو چاہا اللہ نے سر۱ اگر نہ ہٹاتا اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے سے تو تباہ ہو چکی ہوتی

الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ آيَاتُ

یہ زمین لیکن اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے تمام جہان والوں پر سر۲ یہ آیتیں ہیں

اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

اللہ کی جو ہم پڑھتے ہیں آپ پر ٹھیک ٹھیک بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں سر۳

ف۱: پہلی آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو ارشاد فرمایا کہ آپ کو سابقہ قوموں کے جو حالات ہم بتا رہے ہیں اسلئے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضورؐ کی شان بیان فرما رہے ہیں کہ اللہ کے رسولوں میں نبوت کو سب
کی مشترک ہے لیکن درجے مختلف ہیں ف۲: اس سے مراد موسیٰؑ ہیں ف۳: اس سے مراد حضور انورؐ کی ذات عالی ہے۔ آپکے درجات سب سے بلند ہیں ف۴: حضرت جبرائیل امین ہر وقت عیسیٰؑ کے ساتھ رہتے تھے آپکی حفاظت کرتے تھے
ف۵: اس آیت میں اشارۃً ہر ایمان لانے کی برکت اور نہ لانے کا نقصان بیان فرمایا کہ اگر ایمان لاتے تو یہ آپس میں جنگ و جدال نہ ہوتا لیکن اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ مخلص اور نافرمان ظاہر ہو جائیں
ف۶: پچھلے رکوع میں بدنی جہاد کا ذکر تھا یہاں مالی جہاد کی ترغیب دی گئی اور آخرت کی کیفیت بتائی کہ یہ مال وہاں کام نہ آئیگا ف۷: شفاعت کی یہ نفی کافروں کیلئے ہے۔ مسلمانوں کیلئے تو حضور انورؐ، اولیائے کرامؒ اور چھوٹے بچے
سفارش کریں گے۔ آگے فرمایا جو اللہ کے نام پر خرچ کرنے کا حکم ہے اس کی عظمت کیا ہے۔ ف۸: قیوم کا معنیٰ ہے سہارا دینے والا۔ اللہ کسی سہارے کا محتاج نہیں بلکہ ساری کائنات اسکی محتاج ہے ف۹: خدا تھکتا نہیں کہ اونگھے یا سوئے
ف۱۰: پچھلی آیت میں شفاعت سے مراد مجرموں کی سفارش تھی وہ تو کوئی بھی نہیں
کر سکتا کہ انہوں نے جرم نہیں کیا اسلئے کہ اللہ تو ہر چیز جانتے ہیں۔ یہاں
طلب رحمت کی شفاعت مراد ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی
کہ اے اللہ گناہگار تو ہیں مگر آپ رحم فرمائیں معافی فرما دیں
ف۱۱: کُلّی علم تو اللہ کو ہے باقی اس میں سے جس کو چاہے جتنا دیدے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ
یہ جو اللہ کے رسول ہیں ان میں سے فضیلت دی ہم نے بعض کو بعض پر ف۱ ان میں سے کوئی تو
مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۚ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
وہ ہیں جن کے ساتھ کلام کی ف۲ اور بلند کئے اللہ نے بعض نبیوں کے درجے بہت ہی ف۳ اور دیئے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
کھلے کھلے معجزے اور ان کو طاقت دی پاک روح کے ساتھ ف۴ اور اگر اللہ چاہتا تو نہ لڑتے وہ لوگ جو
مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
ان نبیوں کے بعد ہیں اس کے بعد کہ آچکے ان کے پاس کھلے کھلے حکم مگر انہوں نے آپس میں اختلاف کیا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا
ان میں سے کوئی تو ایمان لے آیا اور ان میں سے کوئی کافر رہا اور اگر اللہ چاہتا تو یہ نہ لڑتے
ع ۳۳ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا
لیکن اللہ تعالیٰ کر لیتا ہے جو چاہتا ہے ف۵ اے ایمان والو! خرچ کرو اس چیز سے
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا
جو ہم نے تم کو دی ہے ف۶ اس دن کے آنے سے پہلے کوئی سوداگری نہ ہو سکے گی اس دن نہ کوئی دلی دوست کام آئیگا اور
شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ
نہ کوئی سفارش ف۷ اور کافر لوگ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں اللہ ہی معبود برحق ہے اس کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے ہمیشہ سے ہے
الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۗ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
ہمیشہ رہیگا دوسروں کو تھامنے والا ہے ف۸ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ ہی نیند ف۹ اسی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو
الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
زمین میں ہے وہ کون ہے جو سفارش کر سکے اللہ کے سامنے سوا حکم اللہ تعالیٰ کے ف۱۰ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ پہلے
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا
بھیجتے ہیں اور جو پیچھے چھوڑ کر جاتے ہیں اور نہیں گھیر سکتے (دنیا والے) کچھ بھی اللہ کے علم سے ف۱۱ مگر وہی جو

ف۱:۔ کرسی سے مراد اللہ کی حکومت ہے ف۲:۔ فرمایا اللہ نے ساری باتیں بتا دی ہیں۔ اب کوئی عمل کرے گا تو اپنے فائدے کیلئے۔ دین کے قبول کرنے کیلئے تو کسی پر جبر نہیں لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد کچھ پابندیاں ضرور ہوں گی۔
ف۳:۔ پہلے شیطان کا انکار کرے گا پھر اللہ پر یقین رکھے گا تو گویا اس نے مضبوط کنڈے کو پکڑ لیا ہے۔ پھر روشنی کیسے ہوگی؟ ف۴:۔ ظلمات سے مراد کفر اور نور سے مراد ایمان ہے۔ جو ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار کریں گے وہ دوزخی ہیں
فرمایا ایمان کی روشنی ان کو ملے گی حق کی رہنمائی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ آگے اللہ تعالیٰ تین واقعات بیان فرماتے ہیں کہ اللہ پر یقین رکھنے والے روشنی میں رہتے ہیں انہوں نے اس کو روشنی سمجھا اور خدا کے منکر اندھیروں میں رہتے ہیں
ف۵:۔ اس سے مراد نمرود ہے جس کو خدا نے بادشاہی دی اس پر احسان کیا اور وہ بجائے شکر ادا کرنے کے باغی بن گیا۔ اقتدار، اختیار اور مال انسان کو اکثر باغی بنا دیتا ہے۔ نمرود نے ابراہیمؑ سے خدا کے بارے میں جھگڑا شروع کر دیا
ف۶:۔ نمرود نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں یہ کونسی بڑی بات ہے کسی کو پھانسی دیتا ہوں کسی کو چھوڑ دیتا ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ سمجھ گئے یہ بڑا بیوقوف ہے تو پھر اگلی دلیل دی
ف۷:۔ یہ تو نمرود کے بس میں نہیں تھا۔ یہ وہ کیسے کر سکتا تھا۔ وہ لاجواب ہو گیا

شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ
اللہ چاہے گھیر رکھا ہے اللہ کی حکومت نے آسمانوں کو اور زمین کو ف۱ اور نہیں تھکا سکتی اللہ کو حفاظت آسمان اور زمین کی اور
هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
وہی اللہ سب سے بلند ہے، سب سے بڑا ہے کوئی زبردستی نہیں ہے دین کے قبول کرنے میں ف۲ بیشک کھل چکی ہے ہدایت
الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
گمراہی سے اور جو کوئی انکار کر دے گا شیطان کا اور ایمان لائے گا اللہ پر پس وہ تھام لے گا
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾
پختہ کنڈے کو وہ ٹوٹ نہیں سکتا ف۳ اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۬ؕ
اللہ ہی ساتھی ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے اجالے کی طرف
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے ساتھی شیطان ہیں وہ ان کو نکالتے ہیں اجالے سے
ع ۳۴ ۲ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾
اندھیروں کی طرف ف۴ یہی لوگ آگ والے ہیں وہی لوگ آگ میں ہمیشہ رہیں گے
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ
کیا نہیں دیکھا تو نے اس آدمی کو جس نے جھگڑا کیا ابراہیمؑ کے ساتھ ان کے رب کے بارے میں اس وجہ سے کہ اللہ نے اس کو دی تھی
وقف النبی الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا
بادشاہی ف۵ جب کہا ابراہیم نے میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے کہا نمرود نے میں بھی
اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ
زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں ف۶ کہا ابراہیم نے بے شک اللہ تعالیٰ لاتا ہے سورج کو
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ
مشرق کی طرف سے تو اسے لے آ مغرب کی طرف سے پس حیران رہ گیا وہ جو کافر تھا ف۷ اللہ

ف۱ :۔ فرمایا وہ ظالم اندھیرے میں تھا اندھیرے میں ہی رہا۔ اپنی بے لمبی سمجھ جانے کے باوجود ہدایت پر نہ آیا۔ آگے اللہ تعالیٰ چاندنی کی دو اور مثالیں بیان فرماتے ہیں ف۲ :۔ بابل کا ایک ظالم بادشاہ بخت نصر گزرا ہے اس نے بیت المقدس
کے سارے شہر کو جلا دیا تھا تورات کا ایک بھی نسخہ وہاں تھا وہ بھی جلا دیا تھا اور تمام یہودیوں کو گرفتار کر کے لے گیا تھا۔ ساری بستی کھنڈر بن گئی تھی۔ حضرت عزیرؑ کچھ زمانہ بعد وہاں سے گذرے تو بطور تعجب فرمایا
ف۳ :۔ اللہ تو قادر ہے مگر اس کیفیت والی بستی کو کس طرح زندہ کرے گا۔ قدرت تو مسلم ہے زندہ کرنے کی کیفیت کا سوال ہے ف۴ :۔ وہاں ہی موت واقع ہوگئی عزیرؑ پر۔ سو سال تک وہیں پڑے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا
ف۵ :۔ پوچھا کتنی دیر رہے عرض کی میں تو کل ہی آیا تھا۔ سوگیا۔ دن یا آدھا دن رہا ہوں ف۶ :۔ سو سال گذر گئے روٹی پانی ویسا ہی ہے خراب نہیں ہوا ف۷ :۔ سو سال میں موسم تبدیل ہوتے رہے۔ کیفیات بدلتی رہیں لیکن اللہ
کے نبی کے جسم پر کوئی اثر نہیں ہوا کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ یہ حیات الانبیاء کی دلیل ہے۔ اس طرح میں نبیؑ کی روٹی اور پانی بھی محفوظ رہے لیکن گدھے کو اللہ نے موت دیدی تاکہ نبیؑ دیکھیں کہ کتنا عرصہ گذر گیا ہے اور پھر ان کے سامنے
اللہ تعالیٰ نے گدھے کو زندہ کر کے دکھا دیا تاکہ عین الیقین ہو جائے اور
زندہ کر سکنے کی کیفیت بھی دیکھ لیں۔ اب انہیں اللہ تعالیٰ نے روشنی
دکھا دی اور انہوں نے اللہ کی قدرت کا اعلان کر دیا۔
ف۸ :۔ اب دوسرا واقعہ اور مثال ابراہیمؑ کی ہے
ف۹ :۔ انہوں نے بھی کیفیت پوچھی کہ کیا دوبارہ وہی بدن ہوگا یا کوئی
اور بدن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دیکھ کر تسلی کر لے تجربہ کر لے
ف۱۰ :۔ عرض کی میں مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٢٥٨﴾ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ

ہدایت نہیں دیتا ایسے ظالم لوگوں کو ف۱ یا اسی کی طرح جس کا گذر ہوا ایک بستی پر جب وہ

هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

الٹی پڑی تھی اپنی چھتوں پر ف۲ کہا آپنے کیسے زندہ کرے گا اس بستی کو اللہ تعالیٰ اس کے

مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ

مرجانے کے بعد ف۳ پس مردہ رکھا اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک سو سال پھر اس کو اٹھایا ف۴ اور پوچھا کتنی دیر تو رہا

قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ

اس نے کہا میں رہا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ف۵ فرمایا (نہیں) بلکہ تو رہا سو سال

عَامٍ فَانْظُرْ إِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ

پس دیکھ تو اپنے کھانے کو اور پانی کو وہ بدبودار نہیں ہوا ف۶ اور دیکھ تو

إِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى

اپنے گدھے کو (وہ تو گل سڑ گیا ہے) اور تاکہ بنا دیں ہم تجھ کو نشانی لوگوں کے لئے اور دیکھ

الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۖ فَلَمَّا تَبَيَّنَ

اس کی ہڈیوں کو کس طرح ہم ابھارتے ہیں ان کو پھر پہناتے ہیں ان پر گوشت پھر جب ظاہر ہوگیا

لَهُ ۙ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾

اس کے لئے کہا اس نے جانتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ف۷

وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى ۖ قَالَ أَوَلَمْ

اور جب کہا ابراہیمؑ نے ف۸ اے میرے رب! مجھے دکھا دے کس طرح تو زندہ کرے گا مُردوں کو ف۹ کہا اللہ نے کیا

تُؤْمِنْ ۖ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً

تیرا یقین نہیں ہے کہا مجھے تو یقین ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اطمینان حاصل ہو جائے میرے دل کو ف۱۰ کہا اللہ تعالیٰ نے پس تو پکڑ لے چار

مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ

پرندے پھر ان کو ہلا لے اپنے ساتھ پھر رکھ دے ہر پہاڑ پر ان میں سے

سے ۱: چار اسلئے فرمایا کہ انسان چار عناصر سے بنا ہوا ہے ہوا، پانی، مٹی اور آگ ۔ وہ چار پرندے کونسے تھے جن کے مزاج ان عناصر کی طرح مختلف تھے ۔ پرندوں کا اسلئے فرمایا کہ پرندوں کو انسان سے مناسبت ہے
وہ رہتا آسمان میں ہے اور دانہ زمین پر چگتا ہے اور انسان کا بدن خاکی ہے اور روح آسمانی ہے ۔ فرمایا ان پرندوں کو ذبح کرکے خوب قیمہ بنا کر خلط ملط کر دو اور پھر اسی قیمے کو قریب کے پہاڑوں پر
تھوڑا تھوڑا رکھ دو سے ۲: پھر ان کو بلاؤ وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آ جائیں گے ۔ اڑتے ہوئے بھی فرمایا کہ اس طرح شک نہ ہو کہ کوئی اور پرندے اڑ آئے ہیں ۔ سمجھا دیا کہ اللہ تعالیٰ مردہ انسانوں کو بھی اسی طرح
اپنے اصلی بدنوں کے ساتھ زندہ کرکے اٹھائیں گے سے ۳: پچھلے رکوع کی ابتدا میں نمرود کا ذکر فرمایا جو مال کی وجہ سے مغرور ہو گیا جس کا انجام سب کو معلوم تھا اور مشہور تھا ۔ اگلی آیات میں انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت اور

جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ

تھوڑا تھوڑا حصہ ؎۲ پھر تو ان کو بلا آجائیں گے تیرے پاس دوڑتے ہوئے ؎۳ اور جان لے اللہ تعالیٰ غالب ہے

حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۳۵ ع ۳

بڑی حکمت والا ہے ؎۳ ان لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال ؎۴ اللہ کی راہ میں

كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ

اس بیج کی طرح ہے جو اگائے سات بالیں ہر بال میں سو سو دانے ہوں

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ

اللہ اس سے بھی دگنا کر سکتا ہے جس کیلئے بھی چاہے ؎۵ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے وہ لوگ جو

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا

خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں پھر پیچھا نہیں کرتے اس مال کا جو خرچ کیا

مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

احسان جتا کر اور نہ ہی دکھ دے کر ؎۶ ان کیلئے ان کا اجر ہوگا ان کے پالنے والے کے ہاں اور ان پر کوئی خوف نہ ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ

اور نہ وہ غمناک ہوں گے ؎۷ اچھی بات کہہ ڈالنی اور درگذر کر جانا یہ بہتر ہے اس صدقے سے جس کے پیچھے

يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

ستانا ہو ؎۸ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے ؎۹ اے ایمان والو! نہ

تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ

برباد کرو اپنے صدقوں کو احسان جتا کر اور ستا کر اس آدمی کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال

رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ

لوگوں کو دکھانے کیلئے اور ایمان نہیں رکھتا اللہ پر اور آخری دن پر ؎۱۰ اس کی مثال

صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ

اس چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی پڑ جائے پس اس پر زور سے مینہ برسے اور اسے خالی چھوڑ دے ؎۱۱ وہ قادر نہیں ہو سکتے

اس کی شرائط بیان فرمائیں ۔ اسی طرح گزشتہ رکوع میں حیات بعد الموت
کے قصے بیان ہوئے اور یہاں تشبیہ المعقول بالمحسوس سے سمجھایا گیا
سے ۴: پہلی شرط تو یہ ہے کہ اپنے حلال ہوں حرام یا ناحق لیا ہوا مال نہ ہو
حرام مال دینے کے ثواب کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ حلال مال ہو تو اجر کیا ہوگا؟
سے ۵: مثال دی کہ جسطرح گندم کے ایک دانے سے سات سو دانے بن جاتے ہیں
اسطرح ثواب سات سو گنا دیتا ہے ۔ یہ تو کم سے کم ہے اللہ تعالیٰ اس سے
بھی بڑھا سکتے ہیں ۔ جتنی زیادہ خالص نیت ہوگی اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا
اس مثال سے یہ بھی سمجھایا کہ جسطرح دانا زمین کے اندر مٹی میں مل جاتا ہے
پھر زمین سے نکلتا ہے تم بھی قبروں سے زندہ ہو کر نکلو گے ۔ آگے شرطیں
بیان فرمائیں
سے ۶: پہلی شرط یہ کہ اپنا حلال مال ہو دوسری یہ کہ جس کو دیا ہے اس کو نہ
احسان جتاؤ نہ کوئی دکھ دو ۔ اس کو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو ۔
اس طرح اجر کیا ملے گا؟
سے ۷: اس سے مراد یا تو یہ ہے کہ اللہ دنیا میں خوف سے بچائیں گے یا موت کے
وقت خوف نہ ہوگا یا یہ کہ قیامت کے دن فائدہ ہوگا ۔
سے ۸: یا تو دے ہی بہتر اچھے انداز میں معذرت کر لے ۔ دے کر اسے
تکلیف دینے سے انکار کر دینا یا ٹال دینا بہتر ہے
سے ۹: فرمایا میں غنی ہوں مجھے تیرے مال کی ضرورت نہیں اور میں بردبار ہوں
تو تو سائل کے بار بار مانگنے سے تنگ ہو جاتا ہے لیکن تو سوچ خود
مجھ سے کتنی بار مانگتا ہے میں تو کبھی خفا نہیں ہوا ۔
سے ۱۰: دوبارہ ایمان والوں کو خبردار کیا کہ احسان جتا کر اور ستا کر
اپنے صدقے برباد نہ کرو جس طرح ایک ریاکار یا کافر کا صدقہ ضائع
ہو جاتا ہے اور ان کی مثال یہ ہے
سے ۱۱: جسطرح چٹان پر مٹی کو موسلا دھار بارش بہا لے جاتی ہے

سلا :- تو کافروں اور ریاکاروں کی مثال تھی آگے مخلص ایمانداروں کی مثال ہے سٹ :- اس کا مطلب یہ ہے کہ مال خرچ کرے اور دل سے خوشی بھی ہو سٹ :- زمین اچھی ہو آب و ہوا مناسب ہو تو زور دار بارش سے تو دگنا پھل ہوجاتا ہے اور اگر بارش نہ بھی ہو تو صرف شبنم بھی کافی ہو جاتی ہے سٹ :- فرمایا یہ کام صرف اللہ کی رضا کیلئے کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہیں ۔ خاص طور پر صدقہ کیلئے بڑی تاکید فرمائی ۔
سٹ :- بعض لوگوں نے جونکہ کھجوروں، انگور اور باقی پھلوں میں فرق کیا ہے سٹ کہ عرب کھجور اور انگور بطور رزق کے کھاتے ہیں اور پھل بطور تفریح ہوتا ہے سٹ :- اللہ تعالیٰ نے نفسیاتی طور پر سمجھایا کہ ایسا بوڑھا آدمی جو معذور ہو، بچے بھی چھوٹے چھوٹے ہوں جو کام نہ کر سکتے ہوں ان کو پالنا بھی ہو اور باغ کے علاوہ کمائی کا ذریعہ بھی کوئی نہ ہو ۔ اس باغ کے پھل سے سارے سال کا خرچ حاصل ہوتا ہو سٹ :- اس باغ پر آسمانی بجلی پڑے اور وہ جل جائے تو اس بوڑھے کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا قیامت کے دن یہ مصیبت سے بڑھ کر ہو جائیں گے اولاد کام نہ آئیگی تو اس وقت صدقہ فی سبیل اللہ ہی کام آئے گا ۔ اگر ریاکاری وغیرہ سے یہ صدقہ بھی ضائع ہو گیا تو پھر کیا ہوگا ۔ باقی اعمال میں بھی ریاکار کا یہی حال ہوگا ۔

سٹ :- اللہ کے ہاں جو صدقہ قبول ہوتا ہے اس کی ایک اور شرط بیان فرمائی کہ اللہ کے نام پر وہ چیز دو جو بہترین ہو اور دونوں قسم کی نعمتوں میں سے خرچ کرنے کا حکم فرمایا جن کے حاصل کرنے میں انسان کی محنت کا دخل ہو اور وہ بھی جن میں انسان کے اعمال کا دخل ہو جیسا زمین سے غذا اور پھل اگنا ۔ اسی لئے مال میں سے زکوٰۃ اور غلے میں سے عشر کو فرض کیا گیا ۔

عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾

کسی بھی چیز پر ان چیزوں میں سے جو انہوں نے کسب کیا تھا اور اللہ سمجھ نہیں دیتا کافر قوم کو سٹ

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے کے لئے

وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

اور ثابت رہ کر اپنے دلوں میں سٹ اس باغ کی طرح ہے جو ایک ٹیلے پر ہو جس پر زور سے مینہ برسے

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ

پس لائے وہ باغ اپنا پھل دوسروں سے دو گنا زیادہ اگر اس پر نہ برسے زور کا مینہ تو شبنم ہی کافی ہے سٹ اور اللہ تعالیٰ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے سٹ کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی کہ ایک باغ ہو اس کا

نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

کھجوروں کا اور انگوروں کا جس کے نیچے بہتی ہیں نہریں اس کے لئے باغ میں ہر قسم کے

الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاۗءُ ښ فَاَصَابَهَآ

پھل ہوں سٹ اور اسے پہنچ جائے بڑھاپا اور اس کی اولاد چھوٹی ہو سٹ پس آ پہنچی اس باغ پر

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

ایک ہوا جس میں آگ تھی جس نے جلا دیا اس کو سٹ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے

٣٦ ع الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ

اپنی آیتیں تاکہ تم غور کیا کرو اے ایمان والو! خرچ کرو تم اللہ کی راہ میں

طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا

ستھری ان چیزوں کو جو تم نے کمایا اور اس چیز سے جو نکالی ہم نے تمہارے لئے زمین سے سٹ اور مت

تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ

ارادہ کرو کسی ردی چیز کا اسی حال کہ تم خرچ کرنا چاہو حالانکہ نہیں تم لینے والے اس ردی چیز کو مگر یہ کہ

۱:- نفسیاتی طور پر بھی سمجھایا کہ جب تم خود محتاج ہو کر ناقص اور ردی چیز قبول نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ جو غنی اور بے نیاز ہیں وہ ردی چیز کیوں قبول کریں گے۔ اسلئے وہ مال دو جو عمدہ ہو اور بہتر ہو
۲:- اس آیت میں انفاق فی سبیل اللہ میں بڑی رکاوٹ کو بیان فرمایا اور وہ رکاوٹ شیطانی خطرات ہیں۔ شیطان ڈراتا ہے کہ اس طرح غریب ہو جاؤ گے جو تنگ دل ہو اسے یہ راہ دکھاتا ہے اور جسے فراخ دل سمجھتا ہے اُسے خرچ کیلئے بے حیائی کے کام دکھاتا ہے۔ اسی لئے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرے اس کا مال غلط کاموں میں ہی خرچ ہوتا ہے ۳:- فضل کا معنی بڑھی ہوئی چیز ہے اور یہاں مراد دنیاوی زندگی کی وسعت اور مالی نفع کا بڑھنا بھی مراد ہے
اس کا بڑھنا ہے۔ اس طرح صدقے سے دونوں جہانوں کا فائدہ ہے قیامت میں اللہ گناہ بخش دیگا۔

أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾

تم چشم پوشی کر جاؤ اس چیز کے لینے میں [1] اور جان رکھو بے شک اللہ سب سے بے پرواہ ہے سب صفتوں کیساتھ موصوف ہے

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ

شیطان وعدہ کرتا ہے تم کو تنگ دست ہو جانے کا اور حکم دیتا ہے تم کو بے حیائی کا [2] اور اللہ تعالیٰ

يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾

وعدہ کرتا ہے تمہارے ساتھ بخشش کا اپنی طرف سے اور بڑھانے کا [3] اور اللہ بڑی کشائش والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے [4]

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ

دیتا ہے دین کی سمجھ جس کو بھی چاہے اور جس کو دی گئی دین کی سمجھ

أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾

اس کو مل گئی بڑی خوبی [5] لیکن نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو عقل والے ہیں

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ

اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو خیرات کے طور پر یا مانتے ہو کوئی منت

فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٢٧٠﴾

پس بیشک اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے [6] اور یاد رکھو ظالموں کے لئے کوئی بھی مددگار نہیں [7]

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَ

اگر تم کھلے دوگے صدقے پس یہ بہت اچھی بات ہے [8] اور اگر چھپا کر دوگے اور

تُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم

پہنچا دوگے فقیروں کو پس یہ بات بہتر ہے تمہارے حق میں [9] اور دور کر دے گا اللہ تعالیٰ تم سے

مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَّيْسَ

تمہارے گناہوں کو (دونوں صورتوں میں) اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی پوری خبر ہے نہیں

عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا

آپکے ذمے ان کو راہ پر لانا لیکن اللہ تعالیٰ چلاتے ہیں راہ پر جس کو بھی چاہیں [10] اور جو

۴:- یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے دو صفاتی نام واسع اور علیم ارشاد فرمائے کہ وہ رزق بڑھانے کے طریقوں کو بھی جانتا ہے اس کے خزانے وسیع ہیں اور صدقہ دینے والے کی نیت اور اخلاص کو بھی جانتا ہے

۵:- حکمت سے مراد وہ علم ہے جس سے رضائے خداوندی والے کاموں پر عمل کی توفیق حاصل ہو جائے۔

۶:- دل کی محبت سے صدقہ خیرات دینے سے انسان پریشانیوں سے بچا رہتا ہے حدیث ہے الصدقۃ ترد البلاء لیکن اگر تکلیف آجائے تو بھی اکثر لوگ اللہ کے نام کی نذر مان لیتا ہے تاکہ وہ پریشانی دور ہو جائے

۷:- یہاں ظالم سے مراد وہ لوگ ہیں جو نذر مان لیتے ہیں لیکن جب مشکل دور ہو جائے تو نذر کو پورا نہیں کرتے پھر فرمایا اللہ جانتے ہیں وہ پکڑ بھی سکتے ہیں پھر کوئی تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۸:- چونکہ پیچھے گزر چکا ہے کہ ریا سے بچو تو گمان ہو سکتا ہے کہ شاید لوگوں کے سامنے دینا پسندیدہ نہ ہو فرمایا یہ نیت پر موقوف ہے اس سے دوسروں کو بھی ترغیب ہو سکتی ہے

۹:- اور اگر خفیہ طور پر صحیح فقراء کو پہنچاؤ گے تو دو فائدے ہیں ریاکاری کے شائبے سے بھی بچ جاؤ گے اور رقم کم ہونے کی وجہ سے زیادہ لوگوں کو نہ دے سکنے سے یا غیر مستحق لوگوں کو نہ دے سکنے سے ان کی ناراضگی سے بھی بچ جاؤ گے۔ جمہور علماء کے نزدیک اس سے مراد نفلی صدقات ہیں

۱۰:- اس قدر واضح ارشادات کے باوجود اگر کوئی نہ سمجھے تو حضور انور کے قلب انور پر تنگی پیدا ہو جاتی تھی اسلئے درمیان میں آپ کو تسلی دی کہ آپ اس قدر رنجیدہ اور کبیدہ خاطر نہ ہوں

س۱: یہاں انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق تین باتیں ارشاد فرمائیں ایک تو یہ کہ اس سے فائدہ دارین میں تم کو ملے گا دوسرا یاد رہے کہ خالص اللہ کی رضا کیلئے دو اور تیسرا یہ کہ ان صدقات کا اجر پورا پورا دیا جائیگا
بلکہ بڑھا کر دیا جائیگا کم نہیں کیا جائے گا۔ س۲: اس آیت میں صدقات کا صحیح مصرف بتایا کہ جن لوگوں نے خود کو دین کیلئے وقف کر دیا ہے یعنی جہاد کیلئے یا دینی علوم کے سیکھنے سکھانے کیلئے ان کی مالی مدد زیادہ ضروری ہے
وہ خودداری کی وجہ سے سوال نہیں کرتے لیکن تم تو ان کے ظاہری حالات سے اندازہ کر سکتے ہو۔ س۳: انفاق فی سبیل اللہ کے تمام ضروری مسائل اور تفصیل بیان فرما کر اب اجمالی طور پر مگر جامع ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں
کی یہ عادت بن گئی ہے کہ ہر وقت، ہر حال میں، ہر طرح میرے نام پر خرچ کرتے رہتے ہیں کوئی حد مقرر نہیں کرتے۔ میں ان کو بے حساب دیتا ہوں وہ بھی بے حساب خرچ کرتے ہیں ان کو اس کا اجر ملے گا اور وہ مال کی کمی سے بے فکر
ہو گئے اور باقی پریشانیوں سے بھی بچ گئے۔ س۴: آگے فرمایا کہ جو اپنے مال کو لوگوں پر ظلم کا ذریعہ بنائے گا ان کی مجبوری کے وقت بجائے مدد کرنے کے سود دے گا تو پھر اس کی سزا کیا ہوگی؟

س۵: فرمایا سود کھانیوالا جب دنیا سے جاتا ہے تب بھی پاگل ہو کر جاتا ہے
قبر سے بھی پاگل ہو کر اٹھے گا جس طرح جنوں کے چمٹنے سے انسان کی حالت ہوتی ہے
اور اس کی یہ حالت کیوں ہوگی؟

تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا

تم خرچ کرو گے کسی بہتر چیز سے پس اس کا تم ہی کو نفع ملے گا اور نہیں خرچ کرنا چاہیئے تم کو مگر

ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ

ڈھونڈنے کیلئے خدا کی رضامندی اور جو بھی تم خرچ کرو گے اچھی چیز اس کا پورا اجر ملے گا تمہیں

وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ

اور تمہارے اجر سے کمی نہ کی جائے گی س۱ صدقہ دو ان فقیروں کو جو روک دئے گئے

سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ

اللہ کی راہ میں نہیں طاقت رکھتے سفر کی ملک میں خیال کرتا ہے ان کو

الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ

ناواقف آدمی کہ وہ مالدار ہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے تو پہچان سکتا ہے ان کو ان کی نشانیوں سے

لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

وہ سوال نہیں کرتے لوگوں سے لپٹ کر س۲ اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے کسی بہتر چیز سے اللہ کی راہ میں

ع ۳۸ / ۵ الربع

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

پس بیشک اللہ تعالیٰ اسی کو جانتا ہے وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

رات میں اور دن میں چھپے بھی اور کھلے بھی پس ان کو ملے گا ان کا اجر

وقف منزل

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

ان کے رب کے ہاں اور نہ خوف ہوگا ان پر کوئی اور نہ وہ غمناک ہوں گے س۳

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ

وہ لوگ جو کھاتے ہیں سود س۴ وہ نہ اٹھیں گے مگر اس آدمی کی طرح جو اٹھتا ہو اس طرح

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ

کہ اس کے ساتھ شیطان نے چمٹ کر اسے دیوانہ بنا دیا ہو س۵ ان کو یہ سزا اس لئے ملے گی کہ وہ کہتے ہیں کہ سوداگری بھی

١: اسلئے کہ وہ خدا کے قانون کے مقابلے میں اپنا قانون بنا لیتے ہیں - خدا کی حرام کردہ چیز کو دلیلیں دے کر جائز قرار دیتے ہیں ٢: وہ یہ دیکھے کہ اللہ نے اس کو حرام کر دیا ہے - اس میں دخل نہ دے اپنا دماغ نہ لڑائے
٣: حرمت کا حکم آنے سے پہلے جو سود لے چکے ہیں وہ ان سے نہ لیا جائے گا ٤: لیکن جو اب بھی یہ کام کرے گا اور اسے بیع کی طرح حلال سمجھے گا اس کی سزا کیا ہے؟ ٥: وہ کافر ہو گیا اس لئے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔
یہ سزا تو قیامت کی ہے دنیا میں کیا ہوگا؟ ٦: سود لینے والا کہتا ہے ظاہری طور پر میرا مال بڑھ رہا ہے حالانکہ ایک وقت آئے گا اس کا مال بلکہ اولاد ختم ہو جائے گی جبکہ صدقہ دینے والے کا مال اور اولاد بڑھتی ہے
٧: اثیم کا معنی بہت زیادہ گناہ کرنے والا ہے فرمایا یہ محبوب نہیں ہیں - آگے فرمایا محبوب کون اچھے لوگ ہیں ٨: یہاں بھی باقی اعمال کے ساتھ زکوٰۃ یعنی مال دینے کا ذکر بھی فرمایا اور نیک اعمال کا اجر بیان فرمایا۔

مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ
سود ہی کی طرح ہے ١ اور حلال فرمایا ہے اللہ نے سوداگری کو اور حرام فرمایا ہے سود کو ٢ پس جس کے پاس پہنچ گئی
مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ
نصیحت اس کے رب کی طرف سے پس وہ رک گیا اس کو ملے گا جو پہلے کر چکا ہے ٣ اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے
وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾
اور جو پھر لوٹ آیا ٤ یہ آگ والے ہیں آگ میں ہمیشہ رہیں گے ٥
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے صدقوں کو ٦ اور اللہ نہیں پسند کرتا ہر
كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا
ناشکرے گناہگار کو ٧ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور قائم رکھی
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
نماز اور دیتے رہے زکوٰۃ ٨ ان کیلئے ان کا اجر ہے ان کے رب کے ہاں اور نہ
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمناک ہوں گے اے ایمان والو! ڈرتے رہو
اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ
اللہ سے اور چھوڑ دو جو سود باقی ہے اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو ٩ پس اگر
لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ
تم نہ رکو گے تو سن لو اعلانِ جنگ اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ ١٠ اور اگر تم نے توبہ کر ڈالی
فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ
تم کو ملنے چاہییں تمہارے اصل مال تم ظالم بھی نہ بنو اور مظلوم بھی نہ بنو ١١ اور اگر
كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ
وہ مقروض تنگ دست ہو تو انتظار کرنا چاہیے اس کے مالدار ہونے تک ١٢ اور یہ بات کہ صدقہ کر ڈالو یہ بہتر ہے

وقف لازم

٩: پہلے صرف سود کی قباحت بیان فرمائی اب ایمان والوں کو حکم دیا کہ اس سے پہلے جو سود لے چکے ہو وہ بات ختم ہو گئی اب بقایا سود معاف کر دو - آگے فرمایا اس بات کو معمولی نہ سمجھو
١٠: سود نہ چھوڑنے والا میرے ساتھ اور میرے رسول کے ساتھ حالت جنگ میں ہے اور ہم سے جنگ کرنے والا کامیاب نہیں ہو سکتا
١١: فرمایا جو توبہ کرے وہ اصل مال کا حقدار ہے
١٢: فرمایا اگر مقروض تنگ دست ہے تو یہ اصل مال واپس لینے کیلئے بھی اسے ناجائز تنگ نہ کرو اسے مہلت دو بلکہ اگر مہلت مجبوری ہے تم مالدار ہو تو اسے معاف کر دو - یہ تمہارے لئے بہتر ہے قیامت کے دن فائدہ ہوگا۔

ف۱: فرمایا قیامت کے دن تم کو اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا۔ تم خود تو دنیا سے نہیں جانا چاہتے اللہ تعالیٰ لے جائیں گے ف۲: وہاں نیکی کا پورا بدلہ ملے گا جو مال اللہ کی راہ میں دیا اس کے بدلے میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی

ف۳: پچھلی آیات میں مالی معاملات کے ضمن میں کئی مسائل بیان فرمائے گئے ہیں بالخصوص سود کی قباحت بتائی گئی جو محتاج اور تنگدست کو دے کر اس پر لیا جاتا ہے ان آیات میں قرض کی جائز صورت اور اس کے متعلق احکام بیان فرمائے گئے ہیں
یہاں قرض کی ایک صورت بیان فرمائی جس سے جانبین کو فائدہ ہو اسے "بیع سلم" کہتے ہیں اسکی صورت یہ ہے کہ کسی چیز کو مقدار میں لینے سے پہلے اسکی قیمت ادا کردے مثلاً کسی کاشتکار کو فصل کی کٹائی کے موقع پر بھاؤ مقرر
کرکے کچھ رقم دیدی جائے تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کرلے۔ اس میں کچھ شرائط بیان فرمائیں جن میں سے پہلی یہ ہے کہ رقم متعین ہو اور غلہ کی مقدار بھی مقرر ہو دوسری یہ کہ وقت بھی متعین ہو کہ بیچنے والے نے چیز کب دینی ہے۔
اور تیسری یہ کہ معاہدہ کو تحریر میں لے آؤ ف۴: اب تحریر کیلئے بھی یہی شرط یہ ہے کہ تحریر کوئی تیسرا آدمی لکھے ف۵: دوسری شرط یہ ہے کہ قرض لینے والا لکھوائے اور خوف خدا کے ساتھ بالکل صحیح بات لکھوائے۔

ف۶: اگر قرض لینے والا نادان، زیادہ بوڑھا یا کمزور، عورت یا قیدی وغیرہ
ہو تو اس کا ولی یا وکیل لکھوائے اور وہ بھی انصاف سے لکھوائے
ف۷: تیسری شرط یہ ہے کہ دو مسلمان مرد گواہ ہوں۔ اگر مرد نہیں ملتے
یا اپنے گھر کی بات ہے باہر سے آدمی نہیں لانا چاہتے تو پھر
ف۸: ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں۔ اسلئے کہ عورت کا
حافظہ کمزور ہوتا ہے ایک بھول جائے گی تو دوسری اس کو یاد دلائے گی
اور ہوں وہ جو تمہیں پسند ہوں عادل، نمازی سچے
ف۹: اگر گواہی کی ضرورت پڑ جائے تو گواہ انکار نہ کریں

لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ

تمہارے لئے اگر تم جانتے ہو اور ڈرو اس بڑے دن سے جس دن تم کو لوٹایا جائے گا

إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٨١﴾ ۳۸ ع ۸

اللہ کی طرف ف۱ پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر انسان کو بدلہ اس کی کمائی کا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ف۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى

اے ایمان والو! جب تم لین دین کا معاملہ کرو تو وقت مقرر کرکے ف۳

فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ

اس کو لکھ لیا کرو ف۴ اور چاہیے کہ لکھے تم میں سے تیسرا لکھنے والا ساتھ انصاف کے ف۵ اور انکار نہ کرے لکھنے والا

يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ

لکھنے سے جیسا اس کو اللہ نے سکھایا ہے پس چاہیے کہ وہ تحریر کرے اور چاہیے کہ لکھائے وہ آدمی جس پر حق لازم ہے

وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ

اور ڈرے اسی اللہ سے جو اسکا پالنے والا ہے اور کم نہ کرے اس سے کوئی بھی چیز ف۵ اگر وہ آدمی جس پر

الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

حق لازم ہے نادان ہے یا کمزور ہے یا نہ لکھا سکے پس لکھا دے

وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ۖ فَإِنْ

اس کا ولی ساتھ انصاف کے ف۶ اور گواہ کرلیا کرو دو گواہ اپنے مردوں میں سے ف۷ پس اگر

لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ

نہ ہوسکیں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں جو تم پسند کرتے ہو (بطور گواہ)

الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ

ان گواہوں میں سے اگر بھول جائے ان میں سے ایک پس یاد کرا دے دوسری اس کو ف۸

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ

اور انکار نہ کرے گواہ (گواہی دینے سے) اگر ان کو طلب کیا جائے اور اس بات سے پرواہ مت کرو تم لکھو گواہی کو

ف۱: گواہ کو چاہیئے کہ اپنے پاس بھی معاہدہ کی تفصیل لکھ لے تاکہ اگر زیادہ عرصہ بعد ضرورت پڑے تو صحیح گواہی دے سکے۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ معاہدہ یا لین دین تھوڑی رقم کا ہو تو بھی سستی نہ کرو ضرور لکھ لو

ف۲: فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ لین دین ہے تو پھر نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں ف۳: لکھنے والے اور گواہ کو معاوضہ دے دینا چاہیئے اور اسے تنگ بھی نہیں کرنا چاہیئے ورنہ پھر نہ کوئی لکھے گا اور نہ گواہی دے گا۔

ف۴: فرمایا اگر زیادتی کرو گے تو یہ گناہ ہے اس لئے اللہ سے ڈرو ف۵: فرمایا میں تمہیں تمہارے بھلے کے لئے آسان طریقے سکھا رہا ہوں ان پر عمل سے پریشان نہیں ہو گے۔ آگے اور صورتوں میں حل بتایا

ف۶: اگر سفر میں ہو یا گواہ اور لکھنے والا کوئی نہیں ملتا یا کوئی اور عذر ہے تو قرض دینے والا کوئی چیز گروی رکھ لے اسے رھن کہتے ہیں اور رھن شدہ چیز پر قرض خواہ کا قبضہ ضروری ہے لیکن

صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ

(سستی نہ کرو دینی) معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اس کی میعاد تک ف۱ یہ لکھ لینا زیادہ انصاف والی چیز ہے اللہ کے ہاں اور زیادہ پختہ کرنے والی ہے

لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً

گواہی کو اور یہ انصاف کے زیادہ قریب ہے کہ تمہیں شک نہ پڑے مگر یہ بات کہ ایسی سوداگری ہو ہاتھوں ہاتھ جو موجود ہو

تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا

جو تم چلتے ہو دیتے لیتے ہو آپس میں پس تم پر گناہ نہیں ہے

تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ

اس کے نہ لکھنے میں ف۲ اور گواہ کر لیا کرو جب تم لین دین کرو اور دکھ نہ دیا جائے لکھنے والے کو

وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَ

اور نہ ہی گواہ کو ف۳ اور اگر یوں کرو گے تو گناہ ہو گا تمہارے لئے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۲۸۲

ڈرتے رہو اللہ سے ف۴ اور سکھاتا ہے تمہیں اللہ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ف۵

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ

اور اگر تم سفر پر ہو اور نہ ملے لکھنے والا تو کوئی چیز گروی کر دو جسے وہ قبض کر لے پس جب

اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

اعتبار کرے تم میں سے ایک دوسرے پر پس چاہیئے کہ ادا کر دے وہ آدمی جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی امانت کو اور چاہیئے کہ ڈرتا رہے اللہ سے

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ

جو اس کا پالنے والا ہے ف۶ اور مت چھپاؤ گواہی کو اور جو کوئی چھپائے گا بھی گواہی کو پس گنہگار ہے دل اس کا اور

۳۹ ع ۲ ۷ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۲۸۳ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے ف۷ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ف۸

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

اور اگر تم ظاہر کر دو گے جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپائے رکھو گے ان باتوں کو ان کا تم سے حساب لے گا اللہ تعالیٰ ف۹

اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں جیسے مکان کو کرایہ پر دے کر کرایہ خود لے لینا یا مرہونہ زمین کی فصل کی رقم لینا۔ لیکن موجودہ دور میں کوئی بھی یہ احتیاط نہیں کرتا۔ اس نفع کو اگر قرضدار کے قرضہ سے منہا کرتا رہے تو پھر جائز ہے۔ جب مقروض رقم ادا کر دے تو اس کی امانت اسے اصلی حالت میں واپس کر دی جائے

ف۷: آخر میں پھر شہادت کی اہمیت بیان فرمائی اس لئے کہ سارا دارومدار گواہی پر ہوتا ہے اگر گواہ گڑبڑ کر دیں تو سارا معاملہ خراب ہو جاتا ہے اور فرمایا یہ گواہی کا چھپانا دل کا گناہ ہے جس کا صحیح یا خراب ہونا سارے بدن کو متاثر کرتا ہے

ف۸: یہ رکوع سورۃ بقرہ کا آخری رکوع ہے۔ سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے اصولی عقائد، عبادات، معاملات، حقوق، اخلاق وغیرہ بیان فرمائے۔ ابتدا میں بھی فرمایا یؤمنون بالغیب۔ غیب سے مراد بھی عقیدے ہی ہیں اور اب آخر میں بھی عقیدوں کا اعادہ فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنا مالک حقیقی ہونا ارشاد فرمایا کہ ساری ارض و سماوی کائنات کا مالک حقیقی اللہ ہے۔

ف۹: آگے فرمایا تمہاری ہر بات کی بازپرس ہوگی خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ

۱؎ :۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے جس کو چاہے بخشش دے اور جسے چاہے سزا دے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ آگے بخشش کا بڑا سبب صحیح عقیدہ ہونا بیان فرمادیا ۔ ان آیات کو حضورؐ نے معراج کا تحفہ بتایا ہے

۲؎ :۔ جن پانچ چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ اس آیت میں ارشاد فرمادیں ۔ الیک المصیر میں قیامت اور آخرت پر ایمان کا اظہار ہے ۔ اللہ کو تو کسی نے دیکھا نہیں اللہ کو تب ہی مانیں گے جب رسولوں پر ایمان ہوگا پھر رسولوں پر نازل شدہ کتابوں یعنی اللہ کے احکام پر ایمان ہوگا اور فرشتے جو ذریعہ ہیں وحی لانے کا ان کو ماننا بھی ضروری ہے ۳؎ :۔ مسلمان کیلئے سب نبیوں پر ایمان لانا فرض ہے

۴؎ :۔ عقیدہ تو دل کا کام ہے فرمایا زبان سے بھی اطاعت کا اقرار ہو اور اپنے اعمال کی کمی کی وجہ سے اپنے رب سے بخشش بھی طلب کریں ۵؎ :۔ اس رکوع کی پہلی آیت میں ارشاد ہے کہ دل کے وساوس کا بھی حساب دیا جائیگا اس آیت میں فرمایا کہ جو چیز انسان کے عمل اور اختیار سے باہر ہے اس پر اللہ مواخذہ نہیں فرمائیں گے اور اسی چیز کا حکم دیتے ہیں جو بندہ برداشت کر سکے ۔ پھر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا ؟ نیک کام کریگا تو اجر ملے گا اور برے کاموں پر عذاب ہوگا ۔ یہ اس کا اپنا کسب ہے

چونکہ اللہ تعالیٰ بڑے مہربان ہیں آگے خود دعا سکھائی کہ مجھ سے اس طرح مانگو

۶؎ :۔ ایک ہے نسیان ایک ہے خطا ۔ نسیان کا مطلب ہے بھول جانا مثلاً ایک آدمی کو یاد نہیں رہا نماز نہیں پڑھی اور خطا یہ ہے کہ یاد ہوتے ہوئے نماز چھوڑ دی

۷؎ :۔ پہلی امتوں کے لئے کچھ احکام ایسے تھے جو مشکل تھے جیسے پلید کپڑے کو قینچی سے کترنا پڑتا تھا دھونے کی اجازت نہ تھی

۸؎ :۔ ہمیں ایسی آزمائشوں سے بچانا ہم آزمائش کے قابل نہیں

۹؎ :۔ تو مالک ہے ہم غلام ہیں ۔ غلام سے غلطی ہو جاتی ہے اسلئے ہمیں معافی دیدے ۔ بخشش تو تب ہوتی ہے جب جرم نکل جائے مقدمہ دل جائے ہم تو مقدمے کے قابل ہی نہیں ۔ رحم کرکے پہلے ہی معاف کردے

۱۵؎ :۔ یہ سورۃ بقرہ کے آخری کلمات ہیں جس میں اسلامی احکام بیان ہوئے یہ احکام تب نافذ ہو سکیں گے جب مسلمانوں کے پاس اپنا وطن ہو اور وطن کے حصول کیلئے دشمنانِ دین پر غلبہ ہونا ضروری ہے جس کیلئے جہاد کرنا ہوگا اسلئے آخری دعا یہ سکھائی کہ دشمنوں پر غلبہ عطا فرما ۔

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ

پس بخشش دے گا جس کو بھی چاہے گا اور عذاب دے گا جس کو بھی چاہے گا اور اللہ ہر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ

چیز پر قادر ہے ۱؎ یقین لایا رسول اس ہدایت پر جو اتاری گئی اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور

الْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ

ایمان والے بھی یقین لائے سارے کے سارے ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے سب رسولوں پر ۲؎

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ

ہم جدائی نہیں کرتے کسی ایک کے درمیان بھی اللہ کے رسولوں میں سے ۳؎ اور وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور حکم مان لیا ۴؎

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

تیری بخشش مانگتے ہیں تجھ سے اے ہمارے رب ! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کو مگر اتنی ہی

وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا

جتنی وہ اٹھا سکے اسی نفس کو ملے گا فائدہ ان کاموں کا جو اس نے کمائے ہیں اور وبال پڑے گا ان کاموں کا جو وہ کرے گا ۵؎ اے ہمارے رب ! نہ

تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ

پکڑنا ہمیں اگر ہم بھول گئے یا خطا کر گئے ۶؎ اے ہمارے رب ! نہ رکھنا ہم پر وہ بوجھ

اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

جیسے رکھا تم نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے ۷؎ اے ہمارے رب ! نہ رکھنا ہم پر اسی بوجھ کو

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪

جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ۸؎ اور معاف کر دے ہم سے اور بخشش دے ہم کو اور رحم فرما ہم پر

ع ۸ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

تو ہمارا مالک ہے ۹؎ پس ہماری مدد فرما کافر قوم کے مقابلے میں ۱۵؎

۸۹ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا ۳

سورۃ آل عمران مدنی ہے اور اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

سورۃ آل عمران مدنی ہے چونکہ اس میں آل عمران کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام آل عمران رکھا ہے ۔ سورۃ فاتحہ میں غیر المغضوب علیہم اور ولا الضآلین دو گروہوں کا ذکر تھا یہودی اور عیسائی ۔ سورۃ بقرہ
میں زیادہ تذکرہ یہودیوں کا فرمایا اب اس سورۃ میں عیسائیوں کا ذکر ہے ۔ سورۃ بقرہ کے آخری رکوع میں اسلامی عقائد کو بیان فرمایا گیا جن میں سب سے اہم توحید اور رسالت ہے ۔ عیسائیوں نے تو ۔ توحید پر ایمان رکھا
نہ رسالت پر بلکہ دونوں کو خلط ملط کر دیا ۔ عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا یا معبود مان کر خدا کی توحید کو چھوڑا اور ان کی رسالت کو بھی چھوڑ دیا ۔ اس سورۃ میں عیسائیوں کے عقیدے کی تردید کر کے ان کی اصلاح فرمائی
ف۱ :۔ سورۃ بقرہ کی طرح اس سورۃ کو بھی حروف مقطعات سے شروع فرمایا اس میں شاید یہ حکمت ہے کہ جس طرح ان حروف کا معنے نہ سمجھنے کے باوجود ان کو اللہ کا کلام مانتے ہو اسی طرح اس سورۃ میں آنیوالے عیسیٰؑ کے بغیر باپ پیدا
ہونے کو بھی سمجھانا تو اس پر ایمان لاؤ اگرچہ عقل میں نہ آئے ۔
ف۲ :۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عقیدۂ توحید بیان فرمایا اور اپنے
دو صفاتی نام الحی اور القیوم ارشاد فرما کر سمجھایا کہ خدا وہ ہو سکتا ہے
جو ہمیشہ زندہ ہو اور تھامنے والا ہو ۔ عیسیٰؑ تو حضرت مریمؑ سے پیدا ہوئے
اور ان کی تربیت ماں نے کی وہ دوسروں کو کس طرح سہارا دے سکتے ہیں
اس لئے عیسیٰؑ خدا نہیں ہو سکتے ۔
ف۳ :۔ قرآن جو بات بیان کرے گا وہ حق ہے باقی سب باطل ہے
ف۴ :۔ معجزہ وہ چیز ہے جو نبی اور غیر نبی میں فرق کرنے والی ہو ۔
فرمایا کتابیں نازل کرنیوالا میں، معجزے دینے والا میں، نبی بنانیوالا میں ہوں
اسلئے میری بات مانو ۔
ف۵ :۔ خدا کی بات نہیں مانتے بلکہ دوسروں کو خدا بناتے پھرتے ہو تو سخت عذاب ہوگا ۔
ف۶ :۔ اولاد دینے والا تو اللہ ہے یہ اسی کی شان اور قدرت ہے وہ جیسے
چاہے پیدا کرے ۔ آدمؑ کو بغیر ماں باپ پیدا کیا اور عیسیٰؑ کو بغیر باپ پیدا کر دیا
ف۷ :۔ یہ سب اشارات ہیں کہ میں جو چاہوں کروں ۔ لیکن یہ باتیں آدمی تب مانے گا
جب اسے قرآن پر ایمان ہوگا یہ مانے گا کہ بات سمجھ آئے نہ آئے قرآن میں ہے تو سچ ہے
ف۸ :۔ بالکل ابتدا میں محکمات اور متشابہات کے متعلق لکھا جا چکا ہے ۔ ایمان والے
تو اللہ کا کلام سمجھ کر ایمان رکھتے ہیں لیکن منکر حجت بازی کرتے ہیں ۔ اور کیوں ؟
ف۹ :۔ ان کے دل میں ٹیڑھ پن ہوتا ہے ۔ دین کے متعلق شکوک و شبہات
پیدا کرتے ہیں ۔ ایسی باتوں میں عیسیٰؑ کا بن باپ پیدا ہونا اور آسمان پر زندہ
اٹھایا جانا بھی شامل ہے ۔
ف۱۰ :۔ فرمایا اس کی کیفیات و تفصیلات تو صرف اللہ کے علم میں ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۝٢ نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ

ف۱ اللہ ہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے ف۲ تھامنے والا ہے اسی اللہ نے اتاری آپ پر یہ کتاب

بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ۝٣

ساتھ حق کے (کہ کتاب) ف۳ سچا بتانے والی ہے ان کتابوں کو جو سامنے موجود ہیں اور اسی اللہ نے اتارا توریت کو بھی اور انجیل کو بھی

مِنۡ قَبۡلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

قرآن سے پہلے راہ دکھانے کیلئے لوگوں کو اور اللہ نے اتارے معجزات بھی ف۴ بیشک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ۝٤

اللہ کی آیتوں کا ان کیلئے سخت عذاب ہے ف۵ اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخۡفٰى عَلَيۡهِ شَىۡءٌ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۝٥

بیشک اللہ پر پوشیدہ نہیں رہتی کوئی چیز نہ زمین میں نہ آسمان میں

هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

وہی اللہ جو تمہاری شکلیں بناتا ہے ماؤں کے پیٹوں میں جیسے بھی چاہتا ہے ف۶ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝٦ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ

وہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ف۷ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اتاری آپ پر یہ کتاب اس میں کچھ

اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ

آیتیں تو بڑی پختہ ہیں جو اصل ہیں کتاب میں اور کچھ وہ ہیں جو آپس میں ملتی جلتی ہیں ف۸ اب پر وہ لوگ جن کے

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ

دلوں میں ٹیڑھ پن ہے وہ پیچھے پڑتے ہیں ان آیتوں کو جو قرآن میں سے متشابہ آیتیں ہیں واسطے تلاش کرنے فتنہ فساد کو

وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ ۚ وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ

اور تلاش کرنے اس کی حقیقت کو ف۹ اور نہیں جانتا حقیقت ان باتوں کی مگر اللہ ہی ف۱۰ اور وہ لوگ جو پکے ہیں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقف منزل
وقف لازم

سر۱: فرمایا پکے جو حق اور صحیح عقل مند تو ان باتوں پر پکا ایمان رکھتے ہیں۔ چونکہ منکرین مسلمانوں کے دلوں میں شکوک ڈالنے کیلئے پروپیگنڈہ کرتے ہیں اس لئے دعا سکھائی۔ سر۲: اے اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا ہمارے ایمان
میں برکت اور قوت پیدا کرنا۔ سر۳: ہمیں قیامت پر ایمان ہے۔ آگے پھر وہ چیزیں بیان فرمائی گئی جن سے انسان کا دل ہدایت سے پھر جاتا ہے اور ان کا پھر انجام کیا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایمان والوں کے اعمال بھی بیان فرمائے
سر۴: کفر کی دو وجوہات ہوتی ہیں مال اور اولاد۔ یہ دونوں چیزیں انسان کو باغی کر دیتی ہیں اور یہ دونوں لازم و ملزوم۔ مال ہو تو اولاد کی خواہش ہوتی ہے اور اولاد ہو تو مال کی طلب ہوتی ہے۔ جب باغی بن جاتا ہے تو پھر
اللہ کی پکڑ آتی ہے اسی وقت کوئی چیز کام نہیں آتی۔ آگے اللہ تعالیٰ اسی کی تاریخی گواہیاں دے رہا ہے۔ سر۵: فرعونوں اور ان سے پہلے گزرے ہوئے منکرین کا انجام سب جانتے ہیں۔ آگے فرمایا موجودہ منکروں کو آپ فرما دیں
سر۶: تھوڑا وقت ہے جلدی غزوہ بدر میں تم اپنا انجام دیکھ لوگے۔ "سن" استقبال قریب کیلئے آتا ہے۔ سر۷: فرمایا بدر میں مسلمان ۳۱۳ اور کافر گیارہ بارہ سو تھے کافروں کے پاس ساز و سامان بھی زیادہ تھا لیکن فتح مسلمانوں کی ہوئی

فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ

علم میں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس بات پر یہ ساری باتیں ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت نہیں حاصل کرتے

إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا

مگر جو عقل والے ہوتے ہیں سر۱ (وہ یہ کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ٹیڑھا نہ کرنا ہمارے دلوں کو اس کے بعد کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا

وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾

اور بخش ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک رحمت کو سر۲ بے شک تو ہی بخشنے والا ہے

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ

اے ہمارے رب! تو اکٹھا کرنے والا ہے سب لوگوں کو ایسے دن میں جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے بیشک اللہ تعالیٰ خلاف نہیں کرتا

ع الْمِيعَادَ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا

اپنے وعدے کی سر۳ بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں کام نہ آسکیں گے ان کے ان کے مال اور نہ ہی

أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾ كَدَأْبِ

ان کی اولاد اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ کا ایندھن ہیں سر۴ مثل حالت

آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ

فرعونیوں کی اور ان کی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں انہوں نے جھٹلایا ہمارے حکموں کو ان کو پکڑ لیا

اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١١﴾ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

اللہ نے ان کے گناہوں پر اور اللہ تعالیٰ سخت مار دینے والا ہے سر۵ آپ فرما دیجئے ان کافروں سے

سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ

تم جلدی ہی شکست کھاؤ گے اور تم کو ہانکا جائے گا دوزخ کی طرف اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے سر۶ بے شک ہے

لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ

تمہارے لئے کھلی نشانی ان دو فوجوں میں جو آپس میں لڑیں ایک فوج لڑتی تھی اللہ کی راہ میں اور دوسری فوج

كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ

کافروں کی تھی جن کو مسلمان دیکھ رہے تھے دوگنا آنکھ کے ساتھ دیکھنا سر۷ اور اللہ تعالیٰ طاقت دیتا ہے اپنی اس کو مدد کے ساتھ

۱۔ فرمایا طاقت تو خدا دیتا ہے ۲۔ آنکھوں سے دیکھ لو فتح ہوئی کہ نہیں۔ حق آتا ہے تو باطل بھاگ جاتا ہے۔ یہ حکم دوامی ہے فرمایا مسلمانو! تم بھی میری بات سمجھو ۳۔ لوگوں کو یہ چیزیں پسند ہیں فرمایا یہ کن چیزوں میں
پھنسے ہوئے ہو ۴۔ یہ تو دنیا کا سامان ہے۔ تمہاری نظر تو کہاں ہونی چاہئے آخرت پر ۵۔ تم آخرت کے انعامات پر نظر رکھو۔ وہاں تو ان سے بہتر چیزیں حاصل کرنے کیلئے کوئی تکلیف بھی نہیں اٹھانی پڑے گی
لیکن وہاں کا نصاب کیا ہے؟ ۶۔ دنیا میں اللہ سے ڈرنا اس کے حکموں پر چلنا اور نافرمانی نہ کرنا۔ پھر کیا ملے گا؟ ۷۔ سب سے بڑی چیز اللہ کی طرف سے اپنی رضا کا اعلان ہے ۸۔ آگے اپنے بندوں کی صفات بتائیں
۹۔ پہلی یہ کہ وہ اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں۔ اور عمل کیا کرتے ہیں؟ ۱۵۔ یہ آیات کی تفصیل ہے۔ آگے فرمایا دیکھو میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اس پر میں، میرے فرشتے اور ویسے علم والے گواہ ہیں

مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ

جس کو بھی چاہتا ہے ۱۔ بے شک اس میں بھی نصیحت ہے آنکھوں والوں کے لئے ۲۔ پسند کردی گئی

لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ

لوگوں کے دلوں میں محبت ان کی خواہشات کی بیویوں میں سے اور بیٹوں میں سے اور ڈھیر لگے ہوئے

الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ

سونے چاندی سے اور گھوڑے پلے ہوئے اور چارپائے

وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ

اور کھیتیاں ۳۔ یہ چیزیں سامان ہیں دنیا کی زندگی کا ۴۔ اور اللہ کے ہاں بہت اچھا

الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ

ٹھکانہ ہے ۵۔ آپ فرما دیجئے کیا میں تم کو خبر دوں ان سے بہتر چیز کی ان لوگوں کیلئے جو اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہے ۶۔

رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ

ان کے رب کے ہاں ایسے باغ ہیں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اور بیویاں ہوں گی

مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾

پاکیزہ اور رضامندی ہوگی اللہ کی طرف سے ۷۔ اور اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کو ۸۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا

وہ بندے جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لے آئے پس بخشش دے ہمارے گناہوں کو اور بچا ہم کو

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ

آگ کے عذاب سے ۹۔ وہ لوگ جو تکلیفوں میں صبر کرنیوالے ہیں اور سچ کہنے والے ہیں اور جو مرضی بندگی کرنیوالے ہیں

وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ

اور جو میرے نام پر دینے والے ہیں اور جو گناہوں کی بخشش مانگنے والے ہیں سحری میں ۱۵ اللہ گواہی دیتا ہے کہ

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور فرشتے بھی گواہ ہیں اور علم والے بھی اللہ قائم ہے ساتھ انصاف کے

س ۱ :- پچھلی آیات میں مومنوں کے کچھ اعمال بیان فرمائے اس آیت میں عقیدۂ توحید بیان فرما کر آگے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ہاں قابل قبول ہی دین توحید اسلام ہے۔ پہلے دین اب منسوخ ہو گئے ہیں۔ یہ ضابطۂ حیات ہے

س ۲ :- اہل کتاب کو پتہ تھا کہ حضور ﷺ تشریف لائیں گے مگر ضد کی وجہ سے وہ ایمان نہ لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا منکرین مجھ سے بچ نہیں سکتے۔ آگے حضور ﷺ کو تسلی دی ہے کہ :- میں اور میرے پیروکار اللہ کے فرمانبردار ہیں تم بھی بن جاؤ

س ۵ :- آپ کا کام سمجھا دینا ہے اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ہدایت یافتہ ہوں گے۔ اگر وہ قبول نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ خود دیکھ رہا ہے ان سے حساب لے لیگا۔ یہاں چونکہ بالخصوص اہل کتاب مخاطب تھے آگے فرمایا وہ تو پہلے بھی نبیوں کی مخالفت کرتے تھے

س ۶ :- یہ اتنے سخت بے دین ہیں کہ انہوں نے نبیوں کو اور ان کے پیروکاروں کو قتل کیا ہے :- ان کے سارے عمل برباد ہو گئے اور خدا کے عذاب کے مقابلہ میں ان کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ آگے حضور ﷺ کو تسلی دی کہ ان کو اپنے دین پر گھمنڈ ہے ان کو فرما دیں کہ اب نجات میرے دین میں ہے اور مفید کرنیوالی مجھ پر نازل ہونیوالی کتاب قرآن مجید ہے

النصف

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

اس کے بغیر کوئی بھی معبود نہیں وہ بڑا غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ۱ بے شک دین اللہ کے ہاں

الْاِسْلَامُ ۛ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ

اسلام ہی ہے اور نہیں اختلاف کیا اس دین سے ان لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی مگر اس کے بعد

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کہ ان کے پاس صحیح علم آ پہنچا آپس میں ضد کی وجہ سے ۲ اور جو کوئی انکار کرے گا اللہ کی آیتوں کا

فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ

پس بے شک اللہ تعالیٰ جلدی حساب کرنے والا ہے ۳ پس اگر یہ جھگڑا کریں آپکے ساتھ تو آپ فرما دیجیئے میں نے فرمانبردار کر دیا

وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اپنی ذات کو اللہ کے سامنے اور ان لوگوں نے بھی جو میرے پیروکار ہیں اور آپ فرما دیجیئے ان کو جن کو دی گئی کتاب

وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ

اور ان پڑھوں کو بھی کیا تم اسلام لے آئے ۴ اگر وہ اسلام لے آئے پس وہ ہدایت پر آ گئے اور اگر

ع ۱۱ ۲ ۱۰ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ اِنَّ

منہ موڑے رکھا بے شک آپکے ذمے صرف یہی بات ہے کہ اللہ کی بات پہنچا دیں اور اللہ دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کو ۵ بے شک

الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ

وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں اللہ کی آیتوں کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو بغیر

حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

کسی جرم کے اور قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو حکم کرتے ہیں انصاف کا ان لوگوں میں سے ۶

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ

پس ان کو بشارت دیں دردناک عذاب کی یہی وہ لوگ ہیں برباد ہو جائیں گے

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

ان کے عمل دنیا میں اور قیامت میں بھی اور ان کیلئے کوئی مددگار نہ ہوگا ۷

سا: اس سے مراد تورات، زبور، انجیل وغیرہ ہیں اسلئے کہ کامل کتاب تو قرآن مجید ہے وہ کتابیں تو حصہ کی طرح ہیں سا۲: جب ان کو قرآن مجید کو ماننے اور اس پر غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو کیا کہتے اور کرتے ہیں؟

سا۳: کچھ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں سا۴: ہمیں تو صرف چالیس دن کی بچھڑے کی عبادت کی سزا ملے گی سا۵: انہوں نے یہ عقیدہ اپنے پاس سے گھڑ لیا ہے حالانکہ سزا تو جرم کی نوعیت پر ہوتی ہے مدت پر نہیں

سا۶: فرمایا ان کے دعوے کی حقیقت قیامت کے دن کھل جائے گی۔ آگے فرمایا میں مالک الملک ہوں دنیا میں بھی ان کو سزا دوں گا ان سے حکومت اور ظاہری عزت چھین کر مسلمانوں کو دے دوں گا

سا۷: صحابہ کرامؓ کو اشارۃً یہ بشارت دی گئی اور اپنے قادر ہونے کا اعلان فرما کر آگے اپنی قدرت کی حسی دلیل بیان فرمائی سا۸: انڈے سے زندہ بچے کا نکلنا اور مرغی سے انڈے کا نکلنا سادہ سی مثال ہے۔ اسی طرح

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ

کیا نہیں دیکھا آپ نے ان لوگوں کو جن کو دیا گیا ہے ایک حصہ کتاب کا سا ان کو بلایا جاتا ہے اللہ کی کتاب کی طرف

اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

تاکہ وہ فیصلہ کردے ان میں سا۲ پھر منہ پھیر لیتا ہے ایک گروہ ان میں سے اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں سا۳

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّغَرَّهُمْ

یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں ہرگز ہم کو نہ چھوئے گی آگ مگر چند دن گنتی کے سا۴ اور بہکا دیا ان کو

فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا

ان کے دین کے بارے میں ان باتوں نے جو وہ گھڑ رہے تھے سا۵ پس کیا ہوگا حال ان کا جب اکٹھا کریں گے ان کو اس دن جس کے

رَيْبَ فِيْهِ ۪ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

آنے میں کوئی شک نہیں ہے اور پورا پورا دیا جائیگا ہر انسان کو بدلہ اس کی کمائی کا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا سا۶

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

آپ فرما دیجئے اے میرے اللہ! تو مالک ہے بادشاہی کا دیتا ہے بادشاہی جس کو بھی چاہتا ہے اور چھین لیتا ہے بادشاہی

مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ

جس سے بھی چاہتا ہے اور عزت دیتا ہے جسے چاہے اور ذلیل کرتا ہے جسے چاہے تیرے ہاتھ میں نیکی کی کنجی ہے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

بیشک تو ہر چیز پر پورا قادر ہے سا۷ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ

دن کو رات میں اور تو نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو

مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ

زندہ سے سا۸ اور رزق دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے بغیر پابندی کے نہ بنائیں ایمان والے

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

کافروں کو اپنا ساتھی ایمان والوں کو چھوڑ کر سا۹ اور جو کوئی یہ کام کرے گا

ظاہری طور پر کمزور اور بے بس قوموں کا غالب کر دوں گا

سا۹: گذشتہ آیات میں یہود و نصاریٰ کی دین دشمنی کا ذکر فرمایا گیا ہے اب مسلمانوں کو سمجھایا کہ ان لوگوں سے تعلق مت پیدا نہ کرو یہ تمہارے پکے دشمن ہیں

سلہ :- اگر کافروں سے دوستی لگا کر خدا سے دعائیں مانگو گے تو وہاں تمہارا کوئی لحاظ نہ ہوگا ۔ سلہ :- ہاں اگر طاقت میں مقابلہ کی تو تم اپنی جان بچاؤ حکمت عملی سے ۔ سلہ :- فرمایا یاد رکھو آخر میرے پاس ہی آؤ گے اگر میرے دشمنوں سے یاری کرو گے
تو مجھے کیا منہ دکھاؤ گے ۔ آگے فرمایا ان کو دل سے ضرور برا جانو ۔ سلہ :- اللہ تعالیٰ دلوں کے حال جانتے ہیں ۔ آگے فرمایا دنیا میں اگر چھپاؤ گے تو قیامت کے دن تو سب کچھ سب پر ظاہر ہو جائے گا ۔ سلہ :- سارے اعمال اس دن سامنے آجائیں گے
برے اعمال کا کیا نتیجہ ہوگا ۔ سلہ :- اس دن بہ حسرت کرے گا کاش یہ نہ کرتا میں سمجھتا تھا کہ کوئی نہیں دیکھتا یہاں تو سب کچھ ظاہر ہو گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی لیے میں تمہیں یہاں سمجھا رہا ہوں ۔ جس طرح ایک مشفق باپ اولاد کو سمجھاتا ہے کہ برے کام نہ کرو
آگے فرمایا اگر کوئی دعویٰ کرے کہ میں اللہ کا فرمانبردار ہوں تو اس کا طریقہ کیا ہے؟ سلہ :- فرمایا مجھ سے محبت ہے تو تم خود تو مجھے نہیں پا سکتے میرے حبیب کی پیروی کرو ۔ ان کی پیروی سے تم میرے محبوب بن جاؤ گے ۔ آگے فرمایا عرفی محبت کا دعویٰ کافی نہیں
سلہ :- اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانو ۔ ورنہ؟ سلہ :- تم منکرین بن جاؤ گے ۔ آگے فرمایا تم میرے نبی کا حکم کیوں مانو اس لئے کہ میں نے اپنی خوشی لیا ہے ان کی پیروی میری پیروی ہے سلہ :- نبیوں کا ذکر کر کے آگے آل عمران اور حضرت مریم کا ذکر فرمایا

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ

اس کا نہ ہوگا اللہ کے ہاں کوئی لحاظ سلہ مگر یہ کہ تم بچنا چاہو کافروں سے اچھی طرح بچ جانا سلہ

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ

اور تم کو ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی سے اور اللہ ہی کی طرف آخر کار جانا ہے سلہ آپ فرما دیجئے اگر

تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا

تم چھپاؤ گے ان باتوں کو جو تمہارے سینے میں ہیں یا سامنے کرو گے اس کو اللہ جان لے گا اور اللہ جانتا ہے وہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾

سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہے سلہ

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ڔ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ

جس دن پائے گا ہر انسان جو اس نے کئے تھے دنیا میں نیک کام اپنے سامنے اور وہ کام بھی

سُوْۗءٍ ڔ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ

جو برے کئے تھے سلہ وہ چاہے گا کاش ہوتا اس دن کے درمیان اور اس کے درمیان فاصلہ بہت بڑا سلہ اور ڈراتا ہے تم کو اللہ

نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ

اپنی ناراضگی سے اور اللہ بڑی شفقت کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر سلہ آپ فرما دیجئے اگر تم محبت کرتے ہو اللہ کے ساتھ پس میری پیروی کرو

يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ

محبت کرے گا اللہ تمہارے ساتھ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے سلہ آپ فرما دیجئے

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

حکم مانو اللہ کا اور اللہ کے رسول کا سلہ پس اگر تم منہ موڑو گے بیشک اللہ تعالیٰ ایسے منکروں کو پسند نہیں کرتا سلہ

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي

بیشک اللہ نے چن لیا آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کے گھرانے کو اور عمران کے گھرانے کو

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾

تمام جہان والوں پر یہ ایک دوسرے کی اولاد ہیں سلہ اور اللہ تعالیٰ باتوں کو سنتا ہے اور حالوں کو جانتا ہے

ف١:- حضرت عمران بیت المقدس کے امام تھے اور حضرت مریم انکی بیٹی تھیں انکی پیدائش سے پہلے حضرت عمران وفات پاگئے تو انکی بیوی نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا تو میں اُسے اللہ کے دین کیلئے وقف کرونگی
ف٢:- سب کاموں سے آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کوئی اور کام نہیں کریگا صرف دین کا کام کریگا ف٣:- مطلب یہ ہے کہ میں دل سے کہہ رہی ہوں ف٤:- وہ جانتی تھیں کہ اللہ کو تو سب کچھ پتہ ہے صرف حسرت کا اظہار کیا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے
ف٥:- لڑکی لڑکے کی طرح دین کی خدمت تو نہیں کرسکتی ف٦:- مریم کا معنی ہے عبادت گزار ف٧:- دعا کی کہ میرا خاوند ہے نہیں یہ لڑکی ہے اسلئے اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان کی شر سے بچا ف٨:- اللہ نے دعا قبول کرلی اور نبی کی ماں بنا دیا۔
اُگانے کا مطلب ہے کہ وہ جلدی جلدی بڑی ہونے لگی ف٩:- چونکہ منت مانی ہوئی تھی اسلئے مریمؑ کی والدہ انہیں بیت المقدس لے گئیں اور وہاں کے علماء وخادمین سے کہا کہ یہ آپکے حوالے ہے۔ اس پر سب کی خواہش ہوئی کہ وہ پالے۔ اختلاف ہوگیا
تو پھر قرعہ اندازی سے حضرت زکریاؑ کے حق میں فیصلہ ہوا۔ آپؑ حضرت مریمؑ
کے خالو بھی تھے چنانچہ خالہ کے ہاں ان کی پرورش ہوئی۔ وہاں جو کرامات
ظاہر ہوئیں ان کا آگے ذکر ہے
ف١٠:- عبادت کیلئے بیت المقدس میں حضرت مریم کو حجرہ دیا گیا تھا وہاں آپ
عبادت کرتی تھیں۔ حضرت زکریاؑ چونکہ آپکے محرم تھے وہ وہاں جاتے تھے
ف١١:- آپنے وہاں بے موسم پھل دیکھے تو پوچھا یہ کہاں سے آتے ہیں؟
ف١٢:- فرمایا خدا موسموں کا پابند نہیں۔ چونکہ آپؑ کی اولاد نہ تھی ان کی یہ کرامت
دیکھ کر سوچا بات تو ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے میں بھی اولاد مانگوں
ف١٣:- کچھ اوقات اور مقامات کی خصوصیت ہوتی ہے اسلئے وہیں اُسی وقت
حضرت زکریاؑ نے اپنے لئے اولاد کی دعا کی۔
ف١٤:- اُسی وقت دعا قبول ہوگئی۔ فرشتے آئے اور آواز آئی

إِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ

جب کہا عمران کی بیوی نے ف١ اے میرے رب! میں نے منت مانی تیرے دین کیلئے وہ اولاد جو میرے پیٹ میں ہے

مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا

سب کاموں سے آزاد کرکے ف٢ پس تو قبول کرلے میری طرف سے بے شک تو سننے والا ہے جاننے والا ہے ف٣ پس جب آپنے جنا اس بچی کو

قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ

کہنے لگی اے میرے رب! میں نے تو بچی کو جنا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس نے جنا تھا ف٤ اور

لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا

وہ لڑکا اس لڑکی کی طرح نہیں ہے جو تونے مجھے دی ہے ف٥ اور میں نے نام رکھا اس کا مریم ف٦ اور میں اس کو پناہ میں دیتی ہوں

بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ

تیری اور اس کی اولاد کو بھی شیطان مردود کے حملوں سے ف٧ پس قبول کرلیا مریم کو اس کے رب نے قبول کرنا

حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا

پوری طرح اور اگایا اس کو اگانا اچھی طرح ف٨ اور اپنی تربیت میں لے لیا آپکو زکریاؑ نے ف٩ جب کبھی داخل ہوتے تھے مریم کے پاس

زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ

حضرت زکریاؑ انکی عبادت کے حجرے میں ف١٠ پاتے آپ انکے پاس بغیر موسم کے پھلوں کو کہا آپنے ایک دن اے مریمؑ! یہ پھل تجھے کہاں سے ملتے ہیں ف١١

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

کہا مریم نے یہ اللہ کی طرف سے ہیں بے شک اللہ رزق دیتا ہے جسے بھی چاہتا ہے بغیر کسی پابندی کے ف١٢

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً

اُسی جگہ اور اُسی وقت پکارا زکریاؑ نے اپنے رب کو (یوں کہتے ہوئے) اے میرے رب! بخش دے میرے لئے اپنی طرف سے اولاد

طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ

پاکیزہ تو سننے والا ہے ہر کسی کی دعاؤں کو ف١٣ پس پکارا آپکو فرشتوں نے جب کہ آپ کھڑے تھے

یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ

نماز پڑھ رہے تھے اپنے حجرے میں ف١٤ بیشک اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تمہیں یحییٰؑ بیٹے کی جو تصدیق کریگا اس کی جو پیدا ہوگا

سر۱ :- لڑکے کی بشارت مل گئی خدا نے نام بھی خود رکھ دیا اور بتایا کہ یحییٰ ایک اور نبی کی تصدیق بھی کرے گا جو میرے حکم سے پیدا ہوگا یعنی عیسیٰؑ - جو بغیر باپ کے اللہ تعالیٰ کے کلمہ کُن سے پیدا ہوئے - فرمایا یحییٰ خود بھی نبی ہوگا قوم کا سردار ہوگا
اور کنوارا رہے گا - تمام انبیاء میں سے صرف حضرت یحییٰ کنوارے ہیں باقی سب نے شادی کی - حضرت عیسیٰؑ بھی قرب قیامت میں زمین پر نازل ہونگے اور شادی بھی کریں گے - خدا ان کو اولاد بھی دیگا۔
سر۲ :- حضرت زکریاؑ یہ سن کر بڑے خوش ہوئے کہ میرا بیٹا ہوگا تو عرض کی کہ مجھے یقین ہے مگر تھوڑی تشریح کردیں - میری بیوی بھی بانجھ ہے میں خود بھی بوڑھا ہو چکا ہوں سر۳ :- فرمایا میں خدا ہوں سب کچھ کر سکتا ہوں
سر۴ :- حضرت زکریاؑ نے عرض کی کوئی نشانی بتا دیں تاکہ میں سمجھ لوں کہ بیٹا ہونے والا ہے سر۵ :- تو جو بھی تو بات کر سکے گا لیکن لوگوں سے بات نہیں کر سکے گا - جب یہ کیفیت ہوگی سمجھ لینا اب بیٹا پیدا ہوگا سر۶ :- صبح شام میرا بہت ذکر کر -
اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھی ذکر کا حکم فرمایا بالخصوص تسبیح کا - سر۷ :- حضرت مریمؑ کو بے موسم پھل دے کر پہلے ہی باور کرا دیا تھا کہ آپ میں اور باقی عورتوں میں فرق ہے - آپکی امتیازی حیثیت ہے تاکہ جب بلا باپ کے عیسیٰؑ کی پیدائش کا وقت آئے
تو آپ زیادہ پریشان نہ ہوں - چنانچہ اب فرشتوں کی یہ آوازیں آنی شروع ہوگئیں

سر۸ :- بعض علماء فرماتے ہیں کہ با جماعت نماز کا حکم ہے

سر۹ :- یہ درمیان میں حضورؐ کو اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ آپکی نبوت کی دلیل ہے

سر۱۰ :- فرمایا قرعہ اندازی کے وقت آپ تو وہاں موجود نہ تھے یہ ساری باتیں
آپ کو میں بتا رہا ہوں

سر۱۱ :- آپ کے ہاں بیٹا اللہ تعالیٰ کے کلمہ کُن سے پیدا ہوگا -

مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ

اللہ کے حکم سے اور سردار ہوگا اور کنوارا ہوگا اور نبی ہوگا خوش بختوں میں سے سر۱ زکریاؑ نے کہا اے میرے رب!

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ

کہاں سے ہوگا میرے لئے بیٹا اور مجھے پہنچ چکا ہے بڑھاپا اور میری بیوی بانجھ ہے سر۲ کہا ربّ العالمین نے

كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ

اسی طرح اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے سر۳ کہا آپ نے اے میرے رب! بنا دے میرے لئے کوئی نشانی سر۴ کہا رب العالمین نے

اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ

تیری نشانی یہ ہے کہ تو بات نہ کر سکے گا لوگوں کے ساتھ تین دن سوا اشارے کے سر۵ اور ذکر کر اپنے رب کا

ع ۴ ۱۱ ۱۲ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ

بہت زیادہ اور پاکی بیان کر شام کو بھی اور صبح کو بھی سر۶ جب کہا فرشتوں نے

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى

اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھے چن لیا ہے اور پاکیزہ بنایا ہے اور چن لیا ہے تجھے

نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ

تمام جہانوں کی عورتوں پر سر۷ اے مریم! عبادت کرتی رہ اپنے رب کیلئے اور سجدہ کر اور رکوع کر

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا

رکوع کرنیوالوں کے ساتھ سر۸ یہ ساری کی ساری باتیں غیب کی کچھ باتیں ہیں جن کی ہم وحی کرتے ہیں آپکی طرف سر۹ اور نہ تھے

كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا

آپ ان کے پاس جب وہ ڈال رہے تھے اپنی قلمیں اس لئے کہ کون پالے گا حضرت مریمؑ کو اور نہ تھے

كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ

آپ ان کے پاس جب وہ آپس میں اس بات پر جھگڑ رہے تھے سر۱۰ جب کہا فرشتوں نے اے مریم!

اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ

اللہ بشارت دیتا ہے تجھے ایک بچے کی جو اللہ کی طرف سے اسکے حکم سے پیدا ہوگا سر۱۱ اس کا نام مسیح ہوگا عیسیٰ بیٹا

ف۱:- نام اس کا عیسیٰ ابن مریم ہوگا اس لئے کہ باپ تو اس کا ہے نہیں اسلئے ماں سے ہی منسوب رہیگا - عیسیٰ کا معنی برکت بھی ہے اور مسیح "مسح" سے مشتق ہے - مسیح کا مطلب ہاتھ پھیرنا ہے یا "سیاحت" سے مشتق ہے اسلئے کہ آپ نے دین کیلئے بہت سفر کیا
چونکہ عموماً ایسے بچے کی عزت نہیں ہوتی اسلئے فرمایا وہ دنیا و آخرت میں عزت والا ہوگا اور اللہ کا بہت قریبی ہوگا ف۲:- فرمایا وہ لوگوں کے اعتراض کے جواب میں تمہاری گود میں بھی بولیگا اور جب قرب قیامت میں زمین پر اتریگا بہت بوڑھا
ہوگا تب بھی بولے گا - یہ نزول مسیح کے عقیدے کی دلیل ہے اسلئے کہ آپ جب آسمان پر اٹھائے گئے تو بوڑھے نہیں تھے ف۳:- عرض کی نہ میری شادی ہوئی نہ میرا خاوند ہے تو بیٹا کیسے پیدا ہوگا - یہ آیت بتا رہی ہے کہ آپ کا خاوند نہ تھا
ف۴:- اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب کچھ میرے لئے آسان ہے - میں اُسے کلمہ "کن" سے پیدا ہی نہیں کرونگا بلکہ ف۵:- اُسے خود کتاب سکھاؤں گا - کتاب سے مراد لکھنا بعض علماء نے لکھنا بھی لیا ہے - یہاں فرمایا بنی اسرائیل کیلئے رسول بناؤں گا جب کہ
باقی انبیاءؑ کا ذکر کرتے وقت رسول الی قوم فرمایا گیا ہے اس
میں یہ حکمت ہے کہ قوم باپ سے بنتی ہے اور عیسیٰؑ بلا باپ کے تھے -
اب ساتھ ہی عیسیٰؑ کے قوم کو وعظ کی تفصیل بھی آگئی -
ف۶:- فرمایا میں اللہ کا نبی ہوں اور تمہارے لئے اللہ کی نشانی یعنی معجزات
لایا ہوں جو یہ ہیں
ف۷:- یہ اشارہ ہے کہ میں خود بھی اللہ کے حکم سے اڑ کر آسمان پر چلا جاؤں گا
ف۸:- فرمایا یہ تو ظاہر کی باتیں تھیں اندر کی باتیں بھی بتاتا ہوں کہ تم کیا
کھا کر آئے ہو اور گھروں میں کیا رکھ آئے ہو

مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۴۵﴾

مریمؑ کا (کہا جائیگا) عزت والا دنیا میں اور قیامت میں اور اللہ کے قریبی بندوں میں ہوگا ف۱

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ

وہ لوگوں سے باتیں کرے گا (آپکی) گود میں بھی اور بڑھاپے میں بھی ف۲ اور نیک بختوں میں سے ہوگا کہا مریم نے

رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ

اے میرے رب! کیسے ہوگا میرے لئے بیٹا اور ابھی میرے ساتھ تو بھی نہیں لگایا کسی انسان نے ف۳ کہا اللہ نے اسی طرح اللہ

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿۴۷﴾

پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جب وہ فیصلہ کرتا ہے کسی بھی بات کا بس یہی ہوتا ہے کہ اُسے کہتا ہے ہو پس وہ ہو جاتا ہے ف۴

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُولًا إِلَىٰ

اور اس کو سکھائے گا اللہ کتاب اور دین کی باتیں اور توریت بھی اور انجیل بھی اور رسول ہوگا

بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلُقُ

بنی اسرائیل کے لئے (کہا مسیحؑ نے) ف۵ کہ لایا میں تمہارے پاس بہت بڑی نشانی تمہارے رب کی طرف سے ف۶ میں بناتا ہوں

لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ

تمہارے لئے کیچڑ سے شکل پرندے کی اور میں پھونک مارتا ہوں اس میں پس وہ ہو جائیگا اڑنے والا

اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَ

اللہ کے حکم سے ف۷ اور اچھا کر دونگا مادرزاد اندھے کو اور کوڑھے کو اور زندہ کر دونگا میں مُردوں کو اللہ کے حکم سے اور

أُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

میں تم کو خبر دیتا ہوں ان چیزوں کی جو تم کھا کر آئے ہو اور ان چیزوں کی جو جمع کیں تم نے اپنے گھروں میں ف۸ بیشک اس میں بھی

لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ

بہت بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان والے ہو اور میں سچا بتاتا ہوں اس کتاب کو جو اس سے پہلے آئی ہے

التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُم

جس کا نام توریت ہے تاکہ میں حلال کروں تمہارے لئے کچھ چیزیں جو حرام کی گئی تھیں تمہارے لئے اور لایا میں تمہارے پاس

سامنے میں شریعت بھی دیتا ہوں ؎۲ ۔ تم بندگی صرف اللہ کی کرو ۔ انہوں نے کہا ہم بھی یہ مانتے اور عیسیٰؑ کو ڈرایا دھمکایا اور اپنی قتل کرنے پر تیار ہو گئے ؎۳ ۔ یہ محسوس کرکے عیسیٰؑ نے لوگوں سے کہا کہ کوئی میرا ساتھ
دینے والا ہے یا نہیں ؎۴ ۔ حواری سے مراد بعض مفسرین کے نزدیک کپڑے دھونے والے دھوبی تھا اور بعض کے نزدیک حواری عیسیٰؑ کے حمایتی کو کہتے ہیں ۔ ان حواریوں نے ساتھ دینے کا اعلان کیا اور اللہ سے دعا مانگی
؎۵ ۔ یہودیوں نے جب دیکھا کہ عیسیٰؑ کی نبوت پر لوگ ایمان لانے لگے ہیں تو انہوں نے عیسیٰؑ کو سولی چڑھانے کیلئے تجویزیں سوچنی شروع کیں اور ان کو ناکام بنانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھی فیصلہ فرمادیا کہ عیسیٰؑ کو زندہ آسمان
پر اٹھا لیا جائے گا اسکی تفصیل آگے ہے ؎۶ ۔ اس سے مراد زندہ اٹھا لینا ہے اگر سولی لگنے کے بعد اٹھانا مراد ہو جیسے عیسائی اور مرزائی کہتے ہیں تو پھر خدا کی تدبیر کیا ہوئی جیسا کہ پچھلی آیت میں فرمایا گیا ہے ۔ صحیح عقیدہ عیسیٰؑ
کا آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کا ہے ۔ ؎۷ ۔ فرمایا یہودیوں کے لگائے جانے والے الزامات سے آپکو پاک کر دونگا ؎۸ ۔ فرمایا یہودی ہمیشہ عیسائیوں کے محتاج رہیں گے اسی لئے آج تک یہودی ان کے سہارے رہ رہے ہیں

؎۹ ۔ آپکے متعلق جو نظریات کا اختلاف ہے اسکا فیصلہ قیامت میں ہوگا ۔ اور یہ جو یہ آیتوں کے منکر ہو رہے ہیں ان کو عذاب دونگا

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ

ایک حکم تمہارے رب کی طرف سے اور وہ یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو ؎۱ بے شک اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ

پس اُسی کی بندگی کرو ۔ یہی سیدھا راستہ ہے ؎۲ پس جب محسوس کیا عیسیٰ نے ان سے

الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ

کفر کو تو فرمایا آپ نے کون ہے میرا مددگار اللہ کے دین کے لئے ؎۳ کہا حواریوں نے ہم

اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا

اللہ کے دین کے مددگار ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور تو بھی گواہ رہ ہم فرمانبردار ہیں ؎۴ کہنے لگے اے ہمارے رب ہم ایمان لائے

بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾

اس ہدایت پر جو تو نے اتاری ہے اور ہم نے پیروی کر لی تیرے رسول کی پس لکھ دے ہم کو بھی گواہی دینے والوں کے ساتھ

ع ۵ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ

اور انہوں نے ایک تجویز سوچی اور اللہ نے بھی ایک تجویز فرمائی اور اللہ کی تجویز سب سے بہتر ہوتی ہے ؎۵ جب کہا اللہ تعالیٰ نے

يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ

اے عیسیٰ ! میں تجھے پورا پورا لینے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں اپنی طرف ؎۶ اور تجھے پاک کرنے والا ہوں ؎۷ ان

كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

کافروں کے الزام سے اور میں بنا دونگا تیرے پیروکاروں کو غالب ان منکروں پر

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ

قیامت کے دن تک ؎۸ پھر میری ہی طرف تم سب نے لوٹ کر آنا ہے تب میں فیصلہ کرونگا تم میں ان باتوں کے بارے میں

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

جن میں تم اختلاف کرتے تھے ؎۹ اے پیارے لوگ جو منکر ہوئے ان کو میں عذاب دوں گا عذاب

شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَمَّا

سخت دنیا میں اور قیامت میں بھی ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا اے پیارے لوگ

ف۱:- ظلم کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ مزدوری پوری لی جائے اور معاوضہ کم دیا جائے ف۲:- قرآن کریم تاریخ کی کتاب نہیں بلکہ یہ آیات ربانی ہیں۔ خاص طور پر عیسیٰؑ اور آدمؑ کی پیدائش اسکی قدرت کی نشانی ہے

ف۳:- ایک مطلب تو یہ ہے کہ جیسے آدمؑ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوگئے۔ دوسرا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ اگر عیسیٰؑ اس وجہ سے خدا کے بیٹے ہیں یا خدا کا حصہ ہیں تو پھر آدمؑ تو خواہ مخواہ ہوگئے

اور تیسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح آدمؑ پیدا آسمانوں پر ہوئے اور زمین میں بھیج دئے گئے اس طرح عیسیٰؑ پیدا زمین پر ہوئے اور آسمان پر اسی بدن کے ساتھ زندہ اٹھائے گئے۔ یہ خدا کے کام ہیں جو کرے

ف۴:- یہ سب کچھ سچ ہے اسی میں شک نہ کریں ف۵:- اس آیت میں حضور انورؐ کے عیسائیوں کے ساتھ عیسیٰؑ کے بارے میں عقائد کے متعلق مباہلے کا ذکر فرمایا۔ نجران کے عیسائیوں کا وفد آپکے پاس آیا۔ سوال جواب ہوئے

جب عیسائی نہ مانے تو اللہ کا حکم آگیا کہ ان کو مباہلے کی دعوت دو

مباہلے کا مطلب ہوتا ہے کہ دونوں فریق کھلے میدان میں جا کر

دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر عذاب آئے۔ چنانچہ مباہلہ ہوا

حضورؐ حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ، اور حسنؓ و حسینؓ کو لے کر گئے

عیسائیوں نے جب ان سب کے پرنور چہرے دیکھے تو ان کا پادری سمجھ گیا

کہ ہم پر عذاب آجائیگا اسلئے انہوں نے سوچنے کی مہلت مانگی اور

بھاگ گئے۔

ف۶:- یہاں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اور قدرت کاملہ کا اعلان

فرمایا اور آگے فرمایا کہ ان دلائل کے باوجود اگر کوئی نہ مانے

ضد کرے تو اللہ اچھی خوب جانتا ہے کہ یہ فسادی ہیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ

جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کو ان کا رب دے گا پورے پورے اجر اور

اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ

اللہ نہیں پسند کرتا ظلم کرنیوالوں کو ف۱ یہ جو ہم پڑھ رہے ہیں آپ پر (اللہ کی) آیتیں اور

الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ

اور بہت پختہ ذکر ہے ف۲ بیشک مثال عیسیٰؑ کی اللہ کے ہاں آدم کی مثال ہے اللہ نے بنایا آدمؑ کو

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا

مٹی سے پھر فرمایا ان سے ہو پس وہ ہو گیا ف۳ یہی بات وہی ہے جو تیرا رب بیان کرے پس نہ

تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

ہونا شک کرنیوالوں میں سے ف۴ پس جو کوئی جھگڑا کرے آپکے ساتھ اسی بات میں اس کے بعد کہ

جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَ

آچکے پاس آپکے سچا علم آپ فرما دیجئے چلے آؤ ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹوں کو تم بلاؤ اپنے بیٹوں کو اور

نِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

ہم بلاتے ہیں اپنی بیٹیوں کو اور تم بلاؤ اپنی بیٹیوں کو ہم بلاتے ہیں اپنے بھائیوں کو تم بلاؤ اپنے بھائیوں کو پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں یوں کہتے ہوئے ہم طلب کرتے ہیں

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا

اللہ کی لعنت ہو جھوٹوں پر ف۵ یاد رکھو یہ سچے قصے ہیں اور نہیں

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

کوئی معبود اللہ کے سوا اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ف۶

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ ع ۶

اگر اب بھی منہ موڑے رکھیں پس بے شک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ایسے فسادیوں کو آپ فرما دیجئے اے

الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ

کتاب والو! چلے آؤ کلمے کی طرف جو برابر ہے ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان کہ ہم عبادت نہ کریں

ف۱: چونکہ یہودی، عیسائی، مشرک سب ابراہیمؑ کی اولاد اور پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اسلئے فرمایا ان کو دعوت دو کہ توحید کو مانو اور اس بات پر متفق ہو جاؤ اسطرح ہمارے درمیان کچھ موافقت ہو جائے گی

ف۲: اگر وہ یہ نہ مانیں تو وضاحت کردو کہ ہم تو اللہ کے فرمانبردار ہیں جیسے حضرت ابراہیمؑ تھے۔ ف۳: فرمایا تورات و انجیل تو ابراہیمؑ کے بعد نازل ہوئیں۔ یہ تو عقل کے خلاف ہے کہ تم ان کے متعلق یہ دعویٰ کرو کہ وہ یہودی یا عیسائی تھے۔ آگے مزید وضاحت فرمادی ف۴: ابراہیمؑ تو موحد تھے وہ تو شرک نہیں کرتے تھے اور تم سب شرک کرتے ہو جبکہ ہم توحید والے ہیں اسلئے ہم ابراہیمؑ کے زیادہ قریب ہیں

ف۵: یہ نبی یعنی حضور اکرمؐ وہی دین پیش کرتے ہیں جو ابراہیمؑ کا تھا یعنی دین توحید ف۶: آگے مسلمانوں کو سمجھایا کہ یہ اہل کتاب تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے ان سے بہت ہوشیار رہو

اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

سوا اللہ کے — اور نہ شریک ٹھہرائیں اس اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو — اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی بھی کسی کو بھی اپنا

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

کارساز — اللہ کو چھوڑ کر ف۱ — پس اگر وہ منہ پھیرے رہیں پس تم کہہ دو — تم گواہ رہو بے شک ہم تو

مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ

اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں ف۲ — اے کتاب والو! — کیوں جھگڑتے ہو — ابراہیمؑ کے بارے میں — حالانکہ نہیں

اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾

اتاری گئی — توریت — اور نہ ہی انجیل — مگر ان کے بعد — کیا تم میں عقل نہیں ہے ف۳

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ

تم وہ لوگ ہو — جو جھگڑتے ہو — ان چیزوں کے بارے میں جن کو تم کچھ جانتے ہو — پھر کیوں

تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

جھگڑتے ہو — ان چیزوں کے بارے میں جن کو تم کچھ نہیں جانتے — اللہ جانتا ہے — اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّ

نہیں جانتے — نہ تھے ابراہیمؑ — یہودی — اور نہ ہی نصرانی

لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾

مگر وہ تو — سب سے کٹ کر اللہ کے فرمانبردار تھے — اور ہرگز نہ تھے شریک بتانے والوں میں سے ف۴

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا

بیشک سب لوگوں سے زیادہ قریب — ابراہیمؑ کے — وہ لوگ تھے جنہوں نے انکی پیروی کی تھی — اور یہ

النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾

نبی کریم بھی — اور وہ لوگ جو ایمان لائے (اس نبی پر) ف۵ — اور اللہ مددگار ہے — ایمان والوں کا ف۶

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ

پسند کرتا ہے — ایک ٹولہ — کتاب والوں میں سے — کہ تم کو گمراہ کر دے

سہ ا :۔ حقیقت میں تو وہ خود گمراہ ہیں ۔ آگے پھر اہل کتاب کو خطاب فرمایا کہ تمہیں تو خوب علم ہے حضورؐ کے سچا نبی ہونے کا پھر کیوں انکار کرتے ہو ۔ تورات ، زبور ، انجیل سب کتابوں میں حضورؐ کی بشارتیں موجود ہیں

سہ ۲ :۔ تمہیں تو حضورؐ کے سچا ہونے کی گواہی دینی چاہیئے تھی ۔ سہ ۳ :۔ آگے اللہ تعالیٰ ان کی وہ تدبیریں بیان فرما رہے ہیں جو وہ مسلمانوں کو اپنے دین سے پھیرنے کیلئے کرتے ہیں

سہ ۴ :۔ ایک طریقہ یہ اختیار کیا کہ کچھ وقت کیلئے مسلمان ہو جاؤ اور پھر اسلام کو چھوڑ دو اور کہو کہ ہمیں اسلام میں کوئی اچھی بات نظر نہیں آئی تاکہ کمزور ایمان والے مسلمانوں پر بھی اثر پڑے اور وہ بھی اسلام سے پھر جائیں ۔

صبح شام سے مراد ہے کچھ وقت کے لئے صرف ایک دن مراد نہیں ۔ سہ ۵ :۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے آپس میں یہ مشورے کئے ۔ آپؐ ان کو یہ جواب دیں سہ ۶ :۔ کہ اللہ کی ہدایت قرآن ہے اسکے بعد کوئی اللہ کی

ہدایت نہیں باقی تمام ہدایتیں منسوخ ہو چکی ہیں ۔ اب ہدایت یہی ہے

جو حضورؐ کو مل چکی ہے ۔ باقی یہ کہ حضور انورؐ کیوں خاتم الانبیاء

بن گئے ہیں ۔ اسی کی وضاحت کر دیں کہ اللہ کے اختیار میں ہے

سہ ۷ :۔ یہ اللہ کی اپنی مرضی ہے جسے فضیلت دیدے

سہ ۸ :۔ چونکہ قرآن انصاف کی کتاب ہے اسلئے اہل کتاب کی جو اچھی

صفات ہیں وہ بھی بیان فرمائیں اور بری صفات بھی ذکر کر دیں

سہ ۹ :۔ یعنی کچھ لوگ ان میں سے بہت امانت دار ہیں

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ

اور وہ نہیں گمراہ کر رہے مگر اپنے آپ کو مگر بات کو نہیں سمجھتے سہ ا اے

الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾

کتاب والو ! کیوں تم انکار کرتے ہو اللہ کی آیتوں کا حالانکہ تم تو گواہی دینے والے ہو سہ ۲

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

اے اہل کتاب ! کیوں ملاتے ہو حق کو ساتھ جھوٹ کے اور چھپا رہے ہو حق کو

ع ٨ / ٧ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ

اور تم جانتے ہو سہ ۳ اور کہا ایک ٹولے نے کتاب والوں میں سے ایمان لے آؤ اس ہدایت پر جو

اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ

اتاری گئی ان ایمان والوں پر صبح کے وقت اور انکار کر دو شام کو تاکہ یہ بھی اپنے دین سے

يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى

لوٹ آئیں سہ ۴ اور بات نہ مانو مگر اسی کی جو چلے تمہارے دین پر سہ ۵ آپ فرما دیجئے ہدایت وہی ہے

هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ

جو اللہ کی ہدایت ہے سہ ۶ یہ بات کہ دیا جائے کسی کو جیسا کہ تمہیں دیا گیا ہے یا یہ تمہارے ساتھ جھگڑیں

عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

تمہارے رب کے پاس آپ فرما دیجئے فضیلت ساری کی ساری اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے سہ ۷

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

اور اللہ بڑی وسعت والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو بھی چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ

بہت بڑے فضل کا مالک ہے سہ ۸ اور کتاب والوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر تو امانت رکھے ان کے پاس

بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا

ڈھیر مال کا تو ادا کر دیتا اسی مال کو تیری طرف سہ ۹ اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں اگر تو امانت رکھے انکے پاس ایک دینار بھی تو نہ

سا۱ :- پہلے فرمایا قنطار یعنی ڈھیر مال کا سو وہ بھی دیدیتے ہیں بعض علماء فرماتے ہیں کہ جتنا سونا اونٹ کے ساڈ چمڑے میں آئے اتنی مقدار کو قنطار کہتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو ایک دینار بھی ہڑپ کر جاتے ہیں یعنی
معاملات میں اس قدر گرے ہوئے بھی ہیں ۔ سا۲ :- وہ کہتے تھے ہم نبیوں کی اولاد ہیں اگر ان جاہلوں کا مال کھا گئے تو کوئی حرج نہیں سا۳ :- یہ اپنی طرف سے من پسند باتوں کو اللہ سے غلط منسوب کر دیتے ہیں اور جان بوجھ کر۔
سا۴ :- ان میں سے بھی جو حضورؐ کی بشارتوں کو سنبھالے گا اپنے بڑوں کے عہد کو پورا کرتے ہوئے آپؐ پر ایمان لائے گا وہ خدا کا پسندیدہ ہو جائے گا۔ لیکن جو ان کو چھپائے گا دنیا کے فائدے کیلئے ان کو کیا سزا ملے گی۔ آگے بتایا
سا۵ :- اہل کتاب کے علماء نے اسلئے سچ نہ بتایا کہ ہماری آمدن ختم ہو جائیگی وہ آخرت میں سراسر نقصان میں رہیں گے۔ آگے ان کی دوسری تدبیر اور مکر کا بیان ہو رہا ہے سا۶ :- مدینہ منورہ میں موجود یہودیوں کے علماء
نے اپنے سرداروں کے مشورے سے توریت میں وہ الفاظ بدل دئے جن میں حضورؐ کی بشارت اور صداقت معلوم ہوتی تھی اور اپنے لوگوں کے سامنے وہ اس انداز سے پڑھتے کہ اپنی اصل الفاظ اور خود ساختہ الفاظ میں فرق محسوس نہ ہو
اور وہ جان بوجھ کر یہ جھوٹ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تھے۔
اگلی آیت میں اس کی مثال دی کہ ان کے نبیوں نے تو خود کو معبود نہیں
قرار دیا بلکہ ان کے نام لیواؤں نے ان کی کتابوں میں اپنی طرف سے
ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کر دیں ورنہ نبی سے تو ایسی بات کا
تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

ادا کرے گا تیری طرف مگر جب تک اس پر کھڑا رہے سا۱ یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں

لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

کہ ہم پر کوئی گناہ نہیں ہے ان ان پڑھوں کا مال کھانے میں سا۲ اور یہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اور یہ جانتے بھی ہیں سا۳ ہاں جو کوئی پورا کریگا اپنے عہد کو اور ڈرتا رہیگا اللہ سے بیشک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا

پرہیزگاروں کو سا۴ بے شک وہ لوگ جو حاصل کرتے ہیں اللہ کے عہد کے مقابلے میں اور اپنی قسموں کے مقابلے میں دنیا

قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا

تھوڑی سی ایسے لوگوں کیلئے نہ ہوگا حصہ قیامت میں اور کلام نہ کرے گا ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور نہ

يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

دیکھے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاکیزہ بنائے گا ان کو اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے سا۵

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

اور ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو پھیرتے ہیں اپنی زبانوں کو کتاب کے ساتھ تاکہ تم سمجھو کہ یہ بات

مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ

بھی اللہ کی کتاب سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی کتاب سے نہیں ہے اور لوگوں سے کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے

اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ

حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور

هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ

یہ جانتے ہیں کہ جھوٹ ہے سا۶ کسی انسان کے لئے یہ حق نہیں ہے جس کو دے اللہ کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ مِنْ

اور شریعت اور نبوت پھر کہتا پھرے لوگوں سے بن جاؤ میرے بندے

سے ۱:- بلکہ انہوں نے تو امت کو ربانی بننے کا حکم دیا کہ رب کے احکام کی تبلیغ اور اشاعت کرو اسلئے کہ تم تو کتاب کے عالم ہو۔ سے ۲:- نبی تو خدا کا پیغامبر ہوتا ہے، سفیر ہوتا ہے وہ کفر کا یا فرشتوں اور نبیوں کو
شریک بنانے کا حکم نہیں دے سکتا۔ کوئی سفیر اپنے ملک کی بغاوت کا حکم نہیں دے سکتا۔ آگے بتایا کہ جس عظیم نبی پر سبھی ایمان لانے کا حکم دیا جا رہا ہے وہ تو نبی الانبیاء ہیں ان پر ایمان لانے کا وعدہ تو
سب نبیوں سے لیا گیا ہے کہ اس آخری نبی پر خود بھی ایمان لانا اور اپنی امتوں کو بھی تلقین کرنا۔ سے ۳:- یہ عہد یوم الست میں لیا گیا جب انسان کا بدن نہیں پیدا ہوا تھا بلکہ روح تھی۔ اللہ نے روحوں سے عہد لیا
سے ۴:- رسول سے مراد بڑا رسول ہے۔ ثُمَّ کا لفظ آخر کیلئے آتا ہے کہ سب کے بعد سب سے بڑا رسول آئے گا اور وہ بڑا کیوں ہوگا؟ اسلئے کہ سب کی تصدیق کرے گا اور تصدیق بڑے مرتبے والا ہی کرتا ہے

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
اللہ کو چھوڑ کر لیکن یہ کہتا ہے کہ ہو جاؤ رب والے اس واسطے کہ تم سکھاتے ہو کتاب
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا
اور اس واسطے کہ تم کتاب پڑھتے ہو سے ۱ اور وہ تم کو حکم نہ دے گا کہ بنا لو
الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ
فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا کارساز کیا نبی حکم دے سکتا ہے تم کو کافر ہونے کا اس کے بعد کہ
اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ ع ٨ ٩ ١٦
تم فرمانبردار ہو چکے ہو سے ۲ اور جب لیا اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ نبیوں سے سے ۳ وہ جو
اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
میں دوں گا تم کو کوئی کتاب اور نبوت پھر آئے گا تمہارے پاس ایک بڑا رسول سے ۴ وہ تصدیق کرے گا
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے ضرور ایمان لاؤ گے اس نبی پر اور ضرور مدد کرو گے اسکے دین کی سے ۵ کیا اللہ نے کیا تم نے اقرار کر لیا اور لے لیا
عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
اس بات پر میرے پختہ عہد کو سب نبیوں نے کہا ہم نے اقرار کر لیا فرمایا اللہ نے تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
گواہوں میں سے ہوں پھر جو کوئی پھر گیا اس عہد کے بیان کے بعد پس بے شک یہی لوگ اللہ کے
الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى
نافرمان ہیں سے ۶ کیا اللہ کے دین کے سوا یہ اور ڈھونڈتے ہیں اور اسی اللہ کا فرمانبردار ہے ہر وہ جو
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾
آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے کوئی دل کی خوشی سے اور کوئی مجبوری سے اور اسی کی طرف سب لوٹائے جائیں گے سے ۷
قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ
آپ فرما دیجئے ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی ہم پر اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی ابراہیمؑ پر اور

سے ۵:- جو اس رسول کا زمانہ پائے اس پر ایمان لائے اور مدد کرے
جیسے عیسیٰؑ دوبارہ نزول کے بعد یہ وعدہ پورا کریں گے
سے ۶:- اس سے مراد ان نبیوں کی امتیں ہیں۔ اگر وہ حضورؐ
پر ایمان نہ لائیں گی تو وہ نافرمان شمار ہونگی
سے ۷:- فرمایا اسلام حضورؐ کا دین نہیں بلکہ اللہ کا دین ہے اور
اللہ تعالیٰ کو تو ہر کوئی مانتا ہے خواہ خوشی سے مانے یا مجبوراً۔
لوٹائے جانے سے مراد موت بھی ہے اور موت کے وقت سرکشوں کا
ایمان کا اظہار بھی ہے جو اس وقت اگرچہ قبول نہیں ہوتا لیکن وہ
اس وقت اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جیسے فرعون۔
اسلئے فرمایا جب سب کو بالآخر ماننا پڑتا ہے اسلئے اعلان فرما دیں

سلہ یہ ہمارا دین کتنا اچھا ہے کہ ہم سب نبیوں کو مانتے ہیں لیکن عمل ہم اللہ کی ہدایت پر کریں گے اور وہ دین اسلام ہے سلہ یہ اب اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں خواہ وہ پہلے نبیوں کے صحیح دین پر عمل کرنے والا ہو
اسے اب اسلام قبول کرنا پڑے گا۔ مسلمانوں کے لئے بھی اشارہ ہے کہ دین نظام حیات کا نام ہے اسلام کے سوا اگر کسی اور نظام کو اختیار کریں گے تو وہ قابل قبول نہیں ہوگا۔ دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی اور
ایسے لوگوں کو پھر ہدایت نہیں ملے گی سلہ یہ جو سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے وہ تو ظالم ہیں وہ کیسے ہدایت پا سکیں گے سلہ یہ وہ تو سب کی لعنت کے مستحق ہیں اور قیامت
کا عذاب باقی ہے سلہ ایسے لوگوں کو موت کے وقت بھی توبہ کرنے کی مہلت اور توفیق نہیں دی جائے گی۔ البتہ اگر زندگی میں سمجھ گیا توبہ کرلی یعنی حضورؐ پر ایمان لے آیا سلہ یہ ایمان کے ساتھ نیک عمل بھی ضروری ہیں
سلہ یہ بیان فرمایا جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے پھر توبہ نہ کی بلکہ کفر میں بڑھتے گئے تو ایسے لوگ گمراہ ہیں ان کو نہ تو توبہ کی توفیق ہوگی نہ مرتے وقت انکی توبہ قبول کی جائے گی۔

إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسٰى وَ

اسماعیلؑ پر اور اسحٰقؑ پر اور یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور وہ ہدایت جو دی گئی موسٰیؑ کو اور

عِيسٰى وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ

عیسٰیؑ کو اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ہم جدائی نہیں کرتے کسی ایک میں ان نبیوں میں سے اور ہم

لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُّقْبَلَ

اُسی اللہ کے فرمانبردار ہیں سلہ اور جو کوئی چاہے گا اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کو اس سے قبول نہ کیا جائیگا

مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا

اور قیامت میں نقصان والوں میں سے ہوگا سلہ کس طرح راہ ہدایت کا دے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو

كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ

جو منکر ہو جائیں اپنے ایمان لانے کے بعد اور گواہی دے چکے ہوں کہ یہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس آ چکیں

الْبَيِّنٰتُ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٨٦﴾ أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ

کھلی کھلی دلیلیں اور اللہ تعالیٰ رہنمائی نہیں کرتا ایسی ظالم قوم کو سلہ یہی وہ لوگ ہیں جن کی سزا یہ ہے

أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٨٧﴾

ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی لعنت ہے اور سب انسانوں کی لعنت ہے سلہ

خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨٨﴾

ہمیشہ رہیں گے اسی لعنت میں نہ ہلکا کیا جائے گا ان سے عذاب قیامت کے دن اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی سلہ

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا ۣ فَإِنَّ اللّٰهَ

مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اس کے بعد اور نیک ہو جائیں سلہ پس بے شک اللہ تعالیٰ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٨٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ

بڑا بخشنے والا مہربان ہے بے شک وہ لوگ جو کافر ہوگئے ایمان کا اعلان کرنے کے بعد اور

ازْدَادُوا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّونَ ﴿٩٠﴾

بڑھتے گئے کفر میں ان کی توبہ قبول نہ کی جائے گی یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں سلہ

س۱: یہ بیٹے گذر چکا ہے کہ اہل کتاب دنیاوی فائدے کیلئے ایمان نہیں لارہے تو وہ جان لیں کہ قیامت کے دن تو کوئی اگر زمین بھر سونا بھی دے کر عذاب سے چھٹکارا چاہے گا تو وہ قبول نہیں کیا جائیگا
تو ایسی دنیاوی دولت کس کام کی - اس سے یہ بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ اگر ایسے آدمی کے ورثاء دنیا میں اتنی دولت کے مالک بن جائیں اور وہ اللہ سے بھی کہ یہ سب دولت، سونا لے کر ہمارے
باپ کو بخش دے تو بھی نہیں بچا سکتے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ

بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں اور مرے بھی کافر ہی ان سے قبول نہ کیا جائے گا

مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ

زمین بھر کر سونا اگرچہ وہ فدیہ دینا چاہیں اس عذاب کے بدلے میں

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٩١﴾ ع ۹ ۱۱ ۱۷

ایسے لوگوں کے لئے عذاب ہے دردناک اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا س۱

سلہ :- پچھلی آیات میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن اگر زمین بھر سونا بھی عذاب سے بچنے کیلئے دینا چاہیں تو کافر نہ بچ سکیں گے اسلئے فرمایا کہ اس دن سے پہلے دنیا میں ہی اللہ کے نام پر صدقہ دو اور دو بھی اپنی پسندیدہ چیز۔ حضورؐ نے چار فائدے بتائے ہیں ایک تو اللہ دینے والے کا مال بڑھاتے ہیں دوسرا یہ کہ موت میں آسانی ہوتی ہے تیسرا یہ کہ قبر کا عذاب یا تو ہوتا ہی نہیں یا اس میں تخفیف ہوتی ہے اور چوتھا یہ کہ قیامت کے دن صدقہ اس پر سایہ بن کر آئے گا۔

سلہ :- پچھلی آیات میں گذر چکا ہے کہ اہل کتاب مسلمانوں کے دلوں میں شکوک ڈالنے کیلئے اعتراضات کرتے رہتے تھے ان میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ حضورؐ ملت ابراہیمی پر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اونٹ کا گوشت بھی کھاتے ہیں حالانکہ ابراہیمؑ کے دین میں یہ حرام تھا اس کا جواب یہاں ارشاد فرمایا کہ ان کا دعویٰ غلط ہے یہ حلال تھا البتہ اسرائیل یعنی حضرت یعقوبؑ نے کسی بیماری کی وجہ سے اونٹ کا گوشت خود پر (بطور منت) حرام کر لیا تھا اور ابراہیمؑ تو ان کے دادا تھے پہلے کیسے یہ حرام ہو گیا تھا اسی طرح توریت ان کے بعد نازل ہوئی اس میں دیکھ لو اگر حرام ہوتا تو اس میں بھی اس کا ذکر ہوتا۔ سلہ :- اگر تم سچے ہو تو توریت لے آؤ اور کسی میں دکھا دو۔ اس لئے خدا پر جھوٹ نہ بولو

سلہ :- خدا پر جھوٹ بولنے والا ظالم ہوتا ہے۔ ان باتوں کو چھوڑ دو اور وہ بات مانو جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے حضورؐ پر ایمان لاؤ۔ وہ ملت ابراہیمی یعنی دین توحید پر ہیں اسلئے کہ ابراہیمؑ مشرک نہیں تھے

سلہ :- آگے بیت اللہ کا ذکر فرمایا جو ابراہیمؑ نے تعمیر فرمایا تھا طوفان نوحؑ کے بعد نئے سرے سے جیسے پہلے گذر چکا ہے

سلہ :- یہاں مکہ مکرمہ کو بکّہ فرمایا یہ شاید بکاء سے مشتق ہے بکاء کا معنے رونا ہے اسلئے کہ ہر مسلمان بیت اللہ شریف میں روتا ہے جب اُسے دیکھتا ہے تو اسکی عظمت و ہیبت سے خشیت طاری ہو جاتی ہے۔ اللہ کی رحمت سے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے ضرور رونا آتا ہے

سلہ :- اس میں اللہ کی واضح نشانیاں ہیں جن کو دیکھ کر اللہ پر ایمان لانا ہر ایک کیلئے آسان ہو جاتا ہے۔ ابراہیمؑ کی یادگار کیلئے مقام ابراہیم بھی مسجد حرام میں بیت اللہ کے سامنے ہے جہاں وہ پتھر پڑا ہے جس پر کھڑے ہو کر آپ نے بیت اللہ کی تعمیر کی۔ ساتھ ہی فرمایا یہ ہر ایک کیلئے امن کی جگہ ہے

سلہ :- ہر صاحب استطاعت پر حج فرض ہے

سلہ :- اس سے مراد ہے کہ جو جان بوجھ کر حج نہ کرنا کفر کا کام ہے۔ حضورؐ نے فرمایا جو باوجود استطاعت کے حج نہ کیا تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے

الجزء ٤

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ۬ وَمَا

ہرگز نہ پا سکو گے نیکی جب تک کہ خرچ نہ کرو اللہ کی راہ میں ان چیزوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو اور جو کچھ

تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٩٢﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

بھی تم خرچ کرو گے کوئی بھی چیز بے شک اللہ تعالیٰ پوری طرح جانتا ہے ۲ تمام کھانے کی چیزیں حلال تھیں

لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ

بنی اسرائیل کے لئے مگر وہ جو حرام کیا اسرائیل نے اپنی جان پر

اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ

توریت کے نازل ہونے سے پہلے ۳ آپ فرما دیجئے پس لے آؤ توریت اس کو پڑھو اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

سچے ہو ۴ جو کوئی باندھے گا اللہ پر جھوٹ اس کے بعد

فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۣ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

پس یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے ظالم ہیں ۵ آپ فرما دیجئے اللہ نے سچ فرمایا پس پیروی کرو ابراہیمؑ کی ملت کی

حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ

جو سب سے کٹ چکے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ۶ بیشک سب سے پہلا وہ گھر جو رکھا گیا لوگوں کی عبادت کیلئے

لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ

یقیناً یہی گھر ہے جو مکہ میں ہے بڑی برکت والا ہے اور ہدایت ہے تمام جہان والوں کیلئے ۷ اس اللہ کے گھر میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں کھڑے ہونے کی جگہ

اِبْرٰهِيْمَ ڬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ

ابراہیمؑ کی ۸ جو کوئی داخل ہو جائے گا اس گھر میں وہ امن میں آ جائیگا اور اللہ کیلئے لوگوں پر حج کرنا ہے

الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ

اس بیت اللہ کا جس کی طاقت ہو وہاں پہنچنے کی ۹ اور جو کوئی کفر کرے گا پس بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ڰ وَاللّٰهُ

تمام جہان والوں سے ۱۰ آپ فرما دیجئے اے کتاب والو! کیوں کفر کرتے ہو اللہ کی آیتوں کے ساتھ اور اللہ

ف۱:- پہلی آیات میں فرمایا کہ بیت اللہ شریف میں بھی واضح نشانیاں ہیں اب اہل کتاب سے فرمایا کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو ۔ اس بیت اللہ کے ماننے والے مسلمانوں سے کیوں ضد کر کے ایمان سے محروم ہو رہے ہو

ف۲:- تم تو اہل کتاب ہونے کی وجہ سے حضورؐ کی سچائی کے گواہ ہو تمہاری کتابوں میں واضح بشارات موجود ہیں تم نہ خود ایمان لاتے ہو نہ دوسروں کو حق بات بتاتے ہو بلکہ ان کو بھی روکتے ہو ۔ آگے مسلمانوں کو سمجھایا

ف۳:- ان کی باتوں میں نہ آؤ ورنہ یہ تمہیں اپنے دین سے ہٹا کر مرتد بنا دیں گے حالانکہ تمہارا دین تو بڑا اونچا اور سچا دین ہے ف۴۔ اپنے دین سے تو وہ پھرے جس کو اس کا پتہ نہ ہو تم پر تو میری بڑی رحمت ہے کہ تم پر

میری آیتیں یعنی قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اور قیامت تک پڑھا جاتا رہے گا ۔ وہ تمہارا رہنما ہے تمہارا ضابطہ حیات ہے اور تمہارا رسول بھی ہر وقت تم میں موجود ہے اس کی حدیث ہے جو احکام الہی کی تشریح کرتی ہے

شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن

گواہ ہے تمہارے کاموں پر ف۱ آپ فرما دیجئے اے کتاب والو! کیوں روکتے ہو

سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَاءُ ۗ وَمَا اللَّهُ

اللہ کی راہ سے اس کو جو ایمان لاتا ہے تم ڈھونڈتے ہو اس میں کجی کو حالانکہ تم گواہ ہو اور اللہ نہیں

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا

بے خبر ان کاموں سے جو تم کرتے ہو ف۲ اے ایمان والو! اگر تم پیروی کرو گے ایک گروہ کی

مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ ﴿١٠٠﴾

ان لوگوں میں سے جن کو کتاب دی گئی ہے تم کو مرتد بنا دیں گے تمہارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا کر ف۳

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ

اور تم کیسے کفر کر سکتے ہو حالانکہ تم پر پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور تم میں اللہ کا رسول موجود ہے ف۴

وَمَن يَعْتَصِم بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٠١﴾ يَا أَيُّهَا ع ۱۰

اور جو کوئی دلیل پکڑے گا اللہ کے ساتھ پس اسی کی رہنمائی ہو جائیگی سیدھی راہ کی طرف ف۵ اے

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم

ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے جیسا حق ہے ڈرنے کا اور نہ آئے موت تمہاری مگر اس حال میں کہ تم

مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا

مسلمان ہی ہو کر مرو ف۶ اور تھام لو اللہ کی رسی کو سارے کے سارے اور جدا جدا نہ ہو ف۷ اور یاد کرو

نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم

وہ اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا جب تم آپس میں دشمن تھے پس جوڑ لگا دیا اس اللہ نے تمہارے دلوں میں پس تم ہو گئے

بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم

اللہ کی مہربانی سے بھائی بھائی ف۸ اور تم پہنچ گئے تھے آگ کے گڑھے کے کنارے پر پس اللہ نے تم کو بچا لیا

مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠٣﴾ وَلْتَكُن

اس گڑھے میں گرنے سے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیتیں تاکہ تم راہ پا لو ف۹ اور چاہیے کہ ہو

ف۵:- فرمایا قرآن و حدیث پر چلنا ہی صراط مستقیم ہے

ف۶:- فرمایا کہ ظاہری اور باطنی طور پر اللہ سے ہی ڈرو اور مرتے دم تک

اس صراط مستقیم یعنی اسلام کو نہ چھوڑو۔

ف۷:- پہلے اہل کتاب کی سازشوں سے خبردار کر کے ان سے میل جول اور ان

کے طریقوں سے بچنے کا حکم دیا اور اب فرمایا کہ اندرونی طور پر آپس میں

اتحاد پیدا کرو ورنہ یہ بیرونی دشمن تمہیں بہت نقصان پہنچائیں گے۔

اور یہ باہمی اتحاد و اتفاق اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے

ف۸:- تم تو صدیوں سے مسلسل آپس میں لڑ رہے تھے دشمنان تھے اللہ نے

اسلام کی برکت سے تمہیں آپس میں بھائی بنا دیا اس کی قدر کرو

ف۹:- جب اختلاف اور دشمنی ہو دل مختلف ہوں تو دنیا میں آدمی جلتا رہتا ہے

اور ایسے کام کر دیتا ہے جس کی وجہ سے آخرت میں بھی دوزخ کی آگ میں

جلنا پڑتا ہے اسلئے فرمایا تم کو دونوں جہان کی آگ سے اللہ نے بچا دیا ہے

آگے فرمایا یہ بات سمجھانے کیلئے ہر وقت ایک جماعت تم میں موجود رہنی ہے

س۱:۔ فرمایا مسلمان پر دو کام لازم ہیں۔ مسلمان رہنا اور دوسروں کو مسلمان بنانا اور مسلمان رکھنا اور یہ کام امت میں ہر وقت ہونا چاہیئے۔ نیکی کے اور بھلائی کے دونوں ہیں نیک کاموں کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا
دعوت کے کام میں کامیابی ہے اسلئے کہ اس طرح آدمی خود بھی عمل کرتا ہے اگر خود عمل نہ کرے گا تو دوسرے کو کیسے دعوت دے گا۔ آگے فرمایا اگر یہ کام نہ کیا بلکہ فرقے بن کر آپس میں اختلاف کیا تو دونوں جہان خراب ہونگے
س۲:۔ پہلے تم میں اختلاف تھا اب نہ کرنا س۳:۔ قیامت میں کافروں کے چہرے سیاہ ہونگے اور انہیں اسکی وجہ بتائی جائیگی کہ یہ عذاب بھی کیوں مل رہا ہے س۴:۔ ایمان والوں کے چہرے چمکیں گے۔ حضورؐ نے وضو کو بھی اعضاء
کے چمکنے کا سبب ارشاد فرمایا ہے س۵:۔ اللہ تعالیٰ پہلے ہی سب کچھ بھی بتا رہے ہیں۔ بغیر بتائے اور سمجھائے نافرمانی پر سزا نہیں دے رہے۔ جو سمجھانے کے باوجود عمل نہ کرے تو پھر پکڑتے ہیں اور وہ اس پر قادر ہیں
اور قادر ہونے کی دلیل کیا ہے؟ س۶:۔ اللہ ہر چیز کے مالکِ حقیقی ہیں۔ اسی نے اپنی مخلوقات کو سمجھانے کیلئے نظام حیات بتا دیا ہے۔ اول و آخر وہ خود ہی ہے تمام امور انجام کار اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

آگے دوبارہ مسلمانوں کو دعوت کے کام کی طرف متوجہ فرمایا
س۷:۔ تمہارے خیر امت ہونے کی وجہ تمہاری یہ ذمہ داری ہے۔ تم آخری
اور بہترین امت ہو پہلے یہ کام نبی کرتے تھے اب قیامت تک تم نے کرنا ہے
س۸:۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ نیکیوں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
تم میں سے ایک ایسی جماعت جو بلائے لوگوں کو بھلائی کی طرف اور حکم دے نیکی کا اور روکے
عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
برائی سے اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں س۱ اور نہ ہو ان لوگوں کی طرح
تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
جو فرقے فرقے بن گئے اور اختلاف کیا انہوں نے آپس میں اسکے بعد کہ آ پہنچے تھے ان کے پاس کھلے کھلے حکم س۲ ایسے لوگوں کے لئے
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا
بہت بڑا عذاب ہے جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے اب پر
الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا
وہ لوگ سیاہ ہو جائیں گے جن کے چہرے (ان سے کہا جائیگا) کیا تم کافر ہو گئے تھے ایمان کا اظہار کرنے کے بعد پس چکھو تم
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ
عذاب کو بدلہ ہے تمہارے کفر کا س۳ اب پر وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے
فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
پس وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اس رحمت میں ہمیشہ رہیں گے س۴ یہ اللہ کی آیتیں ہیں
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾
جو ہم آپ پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اللہ نہیں چاہتا ظلم کرنا جہان والوں پر س۵
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
اور اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں
الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
سارے کام س۶ تم بہتر امت ہو جو نکالی گئی ہے لوگوں کے لئے س۷ لوگوں کو حکم دیتے ہو
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ
نیکی کا اور ان کو بچاتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر س۸ اور اگر

ف۱ :- اہل کتاب میں اکثریت کے غلط کام پہلے ارشاد فرمائے ہیں اب پھر فرمایا اگر وہ ایمان لے آتے تو ان کیلئے بہتر ہوگا۔ لیکن فرمایا کہ چند لوگ ہی ان میں سے ایمان لائے ہیں اکثر نافرمان ہی ہیں۔ آگے مسلمانوں کو تسلی دی
ف۲ :- اس کا مطلب ذہنی کوفت اور پریشانی ہے۔ اہل کتاب کی یہ عادت تھی اور ہے کہ وہ شرارتیں اور سازشیں کرکے مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں ف۳ :- تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب تک صحیح رہے وہ غالب رہے اس لئے
(خصوصاً یہودی طرف)
کہ اصل طاقت تو ایمان کی ہے۔ جب سے مسلمانوں کا ایمان کمزور ہوا ہے کیفیت بھی بدل گئی ہے ف۴ :- اہل کتاب دوسروں کے سہارے پر رہ سکتے ہیں ف۵ :- یہی ان کی ذلت ہے کہ دوسروں کے سہارے کے بغیر یہ مسلمانوں کا مقابلہ نہیں
کرسکتے۔ آگے ان کی اسی ذلت کی وجہ بیان فرمائی ف۶ :- اللہ کی نافرمانی اور انبیاء کی توہین بہت بڑی زیادتی ہے۔ آگے قرآن مجید ان میں سے اچھے لوگوں کا ذکر بھی کرتا ہے اسلئے کہ یہ انصاف والی کتاب ہے

ف۷ :- اہل کتاب میں سے جو ایمان لے آئے ہیں ان کی یہ اچھی صفات ہیں
ف۸ :- فرمایا یہ بڑے خوش بخت ہیں خود بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی آمادہ کرتے ہیں۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں

اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ
ایمان لے آتے کتاب والے تو یہ بات بہتر ہوتی ان کیلئے ان میں سے کچھ تو ایمان والے ہیں مگر

اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ
بہتے لوگ اللہ کے نافرمان ہیں ف۱ یہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے سوائے دکھ دینے کے ف۲ جب یہ تمہارے ساتھ لڑیں گے

يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
تو یہ پیٹھ دے کر بھاگ جائیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی ف۳ ان پر مار دی گئی ذلت

اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ
جہاں بھی پائے جائیں گے (مگر اسی وقت بچیں گے) جب اللہ کی رسی کو تھام لیں گے اور لوگوں کی رسی کو تھام لیں گے ف۴ اور یہ لوٹے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
اللہ کا غضب لے کر اور مار دی گئی ان پر ذلت ف۵ یہ سزا اسلئے ہے کہ یہ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ
کفر کرتے تھے اللہ کے حکموں کا اور قتل کرتے تھے نبیوں کو بغیر جرم کے

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ
اور یہ اسلئے ہے کہ نافرمان تھے اور نافرمانی میں حد سے بڑھنے والے تھے ف۶ یہ سارے برابر نہیں ہیں

اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ
ان کتاب والوں میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق پر قائم ہے جو پڑھتے ہیں اللہ کی آیتیں رات کی گھڑیوں میں

وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
اور سجدہ بھی کرتے ہیں ف۷ ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور آخری دن پر اور

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ
حکم دیتے ہیں نیکی کا اور روکتے ہیں برائی سے اور دوڑتے ہیں

فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا
نیکیوں کو حاصل کرنے میں اور یہی وہ لوگ ہیں جو خوش بختوں میں سے ہیں ف۸ اور جو کوئی کرے گا

س۱: فرمایا نیکی ضائع نہیں ہوگی۔ آگے فرمایا جو یہ کام نہیں کرتے بلکہ کفر کرتے ہیں ان کا حال کیا ہوگا؟ س۲: فرمایا انسان کو مال اور اولاد پر توقع ہوتی ہے کہ مشکل وقت میں یہ دونوں چیزیں کام آئیں گی۔ قیامت میں یہ کام نہیں آئیں گی بلکہ دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے۔ آگے فرمایا کافروں نے اگر دنیا میں کچھ مال خرچ بھی کیا تو عقیدہ خراب ہونے کی وجہ سے وہ قیامت میں کام نہ آئے گا اسلئے کہ اصل تو ایمان ہے

س۳: اس مثال سے سمجھا دیا کہ اس طرح ان کا عمل بھی عقیدے کی برائی کی وجہ سے بالکل فنا ہو جائے گا۔ آگے مسلمانوں کو سمجھایا کہ ان پر کبھی بھی اعتماد کر کے ان کو اپنا ہمراز نہ بنانا اسلئے کہ وہ ہر وقت تمہاری دشمنی کرتے ہیں

س۴: بطانۃ کوٹ کے اندرونی استر کو کہتے ہیں یعنی اپنی اندر کی بات ان کو کبھی بھی نہ بتاؤ س۵: ان کے منہ سے بھی مسلمانوں کے بارے میں کوئی اچھی بات نہیں نکلتی اور اندر جو ہے وہ تو بہت ہی برا ہے۔ عقل اگر ہے تو تم ان کو رازدار نہ بناؤ

س۶: تم تو ان سے محبت کرتے ہو کیا وہ بھی تمہیں دل سے چاہتے ہیں حالانکہ تم تو ان کی کتاب کو بھی مانتے ہو۔ انکے نبیوں کا بھی احترام کرتے ہو لیکن وہ تمہارے ساتھ بغض رکھتے ہیں س۷: سامنے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن جب تم سے الگ ہوتے ہیں تو تمہاری کامیابی اور دن بدن تعداد زیادہ ہونے پر غصے سے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں یا انگلیاں منہ میں رکھ کر تمہارے خلاف تدبیریں سوچتے ہیں

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿١١٥﴾

نیکی | پس اسی کی ناشکری نہ کی جائے گی | اور اللہ خوب جانتا ہے | پرہیزگاروں کو س۱

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ

بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں | ان کے کام نہ آسکیں گے | نہ ان کے مال | اور نہ ان کی اولاد

مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾

اللہ کے مقابلے میں کچھ بھی س۲ | اور یہی لوگ آگ والے ہیں | آگ میں ہمیشہ رہیں گے

مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا

مثال اس خرچ کی جو وہ خرچ کرتے ہیں | اس | دنیا کی زندگی میں | اس ہوا کی طرح ہے | جس میں

صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا

سخت پالا ہو | اور پہنچ جائے | وہ ایسی قوم کی کھیتی پر | جنہوں نے ظلم کیا ہو | اپنے آپ پر | پس ہلاک کر دے اس کھیتی کو | اور نہیں

ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

کیا کوئی ظلم ان پر اللہ نے | لیکن وہ اپنے آپ پر | ظلم کرتے ہیں س۳ | اے ایمان والو!

لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا

نہ بناؤ | رازدار س۴ | اپنے سوا کسی کو | وہ کمی نہیں کرتے تمہیں تکلیف پہنچانے میں | وہ پسند کرتے ہیں

عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ

جس چیز سے تمہیں تکلیف پہنچے | بیشک ظاہر ہو گیا بغض | ان کے منہ کی باتوں سے س۵ | اور جو چھپا رہے ہیں | ان کے سینے

أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ

وہ تو بہت بڑی باتیں ہیں | ہم نے کھول کر بیان کر دی ہیں تمہارے لئے ساری باتیں | اگر تم میں عقل ہے | (تم سنتے ہیں) تم تو وہ لوگ ہو جو

تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ

ان کے ساتھ محبت رکھتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ محبت نہیں رکھتے | اور تم ایمان رکھتے ہو اللہ کی ساری کتابوں پر س۶ | اور جب وہ تم سے ملتے ہیں

قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ

تو کہہ دیتے ہیں ہم بھی ایمان لائے | اور جب علیحدہ ہوتے ہیں اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں تم پر | غصے کی وجہ سے س۷

ف۱ :- فرمایا اسلام دشمنو! تم اسی غصے میں مرتے رہو، اپنی حسد کی آگ میں جلتے رہو۔ مسلمان تو کامیاب ہونگے ف۲ :- وہ تمہاری کامیابی پر خفا ہوتے ہیں اور اگر تم پر کوئی آزمائش آئے تو خوشیاں مناتے ہیں لیکن تم ان کی پرواہ نہ کرو
تم ثابت قدم رہو اور تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ف۳ :- اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہیں (تم ان کے) یہودیوں کو ناکام کر دیں گے ۔ آگے مدینے کے یہودیوں اور انکے سردار کے غزوہ احد کے موقع پر ردوئیے کا ذکر ہے
ف۴ :- احد تو مدینہ منورہ سے قریب ہے وہاں حضور تشریف لے گئے مورچہ بندی صحابہ کرامؓ کو مختلف مقامات پر بٹھایا۔ جب مورچہ بندی ہوگئی اور جنگ چھڑنے لگی ف۵ :- چند مخلص مسلمان بھی منافقوں کے دکھنے میں آگئے حالانکہ انہیں ہمت نہیں ہارنی
چاہیئے تھا ف۶ :- بلکہ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے تھا۔ ان منافقوں کی سازش سے مسلمانوں کو شکست ہوئی اسی لئے پہلی آیات میں مسلمانوں کو فرمایا گیا ہے کہ ان پر اعتماد نہ کرو ۔ ان سے میل جول نہ رکھو وہ کس طرح بھی نقصان دیتے ہیں

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١١٩﴾ اِنْ
آپ فرما دیجئے تم مرجاؤ اپنے غصے میں ف۱ بے شک اللہ جانتا ہے سینوں کے راز کو اگر
تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا
پہنچتی ہے تمہیں کوئی دنیا کی بہتری ان کو بری معلوم ہوتی ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس پر وہ خوش ہوتے ہیں
بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ
اور اگر تم صبر کرتے رہو گے اور خدا سے ڈرتے رہو گے نہ نقصان پہنچا سکے گا تم کو ان کا فریب کچھ بھی ف۲ بے شک
اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ
12 ع 11 3
اللہ تعالیٰ ان کے سارے عملوں کو گھیرے میں لینے والا ہے ف۳ اور جب آپ صبح نکلے اپنے گھر سے
تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢١﴾ لا
جگہ بتا رہے تھے ایمان والوں کو ان کے بیٹھنے کی (کافروں سے) لڑنے کیلئے ف۴ اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے
اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي
جب ارادہ کر لیا دو گروہوں نے تم میں سے کہ وہ ہمت ہار جائیں حالانکہ اللہ ان کا مددگار ہے ف۵ اور
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ
اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو ف۶ اور بے شک مدد کر چکا تمہاری اللہ تعالیٰ بدر کے میدان میں اور تم
اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
بے لحاظ سے کمزور تھے پس ڈرو اللہ سے تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو ف۷ جب آپ فرما رہے تھے ان ایمان والوں سے
اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ
کیا کافی نہیں ہے تمہارے لئے کہ مدد کرے تمہاری تمہارا رب ان تین ہزار فرشتوں سے جو آسمان سے
مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ
نازل کئے جائیں ف۸ ہاں اگر تم صبر کرو گے اور اللہ سے ڈرتے رہو گے تو آئیں گے تمہارے پاس تمہارے پیچھے سے
ھٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾
یہ مدد کرے گا تمہاری تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے جن پر نشان لگے ہوئے ہوں گے ف۹

ف۷ :- ان آیات میں غزوہ بدر میں اپنی مدد یاد کرائی کہ چونکہ اس موقع پر سب مخلص مسلمان شریک تھے کوئی منافق ساتھ نہ تھا مگر باوجود تعداد تھوڑی ہونے اور ساز و سامان نہ ہونے کے اللہ نے فتح دی
ف۸ :- غزوۂ بدر میں جب حضورؐ نے مہاجرین و انصار سے امتحان لیا تو انہوں نے ثابت قدم رہنے کا اظہار کیا جس پر اللہ تعالیٰ آسمان سے تین ہزار فرشتے مدد کیلئے نازل فرمانے (کا وعدہ کیا)۔ فرشتے تو دنیا میں بھی تھے لیکن مسلمانوں کی تسلی کیلئے آسمان سے پانچ ہزار فرشتے نازل کر دیئے ۔ جس کا ذکر اگلی آیت میں ہے
ف۹ :- ان فرشتوں پر باقاعدہ نشان لگے ہونگے ۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے غزوۂ بدر میں بھی اور مختلف غزوات میں فرشتوں کی آوازیں سنیں، ان کو دیکھا ۔ آگے فرمایا یہ سارا کام میں نے کیوں کیا

سر ۱: فرمایا کامیابی تو میں بغیر بھی دے سکتا ہوں اس طرح بھی خوشی کیا ہے تاکہ عین الیقین سے دل مطمئن ہوں۔ بعض لوگ فرشتوں کے نزول کا انکار کرتے ہیں اور اس کی تاویلیں پیش کرتے ہیں وہ بے دین ہیں
سر ۲: اس طرح کافروں کو رسوا کیا گیا۔ جو ستر کافر گرفتار ہوئے ان کے بارے میں صحابہؓ نے مختلف مشورے دئے تو وحی نازل ہوئی یہ فیصلہ میں کروں گا سر۳: چنانچہ اللہ کے حکم سے کچھ کا فدیہ لیا گیا، کچھ ویسے آزاد کر دئے گئے اور
ان میں سے اکثر بعد میں مسلمان ہوگئے۔ سر۴: فرمایا یہ فیصلہ اس لئے ہوا کہ اللہ کی رحمت کا پہلو غالب ہے۔ آگے فرمایا کہ جنگوں کا اصل سبب سود کا کاروبار ہوتا ہے ایک تو اللہ کی رحمت اٹھ جاتی ہے اور دوسرا اسلحہ
ہمارے اپنا اسلحہ بیچنے کیلئے دوسرے ملکوں کو لڑاتے ہیں۔ حضورؐ نے بھی فرمایا ہے کہ جس قوم میں سود زیادہ ہوگا ان میں قتل زیادہ ہونگے سر۵: فرمایا سود نہ کھاؤ ورنہ دوزخ میں ڈال دئے جاؤگے سر۶: وہ تو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے
تم سود کھا کر وہاں کیوں جانا چاہتے ہو سر۷: تم تو مومن ہو اللہ اور اس کے رسول کے احکام مانو تب رحمت کے مستحق بنوگے سر۸: مغفرت اور جنت حاصل کرو جو متقین کیلئے تیار کی گئی ہے اور ان کا کام کیا ہے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرنا

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا

اور نہیں بنایا اللہ نے (ان فرشتوں کے آنے کو) مگر خوشخبری تمہارے لئے اور تاکہ اطمینان پکڑیں تمہارے دل ان کے آنے پر اور

النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ

مدد تو ہوتی ہے اللہ کی طرف سے جو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے سر۱ تاکہ کاٹ ڈالے اللہ تعالیٰ ایک حصہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ

ان کافروں کا اور ان کو ذلیل کر دے پس وہ لوٹ جائیں رسوا ہو کر سر۲ آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے کوئی چیز

الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

ان کے بارے میں یا اللہ توبہ کی توفیق دے گا ان کو یا عذاب دے گا ان کو لیکن یہ ظالم ہیں سر۳

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

اور اللہ ہی کے قبضے میں ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے وہ بخشتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے اور

١٣ ع ٩ ٤ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

عذاب دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے سر۴ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ

نہ کھاؤ سود کو دگنا اور چوگنا کرکے اور ڈرتے رہو اللہ سے

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْٓ اُعِدَّتْ

تاکہ تمہارا بھلا ہو سر۵ اور بچو اس آگ سے جو تیار کی گئی ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

کافروں کے لئے سر۶ اور حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا تاکہ تم پر رحم کیا جائے سر۷

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

اور دوڑو تم سارے بخشش حاصل کرنے کیلئے اپنے رب کی اور جنت کے لئے جس کا پھیلاؤ آسمانوں

وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ

اور زمین جتنا ہے تیار کی گئی ہے اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے سر۸ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اللہ کے نام پر خوشی میں

★ معافی سے مراد قرض معاف کر دینا بھی ہے

★ سے۱: ہر حال میں مراد دیا ہوا مال سے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔ ظاہری طور پر اپنا مال کم کرتے ہیں سود کی شکل میں بڑھانے کی کوشش نہیں کرتے سے۲: رمال سے تکبر آتا ہے جس سے غصہ پیدا ہوتا ہے لیکن متقین غصہ نہیں بلکہ درگذر کرتے ہیں

سے۳: آگے فرمایا اگر ان سے تھوڑی گڑبڑ ہو جائے تو پھر خدا سے بخشش مانگتے ہیں سے۴: وہ اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتے۔ آگے ایسے لوگوں کا اجر بیان فرمایا سے۵: جو کام مانتے ہیں ان کو اچھی مزدوری دی جاتی ہے

اشارہ فرمایا کہ توبہ کے بعد اچھے عمل بھی کرتے ہیں سے۶: اس آیت میں تاریخی مشاہدات پیش فرمائی کہ پہلی قوموں کے انجام دیکھو کہ نافرمانی کا کیا انجام ہوا اور ساتھ ہی اگلی آیت میں فرمایا کہ نصیحت حاصل کرو

سے۷: مگر نصیحت وہی حاصل کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سزا سے بچنا چاہتے ہیں۔ سے۸: چونکہ اس کے بعد غزوۂ احد کے تفصیلی حالات بیان ہو رہے ہیں اور اس میں مسلمانوں کو شکست ہوئی کافی نقصان ہوا

اسلئے پہلے ہی تسلی دیدی کہ گھبراؤ نہیں۔ اگر تم صحیح مومن رہے

تو تم ہی غالب رہو گے۔

وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ

اور تکلیف میں ۲ اور کھا جانے والے ہیں اپنے غصے کو اور درگزر کرنے والے ہیں لوگوں سے ۳ اور اللہ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا

پسند کرتا ہے نیکی کرنے والوں کو ۴ اور وہ لوگ جو کر گذریں کوئی کام بے حیائی کا یا ظلم کریں

اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ

اپنے آپ پر یاد کیا اللہ کو اور بخشش مانگی اللہ سے اپنے گناہوں کے لئے اور کون ہے جو معاف کرے

الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

گناہوں کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور قائم نہ رہے ان گناہوں پر جو وہ کر چکے ہیں اور وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ

جانتے تھے ۵ یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ بخشش ہے ان کے رب کی طرف سے اور

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَنِعْمَ اَجْرُ

ایسے باغات ہیں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اور اچھی ہوتی ہے مزدوری

الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي

کام کرنے والوں کے لئے ۶ بے شک گذر چکے تم سے پہلے کئی واقعات پس چلو پھرو

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا

زمین میں پس دیکھو کیسے ہوا انجام (بھی) جھٹلانے والوں کا ۷ یہ (قرآن)

بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوْا

کھلا ہوا بیان ہے لوگوں کیلئے اور ہدایت ہے اور نصیحت ہے پرہیزگار بننے والوں کیلئے ۸ اور تم سست نہ ہو

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ

اور (اس بات پر) غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو ۹ اگر

يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ

پہنچا تم کو کچھ بھی زخم پس بے شک پہنچ چکا ہے کافروں کو ایسا ہی زخم ۱۰ اور ان

سے۹: اس آیت سے غزوۂ احد کے تفصیلی حالات کا بیان شروع ہو رہا ہے جو آیت نمبر ۱۷۱ تک جاری رہے گا۔ غزوہ احد کا مختصر حال یہ ہے

غزوۂ بدر جو دو ہجری کو رمضان المبارک میں ہوا جس میں کافروں کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور ان کو بڑی ذلت آمیز شکست ہوئی تو

اس کا بدلہ لینے کیلئے اگلے سال تین ہجری میں انہوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کر دیا۔ اس وقت کافروں کی تعداد تین ہزار تھی۔ انہوں نے مدینہ منورہ کے

شمال میں تقریباً ساڑھے تین میل کے فاصلہ پر مشرق کی طرف جبل احد کے دامن میں پڑاؤ ڈال دیا۔ جب حضور انورؐ کو علم ہوا تو آپ نے سب صحابہ کرامؓ

مہاجرین و انصار کو مشورے کیلئے جمع فرمایا تو مدینہ منورہ کے بوڑھے صحابہ کرامؓ نے کہا کہ جب بھی کوئی یہاں حملہ آور ہوا تو ہم باہر کبھی نہیں نکلے اور جب کوئی

یہاں اندر داخل ہوا تو وہ شکست کھا گیا۔ حضور انورؐ نے اس بات سے اتفاق کیا۔ نوجوان جوشیلے صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ حملہ آور ہو کر ہمیں للکار رہے ہیں

ہمیں باہر جا کر ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ آپؐ گھر اندر تشریف لے گئے اور جنگ کا لباس پہن لیا۔ پھر گھر سے باہر تشریف لے آئے اس دوران بڑے

صحابہؓ نے نوجوانوں کو سمجھایا کہ تم نے حضورؐ کی رائے پر اپنی رائے پیش کی یہ اچھا نہیں کیا۔ جب حضورؐ باہر تشریف لائے تو نوجوان صحابہؓ نے معافی مانگی اور بڑے

صحابہؓ کے مشورہ پر عمل کرنے کا وعدہ کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ نبی جب لباس جنگ پہن کر نکل آئے تو واپس نہیں ہوتا۔ چنانچہ آپؐ ہزار صحابہؓ کو لے کر مقابلہ

کیلئے نکلے اور خود جنگ کی منصوبہ بندی کی۔ احد پہاڑ کے درمیان میں ایک درہ تھا اس پر پچاس تیر انداز صحابہ کرامؓ کو مقرر فرمایا کہ فتح ہو یا شکست تم

درے کو نہ چھوڑنا۔ یہ درہ مسلمان لشکر کی پشت پر تھا۔ جب جنگ شروع ہوئی اور کافروں کے پاؤں اکھڑ گئے تو درہ پر متعین صحابہ کی رائے میں اختلاف

ہو گیا اور دس کے سوا باقی سب میدان جنگ میں اتر آئے۔ کافروں نے درہ کو خالی پایا تو پیچھے سے حملہ کر دیا مسلمان مال غنیمت جمع کر رہے تھے

چنانچہ ستر صحابہ شہید ہو گئے اور آپ بھی زخمی ہوئے۔ حضور انورؐ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے۔ اسی دوران شیطان نے افواہ پھیلا دی

کہ حضور انورؐ شہید ہو گئے ہیں اس سے اور بھی بد دلی پھیلی اور مسلمانوں کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ دوبارہ مسلمان منظم ہوئے حضورؐ

کے گرد جمع ہوئے اور کافروں کو بھگا دیا۔

چونکہ صحابہؓ مخلص تھے ان سے درہ چھوڑنے کی اجتہادی غلطی ہوئی اسلئے

ان آیات میں تین باتیں ارشاد فرمائیں

(۱) حضور انورؐ کی ہر حال میں پیروی کی جائے۔

(۲) اس پیروی کی وجہ سے تم غالب رہو گے

(۳) صحابہؓ کو تسلی دی کہ اگر تمہیں اب احد میں تکلیف پہنچی ہے تو

کوئی بات نہیں بعد میں تم غالب آئے تھے۔ ساتھ ہی صحابہ کرامؓ کی صفائی بھی فرما دی کہ چونکہ وہ مخلص اور سچے مسلمان تھے اسلئے اللہ نے معاف کر دیا۔

نمبر۱:۔ فرمایا بدر میں کفار بھی ستر مارے گئے۔ ان کو بھی شکست ہوئی تھی لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری دوبارہ تم پر حملہ کر دیا۔ تم بھی دل برداشتہ نہ ہو۔ فتح و شکست دونوں ہوتی رہتی ہیں اور
اس میں حکمت بھی ہوتی ہے نمبر۲:۔ ایسے موقع پر ایمان کی آزمائش ہو جاتی ہے اور برائے نام مسلمان یا منافق پہچان لئے جاتے ہیں۔ شکست کی وجہ سے یہ نتیجہ حاصل ہو جاتا ہے
نمبر۳:۔ اور فتح کی صورت میں کفر مٹ جاتا ہے یا کمزور ہو جاتا ہے نمبر۴:۔ یہ آیت پہلی آیات کی تفسیر کر رہی ہے نمبر۵:۔ تمہیں شہادت کی تمنا تھی چنانچہ اس کا منظر دیکھ لیا اور کچھ کو اپنی
خواہش کے مطابق شہادت مل بھی گئی نمبر۶:۔ جب حضورؐ کی شہادت کی افواہ پھیلی تو اکثر مسلمان دل برداشتہ ہوئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ حضورؐ معبود تو نہیں۔ پر مخلوق
کو دنیا سے جانا ہی ہے جیسا پہلے انبیاءؑ بھی جا چکے ہیں نمبر۷:۔ کوئی نبی میدان جنگ میں شہید نہیں ہوا صرف اصول سمجھایا نمبر۸:۔ شاکرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو ثابت قدم رہے

نمبر۹:۔ فرمایا موت کیلئے کسی ظاہری سبب کا ہونا ضروری نہیں بلکہ
اس کا ایک وقت مقرر ہے اسلئے افواہ پر کان نہ دھریں
۱۵:۔ فرمایا زندگی کا ایک مقصد متعین کر لینا چاہیے جو دنیا چاہے گا
وہ بھی مل جائیگی اور جو آخرت کا طلبگار ہوگا اس کیلئے محنت
کرے گا اُسے وہ دیدی جائیگی

الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

دنوں کو ہم پھیرتے رہتے ہیں لوگوں میں ۱ اور تاکہ جان لے اللہ تعالیٰ پکے مسلمانوں کو

وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾

اور بنالے تم میں سے گواہ ۲ اور اللہ پسند نہیں کرتے اپنی حدیں توڑنے والوں کو

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾

تاکہ اللہ خالص کر دے پکے ایمان والوں کو اور مٹا ڈالے کافروں کو ۳

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

کیا تم خیال کر بیٹھے ہو کہ یوں ہی داخل ہو جاؤ گے جنت میں اور ابھی تک نہ ظاہر کر دے گا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

جنہوں نے جہاد کیا تم میں سے اور ظاہر نہ کرے گا صبر کرنے والوں کو ۴ بے شک اے نوجوانو! تم خواہش رکھتے تھے

١٤
ع
٥
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾

موت کی اس موت کے ملنے سے پہلے پس تم نے دیکھ لیا موت کو اور وہ تمہاری نظروں کے سامنے تھی ۵

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُؕ اَفَا۟ئِنْ

اور نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر اللہ کے بھیجے ہوئے بے شک گذر چکے ہیں آپ سے پہلے بھی کئی رسول ۶ پس اگر وہ

مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى

رحلت کر جائیں یا میدان جہاد میں مارے جائیں کیا تم لوٹ جاؤ گے ایڑیوں کے بل ۷ اور جو کوئی لوٹے گا اپنی

عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔاؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾

ایڑیوں پر پس وہ نہ بگاڑ سکے گا اللہ کا کچھ بھی اور ضرور بدلہ دے گا اللہ تعالیٰ شکر گذاروں کو ۸

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًاؕ

اور نہیں طاقت کسی بھی جی میں کہ وہ خود مر سکے مگر اللہ کے حکم سے یہ لکھا ہوا مقرر وقت ہے ۹

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَاۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ

اور جو کوئی چاہے گا بدلہ دنیا کا ہم دیں گے اس کو اِس دنیا سے ۱۵ اور جو کوئی چاہے گا بدلہ

۱:- یعنی جو لوگ اس دین پر ثابت قدم رہیں گے ان کو دنیا میں ملے گی اور دین بھی لیکن وہ جو اس نعمت کی قدر جانیں ۲:- آپ سے پہلے انبیاءؑ تو وقتی تھے لیکن آپؐ سے مرتبہ میں چھوٹے تھے ان کے ساتھی تو خوب لڑے۔ یہ فرما کر مسلمانوں کو غیرت دلائی گئی جنہوں نے احد میں کمزوری دکھائی تھی حتیٰ کہ بعض صحابہ کرامؓ نے یہ کہہ دیا تھا کہ ابوسفیان سے کسی کو بیچ میں ڈال کر امن حاصل کر لیا جائے ۳:- اسلئے آگے فرمایا کہ پہلی امتوں والوں نے تو زبان سے بھی کم ہمتی کی بات نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ۴:- گناہ کی وجہ سے کمزوری پیدا ہو جاتی ہے یا جو مصیبت و تکلیف ہوتی ہے اس کا سبب بھی گناہ ہوتے ہیں ۵:- فرمایا ان کی اس دعا کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کو دنیا میں فتح و نصرت بھی اعلیٰ عزت دی گئی اور آخرت کا جو بہترین ثواب ملا اس کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ آخر میں فیصلہ بیان فرما دیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ ٹھیک رکھیں اور نیک کام کریں اُن سے خدا ایسی محبت کرتا ہے اور ایسا اجر دیتا ہے

۶:- غزوہ احد کے حالات ہی بیان ہو رہے ہیں۔ ان آیات میں اشارہ ہے کہ اس موقع پر منافقوں کی طرف سے مسلمانوں میں بزدلی پیدا کرنے اور حضورؐ کی شہادت کی افواہ پر مایوسی پیدا کر کے یہ کوشش کی گئی کہ مسلمان اپنا دین چھوڑ دیں اور کافروں سے جہاد سے باز آ جائیں۔ اسلئے صحابہ کرامؓ کو سمجھایا گیا کہ ان کی باتوں میں نہ آئیں یہ تمہارے خیر خواہ نہیں ۷:- فرمایا تمہارا مددگار تو اللہ تعالیٰ ہے جو سب سے زیادہ طاقتور ہے اور سب سے بہتر مددگار ہے اور وہ تمہاری مدد کیسے کرے گا آگے اس کا انداز بیان فرما دیا

الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ كَاَیِّنْ

قیامت کا — ہم دیں گے اس کو قیامت سے — اور ہم ضرور بدلہ دیں گے شکر گذاروں کو ۱ — اور کئی

مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ كَثِیْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ

نبی گذر چکے ہیں آپ سے پہلے لڑے ان کے ساتھ ہو کر اللہ کو ماننے والے بہت سارے ۲ — پس نہ وہ سست ہوئے اس وجہ

اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ

جو پہنچی ان کو — اللہ کی راہ میں — اور نہ وہ کمزور ہوئے — اور نہ وہ جھکے

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

اور اللہ تو پسند کرتے ہیں صبر کرنے والوں کو ۳ — اور نہ ہوتی تھی ان سے پہلے لوگوں کی کوئی بات — مگر وہ

قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَ

کہتے تھے (میدان جنگ میں) اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے لئے ہمارے گناہ اور ہماری زیادتی جو ہوئی ہم سے — میدان جنگ میں اور

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾

ثابت رکھ — ہمارے قدموں کو ۴ — اور — مدد فرما ہماری — کافر قوم — کے مقابلے میں

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ

پس دیا ان لوگوں کو اللہ نے اجر اس دنیا کا بھی — اور عمدہ اجر — قیامت کا ۵

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ ع ١٥ ٥ ٦

اور اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں نیک کام کرنے والوں کو — اے ایمان والو! ۶ — اگر

تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

تم بات مان لو گے — کافروں کی — وہ تم کو لوٹا دیں گے — تمہاری ایڑیوں پر — پس تم لوٹو گے

خٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ﴿۱۵۰﴾

نقصان والے ہو کر — بلکہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا مددگار ہے — اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے ۷

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا

ہم ڈال دیں گے — کافروں کے دلوں میں — تمہارے — رعب کو — اس وجہ سے کہ وہ شریک ٹھہراتے ہیں

۱ ۔ فرمایا کافروں پر تمہارا رعب ڈال دوں گا ۔ تمام ماہرین جنگ مانتے ہیں کہ سب سے کارآمد چیز جنگ میں دشمن پر رعب ہے ۔ آگے اسی کا عملی مظاہرہ یاد کرادیا ۔ ۲ ۔ کافر شکست کھا گئے تھے لیکن جب تم نے خود کمزوری دکھائی اور اختلاف رائے
کیا تو آزمائش آگئی ۔ ۳ ۔ مال غنیمت یعنی دنیا کی طلب جائز ہے مگر اس کے مقابلے میں حکم پر پورا پورا عمل اپنی رائے کے مقابلے میں آخرت کے لئے مفید ہے ۔ ۴ ۔ یہ صحابہؓ کا مقام ہے کہ فوراً ساتھ ہی ان کیلئے معافی کا اعلان بھی فرما دیا
۵ ۔ مومنین فرما کر ایمان کی گواہی بھی دے دی ۔ آگے پھر میدان جنگ کی کیفیت کا تذکرہ ہے ۔ ۶ ۔ جب مال غنیمت جمع کرتے ہوئے پیچھے سے کافروں نے حملہ کر دیا تو بھگدڑ مچ گئی (اوسان خطا ہوگئے) اور اسی دوران شیطان نے افواہ پھیلا کر
ان کے غم کو دوہرا کر دیا ۔ جب حضورؐ کو علم ہوا تو اعلان فرمایا اِلَیَّ عِبَادَ اللہ میرے پاس آؤ میں تو موجود ہوں ۔ اس پر بھی تم نے توجہ نہ کی ۔ احساس دلایا جا رہا ہے کہ ایک اجتہادی غلطی نے کتنا زیادہ نقصان پہنچایا ۔ اللہ نے پھر مہربانی فرمائی

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۗ وَ

اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو جن پر نہیں اتاری اللہ نے کوئی دلیل اور ان کا ٹھکانہ (دوزخ کی) آگ ہے اور

بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ

بہت برا ہوتا ہے ٹھکانہ ایسے ظالموں کا ۱ اور بے شک سچا کر دکھایا تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو

اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ

جب تم کاٹ رہے تھے ان کو اللہ کے حکم سے ۲ یہاں تک کہ جب تم نے کمزوری دکھائی اور جھگڑنے لگے

فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۗ

نبی کے حکم میں اور نافرمانی کی تم نے اس کے بعد کہ اللہ دکھا چکا تم کو جو تم کو پسند تھا

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ

تم میں سے کوئی تو چاہ رہا تھا دنیا اور تم میں سے کوئی چاہ رہا تھا قیامت ۳

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَ

پھر پھیر دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے کافروں سے تاکہ تم کو آزمائش میں ڈال دے اور بیشک اللہ معاف کر چکا تم کو ۴ اور

اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا

اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ایمان والوں پر ۵ جب تم چڑھے جا رہے تھے اور نہیں

تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْٓ اُخْرٰىكُمْ

مڑتے تھے کسی ایک کے کہنے پر اور رسول پکار رہا تھا تم کو تمہارے پیچھے سے

فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ

پس پہنچایا تم کو ایک غم کے بعد دوسرا غم تاکہ تم غم نہ کرو اس چیز کے جانے پر جو تم سے جا چکی

وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اور نہ اس چیز کے آنے پر جو تم پر آ چکی اور اللہ باخبر ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو ۶

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً

پھر اللہ نے اتار دی تم پر اس غم کے بعد امن کی وہ اونگھ تھی جو چھا گئی ایک ٹولے پر

۱: جو مخلص مسلمان پریشان تھے ان پر اللہ نے نیند بھیج دی تاکہ غم کم ہو جائے ۲: کچھ لوگوں نے یہ خیال کیا کہ اگر اللہ ہمارے ساتھ ہوتا تو شکست نہ ہوتی - جاہلیت کا مطلب ہے کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف سوچنا - مسلمان کا کام ہے کہ اپنی غلطی کو سوچے ۳: فرمایا ان سے کہہ دیں ہمارے اختیار میں کچھ نہیں سب اختیار اللہ کا ہے ۴: کون سی بات چھپا رہے ہیں وہ آگے بتائی ۵: ہماری قسمت ہی ایسی ہے حیثیت ہی کوئی نہیں ۶: جس نے جہاں مرنا ہے وہ اسی جگہ پہنچ جاتا ہے ۷: یہاں پر تسلی دی کہ میں تمہارے سینے کے رازوں کو بھی جانتا ہوں مجھے علم ہے کہ تم مخلص ہو اس لیے میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے ۸: تمہیں شیطان نے پھسلا دیا تھا آئندہ اس کی بات نہ ماننا تمہاری معافی کا اعلان کر دیا ہے ۹: غزوہ احد کے بعد منافقین نے تبصرے شروع کر دیے کہ مسلمان باہر نہ نکلتے مقابلہ نہ کرتے جیسے ہم بھاگ آئے تھے تو نہ مرتے اس سے کچھ مسلمان متاثر ہونا شروع ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ان کافروں کی طرح تم بھی یہ باتیں نہ شروع کر دو کہ شہداء کے ورثاء کے دلوں میں حسرت اور افسوس پیدا ہو

مِّنكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ

تم میں سے¹ اور ایک گروہ ایسا بھی تھا جس کو پریشان کر دیا تھا ان کے دلوں نے وہ گمان کر رہے تھے اللہ پر وہ گمان جو صحیح نہ تھا

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ

اور یہ گمان تھا جاہلیت کا² کہتے ہیں کیا ہے ہمارے ہاتھ میں اس معاملے میں کوئی بھی چیز بھی آپ فرما دیجئے

الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ

اختیار سارے کا سارا اللہ کا ہے³ وہ چھپا رہے ہیں اپنے دلوں میں وہ باتیں جو آپ سے نہیں کہہ سکتے⁴ وہ کہتے ہیں

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ

اگر ہوتی ہمارے ہاتھ میں اس بات میں سے کوئی چیز بھی تو ہم نہ مارے جاتے یہاں⁵ آپ فرما دیجئے اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں بھی

لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ

خود باہر نکل آتے وہ لوگ لکھا جا چکا تھا جن کا مارا جانا (نکل آتے) اپنے گرنے کی جگہوں پر⁶ تاکہ آزمائے

اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اللہ تعالیٰ ان باتوں کو جو تمہارے سینوں میں ہیں اور خالص کر دے ان باتوں کو جو تمہارے دلوں میں ہیں اور اللہ جانتا ہے

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٥٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ

سینے کے رازوں کو بھی⁷ بے شک وہ لوگ جو پیٹھ دے گئے تھے تم میں سے جس دن ملی تھیں دونوں فوجیں آپس میں

إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ

بے شک پھسلا دیا تھا ان کو شیطان نے ان کے بعض کاموں کی وجہ سے اور بے شک معاف کر چکا اللہ تعالیٰ

عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا ۱۶ ع ۷ ۷

ان کو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا بردبار ہے⁸ اے ایمان والو! نہ بنو

كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ

کافروں کی طرح جنہوں نے کہا اپنے بھائیوں کے بارے میں جب انہوں نے سفر کیا

أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ

یا جب وہ غازی تھے (جب وہ مارے گئے) اگر وہ ہوتے ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے⁹ تاکہ کر دے

۱ :- موت و حیات اللہ کے اختیار میں ہے۔ تم مردوں سے کوئی موت سے نہیں بچ سکتا۔ جو شہید ہو گئے ہیں یہ تو ان کیلئے بہتر ہو گیا ہے اس کا کیا اجر ملے گا اگلی آیت میں فرمایا ہے ۲ :- یہ قیامت تک مزے کرتے رہیں گے۔ آگے فرمایا
مرنا تو ہر ایک نے ہے اور آنا میرے پاس ہی ہے۔ آگے صحابہؓ کے بارے میں حضورؐ کو متوجہ فرمایا ہے ۳ :- حضورؐ کو مائل فرمایا کہ آپ تو ویسے بھی نرم دل ہیں ۴ :- یہ تو آپکی شفقت و رحمت کی وجہ سے پروانوں کی طرح آپکے گرد جمع رہتے ہیں
یہ بڑے اچھے لوگ ہیں تو اب آپ کیا کریں؟ ۵ :- آپ خود بھی معاف کر دیں اور مجھ سے بھی کہیں ۶ :- آئندہ بھی جنگ کے بارے میں ان سے مشورہ کرتے رہیں چنانچہ آپ ﷺ بعد کی جنگوں میں بھی مشورہ ہوتا رہا۔ یہاں امر سے مراد امور دین
نہیں بلکہ امور حرب ہیں۔ مشورہ ضرور کریں لیکن بھروسہ مجھ پر کریں۔ مشورہ کرنا سامان تیار کرنا اور اس کے بعد اللہ پر بھروسہ اس کا نام توکل ہے۔ آگے فرمایا یہ بھی یاد رکھو ۸ :- یہ میرا قانون ہے میری مدد ہوئی تو تم غالب ہو گے
اگر نہ ہوئی تو تمہیں کوئی غالب نہیں کر سکتا اس لئے مجھ پر ہی توکل کرو ۹ :- وضاحت فرما دی کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضورؐ دل سے معاف نہیں کریں گے ہماری غلطی بہت بڑی ہے۔ نبی جو زبان سے فرما رہے ہیں وہی دل میں بھی ہے
۱۰ :- اصول بیان کر دیا سب لوگوں کیلئے کہ جو کوئی بھی دل میں کینہ رکھے گا
اس سے قیامت میں حساب لیا جائیگا اور سزا ملے گی اسلئے کہ دلوں کے حال
تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ یہاں "غلول" سے مراد مال غنیمت کا
چھپانا بھی ہو سکتا ہے

اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَ
اللہ تعالیٰ یہ بات افسوس کا سبب ان کے وارثوں کے دلوں میں اور اللہ زندگی دیتا ہے اور اللہ ہی مارتا ہے اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے ۱ اگر تم مارے جاؤ گے اللہ کی راہ میں

اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
یا مر جاؤ گے (سفر میں اپنی موت) بخشش اللہ کی طرف سے اور اس کی مہربانی بہتر ہے اس چیز سے جو یہ لوگ اکٹھا کر رہے ہیں ۲

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ
اگر تم مر جاؤ گے اپنی موت یا مارے جاؤ گے اللہ کی راہ میں یقیناً اللہ ہی کی طرف تم سب اکٹھے کئے جاؤ گے ۳ اللہ کی رحمت سے

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ
آپ تو ان صحابہ کیلئے بڑے ہی نرم دل ہیں ۴ اگر آپ ہوتے سخت طبیعت سخت دل والے یہ بھاگ جاتے

حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ
آپکے ارد گرد سے ۵ پس آپ ان کو معاف کر دیں اور مجھ سے بھی ان کیلئے بخشش مانگیں ۶ اور آئندہ بھی ان کیلئے مشورہ کر لیا کریں جنگ کے بارے میں

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾
جب آپ ارادہ کر چکیں پس بھروسہ کریں اللہ پر ۷ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس پر بھروسہ کرنے والوں کو

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ
اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا (اے مسلمانو!) پس کوئی غالب نہ آسکے گا تم پر اور اگر اللہ رسوا کر دیگا تمہیں تو کون ہے جو

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا
تمہاری مدد کرے اللہ کے سوا اور چاہیے اللہ ہی پر بھروسہ کریں ایمان والے ۸ اور نہیں ہے

كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
شان نبی کی کہ وہ دل میں کھوٹ رکھے ۹ اور جو دل میں کھوٹ رکھے گا وہ اس کھوٹ کو لے کر قیامت کے دن پیش ہوگا

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ
پھر پورا پورا بدلہ دیا جائیگا ہر جی کو اس کی کمائی کا اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا ۱۰ بھلا وہ آدمی جس نے پیروی کی

ؐ۱:- اس آیت میں بھی ایک کلی قاعدہ بیان فرمادیا کہ جو کوئی اللہ کو راضی کرنے کیلئے محنت کرے گا اس کا انجام بخیر ہوگا اور جو خواہشاتِ نفسانی کا اسی قدر پیروکار ہوگا کہ اپنے خالق کو ناراض کردیگا اس کا انجام برا ہوگا

۲:- اللہ کے ہاں ان کے درجے اعمال کے مطابق ہونگے - آگے حضور انور کی شان بیان ہو رہی ہے کہ اے مسلمانو! خوش ہوجاؤ تمہیں ایسی شان والا نبی دیا گیا ہے ۳:- اور اس نبی کے کام کیا ہیں؟

۴:- تلاوتِ آیات، تزکیہ باطنی اور تعلیم کتاب و حکمت - ۵:- حضور کی آمد سے پہلے ساری دنیا گمراہی میں تھی ۶:- چونکہ غزوۂ احد میں کوتاہی صحابہؓ سے بلا ارادہ ہوگئی تھی جسکی وجہ سے نقصان ہوا اسلئے مختلف پیرایوں میں اللہ تعالیٰ تسلی بھی دے رہے ہیں اور تنبیہ بھی فرمارہے ہیں فرمایا اگر تمہارے ستر صحابہ شہید ہوئے تو غزوہ بدر میں تم نے ستر کافر مار دیئے ہو اور ستر گرفتار کرلئے ہو اور یہ بھی تو سوچو کہ یہ نقصان تمہاری اپنی کوتاہی سے ہوا - آگے فرمایا اس میں اللہ کی حکمت کیا تھی؟

۷:- اس طرح سچے مومنوں اور منافقوں میں تمیز ہوگئی

۸:- جب ان سے کہا گیا کہ اگر لڑتے نہیں تو دفاع تو کرو - انہوں نے کہا یہ کوئی لڑائی ہے ہماری تعداد نہ ہونے کے برابر ہے لڑیں گے کیا -

۹:- ایسی بات کرکے وہ کفر کے زیادہ قریب ہوگئے - آگے یہ بھی ایک زبانی بہانہ ہے وہ دل سے کسی بھی صورت میں تمہارے ساتھ نہیں ہیں

رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ

اللہ کی رضامندی برابر ہوسکتا ہے اسکے جو لوٹے اللہ کا غضب لے کر اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ۱ ان کے کئی درجے ہیں اللہ کے ہاں اور اللہ دیکھ رہا ہے ان کاموں کو جو

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

یہ کرتے ہیں ۲ بے شک احسان کیا اللہ نے ایمان والوں پر کہ بھیجا ان میں بڑا رسول

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

ان ہی میں سے ہے ۳ وہ رسول پڑھتا ہے ان پر اللہ کی آیتیں اور پاکیزہ بناتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو میری کتاب

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ

النصف

اور دین کی باتیں ۴ اگرچہ یہ لوگ تھے اس نبی کے آنے سے پہلے کھلی گمراہی میں ۵ جب پہنچی

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ

تم کو وہ مصیبت جو تم پہنچا چکے تھے اس سے دوگنا تم نے پوچھا یہ مصیبت کہاں سے آئی آپ فرمادیجئے

هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

تمہاری اپنی طرف سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۶

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ

اور وہ مصیبت جو تم کو پہنچ چکی ہے جس دن ملی تھیں آپس میں دو فوجیں پس اللہ کے حکم سے ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا

سچے ایمان والوں کو اور جان لے منافقوں کو ۷ اور جب ان سے کہا گیا آؤ لڑو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ؕ

اللہ کی راہ میں یا دفاع کرو وہ کہتے ہیں اگر ہم جانتے کہ یہ لڑائی ہے تو ہم پیروی نہ کرتے تمہاری ۸

هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ

یہ لوگ کفر کے زیادہ قریب ہوگئے اس دن بہ نسبت ایمان کے ۹ وہ کہہ رہے ہیں اپنے منہ سے ایسی باتیں

۱: اللہ ان کے دلوں کے حال خوب جانتا ہے۔ وہ تو ویسے بھی تمہارے مقابلہ پر پروپیگنڈہ کرتے ہیں ۲: جو شہید ہوگئے ہیں اگر وہ ہماری بات مانتے تو نہ مارے جاتے ہم ان کو روکتا تھا۔ فرمایا اگر یہ تمہارے اختیار میں ہے
تو اپنی موت کو روک کر دکھانا۔ آگے فرمایا اپنی کیا پتہ ہے کہ جہاد میں شہادت اور عام موت میں کتنا فرق ہے ۳: ان کو تو مردہ خیال کرنا بھی منع ہے ۴: ان کو روزی دی جاتی ہے اور وہ خوش ہیں
۵: وہ تو اپنے وارثوں کو پیغام بھیج رہے ہیں کہ ہمارے متعلق غم اور فکر نہ کرو ہم تو زندہ ہیں اور خوش ہیں اس فضل اور اجر پر جو اللہ نے ہمیں دیا ہے ۶: آگے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے خلوص اور صدق دل کو بیان فرمایا
۷: یہ آیت بطور شہادت ہے کہ باوجود اس قدر کوفت اور اذیت کے صحابہ کرامؓ غزوہ احد کے تو دوسرے دن ہی کافروں کے تعاقب کیلئے روانہ ہوگئے جس کیلئے حضورؐ حکم فرمایا اور صحابہؓ نے فوری تعمیل کی۔
۸: اسی طرح جب اگلے سال کافر بڑی تیاری کے ساتھ حملے کیلئے روانہ ہوئے تو اس اطلاع پر کم ہمتی دکھانے کے بجائے مقابلہ کیلئے نکل کھڑے ہوئے اور اللہ پر توکل کا اظہار کیا۔

مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾ الَّذِينَ قَالُوا

جو نہیں ہیں ان کے دلوں میں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں ۱ وہ لوگ جو کہتے ہیں

لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ

اپنے بھائیوں کے بارے میں اور خود تو بیٹھے رہے اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو وہ نہ مارے جاتے آپ فرما دیجئے پس ہٹا دو

أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا

اپنے آپ سے موت کو اگر تم سچے ہو ۲ تو ہرگز خیال نہ کر ان لوگوں کے بارے میں جو مارے گئے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾

اللہ کی راہ میں کہ وہ مردہ ہیں ۳ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس ان کو روزی دی جاتی ہے

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ

وہ خوش ہیں ان نعمتوں پر جو اپنی دی ہیں اللہ نے اپنے فضل سے ۴ اور خوشخبری بھیجتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو ابھی نہیں

وقف لازم يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾

ملے ان کو ان کے پیچھے سے ۵ ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمناک ہوں گے

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

وہ تو خوش ہو رہے ہیں اس نعمت کے ساتھ جو اللہ نے ان کو دی اور اللہ کے فضل پر بیشک اللہ نہیں برباد کرتا مزدوری

۱۷ ع ۱۶ ۸ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا

ایمان داروں کی ۶ وہ لوگ جنہوں نے بات مانی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول کی اس کے بعد کہ

۲ مع أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾

پہنچ چکا تھا ان کو کافروں کی طرف سے زخمی ہونا ان لوگوں کیلئے جنہوں نے اخلاص کیا ان میں سے اور پرہیزگار بنے بہت بڑا اجر ہے ۷

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

وہ لوگ جن سے کہا بے شک لوگ کافروں نے جمع ہو چکے ہیں تمہارے مقابلے میں پس تم ان سے ڈرو

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾

پس بڑھا دیا اس بات نے انکے ایمان کو اور کہہ دیا ان مسلمانوں نے ہمیں کافی ہے اللہ تعالیٰ اور وہ سب سے اچھا کارساز ہے ۸

ف۱:۔ جب صحابہ پھر مقابلہ کیلئے نکل آئے تو کافر مرعوب ہو کر واپس ہو گئے اور مسلمان بھی آرام سے واپس مدینہ منورہ لوٹ آئے ف۲:۔ فرمایا تم پروپیگنڈے سے نہ ڈرو بلکہ تم مومن ہو تمہیں صرف میرا ڈر ہونا چاہیے

ف۳:۔ یہاں مسلمانوں کو پیار اور طریقے سے تسلی دی کہ کافروں کی دنیاوی کامیابی یا ترقی پر تم فکرمند نہ ہو اور نہ متاثر ہو وہ اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور تمہارے ساتھ تو اللہ کی مدد ہے۔ تم تو بالآخر کامیاب ہی کامیاب ہو

ف۴:۔ ان کو دنیا میں اگر کچھ مل جاتا ہے تو قیامت میں تو ان کیلئے ہمیشہ کا عذاب ہے ف۵:۔ اصل چیز ایمان ہے۔ کافروں کو اگر دنیا میں خدا نے مہلت دی ہوئی ہے تو یہ ان کیلئے اچھا نہیں اسلئے کہ وہ اس طرح کفر میں بڑھتے چلے جائیں گے

ف۶:۔ کافروں کیلئے تین قسم کے عذاب بیان فرمائے عذابٌ عظیم، عذابٌ الیم، عذابٌ مہین۔ جن لوگوں نے دنیا کو ترجیح دی ان کیلئے بڑا، دردناک اور ذلت کا عذاب ہے۔ وہ ڈھیل پر خوش نہ ہوں ان عذابوں کی فکر کریں

ف۷:۔ فرمایا یہ آزمائش کبھی کبھی اسلئے آتی ہے تاکہ مخلص مسلمان اور منافق کی تمیز ہو جائے مسلمان خود دیکھ لیں اور محسوس کر لیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو تو پتہ ہے وہ بذریعہ وحی بھی اپنے نبی کو بتا سکتے ہیں کہ کون کون منافق ہیں اور حضورؐ کو بتایا بھی لیکن مسلمانوں کے سامنے بات تب کھل سکتی ہے جب اللہ کے حکم آئیں اور اس پر منافقوں کا رد عمل واضح ہو جائے جس طرح جہاد کا معاملہ گذر چکا ہے اور آگے اب انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ہے اس پر منافقوں کا ردعمل کیا ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا

پس لوٹے وہ مسلمان اللہ کی نعمت لے کر اللہ کا فضل لے کر نہ پہنچی ان کو کوئی بھی تکلیف اور پیروی کی

رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ

انہوں نے اللہ کی رضامندی کی اور اللہ بڑے فضل والا مہربان ہے ف۱ یہ وسوسہ پیدا کرنے والا یہ تو شیطان ہے جو

يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

ڈراتا ہے مسلمانوں کو اپنے ساتھیوں سے پس تم مت ڈرو ان سے اور ڈرو مجھ ہی سے اگر تم ایمان والے ہو ف۲

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّھُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ

اور غم میں نہ ڈالیں آپ کو وہ لوگ جو بڑھتے چلے جا رہے ہیں کفر میں یہ لوگ کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اللہ کو ف۳

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

یہ چاہتا ہے اللہ کہ نہ رکھے ان کے لئے کوئی بھی حصہ قیامت میں اور ان کے لئے عذاب ہے بہت بڑا ف۴

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۚ وَلَھُمْ

بے شک وہ لوگ جو خرید لیتے ہیں کفر کو ایمان کے بدلے میں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اللہ کو اور ان کیلئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ خَيْرٌ

عذاب ہے دردناک ف۵ اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو منکر ہیں کہ وہ چیز جو ڈھیل دیتے ہیں ہم ان کیلئے بہتر ہے

لِّاَنْفُسِھِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

ان کے حق میں ہم ان کو ڈھیل دیتے ہیں تاکہ بڑھ جائیں گناہ میں اور ان کیلئے عذاب ہے ذلت کا ف۶

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ

اللہ ایسا نہیں ہے کہ چھوڑ دے ایمان والوں کو اسی حالت پر جس پر تم ہو یہاں تک کہ جدا کر دے

الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَ

ناپاک کو پاکیزہ سے ف۷ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ خبردار کر دے تم سب کو چھپی باتوں پر

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ

لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کو بھی چاہتا ہے پس یقین رکھو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر

سـ۱ :- تم منافقوں پر نظر رکھو یعنی خود اللہ کے حکم سمجھنے کیلئے حضورؐ پر ایمان لاؤ اور ان کی پوری پوری پیروی کرو۔ اس طرح تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جاؤ گے اور بڑا اجر پاؤ گے۔ آگے فرمایا بخل کرنے والوں کو کیا سزا ملے گی
سـ۲ :- اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والا کو بچانا ان کیلئے بہتر نہیں ہے بلکہ اتنا برا ہے کہ قیامت کے دن وہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ مدینہ منورہ کے منافق خود بھی انفاق فی سبیل اللہ نہیں کرتے تھے
اور دوسروں کو بھی مہاجرین کی مدد سے روکتے تھے اس عمل سے بھی ان کی منافقت آشکارا ہو گئی تھی۔ سـ۳ :- یہ تو قیامت کی سزا تھی اور دنیا میں جب بھی اللہ چاہے گا تم سے مال چھین کر کسی اور کو مالک بنا دے گا اصل کر
ہر چیز کا حقیقی مالک تو وہ ہے سـ۴ :- یہ بات سن کر یہودی مسلمانوں سے مزاح کرتے کہ ایک طرف تو تمہارا دعویٰ ہے کہ ہر چیز کا مالک اللہ ہے اور دوسری طرف تم کہتے ہو اللہ کے نام پر دو تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ محتاج ہے
اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ یہ تم نے میری توہین کی ہے یہ بھی میں نے لکھ لی ہے اور اس سے پہلے میرے نبیوں کو قتل کر کے ان کی توہین کی اس کے بدلے میں جہنم جلنے کے عذاب کو چکھنے کا حکم دوں گا۔ آگے فرمایا

سـ۵ :- یہ تمہارے اپنے کرتوتوں کی سزا ہو گی میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا
آگے فرمایا تمہارے ایسے اعمال میں سے ایک یہ بھی ہے
سـ۶ :- انہوں نے مطالبہ کیا کہ حضورؐ قربانی پیش کریں جسے آسمان سے آگ
آکر کھا جائے اس وقت تک ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ اس کا جواب فرمایا
کہ تمہارے پاس میرے نبی ہر قسم کی نشانیاں لے کر آئے تمہارے دکھائے بھی
پورے کئے لیکن تم نے پھر بھی ان کو قتل کر دیا۔ تم جھوٹے ہو ویسے
بہانہ بازی کرتے ہو

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو گے تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہوگا سـ۱ اور خیال نہ کریں وہ لوگ

يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ

جو بخل کرتے ہیں ان چیزوں کے دینے میں جو دی ہیں ان کو اللہ نے اپنے فضل سے کہ یہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے سـ۲ بلکہ

هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ

یہ تو برا ہے ان کے لئے ان کے گلے میں طوق ڈالا جائیگا اسی مال کا جس پر بخل کیا تھا انہوں نے قیامت کے دن اور اللہ ہی کیلئے

۱۸ ع ۹
مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾

بیشک آسمانوں کی اور زمین کی سـ۳ اور اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ

بیشک سن لی اللہ تعالیٰ نے بات ان لوگوں کی جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم

وقف لازم
اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

غنی ہیں سـ۴ ہم ابھی لکھ دیتے ہیں جو یہ کہتے ہیں (اور لکھا ہے) ان کا مار ڈالنا نبیوں کو بغیر کسی جرم کے

وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اور ہم ان سے کہیں گے چکھو تم عذاب جلنے کا یہ سزا ان کاموں کی وجہ سے ہے جو آگے بھیجے ہیں

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا

تمہارے ہاتھوں نے اور یاد رکھو اللہ ظلم نہیں کرتا اپنے بندوں پر سـ۵ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

بے شک اللہ تعالیٰ نے عہد لیا ہم سے کہ ہم ایمان نہ لائیں کسی بھی رسول پر یہاں تک لائے ہمارے پاس

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ

ایسی قربانی جسے کھا جائے آگ سـ۶ آپ فرما دیجئے آ چکے تمہارے پاس سارے رسول مجھ سے پہلے

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کھلی کھلی دلیلیں لے کر اور وہ بات بھی لے کر جو تم کہتے ہو پھر تم نے کیوں قتل کیا ان میں سے بعض رسولوں کو اگر تم

۱ :- آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ آپ سے پہلے نبیوں کو بھی جھٹلایا جا چکا ہے آپ پریشان نہ ہوں ۔ ۲ :- وہ نبی بھی کتابیں اور معجزات لائے تھے ۔ انہیں نے کوئی بات نہیں مانی ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ۔ ان کیلئے میں نے حساب کتاب کا دن رکھا ہوا ہے
۳ :- پورا ثواب یا پورا عذاب ہے ۔ ۴ :- اصل کامیابی تو آخرت کی ہے ۔ دنیاوی عیش و عشرت تو ایک دھوکہ ہے یہ ایک کھیل ہے جو ختم ہو جائیگا ۔ آگے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی تسلی دے رہے ہیں ۵ :- تمہیں اللہ کے نام پر دنیا قربان کرنا پڑے گا جہاد
کرنا پڑے گا ۔ یہ سخت امتحان ہوگا ۔ ۶ :- اہل کتاب کے طنز و مزاح ، اعتراضات اور دل آزار باتوں سے تمہیں ذہنی اذیت بھی پہنچے گی لیکن تم صبر کرنا یہ عزیمت کے کام ہیں ۔ آگے فرمایا ان اہل کتاب کو تم یاد کراؤ اور دوسرے لوگوں کو بھی
بتاؤ کہ ان کی کتابوں میں تو حضورؐ کی بشارتیں موجود تھیں ان کے بڑوں سے اللہ نے یہ وعدے لئے تھے حضورؐ پر ایمان لانے کے ۸ :- مگر انہوں نے اپنے دنیاوی فائدے کو مد نظر رکھا اور حق کو چھپایا کہ اس طرح ہماری سرداریاں
ختم ہو جائیں گی نذرانے نہیں ملیں گے ۔ فرمایا یہ بہت برا کام کیا ہے

صٰدِقِيْنَ ﴿١٨٣﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

سچے ہو ۱ پس اگر یہ جھٹلاتے ہیں جناب کو تو بے شک جھٹلائے گئے سارے رسول آپ سے پہلے بھی

جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ

جو لائے کھلی کھلی دلیلیں اور صحیفے اور روشن کتاب بھی ۲ ہر جی نے

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

چکھنا ہے موت کو اور بے شک وہ پورے پورے اجر دئے جائیں گے قیامت کے دن ۳

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

پس جو دور رکھا گیا (قیامت کے دن) دوزخ کی آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں پس وہ کامیاب ہوا

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ

اور نہیں دنیا کا جینا (دنیاوی زندگی) مگر سامان دھوکے کا ۴ تمہیں ضرور آزمایا جائیگا

اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

تمہارے مالوں میں اور تمہاری جانوں میں ۵ اور تم ضرور سنو گے ان لوگوں سے جن کو دی گئی

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ

کتاب تم سے پہلے اور ان لوگوں سے بھی جنہوں نے شرک کیا ہے بہت سی باتیں دکھ دینے والی ۶

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾

اور اگر تم نے صبر کیا اور اللہ سے ڈرتے رہے بے شک یہ کام بڑے اونچے ہیں ۷

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ

اور جب لیا اللہ نے پکا وعدہ ان لوگوں سے جن کو دی گئی تھی کتاب کہ تم ضرور بیان کروگے یہ کتاب

لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ

لوگوں کے لئے اور نہیں چھپاؤ گے اُسے پھر پھینک دیا ان لوگوں نے (اس وعدے کو) پیٹھوں کے پیچھے اور

اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

لے لیا اس کے بدلے میں تھوڑے سے نفع کو پس بہت برا ہے جو وہ خرید رہے ہیں ۸ خیال نہ کرنا

ف۱:۔ فرمایا یہ حرکتیں کرکے وہ چاہتے ہیں کہ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے ہماری تعریف کی جائے ف۲:۔ انہوں نے اپنے دین کی بھی مخالفت کی حضورؐ کی سچی رسالت پر بھی ایمان نہ لائے اب تو وہ عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ تم یہ سوچو بھی نہ کہ بچ جائیں گے

ف۳:۔ چونکہ مدینہ منورہ کے یہودی یہاں کے سردار تھے اس وجہ سے وہ غرور و تکبر میں مبتلا تھے اور یہ حرکتیں کرتے اسلئے فرمایا زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ ہی کیلئے ہے اور وہ اس پر قادر ہے کہ جسے چاہے دیدے جس سے چاہے لے لے

ف۴:۔ پچھلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہی کا اعلان ہے اور یہاں آفاقی نظام میں غور و فکر کی دعوت ہے۔ آگے فرمایا کہ یہ نشانیاں کن لوگوں کو متاثر کریں گی جو عقل والے ہونگے اور میرے نزدیک عقلمند کون ہیں۔ ان کی صفات کیا ہیں

ف۵:۔ وہ ہر کیفیت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ انسان کی تین حالتیں ہو سکتی ہیں یا وہ کھڑا ہوگا یا بیٹھا ہوگا یا لیٹا ہوگا ف۶:۔ ذکر کے ساتھ اللہ کی مخلوقات میں غور و فکر کرکے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ چیزیں بیکار نہیں بنائی گئیں یہ انسان کے فائدے کیلئے ہیں اور انسان کا کام اللہ کے حکموں پر چلنا ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں حساب و کتاب کرنا ہے اور جو نافرمانی کریں گے انہیں رسوا کرکے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اسلئے وہ قیامت پر نظر رکھتے ہوئے آگ سے پناہ مانگتے ہیں

ف۷:۔ پہلے اسلامی عقائد کی بنیاد ذکر فرمادی کہ آخرت کی فکر ہو تب ہی ایمان بھی ہوگا اور عمل بھی اور یہ سب کچھ کس نے بتایا ہے۔ آگے اقرار ہے کہ یہ سب کچھ حضور انورؐ نے بتایا اور ہم نے مانا۔

ف۸:۔ ہم نے دلائل نہیں مانگے، تحقیقات نہیں کیں، سنا اور ایمان لے آئے ہمارا ایمان سمعی ہے۔ اسلئے ہم کیا مانگتے ہیں؟

الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ

ان لوگوں کے بارے میں جو خوش ہوتے ہیں اس مال پر جو دیا گیا ان کو اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ان کاموں پر جو نہیں

يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ

کئے انہوں نے ف۱ پس خیال نہ کرنا کہ وہ بچ جائیں گے عذاب سے بلکہ ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ

دردناک عذاب ہے ف۲ اور ہمیشہ رہنے والی ہے اللہ ہی کیلئے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہی

ع ١٩ ٩ ١٠ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہر چیز پر قادر ہے ف۳ بے شک آسمانوں کے بنانے میں اور زمین کے بنانے میں

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ ۚۙ

اور دن رات کے آگے پیچھے آنے میں بہت بڑی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے ف۴

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ

وہ لوگ جو یاد رکھتے ہیں اللہ کو کھڑے ہوتے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور پہلوؤں کے بل بھی ف۵

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا

اور فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کے بنانے میں (اور یوں کہتے ہیں) اے ہمارے رب!

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾

تو نے نہیں بنایا یہ سب کچھ بیکار تو پاک ہے ہر عیب سے سو بچا ہم کو آگ کے عذاب سے ف۶

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اے ہمارے رب! تو نے جسے داخل کر دیا آگ میں پس اسے رسوا کر دیا اور ایسے ظالموں کے لئے

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ

کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا ف۷ اے ہمارے رب! ہم نے سنا ایک پکارنے والے کی پکار کو جو پکار رہا تھا

لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

ایمان لانے کے لئے کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لے آئے ف۸ اے ہمارے رب! پس بخش دے ہمارے لئے

سلہ:۔ ہمارے گناہ معاف ہوں، برائیاں دور ہو جائیں اور آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ مل جائیں۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ بوقتِ وفات نیک لوگ میری روح کو لینے آئیں جیسے سورۃ الفجر میں ہے فادخلی فی عبادی
ایک بزرگ نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے کہ میرے کاموں کی کمزوری اور کمی کو نیک لوگوں کے اعمال کی برکت سے پورا کردے۔ سلہ ۳:۔ ہم نے رسولوں کی بات پر یقین کیا، تیرے وعدوں پر اعتبار کیا لیکن عملی کمزوریوں کی وجہ سے ہمیں
قیامت میں رسوائی سے بچا اور مغفرت کا وعدہ پورا فرما ہم اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے ہیں سلہ ۳:۔ فرمایا یہ دعا اتنی مبارک ہے کہ فوراً قبول کرلی گئی اور بشارت دیدی گئی سلہ ۴:۔ ہر ایک کو اس کے عمل کا اجر ملے گا۔ مرد اور
عورت کی کوئی تمیز نہیں ہوگی۔ معیار صرف میرے حکم پر عمل ہے۔ جو حکم مردوں کیلئے ہیں وہ اس پر عمل کریں اور جو عورتوں کیلئے ہیں وہ اس پر عمل کریں ثواب برابر ہوگا۔ جو ثواب مرد کو مسجد میں باجماعت نماز کا ملے گا وہی عورت کو گھر
کے کونے میں پڑھنے کا ملے گا۔ علماء نے فرمایا ہے کہ اس دعا میں پانچ دفعہ "ربنا" کا کلمہ آیا ہے اور جلد قبولیت کا بھی ذکر ہے اسلئے اگر آدمی اپنی دعا میں پانچ بار ربنا کہے تو قبولیت کی امید ہے۔

ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

ہمارے گناہوں کو اور دور کردے ہم سے ہماری برائیوں کو اور ہماری وفات فرما نیکوں کے ساتھ سلہ

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اے ہمارے رب! اور دے ہم کو وہ چیزیں جن کا وعدہ کیا تو نے ہمارے ساتھ اپنے رسولوں کی زبانی اور ہمیں رسوا نہ کر قیامت کے دن

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ

بے شک تو خلاف نہیں کرتا وعدے کی سلہ پس قبول کرلی ان کی یہ دعا ان کے رب نے سلہ (یہ کہتے ہوئے) کہ میں ضائع نہیں کرونگا

عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

کام کسی کام کرنیوالے کا جو تم میں سے ہوگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے سے ہو سلہ

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ

اور وہ لوگ جنہوں نے گھربار چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ان کو دکھ دیا گیا میرے راستے میں

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

اور وہ لڑے دین کیلئے اور مارے گئے دین کیلئے میں ضرور دور کردونگا ان سے انکی برائیاں اور ان کو ضرور داخل کرونگا

جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ

ایسے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں یہ بدلہ ہوگا اللہ کی طرف سے اور

اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ

اللہ کے ہاں بہت بہتر بدلہ ہے سلہ تجھے دھوکے میں نہ رکھے چلنا پھرنا ان

كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

کافروں کا ان بستیوں میں یہ تھوڑا سا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور

بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ

یہ بہت برا ٹھکانہ ہے سلہ لیکن وہ لوگ جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے ان کیلئے ایسی جنتیں ہیں بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا

ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان جنتوں میں یہ مہمانی ہوگی اللہ کی طرف سے اور وہ نعمتیں

سلہ ۵:۔ اس آیت میں کچھ وہ اعمال بیان فرمادئے جن کا اجر و ثواب زیادہ بہتر ملے گا یعنی ہجرت، جہاد اور دین کیلئے تکلیفیں برداشت کرنا۔ چونکہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہر وقت آسانی چاہتا ہے تو اہل ایمان کو خیال آسکتا ہے کہ ہم تو تکلیف میں ہیں اور کفار ظاہری آرام میں۔ اسلئے آگے فرمایا یہ عارضی چیز ہے۔ انہوں نے دنیاوی زندگی کو اصل سمجھا ہے اور تمہارا مطمح نظر اخروی زندگی ہے جو صرف تمہاری کامیاب ہوگی۔
سلہ ۶:۔ ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہوگا جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔ آگے مومنوں کے اجر کی تفصیل بیان کردی۔ پچھلی آیت میں صحابہ کرامؓ کے لئے یہ اجر بیان فرمایا اور یہاں ہر مسلمان کے لئے اصول بیان فرمادیا

سلہ:۔ فرمایا کافروں کو تو جو مدت ہے دنیا میں وہ تم دیکھ رہے ہو جو تمہارے لئے تمہارے رب کے ہاں ہے وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ وہ تو اللہ کی طرف سے مہمانی ہوگی اس کی تفصیل کسی کو پتہ نہیں۔

سلہ:۔ اس سورۃ میں چونکہ اہل کتاب کا ذکر بڑی تفصیل سے اور زیادہ تر ان کے منفی پہلو ذکر ہوئے ہیں اب آخر میں ان میں سے ان اچھے لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے دنیاوی لالچ کو چھوڑ کر حضور کی رسالت کو مانا اور ایمان لائے عاجزی اختیار کی ان کو دوھرا اجر ملے گا۔ اس طرح جو اہل کتاب ابھی تک ایمان نہیں لائے تو ان کو متوجہ کیا کہ تم بھی ایمان لے آؤ اور دوھرے اجر کے مستحق بن جاؤ۔ وہ اہل کتاب جنہوں نے اپنے نبیوں کو بھی مانا اور حضور پر بھی ایمان لائے دوھرا اجر ملے گا سلہ آگے آخری آیت میں سارے دین کا خلاصہ ارشاد فرما دیا کہ کامیابی کے یہ چار اصول ہیں سلہ:۔ صبر یعنی ثابت قدمی، صبر کی تلقین، جہاد اور اسکی تیاری اور تقویٰ یعنی اللہ کی نافرمانی سے ڈرنا فرمایا میرے نزدیک اصل کامیابی ان چار کاموں میں ہے

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

جو اللہ کے ہاں ہیں وہ بڑی بہتر ہیں نیکوں کے لئے سلہ اور بے شک کتاب والوں میں سے ایسے بھی ہیں جو ایمان رکھتے

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ

اللہ پر اور اس ساری ہدایت پر جو اتاری گئی تمہاری طرف اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی ان کی طرف عاجزی کرنے والے اللہ کے آگے

لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

وہ حاصل نہیں کرتے اللہ کی آیتوں کے بدلے میں تھوڑی سی دنیا کو ان لوگوں کے لئے ان کا اجر ہے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ان کے رب کے ہاں سلہ بے شک اللہ تعالیٰ جلدی حساب کرنے والا ہے سلہ اے ایمان والو!

اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع

ثابت قدم رہو اور دوسروں کو بھی ثابت قدم رکھو اور کام میں لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ سلہ

٤ سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا ٩٢

سورۃ نساء مدنی ہے اور اس کی ١٧٦ آیتیں ہیں اور ٢٤ رکوع ہیں سلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے لوگو! ڈرو اپنے پالنے والے سے وہ تمہارا رب پیدا کیا جس نے تم سب کو

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا

ایک ہی جان سے اور بنایا اللہ نے اسی کے جوڑے کو اور بنائے ان دونوں سے بہت زیادہ مرد بھی

وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ

اور عورتیں بھی سلہ پس ڈرتے رہو اسی اللہ سے جس کا نام لے کر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور ڈرتے رہو رشتوں کو توڑنے سے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ

بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے سلہ اور دے ڈالو یتیموں کو ان کے مال

٢٠ ع ١١ ١١

سلہ:۔ سورۃ النساء مدنی ہے یعنی ہجرت کے بعد نازل ہوئی چونکہ اس سورۃ میں عورتوں کے متعلق بہت سے حقوق اور احکام ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ شاید اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام "النساء" رکھا گیا ہے

پچھلی سورۃ آل عمران کی آخری آیات میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر مرد اور عورت کو ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ اب اس سورۃ میں عورتوں کے متعلق احکام بیان فرمائے جا رہے ہیں۔ اسی طرح پچھلی سورۃ کی آخری آیت میں صبر اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور صبر کا اظہار تب ہی ہو سکتا ہے جب کوئی کام طبعی تقاضا کے خلاف کرنا پڑے۔ اس سورۃ میں وراثت، حق مہر وغیرہ کے متعلق احکام ہیں جس میں مال دینا پڑتا ہے اور مال دینے سے طبیعت پر بوجھ پڑتا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے۔ ان احکام پر صحیح عمل سے ہی آدمی صابر اور متقی ہو سکتا ہے۔

سلہ:۔ ہم سب آدمی ہیں یعنی آدم کی اولاد۔ مرد ہو یا عورت یعنی فرمایا تم ایک ماں باپ کی اولاد ہو اسلئے حقوق کی ادائیگی میں خدا سے ڈرو

سلہ:۔ تمہارے رشتہ دار بھی ایک ہی کنبہ میں ان سے صلہ رحمی کرو اور قطع رحمی نہ کرو۔ آگے خصوصی طور پر یتیموں کے حقوق بیان فرمائے کہ وہ بھی تمہارا کنبہ ہیں ان کا خیال رکھو خاص طور پر مال و دولت کے معاملے میں

سا: اس آیت سے احکام شروع ہوئے ہیں۔ یتیم رشتہ دار کا مال اپنے مال میں نہ ملاؤ۔ برا مال بدلنا ہے اور حرام ہے اسطرح اپنا مال بھی ضائع کرو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ان کا مال الگ رکھو باقاعدہ حساب رکھو اور ان کو مال دو

سا: اگر بچی یتیم رہ گئی ہے اور تم سمجھو کہ انصاف نہ کرسکو گے تو اس کو نکاح میں لے سکتے ہو اسلئے فرمایا چار تک بیویوں کی اجازت ہے۔ ایک ترجمہ یہ ہے دوسرا مطلب یہ ہے کہ کسی بیوہ سے نکاح کرو تاکہ یتیم بچوں کی پرورش ہوسکے

تعدد ازدواج اصلاح معاشرہ اور رحم دلی کے لئے ہے۔ آگے اس کی شرطیں بیان کی ہیں سا۳: انصاف بنیادی شرط ہے ورنہ ایک بیوی پر اکتفا کرو یا لونڈی ہو یعنی وہ کافر عورت جو جنگ کے نتیجے میں لونڈی بنائی جاتی ہے

سا۴: اگر دو یا زیادہ بیویوں سے انصاف نہیں کرسکتے تو یہ ظلم ہوگا سا۵: مہر خوشی سے ادا کرو سا۶: اگر بیوی خوشی سے چھوڑ دے تو تمہارے لئے جائز ہے۔ اس سے یہ واضح ہے کہ مہر ادا ہی نہ کرنا یا زبردستی یا حیلوں بہانوں سے معاف کرانا ناجائز ہے اسلئے مہر اتنا مقرر کرنا چاہیئے جو دیا جا سکے

وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ

اور بدلے میں مت لو گندی چیز کو پاکیزہ چیز کے بدلے میں اور نہ کھاؤ تم یتیموں کے مال کو

إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ﴿٢﴾ وَإِنْ خِفْتُمْ

اپنے مالوں میں ملا کر بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے ۱ اور اگر تم ڈرو کہ

أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ

تم انصاف نہ کرسکو گے یتیم لڑکیوں سے نکاح میں تو نکاح کرو جو (شرعی طور پر) پسند ہوں تمہارے لئے

النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا

ان عورتوں میں سے دو دو اور تین تین اور چار چار ۳ پس اگر تم ڈرو کہ ان میں تم انصاف نہ کرسکو گے

فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ﴿٣﴾

تو ایک ہی بیوی کافی ہے یا وہ لونڈی جس کے مالک ہیں تمہارے ہاتھ ۴ یہ بات زیادہ قریب ہے ظلم کرنے سے عورتوں پر

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ

اور دے ڈالو عورتوں کو ان کے حق مہر دل کی خوشی سے ۵ پس اگر وہ خوشی کے ساتھ کچھ بھی چھوڑ دیں

عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا

اس مال میں سے کوئی بھی چیز تو کھاؤ اس میں سے ۶ دل کی خوشی کے ساتھ لذیذ اور خوشگوار سمجھ کر اور مت دو

السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ

نادانوں کو ان کے وہ مال جو بنائے اللہ نے تمہارے لئے طاقت کا ذریعہ اور کھانا کھلاؤ ان کو

فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٥﴾

اس مال میں سے اور لباس پہناؤ ان کو اور کہو ان سے وہ بات جو مناسب ہو ۷

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم

اور آزماتے رہو یتیموں کو یہاں تک کہ جب وہ پہنچ جائیں نکاح کی عمر کو پھر اگر تم معلوم کرو

مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا

ان سے سمجھداری کو پس دے ڈالو ان کو مال ان کے ۸ اور مت کھاؤ تم مال یتیموں کے

سا۷: اگر یتیم بچہ نادان یا عیاش ہے تو اس کو وہ مال نہ دو بلکہ ایسے کام میں لگا دو جس سے وہ مال ضائع نہ ہو۔ ان کو کھانا پینا لباس وغیرہ ضرورت کے مطابق دو اور مطالبہ پر پیار سے سمجھا دو

سا۸: یتیم بچے کو پڑھاؤ تربیت کرو اور اسے آزماتے رہو اگر سمجھدار ہے بالغ ہونے کے قریب ہے تو اسے اس کا مال دیدو لیکن دیتے وقت گواہ ضرور بنا لو

سا۱:- اگر اس کا مال زیادہ ہے تو اس خیال سے اس پر زیادہ خرچ نہ کرتے رہو کہ بڑا ہو کر مالدار بنے گا اور ہماری مخالفت کرے گا یا اس کے مطالبے پر اس نیت سے اسے عیاشی کراتے رہو کہ اس کا مال ختم ہو جائے یا کم ہو جائے۔ یہ ظلم ہے
سا۲:- اگر پالنے والا غریب ہے تو حسب ضرورت مناسب طریقے سے اس کے مال میں سے خود پر خرچ کر سکتا ہے لیکن اگر خود امیر ہے تو یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جائے سا۳:- یتیم کو مال دیتے وقت گواہ ضرور بنائے ورنہ بعد میں جھگڑا شروع ہو جائے گا
آگے فرمایا یتیموں کو مال ملے گا کہاں سے؟ وراثت کے مسائل بیان فرمائے ہیں۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ وراثت اس مال میں ہوگی جس کا مرنے والا مرتے وقت مالک تھا اگر سرکاری ملازم کی صورت میں وفات کے بعد پنشن، بہبود فنڈ وغیرہ ملیں گے
تو اس میں (باقی) وارثوں کا حق نہیں - بیوہ کو یا اس کے نامزد کردہ فرد کو ملے گا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مردوں، عورتوں سب وارثوں کا حصہ ہوگا۔ تیسرا یہ کہ وراثت زیادہ یا تھوڑی ہر چیز میں ہے حتیٰ کہ بدن کے کپڑوں میں بھی ہے سا۶۔ چوتھا مسئلہ یہ کہ
ہر وارث کا حصہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے جس کی تفصیل قرآن مجید میں موجود ہے۔ سا۷:- اس آیت میں فرمایا کہ وراثت کی تقسیم کے وقت غیر وارث رشتہ دار، یتیم، مسکین موجود ہوں تو ان کو کھانا وغیرہ کھلا دو اور اچھے مناسب
انداز سے ان کو سمجھا دو۔ آگے فرمایا جو تقسیم کرنے والے ہیں وہ اللہ سے ڈریں
سا۸:- نفسیاتی طور پر سمجھایا کہ تقسیم کرنے والا اپنے بارے میں بھی سوچ لے کہ اگر میرے
چھوٹے چھوٹے بچے یتیم رہ جائیں تو ان کا کیا حال ہوگا۔ یہ سوچ کر انصاف سے
وراثت تقسیم کریں اور شریعت کے مطابق صحیح تقسیم پر پختہ موقف اختیار کریں

إِسْرَافًا وَّبِدَارًا أَن يَّكْبَرُوا ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا
زیادتی کرتے ہوئے (بے جا خرچ کر کے) اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے سا۱ اور جو کوئی (پالنے والا) مالدار ہو

فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ
پس وہ بچے یتیم کا مال کھانے سے اور جو کوئی محتاج ہو پس وہ کھائے انصاف اور مناسب طریقے سے سا۲

فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ
پس جب تم دینے لگو یتیموں کو ان کے مال تو گواہ کر لیا کرو ان پر

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا (٦) لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ
اور کافی ہے اللہ ہی حساب لینے کے لئے سا۳ مردوں کو ملے گا حصہ اسی مال میں سے جو چھوڑ کر جائیں ان کے

الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا
ماں باپ اور قرابت والے سا۴ اور عورتوں کو ملے گا حصہ اس مال میں سے جو

تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ
چھوڑ جائیں ان کے ماں باپ اور قرابت والے ہر اس چیز سے جو تھوڑی ہو یا زیادہ ہو سا۵

نَصِيبًا مَّفْرُوضًا (٧) وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو
یہ حصہ ہے اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا سا۶ اور جب آ پہنچیں مال کی تقسیم کے وقت (غیر وارث)

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ
قرابت والے اور دوسرے یتیم اور مسکین تو کھانا کھلا دو ان کو اسی مال میں سے

وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا (٨) وَلْيَخْشَ الَّذِينَ
اور کہہ دو ان سے مناسب بات سا۷ اور ڈرنا چاہیے ان لوگوں کو

لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا
جو اگر چھوڑیں اپنے پیچھے اولاد چھوٹی چھوٹی اگر ڈرتے ہیں

عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (٩)
ان پر اور یہ بھی ڈریں اللہ سے اور وہ بات کہیں جو پختہ ہو سا۸

ف ١:- ساتھ ہی تنبیہ فرمادی کہ جو بھی یتیم کا مال ناحق کھائے گا وہ سمجھے کہ میں آگ کھا رہا ہوں اور ایسا کرنے والا دوزخی ہے - ف ٢:- آگے اللہ تعالیٰ ہر وارث کا حصہ تفصیل سے بیان فرما رہے ہیں - وراثت اتنا اہم مسئلہ ہے
کہ پورا قانون جزئیات تک بیان فرمادیا جب کہ نماز، روزہ جیسے فرائض کی بھی تفصیل قرآن مجید میں بیان نہیں فرمائی گئی بلکہ حضورؐ نے ارشاد فرمائی - اس کی حکمت یہ ہے کہ وراثت کی تقسیم کا اثر رزق پر ہوگا رزق کا اولاد پر اثر ہوگا
اگر غلط تقسیم ہوئی پرایا مال کھالیا تو اس کا اثر ہر چیز پر پڑے گا سارے اعمال خراب ہو جائیں گے - وراثت کی تقسیم سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مرنے والے کے اس مال پر اپنے کتنے حق ہیں پہلا حق ہے تجہیز و تکفین پر ضروری خرچ
دوسرا اس کے ذمہ قرض کی ادائیگی تیسرا وصیت پر عمل - لیکن وہ صرف مال کے تیسرے حصے پر نافذ ہوگی چوتھا اس مال کی شریعت کے مطابق تقسیم - اب ان حصوں کی مختلف صورتوں کے مطابق تفصیل یہ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا

بے شک وہ لوگ جو کھاتے ہیں مال یتیموں کے ظلم کے ساتھ (ناحق)

يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝١٠

وہ کھاتے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ کو ف ١ اور داخل کیے جائیں گے دوزخ میں ف ٢

ع ١٠ ١٢

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ

پکا حکم دیتا ہے اللہ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں مرد کو ملے گا حصہ دو عورتوں کا ف ٣ پس اگر وارث

كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً

ہوں صرف بیٹیاں ہی دو سے زیادہ یا دو تو ان کو ملے گا دو تہائی حصہ سارے مال کا جو چھوڑ کر مرا اگر ایک بیٹی ہے

فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ

تو اسے آدھا ملے گا اور مرنے والے کے ماں باپ کیلئے ہر ایک کیلئے ان میں سے چھٹا حصہ ہے اس مال سے جو چھوڑ کر مرا ہے

كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ

اگر مرنے والے کی اولاد ہو ف ٤ پس اگر مرنے والے کی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث صرف ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کو ملے گا تیسرا حصہ ف ٥

فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ

پس اگر مرنے والے کے بہن بھائی بھی ہوں تو ماں کو ملے گا چھٹا حصہ ف ٦ اس وصیت کے (ادا کرنے کے) بعد جو اس نے وصیت کی ہو

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ

اور قرضے کے ادا کرنے کے بعد ف ٧ تمہارے باپ دادا ہیں اور تمہارے بیٹے پوتے ہیں تم نہیں جانتے ہو ان میں سے کون زیادہ قریب ہے

نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١١ وَلَكُمْ

تمہارے نفع دینے میں ف ٨ یہ بات مقرر کی گئی ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے بڑی حکمت والا ہے ف ٩ اور تم کو ملے گا

نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

آدھا مال اس مال میں سے جو چھوڑ کر مریں تمہاری بیویاں اگر ان کی اولاد نہ ہو ف ١٠ پس اگر ہو

لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ

ان کی اولاد تم کو ملے گا چوتھا حصہ اس مال سے جو چھوڑ کر مریں وہ اس وصیت کے (ادا کرنے کے) بعد جو انہوں نے وصیت کی ہو ف ١١

ف ٣:- اگر بیٹے بھی ہیں اور بیٹیاں بھی تو بیٹے کو بیٹی سے دوگنا ملے گا
ف ٤:- وَلَد سے مراد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی وغیرہ سب ہیں
ف ٥:- اگر اولاد نہیں تو ماں کو تیسرا حصہ باقی سارا باپ کو ملے گا
ف ٦:- اگر اولاد نہیں لیکن بہن بھائی ہیں تو ماں کو چھٹا حصہ، باپ کو تیسرا حصہ اور باقی بہن بھائیوں کو مل جائے گا
ف ٧:- وضاحت فرمادی کہ وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد جو مال بچے گا اسی کی تقسیم اس تناسب سے ہوگی - سارے مال میں یہ حصے نہیں ہونگے
ف ٨:- اشارہ فرمایا کہ باپ دادوں، بیٹوں پوتوں میں کون تمہارے لئے زیادہ نفع مند ہے یہ تمہیں علم نہیں بلکہ اللہ کو علم ہے - اسلئے جو حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادئے ہیں ان کے مطابق دیدو اس میں جو حکمت ہے وہ اللہ کو معلوم ہے جو حکیم ہے -
ف ٩:- یہ تو نسب والے متعلقین کے حصے تھے آگے نکاح والے متعلقین کے حصوں کی تفصیل ہے یعنی میاں بیوی کے آپس میں
ف ١٠:- مرنے والی بیوی کا آدھا خاوند کو آدھا اس کے باقی وارثوں کو اگر اولاد نہ ہو اور اگر اولاد ہو تو
ف ١١:- خاوند کو چوتھا حصہ ملے گا یہاں بھی وصیت اور قرض یاد دلادیا

ف۱:- اولاد نہ اس بیوی سے نہ کسی دوسری بیوی سے ف۲:- فرمایا کوئی بھی اولاد ہو۔ بیویاں زیادہ ہوں تو سب بیویوں کو آٹھویں حصے میں سے ملیگا ہر ایک کو آٹھواں آٹھواں نہیں دیگا۔ آگے لاولد کا معاملہ بیان فرمایا
ف۳:- لاولد مرد یا عورت کے اگر ایک بہن یا بھائی ہوں۔ جو والدہ کی طرف سے ہوں ان کو چھٹا حصہ ملیگا ف۴:- اگر ایسے بہن بھائی زیادہ ہوں تو سب تہائی حصہ میں شریک ہونگے۔ ماں شریک بہن بھائیوں کو "اخیافی" کہتے ہیں
ف۵:- اس کا مطلب ہے کسی کو وراثت سے محروم نہ کیا جائے ف۶:- فرمایا جس طرح میں حلیم ہوں تو میرا خلیفہ ہے تو بھی بردباری دکھا۔ سب کو خوشی سے حصہ دے۔ کمائی باپ کی ہے تو کیوں ڈرتا ہے جو حصہ ہے ادا کر ورنہ معاملہ خراب ہوگا
ف۷:- فرمایا یہ حصے میرے مقرر کردہ ہیں۔ یہ میری حدیں ہیں ان کو نہ توڑنا ف۸:- مال و دولت سب یہاں رہ جائیگا تم اگلے جہان کی کامیابی کی فکر کرو جو میرے حکم ماننے سے حاصل ہوگی۔ ف۹:- جو وراثت کے مال کو کھائیگا
اور اس کو حلال سمجھے گا وہ نافرمان اور کافر ہو جائیگا۔ یہاں حدوں سے بڑھنے سے مراد اس کو اپنے لئے حلال سمجھنا ہے۔ ایسے آدمی کو اللہ دوزخی بنائیگا اور ذلیل کرے گا۔ یہ ذلت دنیا میں بھی ہو سکتی ہے۔

ف۱۰:- پہلے عورتوں اور بیویوں کے حقوق بیان فرمائے اب ان کے کچھ فرائض بھی
بتائے کہ وہ اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ بے حیائی کے کام نہ کریں۔
اس کے علاوہ یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی خاوند وراثت سے
محروم رکھنے کیلئے جھوٹا الزام لگادے تو چار مسلم مرد گواہ طلب کئے جائیں

أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن

اور قرض ادا کرنے کے بعد اور تمہاری بیویوں کو چوتھا حصہ ملیگا جو تم چھوڑ کر مرو اگر نہ ہو تمہاری اولاد ف۱ پس اگر ہو

كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ

تمہارے لئے اولاد تو تمہاری بیویوں کو آٹھواں حصہ ملیگا اس مال سے جو تم چھوڑو اس وصیت کے ادا کرنے کے بعد

تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ

جو تم نے وصیت کی ہو اور قرض ادا کرنے کے بعد ف۲ اگر مرنیوالا مرد ایسا ہو جسکی اولاد اور ماں باپ نہ ہوں یا ایسی عورت ہو

وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ

اور اس کیلئے بھائی ہو یا بہن ہو ہر ایک کو ملیگا ان میں سے چھٹا حصہ ف۳ پس اگر وہ ہوں زیادہ

مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا

اس سے تو وہ شریک ہو جائینگے تیسرے حصے میں ف۴ اس وصیت کے بعد جو وصیت کی گئی ہو

أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿۱۲﴾

اور قرض ادا کرنے کے بعد کسی کو ضرر نہ دی جائے ف۵ یکا حکم ہے اللہ کی طرف سے اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑا ہی بردبار ہے ف۶

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ

یہ اللہ کی حدیں ہیں ف۷ اور جو کوئی حکم مانیگا اللہ کا اور اس کے رسول کا اُسے اللہ داخل کردیگا

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ

ایسے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے ان باغوں میں اور یہ

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۳﴾ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ

کامیابی ہے بہت بڑی ف۸ اور جو کوئی حکم نہ مانیگا اللہ کا اور اس کے رسول کا اور آگے بڑھ جائیگا

۲ ع۴ ۱۳ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۴﴾

اس کی حدوں سے اُسے اللہ داخل کردیگا دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیگا اس میں ف۹ اس کو وہ عذاب دیگا جو ذلیل کرنیوالا ہوگا

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا

اور وہ عورتیں جو کر بیٹھیں کوئی کام بے حیائی کا ف۱۰ تمہاری عورتوں میں سے (جو ہوں) پس گواہ کر لیا کرو

سے۱ :- یہاں چار گواہ اسلئے ضروری قرار دیے تاکہ عیب پر پردہ پڑا رہے اور بندہ محفوظ ہو جائے ورنہ قتل جیسے جرم کیلئے بھی دو گواہ کافی ہیں۔ ثابت ہو جانے پر گھروں میں قید رکھنے کا حکم دیا گیا پھر سورۃ النور میں دوسرا حکم یعنی حد جاری کرنے کی سزا آگئی لہذا یہ سزا ختم کر دی گئی۔ ایک تفسیر کے مطابق یہاں بے حیائی کے کام سے مراد وہ کام ہے جو دو عورتیں آپس میں کریں اور یہ برا کام آج کل ہر وقت عروج میں تھا۔

سے۲ :- دو مردوں کی صورت میں قاضی تعزیر نافذ کریگا۔ اس بارے میں صحابہؓ کے مختلف قول ہیں کسی نے کہا ان کو جلا دو، کسی نے کہا ہے کہ پہاڑ سے گرا دو اور جو اس فعل کا عادی ہو اسے قتل کرنے کا بھی جواز ہے۔

سے۳ :- اگر توبہ کریں آئندہ کیلئے باز آجائیں تو ان کو لعن طعن نہ کرتے رہو۔ اللہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔ آگے فرمایا توبہ کا مفہوم کیا ہے۔ سے۴ : نادانی سے مراد ہے کہ گناہ کو گناہ سمجھ کر کیا اسے حلال نہیں سمجھا۔

عَلَيۡهِنَّ اَرۡبَعَةً مِّنۡكُمۡ ۚ فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ فِى

ان پر چار مرد جو تم میں سے ہوں مسلمان پس اگر وہ گواہی دے جائیں تو بند رکھو ان عورتوں کو

الۡبُيُوۡتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الۡمَوۡتُ اَوۡ يَجۡعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ

اپنے گھروں میں یہاں تک کہ اٹھا لے ان کو موت یا بنا دے اللہ ان کے لئے

سَبِيۡلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاۡتِيٰنِهَا مِنۡكُمۡ فَاٰذُوۡهُمَا ۚ فَاِنۡ تَابَا

کوئی اور راستہ سے۱ اور وہ دو مرد جو کریں کام بے حیائی کا تم میں سے پس ان کو دکھ دو سے۲ پس اگر وہ توبہ کریں

وَاَصۡلَحَا فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۶﴾

اور نیک بن جائیں تو ان سے اعراض کرو سے۳ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

اِنَّمَا التَّوۡبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ

توبہ قبول کرتا ہے اللہ انہی کی جو کریں برے کام اپنی نادانی سے سے۴

ثُمَّ يَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِيۡبٍ فَاُولٰٓـئِكَ يَتُوۡبُ اللّٰهُ

پھر توبہ کر لیں جلدی ہی سے۵ تو ان لوگوں کی اللہ توبہ قبول کرتا ہے

عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ

اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے اور توبہ قبول نہیں ہے

لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

ان کی جو کرتے ہیں برے کام یہاں تک کہ آپہنچے ان میں سے ایک کو

الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّىۡ تُبۡتُ الۡـئٰنَ وَلَا الَّذِيۡنَ يَمُوۡتُوۡنَ

موت تو وہ کہنے لگا میں اب توبہ کرتا ہوں سے۶ اور نہیں قبول ایمان ان لوگوں کا جو مرتے ہیں

وَهُمۡ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۸﴾

کفر کی حالت میں سے۷ ایسے لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے ہم نے عذاب دردناک

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرۡهًا ؕ وَلَا

اے ایمان والو! حلال نہیں ہے تمہارے لئے کہ تم وارث بنو عورتوں کے جبر کے ساتھ سے۸ اور نہ روکو

سے۵ :- جتنی جلدی ہو سکے توبہ کرے۔ مرنے کے وقت کا انتظار نہ کرے ہوش و حواس ہوتے ہوئے توبہ کر لی تو وہ قبول ہو گی۔ موت کو سامنے دیکھ لینے کے بعد نہ توبہ قبول ہوتی ہے نہ ایمان۔

سے۶ :- اب کچھ نہیں ہو سکتا جیسے فرعون نے ڈوبتے وقت کیا تھا

سے۷ :- روح نکلتے وقت کافر کے کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے

سے۸ :- کرھا یعنی جبراً ایک مطلب تو یہ ہے کہ خاندان کی وارث عورت کو ایسے طریقے سے مجبور کرے کہ وہ اپنا حق اس کو دیدے یا معاف کر دے

سا :۔ بگاڑ کی صورت میں خاوند کو یہ حق ہیں کہ وہ اپنا حق مہر واپس لینے کیلئے یا اور دیا ہوا مال و اسباب حاصل کرنے کیلئے نہ اس کو آباد کرے نہ طلاق دے بلکہ اس کو معلق چھوڑ دے ۔ اگر گذارہ نہیں ہو سکتا تو آزاد کر دے
سا۲ :۔ اگر ایسا کام بیوی نے کیا جس سے خاوند کی حق تلفی ہوئی ہو تو اس صورت میں طلاق لیوض المال ہو سکتی ہے سا۳ :۔ مردوں کو حکم فرمایا کہ مناسب طریقہ سے گذارا کرو ۔ اگر کراہت طبعی ہے یعنی صبر کرو مثلاً اگر
بیوی بد شکل ہے ' سیاہ فام ہے یا ناشکری اور زبان دراز ہے تو صبر کرو سا۴ :۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایسی اولاد صالح عطا فرما دیں جو تمہارے لئے صدقہ جاریہ ہو یا ان ناپسندیدہ باتوں کے ساتھ ساتھ اس میں اچھی صفات بھی ہوں
سا۵ :۔ اگر بیوی کو طلاق دینی ہی ہے تو اس کو سارا مہر دیدو اور اگر دے چکے ہو تو واپس نہ لو سا۶ :۔ اور مال واپس لینے کیلئے جھوٹا الزام لگا کر اپنے ذمے دگنا گناہ نہ لو سا۷ :۔ میاں بیوی بن چکنے کے بعد اب مہر واپس نہیں لے سکتے ہو
اس سے مراد خلوت صحیحہ ہے سا۸ :۔ میثاقاً غلیظاً سے مراد نکاح ہے کہ نکاح کے وقت رضامندی سے مہر مقرر کیا ہے اب اس کو واپس نہ لو ۔ آگے ایسی عورتوں کی تفصیل ہے جن سے نکاح حرام ہے

سا۹ :۔ عرب میں باپ کے مرنے پر سوتیلی ماں سے نکاح کر لیتے تھے اس طریقے کو
منع کر دیا اور اسے اخلاقی ' شرعی اور عقلی طور پر بھی برا کام قرار دیا ۔ اس
آیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جس عورت کے ساتھ کسی کے باپ نے منہ کالا کیا ہو
وہ بھی بیٹے پر حرام ہیں ۔ فرمایا مسلمان ہونے سے پہلے کا معاملہ معاف ہے اب
ایسا کام نہ کرو

سا۱۰ :۔ ماؤں سے مراد نانی ' دادی اور پڑنانی ' بیٹیوں سے پوتی اور نواسی ' بہنوں
سے حقیقی ' سوتیلی ۔ آگے پھوپھی ' خالہ ' بھتیجی ' بھانجی اور انکی بیٹیاں مراد ہیں ۔
سا۱۱ :۔ پہلے نسبی رشتے تھے اب رضاعت والے رشتے ۔ رضاعی ماں یعنی جس کا دودھ
پیا ہو اور اسکی بیٹی خواہ رضاعی بیٹی ہو ۔ رضاعت دو ' اڑھائی سال کے اندر
بچے کے دودھ پینے سے ہوتی ہے
سا۱۲ :۔ ساس بھی ماں بن گئی ۔

تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ
ان عورتوں کو دوسرا نکاح کرنے سے تاکہ تم حاصل کرو کچھ حصہ اس مال سے جو تم ان کو دے چکے ہو سا مگر ہاں اگر یہ عورتیں کر گذریں
بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ
کوئی کام کھلی بے حیائی کا سا۲ اور تم گذارہ کرو بیویوں کے ساتھ مناسب طریقے سے سا۳ اگر وہ عورتیں تم کو ناپسند ہوں
فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿١٩﴾ وَاِنْ
تو ہو سکتا ہے کہ تم ناپسند کرو کسی چیز کو مگر رکھی ہو اللہ نے اس میں بہت زیادہ بہتری سا۴ اگر
اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا
تم چاہو بدلنا ایک عورت کا دوسری کے بدلے میں اور دے چکے ہو تم پہلی کو ان میں سے ڈھیر مال کا
فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٢٠﴾ وَ
لیکن نہ لو اس سے سا۵ کوئی بھی چیز کیا وہ مال تم واپس لیتے ہو الزام لگا کر اور کھلے گناہ کے ساتھ سا۶ اور
كَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ
تم کس طرح مال واپس لے سکتے ہو حالانکہ پہنچ چکا ہے تم میں سے ایک دوسرے تک سا۷ اور وہ عورتیں لے چکی ہیں تم سے
مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاۗؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا قَدْ
وعدہ بڑا پختہ سا۸ مت نکاح میں لاؤ ان عورتوں کو جن کے ساتھ نکاح کر چکے ہوں تمہارا باپ دادا مگر وہ نکاح جو
ع ٣/٨/١٤ سَلَفَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
ہو چکا ہے اسلام سے پہلے بے شک یہ بات کھلی بے حیائی ہے اور عذاب کا سبب ہے اور بہت برا طریقہ ہے سا۹ حرام ہے تم پر نکاح کرنا
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ
تمہاری ماؤں سے اور تمہاری بیٹیوں سے اور تمہاری بہنوں سے اور تمہاری پھوپھیوں سے اور تمہاری خالاؤں سے اور بھتیجیوں کے ساتھ اور
الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ
بھانجیوں کے ساتھ سا۱۰ اور حرام ہیں تم پر تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور وہ تمہاری وہ بہنیں جو دودھ میں شریک ہیں سا۱۱ اور
اُمَّهٰتُ نِسَاۗىِٕكُمْ وَرَبَاۗىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕكُمُ الّٰتِيْ
مائیں تمہاری بیویوں کی سا۱۲ اور تمہاری گود میں پلنے والی وہ بچیاں جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن کے ساتھ

اور رضاعی بھائی

١ : جس عورت سے شادی کی اسکی پہلے خاوند سے بیٹی بھی حرام ہے ٢ ۔ صرف نکاح کیا تو اس صورت میں ایسی لڑکی حرام نہیں ٣ : بہو بھی حرام ہے لیکن منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح ہو سکتا ہے

٤ : بیک وقت دو بہنوں سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا ۔ اسی طرح پھوپھی اور بھتیجی، خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا بھی حرام ہے

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز

تم نے شادی کر لی ہو ١ اور اگر تم نے شادی نہ کی ہو ان کی ماؤں کے ساتھ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے (ان بیٹیوں کے ساتھ نکاح میں) ٢

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ لا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ

اور حرام ہیں تم پر بیویاں تمہارے ان بیٹوں کی جو تمہاری پشت سے ہوں ٣ (اور حرام ہے تم پر) اکٹھا کرنا ایک وقت میں

الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٣﴾ ع

دو بہنوں کو ٤ مگر جو اس سے پہلے ہو چکا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

۱۔ پرائی بیوی بھی حرام ہے ۔ ۲۔ لونڈی سے مراد جنگ میں ملی ہوئی کافر کی بیوی ہو، کسی کیلئے حلال ہے ۔ ۳۔ ان باتوں کو معمولی نہ سمجھو ۔ ۴۔ ان محرمات کے علاوہ سب عورتیں حلال ہیں ۔ ۵۔ حق مہر بھی مقرر کرو

۶۔ نکاح شہوانی مسئلہ نہیں (اس) سے پاکدامنی حاصل کرنے کی نیت کرو ۔ ۷۔ خلوت صحیحہ کے بعد پورا مہر دینا ضروری ہے ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ اگر بیوی کے دوپٹے کو بھی ہاتھ لگا دے تو بھی پورا مہر دینا پڑے گا۔

۸۔ خوشی سے حق مہر کی کمی بیشی کا اختیار ہے بشرطیکہ دونوں کی رضامندی سے ہو ۔ ۹۔ لونڈی کا مہر بھی تھوڑا ہوگا اور اس پر خرچہ بھی کم ہوگا ۔ ۱۰۔ خود کو بڑا نہ سمجھو وہ بھی مسلمان ہے لونڈی ہے تو کیا حرج ہے

۱۱۔ کسی دوسرے مالک کی لونڈی ہو تو اسکے مالک کی اجازت ضروری ہے ۔ ۱۲۔ یہ خیال رکھو کہ وہ لونڈی پاکدامن ہو ۔ ۱۳۔ اگر ایسی لونڈی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے وہ برا کام کر ڈالے تو اس کی شرعی سزا پچاس درے ہیں

۱۴۔ فرمایا یہ اجازت اسی آزاد مرد کیلئے ہے جسے گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو ورنہ اگر صبر کر سکے اور آزاد عورت سے نکاح کرے تو وہ اس کیلئے بہتر ہے ۔ اس دوران اگر گناہ کے خیالات آئیں گے تو اللہ معاف کر دے گا۔

الجزء ٥

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ

اور حرام ہیں تم پر وہ عورتیں جو خاوندوں والی ہیں ۱ مگر حلال ہیں تمہاری وہ لونڈیاں جن کے مالک ہوں تمہارے ہاتھ ۲

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

یہ باتیں لکھی گئی ہیں اللہ کی طرف سے تم پر ۳ اور حلال ہیں تمہارے لئے وہ عورتیں جو ان کے سوا ہیں ۴ یہ بات ضرور ہو کہ اگر طلب کرو تم ان

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ

کے ساتھ نکاح کو اپنے مالوں کے بدلے میں ۶ پاکدامنی حاصل کرنے کیلئے نہ کہ شہوت نکالنے کیلئے ۷ پس جو تم نے فائدہ اٹھایا ان عورتوں سے اس نکاح کی وجہ سے پس دے ڈالو ان کو

اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ

حق مہر ان کے جو مقرر کئے تھے ۷ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بات میں کہ تم دونوں راضی ہو جاؤ اسی مہر پر

الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ

مقرر کرنے کے بعد ۸ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ہے اور جو کوئی طاقت نہ رکھے تم سے

طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ

کہ نکاح کرے آزاد عورتوں کے ساتھ جو ایمان والی ہیں (پس نکاح کرے) اسی لونڈی کے ساتھ جسکے مالک ہیں تمہارے ہاتھ

فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

ان لونڈیوں میں سے جو ایمان والی ہیں ۹ اللہ خوب جانتے ہیں تمہارے ایمانوں کو ۱۰ تم آپس میں ایک دوسرے سے ہو

فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

پس نکاح کر لو ان لونڈیوں کے ساتھ انکے مالکوں کی اجازت سے ۱۱ اور دے ڈالو ان کو حق مہران کے مناسب طریقے سے اس حال میں کہ وہ پاکدامن ہوں

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ

شہوت نکالنے والی نہ ہوں اور نہ ہی چوری چھپے تعلقات قائم کرنے والی ہوں ۱۲ پس اگر وہ نکاح میں آ جائیں اور اسکے بعد کوئی کام کر

بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ

ڈالیں بے حیائی کا ان پر سزا ہوگی آدھی اس سزا کی جو آزاد عورتوں پر ہے ۱۳

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اس بات کی اجازت ہے اسی آدمی کو جو ڈرے تم میں سے گناہ کرنے سے اگر تم صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۱۴ اور اللہ

سا:۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قانون اور حکم تمہارے فائدے کیلئے ہیں ان میں تمہارے لئے آسانی ہے سا۔ تم سے پہلے لوگوں میں کتنی بے لگامی تھی اور کس طرح ظلم ہوتا تھا۔ اگر یہ حکم نہ آتے تو مرد کیا کرتے عورتیں کیا کرتیں
اب تفصیل بیان کر کے سب کیلئے آسانی کر دی ہے سا۔ جو لوگ اسے ذاتی معاملہ سمجھتے ہیں ان کا خیال اور طریقہ غلط ہے اور صحیح راستے سے ہٹنا ہے سے۔ انسان کیلئے آسانی پیدا کرنے والے کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنے میں ہے
اللہ تعالیٰ نے انسان کی تمام کمزوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر قسم کے حالات کیلئے احکام نازل فرمادیئے۔ آگے فرمایا اسی طرح جائز، ناجائز مال کیلئے بھی تفصیل بیان کر دی ہے کہ کسی پر زیادتی نہ ہو اور اسے تکلیف نہ پہنچے
سہ۵:۔ فرمایا مال حاصل کرنے کے بہت سے طریقے حلال ہیں تجارت ہے اور قطرح پیشے لذر چکا ہے وراثت کا مال ہے اس طرح صدقہ، مال غنیمت، عورتوں کیلئے مہر وغیرہ تو پھر کیوں غلط طریقے سے دوسروں کا مال حاصل کر کے حرام کھاتے ہو۔ اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟

سہ۶:۔ اس طرح لڑائیاں ہونگی، قتل ہونگے، خودکشی ہوگی۔
اسی لئے اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت کی وجہ سے سمجھا رہے ہیں کہ اپنا
نقصان نہ کرو اسلئے کہ اس طرح تمہارا دونوں جہان کا نقصان ہوگا
سے:۔ جب دنیا میں حرام کھائے گا تو دوزخ میں تو جلنا پڑے گا۔
سہ۸:۔ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہوگے۔ توبہ کرتے رہوگے تو چھوٹے گناہ
بھی معاف ہو جائیں گے اور جب گناہ معاف ہوگئے تو عزت والی جگہ میں
داخلے کیلئے رکاوٹ نہ رہے گی۔ آگے پھر فرمایا کہ اگر کسی کو خدا نے
زیادہ مال دیا ہوا ہے تو اسے حاصل کرنے کیلئے ناجائز طریقے اختیار
نہ کرو وہ تمہارے لئے حلال نہ ہوگا اُس سے بچو۔
سہ۹:۔ تم بری اور حسد نہ کرو بلکہ محنت کرو اور مجھ سے مانگو

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٥﴾ يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن

بخشنے والا مہربان ہے سا اللہ چاہتا ہے کہ بیان کر دے تمہارے لئے اپنے حکموں کو اور چلتی بتادے طریقے ان لوگوں کے جو

قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ

تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور آسانی پیدا کر دے تم پر سلا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے اللہ تو چاہتا ہے کہ آسانی پیدا

عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٧﴾

کردے تم پر اور چاہتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اپنی شہوتوں کی کہ تم دور ہٹ جاؤ اللہ کے راستے سے بہت دور ہٹنا سے

يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾

چاہتا ہے اللہ کہ آسانی پیدا کردے تم پر اور بس قسم پیدا کیا گیا ہے انسان بہت ہی کمزور سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ

اے ایمان والو! نہ کھاؤ تم اپنے مال آپس میں (حرام) غلط طریقے سے

إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ

مگر یہ کہ ہو سوداگری تمہاری آپس میں رضامندی سے سے اور نہ مارو تم آپس میں ایک دوسرے کو

إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا

بے شک اللہ تم پر بڑا ہی مہربان ہے سلا اور جو کوئی کرے گا یہ کام حد سے بڑھتے ہوئے اور ظلم کرتے ہوئے

فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾ إِن تَجْتَنِبُوا

تو ہم اس کو ڈال دیں گے آگ میں سے اور یہ بات اللہ پر آسان ہے اگر تم بچتے رہے

كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم

ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں روکا جا رہا ہے تو ہم مٹا دیں گے تم سے تمہاری برائیوں کو (چھوٹے گناہ) اور داخل کر دیں گے تم کو

مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ

عزت والی جگہ میں سے اور مت خواہش کرو اس چیز کی جس میں زیادہ بزرگی دی اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ

مردوں کو ملے گا حصہ ان کی کمائی کا اور عورتوں کو حصہ ملے گا اس مال کا جو وہ کمائی گی سہ۹

سرا:۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ضروریات کو جانتے ہیں جتنا حصہ مال میں سے وہ تمہیں دیں گے وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگلی آیت میں مستقل وارثوں کے علاوہ کچھ وقتی وارثوں کا حصہ بیان فرمایا سرا۲:۔ اسے عقد موالاۃ کہتے ہیں۔
اگر کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرے اس کا کوئی رشتہ دار مسلمان نہ ہو تو وہ کسی بھی مسلمان سے یہ عہد و پیمان کر سکتا ہے کہ اگر اسکی زندگی میں اس پر کوئی تاوان آئے تو وہ مسلمان ادا کرے اور نو مسلم کے مرنے کی صورت میں
اس کا مال مسلمان معاہد کو مل جائے اور اگر وہ مسلمان مرجائے اور اس کا کوئی وارث موجود نہ ہو تو اس کے مال کا چھٹا حصہ اس نو مسلم کو مل جائیگا۔ بعض نے "عقدت ایمانکم" سے بیوی بھی مراد لی ہے۔ اسیطرح بعض نے
اس سے مدینہ منورہ کے انصار و مہاجرین کا عقد مواخات مراد لیا ہے اور بعد میں اسے منسوخ قرار دیا ہے۔ سر۳:۔ پچھلی آیت میں گذر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حصہ جو حق اور فرض کسی مرد اور عورت کا مقرر فرمایا ہے۔
ان کو اسی پر صابر و شاکر رہنا چاہئیے۔ آگے اللہ تعالیٰ مرد کے وراثت میں زیادہ حصہ مقرر کرنے کی وجہ بیان فرمارہے ہیں اسیطرح بیوی و خاوند کے حقوق بیان فرمائے تھے اب فرائض بھی بیان فرمارہے ہیں۔

سر۴:۔ مرد بیوی کے تمام اخراجات کا کفیل ہوتا ہے اسی طرح نبوت، امامت
جہاد وغیرہ مرد کی ذمہ داری ہے اور مشقت کے سارے احکام مرد ہی کرتا ہے۔
بلکہ بنیادی چیز تو یہ ہے کہ یہ فضیلت اللہ تعالیٰ نے دی ہے جس نے پیدا کیا ہے
سر۵:۔ عورت کی ذمہ داری خاوند کی غیر موجودگی میں اسکی آبرو، مال و اولاد،
جائیداد، گھر بار کی حفاظت اور اولاد کی اچھی تربیت ہے اسی لئے عورتوں کیلئے بیت
کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے حالانکہ گھر کا مالک تو مرد ہوتا ہے۔ ایسی عورت کیلئے
اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر و ثواب رکھا ہے۔ عورت کا فرض خاوند کی تابعداری ہے
سر۶:۔ جب خاوند محسوس کرے کہ بیوی کچھ نافرمان ہے تو اسے سمجھائے اسے وعظ کرے
سر۷:۔ اگر نہ سمجھے تو بستر الگ کردے یعنی کچھ دن خفا ہو جائے ممکن ہے اسے احساس ہو جائے
سر۸:۔ باوجود اسکے نہ سمجھے تو ایسے ہلکی بدنی سزا دے لیکن چہرے اور ہڈی پر
نہ مارے۔ ایسی ضرب نہ ہو جو نقصان دہ ہو صرف تنبیہ کے طور پر ہو۔
سر۹:۔ اگر عورت باز آجائے تو درگذر کر کے اچھا سلوک کرو۔ زیادہ بڑائی کا
اظہار نہ کرو۔ اصل بڑائی تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔
سر۱۰:۔ اگر مسئلہ حل نہ ہو تو دونوں خاندانوں کے با اختیار بزرگوں کے ذریعے
فیصلہ کرالو اگر خلوص نیت سے کوشش کی تو اتفاق کی صورت ضرور پیدا ہو جائیگی
آگے فرمایا ایسے کام نہ کرو جن سے جھگڑے پیدا ہوں اور سب سے بڑی بات ہے جب
بندہ اللہ کے حکموں سے باغی ہو جائے۔ عبادت نہ کرے، حقوق ادا نہ کرے

وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ
اور مانگو اللہ سے اس کا فضل بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۱ اور ہر ایک کیلئے
جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ
ہم نے بنا دئیے ہیں وارث اس مال کے جو چھوڑیں ماں باپ اور قرابت والے اور وہ لوگ جن سے معاہدہ ہوا
ع ٥/٨/٢
اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾
تمہارا پس دے ڈالو ان کو ان کے حصے۲ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر ناظر ہے۳
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي
مرد طاقت والے ہیں عورتوں پر ایک اس وجہ سے کہ فضیلت دی اللہ نے زیادہ بعض کو
بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
بعض پر اور دوسری وجہ یہ ہے خرچ کرتے ہیں مرد اپنے مالوں سے۴ پس نیک بیویاں وہ ہیں جو عبادت والیاں اور نگہبانی
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ
کرنے والیاں ہیں خاوند کے نہ ہونے میں بھی ان چیزوں کی جنکی حفاظت کا اللہ نے حکم دیا ہے۵ اور وہ عورتیں کہ ڈرو تم جنکی بدخوئی سے پس ان کو نصیحت کرو۶
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ
اور دور کردو ان کو اپنے بستر سے۷ اور مارو ان کو۸ پس اگر وہ تمہاری بات مان لیں
فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾
تو ان پر تشدد نہ کرو راستہ الزام کا بے شک اللہ تعالیٰ بلند ہے سب سے بڑا ہے۹
وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ
اور اگر تمہیں خطرہ ہو زیادہ دشمنی کا ان دونوں میں پس مقرر کرو ایک فیصلہ کرنیوالا خاوند کے خاندان سے اور
حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ
ایک فیصلہ کرنیوالا بیوی کے خاندان سے اگر وہ دونوں چاہیں گے صلح کرانی تو موافقت کردے گا اللہ ان دونوں میں
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بے شک اللہ جاننے والا باخبر ہے۱۰ اور عبادت کرو اللہ کی مت شریک ٹھہراؤ

۱:- ماں باپ کا کتنا درجہ ہے کہ اللہ کی توحید کے ساتھ انکے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے ۲:- چچا، ماموں وغیرہ قریبی رشتہ دار ہیں ۳:- پڑوسی کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو رشتہ دار بھی ہو دوسرا وہ جو اجنبی ہو بعض علماء نے اس سے مراد کافر لیا ہے تیسری قسم پہلو میں رہنے والے اس سے بھی علماء نے دو معنے مراد لئے ہیں ایک عارضی پڑوسی مثلاً سفر کا ساتھی، دفتر کا ساتھی وغیرہ اور دوسرا بیوی یعنی پہلو میں رہنے والی۔ ۴:- غلام اور ملازم وغیرہ

۵:- تعلقات قائم نہ کرنے اور حسن سلوک نہ کرنے کی وجہ غرور بھی ہوتا ہے۔ آگے فرمایا یہ تعلقات تب قائم ہونگے جب ان لوگوں پر کچھ خرچ بھی کرے گا ۶:- خود بھی کنجوسی کرنا اور دوسروں کو بھی کنجوس بنانا یہ مغرور لوگوں کا کام ہے

۷:- مال دیتا اللہ ہے اور یہ اسے چھپاتا ہے تو یہ ناشکری ہے ۸:- آگے فرمایا جو دیتا تو ہے اللہ کی راہ میں لیکن ریاکاری کرتا ہے اس کی سزا کیا ہے؟ ۹:- دکھاوے کا مطلب تو یہ ہے کہ اسے اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں ہے صرف دنیا کا فائدہ مطلوب ہے تو یہ تو شیطان کا ساتھی بن گیا

۱۰:- اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے انفاق فی سبیل اللہ سے کوئی بوجھ نہیں پڑتا

۱۱:- اللہ تعالیٰ نیکیوں کو بڑھائے گا اور بڑھا کر اجر بھی دے گا یعنی جنت

آگے فرمایا اس بات کا پتہ کب چلے گا؟

بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو ۱ اور قرابت والوں کے ساتھ ۲ اور یتیموں کے ساتھ بھی

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ

اور مسکینوں کے ساتھ اور اس پڑوسی کے ساتھ جو تمہارا قرابت والا ہو ۳ اس پڑوسی کیساتھ جو اجنبی ہے ۴ اس پڑوسی کیساتھ جو

بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

تمہارے پہلو کے ساتھ ہے ۵ اور مسافروں کے ساتھ اور ان انسانوں کیساتھ جن کے مالک ہیں تمہارے ہاتھ بیشک اللہ تعالیٰ نہیں

يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۳۶ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ

پسند کرتا اس آدمی کو جو اترانے والا ہو اور فخر کرنے والا ہو ۶ وہ لوگ جو کنجوسی کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

لوگوں کو کنجوسی کا ۷ اور چھپاتے ہیں اس چیز کو جو دی ان کو اللہ نے اپنے فضل سے

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۳۷ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

ہم نے تیار کر رکھا ہے ناشکروں کیلئے عذاب ذلت کا ۸ اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ

لوگوں کو دکھاوے کیلئے اور ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور آخری دن پر اور جس کا

يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۳۸ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ

بن گیا شیطان ساتھی پس وہ بہت برا ساتھی ہے ۹ اور کیا بوجھ پڑتا ان پر اگر

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ

ایمان لے آتے اللہ پر اور آخری دن پر اور خرچ کرتے ان چیزوں سے جو دی ہیں ان کو اللہ نے اور

اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۳۹ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ

اللہ ان کو خوب جاننے والا ہے ۱۰ بے شک اللہ نہیں گھٹاتا (کسی نیکی سے) ذرہ بھی اگر ہو گی

حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۴۰ فَكَيْفَ اِذَا

ایک نیکی اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور دیا جائے گا اپنے رب کی طرف سے اجر بہت بڑا ۱۱ پس وہ وقت کیسا خوفناک ہوگا

سـ۱:- قیامت کے دن سے ڈرایا کہ اس دن کہیں حضورؐ کی شفاعت سے نہ محروم ہو جائیں۔ اور یہ بھی مطلب ہے کہ جب نبی منکرین کے بارے میں گواہی دیدیں گے تو پھر تو بچنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اور اس وقت کافروں اور نافرمانوں کی کیا کیفیت ہوگی؟

سـ۲:- قیامت کا منظر بتادیا کہ ایسے لوگ وہاں خواہش کریں گے کہ کاش مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتے اور اس رسوائی اور عذاب سے بچ جاتے۔ آگے وہ اعمال ارشاد فرمائے کہ جن کی وجہ سے قیامت کی رسوائی سے بچا جاسکتا ہے اور ان میں سب سے بڑا عمل نماز ہے

سـ۳:- چونکہ شراب عربوں کی گھٹی میں تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے جو حکیم ہیں تدریجاً اس کو منع فرمایا یہ دوسرا حکم تھا شراب سے روکنے کا۔ یہ بھی سمجھایا کہ نماز جو فرض ہے اس کی ادائیگی میں یہ رکاوٹ ہے۔ تمہاری نماز نہیں ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی باقی موانع نماز بھی ارشاد فرمائے سـ۴:- غسل فرض ہے اور بوجہ سفر پانی نہیں مل رہا یا بیمار ہے تو تیمم سے جسم پاک کر لو سـ۵:- غائط سے مراد گڑھا بھی ہے اور غوطہ لگانا بھی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ پیشاب پاخانہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ بھی اشارہ ہے کہ پیشاب پاخانہ کرتے وقت لوگوں سے چھپ جایا کرو۔ ایک حدیث میں پیشاب میں احتیاط نہ کرنے سے عذاب قبر کا ذکر ہے اس سے ایک مراد چھینٹے کی احتیاط نہ کرنا بھی ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غسل اور وضو دونوں کیلئے تیمم ہو سکتا ہے

سـ۶:- تیمم کا معنی ارادہ ہے اسلئے تیمم میں نیت فرض ہے جبکہ غسل اور وضو میں نیت فرض نہیں اسکے علاوہ تیمم کی دو شرطیں ہیں مٹی والے ہاتھ منہ اور کہنیوں سمیت بازوؤں پر ایک ایک بار پھیرنا۔ دین بڑا آسان ہے

سـ۷:- فرمایا یہ شبہ نہ کرو کہ اللہ ناراض نہ ہو جائے یہ حکم تو خود میں نے دیا ہے

سـ۸:- چونکہ اہل کتاب شبہ ڈالتے کہ مٹی ملنے سے کیسے پاک ہو سکتے ہیں اسلئے فرمایا کہ ان کی باتوں پر توجہ نہ دو وہ تو تمہیں راہ ہدایت سے ہٹانے کیلئے ہر کوشش کر رہے ہیں

سـ۹:- یہ یہود و نصاریٰ تمہارے دشمن ہیں لیکن وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ان کے مقابلے میں اللہ تمہارا دوست اور مددگار ہے۔ آگے اسکی دلیل دی

وقف النبي صلى الله عليه وسلم

جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾

جب ہم لائیں گے ہر امت سے ایک نبی کو گواہ بنا کر اور لائیں گے آپ کو ان پر گواہ بنا کر سـ۱

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى

اس دن پسند کریں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے تھے اور وہ لوگ بھی جنہوں نے حکم نہ مانا تھا رسول کا کاش برابر کر دی جاتی

بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ان پر زمین اور نہ چھپا سکیں گے اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی بات سـ۲ اے ایمان والو!

ع ٦/٢

اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا

قریب نہ جاؤ نماز کے (اس حال میں) کہ تم نشے میں ہو یہاں تک کہ سمجھو تو وہ بات جو

تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ

منہ سے کہہ رہے ہو سـ۳ یا تمہارا بدن ناپاک ہو یہاں تک کہ غسل کر لو مگر اس حال میں کہ تم مسافر ہو اور اگر

كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

تم بیمار ہو یا سفر پر ہو سـ۴ یا آئے تم میں سے کوئی پیشاب پاخانہ کر کے گڑھے سے سـ۵

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

یا ہاتھ لگایا تم نے اپنی بیویوں سے (جماع کیا) اور نہ پایا تم نے پانی کو تو تیمم کر لو (ارادہ کرو) پاک مٹی کے ساتھ سـ۶

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا

ہاتھ پھیرو اپنے چہروں پر اور اپنے ہاتھوں پر بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے

غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ

بخشنے والا ہے سـ۷ کیا نہیں دیکھا آپ نے ان لوگوں کو جن کو دیا گیا ایک حصہ کتاب کا

يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ

وہ خریدتے ہیں گمراہی کو اور چاہتے ہیں کہ تم بھی بھٹک جاؤ سیدھے راستے سے سـ۸ اور اللہ

اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور کافی ہے اللہ دوستی کے لئے اور کافی ہے اللہ مدد کے لئے سـ۹

ف۱ :۔ یہودی توریت میں موجود حضورؐ کی بشارتوں کو آگے پیچھے کر دیتے ہیں ف۲ :۔ یہ انکی دشمنی اور منافقت کی مثالیں اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ زبان سے کچھ کہتے ہیں اور دل میں اس کے بالکل الٹ ہوتا ہے۔ راعنا کے بارے میں پیچھے گذر چکا ہے
ف۳ :۔ فرمایا ۔ ادب کے الفاظ میں بھی احتیاط کی جائے تاکہ کسی کو اعتراض یا گستاخی کا موقع ہی نہ ملے مگر کسی کو نصیب نہیں ہوتا اور جو موقع ملنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا کیا ہے؟ ف۴ :۔ اس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے اور گستاخ کو ایمان نصیب نہیں ہوتا
آگے اہل کتاب کو سمجھایا ف۵ :۔ میں اس پر قادر ہوں کہ اصحاب سبت کی طرح تمہاری بھی شکلیں بدل دوں ۔ آگے فرمایا تم اپنے بیٹوں کے بیر کار ہونے کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تم تو مشرک ہو۔ حضرت عزیرؑ اور عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا مانتے ہو جس شرک
کو کبھی بھی نہیں بخشتا ف۶ :۔ شرک کے سوا ہر گناہ کو اللہ تو بہ بھی بخش سکتا ہے۔ یہاں توبہ کی قید نہیں لگائی ف۷ :۔ شرک بہت بڑا جرم ہے جو ناقابل معافی ہے آگے فرمایا کہ یہ شرک بھی کرتے ہیں اور خود کو پاک بھی بتاتے ہیں حالانکہ مشرک
تو نجس ہے ۔ دوسری جگہ فرمایا انما المشرکون نجس

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ

ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں ایسے لوگ بھی ہیں جو پھیر دیتے ہیں حکموں کو اپنی جگہوں سے ف۱ اور

يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا

کہہ دیتے ہیں ہم نے بات سن لی (اور دل سے کہتے ہیں) ہم نہیں مانیں گے (اور کہتے ہیں) آپ ہماری سنیئے آپکو نہ سنایا جائے اور کہتے ہیں راعنا کلمہ

لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا

مروڑ کر اپنی زبانوں کو اور طعن کرتے ہوئے اسلام کے دین میں ف۲ اور اگر وہ یہ کہہ دیتے ہم نے سن لیا

وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَ

اور اطاعت کرلی اور آپ ہماری بات سنیں اور ہمارے حال پر نظر رکھیں تو یہ بات ان کیلئے بہتر ہوتی ف۳ اور بہت ہی ٹھیک ہوتی (سیدھی ہوتی)

لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿46﴾

لیکن ان پر پھٹکار ہے اللہ کی ان کے کفر کی وجہ سے مگر وہ بہت تھوڑا ایمان لاتے ہیں ف۴

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا

اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لے آؤ اس کتاب پر جو ہم نے اتاری ہے جو سچا بتانے والی ہے اس

مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ

کتاب کو بھی جو تمہارے پاس ہے اس وقت کے آنے سے پہلے کہ ہم مٹا ڈالیں تمہارے چہرے کے اعضاء کو پھر لوٹا دیں ان کو ان کی پیٹھوں کی طرف یا

نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿47﴾

لعنت کردیں ان پر جیسے لعنت کی ہم نے سنیچر والوں پر اور اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے ف۵

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس بات کو کہ شریک بنایا جائے کسی کو اللہ کیساتھ اور بخشتا ہے اسکے سوا جو بھی چاہے اور جس کیلئے بھی

يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿48﴾

چاہے ف۶ اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کے ساتھ اس نے اللہ پر باندھا ہے بہت بڑا طوفان ف۷

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ

کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جو پاک بتاتے ہیں اپنے آپ کو بلکہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ بناتا ہے جسے بھی

سلہ فتیل اس دھاگے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کے درمیان گڑھے میں ہوتا ہے اس سے مراد بہت ہی کم ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ ان پر ذرہ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا سلہ ان کی ایک اور بری علامت بتائی کہ وہ اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو غلط ہیں ۔ یہ بھی بڑا واضح گناہ ہے ۔ اس طرح حضور کو تسلی دی کہ انہوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہوا ہے تو آپ کے ساتھ یہ کیسے فوراً سلوک کر سکتے ہیں ۔ آگے ایک اور غلط کام اور مسلمانوں سے دشمنی کا ذکر بتایا سلہ جبت کا مطلب جادوگر اور طاغوت کا شیطان ہے یہ دونوں اللہ کے نافرمان ہیں فرمایا یہ یہودی لوگ کاہنوں کے پاس جا کر اپنے فیصلے کراتے ہیں جو غیب کی باتیں بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں اللہ کی کتاب سے رہنمائی نہیں لیتے سلہ چونکہ باقی کافروں کا معمول بھی یہ تھا اسلئے یہودی ان کافروں کو مسلمانوں سے بہتر قرار دیتے تھے اور ان سے اپنے تعلقات رکھتے ہیں ۔ آجکل بھی یہودیوں عیسائیوں کا یہی رویہ ہے ۔ آگے اسی وجہ سے ہی ایسے لوگوں کو ملعون قرار دیا سلہ لعنت کا معنی رحمت سے دوری ہے ۔ سلہ فرمایا یہ کافروں سے اسلئے قریب ہوتے ہیں کہ وہ مالدار ہیں انکے پاس حکومت ہے سلہ اگر ان کا اختیار ہو تو وہ تو مسلمانوں کو معمولی حصہ بھی نہ دیں گے ۔ نقیر سے مراد کھجور کی گٹھلی پر موجود چھوٹی ہے ۔ آگے فرمایا کہ مسلمانوں سے اہل کتاب کا یہ رویہ حسد کی وجہ سے ہے ۔

سلہ حضور بنو اسماعیل میں سے تھے اسلئے یہودی بوجہ حسد ایمان نہ لائے فرمایا یہ فضل تو میرا ہے جس کو چاہوں دوں ۔ آگے سمجھایا کہ یہ بھی ابراہیم کی اولاد میں سے ہی ہیں ۔ ان کو اور انکی اولاد کو پہلے بھی میں نے حکومت بھی دی اب بھی دوں گا سلہ جیسے حضرت یوسف کو مصر کی حکومت دی حضرت سلیمان کو بے مثال بادشاہت دی ۔ اشارہ فرمایا کہ آئندہ یہ حضور کے پیروکاروں کو دونگا ۔ اگر تم کافروں سے ملک و مال کی وجہ سے تعلق رکھو رہے ہو تو مسلمانوں کو بھی یہ سب کچھ ملنے والا ہے سلہ حضور کی تورات و انجیل میں بشارات موجود ہیں ۔ باوجود وہ جاننے کے ایمان نہیں لاتے ہیں تو پھر دوزخ میں ہی جائیں گے آگے دوزخ کی جھلک بتائی

يَشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى

چاہتا ہے ۔ ایسے لوگوں پر ظلم نہ کیا جائے گا دھاگے جتنا بھی سلہ آپ دیکھیں کیسا باندھتے ہیں

اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اللہ پر جھوٹ یہ جھوٹ کافی ہے کھلا گناہ ہونے کیلئے سلہ کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو

ع ٨ ٧ ٤

اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

جن کو دیا گیا ہے ایک حصہ کتاب کا وہ ایمان رکھتے ہیں شیطانوں پر سلہ اور اللہ کے نافرمانوں پر

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ

اور کہتے ہیں کافروں کے بارے میں کہ یہ کافر زیادہ راہ راست پر ہیں

اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ

مسلمانوں سے سلہ یہ وہ لوگ ہیں جن پر لعنت ہے اللہ کی اور جس پر لعنت ہے

اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ

اللہ کی ان کے لئے تو نہ پائے گا کسی کو مددگار سلہ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے حکومت میں سے سلہ

فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ

پھر یہ تو نہ دیں گے مسلمانوں کو ایک چھلکا بھی (تل برابر بھی) کیا یہ حسد کرتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ

عَلٰي مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ

اسی چیز پر جو دی ان کو اللہ نے اپنے فضل سے سلہ پس ہم نے دے ڈالی

اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰھُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

ابراہیم کے خاندان میں کتاب اور نبوت اور ہم نے ان کو دے دیا بہت بڑا ملک سلہ

فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ

پس ان میں سے کوئی تو ایمان لے آیا اسی نبی پر اور کوئی رکا ہی رہا ایمان لانے سے سلہ اور کافی ہے دوزخ

سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا

ان کو جلانے کیلئے بے شک وہ لوگ جو منکر ہوئے ہماری ان آیتوں کے ہم ان کو ڈالیں گے ایسی آگ میں جب کبھی

لہ :۔ یہود و نصاریٰ کا خیال تھا کہ اگر سزا ہوئی بھی تو تھوڑے دنوں کیلئے ہوگی یا ایک بار جل کر راکھ ہو جائیں گے تو عذاب ختم ہو جائیگا۔ فرمایا وہ سزا ابدی ہوگی ۔ جلی ہوئی کھال کو بدل دیا جائے گا وہاں فنا نہیں ۔ یہ تنذیر تھی آگے تبشیر ہے

ٹہ :۔ جنت بھی ابدی ہوگی اور اس میں بھی موسم بہار اور ٹھنڈے سائے ہمیشہ رہیں گے ٹہ :۔ اب پھر اہل کتاب کو خطاب فرمایا اور مسلمانوں کیلئے بھی یہ حکم ہے امانت سے مراد تورات و انجیل میں حضور کے متعلق بشارات بھی

ہیں اور باقی ہر قسم کی امانت بھی ٹہ :۔ عدل و انصاف کا حکم بھی دیا کہ چونکہ حاکم کو لوگ امانتی سمجھتے ہیں عدل و انصاف کرنا بھی امانت کا ادا کرنا ہی ہے ٹہ :۔ فرمایا میں سننے والا جاننے والا ہوں منصف اور حاکم منصفہ

کرتے وقت یہ ذہن میں رکھیں ۔ آگے مومنوں کو بطور خاص خطاب فرمایا کہ تمہارے لئے بھی اطاعت ہی میں کامیابی ہے ٹہ :۔ اولی الامر سے مراد وہ امیر ہے جو مسلمانوں میں سے ہو اور وہ اپنی طرف سے کچھ بھی نہ کہے بلکہ اللہ تعالیٰ

نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ

جل جائیں گی ان کی کھالیں ہم بدل دیں گے اور کھالیں ان کے بدلے ان کے سوا تاکہ چکھیں عذاب کو

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے لہ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس نبی پر اور نیک کام کئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا

ہم ان کو داخل کریں گے ایسے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ٹہ

أَبَدًا ۖ لَهُمْ فِيهَا أَزْوٰجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾ إِنَّ

ان کے لئے جنت میں بیویاں ہوں گی پاکیزہ ہم ان کو داخل کریں گے ایسے سائے میں جو ہمیشہ کیلئے ہوگا بے شک

اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ

اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ پہنچا دو امانتیں ٹہ ان لوگوں کی طرف جو اسکے اہل ہیں اور جب فیصلہ کرنے لگو

النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ

لوگوں میں تو فیصلہ کرو ساتھ انصاف کے ٹہ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بہتر نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ

كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا

سننے والا دیکھنے والا ہے ٹہ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو

الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنٰزَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ

رسول کا اور اپنے امیر کا ٹہ پس اگر تم جھگڑ پڑو کسی بات میں ٹہ تو لوٹا دو اس بات کو

إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ

اللہ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تم (صحیح معنوں میں) ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت پر

ع ٩ / ٨ / ٥ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ

یہ (اللہ اور رسول کی بات ماننی) بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے ٹہ کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن کا یہ خیال ہے

أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ

کہ وہ ایمان لائے ہیں اس ہدایت پر جو اتاری گئی آپ پر اور جو اتاری گئی آپ سے پہلے ٩ (مگر) وہ یہ چاہتے ہیں کہ

اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کے مطابق حکم دے ۔ اولی الامر

سے مراد [illegible] کرام بھی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول کا قانون بتاتے ہیں

یہاں اللہ اسکے رسول اور اولی الامر سے مراد علماء نے قرآن

حدیث اور اجماع امت بھی لی ہے۔

ٹہ :۔ اگر اللہ اور رسول کے حکم اور امیر کے حکم میں اختلاف ہو جائے تو

فیصلہ قرآن و حدیث کے مطابق ہوگا ۔ امیر کا فیصلہ نہ مانا جائے

ٹہ :۔ [illegible] طرح کرنے سے انجام اچھا ہوگا ۔ آگے بتایا کہ جن لوگوں

نے اس کے خلاف عمل کیا ان کا انجام دیکھ لیں کتنا خراب ہوا

ٹہ :۔ اس سے مراد اہل کتاب یعنی یہودی اور عیسائی ہیں

سلہ:- طاغوت سے مراد حنیف شریعت قانون بھی ہے سلہ:- آگے فرمایا بظاہر وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں مگر جب قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے بیٹھے ان کو کہا جاتا ہے تو پھر وہ اس سے منہ پھیرنے بہانے تراشتے ہیں
سلہ:- اس وقت کے منافق خاص قسم کے ڈھنگ کرتے تھے عمل سے بچنے کیلئے۔ آگے فرمایا لیکن جب مصیبت آتی ہے تو پھر آپؐ سے رجوع کرتے ہیں سلہ:- یہ منافق یہودیوں سے بھی میل جول رکھتے تھے۔ جب مسلمانوں کے پاس آتے تو یہ بہانہ کرتے
کہ ہم تو مخلص مسلمان ہیں ان کے پاس صرف اسلئے جاتے ہیں کہ باہمی اتفاق پیدا ہو۔ آگے فرمایا جو بہانہ سازی بھی یہ کریں ان کے دلوں کا حال میں جانتا ہوں۔ یہ تمام آیات مسلمانوں کیلئے بھی بہت قابل غور اور باعث تنبیہ ہیں آجکل
حکمرانوں سمیت اکثر مسلمان اسلام کا احکام پر عمل سے بچنے کیلئے تاویلیں اور بہانہ سازی کرتے ہیں سلہ:- آپ ان کو سمجھاتے رہیں اور کیا سمجھائیں؟ سلہ:- رسول اسلئے آتے ہیں کہ ان کی بات مانی ورنہ ایمان نہ کا مطلب کیا ہے۔ ہاں اگر غیر ارادی
غلطی ہو جائے تو توبہ کر لو سلہ:- وہ خدا کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ ظلم کا مطلب نقصان بھی ہے سلہ:- یہ حضورؐ کے توسل سے توبہ کریں۔ اب بھی مدینہ منورہ جانیوالے روضہ پر حاضر ہو کر حضورؐ سے اپنے لئے
استغفار کی استدعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اب بھی قبول کرتے ہیں۔
آگے واضح اعلان فرمادیا کہ جو اپنے تنازعہ امور میں حضورؐ کے فیصلوں
کو تسلیم نہیں کرتا وہ ایمان والا نہیں ہے۔

أَن يَتَحَاكَمُوٓا۟ إِلَى ٱلطَّـٰغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوٓا۟ أَن يَكْفُرُوا۟
اپنے فیصلے کرائیں طاغوت سے سلہ حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انکار کریں
بِهِۦ ۖ وَيُرِيدُ ٱلشَّيْطَـٰنُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَـٰلًۢا بَعِيدًا ٦٠
اس طاغوت کا اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ ان کو گمراہ کردے دور کی گمراہی میں سلہ
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ
اور جب کہا جاتا ہے ان سے آؤ تم اس ہدایت کی طرف جو اتاری ہے اللہ نے (سمجھنے کیلئے) اور آؤ اللہ کے رسول کیلئے
رَأَيْتَ ٱلْمُنَـٰفِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ٦١ فَكَيْفَ إِذَآ
تو آپ دیکھیں گے منافقوں کو وہ رک جاتے ہیں آپکے پاس آنے سے خاص طریقے پر رکنا سلہ پس کیا حال ہوتا ہے جب
أَصَـٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ
آپڑتی ہے ان پر کوئی مصیبت ان کے اپنے کاموں کی وجہ سے پھر آجاتے ہیں آپ کے پاس
يَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَـٰنًا وَتَوْفِيقًا ٦٢ أُو۟لَـٰٓئِكَ
قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی (یوں کہتے ہوئے) ہم نے تو ارادہ کیا تھا نیکی کا اور ملاپ کا سلہ یہ وہ لوگ ہیں
ٱلَّذِينَ يَعْلَمُ ٱللَّهُ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ
جانتا ہے اللہ جو ان کے دلوں میں ہے پس آپ کنارہ کریں ان سے اور آپ ان کو سمجھاتے رہیں
وَقُل لَّهُمْ فِىٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيغًا ٦٣ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن
اور کہہ دیں ان سے ان کے دلوں کے بارے میں ایسی بات جو دل تک پہنچنے والی ہو سلہ اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی بھی
رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ
رسول مگر اسلئے کہ بات مانی جائے اسکی اللہ کے حکم سے سلہ اور اگر یہ ایمان والے جب ظلم کریں اپنے آپ پر سلہ
جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ
آپکے پاس آئیں پس بخشش مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگے ان کے لئے اللہ کا رسول بھی
لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ٦٤ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ
وہ ضرور پائیں گے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان سلہ پس مجھے قسم ہے تیرے رب کی یہ ایمان والے نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ

سٹ ۱ :- اگر فیصلہ خلاف بھی ہو جائے تو بھی صدق دل سے مانے۔ اگر خوش دلی سے نہ مانا پھر بھی وہ مومن نہیں۔ آگے فرمایا جو آدمی اللہ اور رسول کا حکم معمولی معاملات میں نہیں مانتا وہ جہاد کیا کرے گا یا ہجرت کیسے کرے گا۔
سٹ ۲ :- فرمایا اگر یہ باتیں مانتے تو ان کو بہت فائدہ ہوتا سٹ ۳ :- اجر بھی دیں گے۔ تنازعات کے فیصلے جلدی اور انصاف کے ہوں گے اور اس سے خوشی ہو کر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور اور انعام یافتہ لوگوں کا ساتھ نصیب فرمائیں گے
سٹ ۴ :- آگے فرمایا یہ ساتھ معمولی بات نہیں سٹ ۵ :- ان لوگوں کی رفاقت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے سٹ ۶ :- فرمایا اگر ظاہری رفاقت اختیار کرتے ہو اور دل سے تعلق نہیں ہے تو دونوں کے حال اللہ خوب جانتے ہیں۔
آگے پھر سچے مسلمانوں اور منافقوں کا فرق بیان فرمایا

سٹ ۷ :- حذر کا لفظی معنیٰ تو بچاؤ ہے مگر اس سے مراد ہر وہ تدبیر اور حکمت عملی ہے جس سے مسلمانوں کا تحفظ ہو سکے
سٹ ۸ :- فرمایا جب موقع آجائے تو یہ فرض عین ہے۔ اکیلے بھی نکلو اور اکٹھے ہو کر بھی نکلو۔

يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ

حاکم مانیں آپ کو ان باتوں میں جن کا جھگڑا پڑ گیا ان میں پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا

کوئی تنگی بھی آپ کے فیصلے سے اور مان لیں پوری طرح ماننا سٹ ۱ اور اگر ہم فرض کر دیں

عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا

ان پر کہ قتل کر ڈالو اپنی جانوں کو یا نکلو اپنے گھروں سے نہ کریں گے

فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ

یہ کام مگر بہت تھوڑے سے ان میں سے اگر یہ کریں وہ بات جو ان کو سمجھائی جاتی ہے

بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن

ان کے لئے بہتر ہو اور ان کے قدموں کو ایمان پر ثابت رکھنے والی ہو سٹ ۲ اور اس وقت ہم دیں گے ان کو

لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾

اپنی طرف سے اجر بہت بڑا اور رہنمائی کر دیتے ان کی سیدھے راستے کی طرف سٹ ۳

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ

اور جو کوئی بات مانے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کئے ہیں

عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ

نبیوں میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہیدوں میں سے اور نیک لوگوں میں سے

وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ

اور ان کی دوستی بہت اچھی ہے سٹ ۴ یہ فضل ہے اللہ کا سٹ ۵ اور کافی ہے

بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ع ١١

اللہ دل کا حال جاننے کیلئے سٹ ۶ اے ایمان والو! سنبھال رکھو اپنے پاس اپنے بچاؤ کی چیزیں سٹ ۷ پس نکلو اللہ کی راہ میں

ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧١﴾ وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ

اکیلے اکیلے یا نکلو سارے اکٹھے ہو کر سٹ ۸ اور بے شک تم میں سے ایسے بھی ہیں جو انتظار کر رہے ہیں پس اگر

ے۔ منافقوں کی یہ نشانی ہے کہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچے تو خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ اچھا ہوا ہم ساتھ نہ تھے ۔ ۲ ۔ اگر کوئی فتح ہوتی خوشی ملتی تو افسوس کا اظہار اس طرح کرتے کہ گویا انکا مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق اور رابطہ
نہ تھا ورنہ وہ بھی اس جنگ میں حصہ لیتے ۔ ۳ ۔ فرمایا مخلص مسلمان کیلئے دونوں صورتوں میں کامیابی ہوتی ہے فتح ہو جائے تو بھی اور شہید ہو جائے تو بھی اسے اجر عظیم ملتا ہے ۔ آگے فرمایا کہ جہاد صرف اس صورت میں ہی فرض نہیں کہ خود تم مصیبت
میں ہو بلکہ دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان مظلوم ہیں انکی مدد کیلئے مسلمانوں پر جہاد فرض ہے ۔ فرمایا وہ مظلوم لوگ تو ہر وقت دعائیں کرتے ہیں اور مدد کیلئے تمہارے انتظار میں ہیں ۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں رہ جانے والے مسلمانوں کی یہ حالت تھی ۔
آگے فرمایا کافر بھی تو لڑائی کرتے ہیں اور اس کی تیاری بھی کرتے ہیں ۔ تم تو مومن ہو ایمان کیلئے کیوں نہیں ایسا کرتے ۔

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

تمہیں پہنچ جائے کوئی مصیبت وہ کہہ دیتا ہے احسان کیا اللہ نے مجھ پر جب میں ان کے ساتھ وہاں

شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ

موجود نہ تھا ۱ ۔ اور اگر پہنچے تمہیں کوئی فضل اللہ کی طرف سے (فتح) وہ کہہ دیتا ہے گویا کہ

تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ

تمہارے درمیان اور اسکے درمیان کوئی دوستی نہ تھی کاش میں بھی ہوتا ان کے ساتھ پس کامیاب ہو جاتا

فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ

بڑی کامیابی سے ۲ ۔ اور چاہیے کہ لڑیں اللہ کی راہ میں وہ لوگ جنہوں نے بیچ دی

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اپنی دنیا کی زندگی قیامت کے بدلے میں اور جو کوئی لڑے گا اللہ کی راہ میں

فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ

پس وہ مارا جائے یا غالب رہے ۳ ۔ ایسے آدمی کو ہم دیں گے اجر بہت بڑا (دونوں حالتوں میں) اور تمہیں کیا رکاوٹ ہے

لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

کہ تم نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اور ان کمزوروں کو چھڑانے میں جن میں کچھ مرد ہیں

وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں وہ جو کہہ رہے ہیں اے ہمارے رب! نکال ہم کو

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ

اسی بستی سے یہاں کے لوگ بڑے ظالم ہیں اور کر دے ہمارے لئے

لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ ؕ

اپنی طرف سے کوئی ساتھی (حمایتی) ۔ اور کر دے ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی مدد کرنے والا ۴ ۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وہ لوگ جو ایمان لائے وہ تو لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ جو کافر ہیں

۱: یہ تم لڑو میں تمہاری مدد کروں گا اور کافروں کو شکست ہوگی۔ آگے فرمایا کہ جہاد کیلئے دل سے ہر وقت تیار رہو اسلئے کہ جہاد اسی وقت ہوگا جب اس کا حکم آئیگا ۲: یہ آیت مخلص صحابہ کے بارے میں ہے کہ پہلے وہ جہاد کی تمنا کرتے تھے لیکن جب اچانک حکم آ گیا تو ظاہری اسباب کو دیکھا کہ کمزور ہیں تو کہا کہ کچھ طاقت مل جاتی اور تھوڑے عرصہ بعد حکم آتا تو بہتر تھا ۳: اسی التوا کی خواہش کے جواب میں دو باتیں ارشاد فرمائیں ایک تو یہ کہ جب تک اللہ تعالیٰ کسی کام کا حکم نہ دیں اسکو طلب نہ کریں اور جب حکم دیدیا جائے پھر بے خطر اس پر عمل کریں۔ آگے دوسری بات فرمائی کہ اگر موت کے خوف سے جہاد کے التوا کی خواہش کی ہے تو موت تو ضرور آئیگی

۴: جب موت آنی ہی ہے تو اس کو ایسے کام میں لگاؤ کہ کامیاب ہو جاؤ۔ آگے فرمایا کہ ایسی باتیں کرنا تو منافقوں کا شیوہ ہے اور ان کی یہ عادت بھی ہے ۵: حضور پر ایمان کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور وجہ تکلیف بھی آپ کو قرار دیتے ہیں

۶: یہ منافقوں کی دوسری نشانی ہے

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ

وہ لڑتے ہیں شیطان کی راہ میں پس اب لڑو تم شیطان کے ساتھیوں کے ساتھ

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ ع ۱۰ ۷

بے شک شیطان کی تدبیریں بڑی کمزور ہیں ۱ کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن سے کہا گیا

لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ

روکو تم اپنے ہاتھوں کو اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور جب لکھا گیا

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ

ان پر (اللہ کی راہ میں) لڑنا اسی وقت ایک گروہ ان میں سے ڈرنے لگا کافروں سے جیسے ڈرنا چاہئے

اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْ

اللہ سے یا اس سے بھی زیادہ ڈرنے لگا ۲ اور کہنے لگے اے ہمارے رب! تو نے کیوں فرض کر دیا ہم پر لڑنا کیوں

لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ

نہ مہلت دی تو نے ہمیں تھوڑی سی مدت کی آپ فرما دیجئے دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے اور قیامت

خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا

بہتر ہے اس آدمی کیلئے جو اللہ کی نافرمانی سے بچ گیا اور نہ ظلم کیا جائیگا تم پر دھاگے کے برابر بھی ۳ جہاں بھی تم ہو گے

يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ

تم کو پکڑ لے گی موت ۴ اگرچہ تم ہو پختہ پختہ برجوں میں (قلعوں میں) اور اگر ان کو پہنچتی ہے کوئی

حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

بہتری دنیا کی تو کہہ دیتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچے انہیں کوئی نقصان

يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ

وہ کہتے ہیں یہ آپ کی طرف سے ہے ۵ آپ فرما دیجئے یہ ساری باتیں اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں پس کیا ہوا

هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ

اس قوم کو ہرگز کوئی بات سوچنے کے قریب نہیں آتے ۶ جو پہنچی تجھے اے انسان!

ف۱:۔ فرمایا اے انسان! تو خود گڑبڑ کرتا ہے تو خدا رحمتیں روک دیتا ہے اس میں حضورؐ کا کیا دخل ہے۔ خطاب حضورؐ کو ہے مراد عام مسلمان ہیں ف۲:۔ حضورؐ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے کیونکہ آپؐ وہی فرماتے ہیں
جو اللہ کا حکم ہوتا ہے ف۳:۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو تسلی دی کہ اگر یہ آپکی تعلیمات کو قبول نہیں کرتے تو آپ پر کوئی اعتراض اور الزام نہیں آپ ان کے نگہبان اور محافظ نہیں ہیں ف۴:۔ یہ منافقوں کی ایک اور نشانی ہے کہ آپکے سامنے
اطاعت کا اعلان کرتے ہیں ف۵:۔ باہر جاکر آپکے احکامات سے فرار کے منصوبے بناتے ہیں حالانکہ حضورؐ کے حکم کے خلاف سوچنا بھی گناہ ہے ف۶:۔ فرمایا میں قیامت کے دن ان سے اس کا حساب لونگا آپ ان کی پرواہ ہی نہ کریں۔ آپ کیلئے اللہ کافی ہے
ف۷:۔ فرمایا یہ لوگ قرآن مجید میں غور وفکر کریں اس میں کوئی اختلاف نہیں لیکن یہ سوچتے نہیں اور بات کو پھیلا دیتے ہیں ف۸:۔ یہ بھی منافقوں کی نشانی ہے ف۹:۔ مخلص مسلمان تو اپنی ہر بات اور ہر حادثہ کو حضورؐ اور جلیل القدر صحابہؓ کی
خدمت میں پیش کرتے تھے تاکہ اس کا صحیح مطلب یا حل معلوم ہو جائے۔ آگے حضورؐ کو فرمایا کہ یہ باتیں آپ کو اس لئے بتا رہے ہیں تاکہ آپ ان سے محفوظ رہیں۔ آگے فرمایا کہ یہ آپؐ کا کام نہیں نکالتے مسلمانوں کو چاہیے کہ یہ رہیں

حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ

کوئی بھی بہتری سو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو پہنچا تجھے نقصان پس وہ تیری اپنی طرف سے ہے[۱] اور ہم نے بھیجا آپ کو

لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ

لوگوں کیلئے رسول بنا کر اور کافی ہے اللہ اس بات کی گواہی کیلئے جس کسی نے بات مان لی اللہ کے رسول کی

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ ؕ

پس بے شک اس نے بات مان لی اللہ کی[۲] اور جس کسی نے آپکی بات سے منہ موڑ لیا پس ہم نے نہیں بھیجا آپ کو ان پر نگہبان بنا کر[۳]

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ

اور زبان سے کہتے ہیں ہم نے بات مان لی[۴] اور جب نکلتے ہیں باہر آپ کے ہاں سے سوچنے لگ جاتا ہے ان میں سے ایک ٹولہ

مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ

خلاف اس بات کے جو آپنے فرمائی ہے[۵] اور اللہ لکھ رہا ہے جو وہ سوچ رہے ہیں پس آپ کنارہ کریں

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

ان سے اور بھروسہ رکھیں اللہ پر اور کافی ہے اللہ کام بنانے کیلئے[۶] کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے

الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا

قرآن کی تعلیم میں اگر یہ کلام ہوتا کسی اور کی طرف سے اللہ کے سوا وہ پاتے اس میں اختلاف

كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ

بہت زیادہ[۷] اور جب آپہنچے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خطرے کی یہ فوراً اڑا دیتے ہیں اسکو[۸]

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

اور اگر لوٹا دیتے اس بات کو رسول کی طرف یا اپنے امیروں کی طرف تو بے شک جان لیتے اس بات کو وہ

يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ

جو بات کی کھوج لگا سکتے ہیں ان میں سے[۹] اے مسلمانو! اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تم پر اور اسکی مہربانی تو تم پیروی کر جاتے

الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا

شیطانوں کی مگر تھوڑے سے رہ جاتے[۱۵] پس آپ لڑیں اللہ کی راہ میں (آپکو حکم دیا جاتا ہے) نہیں تکلیف دیجاتی آپکو

ف ۳ :۔ جہاد کی تیاری کا یہ فائدہ ہوگا کہ کافروں پر رعب پڑے گا اور ان کے حوصلے پست ہوں گے

ف ۱ :۔ خود بھی جہاد کریں اسلئے آپ اپنی جان کے مکلف ہیں اور مومنوں کو بھی تیار کریں ۔ ف ۳ :۔ فرمایا کہ جہاد کیلئے تلقین کرنا بھی کار ثواب ہے ف ۴ :۔ اسی طرح برائی کی تبلیغ کا گناہ بھی کرنیوالے پر ہوگا ۔ اس سے یہ بھی مراد ہے
کہ جہاد سے روکنے والوں کو بھی سزا ملے گی ف ۵ آگے نیکی کی سفارش کرنیوالوں کی اللہ تعالیٰ مثال بیان فرمارہے ہیں ف ۷ :۔ یہاں تحفہ سے مراد سلام کہنا ہے ۔ یعنی السلام علیکم اور بہتر جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے ۔
ف ۷ :۔ فرمایا اس عمل کو معمولی نہ سمجھو اس کا بھی ثواب ملے گا ۔ اس کا حساب رکھا جائیگا اور قیامت کے دن اجر ملیگا اسلئے قیامت پر بھی ایمان رکھو ف ۸ :۔ قیامت کی اطلاع اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں جس کی بات یقیناً سچی اور درست ہے
ف ۹ :۔ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نشانیاں اور انکی غلط کاریاں بیان فرمائیں ۔ چونکہ وہ ظاہری طور پر اسلام کا اقرار کرتے تھے اسلئے بعض صحابہ کرام ان سے متاثر ہو جاتے ۔ یہاں فرمایا تم سب ایسے لوگوں کے بارے میں ایک ہو جاؤ

نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ

مگر اپنی جان کی اور تیار رکھیں مومنوں کو (جہاد کیلئے) ف ۱ قریب ہے اللہ تعالیٰ روک دے خوف

كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً

کافروں کا اللہ کا رعب بہت زیادہ ہے اور اس کی پکڑ بھی بہت سخت ہے ف ۲ جو کوئی سفارش کرےگا سفارش

حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ

اچھی (شریعت کے مطابق) اس کو ملے گا حصہ اس سفارش کا ف ۳ اور جو کوئی سفارش کرے گا برائی کی اس پر پڑے گا

لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ

بوجھ اس برائی کا ف ۴ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر بڑا نگہبان ہے ف ۵ اور جب تحفہ دیا جائے تم کو

بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى

کوئی بھی تحفہ تم تحفہ دو اس سے بہتر یا اُسی کو لوٹا دو ف ۶ بے شک اللہ تعالیٰ

كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ النصف

ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے ف ۷ اللہ ہی معبود برحق ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اکٹھا کرے گا تم سب کو دن

الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ع ۱۱/۱۱ ۸

قیامت کے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے اور کس کی بات زیادہ سچی ہو سکتی ہے اللہ سے ف ۸

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ

پس تمہیں کیا ہوا منافقوں کے بارے میں تم دو ٹولے بن گئے ف ۹ حالانکہ اللہ نے ان کو ذلیل کر دیا ہے ف ۱۰ ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کر رہے ہیں

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ راہ پر لے آؤ ان لوگوں کو جن کو گمراہ چھوڑ دیا ہے اللہ نے اور جسکو گمراہ چھوڑ دے اللہ

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا

پس تو ہرگز نہ پائے گا اس کیلئے ہدایت کی راہ ف ۱۱ وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر بن جاؤ جیسے وہ کافر ہیں

فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا

پھر تم ہو جاؤ برابر پس تم نہ بناؤ ان میں سے اپنا کوئی ساتھی یہاں تک کہ گھر بار چھوڑ دیں

ف ۱۰ :۔ "رکس" کا معنے گندگی ہے کہ انہوں نے برے کام کئے ہیں اسلئے وہ
خدا کو برے لگتے ہیں ۔ آگے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ تعلقات رکھنے سے وہ دل
سے مسلمان ہو جائیں گے تو میرا فیصلہ سن لو کہ وہ ہدایت نہیں پا سکتے
ف ۱۱ :۔ آگے فرمایا وہ تو تم میں اسلئے گھسے ہوئے ہیں کہ تمہیں بھی اپنی طرح
بنا لیں اسلئے ان سے بچو اور قریبی تعلقات پیدا نہ کرو ۔

سا ۔ اگر وہ صحیح مخلص مسلمان ہیں تو وہ دین کیلئے گھر بار چھوڑیں ، مال اور جان قربان کریں سے۲ ۔ اگر یہ کام نہ کریں تو پھر وہ کافروں سے زیادہ خطرناک ہیں تم ان سے کافروں والا سلوک ہی کرو ۔ آگے دوبارہ تاکید فرمائی کہ
ان سے دوستی نہ لگاؤ سے۳ ۔ آگے ان کو قتل نہ کرنے کی دو صورتیں بیان فرمائیں سے۴ ۔ اگر یہ کسی ایسی قوم کے پاس پہنچ جائیں جن سے تمہارا معاہدہ ہے تو پھر انہیں کچھ نہ کہو سے۵ ۔ اگر وہ عزم جانبداری کا اعلان کردیں
تب بھی ان سے لڑائی نہ کریں لیکن مواخات اور تعلقات قائم کرنے پھر بھی ممنوع ہیں ۔ آگے فرمایا کہ بعض کچھ اور قسم کے بے دین بھی ملیں گے سے۶ ۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دونوں طرف تعلقات بنا کر رکھیں گے لیکن جب کبھی
ان کو موقع ملے گا بھی نقصان پہنچائیں گے سے۷ ۔ فرمایا اگر وہ دل سے صلح نہ کریں اور تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ سے باز نہ آئیں تو ان کے ظاہری کلمے کا کوئی اعتبار نہیں ۔ ان سے بھی کافروں والا سلوک کرو اور ان کو جہاں پاؤ قتل کرو
سے۸ ۔ آگے فرمایا قتل کوئی اچھی چیز نہیں ہے اگر تمہارا مقابل کوئی سچا مسلمان ہے تو مسلمان کا قتل حرام ہے ۔ البتہ اگر غلطی سے کوئی مسلمان مارا جائے تو اس کیلئے بھی احکامات ہیں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْھُمْ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ

اللہ کی راہ میں سے۱ پس اگر وہ منہ موڑیں پس تم ان کو پکڑو اور قتل کرو جہاں

وَجَدْتُّمُوْھُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا

پاؤ ان کو سے۲ اور نہ بناؤ ان میں سے کسی کو دوست اور نہ ہی مدد کرنے والا سے۳ مگر

الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰی قَوْمٍۭ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ اَوْ

وہ منافق جو پہنچ جائیں ایسے لوگوں کے پاس کہ تمہارے درمیان اور ان کے درمیان کوئی عہد ہو یا

جَآءُوْکُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا

آجائیں تمہارے پاس جب تنگ ہو چکے ہوں ان کے دل اس بات سے کہ وہ لڑیں تمہارے ساتھ یا لڑیں

قَوْمَھُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَسَلَّطَھُمْ عَلَیْکُمْ فَلَقٰتَلُوْکُمْ ۚ

اپنی قوم کے ساتھ سے۴ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ ان کو غالب کر دیتا تم پر اور وہ لڑتے تمہارے ساتھ

فَاِنِ اعْتَزَلُوْکُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْکُمُ السَّلَمَ ۙ

اگر وہ تم سے علیحدہ ہو جائیں اور نہ لڑیں تمہارے ساتھ اور بڑھا دیں تمہاری طرف اطاعت صلح کیلئے

فَمَا جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ عَلَیْھِمْ سَبِیْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ

پس نہیں بنائی اللہ نے تمہارے لئے ان پر کوئی راہ (دلیل) سے۵ پس تم پاؤ گے کچھ ایسے لوگوں کو

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْکُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَھُمْ ؕ کُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَی

جو یہ چاہتے ہوں گے کہ اعتبار میں رکھیں تم کو اور اعتبار میں رکھیں اپنی قوم کو بھی سے۶ لیکن جب کبھی لوٹایا جائیگا ان کو

الْفِتْنَةِ اُرْکِسُوْا فِیْھَا ۚ فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْکُمْ وَیُلْقُوْٓا اِلَیْکُمُ

کسی فساد کیلئے گر پڑیں گے اسی فساد میں پس اگر وہ تم کو نہ چھوڑیں اور تمہارے سامنے

السَّلَمَ وَیَکُفُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فَخُذُوْھُمْ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ

صلح نہ کریں اور ہاتھوں کو نہ روکیں (تمہیں مارنے سے) تو پکڑو ان کو اور مار ڈالو ان کو اور

١٢ ع ٩ ثَقِفْتُمُوْھُمْ ؕ وَاُولٰٓئِکُمْ جَعَلْنَا لَکُمْ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۹۱﴾ ع

قابو پاؤ ان پر سے۷ اور یہ وہ لوگ ہیں ہم نے دیا ہے تم کو ان پر ظاہر غلبہ (کھلی دلیل) سے۸

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا

اور مناسب نہیں ہے مومن کیلئے کہ قتل کرے کسی بھی ایماندار کو مگر غلطی سے اور جو کوئی قتل کر ڈالے کسی ایماندار کو (بلا ارادہ)

خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۗ

غلطی سے تو آزاد کردے ایک غلام کو جو ایمان والا ہو اور خون بہا ادا کرے مقتول کے وارثوں کو مگر اس وقت کہ وہ صدقہ کر دیں ف١

فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۗ وَاِنْ

اگر ہو وہ مقتول ایسی قوم سے جو تمہاری (دینی) دشمن ہو اور وہ مقتول ایمان والا ہو پس آزاد کردینا ایک غلام مسلمان ف٢ اور اگر ہو مقتول

كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ

ایسی قوم سے کہ تمہارے درمیان اور ان کے درمیان کوئی عہد تھا پس خون بہا دے ڈالو اس کے وارثوں کو (لیکن کافر ہو) اور

تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ

آزاد کردو ایک غلام مسلمان ف٣ اور جو کوئی نہ پائے غلام کو پس وہ روزے رکھے دو مہینوں کے لگاتار ف٤

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا

یہ آسانی ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے بڑی حکمت والا ہے اور جو کوئی قتل کر دیتا کسی مسلمان کو جان بوجھ کر

فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ

تو اس کی سزا دوزخ ہے ہمیشہ رہے گا اس دوزخ میں اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اللہ کی لعنت ہوگی اور تیار کر رکھا ہے

عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس کیلئے اللہ نے عذاب بہت بڑا ف٥ اے ایمان والو! جب تم سفر کرو اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے)

فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ

پس غور کر لیا کرو (تحقیق کر لے) اور مت کہو اس آدمی کو جو ڈالے تمہاری طرف سلام کہ تو مومن نہیں ہے ف٦ کیا تم چاہتے ہو

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ

سامان (فائدہ) دنیا کی زندگی کا پس اللہ کے ہاں بہت مال غنیمت ہے ف٧ اسی طرح تم بھی تھے

قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾

اس سے پہلے پس احسان کیا اللہ نے تم پر ف٨ پس اچھی طرح غور کر لیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے

ف١:- قتل خطا کی صورت میں قاتل ایک غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا ادا کیا جائے اگر وہ خون بہا معاف کر دیں تو جائز ہے ف٢:- اگر مقتول مسلمان کے وارث کافر ہیں تو صرف غلام آزاد کرے۔ دیت یعنی خون بہا کی رقم نہ دے اسلئے کہ وہ رقم وہ کافر وارث پھر اسلام کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں اس طرح کافروں کی مالی مدد ہو جائے گی ف٣:- اگر مقتول معاہد ہو تو پھر دیت بھی دے اور (مسلمان) غلام بھی آزاد کرے خواہ مقتول مسلمان ہو یا کافر

ف٤:- اگر غلام بھی نہ پائے یا رقم بھی تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے۔ اسی سے مراد قمری مہینے ہیں۔ درمیان میں اگر بیماری کی وجہ سے چھوڑے تو حرج نہیں اگر بلا عذر چھوڑے گا تو پھر نئے سرے سے لگاتار رکھنے پڑیں گے۔

ف٥:- اگر مقتول مسلمان ہے اور قتل عمد ہے تو اس کی یہ سزا ہے اور یہ اخروی ہے دنیا میں قصاص کا حکم ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر وارث معاف نہ کریں تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور بعض فرماتے ہیں کہ زیادہ عذاب ہوگا مگر کلمے کی برکت سے کبھی نہ کبھی وقت دوزخ سے نکل جائے گا۔ آگے فرمایا اسلئے تم بڑے محتاط رہو

ف٦:- اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ حضورؐ نے صحابہؓ کا ایک گروہ جہاد کیلئے بھیجا جس علاقہ میں صحابہ کرامؓ پہنچے وہاں سارے غیر مسلم تھے صرف ایک شخص مسلمان تھا اس نے ان کو سلام کہا۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے یہ سمجھا کہ یہ جان بچانے کیلئے اسلام کا اظہار کر رہا ہے۔ چنانچہ اسے قتل کر دیا۔ اس پر یہ حکم نازل ہوا۔ یہ ان کی اجتہادی غلطی تھی اسلئے ان سے حضورؐ نے قصاص یا کفارہ نہیں لیا۔ آگے سمجھایا کہ تم مال غنیمت کو ذہن میں نہ رکھو

ف٧:- اللہ تعالیٰ کے پاس سب خزانے ہیں وہ تمہیں اپنی طرف سے بہت دیدیگا

ف٨:- اب نفسیاتی طور پر سمجھایا کہ تم بھی تو پہلے حضورؐ کے مخالف تھے اب تم میں اقوال و اعمال کی پختگی آئی ہے اسلئے کسی نو مسلم پر شبہ نہ کرو بلکہ خوب تحقیق کے بعد قدم اٹھاؤ۔ یہاں دوبارہ غور کی دعوت دی اس سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ ہر سلام کہنے والے کو مسلمان نہ سمجھو تو اس پہلو سے بھی تحقیق ضروری ہے

۱:۔ پہلے جہاد کے احکام بیان فرمائے تھے اب جہاد کی ترغیب دی کہ امن میں تو جہاد فرض کفایہ ہے مگر جب کافر حملہ کردیں تو فرض عین ہو جاتا ہے اس موقع پر عورتیں، بوڑھے، بچے سب جہاد میں حصہ لیں ۔ فرمایا کہ
مجاہدین اور بلا عذر گھر بیٹھے رہنے والے اجر اور درجے میں برابر نہیں ہیں ۲:۔ یعنی معذوروں کو بھی اجر ملے گا لیکن مجاہدین کا اجر و ثواب ان کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے ۳:۔ چونکہ جہاد کیلئے ہجرت ضروری ہے
کافروں کے ملک پر حملے کیلئے بھی گھر چھوڑنا پڑتا ہے اور کافروں کے ملک میں رہنے والے مظلوم مسلمان کو بھی گھر چھوڑنا پڑتا ہے اسلئے اگلی آیات میں ان دونوں ہجرتوں کے احکام بیان فرمائے ۔
۴:۔ جو مسلمان کافروں کے ملک میں رہتے ہیں ان کی موت کے وقت فرشتے ان سے یہ سوال کرتے ہیں ۵:۔ وہ اعمال نہ کرسکنے کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم ہجرت کر جاتے اور اس ملک چلے جاتے جہاں
اپنے اعمال آزادی سے کرسکتے ۔ ۶:۔ آگے فرمایا کہ انتہائی مجبور مسلمان اس سزا سے بچ جائیں گے ۔ اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ ایسے مسلمانوں پر ہجرت لازم ہو جاتی ہے ۔ اگر نہ کرے گا تو مجرم ہوگا ۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ

نہیں برابر ہوتے وہ لوگ جو گھروں میں بیٹھے ہوں ایمان والوں میں سے جب کہ وہ نہ ہوں معذور بھی اور وہ لوگ جو جہاد کرنیوالے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ

ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے ۱ فضیلت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو جہاد کرنیوالے ہیں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے گھر بیٹھنے والے (معذوروں) پر ایک درجے کی اور سب کے ساتھ وعدہ کیا ہے اللہ نے

الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾

بہتری کا ۲ اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالوں کو بلا عذر بیٹھنے والوں پر بہت بڑے اجر کی ان کو

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

کئی درجے ملیں گے اللہ کی طرف سے اور گناہوں کی بخشش ہوگی اور اللہ کی رحمت ہوگی اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ ۱۳ ع ۵ ۱۰

مہربان ہے ۳ بے شک وہ لوگ جن کا روح نکالتے ہیں فرشتے (اس حال میں) کہ انہوں نے ظلم کیا ہوتا ہے

اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ

اپنے آپ پر ان سے فرشتے پوچھتے ہیں تم کس حال میں تھے ۴ وہ جواب میں کہتے ہیں ہم بڑے کمزور تھے (بے بس تھے)

فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

اس وطن میں ۵ فرشتے ان سے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے

فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

پس ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ۶

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ

مگر وہ بے بس مرد اور عورتیں اور بچے

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾

جن کے پاس کوئی ذریعہ نہیں وہاں سے نکلنے کا اور نہ وہ راہ پا سکتے ہیں نکلنے کی

سـ۱ :۔ ان کی مجبوری کی وجہ سے معافی ہو جائے گی - آگے ہجرت کے فوائد بیان فرمائے سـ۲ :۔ جو دین کی وجہ سے ہجرت کریگا وہ روزی کی فکر نہ کرے اللہ اسے رزق میں وسعت عطا کریں گے سـ۳ :۔ جو دوران ہجرت فوت ہوگیا
اسے بھی اجر ملے گا اور بخشش کی نعمت بھی ملے گی - مکہ مکرمہ سے ہجرت کے دوران کچھ مسلمان وفات پا گئے تھے تو کافروں نے مزاح کیا یہ اس کا بھی جواب ہے سـ۴ :۔ بخشش سے یہ بھی مراد ہے کہ جتنا عرصہ کافروں میں رہا اور ہجرت نہ کر سکا وہ بھی
معاف ہو جائیگا سـ۵ :۔ ہجرت کیلئے سفر ضروری ہے اور سفر میں مشقت ہوتی ہے اسلئے فرمایا نماز معاف نہیں ہے البتہ اُسے چھوٹا کردو۔ چار کے بجائے دو رکعت پڑھو تاکہ وقت تھوڑا لگے اور سہولت ہو - یہ قصر کی اجازت ہر سفر کیلئے ہے
سـ۶ :۔ اسی طرح اگر کافروں کے حملے کا خطرہ ہو پھر بھی قصر کی اجازت ہے۔ معافی نہیں - آگے دوران جنگ نماز با جماعت کا طریقہ بتایا گیا - اسے نماز خوف بھی کہتے ہیں سـ۷ :۔ یہاں مراد حضورؐ کی ذات اور سپہ سالار یا امیر مراد ہے

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

پس ہو سکتا ہے اللہ معاف کر دے ان کو اور اللہ

عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ

معاف کرنے والا بخشنے والا ہے سـ۱ اور جو کوئی نکلے گا اپنے وطن سے اللہ کی راہ میں وہ پائے گا

فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ

زمین میں بہت زیادہ فائدے کو اور بڑی وسعت کو (رزق میں) سـ۲ اور جو کوئی نکلے گا

مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

اپنے گھر سے ہجرت کرنے کیلئے اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف پھر اس کو پالے راستے میں

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

ہی موت تب بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمے لازم ہے سـ۳ اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ ع ١٤ ١١

مہربان ہے سـ۴ اور جب تم سفر کرو زمین میں پس تم پر نہیں

جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ

کوئی گناہ کہ چھوٹا کرو نماز کو کچھ سـ۵ اگر تمہیں خوف ہو کہ تمہیں فساد میں ڈال دیں گے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾

یہ کافر کیونکہ بے شک کافر لوگ تمہارے لئے کھلے دشمن ہیں سـ۶

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ

اور جب آپ موجود ہوں ان میں پس آپ کھڑی کریں ان کیلئے نماز سـ۷ پس کھڑا ہو جائے ایک گروہ

مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا

ان میں سے آپکے ساتھ (نماز کیلئے) اور چاہیے کہ وہ سنبھال رکھیں (لے لیں) اپنے ہتھیاروں کو پس جب یہ سجدہ کر چکیں تو چاہیے کہ یہ چلے جائیں

مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا

تمہارے پیچھے اور آجائے وہ دوسرا ٹولہ جس نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی پس وہ نماز پڑھیں

سے یہ نماز کے اندر بھی مسلح ہو اور زیادہ ہوشیار ہوں اسلئے کہ یہ تو ابھی جنگ کر کے آرہے ہیں ان کے حوذے تو دشمن کو زیادہ غصہ ہوگا سے۔ کافر تو یہ چاہتے ہیں کہ تم نہتے ہو سے۔ بوجہ مجبوری اسلحہ (ہتھیار) اتارنے کی اجازت ہے لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی چھوٹا ہتھیار جیسے چاقو، چھری وغیرہ ضرور پاس رکھو سے۔ ان کیلئے اس عذاب کا سبب تم ہوگے۔ آگے فرمایا یہ تو تھی صلوٰۃ خوف۔ اس کے بعد حالت امن میں بھی بھول نہ جانا سے۔ ہر حالت میں میرا ذکر کرنا اور اب نماز کو اس کے احکام کے مطابق وقت مقررہ پر ادا کرنا سے۔ فرمایا اگر دورانِ جنگ تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کافروں کو بھی تکلیفیں پہنچی ہیں وہ جو ہر حالت میں ناکام ہیں وہ تو سست نہیں ہوتے اور تم جو ہر حالت میں کامیاب ہو۔ مر گئے تو شہید بچ گئے تو غازی اور اجر کے مستحق۔ تم ہر وقت کافروں کے مقابلے کیلئے تیار رہو۔ پچھلی کافی آیات میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی شرارتیں، جہاد میں ان کا کردار اور سازشیں بیان فرمائیں اگلی آیات میں ان کی ایک ایسی شرارت کا ذکر فرمایا جو مسلمانوں کو رسوا کرنے کیلئے کی گئی اور بعض مخلص صحابہؓ ان کے دعوئے اسلام کی وجہ سے ان کے طرفدار بھی بن گئے۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک منافق نے چوری کی اور ایک یہودی کے ذمہ لگادی جبکہ کچھ علامات سے ظاہر ہوتا تھا کہ چوری اس منافق نے کی ہے۔ جب معاملہ حضورﷺ کے سامنے پیش ہوا تو کچھ صحابہؓ نے سادہ لوحی سے اس منافق کے حق میں بات کی۔ حضورﷺ نے وحی کا انتظار فرمایا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں احکامات نازل فرمائے۔

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِينَ

آپکے ساتھ ان کو چاہیے کہ وہ سنبھال رکھیں اپنے بچاؤ کے آلات کو اور اپنے ہتھیاروں کو لئے جاتے ہیں یہ

كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ

کافر کاش تم غافل ہو جاؤ اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے سامانِ جنگ سے تو وہ حملہ کردیں

عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ

تم پر (یکبارگی) ایک بار حملہ کرنا سے اور تم پر گناہ نہیں ہے اگر ہمیں پہنچے

أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَ

تکلیف بارش سے یا تم بیمار ہو (اس بات میں) کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار (نماز میں) اور

خُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿١٠٢﴾

سنبھالے رکھو اپنی بچاؤ کی چیزوں کو سے بے شک تیار کر رکھا ہے اللہ نے کافروں کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا سے

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَ

پس جب پوری کر چکو تم نماز تو پھر بھی ذکر کرو اللہ کا کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور

عَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ

اپنے پہلوؤں کے بل بھی سے پس جب تم (دشمن سے) امن میں ہو جاؤ تو قائم کرو نماز کو بے شک

الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا

نماز لازم ہے مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ سے اور سست نہ ہونا (ہمت

فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ

نہ ہارنا) کافروں کی تلاش میں اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو کافروں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے

كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ

جیسے تمہیں تکلیف پہنچتی ہے اور تمہیں تو امید ہے اللہ سے ثواب کی جو ان کو امید نہیں ہے سے اللہ تعالیٰ

۱۵ ع ۱۲ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ

سب کچھ جاننے والا بڑی حکمت والا ہے بے شک ہم نے اتاری آپکی طرف یہ کتاب سچا دین دے کر تاکہ آپ فیصلہ کریں

ـــ۱ :- چوری اس منافق نے کی ہے اسی کی حمایت نہیں ہونی چاہیے ـــ۲ :- جن مخلص صحابہؓ نے لاعلمی میں اس کی حمایت کی ان کیلئے آپ ﷺ سے معافی مانگیں ـــ۳ :- انہوں نے سوچا کہ یہ مجرم تو ہے اس کو بچاؤ۔ حالانکہ یہ حرکت تو اسلام
کو اور مسلمانوں کو بدنام کرنے والی ہے۔ اس طرح تو حضور ﷺ کی ذات اقدس پر حرف آتا۔ آگے صحابہ کرامؓ کو متنبہ فرمایا کہ ایسا کام نہ کیا کرو ـــ۴ :- ان منافقوں کی طرفداری نہ کرو۔ اللہ تو دونوں کے حال جانتے ہیں قیامت کے دن ان
منافقوں کی کون وکالت کرے گا۔ آگے فرمایا جس سے غلطی ہو جائے وہ توبہ کرے ـــ۵ :- توبہ سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف کردیں گے لیکن جو گناہ کرے گا اس کا وبال اسی پر پڑیگا ـــ۶ :- اصل مجرموں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں
آگے پھر اس منافق کی مذموم حرکت کی وضاحت فرمائی

بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ۙ

لوگوں میں اس بات کے مطابق جو سمجھا دے آپکو اللہ تعالیٰ اور آپ نہ ہوں خیانت کرنیوالوں کیلئے جھگڑا کرنیوالے ـــ۱

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ۚ وَلَا تُجَادِلْ

اور بخشش مانگیں ان کیلئے اللہ سے ـــ۲ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور آپ نہ جھگڑیں

عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ

ان لوگوں کی طرف سے جو خیانت کرتے ہیں اپنے آپ کی (دغا رکھتے ہیں اپنے دلوں میں) بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اس آدمی کو

كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ۚۙ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا

جو خیانتی ہو اور گناہ گار ہو بات چھپانی چاہتے ہیں لوگوں سے اور بات نہیں

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

چھپا سکتے اللہ سے اور وہ اللہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ سوچتے ہیں ایسی بات کو جو پسند نہیں کرتا

مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ

زبان سے کہنا ـــ۳ بے شک اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو گھیرے میں لینے والا ہے اے لوگو! تم وہ

هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ

لوگ ہو جو جھگڑتے ہو ان منافقوں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں پس کون بحث کرے گا اللہ کے ساتھ

اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾

اللہ کی طرف سے قیامت کے دن یا کون ہوگا ان کا ذمہ اٹھانے والا ـــ۴

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ

اور جو کوئی کرے گا کام گناہ کا یا زیادتی کرے اپنے آپ پر پھر بخشش مانگے اللہ سے پائے گا

اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى

اللہ کو بخشنے والا مہربان ـــ۵ اور جو کوئی کمائے گا کسی گناہ کو پس وہ کمائے گا

نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً

اپنے ہی خلاف اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑی حکمت والا ہے ـــ۶ اور جو کوئی کمائے گا چھوٹے گناہ کو

١: فرمایا اپنا جرم کسی اور کے ذمہ لگا دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ آگے حضورؐ سے فرمایا کہ اس میں بڑی حکمت ہے ہم نے آپ کو اصل حقیقت سے مطلع کر دیا ورنہ منافق کے حق میں فیصلہ کی صورت میں یہ منافقین ہی پروپیگنڈہ کرتے
٢: انہوں نے تو آپؐ کے سامنے غلط بیانی کر کے آپ سے غلط فیصلہ کرانے کی سازش تیار کی ہوئی تھی۔ ٣: آپ کی حفاظت تو خود اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے بلکہ سازشوں سے خود کو گمراہ کر رہے ہیں
٤: یہ علومِ نبوت ہیں ان کو بندہ خود نہیں جان سکتا۔ ٥: آگے فرمایا کہ آپؐ ان پر اعتماد بالکل نہ کریں یہ ہمیشہ دین کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ٦: یہ جو اجلاس کرتے ہیں تو بری باتیں ہی سوچتے ہیں
اچھی باتیں نہیں سوچتے۔ ٧: فرمایا ایسا اجلاس کرو یا خفیہ مشورہ کرو جو نیکیوں کے بارے میں ہو فساد کے لئے نہ ہو۔ ٨: جو لوگ اللہ کی رضا کیلئے نیکی کے کاموں کیلئے مشورے کریں گے منصوبے بنائیں گے انہیں بہت اجر ملے گا۔
آگے منافقوں کو فرمایا کہ امام الانبیاءؐ سے دوری کی وجہ سے جہنمی ہو جاؤ گے۔ پہلے ایک غلطی کرو گے پھر دوسری پھر تیسری۔ اسی طرح کرتے کرتے تم تباہ ہو جاؤ گے۔ ٩: یعنی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا پھر حضورؐ کی راہ سے ہٹ گیا۔ ہٹنے کا
مطلب کیا ہے؟ جس راستے پر امت کے جمہور مسلمان چل رہے ہیں اس کے علاوہ
اگر راستے پر چل پڑا۔ اس وجہ سے اس کی سزا کیا ہوگی؟
١٠: فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ دفع ہو جائے وہ جہنم میں ڈال دیا جائیگا

١٦ ع ٨ ١٣ أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا ﴿١١٢﴾

یا بڑے گناہ کو پس وہ ذمے لگا دے گا وہ گناہ کسی بے گناہ کے پس یہ اٹھائے گا ایک طوفان کو اور کھلے گناہ کو سلہ

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا آپ پر اور اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو یقینا ارادہ کر چکا تھا ایک گروہ ان میں سے

أَن يُضِلُّوكَ ۖ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن

کہ آپ کو بہکا دیں سلہ حالانکہ وہ نہیں بہکا رہے مگر اپنے آپ کو اور کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے آپ کا سلہ

شَىْءٍ ۚ وَأَنزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ

اور اتاری اللہ نے آپ پر کتاب اور دین کی باتیں (حدیث) اور سکھایا آپ کو

النصف مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿١١٣﴾

وہ سب کچھ جو آپ نہ جان سکتے سلہ اور فضل ہے اللہ کا آپ پر بہت بڑا سلہ

لَا خَيْرَ فِى كَثِيرٍ مِّن نَّجْوٰىهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ

بہتری نہیں ہوگی ان کی بہت سی خفیہ مجلسوں میں سلہ مگر وہ جو حکم دے صدقہ کا یا

مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذٰلِكَ

نیک کام کا یا (اصلاح) صلح کرنے کا لوگوں میں سلہ اور جو کوئی کرے گا یہ نیکی کے کام

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾ وَ

اللہ کی رضا چاہنے کے لئے تو ہم دیں گے اس کو اجر بہت بڑا سلہ

مَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ

جس نے دوری اختیار کر لی اللہ کے رسول سے اس کے بعد کہ راہ کھل چکی اس کے سامنے ہدایت کی اور

يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ

چلنے لگے اس راستے پر سلہ جو نہیں ہے راستہ ایمان والوں کا تو ہم اس کو پھیر دیں گے اسی طرف جس طرف وہ خود پھرا سلہ اس کو

١٧ ع ٣ ١٤ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ

ڈال دیں گے دوزخ کی آگ میں اور وہ دوزخ بہت برا ٹھکانہ ہے سلہ بیشک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس بات کو کہ شریک ٹھہرایا جائے

سا:- پہلی آیات میں نبوت و رسالت سے بغاوت کرنیوالے کا ذکر فرمایا یہاں اسی کے اگلے درجے کو بیان کیا کہ اسی طرح پھر وہ توحید کا بھی انکار کر دیتا ہے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ اور فرمایا شرک ایسا جرم ہے کہ جسے کسی صورت میں معاف نہیں کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات غیور ہے وہ اپنے ساتھ شریک ٹھیرانے والوں کو برداشت نہیں کرتا۔ شرک کے علاوہ گناہوں کو بعض تو یہ بھی بخش دیتا ہے سا۲:- فرمایا مشرک بہت زیادہ گمراہ ہو جاتا ہے اور اسی کی وجہ کیا ہے؟

سا۳:- یا تو اس سے یہ مراد ہے کہ جس طرح عورتیں کمزور ہوتی ہیں اسطرح عزیٰ اللہ جن کی یہ عبادت کرتے ہیں وہ کمزور ہیں عورتوں کی طرح ۔ یا اس سے مراد عورتیں ہی ہیں سا۴:- اس سے اشارہ اسی وقت کی طرف ہے جب شیطان کو مردود بنایا گیا اور اس نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی مہلت مانگی سا۵:- مشرک چارپایوں کے کان کاٹ کر نشانی بناتے تھے کہ یہ بتوں کے نام پر ہیں ۔ چونکہ کان اطاعت کی نشانی ہوتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے حلقہ بگوش۔

سا۶:- مرد عورت بننے کی کوشش کرینگے اور عورتیں مرد ۔
آگے فرمایا میرا حکم بھی سن لو کہ ایسے لوگوں سے کیا سلوک کرونگا
سا۷:- شیطان کی کیا طاقت ہے خدا کے مقابلے میں ۔ وہ تو صرف دھوکہ ہی دے سکتا ہے ۔ اور جو اس کے دھوکے میں آجاتے ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے
سا۸:- آگے ان کے مقابلے میں ایمان والوں کا اجر بیان فرمایا
سا۹:- عقیدہ بھی ٹھیک ہو عمل بھی ٹھیک ہوں تو کامیابی ہی کامیابی ہے

بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

کسی کو اللہ کے ساتھ اور بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے سوا جس کو بھی چاہے سا اور جس نے شریک ٹھیرایا اللہ کے ساتھ

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ

پس بیشک وہ گمراہ ہو گیا بڑی دوری کی گمراہی میں سا۲ یہ تو پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر

اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ

وقف النبی

عورتوں کو سا۳ اور یہ نہیں پکارتے مگر اس شیطان کو جو اللہ کی طرف سے دھتکیلا گیا ہے اس پر لعنت ہے اللہ کی

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وَّ

اور اس نے کہا ہے کہ میں لے لونگا تیرے بندوں سے ایک حصہ مقرر کیا ہوا سا۴ اور

لَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

میں گمراہ کرونگا انکو اور امیدیں دلاؤنگا ان کو جھوٹی اور میں حکم دونگا ان کو وہ کاٹتے رہینگے کان

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ

چارپایوں کے سا۵ اور میں ان کو حکم دونگا پھر یہ بدلتے رہینگے اللہ کی تخلیق کو (اپنی مرضی) سا۶ اور جو بنائے گا

الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾

شیطان کو اپنا ساتھی اللہ کو چھوڑ کر پس وہ پڑ جائے گا کھلے گھاٹے میں

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾

شیطان وعدے کرتا ہے انکے ساتھ اور جھوٹی خواہشیں دلاتا ہے انکو اور جو وعدہ کرتا ہے انکے ساتھ شیطان وہ دھوکہ ہی ہوتا ہے سا۷

اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾

ان لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ نہ پائیں گے دوزخ سے خلاصی سا۸

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کو داخل کر دینگے ایسے باغوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ

بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں سا۹ اللہ کا وعدہ

سر۱:- آگے فرمایا کہ نتیجہ خواہشات پر نہیں عمل کے مطابق ہوتا ہے ۔ سر۲:- بعض علماء نے یہاں سوء سے مراد شرک بھی لیا ہے ۔ سر۳:- برے کام کرنے والے یا مشرک کیلئے اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہیں ہوسکتا ۔ اسکے ساتھ ہی آگے
نیکیوں کا اجر بیان فرمادیا سر۴:- یہاں بھی فرمایا نیک کاموں کے ساتھ ایمان یعنی عقیدہ ٹھیک ہونا بھی ضروری ہے سر۵:- "نقیر" کھجور کی گٹھلی کے درمیان معمولی سے گڑھے کو کہتے ہیں ۔ آگے فرمایا نیک اعمال کا نمونہ کیا ہے؟
سر۶:- "محسن" کا مطلب ہے نیکی کو دل سے کرنیوالا اور اسکی مثال حضرت ابراہیمؑ کی پوری زندگی کی قربانیاں ہیں سر۷:- اس سے یہ بھی اشارہ ہے کہ یہودی، عیسائی، عرب کے کافر سب ابراہیمؑ کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو
حضورؐ بھی تو ان کی اولاد میں اور ان کا لایا ہوا دین بھی حضرت ابراہیمؑ والا دین ہے ۔ انہیں چاہیئے کہ اسے مان لیں سر۸:- اس سے ایک تو یہ بتایا گیا کہ مسلمانوں کیلئے بھی انکی زندگی نمونہ ہے اکو کس درجہ کی اللہ تعالیٰ
کی اطاعت سے اللہ اپنا خلیل بنالیتے ہیں دوسرا حضرت ابراہیمؑ کا اتنا عظیم مقام بھی بتایا گیا کہ وہ اللہ کے خالص دوست ہیں جو انسانیت کا اونچا درجہ ہے ۔ سر۹:- ساتھ ہی اپنی قدرت کو بیان فرمادیا کہ کسی کو دوست بنانا
میری مجبوری یا ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ اس بندے کیلئے اعزاز ہے ۔

سر۱۵:- پچھلی آیات میں مرد اور عورت دونوں کو جزائے اعمال میں برابر کا شریک
فرمایا ۔ اگلی آیات میں بعض ان حقوق کی تشریح اور وضاحت فرمائی جن کا تعلق
ازدواجی زندگی یا خاص عورتوں سے ہے اور یہ حقوق اسلام سے پہلے عورتوں
کو حاصل نہ تھے ۔ خاص طور پر یتیم لڑکیوں کے لئے بہت پریشانی تھی
سر۱۱:- تم چاہتے ہو کہ یتیم کا چونکہ کوئی سہارا نہیں اسلئے اس کو بغیر مہر کے یا معمولی
مہر کے عوض اپنے نکاح میں لے آؤ چونکہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے ۔

حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا (١٢٢) لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ
ہوکر رہے گا اور کس کی بات زیادہ سچی ہوسکتی ہے اللہ سے سر۱ مفید نہ ہوگا تمہاری خواہشوں پر

وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا
اور نہ ہی کتاب والوں کی خواہش پر (بلکہ) جو کوئی کرے گا برے کام سر۲ ان کو سزا دی جائیگی اسکی اور نہ

يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (١٢٣) وَمَنْ يَّعْمَلْ
پائے گا اپنے لئے خدا کے مقابلے میں کسی کو دوست اور نہ ہی کسی کو مدد کرنیوالا سر۳ اور جو کوئی کام کرے گا

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ
نیکی کے خواہ وہ مرد ہو یا عورت (اس حال میں) کہ وہ ایمان والا ہو سر۴ پس یہ لوگ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا (١٢٤) وَمَنْ اَحْسَنُ
داخل ہوں گے جنت میں اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ذرہ بھی سر۵ اور اس سے اچھا کس کا

دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ
دین ہے جس نے تابع کردیا اپنی ذات کو اللہ کیلئے (اس حال میں کہ) دل سے اتباع کرنیوالا ہو سر۶ اور چلا وہ ملت

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (١٢٥) وَلِلّٰهِ مَا فِي
ابراہیمؑ کی جو سب سے جدا تھے سر۷ اور بنایا اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا (خالص) دوست سر۸ اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو

18 ع 11 15 السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا (١٢٦) ع
آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سر۹ اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے سر۱۵

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ
اور پوچھتے ہیں جناب سے عورتوں کے بارے میں آپ فرمادیجئے اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ان کے بارے میں

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا
اور وہ باتیں جو پڑھی جاچکی ہیں تم پر اسی کتاب میں ان یتیم عورتوں کے بارے میں جن کو تم نہیں

تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
دیتے وہ حق مہر جو ان کے لئے لکھا گیا ہے اور تم یہ چاہتے ہو کہ ان کو اپنے نکاح میں لاؤ سر۱۱

سلہ: فرمایا تم یتیم لڑکوں اور عورتوں سے انصاف کرو۔ عورت کا معاشرے میں بہت بڑا حصہ ہے سے۔ تم ان کے ساتھ جتنی بھی نیکی کرسکتے ہو کرو سے۔ آگے فرمایا اگر گھر میں کوئی انتشار ہو جائے تو اس کا علاج کیا ہے؟

سکہ: بیویوں کو بھی سمجھایا گیا کہ اگر خاوند ناراض ہو تو اس کو راضی کرو سے۔ دونوں اپنے ذاتی فائدوں کو چھوڑ دو مثلاً اگر مہر کی کمی زیادتی کا مسئلہ ہے تو باہمی مشورے سے اس کو طے کر لو۔ آگے مردوں کو سمجھایا کہ تم وہ کردار ادا کرو جو مردوں کا ہے

یعنی تم اپنے مفاد کی قربانی دیدو یہ تمہاری نیکی ہوگی جو ضائع نہیں ہوگی سے۔ اللہ کو تمہاری نیکی کا علم ہے۔ آگے دوسرا مسئلہ بیان فرمایا زیادہ بیویوں کی صورت میں سے۔ دو بیویوں کی صورت میں انصاف بہت ضروری ہے اور یہ معاملہ بڑی نازک بھی ہے

سے: دل کے میلان کی بات الگ ہے اگر سامنے انصاف کرو گے تو دل کا زیادہ میلان اللہ معاف کر دیں گے سے۔ اگر بوجہ مجبوری طلاق اور جدائی ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ دونوں کا کوئی نہ کوئی سبب کر دیں گے بشرطیکہ انصاف کیا ہوا ہو

سلہ: اللہ تعالیٰ حکیم ہیں وہ جانتے ہیں کس چیز میں بہتری ہے اسلئے معاملہ اس کے سپرد کر دو کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اگلی آیت میں قدرت بیان کردی

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى

(اور وہ جو حکم دیا گیا ہے) کمزور بچوں کے بارے میں (اور تم پر لکھا گیا ہے) کہ تم کھڑے ہو جاؤ یتیموں کیلئے

بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾

ساتھ انصاف کے سلہ اور جو کوئی بھی تم نیکی کرو گے سکہ پس اللہ اس کو جاننے والا ہے سلہ

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا

اور اگر کوئی بیوی خطرہ محسوس کرے اپنے خاوند سے بے رخی کا یا منہ موڑنے کا پس نہیں

جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ

کوئی گناہ ان میں کہ صلح کرلیں آپس میں کسی بھی طریقہ پر کوئی بھی صلح سکہ اور صلح ہر حال میں بہتر ہے

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ

اور پیش کردیا گیا ہے ہر دل میں لالچ کو اور اے مردو اگر تم نیکی کرو گے سکہ اور اللہ سے ڈرتے رہو گے پس

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا

اللہ کو تمہارے کاموں کی پوری خبر ہے سکہ اور اگر تمہاری طاقت نہیں ہے کہ تم انصاف کرسکو ایک سے

بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

زیادہ بیویوں میں اگرچہ تمہاری کتنی بھی حرص ہو پس نہ جھکو تم ایک طرف پوری طرح جھکنا تاکہ چھوڑ دو ایک عورت کو

كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

جیسا وہ لٹکی ہوئی ہے سے اگر تم اصلاح کرتے رہو گے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو گے پس بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ

مہربان ہے سے اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو بے نیاز کردیگا اللہ دونوں کو اپنی گنجائش سے سے

اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اللہ بڑی گنجائش والا بڑی حکمت والا ہے سلہ اور اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ

اور بے شک ہم نے پکا حکم دیا ہے ان لوگوں کو جو دیئے گئے کتاب تم سے پہلے اور تم کو بھی یہ کہتے ہیں

ف۱ ۔ فرمایا یہ احکام صرف تمہارے لئے نہیں پہلی امتوں کیلئے بھی تھے کہ ہر معاملے میں مجھ سے ڈرو اور میری رضا و ناراضگی کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہر کام کرو تو معاملہ ٹھیک ہو جائیگا ۔ آگے فرمایا فائدہ تمہارا اپنا ہے میری نافرمانی کرکے تم میرا
کچھ نہیں بگاڑ سکتے اسلئے کہ کائنات کی ہر چیز کا میں مالک ہوں ف۲ ۔ میں ہر چیز سے بے نیاز ہوں ف۳ ۔ پھر اپنی قدرت کو بیان فرما کر توجہ دلائی مجھے اپنا کارساز سمجھو تو کام بن جائیگا ۔ ورنہ تمہاری جگہ اور فرمانبردار مخلوق لے آؤں گا
ف۴ ۔ جیسے مکہ والوں کے بجائے مدینہ والے مسلمان ہوگئے ۔ اسی طرح سلسلہ چلتا رہے گا ۔ دین قیامت تک رہے گا ۔ تابعداری میں فائدہ تمہارا اپنا ہے ۔ آگے فرمایا کہ صرف دنیا ہی نہ طلب کرو مجھ سے دونوں جہانوں کی بہتری مانگو میں قادر ہوں
ف۵ ۔ آگے فرمایا صرف مانگنے ہی میں نہیں عمل بھی ٹھیک کرو اسلئے کہ میں تیرے اقوال و افعال کو دیکھ رہا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کروں گا ف۶ ۔ آگے فرمایا کہ میری تابعداری میں میرے حکموں کے مقابلے میں رشتہ داری تعلق اور خواہشات
کو رکاوٹ نہ بننے دو ف۷ ۔ تم ایمان والے ہو اپنے اعمال سے اسلام کی حقانیت کی گواہی دو ۔ ہر معاملے میں انصاف کرو ف۸ ۔ خواہ اس سے خود تمہیں یا تمہارے عزیز و اقرباء کو نقصان ہی کیوں نہ ہو ۔ اللہ کے حکم کو ترجیح دو

ف۹ ۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفع نقصان کو بہتر جانتے ہیں ۔ لہٰذا حکم ماننے میں ہے
ف۱۰ ۔ تمہارا عمل تمہارے قول کے مطابق ہونا چاہیے اگر عمل قول کے مخالف ہو تو دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو بالکل الٹ یا تھوڑی سی گنجائش اپنے مفاد کیلئے نکالی گئی
فرمایا میں سب چیزوں سے باخبر ہوں یہ ہر وقت ذہن میں رکھو ۔
علماء فرماتے ہیں کہ یہ حکم خاص طور پر شہادت دینے کے بارے میں ہے جب کوئی متنازعہ معاملہ یا مقدمہ ہو

أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

کہ ڈرتے رہو اللہ سے ^۱ اور اگر تم نافرمانی کرو گے پس بے شک اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ

الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

جو زمین میں ہے اور اللہ بے نیاز ہے ^۲ تمام تعریفوں کے ساتھ موصوف ہے اور اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ

اور جو زمین میں ہے اور کافی ہے اللہ کام بنانے کیلئے ^۳ اگر وہ چاہے بھیج لے جائے (مٹادے)

أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ

اے لوگو! اور لے آئے دوسرے آدمیوں کو ^۴ اور اللہ اس پر

قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ

پورا قادر ہے ۔ جو کوئی چاہتا ہے صرف دنیا کی بہتری (تو وہ غلطی پر ہے) پس اللہ کے ہاں

ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾

بہتری ہے دنیا کی بھی اور قیامت کی بھی ^۵ اور اللہ تعالیٰ (باتوں کو) سننے والا ہے (عملوں کو) دیکھنے والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والو! ہو جاؤ کھڑے ہونے والے ساتھ انصاف کے گواہی دینے والے اللہ کیلئے ^۶

وَلَوْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا

اگرچہ وہ بات تمہاری جانوں کے خلاف ہو یا تمہارے ماں باپ کیخلاف ہو یا تمہارے رشتہ داروں کیخلاف ہو ^۷ اگر وہ مالدار ہوں

أَوْ فَقِيرًا فَاللّٰهُ أَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى أَنْ تَعْدِلُوا ۚ

یا محتاج ہوں ہر حال اللہ زیادہ قریب ہے ان کا ^۸ تم سے زیادہ ^۹ پس پیروی نہ کرو اپنے دل کی خواہشوں کی اس بات کہ تم انصاف کرو

وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾

اگر تم پھیل گئے یا تم نے منہ موڑ لیا پس بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے پورا باخبر ہے ^۱۰

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ

اے ایمان والو! یقین رکھو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر بھی جو اتاری

سـ۱ :- ایمان والوں کو فرمایا ایمان لاؤ یعنی یقین رکھو ۔ سـ۲ :- جو ان چیزوں کو مانتا ہے وہ تو بڑا گمراہ ہے یہاں وہ ساری چیزیں بیان فرمائی ہیں جن کا ایک مسلمان ایمانِ مفصل میں نام لیتا ہے سـ۳ :- فرمایا جو ایمان کے بعد بیچ میں ڈانواں ڈول
رہتا ہے وہ پھر کبھی ہدایت پر نہیں آسکتا اور ایسے منافقوں کیلئے سخت سزا ہے ۔ سـ۴ :- آگے فرمایا یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ سـ۵ :- یہ کافروں سے تعلقات قائم کرتے ہیں تاکہ انہیں عزت ملے حالانکہ اصل عزت دینے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں
سـ۶ :- فرمایا ہم نے تو پہلے سے اپنی حکم دیا ہوا ہے کہ ایسی جگہ نہ بیٹھو جہاں اللہ کے احکامات کا انکار ہو ان کے ساتھ مزاح کیا جائے ورنہ میرے نزدیک تم بھی اُن لوگوں جیسے شمار ہوگے اور پھر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا ۔ آگے فرمادیا جہنم میں اکٹھے ہوں گے
سـ۷ :- منافق ظاہری طور پر کلمہ پڑھنے کے باوجود جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے ۔ آگے ان منافقوں کی نشانی بیان فرمائی کہ وہ انتظار کرتے رہتے ہیں حالات کا ۔ فتح مسلمانوں کو ہو جائے تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ تھے بصورتِ دیگر
کافروں کو اپنا احسان جتاتے ہیں

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ

اللہ نے اپنے رسول پر اور اس کتاب پر بھی جو اللہ نے اتاری اس سے پہلے سـ۱ اور جو کوئی کفر کرے گا اللہ کے ساتھ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ

اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور آخری دن کے ساتھ پس وہ گمراہ ہو جائیگا دور کی

بَعِيْدًا ۝۱۳۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ

گمراہی میں سـ۲ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر بن گئے پھر ایمان لائے پھر کافر بن گئے پھر

ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝۱۳۷

بڑھتے گئے کفر میں ان کو اللہ بخشنے والا نہیں ہے اور نہ لانے والا ہے ان کو راہِ راست پر سـ۳

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝۱۳۸ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

آپ خوشخبری دیں ایسے منافقوں کو کہ ان کیلئے عذاب ہے دردناک سـ۴ وہ لوگ جو بنا لیتے ہیں

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

کافروں کو اپنا ساتھی مومنوں کو چھوڑ کر کیا یہ چاہتے ہیں ان کے پاس

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝۱۳۹ؕ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ

عزت بے شک عزت ساری کی ساری اللہ کیلئے ہے سـ۵ اور بیشک اللہ نے نازل کیا تم پر یہ حکم اپنی اس کتاب میں

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا

کہ جب تم سنو اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے یا ٹھٹھا کیا جا رہا ہے ان کے ساتھ پس مت بیٹھو

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ

ایسے لوگوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ غور کریں کسی اور بات میں (مشغول ہوں) ورنہ تم ہو جاؤ گے ان جیسے سـ۶

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۝۱۴۰ۙ

بے شک اللہ تعالیٰ اکٹھا کر دے گا منافقوں کو اور کافروں کو دوزخ میں سب کو سـ۷

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ

وہ لوگ جو انتظار کرتے رہتے ہیں تمہارا اگر ملے تمہیں فتح اللہ کی طرف سے کہہ دیتے ہیں کیا

سا بہ کافروں سے کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے اندر شامل ہو کر ان کو تمہارے مقابلے سے روکتے تھے اسی طرح تمہارا تعاون کیا ہے تب تمہیں فتح ہوئی ہے ۲۔ فرمایا ان منافقوں کا اگر یہ خیال ہے کہ اس طرح کافر غالب ہو جائیں گے تو وہ یاد رکھیں یہ کبھی
بھی نہیں ہوگا۔ وقتی طور پر اگر اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے یا کسی اور حکمت کی وجہ سے مسلمانوں کو پریشانی ہوئی بھی تو وہ دور ہو جائے گی۔ آگے منافقوں کی اور نشانیاں بتائی گئیں ۳۔ وہ خدا کا کیا بگاڑ لیں گے خود کو دوزخی بنا رہے ہیں
۴۔ وہ یا تو نماز پڑھتے ہی نہیں۔ اگر پڑھنی پڑ جائے تو سستی و کاہلی کرکے یا دکھاوے کیلئے پڑھ لیتے ہیں۔ ان کا مقصد رضائے خدا یا دین نہیں ہوتا ۵۔ یہ موقع پرست ہیں ۶۔ کافر کو بھی ہدایت مل جاتی ہے لیکن منافق کو توفیق نہیں ملتی۔
۷۔ مسلمانوں کو سمجھایا کہ تم منافقوں کی طرح کافروں سے تعلقات قائم نہ کرو ۸۔ تمہارے اس کام سے اللہ خفا ہو جائے گا۔ یہ کام تو منافقوں کا ہے اور منافقوں کا انجام کیا ہوگا؟ ۹۔ یہ چونکہ گہری سازشیں کرتے ہیں اسلئے جہنم کے سب سے
گہرے اور نچلے درجے میں ہونگے۔ آگے فرمایا کہ توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہے۔ اگر توبہ کر لیں اور عملی طور پر بھی نیک ہو جائیں تو مومنوں میں شمار ہو جائیں گے

نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ

ہم نہ تھے تمہارے ساتھ اور اگر ہو جائے کافروں کے لئے کوئی حصہ کافروں سے کہتے ہیں کیا ہم نے حفاظت نہ کی تھی

عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ

تم پر اپنی اور نہیں بچایا تھا تم کو ایمان والوں کے حملوں سے ۱ پس اللہ فیصلہ کر دے گا تم میں دن

٢٠ ع ٧ ١٧ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾

قیامت کے اور ہرگز نہ کرے گا اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے مسلمانوں پر (ہمیشہ رہنے کا) غلبہ ۲

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا

بے شک منافق لوگ دھوکہ دینا چاہتے ہیں اللہ کو حالانکہ وہ اللہ دھوکے کی سزا دے رہا ہے ان کو ۳ اور جب وہ کھڑے ہوتے ہیں

اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ

نماز کے لئے وہ کھڑے ہوتے ہیں سستی کے ساتھ (نماز پڑھتے ہیں صرف) لوگوں کو دکھاوے کیلئے اور نہیں یاد کرتے

اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ڰ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ

اللہ کو مگر بہت تھوڑا ۴ یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں ان دونوں چیزوں کے درمیان نہ ان کی طرف ہیں اور نہ

اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓاَيُّهَا

ان کی طرف ہیں ۵ اور جس کو گمراہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ تو نہ پائے گا اس کیلئے ہدایت کی راہ ۶ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ

ایمان والو! نہ بناؤ کافروں کو اپنا ساتھی

الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾

ایمان والوں کو چھوڑ کر ۷ کیا تم یہ چاہتے ہو بنا دو اللہ کے لئے اپنے اوپر دلیل کھلی ہوئی ۸

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ

بے شک منافق ہوں گے سب سے نچلے درجے میں دوزخ کی آگ سے ۹ اور تو نہ پائے گا

لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ

ان کیلئے کسی کو مددگار مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر ڈالی اور نیک بن گئے اور دلیل پکڑی اپنے آپ کیلئے اللہ کے دین سے

سا - اگر خلوص دل سے ایمان لے آئیں گے تو یہ بھی اسی اجر کے مستحق ہونگے جو خالص مسلمانوں کو ملنے والا ہے - آگے فرمایا کہ تم میرے بندے ہو میں خواہ مخواہ کسی کو عذاب نہیں دیتا ہوں ۳ - اگر تم ایمان لاؤ پھر اس کا شکر ادا کرو یعنی
احکامات بھی مانو تو میں بھی پھر قدر کرنے والا ہوں

وَاَخۡلَصُوۡا دِيۡنَهُمۡ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ؕ وَسَوۡفَ

اور خالص حکم بردار ہوئے اللہ کے پس یہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہیں اور

يُؤۡتِ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفۡعَلُ اللّٰهُ

دے گا اللہ ایمان والوں کو اجر بہت بڑا ۱ کیا کرے گا اللہ

بِعَذَابِكُمۡ اِنۡ شَكَرۡتُمۡ وَاٰمَنۡتُمۡ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيۡمًا ﴿۱۴۷﴾

تمہیں عذاب دے کر اگر تم اللہ کی بات مانو اور ایمان لے آؤ ۲ اور اللہ بڑا قدر دان ہے سب کچھ جاننے والا ہے

١: پچھلی آیت میں فرمایا کہ منافق اگر توبہ کر لیں اور اچھے عمل کریں تو وہ مخلص مسلمانوں میں شمار ہونگے۔ چونکہ اس صورت میں سابقہ حرکتوں کی وجہ سے پہلے مسلمانوں کے دلوں میں کچھ نہ کچھ کدورت اور نفرت باقی رہ جاتی ہے۔ شاید اس لئے یہاں فرمایا کہ کسی بری بات کا کھول کر بیان کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے ٢: صرف مظلوم کو اپنی داد رسی کیلئے آواز بلند کرنے کی اجازت ہے ٣: فرمایا مظلوم کی دعا اللہ فوراً سن لیتا ہے۔ آگے فرمایا جہاں ظلم نہ ہو معمولی بات ہو تو معاف کر دیا کرو ٤: یہاں ظالم کو بھی اشارتاً سمجھایا کہ تمہاری کتنی بڑی بڑی غلطیاں میں معاف کر دیتا ہوں اگر کسی سے کوئی تھوڑی بہت غلطی ہو جائے تو تم بھی معاف کر دیا کرو۔ آگے فرمایا بری یہ بات ہے تو وہ دانستہ جو میرے رسول پر ایمان لائے گا اور جو ایسا نہ کرے گا وہ بیچ فرار کے راستے اختیار کرتے ہیں ٥: اس سے ایک مراد تو یہودی ہیں اور عیسائی ہیں جو خدا کو مانتے ہیں اپنے رسولوں پر ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن حضور پر ایمان نہیں لاتے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی مراد ہیں جو قرآن کو مانتے ہیں اور حدیث کا انکار کرتے ہیں ٥: فرمایا ایمان کیلئے سب رسولوں کو ماننا ضروری ہے اسی طرح قرآن کے ساتھ حدیث کو ماننا ضروری ہے ورنہ وہ پکے کافر ہیں۔ آگے ایمان کی تشریح فرما دی ہے ٦: اللہ پر اور اسکے تمام رسولوں پر ایمان لازم ہے اور پھر ایسے لوگوں کو کیا اجر ملے گا

٧: اگر عقیدہ ٹھیک ہے عمل کمزوری ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بخش دیں گے

آگے اہل کتاب کی ایمان نہ لانے کیلئے بہانہ بازی بیان فرمائی

٨: انہوں نے مطالبہ کیا کہ آسمان سے لکھی ہوئی کتاب نازل ہو جیسے موسیٰ پر ہوئی۔

٩: اس کا جواب فرمایا کہ یہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیں۔ اتنی بڑی گستاخی کی تھی۔ اگر آپ سے ایسے سوال کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ یہ سبق حاصل نہیں کرتے کہ اس وقت کیسا عذاب نازل ہوا تھا

الجزء ٦

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ

نہیں پسند کرتا اللہ زور سے کہنا کسی بری بات کا ١ مگر اسی آدمی کے لئے جس پر

ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ

ظلم کیا جائے ٢ اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے ٣ اگر تم ظاہر کرو تم نیکی کا کوئی بھی کام یا پوشیدہ رکھو تم اسکو

اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

یا درگذر کرو تم کسی کی برائی سے پس بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنیوالا ہے اور قدرت اختیار والا ہے ٤ بے شک وہ لوگ

يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ

جو کفر کرتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ جدائی ڈالیں اللہ کے درمیان

وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ

اور اس کے رسولوں کے درمیان اور وہ یہ کہتے ہیں ہم کچھ تو مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے اور وہ یہ چاہتے ہیں

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ

کہ وہ بنا لیں اس کے درمیان ایک راستہ ٥ یہ لوگ پکے کافر ہیں

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کیلئے ذلیل عذاب ٥ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور اسکے سارے رسولوں پر

وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ

اور جدا نہیں کیا کسی ایک کو بھی ان میں سے ٦ یہی وہ لوگ ہیں جن کو دے گا ان کا رب اجر ان کے

ع ٢١ — وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ

اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ٧ جناب سے درخواست کرتے ہیں یہ کتاب والے کہ آپ اتار لائیں

عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ

ان پر لکھی ہوئی بات آسمان سے ٨ بے شک یہ مانگ چکے ہیں اپنے نبی موسیٰ سے اس سے بھی بڑی بات

فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

یوں کہا ہمیں تو دکھا ہم کو اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے پس پکڑ لیا ان کو ایک جھٹکے نے ان کے ظلم کی وجہ سے ٩ پھر

١: پھر انہوں نے توبہ کی تو عذاب اٹھا لیا گیا۔ ۲: ان کی ان حرکتوں سے موسیٰؑ کا کچھ نہیں بگڑا وہ غالب ہوئے اسی طرح آپ کا بھی کچھ نہیں بگڑے گا آپ بھی غالب ہوں گے ۳: یہ سارے واقعات بیان ہو چکے ہیں جن کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ یہاں دو
میثاق ارشاد فرمایا یہود طور پر کیا ہوا وعدہ کہ ہم موسیٰؑ کی نافرمانی نہ کریں گے اور دوسرا انبیاءؑ سے لیا ہوا وعدہ کہ ہم خاتم النبیینؐ پر ایمان لائیں گے جس کا مطلب ان نبیوں کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کیلئے ضروری ہے یعنی یہودی اور عیسائی
۴: ان کی مزید شرارتیں اور حماقتیں بیان فرمائیں اور نتیجہ بتایا کہ اس وجہ سے ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے وہ ہمیشہ کیلئے نور ہدایت سے محروم رہیں گے ۵: انہوں نے کہا تھا کہ نعوذ باللہ عیسیٰؑ گناہ کی پیداوار ہیں اور ان کو قتل کرنے پر تل گئے تھے
۶: فرمایا یہ ان کا غلط دعویٰ ہے۔ عیسیٰؑ قتل نہیں ہوئے بلکہ ایک دوسرے آدمی کو انہوں نے پھانسی پر لٹکا دیا تھا جو عیسیٰؑ کے کمرے سے لگا تھا کیونکہ اس کی شکل ان کی طرح تھی۔ عیسیٰؑ کو رات کو ہی آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا جس کو آگے مزید وضاحت سے ارشاد فرمایا

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
بنا لیا انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود اس کے بعد کہ آ پہنچیں ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں پس درگذر کیا ہم نے
ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ
اس بات سے ١ اور دیا ہم نے موسیٰ کو ایک غلبہ جو بالکل ظاہر تھا ٢ اور بلند کیا ہم نے ان کے سروں پر
الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا
طور پہاڑ کو ان کے عہد (کے توڑنے) کی وجہ سے اور ہم نے ان کو حکم دیا کہ داخل ہو جاؤ اس شہر کے دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے اور ہم نے کہا
لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾
ان سے حد سے نہ بڑھو ہفتے کے دن کے بارے میں اور ہم نے لیا ان سے وعدہ بہت پختہ ٣
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ
پس ان کے توڑ دینے کی وجہ سے اپنے عہد کو اور انکے کفر کرنے کی وجہ سے اللہ کے حکموں کیساتھ اور انکے مار ڈالنے کی وجہ سے اللہ کے نبیوں کو
بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ
بغیر کسی جرم کے اور انکے یوں کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے (بات یہ نہیں) بلکہ مہر لگا دی اللہ نے انکے دلوں پر ان کے کفر کی وجہ سے
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا
پس یہ لوگ بہت تھوڑا ایمان لاتے ہیں ٤ اور ان کے کفر کی وجہ سے اور ان کے کہنے کی وجہ سے حضرت مریم پر بہتان
عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ
بہت بڑا ٥ اور ان کے یوں کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے قتل کیا ہے مسیح کو جن کا نام عیسیٰ ہے اور مریم کا بیٹا ہے اور رسول تھا خدا کا
اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اللہ کا حالانکہ یہودی نہ قتل کر سکے مسیح کو اور نہ سولی چڑھا سکے مسیح کو لیکن ان کو شبہے میں دوسرا آدمی ڈالا گیا ٦ بے شک وہ لوگ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
جو اختلاف کرتے ہیں اسمیں بے شک وہ شک میں ہیں اس سے۔ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں سوا اپنے
الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
گمانوں کے ٧ اور نہیں قتل کر سکے یہودی مسیح کو بالکل یقین کیساتھ بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف ٨ اور اللہ تعالیٰ غالب ہے

٧: جو لوگ رفع عیسیٰؑ کا انکار کرتے ہیں انکے پاس کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ
صرف اپنے عقل سے ناپتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور غیب کے منکر ہیں
٨: تین دفعہ تین مختلف کلمات سے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کی موت کی تردید فرمائی

سا ۔ یہاں فرمایا کہ عیسیٰؑ پر موت آئیگی لیکن اس وقت جب آپ قرب قیامت میں زمین پر نازل ہونگے اور یہ سب اہل کتاب جو اس وقت موجود ہونگے ان پر ایمان لے آئیں گے سا۲ ۔ قیامت کے دن یہودیوں کے خلاف یہ شہادت ہوگی کہ وہ ان کے قتل پر تیار ہو گئے تھے

اور عیسائیوں کے خلاف یہ کہ انہوں نے اپنی طرف سے عیسیٰؑ کو خدا، خدا کا بیٹا، خدا کا حصہ قرار دیدیا تھا ۔ آگے پھر یہودیوں کیلئے دردناک عذاب کی وجوہات بیان فرمائیں سا۳ ۔ سود اور رشوت وغیرہ کی وجہ سے اپنی دنیا میں یہ سزا دی گئی کہ کئی

حلال چیزیں ان پر حرام کردی گئیں اور آخرت میں دردناک عذاب ملے گا سا۴ ۔ آگے فرمایا ان میں سے جو اچھے لوگ ہیں ایمان لے آئے ہیں انہیں اجر بھی زیادہ دیا گیا سا۵ ۔ وہ پہلے نبیوں کی کتابوں پر بھی ایمان لائے آپؐ کی کتاب کو بھی مانا عمل بھی اچھے کئے

تو اجر بھی بڑا ملے گا ۔ اس سے مراد دگنا اجر و ثواب ہے ۔ سا۶ ۔ چونکہ اسلام میں سارے نبیوں اور ان کی کتابوں پر ایمان ضروری ہے جیسا اس آیت میں بھی فرمایا اسلئے آگے اکثر انبیاء کا اجمالی تذکرہ فرمایا کہ جس طرح ان پر وحی نازل کی آپؐ پر بھی کی

سا۷ ۔ وحی کا معنے ہے دل میں بات ڈالنا ۔ انبیاءؑ کا ذکر کرکے اشارہ فرمایا کہ آپؐ کی وحی کامل ہے جبکہ وہ اپنے اپنے علاقے اور قوموں کے لئے نبی تھے اور اسی زمانے کیلئے تھے آپؐ اب قیامت تک کیلئے اور پوری دنیا کے انسانوں کے لئے آخری نبی ہیں

حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ

بڑی حکمت والا ہے اور یہ کتاب والا ضرور ایمان لائیگا (اس مسیح پر) اس کی موت سے پہلے سا

وَيَوْمَ الْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا

اور قیامت کے دن حضرت مسیحؑ ان کے خلاف گواہی دیں گے سا۲ پس ظلم کی وجہ سے ان یہودیوں کے

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَٰتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ

ہم نے حرام کردیں ان پر وہ پاکیزہ چیزیں جو ان کیلئے پہلے حلال تھیں اور ان کے روکنے کی وجہ سے اللہ کے دین سے

كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾ وَأَخْذِهِمُ الرِّبَوٰا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَٰلَ النَّاسِ

بہت زیادہ اور ان کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ ان کو منع کیا گیا تھا سود لینے سے اور اس وجہ سے کہ وہ کھاتے تھے مال لوگوں کے

بِالْبَٰطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَّٰكِنِ

غلط طریقے سے سا۳ اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کیلئے ان میں سے عذاب دردناک سا۴ لیکن

الرَّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ

وہ لوگ جو پختہ ہیں علم میں ان میں سے اور ایمان والے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس ساری ہدایت پر جو اتاری گئی آپکی طرف

وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَوٰةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ وَ

اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی آپ سے پہلے اور قائم کرنے والے ہیں نماز کے اور دینے والے ہیں زکوٰۃ کو اور

ع ۲۲ ۱۰ ۲ الْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْءَاخِرِ أُولَٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾

ایمان رکھنے والے اللہ پر اور قیامت پر سا۵ ایسے لوگوں کو ہم دینگے اجر بہت بڑا سا۶

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ

بے شک ہم نے وحی کی آپکی طرف جیسی وحی کرچکے ہیں نوحؑ کی طرف اور سب نبیوں کی طرف جو نوحؑ

بَعْدِهِۦ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ

کے بعد گذرے ہیں سا۷ اور وحی کی ہم نے ابراہیمؑ کی طرف اور اسماعیلؑ کی طرف اور اسحٰقؑ کی طرف اور یعقوبؑ کی طرف

وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ ۚ

اور ان کی اولاد کی طرف اور عیسیٰؑ کی طرف اور ایوبؑ کی طرف اور یونسؑ کی طرف اور ہارونؑ کی طرف اور سلیمانؑ کی طرف

ف۱: موسیٰ کی خاص شان بیان فرمائی کہ ان کے ساتھ خود میں نے بات کی ۔ مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ سب انبیاء پر بلا حد تعداد ایمان لائے اور جن جن انبیاء کے نام قرآن مجید میں ہیں ان کے ناموں کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے ۔ آگے فرمایا ان نبیوں کو بھیجنے کی حکمت
ف۲: نبی نہ آتے تو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پسند اور ناپسند کام کس طرح معلوم ہو سکتے ۔ اس طرح سزا پاتے تو لوگ عذر کر سکتے کہ ہمیں علم نہ تھا ف۳: حضورؐ کو فرمایا آپ کی سچائی کی گواہی میں اور میرے فرشتے دیتے ہیں ۔ اس کے باوجود جو ایمان نہیں لاتے تو؟
ف۴: جو لوگ آپ پر خود بھی ایمان نہیں لاتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں ہیں اور ان کا ایمان لانا اب مشکل ہے ف۵: انہوں نے خود پر ظلم کیا ہے اب یہ ہدایت سے بھی محروم رہیں گے اور ابدی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے ۔ اتنی عظیم
اور طویل سزا دینا اللہ کے لئے آسان ہے ۔ ف۶: قرآن چونکہ کتاب دعوت ہے پھر سب کو دعوت دی کہ اسلام دین لے کر آنے والے آخری رسول پر ایمان لے آؤ ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے ۔ آگے فرمایا کہ تمہارے کفر سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا وہ کائنات
کی ہر چیز کا مالک ہے ۔ وہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ

اور ہم نے دی داؤدؑ کو زبور کتاب ۔ اور کچھ رسول ایسے ہیں جن کا ہم نے بیان کیا آپ پر اس سے

قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى

پہلے اور کچھ رسول ایسے بھی ہیں جن کا حال ہم نے بیان نہیں کیا آپ پر ۔ اور کلام کی اللہ نے موسیٰؑ کے ساتھ

تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ

خاص طریقے پر کلام کرنا ف۱ یہ وہ رسول ہیں جو خوشخبری دینے والے ہیں (اپنے ماننے والوں کو) اور ڈرانے والے ہیں (نہ ماننے والوں کو) تاکہ نہ رہے لوگوں کا

عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾

اللہ پر کوئی اعتراض رسولوں کے آنے کے بعد ف۲ اور اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے (اس بات کے سچ ہونے کی) جو اتاری آپ کی طرف اور جو اتاری ہے اللہ نے اپنے علم کے ساتھ اور فرشتے بھی

يَشْهَدُوْنَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

گواہی دیتے ہیں (اس کے سچ ہونے کی) اور کافی ہے اللہ اس گواہی کے لئے ف۳ ۔ بے شک وہ لوگ جو منکر ہوئے

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ

اور روکا (لوگوں کو) اللہ کے دین سے وہ گمراہ ہو گئے بڑی دور کی گمراہی میں ف۴

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور اپنے آپ پر ظلم کیا اللہ ان کو بخشنے والا نہیں ہے اور نہ ہی ان کو چلانے والا ہے

طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ

کسی راستے پر سوائے دوزخ کے راستے کے رہیں گے اس میں ہمیشہ اور یہ بات

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ

اللہ پر آسان ہے ف۵ اے لوگو! آ پہنچا تمہارے پاس آخری رسول اسلام دین لے کر

مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ

تمہارے رب کی طرف سے پس ایمان لے آؤ ۔ اپنے بھلے کیلئے ف۶ اور اگر تم منکر ہو جاؤ گے بس بیشک اللہ ہی کا ہے

سا:- آگے اہل کتاب کو خصوصی خطاب فرمایا کہ تم اپنی کتابوں میں موجود صحیح باتوں کو مانو اور ان میں کمی بیشی نہ کرو سا:- وہ حق باتیں یہ ہیں کہ عیسیٰؑ اللہ کے رسول ہیں مریمؑ کے بیٹے ہیں اللہ کے حکم سے بلا باپ پیدا ہوئے۔ نہ تو تم عقیدت میں ان کا مرتبہ بڑھاؤ
اور نہ مخالفت میں گھٹاؤ اور توہین کرو۔ اللہ کی روح قرار دے کر سمجھایا کہ اس میں حادثیت کا دخل نہیں۔ اسی لئے وہ آسمان پر بھی اٹھائے گئے جیسے پہلے گزر چکا ہے۔ آگے حکم دیا کہ اللہ کو اور اس کے رسولوں کو مانو۔ اللہ ایک ہے باقی اس کے رسول ہیں وہ خدا نہیں۔
سا:- یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ، عیسیٰؑ اور مریمؑ تین خدا ہیں سا:- اللہ کو اولاد کی ضرورت نہیں یہ اسکے کردہ تو زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔ وہ کسی اور کی مدد کا محتاج نہیں بلکہ سب کے کام بنانے کیلئے وہ اکیلا کافی ہے
سا:- آگے فرمایا کہ جس عیسیٰؑ کو تم خدا بناتے ہو وہ تو خود اپنی عبدیت کا اقرار کرتے ہیں سا:- حضرت عیسیٰؑ نے ماں کی گود میں اپنی عبدیت کا اعلان کیا اور فرشتے بھی جن کو بعض کافر خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں وہ بھی خدا کے اتنے قریبی ہونے کے باوجود عبادت کا
اقرار کرتے ہیں۔ اس لئے فرمایا وہ تو بری الذمہ ہیں جواب نہیں دینا پڑے گا سا:- البتہ جو خود خدائی کا دعویٰ کرے گا اسے ہی قیامت میں جواب دینا پڑے گا۔ آگے ایمان والوں اور منکرین و متکبرین کا الگ الگ نتیجہ بیان فرمادیا

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾

وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے سا

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

اے کتاب والو! حد سے نہ بڑھو اپنے دین میں اور مت کہو اللہ پر

اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ

مگر وہی بات جو صحیح ہو سوائے اسکے کوئی بات نہیں ہے کہ وہ مسیح جسکا نام عیسیٰ ہے مریم کا بیٹا ہے اللہ کا رسول ہے اور

كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ڗ

اسکے حکم سے پیدا ہوا ہے ڈالا اللہ نے اس کلمے کو مریم کی طرف اور روح ہے اللہ کی طرف سے سا پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اسکے رسولوں

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ

اور مت کہو کہ معبود تین ہیں سا رک جاؤ تین کہنے سے یہ تمہارا بھلا ہے بے شک اللہ ایک ہی معبود ہے

وقف لازم

سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

اللہ پاک ہے اس بات سے کہ اس کی اولاد ہو سا اسی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو

ع ٢٣ / ٩ / ٣

الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ

زمین میں ہے اور کافی ہے اللہ ہی کام بنانے کیلئے سا ہرگز انکار نہ کرے گا مسیح (اور نہ برا منائے گا) اس بات سے

يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ

کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ (ہی انکار کرینگے) وہ فرشتے جو اللہ کے بڑے قریب ہیں سا اور جو کوئی انکار کرے گا

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا

اللہ کی عبادت سے اور اپنے آپکو بڑا بنائے گا پس جمع کرے گا ان سب کو اللہ اپنے پاس سا پس

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے تو ان کو پورے پورے دے گا (اللہ) اجر ان کے اور

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا

بڑھا کر دے گا اپنے فضل سے اور وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں انکار کیا اور اپنے آپ کو بڑا بنایا

ف۱ :۔ انکار کا سبب غرور ہوتا ہے جب کوئی بندہ حکم نہیں مانتا تو وہ خود کو بڑا سمجھ رہا ہوتا ہے فرمایا ان کیلئے دردناک عذاب ہے ف۲ :۔ آگے پھر دعوت دی گئی ہے ف۳ :۔ برہان سے مراد حضور اکرم ﷺ ہیں اور نور مبین سے قرآن مجید جو کبھی نہ بجھے گا اس پر چلو
ف۴ :۔ ایمان لا کر اللہ تعالیٰ سے متعلق ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ اُسے صراط مستقیم پر چلا دیں گے اور اس پر چل کر بندہ دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کرے گا۔ آگے اس نور مبین کی رہنمائی کی ایک مثال بیان فرمائی کہ اسکی روشنی میں انسان اپنے سارے
مسائل حل کر سکتا ہے ف۵ :۔ "کلالہ" سے مراد لاولد ہے جس کی نہ اولاد ہو نہ بوقتِ وفات والدین زندہ ہوں۔ اس کی وراثت کی تقسیم کی بعض صورتیں بیان فرمائیں ف۶ :۔ ایک سگی بہن وارث ہے تو اسے آدھا مال ملے گا اگر ایک سگا بھائی وارث ہے کلالہ عورت
کا تو اُسے سارا مال مل جائیگا۔ ف۷ :۔ دو بہنیں ہیں تو ان کو دو تہائی ملے گا ف۸ :۔ اگر بھائی، بہنیں، رشتہ دار وارث ہیں تو پھر اس نسبت سے ملیگا ف۹ :۔ فرمایا میں تو بیان کر رہا ہوں اس پر عمل کرو تاکہ تم گڑبڑ کر کے گمراہ نہ ہو جاؤ۔

ف۱۵ :۔ اس سورۃ کی ابتدا میں بھی وراثت کے اور یتیموں کے حقوق بیان ہوئے اور اختتام بھی اسی طرح کے حکم پر ہوا اور یاد دہانی کرادی گئی

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

پس ان کو عذاب دے گا عذاب دردناک ف۱ اور وہ نہ پائیں گے اپنے لئے اللہ کے مقابلے میں

اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ

کسی کو دوست اور نہ کسی کو مدد کرنے والا ف۲ اے لوگو! آ پہنچا تمہارے پاس کھلا ہادی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

تمہارے رب کی طرف سے اور اتارا ہم نے تمہاری طرف ایسا نور جو بیان کرنیوالا ہے ف۳ پس وہ لوگ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ

جو ایمان لائے اللہ پر اور اپنے آپکو متعلق کر دیا اللہ کے پس داخل کر دے گا ان کو اللہ اپنی رحمت میں

مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾

اور اپنے فضل میں اور رہنمائی کرے گا ان کی اپنی طرف آنیوالے سیدھے راستے کی ف۴

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

یہ جناب سے حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کلالہ کے بارے میں ف۵ اگر کوئی مرد مر جائے اس حال میں

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ

کہ نہ ہو اسکی کوئی اولاد اور اس کی صرف ایک بہن ہو حقیقی اس بہن کو آدھا مال ملے گا اس مال میں سے جو چھوڑا مرنیوالے نے اور یہ بھائی وارث

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا

ہو جائیگا بہن کے سارے مال کا اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو ف۶ اگر وہ بہنیں دو ہوں تو ان بہنوں کو ملے گا دو تہائی مال اس مال میں سے جو

تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

مرنیوالے نے چھوڑا ہو ف۷ اور اگر کسی مرنیوالے کے وارث بھائی اور بہنیں ہوں پس مرد کو ملے گا مثل حصے

ع ۲۴ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

دو عورتوں کے ف۸ کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے تاکہ تم گمراہ نہ ہو ف۹ اور اللہ ہر چیز کو پورا جاننے والا ہے ف۱۵

٥ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا ۱۱۲

سورۃ مائدہ مدنی ہے اور اس کی ۱۲۰ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں

سا۔ سورۃ المائدہ مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضورؐ پر۔ "مائدہ" کا معنی دستر خوان ہے جس پر کھانا لگا ہوا ہو۔ اس سورۃ میں حضرت عیسیٰؑ کی دعا کا ذکر ہے جس میں بنی اسرائیل کیلئے مائدہ نازل کرنے کا مطالبہ ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام المائدہ رکھا گیا
اسی طرح چونکہ اس سورۃ میں ان چیزوں کا ذکر ہے جن کا کھانا حلال ہے اور جن کا حرام۔ تو اس طرح یہ مسلمانوں کیلئے ایک قسم کا دستر خوان ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اس سورۃ کا نام عالم ملکوت میں "منقذہ" ہے یعنی عذاب سے محفوظ رکھنے والی۔ سورۃ النساء کی آخری
آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کے احکام تم پر کھول کھول کر اسلئے بیان کر دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ تو معلوم ہوا کہ دین صرف نماز روزے کا نام نہیں بلکہ نظام حیات ہے۔ اب اس سورۃ میں دین کے باقی احکام یعنی حلال و حرام کو بیان فرمایا جو کھانے پینے
سے متعلق ہیں۔ اسی طرح پہلی سورۃ میں اہل کتاب کی بری عادتوں میں سے ایک یہ بیان فرمائی کہ وہ عہد و پیمان پورا نہیں کرتے۔ یہاں ایمان والوں کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم نے ایمان لاتے ہوئے اللہ سے جو عہد و پیمان کئے ہیں وہ پورے کرو
سا۲۔ بندوں کے ساتھ کئے گئے وعدے بھی پورے کرو اگر خلاف شریعت نہیں ہیں اور میرے ساتھ کئے ہوئے وعدے بھی پورے کرو۔ اور کس طرح؟ جو چیزیں میں نے حلال کی ہیں ان کو حلال سمجھو اور جو حرام کی ہیں ان کو حرام سمجھو۔ ورنہ وعدہ خلافی ہو جائے گی

سا۳۔ گھاس چرنے والے جانور۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کی حلال خوراک وہ بنائی ہے جس میں
ظلم، زیادتی، شہوت، بے حیائی نہیں اسلئے کہ خوراک سے خون بنتا ہے خون سے دل اور
دماغ کو قوت ملتی ہے اس سے پھر عادات اور جذبات بنتے ہیں۔ خنزیر بے حیا،
کتا بلی، شیر وغیرہ خونخوار ہیں اسلئے وہ حرام ہیں اور زمین پر منہ مار کر چرنے والے مسکین حلال
سا۴۔ حرام کی پھر دو قسمیں ہیں عارضی طور پر حرام اور قطعی حرام۔ یہاں احرام کی حالت
میں عارضی حرمت کو بیان فرمایا کہ اس حالت میں خشکی کا شکار حرام ہے۔ فرمایا ان
احکامات میں کسی کو اعتراض کی اجازت نہیں۔ آگے حج کے کچھ مسائل بیان فرمائے۔
سا۵۔ فرمایا جس چیز پر میرا نام لگ جائے اس سے پھر چھیڑ چھاڑ نہ کرو۔ نہ جانوروں
اور نہ حاجیوں سے۔ آگے فرمایا جب احرام کھول دو تو پھر شکار کی اجازت ہے
سا۶۔ اب اگر حکومت تمہاری ہو گئی ہے تو ان سے بدلہ نہ لو جو پہلے تمہیں روکتے تھے
سا۷۔ نیکی کے کام میں باہمی مدد کرو لیکن برائی کے کام میں نہیں اسلئے کہ گناہ کے کام میں
مدد کرنے والا بھی گنہگار ہوگا۔ آگے فرمایا ہر کام میں خدا کی ناراضگی سے بچو۔ ورنہ؟
سا۸۔ عقاب کا معنی پاؤں کی ایڑی ہے اور اس سے مراد وہ عذاب ہے جو جلدی
یعنی دنیا ہی میں مجرم کو دیا جائیگا۔ آگے حرام چیزوں کی تفصیل بیان فرمادی
سا۹۔ جو چیز غیر اللہ کے نام پر خاص کر دی جائے یا ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سا۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۬ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو! پورا کرو اپنے وعدوں کو سا۲ حلال کر دیئے گئے تمہارے لئے چارپائے

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

چرنے والے سا۳ مگر وہ جو ابھی پڑھے جانیوالے ہیں تم پر تم حلال نہ سمجھو شکار کو اس حال میں کہ تم نے احرام باندھا ہو بے شک اللہ

يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ① يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا

حکم دیتا ہے جو چاہتا ہے سا۴ اے ایمان والو! (بے ادبی کرو) نہ حلال سمجھو اللہ کے نام پر لگی ہوئی چیزوں کو اور نہ

الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْىَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

حلال سمجھو عزت والے مہینے کو اور نہ قربانی کے بڑے جانور کو اور نہ چھوٹے جانور کو اور چھیڑ چھاڑ نہ کرو ان لوگوں کے ساتھ جو ارادہ کر رہے ہیں اس عزت والے گھر کا

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ

اور ڈھونڈتے ہیں فضل اپنے رب سے اور رضامندی اپنے رب کی سا۵ اور جب تم احرام کھولو پھر شکار کر سکتے ہو

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ

اور نہ مجرم بنائے تم کو دشمنی کافر قوم کی اسلئے کہ انہوں نے روکا تھا تم کو عزت والی مسجد سے (یہ بات نہ کرو) کہ ان پر

تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ

زیادتی کرو سا۶ بلکہ ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی پر اور پرہیزگاری پر اور مدد نہ کرو کسی گناہ کے کام پر

وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ②

اور نہ زیادتی پر سا۷ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سخت مار دینے والا ہے سا۸

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ

حرام کر دیا گیا تم پر وہ جانور جو دم گھٹ کر مر جائے اور بہنے والا خون اور گوشت خنزیر کا اور وہ جس پر نام لیا جائے کسی غیر کا

اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَاۤ

اللہ کے بغیر سا۹ اور وہ جانور جس کا گلا گھونٹا جائے اور جو چوٹ سے مر جائے اور جو اونچی جگہ سے گرنے سے مر جائے اور جو سینگ مارنے سے مر جائے اور جسے

وقف لازم — الربع

سا :۔ یہ پانچ ان حلال جانوروں کی ہیں جن کی موت شرعی طریقہ پر واقع نہ ہو یعنی ذبح نہیں کیے گئے۔ ساتھ ہی فرمادیا کہ اگر مرنے سے پہلے ذبح کرلیا تو حلال ہے سا۲ :۔ اگر ذبح تو صحیح کیا لیکن بتوں کے تھانوں پر ان کے نام پر کیا تو بھی حرام اور اگر گوشت زیادہ تھوڑا
تیروں کے استعمال سے لاٹری کی طرز پر کیا تو بھی حرام ہے۔ آجکل جو لاٹری وغیرہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی حرام ہے۔ سا۳ :۔ فرمایا اب کافر مکمل طور پر مایوس ہو جائیں گے اور وہ آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے اسلئے کہ دین کی تکمیل کا اعلان ہو رہا ہے اب ان
کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی اسلئے آپ ان کی پرواہ نہ کریں سا۴ :۔ آج تمہارا دین کامل کر دیا اور اس کا نام بھی اسلام رکھ دیا ہے۔ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی اور میدان عرفات میں۔ اسے سورۃ توبہ میں حج الاکبر فرمایا گیا ہے۔ یہ آیت
ختم نبوت کی دلیل ہے کہ جب دین مکمل ہو گیا ہے تو اب کسی نئے نبی کی کیا ضرورت ہے۔ سا۵ :۔ فرمایا محرمات تو بیان ہو گئے ہیں اگر کوئی حالت اضطرار میں ہو تو زندگی بچانے کیلئے ان کو بقدر ضرورت کھا سکتا ہے۔ ساتھ ہی فرمادیا کہ مجبوری کے عمل کو میں جانتا ہوں
اپنی رحمت سے بخش دوں گا۔ اگر نیت بخیر ہو تو تذبذب میں مبتلا نہ ہو۔
جب محرمات کا اعلان ہوا ہے تو صحابہؓ نے پوچھا کہ حلال کیا کیا چیز ہے آگے اس
کا جواب ہے۔ چند اصول بتادئیے اور کچھ تفصیل بھی بتادی۔
سا۶ :۔ طیبات یعنی ستھری چیزیں۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ جو جو پاک ستھری چیزیں کھاتا ہے
سا۷ :۔ شکاری جانور کا شکار جس کو تم نے سکھایا ہوا ہے اور اس کی نشانی کیا ہے؟
سا۸ :۔ شکار پکڑ کے وہ خود نہ کھائے۔ غیر تربیت یافتہ جانور کا شکار حلال نہیں
سا۹ :۔ ایسا شکاری جانور چھوڑتے وقت بھی بسم اللہ اللہ اکبر کہنا ضروری ہے اور اگر
زندہ پکڑ لائے تو ذبح کرتے وقت تو کہنا ہی ہے۔ آگے فرمایا اگر حرام کھایا
تو اللہ کا ڈر دل سے نکل جائے گا۔ نیکی کی توفیق ختم ہو جائے گی۔
سا۱۰ :۔ اس طعام سے مراد ذبیحہ ہے۔ اہل کتاب اگر اللہ کا نام لے کر ذبح کریں
تو اسکا کھانا مسلمانوں کیلئے جائز ہے۔ آگے فرمایا اسی طرح ان سے نکاح بھی جائز ہے
سا۱۱ :۔ کنواری یا بیوہ یا مطلقہ اہل کتاب سے مسلمان مرد کا نکاح ہو سکتا ہے مگر مسلمان
عورت سے اہل کتاب مرد کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسلام غلبہ چاہتا ہے مغلوبیت نہیں۔

اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا

کھا جائے کوئی درندہ مگر وہ جو تم نے ذبح کر لیا ہوا[1] اور حرام ہے وہ جانور جو ذبح کیا جائے تھانوں پر اور وہ جو تم تقسیم کرو

بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ

تیروں کے ساتھ[2] یہ ساری باتیں اللہ کی نافرمانی کی ہیں آج کے دن ناامید ہو گئے کافر تمہارے دین سے

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ

پس مت ڈرو ان سے اور مجھ سے ہی ڈرو[3] آج کے دن میں نے کامل کر دیا تمہارے لئے تمہارے دین کو اور پورا کر دیا

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ

تم پر اپنی نعمت کو اور پسند کر دیا تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے[4] پس جو کوئی مجبور ہو جائے

مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ③ يَسْئَلُوْنَكَ

سخت بھوک میں اس حال میں کہ نہ ہو ارتکاب کرنے والا کسی گناہ کا (تو اس حال میں کھا لے) بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے[5] یہ آپ سے پوچھتے ہیں

مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

کون سی چیزیں حلال ہیں ان کیلئے آپ فرما دیجئے حلال کر دی گئیں تمہارے لئے ستھری چیزیں[6] اور وہ جو تم سکھاتے ہو شکاری جانوروں کو

مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ

چھوڑنے والے شکار پر تم ان کو سکھاتے ہو ان باتوں سے جو سکھائی تم کو اللہ نے[7] پس تم کھاؤ اس چیز کو جو وہ تھام کر رکھیں تمہارے لئے[8]

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④

اور لے لیا کرو نام اللہ کا اس پر[9] اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہے

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ص

آج کے دن حلال کر دی گئیں تمہارے لئے ستھری چیزیں اور طعام ان لوگوں کا جن کو دی گئی کتاب وہ حلال ہے تمہارے لئے[10]

وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ

اور تمہارا طعام حلال ہے ان کیلئے (اور حلال ہیں تمہارے لئے) خاوند کے بغیر وہ عورتیں جو ایمان والیوں میں سے ہوں اور اسی طرح عورتیں

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

ان لوگوں میں سے جو دئے گئے کتاب تم سے پہلے[11] جب تم دے ڈالو ان کو حق مہران کے

سا :- شرائط بھی بیان فرمادیں کہ مہر بھی ادا کرو اور ارادہ بھی پاکدامنی کا ہو۔ ایسی طرح چوری چھپے دوستی نہ کرو اعلانیہ نکاح کرو سے ۲:- کلمہ پڑھ کے کافروں والے کام کرنا تو غلط ہے اس سے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ یہ بدن اور خوراک کی پاکیزگی تھی

آگے نماز کیلئے پاکیزگی کے احکام ہیں سے ۳:- یہ بالترتیب وضو کے چار فرض ہیں سے ۴:- اگر غسل یا وضو کی ضرورت پڑ جائے سے ۵:- اور پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرو یعنی زبان سے نیت کرکے چہرے اور بازوؤں پر خاک آلود ہاتھ پھیرو یہ تیمم کے تین فرض ہیں

سے ۶:- اللہ آسانی پیدا کرتے ہیں سے۔ یہ خصوصیت امت محمدیہ کی ہے کہ ساری زمین کو اس کیلئے مسجد بنادیا اور مٹی کو طہور بنایا تاکہ تم اللہ کا شکر کرو۔ آگے فرمایا اللہ کی نعمتیں اور اسکے ساتھ کئے گئے وعدے یاد کرو اور اسکے شکر کا صحیح طریقہ بتایا

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ

اس حال میں کہ تم پاکدامنی حاصل کرنیوالے ہو نہ کہ شہوت پوری کرنیوالے اور نہ بنانیوالے ہو چھپے چوری دوست کسی کو ۱ اور جو کوئی کفر کے کام کریگا

ع ١ ٥/٥ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥

ایمان کے ہوتے ہوئے پس ضائع ہو جائیں گے سارے عمل اسکے ۲ اور وہ قیامت میں نقصان والوں میں سے ہوگا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا

اے ایمان والو! جب تم کھڑے ہو نماز پڑھنے کے لئے پس تم دھو ڈالو

وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ

اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرلو اپنے سروں کا

وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ

اور دھو ڈالو اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک ۳ اور اگر تمہارا بدن ناپاک ہو تو اچھی طرح پاکی حاصل کرلیا کرو

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا آیا تم میں سے کوئی

الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا

گڑھے سے یا ہاتھ لگایا تم نے اپنی بیویوں کے ساتھ ۴ پھر نہ پاؤ تم پانی کو تو ارادہ کرلیا کرو

صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا

پاک مٹی کا (اس سے تیمم کرو) پس مسح کرلیا کرو اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا اس مٹی سے ۵ نہیں

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

چاہتا اللہ کہ تم پر کرے کوئی تنگی ۶ لیکن اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاکیزہ بنا دے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا

اور کامل کردے وہ احسان تم پر جو اس نے تم پر کیا ہے تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو ۷ اور یاد کرو تم

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ

اللہ کا وہ احسان جو اس نے تم پر کیا ہے اور یاد کرو اپنے اس وعدے کو جس کا تم نے اللہ کے ساتھ وعدہ کیا ہے جب

ہے۔ شکر کا صحیح طریقہ تقویٰ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا ہے اس کا تعلق زبان سے بھی ہے اعمال سے بھی ہے اور دل سے بھی ہے ۲۔ آگے اس کی اہمیت بیان فرمائی کہ تمہارا عمل دین اسلام کی گواہی ہوگا ۳۔ تمہارا انفرادی اور اجتماعی عمل بتائے
کہ تم صحیح دین پر چلنے والے ہو۔ چونکہ اس وقت مسلمان غالب ہو چکے تھے فرمایا انصاف کا خاص طور پر خیال رکھو۔ اگر عدل نہ کیا تو پھر تقویٰ سے دور ہو جاؤ گے ۴۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کے تقویٰ سے بھی باخبر ہے۔ آگے فرمایا ایسے لوگوں کے بڑے بڑے درجے ہیں
۵۔ عملی کمزوریوں کی بخشش ہوگی اور نیکیوں کا بہت بڑا اجر ملے گا اور آگے فرمایا کہ کافروں کو دوزخ میں ڈال دیا جائیگا ۶۔ آگے فرمایا کہ عدل کرنے سے تمہیں کتنا فائدہ ملے گا ۷۔ اس سے صلح حدیبیہ مراد ہے کہ جنگ ہوتے ہوتے
ٹل گئی اور اس کی وجہ سے دو سال بعد حضورؐ نے مکہ فتح کر لیا ۸۔ فرمایا ہر وقت میری بات مانو اور مجھ پر اعتماد رکھو تو اسی طرح کامیاب ہوتے رہو گے۔ ورنہ دیکھو بنی اسرائیل کا کیا حال ہوا۔ اگلی آیات میں تفصیل ہے

قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

تم نے کہا ہم نے بات سنی اور حکم مان لیا اور ڈرتے رہو اللہ سے ۱ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ

دلوں کی باتوں کو ۲ اے ایمان والو! ہو جاؤ کھڑے ہونیوالے

لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ

اللہ کے دین کیلئے گواہی دینے والے ساتھ انصاف کے اور نہ جرم بنا دے تم کو دشمنی کسی قوم کی

عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا

اسی بات پر کہ تم انصاف نہ کرو بلکہ انصاف کرو یہ انصاف کرنا بہت قریب ہے پرہیزگاری کے اور ڈرتے رہو

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑧ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اللہ سے ۳ بے شک اللہ تعالیٰ باخبر ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو ۴ وعدہ فرماتا ہے اللہ ان لوگوں سے جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑨

ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کیلئے بخشش ہے اور اجر ہے بہت بڑا ۵

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلا دیا ہماری باتوں کو وہ

الْجَحِيْمِ ⑩ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

دوزخ والے ہیں ۶ اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کا وہ احسان جو ہوا تمہارے

عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

تم پر کیا جب پختہ ارادہ کر لیا تھا کافروں نے کہ وہ حملے کریں تمہاری طرف اپنے ہاتھوں کو

فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

پس روک دیا اللہ نے ان کے ہاتھوں کو تم سے ۷ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ ع ۲ ۲

کرنا چاہیے ۸ اور بے شک لیا اللہ نے پکا وعدہ بنی اسرائیل سے

سلہ۱:- بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اور ان کے بارہ نقیب تھے۔ ان نقیبوں کے ذریعے ان سب قبیلوں کو پیغام دیا کہ دیکھو اللہ کیا فرما رہے ہیں سلہ۲:- اگر تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ دی، میرے رسولوں پر یعنی حضور اکرمؐ
پر ایمان لائے، انکی مدد کی، انفاق فی سبیل اللہ کیا اور نیت قیامت کی بہتری کی ہوئی تو پھر تمہیں پاک کرکے جنت کا مستحق بنا دونگا سلہ۳:- مگر جو یہ نہ مانے گا وہ گمراہ ہو جائیگا۔ پھر اسکی سزا کیا ہوگی۔ آگے بتایا
سلہ۴:- نا فرمانی کی وجہ سے ان پر لعنت کردی گئی جسکی وجہ سے ان کے دل سخت ہوگئے اور ہدایت کا خیال تک نہ آیا یہ سب سے بڑا عذاب ہے سلہ۵:- اپنی الہامی کتابوں کی حفاظت کے بجائے ان میں تحریف شروع کردی سلہ۶:- بہت سے احکام کو بھلا ہی دیا
سلہ۷:- فرمایا ان کی یہ حالت قیامت تک رہے گی سلہ۸:- ان میں سے چند ایک ہی ایمان لائیں گے۔ آپؐ ان سے الجھیں نہیں بات سمجھا دیں لڑنے کی فی الحال ضرورت نہیں سلہ۹:- یہ تو یہودیوں کا حال تھا آگے عیسائیوں کی حرکتیں بیان کیں

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ

اور مقرر کئے ان میں سے بارہ وہ آدمی جو ذمہ دار تھے سلہ۱ اور فرمایا اللہ نے بے شک میں تمہارے ساتھ ہونگا

لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ

اگر تم نے قائم رکھی نماز اور دیتے رہے زکوٰۃ اور ایمان لائے تم

بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

میرے سارے رسولوں پر اور اگر تم نے مدد کی انکے دین کی اور قرض دیا تم نے اللہ کو وہ قرض جو اخلاص کیساتھ ہو سلہ۲

لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

میں دور کر دونگا تم سے تمہاری برائیاں اور تم کو میں داخل کر دونگا ایسے باغوں میں بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ

جن کے نیچے نہریں اور جو کوئی منکر ہو جائیگا اس کے بعد تم میں سے

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ

پس وہ بھٹک جائیگا سیدھی راہ سے سلہ۳ پس ان کے توڑ دینے کی وجہ سے اس میثاق کو

لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ

ہم نے لعنت کردی ان پر اور ہم نے کردیا ان کے دلوں کو ایسا سخت سلہ۴ (کہ) بدلنے لگے اللہ کی باتوں کو

عَنْ مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ

ان کے ٹھکانے سے سلہ۵ اور بھلا بیٹھے بہت بڑا حصہ ان حکموں کا جو ان کو سمجھائے گئے تھے سلہ۶ اور آپ ہمیشہ رہینگے

تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ فَاعْفُ

خبر پانیوالے ان کی کسی نہ کسی خیانت سے سلہ۷ مگر بہت تھوڑے جو بچ گئے ان میں سے (جو عہد پر قائم رہے) پس آپ درگذر کریں

عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾

ان سے اور کنارہ کرلیں سلہ۸ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے نیکی کرنے والوں کو سلہ۹

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ

اور ان لوگوں سے جنہوں نے کہا تھا ہم نصرانی ہیں ہم نے لیا ان سے پکا وعدہ ان کا

سنہ: فرمایا عیسائیوں سے بھی عہد لیا تھا جس کا اسم احمد یعنی حضور انورؐ پر ایمان لانے کا وعدہ انہوں نے پورا نہیں کیا۔ اسکی سزا انہیں بھی دونوں جہانوں میں ملے گی سنہ۲: وہ حسد اور بغض کی وجہ سے وہ دنیا میں بے چینی رہیں گے
اور اس سے یہ بھی مراد ہے کہ وہ باہمی جنگیں ہی کرتے رہینگے اور قیامت کے دن بھی ان کو سزا ملے گی۔ سنہ۳: قرآن تو کتاب دعوت ہے آگے پھر ان کو دعوت دی ہے: فرمایا کہ ہمارے رسول یعنی حضور اکرمؐ پر ایمان لاؤ جن کی صداقت
کی واضح دلیل یہ ہے کہ جو احکام تم نے اپنی آسمانی کتابوں سے نکال دئیے تھے وہ انہوں نے بتادئیے ہیں۔ اس سے مراد زانی مرد، عورت کی رجم کی سزا ہے سنہ۵: اس سے مراد قرآن مجید ہے سنہ۴: جو شخص اللہ کی رضا اور سلامتی کی راہ
چاہتا ہے وہ اس قرآن پر عمل کرے تو ہدایت یافتہ ہو جائے گا۔ مگر انہوں نے تو اپنی کتابوں پر عمل نہیں کیا اس میں موجود عقیدۂ توحید کو بھی چھوڑ دیا جو عزشناز ہے آگے اسکی مثال دی ہے سنہ۷: بعض عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ عین خدا ہیں ان
سے بیٹے کوئی خدا تعالیٰ ہیں۔ آگے دلائل سے اس عقیدہ کی تردید فرمائی

فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

مگر بھلا بیٹھے بہت بڑا حصہ ان باتوں کا جو ان کو سمجھائی گئی تھیں سنہ۱ پس بھڑکا دیا ہم نے ان میں

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ

دشمنی اور بغض قیامت کے دن تک کے لئے سنہ۲ اور آگے

يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَهْلَ

بتادے گا ان کو اللہ وہ کام جو وہ کاریگری سے کرتے تھے سنہ۳ اے

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا

کتاب والو! بے شک آ پہنچا تمہارے پاس (بھی) ہمارا رسول وہ بیان کرتا ہے تمہارے لئے بہت سی باتیں

مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ

جو تم چھپایا کرتے تھے اللہ کی کتاب سے اور درگذر کرتا ہے تمہاری

كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ

بہت سی باتوں سے سنہ۴ بے شک آ پہنچی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور کتاب

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

بیان کرنے والی سنہ۵ رہنمائی کرتا ہے اس کتاب کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہر اس انسان کی جو پیروی کرے اللہ کی رضا کی

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

اور رہنمائی کرتا ہے سلامتی کے راستوں کی اور نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے اجالے کی طرف

بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ

اللہ کے حکم سے اور رہنمائی کرتا ہے ان کی سیدھے راستے کی طرف سنہ۶ بے شک

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

کافر ہوگئے وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا بے شک اللہ وہی مسیح ہے بیٹا مریم کا سنہ۷

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ

آپ ان سے پوچھیے پس کون مالک ہے اللہ کی طرف سے کسی بھی چیز کا اگر اللہ چاہے

سـ۱ :۔ کوئی ہے جو خدا کو ایسا کرنے سے روک سکے سـ۲ :۔ فرمایا تم کو عیسیٰؑ کے بن باپ پیدا ہونے سے مغالطہ لگا ہے۔ تم یہ سوچو کہ اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ بغیر باپ پیدا کردے وہ تو جیسے چاہے پیدا کرتا ہے لہٰذا خدا وہی ہے
سـ۳ :۔ آگے فرمایا کہ عیسیٰؑ اور عزیرؑ کو خدا کا بیٹا ماننے کے علاوہ ان کا عقیدہ کیا تھا سـ۴ :۔ یہودی اور عیسائی خود کو بھی خدا کے بیٹے اور محبوب بتاتے تھے۔ آگے اس کے جوابات دیئے سـ۵ :۔ پہلا یہ کہ تم کو دنیاوی عذاب کیوں دیئے گئے
سـ۶ :۔ دوسرا یہ کہ تم بھی مخلوق ہو عیسیٰؑ اور عزیرؑ بھی مخلوق تھے۔ اگر یہ بات ہو تو پھر ساری مخلوق خدا کے بیٹے اور محبوب ہوجائے سـ۷ :۔ کوئی اس حیثیت کا مالک نہیں خدا کا قانون ہر ایک پر نافذ ہوتا ہے اسلئے کہ وہ ہر چیز کا مالک ہے
سـ۸ :۔ آگے پھر سمجھایا کہ میرے رسول پر ایمان لاؤ سـ۹ :۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے تو بہت رسول آتے تھے۔ آپؐ تو حضرت عیسیٰؑ کے بعد کافی وقفہ سے تشریف لائے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی رسول ہی نہیں آیا۔ اب تمہارے لئے اس کی گنجائش نہیں
سـ۱۰ :۔ میں بتا رہا ہوں کہ میرا رسول آگیا ہے اب اس پر ایمان لاؤ سـ۱۱ :۔ چونکہ بار بار دعوت کے باوجود یہودی ایمان نہیں لارہے تھے اسلئے آگے حضورؐ کو تسلی دی جارہی ہے کہ انہوں نے تو اپنے نبی کی پیروی نہیں کی آپ کو کب مانیں گے اسلئے فکر نہ کریں

يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ

کہ ہلاک کردے مسیح بیٹے مریم کو اور اس کی ماں کو اور زمین میں رہنے والوں

جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ

سب کو سـ۱ اور اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ سب کچھ جو انکے درمیان ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾

پیدا کرتا ہے جو چاہے سـ۲ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے سـ۳

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ

اور کہتے ہیں یہودی اور عیسائی ہم بیٹے ہیں اللہ کے اور اللہ کے محبوب ہیں سـ۴ آپ ان سے پوچھے

فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم ۖ بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَن

پس وہ اللہ تم کو کیوں عذاب دیتا ہے تمہارے گناہوں پر سـ۵ بلکہ تم بھی بندے ہو اسی مخلوق سے جن کو اللہ نے پیدا کیا ہے سـ۶ اللہ بخشتا ہے جسے بھی

يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

چاہے اور عذاب دیتا ہے جسے بھی چاہے سـ۷ اور اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور ساری

بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا

کائنات میں جو انکے درمیان ہے اور انجام کار اللہ ہی کی طرف جانا ہے سـ۸ اے کتاب والو! آپہنچا تمہارے پاس ہمارا رسول

يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن

جو بیان کرتا ہے تمہارے لئے کافی زمانہ گذرنے کے بعد سـ۹ پہلے رسولوں سے تاکہ تم کبھی یہ نہ کہہ بیٹھو کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی

بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ

خوشخبری سنانے والا اور نہ ہی کوئی ڈر سنانیوالا پس بیشک آپہنچا تمہارے پاس خوشخبری سنانیوالا اور ڈر سنانیوالا سـ۱۰ اور اللہ تعالیٰ ہر

شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ

چیز پر قادر ہے سـ۱۱ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے اے میری قوم! یاد کرو وہ احسان

اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَآتَاكُم

اللہ کا جو اس نے تم پر کیا ہے جب اللہ نے بنائے تم میں کچھ نبی اور جب بنایا اللہ نے تم کو شاہی قوم اور اللہ نے تم کو وہ کچھ دیا

٣٤٨٧

سا:- تم میں انبیاء بھیجے تم کو بادشاہ بنایا اور ایسے ایسے احسان کئے جو کسی بھی امت پر نہیں ہوئے - اسلئے اب جو بات کہہ رہا ہوں اس کو مانو سے۲:- بیت المقدس کو آزاد کرانے کیلئے حملہ کرو - اللہ تمہاری مدد کریگا اسلئے تم پیٹھ نہ دکھانا
سے۳:- انہوں نے جواب دیا وہ بڑے ظالم لوگ ہیں آپ ہمیں مرواتے ہیں۔ دعا کریں کہ وہ وہاں سے نکل جائیں تو پھر ہم داخل ہو جائیں گے سے۴:- بعض علماء کے نزدیک اسی سے مراد موسیٰ اور ہارون ہی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ قوم میں سے صرف دو آدمی
تیار ہوئے اور دوسروں کو بھی آمادہ کرنے کی کوشش کی سے۵:- یہاں تک کہا کہ صرف تم داخل ہو جاؤ ڈر کے مارے بھی بھاگ پڑیں گے۔ اللہ پر توکل تو کرو کیا اسنے پہلے تمہاری مدد نہیں کی سے۶:- وہ پھر بھی آمادہ نہ ہوئے بلکہ کہنے لگے تم دو بھائی جاؤ
سے۷:- اس طرح انکار پر پھر موسیٰ نے دعا بھی کی اور ان کیلئے بددعا بھی سے۸:- میں اور میرا بھائی حاضر ہیں ان پر میرا بس نہیں چلتا - اب ان میں اور ہم میں جدائی ڈال دے سے۹:- بعض علماء فرماتے ہیں کہ پھر یہ بھائی جدا ہوگئے اور
کرنے کیلئے تیار نہیں ہوئے - اس وجہ سے پھر وہ قوم چالیس سال تک ذلیل ہوتی رہی
سے۱۰:- اس عرصہ میں وہ میدان تیہ میں سرگرداں رہے - چونکہ یہ نافرمانی
کی سزا تھی اسلئے فرمایا ان پر افسوس نہ کریں -

مَا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
جو نہیں دیا تھا کسی کو بھی | آج تک سارے جہان والوں میں سے۱ | اے میری قوم! | داخل ہو جاؤ | اسی زمین میں جو

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
پاکیزہ ہے | جو | لکھ دی ہے اللہ نے تمہارے لئے | اور نہ لوٹو تم | پیٹھ پھیر کر

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ
ورنہ جا پڑو گے | بڑے گھاٹے میں سے۲ | وہ کہنے لگے اے موسیٰ! | اس بستی میں ایک قوم ہے | بڑی سرکش

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
اور ہم | ہرگز داخل نہ ہوں گے اس بستی میں جب تک وہ نکل جائیں گے اس بستی سے | پس اگر وہ نکل جائیں گے | اس بستی سے

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ
تو ہم داخل ہو جائیں گے سے۳ | کہا دو مردوں نے ان میں سے | جو دشمنوں سے ڈرتے تھے | ان دو مردوں نے جن پر

اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
مہربانی کی تھی اللہ نے سے | داخل ہو جاؤ | ان لوگوں پر | شہر کے دروازے سے | پس جب تم داخل ہو جاؤ گے اس دروازے سے پس

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾
بیشک تم غالب ہو جاؤ گے سے۵ | اور اللہ پر | بھروسہ رکھو | اگر تم یقین والے ہو سے۶

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ
کہنے لگے اے موسیٰ! | ہم ہرگز داخل نہ ہونگے اس بستی میں کبھی بھی | جب تک وہ لوگ رہیں گے اسی بستی میں | پس جاؤ

اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ
تو | اور تیرا رب | پس تم دونوں لڑو | ہم یہاں | بیٹھے رہیں گے سے۷ | کہا موسیٰ نے اے میرے مالک!

لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ
میرا اختیار نہیں چلتا | مگر اپنے آپ پر | اور اپنے بھائی پر سے۸ | پس جدائی ڈال دے ہمارے درمیان اور | اس قوم کے درمیان

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ
جو نافرمان ہیں سے۹ | کہا رب العالمین نے | پس بیشک ان کا داخلہ روک دیا گیا ہے اس بستی میں | چالیس برسوں تک سے۱۰

سا : ۔ آگے فرمایا کہ ابتدائے آفرینش سے یہی اصول ہے کہ جو بھی اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اُسے سزا ملتی ہے جیسا کہ آدمؑ کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا قصہ ہوا ۔ ابتدا میں حضرت آدمؑ کے ہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی بیک وقت پیدا ہوتے تھے اس وقت
انسان بہت ہی کم تھے اسلئے یہ حکم تھا کہ ایک بیٹے کے ساتھ پیدا ہونے والی بیٹی کا نکاح دوسرے وقت پیدا ہونیوالے بیٹے سے کر دیا جاتا تھا ۔ سوء اتفاق سے قابیل کے ساتھ پیدا ہونیوالی لڑکی خوبصورت اور ہابیل کے ساتھ پیدا ہونیوالی لڑکی بدصورت تھی ۔ ان دونوں حضرت آدمؑ
ست اللہ کی ... اللہ کے حکم کی مطابق دیکھنے کیلئے آئے تھے ۔ بالآخر فیصلہ کیلئے ہابیل اور قابیل دونوں نے قربانی پیش کی اللہ تعالیٰ کے حضور ۔ قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی تو اس نے طیش میں آکر ہابیل کو قتل کر دیا ۔ چونکہ یہ پہلی موت واقع ہوئی تھی ۔ لاش کو چھپانے کیلئے اللہ تعالیٰ
نے ایک کوّے کو بھیجا جس نے عملی طور پر دفن کا طریقہ بتا دیا ۔ اس واقعہ کی تفصیل ان آیات میں بیان ہوئی ہے سہ۲ ۔ اکثر مفسرین نے انکے نام ہابیل اور قابیل لکھے ہیں سہ۳ ۔ قابیل اور ہابیل کا یہ مکالمہ ہے ۔ ہابیل نے اپنے حق میں یہ دلیل دی کہ قربانی میری قبول ہوئی تقویٰ میرا ہے
سہ۴ ۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ہابیل نے اُسے سمجھایا کہ میں تجھے قتل نہیں کرنا چاہتا البتہ دفاع کروں گا ۔ اگر تو نے مجھے قتل کر دیا تو تجھے یہ نقصان ہوگا سہ۵ ۔ اس نے بھائی کو مارا تو نقصان تو اپنا ہی کر دیا ۔ سو یہ بھی نہ ملی ۔ اور جان بھی خراب ہو گیا اور دنیا کیلئے ... انسان
بھی ہوگیا کہ اب کیا کروں ۔ خدا نے اللہ تعالیٰ نے دو کوّے بھیجے جس کا ذکر اگلی آیت میں ہے
سہ۶ ۔ باقی جانور اللہ نے انسان سے پہلے پیدا کر دئے تھے ۔ ان دو میں سے ایک کوّے نے دوسرے
کو مار دیا اور زمین کھود کر اُسے دفن کر دیا ۔ یہ دیکھ کر قابیل کو افسوس ہوا اور کہنے لگا
سہ۷ ۔ میں اتنا بے عقل ہو گیا ہوں کہ کوّا مجھ سے ہوشیار ہے ۔ یہ دیکھ کر وہ پشیمان بھی ہو گیا

ع ٧ ٨
يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾
پریشان رہیں گے اس زمین میں پس تو افسوس نہ کرنا ایسی نافرمان قوم (کی بدحالت) پر سا
وقف لازم
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ
آپ پڑھ کر سنا دیں ان کو سچی خبر آدمؑ کے دو بیٹوں کی ۲ (ہابیل اور قابیل کی) ٹھیک ٹھیک۔ جب ان دونوں نے قربانی پیش کی پس قبول کی گئی
مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ
ایک کی اور نہ کوئی قبول کی گئی دوسرے کی اس نے کہا میں تجھے قتل کر دونگا کہا دوسرے نے
النصف
إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ
صرف انہی سے اللہ قبول کرتا ہے جو پرہیزگار ہوں سہ۳ اگر تو بڑھائے گا میری طرف اپنا ہاتھ
لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ
تاکہ تو قتل کر ڈالے مجھے میں نہیں ہونگا بڑھانیوالا اپنا ہاتھ تیری طرف تاکہ قتل کروں تجھے میں تو ڈرتا ہوں
اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ
اللہ سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کو میں چاہتا ہوں کہ تو لوٹے بوجھ لے کر میرے گناہ کا بھی اور اپنا گناہ بھی
فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾
پس تو ہو جائے گا آگ والوں میں سے اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنیوالوں کی سہ۴
فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٠﴾
پس مان لی اس کے دل نے اس کی بات بھائی کے مارنے کی پس قتل کر ڈالا بھائی کو پس ہو گیا نقصان والوں میں سے سہ۵
فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي
پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے ایک کوّے کو جو کرید رہا تھا زمین میں تاکہ دکھائے اُسے کس طرح وہ چھپائے
سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا
لاش اپنے بھائی کی سہ۶ کہنے لگا ہائے میری بدبختی کیا میں عاجز ہو گیا اس بات سے کہ ہوتا
الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿٣١﴾
اس کوّے کی طرح تاکہ میں چھپاتا لاش اپنے بھائی کی پھر ہو گیا پشیمانوں میں سے سہ۷

سـ۱ :- یہاں فرمایا ایک انسان کا قتل پوری نوعِ انسانی کا قتل ہے البتہ دو وجوہات سے قتل جائز ہے قصاص میں اور فساد پھیلانے والے کا قتل ۔ سـ۲ :- البتہ باوجود طاقت کے قصاص نہ لے تو اس نے گویا نوعِ انسانی کو زندگی بخشی ۔ یہاں خصوصیت سے بنی اسرائیل
کا ذکر کرنے کے دو سبب ہو سکتے ہیں ایک تو اسلئے کہ وہ قتل کے ارتکاب میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ بعض انبیاء تک کو قتل کر ڈالا یا اسلئے کہ ان میں بھی سب سے پہلا قتل عورتوں ہی کی وجہ سے ہوا سـ۳ :- فرمایا صراحت میں رسول بھی بھیجے گئے تھے یہی باتیں سمجھانے
کیلئے لیکن اکثر لوگ زیادتی کرنے سے باز نہیں آئے ۔ آگے اصول بیان فرمادیا کہ جو کوئی فساد کرے گا یا بدامنی پھیلائے گا اسکی سزا یہ ہوگی سـ۴ :- اگر صرف بندے قتل کئے ہیں تو انہیں قتل کردو اگر لوٹ مار بھی کی بندے بھی قتل کئے تو انکو قتل کرکے لاش سولی پر لٹکا دو
اگر صرف لوٹ مار کی تو دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دو اگر انکی کوشش کامیاب نہیں ہوسکی تو ان کو جلا وطن کردو سـ۵ :- ان کو ذلیل کریں تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ یہ مجرم ہیں اور باقی لوگ بھی عبرت پکڑیں تاکہ امن قائم ہو ۔ یہ تو دنیاوی سزا ہے اور
سـ۶ :- قیامت میں بھی ان کو بڑا عذاب دیا جائیگا ۔ آگے فرمایا اگر توبہ کرلی تو
ممکن ہے قیامت کا عذاب ٹل جائے ۔ دنیا میں شرعی سزا ضرور ان پر نافذ ہوگی

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ معانقة

اس سبب سے یہ لکھ دیا ہم نے بنی اسرائیل پر (بھی) کہ بے شک جو قتل کرے گا

نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کسی انسان کو بلا بدلے کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے لئے تو گویا اس نے قتل کیا

النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

سب انسانوں کو سـ۱ اور جس کسی نے زندہ چھوڑا ایک بھی انسان کو پس اس نے زندگی بخشی سب انسانوں کو سـ۲

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ

بے شک آ پہنچے ان کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے حکم لے کر پھر بھی بہت سے لوگ ان میں سے

بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ

اس کے بعد بھی زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں سـ۳ پس بے شک سزا ہے ان لوگوں کی جو

يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ

لڑتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور پھیلاتے ہیں وطن میں فساد کو (ان کی سزا یہ ہے) کہ

يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ

ان کو قتل کیا جائے یا سولی لٹکایا جائے یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں

خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي

جانبِ مخالف سے یا ان کو باہر کر دیا جائے وطن سے سـ۴ یہ ان کے لئے ذلت ہے

الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

دنیا کی زندگی میں سـ۵ اور ایسے لوگوں کے لئے قیامت میں عذاب ہے بہت بڑا سـ۶ مگر وہ لوگ

تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

جنہوں نے توبہ کرلی اس سے پہلے کہ تم قابو پاتے ان پر پس جان لو بے شک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا ع ٨ / ٥

بخشنے والا مہربان ہے سـ۷ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور طلب کرو

ف۱ : پچھلی آیات میں وہ اعمال بتائے گئے جو دونوں جہان کی خرابی کا سبب ہیں۔ اس آیت میں مسلمانوں سے فرمایا تم ایسے اعمال اختیار کرو جن سے اللہ کا قرب حاصل ہو اور اپنی محنت دنیاوی فائدوں کیلئے نہ کرو بلکہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے محنت کرو۔
ف۲ : اگر دنیاوی مال و دولت کیلئے کفر اختیار کیا ایسے اعمال کئے جو کفر کا سبب بنے تو بتادیا کہ اگر زمین بھر اور اس سے دگنی دولت بھی قیامت میں بدلے میں دے کر جان چھڑانا چاہے گا تو وہ قبول نہ کیا جائیگا۔ ف۳ : ان کا جرم اتنا زیادہ ہے کہ وہ ہمیشہ
ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہیں گے۔ آگے فرمایا مال کی محبت میں ایک اور جرم چوری کا بھی کیا جاتا ہے اسکی سزا کیا ہے؟ ف۴ : یہ ہاتھ اب ناسور ہو گیا ہے اسے کاٹ دو۔ یہاں مرد کو پہلے ذکر کیا اسلئے کہ عموماً چور مرد ہوتے ہیں اور جہاں زنا کی سزا بیان کی
وہاں عورت کو مقدم فرمایا اسلئے کہ زنا کا جذبہ عموماً عورت میں ہوتی ہے ف۵ : فرمایا ان سزاؤں پر خفا نہ ہو اس میں میری حکمت ہے اور تم سب کا فائدہ ہے اس سے یہ جرائم رک جائیں گے۔ ف۶ : فرمایا ہاتھ تو کاٹنے سے بندے کو نقصان پہنچانے کی سزا تو ہو گئی اور
جو اللہ کی حد توڑی ہے اس کے لئے توبہ کرے تاکہ آخرت کی سزا معاف ہو جائے۔ ف۷ : آگے فرمایا کہ عذاب و بخشش میرا اپنا اختیار ہے۔ زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک میں ہوں اور ہر چیز پر قادر ہوں۔ ف۸ : آگے حضور کو تسلی دی گئی کہ
ان یہودیوں اور منافقوں سے پریشان نہ ہوں وہ دنیا میں بھی ذلیل ہونگے

إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٣٥

اللہ تک پہنچنے کیلئے کسی وسیلے کو اور محنت کرو اللہ کی راہ میں تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ف۱

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ

بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے اگر ہو ان کیلئے وہ سب کچھ جو زمین میں ہے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ

اور اس جتنا اور بھی اس کے ساتھ تاکہ بدلہ دے کر اپنے آپ کو چھڑا لیں قیامت کے دن کے عذاب سے

الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٣٦

ہرگز ان سے قبول نہ کیا جائیگا ف۲ اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک

يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ

وہ چاہیں گے کہ نکلیں دوزخ کی آگ سے مگر وہ نہ نکل سکیں گے

مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ٣٧ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا

آگ سے اور ان کیلئے عذاب ہوگا ہمیشہ رہنے والا ف۳ اور چور مرد اور چور عورت کے کاٹ ڈالو

أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

ہاتھ دونوں کے ف۴ یہ سزا ہے اس کام کی جو انہوں نے کیا ہے یہ عذاب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے

حَكِيمٌ ٣٨ فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ

بڑی حکمت والا ہے ف۵ پس جس کسی نے توبہ کر لی اپنے ظلم کے بعد اور نیک ہو گیا پس بے شک اللہ تعالیٰ

يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٣٩ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ

قبول کرے گا اس کی توبہ ف۶ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی کی

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن

بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں عذاب دے سکتا ہے جس کو بھی چاہے اور بخش سکتا ہے جس کو بھی

يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٤٠ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا

چاہے ف۷ اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پورا اختیار حاصل ہے ف۸ اے رسول! نہ

سا: وہ زبان سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور دل سے نہیں مانتے یعنی منافق ہیں۔ ۲: اور یہ واقعی یہودی ہیں۔ آگے ان کی حرکتیں بیان فرماتے ہیں ۳: آپکی بات سنتے ہیں لیکن اس میں اپنے پاس سے جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ خیبر کے یہودی اپنے مخبر بھیجتے تھے حضور کی مجلس میں۔

۴: یہ اپنی الہامی کتابوں میں بھی تحریف کرتے ہیں ۵: یہاں ایک واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا جو مدینہ منورہ کے یہودیوں نے ایک زانی جوڑے کو رجم سے بچانے کیلئے حضور سے فیصلہ کرانے کیلئے کوشش کی اسلئے کہ اس وقت تک رجم کی حد کا حکم نہ آیا تھا۔ انہوں نے ایک وفد آپ کے پاس بھیجا اور ان لوگوں کو سمجھا دیا کہ اگر رجم کا حکم کریں تو تم نہ ماننا اور اگر کوڑوں کی سزا دیں تو مان لینا۔ لیکن جب وحی آئی اور رجم کا فیصلہ سنایا تو وہ غصہ میں آگئے اسلئے کہ توریت میں بھی یہی حکم تھا جس کی تصدیق یہودیوں کے ایک عالم نے کردی کہ واقعی ہم نے خود اس سزا کو بدل دیا تھا۔

۶: یہ لوگ اپنی مرضی کا دین چاہتے ہیں اسلئے فتنے میں پڑ گئے ہیں اور ان کے دل پلید ہو گئے ہیں۔ اللہ ان سے ناراض ہیں اسلئے انکے دل پاک نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ دنیا میں بھی ذلیل رہیں گے اور آخرت میں بڑے عذاب میں مبتلا ہونگے۔ آگے انکی اور برائیاں بیان فرمائیں

۸: چونکہ یہ حرام مال کھاتے ہیں اسلئے اللہ کے حکم نہیں مانتے۔ آگے اسی واقعہ کا اشارہ ہے

۹: وہ آپکے پاس رعایت لینے کی نیت سے آتے ہیں اسلئے اگر آپ فیصلہ نہ بھی کریں تو ٹھیک ہے

۱۰: اور اگر فیصلہ کرنا پڑ جائے تو انصاف سے کردیں۔ انکی نیت صحیح نہیں ہوتی۔

يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا

غم میں ڈالیں آپ کو وہ لوگ جو دوڑ دوڑ کے جا رہے ہیں کفر میں ان لوگوں میں سے جنہوں نے کہا

آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ

ہم بھی ایمان لائے اپنے منہ سے اور حالانکہ ایمان نہیں لائے ہیں ان کے دل ۱ اور ان لوگوں سے بھی

هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ

جو یہودی ہیں ۲ وہ آپکی بات سنتے ہیں انمیں جھوٹ ملانے کیلئے یہ سنتے ہیں ان دوسرے لوگوں کے لئے جو ابھی تک

يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ

آپکے پاس نہیں آئے ہیں ۳ بدلتے رہتے ہیں اللہ کی باتوں کو ان کے اپنے ٹھکانے سے ۴ یہ کہتے ہیں

إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ

اگر تمہیں یہ دین دیا جائے اس کو قبول کرو اور اگر یہ نہ دیا جائے اس سے بچتے رہو ۵

وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ

اور جس کو ڈالے اللہ فتنے میں پس آپ مالک نہیں ہیں اس کیلئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ

یہی وہ لوگ ہیں نہیں چاہتا اللہ پاک کرنا ان کے دلوں کو ۶ ان کیلئے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤١﴾

دنیا میں ذلت ہے اور ان کیلئے قیامت میں عذاب ہے بہت بڑا

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ

یہ سننے والے ہیں آپکی بات کو جھوٹ ملانے کیلئے اور بہت زیادہ کھانیوالے ہیں حرام کے مال کو ۸ پس اگر یہ آپکے پاس آئیں تو آپ فیصلہ کریں

بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ

ان میں یا اعراض کریں ان سے ۹ اور اگر آپنے اعراض کر لیا ان سے تو آپ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے

شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

اور اگر آپ فیصلہ کریں تو آپ فیصلہ کریں ان میں ساتھ انصاف کے ۱۰ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

سلہ اگر وہ ماننے والے ہوں تو اپنی آسمانی کتاب تورات کا حکم ہی مان لیں اس میں بھی رجم ہی کا حکم تھا۔ آپ کے پاس آنے کا ان کا مقصد اور تھا کہ چونکہ آپ کو ابھی رجم کا حکم نہیں ملا تھا اسلئے انہیں نہ سزا جاری ہو جائیگی۔ آگے اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں کی عظمت بیان فرمائی

سلہ اسی تورات کے مطابق بنی اسرائیل کے تقریباً ایک ہزار نبی فیصلہ کرتے رہے۔ سلہ اسی طرح ربانی یعنی چھوٹے چھوٹے مسائل بیان کرنیوالے علماء اور احبار یعنی وہ علماء جو مفتی تھے سب اسی تورات کے مطابق فیصلہ کرتے رہے۔ سلہ یہودیوں کو تو اپنی کتاب کی حفاظت کرنی چاہیئے تھی

اس میں تو تحریف کردی اور فیصلہ کیلئے آپ کے پاس آگئے۔ سلہ لوگوں کی ناراضگی کے خوف یا دنیاوی لالچ میں میرے حکموں کو تبدیل نہ کریں۔ سلہ آگے فرمایا تورات میں بھی قصاص کا حکم تھا۔ سلہ یہ فوجداری قانون ہے قصاص کا حکم ہے قید کا نہیں۔ ہاں اگر وارث یا مظلوم خود معاف کردیں تو صدقہ ہے

پہلی آسمانی کتابوں کے ایسے احکام جو حضورؐ نے منسوخ ہونے کا اعلان نہیں کیا وہ اسلام میں بھی نافذ ہیں یہ قصاص کا حکم بھی ایسے ہی احکام میں سے ہے اور رجم کا بھی۔

الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ

انصاف کرنے والوں کو — اور وہ کس طرح مان سکتے ہیں حاکم آپ کو — حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے

فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ

جس میں اللہ کا حکم موجود ہے — پھر یہ منہ موڑ لیتے ہیں — اس کے بعد (منصف بنانے کے بعد) اور وہ نہیں ہیں اپنی کتاب پر

ع ٩ ٦ ١٠ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ

ایمان رکھنے والے سلہ — بے شک ہم نے ہی اتارا — تورات کو (بھی) جس میں — ہدایت ہے — اور روشنی ہے

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ

فیصلہ کرتے چلے آئے ہیں اسی تورات پر وہ نبی — جنہوں نے مانا اس کو ان لوگوں کیلئے — جو یہودی تھے سلہ — اور

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ

علماء بھی — اور ان کے پیر بھی سلہ — اس لئے کہ ان کے ذمے لازم کردی گئی تھی حفاظت کرنی — اللہ کی کتاب کی سلہ

وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

اور وہ لوگ اسی کتاب پر — گواہ تھے — پس نہ ڈرو — لوگوں سے — اور مجھی سے ڈرو

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ

اور نہ حاصل کرو — میری آیتوں کے بدلے میں — تھوڑی سی دنیا کو سلہ — اور جو کوئی نہ فیصلہ کرے گا — اس ہدایت پر

اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ

جو اتاری ہے اللہ نے — پس وہی لوگ کافر ہیں سلہ — اور ہم نے لکھا تھا اس تورات میں ان پر

فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ

کہ مارا جائے آدمی کو آدمی کے بدلے میں — نکالی جائے آنکھ آنکھ کے بدلے میں — اور کاٹا جائے ناک

بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ

ناک کے بدلے میں — اور کاٹا جائے کان — کان کے بدلے میں — اور توڑا جائے دانت — دانت کے بدلے میں — اور زخموں کا بھی پورا

قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ

بدلہ ہے سلہ پھر اگر کوئی جو کوئی صدقہ کرے گا بدلہ نہ لینے پر — پس بیشک یہ بات معافی ہو جائیگی اس کے گناہوں کی — اور جو کوئی

سے ۔ معلوم اگر معاف کردیتا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں ۔ یہاں فرمایا جو ہدایت کے مطابق فیصلہ نہ کریں گے وہ ظالم ہیں ۔ پچھلی آیت میں فرمایا تھا وہ کافر ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں ظلم ہو گا وہاں کفر اور ایمان جمع نہیں ہو سکتا ۔ آگے عیسیٰؑ اور انجیل کا ذکر ہے

سے ۔ پہلے یہود کا ذکر تھا اب عیسائیوں اور ان کی آسمانی کتاب کا ذکر فرمایا ہے ۔ انجیل کا معنی خوشخبری ہے چونکہ اس میں حضور انور ﷺ کی آمد کی خوشخبری موجود تھی غالباً اسلئے اس کتاب کا نام بھی انجیل رکھ دیا گیا ۔ عیسائیوں کو بھی چاہئے کہ انجیل کی اصل تعلیمات پر عمل کریں تحریف نہ کریں

سے ۔ یہاں ایسے لوگوں کے بارے میں فاسقون فرمایا یہ تیسرا خطاب ہے مفہوم سب کا ایک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عملی اور اعتقادی نافرمان ۔ ان کتابوں میں بنیادی حکم جو تھا وہ حضور اکرم ﷺ پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کونہ ماننے میں سب شریک ہیں یہودی بھی عیسائی بھی

سے ۔ وہ کتابیں تو وقتی ہدایات تھیں اب یہ کامل کتاب قرآن نازل کردیا ہے ۔ حق سے مراد اللہ اور غیر منسوخ ہے ۔ اسکی خصوصیت یہ ہے کہ پہلی کتابوں کی تصدیق اور ان ہدایات کی حفاظت کرنیوالی ہے کہ بعض احکام کو جاگر کرنیوالی ہے جیسا ابھی گذرا ہے

سے ۔ وہ چاہتے تھے کہ انکی طرح اسکے احکام میں بھی کمی بیشی کردی جائے لیکن آپ اس کے

مطابق فیصلہ کریں ۔ اور ان کی خواہشات کا احترام نہ کریں بلکہ ان سے محتاط رہیں

سے ۔ پہلی امت کو ایک دین اور نظام شریعت دیا گیا تھا اور اس میں بھی حکمت تھی

سے ۔ اللہ تعالیٰ اسطرح آزماتے ہیں کہ کون نیکیوں کو بڑھاتا ہے اور کون سی امت

اپنے اعمال اور میری فرمانبرداری میں سب سے سبقت لے گی ۔

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

فیصلہ نہ کرے گا اس ہدایت پر جو اتاری ہے اللہ نے پس وہی لوگ ۔ ظالم ہیں ۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

اور بھیجا ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بیٹے مریم کو سچا بتانے والا ہے اس کتاب کو جو موجود ہے

يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ

اس کے سامنے جس کا نام تورات ہے اور دی ہم نے عیسیٰ کو انجیل کتاب بھی جو ہدایت ہے اور روشنی ہے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً

یہ انجیل تصدیق کرنیوالی ہے اپنے سے پہلی کتاب کی جس کا نام تورات ہے اور یہ ہدایت ہے اور نصیحت ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ

اللہ سے ڈرنیوالوں کیلئے چاہئے یہ کہ فیصلہ کریں انجیل والے اس ہدایت پر جو اتاری ہے اللہ نے انجیل میں اور جو

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَآ

کوئی نہ فیصلہ کریگا اس ہدایت پر جو اتاری ہے اللہ نے پس وہی لوگ اللہ کے نافرمان ہیں اور ہم نے اتاری

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

آپ کی طرف کتاب ساتھ حق کے تصدیق کرنیوالی ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے ہیں

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اور حفاظت کرنیوالی ہے ان کتابوں کی پس آپ فیصلہ کردیں ان میں اس بات پر جو اللہ نے اتاری ہے اور نہ پیروی کرنا

اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ

ان کی خواہشوں کی اس بات سے ہٹ کر جو آپکے پاس پہنچ چکی ہے حق سے ہر ایک کیلئے ہم نے بنا دیا تم میں سے قانون شریعت اور

مِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ

ایک کھرا راستہ بھی اگر چاہتا اللہ تم کو بنا دیتا ایک ہی امت لیکن اللہ آزماتا ہے تم کو

فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

اس چیز میں جو تم کو دی ہے پس ایک دوسرے سے آگے بڑھو نیکیوں کے حاصل کرنے میں اللہ کی طرف تم سب نے لوٹ کر جانا ہے پس تم کو خبر دے گا

ف۱ :- خطاب حضورؐ کو ہے مراد پوری امت ہے۔ چونکہ یہود و نصاریٰ کی آپؐ سے مخالفت ضد اور عداوت کی وجہ سے ہے اسلئے یہ ضرور کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح آپ کو کسی فتنہ میں مبتلا کر دیں ف۲ :- انکا نہ ماننا انکے گناہوں کی شامت ہے
ف۳ :- کیا یہ کافرانہ نظام چاہتے ہیں حالانکہ اللہ کا دیا ہوا نظام ہی سب سے بہتر ہے ف۴ :- آگے فرمایا کہ جب یہود و نصاریٰ جان بوجھ کر حضورؐ پر صرف بغض و حسد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تو ایسے لوگوں کو تم کیوں اپنا دوست بناتے ہو۔ یہ عقل کا تقاضا نہیں ہے۔
ف۵ :- تمہارے مقابلے میں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ آگے سخت وعید فرمائی ف۶ :- اس حکم کے باوجود جو ان سے تعلق قائم کرے گا اس کا میرے نزدیک کوئی مقام نہ ہوگا اور وہ میری حدیں توڑنے والا شمار ہوگا۔ آگے اس حکم کے بعد منافقین کی بہانہ بازی بیان فرمائی
ف۷ :- وہ کہتے ہیں کہ ہم بیک وقت سب سے ملے رہ سکتے اگر کافر ہم پر حملہ آور ہوں تو کوئی تو ہمارے کام آئے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عنقریب مسلمانوں کو فتح ہو جائیگی تو یہ اپنے اسی رویہ پر پشیمان ہونگے۔ امر من عندہ سے مراد منافقوں سے جہاد کا حکم بھی مراد ہو سکتا ہے جو بعد میں نازل ہوا ف۸ :- آگے قیامت کے دن مسلمانوں کی اس حیرت کا ذکر فرمایا جب وہ منافقوں کا انجام دیکھیں گے کہ یہ تو بڑی قسمیں کھا کر ہمارا ساتھ دینے کا اعلان کرتے تھے۔ اب ظاہر ہوا ہے کہ وہ حقیقت میں ہمارے مخالف اور دشمن تھے۔

بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٤٨﴾ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ
ان باتوں کے بارے میں جن میں تم اختلاف کرتے تھے اور اللہ حکم دیتا ہے کہ آپ فیصلہ کریں ان میں اس بات پر جو اتاری ہے اللہ نے
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا
اور نہ چلیں ان کی خواہشوں پر اور ان سے بچتے رہیں کہیں مبتلا نہ کر دیں آپ کو اس حکم کے ماننے میں جو
أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم
اتارا ہے اللہ نے آپ کی طرف ف۱ پس اگر وہ منہ موڑے رہیں پس آپ جان لیں کہ اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان پر عذاب بھیجے ان کے
بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾ أَفَحُكْمَ
کچھ گناہوں کی وجہ سے ف۲ اور بے شک بہتے لوگ اللہ کے نافرمان ہیں کیا یہ لوگ حکم
الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾ ع
٧ ع ٧ ١١
چاہتے ہیں کفر کے وقت کا ف۳ اور کس کا حکم بہتر ہے اللہ سے اس قوم کے لئے جو یقین رکھنے والی ہے ف۴
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ
اے ایمان والو! نہ بناؤ یہودیوں کو اور عیسائیوں کو اپنا مددگار (دوست)
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ
یہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں ف۵ (خیرخواہ ہیں) جو کوئی دوستی لگائے گا ان کے ساتھ پس وہ انہی میں سے ہو جائیگا
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِينَ فِي
بے شک اللہ رہنمائی نہیں کرتا ان لوگوں کی جو اسی کی حدیں توڑنے والے ہیں ف۶ پس تو دیکھے گا ان لوگوں کو جن کے
قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن
دلوں میں کفر کی بیماری ہے وہ دوڑ کر جاتے ہیں ان میں ملنے کے لئے یوں کہتے ہوئے ہم ڈرتے ہیں
تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ
کہیں ہم پر نہ آجائے مصیبت ف۷ پس ہو سکتا ہے اللہ مسلمانوں کو فتح دے ڈالے یا کوئی اور بات ہو جائے اللہ کی طرف سے
فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ
اور یہ منافق اس بات پر جو چھپائی تھی اپنے دلوں میں پشیمان ہو جائیں گے ف۸ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو

ے۔ ان کے سارے ظاہری عمل نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ برباد ہوگئے اور وہ نقصان اٹھانے والے ہوگئے ؂۲۔ پہلے یہود و نصاریٰ کی دوستی سے منع فرمایا اسلئے کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ ملا لیں گے گمراہ کردیں گے یہاں فرمایا کہ اگر تم اپنے دین سے پھر گئے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے
جو ثابت قدم ہوگی اس سے یہود و نصاریٰ کو بھی متنبہ فرمایا کہ اگر ان میں سے کمزور مسلمان یا منافقوں کو دین اسلام سے ہٹا لوگے تو پھر بھی اسلام ہمیشہ غالب ہوگا اور دوسری قوم بن جائیگی ؂۳۔ جہاد کی تین قسمیں ہیں بدنی، مالی، قلبی اور زبانی۔ وہ لوگ دل سے جہاد کیلئے
تیار رہیں گے اور جس قسم کا جہاد کرنا پڑے گا بغیر کسی کی پرواہ کئے وہ کر ہی گے ؂۴۔ اللہ جس کو دین پر ثابت قدم رکھے اس کا فضل سمجھو۔ آگے مسلمانوں کو سمجھایا کہ میں نشاندہی کردیتا ہوں کہ تمہارا سچا ساتھی کون کون ہے اور ان کی نشانی کیا کیا ہے ؂۵۔ رکوع سے مراد نماز با جماعت بھی ہے
اور یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ دیتے وقت عاجزی کرتے ہیں غرور نہیں کرتے۔ آگے فرمایا اس دوستی کا نتیجہ کیا نکلے گا یہ اللہ کی جماعت بن جائیگی اور غالب ہوگی ؂۶۔ اگلی آیات میں یہود و نصاریٰ اور کافروں کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک کیلئے ایک شرط مقرر کردی

اور ان سے تعلقات [illegible] کفر کے حکم کی وجہ بھی بتادی کہ جو لوگ تمہارے دین کا مذاق
اڑائیں وہ تمہارے دوست کیسے ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ ایسی حرکت کرنے والے نہ ہوں
تو پھر ان سے رواداری کا سلوک کر سکتے ہو

اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ

ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے قسمیں کھائی ہیں اللہ کی پکی پکی قسمیں

لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

الثلثة

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں برباد ہوگئے سارے عمل ان کے پس وہ ہوگئے نقصان والے ؂۱ اے

اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ

ایمان والو! اگر کوئی لوٹ جائیگا تم میں سے اپنے دین سے پس لے آئیگا اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو

يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ

جن کو پسند کریگا اور وہ اللہ کو پسند کریں گے ؂۲ وہ لوگ نرم ہونگے مومنوں کے مقابلے میں اور غالب ہونگے کافروں پر

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ

وہ جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں اور وہ نہ ڈریں گے کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے ؂۳ یہی

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ

اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ؂۴ اور اللہ بڑی وسعت والا سب کو جاننے والا ہے بے شک تمہارا ساتھی

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

تو اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں وہ ایمان والے جو قائم کرتے ہیں نماز

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ

اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ جھکنے والے ہیں (عاجزی کرنیوالے) ؂۵ اور جو کوئی دوستی لگائے گا اللہ کے ساتھ

وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع ٨ ١٢

اور اس کے رسول کے ساتھ اور ایسے ایمانداروں کے ساتھ پس بیشک اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والے ہیں ؂۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ

اے ایمان والو! نہ بناؤ ان لوگوں کو جنہوں نے بنالیا تمہارے دین کو

هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

ٹھٹھا اور تماشہ ان لوگوں میں سے جن کو دی گئی ہے کتاب تم سے پہلے

ف۱۔ آگے اس ٹھٹھے کی مثال دی ف۲۔ اذان مسلمانوں کا شعار ہے اور کیسی عمدہ عبادت سے مزاح کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ آگے اہل کتاب سے خطاب فرمایا ف۳۔ ہم تو تمہارے نبیوں کو بھی مانتے ہیں ان پر سلام بھیجتے ہیں۔ آگے بتایا اب تمہاری سزا کیا ہوئی؟ جو نبیوں کو جھوٹی
ف۴۔ تم سے پہلے نے اپنے نبیوں کے احکامات کا استہزاء کیا تو ان کی شکلیں مسخ ہوگئیں۔ انکی نسل منقطع ہوگئی اور کچھ شیطان کی بندگی کرنے لگے۔ وہ تمہارے ہی آباء و اجداد تھے۔ اشارہ فرمایا کہ بدترین قوم تو تم ہو اور استہزاء ہمارے ساتھ کرتے ہو۔ تم پر کوئی تو یہی سزا ملے گی
ف۵۔ آگے ان میں سے ظاہرا کلمہ پڑھنے والوں کی کچھ نشانیاں بیان فرمائیں ف۶۔ وہ حضور ﷺ کے پاس حاضری کے لیے جا کر اپنے لوگوں میں کہتے تھے انما نحن مستہزءون جیسا سورۃ بقرہ میں گزر چکا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ آتے جاتے وقت کافر ہی تھے۔ ایک نشانی تو یہ ہے۔ باقی؟
ف۷۔ اثم سے مراد وہ گناہ ہے جو کہ خود اپنی ذات کے ساتھ ہو جیسے ترک نماز اور "عدوان" وہ گناہ ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے جیسے چوری وغیرہ ف۸۔ "سحت" سے مراد سود، رشوت وغیرہ۔ وہ اس کو حلال سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی زبان کا کیا اعتبار ہے

وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَ

اور نہ کافروں کو اپنا ساتھی اور ڈرتے رہو اللہ سے اگر تم یقین والے ہو ف۱ اور

إِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ۭ ذٰلِكَ

جب تم پکارتے ہو نماز کے لئے (اذان کہتے ہو) تو بنا لیتے ہیں اس پکار کو ٹھٹھا اور تماشہ یہ اس لئے ہے

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ

کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو بیوقوف ہیں ف۲ آپ فرما دیجئے اے کتاب والو! کیا تم بدلہ لیتے ہو

مِنَّآ إِلَّآ أَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ

ہم سے اس بات کا کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی ہماری طرف اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی اس سے

قَبْلُ ۙ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ

پہلے ف۳ اور یہ شک تم میں سے بہتیرے لوگ اللہ کے نافرمان ہیں آپ فرما دیجئے کیا میں تم کو بتاؤں بہت برے انجام کے اعتبار سے اس سے بھی

مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ

اللہ کے ہاں وہ لوگ ہیں جن پر پھٹکار ہے اللہ کی اور اللہ کا غضب ہے ان پر اور بنا دئیے اللہ نے

مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ أُولٰٓئِكَ شَرٌّ

ان میں سے کچھ تو بندر اور کچھ خنزیر اور کچھ پوجنے لگے بتوں کو ف۴ ان کا بہت برا

مَّكَانًا وَّأَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَإِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا

ٹھکانہ ہے اور بہت بہک گئے ہیں سیدھے راستے سے ف۵ (اور ان میں سے بعضے لوگ) جب آتے ہیں تمہارے پاس تو کہتے ہیں

اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

ہم ایمان لائے حالانکہ جب وہ آئے تھے تب بھی کافر تھے اور جب نکلے ہیں تب بھی کافر ہیں اللہ

أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ

خوب جانتا ہے وہ جو وہ چھپا رہے ہیں ف۶ اور تو دیکھے گا بہتوں کو ان میں سے دوڑ کر جاتے ہیں

فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

گناہ کے کاموں میں اور سرکشی کے کاموں میں ف۷ اور حرام کھانے میں ف۸ بہت برا ہے جو یہ

ف۱ :- آگے فرمایا کہ ان کی یہ قولی اور عملی نافرمانی اتنی عمومی کیفیت اختیار کر چکی ہے کہ انکے مذہبی رہنما بھی نہیں روکتے ف۲ :- اس سے انکے علماء و احبار کو بھی متوجہ فرمایا کہ تم اپنی ذمہ داری کیوں نہیں پوری کرتے ف۳ :- اس سے مراد وہ برا عمل ہے جو عادت بن گیا ہو
ف۴ :- یہ انکی گستاخی کی ایک اور نشانی ہے۔ چونکہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی اقتصادی حالت خراب ہو گئی تھی تو بجائے توبہ کرنے کے انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اسی کا جواب دیا ف۵ :- یہ اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے کفر میں بڑھ رہے ہیں۔ اب انکی سزا کیلئے
ف۶ :- یہ یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے دشمن رہیں گے انکی باہمی جنگیں ہونگی اور یہ ہمیشہ فساد کا موجب بنتے رہیں گے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں بھی یہودی تمام جنگوں کے بانی یا محرک تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی سازشوں کو ناکام فرمایا ف۷ :- آگے ان کو سمجھایا کہ تم دنیاوی
فائدے کیلئے یہ سب کچھ کرتے ہو تو ایمان لے آؤ پھر تمہیں نہ صرف اخروی فائدہ ہوگا دنیا میں بھی رزق کی فراخی دی جاتی ف۸ :- یہ اخروی انعام ہے جو ابدی ہوگا ف۹ :- یہ دنیاوی انعام ہوگا کہ رزق بہت زیادہ ملے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اپنی کتابوں کے غیر منسوخ شدہ احکام پر
عمل کرو اور جو آخری کامل کتاب نازل ہو چکی ہے اسکے احکام پر بھی عمل کرو
ف۱۵ :- فرمایا ان میں سے تھوڑے سے لوگ انصاف والے ہیں جو ایمان لے آئے اور
اکثر لوگ برے اعمال میں ہی مصروف رہے۔ ایمان نہ لائے

يَعۡمَلُوۡنَ ﴿٦٢﴾ لَوۡلَا يَنۡهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ عَنۡ قَوۡلِهِمُ

کر رہے ہیں ف۱ کیوں نہیں روکتے ان کو ان کے عالم اور ان کے درویش کہنے سے بات

الۡاِثۡمَ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ‌ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿٦٣﴾

گناہ کی اور حرام کھانے سے ف۲ بہت برا ہے جو یہ کاریگری کر رہے ہیں

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ‌ؕ غُلَّتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَلُعِنُوۡا بِمَا

اور کہتے ہیں یہودی اللہ کا ہاتھ بند ہے ف۴ بند ہو جائیں ان کے ہاتھ ان پر لعنت ہے یہ بات

قَالُوۡا‌ ۘ بَلۡ يَدٰهُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ يُنۡفِقُ كَيۡفَ يَشَآءُ‌ ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا

کہنے سے بلکہ دونوں ہاتھ اللہ کے کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے اور زیادہ کر دیگی بہتوں کے

وقف لازم

مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ؕ وَاَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ

ان میں سے وہ چیز جو اتاری گئی آپکی طرف آپکے رب کے ہاں سے سرکشی اور کفر کو ف۵ اور ڈال دی ہم نے ان میں

الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ كُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا

دشمنی اور بغض (کینہ) قیامت کے دن تک جب کبھی یہ جلاتے ہیں آگ

لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ‌ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا‌ ؕ وَاللّٰهُ

جنگ کے لئے اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد کرنے کے لئے ف۶ اور اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا لَكَفَّرۡنَا

نہیں پسند کرتا فسادیوں کو ف۷ اور اگر یہ کتاب والے ایمان لے آتے (آپ پر) اور اللہ سے ڈرتے ہم مٹا دیتے

عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اَقَامُوا

ان سے ان کی برائیاں اور داخل کر دیتے نعمتوں کے باغوں میں ف۸ اور اگر یہ لوگ قائم رکھتے

التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ لَاَكَلُوۡا مِنۡ

توریت پر اور انجیل پر اور اس ہدایت پر جو اتاری گئی ان کی طرف ان کے رب کے ہاں سے تو وہ کھاتے

فَوۡقِهِمۡ وَمِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ‌ ؕ مِنۡهُمۡ اُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌ‌ ؕ وَكَثِيۡرٌ

اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے ف۹ ان میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو انصاف والی ہے ف۱۵ اور بہت سے لوگ

سا:۔ چونکہ جب کسی کے غلط کاموں کی نشاندہی ہو تو وہ خفا بھی ہوجاتا ہے مخالفت کرکے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اسلئے آگے حضورؐ کو فرمایا جو حکم بھی نازل کررہا ہوں وہ بلا کم و کاست لوگوں تک پہنچاتے رہیں۔ مخالفین سے آپکی حفاظت ہوگی نیز فرما کر اشارہ فرمایا پیغام پہنچانے والے کا کام پیغام دیدینا ہے خواہ کوئی خفا ہو خواہ راضی سـ۳:۔ اس سے مراد قرآن مجید اور حدیث دونوں ہیں سـ۴:۔ "رب" فرما کر سمجھایا کہ پالنے والا میں ہوں تو پھر کوئی آپکو کیا نقصان دے سکتا ہے

سـ۵:۔ یہاں بھی رسالت فرمایا کہ پیغام بری کا فریضہ پورا نہ ہوگا سـ۶:۔ اس آیت کے نزول سے پہلے صحابہؓ کی ایک جماعت آپؐ کی حفاظت پر مامور تھی۔ اسکے بعد ان کو ہٹا دیا گیا سـ۷:۔ آگے فرمایا تم اہل کتاب کہلانے کے مستحق تب ہو سکتے ہو جب ان میں موجود بشارت پر عمل کرو جو حضورؐ کے بارے میں ہے۔ ان پر ایمان لاؤ ورنہ تم بھی کافر ہی ہو سـ۸:۔ فرمایا یقیناً آپکی یہ باتیں سن کر وہ بجائے متاثر ہونے کے زیادہ باغی اور منکر ہوجاتے ہیں سـ۹:۔ حضورؐ پریشان تھے کہ وہ دوزخ میں چلے جائیں گے فرمایا یہ اہل کتاب جس سے بیگانہ کافر ہیں ان پر افسوس نہ کریں۔ البتہ اگر اب بھی وہ ایمان لے آئیں تو بچ جائیں گے سـ۱۰:۔ صابی اس وقت ایک فرقہ تھا جو ستاروں کو پوجتے تھے اور زبور کو اپنی کتاب مانتے تھے سـ۱۱:۔ ایمان والوں کا بھی ذکر فرمایا کہ تمہارے لئے بھی صحیح ایمان اور ساتھ اعمال صالح ضروری ہیں۔ دوسروں کا سب سے بڑا عمل صالح حضورؐ پر ایمان ہے اسلئے کہ اللہ پر اور آخرت پر ایمان تو ان کا پہلے ہی تھا۔ کمی حضورؐ پر ایمان کی تھی۔

سـ۱۲:۔ آگے فرمایا کہ حضورؐ پر ایمان لانے کا عہد تو ہم بنی اسرائیل کے رسولوں کے ذریعے پہلے ہی لے چکا ہوں یہ اس عہد کو بھی توڑ رہے ہیں۔

سـ۱۳:۔ وہ تو خواہشات نفسانی کے پرستار تھے اسلئے اس کے خلاف ہر حکم کی مخالفت کرتے تھے یعنی نبیوں کو اپنے مزاج پر رکھتے حالانکہ نبی تو بگاڑ کی اصلاح کیلئے آتے ہیں ان بدبختوں نے نہ صرف نبیوں کی تکذیب کی بلکہ بعض کو قتل کردیا اور اس بات کو معمولی سمجھا

ع ٩ ١٠ ١٣

مِنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

ان میں سے ان کے بہت برا ہے جو وہ کر رہے ہیں ۱ اے رسول! ۲ پہنچا دیجئے وہ سب کچھ جو اتارا گیا آپ کی طرف

مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

آپکے رب کے ہاں سے ۳ اگر آپ نے یوں نہ کیا تو آپ پہنچانے والے نہ ہونگے اللہ کے پیغام کو ۴ اللہ بچائیگا آپکو

مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ

لوگوں کے حملوں سے ۵ بے شک اللہ تعالیٰ راہ پر نہیں لاتا منکر لوگوں کو ۶ آپ فرما دیجئے اے

الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰي تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ

کتاب والو! تم نہیں ہو کسی بھی دین پر یہاں تک کہ قائم کرو توریت کو اور انجیل کو اور اسی ہدایت

اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

کو جو اتاری گئی تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اور ضرور بڑھا دیگا بہتوں کیلئے ان میں سے جو اتارا گیا آپکی طرف

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

آپکے رب کے ہاں سے سرکشی کو اور انکار کو ۸ پس آپ افسوس نہ کریں کافروں کی نافرمانی پر ۹

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور صابی ۱۰ اور نصاریٰ جو کوئی

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

ایمان لائیگا اللہ پر اور آخری دن پر اور کرے گا نیکی کے کام ۱۱ پس ان پر خوف نہ ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ

غمناک ہونگے ۱۲ بے شک ہم نے لیا تھا پختہ وعدہ بنی اسرائیل سے اور بھیجا تھا ان کے پاس

رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا

کئی رسولوں کو جب بھی آیا ان کے پاس کوئی بھی رسول وہ حکم لے کر جس کو نہ چاہتے تھے ان کے دل تو ایک گروہ کو انہوں نے جھٹلایا

وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ

اور ایک گروہ کو قتل ہی کر ڈالا ۱۳ اور وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہوگا پس وہ اندھے بن گئے اور بہرے ہوگئے پھر

سے ۱: یہ دونوں دفعہ ان کا اندھا بہرہ ہونا پہلے موسیٰؑ کی مخالفت میں اور ان کے بعد باقی نبیوں کے بارے میں اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کے رحم فرما کر عیسیٰؑ کو مبعوث فرمانے کے بعد ان کی مخالفت میں اندھا بہرہ ہونا ہے اور اب حضورؐ کے بارے میں بشارتیں جاننے کے باوجود ان پر ایمان نہ لانے میں اندھا بہرہ ہونا ہے ۔ سے ۲: یہ پہلے یہودیوں کی انبیاء کی مخالفت میں حد سے تجاوز کو بیان فرمایا آگے عیسائیوں کے عیسیٰؑ کے بارے میں عقیدت کے غلو کو بیان کیا اور بتایا کہ ان کے عقائد کفر ہیں سے ۳: ایک فرقہ کہتا ہے وہ عین خدا ہیں حالانکہ عیسیٰؑ نے تو ماں کی گود میں اعلان کیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں سے ۴: عیسیٰؑ نے تو اپنی امت کو یہ پیغام دیا تھا سے ۵: فرمایا تین خدا ماننا یہ بھی کفر ہے سے ۶: فرمایا عیسائی بھی ان عقائد کی وجہ سے اہل کتاب نہیں رہے بلکہ کافر ہیں اور ان کیلئے یہ عذاب ہے سے ۷: آگے فرمایا عیسیٰؑ کے بارے میں صحیح عقیدہ کیا ہے جو مسلمانوں کا ہے سے ۸: عیسیٰ ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا حصہ نہ خدا کا بیٹا بلکہ اللہ کا رسول ہے جس طرح باقی رسول ہیں سے ۹: اور اس کی ماں مریمؑ بھی پاکباز ہے۔ جو یہودی کہتے ہیں وہ غلط ہے

سے ۱۰: ان دونوں کے خدا نہ ہونے کی دلیل یہ ہے اسلئے کہ جو کھائے وہ خدا نہیں ہوتا

سے ۱۱: فرمایا کتنی واضح دلیلیں ہیں لیکن وہ نہیں سمجھ رہے ۔ آگے پھر عقلی دلیل دی کہ ان غیر اللہ کی عبادت کیوں کرتے ہو جو کسی نفع نقصان کے مالک ہی نہیں ۔

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

اور پھر آسانی کر دی اللہ نے ان پر پھر وہ اندھے ہوگئے اور بہرے رہے بہت لوگ ان میں سے ۱ اللہ دیکھنے والا ہے ان کاموں کو

يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

جو وہ کرتے ہیں ۲ بے شک کافر ہوگئے وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا اللہ وہی ہے جو مسیح ہے بیٹا مریم کا ۳

وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ

حالانکہ مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل! عبادت کرو اس اللہ کی جو میرا پالنے والا ہے اور تمہارا بھی پالنے والا ہے بیشک

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ

جو شریک ٹھہرائے گا اللہ کے ساتھ کسی کو بھی پس بے شک حرام کر دی اللہ نے اس پر جنت کی راہ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ

ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ۴ بے شک وہ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا اللہ تین میں سے

ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ وقف النبی

تیسرا ہے ۵ حالانکہ معبود برحق صرف ایک ہی ہے اور اگر یہ نہ رکے یوں کہنے سے

لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى

پہنچے گا ان کافروں کو ان میں سے دردناک عذاب ۶ پس وہ کیوں توبہ نہیں کرتے

اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا

اللہ کے ہاں اور اس سے بخشش کیوں نہیں مانگتے اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۷ مسیح بیٹا مریم کا

رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ

رسول ہی ہے ۸ بے شک گذر چکے ہیں اس سے پہلے بھی کئی رسول اور مسیح کی ماں پاکباز ہے ۹ یہ دونوں (ماں بیٹا) کھایا کرتے

الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾

کھانا ۱۰ آپ دیکھئے ہم کس طرح کھول کھول بیان کرتے ہیں ان کیلئے اپنی باتیں پھر آپ دیکھیں یہ کیسے بھٹکے جا رہے ہیں ۱۱

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا

آپ فرما دیجئے ان سے کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی جو مالک نہیں تمہارے لئے کسی نقصان کے پہنچانے کے اور نہ

سا ۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے صفاتی نام ذکر کرکے سمجھایا کہ کسی فریاد رس کی امداد کیلئے فریاد کا سن سکنا اور سن لینا، جاننا ضروری ہے اور یہ صفات میری ہیں لہذا مدد بھی میں ہی کر سکتا ہوں۔ آگے پھر اہل کتاب کو سمجھایا کہ سوچو ذرا سمجھو
سے ۲ ۔ جو حق ہے اس پر چلو۔ غلو نہ کرو رسول کو رسول سمجھو اور خدا کو خدا سے ۳ ۔ یہ خطاب حضورؐ کے وقت موجود اہل کتاب کو ہے کہ اب دین حق آجانے کے بعد اپنے گمراہ باپ دادوں کی پیروی نہ کرو جو خود بھی راہ راست پر نہ تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا
سے ۴ ۔ آگے فرمایا کہ ان کی ان حرکتوں کی وجہ سے ان کیلئے ان کے نبیوں نے بھی بد دعا کی اور ان پر لعنت بھیجی سے ۵ ۔ انبیاء تو بہت آئے تھے لیکن یہ دو نبی صاحب کتاب تھے اسلئے ان کا خصوصی ذکر فرمایا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ داؤدؑ کے زمانے میں اصحاب سبت
نافرمانی کی وجہ سے بندر بنے اور عیسیٰؑ کے زمانے میں مائدہ کے نزول کے بعد نافرمانی کرنے والے خنزیر بنے تھے سے ۶ ۔ آگے انکی نافرمانی اور حد سے بڑھنے کی تفصیل بیان فرمائی سے ۷ ۔ برائی کا مطلب گناہ ہے۔ گناہ ان کا وطیرہ بن گیا تھا اس سے رکتے نہ تھے
سے ۸ ۔ دوسرا ان کا قلبی لگاؤ اور دوستی کافروں کے ساتھ تھی جو خدا کے بھی منکر اور نبیوں کے بھی منکر تھے سے ۹ ۔ فرمایا اس وجہ سے ان کو بھی کافروں جیسا عذاب ہی ملے گا سے ۱۰ ۔ آگے فرمایا یہ تو اہل کتاب ہیں ان کو تو چاہیئے تھا کہ یہ خود ایمان لاتے
اور کافروں سے لاتعلق رہتے لیکن انکی اکثریت نافرمان ہی رہی
سے ۱۱ ۔ آگے فرمایا کہ کافروں سے تو یہ دوستی رکھتے ہیں لیکن مسلمانوں کے دشمن ہیں
البتہ دشمنی کے درجے کچھ مختلف ہیں

نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا

نفع دینے کے اور اللہ ہی سننے والا اور وہی جاننے والا ہے سا آپ فرما دیجیئے اے کتاب والو!

تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ

حد سے نہ بڑھو اپنے دین کے بارے میں حق کے سوا سے ۲ اور پیروی نہ کرو ان لوگوں کی خواہشوں کی

١٠ ع ١١ ١٤ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ ع

جو گمراہ ہو چکے ہیں اس سے پہلے اور گمراہ کیا بہت لوگوں کو سے ۳ اور خود بھی بھٹک گئے سیدھے راستے سے سے ۴

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ

لعنت کی گئی ان لوگوں پر جو کافر ہو گئے بنی اسرائیل میں سے داؤدؑ کی زبان پر اور

عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾

مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کی زبان پر سے ۵ یہ اسلئے کہ یہ نافرمان تھے اور نافرمانی میں حد سے بڑھنے والے تھے سے ۶

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

(یوں کہ) وہ نہیں رکا کرتے تھے برا اس برائی سے جس کو کیا کرتے تھے سے ۷ یقیناً وہ بہت برا ہے جو وہ

يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ

کیا کرتے تھے تو دیکھے گا بہتوں کو ان میں سے دوستی لگاتے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو کافر ہیں سے ۸ یقیناً وہ بہت برا ہے

مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى

جو آگے بھیجا ان کے لئے ان کے دلوں نے وہ بات یہ ہے کہ ان پر اللہ کا غضب ہے سے ۹

الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ

وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے سے ۱۰ اور اگر ایمان رکھتے اللہ پر اور اسی نبی پر

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا

اور اس ہدایت پر جو اسکی طرف نازل کی گئی ہے تو ان کو نہ بناتے اپنا دوست لیکن بہتیرے لوگ

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ

ان میں سے اللہ کے نافرمان ہیں سے ۱۱ تو ضرور پائے گا سب لوگوں سے زیادہ دشمن ایمان والوں کیلئے

سے ۱ ۔ مشرک اور کافر عیسائیوں کی نسبت زیادہ دشمن ہیں۔ یہاں بھی یہود کو مقدم فرمایا کہ وہ مشرکوں سے بھی زیادہ سخت دشمنی میں مسلمانوں کے ہیں سے ۲ ۔ وفود کے زمانے کے عیسائیوں کا رویہ نسبتاً نرم تھا۔ آگے اس کی وجہ بیان فرمادی

سے ۳ ۔ ایک تو اس وجہ سے کہ عیسائیت میں لڑائی کا حکم نہیں اور دوسرا یہ کہ ان میں کچھ علماء اور تارک الدنیا موجود ہیں جن کی دینداری عزت جاہ اور مال و دولت سے سروکار نہیں جس کی وجہ سے وہ غرور تکبر نہیں کرتے ۔

اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً

یہودیوں کو اور ان لوگوں کو جو مشرک ہیں ۱ اور بے شک تو پائے گا ان سب سے زیادہ قریب دوستی کے لحاظ سے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ

ایمان والوں کے ساتھ ان لوگوں کو جو یہ کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں ۲ یہ فرق اس لئے ہے کہ ان میں سے کچھ تو

مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

کتابوں کے عالم ہیں اور کچھ لوگ تارک دنیا ہیں اور (اس لئے کہ) یہ لوگ غرور نہیں کرتے ۳

سرا۱ ۔ پہلی آیت میں عیسائیوں کی اسلام دشمنی میں کمی کی وجہ بیان فرمائی کہ ان میں سے بعض اہل تکبر نہیں کرتے ۔ اس آیت میں فرمایا ان کا یہ حال ہے کہ جب صدق دل سے قرآن مجید کو سنتے ہیں تو ان کا حال اور قال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ قبول حق کیلئے آمادہ ہیں۔ حال سے مراد ان کی
آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا ہے آگے ان کا قول کہ ہم ایمان قبول کرتے ہیں سرا۲ ۔ معرفت کا معنی ہے کسی ایسی چیز کو پہچان لینا جس کا علم پہلے سے ہو چونکہ حضورؐ کا علم اہل کتاب کو پہلے سے تھا سرا۳ ۔ یہاں شاہدین سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں۔ یوں تو اہل کتاب کو قرآن مجید
میں کئی بار شہداء یعنی گواہ فرمایا گیا کہ تم اپنی کتابوں میں حضورؐ کے متعلق بشارتوں کی موجودگی کی وجہ سے انکی نبوت کے گواہ ہو مگر چند سعادت مندوں کے علاوہ سب نے اس شہادت عالیہ کو چھپایا اور جنہوں نے ایمان قبول کیا وہ سچے گواہوں میں شمار ہوں گے ۔
سرا۴ ۔ یہ ان خوش نصیبوں کی دعا ہے اس سے مراد بھی صحابہ کرامؓ ہیں ۔ زبور میں یہ لکھا تھا کہ اس زمین کے وارث صالحین ہونگے جس کا ذکر سورۃ الانبیاء میں ہے ۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب بھی صحابہ کرامؓ کو صالحین سمجھتے تھے ۔ آگے اللہ تعالیٰ ان کا اجر بیان فرماتے ہیں
سرا۵ ۔ فرمایا وہ ایمان لے آئے جیسے قبول ہے اور ان کا انجام یہ ہے لیکن جو کافر رہے ان کی سزا بھی یاد رکھو سرا۶ ۔ پچھلی آیات میں یہود و نصاریٰ کی اس عادت کا ذکر تھا کہ وہ احکام الٰہی کو بدل دیتے تھے اور اپنی خواہشات کے مطابق احکام بنالیتے ۔ آگے مسلمانوں کو سمجھایا کہ تم ایسے کام نہ کرنا
سرا۷ ۔ یہود و نصاریٰ میں ان کے رہبان "تارک الدنیا" بن جاتے تھے ۔ شادی نہ کرتے جو
حلال ہے اسی طرح دنیاوی سہولتوں کو خود پر حرام کر دیتے تھے اسلئے مسلمانوں کو فرمایا تم ان
کی طرح خود پر حلال چیزیں حرام نہ کرو ۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے یہ حد سے بڑھنا ہے
سرا۸ ۔ کسی حلال چیز کو خود پر حرام کرنا یا حرام کو حلال سمجھ لینا یہ اللہ کی نافرمانی ہے اور ہر حلال
پاکیزہ کو کھانا یہ بھی تقویٰ ہے اس لئے کہ اللہ کے حکم کی تابعداری ہے اپنی مرضی پر عمل نہیں
سرا۹ ۔ چونکہ بعض لوگ قسم کھا کر کسی چیز کو خود پر حرام کر لیتے تھے اس لئے آگے قسموں کے بارے
میں احکام بتائے اور قسموں کی دو قسمیں ذکر فرمائیں ۔
سرا۱۰ ۔ لغو قسم وہ ہے جو بلا ارادہ عادتاً اٹھائی جائے ۔ ایسی قسم پر کوئی مواخذہ نہیں
سرا۱۱ ۔ اس سے مراد وہ قسمیں ہیں جو ارادتاً اٹھائی جائیں جن کا تعلق ماضی سے ہو وہ "غموس"
کہلاتی ہے اور جس کا تعلق مستقبل سے ہو وہ "منعقدہ" کہلاتی ہے ۔ فرمایا ان پر پکڑ ہوگی

الجزء ٧

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ
اور جب یہ سن لیتے ہیں (اس کلام کو) جو اتاری گئی ہے اس رسول پر تو دیکھے گا ان کی آنکھیں
تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا
بہاتی ہیں آنسو[1] اس وجہ سے کہ انہوں نے پہچان لیا حق کو[2] وہ کہہ دیتے ہیں اے ہمارے رب! ہم بھی ایمان لے آئے
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا
پس تو ہم کو لکھ دے ان گواہی دینے والوں کے ساتھ[3] اور ہمیں کیا رکاوٹ ہے کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس ہدایت پر جو پہنچ چکی ہے
مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾
ہمارے پاس حق سے اور ہم امید کرتے ہیں کہ داخل کر دیگا ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ[4]۔
فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
پس بدلہ میں دیدیا ان کو اللہ نے اس بات کے کہنے پر وہ جنتیں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ رہیں گے
فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
ان جنتوں میں اور یہی بدلہ ہوا کرتا ہے دل سے نیکی کرنے والوں کا[5] اور وہ لوگ جو کافر رہے اور جھٹلایا
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
ہماری باتوں کو یہ آگ والے ہیں[6] اے ایمان والو! مت
تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا
حرام ٹھہراؤ ان پاکیزہ چیزوں کو جو حلال کی ہیں اللہ نے تمہارے لئے اور حد سے نہ بڑھو[7] بے شک اللہ تعالیٰ نہیں
يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَ
پسند کرتے حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ تم ہر چیز سے جو تم کو دی ہے اللہ نے حلال سمجھ کر اور پاکیزہ سمجھ کر اور
اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ
ڈرو اس اللہ سے[8] جس پر تمہارا ایمان ہے[9] نہیں پکڑتا تم کو اللہ تعالیٰ
بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ
تمہاری بے فائدہ قسموں میں[10] لیکن پکڑتا ہے تم کو ان قسموں میں جو تم نے پختہ قسمیں کھائی ہوں[11]

ع ١١

سٹ۱: یمین غموس کے متعلق دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بردبار ہے اس پر تم کو دنیا میں سزا نہیں دیتا البتہ قیامت کے دن تم پر فیصلہ کرے گا اور یمین منعقدہ اگر تو جائز کام کیلئے ہے تو اسے پورا کرے لیکن اگر ناجائز یا گناہ کے کام کیلئے ہے تو اسے پورا نہ کرے بلکہ کفارہ دے
کفارہ کی ترتیب یہ ہوگی دس مسکینوں کا کھانا یا ان کا لباس یا غلام کو آزاد کرنا۔ یہ سب کچھ نہ ہو سکے تو پھر روزے ہیں۔ سٹ۲: صحیح قسم ہے تو اس کو نہ توڑو۔ سٹ۳: اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بتادیا ہے اس پر چلو۔ آگے کچھ اور محرمات یعنی حرام چیزیں اور کام ذکر فرمائے
سٹ۴: شراب وغیرہ کی حرمت کے بارے میں نازل شدہ احکام کی ترتیب میں یہ آخری حکم ہے جس کے بعد سب مسلمانوں نے شراب کو چھوڑ دیا۔ اس آیت میں ان چیزوں کو گندگی یا شیطانی عمل اور کامیابی میں رکاوٹ قرار دیا۔ اگلی آیت میں شراب اور جوئے کی انفرادی و اجتماعی مضر اثرات کو
خصوصیت سے بیان فرمایا ہے۔ سٹ۵: آگے فرمایا کہ یہ نقصانات جاننے کے بعد بھی کیا تم ان سے نہ باز آؤ گے۔ سٹ۶: آگے فرمایا تم اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کرو بلکہ اللہ اور اسکے رسول کی پوری پوری اطاعت کرو۔ سٹ۷: اپنی طرف سے گنجائش نکال کر نافرمانی کا ارتکاب نہ کرو

سٹ۸: ان آیات کے نزول پر منافقوں نے پہلے فوت ہو جانے والے مسلمانوں کے بارے میں کہا کہ
وہ تو یہ عمل کرتے تھے اسلئے وہ ناکام ہو گئے۔ آگے فرمایا وہ اس قانون سے پہلے جا چکے ہیں
ان پر کوئی گناہ نہیں تھا اور جو زندہ ہیں اب چھوڑ دیں گے تو سابقہ پر کوئی مواخذہ نہیں

فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

پس کفارہ ہے ایسی قسموں کا کھانا کھلانا دس مسکینوں کا ۔ درمیانی قسم کا وہ کھانا جو تم کھلاتے ہو

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

اپنے بال بچوں کو یا ان کو لباس دینا ہے یا غلام آزاد کرنا ہے سٹ۱ پس جو کوئی نہ پائے ان چیزوں کو پس روزہ رکھے

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا

تین دن کے یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسمیں کھا بیٹھو اور حفاظت کرو

اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾

اپنی قسموں کی سٹ۲ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیتیں تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو سٹ۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

اے ایمان والو! بے شک نشہ دینے والی چیزیں اور جوا اور بت اور انکے تھان اور (اپانسے) تیر یہ ساری کی

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا

ساری چیزیں گندگی ہیں شیطان کے عمل سے پس تم بچو ان چیزوں سے سٹ۴ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَ

شیطان یہی چاہتا ہے کہ ڈال دے تم میں دشمنی اور بغض بذریعہ شراب اور

الْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾

جوئے میں اور روک دے تم کو اللہ کے ذکر سے اور خاص کر نماز سے سٹ۵ پس کیا تم رکنے والے ہو سٹ۶

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اللہ کے رسول کا اور بچتے رہو انکی نافرمانی سے سٹ۷ پس اگر تم نے منہ موڑے رکھا تو جان لو

عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ہمارے رسول کے ذمے تو صرف بات کا کھول کر پہنچانا ہے سٹ۸ نہیں ہے ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور اعمال کئے

الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نیک کوئی گناہ اس چیز میں جو پہلے کھا چکے ہیں جب وہ بچ گئے آئندہ کیلئے اور یقین لے آئے اور نیک کام کئے

۱ یہاں تقویٰ کے تین درجے بیان فرمائے ہیں کہ جو گناہ اس قسم کا نازل ہونے سے پہلے ہو گیا تھا اب معاف ہو گیا [illegible] آئندہ کیلئے بھی [illegible] اللہ کی مخلوق پر ظلم نہ کریگا [illegible] ان کے ساتھ احسان کرے گا ۲ [illegible] آگے حرمات [illegible]
۳ حالت احرام میں [illegible] شکار کو بھی نہ چھیڑ سکے [illegible] امتحان ہوگا [illegible] ایمان بالغیب ہے ۵ [illegible] سزا زیادہ ہوگی جس کی تفصیل آگے ہے ۶ حضور نے فرمایا [illegible] شکار [illegible] حرام [illegible]
۷ [illegible] اسی قیمت کا جانور لے کر منیٰ میں ذبح کرائے ۸ [illegible] دو دیندار اور سمجھدار آدمی قیمت کا فیصلہ کریں ۹ [illegible] کعبہ میں پہنچائے ۱۰ شکار کرنے کی یہ سزا مقرر ہے ۱۱ [illegible] جو گناہ ان کو معاف ہے
۱۲ [illegible] اس کا انتقام اللہ خود لے گا [illegible] قیامت میں بھی عذاب ہوگا [illegible] خشکی کے جانوروں کے متعلق تھا آگے دریائی شکار کے متعلق حکم ہے ۱۳ طعام سے مراد [illegible]
۱۴ دوبارہ خشکی کے شکار کی حرمت بیان فرما کر میدان حشر کی طرف توجہ دلائی [illegible] قیامت کا نمونہ ہے [illegible] آگے کعبہ [illegible] حلال اور حرام ہونے کی حکمت بیان فرمائی کہ انسان کیلئے نفع کس
میں ہے اور نقصان کس میں - یہ صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں -

١٢ ع ٧ ٢

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا

پھر بچتے رہے اور یقین لاتے رہے پھر بچتے رہے اور دل کے ساتھ نیکی کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ لپند کرتا ہے دل کیساتھ نیکی کرنیوالوں کو ۲ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَ

ایمان والو! تم کو ضرور آزمائیگا اللہ تعالیٰ کسی چیز کے ساتھ شکار میں سے جس کو حاصل کر سکتے ہوں تمہارے ہاتھ اور

رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

تمہارے نیزے ۳ تاکہ جان لے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جو ڈرتا ہو اللہ سے بن دیکھے ۴ پس جو کوئی حد سے بڑھیگا اس کے بعد

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ

اس کیلئے عذاب ہے دردناک ۵ اے ایمان والو! نہ مارو شکار کو اس حال میں کہ تم نے

حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ

احرام باندھا ہو ۶ اور جو قتل کریگا شکار کو تم میں سے جان بوجھ کر پس اسکا بدلہ ہے اُس جتنا جیسا قتل کیا ہے دوسرے چارپائے میں سے ۷

يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ

جو فیصلہ کریں چارپائے کے بارے میں دو انصاف والے تم میں سے بطور ۸ قربانی خرید کے پہنچا دے کعبے میں ۹ یا کفارہ دے۔ کھانا اتنے

مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا

مسکینوں کا یا اُسی کے برابر روزے رکھے تاکہ چکھ لے سزا اپنے کام کی ۱۰ معاف کر دیا اللہ نے جو

سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾

پہلے ہو چکا ہو ۱۱ اور جس کسی نے پھر یہ کام کیا اس سے بدلہ لے لیگا اللہ تعالیٰ ۱۲ اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے پر قادر ہے

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ

حلال کر دیا گیا تمہارے لئے شکار دریا کا اور کھانا دریا کا یہ سامان ہے تمہارے لئے اور عام مسافروں کیلئے ۱۳ اور حرام ہے

عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَيْهِ

تم پر شکار خشکی کا جب تک تم ہو احرام کی حالت میں ڈرتے رہو اللہ سے جس کی طرف

تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ

تم کو جمع کیا جائیگا ۱۴ بنایا اللہ نے اس کعبہ کو جو گھر ہے عزت والا اقامت کی جگہ لوگوں کے لئے

سلہ: کعبہ کو اللہ نے احترام بخشا اسی طرح چار مہینے ذیقعدہ، ذی الحج، محرم اور رجب عزت والے قرار دیئے ہیں۔ سلہ: اسی طرح وہ جانور جو حج میں منسوب ہوگئے ان کو بھی معزز بنادیا بلکہ شعائر اللہ قرار دیدیا ہے۔ سلہ: تمہارا علم ناقص ہے اللہ کا کامل اسلئے تم اللہ کی بات مانو

سہ: اشارہ فرمایا کہ حج کے مناسک پوری طرح ادا کئے اور بیت اللہ کی عظمت محفوظ رہی تو اللہ تعالیٰ گناہوں کی مغفرت کرتے رہیں گے ورنہ دنیا میں بھی سخت عذاب دے سکتا ہے۔ سلہ: فرمایا حضورؐ کا کام بتا دینا ہے اب عمل تمہارا کام ہے اور حساب میں لینا ہے جو تمہارے

ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔ یہاں علماء نے یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی حج کے احکام اور رسم مانتا ہے لیکن دل میں کہتا ہے کہ پتہ نہیں اسمیں کیا حکمت ہے تو اس طرح کام خراب ہو جائیگا اس کے سارے عمل برباد ہو جائیں گے۔ آگے حضورؐ سے فرمایا آپ ان کو ناپاک چیزیں چھوڑنے

اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم دیتے رہیں سلہ: فرمایا تھوڑی مقدار میں پاک چیز زیادہ مقدار کی ناپاک چیز سے بہتر ہے سلہ: پچھلی آیت میں فرمایا گیا ہے کہ حضورؐ کے ذمے احکام پہنچانا ہے اس سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ وہ حکم نہ چھپائیں اسی کے پہنچانے میں

دیر کرتے ہیں اسلئے آگے فرمایا کہ اپنی طرف سے خواہ مخواہ سوال نہ کرتے رہو

سٹ: مثلاً کوئی پوچھے میرا باپ کون ہے اور معاملہ گڑبڑ ہو تو اسے برا لگے گا

سٹ: اگر دوران نزول وحی پوچھ لیا تو جواب آجائے گا۔ چونکہ صحابہؓ تھے اسلئے فرمایا

سنا: تم نے اس سے پہلے بلا ارادہ جو نامناسب سوال کئے وہ معاف ہیں آئندہ نہ پوچھنا

سلا: آگے موسیٰؑ کی حجت باز قوم کا ذکر کردیا کہ وہ بھی بے ضرورت سوال کرتے تھے

سلا: جب حکم آجاتا تو اس پر عمل نہ کرتے تھے اور اس طرح نافرمان بن جاتے

سلا: آگے مشرکین کی خود پر حرام کردہ چیزوں کا ذکر فرمایا کہ وہ خدا نے حرام نہیں کی ہیں

سلا: یہ چار قسم کی اونٹنیاں، بکریاں یا ان کے نر تھے جن کی مختلف کیفیتیں ہوتی تھیں

وہ اپنے لئے حرام قرار دے لیتے تھے اور اس سے وہ اپنے خیال کے مطابق اپنے معبودوں

کا تقرب حاصل کرنا چاہتے تھے اور کہتے یہ تھے کہ یہ اللہ نے حرام کردی ہیں اسلئے آگے

فرمایا یہ خدا پر افتراء ہے اور یہ جھوٹا انتساب کرتے ہیں۔

وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

اور (اسی) اللہ نے عزت والے مہینے بنائے اور قربانیاں بنائیں اور قلادے بنائے سلہ یہ اسلئے بیان کیا تاکہ تم جان لو کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

جانتا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پورا

عَلِيمٌ ﴿٩٧﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

جانتا ہے سلہ جان لو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَحِيمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ

مہربان ہے سلہ رسول کے ذمے بات کا پہنچا دینا ہی ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم سامنے کرتے ہو

وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ

اور جو تم دل میں چھپاتے ہو سلہ آپ فرمادیجئے برابر نہیں ہوتے ناپاک اور پاکیزہ اگرچہ

أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

تعجب میں ڈالے تجھے زیادہ تعداد ناپاک چیزوں کی سلہ پس ڈرتے رہو اللہ سے اے عقل والو! تاکہ تم

ع ١٣ تُفْلِحُونَ ﴿١٠٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ

فلاح پاؤ سلہ اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتوں کے بارے میں کہ اگر وہ

تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ

کھول دی جائیں تمہارے سامنے تو تم کو بری لگیں سلہ اگر تم پوچھو گے ایسی باتوں کے بارے میں جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو جوابات کھول دیئے جائیں

لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ

تمہارے سامنے سلہ معاف کردیا ہے اللہ نے پہلی اس بات سے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا بردبار ہے سلہ بے شک پوچھ چکی ہے ایسی باتیں ایک قوم

مِنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ

تم سے پہلے بھی سلہ پس وہ ہوگئے اس پر عمل نہ کرنیوالے سلہ نہیں بنائے اللہ نے

بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

بحیرہ اور نہ ہی سائبہ اور نہ ہی وصیلہ اور نہ ہی حام سلہ لیکن وہ لوگ جو کافر ہیں

سٰ۱۔ آگے فرمایا کہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور جب ان سے احکامِ الٰہیہ پر عمل کرنے کا کہا جائے تو اپنے باپ دادا کی پیروی کی بات کرتے ہیں اگرچہ وہ بھی بے علم اور غیر ہدایت یافتہ ہوں۔ سٰ۲۔ اللہ کے حکم سے مراد قرآن مجید اور رسولؐ کی بات سے مراد اس کی شرح یعنی حدیث رسولؐ
سٰ۳۔ اگلی آیت میں مسلمانوں کو فرمایا کہ تم اپنے دین پر پکے رہو تو دنیا کے سارے گمراہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرو بلکہ یہ مراد ہے کہ تم اپنا فریضہ ادا کرو۔ اگر گمراہ لوگ نہ مانیں تو فکر نہ کرنا تم اپنی ذمہ داری ادا کر چکے
ہو۔ ایک مراد یہ بھی ہے کہ تم سب مسلمان ایک دوسرے پر اعتماد کر کے متحد ہو کر اپنے دین پر عمل کرو۔ تمام مسلمانوں کو دین پر لگانا کسی کی ذمہ داری اولین وجہ میں ہے۔ دوسروں کی فکر بعد میں کرو۔ سٰ۴۔ آگے فرمایا کہ بوقت ضرورت مسلمان بھائیوں کو ہی گواہ بناؤ دوسرے قابلِ اعتماد نہیں ہیں
سٰ۵۔ اگر دورانِ سفر یا کسی اور وجہ سے مسلمان گواہ نہ ملیں تو پھر بھی گواہ ضرور بناؤ خواہ وہ غیر مسلم ہی ہوں۔ اگر یہ گواہ پھر جائیں یا شہادت میں ردّ و بدل کر دیں تو ان کو اس طریقہ پر قسم دو۔ اس حکم کا شانِ نزول حضورؐ کے زمانہ میں پیش آنے والا یہ واقعہ ہے۔
"ایک صحابی دو عیسائی ساتھیوں کے ساتھ شام کو تجارت کی نیت سے روانہ ہوئے راستہ میں اس صحابی کی موت کا وقت آ گیا تو انہوں نے اپنا سامان ان ساتھیوں کے حوالے کر دیا کہ مدینہ منورہ میں ورثاء کے حوالے کر دیں اور فہرست بنا کر اپنے سامان میں رکھ دی جس کا ان
ساتھیوں کو علم نہ ہوا۔ واپسی پر ایک چاندی کا پیالہ جس پر سونے کا ملمع تھا وہ انہوں نے رکھ لیا۔ یہ معاملہ حضورؐ کے سامنے پیش ہوا تو ان دونوں نے جھوٹی قسم کھا لی۔ چند دن بعد وہ پیالہ ظاہر ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم نے خریدا تھا دوبارہ معاملہ حضورؐ کے سامنے پیش ہوا تو آپؐ نے اس صحابی کے ورثاء کو قسم دی اور پیالہ ان کے حوالے کر دیا بعد میں جب ان میں سے تمیم داریؓ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے بتا دیا کہ واقعی پیالہ ان کا ہی تھا جو ہم نے چرا لیا تھا۔ یہ واقعہ نو ہجری میں ہوا۔" آگے بھی اسی کی تفصیل ہے

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾

وہ اللہ پر باندھتے ہیں جھوٹ اور ان میں سے بہتے لوگ بے عقل ہیں سٰ۱

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا

اور جب کہا جاتا ہے ان سے چلے آؤ اس بات کو ماننے کیلئے جو نازل کی ہے اللہ نے اور اس بات کو بھی جاننے کیلئے رسول کی بات مانو سٰ۲ وہ کہہ دیتے ہیں

حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

ہمیں کافی ہے وہ بات جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو اگرچہ ان کے باپ دادا نہ جانتے ہوں

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا

کچھ بھی اور نہ ہی وہ ہدایت والے ہوں سٰ۳ اے ایمان والو! تم سنبھالے رکھو اپنے آپ کو نہ

يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

بگاڑ سکیں گے تمہارا کچھ بھی وہ جو گمراہ ہیں جب تم خود ہدایت پر ہو گے سٰ۴ اللہ ہی کی طرف تم سب نے لوٹ کر آنا ہے پس بتا دے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا

ان کاموں کی جو تم کرتے تھے سٰ۵ اے ایمان والو! گواہی دو آپس میں جب

حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

آ پہنچے کسی ایک کو موت وصیت کے وقت دو مرد ہونے چاہییں انصاف والے جو تم میں سے ہوں

اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ

یا اور دو مرد ہوں جو تم میں سے غیر ہوں (بوقتِ ضرورت) اگر تم نے سفر کیا ہو زمین میں اور آ پہنچی تم کو

مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ

مصیبت موت کی تو تم ان کو روک رکھو (عصر کی) نماز کے بعد تاکہ وہ قسمیں کھائیں اللہ کے نام کی

اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ

اگر تمہیں شک ہو (وہ کہیں) ہم نہیں خریدتے اس کے بدلے میں دنیا کے فائدے کو اگرچہ وہ ہمارا قرابتدار ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہی چھپاتے

شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ

اللہ کی گواہی کو ورنہ ہم ہو جائیں گے اس وقت گناہگاروں میں سٰ۶ پس اگر خبر لگ جائے کہ وہ دونوں اٹھا چکے ہیں قسم

ف۱:۔ اگر وہ غیر مسلم گواہ جھوٹ تسلیم نہ کریں تو پھر کیا کریں؟ ف۲:۔ اگرچہ قسم مدعا علیہ پر ہوتی ہے لیکن قاضی کو اختیار ہے کہ اگر مدعا علیہ جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ مدعی سے قسم اٹھوا سکتا ہے بلکہ گواہوں کو بھی قسم دے سکتا ہے اسلئے کہ یہاں مضمون کو بھی یہی کرنے کا حکم ہوا
ف۳:۔ آگے فرمایا یہ حکم اسلئے دے رہا ہوں تاکہ یہ ڈر جائیں اور جھوٹی گواہی نہ دیں پہلے ہی صحیح بات کر دیں۔ ف۴:۔ اس سے مسلمانوں کو سمجھایا کہ خواہ مخواہ جھگڑا نہ ڈالو اگر بوجہ مجبوری اہل کتاب گواہ ہو اور صحیح گواہی دے تو اسے قبول کرلو
ف۵:۔ پچھلی آیات میں دین میں غلو سے منع فرمایا بالخصوص عیسائیوں کے عیسیٰؑ سے عقیدت کے غلو کو بیان فرمایا۔ یہودیوں کی نافرمانی اور حرکتوں کا ذکر کیا اور پچھلی آیت میں مسلمانوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا جس کا نتیجہ قیامت میں ظاہر ہوگا اسلئے اب اگلی آیات میں قیامت کا منظر بیان فرمایا گیا کہ اُس دن انبیاء سے بھی سوال و جواب ہوگا جس کا باعث تم ہوگے اسلئے انبیاء کی پیروی کرو تاکہ تمہاری وجہ سے ان کو پریشانی نہ اٹھانی پڑے جیسے ایک مثال عیسیٰؑ کے ساتھ عیسائیوں کے عقائد کی وجہ سے ان سے جواب طلبی ہے

اِثۡمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوۡمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيۡنَ اسۡتَحَقَّ عَلَيۡهِمُ

گناہ کے کام کی تو پھر دو گواہ اور کھڑے ہو جائیں ان کی جگہ ان لوگوں میں سے جن کے خلاف وہ گواہی دے چکے ہیں

الۡاَوۡلَيٰنِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنۡ شَهَادَتِهِمَا وَ

پہلے گواہ ف۲ پس وہ قسم کھائیں گے اللہ کی کہ ہماری گواہی (تحقیقی ہے) زیادہ بہتر ہے ان کی گواہی سے اور

مَا اعۡتَدَيۡنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ يَّاۡتُوۡا

ہم نے زیادتی نہیں کی ہے ورنہ ہم ہو جائیں گے ظلم کرنے والوں میں سے ف۳ یہ بات بہت قریب ہے کہ ممکن ہے کہ وہ پیش ہوں

بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجۡهِهَاۤ اَوۡ يَخَافُوۡۤا اَنۡ تُرَدَّ اَيۡمَانٌۢ بَعۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ ؕ

گواہی دے ڈالیں صحیح طریقے پر یا وہ ڈر جائیں کہیں واپس نہ کر دیں ہماری قسمیں ان کی قسموں کے بعد

ع ۱۴/۸/۴ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسۡمَعُوۡا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾

اور ڈرتے رہو اللہ سے اور سنو (اللہ کے نبی کی بات) ف۴ اور اللہ راہ نہیں دیتا اس قوم کو جو نافرمان ہوں ف۵

يَوۡمَ يَجۡمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوۡلُ مَاذَاۤ اُجِبۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَا عِلۡمَ

جس دن جمع کریگا اللہ تعالیٰ سب رسولوں کو پس ان سے پوچھے گا تمہیں کتنا قبول کیا گیا ف۶ کہیں گے نہیں کوئی علم نہیں ہے

لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ

ہمیں ف۷ بے شک تو ہی جاننے والا ہے تمام چھپی باتوں کو ف۸ جب فرمائے گا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے

وقف النبی اذۡكُرۡ نِعۡمَتِىۡ عَلَيۡكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذۡ اَيَّدْتُّكَ بِرُوۡحِ

یاد کر تو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور تیری ماں پر کیا جب میں نے طاقت دی تجھے پاکیزہ روح

الۡقُدُسِ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الۡمَهۡدِ وَكَهۡلًا ۚ وَاِذۡ عَلَّمۡتُكَ الۡكِتٰبَ

کے ساتھ تو باتیں کرتا تھا لوگوں کے ساتھ ماں کی گود میں بھی اور بہت بڑھاپے میں بھی ف۹ اور جب میں نے سکھائی تجھے کتاب ف۱۰

وَالۡحِكۡمَةَ وَالتَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ۚ وَاِذۡ تَخۡلُقُ مِنَ الطِّيۡنِ

اور دین کی باتیں اور توریت اور انجیل ف۱۱ اور جب تو بناتا تھا کیچڑ سے

كَهَيۡــئَةِ الطَّيۡرِ بِاِذۡنِىۡ فَتَنۡفُخُ فِيۡهَا فَتَكُوۡنُ طَيۡرًاۢ بِاِذۡنِىۡ وَ

شکل پرندے کی میرے حکم سے پس تو پھونک مارتا تھا اس پرندے میں پس ہو جاتا تھا اڑنے والا میرے حکم سے اور

ف۶:۔ تمہارے ساتھ تمہاری امتوں نے کیا سلوک کیا۔ وہ جواب دیں گے
ف۷:۔ یہ ادب ہے کہ ہم نے معلوم سمجھا باقی آپ خود خوب جانتے ہیں۔
ف۸:۔ آگے عیسیٰؑ سے تفصیلی سوال و جواب ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ اپنے احسانات اپنی یاد کرائیں گے اور اس میں انکی والدہ پر احسان سے ابتدا کی
ف۹:۔ اس بارے میں ضروری تشریح پہلے گزر چکی ہے۔ آگے کتاب سکھانے کا ذکر ہے
ف۱۰:۔ اس سے مراد قرآن مجید ہے اسلئے کہ توریت و انجیل کو آگے الگ بیان کیا ہے
اس کا مطلب ہے قرب قیامت میں نزول کے بعد قرآن مجید کا سکھایا جانا۔
بعض علماء نے کتاب سے مراد لکھنا پڑھنا بھی لیا ہے
ف۱۱:۔ یہ تو روحانی نعمتیں تھیں آگے حسی معجزات کا ذکر فرمایا

۱ ۔ ہر معجزے کے ساتھ فرمایا باذنی میرے حکم سے ۔ عقیدہ یہی ہونا چاہئے کہ معجزہ اور کرامت میں حکم اللہ کا ہوتا ہے اور ہاتھ نبی یا ولی کا ۔ یہ دو فرق یعنی آنکھوں اور کوڑھ کا علاج آج بھی عیسائیوں میں ہیں ۲ ۔ اس سے مراد اصل مردہ ہے
۳ ۔ کافر ایسے جادو کہتے کہ یہ باتیں عقل سے باہر تھیں ۔ اگر وہ مطلب ہوتا جو آجکل معجزات کے منکرین تاویلیں بیان کرتے رہتے ہیں تو یہ کافر اسے جادو کیوں کہتے ۴ ۔ حواری سے مراد صحابی بھی ہے ۵ ۔ آگے ان حواریوں کے مطالبۂ معجزہ کا ذکر ہے
۶ ۔ کیا خدا ہم پر تیار شدہ کھانا اتار سکتا ہے ۔ فرمایا ایسی بات نہ کرو ۔ ۷ ۔ کے معنی کو اولیت نہ دو ۸ ۔ ایک تو ہم آسمانی خوراک کھائیں گے دوسرا دل خوش ہو جائیگا اور تیسرا آپکے سچا نبی ہونے کی دلیل ہو جائیگی ۔ آگے عیسیٰ کی دعا ہے
۹ ۔ یا اللہ یہ مانگتے ہیں تو مہربانی کر دیں

تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ

تو اچھا کر دیتا تھا مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے ۱ اور جب تو نکالتا تھا مردوں کو زندہ بنا کر میرے حکم سے ۲

وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور جب روکا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ پر ہاتھ ڈالنے سے جب تو لایا بنی اسرائیل کے پاس کھلے کھلے معجزے

فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ

تو کہا ان میں سے کافروں نے یہ تو جادو ہے کھلا ہوا ۳ اور

اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا

جب میں نے دل میں ڈال دیا حواریوں کے ۴ اس بات کو کہ ایمان لاؤ مجھ پر اور میرے رسول پر تو حواریوں نے کہا

اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں ۵ جب کہا حواریوں نے

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا کر سکتا ہے تیرا رب یہ کہ اتارے

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

ہم پر خوانچہ آسمان سے ۶ کہا عیسیٰ نے ڈرو اللہ سے اگر تم ہو

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا

یقین والے ۷ کہنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ ہم کھائیں اس خوانچے سے اور خوش ہو جائیں ہمارے دل

الربع وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

اور ہم جان لیں کہ تو نے سچ کہا ہے ہم سے اور ہم ہو جائیں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ۸

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

کہا مریم کے بیٹے عیسیٰ نے اے اللہ! تو ہمارا رب ہے اتار ہم پر تیار خوانچہ آسمان سے

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ

جو ہو ہمارے لئے خوشی پہلوں کیلئے بھی اور پچھلوں کیلئے بھی اور بہت بڑی نشانی ہو تیری طرف سے ۱۰ اور رزق دے ہمیں اور تو

۱: انہوں نے دستر خوان مانگا تھا وہ اب تک مل رہی ہے ۲: اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارا مطالبہ تو مان لیا ہے لیکن اگر اب نافرمانی کی تو عبرتناک سزا دونگا اور یہ اصول ہے کہ قوم کے مطالبہ پر جو چیز بطور معجزہ دی جائے اس کی نافرمانی پر عموماً اس قوم پر سخت عذاب نازل ہوتا ہے
۳: احسانات جتانے کے بعد اب عیسیٰؑ سے امت کے غلط عقیدے پر جواب طلبی ہے کہ کیا آپ نے ان عیسائیوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود مانو۔ عیسیٰؑ چار جواب دیں گے ۴: پہلا یہ سبحانک۔ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے عیب و نقص سے پاک ہونے کا اقرار ہے یعنی ...
۵: یہ دوسرا جواب ہے۔ میں کس طرح خود کو خدا کہہ سکتا تھا ۶: یہ تیسرا جواب ہے کہ آپ تو جانتے ہی ہیں ۷: یہ چوتھا جواب ہے کہ آپ تو میرے دل کا حال بھی جانتے ہیں۔ گویا کہنا تو بجائے خود رہا میں نے تو کبھی یہ خیال بھی نہیں کیا ۸: وہ حکم کیا تھا ۹: میں نے تو یہ کہا تھا
۱۵: اس آیت سے حیات مسیحؑ ثابت ہوتی ہے یہ بھی فرمایا کہ جب تک میں زندہ رہا بلکہ فرمایا جب تک میں ان کے درمیان تھا جب آسمان پر اٹھا لیا گیا تو اس کے بعد کا مجھے علم نہیں ہے ۱۱: پہلے عاجزی تھی اب مقام نیاز ہے کہ اے اللہ یہ بندے تیرے ہیں۔ میں نے تو انہیں
دعوت توحید دی تھی اب اگر عذاب دیں آپ کی مرضی اور اگر بخش دیں تو بھی آپ
غالب ہیں اور حکمت والے ہیں۔ جو فیصلہ کریں گے اس میں ضرور حکمت ہوگی۔
۱۲: اللہ فرمائے گا عیسیٰؑ نے سچ کہا یہ سچ ان کو نفع دے گا

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ

بہتر رزق دینے والا ہے ۱ کہا اللہ تعالیٰ نے میں ابھی اتارنے والا ہوں وہ خوان تم پر لیکن جو کوئی ناشکری کرے گا اس کے بعد

مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ ع ١٥ ٧ ٥

تم میں سے میں سزا دونگا وہ جو نہ دوں گا کسی کو بھی تمام جہان والوں میں سے ۲

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ

اور جب فرمائیگا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ بنا لو مجھے

وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ

اور میری ماں کو دو معبود اللہ کو چھوڑ کر ۳ آپ کہیں گے اللہ پاک ہے تیرے لئے ۴ یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا تھا کہ میں وہ بات کہتا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

جس پر میرا حق نہ تھا ۵ اگر یہ بات میں نے کہی ہوگی تو تجھے پتہ ہو چکا ہوگا ۶ تو جانتا ہے وہ باتیں بھی جو میرے دل میں ہیں

وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ

اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے ۷ بے شک تو ہی جاننے والا ہے ان تمام باتوں کو جو چھپی ہوئی ہیں میں نے ان سے نہیں کہا

اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ

جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا ۸ کہ عبادت کرو اس اللہ کی جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے ۹ اور میں ان پر رہا

شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

گواہ جب تک میں ان میں رہا ۱۰ پس جب تو نے مجھے پورا پورا اٹھا لیا تو تو ہی تھا ان پر نگہبان ۱۵

وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١١٧﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ

اور ہر چیز تیرے سامنے ہے اگر تو عذاب دینا چاہے ان کو تو بے شک وہ تیرے بندے ہیں ۱۱ اگر

تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ

تو ان کو بخش دیگا تو تو بے شک بڑا غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے فرمائیگا اللہ آج کا دن وہ دن ہے کہ فائدہ دیگا

الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

سچ کہنے والوں کو ان کا سچ کہنا ۱۲ ان کیلئے ایسے باغ ہیں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

ـ۱ :۔ ہمیشہ کی جنت میں مومنوں کو ملے گی مگر اللہ کی رضا کا حاصل ہونا سب سے بڑی کامیابی ہے ۔ ۲ :۔ آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے پھر یاد دہانی کرادی کہ دنیا میں جس کو جو کچھ ملا وہ عارضی ہے اصل بادشاہی اللہ کی ہے جو ہر چیز کا مالک اور ہر چیز پر قادر ہے اسلئے سب انسانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ کے حکموں کو مانیں اور اس کی نافرمانی نہ کریں خواہ وہ کوئی بھی ہو ۔ اس سے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اس سورۃ میں جو حلال و حرام کے احکام ہیں وہ بھی اللہ کا ہی اختیار ہے کسی اور کو اجازت نہیں کہ اپنی مرضی سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے ۔

ـ۳ :۔ سورۃ انعام مکی ہے ۔ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرم پر "انعام" کا مطلب چارپائے ہیں چونکہ اس سورۃ میں مشرکوں کے ان غلط نظریات کی تردید ہے جو انہوں نے حیوانات کے بارے میں من گھڑت طور پر بنائے ہوئے تھے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس سورۃ کا نام "الانعام" رکھا ہے ۔ پچھلی سورۃ میں کافروں، مشرکوں، یہود و نصاریٰ کے غلط عقائد کی تردید فرمائی گئی اس سورۃ میں ایک اور فرقے "مجوسی" کے اس عقیدہ کی تردید کی کہ خالق دو ہیں خالق خیر اور خالق شر اسکے علاوہ عقیدۂ توحید اور حضرت ابراہیمؑ کا نمونۂ توحید پرستی پیش کیا ۔

فِيهَآ أَبَدًا ۚ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾

ان باغوں میں اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے ۱

لِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌۢ ﴿١٢٠﴾ ع

اللہ ہی کی ہے بادشاہی آسمانوں میں اور زمین میں اور ساری کائنات میں جو انکے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۲

٦ سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَسِتُّونَ اٰيَةً وَعِشْرُونَ رُكُوعًا ٥٥

سورۃ انعام مکی ہے اور اس میں ۱۶۵ آیتیں اور ۲۰ رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۳

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ ٱلظُّلُمَٰتِ

تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جس نے بنائے آسمان اور زمین اور جس نے بنائے اندھیرے

وَٱلنُّورَ ۖ ثُمَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١﴾ هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم

اور اجالے ۴ پھر وہ لوگ جو اللہ کے منکر ہیں اپنے رب کیساتھ اوروں کو برابر کر لیتے ہیں ۵ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا تم کو

مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰٓ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُۥ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ

گیلی مٹی سے پھر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا تمہارے لئے ایک مدت کا اور ایک اور وقت بھی مقرر ہے اللہ کے ہاں ۶ پھر تم اس بات میں

تَمْتَرُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ ٱللَّهُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَفِى ٱلْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

شک کرتے ہو ۷ اور وہی اللہ معبود ہے آسمانوں میں اور زمین میں بھی وہ جانتا ہے تمہاری چھپی باتیں اور

جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿٣﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ ءَايَةٍ مِّنْ ءَايَٰتِ

کھلی باتیں بھی اور وہ جانتا ہے جو تم کماتے ہو ۸ اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی بھی نشانی ان کے رب کی نشانیوں

رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا۟ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا۟ بِٱلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۖ

میں سے ۹ مگر وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں ۱۰ اور بے شک یہ جھٹلا چکے سچے دین کو جب آ پہنچا ان کے پاس

فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنۢبَٰٓؤُا۟ مَا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ

پس جلدی آجائے گی ان کے پاس خبر اس چیز کی جس کے ساتھ یہ ٹھٹھا کر رہے ہیں ۱۱ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ

پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ آسمانوں اور زمین اور ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اس سورۃ کی ابتدا بھی اللہ تعالیٰ کی یہ صفت بیان کرنے کی کہ زمین و آسمان، انقلاب لیل و نہار کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہیں ۔ اندھیرا، اجالا اسی نے بنایا ہے ۔

١٦ ع ٥ ٦

ـ۴ :۔ آگے فرمایا کہ کافر یہ نہیں سوچتے کہ اور کوئی یہ کام نہیں کر سکتا ۔ باوجود اس کے وہ دوسروں کو اپنے پالنے والے کے ساتھ برابر کئے جاتے ہیں ۔

ـ۵ :۔ آگے اس کی مثالیں بیان فرمائیں ۔ پہلی مثال خود انسان کی پیدائش کی

ـ۶ :۔ تم مٹی سے پیدا ہوئے ۔ پھر مر کر مٹی میں مل جاؤ گے ۔ پھر قیامت آئے گی

ـ۷ :۔ روزانہ موت کو دیکھتے ہو پھر شک کیوں کرتے ہو

ـ۸ :۔ قیامت میں حساب و کتاب کیلئے اللہ تعالیٰ کسی دوسرے سے پوچھنے کے محتاج نہیں بلکہ وہ خود انسان کے پوشیدہ اور ظاہری اعمال کو جانتے ہیں

ـ۹ :۔ اس سے قرآنی آیات بھی مراد ہیں اور معجزات بھی

ـ۱۰ :۔ آگے ان کے اعراض کی وجہ بیان فرمائی کہ دین حق کو انہوں نے مذاق میں اڑا دیا ۔ "حق" کا مطلب ہے اسلامی دین ۔ حالانکہ یہ دین انکے مذاق سے نہ مٹے گا بلکہ

ـ۱۱ :۔ انکے استہزاء کی سزا انہیں بہت جلد ملے گی ۔ اس سے ایک تو غزوۂ بدر مراد ہو سکتا ہے دوسرا مسلمانوں کی کامیابی جن کو غربت کے سبب یہ کمزور سمجھ کر مذاق کرتے تھے

سا :۔ یہاں پہلی قوموں کی مثال دی کہ وہ طاقت 'دولت' اقتدار کے لحاظ سے ان کے مقابلے میں بہت زیادہ تھے لیکن وہ بھی ہلاک کر دیئے گئے۔ آگے ان کی طاقت کی تفصیل ہے سہ۲ :۔ فرمایا جس طرح انکے بعد اور قومیں آگئیں اگر تم نافرمانی کروگے
تو ہم دوسری قوم لے آئیں گے۔ آگے ان کی حجت بازی بیان فرمائی جو استہزاء کی ایک شکل ہے سہ۳ :۔ فرمایا اگر ان کے مطالبہ کے مطابق کاغذ بھی بھیج دوں تو ان کا ردّ عمل یہ ہوگا۔ آگے اسی طرح کا دوسرا سوال بیان فرمایا کہ فرشتہ ہمیں بھی نظر آئے
سہ۵ :۔ فرمایا اگر ان کے مطالبہ پر فرشتے نازل ہوگئے یہ پھر بھی نہ مانے تو عذاب فوراً آ جائیگا سہ۶ :۔ اگر فرشتہ ملکوتی شکل میں آیا تو وہ ان کو نظر نہیں آئیگا اور انسانی شکل میں آیا تو پھر بھی اعتراض کریں گے کہ یہ تو انسان ہے فرشتہ نہیں
آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ ہر رسول سے اس طرح کا سلوک کیا گیا آپ پریشان نہ ہوں سہ۷ :۔ کافروں کو بھی متنبہ فرما دیا گیا کہ پہلے لوگ بھی اس وجہ سے عذاب کا شکار ہوئے اگر تم باز نہ آئے تو تم پر بھی ایسا ہی عذاب آجائے گا

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ

تباہ کئے ہم نے ان سے پہلے بھی کئی زمانے کے لوگ ہم نے طاقت دی تھی ان کو زمین میں وہ طاقت جو نہیں دی تم کو سہ۱

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ

اور چھوڑ دیا ہم نے آسمان کو ان پر مینہ برسنے والا اور بنا دیا ہم نے پانی کی نہروں کو جو بہتی تھیں

تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

انکے محلوں کے نیچے پس ہم نے تباہ کر دیا ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے اور پیدا کر دیا ہم نے ان کے بعد دوسرے

اٰخَرِيْنَ ۝۶ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ

لوگوں کو سہ۲ اور اگر ہم اتار دیں آپ پر لکھی ہوئی کتاب ایک کاغذ میں اور یہ ٹٹول کر دیکھ لیں اس کاغذ کو اپنے ہاتھوں سے

لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

ضرور کہہ دیں گے یہ منکر لوگ یہ تو جادو ہے کھلا ہوا سہ۳ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کیوں نہیں اتارا جاتا

عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸

اس نبی پر وہ فرشتہ (جسے ہم دیکھ لیں) سہ۴ اگر ہم اتار دیں وہ فرشتے جو انکو نظر آنے لگیں تو پھر فیصلہ ہو جائیگا اس کام کا اور انکو مہلت نہ دیجائیگی سہ۵

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا

اگر ہم بناتے فرشتے کو (نبی) تو اس کو ضرور بناتے انسان کی شکل میں اور پھر بھی ہم شبہ میں مبتلا کر دیتے ان کو جیسے

يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

اب مبتلا ہیں سہ۶ اور بے شک ٹھٹھا کیا گیا سب رسولوں کے ساتھ آپ سے پہلے بھی پس آ پڑا

بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع قُلْ سِيْرُوْا ع ۱ ۱۰ ۷

ان لوگوں پر جو ٹھٹھا کرتے تھے ان میں سے وہ عذاب جس کے ساتھ وہ ٹھٹھا کر رہے تھے سہ۷ آپ فرما دیجئے تم چلو پھرو

فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱

زمین میں پھر آنکھوں سے دیکھ لو سہ۸ کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جنہوں نے نبیوں کو جھٹلا دیا تھا سہ۹

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي

آپ ان سے پوچھیئے کس کے ہیں وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں آپ فرما دیجئے یہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے اس نے لکھا ہے

آگے فرمایا کہ اس کا ثبوت آثارِ قدیمہ میں دیکھ لیں جو جگہ جگہ موجود ہیں
سہ۸ :۔ اگر اللہ کی بات پر یقین نہیں تو اپنی آنکھوں سے ان کا انجام دیکھ لو
سہ۹ :۔ آگے فرمایا یہ دنیاوی عذاب دینا اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں اسلئے کہ
وہ ان سب چیزوں کا مالک ہے جو زمین و آسمان کے درمیان ہیں۔

سلہ ۔ اتنی قدرت کا مالک جلدی نہیں ۔ اسلئے نہیں پکڑتا کہ وہ ارحم الراحمین ہے سے۲ ۔ اس مہلت سے یہ نہ سمجھو کہ وہ پوچھے گا ہی نہیں۔ اس نے ایک دن سب کو جمع کرکے حساب لینا ہے سے۳ ۔ وہ قیامت کو نہیں مانتے اسلئے خسارے میں رہیں گے

سے۴ ۔ یعنی ہر مکانی کو ارشاد فرمایا ۔ اب ہر زمانی کو ۔ اللہ تعالیٰ زمان و مکان کا مالک ہے اس پر ایمان لاؤ سے۵ ۔ وحدانیت کے دلائل کے بعد آگے حضور ﷺ سے اعلان کرایا توحید کے اقرار کا سے۶ ۔ فاطر کا مطلب ہے عدم کو وجود دینے والا

سے۷ ۔ چونکہ کفر کی وجہ عموماً پیٹ کا مسئلہ ہوتا ہے اسلئے فرمایا وہ خود تو کھانے سے پاک ہے مگر ساری کائنات کو وہی کھلاتا ہے سے۸ ۔ اس سے مراد وعدۂ الست میں سب سے پہلے حضور ﷺ کا بلیٰ فرمانا ہے سے۹ ۔ یوم عظیم سے مراد قیامت کے دن کی لمبائی ہے جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی سے۱۰ ۔ ایسے دن کے عذاب سے بچنا صرف اللہ کی رحمت سے ہی میسر ہو سکتی ہے سے۱۱ ۔ آگے فرمایا یہ تو قیامت کی بات ہے میں دنیا میں بھی جس کو پکڑ دوں اُسے کوئی نہیں چھڑا سکتا ۔ اسی طرح بہتری بھی وہی دیتا ہے

سے۱۲ ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ غالب ہیں اپنے بندوں پر ۔ آگے فرمایا کہ اگر کسی کو دکھ یا تکلیف پہنچتی ہے تو اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت ہوتی ہے سے۱۳ ۔ توحید کے دلائل کے بعد اگلی آیت میں حضور ﷺ کی رسالت کی دو دلیلیں ارشاد فرمائیں ۔

سے۱۳ ۔ پہلی دلیل اللہ تعالیٰ کی اپنی شہادت ہے جو سب سے بڑی شہادت ہے

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ

اپنے آپ پر رحم کرنا مخلوقات کے لئے (البتہ) اکٹھا کرے گا تم سب کو قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سے۲

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَهُ مَا سَكَنَ

وہ لوگ جنہوں نے گھاٹے میں ڈال دیا اپنی جانوں کو وہ تو یقین نہیں لاتے سے۳ اور اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ٹھہرا ہوا ہے

فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ

(آرام کرتا ہے) رات اور دن میں سے۴ اور وہی اللہ سننے والا جاننے والا ہے سے۵ آپ فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا

أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا

بناؤں کسی اور کو اپنا کارساز وہ اللہ جو پیدا کرنے والا ہے سے۶ آسمانوں کا اور زمین کا وہی ساری کائنات کو کھلاتا ہے اور نہیں

يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ

کھلایا جاتا اسے سے۷ آپ فرما دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہو جاؤں سب سے پہلے اللہ کا فرمانبردار سے۸ اور نہ ہوں

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ

شریک بنانے والوں میں سے آپ فرما دیجئے میں تو ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی عذاب سے ایک

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ

بڑے دن کے سے۹ جس سے وہ عذاب ہٹا دیا گیا اسی دن تو اس پر اللہ نے بڑا رحم کیا سے۱۰ اور یہ

الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

کامیابی ہے کھلی ہوئی سے۱۱ اگر روک رکھے تجھ پر اللہ تعالیٰ کسی تکلیف کو پس کھولنے والا نہیں ہے کوئی

لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اس تکلیف کو سوا اللہ کے اور اگر پہنچائے تجھے کوئی بہتری تو وہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾

پورا قادر ہے اور وہ اللہ غالب ہے اپنے بندوں پر سے۱۱ وہ بڑی حکمت والا ہے اور ہر چیز سے باخبر ہے سے۱۲

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ

آپ ان سے پوچھئے کون سی چیز بڑی ہے گواہی دینے میں آپ فرما دیجئے اللہ ہی گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان سے۱۳

سـ۱ :۔ دوسری دلیل قرآن مجید ہے جو قیامت تک رہیگا اور منکروں کو لاجواب کرتا رہے گا سـ۲ :۔ اس سے مراد قیامت تک پیدا ہونے والے انسان ہیں کہ قرآن مجید کے ذریعہ سب تک میری دعوت پہنچے گی سـ۳ :۔ حضورؐ نے اپنے دعوے توحید کے
ساتھ معبودان باطلہ سے بیزاری کا اعلان بھی کیا جس کے بغیر توحید کامل نہیں ہو سکتی سـ۴ :۔ یہاں اہل کتاب کے متعلق فرمایا کہ وہ حضورؐ کو اپنی کتابوں میں موجود بشارتوں حتیٰ کہ حلیہ تک موجود ہونے کی وجہ سے اپنے بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں ۔
مگر وہ ضد کی وجہ سے آپؐ پر ایمان نہیں لاتے ۔ اس وجہ سے وہ خود اپنا دنیاوی اور اُخروی نقصان کر رہے ہیں سـ۵ :۔ آگے منفیہ کی اعلان کر دیا سـ۶ :۔ اگر حضورؐ اپنی طرف سے نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں تو یہ کامیاب نہیں ہونگے
سـ۷ :۔ اگر تم جان بوجھ کر بشارتوں کے باوجود انکار کر رہے ہو تو تم ناکام ہوگے سـ۸ :۔ اشارہ فرماکر حضورؐ کو تسلی دیدی کہ یہ منکرین ظالم ہیں یہ آپ کو ناکام نہیں کر سکیں گے بلکہ خود ناکام ہونگے ۔ انکی ناکامی کا واضح اظہار قیامت میں ہوگا

سـ۹ :۔ اللہ ان سے فرمائیں گے وہ میرے شریک کہاں ہیں ۔ سامنے لاؤ
سـ۱۰ :۔ وہ منظر دیکھ کر اپنے شرک سے ہی انکار کر دیں گے اور اُسی اللہ
کی قسم کھائیں گے جس کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے ۔ آگے حضورؐ کو تسلی دی
سـ۱۱ :۔ جس غلط عقیدہ کی بنیاد پر یہ آپؐ سے برسرپیکار تھے قیامت کے دن اسی
عقیدے سے انکار کرکے جان چھڑانے کی کوشش کریں گے ۔ قرآن مجید میں دوسری
جگہ ہے کہ ان کے انکار کے بعد اللہ تعالیٰ انکے اعضاء سے گواہی دلوائیں گے
سـ۱۲ :۔ آگے شرک کے علاوہ ان کی دوسری حرکت بتائی جو وہ قرآن سن کر کرتے ہیں
سـ۱۳ :۔ قرآن سنتے ہیں لیکن بری نیت سے ۔ باہر جاکر کہتے ہیں یہ تو قصوں کی کتاب ہے
سـ۱۴ :۔ جب وہ سمجھنے کیلئے سنتے ہی نہیں تو پھر قرآن ان پر کیسے اثر کرے گا

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ

اور وحی کی گئی میری طرف اس قرآن کی سـ۱ تاکہ میں تمہیں ڈراؤں یہ قرآن پڑھ کر اور ان تمام لوگوں کو جہاں تک قرآن کی تعلیم پہنچے سـ۲

لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا

کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے آپ فرما دیجئے میں تو یہ گواہی نہیں دیتا بلکہ آپ فرما دیجئے

هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ

وہ اللہ ایک ہی معبود برحق ہے اور بے شک میں بیزار ہوں اُن سے جن کو تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو سـ۳ وہ لوگ جن کو دی ہے ہم نے

الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ

کتاب وہ پہچانتے ہیں اللہ کے نبی کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو سـ۴ وہ لوگ جنہوں نے گھاٹے میں ڈال دیا ہے اپنے آپ کو

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ

وہ تو ایمان نہیں لائیں گے سـ۵ اس آدمی سے بڑا ظالم کون ہے جو جھوٹ باندھے اللہ پر سـ۶ یا

كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا

جھٹلادے اللہ کی باتوں کو سـ۷ بے شک کامیاب نہیں ہو سکتے ایسے ظالم سـ۸ اور جس دن ہم اکٹھا کریں گے ان سب کو

ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ

پھر ہم پوچھیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا تھا کہاں ہیں تمہارے بنائے ہوئے وہ شریک سـ۹ جن کے بارے میں تم

تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا

خیال کرتے تھے (دعویٰ تمہارا تھا) پھر نہ ہوگا ان کے پاس جواب مگر وہ کہہ دیں گے سـ۱۰ اسی اللہ کی قسم جو ہمارا پالنے والا ہے ہم نہ تھے

مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا

مشرک آپ دیکھئے کیسے جھوٹ بولیں گے اپنی جانوں کے خلاف سـ۱۱ اور گم جائیں گے ان سے وہ جن کو

كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ

وہ گھڑا کرتے تھے سـ۱۲ اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کان لگاتے ہیں آپ کی طرف سـ۱۳ اور ڈال دئے ہیں ہم نے

قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ

ان کے دلوں پر ایسے پردے کہ وہ نہیں سمجھ سکتے قرآن کو اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے سـ۱۴ اور اگر دیکھ لیں

۲: نہ وہ قرآن سن کر اور نہ معجزات دیکھ کر ایمان لاتے ہیں ۳: آگے فرمایا یہ اسلام دشمنی میں اتنے غالی ہیں کہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں ۳: ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور دوزخ تیار رہے ہیں

۴: جب دوزخ کے کنارے عذاب کا مشاہدہ کر لیں گے تو دنیا میں لوٹائے جانے کی خواہش کریں گے ۵: فرمایا یہ اب بھی جھوٹ بول رہے ہیں لیکن چونکہ ان کے اعمال سامنے آگئے ہیں جن کو یہ چھپاتے تھے یا انکار کرتے تھے جیسا پہلے گزر چکا ہے کہ وہ شرک سے

انکار کریں گے اسلئے اب دوسری چال چل رہے ہیں حالانکہ اگر ان کو لوٹایا جائے تو پھر بھی وہ پہلے والے کام ہی کریں گے ۵: آگے فرمایا یہ ساری باتیں کس وجہ سے ہیں ۶: اسلئے کہ وہ قیامت کو نہیں مانتے وہ سب کچھ اس دنیاوی زندگی کو ہی کہتے ہیں

۷: قیامت کے دن پوچھا جائیگا بتاؤ یہ باتیں حق ہیں کہ نہیں جو تمہیں بتائی جاتی تھیں اور تم نہ مانتے تھے ۸: رب کی قسم اٹھا کر کہیں گے کہ حق ہیں لیکن اس اقرار کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور ان سے کہا جائیگا اب عذاب چکھو

۹: حیات بعد الموت کا تم انکار کرتے تھے جو کفر ہے اب اقرار کا کوئی فائدہ نہیں - ۱۰: یہ قیامت کے منکر اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں اسلئے کہ ۱۱: موت یا قیامت جب ان پر اچانک آجائیگی تو اس پر وہ افسوس کریں گے کہ ہم نے یقین نہ کر کے غلطی کی - مگر اس افسوس کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا-

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

ہر قسم کی نشانی کو تب بھی ایمان نہ لائیں گے ان پر ۱ یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں آپ سے جھگڑتے ہیں اور کہتے ہیں یہ

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ

کافر نہیں یہ قرآن مگر کہانیاں ہیں پہلے لوگوں کی ۲ اور ایسے لوگ روکتے ہیں قرآن پر ایمان لانے سے

وَيَنْــــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶

اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے ۳

وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ

اگر دیکھے تو جب ان کو کھڑا کیا جائیگا دوزخ کی آگ پر پس یوں کہیں گے ۴ کاش ہم کسی طرح لوٹائے جائیں دنیا میں تاکہ نہ جھٹلائیں

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۷ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا

اپنے رب کی آیتوں کو اور ہو جائیں ایمان والوں میں سے بلکہ سامنے ہو گیا ان کے وہ سب کچھ جو یہ

يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ

چھپاتے تھے اس سے پہلے ۵ اور اگر یہ لوٹائے بھی جائیں دنیا کی طرف پھر وہی کام کرینگے جس سے ان کو روکا گیا ہے اور بے شک یہ

لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۸ وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ

جھوٹ بولتے ہیں ۵ اور یہ کہتے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہماری اسی دنیا کی زندگی کے سوا اور ہم کو ہرگز نہ

بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۲۹ وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ

اٹھایا جائے گا ۶ اور جب تو دیکھے ان کو کھڑا کیا جائیگا ان کے رب کے سامنے ان سے رب پوچھے گا کیا نہیں ہیں

هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

یہ چیزیں حق ۷ کہیں گے کیوں نہیں یہ سب حق ہے ہمیں قسم ہے اپنے رب کی ۸ اللہ فرمائے گا پس چکھو عذاب کو یہ بدلہ ہے ان

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۰ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي

ع ۱۰ / ۳

باتوں کا جن کا تم انکار کرتے تھے ۹ بے شک گھاٹے میں پڑ گئے وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں اللہ کی ملاقات کو ۱۰ یہاں تک کہ

اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا

جب آپہنچے گی ان کے پاس وہ گھڑی اس بے خبری میں ۱۱ وہ کہہ دیں گے ہاں ہمیں افسوس ہے اس بات پر جو ہم نے کمی کی تھی اس بات کے سمجھنے میں

سہ۱:۔ اگر کوئی معمولی بھاری چیز اٹھائی ہوئی ہو تو کچھ فائدہ نظر آتا ہے اور اگر بھاری گندگی اٹھائی ہوئی ہو تو وہ تو بہت بری ہوگی۔ آگے فرمایا یہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ دنیا کی آسائش کیلئے حالانکہ وہ تو کھیل تماشے سے زیادہ کچھ نہیں
سہ۲:۔ عقل مند تو وہ ہے جو کھیل تماشے میں دل کو نہ لگائے بلکہ ابدی زندگی کی فکر کرے جو اللہ کے فرمانبرداروں کیلئے بہتر ہوگی سہ۳:۔ اُن کی ان باتوں سے کہ حیات بعد الموت اور حساب کتاب کچھ نہیں حضورؐ کے قلب انور پر اثر پڑتا تھا اسلئے
آگے آپکو تسلی دی کہ یہ آپکو نہیں جھٹلا رہے بلکہ میری باتوں کا انکار کر رہے ہیں اسلئے کہ آپکی نافرمانی تو درحقیقت اللہ کی نافرمانی ہے سہ۴:۔ آگے مزید تسلی دی کہ آپؐ سے پہلے رسولوں کو بھی جھٹلایا گیا لیکن وہ ثابت قدم رہے
سہ۵:۔ انجام کار وہ انبیاء کامیاب رہے جس کی اطلاع بذریعہ وحی آپکو ہو چکی ہے سہ۶:۔ چونکہ حضورؐ فکر مند رہتے طبیعت پر بوجھ رہتا کہ یہ لوگ جہنم میں نہ جائیں اسلئے دوبارہ سمجھایا سہ۷:۔ فرمایا وہ اس نشانی کے باوجود نہ مانیں گے

سہ۸:۔ اس سے مراد مشیت قہری ہے کہ اگر میں چاہوں تو سارے مان جائیں مگر میں جبر نہیں چاہتا۔ آپ اللہ کی حکمت پر یقین رکھیں
سہ۹:۔ اپنی بات کو منوانا تو ایسے لوگوں کا کام ہے جو حقیقت سے بے خبر ہوں۔ آگے فرمایا حقیقت تو یہ ہے کہ مانتا وہ ہے جو بات کو غور سے سنے اور جس کا دل مردہ نہ ہو
سہ۱۰:۔ یہ کافر تو مردے ہیں یہ کفر اور انکار کی وادیوں میں اس طرح گم ہیں کہ وہ زندہ درگور ہیں ان کو آپکی نصیحت فائدہ نہیں دے گی

وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَ
اور وہ اٹھائے ہوئے ہونگے اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر یاد رہے بہت برا ہوگا وہ جو وہ اٹھائیں گے سہ۱ اور

مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ
نہیں دنیا کی زندگی مگر کھیل اور دل لگی اور یاد رکھو آخرت کا گھر بہتر ہے ان لوگوں کیلئے جو

يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي
بچتے رہے اللہ کی نافرمانی سے کیا تم میں عقل نہیں ہے سہ۲ بے شک ہم جانتے ہیں آپکو غم میں ڈال دیتی ہیں ان کی وہ باتیں جو

يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ
یہ کہتے ہیں سہ۳ پس بے شک نہیں جھٹلاتے یہ لوگ آپ کو لیکن یہ ظالم تو اللہ کی باتوں کا

يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ
انکار کر رہے ہیں سہ۴ بے شک جھٹلایا گیا سب رسولوں کو آپ سے پہلے بھی پس وہ صبر کرتے رہے

مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ
قوم کے جھٹلانے پر اور ان کو دکھ دیا گیا یہاں تک کہ آپہنچی ان کے پاس ہماری مدد سہ۵ اور کوئی نہیں بدل سکتا

لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾
اللہ کے فیصلوں کو اور بے شک پہنچ چکی آپ کے پاس کچھ خبر پہلے رسولوں کی سہ۶

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ
اگر مشکل ہو آپ پر (گراں گذرے) ان کا منہ موڑنا پس اگر آپ کی طاقت ہے کہ آپ تلاش کریں

نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
کوئی سرنگ زمین میں یا سیڑھی آسمان پر چڑھنے کیلئے تاکہ آپ لے آئیں ان کے پاس کوئی نشانی سہ۷ اگر چاہتا اللہ

لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ
ان سب کو اکٹھا کر دیتا ہدایت پر سہ۸ پس آپ نہ ہوں بے خبر لوگوں میں سے سہ۹ بے شک بات کو وہی قبول کرتے ہیں

الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾
جو بات کو سنتے ہیں اور ان مردوں کو اٹھائے گا اللہ اور اللہ ہی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے سہ۱۰

النصف — وقف منزل، وقف غفران، وعند البعض علی یسمعون ۱۲

ف۱: کافروں نے چونکہ اسلام تو ضد کی وجہ سے قبول نہیں کرنا تھا اسلئے اپنی مرضی کی نشانی کا مطالبہ کرتے تھے۔ اس کے اللہ تعالیٰ نے دو جواب ارشاد فرمائے ف۲: یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں اور کئی نشانیاں حضورؐ کو دے چکے ہیں۔ اگر غور کریں تو سمجھ سکتے ہیں ف۳: آگے دوسرا جواب دیا کہ یہ زمینی اور فضائی مخلوق تم دیکھ سکتے ہو ف۴: یہ بھی تمہاری طرح مخلوق ہیں ف۵: سب سے بڑی نشانی قرآن مجید ہے جس میں ہر ضروری بات موجود ہے۔ اس کے باوجود تم نہیں مانتے تو تمہارا فیصلہ حشر میں اللہ کرے گا
ف۶: آگے فرمایا دین کی بات کے معاملے میں یہ بہرے اور گونگے ہیں تو جو بات سنتے ہی نہیں نہ دین کی بات کرتے ہیں ف۷: اسی لئے کفر کے اندھیروں میں پڑے ہیں ف۸: اللہ جانتا ہے جو طلب کرے ۔ آگے فرمایا یہ باوجود دیکھنے کے صرف ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے ورنہ یہ اللہ کی قدرت کو جانتے ہیں جس کی واضح دلیل یہ ہے ف۹: یہ ہر مشکل وقت میں جب بے بس ہوتے ہیں تو صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ فرعون جیسے خدائی کے دعویدار نے بھی غرق ہونے سے پہلے ایمان کا اعلان کیا مگر وہ تو قبول نہیں
ف۱۰: آگے فرمایا کچھ ایسے بدبخت بھی ہیں جو تکلیف اور مصیبت کے وقت بھی توبہ نہیں کرتے پھر ان پر سخت عذاب آتا ہے ف۱۱: ان پر بھوک، قحط اور بدنی بیماریاں بھیج کر ڈراتے ہیں تاکہ باز آجائیں ف۱۲: مگر وہ سنگ دل بن گئے اور شیطان کے دھوکے میں آگئے اس نے اسے عام معمول کی بات کے طور پر باور کرا دیا

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى

اور یہ کہتے ہیں کیوں نہیں اتاری گئی اس نبی پر کوئی نشانی اپنے رب کی طرف سے ف۱ آپ فرما دیجئے اللہ قادر ہے

اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى

نشانی کے اتارنے پر ف۲ لیکن ان میں سے بہتے لوگ بات کو نہیں جانتے ف۳ اور نہیں کوئی چلنے والا

الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا

زمین میں اور نہ ہی وہ پرندہ جو اڑتا ہے اپنے دونوں پروں کے ساتھ مگر یہ امتیں ہیں تمہاری طرح ف۴ ہم نے نہیں چھوڑی

فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

اس کتاب میں کوئی بھی ضروری بات بیان کرنے سے ف۵ پھر انہوں نے اپنے رب کی طرف اکٹھے ہو کر جانا ہے ف۶ اور وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ

ہماری آیتوں کو وہ بہرے ہیں اور گونگے ہیں اندھیروں میں پڑے ہیں ف۷ جسے چاہتا ہے اللہ گمراہ چھوڑ دیتا ہے اور جس کو بھی چاہتا

يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰٮكُمْ عَذَابُ

اُسے لے آتا ہے سیدھے راستے پر ف۸ آپ ان سے پوچھئے کیا خیال ہے تمہارا اگر آپہنچے تمہارے پاس عذاب

اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

اللہ کا یا آجائے قیامت کی وہ گھڑی کیا اللہ کے سوا پکارو گے کسی اور کو (بتاؤ) اگر تم سچے ہو ف۹

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ

بلکہ اسی اللہ کو تم پکارتے ہو پس کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ وہ تکلیف جسکو دور کرنے کیلئے تم نے اللہ کو پکارا اگر وہ چاہے اور بھول جاتے ہو انکو

مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ ع

جن کو اللہ کیساتھ شریک ٹھہراتے ہو ف۱۰ اور بے شک ہم نے بھیجا سب امتوں کی طرف آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو پس ہم نے انکو پکڑ لیا بھوک میں

وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا

اور تکلیف میں تاکہ وہ عاجزی کریں ف۱۱ پس یہ بات کیوں نہ ہوئی جب ان پر آیا تھا ہمارا عذاب وہ عاجزی کرلیتے

وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

لیکن سخت ہوگئے دل ان کے ف۱۲ اور خوبصورت کر دیا ان کیلئے شیطان نے ان برے کاموں کو جو وہ کرتے تھے

۱؎:۔ اسی طرح ہی جب وہ باز نہ آئے تو پھر ان پر دنیا کی آسائشوں کے دروازے کھول دئیے گئے یعنی ان کو ڈھیل دیدی گئی ۲؎ ۔ جب وہ نافرمانی میں حد سے بڑھ گئے تو پھر اچانک ان پر ایسا عذاب آیا کہ ان کی نسل ہی منقطع ہو گئی کوئی نام و نشان نہ رہا
۳؎:۔ آگے فرمایا ایسے لوگوں کا ختم ہو جانا اللہ کی نعمت ہے اس پر شکر کرنا چاہیے ۴؎ ۔ پہلی قوموں کا انجام بتا کر حضور کے مخاطبین کو سمجھایا ہے ۵؎ ۔ یہ ظاہری اور باطنی نعمتیں بھی اللہ نے دی ہیں اگر وہ چھین لے تو کوئی اور نہیں دے سکتا اسکی بات تو مانو۔
اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر ان اعضاء کو بری نافرمانی میں لگاؤ گے تو یہ بھی چھینے جا سکتے ہیں تم بے بس ہو کچھ نہیں کر سکتے ۶؎ ۔ آگے پھر اور طرح سے انسان کی بے بسی کو بیان فرمایا ہے ۷؎ ۔ اگر تم پر اچانک عذاب آجائے یا دیکھتے دیکھتے آجائے تو کیا
تم اسی کو روک سکتے ہو ۸؎ ۔ جب تم روکنے سے عاجز ہو تو ظلم نہ کرو اپنے آپ پر بلکہ اس ہدایت سے خود کو بچاؤ اور پیغمبروں پر ایمان لاؤ ۹؎ ۔ جو ان پر ایمان لے آئیں گے وہ کامیاب ہو جائیں گے ۔ انکے دونوں جہان بہتر ہوں گے اور جو کفر کریں ؟

۱۰؎:۔ منکرین کو انکی نافرمانی کی وجہ سے عذاب دیا جائیگا ان کے دونوں جہان برباد ہوں گے۔ یہ آیتیں سن کر وہ اور ڈھیٹ بن گئے اور کہنے لگے وہ عذاب کب آئے گا ہمیں بتائیں۔ آگے اس کا جواب ارشاد فرمایا

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ

پس جب کہ بھول بیٹھے ان باتوں کو جو ان کو سمجھائی گئی تھیں ہم نے کھول دئے ان پر دروازے ہر چیز کے ۱؎

حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ

یہاں تک کہ جب وہ خوشی منانے لگے ان چیزوں کے ملنے پر جو ان کو دی گئی تھیں پکڑ لیا ہم نے ان کو بے خبری میں پس وہ سارے کے سارے

مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

ناامید ہو گئے ۲؎ پس کاٹ ڈالی گئی جڑ اس قوم کی جو اللہ کے نافرمان تھے ۳؎ اور تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ

کا جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۴؎ آپ فرما دیجئے بھلا دیکھو اگر چھین لے اللہ تعالیٰ تمہارے کانوں کو اور

اَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ

تمہاری آنکھوں کو اور مہر لگا دے تمہارے دلوں پر تو وہ کون ہے اللہ کے سوا ۵؎ جو لادے تمہارے پاس ان چیزوں کو آپ دیکھئے

كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ

ہم کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اپنی باتیں مگر پھر بھی یہ کنارہ کر جاتے ہیں ۶؎ آپ فرما دیجئے بھلا دیکھو اگر

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ

آجائے تم پر عذاب اللہ کا تمہاری بے خبری میں ۷؎ یا بالکل سامنے تو ہلاک نہ ہوں گے مگر وہی لوگ جو

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ

اللہ کی حدوں کو توڑنے والے ہیں ۸؎ اور نہیں بھیجے ہم نے اپنے رسول مگر خوشخبری سنانے والے (نیکوں کو) اور عذاب سے ڈرانے والے (بروں کو)

فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

پس جو کوئی ایمان لے آیا اور نیک بن گیا تو ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمناک ہوں گے ۹؎

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا

اور وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو ان کو پہنچے گا عذاب

يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ

ان کی نافرمانی کی وجہ سے ۱۰؎ آپ فرما دیجئے میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس خزانے ہیں اللہ کی رحمت کے اور میں نہیں جانتا

سٹ: عذاب کا نازل کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ کب نازل ہوگا یہ میرے علم میں نہیں۔ آگے فرمایا میں تو اللہ کی طرف سے نازل کردہ حکم یعنی وحی کی پیروی کرتا ہوں یہی دین بتاتا ہوں سٹ: جو اسے مانے وہ آنکھوں والا ہے جو نہ مانے وہ اندھا ہے۔ تم
سوچ لو کہ کن میں شامل ہونا چاہتے ہو۔ پچھلی آیت میں انبیاء بھیجنے کا ذکر فرمایا تھا یہاں ان کی صحیح حیثیت اور کام کو بھی واضح فرمادیا۔ سٹ۳: انبیاء کو نذیر اور بشیر کرنے والا فرما کر ان کے ماننے والوں کو آنکھوں والا اور نہ ماننے والوں کو اندھا
قرار دیا گیا ہے آگے نذیر کو قبول کرنے کی استعداد والوں کی صفات بیان فرمائیں سٹ: جو لوگ قیامت کی رسوائی سے بچنا چاہتے ہیں وہ اس قرآنی ہدایت کو قبول کریں گے اور گناہ سے اور عذاب سے بچ جائیں گے۔ یہ آنکھوں والے اولین صحابہ کرام رض تھے
سٹ۵: کافر ان صحابہؓ کو مختلف بہانوں سے حضورؐ سے علیحدہ کرنا چاہتے تھے وہ کہتے تھے اگر یہ غریب اور معدوم نادار صحابہ آپ کے پاس نہ ہوں تو ہم آپ کی بات سن لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس مطالبہ پر حضورؐ کو یہ حکم فرما رہے ہیں کہ یہ تو میرے ہیں ان کو ہانکا نہ جائے
سٹ۶: یہ اگرچہ غریب ہیں لیکن نہ آپ پر یہ بوجھ ہیں اور نہ آپ ان پر کوئی بوجھ ہیں۔ ان کو الگ کرنا ناانصافی ہوگی سٹ: آگے وضاحت فرمادی گئی کہ یہ ایک آزمائش ہے سٹ۸: جو ایمان نہیں لانا چاہتے ان کو یہ بہانہ مل گیا ہے ایمان سے فرار کا۔ آگے
جواب دے دیا کہ میں اپنے شکر گزار بندوں کو خوب جانتا ہوں۔ انہوں نے میری قدر
کی ہے میں ان کی قدر کرتا ہوں۔ ان کی میرے ہاں بڑی شان ہے۔ اس طرف بھی اشارہ
فرمایا کہ تم غریب کہہ رہے ہو ان کو میں بہت مالدار و دولت اور دکھ حقیر وہ تھا
سٹ۹: آگے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی شان اور مقام بیان فرمایا
سٹ۱۵: پہلے نذیر کا حکم تھا اب بشیر ہے۔ حضورؐ کو فرمایا گیا میں ان کی شان واضح کرنا
چاہتا ہوں کہ مٹانا تو بڑی بات ہے آپ کو تو ان لوگوں کو سلام کہنے کا حکم دے رہا ہوں اور اپنی
طرف سے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ ان کیلئے رحمت کرنا میں نے خود پر لازم کر لیا ہے

الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ

چھپی باتوں کو اور میں نہیں کہتا تمہیں کہ میں فرشتہ ہوں سٹ میں تو اسی بات پر چلتا ہوں جس کی مجھے وحی کی جاتی ہے اللہ کی طرف سے

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾ ع ٥ ٩ ١٢

آپ فرما دیجئے کیا برابر ہوتے ہیں اندھا اور آنکھوں والا سٹ۲ کیا تم اتنا نہیں سوچتے سٹ۳

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ

اور آپ ڈرائیے یہ قرآن پڑھ کر ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو جمع کیا جائیگا اپنے رب کے سامنے سٹ نہ ہوگا

لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾

ان کیلئے اللہ کے سوا کوئی ساتھی اور نہ ہی کوئی سفارش کرنیوالا یہ قرآن پڑھ کر سنائیں تاکہ وہ عذاب سے بچ جائیں

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

اور اپنے ہاں سے دور نہ کریں ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح بھی اور شام بھی

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا

چاہتے ہیں رضامندی اپنے رب کی سٹ نہیں آپ پر ان کے حساب میں سے کوئی بھی چیز اور نہیں

مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ

آپ کے حساب میں سے ان پر کوئی چیز سٹ۶ اگر آپ نے دور کردیا ان کو اپنے ہاں سے تو آپ ہوجائیں گے

الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ

بے انصافوں میں سے سٹ اسی طرح آزمایا ہم نے ان میں سے بعض کو بعض سے تاکہ یہ کہہ دیں کیا یہ وہ لوگ ہیں

مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾

جن پر احسان کیا اللہ نے ہم سب کو چھوڑ کر سٹ۸ کیا نہیں جانتا اللہ خوب ان لوگوں کو جو اللہ کی قدر کرنیوالے ہیں سٹ۹

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ

اور جب آجائیں ان کے پاس وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں ہماری آیتوں پر پس ان سے فرمادیجئے تم پر سلام ہو لکھ لی ہے

رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ

تمہارے رب نے اپنے آپ پر تم پر رحمت کرنی سٹ۱۵ بے شک جو کوئی کرے گا تم میں سے کوئی گناہ کا کام نادانی سے

۱ :۔ سابقہ ہی فرمایا اگر تقاضائے بشریت نا واقفیت سے کوئی غلطی ہوگئی۔ اس پر توبہ کر لی تو وہ معاف کر دی جائیگی ۲ :۔ آگے فرمایا کہ یہ احکام و آیات ہم تفصیل سے اس لیئے بیان کرتے ہیں کہ مومنین کے مقابلے میں مجرمین کا طریقہ بھی واضح ہو جائے
۳ :۔ آگے فرمایا کہ یہ کافر بہانہ بازیاں اور حجتیں کرتے ہیں آپ اعلان فرما دیں کہ ان سے میرا کوئی تعلق نہیں ۴ :۔ یہ قطعی اعلان ہے کہ کوئی لچک پیدا نہیں ہوگی ۵ :۔ میں تو راہ ہدایت پر چل رہا ہوں۔ آگے فرمایا میرا راستہ بالکل واضح اور صحیح ہے
۶ :۔ میرے اور تمہارے راستے میں واضح فرق ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ تم میرے راستے پر چلتے مگر تم نے اسے جھٹلا دیا اب تم اس عذاب کے منتظر رہو جو اللہ کی طرف سے آنے والا ہے ۷ :۔ تم تو جلدی وہ عذاب مانگتے ہو مگر حکم اللہ کا چلتا ہے میرا اختیار نہیں
۸ :۔ فرمایا اگر عذاب لانا میرے اختیار میں ہوتا تو کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ۹ :۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ ابدی نافرمان کون ہیں اور ایمان لانے کی صلاحیت کن میں ہے اسلئے جلدی عذاب نہیں آرہا تاکہ ماننے والے خوش نصیب بچ جائیں تم میں سے

۱۰ :۔ فرمایا کہ غیب عذاب کے وقت کا ہی علم صرف اللہ کو نہیں بلکہ کائنات کی کوئی حرکت و سکون اس کے علم سے باہر نہیں۔ بعض صحابہ رضؓ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد مغیبات خمسہ ہیں جن کا ذکر سورۃ لقمان میں ہے۔

۱۱ :۔ تمام مغیبات کا پورا اور کامل علم اللہ ہی کو ہے یہاں صرف چند چیزوں کو بطور مثال ذکر کر دیا تاکہ سمجھنے والوں کے لئے آسانی ہو

۱۲ :۔ کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے جو اللہ ہی کے قبضے میں ہے

ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذٰلِكَ

پھر توبہ کر لے اس گناہ کے بعد اور اپنی اصلاح کر لے ۱ پس بے شک وہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۲ اور اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾ قُلْ اِنِّيْ ع ۶ ۵ ۱۲

بیان کرتے ہیں تفصیل سے ہم اپنی آیتیں اور تاکہ کھل جائے راستہ اللہ کے نافرمانوں کا ۳ آپ فرما دیجئے مجھے

نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ

روک دیا گیا ہے اس بات سے کہ میں عبادت کروں ان کی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کو چھوڑ کر ۴ آپ فرما دیجئے میں ہرگز نہ پیروی کروں گا

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾

تمہاری خواہشوں پر ورنہ میں بھٹک جاؤں گا راستے سے اور نہ رہوں گا راہ پر چلنے والا ۵

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا

آپ فرما دیجئے میں روشن دلیل پر ہوں اپنے رب کی طرف سے اور تم نے جھٹلا دیا ہے اسے ۶ میرے پاس وہ نہیں ہے جو

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ

تم جلدی مانگتے ہو (عذاب) حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے ۷ وہ بیان کرتا ہے حق بات کو اور وہ

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ

بہتر فیصلہ کرنے والا ہے آپ فرما دیجئے اگر میرے قبضے میں ہوتا وہ عذاب جو تم جلدی مانگتے ہو

لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾

تو فیصلہ ہو چکا ہوتا میرے درمیان اور تمہارے درمیان ۸ اور اللہ خوب جانتا ہے اپنے نافرمانوں کو ۹

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ

اور اللہ ہی کے پاس ہیں چابیاں غیب کی کہ کوئی بھی نہیں جانتا سوائے اس اللہ کے ۱۰ اور وہ جانتا ہے ہر اس چیز کو جو خشکی میں ہے اور جو تری میں ہے

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا

اور نہیں گرتا کوئی بھی پتہ کسی پودے سے مگر اسکو بھی اللہ جانتا ہے اور نہیں کوئی بھی بیج زمین کے اندھیروں میں ۱۱ اور نہ ہی کوئی

رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ

تر چیز اور نہ ہی کوئی خشک چیز مگر وہ موجود ہے کھلی کتاب میں ۱۲ اور وہی اللہ ہمیں پورا اٹھا لیتا ہے

سا ۔ آگے سمجھایا کہ جیسے رات کو نیند کی حالت میں تمہیں ... دن کو اٹھا دیتا ہے ... سے ۲ ۔ تمہاری جو عمر مقرر ہو چکی ہے وہ پوری ہو رہی ہے گی سے ۳ ۔ پھر انجام کار تم سب اسی کے پاس آ جاؤ گے اور پھر جتنی بھی تمہارے اعمال کے متعلق جتنے وہ دنیا اور ان کے مطابق جزا و سزا ہوگی

سے ۴ ۔ پہلی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قہر ہے ... یہاں اسی کی تفصیل فرما دی کہ تم پر اللہ کا پورا غلبہ ہے اور تم پر کئی فرشتے مقرر کر دیئے گئے ہیں جو ہر وقت تمہارے ساتھ رہتے ہیں سے ۵ ۔ جونہی تمہاری عمر پوری ہوتی ہے جبھی فوراً اٹھا لیتے ہیں اور اللہ کے حضور پیش کر دیتے ہیں

سے ۶ ۔ آگے فرمایا اللہ تعالیٰ فوراً سارے ... حساب کر دیتے ہیں سے ۷ ۔ یہاں اللہ کی قدرت کی واضح شہادت پیش فرما دی کہ تم مشکل میں اسی کو پکارتے ہو سے ۸ ۔ ہر تکلیف سے بھی اللہ ہی بچاتا ہے لیکن تم تکلیف سے نجات پاتے ہی اس کے ساتھ شرک شروع کر دیتے ہو

سے ۹ ۔ آگے فرمایا وہی اللہ اس پر قادر ہے کہ جس شکل میں چاہے تم پر اپنا عذاب نازل کر دے سے ۱۰ ۔ آگے فرمایا اپنی وضاحت سے سمجھانے کے باوجود تم نہیں سمجھتے اور اللہ کی بات نہیں مانتے سے ۱۱ ۔ باوجود اس کے ان کا آپ پر نازل کردہ قرآن کے بارے میں جھٹلانے کا رویہ ہے آگے فرمایا

بِالَّيۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبۡعَثُكُمۡ فِيۡهِ لِيُقۡضٰۤى اَجَلٌ

رات کو اور جانتا ہے جو تم کام کرتے ہو دن میں سا پھر کھڑا کر دیتا ہے وہ اللہ تم کو اس دن میں تاکہ پوری ہو جاوے مدت

ع ۷ ۵ ۱۳ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۶۰ وَ

جو اللہ کے ہاں مقرر ہو چکی ہے سے ۲ پھر اللہ ہی کی طرف تم نے سب لوٹ کر آنا ہے پھر خبر دیگا تم کو ان سب کاموں کی جو تم کرتے تھے سے ۳ اور

هُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ وَيُرۡسِلُ عَلَيۡكُمۡ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ

اللہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور وہی بھیجتا رہتا ہے تم پر نگہبان فرشتے سے ۴ یہاں تک کہ آ پہنچتی ہے

اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا وَهُمۡ لَا يُفَرِّطُوۡنَ ۝ ۶۱ ثُمَّ رُدُّوۡۤا

کسی ایک کو تم میں سے موت تو اس کو پورا پورا اٹھا لیتے ہیں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اور وہ کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کرتے سے ۵ پھر یہ لوٹائے جاتے ہیں

اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ ؕ اَلَا لَهُ الۡحُكۡمُ ۖ وَهُوَ اَسۡرَعُ الۡحٰسِبِيۡنَ ۝ ۶۲ قُلۡ

اپنے اللہ کی طرف جو ان کا سچا بادشاہ ہے سے ۶ یاد رکھو اسی کا حکم چلتا ہے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ حساب لینے والا ہے آپ فرما دیجئے

مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ۚ

وہ کون ہے جو بچاتا ہے تم کو سے ۷ خشکی اور تری کے اندھیروں میں جب تم اسی کو پکارتے ہو عاجزی کے ساتھ اور چھپے ہوئے

لَئِنۡ اَنۡجٰٮنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ۝ ۶۳ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ

کہ اگر اللہ ہم کو بچا لے گا اس تکلیف سے تو ہم ہو جائیں گے اللہ کا شکر ادا کرنے والے آپ فرما دیجئے اللہ ہی بچاتا ہے تم کو

مِّنۡهَا وَمِنۡ كُلِّ كَرۡبٍ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ۝ ۶۴ قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤى

اس تکلیف سے اور ہر تکلیف سے سے ۸ مگر پھر تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگ جاتے ہو سے ۹ آپ فرما دیجئے وہ اللہ قادر ہے اس پر

اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ

کہ بھیج دے تم پر اپنا عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا

يَلۡبِسَكُمۡ شِيَعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ ؕ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ نُصَرِّفُ

کر ڈالے تم کو ٹکڑے ٹکڑے اور چکھائے ایک کو خون دوسرے کا سے ۱۰ آپ دیکھئے ہم کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں

الۡاٰيٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَفۡقَهُوۡنَ ۝ ۶۵ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوۡمُكَ وَهُوَ الۡحَـقُّ ؕ قُلۡ

اپنی آیتیں تاکہ یہ بات کو سمجھ لیں سے ۱۱ اور جھٹلا دیا قرآن کو آپ کی قوم نے حالانکہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے حق ہے آپ

ف۱: فرمایا ان کو بتادیں میرا کام صرف پیغام پہنچانا تھا۔ آگے فرمایا ہدایت کیلئے بھی ایک وقت مقرر ہے اور سزا کیلئے بھی۔ عنقریب پتہ چل جائیگا ف۲: اس سے مراد ایک تو بدر میں کافروں کی شکست ہے اور دوسری آخرت کی سزا ہے جو تم دیکھ لوگے سامنے آگئی تھی
ف۳: آگے فرمایا چونکہ یہ اتنا سمجھانے کے باوجود ضد کررہے ہیں اور احکام الہی کے متعلق ان کی بحث سمجھنے کیلئے نہیں بلکہ استہزاء کیلئے ہے اسلئے ان سے میل جول چھوڑ دیں ف۴: یہ خطاب حضور ﷺ سے ہے لیکن مراد سب مسلمان ہیں۔ آگے فرمایا چونکہ انسان کوئی بات سن کر کبھی بھول کر
سو جانے لگتا ہے اسلئے یاد آتے ہی ان کی مجلس سے اٹھ جائیں۔ ایسا غور وفکر مسلمانوں کیلئے خطرناک ہے ف۵: اس قطع تعلق سے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ یہ پھر ہدایت کس طرح پائیں گے آگے فرمادیا کہ ان کا حساب تم سے نہیں لیا جائیگا اسلئے کہ ظالم تو ہدایت پر نہیں آتے
ف۶: البتہ ان کی اصلاح کا خیال رکھنا بہتر ہے۔ آگے وجہ بیان فرمادی کہ حق کے ساتھ تمسخر کرنیوالے کبھی ہدایت نہیں پاسکتے یہ انتہائی جرم ہے ف۷: فرمایا تعلقات تو ان سے بالکل توڑ دیں مگر کبھی کبھار نصیحت کردیا کریں تاکہ بے خبری میں نہ رہیں۔ ہوسکتا ہے کوئی اصلاح کرلے

لَّسۡتُ عَلَيۡكُم بِوَكِيلٍ ٦٦ لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسۡتَقَرٌّ ۚ وَسَوۡفَ تَعۡلَمُونَ ٦٧

فرمادیجئے میں تم پر ذمہ دار نہیں ف۱ ہر خبر کیلئے ایک ٹھکانہ ہے ف۲ اور آگے چل کر تم جان لوگے ف۳

وَإِذَا رَأَيۡتَ ٱلَّذِينَ يَخُوضُونَ فِيٓ ءَايَٰتِنَا فَأَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ حَتَّىٰ يَخُوضُوا

اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو جو بحث کرتے ہیں ہماری آیتوں میں تو کنارہ کرلیں ان سے یہاں تک کہ بحث کریں

فِي حَدِيثٍ غَيۡرِهِۦ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ ٱلشَّيۡطَٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ ٱلذِّكۡرَىٰ

وہ کسی اور بات میں ف۴ اگر اے انسان! تجھے بھلا دے شیطان پس نہ بیٹھنا یاد آنے کے بعد

مَعَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ٦٨ وَمَا عَلَى ٱلَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنۡ حِسَابِهِم مِّن

ایسی ظالم قوم کے ساتھ ف۵ اور نہیں ان لوگوں پر جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے حساب میں سے کوئی بھی

شَيۡءٍ وَلَٰكِن ذِكۡرَىٰ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُونَ ٦٩ وَذَرِ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا دِينَهُمۡ

چیز لیکن بات یاد رکھنی چاہیے تاکہ وہ عذاب سے بچتے رہیں ف۶ اور چھوڑ دیں ان لوگوں کو جنہوں نے بنالیا اپنے دین کو

لَعِبٗا وَلَهۡوٗا وَغَرَّتۡهُمُ ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَا ۚ وَذَكِّرۡ بِهِۦٓ أَن تُبۡسَلَ نَفۡسُۢ بِمَا

کھیل اور تماشا اور دھوکے میں رکھا ان کو دنیا کی زندگی نے اور ان کو سمجھائیں اس بات سے کہیں پکڑا نہ جائے کبھی بھی انسان کو ان کے

كَسَبَتۡ لَيۡسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلِيّٞ وَلَا شَفِيعٞ وَإِن تَعۡدِلۡ كُلَّ

عملوں کی وجہ سے ف۷ نہ ہوگا اس کیلئے اللہ کے سوا کوئی مددگار اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا اگر بدلہ دینا چاہے گا اس

عَدۡلٖ لَّا يُؤۡخَذۡ مِنۡهَآ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أُبۡسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمۡ شَرَابٞ

عذاب سے پورا بدلہ نہ لیا جائیگا اس سے ف۸ یہ وہ لوگ ہیں جو پکڑے جائیں گے اپنے برے عملوں کیوجہ سے ان کیلئے پینے کا پانی ہوگا

مِّنۡ حَمِيمٖ وَعَذَابٌ أَلِيمُۢ بِمَا كَانُوا يَكۡفُرُونَ ٧٠ قُلۡ أَنَدۡعُوا مِن ع ٨/١٤

کھولتا ہوا اور عذاب ہوگا دردناک ف۹ بدلہ ان کی نافرمانی کا ف۱۰ آپ فرمادیجئے کیا ہم پکاریں

دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰٓ أَعۡقَابِنَا بَعۡدَ إِذۡ هَدَىٰنَا

اللہ کو چھوڑ کر ان کو جن کا پکارنا ہمیں فائدہ نہ دے سکے اور نہ پکارنا ہمیں کوئی نقصان دے سکے اور ہم لوٹ جائیں اپنی ایڑیوں کے بل اس کے بعد کہ

ٱللَّهُ كَٱلَّذِي ٱسۡتَهۡوَتۡهُ ٱلشَّيَٰطِينُ فِي ٱلۡأَرۡضِ حَيۡرَانَ لَهُۥٓ أَصۡحَٰبٞ

ہدایت پر کیا ہمیں اللہ تعالی نے جیسے اس آدمی کی طرح جسے بھٹکا دیا ہو شیطانوں نے زمین میں وہ پریشان ہوں اس کے ایسے ساتھی ہوں جو

ف۸: سزا اتنی سخت ہوگی کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہوگی
ف۹: یہ بڑی سخت وعید ہے ان لوگوں کیلئے جو دین اسلام کو لہو و لعب کے طور پر سمجھتے ہیں۔ آیت کے آخر میں اس حرکت کو کفر قرار دیا گیا ہے۔
ف۱۰: آگے فرمایا یہ کافر اور مشرک نذر و نیاز پیش کرتے ہیں جبکہ ان کے خود ساختہ معبودوں کی اپنی معذوری اور لاچاری کی کیفیت یہ ہے
ف۱۱: وہ ہمیں کوئی نفع نقصان دینے کے اہل ہی نہیں۔ اگر ہم اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبودوں کو پکاریں تو یہ تو بیوقوفوں کا کام ہے۔ جس کی مثال یہ ہے

س۱: ایک ایسا آدمی جو سفر پر جا رہا ہو اور ساتھیوں سے بچھڑ جائے غلط راستے پر چل پڑے لیکن باوجود ساتھیوں کی آوازیں دینے کہ سیدھے راستے پر آ جائے بلکہ کہے کہ میں تمہاری بات نہیں مانتا خود سیدھا راستہ تلاش کر لونگا س۲: وہ ہدایت بتائے کا کون؟
اللہ کے نبی س۳: آپ نے دین کا خلاصہ بتا دیا ہے۔ توحید، نماز، اللہ کا ڈر اور قیامت پر یقین۔ اگر یہ خیال ہے کہ قیامت کیسے آئیگی تو دلیل سن لو س۴: جس اللہ نے زمین و آسمان بنائے ہیں جس وقت "کُن" کہیں گے قیامت بھی قائم ہو جائیگی اور بادشاہی بھی اسی کی ہی
س۶: آگے فرمایا جب بادشاہی اسی کی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے دو دلائل دے کر اپنی قوم کو سمجھایا کہ شرک نہ کرو س۷: تبلیغ اپنے گھر سے شروع کی اسلئے کہ آپ کا باپ بت پرست، بت ساز اور بت فروش تھا
س۸: گمراہی کی واضح دلیل یہ ہے کہ خود ہی بت کو گھڑا اور پھر اسی کو خدا بنا لیا س۹: چونکہ اس وقت ستارہ پرستی بھی تھی اسلئے قوم کو سمجھانے کیلئے یہ ابتدائی اور نفسیاتی انداز اختیار کیا س۱۰: ستارہ ڈوب گیا تو سمجھایا جو ختم ہو جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا

يَدْعُونَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا

اسے بلاتے ہوں سیدھی راہ کی طرف یوں کہتے ہوئے کہ تو ہمارے پاس چلا آ۔ آپ فرما دیجئے اللہ کی طرف سے آنے والی ہدایت ہی کامل ہدایت ہے[۲] اور ہمیں حکم دیا گیا ہے

لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ

کہ ہم فرمانبردار ہو جائیں اسی اللہ کے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا[۳] اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ قائم رکھو نماز اور ڈرتے رہو اسی اللہ سے اور وہی اللہ ایسی

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ

ذات ہے جس کی طرف تم نے اکٹھے ہو کر جانا ہے[۴] اور اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین ساتھ حق کے

الثلثين

وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

اور جس دن فرمائے گا کہ ہو جا پس وہ ہو جائے گی[۵] اسی کی بات سچی ہے اور اسی کی بادشاہی ہوگی جس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

پھونکا جائیگا صور میں[۶] وہ جاننے والا ہے چھپی باتوں کا اور کھلی باتوں کا اور بڑی حکمت والا ہر چیز سے باخبر ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ

اور جب کہا ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے[۷] کیا تو بنا رہا ہے بتوں کو معبود بے شک میں

اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

دیکھتا ہوں تجھ کو اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں[۸] اور اسی طرح سکھائے ہم نے ابراہیمؑ کو

مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾

اپنی بادشاہی کے نظارے آسمانوں میں اور زمین میں اور تاکہ آپ ہو جائیں یقین والوں میں سے[۹]

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ

اور جب چھا گئی آپ پر رات آپ نے دیکھا ایک تارے کو فرمایا آپ نے کیا یہ میرا رب ہے؟ پس جب

اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ

ڈوب گیا کہا آپ نے میں پسند نہیں کرتا ڈوب جانے والوں کو[۱۰] پس جب دیکھا آپ نے چاند کو چمکتا ہوا کہنے لگے

هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ

کیا یہ میرا رب ہے؟ پس جب وہ بھی ڈوب گیا فرمایا آپ نے اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں ہو جاتا

سا۔ پھر جب چاند نکلا اور وہ بھی ڈوب گیا تو فرمایا شکر ہے کہ خدا نے مجھے سیدھی سمجھ دیا ہے کہ جو فانی ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا ہے ۲۔ اب سورج کی باری آئی وہ بھی دن ڈھلے ڈھل گیا ۳۔ اب قوم سے فرمایا جو چیزیں اپنے وجود کو برقرار نہیں رکھ سکتیں وہ
کس طرح معبود اور مسجود ہو سکتی ہیں۔ فرمایا میں تو ان تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں ۴۔ آگے فرمایا کہ اس سارے نظام کا وجود و فنا بتا رہا ہے کہ اصل مالک اور ہے اور صرف ان کا ہی نہیں بلکہ کائنات کا پیدا کرنے والا جو ہے میں تو اسی کے ماننے کا اعلان کرتا ہوں اور شرک نہیں کرتا۔
۵۔ یہ اعلان سن کر قوم بحث اور مقابلہ پر آگئی آگے اس کی تفصیل ہے ۶۔ فرمایا میں تمہارے معبودوں سے نہیں ڈرتا وہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ۷۔ تمہیں چاہئے کہ میرے رب سے ڈرو جو سب کچھ کر سکتا ہے۔ یہ حقیقت جانتے ہوئے بھی تم صحیح راستہ اختیار نہیں کرتے ہو۔
۸۔ تمہیں ڈرنا چاہئے کہ بلا دلیل خدا کا شریک ٹھہرا رہے ہو تو وہ حقیقی خدا تمہیں سزا نہ دے گا ۹۔ تم اگر سمجھدار ہو تو اسی سے اندازہ لگا لو کہ تم پرسکون ہو یا میں اطمینان و سکون میں ہوں ۱۰۔ دونوں جہانوں میں اصلی اور کھرے مومن ہی امن میں ہوں گے جو ہدایت یافتہ ہیں

۱۵۔ اگلی آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے علاوہ باقی انبیاءؑ کا بھی ذکر فرما دیا

مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا

ان لوگوں میں سے جو راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں ۱ پس جب دیکھا آپنے سورج کو جھمکتا ہوا کہنے لگے کیا یہ

رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

میرا رب ہے یہ تو سب سے بڑا ہے ۲ پس جب وہ بھی ڈوب گیا کہا آپنے اے میری قوم! ۳ میں بیزار ہوں ان سب سے جن کو

تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ

تم اللہ کے ساتھ شریک بتاتے ہو ۴ بیشک میں نے منہ کیا اسی ذات کی طرف جس نے بنایا آسمانوں کو اور

الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ ۚ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ

زمین کو میں سب سے علیحدہ ہوں اور میں نہیں ہوں شریک بتانے والوں میں سے ۵ اور جھگڑا کیا آپکے ساتھ آپکی قوم نے

قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا

فرمایا کیا تم جھگڑتے ہو میرے ساتھ اللہ کی ذات کے بارے میں اور وہ اللہ مجھے راستے پر لا چکا اور میں نہیں ڈرتا ان سے

تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ

جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو اللہ کے ساتھ ۶ مگر جب چاہے میرا رب کسی بات کو مگر میرے رب نے رکھا ہے ہر چیز کو

عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا

اپنے علم میں کیا تم اس بات سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ۷ اور میں کیسے ڈروں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو اللہ کے ساتھ اور

تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ

تم نہیں ڈرتے کہ تم شریک ٹھہراتے ہو اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو جن پر نہیں اتاری اللہ نے تمہارے لئے کوئی دلیل ۸

فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ ۘ وقف لازم

پس دونوں گروہوں میں سے کون زیادہ حقدار ہے امن کا اگر تم جانتے ہو ۹

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہیں ملایا اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے دونوں جہانوں میں

ع ۹ ۱۲ ۱۵ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ۧ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ

امن ہے ۱۰ اور یہی وہ لوگ ہیں جو راہ پر آچکے ہیں ۱۵ اور یہ ہماری دلیل تھی جو دی ہم نے ابراہیمؑ کو

ف۱:۔ فرمایا کہ ابراہیمؑ کو یہ مذکورہ دلائل اور طریق کار ہم نے سکھایا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی دین کہتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو ان کو اللہ تعالیٰ وحی کرتے ہیں ف۲:۔ نبی کا درجہ عزیزی سے بلند ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہوتا ہے وہ اس کا اپنا انتخاب ہوتی ہے
ف۳:۔ آگے باقی انبیاءؑ کی ایک چھوٹی سی فہرست بیان کر دی ہے ف۴:۔ پہلے ابراہیمؑ کی اولاد میں ہونے والے انبیاء کا ذکر فرمایا جنہیں ہم سالک میں اولاد دی اور ان کی سب اولاد کو پہنچا دیا ہے ف۵:۔ یہاں سے نبوت کے دور بتائے پہلا دور حضرت آدمؑ سے حضرت نوحؑ تک ہے
چونکہ طوفان نوحؑ کے بعد ہی دنیا آباد ہوئی تھی جس کی وجہ سے انہیں ابوالبشر ثانی کہا جاتا ہے غالباً اسلئے نوحؑ سے شروع کیا۔ دوسرا دور نوحؑ سے ابراہیمؑ تک اور تیسرا دور ابراہیمؑ سے حضور انورؐ تک ہے ف۶:۔ فرمایا ہر نبی عزیزی سے اعلیٰ ہوتا ہے اور یہ بزرگی میں نے دی ہے
ف۷:۔ یہ سب نبی میں نے خود چنے ہیں ان کی لائی ہوئی ہدایت میری طرف سے ہے اسلئے اس پر چلو ف۸:۔ آگے فرمایا اس ہدایت کا مرکز توحید باری تعالیٰ ہے اگر لوگ اس کے مقابلے میں شرک اختیار کریں گے تو ان کے سارے اعمال و عبادات ضائع ہو جائیں گی۔ اس سے مراد انبیاء نہیں باقی لوگ ہیں
ف۸:۔ آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ اگر مکہ والے نہیں مانیں گے تو دوسرے لوگ مان لیں گے ف۹:۔ اس آیت میں اولین مکی صحابہ کرام کی اور انصار مدینہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ دوسری قوم کا مصداق مدینہ والے بنے تھے فرمایا یہ لوگ کبھی بھی اس کا انکار نہیں کریں گے

عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

اپنی قوم کے مقابلے میں ف۱ ہم بلند کر دیتے ہیں درجے جسکے بھی چاہتے ہیں ف۲ بے شک تیرا رب بڑی حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ف۳

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ

اور بخش دیا ہم نے ابراہیمؑ کو اسکا بیٹا اسحٰقؑ اور اسکا پوتا یعقوبؑ ف۴ ان سب کو ہم نے راستے پر چلایا ف۵ اور نوحؑ کو بھی راستے پر ہم چلا چکے ہیں

قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَ

ابراہیمؑ سے پہلے ف۶ اور ابراہیمؑ کی اولاد میں سے داؤدؑ بھی ہیں اور سلیمانؑ بھی ہیں اور ایوبؑ بھی اور یوسفؑ بھی اور

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَ

موسیٰؑ بھی اور ہارونؑ بھی ۔ اور اسی طرح ہم بدلہ دیا کرتے ہیں دل سے نیکی کرنے والوں کو اور آپکی اولاد میں ف۷ زکریاؑ بھی ہیں

يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ

اور یحییٰؑ بھی اور عیسیٰؑ بھی اور الیاسؑ بھی ہیں یہ سارے کے سارے نیک بختوں میں سے ہیں اور آپکی اولاد میں سے اسمٰعیلؑ بھی

وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ

اور الیسعؑ بھی اور یونسؑ بھی اور لوطؑ بھی ہیں اور ان سب کو ہم نے بزرگی دی ہے تمام جہان والوں پر ف۸ اور

اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى

انکے باپوں میں سے اور انکی اولادوں میں سے اور انکے بھائیوں میں سے اور ہم نے چن لیا انکو اور چلا دیا انکو

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

سیدھی راہ پر ف۷ یہ اللہ کی وہ ہدایت ہے چلاتا ہے اسی پر جس کو بھی چاہتا ہے

عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ

اپنے بندوں میں سے ف۸ اور اگر یہ بندے شرک کر بیٹھتے تو باطل ہو جاتا ان سے وہ سب کچھ جو وہ کیا کرتے تھے ف۸ یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ

جن کو ہم نے دی کتاب اور شریعت اور نبوت ف۹ پھر اگر انکار کریں گے

بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

اس ہدایت کا یہ لوگ تو بے شک ہم نے حوالے کر دی ہے ایسے لوگوں کے جو اس کا انکار نہ کریں گے

۱: اس رکوع میں انبیاءؑ کا ذکر فرمایا اور اب اس کی آخری آیت میں حضور اکرمؐ کو ان انبیاء کو دی گئی ہدایت پر چلنے کا حکم فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ان پر نازل شدہ وحی بھی اسی وحی کا حصہ ہے جو آپ کو عطا ہوئی لہٰذا یہ اللہ نے ہی نازل کی ہے
۲: آگے ان لوگوں کا ذکر ہے جو نبوت کو ہی نہیں مانتے ان کا نظریہ ہے کہ خدا کو مان لیا تو نبی اور رسول پر ایمان ضروری نہیں ۳: وہ کہتے ہیں کسی انسان کو خدا نے نبی نہیں بنایا۔ آگے اس کا جواب ہے ۴: چونکہ یہودی نبوت اور حکمت نبوت کے زیادہ حامل تھے
اسلئے انکی کتاب کا خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ۵: فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی کتاب میں بھی خیانت کی ہے آپؐ ان کی باتوں پر توجہ نہ دیں بلکہ اپنی ہدایت کاملہ کی تبلیغ و اشاعت کا کام جاری رکھیں ۶: فرمایا توریت بھی ہم نے نازل کی تھی اور اب
قرآن مجید بھی ہم نے ہی نازل کیا ہے جو پہلی آسمانی کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے ۷: ام القریٰ سے مکہ مکرمہ مراد ہے جو پوری زمین کا مرکز ہے اس کے ارد گرد سے مراد ساری دنیا کے لوگ ہیں۔ اشارہ فرمایا جس طرح مکہ مکرمہ سب شہروں کا مرکز اور منبع ہے
اسی طرح قرآن مجید بھی سب ہدایتوں کا منبع ہے

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّآ
یہ وہ لوگ ہیں جن کو چلا دیا اللہ نے راہ پر پس ان کی ہدایت کی آپ بھی پیروی کریں ۱ آپ فرما دیجئے
أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٠﴾
میں تم سے کوئی مزدوری نہیں چاہتا اس تبلیغ پر یہ قرآن تو سراسر نصیحت ہے جہان والوں کے لئے ۲
وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُوا مَآ أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ
اور نہیں پہچانا ان لوگوں نے اللہ کو جیسا پہچاننا چاہیے جب وہ یہ کہتے تھے نہیں اتاری اللہ نے کسی بشر پر
مِّن شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَ
کوئی بھی ہدایت ۳ آپ ان سے پوچھیے کس نے اتاری وہ کتاب (توریت) جو لے کر آئے موسیٰؑ جو روشنی تھی اور
هُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ
ہدایت تھی لوگوں کے لئے ۴ تم نے بنا ڈالا اس توریت کو کاغذوں کی شکل میں کچھ باتیں ظاہر کیں اور چھپا رکھا بہت سی باتوں کو
وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ
اور تمہیں سکھایا گیا اللہ کی طرف سے جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا جانتے تھے آپ فرما دیجیے اللہ نے ہی توریت کو اتارا پھر انکو چھوڑ دیں
فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩١﴾ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي
انکے بحث مباحثے میں وہ کھیلتے رہیں ۵ اور یہ قرآن وہ کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے اور بڑی برکت والی ہے یہ سچا بتاتی ہے اپنے سے
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
پہلی کتابوں کو ۶ اور تاکہ ڈرائیں آپ مکہ والوں کو ۷ اور سب لوگوں کو جو اسکے ارد گرد آباد ہیں اور وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں
بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩٢﴾ وَمَنْ
قیامت پر وہ ایمان لاتے ہیں اس قرآن پر ۸ اور اپنی نمازوں کی بڑی حفاظت کرنے والے ہیں ۹ اور کون ہے
أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ
بڑا ظالم اس سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر ۱۰ اور یوں کہے میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ کوئی وحی نہیں کی گئی
إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَآ أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ
اسکی طرف اور جو یوں کہے میں بھی بنا سکتا ہوں ایسا کلام جو اللہ نے اتارا ہے ۱۱ اور جب تو دیکھے

۸: اگرچہ اس کتاب کے مخاطب سب انسان ہیں مگر اس سے فائدہ اٹھانے والے
وہی ہونگے جو قیامت کو مانتے ہیں اور جزا و سزا پر ایمان رکھتے ہیں
۹: چونکہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اس کا گواہ ان کا عمل ہے یعنی نماز
۱۰: اس آیت میں جھوٹے مدعیان نبوت اور یہودیوں کی طرح اپنی من گھڑت
باتوں کو احکام الٰہی قرار دینے والوں کو سب سے بڑا ظالم ارشاد فرمایا ہے
ع ۱۰ ۸ ۱۶ ۱۱: اس سے مراد یہ ہے کہ ہم بھی ایسا کلام کہہ سکتے ہیں نزول وحی مراد نہیں
ان تین قسم کے مدعی لوگوں کے لئے سزا کیا ہے اسکی تفصیل آگے ہے۔

سان۔ ایسے لوگوں کا عبرتناک انجام ہوگا جس کی ابتداء موت کے وقت سے ہو جائے گی۔ فرشتے ان کے چہروں اور پیٹھوں پر تھپڑ مارتے ہوں گے ۲۔ ساتھ ہی ان کو وجہ بھی بتا دی گئی ۳۔ چونکہ یہ کام دنیاوی مال و دولت اور اہل و عیال کی آسائش کیلئے کیے جاتے ہیں اسلئے آگے فرمایا موت کے بعد ان سے کہا جائے گا
۴۔ آج تو اسی طرح اکیلے اور ننگے ہو کر آئے ہو جس طرح پیدا ہوتے وقت تھے ۵۔ مال و دولت بھی پیچھے چھوڑ آئے ہو ۶۔ وہ بھی دنیا میں رہ گئے جن کو خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔ جن جن چیزوں سے توقع تھی کہ وہ کام آئیں گی ان سب سے تمہارا تعلق اب ختم ہو گیا ہے
۷۔ یہ خود ساختہ معبودوں کی آخرت میں لاتعلقی کا ذکر فرما کر آگے مالک حقیقی کی قدرت اور اسکی توحید کے دلائل بیان فرمائے کہ اگر ذرا بھی غور کیا جائے تو شرک سے بچا جا سکتا ہے ۸۔ فرمایا اتنی سخت گٹھلی کو پھاڑ کر پودا کون نکالتا ہے ۹۔ مردہ بیج سے زندہ پودا نکلا اور اس زندہ پودے
سے پھر مردہ بیج پیدا ہو گیا ۱۰۔ فرمایا آگے اور تماشا دیکھو ۱۱۔ رات دن کا بدلنا چاند سورج کا نظام کس نے بنایا ۱۲۔ ستاروں کے فائدوں پر غور کرو ۱۳۔ آگے فرمایا خود اپنی پیدائش پر غور کرو کہ ایک آدمؑ سے اربوں کھربوں انسان پیدا کر دئے

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا

یہ ظالم موت کے پنجوں میں ہونگے ۱۔ اور فرشتے لمبا کر رہے ہوں گے انکی روح نکالنے کے لئے اپنے ہاتھوں کو اور یوں کہیں گے آج نکالو

اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی

تم اپنے روحوں کو (فرشتے یوں کہیں گے) آج کے دن تم کو دیا جائے گا ذلت کا عذاب اس وجہ سے کہ تم وہ کہتے تھے

اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

اللہ پر جو حق نہیں تھا ۲۔ اور تم اللہ کی باتوں سے غرور کر رہے تھے ۳۔ اور بے شک تم آپہنچے ہمارے پاس

فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ

اکیلے ہی جیسے ہم نے پیدا کیا تھا تم کو اکیلے ہی پہلی بار ۴۔ اور تم چھوڑ آئے وہ مال جو تم کو دیا تھا اپنی

ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ

پیٹھوں کے پیچھے ۵۔ اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ آنیوالے تمہارے وہ سفارشی جن کے بارے میں تمہارا خیال تھا کہ وہ تمہارے ساتھ

۱۱ ع ۱۷ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع

شریک ہیں ۶۔ بے شک سارے آسرے ٹوٹ گئے تمہارے درمیان اور تم سے وہ گم گئے جن کے بارے میں تمہارا خیال تھا ۷۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ

بیشک اللہ تعالیٰ ہی چیرنے والا ہے بیج کو اور گٹھلی کو ۸۔ وہی نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالنے والا ہے

الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ

مردے کو زندہ سے ۹۔ یہ تمہارا اللہ ہے پس تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو ۱۰۔ وہی اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے صبح کا

وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ

بنایا ہے رات کو تمہارے آرام کیلئے اور سورج کو اور چاند کو تمہارے حساب کے لئے ۱۱۔ یہ اندازہ ہے اسی

الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا

اللہ کی طرف سے جو غالب ہے اور پورے علم والا ہے اور وہی اللہ نے بنا دئیے تمہارے لئے آسمان کے تارے تاکہ تم راہ پاؤ ان کی روشنی میں

فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَ

تاریکیوں میں خشکی کی اور دریاؤں کی ۱۲۔ بیشک تفصیل سے بیان کیں ہم نے اپنی آیتیں ان لوگوں کیلئے جو سمجھ والے ہیں ۱۳۔ اور

سا۔ اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں ایک یہ کہ امانت کی جگہ والد کی پیٹھ اور ٹھہرنے کی جگہ ماں کا پیٹ۔ ایک یہ کہ امانت کی جگہ ماں کا پیٹ اور ٹھہرنے کی جگہ دنیا۔ ایک یہ کہ امانت کی جگہ قبر اور ٹھہرنے کی جگہ جنت یا دوزخ۔ مطلب یہ ہے کہ پیدائش، زندگی، موت، آخرت سب اللہ کے ہی اختیار میں ہے سا۲۔ فرمایا تو زمین سے تو پانی نکال لیتا ہے لیکن آسمان سے میں پانی برساتا ہوں سا۳۔ زمین سے نکلنے والی ہر چیز پہلے سبز ہوتی ہے سا۴۔ تو ایک بیج ڈالتا ہے ہم اس سے جڑے ہوئے کئی بیج نکال دیتے ہیں جیسے مکئی، گندم، انار وغیرہ سا۵۔ کھجور کے خوشے

سا۷۔ انار اور زیتون کے پتے ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن پھل مختلف ہیں سا۸۔ تم میری اس کاریگری پر غور کرو سا۸۔ آگے فرمایا سوچو تو! یہ سب کچھ دیکھ کر بھی میرے ساتھ مختلف شریک ٹھہراتے ہو؟ سا۹۔ جنوں کو خدا کے بیٹے اور فرشتوں کو بیٹیاں کہتے تھے۔ اسی طرح بتوں کے متعلق بھی خدا کا ساتھی ہونے کا عقیدہ تھا۔ بیان فرمایا کہ ان کو پیدا تو میں نے کیا ہے پھر یہ میرے کس طرح شریک ہو سکتے ہیں سا۱۰۔ یہاں اور انداز سے سمجھایا کہ اگر مخلوق خدا ہو سکتی ہے اس وجہ سے کہ اس میں عام انسانوں کے مقابلے میں منفرد خصوصیات ہیں تو اس طرح تو ہر مخلوق عجیب ہے وہ سارے خدا ہونگے؟

یہ زمین و آسمان بھی تو عجیب طریقے سے پیدا ہوئے۔ تم ان کو نہ دیکھو خالق کو دیکھو

سا۱۱۔ اولاد ماننے والوں کو یہی سمجھایا کہ یہ تم سب مانتے ہو کہ بیوی کے بغیر اولاد نہیں ہوتی اور یہ بھی مانتے ہو کہ خدا کی کوئی بیوی نہیں تو پھر غور کرو اولاد کیسے ہوگئی؟

سا۱۲۔ پھر فرمایا کہ ہر چیز اللہ نے پیدا کی اور وہی جانتا ہے کہ وہ کس حکمت سے پیدا کی جاتی ہے

سا۱۳۔ جب ہر چیز کا خالق اللہ ہے تو صرف اسی کو مانو اور صرف اسی کی عبادت کرو

هُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ

اور اسی اللہ نے اٹھایا تم کو ایک ہی جی سے پس کوئی جگہ ٹھہرنے کی ہے اور کوئی جگہ امانت کی ہے سا

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ

بے شک تفصیل سے بیان کیں ہم نے اپنی نشانیاں علم والی قوم کے لئے اور اللہ وہی ہے جس نے اتارا

السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا

آسمان سے پانی سا۲ پس نکالی ہم نے اس پانی کے ساتھ سبزی ہر چیز کی سا۳ پس نکالتے ہیں ہم اسی پانی سے اسی زمین سے سبزے کو

نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ

جس سے نکالتے ہیں ہم ایسے بیجوں کو جو آپس میں جڑے ہوتے ہیں سا۴ اور نکالتے ہیں ہم کھجوروں سے ان کے گودے سے ایسے گچھے جو جھکے ہوئے ہوتے ہیں سا۵

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ

اور نکالے ہم نے اسی پانی سے باغات انگوروں کے اور زیتون کو اور انار کو جن کے پتے آپس میں ملتے جلتے ہیں مگر پھل آپس میں

مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ

نہیں ملتے سا۶ دیکھو تم ان کے پھل لانے کو جب وہ پھل لاتا ہے اور دیکھو تم ان کے پکنے کو بھی سا۷ بے شک اس میں بھی

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ

بڑی نشانیاں ہیں ایمان والے لوگوں کے لئے سا۸ اور ٹھہراتے ہیں یہ لوگ اللہ کیلئے شریک جنوں کو حالانکہ اللہ ہی نے ان کو پیدا کیا ہے

وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع ١٢ ٦ ١٨

اور گھڑ لیتے ہیں اللہ کیلئے کوئی بیٹے اور کوئی بیٹیاں بغیر کسی دلیل کے سا۹ اللہ پاک ہے اور بہت ہی بلند ہے ان تمام باتوں سے جو یہ شرک بتاتے ہیں

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

بلا نمونے کے بنانیوالا ہے اللہ آسمانوں کو اور زمین کو سا۱۰ کیسے ہو سکتی ہے اس کیلئے اولاد جب کہ اس کی کوئی

صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾

بیوی نہیں ہے سا۱۱ اور اسی اللہ نے بنایا ہر چیز کو سا۱۲ اور ہر چیز کو پوری طرح جاننے والا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ

یہ وہ اللہ ہے جو تمہارا پالنے والا ہے کوئی معبود نہیں اس کے بغیر وہی بنانیوالا ہے ہر چیز کا پس اسی کی عبادت کرو سا۱۳

ف۱ : آگے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کوئی محسوس جسم یا موجود نہیں کہ تم اس کو دیکھ سکو ف۲ : البتہ وہ اس قدر باریک بین اور باخبر ہے کہ تمہاری آنکھوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے ف۳ : آگے تنبیہ فرمائی کہ میں بار بار براندازِ دیگر سمجھا رہا ہوں۔ ماننے نہ ماننے کا نفع نقصان خود تمہیں ہوگا

ف۴ : آگے آیات توحید کے متعدد پیرایوں اور ان دلائل کے بیت سے عنوانات کی کیفیت بیان فرمائی کہ جہاں ان سے خدائی وحدانیت سمجھ آسکتی ہے وہاں ان کی زبان سے آپ کی صداقت کا بھی اقرار کرایا جاتا ہے ف۵ : اسلئے کہ ایک نبی امی ایسے دلائل و براہین کا بے دھڑک

بیان کیسے کر سکتا ہے ظاہر ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہونے کی دلیل ہے وہ اللہ کی نازل کردہ باتیں بیان کر رہے ہیں ف۶ : آپ ان کے سوا ... اگر وہ نہیں مانتے تو ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں ف۷ : اللہ ان کو جبراً شرک کرنے سے نہیں روکتا وہ اپنی مرضی

ف۸ : آپ اپنی ذمہ داری پوری کر دی اسلئے آپ سے ان کی ... ف۹ : تبلیغ چونکہ فریضہ رسالت ہے ... اور ماننے نہ ماننے ... تو نہیں اسلئے آگے طریقۂ تبلیغ سمجھا دیا

ف۱۰ : برا بھلا کہنے سے مراد ایسا کلام ہے جس سے مقصد توہین ہو ... ف۱۱ : یہ نفسیاتی دلداری کہ وہ اپنے کام اپنی جگہ اچھا سمجھ کر کر رہے ہیں جب تم ان کے بُرا کہو گے تو جواب میں وہ بھی گستاخی کریں گے ف۱۲ : اگر وہ اچھے طریقے سے سمجھائی ہوئی بات نہ مانیں گے تو انہیں آنا

تو میرے پاس ہی ہے میں ان کو یہ ساری باتیں اور ان کے برے اعمال یاد کراؤں گا

ف۱۳ : کافر حضور ﷺ سے مطالبہ کرتے تھے کہ ہماری مرضی کے مطابق کوئی نشانی لائیں

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ

اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ف۱ اس کو نہیں پا سکتیں آنکھیں انسانوں کی اور وہ پا لیتا ہے راز

الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ

آنکھوں کے ف۲ اور وہ بڑا باریک بین ہے ہر چیز سے باخبر ہے ف۳ بے شک آپہنچیں تمہارے پاس لفیحت کی باتیں تمہارے رب کی طرف سے

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

پس جو کوئی دیکھ لے گا ان کو اپنے بھلے کیلئے ہی دیکھے گا اور جو کوئی اندھا رہا اسکا وبال اسی پر پڑیگا اور میں نہیں ہوں تمہارا

بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ

نگہبان ف۴ اور اسی طرح پھیر پھیر کر ہم بیان کرتے ہیں اپنی آیتیں تاکہ یہ کہہ دیں آپ نے پڑھ کر سنایا ف۵ اور

وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ

تاکہ ہم کھول کر بیان کر دیں ایسے لوگوں کیلئے جو بات کو جاننے والے ہیں آپ پیروی کریں اسی بات کی جسکی وحی کی گئی آپکی طرف آپکے رب کے ہاں سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ

کوئی معبود نہیں ہے اس کے سوا اور کنارہ کریں ان شریک بنانے والوں سے ف۶ اور اگر چاہتا اللہ یہ نہ کرتے

اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

شرک ف۷ اور ہم نے نہیں بنایا آپ کو ان پر نگہبان ف۸ اور نہ ہی آپ ان کے

بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا

ذمہ دار ہیں ف۹ اور مت برا بھلا کہو ف۱۰ ان کو جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوا پس وہ بھی برا کہہ دیں گے

اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ

اللہ کو دشمنی کے ساتھ بغیر سمجھے ف۱۱ اسی طرح بھلے کر دکھائے ہم نے ہر امت کے لئے کام ان کے پھر

اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ وَاَقْسَمُوْا

اپنے رب کی طرف ان کو لوٹ کر آنا ہے اور وہ اللہ ان کو جتلا دیگا ان کاموں کو جو وہ کرتے تھے ف۱۲ اور قسمیں کھاتے ہیں

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ

مشرک اللہ کے نام کی پکی پکی قسمیں (یوں کہتے ہوئے) کہ اگر آ جائے ان کے پاس وہ نشانی تو ضرور ایمان لے آئیں گے اس پر ف۱۳ آپ فرما دیجئے

ف۱: اس مطالبے کا مفید جواب یہ ہے کہ نشانیاں لانا نبی کا کام نہیں اور نہ اختیار ہے ف۲: دوسرا جواب یہ ہے کہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ نشانی آجانے پر یہ ایمان لے آئیں گے اسلئے کہ ان کا کفر نادانی کی وجہ سے نہیں بلکہ ضد کی وجہ سے ہے یعنی کفر جحود ہے

ف۳: اگر انہوں نے ایمان لانا ہوتا تو ابتداء میں ہی لے آتے۔ جب انہوں نے ابتداء میں ہی ایمان نہ لانے کی ٹھان لی ہے تو اب وہ کیسے ایمان لائیں گے۔ ف۴: اس وجہ سے اب اپنی گمراہی میں چھوڑ دیا جا رہا ہے وہ اسی میں ہمیشہ سرگرداں رہیں اور عذاب کے مستحق بنیں

اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا

نشانیوں کا بھیجنا اللہ کی طرف سے ہے ف۱ اور (اے مسلمانو!) کیا تم جانتے ہو اگر وہ نشانیاں آ بھی جائیں گی یہ نہیں

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا

ایمان لائیں گے ف۲ اور ہم اُلٹا کر دیں گے ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو جیسا کہ وہ نہیں ایمان لائے

بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳ ع ۱ ۱۹

اس پر پہلی بار ف۳ اور ہم ان کو چھوڑ رہے ہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں ف۴

سلہ: کافروں کے انہی مطالبہ کے جواب میں بیان اور وضاحت فرمائی کہ یہ لوگ تو محض نشانی مانگتے ہیں اگر یہ نشانیاں جو آپ ... سب ... اور ... بھی تو بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے سلہ۔ انکار کی وجہ جہالت کی بنا پر ضد ہے سلہ۔ یہاں ایک تو حضور کو تسلی دی
کہ ایسے مخالف ہر نبی کے رہے ہیں مگر انجام کار ہر نبی کامیاب رہا آپ بھی کامیاب ہونگے کوئی فکر نہ کریں۔ دوسرا اشارہ فرمایا کہ ابلیس شیاطین الجن جھوٹے ہوتے ہیں جو انہیں جھوٹی باتیں گھڑ کر گمراہ کرتے ہیں اور انسانوں میں بھی ایسے شیطان ہیں جو ... ان کو گمراہ کر رہے ہیں
سلہ: اس میں بھی اللہ کی حکمت ہے تاکہ نیک و بد میں تمیز ہو جائے اس لئے جبراً کسی کو مطیع نہیں بنایا سلہ۔ چونکہ وہ قیامت کے منکر ہیں جو بنیادی عقیدہ ہے اسلئے خود ساختہ نظریات پر ہی چلتے ہیں۔ آگے فرمایا آپ اپنی طرف سے واضح اعلان کر دیں سلہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم نامہ کتاب
کی شکل میں بھیج دیا ہے جس میں ہر طرح کی تفصیل موجود ہے تو اب کسی بھی ... میں کسی اور کی رائے یا مطالبہ پر توجہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں سلہ۔ اس سے مراد اہل کتاب ہیں اسلئے کہ وہ اپنی آسمانی کتابوں کی روشنی میں قرآن کی صداقت کو جانتے تھے وہ صرف ضد کی وجہ سے منکر تھے
سلہ: آگے قرآن مجید کی صداقت و عظمت بیان فرمائی سلہ۔ قرآن مجید ہر لحاظ سے مکمل ہے یہ ختم نبوت کی بھی دلیل ہے۔ اس کے ابواب کو [illegible] وحی نازل نہیں ہوگی سلہ۔ اب اس میں رد و بدل کا کسی کو اختیار نہیں کیونکہ کلمات خداوندی عدل اور صدق میں سب سے اعلیٰ اور اولیٰ ہیں۔
اگر کوئی کوشش بھی کرے گا تو وہ کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ اسکی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لیا ہوا ہے

الجزء ٨

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى

اور اگر ہم اتار دیتے ان کی طرف فرشتے اور باتیں کرتے ان کے ساتھ مردے بھی

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

اور ہم اکٹھی کر دیتے ہر چیز ان کے سامنے سلہ پھر بھی یہ لوگ ایمان والے نہ ہوتے مگر یہ کہ چاہے

اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ

اللہ تعالیٰ لیکن ان میں سے بہتے لوگ جاہل ہیں سلہ اسی طرح بنا دئے ہم نے ہر نبی کے لئے

عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

دشمن انسانوں میں سے اور جنات میں سے بھی جو باتیں ڈالتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کے دلوں میں

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ

جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کیلئے سلہ اگر چاہتا آپکا رب تو یوں نہ کرتے پس آپ ان کو چھوڑ دیں

وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور ان باتوں کو بھی جو یہ اپنی طرف سے گھڑ رہے ہیں سلہ تاکہ جھک جائیں اس جھوٹ کیطرف ان لوگوں کے دل جو ایمان نہیں لاتے

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ

قیامت پر اور تاکہ وہ لوگ پسند کریں اس جھوٹ کو اور بناتے رہیں وہ باتیں اپنی طرف سے جو یہ بنا رہے ہیں سلہ کیا بجز سوا

اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۚ

اللہ کے کسی اور کو میں بناؤں حاکم حالانکہ اسی اللہ نے نازل کی ہے تمہاری طرف یہ کتاب جس میں ہر بات کی تفصیل کر دی گئی ہے

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

اور وہ لوگ جن کو دی ہے ہم نے کتاب سلہ وہ جانتے ہیں یہ قرآن نازل کیا گیا آپ کے رب کی طرف سے

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

ساتھ حق کے پس ہرگز نہ ہونا شک کرنے والوں میں سے سلہ اور پوری ہو چکیں باتیں آپ کے رب کی

صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾

سچائی میں اور انصاف میں سلہ کوئی بدلنے والا نہیں ہے اللہ کی باتوں کو سلہ اور وہی اللہ سننے والا ہے جاننے والا ہے

۱۔ فرمایا اس کامل کتاب کے آجانے کے بعد اگر کوئی انسانی افکار سے رہنمائی حاصل کرے گا تو وہ راہ حق سے بہک جائیگا ۲۔ انسانی افکار تو صرف اٹکل پچو باتوں کے سہارے پر ہوتے ہیں ۳۔ فرمایا ایسے لوگوں کو میں جانتا ہوں اور فرمانبردار بھی میرے علم میں ہیں۔ آپ مراکم
۴۔ چونکہ کافر اس وقت شیطان کے بہکاوے میں آکر کہتے تھے کہ تم اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کر کے اس کو کھاتے ہو اور جسے خدا خود مار دیتا ہے وہ کیوں نہیں کھاتے۔ یہ ان لوگوں کی اٹکل پچو باتوں کی مثال ہے۔ فرمایا جب خدا نے تفصیل سے حلال و حرام چیزیں بتادی ہیں تو تم شکوک
میں مبتلا نہ ہو تم تو ایمان رکھتے ہو ہماری باتوں پر ۵۔ حرام کردہ چیزوں کو تو کھانے کی صرف حالت اضطرار میں اجازت ہے۔ ان کافروں کی ان دلیلوں کی بنیاد پر ان کے حلال ہونے کے بارے میں نہ مانو ۶۔ ان گمراہوں کی باتوں پر تو دھیان دیں ۷۔ آگے فرمایا کہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کہنا
اور حرام کو حلال کہنا اپنی حدود سے بڑھنا ہے ۸۔ آگے فرمایا السامرت کا فرمایا پر ... اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ ظاہر گناہ کو چھوڑ دینا اور دل میں شبہ یا وسوسہ رہنا بھی گناہ کا سبب ہو سکتا ہے ۹۔ جو من گھڑت باتوں پر یا گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں ان کو سزا ملے گی

۱۰۔ بوقت ذبح اللہ کا نام نہ لیا یا ذبح ہی نہ کیا تو اسکا کھانا حرام ہے۔ آگے فرمایا کہ
شیطان کافروں کو حجت بازی سکھاتا ہے اور وہ دلیلیں دینے لگتے ہیں جیسے گذر چکا ہے

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
اور اگر آپ نے بات مان لی بہت سے ان لوگوں کی جو آباد ہیں زمین میں وہ بہکا دیں گے آپ کو اللہ کی راہ سے¹
إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ
وہ پیروی کرتے ہیں اپنے گمانوں کی اور وہ تخمینے لگاتے ہیں² بے شک آپ کا رب
هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾
خوب جانتا ہے اس کو جو بھٹک جاتا ہے سیدھی راہ سے³ اور وہ خوب جانتا ہے اسی کو بھی جو سیدھی راہ پر ہے
فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾
پس کھاؤ تم اس چیز سے جس پر لیا گیا ہے نام اللہ کا (اسے ذبح کرتے وقت) اگر تم اللہ کی باتوں پر ایمان لانے والے ہو⁴
وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ
اور تمہیں کون سی رکاوٹ ہے کہ تم نہ کھاؤ اس چیز کو جس پر لیا گیا نام اللہ کا اور وہ اللہ تفصیل سے بیان کر چکا
لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا
تمہارے لئے ان چیزوں کو جو اس نے حرام کی ہیں تم پر مگر تم کھا سکتے ہو وہ چیز جسے کھانے کیلئے تم مجبور ہو جاؤ⁵ اور بہت سے لوگ
لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
گمراہ کر دیتے جاتے ہیں اپنی خواہشوں کے ساتھ بغیر کسی دلیل کے⁶ بے شک تیرا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے
بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ
جو حد سے بڑھنے والے ہیں⁷ اور چھوڑ دو تم ظاہر کے گناہ بھی اور چھپے گناہ بھی⁸ بے شک وہ لوگ جو
يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَأْكُلُوا
کماتے ہیں گناہ جلدی ان کو سزا دی جائیگی ان باتوں کی جو وہ اپنی طرف سے گھڑتے ہیں⁹ اور مت کھاؤ
مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ
اس چیز سے جس پر نہ لیا گیا ہو نام اللہ کا (اسے ذبح کرتے وقت) اور بیشک یہ بڑی نافرمانی کی بات ہے¹⁰ اور بے شک شیطان
لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ
یہ بات ڈال دیتے ہیں اپنے ساتھیوں کے دلوں میں تاکہ وہ جھگڑا کریں تمہارے ساتھ اگر تم نے بات مان لی ان شیطانوں کی بیشک تم بھی

۱۔ یہ شرک عملی ہے کہ اللہ کے حکم کے مقابلے میں اپنی مرضی یا دوسروں کی رائے پر عمل کرنا ۔ آگے ایمان والوں اور منکرین کی مثال بیان فرمادی ۲۔ جس کو نور ہدایت مل گیا اور وہ اسکی روشنی میں اپنی زندگی گزار رہا ہے ۳۔ اور جو کفر کے اندھیروں میں پڑا ہے ان سے نکلنا ہی نہیں چاہتا ۔ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے ۔ یعنی کامیاب ہے دوسرا ناکام ۴۔ فرمایا یہ کافر اپنی خواہشات پر چلتے ہیں حلال و حرام کے معاملے میں بھی اور باقی معاملات کے بارے میں بھی ۵۔ یہاں کفار کی نافرمانیوں کی دوسری وجہ ارشاد فرمائی کہ ان کے امراء اپنی مختلف تدبیروں سے گمراہ کرتے ہیں اسلئے کہ نبی کی بات ماننے میں انکی سرداری اور مال و دولت میں من مانی ختم ہو سکتی ہے ۶۔ آگے ان کی ایک تدبیر بیان فرمائی ہے ۷۔ جو معجزات نبی کو دئے گئے ہیں وہ ہمیں بھی دئے جائیں ۔ آگے اس کا جواب ہے ۸۔ ہر انسان کو رسول نہیں بنایا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور حکمت کے مطابق کسی انسان کو رسول بناتے ہیں

رسالت کیلئے معیار مال و دولت نہیں

۹۔ چونکہ سرداروں کا ذکر ہو رہا ہے فرمایا ان کی سزا ہے کہ یہ جتنا بڑا بنتے ہیں اتنا ہی ان کو ذلیل کر دیا جائیگا دنیا میں اور آخرت کا سخت عذاب الگ ہے ۱۰۔ آگے فرمایا جس طرح رسالت دینا میرا کام ہے ہدایت بھی میرے ہاتھ میں ہے

۱۱۔ ایسا انسان خوش دلی سے اللہ کے احکامات مانتا ہے جیسے بھوکا کھانے پر فوراً لپکتا ہے ۱۲۔ جسے اللہ گمراہ چھوڑ دے وہ اسلام کی باتیں سن کر تنگ دل ہوتا ہے سننا بھی گوارا نہیں کرتا ۱۳۔ یہاں رجس سے مراد ان پر اس جہان میں لعنت ہے ۔ اسی طرح کافروں کی ظاہری زندگی کی غلاظت اور گندگی بھی ہو سکتی ہے جو جسمانی لحاظ اور رسم و رواج میں ہوتی ہے

١٤ ع ١١ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾ ع أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا

مشرک ہو جاؤ گے ۱ ۔ بھلا وہ آدمی جو مردہ تھا ہم نے زندگی دی اس کو اور دیا اس کو ایسا نور

يَمْشِي بِهِۦ فِي ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِي ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ

وہ چلتا پھرتا ہے جسکی برکت سے لوگوں میں ۲ بھلا کہیں برابر ہو سکتا ہے اس آدمی کی طرح جو اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہو نہ نکلنے والا ہو

مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ

ان سے ۳ اسی طرح پسند کردیئے گئے کافروں کی نظروں میں ان کے وہ کام جو وہ کرتے ہیں ۴ اور اسی طرح

جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَٰبِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا۟ فِيهَا ۖ وَمَا

بنا دئے ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے نافرمان تاکہ وہ بری تدبیر سوچیں ان بستیوں میں ۵ اور وہ جو

يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا جَآءَتْهُمْ

سوچتے ہیں اس کا وبال ان پر پڑتا ہے مگر وہ سمجھتے نہیں ہیں ۶ اور جب آ پہنچتی ہے ان کے پاس

وقف لازم وقف منزل ءَايَةٌ قَالُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَآ أُوتِيَ رُسُلُ ٱللَّهِ ۘ

کوئی بھی نشانی کہہ دیتے ہیں ہم تو ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں نہ دیا جائیگی وہ چیز جو دی گئی ہے اللہ کے رسولوں کو ۷

ٱللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُۥ ۗ سَيُصِيبُ ٱلَّذِينَ أَجْرَمُوا۟

اللہ خوب جانتا ہے جہاں بھیجنا ہوتا ہے اس نے اپنے پیغام کو ۸ جلدی پہنچے گا ان مجرموں کو

صَغَارٌ عِندَ ٱللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَمْكُرُونَ ﴿١٢٤﴾

ذلت کا عذاب اللہ کی طرف سے ۹ اور سخت عذاب ان کی بری تدبیریں سوچنے کی وجہ سے ۱۰

فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ ۖ

پس جب ارادہ کرتا ہے اللہ ہدایت کا ۔ جس آدمی کے ساتھ کھول دیتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے ۱۱

وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا

اور اللہ جس کو چھوڑنا چاہتا ہے گمراہ اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے ۱۲ یوں معلوم ہوتا ہے کہ

يَصَّعَّدُ فِي ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ

زور سے چڑھتا جا رہا ہے آسمانوں پر اسی طرح ڈال دیتا ہے اللہ گندگی ۱۳ ان لوگوں پر

ف۱:۔ فرمایا سیدھا راستہ اللہ کا بتایا ہوا راستہ ہی ہے جو قرآن مجید کی آیات کی صورت میں وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے ف۲:۔ البتہ اس کو ماننے صرف وہ ہیں جو سوچنا چاہتے ہیں اور ان کا ذکر کیا ہے۔ آگے بتایا ف۳:۔ دارالسلام جنت کا نام بھی ہے
موت کے وقت فرشتوں کا سلام، قبر میں خدا کی طرف سے سلام، جنت والوں کا باہم تحفہ سلام وغیرہ سب مراد ہو سکتے ہیں ف۴:۔ جنت والوں کے بعد آگے جہنم والوں کا ذکر ہے اور اس کے ایک سبب کو بیان فرمایا گیا ہے کہ یہ کافر دنیا میں جنوں سے باتیں پوچھتے ہیں اور ان
کے تابعدار بن گئے ہیں وہاں ان سے یہ سوال و جواب ہوگا ف۵:۔ اس سے مراد سرکش جن ہیں بلکہ وہ جن کو شیطان کہا گیا ہے ف۶:۔ انسان کہیں گے ہم تو جنوں کا نام لے کر پیسے کماتے تھے ان کی پوجا بھی کرتے تھے۔ عذاب سے بچنے کیلئے یہ بہانہ پیش کریں گے ف۷:۔ اب تیرے پاس
پہنچ گئے ہیں اب آپ کیا سلوک کریں گے۔ اللہ جواب دیں گے ف۸:۔ تم دونوں دوزخ میں ڈال دیے جاؤ گے اور اس میں ہمیشہ رہو گے ف۹:۔ البتہ اگر کسی کا عقیدہ ٹھیک تھا اعمال گندے تھے تو سزا کے بعد دوزخ سے نکال لیا جائیگا ہمیشہ وہاں نہیں رہے گا۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا
جو یقین نہیں رکھتے اور یہ راستہ ہے تیرے رب کا بالکل سیدھا ف۱ بے شک ہم نے کھول کر بیان کر دیں
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اپنی باتیں ان لوگوں کیلئے جو سوچنا چاہتے ہوں ف۲ ان کیلئے سلامتی کا گھر ہے ف۳ ان کے رب کے ہاں
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
اور وہ اللہ مددگار ہے ان کا ان کے کاموں کی وجہ سے جو وہ کرتے ہیں ف۴ اور جس دن اکٹھا کرے گا اللہ
جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ
سب کو (اور ان سے یوں پوچھیگا) اے جنّوں کے گروہ! ف۵ تم نے بہت زیادہ لے لئے اپنے فرمانبردار انسانوں میں سے اور کہیں گے
اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ
ان کے ساتھی انسانوں میں سے اے ہمارے رب! ہم نے فائدہ اٹھایا آپس میں ایک دوسرے سے ف۶ اور آ پہنچے
اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ
اس ٹھکانے پر جو تو نے مقرر کیا تھا ہمارے لئے ف۷ اللہ فرمائیگا دوزخ کی آگ تمہارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ رہوگے
فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ
اس دوزخ میں ف۸ مگر وہ جو اللہ چاہے گا ف۹ بے شک تیرا رب بڑی حکمت والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے اور اسی طرح
نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۵/۸/۲
دوست بنا دیتے ہیں نافرمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کا اس وجہ سے جو وہ برے اعمال کرتے ہیں ف۱۰
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
(قیامت کے دن اللہ یوں فرمائیگا) اے جنّو! اور اے انسانو! کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم میں سے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
جو پڑھا کرتے تھے تم پر میری آیتیں اور ڈراتے تھے تم کو آج کے اس دن کے آنے سے ف۱۱
هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
کہیں گے بے شک ہم گواہی دیتے ہیں اپنی جانوں کی مخالفت میں اور ان کو دھوکے میں رکھا دنیا کی زندگی نے

ف۱۰:۔ فرمایا اس انجام کی وجہ نافرمان جنوں اور انسانوں کی دوستی ہے
جس کی وجہ سے برے اعمال کئے جاتے ہیں۔ آگے ان سے دوسرا سوال ہے
ف۱۱:۔ تمہارے پاس میرے رسول آئے اور خصوصیت سے دو باتیں بھی بتائیں
ایک تو میرے احکام پر عمل اور دوسرا قیامت پر یقین۔ جنوں میں تو کوئی نبی نہیں بنایا
لیکن وہ نبی کو ماننے کے مکلف ہیں۔ آگے فرمایا وہ نبیوں کے آنے کا اقرار کریں گے

۱: فرمایا انہوں نے خود اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیدی اور وجہ یہ بتی کہ انہوں نے دنیاوی زندگی کے دھوکہ میں گرفتار ہو کر قیامت کو بھلا دیا تھا ۔ ۲: جنوں اور انسانوں کے نبیوں کے آنے کے اقرار کے بعد پیغمبروں کے آنے کی حکمت بتادی کہ قیامت میں یہ لوگ
عذر نہ پیش کر سکیں کہ ہمیں تو کسی نے بتایا ہی نہیں تھا ۔ ان کو باخبر کرنے کے بعد انکی نافرمانی کی سزا نا انصافی نہیں ہے ۔ ۳: قیامت میں درجات بھی ان کے اعمال کے مطابق ان کو دیئے جائیں گے جو اللہ کے علم میں ہیں ۔ آگے فرمایا اللہ ان کے اعمال کا محتاج نہیں
ہے ۔ ۴: آگے فرمایا بڑا رحیم ہونے کے باوجود جب کوئی قوم لگاتار نافرمانی کرے تو پھر اُسے صفحہ ہستی سے مٹا کر فرمانبردار قوم لے آتا ہے ۔ ۵: پہلے قیامت کا عذاب بتایا پھر دنیا کا عذاب ہے ۔ ۶: فرمایا جس عذاب کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور
آ کر رہے گا اور تمہارے ساز و سامان، مال و دولت کوئی بھی اس کو نہ روک سکے گا ۔ ۷: آگے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دیں تم جو چاہتے ہو کرتے رہو عنقریب تمہیں پتہ چل جائیگا کہ قیامت کس کی بہتر ہوگی ۔ ۸: سَوْفَ عنقریب کیلئے ہے اور اس سے
مراد غزوہ بدر میں کافروں کی شکست اور ان کا عبرتناک انجام ہے ۔ ۹: فرمایا اللہ کی حدود کو توڑنے والے ناکام ہوتے ہیں آگے حدیں توڑنے کی مثال بیان فرمائی ۔ ۱۵: سب سے بڑا ظلم شرک ہے ۔ یہ جزیں دیتا فدا ہے اس میں حصہ شریکوں کا بنالیتے ہیں

الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰٓ اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اور گواہی دیں گے اپنے آپ پر کہ بے شک وہ لوگ (دنیا میں ان باتوں کا) انکار کرتے تھے ۱

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا

یہ اس لئے ہے کہ نہیں ہلاک کرتا تیرا رب بستی والوں کو ظلم کے ساتھ جبکہ وہاں کے لوگ

غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ

اللہ کے دین کی باتوں سے بے خبر ہوں ۲ ان سب کیلئے درجے ہوں گے ان کے عملوں کی وجہ سے اور تیرا رب

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ

بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو یہ کر رہے ہیں ۳ اور تیرا رب ان سب سے بے نیاز ہے بڑی رحمت والا ہے ۴

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ

اگر وہ چاہے مٹا ڈالے تمہیں اور وہ قوم لے آئے تمہارے بعد جس کو اللہ چاہتا ہے ۵

كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ

جس طرح پیدا کیا تم کو پہلی قوموں کی اولاد میں سے بے شک وہ چیز جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے

لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي

وہ ضرور آ کر رہے گی ۶ اور تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے ۷ آپ فرما دیجئے اے میری قوم! کام کرتے جاؤ اپنی اپنی

مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

جگہوں پر بے شک میں بھی کام کر رہا ہوں آگے چل کر جان لو گے ۸ کس کے لئے ہوگا

عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

گھر آخرت کا بات یہ ہے کہ ان لوگوں کا بھلا نہیں ہوتا جو اللہ کی حدود کو توڑ دیتے ہیں ۹ اور مقرر کر دیا انہوں نے اللہ کے لئے

مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا

ان چیزوں میں سے جو پیدا کی اللہ نے کھیتوں میں اور چارپایوں میں سے ایک حصہ پس کہتے ہیں

هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَاۗىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ

یہ تو اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور یہ ہمارے بنائے ہوئے شریکوں کا ہے ۱۰ پس وہ مال جو

سلہ: دوسرا ظلم یہ کرتے ہیں کہ اگر قحط وغیرہ سے کمی ہو جائے تو شریکوں کا حصہ کم نہیں کرتے خدا کیلئے مقرر کردہ حصہ کم کر دیتے ہیں سکہ: آگے ان کے ظلم کی ایک اور مثال دی سکہ: وہ اپنے گیارھویں بیٹے کو قتل کر دیتے یا اس سے مراد بیٹیوں کا قتل ہے
جو معاشی مجبوری یا جھوٹی عزت بچانے کے نام پر کرتے تھے اور یہ کام ان سے شیطان کراتا تھا۔ ان کا خون وہ اپنے معبودوں کے قدموں میں ڈالتے تاکہ وہ خوش ہو جائیں سکہ: یہ سارے کام وہ دینی سمجھ کر کرتے تھے
سکہ: آگے ان کے اور شرکیہ اعمال بتائے جنہیں وہ دین سمجھ کر کرتے تھے سکہ: کچھ چوپایوں اور اناج کو خود پر حرام کر لیتے سکہ: کچھ چارپایوں پر سواری خود پر حرام کر لیتے سکہ: کچھ کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے سکہ: ان سب اعمال کو
اللہ کی طرف سے سمجھتے سکہ: فرمایا اس بہتان سازی کی ان کو سزا ضرور ملے گی۔ آگے کچھ اور ایسے کام بتائے سلہ: جانوروں کے حمل کو صرف مردوں کیلئے، عورتوں کیلئے حرام قرار دیتے سلہ: اگر وہ مردہ پیدا ہوتا تو پھر مرد و زن سب کھاتے

لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ

ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو نہیں پہنچتا اللہ کی طرف اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ

يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ

پہنچ جاتا ہے ان کے بنائے ہوئے شریکوں کی طرف ١ بہت برا ہے وہ فیصلہ جو یہ کر رہے ہیں ٢ اسی طرح

زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ

پسند کر دیا بہت سے لوگوں کیلئے مشرکوں میں سے اولادوں کو قتل کر ڈالنا

شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ

ان کے شریکوں نے ٣ تاکہ ان کو ہلاک کر دیں اور مشتبہ کر دیں ان پر ان کے دین کو ٤

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾

اگر اللہ چاہتا تو وہ یوں نہ کرتے پس آپ ان کو چھوڑ دیجئے اور ان باتوں کو جو وہ کر رہے ہیں ٥

وَقَالُوا هٰذِهِۦٓ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَن

اور یہ بھی کہتے ہیں یہ چارپائے اور یہ کھیتیاں ہمارے لئے بند کر دی گئی ہیں ٦ ان کو نہیں کھا سکتا مگر وہی جس کو

نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ

ہم چاہیں گے ان کے گمان میں اور کچھ ایسے چارپائے بھی ہیں جن کی پیٹھیں انہوں نے اپنے آپ پر حرام کر لی ہیں ٧ اور کچھ ایسے چارپائے بھی ہیں

لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم

نہیں لیتے اللہ کا نام ان پر ٨ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ٩ اللہ ان کو سزا دے گا

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ

جلدی ہی ان باتوں کی جو یہ کر رہے ہیں ١٠ اور یہ بھی کہتے ہیں وہ بچہ جو ان چارپایوں کے پیٹ میں ہے

خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰٓ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن يَكُن

وہ خاص ہے ہمارے مردوں کے لئے اور حرام ہے ہماری عورتوں کے لئے ١١ اور اگر وہ پیدا ہو جائے

مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ حَكِيمٌ

مردہ تو وہ اس کے کھانے میں شریک ہو جاتے ١٢ اللہ ان کو سزا دیگا اس کے بیان کرنے کی بے شک وہ اللہ بڑی حکمت والا

۱؎۔ ان کافروں کے ظالمانہ اور جاہلانہ عقائد و اعمال کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اپنی اولاد کو قتل کردیتے ہیں۔ کبھی باڑی پر محنت کرکے اُسے ہی خود پر حرام کرلیتے ہیں یہ کتنی بیوقوفی اور نقصان کا کام ہے ۲؎۔ اور پھر سب سے بڑا ظلم یہ کرتے ہیں کہ ان تمام باتوں کو خدا کا دین قرار دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو ہدایت کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ یہی سب سے بڑا نقصان ہے کہ عقیدے کا مجرم توبہ اور ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے جبکہ عملی گناہ گار توبہ کرلیتا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ ان اشیاء کا ذکر فرما رہے ہیں جو کھیتی سے حاصل ہوتی ہیں

۳؎۔ ان کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے سمجھایا کہ ان چیزوں کو کھاؤ خود پر حرام نہ کرو ۴؎۔ البتہ اپنے خیالات کے مطابق معبودوں کو خوش کرنے کیلئے حصے نہ نکالتے رہو بلکہ جو حصہ اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں خرچ کرنے کیلئے مقرر کیا ہے وہ ادا کرو۔ اس سے مراد فصلوں اور پھلوں کا عُشر یعنی بارانی فصلوں کا دسواں حصہ اور نہری فصلوں کا بیسواں حصہ ہے ۵؎۔ اسراف سے مراد یہ بھی ہے کہ جن کاموں پر خرچ کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان پر نہ کرے اور جن کاموں سے اللہ ناراض ہوتا ہے ان پر خرچ کرے۔

۶؎۔ آگے چارپایوں کا ذکر فرمایا جن کو وہ اپنی طرف سے اپنے لئے ممنوع کردیتے تھے ۷؎۔ فرمایا یہ خدا نے تمہارے فائدے کیلئے بنائے ہیں ان کو خود پر حرام نہ کرو بلکہ کھاؤ ۸؎۔ شیطان تو تخلیق آدمؑ کے وقت سے تمہارا کھلا دشمن ہے اسکی پیروی نہ کرو

۹؎۔ مشرک چونکہ کبھی نر کو، کبھی مادہ کو، کبھی بچے کو خود پر حرام کردیتے تھے اسلئے تفصیل فرمائی کہ سب کو میں نے ہی پیدا کیا ہے۔ خصوصیت سے ان آٹھ قسم کے جانوروں کا اسلئے ذکر فرمایا یعنی بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ کے جوڑے کہ یہ انسان کے زیادہ کام آتے ہیں ورنہ جانور تو سارے ہی اللہ نے پیدا فرمائے ہیں۔

عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوٓا أَوْلَٰدَهُمْ سَفَهًۢا

سب کچھ جاننے والا ہے۔ بے شک گھاٹے میں پڑ گئے وہ لوگ جو قتل کرتے ہیں اپنی اولاد کو بیوقوفی کی وجہ سے

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَآءً عَلَى اللَّهِ

بغیر کسی علم کے ۱؎ اور حرام کرلیتے ہیں اپنے آپ پر وہ چیزیں جو ان کو دی ہیں اللہ نے جھوٹ باندھتے ہوئے اللہ پر

ع قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾ وَهُوَ الَّذِىٓ أَنشَأَ

بے شک وہ گمراہ ہوگئے اور وہ راہ پر آنے والے نہ تھے ۲؎ اور اسی اللہ نے اگائے

جَنَّٰتٍ مَّعْرُوشَٰتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَٰتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

ایسے باغات جن میں کچھ بیلوں والے ہیں اور کچھ بیلوں والے نہیں ہیں اور اسی اللہ نے اگایا کھجور کو اور کھیتی کو

مُخْتَلِفًا أُكُلُهُۥ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَٰبِهًا وَغَيْرَ

مختلف ہیں جس کے پھل اور اسی اللہ نے اگایا زیتون کے پودے کو اور انار کے پودے کو جن کے پتے ملتے جلتے ہیں اور پھل آپس میں

مُتَشَٰبِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِۦٓ إِذَآ أَثْمَرَ وَءَاتُوا حَقَّهُۥ يَوْمَ

نہیں ملتا ۳؎ کھاؤ تم ان چیزوں کے پھلوں سے جب وہ پھل لے آئیں اور ادا کرو حق اللہ تعالیٰ کا جس دن

حَصَادِهِۦ ۖ وَلَا تُسْرِفُوٓا ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾ وَ

ان کو کاٹو ۴؎ اور بے جا خرچ نہ کرو ۵؎ بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بے جا خرچ کرنے والوں کو ۶؎ اور

مِنَ الْأَنْعَٰمِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ

اسی اللہ نے پیدا کئے چارپایوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین سے لگے ہوئے کھاؤ ان سب چیزوں سے جو دیں تم کو اللہ نے ۷؎

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَٰتِ الشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿١٤٢﴾

اور نہ چلو شیطان کے قدموں پر بے شک شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ۸؎

ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ ۖ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ

اللہ نے پیدا فرمائی آٹھ قسم چارپایوں کی نر اور مادہ بھیڑوں میں سے دو قسمیں ہیں ۹؎ اور بکری میں سے دو قسمیں ہیں

قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

آپ ان سے پوچھئے کیا اللہ نے دونوں نر حرام کردیئے یا دونوں مادہ حرام کردیں یا وہ حرام ہیں جس پر شامل ہوجاتا ہے

سا: فرمایا ان کو اپنی مرضی سے حرام کرنے کی ان کے پاس کوئی دلیل ہے تو بتائیں ۲ے: اگر کوئی اور دلیل نہیں ہے تو کیا تمہارے سامنے اللہ نے حرام سمجھنے کا حکم دیا تھا ۳ے: فرمایا ان کے دعوے سراسر جھوٹ ہیں ۴ے: اور سب سے بڑا ظلم ان کا یہ ہے کہ خود فیصلے کرکے انتساب میری طرف کردیتے ہیں اور اس طرح لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں کہ یہ ہی دین ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا دین وہ ہے جو اللہ کے نبی لے کر آئیں ۵ے: یہاں وہ چیزیں خصوصیت سے بیان فرمادیں جو اللہ نے تو حرام کی ہوئی تھیں مگر مشرکوں نے حلال سمجھی ہوئی تھیں ۶ے: خنزیر کے بال، چمڑہ، ہڈیاں سب نجس ہیں ۷ے: حالت اضطرار میں زندگی بچانے کیلئے محرمات میں سے کچھ کھا لینا معاف ہے ساتھ شرط فرمادی کہ اسے جائز بھی نہ سمجھے، زیادہ بھی نہ کھائے اور باربار بھی نہ کھائے ۸ے: یہاں فرمایا جو قوم آسمانی ہدایت موجود ہونے کے باوجود نفسانی خواہشات کی وجہ سے اپنی طرف سے اعمال و عقائد گھڑ لیتے ہیں جیسے یہودی تو پھر ہم اپنی سزا کے طور پر حلال چیزیں بھی کھانے سے منع کردیتے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

رحم دونوں مادہ کا بتاؤ مجھے کوئی دلیل اگر تم سچے ہو ۱ے

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

اور پیدا کیں اونٹ میں سے بھی دو قسمیں اور گائے سے بھی دو قسمیں آپ ان سے پوچھیے کیا دونوں نر اللہ نے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

حرام کئے یا دونوں مادہ یا وہ بچہ کہ شامل ہو جس پر رحم دونوں مادہ کا

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

کیا تم اس وقت موجود تھے جب تم کو حکم دیا تھا اللہ نے ان باتوں کا ۲ے پس کون ہے بڑا ظالم اس انسان سے

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

جو باندھے اللہ پر جھوٹ ۳ے تاکہ گمراہ کردے لوگوں کو بلا کسی تحقیق کے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ ع ۱۷ / ٤

رہنمائی کرتے ایسی ظالم قوم کی ۴ے آپ فرمادیجئے میں نہیں پاتا اس ہدایت میں جو وحی کی گئی مجھے

مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ

کوئی حرام چیز کسی کھانے والے پر جو اسے کھاتا ہو مگر یہ چیزیں ۵ے وہ چیز جو مردار ہو چکی ہو یا

دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ

بہنے والا خون یا خنزیر کا گوشت اسلئے کہ وہ خنزیر گندگی ہے ۶ے یا ناجائز ذبیحہ جس پر نام پکارا

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ

جائے اللہ کے سوا کسی اور کا پس جو کوئی مجبور ہو جائے اس حال میں کہ حد سے بڑھنے والا نہ ہو اور نہ دوبارہ لوٹنے والا ہو پس

رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ

تیرا رب (ایسی حالت میں) بخشنے والا مہربان ہے ۷ے اور ان لوگوں پر جو یہودی تھے ہم نے حرام کردئے تھے ہر وہ جانور

ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ

جو ناخنوں والے تھے ۸ے اور گائے اور بھیڑ بکری سے ہم نے حرام کردی تھی ان پر ان کی چربی

ف۱: یہ ناخن (کھر) والے جانور جس کی انگلیاں نہ بٹی ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ، بطخ وغیرہ۔ اسی طرح گائے بکری کی چربی البتہ پشت پر یا انتڑیوں پر لگی ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی ہو (ان پر حرام کردی گئی تھی) ف۲: یہ چیزیں بنی اسرائیل کی سرکشی کی وجہ سے ان پر حرام تھیں اب یہ مسلمانوں پر حلال ہیں ف۳: یعنی فرمایا جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ یقیناً سچ ہے یہاں فرمایا کہ اگر یہ کافر آپ کو جھٹلاتے ہیں تو چونکہ آپ کو بھیجنے والا رب بڑا رحیم ہے اسلئے نافرمانوں کو پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا لیکن جب پکڑنے کا فیصلہ کرلے تو اس عذاب کو ٹالنے والی کوئی اور طاقت نہیں ہے ف۴: آگے ایسے عذابوں کی تاریخی مثال دیدی ف۵: یہاں مشرکوں کے عذر گناہ بدتر از گناہ کو بیان فرمایا اور آگے فرمایا پہلی قوموں پر بھی اسی وجہ سے عذاب آتا رہا ف۶: معقول سے فرمایا ان سے کہدیں کہ کوئی دلیل ہے تمہارے پاس تو بتادو۔ تو سب تمہارے خود ساختہ عقائد ہیں ف۷: آگے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سمجھنے کیلئے اسباب و ذرائع مہیا کردئے ہیں اور سمجھانے کیلئے انبیاء بھی بھیجے ہیں حتیٰ کہ اب خاتم النبیین کامل اور مکمل دین حق لے کر آگئے ہیں تم پر اتمام حجت ہوچکا ہے اسکے بعد جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود بدبخت ہے ف۸: ماننا نہ ماننا انسان پر چھوڑ دیا ہے جبراً کسی کو ہدایت نہیں دی جاتی ف۹: ان سے یہ بھی کہیں کہ اپنے مذہبی اور دینی رہنماؤں کو لے آؤ جو یہ شہادت دیں کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام کی ہیں جو تم کہہ رہے ہو ف۱۰: ہو سکتا ہے وہ جھوٹی قسمیں کھالیں اسلئے آپ ان پر اعتبار نہ کریں کیونکہ یہ تو خواہشات نفسانی کے پیروکار اور مشرک ہیں اور قیامت کو بھی نہیں مانتے

إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَآ أَوِ الْحَوَايَآ أَوْ مَا اخْتَلَطَ

مگر وہ چربی جو لگی ہوتی ہے ان چارپایوں کی پیٹھوں پر یا ان کی انتڑیوں میں جو ملی ہوتی ہیں

بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَٰهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَٰدِقُونَ ﴿١٤٦﴾

ہڈی کے ساتھ یہ ہم نے یہ سزا دی تھی ان کی سرکشی کی وجہ سے ٢ اور بے شک ہم سچ کہنے والے ہیں

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَٰسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ

پس اگر اب بھی آپ کو جھٹلاتے رہیں آپ فرما دیجئے تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے ٣ اور نہیں ہٹایا جاتا

بَأْسُهُۥ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا۟

اس کا عذاب نافرمان قوم سے ٤ جلدی کہہ دیں گے یہ مشرک لوگ

لَوْ شَآءَ اللَّهُ مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَىْءٍ ۚ

اگر چاہتا اللہ ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہی ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم حرام ٹھہراتے کسی بھی چیز کو ٥

كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا۟ بَأْسَنَا ۗ

یوں ہی جھٹلایا تھا ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اپنے نبیوں کو یوں کہہ کر۔ یہاں تک کہ چکھ لیا انہوں نے عذاب ہمارا

قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَآ ۖ إِن تَتَّبِعُونَ

آپ فرما دیجئے کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو وہ بیان کرو ہمارے لئے تم تو پیروی کرتے ہو

إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ

اپنے گمانوں کی ٦ اور تم اپنے عقیدے میں تخمینے لگاتے ہو ٧ آپ فرما دیجئے اللہ ہی کیلئے ہے وہ دلیل

الْبَٰلِغَةُ ۖ فَلَوْ شَآءَ لَهَدَىٰكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ

جو کامل دلیل ہے پس اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تم سب کو راستے پر لے آتا ٨ آپ فرما دیجئے تم لے آؤ اپنے وہ گواہ

الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا۟

جو گواہی دیں (اس بات کی) کہ اللہ نے حرام کی ہیں یہ چیزیں ٩ پس اگر وہ شہادت دے بھی ڈالیں

فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا۟

تو آپ ان کے ساتھ شہادت میں شریک نہ ہوں ١٠ اور پیروی نہ کریں ان لوگوں کی خواہشوں کی جو نہیں مانتے

ؔ۱ :- مشرکین اور یہودیوں کے من گھڑت اعمال و عقائد بیان فرما کر آگے وضاحت سے ان عقائد و اعمال کو بیان فرمایا جن پر عمل ہر آسمانی شریعت میں ضروری ہے ؔ۲ :- اگر تم سمجھنا چاہتے ہو تو میری بات سنو کہ اللہ تعالیٰ کیا چاہتے ہیں

ؔ۳ :- پہلی بات شرک سے بچنا ہے اگر کوئی شریک ہو سکتا تو ماں باپ ہوتے جن کا تم پر سب سے زیادہ احسان ہوتا ہے۔ اسی سے یہ بھی مراد ہے کہ والدین کی اطاعت اتنی اہم ہے کہ توحید کے ساتھ اس کا حکم ہے ؔ۴ :- رزق اللہ دیتا ہے جو تمہیں دیتا ہے اولاد کو بھی دیگا

ؔ۵ :- قتلِ اولاد سے مراد شادی کر کے بھی بے حیائی کا کام کرنا ہے تاکہ اولاد پیدا نہ ہو اسی طرح یہ بھی مطلب ہے کہ تم جنسی خواہشات پوری کرتے رہتے ہو اور جائز اولاد کو روکتے ہو جو زنا کا طریقہ ہے ؔ۶ :- ان بے حیائی کے طریقوں کا نتیجہ قتل مقاتلہ ہوتا ہے

اس سے یہ بھی مطلب ہے کہ اپنی اولاد کا قتل بھی منع ہے اور دوسرے لوگوں کا بھی ؔ۷ :- اس سے مراد شرعی سزا رجم اور قصاص اور مرتد کا قتل ہے ؔ۸ :- فرمایا مذکورہ کام پاگل پن ہیں تم ان سے رکو اور سمجھداری کا ثبوت دو۔ آگے مزید محرمات بتائے

بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ

ہماری آیتوں کو اور وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے قیامت پر اور وہ اپنے رب کے ساتھ

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا

دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے آؤ تاکہ میں پڑھ کر سناؤں تمہیں وہ کام جو حرام ٹھہرائے ربّ نے تم پر (وہ یہ) کہ نہ

تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا

شریک ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو ؔ۳ اور نہ قتل کرو

اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا

اپنی اولادوں کو بھوک کے ڈر سے ؔ۴ (مفلسی کی وجہ سے) ہم ہی رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو بھی اور مت قریب جاؤ

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

بے حیائی کے کاموں کو ؔ۵ جو کھلے ہیں اور وہ کام جو پوشیدہ ہیں ؔ۶ اور مت قتل کرو اس جان کو جس کے مارنے کو

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

حرام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ؔ۷ مگر حق پر ؔ۸ یہ باتیں اللہ سمجھاتا ہے تم کو تاکہ تم عقل سے کام لو ؔ۸

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

اور قریب مت جاؤ یتیم کے مال کے مگر اس طریقے پر کہ اسی کے حق میں بہتر ہو یہاں تک کہ پہنچ جائے

اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ

اپنی پختہ عمر کو اور پورا دیا کرو ماپ کو اور ترازو کو ساتھ انصاف کے ؔ۹ ہم تکلیف نہیں دیا کرتے

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ

کسی بھی جی کو مگر اتنی ہی جتنی اس میں طاقت ہو ؔ۱۰ اور جب کوئی بات کہو تو انصاف کی کہو ؔ۱۱ اگرچہ جس کی بات کرتے ہو تمہارا قرابت دار ہی کیوں نہ ہو ؔ۱۲

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

اور اللہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پورا کرو ؔ۱۳ یہ باتیں اللہ تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

اور یاد رکھو یہ میرا راستہ سیدھا راستہ ہے اسی کی پیروی کرو ؔ۱۴ اور نہ چلو چھوٹے چھوٹے راستوں پر

ؔ۹ :- یتیم کا مال غلط استعمال نہ کرو اور ماپ تول میں کمی نہ کرو

ؔ۱۰ :- یہ سب کام فطرت کے مطابق اور آسان ہیں ان میں کمی بیشی نہ کرو

ؔ۱۱ :- زبان سے جو کہو وہ شریعت کے مطابق ہو خواہ اس سے کسی کو فائدہ ہو یا نقصان۔ آگے فرمایا اگر کسی قریبی کو بھی نقصان ہو رہا ہو تو عدل ہی کرو

ؔ۱۲ :- اس سے یہ بھی مراد ہے کہ بعض دفعہ انسان قریبی عزیز کو غیر مناسب یا غیر شرعی بات اسلئے بے تکلف کہہ دیتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ نہیں کرے گا حالانکہ

١٨
ع ٦
٥

اللہ تعالیٰ تو باز پرس کریں گے بلکہ اگر باپ بیٹے کو حرامی کہہ دے تو وہ بیٹا قاضی کے پاس شرعاً دعویٰ بھی کر سکتا ہے اسلئے فرمایا بہت احتیاط کرو

ؔ۱۳ :- پہلے عقل کی باتیں تھیں اب نصیحت کی باتیں ہیں۔ جب اللہ کو معبود مانا ہے تو اپنی زندگی بھی اس کے حکموں کے مطابق گزارو۔ یہ ایک جامع حکم ہے

ؔ۱۴ :- میرا مقرر کردہ سیدھا راستہ یہ ہے اور یہ بھی میرا آخری نبی یعنی حضور ﷺ بتا رہے ہیں اب تم اُن کے راستے پر چلو دوسرے راستے چھوڑ دو

سے ۱ :- سُبُل سے مراد وہ تمام راستے ہیں جو اتباع سنت نبوی کے دائرہ میں نہ ہوں ۔ ۲ :- تینوں آیتوں میں تین مختلف کلمات فرمائے تعقلون سے مراد ہے کہ یہ احکام عقل سلیم کے مطابق ہیں تذکرون کا مطلب ہے کہ غور و فکر کر کے نصیحت حاصل کرو اور تتقون سے مراد ہے کہ ان پر عمل کر کے اللہ کی ناراضگی سے بچ جاؤ

سے ۳ :- فرمایا ہمیں نے اس سے پہلے بھی موسیٰ کو کتاب دی تھی جس میں سارے احکامات کی تفصیل موجود تھی۔ لیکن ان یہودیوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور نہ قیامت پر ایمان رکھا ۔ ۴ :- آگے فرمایا اسی طرح اب قرآن مجید نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی کتاب ہے اب ہمیشہ کیلئے یہی قابل عمل ہے اسکی پیروی کرو

سے ۵ :- اس پر عمل کی برکت سے تم پر اللہ تعالیٰ رحم و کرم کریگا۔ آگے فرمایا قرآن کیوں نازل کیا؟ ۶ :- تاکہ اہل عرب یہ نہ کہہ دیں کہ پہلی کتابیں تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں پر نازل ہوئیں جن کی زبان بھی عبرانی اور سریانی تھی اور ان کا وطن مصر اور فلسطین تھا ہم سے دور ہے اسلئے ہم تو بے خبر تھے

سے ۷ :- یا یہ کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم اس پر عمل کرتے ۔ ۸ :- ان اعتراضات کے خاتمہ کیلئے یہ کتاب نازل کردی گئی ہے ۔ آگے فرمایا کہ اب جو کوئی اس کو جھٹلائے گا یا عمل سے پہلو بچائے گا وہ بہت بڑا ظالم ہوگا ۔ ۹ :- اسی وجہ سے ان کو بہت برا عذاب دیا جائے گا ۔ پہلو بچانے

سے مراد یہ بھی ہے کہ زبان سے تو قرآن مجید کو مانتے ہیں مگر اس کی تعلیمات پر عمل سے کتراتے ہیں جیسے آجکل کے مسلمان قرآنی تعلیمات پر عمل کو مشکل قرار دیتے ہیں

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾

ورنہ وہ تم کو دور کر دینگے اللہ کی راہ سے[1] یہ باتیں ہمیں سمجھاتے ہیں اللہ تعالیٰ تاکہ تم اللہ کے عذاب سے بچتے رہو[2]

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا

پھر ہم نے دی تھی موسیٰ کو بھی ایک کتاب[3] جو کامل تھی اس طریقے پر جو بہت بہتر ہے اور تفصیل تھی

ع ۱۹ لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٤﴾

ہر چیز کیلئے اور ہدایت تھی اور رحمت تھی[4] تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان رکھیں

وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ

اور یہ قرآن ایسی کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے اور بڑی برکت والی ہے پس تم اسی کتاب پر چلو اور اسکی نافرمانی سے بچتے رہو تاکہ تم پر

تُرْحَمُونَ ﴿١٥٥﴾ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ

رحم کیا جائے[5] کہیں یہ نہ کہہ دو کہ اتاری گئی تھی کتاب دو امتوں پر

مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ﴿١٥٦﴾ أَوْ تَقُولُوا

ہم سے پہلے اور بے شک ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے[6] یا یہ نہ کہہ دو کہ

لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ

اگر اتاری جاتی ہم پر بھی کوئی کتاب ہم ان سے زیادہ ہدایت پاتے[7] پس

جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ

آچکی تمہارے پاس کھلی دلیل تمہارے رب کی طرف سے اور پوری ہدایت اور پوری رحمت[8] پس کون ہے بڑا ظالم

مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ

اس آدمی سے جو جھٹلادے اللہ کی باتوں کو اور ان سے کنارہ کرے ہم جلدی سزا دینگے ان لوگوں کو

يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿١٥٧﴾

جو پہلو بچا لیتے ہیں ہماری آیتوں سے بہت برے عذاب کی[9] بدلہ انکے اس عمل کا جس کی وجہ سے پہلو بچا لیتے ہیں

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ

یہ انتظار نہیں کرتے مگر اسی بات کا کہ آجائیں ان پر عذاب کے فرشتے یا آجائے سامنے تیرا رب یا آجائیں

۱ ـ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ اس وقت کے کفار کہتے تھے کہ فرشتے ہم کو نظر نہیں آتے تو جواب دیا گیا کہ اگر فرشتے نظر آ جائیں گے تو پھر مہلت نہیں دی جاتی جیسے پہلی امتوں کے ساتھ ہوا بیان فرمایا کہ اتنی واضح دلیلوں کے باوجود یہ ایمان نہیں لاتے تو کیا وہ اب فرشتوں کے عذاب لانے کا انتظار کر رہے ہیں اس سے مراد موت کے فرشتے بھی ہو سکتے ہیں اسلئے کہ اس وقت ایمان قبول نہیں ہوتا ۲ ان نشانیوں سے مراد حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق قیامت کے ظہور سے پہلے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے جس کے بعد ایمان اور توبہ قبول نہ ہوگی ۳ فرمایا انتظار کرو

۴ ـ آگے فرمایا ان لوگوں نے پہلے سے نازل شدہ دین کو بھی چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ رستے بنا لئے تھے اب آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں وہ بے شک اہل کتاب ہونے کا دعویٰ کرتے رہیں ۵ فرمایا ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں وہ ان کو اسی طرح عمل کی سزا دے گا

۶ ـ آگے فرمایا ان کا معاملہ خدا کے سپرد کر دو اور مسلمانوں سے کہو کہ تم نیک اعمال کرو اور برائیوں سے بچو ۷ ـ نیکی کا اجر دس گنا ملے گا لیکن گناہ کی سزا صرف اتنی ہی ۸ ـ آگے فرمایا کہ اصول دین میں سب انبیاء کا اتفاق ہے اور وہ سب صراط مستقیم پر چلنے کی دعوت دیتے ہیں

۹ ـ اسی سیدھی راہ پر حضور ﷺ خود بھی چل رہے ہیں اور سب کو دعوت بھی دے رہے ہیں

بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا

نشانیاں تیرے رب کی ۲ جس دن آ جائیگی کوئی نشانی آپکے رب کی طرف سے فائدہ نہ دیگا کسی بھی انسان کو

اِيۡمَانُهَا لَمۡ تَكُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ كَسَبَتۡ فِىۡۤ اِيۡمَانِهَا خَيۡرًا ؕ قُلِ

اس وقت ایمان لانا جب ایمان نہ لایا ہو اس سے پہلے یا نہ کمایا ہو کچھ بھی نیکی کو اپنے ایمان میں ۳ آپ فرما دیجئے

انْتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا

تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں ۴ بے شک وہ لوگ جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اپنے دین کو اور بن گئے ٹولے ٹولے

لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا

آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۵ بے شک ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر جتلا دے گا ان کو ان کاموں کی جو وہ

يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ

کرتے تھے ۶ جو کوئی لائے گا ایک بھی نیکی اس کو ملے گا دس گنا ثواب اس نیکی کا اور جو کوئی کرے گا

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلۡ اِنَّنِىۡ

ایک بھی برائی اس کو اتنا ہی عذاب دیا جائے گا ۷ اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۸ آپ فرما دیجئے بے شک

هَدٰٮنِىۡ رَبِّىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۚ دِيۡنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ

میری رہنمائی کر دی میرے رب نے سیدھی راہ کی طرف ۹ وہ پختہ دین ہے ملت ہے ابراہیمؑ کی جو سب سے

حَنِيۡفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَ

علیحدہ تھے ۱۰ اور ہرگز نہ تھے شریک بنانے والوں میں سے ۱۱ آپ فرما دیجئے بے شک میری نماز اور میری قربانی ۱۲ اور

مَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ

میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا اس کے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے

وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِىۡ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ

اور میں سب سے پہلے اللہ کا حکم ماننے والا ہوں ۱۳ آپ فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا میں ڈھونڈوں کوئی اور رب حالانکہ وہی پالنے والا ہے ہر چیز کا ۱۴

وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ اِلَّا عَلَيۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى

اور نہیں کماتا کوئی بھی انسان مگر اسی پر پڑتی ہے برائی اسکی اور نہیں اٹھایا کرتا کوئی بھی بوجھ والا بوجھ دوسرے کا ۱۵ پھر تم سب نے

۱۰ ـ انبیاءؑ میں سے حضرت ابراہیمؑ کا بطور خاص ذکر اسلئے فرمایا کہ کفار اور اہل کتاب سب ان کے پیروکار ہونے کے دعویدار تھے فرمایا وہ تمہاری طرح مشرک نہ تھے

۱۱ ـ ان آیات میں دین ابراہیمؑ کا خلاصہ بیان فرما دیا کہ ہر عمل بلکہ زندگی بھی اللہ کیلئے ہے

۱۲ ـ نماز سے ہر بدنی عبادت اور قربانی سے مراد حج اور قربانی دونوں لئے جا سکتے ہیں

۱۳ ـ اس ارشاد کی تشریح آیت ۱۷۲ کی تشریح میں گذر چکی ہے مراد یوم الست کی بیعت ہی ہے

۱۴ ـ اگر کسی مخلوق کو پکارنا ہے تو خالق ہی کیوں نہ پکاریں جو اس مخلوق کو بھی پالنے والا ہے

۱۵ ـ چونکہ مشرک اس خیال سے غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں کہ وہ قیامت میں انہیں عذاب سے بچا لیں گے ـ اعلان کر دیا کہ یہ خیال سراسر غلط ہے ہر ایک کو اپنا حساب خود دینا ہوگا

سا :۔ فرمایا سب عقائد واعمال کو عمل میں لاتے ہوئے قیامت کی جزا و سزا پر نظر رکھو اسلئے کہ کوئی قیامت کو مانے یا نہ مانے وہاں ضرور دیا جائیگا اور وہاں اللہ تعالیٰ حساب لیں گے سے۳۔ ارشاد فرمایا کہ پہلی قومیں جن میں سے کچھ کا ذکر اس سورۃ میں بھی آیا ہے نافرمانی کی وجہ سے ہلاک
کر دی گئیں اور ان کی جگہ اللہ نے تمہیں زمین کا وارث بنادیا۔ یہ میرا تم پر احسان ہے سے۴۔ اور دوسرا بڑا احسان یہ ہے کہ تم کو آخری امت بنایا تمہارے نبی کو امام الانبیاء بنایا تمہارا درجہ سب سے بلند کیا اسلئے تم ان قوموں سے زیادہ میرے فرمانبردار رہو۔ اب تمہارا امتحان ہے
سے۵۔ اس عظیم نعمت کے علاوہ بھی جو تمہیں مال، دولت، طاقت، علم دیا ہے وہ بھی زیادہ اور کم ہے چاہیے کہ زیادہ والے کم والوں کو دیں اور میری رضا کیلئے دیں میں تمہیں زیادہ دے کر آزما رہا ہوں سے۶۔ یہاں نافرمانوں کیلئے فرمایا اگر عذاب دینے کا فیصلہ کر لیا تو دیر نہیں لگے گی
سے۷۔ آخر میں فرمانبرداروں کیلئے فرمایا کہ نادانی کی کمی بیشی اپنی رحمت سے بخش دونگا اور اس پیغام کو قسم کے ساتھ مؤکد فرمایا کہ زیادہ امید مغفرت اور بخشش کی ہی رکھو یعنی سزا کے مقابلے میں رحمت زیادہ اور جلدی ہوتی ہے
سے۷ :۔ سورۃ الاعراف مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضورؐ پر۔ چونکہ اس سورۃ میں اعراف کا کلمہ آیا ہے شاید اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام الاعراف رکھا گیا ہے۔ اعراف کا لفظی معنی اونچے مکانات یا اونچی جگہ ہے۔ یہاں مراد وہ
دیوار ہے جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے۔ کچھ لوگ اس پر بھی ہونگے۔
پہلی سورۃ کی آخری آیات میں صراط مستقیم پر چلنے کا حکم فرمایا اور اس سورۃ کی
ابتدا میں فرمایا کہ وہ صراط مستقیم اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اسی طرح پہلی
سورۃ کی آخری کلمات اللہ کی رحمت کے بارے میں تھا اور اسی رحمت کا اظہار اس
سورۃ میں ہے کہ اعراف پر رکے جانیوالوں کو بالآخر اللہ کی رحمت سے جنت میں
بھیج دیا جائیگا۔ اسی طرح اس سورۃ میں قیامت میں جزا و سزا کے پورے
نقشے کو بیان فرماکر سمجھایا کہ میری رحمت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر انسان
باغی اور سرکشی ہے تو اسے عذاب دیا جائیگا جو کبھی کبھی دنیا میں بھی آجاتا ہے
اور کامل عذاب قیامت میں ہوگا اسکی تفصیل بھی اس سورۃ میں ہے
سے۸ :۔ اشارہ فرمایا کہ یہ آپنے خود نہیں بنائی بلکہ آپ پر نازل کی گئی ہے اللہ کی طرف سے
سے۹ :۔ چونکہ اس کتاب کے احکام اس وقت کے لوگوں کے عقائد کے خلاف ہیں اور
وہ لوگ سخت ضدی اور جھگڑالو ہیں ان کی سخت مخالفت کی وجہ سے آپؐ کی طبیعت
پر بوجھ پڑیگا اس لئے تنگی محسوس نہ کریں اور میرا پیغام پہنچاتے رہیں
سے۱۰ :۔ آگے لوگوں سے فرمایا کہ حضورؐ اپنا فریضہ پورا کررہے ہیں میرا پیغام پہنچا رہے ہیں
اب تمہارا فریضہ یہ ہے کہ ان احکام پر عمل کرو اور مشرکوں کی پیروی نہ کرو
سے۱۱ :۔ یہاں اولیاء سے مراد کاہن اور عیب گو وغیرہ بھی ہیں
سے۱۲ :۔ آگے فرمایا اگر اللہ کے احکام پر نہ چلوگے تو پہلی نافرمان قوموں پر
آئے ہوئے عذاب کو یاد کرلو جن کو دنیا میں ہی سزا دیدی گئی
سے۱۳ :۔ اکثر قوموں پر رات یا دوپہر کو سوتے ہوئے عذاب آیا
سے۱۴ :۔ اگرچہ عذاب کو دیکھ کر انہوں نے اعتراف گناہ کرلیا مگر اس وقت کے اعتراف
سے وہ عذاب سے نہ بچ سکے۔ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔

رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے پس وہ تمہیں جتلادیگا ان باتوں کی جن میں تم اختلاف کررہے ہو سے۱ اور اللہ ہی وہ ذات ہے

جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ

جس نے بنایا تم کو اپنا خلیفہ زمین میں سے۲ اور بلند کیا بعض کو بعض پر بہت درجے سے۵ تاکہ آزمائے تم کو

فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

ان چیزوں کے خرچ کرنے میں جو تم کو دی ہیں سے۵ بے شک تیرا رب جلدی سزا دے سکتا ہے سے۶ اور بے شک وہ رب یقیناً بخشنے والا مہربان ہے سے۷

النصف ۲۰ ع ۱۱ ۷

۷ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسِتُّ اٰيَاتٍ وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا ۳۹

سورۃ اعراف مکی ہے اور اس میں ۲۰۶ آیتیں اور ۲۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سے۸

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

یہ قرآن ایسی کتاب ہے جو اتاری گئی ہے آپکی طرف سے۸ پس نہ ہونا چاہیے آپ کے سینے میں

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ

کسی قسم کی تنگی ہو اس کتاب کے پہنچانے سے تاکہ آپ ڈرائیں لوگوں کو اسی کے ساتھ سے۹ اور یہ قرآن نصیحت ہے ماننے والوں کیلئے سے۱۰ چلو اس راستے پر جو اتارا گیا

اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا

تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اور نہ چلو تم اسی کو چھوڑ کر اور رفیقوں کی راہ پر سے۱۱ بہت ہی کم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا

تم سوچتے ہو سے۱۲ اور کئی بستیاں ہم نے تباہ کی ہیں یوں کہ ان کے پاس آیا ہمارا عذاب جب وہ سوئے ہوئے تھے رات کو

اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ

یا وہ دوپہر کو آرام کررہے تھے سے۱۳ اور نہ تھی ان کی پکار جب ان پر آپہنچا ہمارا عذاب مگر یہ کہ

اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ

وہ کہنے لگے کہ بیشک ہم ہی اللہ کی حدیں توڑنے والے تھے سے۱۴ بے شک ہم ضرور پوچھیں گے ان لوگوں سے جن کی طرف رسولوں کو بھیجا گیا

۱: دنیا کا عذاب ذکر فرما کر اب قیامت کے عذاب کا ذکر فرمایا کہ اتمام حجت کیلئے نبی اور اسکی امت دونوں سے سوال جواب ہوگا پھر نافرمان امت کو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال جتلادیئے گئے ۲: اشارہ فرمایا کہ سوال و جواب اسلئے نہیں ہوگا کہ
ہمیں علم نہیں بلکہ اتمام حجت کیلئے ہوگا۔ آگے فرمایا ان کو جتلا کر پھر اعمال واقعی طور پر تولا جائے گا ۳: آگے اس کا نتیجہ بیان فرمایا ۴: جن کے عمل تھوڑے ہونگے یعنی تو وزن کیا ہوگا ۵: دوزخ میں جانے والوں سے یہ بھی کہا جائیگا کہ تم نے
میری آیات کو نہ مانا۔ آگے فرمایا بیوقوفو! تم پر میرے کتنے احسان ہیں ان کو تو یاد کرو ۶: ہر ضرورت کی چیز بھی زمین سے مل رہی ہے پھر بھی میرا شکر نہیں کرتے ہو۔ شکر کا مطلب اللہ کے احکام پر عمل کرنا ہے ۷: آگے ناشکری کی وجہ بیان فرمائی
کہ یہ لوگ شیطان کے بہکانے پر نافرمانی کرتے ہیں اور شیطان یہ کام کیوں کرتا ہے ۸: اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوبصورت شکل عطا فرمائی۔ یہ بھی نعمتوں کا تذکرہ ہے ۹: فرشتوں کے علاوہ جنوں کو بھی حکم تھا اور ابلیس جنوں میں سے تھا

وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا
اور ہم ضرور پوچھیں گے رسولوں سے بھی ۱ پھر اس کے بعد ہم بیان کردینگے ان کو ان کے حالات اپنے علم کی وجہ سے اور ہم
غَائِبِينَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ
بے خبر نہیں تھے ۲ اور اعمال کا تولا جانا اس دن ہو کر رہے گا ۳ پس جن کے بھاری ہو جائیں گے وزن
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ
پس وہ کامیاب ہو جائیں گے اور جن کے ہلکے رہ جائیں گے وزن ۴ پس یہی لوگ ہیں
الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ
جنہوں نے گھاٹے میں ڈالا اپنے آپ کو اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ۵ بے شک
مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا
ہم نے تم کو ٹھکانہ دیا زمین میں رہنے کیلئے اور بنادیئے تمہارے لئے اسی زمین میں زندگی گذارنے کے سامان ۶ تم بہت ہی تھوڑا
ع ١ ٨ تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ
ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہو ۷ بیشک ہم نے بنایا تمہیں پھر بنائی تمہاری شکلیں ۸ پھر کہا فرشتوں سے ۹ کہ
اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿١١﴾
سجدہ کرو آدم کو پھر ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے ۱۰ وہ نہ ہوا سجدہ کرنے والوں میں سے
قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي
کہا رب العالمین نے تجھے کس چیز نے روکا ہے کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ۱۱ کہا ابلیس نے میں بہتر ہوں آدم سے تو نے بنایا مجھے
مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ
آگ سے اور بنایا تو نے اس کو مٹی سے ۱۲ کہا رب العالمین نے پس تو اتر جا اس جنت سے تیرا یہ حق نہ تھا کہ تو
أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ
غرور کرتا اس میں پس نکل جا بے شک تو ذلیل لوگوں میں سے ہے ۱۳ کہا ابلیس نے مہلت دے مجھے اس
يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي
دن تک جس دن آدم کی اولاد دوبارہ اٹھائے جائینگے کہا اللہ نے تو ان میں سے ہے جن کو مہلت دی گئی ہے ۱۴ کہا ابلیس نے پس اس وجہ سے کہ تو نے مجھے بہکایا

۱۱: ابلیس نے حکم نہ مانا نافرمانی کی اور دلیلیں دینی شروع کر دیں کہ
میں آگ سے پیدا ہوا ہوں آگ بلندی چاہتی ہے اسلئے میں آدم سے بہتر ہوں
۱۲: اللہ نے فرمایا تو نے میرا مقابلہ کیا ہے اسکی سزا یہ ہے کہ جنت سے نکل جا
۱۳: یہ سزا سن کر شیطان نے مہلت مانگی کہ مجھے لمبی عمر دے۔ اللہ تعالیٰ نے مہلت دیدی
۱۴: اس کا مطلب یہ ہے کہ تو دعا نہ کرتا تب بھی میرا ارادہ یہی تھا
بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے ابلیس کی دعا قبول کر لی یہ نظریہ صحیح نہیں۔
آگے ابلیس کی مہلت مانگنے کی غرض بیان کی کہ میں کیا کرونگا۔

سا ۔ انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے میں ان پر چاروں طرف سے حملہ کرونگا ۔ اس سے مراد پورا حملہ کرنا ہے ۔ بعض علماء نے چاروں طرف سے حملے کے نتیجے میں ہونیوالے گناہ الگ الگ بھی بیان کئے ہیں ۔ آگے ابلیس نے خود ہی اسکا نتیجہ بیان فرمادیا کہ اکثر نافرمان ہو جائینگے

سے ۲ ۔ چونکہ ابلیس نے تکبر کی وجہ سے آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا اسلئے فرمایا تیرے تکبر کی سزا تیری ذلت ہے جس کی ابتدا جنت سے نکالا جانا ہے ۔ آگے فرمایا صرف تجھے ہی نہیں تیرے پیروکاروں کو بھی دوزخ میں ڈال کر ابدی ذلت میں مبتلا کرونگا ۔ تم سب کی یہ سزا ہوگی

سے ۳ ۔ آگے ابلیس کے دعوے کے مطابق اس کا کیا ہوا بیہودہ کام بیان فرمایا ہے ۔ جب آدمؑ اور حواؑ کو جنت میں بھیجنے کا حکم دیا گیا تو ایک پودے سے دور رہنے کی بھی ہدایت کی گئی ۔ یہ پودا کونسا تھا اس بارے میں مختلف اقوال ہیں لیکن تحقیق ضروری نہیں ۔

سے ۵ ۔ ابلیس تو اس تاک میں تھا کہ اپنا کام کرے اُس نے ہمدردی کے انداز میں اور نیکی کی راہ سے اپنی بہکایا ہے ۔ یہ کھانے سے تم فرشتوں کے ہم پلہ بن جاؤ گے اور ہمیشہ کیلئے جنت میں رہوگے اور یقین دلانے کیلئے اللہ کی قسمیں کھائیں چنانچہ وہ دھوکہ میں آگئے کہ اس طرح ہم اللہ کی ذات کی زیادہ عبادت کر سکیں گے ۔ چنانچہ اس پودے کا پھل چکھنے سے ان کا جنتی لباس اتر گیا ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس سب سے پہلے انسان کو بے لباس کرکے بے حیا بناتا ہے ۔ جب آدمؑ اور حواؑ نے اپنے جسم کے ستر والے اعضاء کو ننگا دیکھا تو فوراً اپنی جنت کے پتوں سے ڈھانپ لیا

سے ۸ ۔ ادھر سے خدا نے تنبیہ کردی کہ میں نے پہلے ہی تمہیں آگاہ کردیا تھا ۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے دعا سکھادی اسلئے کہ اللہ کے نبی تھے ۔ آگے وہ دعا ہے

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

میں بیٹھونگا ان کیلئے تیرے سیدھے راستے پر پھر ان پر میں حملہ کرونگا ان کے آگے سے

وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ

اور ان کے پیچھے سے ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے سے ۱ اور تو نہ پائیگا ان میں سے بہتوں کو

شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

اپنا شکر کرنے والا کہا رب العالمین نے نکل جا جنت سے ذلیل ہوکر اور راندۂ درگاہ ہوکر سے ۲ جو کوئی پیروی کریگا تیری ان میں سے

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ

میں بھر دونگا دوزخ کو تم سب سے یعنی اکٹھا کرکے سے ۳ (ہم نے کہہ دیا) اے آدمؑ! ٹھہر جا تو اور تیری بیوی

الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

اس جنت میں پس کھاؤ تم دونوں جہاں سے چاہو اور قریب نہ جانا اس پودے کے ورنہ ہو جاؤگے

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ

اپنی قدر کم کرنیوالوں میں سے سے ۴ پس وسوسہ ڈال دیا ان کیلئے شیطان نے سے ۵ تاکہ ننگا کردے ان کے لئے بدن کا وہ حصہ جو چھپا ہوا

عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ

تھا ان کے خاص بدن سے اور کہنے لگا نہیں روکا تم کو تمہارے رب نے اس پودے سے مگر

اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا

اسلئے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا نہ بن جاؤ ہمیشہ کیلئے جنت میں رہنے والے سے ۶ اور قسمیں کھائیں ان کے سامنے کہ میں تم دونوں کا

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا

بڑا ہی خیر خواہ ہوں پس بہکا دیا ان دونوں کو اس دھوکے کے ساتھ پس جونہی چکھا ان دونوں نے پھل اس پودے کا ۔ کھل گیا ان دونوں کیلئے

سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ

خاص بدن ان کا پس دونوں چپکانے لگے اپنے بدن پر پتے جنت کے سے ۷ اور پکارا ان دونوں کو انکے رب نے (یوں کہتے ہوئے)

اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

کیا میں نے روکا نہیں تھا تم دونوں کو یہ پھل کھانے سے اور کیا میں نے نہیں کہا تھا تم دونوں سے یہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے سے ۸

۱: یہاں ظلم سے مراد اپنی قدر کم کرنا ہے ۲: انسان کی یہ سب سے پہلی دعا ہے جو جنت میں آدمؑ نے کی۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کرلی لیکن ساتھ ہی یہ حکم دیدیا ۳: اب تم نے زمین پر ہی زندگی بھی گذارنی ہے اور مر کر اسی میں دفن ہونا ہے
اور قیامت کے دن اسی سے اٹھائے جاؤ گے۔ چونکہ آدمؑ مٹی سے پیدا کئے گئے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ انسان کی تربیت کے سامان بھی زمین میں پیدا فرمائے ہیں ۴: آگے آدمؑ کی ساری اولاد کو متنبہ فرمایا کہ شیطان نے تمہارے
جدامجد سے دشمنی کی ان کا لباس تک اتروا دیا تم اسکی پیروی نہ کرنا ۵: میں نے تمہارے لباس کا انتظام کر دیا ہے اور لباس ایک ایسی نعمت ہے جو صرف انسان کو عطا کی گئی ہے ۶: فرمایا لباس کے استعمال میں تقویٰ کا لحاظ رکھا جائے تب تقویٰ
اس سے مراد ایسے لباس سے پرہیز ہے جس سے جسم ننگا نظر آئے' اس کپڑے کا نام ہو جو حرام کیا گیا ہو' مال حرام سے حاصل کیا ہوا نہ ہو۔ اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ باطنی طور پر تمہارا لباس تقویٰ ہے اللہ سے ڈرو گے تو باطنی محفوظ رہو گے

۷: فرمایا یہ صرف معاشرتی معاملہ نہیں بلکہ اللہ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے
۸: دوبارہ انسانوں کو متنبہ فرمایا گیا کہ شیطان کی چالوں سے بچنا
۹: وہ تمہارا چھپا دشمن ہے اور ان لوگوں کا ساتھی ہے جو ایمان والے نہیں
۱۰: جن لوگوں پر شیطان قابو پا لیتا ہے آگے ان کی مثالیں دیں کہ وہ کیا کرتے ہیں
۱۱: عرب لوگ حج تو کرتے تھے لیکن طواف کے وقت بالکل ننگے ہو جاتے تھے اور کہتے کہ جس لباس
کے ساتھ ہم نے گناہ کئے ہیں اسکے ساتھ عبادت نہیں کرتے اور اس کو ہی دین سمجھتے
۱۲: وہ کہتے ہمارے باپ دادا بھی اسی طرح کرتے اسلئے کہ اللہ نے اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے
۱۳: اسکا جواب دیا کہ اللہ تو بے حیائی کا حکم نہیں دیتا بلکہ یہ شیطان نے تم کو سکھایا ہے
۱۴: آگے فرمایا اللہ نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اسکی طرف بے حیائی کے کاموں کی نسبت کرنا
انصاف کے خلاف ہے اسلئے کہ بے حیائی کو تو ہر انسان برا سمجھتا ہے جسمیں عقل ہو

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

دونوں نے کہہ دیا اے ہمارے رب! ہم نے ظلم کیا اپنے آپ پر ۱ اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا ہم ہو جائیں گے

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي

نقصان والوں میں سے ۲ کہا رب العٰلمین نے اتر جاؤ جنت سے بعض تم میں سے بعض کا دشمن ہے اور تمہارے لئے

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا

زمین میں ٹھکانہ ہے اور زندگی گذارنے کا سامان ہے موت تک کیلئے ۳ کہا رب العٰلمین نے تم زمین میں زندگی گذارو گے اسی میں

تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا ۲ ع ۱۵ ۹

تم مرو گے اور اسی سے پھر نکالے جاؤ گے ۴ اے آدم کی اولاد! ہم نے اتارا تم پر ایک لباس

يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ

جو ڈھانپتا ہے تمہارے ننگے بدن کو اور تمہارے لئے زینت ہے ۵ لیکن پرہیزگاری کا لباس تمہارے لئے بہتر ہے ۶ یہ ساری باتیں

اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ

اللہ کی آیتیں ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں ۷ اے آدم کی اولاد! نہ فتنے میں ڈالے تم کو شیطان ۸

كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا

جیسا نکلوایا تمہاری ماں کو اور تمہارے باپ کو جنت سے یعنی اتار دیا ان سے انکے جنت کے لباس کو تاکہ دکھادے ان کو

سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا

ان کا ننگا بدن بے شک وہ شیطان تمہیں دیکھتا ہے اور اسکے ساتھی بھی اس جگہ سے جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ۹ بے شک

جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً

ہم نے بنادیا شیطانوں کو ساتھی ان لوگوں کا جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ۱۰ اور جب کرگذرتے ہیں کام بے حیائی کا ۱۱

قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ

تو کہہ دیتے ہیں ہم نے پایا اسی پر اپنے باپ دادا کو اور اللہ نے بھی اس کا حکم دیا ہے ۱۲ آپ فرمادیجئے اللہ حکم نہیں دیتا

بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ

بے حیائی کا ۱۳ کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے ۱۴ آپ فرمادیجئے حکم دیا میرے رب نے

۱۔ فرمایا سب عبادات میں توجہ اللہ کی طرف رکھو ۲۔ اخلاص کا مطلب ہے یہ یقین رکھو کہ اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اگر ہدایت پر رہتے ہوئے دنیا سے گئے تو راحت اور ابدی آرام ملے گا اور اگر گمراہی پر رہے تو عذاب کا شکار ہوگے۔ آگے گمراہی کی وجہ بتائی

۳۔ شیطان کی پیروی کر کے خود کو ہدایت پر خیال کرتے ہیں ۴۔ پچھلی آیت میں فرمایا ہر عبادت کے وقت اللہ کا دھیان رکھو آگے فرمایا دل کے ساتھ ساتھ ظاہری طہارت اور جائز زینت بھی اختیار کرو ۵۔ زینت سے مراد اچھا صاف لباس کرایا ہے

۶۔ لباس، کھانا پینا انسانی جسم کی ضروریات ہیں فرمایا ان کاموں میں بھی میرے حکموں کی پابندی کرو بے لگام نہ ہو۔ کھانے پینے میں بھی حد سے نہ گزرو اس سے مراد بہت زیادہ کھانا، بہت مال خرچ کر دینا اسی طرح حرام چیزوں کا استعمال بھی حد سے بڑھنا ہے

۷۔ یہ بھی فرمایا حد سے نہ گزرو جس کا عام مفہوم کسی چیز کی زیادتی ہے آگے فرمایا کہ جیسے کمی بھی نہ کرو یا بالکل ترک ہی نہ کر دو۔ جیسے "رہبانیت" اختیار کرنا یہ اسلام میں جائز نہیں ۸۔ فرمایا اللہ نے تو یہ چیزیں حلال کی ہیں تم خود کیوں حرام کر رہے ہو

۹۔ دنیا میں تو یہ سب کیلئے ہیں آخرت میں یہ صرف ایمان والوں کیلئے ہونگی کافر ان سے محروم رہیں گے ۱۰۔ فرمایا یہ تفصیل علم والوں کیلئے بیان کر دی ہے یعنی دوسری حلال، جائز، مباح چیزوں کی وضاحت دینی علم رکھنے والے ہی کر سکتے ہیں۔ دینی علوم سے بے بہرہ لوگ شیطانی وسوسوں کی رہنمائی میں جو تشریح کریں گے وہ جائز نہیں ہوگی۔

۱۱۔ اب اس آیت میں محرمات کی وہ اقسام بیان فرما دیں جو اصول ہیں اور کسی بھی صورت میں حلال اور جائز نہیں ہو سکتیں اور وہ یہ ہیں پہلا فحش کام جسے عقل سلیم برا سمجھے جو ظاہری ہو جیسے زنا یا اسکی تہمت دوسرا وہ جو باطنی ہو جیسے بخل اور حسد تیسرا گناہ یعنی اللہ کی نافرمانی چوتھا کسی پر زیادتی کرنا پانچواں شرک ذاتی ہو یا صفاتی چھٹا اپنی طرف سے افتراء کر کے اللہ کی طرف نسبت کرنا ۱۲۔ آگے فرمایا کہ اگر نافرمانی کروگے تو سزا ملے گی البتہ اس کیلئے ایک خاص وقت مقرر ہے جو اللہ کے علم میں ہے جب وہ آ جائیگا تو مہلت نہیں ہوگی۔

بِالْقِسْطِ ۗ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ

انصاف کرنے کا (اسی بات کا بھی) کہ سیدھا رکھو تم اپنے چہروں کو ہر نماز کے وقت ۱ اور اسی اللہ کو پکارو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ فَرِيقًا هَدَىٰ

خالص کرتے ہوئے اسی کیلئے اپنی بندگی کو ۲ جیسا اللہ نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم اسکی طرف لوٹ کر جاؤ گے ایک گروہ نے ہدایت پائی

وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ

اور ایک گروہ پر ثابت رہی ان کی گمراہی (کیونکہ) بے شک ان لوگوں نے بنایا شیطانوں کو

أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾

اپنا ساتھی اللہ کو چھوڑ کر ۳ اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہدایت پر ہیں ۴

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا

اے آدم کی اولاد! لے لیا کرو اپنی بہتر پوشاک کو ہر نماز کے وقت ۵ اور کھاؤ اور پیو اور

ع ۳ تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي

حد سے نہ بڑھو (بے جا خرچ کرکے) ۶ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا حد سے بڑھنے والوں کو ۷ آپ ان سے پوچھیے وہ کون ہے جس نے حرام کیا ہو اللہ کی اس زینت کو جو

أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے (اور کس نے حرام کیا ہے) پاکیزہ رزق کو ۸ آپ فرما دیجئے یہ چیزیں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے ہیں

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

دنیا کی زندگی میں خاص کر دی جائیں گی (انکیلئے) قیامت کے دن ۹ ہم اسی طرح بیان کرتے ہیں کھول کھول اپنی باتیں ان لوگوں کیلئے

يَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ

جو جاننے والے ہیں ۱۰ آپ فرما دیجئے ۱۱ حرام کر دیا ہے میرے رب نے بے حیائی کے ان کاموں کو جو سامنے ہوں اور جو چھپے ہوں اور

الْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا

ہر قسم کے گناہ کو اور سرکشی کو بغیر کسی حق کے (اور یہ بات بھی حرام کی ہے) کہ تم شریک ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو جن پر اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری

وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ

اور یہ بات کہ تم کہہ دو اللہ پر جو تم نہیں جانتے ۱۲ اور ہر امت کیلئے ایک وقت مقرر ہے پس جب آئے گا

ف۱: اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ کافر بار بار عذاب کا سن کر کہتے ہونگے اور استہزاء کرتے ہونگے کہ وہ کب آئیگا اس کا جواب یہ ہے ف۲: پہلی آیت میں فرمایا ہر امت کیلئے عذاب کا وقت مقرر ہے یہاں فرمایا وہ عذاب ویسے ہی نہیں آتا بلکہ پہلے اللہ کے
رسول آتے ہیں سمجھاتے ہیں جب امت نافرمانی کرتی ہے تب عذاب آتا ہے ف۳: یہ بات تو عالم ارواح میں ہی تمام انسانوں کو یہ خطاب کرکے بتادی گئی تھی۔ یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ آدمؑ کو جنت سے زمین پر بھیجتے وقت فرمایا کہ اپنی اولاد کو یہ بتادینا
ف۴: "منکم" سے ایک تو یہ مراد ہو سکتی ہے کہ رسول سب انسان ہونگے اور دوسری یہ کہ وہ تمہاری اپنی قوم سے ہونگے تاکہ تم اس کی دیانت و امانت پر اعتراض نہ کر سکو ف۵: جو انسان انکی تابعداری کریں گے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہونگے
ف۶: اور جو نافرمانی کریں گے وہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہیں گے۔ آگے نافرمانوں کی کچھ تفصیل بتادی ف۷: کہ اللہ نے رسول نہیں بھیجا یا اپنے عقائد و اعمال کی نسبت اللہ کی طرف کردے ف۸: اللہ کے احکام کی تکذیب کرے تو ان سے کیا سلوک ہوگا

ف۹: وہ دنیا کی مقرر کردہ زندگی گذاریں گے لیکن جب مر جائیں گے تو پھر کیا ہوگا
ف۱۰: خود ساختہ معبودوں کو بلاؤ تو وہ غلطی کا اعتراف کریں گے لیکن
ف۱۱: وہاں کا اعتراف ان کو کوئی فائدہ نہ دے گا اور ان کو یہ حکم سنا دیا جائیگا
ف۱۲: دوزخ میں سب کافر آپس میں لڑیں گے۔ بعد میں آنیوالے پہلے لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے کہ ہم نے انکی پیروی کی اگر یہ برے کام نہ کرتے تو ہم بھی نہ بھٹکتے

أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٤﴾ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ إِمَّا

وہ وقت ان کا پیچھے نہ کر سکیں گے ایک گھڑی کو اور نہ آگے بڑھ سکیں گے ف۱ اے اولاد آدم! ف۲ جب

يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِي ۙ فَمَنِ ٱتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ

آئیں گے تمہارے پاس رسول ف۳ جو تم میں سے ہونگے ف۴ وہ تمہیں سنائیں گے میری آیتیں اور جو کوئی پرہیزگار بنا اور نیکی کرلی

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾ وَٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَ

پس ان پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ف۵ اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور

ٱسْتَكْبَرُوا۟ عَنْهَآ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ

غرور کیا ان کے قبول کرنے سے یہ آگ والے ہوں گے اس آگ میں ہمیشہ رہیں گے ف۶ پس کون ہے

أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ

بڑا ظالم اس سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر ف۷ یا جھٹلادے اللہ کی آیتوں کو ف۸ ایسے لوگوں کو

يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا

پہنچے گا وہ حصہ جو لکھا ہوا ہے کتاب میں ف۹ یہاں تک کہ آپہنچیں گے انکے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے

يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ

ان کو پورا پورا اٹھانے کیلئے ان سے فرشتے پوچھتے ہیں کہاں ہیں وہ جن کو تم پکارتے تھے اللہ کو چھوڑ کر ف۱۰

قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾

کہتے ہیں وہ گم گئے ہم سے اور گواہی دیں گے اپنی جانوں پر کہ بےشک وہ اللہ کے منکر تھے ف۱۱

قَالَ ٱدْخُلُوا۟ فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ

اللہ فرمائے گا داخل ہو جاؤ ان امتوں میں جو آچکی ہیں تم سے پہلے جنوں میں سے اور انسانوں میں سے

فِي ٱلنَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا ٱدَّارَكُوا۟ فِيهَا

دوزخ کی آگ میں جب کبھی داخل ہوگی دوزخ میں کوئی جماعت لعنت بھیجے گی اس پہلی جماعت پر ف۱۲ یہاں تک کہ اکٹھے ہو جائیں گے دوزخ میں

جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَىٰهُمْ لِأُولَىٰهُمْ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَـَٔاتِهِمْ

سارے کے سارے تو کہیں گے پچھلے پہلوں کے بارے میں اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا پس ان کو دے

۱۔ اللہ سے کہیں گے اس وجہ سے ان پہلوں کو دہرا عذاب دیں ۲۔ فرمایا جائیگا عذاب سب کو دگنا ہی ہے اسلئے کہ پچھلوں کو بھی چاہیئے تھا کہ پہلوں کے انجام سے عبرت پکڑتے ۳۔ پہلے لوگ پچھلوں کو جواب دیں گے تم بھی آخر ہمارے جانشین ہو

۴۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اصول بیان فرمادیا کہ پہلوں، پچھلوں کی کوئی تمیز نہیں جو بھی نافرمانی کرے گا وہ سزا پائے گا۔ پہلے سزا کا اجمالی ذکر تھا آگے سزا کی کچھ تفصیل بھی بتادی ۵۔ انکار کی وجہ خود کو بڑا سمجھنا ہوتی ہے ۶۔ آسمان پر تو نیک اعمال جاتے ہیں

جو ان کے ہیں ہی نہیں ۷۔ اس مثال سے سمجھایا کہ یہ قطعی طور پر ممکن نہیں۔ بعض علماء نے جمل کا معنیٰ موٹا رسہ بھی لیا ہے ۸۔ اب آگے فرمانبرداروں کا اجر بیان فرمایا ۹۔ نیکی سے مراد وہ کام ہے جو عقیدہ کے مناسب ہو۔ آگے فرمایا میں بندے کو وہی حکم دیتا ہوں جو

وہ کر سکے ۱۰۔ ان لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ جنت مل جائے گی۔ آگے جنتیوں کی صفات بیان فرمائیں ۱۱۔ دنیا کی نعمتیں ملنے پر تو حسد پیدا ہو سکتا تھا یہاں یہ جذبہ بھی دل سے نکال دیا جائے گا ۱۲۔ آگے دوسری صفت بتائی کہ اپنے عمل پر گھمنڈ نہیں کریں گے

عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

دگنا عذاب آگ کا ۱ اللہ فرمائیگا تم میں سے ہر ایک کو دگنا عذاب دیا جا رہا ہے لیکن تم نہیں جانتے ۲

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

اور پہلے لوگ کہیں گے پچھلوں کے بارے میں ۳ تمہاری ہم پر کوئی فضیلت نہیں ہے

ع ۸ / ۱۱

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

پس چکھو عذاب دوزخ کا بدلہ ان کاموں کا جو تم نے کمائے تھے ۴ بے شک جنہوں نے جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا

ہماری آیتوں کو اور غرور کیا ان کے ماننے سے ۵ نہ کھولے جائیں گے ان کے لئے دروازے آسمان کے ۶ اور نہ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ

داخل ہونگے جنت میں یہاں تک کہ داخل ہو جائے ۷ اونٹ سوئی کے ناکے میں ۷ اور اسی طرح

نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ

ہم سزا دیتے ہیں جرم کرنیوالوں کو ان کے لئے دوزخ کی آگ سے بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر سے اوڑھنے کی چیزیں بھی دوزخ کی آگ کی ہونگی

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور اسی طرح ہم سزا دیتے ہیں ان لوگوں کو جو ہماری حدوں کو توڑنے والے ہیں ۸ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیکیاں کرتے رہے ۹

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا

ہم تکلیف نہیں دیتے کسی جی کو مگر اسکی طاقت کے مطابق یہی لوگ جنت والے ہیں جنت میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ

ہمیشہ رہیں گے ۱۰ اور نکال دیں گے ہم کھوٹ جو ان کے سینوں میں ہوگی ۱۱ بہتی ہوں گی

تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا

ان کے نیچے نہریں ۱۲ اور جنت والے کہیں گے تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جس نے رہنمائی کی تھی ہماری اس جنت تک پہنچنے کی اور ہم نہ تھے

لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ

راستے پر آنیوالے اگر نہ راستے پر لاتا ہم کو اللہ بے شک لائے تھے رسول ہمارے رب کے ان چیزوں کو جو بالکل حق تھیں

۱۔ جب جنت میں بھی وہ ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کا اعلان کریں گے تو ان کو یہ آواز دی جائے گی ۲۔ بے شک مہربانی میری ہے لیکن تم نے بھی کچھ محنت کی ہے ۳۔ جب فیصلے ہو گئے جنتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے تو اب ایک
دوسرے سے بات چیت بھی کریں گے وہاں دوزخ اور جنت میں حجاب ہوگا لیکن چونکہ کثافت نہیں ہوگی اسلئے آواز پہنچ جائے گی ۴۔ ہمیں تو اجر مل گیا ہے تمہیں بھی سزا ملی ہے کہ نہیں؟ ۵۔ وہ کھل کر جواب نہیں دیں گے بلکہ یہ کہیں گے ہاں جی! کچھ ہو ہی گیا ہے۔ مگر
۶۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذلیل کرنے کیلئے اعلان کرادیں گے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور یہ اعلان سب جنتی اور دوزخی سن لیں گے ۷۔ آگے فرمایا جنتیوں اور دوزخیوں کے علاوہ ایک اور قسم کے لوگ بھی ہونگے جو "اعراف" پر ہونگے اس سے مراد جنت دوزخ کے درمیان
ایک دیوار ہے جس سے ان کو دونوں طرف کے مناظر دکھلائے جائیں گے ۸۔ اصحاب الاعراف کے بارے میں مختلف اقوال ہیں زیادہ مشہور قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہونگے جن کے سب اعمال نیک ہونگے حتیٰ کہ جہاد بھی کیا ہوگا لیکن اس سے والدین ناراض ہو گئے
ایسے لوگوں کو نہ دوزخ میں ڈالا جائے گا نہ جنت میں بھیجا جائے گا

الثلثة

وَنُودُوٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾
ان کو آواز دیا جائیگا۱ بے شک یہ جنت جسکے تم وارث کئے گئے ہو یہ بدلہ ہے تمہارے نیک کاموں کا جو تم دنیا میں کرتے تھے۲

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
اور پکاریں گے جنت والے دوزخیوں کو۳ (یوں کہتے ہوئے) بے شک ہم نے تو پالیا وہ جس کا وعدہ کیا تھا

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ
ہمارے رب نے ٹھیک ٹھیک پس کیا پالیا تم نے وہ جس کا وعدہ کیا تھا تمہارے رب نے ٹھیک ٹھیک۴ دوزخی کہیں گے ہاں پالیا۵ پس اعلان کریگا

مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ
ایک اعلان کرنیوالا انکے درمیان اس بات کا۶ کہ اللہ کی لعنت ہے ان لوگوں پر جو اللہ کی حدیں توڑنے والے تھے وہ ظالم جو روکا کرتے تھے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾
اللہ کی راہ سے اور تلاش کرتے تھے اللہ کی راہ میں ٹیڑھ پن اور یہ لوگ قیامت کے منکر تھے

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ
اور ان کے درمیان پردہ ہوگا۷ اور اعراف پر کچھ ایسے مرد ہونگے۸ جو پہچان لیں گے ان سب کو انکی نشانیوں سے

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾
اور یہ پکاریں گے جنتیوں کو (یوں کہتے ہوئے)۹ تم پر سلام ہو اور وہ ابھی جنت میں داخل نہ ہونگے مگر وہ جنت کی خواہش کرینگے

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا
اور جب پھیر دیا جائے گا ان کی نظروں کو دوزخیوں کی طرف کہہ دیں گے اے ہمارے رب! نہ

تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا
کرنا ہمیں اس ظالم قوم کے ساتھ۱۰ اور پکاریں گے اعراف والے ان مردوں کو

ع ٥ ٨ ١٢

يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ
جن کو پہچان لیں گے ان کی نشانیوں سے ان سے کہیں گے آج کام نہ آیا تمہارے تمہارا مال کا جمع کرنا۱۱ اور وہ چیزیں جن

تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ
کی وجہ سے تم غرور کرتے تھے۱۲ کیا یہ وہ لوگ نہیں ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان پر نہ کریگا اللہ تعالیٰ کوئی مہربانی

وقف لازم باختلاف

۹۔ یہ لوگ جنتیوں کو آواز دیں گے اور ان کو سلام کہیں گے۔ جنت کی
نعمتیں دیکھ کر اس میں داخل کی خواہش کریں گے لیکن اس دوران اچانک
ان کی نظر دوزخ کی طرف پھیر دی جائے گی وہ منظر دیکھ کر یہ دعا کریں گے
۱۰۔ آگے ان کی دوزخیوں سے بات چیت کا ذکر ہے۔ ان میں بھی پہچان کر بات کریں گے
۱۱۔ "جمعکم" سے مراد جماعت بھی ہے کہ آج تمہیں تمہارا مال کام آیا ہے نہ جماعت۔
۱۲۔ اور جن کو تم کمزور اور نامراد سمجھتے تھے وہ تو آج کامیاب ہو کر جنت میں ہیں

سا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے اعراف والے مراد ہیں جن کو بالآخر جنت میں داخل کر دیا جائیگا سے۲۔ دوزخی اپنے جنتی رشتہ داروں یا دوستوں سے یہ درخواست کریں گے سے۳۔ وہ جواب دیں گے ہمارا کوئی اختیار نہیں۔ یہ تو اللہ نے تم پر حرام کیا ہوا ہے
سے۴۔ مطلب یہ ہے کہ دین سے استہزاء اور دنیاوی آسائشوں کی وجہ سے قیامت کا انکار کرتے ہیں سے۵۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار بھی کیا۔ آگے اس انکار کی وجہ بیان فرمائی سے۶۔ ان کے پاس تفصیل سے اللہ کے احکام آئے لیکن انہوں نے
جان بوجھ کر محض ضد کی وجہ سے ان کو قبول نہیں کیا سے۷۔ وہ غیب پر ایمان نہ لائے بلکہ آنکھوں سے دیکھنا چاہا سے۸۔ جب موت کے فرشتے اور واردات دیکھیں گے تو اس وقت اعتراف کریں گے کہ رسول سچے تھے اور مہلت چاہیں گے اس کیلئے سفارشی ڈھونڈیں گے
سے۹۔ آگے فرمایا اب مہلت نہیں ملیگی اور ان کے خود ساختہ سفارشی بھی ان کو نظر نہ آئیں گے سے۱۰۔ آگے فرمایا کہ اگر یہ لوگ ذرا بھی کائنات میں انصاف سے غور کرتے تو اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لے آتے اور حیات بعد الموت اور قیامت کو بھی مان لیتے

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾ وَنَادَىٰ

داخل ہو جاؤ تم جنت میں تم پر کوئی خوف نہیں ہے نہ تم غمناک ہوگے سا اور پکاریں گے

أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا

دوزخی جنتیوں کو (یوں کہتے ہوئے) سے۲ ڈالو ہم پر پانی کا کچھ حصہ یا ان نعمتوں میں سے

رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ

جو دی ہیں تم کو اللہ نے جنت والے کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے روک دیا ہے ان چیزوں کو کافروں سے سے۳ وہ لوگ جنہوں نے

اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ

بنا لیا تھا اپنے دین کو دل لگی اور تماشا اور دھوکے میں رکھا ان کو دنیا کی زندگی نے آج کے دن

نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٥١﴾

ان کو ہم بھلا دیتے ہیں جیسے انہوں نے بھلا دیا تھا آج کے اس دن کو سے۴ اور اس وجہ سے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے سے۵

وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً

اور بے شک ہم نے لادی تھی انکے پاس ایسی کتاب جو ہم نے تفصیل سے بیان کی تھی اپنے علم پر وہ ہدایت تھی اور رحمت تھی

لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي

یقین والے لوگوں کے لئے سے۶ یہ کافر انتظار نہیں کر رہے مگر اس بات کی حقیقت کے کھل جانے کا سے۷ جس دن آ جائے گی

تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ

اسی کی حقیقت سے۸ کہہ دیں گے وہ لوگ جنہوں نے اسی قیامت کو بھلا دیا تھا اس چیز کے دیکھنے سے پہلے بے شک آئے ہمارے پاس بھیجے ہوئے

رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

رب کے حق بات کو لے کر پس کیا ہیں ہمارے لئے کوئی سفارشی جو ہمارے لئے اللہ سے سفارش کریں یا ہم لوٹائے جائیں دنیا میں تاکہ عمل کریں

غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا

ان عملوں کے خلاف جو ہم کیا کرتے تھے سے۹ بے شک وہ گھاٹے میں ڈال چکے اپنے آپ کو اور ان سے گم گئے جن کے بارے میں

ع ٦ ١٣ كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

وہ باتوں کو گھڑا کرتے تھے سے۱۰ بے شک تم سب کا پالنے والا وہ اللہ ہے جس نے بنایا آسمانوں کو اور

سا: یہ ساری چیزیں خود بخود نہیں ہو رہیں ان کا کوئی خالق ہے ۲۔ جو خالق ہے حکم بھی اسی کا چلے گا ۳۔ وہ صرف خالق ہی نہیں پالنے والا بھی ہے اسلئے صرف وہی پکارنے کے لائق ہے تم اسی کو پکارو اور پکارنے کا طریقہ کیا ہے۔

سہ: اس طریقہ سے اثر زیادہ ہوتا ہے ۵۔ جب شریعت کی حدود توڑی جائیں گی تو لازماً فساد پیدا ہوگا ۶۔ آگے دعا کا دوسرا ادب بیان فرمایا کہ دعا کی قبولیت کی بھی امید رکھو اور ڈرتے بھی رہو کہ کہیں ایسی چیز نہ مانگی جا رہی ہو جو نقصان دہ ہو

سے: محسنین کا مطلب ہے جو دعا کی قبولیت کی امید رکھنے والے۔ آگے پھر آفاقی دلائل بیان فرمائے جو حالات کی تبدیلی کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں اور جو انسان کے بس میں نہیں ہیں ۸۔ آگے فرمایا اسی طرح تم بھی قبروں سے نکالے جاؤ گے

سر۹: یہ تفصیل اسلئے سمجھائی ہے تاکہ تم آسانی سے حیات بعد الموت کو سمجھ سکو اور اس پر ایمان لے آؤ ۱۰۔ اس سے ایک تو یہ مراد ہے کہ پاکیزہ یعنی قابل زراعت زمین سے تو سبزہ خوب اچھی طرح سے نکلتا ہے اور جو ناکارہ زمین ہوتی ہے

اس سے ناکارہ اور غیر مفید اشیاء نکلتی ہیں دوسرا یہ کہ جیسا بیج ہوگا ویسا ہی پھل نکلے گا اور تیسرا یہ کہ نیک اعمال کا نتیجہ اچھا اور برے اعمال کا خراب ہوگا

سلا: مطلب یہ ہے کہ سمجھدار لوگ تو ان نعمتوں کی قدر کرتے ہیں اور ایمان دو کر اپنے ایسے رب کے انعامات کو خوشی دلی سے مانتے ہیں

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ

زمین کو چھ دن میں پھر متوجہ ہوا عرش پر ڈھانپ دیتا ہے رات کو

النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ

دن پر یہ رات طلب کرتی ہے دن کو بہت تیزی سے اور سورج اور چاند اور یہ تارے کام میں لگے ہوئے ہیں

بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴ اُدْعُوْا

اللہ کے حکم سے ۱ یاد رکھو وہی اللہ پیدا کرنے والا ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے ۲ بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۳ پکارو

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ وَلَا تُفْسِدُوْا

اپنے پالنے والے کو عاجزی کے ساتھ اور پوشیدگی کے ساتھ ۴ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا حد سے بڑھنے والوں کو ۵ اور نہ فساد کرو

فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ

زمین میں اس کی درستگی کے بعد ۶ اور اسی اللہ کو پکارو اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور رحمت کی امید کرتے ہوئے بے شک رحمت

اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

اللہ کی بڑی قریب ہے دل سے نیکی کرنے والوں کیلئے ۷ اور اللہ ہی وہ ذات ہے جو چلاتا ہے ہواؤں کو

بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا

خوشخبری دینے کیلئے اس کی رحمت کے آنے سے پہلے (بارش سے پہلے) یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں اٹھا کر لاتی ہیں بھاری بھاری بادلوں کو تو

سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ

ہم چلا دیتے ہیں اس بادل کو مردہ بستی کی طرف پس اتار دیتے ہیں ہم اس بادل سے پانی کو پھر نکال دیتے ہیں اس پانی کی وجہ سے ہر قسم کے

الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷

میووں کو ۸ اسی طرح ہم نکالیں گے مردوں کو (انکی قبروں سے) (اور یہ باتیں بیان ہو رہی ہیں) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۹

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ

اور پاکیزہ سرزمین سے نکلتی ہے اس کی سبزی اپنے رب کے حکم سے ۱۰ اور وہ زمین جو ناپاک ہے

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝۵۸ ع ۷/۱۴/۵

اس سے ناکارہ چیز نکلتی ہے اسی طرح ہم بیان کرتے ہیں پھیر پھیر کر اپنی باتیں ان لوگوں کیلئے جو قدر کرنے والے ہیں ۱۱

۱: پہلے آفاقی دلائل بیان فرمائے جنہیں دیکھ کر ہر سمجھدار انسان اللہ تعالیٰ اور حیات بعد الموت پر ایمان لا سکتا ہے اب فرمایا کہ میں نے اس کے ساتھ ساتھ اپنے نبی بھی ہر دور میں بھیجے تاکہ انسانوں کو یہ باتیں سمجھائیں اور ان پر اتمام حجت ہو جائے
۲: اللہ کی توحید اور قیامت پر ایمان کی دعوت دی ۳: یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مرنے کے بعد کیسے زندہ ہونگے ۴: نوحؑ نے فرمایا کہ یہ میری بات نہیں بلکہ تمام جہانوں کے پالنے والے رب کی باتیں ہیں ۵: چونکہ نبی کی اتباع سے بچنے کیلئے یہ اعتراض
کیا جاتا تھا کہ تم تو ہماری طرح انسان ہو اس کا جواب فرمایا کہ تم اس پر تعجب نہ کرو یہ تو تمہارے رب کا احسان ہے کہ میرے ذریعے تمہیں عذاب سے ڈرایا جا رہا ہے ۶: آگے فرمایا کہ قوم نے نہ مانی تو ان پر عذاب آیا اور وہ غرق ہو گئے صرف
نوحؑ اور ان کے چند ساتھی زندہ بچ سکے ۷: آگے قوم عاد اور ان کے نبی حضرت ہودؑ کا ذکر فرمایا اسلئے کہ طوفان نوحؑ کے بعد جو پہلی بڑی قوم آباد ہوئی وہ قوم عاد تھی ۸: بھائی سے یہ مراد ہے کہ وہ ان میں سے ہی تھے۔ انہوں نے بھی توحید کی دعوت دی
۹: ان کے مقابل بھی سب سے پہلے قوم کے سردار آئے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

بے شک بھیجا ہم نے نوحؑ کو ۱ اپنی قوم کے پاس پس کہا نوحؑ نے اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی نہیں

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

تمہارے لئے کوئی معبود سوا اس اللہ کے میں ڈرتا ہوں تم پر بڑے دن کے عذاب آنے سے ۲

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ

کہنے لگے سرکردہ لوگ ان کی قوم میں سے بے شک ہم دیکھتے ہیں تو کھلی غلطی میں ہے ۳ کہا نوحؑ نے

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

اے میری قوم! میں نہیں ہوں غلطی پر بلکہ میں بھیجا ہوا ہوں اس اللہ کی طرف سے جو پالنے والا ۴ تمام جہانوں کا

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

میں تمہیں پہنچاتا ہوں پیغام اپنے رب کے اور خیر خواہی کرتا ہوں تمہاری اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے ان باتوں کو جو تم نہیں جانتے

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

کیا تم تعجب کرتے ہو اس بات پر کہ آئی نصیحت تمہارے رب کی طرف سے ایک مرد پر جو تم میں سے ہے ۵

لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ

تاکہ ڈرائے تم کو عذاب سے تاکہ تم عذاب سے بچو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۶ پس جھٹلا دیا قوم نے نوحؑ کو پس بچا لیا ہم نے اس کو

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ

اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے اور ہم نے ڈبو دیا ان لوگوں کو جنہوں نے جھٹلایا تھا ہماری باتوں کو

ع ۶ ۹ ۱۵ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ

بے شک وہ لوگ اندھی قوم تھے ۷ اور بھیجا ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو ۸ کہا آپ نے

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی نہیں تمہارے لئے کوئی بھی معبود اللہ کے سوا پس کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ

کہا ان سرداروں نے جو ان کی قوم میں سے کافر تھے ۹ بے شک ہم تجھے دیکھتے ہیں

سا: انہوں نے کہا کہ تم بیوقوف نظر آتے ہو۔ ایک خدا ماننے سے ہمارے یہ خدا کہاں جائیں گے؟ سے۲: انہوں نے بھی وہی نوحؑ والا جواب دیا سے۳: امین کا ایک معنی امن بھی ہے کہ اگر میری بات مانو گے تو دونوں جہان کا بھی امن ہوگا
سے۴: یہ بھی اسی طرح کے سوال کا جواب ہے کہ انسان نبی نہیں ہو سکتا فرمایا یہ انتخاب اللہ کا ہے سے۵: اللہ نے بھی طاقت والے بدن دیئے سے۶: ہودؑ نے کتنے اچھے انداز سے سمجھایا مگر ان بدبختوں نے کس رعونت سے جواب دیا
سے۷: انہوں نے عذاب مانگا تو جواب دیا سے۸: تم بلا دلیل اپنی طرف سے شریک بنا رہے ہو لیکن عذاب لانا میرے اختیار میں نہیں۔ عذاب آئے گا ضرور تم اس کا انتظار کرو

سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

نادانی میں اور ہم سمجھتے ہیں تجھے جھوٹوں میں سے سا کہا آپ نے اے میری قوم!

لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾

میں نادان نہیں ہوں بلکہ میں بھیجا ہوا ہوں اس اللہ کی طرف سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا سے۲

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ

میں پہنچاتا ہوں تمہیں پیغام اپنے رب کے اور میں تمہارے لئے خیرخواہ ہوں امانتی سے۳ کیا تم تعجب کرتے ہو

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ

اس بات پر کہ آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے ایک مرد کے واسطے سے۴ جو تم میں سے ہے تاکہ وہ تم کو اللہ کے عذاب سے ڈرائے

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ

اور یاد کرو احسان اللہ کا جب بنایا اس نے تم کو آباد ہونے والے نوح کی قوم (کی تباہی) کے بعد اور بڑھا دیا اللہ نے تمہارے

فِى الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾

بدنوں میں بڑی وسعت کو سے۵ اور یاد کرو تم احسان اللہ کا تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ سے۶

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

کہنے لگے کیا تو ہمارے پاس آیا تاکہ ہم عبادت کریں اکیلے اللہ ہی کی اور چھوڑ دیں ان کو جن کو پوجتے تھے

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾

ہمارے باپ دادا تیرے آنے سے پہلے پس ہم پر لے آ کوئی عذاب جس کا تو ہمارے ساتھ وعدہ کرتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے سے۷

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ

کہا آپ نے بے شک واقع ہوگا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اس کا عذاب اور غصہ

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا

کیا تم جھگڑا کرتے ہو میرے ساتھ ان ناموں کے بارے میں جو تم نے رکھے اور تمہارے باپ دادا نے جن پر نہیں

نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ

اتاری اللہ نے کوئی دلیل سے۸ پس تم انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ

سلہ: ان پر ایسا عذاب آیا کہ نسل ہی منقطع ہوگئی البتہ ہودؑ اور انکے مددگار بچ گئے ۔ سلہ: آگے قوم عاد کے بعد ہونے والی دوسری بڑی قوم ثمود ہے اس کا ذکر فرمایا ۔ سلہ: صالحؑ نے بھی دعوت توحید دی ۔ جب قوم نے معجزہ کا مطالبہ کیا تو اس کے جواب میں فرمایا کہ اونٹنی جو بطور معجزہ پیدا ہوئی ہے اسکے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرنا ورنہ دردناک عذاب آئیگا ۔ سلہ: آگے ان کو اللہ کی نعمتیں یاد کرائیں کہ تم ان کا شکر کرو اور ایمان لاؤ ۔ اطاعت کرو فساد نہ کرو ۔ [illegible] کیا گیا ؟
سلہ: اس قوم کے بھی سرداروں نے ہی صالحؑ کے خلاف کمزور اور غریب مددگاروں کو کہا کیا تمہارا نبی سچا ہے

الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ

انتظار کرنے والوں میں ۔ پس بچا لیا ہم نے ہودؑ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے انکے ساتھ اپنی مہربانی سے اور

قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع

ہم نے کاٹ ڈالی جڑ ان لوگوں کی جنہوں نے جھوٹا مانا تھا ہماری باتوں کو سلہ اور ایمان لانے والے نہ تھے سلہ

ع ۹ / ۱۲ / ۸

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا (وقف لازم)

اور بھیجا ہم نے ثمود کے پاس ان کے بھائی صالحؑ کو کہا آپنے اے میری قوم! عبادت کرو صرف اللہ کی نہیں

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

تمہارے لئے کوئی معبود سوا اللہ کے سلہ بے شک آپہنچی تمہارے پاس ایک کھلی نشانی تمہارے رب کی طرف سے

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ

یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے کھلی نشانی ہے پس چھوڑ دو اس اونٹنی کو کھاتی رہے اللہ کی زمین میں

اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

اور نہ لگانا اس کو ہاتھ بری نیت کے ساتھ پس پکڑے گا تم کو دردناک عذاب سلہ

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ

اور یاد کرو احسان اللہ کا جب اللہ نے تم کو آباد کیا عادیوں کی تباہی کے بعد اور ٹھکانہ دیا تم کو

فِى الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ

اسی زمین میں تم بنا رہے ہو اسی کی نرم زمین میں محل اونچے اونچے اور گھڑتے ہو اپنے لئے

الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ

پہاڑوں میں گھروں کو (پتھر تراش کر) پس یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو اور شرارتیں نہ کرو زمین میں

مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

فساد کرنے کے لئے سلہ کہنے لگے وہ سردار جو بڑے بنتے تھے ان کی قوم میں سے

لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا

ان لوگوں کیلئے جو کمزور سمجھے گئے تھے ان میں سے جو ایمان لائے تھے بنیؑ پر سے کیا تم جانتے ہو یہ صالحؑ

سا۔ جب انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو بھی انکی تعلیمات کو بھی اور معجزات کو بھی مانتے ہیں تو سرداروں نے کہا ہم کوئی بات نہیں مانتے ۲؎۔ آگے فرمایا صرف یہ کہا ہی نہیں بلکہ اس اونٹنی کو ذبح کر دیا اور عذاب لانے کا مطالبہ بھی کر دیا ۳؎۔ آگے ان کا انجام بیان فرمایا ۴؎۔ رات کو چیخ دار زلزلہ آیا جس سے وہ تباہ ہو گئے ۵؎۔ اس حالت میں ان کی لاشیں دیکھ کر صالحؑ نے منہ پھیر لیا اور ان سے یہ خطاب کیا ۶؎۔ آگے لوطؑ کی قوم کا ذکر ہے جو شرک کی گندگی اور اخلاقی گندگی دونوں کے مرتکب تھے ۷؎۔ لوطؑ نے قوم سے کہا کہ یہ برا فعل مخلوق میں سے کوئی بھی نہیں کرتا ۸؎۔ تم ہر کام میں حد سے بڑھے ہوئے ہو اپنے کردہ گناہ کو نیکی سمجھتے تھے۔ چونکہ قوم کے پاس اور کوئی دلیل نہ تھی انہوں نے جواباً یہ فیصلہ کیا کہ لوطؑ کو بستی سے نکال دو

مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾

بھیجا گیا ہے اپنے رب کی طرف سے کہا ان لوگوں نے ہم ان تمام چیزوں پر جو دے کر بھیجے گئے ایمان رکھنے والے ہیں ۱؎

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

کہنے لگے وہ لوگ جو بڑے بنتے تھے ہم ان تمام چیزوں کا جن پر تم ایمان لائے ہو

كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

انکار کرنے والے ہیں ۲؎ پس کاٹ ڈالا انہوں نے اس اونٹنی کو اور سرکشی کی اپنے رب کے حکم سے

وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ

اور کہنے لگے اے صالح! لے آ ہمارے پاس وہ عذاب جس کا تو ہمارے ساتھ وعدہ کرتا ہے اگر تو ہے اللہ کے

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ

رسولوں میں سے ۳؎ پس پکڑ لیا ان کو ایک زلزلے نے ۴؎ پس صبح کو اپنے گھروں میں

جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ

اوندھے پائے گئے ۵؎ پس آپ نے منہ پھیر لیا ان سے اور یہ فرمایا اے میری قوم! میں نے تم کو پہنچائے

رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾

پیغام اپنے رب کے اور خیر خواہی کی تمہارے لئے لیکن تم پسند نہیں کرتے خیر خواہی کرنے والوں کو ۶؎

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

اور بھیجا ہم نے لوطؑ کو جب کہا انہوں نے اپنی قوم سے بے شک تم وہ بے حیائی کرتے ہو نہیں مدد کوئی بھی

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

تم سے پہلے یہ بے حیائی کرنے والا ۷؎ بے شک تم استعمال کرتے ہو مردوں کو

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

شہوت پوری کرنے کیلئے اپنی بیویوں کو چھوڑ کر بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے بڑھنے والے ہو ۸؎

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ

اور نہ تھا جواب ان کی قوم کا مگر یہ کہ کہنے لگے نکال دو ان لوگوں کو

سا۔ آگے انجام بتایا کہ لوطؑ اور انکے صحیح پیروکار تو بچ گئے اور وہ بستی سارے مکینوں سمیت تباہ کر دی گئی ۲۔ ان کے ساتھ لوطؑ کی بیوی جو انکی مخبری کرتی تھی وہ بھی عذاب کا شکار ہوگئی ۳۔ آگے حضرت شعیبؑ کی قوم کا ذکر ہے جو شرک کے علاوہ ناپ تول میں کمی کرتے تھے ۴۔ انہوں نے بھی سب سے پہلے توحید کی دعوت دی ۵۔ جب تم پوری لیتے ہو تو مال بھی پورا دو۔ نہ تو لین میں کمی کرو نہ ملاوٹ کر کے دو ۶۔ آگے فرمایا کہ اللہ کے دین پر چلنے سے دوسروں کو بھی نہ روکو اور خود بھی چلو ۷۔ آگے اللہ تعالیٰ کے احسان یاد کرائے ۸۔ پچھلی قوموں کی ہلاکت کے بعد تمہیں آباد و شاداب کیا تمہاری تعداد بھی بڑھ رہی ہے مالی حالت بھی اچھی ہے

مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ

اپنی بستی سے — یہ ایسے لوگ ہیں — جو بڑے پاک بنے پھرتے ہیں ۱ — پس بچا لیا ہم نے لوطؑ کو

وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا

اور ان کے گھرانے کو — سوا ان کی بیوی کے — کہ بے شک وہ پیچھے رہنے والوں میں تھی ۲ — اور برسادیا ہم نے

۱۰ ع ۱۲ ۱۷ عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۗ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

ان پر مینہ پتھروں کا — پس آپ دیکھیں — کیسا ہوا — انجام — اللہ کے نافرمانوں کا ۳

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور بھیجا ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو — کہا آپ نے — اے میری قوم! — عبادت کرو — اللہ کی

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ

نہیں تمہارے لئے کوئی بھی معبود سوا اُسی اللہ کے ۴ — بے شک آچکی تمہارے پاس — کھلی کھلی ہدایت

رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

تمہارے رب کی طرف سے — پس پورا دیا کرو — ماپ کو — اور — تول کو — اور نہ گھٹاؤ — لوگوں کے لئے

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ

ان کی چیزیں ۵ — اور فساد نہ کرو — وطن میں — اس کی اصلاح کے بعد

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا

یہ بات — بہتر ہے — تمہارے حق میں — اگر تم ایمان والے ہو ۶ — اور مت بیٹھو

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ہر راستے پر ڈرانے کے لئے (ایمان والوں کو) — اور روکنے والے لوگوں کے لئے — اللہ کے دین سے — اُسے

مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ

جو ایمان لے آیا — اللہ پر — اور تم نکالتے ہو اس راستے میں ٹیڑھ پن کو ۷ — اور یاد کرو — جب تم

قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

بہت تھوڑے تھے — پس اللہ نے بہتیں بڑھایا ۸ — اور دیکھو — کیسا — انجام ہوا

۱۔ تم پہلے فسادیوں کے انجام سے سبق حاصل کرو ۲۔ ایمان والوں کو باقی تنگ کرتے تھے ان کو صبر کا حکم دیا اور تسلی دی کہ ان منکرین کا انجام برا ہوگا تم اللہ کا عذاب آنے تک انتظار کرو۔ چنانچہ وہ عذاب آیا جس کا آگے ذکر ہے

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا

فساد کرنے والوں کا ۱ اور اگر ہے ایک گروہ تم میں سے ایمان لانے والا

بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا

اس ہدایت پر جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے ۲ اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا پس تم انتظار کرو

حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿٨٧﴾

یہاں تک کہ فیصلہ کردے اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان اور وہ بہتر حکم دینے والا ہے

۱: اس قوم کے سرداروں نے بھی لوطؑ کی قوم کی طرح شعیبؑ سے کہا کہ ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے ۲: یہ قوم کا خیال تھا کہ تم بھی ہمارے جیسے ہی عقائد و اعمال والے تھے حالانکہ نبی تو کبھی بھی شرک نہیں کرتا صرف اللہ کا حکم آنے تک خاموش ہوتا ہے
۳: شعیبؑ نے ان کو یہ جواب دیئے ہیں۔ میں نبی ہوں اگر میں لوٹوں تو میرا دعویٰ جھوٹا ثابت ہوگا ۴: ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں البتہ تمہاری دھمکیوں کا یہ جواب دے رہا ہوں ۶: تم ہمارا بگاڑ کچھ نہیں سکتے اسلئے کہ ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے
۷: قوم کے اس معاندانہ رویے کے بعد شعیبؑ نے اللہ سے یہ دعا کی ۸: شعیبؑ کے جواب سے مایوس ہو کر سرداروں نے انکے پیروکاروں کو ڈرانا شروع کر دیا کہ تم نقصان اٹھاؤ گے ۹: آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے قوم پر عذاب بھیج دیا جس سے
ایمان والوں کے بجائے وہ خود نقصان اٹھانے والے ہو گئے ۱۰: ان پر بھی سخت چیخ دار زلزلہ آیا اور وہ ہلاک کر دیئے گئے جب کہ مال و اسباب مکانات سب تباہ ہو گئے اور بستی کھنڈر بن گئی ۱۱: شعیبؑ نے ان کی لاشوں سے یہ خطاب فرمایا

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ

کہا ان لوگوں نے جو سردار تھے اور غرور کرنے والے تھے ان کی قوم میں سے ہم ضرور نکال دیں گے تجھے ۱

يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

اے شعیبؑ! اور ان لوگوں کو بھی جو ایمان لائے تیرے ساتھ اس بستی سے یا تم لوٹ آؤ گے ہمارے دین میں ۲

قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ

کہا شعیبؑ نے اگرچہ ہم تمہارے دین کو پسند نہیں کرتے ۳ بے شک ہم بن جائیں گے اللہ پر جھوٹ باندھنے والے اگر ہم لوٹ آئے

مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ

تمہارے دین میں اسکے بعد کہ بچا چکا اللہ ہم کو اس دین سے ۴ اور یہ ہماری حالت نہیں ہے کہ ہم لوٹ آئیں تمہارے دین میں

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ

مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے ۵ گھیر رکھا ہے ہمارے رب نے ہر چیز کو اپنے علم میں ۶ اللہ ہی پر

تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ

ہم نے بھروسہ کیا ہے ۷ اے ہمارے رب! فیصلہ فرما دے ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان ساتھ حق کے اور تو بہتر

الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ

فیصلہ کرنے والا ہے ۸ اور کہا ان سرداروں نے جو کافر تھے آپ کی قوم میں سے اگر تم نے بات مان لی

شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

شعیبؑ کی بے شک تم گھاٹے میں ہو گے ۹ پس پکڑ لیا ان کو زلزلے نے پھر صبح کو

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

اپنے گھروں میں اوندھے پائے گئے ۱۰ بے شک وہ لوگ جنہوں نے جھٹلا دیا تھا شعیبؑ کو (گویا وہ کبھی آباد نہ ہوئے تھے)

فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى

ان گھروں میں بیشک وہ لوگ جنہوں نے جھٹلا دیا تھا شعیبؑ کو یہی لوگ گھاٹے والے تھے پس آپ واپس لوٹے

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ

ان سے یوں کہتے ہوئے اے میری قوم! ۱۱ میں پہنچا چکا تم کو پیغام اپنے رب کے اور میں خیر خواہی کر چکا تمہاری

معٰ عند المتقدمین

۱:- اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کافر کی ہلاکت اور تباہی پر افسوس نہیں کرنا چاہیے ۔ مخصوص انبیاء کی قوموں کے تذکرہ کے بعد آگے عمومی طور پر دعوتِ انبیاء، قوموں کا برتاؤ اور پھر ان پر اتمام حجت کے بعد عذاب کے نزول کو ذکر فرمایا

۲:- پہلے ان پر وقتی عذاب بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ سمجھ جائیں ۳:- پھر ان کو خوشحالی دے دی جاتی ہے تو وہ سابقہ حالت کو عذاب نہیں سمجھتے ہیں ۴:- جب نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں اور ہدایت کی امید نہیں رہتی تو پھر ان پر بے خبری میں عذاب آجاتا ہے

۵:- آگے فرمایا کہ نافرمانی کی وجہ دنیا کی آسائش ہوتی ہے اگر یہ لوگ اللہ پر ایمان لے آئیں اور اسکے حکم مانیں تو انہیں رزق کی فراخی اور دنیاوی آرام و آسائش بھی مل سکتی ہے ۶:- لیکن وہ نافرمانی کرکے اللہ کی پکڑ میں آجاتے ہیں

۷:- آگے فرمایا کہ میری یہ پکڑ اور عذاب انکی بے خبری میں یعنی سوتے ہوئے بھی اور دن میں کھیل کود کے دوران دیکھتے دیکھتے بھی آسکتا ہے وہ کیوں نڈر ہوگئے ہیں ۸:- فرمایا اللہ کی تدبیروں سے بے فکر نہ ہوں بلکہ اس سے ڈرتے رہیں

۹:- آگے فرمایا کہ لوگوں کو پہلی قوموں کے برے انجام سے سبق سیکھنا چاہیے

۱۰:- پہلے لوگ تباہ ہوگئے یہ ان کے بعد زمین کے وارث بن گئے تو سوچیں تو سہی ۔

ع ٩ ١١ ١ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِىٍّ

پس میں کیسے افسوس کروں اس قوم (کی تباہی پر) جو اللہ کے نافرمان تھے ۱ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں آپ سے پہلے کوئی بھی نبی

اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾

مگر پکڑ لیا ہم نے وہاں کے لوگوں کو ۲ بھوک میں اور تکلیفوں میں (نافرمانی کی) تاکہ وہ ہمارے سامنے عاجزی کریں (ایمان لے آئیں)

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ

اور ہم نے بدل دیا بری حالت کو ان کی اچھی حالت میں ۳ یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے اور کہنے لگے بے شک پہنچی تھی

اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾

ہمارے باپ دادوں کو بھی کبھی تکلیف اور کبھی خوشی ۴ پس ان کو ہم نے پکڑ لیا بے خبری میں اور وہ سمجھ بھی نہ سکے ۵

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ

اگر یہ بستیوں والے ایمان لے آتے اور بچتے رہتے میری نافرمانی سے تو ہم ضرور کھول دیتے ان پر نعمتوں کے دروازے

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا

آسمان اور زمین سے ۶ مگر انہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلا دیا پس ہم نے پکڑ لیا ان کو ان کاموں پر

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ

جو وہ کرتے تھے ۷ کیا بے غم ہو چکے ہیں یہ بستیوں والے اس بات سے کہ آجائے ان پر

بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ

ہمارا عذاب رات کو جب وہ سو رہے ہوں یا بے غم ہو چکے ہیں یہ بستیوں والے اس بات سے

يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ

کہ آپہنچے ان پر ہمارا عذاب دوپہر کے وقت اور وہ کھیل رہے ہوں ۸ یا بے غم ہو چکے اللہ کی تدبیروں سے

ع ١٢ ١٢ ٢ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ

پس بے غم نہیں ہوا کرتا اللہ کی تدبیر سے مگر وہی جو گھاٹے میں ہیں ۹ کیا یہ بات نہیں کھلی ان لوگوں کے لئے

يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ

جو مالک ہوئے اس زمین کے ان کے پہلے مالکوں کے بعد ۱۰ کہ اگر ہم چاہیں پکڑ لیں ان کو بھی

۱: اللہ ان کو بھی پکڑ سکتا ہے ۲: فرمایا یہ اتنے بدنصیب ہیں کہ مسلسل نافرمانی کی وجہ سے پھر یہ ہدایت کی صلاحیت سے ہی محروم کر دیے جاتے ہیں ۳: اس وجہ سے وہ اپنی ضد پر اڑ جاتے ہیں ۴: انکے دل اتنے سخت ہو جاتے ہیں کردہ ہم نیکی بدی سمجھتے ہی نہیں۔ آگے اسکی وجہ بیان فرمائی ۵: وہ اللہ سے کئے ہوئے عہد پورے نہیں کرتے بلکہ نافرمانی کرتے ہیں ۶: آگے بڑی تفصیل سے حضرت موسیٰؑ کے واقعات بیان فرمائے اسلئے کہ وہ اس وقت عام لوگوں میں بھی مشہور تھے ۷: پہلے موسیٰؑ اور فرعون کے حالات کا تذکرہ فرمایا ۸: اس انجام کی تفصیل آگے ہے ۹: چونکہ فرعون بھی بڑا رب ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اسلئے فرمایا تمام جہانوں کا رب تو اللہ ہے جس کا میں رسول ہوں ۱۰: میں جو باتیں کر رہا ہوں وہ میری اپنی نہیں بلکہ اس اللہ کی طرف سے ہیں ۱۱: میرے دعوے کی سچائی کے معجزات ہیں جو مجھے اس اللہ نے دیئے ہیں جو تمہارا بھی پالنے والا ہے ۱۲: میرا مطالبہ ہے کہ تو نے میری قوم کو غلام بنایا ہوا ہے انہیں آزاد کر دے اس پر فرعون نے معجزہ مانگ لیا
۱۳: فرعون کے مطالبے پر موسیٰؑ نے دو معجزے پیش فرمائے جن کی تفصیل اگلی آیت میں ہے

بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾

ان کے گناہوں پر ۱ مگر مہر کر دیتے ہیں ہم ان کے دلوں پر اور وہ بات نہیں سنتے ۲

تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ

یہ بستیاں ہیں ہم نے بیان کیا آپ پر کچھ حال ان کا (دیکھیں) بے شک آ پہنچے ان کے پاس

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ

ان کے رسول کھلی کھلی دلیلیں لے کر پس وہ نہ بنے ایمان لانے والے ان باتوں پر جن کو جھٹلا چکے تھے پہلے سے ۳

كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا

اسی طرح مہر کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر ۴ اور نہیں پایا ہم نے

لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾

ان میں سے بہتوں کو کسی عہد کا پورا کرنا ۵ اور بے شک پایا ہم نے ان میں سے بہتوں کو اللہ کی نافرمانی کرنے والا ۶

ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ

پھر بھیجا ان نبیوں کے بعد موسیٰؑ کو بھی اپنی نشانیاں دے کر فرعون ۷ اور اس کے سرداروں کی طرف

فَظَلَمُوا بِهَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٣﴾ وَ

پس انہوں نے انکار کر دیا ان نشانیوں کا پس آپ دیکھیں کیسا ہوا انجام ان فسادیوں کا ۸ اور

قَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾

کہا موسیٰؑ نے اے فرعون! میں بھیجا گیا ہوں اس اللہ کی طرف سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۹

حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ

مجھ پر لازم ہے کہ کہوں وہی بات اس اللہ کے بارے میں جو بالکل ٹھیک ہو ۱۰ بے شک لایا میں تمہارے پاس بڑی نشانی

مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ إِن كُنتَ

تمہارے رب کی طرف سے ۱۱ پس بھیج دے میرے ساتھ (میری قوم) بنی اسرائیل کو ۱۲ کہا فرعون نے اگر تو کوئی

جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ

لایا ہے نشانی پس وہ پیش کر دے اگر تو سچوں میں سے ہے ۱۳ پس ڈال دیا آپ نے

سلہ ۱ :- یہ معجزہ خارجی تھا کہ موسیٰؑ کے جسم سے انفصال نہ رہا تھا دوسرا ہاتھ کا چمکنا داخلی معجزہ تھا سلہ ۲ :- فرعون سمجھ تو گیا کہ یہ سچے نبی ہیں مگر اب اپنی ربوبیت کے دعوے اور حکومت کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا اسلئے اب یہ تدبیر کی گئی
سلہ ۳ :- بادشاہ کے وزیر عموماً بڑے زیرک ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ بڑے سمجھدار جادوگر ہیں یہ حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں ۔ قرآن پاک میں دوسری جگہ ہے کہ یہ فرعون نے کہا ہو سکتا ہے فرعون نے اپنے مشیروں سے پہلے یہ مشورہ کیا ہو اور پھر
ان مشیروں نے درباریوں سے مشورہ طلب کیا ہو سلہ ۴ :- درباریوں نے یہ مشورہ دیا کہ انہیں مہلت دے کر جادوگر اکٹھے کرو تاکہ وہ ان کے جادو کا مقابلہ کریں سلہ ۵ :- جب جادوگر جمع کر لئے گئے اور وہ سمجھ گئے کہ فرعون مصیبت میں پھنس گیا ہے تو انہوں نے پہلے
معاوضہ طے کرایا سلہ ۶ :- فرعون نے کہا مجھے بچاؤ میں تمہیں اپنا مقرب بنا لوں گا سلہ ۷ :- قرآن مجید میں دوسری جگہ میں ہے کہ موسیٰؑ نے پہلے ان جادوگروں سے کہا کہ تم اللہ پر بہتان نہ باندھو اس نے مجھے رسول بنایا ہے تم مجھے جادوگر سمجھ کر مقابلہ
کر رہے ہو حالانکہ میں جادوگر نہیں شاید اس وجہ سے کہ وہ حقیقت
سمجھ گئے تھے اسلئے انہوں نے موسیٰؑ کا ادب کرتے ہوئے کہا پہلے آپ وار کریں
سلہ ۸ :- حضرت موسیٰؑ نے فرمایا جادو تم دکھاؤ میں تو اللہ کے حکم کے مطابق
بعد میں کوئی قدم اٹھاؤں گا اسلئے کہ معجزہ نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا
سلہ ۹ :- ان جادوگروں نے لوگوں کی نظر بندی کر دی جسکی وجہ سے ان کو وہ لاٹھیاں
اور رسیاں سانپ نظر آنے لگیں اور لوگوں کو وہ بڑا جادو نظر آ رہا تھا ۱۳
سلہ ۱۰ :- چونکہ موسیٰؑ بھی اللہ کے حکم کے منتظر تھے اسلئے حکم آنے پر عمل کر دیا ع ۹
سلہ ۱۱ :- موسیٰؑ کا عصا تو حقیقی سانپ بن گیا تھا اس نے رسیوں پر کیا ہوا ملمع ۳
چاٹ لیا تو وہ لوگوں کو اصلی رسیاں نظر آنے لگیں ۔ حقیقت واضح ہو گئی ۔
سلہ ۱۲ :- فرعون اپنے وزراء اور قوم اس شکست سے ذلیل ہو گئے ۔

عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ
اپنی لاٹھی کو پس وہ بہت بڑا زندہ سانپ بن گیا سلہ ۱ اور بغل سے نکالا اپنے ہاتھ کو پس وہ سفید نظر آنے لگا
لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
دیکھنے والوں کو سلہ ۲ کہنے لگے سردار فرعون کی قوم میں سے سلہ ۳ یہ موسیٰؑ بڑا سمجھدار جادوگر
عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
ہے یہ چاہتا ہے تم کو نکال دے تمہارے وطن سے پس تم کیا حکم دیتے ہو سلہ ۴
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ
کہنے لگے مہلت دے اسے اور اس کے بھائی کو اور بھیج دے شہروں میں جمع کرنے والوں کو وہ لے آئیں تیرے پاس
بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا
تمام سمجھدار جادوگروں کو اور آ گئے جادوگر فرعون کے پاس اور کہنے لگے کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی
اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
اگر ہم غالب ہو گئے سلہ ۵ کہا فرعون نے بے شک اور بے شک تم میرے قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے سلہ ۶
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾
جادوگروں نے کہا اے موسیٰؑ! یا تو ڈال لے یا ہم ہو جائیں گے پہلے ڈالنے والے سلہ ۷
قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ
کہا آپ نے تم ڈالو سلہ ۸ پس جب ڈالا انہوں نے اپنی لاٹھیوں کو جادو ڈال دیا لوگوں کی آنکھوں میں سلہ ۹ اور ان پر خوف طاری کر دیا
وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ
اور لائے بہت بڑے جادو کو (اپنی طرف سے) اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰؑ کو سلہ ۱۰ کہ تو بھی ڈال دے اپنی لاٹھی کو
فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا
پس آپ کی لاٹھی چاٹنے لگی جو انہوں نے ڈھونگ رچایا تھا سلہ ۱۱ پس حق کھل گیا اور مٹ گیا جو
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ
وہ کرتے تھے اور شکست کھا گئے وہاں پر (فرعونی) اور لوٹے ذلیل ہو کر سلہ ۱۲ اور

سارا یہ جادوگر تو حقیقت کو سمجھ گئے اور انہوں نے موسیٰؑ کا ادب بھی کیا تھا اسلئے ان کو ایمان نصیب ہو گیا ۲ یہ کلمہ انہوں نے فرعون کو چڑانے کیلئے کہا کہ وہ تو خود کو رب کہتا تھا ۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ جس کلام یا کام سے کافر کو تکلیف
یا کوفت پہنچے اس سے کرنے کو اجر و ثواب ملتا ہے ۳ یہ چونکہ جادوگر فوراً مسلمان ہو گئے تھے اسلئے فرعون نے ان سے کہا اتنی عجلت کیا جلدی تھی مجھ سے اجازت تو لے لیتے ۴ تم بھی موسیٰؑ سے ملے ہوئے ہو یہ تمہاری ملی بھگت ہے حکومت پر قبضہ کیلئے
۵ یہ میں جلدی پتہ چل جائیگا یہ سخت سزا دونگا حکومت تو میری ہے ۔ لیکن وہ پکے مسلمان تھے انہوں نے جواب دیا ہمیں کیا نقصان ہوگا شہید ہو کر اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں گے ۶ ۔ آگے فرمایا کہ انہیں یہ اطمینان قلب اسلئے تھا کہ وہ صدق دل سے
ایمان لائے تھے ۷ یہ باتیں ہوئیں فرعون کی دھمکیوں کے جواب میں ثابت قدمی کیلئے اللہ سے بھی یہ دعا کی ۸ ۔ اللہ نے ان کو بچالیا اور فرعون نے موسیٰؑ اور اپنی کو بھی نہ کیا ۹ یہ صورتحال دیکھ کر فرعون کے وزراء اور درباریوں نے اسے کہا کہ
یہ تو کیا کر رہا ہے اسطرح تو تیری بغاوت ہو جائیگی اور تیری عبادت بھی ختم ہو جائیگی ۱۰ یہ فرعون نے اپنی جواب دیا کہ میں یہ کام کرونگا ۱۱ یہ ان ارادوں کی خبر پا کر جو بنی اسرائیل کے سردار پریشان ہوئے تو موسیٰؑ نے انہیں فرمایا کہ اللہ سے مدد مانگو
اور صبر کرو۔ زمین ساری اللہ کی ہے اور خوشخبری دی کہ کامیاب تم ہوگے

أُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٢١﴾

گر پڑے جادوگر — سجدہ کرتے ہوئے ۱ — اور کہنے لگے ہم ایمان لے آئے اس اللہ پر جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا

رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ أَنْ

وہ اللہ جو رب ہے موسیٰؑ کا اور ہارونؑ کا ۲ — کہنے لگا فرعون — تم ایمان لائے موسیٰؑ پر — اس سے پہلے کہ میں

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا

تمہیں حکم دیتا ۳ — بے شک یہ تدبیر ہے — جو تم نے سوچی تھی — اس شہر میں (آپس میں مل کر) تاکہ تم نکال دو

مِنْهَآ أَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ

اس شہر سے یہاں کے لوگوں کو ۴ — آگے تم جان لو گے — میں ضرور کاٹ دوں گا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوٓا إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا

جانب مخالف سے — پھر سولی پر لٹکا دوں گا — تم سب کو ۵ — کہنے لگے بے شک ہم اپنے رب کی طرف

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا

لوٹ کر جانے والے ہیں ۶ — اور — تو ہم سے بدلہ لے رہا ہے صرف اس بات کا کہ ہم ایمان لے آئے اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ

١٤ ع ١٨ ٢٤ جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ

ہمارے پاس آ پہنچیں ۷ — اے ہمارے رب! ڈال دے ہم پر صبر کو — اور اٹھا ہم کو دنیا سے اپنی تابعداری میں ۸ — اور کہنے لگے

الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا

سردار — فرعون کی قوم سے — کیا تو چھوڑ رہا ہے موسیٰؑ کو — اور اس کی قوم کو تاکہ فساد کریں

فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَآءَهُمْ

اس وطن میں اور وہ چھوڑ رہے ہیں تجھے بھی اور تیرے دین کو بھی ۹ — کہا فرعون نے ہم کرتے رہیں گے قتل ان کے بیٹوں کو

وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوسٰى

اور زندہ چھوڑتے رہیں گے ان کی بیٹیوں کو — اور ہم ان پر — غالب رہیں گے ۱۰ — کہا موسیٰؑ نے

لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ

اپنی قوم سے — مدد مانگو اللہ سے — اور صبر کرتے رہو ۱۱ — بے شک زمین — اللہ کی ہے

سلہ انہوں نے جواب دیا کہ ہم پر پہلے بھی ظلم ہوتا رہا اور اب بھی وہی حال ہے سلہ۔ موسیٰؑ نے فرمایا تم صبر کرو مالک بن جاؤ گے لیکن تم نے جو کرتوت کرنے ہیں اللہ ان سے باخبر ہے سلہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کو جھنجوڑنے کیلئے عذاب بھیجنے شروع کیے
مصر میں قحط آ گیا، پھل گرنے لگے۔ لیکن علماء نے فرمایا ہے کہ ان کے ناقص بچے پیدا ہونے شروع ہو گئے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں اور باز آ جائیں سلہ۔ خدا کا شکر نہ کرتے سلہ۔ تکلیف آتی تو کہتے نعوذ باللہ یہ موسیٰؑ کی نحوست ہے۔ وہ کمینے کے بجائے اور تیز ہو جاتے
سلہ۔ وہ سمجھتے تھے کہ موسیٰؑ جادو کر دیتے ہیں اسلئے کام خراب ہو جاتا ہے سلہ۔ ان کی ہٹ دھرمی پر اور دنیاوی عذاب بھیجے گئے جن کا آگے ذکر ہے سلہ۔ آسمان سے خون کی بارش مراد ہے یا ویسے بھی جو برتن اٹھاتے اس میں خون پڑا ہوتا۔ یا
دریائے نیل میں بجائے پانی کے خون بہنا شروع ہو جاتا سلہ۔ یہ عذاب بنی اسرائیل کے گھروں میں نہ آتے جو کھلی دلیل تھی عذاب کی مگر وہ پھر بھی ڈھنگ لگاتے رہے۔ کو ڈھیٹ پڑے مگر نافرمانی نہ چھوڑی

يُورِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

مالک کر دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے۔ اور انجام بہتر ہوتا ہے بچنے والوں کا سلہ

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ

کہنے لگے ہمیں دکھ دیا گیا تیرے آنے سے پہلے اور دکھ دیا جا رہا ہے تیرے آنے کے بعد بھی

قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى

کہا موسیٰؑ نے قریب ہے کہ تمہارا رب ہلاک کر دے گا تمہارے دشمن کو اور نائب بنا دے گا تمہیں ان کے بعد

الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ ع ۱۵ ۵

اسی وطن میں پھر اللہ دیکھے گا تم کیا کرتے ہو سلہ اور پکڑ لیا ہم نے

فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

فرعونیوں کو کئی سال قحط میں اور نقصان کرتے ہوئے ان کے پھلوں میں تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں سلہ

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

پس جب آ پہنچتی ان کے پاس دنیا کی کوئی بہتری کہہ دیتے یہ ہمارا حق ہے سلہ اور اگر پہنچتی ان کو کوئی دنیاوی تکلیف

يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

تو نسبت کر دیتے اسکی موسیٰؑ کی طرف اور ان لوگوں کیطرف جو انکے ساتھ ہیں سلہ۔ یاد رہے ان کی نحوست اللہ کی طرف سے ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

لیکن ان میں سے بہتے لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور کہنے لگے جب کبھی تو لائے گا ہمارے پاس

مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا

کوئی بھی نشانی تا کہ جادو کرے ہم پر سلہ پھر بھی ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں سلہ پس بھیج دیا ہم نے

عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ

ان پر طوفان کو اور ٹڈیوں کو اور جوؤں کو اور مینڈکوں کو اور خون کو سلہ جو نشانیاں تھیں

مُّفَصَّلٰتٍ ۣ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا

کھلی کھلی سلہ مگر غرور کیا انہوں نے اور وہ اللہ کے نافرمان تھے اور جب

۱: جب ایسا شدید عذاب دیکھتے تو موسیٰؑ سے دعا کی درخواست کرتے اور وعدہ کرتے کہ یہ مصیبت ہٹ جائے تو آپ پر ایمان لے آئیں گے ۲: عذاب ہٹتا تو پھر وہی کام کرتے۔ جب باز نہ آئے تو عذاب آگیا جس کی تفصیل اگلی آیت میں ہے

۳: وہ سب غرق کر دئے گئے اس کی تفصیل دوسری جگہوں میں موجود ہے ۴: اور بنی اسرائیل فلسطین کے مالک بن گئے ۵: مصر پورا تباہ ہو گیا۔ بنی اسرائیل نہ صرف آزاد ہو گئے بلکہ ان کو حکومت مل گئی لیکن وہ نافرمان رہے آگے اسکی تفصیل ہے

۶: بنی اسرائیل سمندر پار عبور کر کے جس بستی میں پہنچے وہاں کے لوگ گائے کی پوجا کرتے تھے۔ اپنی دیکھ کر بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے اس جیسا خدا بنانے کا مطالبہ کر دیا

وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

پڑتا ان پر کوئی عذاب اللہ کی طرف سے تو کہتے اے موسیٰ! طلب کرو ہمارے لئے اپنے رب سے اس وجہ سے کہ وعدہ کیا ہے

عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ

اللہ نے تیرے ساتھ ۱ اگر تو نے دور کر دیا ہم سے اس عذاب کو تو ہم ایمان لے آئیں گے تجھ پر اور چھوڑ دیں گے

مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى

تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو پس جونہی ہٹایا ہم نے ان سے عذاب کو ایک

اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

وقت مقرر تک کیلئے جس کو وہ پہنچنے والے تھے اسی وقت اللہ کے عہد کو توڑ دیتے تھے ۲ پس ہم نے بدلہ لیا ان سے

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا

(اس طریقہ پر) کہ ڈبو دیا ان کو گہرے سمندر میں اسلئے کہ انہوں نے جھٹلایا تھا ہماری آیتوں کو اور ان سے وہ

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ

بے خبر تھے ۳ اور ہم نے مالک کر دیا اس ملک کا ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے

مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ

اس کے مشرق میں اور اس کے مغرب میں اس وطن میں جس میں ہم نے برکت ڈال دی تھی ۴ اور پوری ہو گئیں بہترنشانیاں

رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا

تیرے رب کی بنی اسرائیل پر ان کے صبر کی وجہ سے اور اکھیڑ مارا

مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ الربع

ہم نے ان تمام چیزوں کو جو بنایا کرتا تھا فرعون اور اس کی قوم اور ان کے باغوں کو بھی ۵

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ

ہم نے عبور کرایا بنی اسرائیل کو وہ دریا پس وہ پہنچے ایسی قوم کے پاس جو جھکے رہتے تھے

عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ

اپنے بتوں پر ۶ کہنے لگے اے موسیٰؑ! بنا دے ہمارے لئے ایک معبود جیسے ان کے

سلہ: موسیٰؑ نے ان سے فرمایا سو توفرمایا کیا کہہ رہے ہو یہ مشرک لوگ تو ناکام ہو جائیں گے اور یہ طریقہ مٹ جائیگا ۔ سلہ: جس اللہ نے تمہیں نجات دی اس کے سوا میں کسی کو معبود کیسے بناؤں یہ تو بڑی ناشکری ہے۔ آگے ان کو احسان یاد کرائے
سلہ: اس ذات کی نعمت سے تمہیں بچایا۔ آگے موسیٰؑ کی چالیس دن کیلئے کوہ طور پر روانگی اور اسکی غرض و غایت کو بیان فرمایا جس مدت کے دوران بنی اسرائیل نے بچھڑے کی عبادت شروع کردی ۔ سلہ: طور پر جاتے ہوئے موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ
کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور ان سے کہا ان کی اصلاح کرتے رہیں۔ ان میں سے کچھ شریر بھی ہونگے نگرانی کی بات آپ نے مانی۔ ہارونؑ عمر میں موسیٰؑ سے بڑے تھے سلہ: پہلے کی طرح جب اس بار بھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کلام کیا تو طبعی طور پر
شوق اور محبت میں آپؑ نے از خود زیارت کی سعادت حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کردی سلہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ میں میری ذات کے مشاہدہ کی طاقت نہیں ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ یہ پتھر کا پہاڑ جو زیادہ سخت ہوتا ہے میں اس پر تجلی کرتا
ہوں اگر اس نے برداشت کرلی تو پھر آپ بھی دیکھ سکیں گے

اِلٰهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ

معبود ہیں کہا موسیٰؑ نے بے شک تم بڑی جاہل قوم ہو سلہ بے شک یہ لوگ جس دین میں ہیں وہی ہلاک ہونیوالا ہے

فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ

اور مٹ جائے گا جو کچھ یہ کر رہے ہیں کہا موسیٰؑ نے کیا اللہ کے سوا ڈھونڈوں تمہارے لئے

اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ

کوئی اور معبود حالانکہ اس اللہ نے تم کو بزرگی دی ہے تمام جہان والوں پر سلہ اور جب بچا لیا ہم نے تم کو

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ

فرعونیوں سے وہ تم کو دکھ دیتے تھے بہت برا قتل کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع ١٦ ١٢ ٦

زندہ چھوڑ دیتے تھے تمہاری بیٹیوں کو سلہ اور اس میں تمہارے لئے نعمت تھی تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ

اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰؑ کے ساتھ تیس راتوں کا اور پورا کیا ان کو دس اور راتوں کے ساتھ پس کامل ہوئی

مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ

اسکے رب کے ساتھ ملنے کا وقت چالیس راتیں اور کہا موسیٰؑ نے اپنے بھائی

هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ

ہارونؑ کو تو خلیفہ رہ میرا میری قوم میں اور تو نیکی کرتا رہ اور بات نہ ماننا

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

ان فسادیوں کی سلہ اور جب آ پہنچے موسیٰؑ ہماری مقرر جگہ پر اور آپ سے کلام کیا آپکے رب نے

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ

کہا موسیٰؑ نے اے میرے رب! تو مجھے نظر آ تاکہ میں تجھے دیکھوں سلہ کہا رب العلمین نے تو مجھے نہ دیکھ سکے گا لیکن نظر ڈال تو

اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

اس پہاڑ پر اگر وہ ٹھہر گیا اپنی جگہ پر پس تو بھی مجھے دیکھ سکے گا سلہ پس جب تجلی ڈالی

سلہ: جب پہاڑ پر تجلی فرمائی تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا اور یہ حالت دیکھتے ہی موسیٰؑ بے ہوش ہوکر گر پڑے ۲: جب ایک دن رات یا کم و بیش کے بعد ہوش آیا تو فوراً پکار اٹھے کہ اللہ تو پاک ہے میں نے جو تیری بلا اجازت زیارت کی درخواست کی تھی
وہ مناسب نہ تھی اسلئے میں اس سے توبہ کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ میرا ایمان و یقین دیکھنے پر موقوف نہیں بلکہ میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ یہاں بھی اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے سبحان کا کلمہ کہا گیا ہے ۳: آگے اللہ نے سمجھایا
کہ: آپ کو میں نے رسول بنایا بلا واسطہ کلام کیا کیا یہ شرف تھوڑا ہے۔ اب جو کلام دے رہا ہوں اسے قبول کرو اور اس نعمت پر شکر ادا کرو ۵: آگے فرمایا کہ موسیٰؑ پر لکھی ہوئی تختیاں نازل کی گئیں جن پر وہ تمام ہدایات موجود تھیں جن کے
لئے بنی اسرائیل رہنمائی کے محتاج تھے ۶: فرمایا تم خود بھی ان پر عمل کرو اور اپنی قوم کو بھی اس پر عمل کا حکم دو ۷: اسکا یہ مطلب نہیں کہ کچھ احکام غیر احسن بھی تھے بلکہ فرمایا یہ احکام احسن ہیں۔ آگے فرمایا اب قوم کے دو گروہ بن جائیں گے
ایک فرمانبردار اور ایک نافرمان ۸: لیکن آپ گھبرائیں نہیں نافرمانوں کا انجام جلدی آپ دیکھ لیں گے ۹: جو لوگ میرے احکام کے مقابلے میں اپنے آپ کو بڑا بنائیں گے ان کا یہی انجام ہوگا کہ ان کے دل نور ہدایت قبول کرنے سے پھیر دوں گا

۱۰: انکی بدبختی کی وجوہات یہ ہیں کہ طبعاً شر پسند ہیں خیر کو قبول نہیں کرتے
۱۱: آگے ان کی دوسری سزا بیان فرمائی کہ قیامت کے انکار کی وجہ سے ان کے
اعمال ضائع ہو جائیں گے اور برے کاموں کی سزا بری ہی ملے گی

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ
آپکے رب نے پہاڑ پر تو اس حصے کو ریزہ ریزہ کر دیا اور گر پڑے موسیٰؑ بے ہوش ہو کر ۱ پس جب آپ ہوش میں آئے ۲

قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾
تو کہا اللہ تو پاک ہے میں نے توبہ کی تیرے حضور اور میں سب سے پہلے یقین لانے والا ہوں ۳

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ
کہا رب العلمین نے اے موسیٰؑ! میں نے تجھے چن لیا سب لوگوں پر اپنا رسول بنا کر اور

بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا
اپنا کلام سنا کر ۴ پس قبول کر اس چیز کو جو میں نے تجھے دی ہے اور ہو جا قدر کرنے والوں میں سے ۵ اور لکھ دی ہم نے

لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ
موسیٰؑ کیلئے ان تختیوں میں ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر

شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۗ
چیز کے لئے اور کہا پس پکڑ تو اس کو قوت کے ساتھ اور حکم دے اپنی قوم کو تاکہ عمل کریں ان کے بہتر احکام پر ۷

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ
میں ابھی دکھا دونگا تم کو انجام ان نافرمانوں کا ۸ میں پھیر دونگا اپنی آیتوں سے ان لوگوں کو

يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ
جو غرور کرتے ہیں زمین میں بغیر حق کے ۹ اور اگر وہ دیکھ لیں تمام نشانیاں

لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ
پھر بھی ایمان نہ لائیں گے ان پر اگر دیکھ لیں گے وہ راہ ہدایت کی اس پر نہ چلیں گے

وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
اگر دیکھ لیں گے راستہ گمراہی کا اس پر وہ چلیں گے ۱۰ اور یہ اسلئے ہے کہ وہ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو اور ان سے بے خبر رہتے ہیں ۱۱ اور وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں

۱؎ ۔ آگے موسیٰؑ کے طور پر جانے کے بعد بنی اسرائیل کے شرکیہ عمل کو بیان فرمایا ۲؎ ۔ گائے جیسے معبود کا مطالبہ تو وہ پہلے ہی کر چکے تھے سامری نے سونے کا ایک بچھڑا بنا کر اسکے منہ میں جبریلؑ کے گھوڑے کے قدموں کے نشان سے مٹی حاصل کر کے اس کے منہ میں ڈال دی
جس کی وجہ سے روح اللہ تھی جو بھی روح بخشنے والی بن گئی اور اس بچھڑے سے گائے کی آواز آنے لگی ۔ انہوں نے اسکی پوجا شروع کر دی ۳؎ ۔ شرک سب سے بڑا ظلم ہے ۴؎ ۔ جب اُس نے بولنا بند کیا تو انہوں نے سوچا تو نادم ہوئے اور دعا کرنے لگے
۵؎ ۔ اور میرے پیچھے تو اللہ تعالیٰ نے قوم کی اس حرکت سے آگاہ کر دیا وہ غصے میں بھرپور واپس آئے ۶؎ ۔ قوم سے کہا کہ میں طور پر تمہارے لئے شریعت لینے گیا تھا میرے بعد تم نے یہ کیا کر دیا ۷؎ ۔ موسیٰؑ نے غصے میں اپنے بھائی کے سر اور داڑھی کے بال پکڑ کر اپنی
طرف کھینچا اور باز پرس کی ۔ یہ غصہ شرک کی وجہ سے تھا اور دین کے معاملے میں غصہ کمال ایمان ہے ۸؎ ۔ ہارونؑ نے عذر پیش کرنے کیلئے ماں جایا کہہ کر جواب دیا کہ انہوں نے مجھے کمزور سمجھ کر قتل تک کا ارادہ کر لیا تھا ۔ میں نے تو اپنی بہت روکا تھا
۹؎ ۔ میری بے عزتی کر کے دشمن کو خوش نہ کریں کہ وہ ہمارا مذاق اڑائے

بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ

ہماری آیتوں کو اور قیامت کی ملاقات کو برباد ہو جاتے ہیں ان کے عمل ان کو وہی سزا ہے

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ ۱۷ ع ۲ ۷

جو وہ کیا کرتے ہیں ۱؎ اور بنا لیا موسیٰؑ کی قوم نے آپکے طور پر جانے کے بعد

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا جس کا دھڑ تھا اور اسی کی آواز تھی ۲؎ کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ وہ بچھڑا ان سے کلام کرتا تھا

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا وقف لازم

اور نہ ان کی رہنمائی کرتا تھا انہوں نے اسی کو معبود بنا لیا اور یہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے ۳؎ اور جب

سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ

وہ پشیمان ہوئے ۴؎ اور انہوں نے دیکھا کہ وہ تو گمراہ ہو چکے ہیں تو انہوں نے کہا اگر

لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

نہ رحم کرے گا ہم پر ہمارا رب اور نہ بخشے گا ہم کو تو ہم ہو جائیں گے نقصان والوں میں سے

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا

اور جب لوٹے موسیٰؑ اپنی قوم کے پاس ۵؎ غصے میں افسوس کرتے ہوئے آپنے فرمایا یہ بہت بری چیز ہے

خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ

جو تم نے اختیار کی ہے میرے طور پر جانے کے بعد کیا تم نے جلدی کی اپنے رب کے حکم کے آنے سے پہلے ۵؎ اور ڈال دیا تختیوں کو

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ

اور پکڑ لیا اپنے بھائی کے سر کے بالوں کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے ۶؎ کہا ہارونؑ نے اے میری ماں کے بیٹے! اس قوم نے

اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۫ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ

مجھے کمزور سمجھ لیا تھا اور مجھے قتل کرنے پر تیار ہو گئے تھے ۷؎ پس نہ ہنسا میری وجہ سے دشمنوں کو

وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ

اور مجھے شمار نہ کر اس ظالم قوم کے ساتھ ۸؎ کہا موسیٰؑ نے اے میرے رب! مجھے بھی بخش دے اور میرے بھائی کو بھی

۱ ۔ اتنی یہ بات سن کر موسیٰؑ کا غصہ ٹھنڈا ہوا جس پر فوراً یہ دعا کی اور اپنے ساتھ ہارونؑ کو بھی شامل کیا ۔ ۲ ۔ آگے بچھڑے کے پجاریوں کی سزا بیان فرمائی ۔ ۳ ۔ ان پر دنیا میں بھی ذلت نازل کی گئی اور ہمیشہ کیلئے مغضوب ٹھہرائے گئے
۴ ۔ اعتقادی یا عملی گناہ کے بعد توبہ سے اللہ بخشش دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ توبہ کے بعد ایمان کے تقاضوں پر ثابت قدم رہے اور برے کام چھوڑ کر نیک عمل کرے ۔ اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ توبہ سے شرک بھی معاف ہو جاتا ہے
۵ ۔ غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد موسیٰؑ نے وہ تختیاں اٹھا لیں جن میں سراپا ہدایت اور رحمت تھی ۔ ۶ ۔ آگے فرمایا کہ موسیٰؑ قوم کے نمائندوں کو لے کر طور پر توبہ کے لئے لے گئے ۔ ۷ ۔ یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے بچھڑے کی پوجا نہیں کی تھی ۔
۸ ۔ قرآن میں دوسری جگہ ہے کہ ان لوگوں نے بھی بطور حجت اللہ تعالیٰ کے بلا واسطہ دیدار کا مطالبہ کر دیا تو ان کو زلزلے نے پکڑ لیا جس کی وجہ سے ان پر موت طاری ہو گئی تو موسیٰؑ نے یہ دعا کی ۔ ۹ ۔ یہ تو میرے ذمے لگ جائیں گے اگر یہ تیری آزمائش ہے
۱۰ ۔ چونکہ موسیٰؑ نے خود کو بھی ان کے ساتھ شامل کر لیا اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور وہ زندہ ہو گئے ۔ ۱۱ ۔ جب موسیٰؑ نے دیکھا کہ رحمت متوجہ ہو گئی ہے تو اپنی امت کیلئے دونوں جہانوں کی بہتری کی دعا میں فوراً کر دی ۔ اس سے مراد یہ تھی کہ یہ سب
امتوں پر مقدم رہیں

۱۸ ع ۸

وَادْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا

اور ہمیں داخل کر دے اپنی رحمت میں ۱ اور تو سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے ۲ بے شک وہ لوگ جنہوں نے معبود بنا لیا

الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ

بچھڑے کو ان کو جلدی پہنچے گا غضب ان کے رب کی طرف سے اور ذلت دنیا کی زندگی میں

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا

اور اسی طرح ہم سزا دیا کرتے ہیں گھڑنے والوں کو ۳ اور وہ لوگ جو کرتے رہے برے کام پھر توبہ کر لی

مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥٣﴾

ان برے کاموں کے بعد اور ایمان لے آئے ۴ بے شک تیرا رب اس توبہ کے بعد یقیناً بخشنے والا مہربان ہے

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ښ وَفِيْ نُسْخَتِهَا

اور جب ٹھنڈا ہوا موسیٰؑ سے غصہ آپ کا اٹھا لیا ان تختیوں کو ۵ اور ان تختیوں میں لکھی ہوئی تھی

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى

ہدایت اور رحمت ان لوگوں کیلئے جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں ۶ اور چن لیا موسیٰؑ نے

قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ

اپنی قوم سے ستر آدمیوں کو ۷ ہمارے وعدے کیلئے پھر جب ان کو پکڑ لیا زلزلے نے ۸ موسیٰؑ نے کہا اے میرے رب!

لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ

اگر تو چاہتا ان کو ہلاک کر دیتا یہاں آنے سے پہلے اور مجھے بھی ۹ کیا تو ہمیں ہلاک کرتا ہے اس کام پر جو کیا بیوقوفوں نے

مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ مَنْ

ہم میں سے یہ بھی تیری ایک آزمائش ہے تو گمراہ کرتا ہے اسی آزمائش کے ساتھ جس کو بھی تو چاہتا ہے اور راہ پر لاتا ہے جس کو بھی

تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾

چاہتا ہے تو ہی ہمارا مالک ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر بخشنے والا ہے ۱۰

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا

اور لکھ دے ہمارے لئے اسی دنیا میں بہتری اور قیامت میں بھی ۱۱

۱ :- اللہ تعالیٰ اس دعا کے جواب میں یہ اصول بیان فرما رہے ہیں ۲ :- عذاب کے معنے میں تو تخصیص ہو سکتی ہے البتہ رحمت سب کیلئے ہے ۳ :- البتہ اس سلسلہ میں سب قوموں پر مقدم آخری نبی کی امت ہوگی جس کی چند صفات یہ ہوں گی
۴ :- اس سے مراد توریت اور انجیل میں حضورؐ کے متعلق موجود بشارات ہیں ۵ :- پہلی امتوں پر جو مشکل ترین احکام مقرر کئے گئے ہوں گے ان کو حضورؐ دور کر دیں گے ۔ آگے موسیٰؑ کو فرمایا کہ آپکی امت کے جو لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے ۔ ایسے اہل کتاب کیلئے دوسری جگہ دوہرے اجر کا ذکر ہے ۶ :- یہاں فرمایا کہ حضورؐ پر ایمان کے ساتھ ان کے دیگر حقوق بجا لانا بھی ضروری ہے تب کامیابی ملے گی ۷ :- یہاں تک تو موسیٰؑ کی دعا کے جواب میں حضورؐ کا غائبانہ تعارف تھا آگے حضورؐ کو فرمایا آپ اعلان فرما دیں ۸ :- اب سب انسان میری نبوت پر ایمان لانے کے مکلف ہیں

هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

ہم نے رجوع کیا تیری طرف ۱ کہا رب العالمین نے میں اپنا عذاب تو پہنچاتا ہوں جس کو بھی چاہوں ۲ مگر میری رحمت نے

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ

گھیر رکھا ہے ہر چیز کو میں لکھ دونگا دونوں جہانوں کی بہتری ان لوگوں کیلئے جو مجھ سے ڈرتے رہیں گے اور دیتے رہیں گے

الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ

زکوٰۃ اور وہ لوگ جو میری ساری باتوں پر ایمان رکھتے ہیں ۳ اور وہ لوگ جو

يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا

پیروی کریں گے اس رسول کی جو اُمّی نبی ہے جس کو پائیں گے لکھا ہوا

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

اپنے ہاں توریت میں اور انجیل میں ۴ (وہ نبی اپنی امت کو) حکم دیگا نیک کاموں کا

وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ

اور روکے گا ان کو برے کاموں سے اور حلال کرے گا ان کیلئے سب پاکیزہ چیزیں اور حرام کرے گا ان پر

الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ

گندی چیزیں اور اتار دے گا ان سے ان کے بوجھ اور وہ طوق جو پڑے ہوئے

عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا

ان پر ۵ پس وہ لوگ جو ایمان لائیں گے اس نبی پر اور اسکی عزت کریں گے اور اسکی مدد کریں گے اور پیروی کریں گے

النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ۱۹ ع ۹

اس نور کی جو اتارا جائے گا ساتھ اسکے ۶ یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے ۷

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ

آپ فرما دیجئے اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف ۸ وہ اللہ جس کے قبضے میں ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ

بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگی دیتا ہے

سلہ: چونکہ توریت میں حضورؐ کا اسم گرامی نبی امی ذکر فرمایا گیا ہے اور یہاں بالخصوص موسیٰؑ کی امت کا ذکر ہو رہا ہے اسلئے یہی اسم گرامی ارشاد فرمایا ہے۔ ۲سہ: یہ خطاب حضورؐ کے دور کے یہودیوں کو خصوصی طور پر ہے کہ اب ہدایت حضورؐ کی پیروی میں ہے
۳سہ: اب پھر موسیٰؑ کا ذکر ہے کہ انکی قوم میں سے کچھ لوگ ان کے دور میں بھی اور اب بھی راہ ہدایت پر چلتے ہیں ۴سہ: آگے بنی اسرائیل کے باقی حالات کی تفصیل ہے ۵سہ: جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے یہ بارہ قبیلے تھے جو آپس میں خائف تھے اسلئے جب انہوں نے
پانی مانگا میدان تیہ میں تو موسیٰؑ کے لاٹھی مارنے سے بارہ چشمے نکلے ۶سہ: یہ پانی تھا اور خوراک کیا ملی من اور سلویٰ ۷سہ: لیکن انہوں نے نافرمانی کی اور عذاب کا شکار ہو گئے ۸سہ: جب انہوں نے ان نعمتوں کی ناشکری کرتے ہوئے شہری زندگی
کیلئے موسیٰؑ سے درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے مشروط اجازت دیدی

وَيُمِيتُ فَـَٔامِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي

اور وہی موت دیتا ہے پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے اس رسول پر جو اُمّی نبی ہے ۱ جو

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٨﴾ وَ

یقین رکھتا ہے اللہ پر اور اس کی باتوں پر اور پیروی کرو اس نبی کی تاکہ تم ہدایت پالو ۲ اور

مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٩﴾

موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک ایسی جماعت ہے ۳ جو چلتے ہیں حق کی راہ پر اور اسی کے ساتھ انصاف کا فیصلہ کرتے ہیں

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ

اور تقسیم کر دیا ہم نے موسیٰؑ کی قوم کو بارہ بستیوں میں اور جماعتوں میں اور حکم بھیجا ہم نے

مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ

موسیٰؑ کو جب پانی مانگا اس سے اس کی قوم نے کہ مارو لاٹھی کسی بھی پتھر کو

فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ

پس پھوٹ نکلے اس پتھر سے بارہ چشمے ۵ بے شک جان لیا ہر

أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا

جتھے نے اپنے پینے کی جگہ کو ۶ اور سایہ کر دیا ہم نے ان پر بادل کا اور اتارا

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۚ

ان پر (کھانے کیلئے) منّ اور سلویٰ (یہ کہہ کر) کھاؤ تم وہ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾ وَ

اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا (ہماری نافرمانی کرتے ہوئے) مگر اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے ۷ اور

إِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا

جب کہا گیا ان سے داخل ہو جاؤ تم اس بستی میں ۸ اور کھاؤ تم اس شہر سے

حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

جہاں سے بھی چاہو تم اور زبان سے کہتے رہو ہمارے گناہ مٹا دے اور داخل ہو جاؤ شہر کے دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے

سلہ: یہ شرطیں پوری کرو تو بخشش بھی ہوگی اور مزید نعمتیں بھی ملیں گی۔ سلہ: لیکن انہوں نے نافرمانی کی تو آسمان سے عذاب آگیا یعنی طاعون جس کی وجہ سے کئی بندے مر گئے۔ آسمانی عذاب کا مطلب ہے جس کا کوئی بندہ مقابلہ نہ کر سکے
سلہ: آگے بنی اسرائیل میں سے ہی ایک بستی والوں کا ذکر ہے جنہیں اصحاب السبت کہا جاتا ہے اسکی تفصیل سورۃ بقرہ میں گذر چکی ہے۔ سلہ: آگے ان کے تین گروہوں کا ذکر ہے ایک مچھلیاں پکڑنے والے، دوسرے نہ روکنے والے اور تیسرے روکنے والے
سلہ: یہ نہ روکنے والوں کا موقف تھا۔ سلہ: یہ روکنے والوں کا موقف تھا۔ آگے فرمایا یہ عذاب سے بچ گئے باقی دونوں گروہ عذاب کا شکار ہو گئے۔

نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ

ہم بخش دیں گے تمہارے لیے تمہارے گناہ سلہ اور اجر زیادہ دیں گے دل سے نیکی کرنے والوں کو پس بدل دیا

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

ان لوگوں نے جو ظالم تھے ان میں سے ایک بات کو سوا اس کے بات کے جو ان سے کہی گئی تھی سلہ

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا

پس بھیج دیا ہم نے ان پر عذاب آسمان سے یہ بدلہ تھا اسی بات کا جو وہ

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ ع وَسْـَٔـلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ ع ۵ ۲۰ ۱۰

میری حدوں کو توڑ رہے تھے سلہ اور آپ ان سے پوچھ لیں حال ان بستی والوں کا جو بستی تھی

حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ وقف لازم

دریا کے کنارے پر جب وہ حد سے بڑھ چلے تھے سنیچر کے معاملے میں جب آنے لگیں

حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا

ان کے پاس ان کی مچھلیاں سنیچر کے دن پانی پر تیرتے ہوئے اور سنیچر کے دن کے بغیر یوں نہ

تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ النصف معانقة

آیا کرتی تھیں ہم ان کو آزما رہے تھے ان کی نافرمانی کی وجہ سے سلہ

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

اور جب کہا ایک جماعت نے ان میں سے تم کیوں سمجھاتے ہو ان لوگوں کو جن کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ

سخت عذاب دینے والا ہے سلہ انہوں نے جواب میں کہا ہم عذر پیش کرتے ہیں تمہارے رب کے سامنے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ

یہ گناہ سے بچ جائیں سلہ پس جب وہ بھلا بیٹھے اس نصیحت کو تو ہم نے بچا لیا ان لوگوں کو جو روکتے تھے اس

السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَـــِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا

برائی سے اور پکڑ لیا ان ظالموں کو بہت برے عذاب میں بدلہ ان کی

سزا۔ ۱ آگے اسی عذاب کی تفصیل ہے ۲ ذلیل بندر بننے کے تین دن بعد مر گئے۔ آگے فرمایا قیامت تک کیلئے ان کے بارے میں میرا یہ اعلان ہے ۳ دنیا میں بھی ان پر ظالم لوگ مسلط رہیں گے ۴ آگے ان کیلئے ایک اور سزا بیان فرمائی
۵ بنی اسرائیل کئی ٹکڑوں میں بٹ گئے ۶ ان کو کبھی خوشحالی دے کر اور کبھی تنگ دستی کر کے آزمایا تاکہ نافرمانی سے باز آجائیں مگر وہ باز نہ آئے ۷ ان کے بعد ان کی اولاد میں سے بھی زیادہ نافرمان ہوگئی۔ کتاب یعنی تورات
کے وارث تو بن گئے مگر دنیا کی طرف ایسے جھکے کہ حلال و حرام کی تمیز ختم کر دی ۸ لیکن دعویٰ کرتے ہم مومنوں کی اولاد ہیں بخشے جائیں گے ۹ آگے فرمایا حالانکہ تورات میں ان سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ بات وہی کہیں گے جو حق ہوگی اور یہ انہوں نے خود پڑھا بھی ہے
۱۰ لیکن اس مردار دنیا کیلئے نادانی کر رہے ہیں اسلئے فرمایا کہ آخرت کی فکر کرو جو پرہیزگاروں کیلئے بہتر ہوگی ۱۱ کیا تم یہ فرق نہیں سمجھتے ۱۲ فرمایا البتہ تم میں سے جو لوگ اپنی کتاب کے پابند رہے اور نماز کی پابندی کی ان کا اجر تو ہرگز ضائع نہ کیا جائیگا
اس پابندی سے مراد یہ بھی ہے کہ کتاب میں موجود بشارت کے مطابق حضورؐ پر ایمان لائیں گے ۱۳ یہ بشیر بھی آگے نذیر ہے

يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا

نافرمانی کا ۱ پس جب سرکشی کی انہوں نے اس بات سے جس سے ان کو روکا گیا تھا ہم نے کہہ دیا ان سے بن جاؤ

قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ

ذلیل بندر ۲ اور جب اعلان کیا تیرے رب نے ضرور بھیجتا رہے گا ان پر

يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ

قیامت کے دن تک ان لوگوں کو جو ان کو سزا دیتے رہیں گے بہت بری سزا ۳ بے شک تیرا رب جلدی

الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ

پکڑنے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ۴ اور تقسیم کر دیا ہم نے ان کو زمین میں کئی ٹکڑوں میں ۵

مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ

ان میں کچھ تو نیک ہیں اور کچھ اس کے سوا ہیں اور ہم نے آزمایا کبھی اچھی حالت میں

وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا

اور کبھی بری حالت میں تاکہ وہ نافرمانی سے باز آجائیں ۶ پس آئے ان کے بعد نکمی نالائق اولاد جو وارث بنے ۷

الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا

انکی کتاب کے لیتے گئے سامان اس گھٹیا زندگی کا ۸ اور یہ کہتے گئے ہمیں بخش دیا جائے گا ۹

وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ

اور اگر آئے مال انکے پاس ایسا ہی تو لے لیتے ہیں ۹ کیا ان پر نہیں لیا گیا پختہ وعدہ

الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ

اس کتاب میں کہ وہ کہیں گے اللہ پر حق ہی اور خود پڑھا انہوں نے جو لکھا تھا اس کتاب میں ۱۰ اور گھر

الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ

آخرت کا بہتر ہے ان لوگوں کیلئے جو اللہ سے ڈرتے ہیں کیا تم بات کو نہیں سمجھتے ۱۱ اور وہ لوگ جو مضبوط پکڑتے ہیں

بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾

اللہ کی کتاب کو اور قائم کرتے ہیں نماز ۱۲ بے شک ہم ضائع نہیں کرتے اجر نیکی کرنے والوں کا ۱۳

ف۱: جب بنی اسرائیل نے توریت کے احکام کو مشکل قرار دے کر عمل سے انکار کیا تو ان پر پہاڑ کو سائبان کی طرح اٹھوا دیا گیا اور کہا گیا کہ احکام کو قبول کرو ورنہ یہ پہاڑ تم پر گرا کر تمہیں پیس دیا جائے گا چنانچہ سب سجدہ میں گر گئے اور جب پہاڑ ہٹا دیا گیا تو سجدہ
سے سر اٹھایا۔ یہ تفصیل بیان کر کے سمجھایا گیا ہے کہ جو بھی قوم بھی ان کی طرح نہ خوشی میں فرمانبرداری کرے گی نہ غمی میں تو ان پر بھی عذاب آ جائے گا۔ ف۲: پچھلی آیات میں گزر چکا ہے کہ یہودیوں نے ہر عہد اور میثاق کو توڑا نہ محبت سے کچھ نہ تقلید سے۔ ان آیات
میں فرمایا کہ تمام انسانوں سے عالم ارواح میں ہی عہد لیا گیا ہے کہ وہ اپنا پالنے والا مجھ کو سمجھیں گے ف۳: تاکہ قیامت کے دن نافرمانی کی بازپرس پر یہ نہ کہیں کہ ہمیں تو کوئی پتہ ہی نہیں تھا ف۴: یا یہ بہانہ نہ بنائیں کہ ہم بھی باپ دادا کے شرک کی وجہ سے مشرک بن گئے تھے۔ خود
ہمیں تو توحید کا پتہ ہی نہیں تھا۔ اس سے یہ عقیدہ واضح ہے کہ اگر کسی آدمی کو کسی بھی نبی کی تبلیغ نہ پہنچے تب بھی وہ شرک سے محفوظ رہے ورنہ اس کو سزا دی جائے گی ف۵: آگے فرمایا کہ یہ یاد دہانی بھی کرا دی ہے تاکہ اصل عقیدہ توحید پر لوٹ آئیں جس کا ان
سے ان کی پیدائش سے بھی پہلے اقرار کرا لیا گیا تھا

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ

اور جب بلند کیا ہم نے پہاڑ ان کے سروں پر جیسے وہ سائبان ہو اور انہوں نے سمجھ لیا کہ پہاڑ گرنے والا ہے ان پر ف۱

خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾ ۲۱ ع ۹ ۱۱

(ہم نے کہہ دیا) پکڑو اس کتاب کو جو ہم نے دی ہے تم کو پوری قوت کے ساتھ اور یاد رکھو ان باتوں کو جو اس میں موجود ہیں تاکہ تم اللہ کے عذاب سے بچ رہو

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ

اور جب لیا تیرے رب نے آدمؑ کی اولاد سے ف۲ ان کی پیٹھوں سے ان کی اولادوں کو اور

أَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَنْ معانقة ۷

ان کو گواہ کیا ان کی جانوں پر (یوں کہتے ہوئے) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا تو ہمارا رب ہے ہم نے یہ گواہی دی کہیں

تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا

یہ نہ کہہ بیٹھو قیامت کے دن ہم اس بات سے بے خبر تھے ف۳ یا یوں نہ کہہ بیٹھو بے شک

أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا

شرک کیا تھا ہمارے باپ دادا نے پہلے اور ہم ان کی اولاد تھے ان کے جانے کے بعد ف۴ کیا تو ہمیں ہلاک کرتا ہے

بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ

اس کام پر جو کر گئے ان باطل پر چلنے والوں نے ف۵ اور اسی طرح تفصیل سے بیان کرتے ہیں ہم اپنی باتیں تاکہ یہ لوگ کفر سے

يَرْجِعُونَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ

لوٹ آئیں ف۶ اور آپ ان کو پڑھ کر سنائیں سچی خبر اس آدمی کی جس کو ہم نے دی تھیں اپنی آیتیں پس وہ نکل گیا ان

مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ شِئْنَا

آیتوں کی پیروی سے پھر اس کے پیچھے شیطان لگا پس وہ گمراہوں میں سے ہو گیا ف۷ اور اگر ہم چاہتے تو

لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ

اس کو بلندی پر لے جاتے ان آیتوں کی برکت سے مگر وہ چمٹ گیا زمین کے ساتھ اور پیروی کرنے لگا اپنی خواہشوں کی ایسے انسان کی مثال

كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ

کتے کی مثال ہے ف۸ اگر تو حملہ کرے اس پر تو وہ ہانپتا ہے اگر تو حملہ نہ کرے اس پر تو بھی وہ ہانپتا ہے

ف۶: پچھلی کافی آیات میں یہود کا یہی ذکر ہو رہا ہے کہ وہ دنیاوی فائدے کیلئے اپنی کتاب پر عمل نہیں کرتے بلکہ اس کے احکام کو بدل کر مال و دولت حاصل کرتے ہیں اگلی آیات میں ان کے ہی ایک عالم بلعم باعورا کا ایسا ہی قصہ بیان فرمایا جا رہا ہے
ف۷: اس نے علم کو دنیا کا ذریعہ بنایا اور اس پر عمل کو بالکل چھوڑ دیا تو شیطان نے اس کو پورا گمراہ کر دیا اور وہ ذلت ابدی کا شکار ہو گیا
ف۸: فرمایا ایسے انسان کی مثال کتے کی سی ہے جیسے لالچ اور حرص کی وجہ سے ہانپتا ہی ہے وہ ہر وقت ہانپتا رہتا ہے

۲۔ جو بھی جھٹلانے والے ہیں ان سب کی یہی مثال ہے ۳۔ چونکہ یہودی اس قصہ سے اچھی طرح آگاہ تھے اسلئے فرمایا ان کو یاد کرا دیں تا کہ غور کریں ۴۔ اس سے مراد تورات ہے ۵۔ آسمانی کتابوں پر عمل نہ کرنا خود پر ظلم ہے اسلئے اس کی سزا جہنم ہے
۵۔ ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے مگر دیتا اسے ہے جو ہدایت کا طلبگار ہو۔ جو ہدایت ہوتے ہوئے اس کو چھوڑ دے وہ پھر گمراہی میں ہی رہ کر نقصان اٹھاتا رہتا ہے ۶۔ آگے فرمایا جو لوگ بدنی صلاحیتوں کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرتے ہیں وہ تو چارپایوں
سے بھی بدتر ہیں۔ وہ تو اپنے مالک کی اطاعت کرتے ہیں معمولی تنبیہ پر سنبھل جاتے ہیں ۷۔ انسانوں کے علاوہ چونکہ جن بھی مکلف ہیں اسلئے ان کا بھی صراحتاً ذکر کر دیا ۸۔ اپنے ان اعضاء کو حق کی طرف متوجہ ہی نہیں کرتے ۹۔ فرمایا یہ اتنے غافل ہیں کہ
اس طرف توجہ ہی نہیں کرتے کہ یہ بدنی نعمتیں اللہ نے کس کام کیلئے دی ہیں انکی کیا قیمت ہے اور قیامت کے دن ان کے بارے میں پوچھا جائے گا ۱۰۔ چونکہ اہل کتاب اور مشرک اللہ تعالیٰ کو نامناسب ناموں سے پکارتے تھے جیسے عیسائی باپ کہتے اور مشرک لات،
منات، عزیٰ وغیرہ اسلئے فرمایا یہ سب کفر اور الحاد کی وجہ سے ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اچھے صفاتی ناموں سے پکاریں جو قرآن میں ہیں ان سے بچنے کا فائدہ ہوگا ۱۱۔ ٹیڑھے پن سے مراد اسماء حسنیٰ میں ردوبدل بھی ہے اور غیر اللہ کو وہ نام دے دینا بھی ہے

۱۲۔ اس آیت میں حضورؐ کی امت کا شرف اور فضیلت بیان فرمائی کہ اب یہ امت قیامت تک کیلئے حق پر رہے گی اور اسکی اشاعت و تبلیغ کرتی رہے گی۔

۱۳۔ یہ سورۃ مکی ہے چونکہ مکہ میں مسلمان مالی طور پر کمزور تھے اسلئے تسلی دی کہ کافروں کی مالداری اور شان و شوکت پر تعجب نہ کریں۔ ابھی ان کو مہلت ملی ہوئی ہے عنقریب میری سخت گرفت میں آ جائیں گے اور انہیں پتہ ہی نہ چلے گا

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو ۳ آپ بیان کرتے رہیں

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ

ان چیزوں کا تاکہ یہ بھی غور کرتے رہیں ۴ بہت بری مثال ہے ان لوگوں کی جو

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو ۳ اور اپنے آپ پر وہ ظلم کرتے ہیں ۵ جس کو راہ دیتا ہے اللہ

فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

بس وہ راہ پا لیتا ہے ۵ اور جس کو اللہ گمراہ چھوڑ دے بس وہی لوگ گھاٹے والے ہیں ۶

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ ۫ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا

اور بے شک بکھیر دیے ہم نے دوزخ کیلئے بہت سے جن بھی اور بہت سے انسان بھی ۷ ان کے دل بھی مگر ان دلوں

يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا

دین کی بات نہیں سمجھتے اور ان کی آنکھیں بھی مگر ان سے دین کی بات نہیں دیکھتے اور ان کے کان بھی مگر کانوں

يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

دین کی بات نہیں سنتے ۸ یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے انجام سے بے خبر

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

اور اللہ ہی کے ہیں بہتر بہتر نام ۱۰ پس اللہ کو پکارو ان ناموں کے ساتھ اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو ٹیڑھے چلتے ہیں

فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ

اللہ کے ناموں میں ۱۱ ان کو سزا دی جائیگی ان کاموں کی جو وہ کرتے ہیں اور ان لوگوں میں سے جو ہم نے پیدا کئے ہیں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں

۲۲ ع ۱۲ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

جو راہ پاتے ہیں حق کا اور اسی کے ساتھ انصاف بھی کرتے ہیں ۱۲ اور وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ۚ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۟ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ

ہم ان کو پکڑ لیتے ہیں اسی طریقے پر آہستہ آہستہ کہ وہ نہیں جانتے ۱۳ بے شک میں ان کو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر

۱ :۔ چونکہ مشرکین مکہ حضور ؐ کی امانت و دیانت، شرافت کے معترف تھے اسلئے وہ کہتے شاید دماغ پر کوئی اثر ہوگیا ہے اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ ان کی باتوں پر غور تو کرو جو دعوت وہ دے رہے ہیں اس پر تو ساری کائنات گواہ اور دلیل ہے
۲ :۔ اسکے علاوہ اس پر بھی غور کریں کہ اگر اب ان کی موت آجائے یا جلدی ہی کہ مٹ جائے تو اس وقت اللہ کی باتوں کے سوا وہ کن باتوں کو مانیں گے ۳ :۔ آگے حضور ؐ کو تسلی دی کہ اتنا سمجھانے کے باوجود اگر وہ گمراہی پر ہی رہنا چاہتے ہیں تو
آپ متفکر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جبراً کسی کو ہدایت نہیں دیتا ہے ۴ :۔ آگے ان کی گمراہی کی ایک وجہ قیامت سے انکار کو بیان فرمایا کہ ماننے کی بجائے حجت بازی کرنے کیلئے آپ ؐ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی ۔ اس کا جواب بھی ارشاد فرمایا
۵ :۔ قیامت کے صحیح مقررہ وقت کا علم صرف اللہ کو ہے ۶ :۔ اس سے تو ہر مخلوق ڈرتی ہے لیکن کافر نہیں ڈرتے بلکہ مزاح اڑاتے ہیں ۷ :۔ بے خبری کا ایک مطلب یہ ہے کہ تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے ۸ :۔ دوبارہ فرمایا قیامت کے وقت کا علم صرف اللہ کو ہے

مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
بڑی پختہ ہوتی ہے کیا یہ لوگ نہیں سوچتے کہ ان کا یہ ساتھی کوئی دیوانہ نہیں ہے ۱ یہ تو ڈر سنانے والا ہے

مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِىْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ
کھول کر کیا یہ نہیں دیکھتے بادشاہی کو آسمانوں اور زمین کی اور ہر چیز کی جو پیدا کی ہے

اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَىِّ
اللہ نے اور بات یہ ہے کہ قریب ہو چکی ہے ان کی مدت ۲ پس

حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٥﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ؕ وَ
کونسی بات پر قرآن کے سوا یہ ایمان لائیں گے ۳ جسے گمراہ چھوڑ دے اللہ اسے راستے پر لانے والا کوئی نہیں ہے اور

يَذَرُهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٨٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ
ایسے لوگوں کو اللہ چھوڑ دیتا ہے اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھرتے ہیں ۴ یہ جناب سے پوچھتے ہیں قیامت کے بارے میں کب ہوگا

مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ
ٹھہرنا اس کا آپ فرما دیجئے اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے ۵ نہیں کھولتا قیامت کو اسکے وقت پر مگر وہی اللہ وہ تو بڑی بھاری ہے

فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِىٌّ
آسمانوں میں اور زمین میں ۶ وہ نہ آئیگی تمہارے پاس مگر تمہاری بے خبری میں ۷ یہ جناب کو پوچھتے ہیں گویا کہ آپ کھوج لگانے والے

عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٧﴾
ہیں قیامت کا آپ فرما دیجئے اس کا صحیح علم تو اللہ کے پاس ہے ۸ لیکن بہتیرے لوگ یہ بات نہیں جانتے ۸

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ
آپ فرما دیجئے میں نہیں مالک اس دنیا میں اپنی جان کیلئے کسی نفع کا اور نقصان کا مگر وہ جو اللہ چاہے ۹ اگر میں

اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛ ۚ وَمَا مَسَّنِىَ السُّوْٓءُ ۛ ۚ
جان سکتا چھپی باتیں میں حاصل کر لیتا بہت کچھ بھلائیاں اور مجھے نہ پہنچتی کوئی تکلیف ۱۰

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾ ع هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ
میں تو ڈرانے والا ہوں اور خوشخبری دینے والا ہوں اس قوم کو جو ایمان لاتی ہیں ۱۱ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بنایا تم کو

وقف لازم
وقف منزل
معانقة
٢٣ / ٢ / ١٣

۸ :۔ چونکہ وہ بار بار حضور ؐ سے قیامت کا پوچھتے تھے اسلئے آگے فرمایا آپ اعلان کر دیں میں غیب نہیں جانتا نہ ہی کسی نفع نقصان کا مالک ہوں
۹ :۔ وضاحت فرما دی نفع نقصان کا مالک اللہ ہے ۔ آگے دلیل دے کر کہا
۱۰ :۔ اگر میرا اختیار ہوتا یا میں جانتا تو سب بھلائیاں اپنے لئے جمع کر لیتا اور کسی تکلیف کو قریب بھی نہ آنے دیتا لیکن تم میرے ظاہری حالات سے آگاہ ہو
۱۱ :۔ اپنی اصل حیثیت اور مقام واضح فرما دیا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میرا کام نافرمانوں کو ڈرانا اور فرمانبرداروں کو خوشخبری دینا ہے

سا۔ سورۃ اعراف کی ابتدا میں آدمؑ کی پیدائش، انکے مسجود ملائکہ ہونے، ابلیس کے انہیں سجدہ کرنے سے انکار اور شیطان کے انسانوں کو گمراہ کرنے کے عزم کا ذکر فرمایا اب سورۃ کے اختتام پر بھی آدمؑ کا اشارۃً ذکر فرما کر آگے شیطانی
وساوس کا اثر بیان فرمایا ۔۲۔ یعنی اکثر انسان کا ناشکرا پن اپنانا ۔ مثال دی کہ اولاد ہونے سے پہلے دعائیں کرتے ہیں۔ جب اولاد ہو جاتی ہے تو اُسے غیر اللہ کا منی قرار دیتے ہیں یعنی شرک شروع کر دیتے ہیں ۔۳۔ آگے ان شریکوں کی بے بسی بیان
فرمائی کہ وہ تو خود مخلوق ہیں ۔ اسی طرح فرمایا وہ خود اپنی مدد نہیں کر سکتے تو دوسروں کی کیا کریں گے ۔ اس سے مراد خود تراشیدہ بت ہیں ۔۴۔ فرمایا نہ وہ تمہاری پکار سن سکتے ہیں، نہ چل سکتے ہیں، نہ ان کے ہاتھ پاؤں ہیں، نہ آنکھیں ہیں

مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ اِلَيۡهَا ۚ فَلَمَّا

ایک جی سے سا اور بنایا (اللہ نے) اسی انسان سے اسی کے جوڑے کو بھی تاکہ سکون حاصل کرے اس کے جوڑے سے پس جب

تَغَشّٰىهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِيۡفًا فَمَرَّتۡ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثۡقَلَتۡ دَّعَوَا

چھا گیا وہ مرد اس عورت پر اٹھایا اس عورت نے ہلکے سے بوجھ کو پس وہ یوں ہی چلتی رہی پس جب وہ بھاری ہو گئی دونوں میاں بیوی نے

اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ اٰتَيۡتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۸۹﴾

پکارا اللہ کو اپنا رب سمجھ کر (یوں کہا) اگر تو دے گا ہم کو صالح اولاد ہم ہو جائیں گے تیرا شکر کرنے والے ۲

فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيۡمَاۤ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ

پس دی اللہ نے ان کو سالم اولاد بنانے لگے اس اللہ کے ساتھ اوروں کو شریک اس چیز میں جو اللہ نے دی انکو پس اللہ بہت بلند ہے

عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشۡرِكُوۡنَ مَا لَا يَخۡلُقُ شَيۡـًٔا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۱۹۱﴾

اس سے جو یہ شریک بناتے ہیں ۳ کیا یہ شریک بناتے ہیں اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود ان کو بنایا جاتا ہے

وَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ نَصۡرًا وَّلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنۡ

اور وہ طاقت نہیں رکھتے ان کی مدد کی اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر

تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ

تم ان کو پکارو سیدھی راہ کی طرف وہ تمہاری پیروی نہیں کرتے ان پر برابر ہے کیا تم ان کو بلاؤ

اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

یا تم خاموش رہو ۵ بے شک وہ لوگ جن کو تم پکارتے ہو (مدد کیلئے) اللہ کو چھوڑ کر

عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ

وہ بھی اللہ کے بندے ہیں تمہاری طرح پس ان کو پکار کر دیکھو وہ تمہاری پکار کو نہیں پہنچے اگر تم

صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمۡ اَرۡجُلٌ يَّمۡشُوۡنَ بِهَآ ۡ اَمۡ لَهُمۡ اَيۡدٍ يَّبۡطِشُوۡنَ

سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن پر چل کر وہ آئیں گے یا ان کے ہاتھ ہیں پکڑیں گے

بِهَآ ۡ اَمۡ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ يُّبۡصِرُوۡنَ بِهَآ ۡ اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ

جن سے یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں گے یا ان کے کان ہیں سنیں گے

ف۱:۔ حضورؐ کو حکم فرمایا کہ ان کو بنائے ہوئے شریکوں کی بے بسی ثابت کرنے کیلئے اپنی چیلنج دیں کہ ان کو میرے خلاف اکٹھا کر لو۔ آگے فرمایا ان کے مقابلے کیلئے میرا اللہ میرا مددگار ہے ف۲:۔ دوبارہ ان کی بے بسی یاد کرائی۔ اگلی آیت میں بھی دعوی دھرایا

ف۳:۔ داعی کیلئے دو باتیں ضروری ہیں ایک تو بات صحیح کرے دوسرا حوصلہ رکھے اسلئے کہ شیطان کوشش کرتا ہے کہ داعی اور مخاطبین کے درمیان جھگڑا پیدا کر دے تاکہ دین کی دعوت رک جائے۔ اسلئے آگے آداب تبلیغ بیان کر دئے جو ہر مبلغ کیلئے ضروری ہیں

ف۴:۔ آپکو نادان اور بیوقوف لوگوں سے واسطہ پڑے گا اسلئے ان سے درگذر فرمائیں لیکن نیکی کا حکم دیتے رہیں البتہ الجھیں نہیں ف۵:۔ تبلیغ کی رکاوٹ کیلئے شیطان سے ذرا سا بھی خطرہ محسوس کریں تو تعوذ پڑھ لیں۔ اللہ کا ذکر کریں تو شیطان بھاگ جاتا ہے

ف۶:۔ آگے فرمایا جو شیطان کی بات مان لیتے ہیں وہ پھر ان کو گمراہی میں ہی کھینچتا رہتا ہے ف۷:۔ پچھلی آیات میں حضورؐ کا کفار کو چیلنج گذر چکا ہے۔ کفار اسے تو پورا کر نہیں سکتے تھے جواباً انہوں نے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو ہمارا مطالبہ کیوں نہیں پورا کرتے

ف۸:۔ اس کا جواب یہ فرمایا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں خود کچھ کر سکتا ہوں یا اپنی طرف سے احکام بیان کرتا ہوں میں تو جو وحی ہوتی ہے وہ بیان کر دیتا ہوں

بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ﴿١٩٥﴾

جن سے آپ فرما دیجئے پکارو اپنے شریکوں کو پھر میرے خلاف سوچ لو پس مجھے مہلت بھی نہ دو ف۱

اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾

بے شک میرا مددگار تو وہ اللہ ہے جس نے اتارا ہے یہ کتاب اور وہ مدد کرتا ہے تمام نیک لوگوں کی

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ

اور وہ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کو چھوڑ کر وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ

اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۖ

اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں ف۲ اگر تم ان کو پکارو سیدھی راہ کی طرف وہ نہیں سن سکتے

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ

اور تو ان کو دیکھے گا گویا نظر لگاتے ہیں تیری طرف حالانکہ وہ نہیں دیکھ سکتے ف۳ آپ اختیار کریں درگذر کو اور حکم دیتے رہیں

بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ

نیکی کا اور کنارہ کرتے رہیں نادانوں سے ف۴ اگر چھیڑیں آپ کے ساتھ

الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

شیطان کی طرف سے کوئی چھیڑ چھاڑ پس پناہ مانگ لے اللہ تعالیٰ کی بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے ف۵ بے شک وہ لوگ جو

اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ

اللہ سے ڈرتے ہیں جب پہنچتا ہے ان پر کوئی خیال شیطان کی طرف سے وہ اللہ کو یاد کر لیتے ہیں پس وہ سیدھی راہ کو

مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾

دیکھنے لگ جاتے ہیں ف۶ اور شیطانوں کے بھائی ان کو کھینچے رہتے ہیں گمراہی میں پھر وہ کمی نہیں کرتے

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ

اور جب نہیں لاتے آپ ان کے پاس کوئی نشانی جو وہ مانگتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں تو نے کیوں نہیں چن لیا اس نشانی کو ف۷ آپ فرما دیجئے میں تو پیروی کرتا ہوں

مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ

اس بات کی جو بھی وحی کی جاتی ہے میری طرف میرے رب کی طرف سے ف۸ یہ بصیرت کی باتیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت ہے اور

۱:۔ اگر تم واقعی ہدایت کے متلاشی ہو تو اللہ کی طرف سے نازل کردہ روشن دلیلیں موجود ہیں جو قرآن مجید کی شکل میں ہیں تم اس کو پڑھو اور غور سے سنو۔ اگر اُسے ادب سے سنو گے تو اللہ تم پر رحم کرے گا جس کی وجہ سے ہدایت پا لو گے
۲:۔ آگے فرمایا اس کے علاوہ بھی اللہ کا ذکر کرنا، اُسے یاد رکھنا نہایت ہی ضروری ہے ۳:۔ ان دو اوقات کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے اسکی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فجر سے طلوع آفتاب تک اور عصر سے غروب آفتاب تک فرشتوں کا نزول ہوتا ہے ۴:۔ یہ سب احکام مسلمانوں کیلئے بھی ہیں ۵:۔ اس سے مراد فرشتے ہیں۔ اشارہ فرمایا کہ انسان بھی یہ کام کریں تو ان میں ملکوتی صفات پیدا ہو جائیں گی اور وہ اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہیں گے۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ انسان بھی ان کی طرح اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرے۔ یہ پہلی آیت سجدہ ہے جس کو پڑھنے اور سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے

۶:۔ سورۃ انفال مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور اکرمؐ پر۔ "انفال" کا معنی مال غنیمت ہے اس سورۃ کی ابتدا میں یہ حکم ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس سورۃ کا نام انفال رکھا ہے۔ سورۃ الاعراف تک تمام اقوام عالم کو تبلیغ کی گئی چونکہ اس وقت موجود تمام مذاہب کے نظریات کے مقابلے میں اسلام ایک الگ نظریہ تھا اور اس تبلیغ سے ان مذاہب کے سرداروں پر چوٹ پڑتی ہے اسلئے ٹکراؤ اور جنگ تک نوبت کا پہنچنا ناگزیر ہے اسلئے اس سورۃ میں قانون جنگ کے اصول بیان فرمائے اور یہ دفع ضرر کے لئے ہونے والی جنگ سے متعلق ہیں۔

۷:۔ اس سورۃ کا نزول غزوہ بدر کے بعد ہوا جب کافروں کی شکست کے بعد مال غنیمت کے متعلق صحابہؓ کی رائے مختلف تھی۔ حضورؐ سے صحابہ کرامؓ نے پوچھا یہ اس کا جواب ہے "نفل" کا مطلب ہے اصل سے اضافی چیز۔ انفال "نفل" کی جمع ہے مطلب یہ ہے کہ اصل چیز فتح اور غلبہ تھی یہ مال و اسباب اضافی چیز ہے۔ یہ بھی بتا دیا کہ دولت
۸:۔ البتہ اسکی تقسیم اللہ اور اسکے رسول کے حکم کے مطابق ہوگی۔ آگے حکم فرمایا
۹:۔ تمہاری کامیابی کے دو بنیادی اصول یہ ہیں اللہ سے ڈرنا اور باہمی اتحاد
۱۰:۔ یہ دونوں صفات تب پیدا ہونگی جب اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو گے۔
۱۱:۔ آگے ایمان والوں کی نشانیاں بیان فرمائیں

رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا

رحمت ہے یقین والے لوگوں کے لئے ۱ اور جب پڑھا جائے قرآن پس سنو

لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ

اس کو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۲ اور آپ یاد کریں اپنے رب کو اپنے دل میں

تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ

عاجزی کے ساتھ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور بلند آواز نہ کریں صبح بھی اور

وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ

شام بھی ۳ اور نہ ہوں آپ ذکر سے غافل لوگوں میں سے ۴ بے شک وہ لوگ جو آپ کے رب کے ہاں ہیں ۵

۲۴ ۸ ۱۴ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة

وہ غرور نہیں کرتے اللہ کی عبادت سے اور اُسی کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اُسی کے آگے سجدہ کرتے ہیں

۸ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ ۸۸

سورۃ انفال مدنی ہے اور اس میں ۷۵ آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۶

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ

یہ آپ سے پوچھتے ہیں غنیمت کے بارے میں ۷ آپ فرما دیجئے یہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے ۸

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ

پس اللہ سے ڈرتے رہو اور صلح صفائی رکھو آپس میں ۹ اور حکم مانو اللہ کا اور اللہ کے رسول کا

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۱۰ بے شک مومن وہی لوگ ہیں ۱۱ جو جب لیا جائے نام اللہ کا

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

تو ڈر جائیں دل ان کے اور جب پڑھی جائیں ان پر ہماری آیتیں تو بڑھا دیتی ہیں یہ آیتیں ان کا ایمان کو

۱۔ یہ عقیدہ تھا آگے عمل بتایا ہے ۲۔ یہ سچے مسلمان ہیں اور ان کا اجر کیا ہے ۳۔ حضور نے فرمایا اس سے مراد مال غنیمت ہے۔ آگے غزوہ بدر کے حالات ہیں ۴۔ یہ غزوہ بدر کیلئے ابتداء ہے ۵۔ ان سے مراد دنیاوی اور ظاہری اعتبار سے
اسباب کی کمی کی وجہ سے خیال تھا ۶۔ یعنی ظاہری طور پر یہ عمل خود کو موت میں ڈالنے کے مترادف ہے ۷۔ اس سے مراد ابوسفیان کے تجارتی قافلے کو قابو کرنا تھا جبکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ مکہ کے سارے بڑے بڑے کافر مارے جائیں۔ یہ دو ٹولے
مراد ہیں ۸۔ آگے میدان بدر کا منظر بیان فرمایا ہے ۹۔ وہاں کافر پہلے پہنچ چکے تھے اور وہاں موجود ایک ہی کنویں پر انہوں نے قبضہ کر لیا تھا، تعداد بھی انکی زیادہ تھی اور جنگی سامان بھی۔ یہ صورتحال دیکھ کر مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی
۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانی کیلئے بارش اتار دونگا اور مدد کیلئے فرشتے بھیج دونگا۔ آگے فرمایا یہ تمہارے اطمینان قلب کیلئے کہہ رہا ہوں ورنہ میں ویسے بھی کامیاب کر سکتا ہوں۔

وَّعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ ۝٢ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
اور اپنے رب پر بھروسہ رکھنے والے ہیں ۱ وہ لوگ جو قائم کرتے ہیں نماز کو
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ
اور ہر اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو سچے مسلمان ہیں ۲
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٤ ۚ كَمَآ
ان کیلئے بہت بڑے درجے ہیں ان کے رب کے ہاں اور گناہوں کی بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے ۳ جیسے
اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
نکالا آپ کو آپکے رب نے آپکے گھر سے حق کام کے لئے ۴ اور بیشک ایک ٹولہ مسلمانوں میں سے اس بات کو
لَكٰرِهُوْنَ ۝٥ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ
مشکل سمجھ رہا تھا ۵ جھگڑ رہے تھے آپ کے ساتھ اس حق کے بارے میں اس کے بعد کہ بات کھل چکی تھی گویا وہ ہانکے جاتے ہیں
اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝٦ؕ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى
موت کی طرف جس کو وہ دیکھ رہے تھے ۶ جب وعدہ کر رہا تھا تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ ایک ٹولے کا
الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ
دو ٹولوں میں سے وہ تمہارے لئے ہے اور تم یہ پسند کرتے تھے کہ وہ ٹولہ جس میں طاقت نہیں ہے
تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
تمہارے لئے ہو جائے اور اللہ یہ چاہ رہا تھا کہ ثابت کر دے حق کو اپنے حکم کے ساتھ اور کاٹ ڈالے جڑ
الْكٰفِرِيْنَ ۝٧ۙ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨ۚ
کافروں کی ۷ تاکہ ثابت کر دے حق کو اور مٹا ڈالے باطل کو اگرچہ یہ نافرمان ناراض ہوں ۸
اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ
جب تم فریاد کر رہے تھے اپنے پالنے والے سے ۹ پس قبول کر لی اللہ نے تمہاری بات (یوں کہتے ہوئے) میں مدد کر رہا ہوں تمہاری ایک ہزار
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝٩ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ
فرشتوں کے ساتھ جو لگاتار آئیں گے ۱۰ اور اللہ نے اس بات کو فقط خوشخبری بنایا تمہارے لئے تاکہ چین پکڑ لیں

۱ : آگے اس مدد کی تفصیل ہے کہ دل کی پریشانی کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اونگھ طاری کردی پھر بارش نازل کی اور فرشتے نازل کردئے ۲ : اس سے مراد شیطانی گروہ کا طعنہ تھا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو پانی تمہارے پاس ہوتا۔ ۳ : تو ظاہری اسباب دئے آگے فرمایا باطنی طور پر ہمت، دلیر کردیا ۳ : فرشتے بھیج کر ہمتی ثابت قدم کردیا۔ آگے فرمایا جنگ میں فتح کا سب سے قوی سبب یعنی رعب بھی دیدیا ہے۔ فرمایا اب تم ان کافروں کو خوب مارو۔ آگے ان کو مارنے کی وجہ بیان فرمائی ۵ : اللہ ان کو عذاب تمہارے ہاتھوں دے رہا ہے ۶ : بدر میں کافروں کو بری شکست ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ خطاب فرمایا کہ دنیا کی سزا پا چکے ہو ابھی آخرت کا عذاب باقی ہے ۷ : آگے مسلمانوں کو حکم دیا کہ کبھی بھی جنگ میں پیٹھ نہ پھیرنا اس سے مراد بھاگ جانا ہے ۸ : آگے اس کی سزا بیان فرمائی

بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اسی کے ساتھ دل تمہارے اور مدد تو اللہ کی طرف سے ہوا کرتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غالب ہے

ع ۱ / ۱۰ / ۱۵ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ

بڑی حکمت والا ہے ۱ جب ڈال دی اس نے تم پر اونگھ تسکین کے لئے اپنی طرف سے اور اتارا اللہ تعالیٰ نے تم پر

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ

آسمان سے پانی تاکہ تمہیں پاک کردے اور دور کردے تم سے خباثت

الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ

شیطان کی ۲ تاکہ مضبوط کردے اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو اور ثابت رکھے (میدان میں) تمہارے قدموں کو جب

يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ

حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتوں کو (یوں کہتے ہوئے) کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس ثابت قدم رکھو ایمان والوں کو ۳

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ

ابھی ڈال دوں گا کافروں کے دلوں میں تمہاری ہیبت کو پس مارو تم کافروں کی

الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

گردنوں پر اور مارو تم ان کے پور پور پر ۴ یہ اسلئے ہے کہ وہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ

دشمن بن گئے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور جو کوئی دشمن بنے گا اللہ کا اور اس کے رسول کا پس بے شک

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ۵ یہ سزا تم چکھ لو چکھ چکے ہو ۶ اور بے شک کافروں کے لئے

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ

آگ کا عذاب باقی ہے ۷ اے ایمان والو! جب ملو تم

كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

کافروں کے ساتھ لڑنے کیلئے پس ان سے پیٹھ کو ہرگز نہ پھیرنا ۸ اور جو کوئی پھیر دے گا کافروں سے اس دن

۱۔ اگر بطور جنگی چال ہو تو حرج نہیں ۲۔ آگے فرمایا فتح سے تم غرور نہ کرنا کہ ہم بہادر ہیں بلکہ یہ اللہ کی مدد تھی ۳۔ جب کافروں کا ہجوم حضور انور کے قریب پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آپ اپنی مٹھی میں ریت لے کر ان کی طرف پھینکیں
۴۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دو صفاتی نام غالباً اسلئے فرمائے کہ میں مسلمانوں کے زبانی دعووں اور دل کی کیفیت کو جانتا تھا کہ ان میں مطابقت ہے اسلئے مدد کی اور فتح دی ۵۔ آگے کافروں کو خطاب فرمایا کہ اب تو سمجھ جاؤ کہ حق کس طرف ہے
۶۔ اگر تم نے دوبارہ جنگ کی تو پھر تم کو شکست ہوگی اسلئے کہ میری مدد ان مومنوں کے ساتھ ہے چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کے لشکر میں ایک بھی صحابی موجود تھا ان کو فتح حاصل ہوئی۔ اسلئے کہ وہ کھرے اور مخلص مسلمان تھے
۷۔ آگے مسلمانوں کو سمجھایا کہ تم اللہ اور رسول کے احکام کی کامل اطاعت کرو ۸۔ یہ سورۃ چونکہ مدنی ہے اور مدینہ منورہ میں منافق موجود تھے جن کا یہ رویہ تھا اسلئے فرمایا تم ان کی طرح نہ بننا بلکہ مخلص رہنا تب ہی عبادت منظور ہوگی

دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ

اپنی پیٹھ کو مگر اس حالت میں کہ حیلہ کرنیوالا ہو لڑائی کیلئے یا پہنچنے والا ہو کسی اپنی پارٹی کے پاس ۱ پس وہ لوٹے گا

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾

اللہ کا غضب لے کر اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ۲

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ

پس تم نے کافروں کو نہیں مارا مگر اللہ نے ان کو قتل کیا اور آپ نے وہ ریت نہیں پھینکی جب آپ پھینک رہے تھے مگر

لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ نے وہ پھینکی تھی ۳ تاکہ مہربانی کرے ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بہت اچھی مہربانی بے شک اللہ تعالیٰ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾ اِنْ

سننے والا ہے جاننے والا ہے ۴ یہ بات تو ہو چکی اور بے شک اللہ تعالیٰ کمزور کرنیوالا ہے تدبیر کافروں کی ۵ اے کافرو! اگر

تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

تم فیصلہ چاہتے ہو تو تمہارا فیصلہ ہو چکا اگر تم (آئندہ کیلئے) باز آجاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے

وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ

اگر تم لوٹو گے ہم بھی لوٹیں گے ۶ اور تمہارے کام نہ آسکے گی تمہاری جمعیت ذرا بھی اگرچہ وہ بہت ہوں تعداد میں

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا ع ٩/١٦

اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے ۷ اے ایمان والو! حکم مانو

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَا

اللہ کا اور اس کے رسول کا اور نہ پھرو اللہ کے نبی سے (اس حال میں کہ) تم نے انکی بات سن لی اور نہ

تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ

بنو ان لوگوں کی طرح جو زبان سے یہ کہہ دیتے ہیں ہم نے بات سن لی حالانکہ وہ نہیں سنتے ۸ بے شک

شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا

سب سے بری مخلوق جو زمین پر چلنے والی ہے اللہ کے ہاں وہ بہرے ہیں اور گونگے ہیں جو نہیں

۱ :- ان منافقوں کو بے وقوف قرار دیا ۔ آگے فرمایا اگر ان میں کوئی جذبۂ خیر ہوتا تو اللہ ان کو توفیق دے دیتا لیکن وہ تو عادی مجرم ہیں ۲ :- آگے پھر مسلمانوں کو سمجھایا کہ جب بھی جہاد کا حکم ہو اس پر عمل کرو اسی میں تمہاری زندگی ہے ۔
۳ :- دل کبھی نافرمانی پر آمادہ کرے تو یاد کرو کہ اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے ۔ نافرمانی پر پھر عذاب دیا جائیگا ۴ :- یہاں عذاب کا سبب بھی بتا دیا کہ جس قوم میں برائی کرنے والے ہوں اور وہ نیک لوگ بھی ہوں جو ان کو برائی سے نہ روکیں تو پھر عذاب
دونوں پر آئیگا صرف نافرمانی پر نہیں آئیگا نہ روکنے والے بھی رگڑے جائینگے صرف وہ بچیں گے جو روکنے والے ہونگے ۵ :- آگے اپنا احسان یاد کرایا کہ تم مکہ مکرمہ میں اپنی کمزوری کی حالت کو یاد کرو اور اب بدر کی فتح کے بعد مدینہ منورہ میں
اچھی حالت کا جائزہ لو ۶ :- یہ سب اللہ کی مہربانی ہے اسی پر شکر کرو اور شکر کا طریقہ کیا ہے آگے بتایا ۷ :- اللہ کے احکام کو صدق دل سے مانو۔ قول و فعل میں تضاد نہ ہو یہ خیانت ہے اور یہی طریقہ کار آپس کے معاملات میں بھی ہو
۸ :- اور یہ جان لو کہ اسی میں جو مال و اولاد رکاوٹ بنیں یہ بھی تمہاری آزمائش ہیں اس کو بھی نیکی پر لگاؤ تو اجر مل جائے گا ۔

يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ

سمجھتے بات کو ۱ اور اگر اللہ جانتا ان میں کچھ بہتری کو تو ان کو بات سنا دیتا اور اگر اب

اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اپنی سنا دے تو بیٹھ پھیر دینگے اور وہ منہ پھیر کر اعراض کرنیوالے ہیں ۲ اے ایمان والو!

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ

بات مانو اللہ کی اور اس کے رسول کی جب تم کو بلائے اس کے لئے جس میں تمہاری زندگی ہے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ

اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آڑ بن جاتا ہے انسان کے درمیان اور اس کے دل کے درمیان اور (جان لو) بیشک تم اسی کی طرف

تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

جمع کئے جاؤ گے ۳ اور بچو اس فتنے سے جو نہ پہنچے گا خاص ان لوگوں کو جو نافرمان ہیں

مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾

تم میں سے ۴ اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ سخت مار دینے والا ہے ۵

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ

اور یاد کرو (اللہ کا احسان) جب تم تھوڑے تھے کمزور سمجھے جاتے تھے اپنے وطن میں تم ڈرتے رہتے تھے

اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ

کہ تم کو اچک لیں کافر پس اللہ نے تمہیں ٹھکانہ دیا اور تمہیں طاقت دی اپنی مدد کیساتھ اور تمہیں رزق دیا

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

پاکیزہ چیزوں سے ۶ تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو اے ایمان والو! نہ

تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾

خیانت کرو اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ اور نہ خیانت کرو اپنی امانتوں میں حالانکہ تم جانتے ہو ۷

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

اور جان لو کہ بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولادیں یہ ایک آزمائش ہیں ۸ اور بیشک اللہ

سے ۱ :۔ آگے مسلمانوں کو فرمایا کہ میرا اصول اور قاعدہ سن لو کہ جب تک میرے احکام کی فرمانبرداری کروگے اور مجھ سے ڈرتے رہوگے تمہیں میری مدد اور معیت حاصل رہے گی اس جہان میں بھی امتیازی شان ملے گی اور آخرت میں بھی کامیابی ہوگی

سے ۲ :۔ اپنے فضل کی ایک مثال بھی یاد کرادی جو حضور پر فرمایا ۔ جب مکہ کے کافروں نے حضور کو ختم کرنے کے منصوبے بنائے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے موقع پر آپ کو حفاظت سے مدینہ منورہ پہنچا دیا سے ۳ :۔ آگے کفار مکہ کی باقی حرکتیں بھی بتائیں

سے ۴ :۔ وہ کہتے کہ یہ موسیٰ و فرعون کے قصے تو ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ انکا نظریہ تھا کہ نعوذ باللہ قرآن مجید کہانیوں کی کتاب ہے سے ۵ :۔ مکہ کے سرداروں نے غلاف کعبہ پکڑ کر یہ دعا بھی کی۔ آگے اللہ تعالیٰ اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں

سے ۶ :۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ رحمت کائنات کی ان میں موجودگی میں عذاب نہیں آسکتا اور دوسرا یہ کہ وہ دل سے سمجھتے تھے آپ سچے نبی ہیں صرف ضد کی وجہ سے اڑے ہوئے تھے اور کبھی یہ بھی کہہ دیتے کہ خدا معاف کر دے تو اچھا ہے

عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ

کے ہاں بہت بڑا اجر ہے سے ۱ اے ایمان والو! اگر تم ڈرتے رہوگے اللہ سے

يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

وہ بنادے گا تمہارے لئے ایک امتیازی نشان اور مٹا دے گا تم سے تمہاری برائیاں اور تم کو بخش دے گا

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللہ بہت بڑے فضل والا ہے سے ۲ اور جب تدبیریں سوچ رہے تھے آپکے بارے میں یہ کافر لوگ

لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ

تاکہ آپ کو قید کردیں یا قتل کردیں یا وطن سے نکال دیں سے ۳ وہ یہ تدبیریں سوچ رہے تھے اور اللہ بھی ایک تدبیر کررہا تھا

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا

اور اللہ کی تدبیر بہتر ہوا کرتی ہے سے ۳ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو کہہ دیتے ہیں

قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں ہم بھی کہہ سکتے ہیں اس جیسی باتیں یہ تو

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا

پہلوں کی کہانیاں ہیں سے ۴ اور جب انہوں نے کہا اے اللہ! اگر یہ دین

هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ

سچا دین ہے آپ کی طرف سے پس برسادے ہم پر مینہ پتھروں کا آسمان سے

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ

یا نازل کردے ہم پر دردناک عذاب سے ۵ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ ان کو عذاب دے جب آپ

فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

ان میں موجود ہوں سے ۶ اور اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ ان کو عذاب دے جب وہ اللہ سے بخشش مانگتے ہوں

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ

اور اللہ کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ ان کو عذاب دے حالانکہ وہ وہ روکتے ہیں لوگوں کو عزت والی مسجد سے

۱؎:- عذاب کے مستحق تو وہ تھے ہی اسلئے کہ مسجد حرام میں جانے سے لوگوں کو روکتے ہیں لیکن عذاب نہ بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کارفرما ہے ۲؎:- فرمایا اس مسجد کے متولی تو متقی لوگ ہونے چاہییں جب کہ ان کا یہ حال ہے کہ وہ اس کی بے حرمتی کرتے ہیں

۳؎:- ایسی حرمت والی جگہ کا احترام نہ کرنا اور اس میں صحیح عبادت کرکے دارین کی کامیابی حاصل نہ کرنا بجائے خود ایک عذاب ہے ۴؎:- اپنے اموال اس مقصد کیلئے خرچ کرنا عنقریب ان کے لئے حسرت و افسوس کا سبب بنے گا اسلئے کہ یہ شکست کھا جائیں گے

اور بیت اللہ مسلمانوں کے پاس ہوگا ۵؎:- اسطرح دنیاوی ذلت بھی ہوگا اور اخروی عذاب یعنی جہنم ابھی باقی ہے ۶؎:- آگے فرمایا ان پر عذاب کی تاخیر کی وجہ اچھے برے کی تمیز کرنا ہے۔ ان میں سے اچھے لوگ الگ ہو جائیں گے اور برے اکٹھے ہو جائیں گے

۷؎:- وہ اکٹھے ہو کر جہنم رسید ہو جائیں گے چنانچہ غزوہ بدر میں یہی ہوا ۸؎:- آگے اعلان عام فرمایا کہ اب بھی موقع ہے ایمان لے آؤ تو یہ تمہاری سب زیادتیاں معاف ہو جائیں گی ورنہ پہلی امتوں کا انجام دیکھ لو۔ آگے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیدیا

الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

اور یہ لوگ اس مسجد کے اہل بھی نہیں ۱؎ اس مسجد کے اہل وہی لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ

ان میں سے بہتے لوگ یہ بات نہیں جانتے ۲؎ اور نہیں ہوتی ان کی نماز

عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

بیت اللہ کے سامنے مگر سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا (ان سے کہہ دیجئے) چکھو تم اللہ عذاب

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ

بدلہ تمہارے کفر کا ۳؎ بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں وہ خرچ کرتے ہیں

اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ

اپنے مال تاکہ لوگوں کو روکیں اللہ کے دین سے ۴؎ پس یہ خرچ کرتے رہیں گے مگر یہ خرچ

تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

ہوگا ان پر افسوس کا سبب پھر یہ شکست کھا جائیں گے ۵؎ اور وہ لوگ جو کافر ہیں

اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ

وہ دوزخ کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے ۶؎ تاکہ جدا کردے اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاکیزہ چیز سے

وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

اور کردے ناپاک کو آپس میں اوپر نیچے اور جمع کردے گا ان کو اکٹھا

4
ع
9
18
فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ

پھر ڈال دے اُسے دوزخ کی آگ میں ۷؎ یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے گھاٹے میں ہیں ۸؎ آپ فرما دیجئے ان

كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا

کافروں سے اگر وہ باز آ جائیں تو بخشا جائیگا ان کے لئے وہ سب کچھ جو پہلے کرچکے ہیں اور اگر لوٹیں گے (کفر کی طرف)

فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا

تو بے شک گذر چکا ہے طریقہ پہلے لوگوں کا اور لڑتے رہو ان سے یہاں تک کہ مٹ جائے

ا:- اگر وہ شرارت نہ کریں تو ان سے تعرض نہ کریں۔ البتہ جنگ کریں تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا

شرک اور ہو جائے دین سارے کا سارا اللہ کا ہی پھر اگر وہ رک جائیں

فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا

(لڑنے سے) تو بے شک اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کو دیکھ رہا ہے ا اور اگر وہ منہ موڑے رکھیں پس تم جان لو

اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٤٠﴾

کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا ساتھی ہے وہ بہت بہتر ساتھی اور بہت بہتر مدد کرنے والا ہے

۱: جیسا کہ سورۃ کی ابتدا میں گزر چکا ہے کہ مال غنیمت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوگی یہاں اس کی تفصیل بیان فرمائی ۲: اس سے مراد حضورؐ کے قرابت دار ہیں ۳: اس سے مراد غزوۂ بدر میں اللہ کی غیبی مدد ہے۔
۴: یوم الفرقان یعنی امتیاز پیدا کرنے والا دن جس سے کفر اور اسلام کا فرق واضح ہو گیا اسلام غالب ہوا اور کفر مغلوب۔ ۵: آگے غزوۂ بدر کا نقشہ بیان فرمایا ۶: تم کافروں کی تھوڑی تعداد والے قافلے کو مغلوب کرنا
چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ اسلام کا غلبہ ظاہر کرنا چاہتے تھے خواہ کافر زیادہ ہی کیوں نہ ہوں ۷: حضورؐ کو خواب میں کافروں کی تعداد مسلمانوں سے کم دکھائی گئی اس سے دو مقصد ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ دل جو محدود نہ ہو جائے
اور دوسرا یہ کہ کچھ عرصہ بعد وہ واقعتاً تھوڑے ہی رہ جائیں گے اکثر مسلمان ہو جائیں گے ۸: دشمن کی زیادہ تعداد سے مرعوب ہونا فطری امر ہے اسلئے ان کی تعداد کم دکھائی گئی

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
اور جان لو جو بھی حاصل کیا تم نے غنیمت کے طور پر ۱ پس اللہ کیلئے ہے اس کا پانچواں حصہ

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
اور رسول کیلئے اور قرابت والوں کیلئے ۲ اور یتیموں کیلئے اور مسکینوں کیلئے اور

السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ
مسافروں کیلئے اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اس چیز پر جو جو اتاری ہم نے اپنے بندے پر ۳

الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾
فیصلہ کے دن ۴ جس دن ملیں دونوں جماعتیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۵

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ
جب تم تھے قریب کی گھاٹی میں اور وہ کافر دور کی گھاٹی میں تھے اور

الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي
قافلہ نیچے اتر گیا تم سے اور اگر تم آپس میں وعدہ کرلیتے تو نہ پہنچتے ایک ساتھ

الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ
وعدہ پر لیکن اللہ کو کرنا تھا ایک کام جو مقرر ہو چکا تھا ۶ تاکہ ہلاک ہو

مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ
جو ہلاک ہو اتمام حجت کے بعد اور زندہ رہے جس کو جینا ہے اتمام حجت کے بعد اور بے شک

اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ ۙ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ
اللہ سننے والا جاننے والا ہے جب دکھایا ان کافروں کو اللہ نے آپ کی نیند میں تھوڑے ۷

وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ
اور اگر اللہ دکھاتا تم کو وہ کافر زیادہ تو تم بزدلی کرتے اور جھگڑا کرتے جنگ کے بارے میں

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَ
لیکن اللہ نے بچالیا بے شک وہ جانتا ہے سینوں کے رازوں کو بھی ۸

سلہ: رجا بینن کو مخالف کی تعداد کم دکھائی گئی تاکہ جرأت مندی سے دونوں فریق لڑیں۔ دل میں حسرت نہ رہے اور مسلمانوں کو غالب کرکے اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ دکھا دیں سلہ: آگے مسلمانوں کو فرمایا کہ تمہارے غلبے کیلئے چند اصول ہیں
اگر ہمیشہ ان پر چلو گے تو غالب اور کامیاب ہو گے سلہ: پہلی چیز جنگ میں ثابت قدمی دوسری اللہ کا ذکر۔ اسلئے کہ کامیابی اسباب سے نہیں اللہ کی مدد سے ملتی ہے سلہ: تیسری چیز اللہ اور اسکے رسول کے احکام کی کامل پیروی
سلہ: چوتھی چیز باہمی اختلاف سے پرہیز ورنہ تمہاری ہوا نکل جائیگی یہ عربی محاورہ ہے جو بادبانی کشتی کے بادبان بیٹھ جانے سے کشتی کے بے بس ہونے کی طرف اشارہ ہے سلہ: آگے فرمایا کہ غرور نہ کرنا جسطرح ان کافروں نے مکہ سے تمہارے مقابلے
کیلئے آتے وقت کیا اور نتیجہ شکست کی صورت میں نکلا سلہ: ان کافروں کو شیطان اکسا کر لایا تھا اور کہا میں بھی تمہارا حمایتی ہوں سلہ: لیکن جب اسنے میدان بدر میں فرشتوں کو دیکھا تو اپنی ایڑیوں پھوڑ کر بھاگ گیا

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيٓ أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ
جب دکھا رہا تھا کافروں کو اللہ تعالیٰ جب تم لڑے آپس میں تمہاری نظروں میں تھوڑے اور تمہیں تھوڑا دکھا رہا تھا

فِيٓ أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ
ان کی نظروں میں تاکہ جاری کرے اللہ تعالیٰ اپنے اس حکم کو جو ہونیوالا تھا سلہ اور اللہ ہی کی طرف

تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً ع ٧ ١
سب کام لوٹائے جاتے ہیں سلہ اے ایمان والو! جب بھی ملو تم کافروں کے ساتھ

فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾
ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر زیادہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ سلہ

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ
اور حکم مانو اللہ کا اور اسکے رسول کا سلہ اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور نکل جائیگی

رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوٓا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّٰبِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا
تمہاری ہوا سلہ اور ثابت قدم رہو بے شک اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کیساتھ ہے سلہ اور مت بنو

كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَٰرِهِم بَطَرًا وَرِئَآءَ النَّاسِ وَ
ان لوگوں کی طرح جو نکلے اپنے گھروں سے غرور کرتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے اور

يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾
روکتے تھے اللہ کی راہ سے اللہ ان کے عملوں کو گھیرے میں لینیوالا ہے

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
اور جب خوبصورت کرکے دکھائے کافروں کیلئے شیطان نے ان کے عمل سلہ اور یوں کہا آج کوئی غالب نہیں آسکتا تم پر

الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتَانِ
لوگوں میں سے اور میں حمایتی ہوں تمہارا پس جب آمنے سامنے آگئیں دونوں فوجیں

نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيٓءٌ مِّنكُمْ إِنِّيٓ أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ
تو وہ بھاگ گیا الٹے پاؤں سلہ اور کہنے لگا میں بیزار ہوں تم سے میں تو وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے

س۱: کافروں نے بھاگنے کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ میں اللہ کی مدد کا مقابلہ نہیں کرسکتا مجھے ڈر ہے اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے س۲: آگے شیطان والا کام کرنے والے انسانوں یعنی منافقین کے رویے کا ذکر کیا کہ وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے کلمہ
پڑھتے ہیں لیکن ہر موقع پر ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ غزوہ بدر کیلئے تیار مسلمانوں کو دیکھ کر تبصرہ کیے س۳: انہوں نے کہا کہ مسلمان ہر معاملے میں دین کو لے آتے ہیں اپنی تعداد اور سامان جنگ کو نہیں دیکھ رہے یہ ناکام ہونگے
س۴: اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے رہے ہیں کہ ان مسلمانوں کا مجھ پر اعتماد ہے اور میں سب پر غالب ہوں س۵: آگے کافروں کا انجام ذکر فرمایا س۶: یہ تمہارے اپنے کرتوتوں کی سزا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ تاریخی تصدیق کا ذکر فرمارہے ہیں
کہ یہ معاملہ صرف آج کے مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہورہا کہ تھوڑے زیادہ پر غالب ہوں بلکہ یہ پہلے بھی ہوچکا ہے س۷: موسیٰ اور فرعون کا قصہ چونکہ بہت مشہور تھا اسلئے بطور خاص اس کو یاد کرایا اور باقی نافرمانوں کا اجمالی ذکر کیا
س۸: آگے اصول بیان فرمادیا کہ نعمتیں میں دیتا ہوں اور پھر وہ چھینتا بھی ہوں مگر جب وہ اپنے اچھے اعمال کو بدل کر برے اعمال اختیار کرلیتے ہیں تو عذاب کا شکار ہوجاتے ہیں س۹: آگے پھر فرعون اور اس سے پہلے کے کافروں کی مثال دی۔ پہلی مثال
کا مطلب تھا ان پر عذاب کا سبب کفر ہے اور دوبارہ بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے
نعمتوں کی قدر نہ کی تو نعمتیں چھین لی گئیں اور عذاب میں مبتلا ہوئے

ع ٦

إِنِّيٓ أَخَافُ ٱللَّهَۚ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ

میں تو ڈرتا ہوں اللہ سے س۱ اور اللہ تعالیٰ سخت مار دینے والا ہے س۲ جب کہنے لگے

ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْۗ

منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی کہ مغرور کردیا ہے ان مسلمانوں کو انکے دین نے س۳

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَ

اور جو کوئی بھروسہ رکھے گا اللہ پر س۴ تو بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے س۵ اور

لَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۙ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ

اگر تو دیکھے جس وقت وفات دیتے ہیں ان کافروں کو موت کے فرشتے مارتے ہیں

وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ وَذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذَٰلِكَ

ان کے چہروں پر اور ان کی پیٹھوں پر (یوں کہتے ہوئے) چکھو تم عذاب جلنے کا (اور یہ کہتے ہیں) تمہارا یہ انجام

بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾

ان کاموں کی وجہ سے ہے جو بھیجے تمہارے ہاتھوں نے اور بے شک اللہ تعالیٰ نہیں ظلم کرنے والا بندوں پر س۶

كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْۚ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ

جیسا حال تھا فرعونیوں کا س۷ اور ان کافروں کا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ منکر ہوگئے اللہ کی آیتوں سے

فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْۗ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٥٢﴾

تو ان کو پکڑ لیا اللہ نے ان کے گناہوں پر بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور ہے سخت مار دینے والا ہے س۸

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ

یہ سزا اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا کسی نعمت کو جب وہ دیتا ہے کسی قوم کو جب تک کہ وہ

يُغَيِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَأْبِ ءَالِ

بدل ڈالتے ہیں ان باتوں کو جو انکے دلوں میں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ باتوں کو سنتا ہے نیتوں کو جانتا ہے س۹ جیسے حال تھا

فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَٰهُم

فرعونیوں کا اور ان لوگوں کا جو ان سے پہلے ہوچکے ہیں انہوں نے جھٹلایا تھا اپنے رب کی آیتوں کو پس ہم نے ان کو ہلاک کردیا

ـــ۱ :۔ شرک اور ناشکری سب سے بڑا ظلم ہے اسلئے آگے فرمایا کہ انسان کے علاوہ باقی مخلوق خصوصًا جانور بھی اپنے مالک کا جو انہیں پالتا ہے حکم مانتے ہیں مگر کافر ان سے بھی گئے گذرے ہیں اور کائنات کی بدترین مخلوق ہیں ـــ۲ :۔ آگے مدینہ کے یہودیوں کی عہد شکنی کا ذکر ہے جو معاہدہ حضورؐ نے مدینہ منورہ کے یہودیوں سے کیا تھا جسے "میثاق مدینہ" کہا جاتا ہے وہ اس کی بار بار خلاف ورزی کرتے تھے ـــ۳ :۔ حضورؐ کو حکم فرمادیا کہ اب آپؐ بھی واضح طور پر ان سے معاہدہ توڑنے کا اعلان کردیں اور جنگ کی صورت میں ان کو ایسی سخت مار دیں کہ ان کی نسلیں بھی یاد رکھیں ـــ۴ :۔ آگے کافروں کو فرمایا کہ یہودیوں سے معاہدہ ختم ہونے کے بعد یہ گمان نہ کرو کہ جو ہم سے جنگ میں ان کے ساتھ ہوں تم بھی کم ہمت نہ کرسکتے ـــ۵ :۔ ساتھ ہی مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ جنگ کے لئے ہر قسم کی تیاری کرو ـــ۶ :۔ مطلب یہ ہے کہ حتی الوسع ہر ممکن تیاری کرو ہر دور میں اس کے تقاضوں کے مطابق ـــ۷ :۔ اس وقت افرادی قوت اور گھوڑے وغیرہ سب سے موثر سامان جنگ تھا ـــ۸ :۔ اس تیاری کا فائدہ یہ ہوگا کہ تمہارے ظاہری دشمن کافر اور خفیہ دشمن منافق تم سے ڈریں گے ان پر تمہارا رعب چھاجائیگا اور اسطرح جنگ میں غالب رہوگے

بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٥٤﴾

ان کے گناہوں پر اور ڈبو دیا ہم نے سب فرعونیوں کو اور یہ سارے کے سارے میری حدیں توڑنے والے تھے ـــ۱

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾

بے شک سب سے بری مخلوق زمین پر رینے والی اللہ کے ہاں وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں پھر وہ ایمان نہیں لائیں گے ـــ۲

الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ

وہ لوگ جن کے ساتھ عہد کیا آپ نے ان میں سے پھر وہ توڑ ڈالتے ہیں اپنے عہد کو ہر بار

مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ

اور وہ بدعہدی سے اپنے آپکو نہیں بچاتے پس اگر آپ قابو پالیں ان پر کسی جنگ میں انکو ایسی سخت سزا دیں کہ ان کے پیچھے

مَنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

دیکھ کر بھاگ جائیں تاکہ ان کو عبرت ہو ـــ۳ اگر آپ خطرہ محسوس کریں کسی بھی قوم سے

خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ ع ٧ ٣

عہد توڑنے کا پس پھینک دیں انکا عہد انکی طرف اسطرح پر کہ تم اور وہ برابر ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے دھوکہ کرنیوالوں کو ـــ۴

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَ

اور یہ خیال نہ کریں کافر کہ وہ بھاگ نکلے بے شک وہ ہم کو نہ تھکا سکیں گے ـــ۵ اور

أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ

تیار کر رکھو ان کافروں کیلئے جو بھی تمہاری طاقت ہو ـــ۶ قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے ـــ۷

تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ

کہ رعب ڈالو تم ان چیزوں کیساتھ اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اور کچھ اور لوگوں پر جو ان کے سوا ہیں ـــ۸

لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ

تم ان کو نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو بھی خرچ کروگے اللہ کی راہ میں ـــ۹

اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ

تمہیں پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور تم پر ظلم نہ کیا جائے گا ـــ۱۰ اگر وہ کافر جھک جائیں صلح کے لئے

ـــ۹ :۔ مالداروں سے فرمایا وہ سامان جنگ کیلئے اپنے مال خرچ کریں

ـــ۱۰ :۔ چونکہ اسلام تو امن کا دین ہے آگے فرمایا اگر کافر صلح کرنا چاہیں تو آپ صلح کرلیں لیکن ان سے چوکنے رہیں

سا۔ آگے فرمایا اگر کافر دھوکہ دینگے تو خدا انہیں سمجھ لے گا ۔ سا۲۔ اللہ نے پہلے بھی آپکی براہ راست بھی مدد کی اور آپکے صحابہؓ کے ذریعہ بھی مدد کی۔ یہاں صحابہؓ کی شان بیان ہو رہی ہے سا۳۔ صدیوں سے ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ان لوگوں کو
باہم شیر و شکر کردیا جو ظاہری طور پر بالکل ناممکن تھا۔ یہ بھی اشارہ فرمایا کہ سامانِ جنگ کی تیاری کافروں سے چوکنا رہنے کے ساتھ باہمی اتحاد و اتفاق پر بھی نظر رکھو اگر باہمی پھوٹ پڑ گئی تو اس سے تمہاری طاقت کمزور ہو جائے گی
سا۴۔ آگے پھر حضورؐ کو تسلی دی اور صحابہ کرامؓ کی شان بھی بیان فرمائی سا۵۔ علماء کرام کا متفقہ موقف ہے کہ جو صحابہؓ حضورؐ کو ملے ہیں ایسے صحابی کسی بھی نبی کو نہیں ملے ۔ آگے پھر جہاد کی ترغیب، اس کے اصول، خدائی امداد کے وعدے وغیرہ بیان ہو رہے ہیں
سا۶۔ فرمایا تم کافروں سے لڑو سبھی میں پہلے قلت کے باوجود کثرت پر غالب کردونگا تناسب خواہ کوئی بھی ہو وہ دو گنا زیادہ ہوں یا دس گنا ہے ۔ یہ اصول بتا کر اب تمہاری حوصلہ افزائی کردی گئی ہے اسلئے کہ فتح تو میں ہی دیتا ہے تعداد نہیں

فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾

آپ بھی جھک جائیں صلح کیلئے اور بھروسہ رکھیں اللہ پر بے شک وہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے سا

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ

اگر وہ چاہیں گے آپ کو دھوکہ دینا پس بے شک آپ کیلئے اللہ کافی ہے اللہ وہی ذات ہے جس نے

اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ

آپکو طاقت دی اپنی مدد کے ساتھ اور ایمان والوں کے ساتھ سا۲ اور اسی اللہ نے جوڑ لگا دیا ایمان والوں کے دلوں میں اگر آپ خرچ کر ڈالتے

مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ہرگز جوڑ نہ لگا سکتے ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے

اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ

جوڑ لگا دیا ان کے دلوں میں سا۳ بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے سا۴ اے میرے نبی! اللہ آپ کیلئے کافی ہے

ع ٨ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور وہ لوگ جو آپکے پیروکار ہیں سچے ایمان والوں میں سے سا۵ اے نبی! تیار کرتے رہیں ایمان والوں کو

عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا

جہاد کرنے کیلئے اگر ہوں گے تم میں سے بیس بھی صبر کرنیوالے تو غالب ہو جائیں گے

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

دو سو کافروں پر اور اگر ہوں گے تم میں سے ایک سو تو غالب ہو جائینگے ایک ہزار

كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ

کافروں پر اسلئے کہ یہ کافر ایسے لوگ ہیں جو بات کو نہیں سمجھتے سا۶ اب آسانی کردی اللہ نے تم سے

وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا

اور اللہ نے جان لیا کہ تم میں کمزوری پیدا ہو چکی ہے سا۷ اگر ہوں گے تم میں سے ایک سو بھی صبر کرنیوالے تو غالب ہو جائیں گے

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ

دو سو پر اور اگر ہوں گے تم میں سے ایک ہزار تو غالب ہو جائیں گے دو ہزار کافروں پر اللہ کے حکم سے

سا: یہاں پھر ابوسفیان کے قافلے پر غلبے کے مقابلے میں کھلے مقابلے کی ترجیح کی وجہ بیان فرمائی جیسا پہلے بھی گزر چکا ہے سے۲: مال و اسباب اُس طرح بھی مل جاتے لیکن اللہ کا منشا تھا کہ کھلی جنگ کے بعد عزت کا ... ملے ۲ اور جہاد کا ثواب
بھی تاکہ دنیا کے ساتھ آخرت کا فائدہ بھی ہو سے۳: یہاں مال غنیمت کے استعمال کے بارے میں فرمایا کہ میرے فیصلے کے مطابق اس میں تمہارا حصہ مقرر تھا۔ اگر میرے فیصلے کے بغیر تم مال غنیمت استعمال کرتے تو تم پر سخت ... آگے فرمایا یہ تمہارے لئے حلال ہے
اس سے مراد فدیہ کی رقم ہے
سے۴: حضورؐ نے فرمایا سب سے زیادہ حلال اور پاکیزہ مال غنیمت ہے سے۵: مال غنیمت کے متعلق تو حکم دے دیا گیا آگے قیدیوں کے بارے میں فرمایا میرے حبیب! ان کو بھی سمجھائیں سے۶: اگر تم اب بھی مسلمان ہو جاؤ تو ... غنیمت ملے گا اور
تمہاری بخشش ہو جائے گی سے۷: آگے فرمایا اگر وہ اسلام کا زبانی اظہار کر دیں تو انہیں چھوڑ دیں سے۸: اگر وہ دل سے مسلمان نہ ہوئے دھوکہ دیا تو پہلے کی طرح پھر بھی (اللہ تعالیٰ) ان کو مغلوب کر دے گا۔ وہ ... جانتا ہے

اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ نبی کیلئے یہ مناسب نہیں ہے ۔ کہ بنائے لوگوں کو قیدی یہاں تک کہ

يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ

خون بہالے زمین میں سا تم چاہتے ہو دنیا کے فائدے کو اور اللہ چاہتا ہے

الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ

آخرت کے فائدے کو سے۲ اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے اگر نہ ہوتی ایک کتاب لکھی ہوئی اللہ کی طرف جو پہلے لکھی جا چکی

لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ

تو پہنچتا تم کو اس مال کے لینے میں عذاب بہت بڑا سے۳ پس کھاؤ تم اس مال سے جو تم نے لوٹا

حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ع ٩

(کافروں سے) حلال پاکیزہ سمجھ کر سے۴ اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے سے۵

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ

اے نبی! فرما دیجئے ان لوگوں سے جو تمہارے ہاتھوں میں قیدی ہو کر آ چکے ہیں اگر جان لے گا اللہ تعالیٰ

فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

تمہارے دلوں میں دین کی بہتری کو تو تم کو دے دے گا بہتر اس مال سے جو لیا گیا تم سے سے۶ اور بخشش دیگا تمہارے گناہوں کو اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

بخشنے والا مہربان ہے سے۷ اگر وہ چاہیں گے دھوکہ دینا آپ کو تو وہ دھوکہ دے چکے ہیں اللہ کو اس سے پہلے

فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا

پس قابو پا لیا اللہ نے ان پر سے۸ اللہ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے سے۹ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور گھر بار چھوڑا

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ

اور جہاد کیا اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی مہاجروں کو اور

نَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ

مدد کی اسلام کی یہ تو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں سے۱۰ اور وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے لیکن نہ

سے۹: آگے پھر مہاجرین وانصار صحابہ کرامؓ کی شان بیان ہو رہی ہے
سے۱۰: فرمایا مہاجر اور انصار آپس میں بھائی ہیں اور باہم مددگار ہیں
اس سے مراد مواخات اور اس کے مطابق ان کا ایک دوسرے کا وارث ہونا
بھی ہے۔ یہ حکم وراثت بعد میں منسوخ ہو گیا اور وراثت صرف رشتہ داروں
کے لئے ہو گئی۔

۱ ـ ولایت سے مراد وراثت بھی ہے اور مدد کرنا بھی ہے ۔ ۲ ـ مطلب استعانت پر مدد کریں لیکن اگر وہ ایسی قوم کے پاس ہیں جن سے تمہارا معاہدہ ہے تو پھر مدد لازم نہیں ہے ۔ ۳ ـ آگے فرمایا کافر تو سب تمہارے مقابلے میں اکٹھے ہیں اگر تم جہاد نہ کرو گے تو
دنیا میں فساد پھیلے گا اور حق قائم نہیں ہو سکے گا ۔ ۴ ـ آگے ایک دفعہ پھر مہاجرین و انصار اور مجاہدین کے لیے اور سچے ایمان کی گواہی دے کر ان کا اجر بیان فرمایا ۔ ۵ ـ اب غزوہ بدر یا فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والوں کا ذکر فرمایا کہ وہ
بھی اب تم میں سے ہی ہیں اور ان میں سے جو تمہارے رشتہ دار ہیں اب وہ تمہارے وارث ہیں اور تم ان کے ۔ اب مواخات والی وراثت کا حکم منسوخ ہے اس میں جو حکمت تھی اب وہ پوری ہو چکی ہے اب کسی کو اس پر اعتراض کی ضرورت نہیں
۶ ـ سورۃ التوبہ مدنی ہے اور ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور اکرمؐ پر یہ سب سے آخری سورۃ ہے نازل ہونے کے اعتبار سے ۔ چونکہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان ہے شاید اسلئے اس کا نام حضورؐ نے سورۃ توبہ رکھا ہے ۔
اس سورۃ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ واحد سورۃ ہے جس سے پہلے نہ بسم اللہ لکھی جاتی ہے نہ پڑھی جاتی ہے ۔ البتہ اگر بیان میں ہی کسی وقت قرآن مجید پڑھنا شروع کیا جائے تو پھر تعوذ کے ساتھ تسمیہ پڑھنا جائز ہے ۔ علمائے تفسیر نے اسکی دو وجوہات بیان
کی ہیں ایک تو یہ کہ یہ سورۃ انفال کا ہی حصہ ہے چونکہ اس میں بھی احکام جنگ
کا ہی ہیں اور دوسرا یہ کہ اس میں چونکہ اللہ کے غضب کا اعلان ہے اور بسم اللہ
میں رحمت اور شفقت ہے اسلئے نہیں پڑھنی چاہیے ۔
۷ ـ پہلی سورۃ میں بھی اصول جنگ بیان ہوئے ہیں اور اس میں بھی اسی کا تسلسل
ہے ۔ ۸ ـ صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار سے جو معاہدہ ہوا تھا انہوں نے اسکی خلاف ورزی
کی لیکن حضورؐ معاہدہ کی پابندی کرتے رہے ۔ اب اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ان کو
چار ماہ کی مہلت دے کر معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کر دیں

يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ

چھوڑا اپنے وطن کو تم پر لازم نہیں ہے ان کی مدد کرنی ۱ کسی بھی طریقے پر یہاں تک کہ وہ اپنے وطنوں کو چھوڑ دیں

وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ

اور اگر وہ تم سے مدد مانگیں دین کے بارے میں تو تم پر لازم ہے مدد کرنی ۲ مگر اس قوم کے مقابلے پر کہ

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ

تمہارے درمیان اور ان کے درمیان عہد ہو چکا ہے اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے ۳ اور وہ لوگ

كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ

جو کافر ہیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اگر تم یہ نہ کرو گے تو بہت بڑا فتنہ پیدا ہو جائیگا زمین میں

وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي

اور بہت بڑا فساد پیدا ہو جائیگا ۴ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور گھر بار چھوڑے اور لڑے

سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ

اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی (ان مہاجروں کو) اور مدد کی دین کی یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ایمان والے ہیں

حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ

ان کے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے ۵ اور وہ لوگ جو ایمان لائے فتح مکہ کے بعد

وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ

اور گھر بار چھوڑے اور جہاد کرے اللہ کی راہ میں تمہارے ساتھ ہو کر تو یہ بھی تم میں سے ہیں اور رشتے ناطے والے

بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾ ع

ایک دوسرے کے قریب ہیں اللہ کی کتاب میں بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے

٩ سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوعًا ١١٣

سورۃ توبہ مدنی ہے اور اس میں ۱۲۹ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں ۶

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١﴾

بیزاری کا اعلان ہے اللہ کی طرف سے اور اسکے رسول کی طرف سے ان لوگوں کو جنکے ساتھ تم نے معاہدہ کیا ہے مشرکوں میں سے ۸

ــا : فرمایا یہ اعلان حج اکبر کے دن کریں چونکہ عرب عمرہ کو حج اصغر کہتے تھے یا اسلئے حج اکبر فرمایا کہ اس حج میں حضورؐ خود شریک تھے چونکہ حضورؐ سب سے بڑے ہیں لہٰذا وہ حج بھی باقی حجوں سے بڑا ہے ــ۲ : اب معاہدہ ختم ہے اسلئے توبہ کرلو
ــ۳ : اگر توبہ نہیں کرتے اسلام قبول نہیں کرتے تو پھر اللہ تمہیں دنیا اور آخرت دونوں میں ناکام کرے گا ــ۴ : آگے فرمایا کہ اس مہلت کی مدت میں مسلمان ان سے تعرض نہ کریں جو سابقہ معاہدہ کے پابند ہیں مگر چار مہینے گذر جائیں تو اور حکم ہے
ــ۵ : آگے اس حکم کی تفصیل ہے کہ جہاں ملیں ان کو قتل کردو ــ۶ : البتہ توبہ کرلیں مسلمان ہو جائیں تو ٹھیک ہے لیکن پھر بھی دو کام ضروری ہیں وہ اپنی کرنے ہونگے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ یعنی بدنی عبادت بھی کریں اور مالی بھی۔

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ

(ان سے کہہ دیجئے) کہ چلو پھرو تم اس زمین میں چار مہینے اور تم جان لو کہ تم بھاگ نہ سکو گے اللہ سے

وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝٢ وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى

اور بے شک اللہ تعالیٰ ذلیل کرنیوالا ہے کافروں کو اور اعلان کیا جاتا ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے

النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَ

لوگوں کو بڑے حج کے دن ــا بے شک اللہ تعالیٰ بیزار ہے مشرکوں سے اور

رَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ

اسکا رسول بھی (بیزار ہے) ــ۲ پس اگر تم توبہ کرلوگے یہ بات بہتر ہوگی تمہارے لئے اگر تم نے منہ موڑ لیا پھر جان لو کہ تم

غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝٣ إِلَّا

نہ بھاگ سکو گے اللہ سے ــ۳ اور آپ بشارت دیں ان کافروں کو ایک دردناک عذاب کی ــ۴ مگر

الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ

وہ لوگ جن کے ساتھ تم نے معاہدہ کیا ہوا ہے مشرکوں میں سے۔ پھر انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا تمہارے ساتھ اور نہ ہی

يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ

کسی کی مدد کی تمہارے خلاف پس پوری کردو ان کی طرف ان کے عہد کی وہ مدت جو تم نے مقرر کی ہے

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝٤ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا

بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے پرہیزگاروں کو ــ۵ اور جب گذر جائیں یہ عزت کے چار مہینے پس قتل کرو

الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ

مشرکوں کو جہاں بھی پاؤ ان کو اور پکڑو ان کو اور گھیرے میں لدو ان کو

وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ

اور بیٹھ جاؤ ان کے لئے ہر مورچے میں پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں اور

آتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝٥ وَإِنْ

زکوٰۃ دیتے رہیں پس کھول دو راستہ ان کا ــ۶ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اگر

سا ۔ اگر کوئی مشرک مسلمان نہیں ہوتا لیکن پناہ مانگتا ہے اسلام کو سمجھنا چاہتا ہے تو اُسے قرآن مجید سمجھائیں اور امن کی جگہ جانے دیں سے۲ ۔ پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ جہاد کا حکم فرمایا اور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مسلمان
عہد شکنی نہ کریں خواہ دشمن سے ہو۔ یہاں فرمایا کہ اگر دشمن اس عہد کو توڑ دے تو پھر مسلمان بھی اس عہد کا پابند نہیں ہے سے۳ ۔ البتہ جو لوگ عہد کے پابند رہیں ان کے ساتھ تم بھی معاہدہ کے مطابق ہی سلوک کرو جب تک وہ پابندی کرتے رہیں
سے۴ ۔ آگے فرمایا کہ جو پابندی کر رہے ہیں وہ بھی مجبور ہیں اسلئے ۔ سے۵ ۔ اگر وہ غالب آجائیں تو پھر وہ کوئی لحاظ نہیں کریں گے اسلئے کہ وہ دنیا کے طلب گار ہیں سے۶ ۔ پہلے صحابہ کرام سے فرمایا وہ تمہارا لحاظ نہیں کریں گے آگے فرمایا کافر کبھی
بھی کسی مسلمان کو لحاظ نہیں کریں گے ان سے بھلائی کی امید بالکل نہ رکھیں سے۷ ۔ البتہ اگر وہ تمہارے بھائی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس کی شرطیں یہ ہیں

اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ

مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ مانگے سے۱ پس اس کو پناہ دے دیں یہاں تک وہ سن لے کلام

ع ۱ ۶ ۷ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ ع

اللہ کا پھر پہنچا دیجئے اس کو اپنی امن کی جگہ یہ اسلئے کیا جاتا ہے کہ یہ کافر قوم ہیں جو دین الٰہی کو نہیں جانتے سے۲

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ

کس طرح ہو سکتا ہے مشرکوں کے لئے لحاظ کرنا اس عہد کو جو اللہ کے ساتھ کیا اور اس کے رسول کے ساتھ کیا

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا

مگر وہ لوگ جن کے ساتھ تم نے عہد کیا تھا عزت والی مسجد کے پاس پس جب تک وہ سیدھے رہیں

لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷﴾ كَيْفَ وَاِنْ

تمہارے لئے تم بھی سیدھے رہو ان کیلئے سے۳ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے پرہیزگاروں کو سے۴ وہ کس طرح پاسداری کریں گے

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ

(اس عہد کی) اگر وہ غالب ہو جائیں تم پر نہیں لحاظ کرتے تم میں کسی رشتہ داری کا اور نہ ہی کسی ذمہ داری کا سے۵ وہ تم کو خوش کرتے ہیں

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾ ج

اپنے منہ کی باتوں سے اور منکر ہیں دل ان کے اور بہت سے ان میں سے اللہ کے نافرمان ہیں

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ

انہوں نے خرید لیا اللہ کے حکموں کے بدلے میں تھوڑی سی دنیا کو تو انہوں نے روکا لوگوں کو اللہ کی راہ سے

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ

بے شک بہت برا ہے جو وہ کر رہے ہیں سے۶ وہ لحاظ نہیں کرتے کبھی بھی ایمان والے کے حق میں

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ تَابُوْا

کسی رشتہ داری کا اور نہ ذمہ داری کا یہی وہ لوگ ہیں جو حد سے بڑھنے والے ہیں سے۷ پس اگر وہ توبہ کریں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ

اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دینے لگ جائیں پس وہ تمہارے دینی بھائی ہیں

ل: ۔ آگے کفار کی طرف سے معاہدہ توڑنے کی صورت میں قتال کا حکم ہے ۔ ۲: ۔ "طعن" نیزہ مارنے کو کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ حضور کی اور اسلامی شعائر کی توہین کریں ۔ ۳: ۔ چونکہ ایسا کام عموماً بڑے لوگ ہی کرتے ہیں فرمایا انکو ختم کر دو
۴: ۔ فرمایا ایسی حرکتوں کے بعد ان کی جھوٹی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ان کو ایسی مار دو کہ دوسرے باز آجائیں ۔ آگے مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی ۵: ۔ فرمایا ان سے نہ کوئی رعایت کرو نہ ان سے ڈرو بلکہ ان کے خاتمے کے کردار کو
ذہن میں رکھو ۔ آگے فرمایا ان سے جہاد کرنا تمہارا کام ہے غالب کرنا اللہ کا کام ہے ۔ ۶: ۔ انکی شکست اور ذلت سے ان مومنوں کا دل بھی ٹھنڈا ہوگا جو ان سے مقابلہ نہ کر سکے ۔ ۷: ۔ تمہاری فتح کے بعد اللہ ان کافروں میں سے جسکو چاہے گا توبہ
کی توفیق بھی دیدیگا چنانچہ فتح مکہ کے بعد بہت سے کفار مسلمان ہوئے ۔ ۸: ۔ آگے فرمایا کہ جہاد میں یہ حکمت بھی ہے کہ تمہارا امتحان ہو جائے کہ کون کون جہاد کرتا ہے اور کون دشمنوں سے قطع تعلق کرتا ہے اور کون ان کو ہمراز بناتا ہے ۔

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑪ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا

ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں اپنی آیتیں ان لوگوں کے لئے جو کچھ جاننے والے ہیں ۱ اگر وہ توڑ دیں

اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

اپنی قسمیں پختہ وعدہ کرنے کے بعد اور طعن کریں تمہارے دین میں ۲

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

پس مار ڈالو کفر کے پیشواؤں کو ۳ بے شک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں ہے تاکہ یہ کچھ لوگ بھی

يَنْتَهُوْنَ ⑫ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا

اس بات سے رک جائیں ۴ کیا تم نہیں لڑتے ان لوگوں کے ساتھ جو توڑ ڈالتے ہیں اپنی قسموں کو اور وہ پختہ ارادہ

بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ

کر لیے ہیں رسول کو نکالنے کا اور انہوں نے شروع کیا ہے تمہاری مخالفت کو پہلی بار کیا تم ان سے ڈرتے ہو

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑬

پس اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اسی سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو ۵

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

تم لڑو ان سے سزا دیگا اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے اور ان کو ذلیل کریگا اور تمہاری مدد کریگا ان کے مقابلے میں

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ⑭ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ

اور ٹھنڈا کردے گا ایمان والوں کے سینوں کو ۶ اور دور کردے گا غصہ ان کے دلوں کا

وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑮ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ

اور توبہ کی توفیق دیگا اللہ جس کو بھی چاہے گا ۷ اللہ جاننے والا بڑی حکمت والا ہے کیا تم یہ سمجھے ہو کہ

تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا

تم یوں ہی چھوڑ دئے جاؤگے اور ابھی معلوم نہ کریگا اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا تم میں سے اور جنہوں نے نہیں بنایا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ

اللہ کے سوا اور نہ اللہ کے رسول کے سوا اور نہ ایمانداروں کے سوا کسی کو اپنا رازدار اللہ کو پوری خبر ہے

سا۱:- فتح مکہ کے بعد آپ نے بیت اللہ کو عبادات باطلہ سے پاک کرنے کی ہدایات دیں۔ چونکہ حضورؐ نے کفار مکہ کیلئے عام معافی کا اعلان کردیا تھا اسلئے ابھی تک بیت اللہ اور مسجد حرام میں عبادت کی اجازت تھی اور وہ اسلئے اسکی تعمیر و مرمت کا استحقاق بھی جتاتے تھے
سا۲:- یہاں انکے اس استحقاق کی نفی فرمائی اور وجہ بتادی۔ سا۳:- جس کام کو وہ نیکی کا کام سمجھ کر کرنا چاہتے ہیں تو وہ عقیدہ کی خرابی کی وجہ سے بیکار ہے۔ ان کے تو پہلے عمل بھی ضائع ہیں اور ان کے باوجود وہ دوزخی ہیں۔ اگر وہ ایمان لے آئیں تو بیشک
سا۴:- ان میں یہ باتیں ہوجائیں تو پھر بیت اللہ کی خدمت کا بہت ثواب ملے گا۔ فی الحال یہ حق صرف مسلمانوں کا ہے جن کی یہ صفات ہیں۔ سا۵:- یہ سمجھانے کے لیے ہوسکتا ہے ان میں سے کچھ کافر مسلمان ہوجائیں۔ آگے فرمایا اس کام سے بڑا عمل جہاد ہے
سا۶:- بیت اللہ اور حاجیوں کی خدمت کے مقابلے میں ایمان باللہ، ایمان بالآخرت اور جہاد بہت بڑا کام ہے اور یہ عمل کرنیوالوں کے درجے بہت بلند ہیں۔ سا۷:- اصل کامیابی ان لوگوں کی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور مزید اجر یہ ہے
سا۸:- اللہ کی رضا سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔

۲ ع ۸

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ
ان کاموں کی جو تم کرتے ہو سا۱ مشرکوں کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ آباد کریں اللہ کی مسجدوں کو

شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
جو گواہی دینے والے ہیں اپنی جانوں پر کفر کے کاموں کی سا۲ ان لوگوں کے برباد ہوجائیں گے سارے عمل سا۳

وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿۱۷﴾ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
اور وہ دوزخ کی آگ میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہی لوگ آباد کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ
اور آخری دن پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور نہیں ڈرتے کسی سے اللہ کے سوا سا۴

فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿۱۸﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ
پس بہت قریب ہے کہ یہ ہوجائیں گے ہدایت والوں میں سے سا۵ کیا بنالیا تم نے پانی پلانا

الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
حاجیوں کو اور خدمت کرنا عزت والی مسجد کی ان لوگوں کی طرح جو ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر

الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَ
اور جہاد کریں اللہ کی راہ میں سا۶ یہ برابر نہیں ہیں اللہ کے ہاں

وقف لازم

اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۹﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
اللہ نہیں رہنمائی کرتا ایسے ظالم لوگوں کی وہ لوگ جو ایمان لائے اور

هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
گھر بار چھوڑا اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے

أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۲۰﴾
ان کا بہت بڑا درجہ ہے اللہ کے ہاں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں سا۷

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ
خوشخبری دیتا ہے ان کو ان کا رب اپنی طرف سے رحمت کی اور رضامندی کی سا۸ اور ایسے باغوں کی جو انکو ملیں گے

۱: اور یہ ساری نعمتیں دائمی ہونگی ہے۲: آگے فرمایا میری اطاعت میں جو رکاوٹیں آئیں گی ان کو ہٹا دو۔ ان کو خاطر میں نہ لاؤ خواہ وہ جان سے عزیز رشتے ہوں ہے۳: اب تمہارے تعلق کی بنیادی چیز ایمان ہے اُسے تعلق کا معیار بناؤ ورنہ نقصان ہوگا
ہے۴: آگے مزید چیزیں بھی اس حکم میں شامل کیں ہے۵: تمام رشتے، مال و دولت، تجارت و مکانات اللہ و رسول کی اطاعت اور جہاد کے مقابلے میں چھوڑنے پڑیں گے ہے۶: ان کو ترجیح دینے کی صورت میں تم نافرمان شمار ہوگے اور نافرمان پھر عذاب کا شکار ہوتے ہیں
ہے۷: آگے غزوۂ حنین کا واقعہ بیان فرمایا اور سکھایا کہ حضورؐ کے ساتھ موجود لشکر میں سے چند ساتھیوں نے اسباب جنگ کی زیادتی اور تعداد کی کثرت کو دیکھ کر کچھ نامناسب باتیں کر دیں۔ ان پر انحصار کا تھوڑا سا اظہار کر دیا تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی

فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ

ان باغوں میں ہمیشہ والی نعمتیں ہوں گی — وہ ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ہے۱ بے شک اللہ کے ہاں

أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوٓا اٰبَآءَكُمْ

بہت بڑا اجر ہے ہے۲ — اے ایمان والو! — نہ بناؤ — اپنے باپ دادوں کو

وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَآءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ

اور اپنے بھائیوں کو — اپنا ساتھی — اگر وہ پسند کریں — کفر کو — ایمان پر ہے۳ — جو کوئی

يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ إِنْ كَانَ

تعلق رکھے گا انکے ساتھ تم میں سے — سو یہی لوگ بڑے ظالم ہیں ہے — آپ ان سے فرما دیجئے اگر ہوں

اٰبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ

تمہارے باپ دادا — اور تمہارے بیٹے بیٹیاں — اور تمہارے بھائی بہنیں — اور تمہاری بیویاں خاوند — اور تمہارے خویش جیسے

وَأَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ

اور وہ مال — جو تم نے جمع کیے ہیں — اور وہ سوداگری جس کے برباد ہونے کا بھی خدشہ ہو — اور

مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَ

وہ عمدہ مکانات جو بھی پسند ہوں ہے۵ — زیادہ محبوب تمہاری نظروں میں اللہ سے اور اس کے رسول سے — اور

جِهَادٍ فِي سَبِيلِهٖ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے — پس تم انتظار کرو یہاں تک کہ آئے اللہ تعالیٰ اپنا عذاب ہے۶ اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي ۳ ع ۹

رہنمائی نہیں کرتا — ایسے نافرمان لوگوں کی — ہے — بے شک مدد کر چکا تمہاری اللہ

مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

بہت سے میدان جنگ میں — اور خاص کر حنین کے دن بھی — جب اچھی لگی تم کو — تمہاری تعداد کی زیادتی

فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا

پس کام نہ آسکی تمہارے وہ تعداد کی زیادتی کچھ بھی — اور تنگ ہو گئی تھی تم پر — زمین

سا: فرمایا پوری کی پوری توجہ میری طرف رکھنی چاہیے تھی۔ اسباب پر بالکل توکل نہ کرو اسلئے کہ تمہاری کامیابی صرف اسباب میں نہیں۔ تم نے تھوڑی سی بات کی تو نتیجہ یہ نکلا اس سے سبق حاصل کرو۔ آگے فرمایا چونکہ صحابہؓ مخلص تھے اللہ تعالیٰ نے پھر فرشتوں کی مدد نازل کردی

سے۲: نافرمانوں کو یہ سزا ملتی ہے اسلئے تم بھی معمولی سی نافرمانی سے بھی پرہیز کیا کرو سے۳: اشارہ فرمایا اب مکہ بھی فتح ہو گیا حنین بھی ہو گیا اب اکثر کافر اسلام قبول کر لیں گے چنانچہ حنین کے اکثر لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ آگے حکم فرمایا بیت اللہ میں مشرک نہ آئیں

سے۴: اب بیت اللہ میں مشرکوں کا داخلہ بالکل بند ہے۔ اس سے یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ یہودی بھی مخالف ہیں مشرکوں سے بھی اب قطع تعلق ہو جائیگا تو کاروبار کیسے چلے گا معاشی حالت کمزور ہو جائے گی اسلئے فرمایا رزق میرے ہاتھ میں ہے تم کو بھی غنی کردونگا

سے۵: آگے حکم فرمایا اب سب باطل مذاہب اور فرقوں کو دعوت دیں کہ یا تو وہ ایمان لے آئیں یا ہمارے ماتحت ہو کر جزیہ دیں یا مقابلے کیلئے تیار ہو جائیں اب اس کے علاوہ چوتھا کوئی راستہ نہیں۔ یہ اصول اب قیامت تک کیلئے ہے

رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۞۲۵ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ

اپنے کھلے ہونے کے باوجود پھر تم لوٹنے لگے پیٹھ دے کر سا پھر اتار دیا اللہ نے اپنی طرف سے اطمینان کو

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا

اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر بھی اور اللہ نے اتاریں وہ فوجیں جو تم نے پہلے نہ دیکھی تھیں

وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۞۲۶

اور سزا دی اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اور یہی سزا ہوتی ہے کافروں کی سے۲

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

پھر توبہ کی توفیق دیگا اللہ تعالیٰ اس کے بعد جس کو بھی چاہے گا اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞۲۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ

بخشنے والا مہربان ہے سے۳ اے ایمان والو! مشرک

نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ

تو پلید ہیں پس یہ قریب بھی نہ ہوں عزت والی مسجد کے اس سال کے بعد سے۴

وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ

اور اگر تم ڈروگے غربت سے پس تم کو مالدار کر دے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے

اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞۲۸ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا

اگر چاہے گا بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے بڑی حکمت والا ہے سے۵ لڑو ان لوگوں کے ساتھ جو نہیں

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ

ایمان رکھتے اللہ پر اور نہ آخری دن پر اور حرام نہیں سمجھتے اس بات کو جو حرام کی ہے

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ

اللہ نے اور اس کے رسول نے اور قبول نہیں کرتے سچے دین کو ان لوگوں میں سے جن کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ

دی گئی ہے کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ اپنے ہاتھ سے اس حال میں کہ وہ

۱: اہلِ کتاب یا مخصوص یہود کیلئے خصوصی طور پر فرمایا وہ خود کو بڑا مالدار اور معزز سمجھتے ہیں وہ مسلمانوں کو اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں تاکہ ان کی ذلت ظاہر ہو۔ آگے فرمایا یہ حقیقت میں اہلِ کتاب ہیں ہی نہیں یہ بھی مشرک ہیں۔ خدا کے بیٹے مانتے ہیں
۲: یعنی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے صرف دعویٰ ہے ۳: آگے فرمایا خدا کے ساتھ صرف ایک یا دو شریک نہیں بنائے بلکہ لاتعداد شریک بنائے ہوئے ہیں ۴: حالانکہ ان کو بھی اپنے نبیوں نے توحید سکھائی تھی اور شرک سے روکا تھا
۵: آگے فرمایا کہ ان سب مخالفین کی مخالفت سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا یہ غالب ہو کر رہے گا ۶: جس اللہ نے یہ دین بھیجا ہے وہ خود اسکی حفاظت و اشاعت کرے گا ۷: کافروں اور مشرکوں کی ناپسندیدگی اور مخالفت بالکل رکاوٹ نہیں بنے گی

صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ

ذلیل سمجھ جائیں ۱ اور کہتے ہیں یہودی عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور کہتے ہیں

النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ

عیسائی مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں ۲

يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ

یہ مشابہت کرتے ہیں ان لوگوں کی باتوں کے ساتھ جو کافر ہو چکے ہیں ان سے پہلے

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ

ان کو مارے اللہ کہاں سے بھٹکتے پھرتے ہیں ۳ انہوں نے بنا لیا اپنے عالموں کو

وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ

اور اپنے درویشوں کو رب اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح

ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ

بیٹے مریم کو بھی اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ عبادت کریں ایک معبود کی ۴

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

اس کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے وہ اللہ پاک ہے ان سے جن کو یہ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ۵

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى

یہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے اور انکار کرتا ہے

اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ

اللہ ان تمام چیزوں سے مگر اس سے کہ وہ پورا کریگا اپنے نور ہدایت کو ۶ اگرچہ کافر اس کو برا سمجھیں وہی اللہ نے

الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

بھیجا اپنا یہ رسول ہدایت دے کر اور سچا دین دے کر تاکہ غالب کرے اُسے

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تمام دینوں پر اگرچہ مشرک (اسے) برا سمجھیں ۷ اے ایمان والو!

النصف

ف۱:- پچھلی آیات میں گذر چکا ہے کہ اہل کتاب کے علماء، پیر اور درویش ان کے رب بنے ہوئے ہیں۔ یہاں فرمایا وہ دنیاوی مال و دولت بٹورنے کیلئے اہل کتاب کو راہ حق سے روکتے ہیں ان کو صحیح احکام بتاتے ہی نہیں یا مخفی انفاق فی سبیل اللہ سے
ان کو روکتے ہیں ف۲:- اس کا نتیجہ دردناک عذاب ہے۔ آگے اس عذاب کا ایک نقشہ بیان فرمایا ف۳:- اسی سونے چاندی کو عذاب کیلئے استعمال کیا جائیگا اور ساتھ کہا جائیگا کہ تمہارا اپنا جمع کیا ہوا مال ہے اب اس کا مزہ چکھو
ف۴:- انفاق فی سبیل اللہ میں فرض زکوٰۃ ہے جو اسلامی یا قمری سال میں ایک بار فرض ہے اور یہ سال پورا ہونے پر فرض ہوتی ہے اسلئے آگے سال کے مہینوں کی تعداد بتادی ف۵:- چونکہ اس سورۃ میں اصول جنگ بیان ہو رہے ہیں اسلئے آگے وہ مہینے
بتائے جن میں خواہ مخواہ جنگ کرنی منع ہے ف۶:- اس عزت سے مراد احترام انسانیت ہے ورنہ سب سے زیادہ عزت والا مہینہ رمضان المبارک ہے۔ ان چار مہینوں سے مراد ذوالقعدہ، ذی الحج، محرم اور رجب ہیں ف۷:- فرمایا اگر کافر ان مہینوں میں لڑیں تو تم بھی لڑو

اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ

بہت سے عالم اور فقیر کھاتے ہیں

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

مال لوگوں کے غلط طریقے سے اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے ف۱

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ

اور وہ لوگ جو جمع کرتے ہیں سونے کو اور چاندی کو اور نہیں خرچ کرتے اس کو

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا

اللہ کی راہ میں پس بشارت دیں ان کو دردناک عذاب کی ف۲ جس دن گرم کیا جائیگا ان چیزوں کو

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ

دوزخ کی آگ میں پس داغ دیا جائیگا ان مالوں کیساتھ انکی پیشانیوں کو اور انکے پہلوؤں کو اور ان کی پیٹھوں کو ف۳

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

(کہا جائیگا) یہ وہ ہے جو جمع کیا تم نے اپنے فائدے کیلئے پس چکھو تم اسکا مزہ جو تم جمع کیا کرتے تھے

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ

بے شک تعداد مہینوں کی اللہ کے ہاں بارہ مہینے ہیں ف۵

كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ

اللہ کے حکم میں جس دن پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ف۶ ان میں سے

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا

چار مہینے ایسے ہیں جو عزت والے ہیں یہی سیدھا دین ہے پس ظلم نہ کرو

فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا

ان مہینوں میں اپنے آپ پر اور لڑتے رہو مشرکوں کے ساتھ پورے پورے جیسے

يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

وہ لڑتے ہیں تمہارے ساتھ پورے پورے ف۷ اور یہ بات جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے

سا: یہ حرمت والے مہینے تمام مذاہب بلکہ مشرکین عرب کے نزدیک بھی محترم تھے لیکن بعض دفعہ وہ لوگ ان مہینوں میں لڑائی کر کے دوسرے چار مہینے لڑائی سے رک جاتے فرمایا یہ کفر میں بڑھنا ہے اسلئے کہ وہ خود حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے لگ گئے ہیں سا۲: فرمایا وہ اس کو اپنی تحقیق سمجھ کر خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ اسی وجہ سے وہ ہدایت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں سا۳: اشارہ فرمایا کہ دین کے احکام کو اپنی مرضی سے بدلنا اور آگے پیچھے کرنا کفر کا کام ہے۔ آگے جہاد کا ذکر ہے

سا۴: یہ آیات غزوۂ تبوک کے موقع پر نازل ہوئیں جو حضورؐ کا آخری جہاد تھا۔ مقام تبوک مدینہ منورہ سے کافی دور تھا جہاں مشرک، یہودی، عیسائی سب مسلمانوں پر حملہ کیلئے اکٹھے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے وہاں جا کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا اور تیاری کا حکم دیا اس وقت موسم بھی گرم تھا، فصل بھی تیار تھی اور سفر کا بھی زیادہ تھا اسلئے منافق تو بہانے سے جان چھڑا ہی رہے تھے چند مخلص مسلمان بھی کچھ وجوہات سے رہ گئے۔ یہ خطاب ان لوگوں سے ہے سا۵: فرمایا قیامت کے مقابلے میں دنیا نہ ہونے کے برابر ہے

سا۶: فرمایا دین کو تو میں نے غالب کرنا ہے فائدہ تمہارا اپنا ہے اگر تم جہاد نہ کروگے تو اللہ کوئی اور قوم تمہاری جگہ لے آئے گا۔ آگے اپنی قدرت کی مثال بتا دی

سا۷: حضورؐ کے ہجرت کے موقع پر جب غار ثور میں آپؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں آرام فرما تھے اور کافر غار کے دھانے تک پہنچ گئے اس وقت حضرت ابوبکرؓ کے اظہار تشویش پر حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے چنانچہ کافر آپؐ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے اور آپؐ کو اللہ نے بچا لیا۔

إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا

بے شک مہینوں کا اپنی جگہ سے ہٹا دینا یہ بڑھنا ہے کفر میں سا۱ گمراہ ہوتے ہیں اس سے وہ لوگ جو کافر ہیں

يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِـُٔوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ

اسے حلال بنا دیتے ہیں ایک سال میں اور اسے حرام کر دیتے ہیں دوسرے سال میں تاکہ پوری کر لیں تعداد ان مہینوں کی جن کو حرام کیا ہے

اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ

اللہ نے اس طرح حلال بنا لیتے ہیں اللہ کے حراموں کو اچھے کر دئیے گئے انکی نظروں میں انکے برے عمل سا۲ اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَا لَكُمْ ع ۸ ۱۱

نہیں رہنمائی کرتا ایسے کافر لوگوں کی سا۳ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا

إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ

جب کہا جاتا ہے تم سے نکلو تم اللہ کی راہ میں تم چمٹ جاتے ہو ساتھ زمین کے

أَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کیا تم نے پسند کر لیا دنیا کی زندگی کو قیامت کے مقابلے میں پس نہیں سامان دنیا کا

فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۙ

قیامت کے مقابلے میں مگر بہت ہی تھوڑا سا۵ اگر تم نہ نکلو گے اللہ کی راہ میں تو تمہیں عذاب دیگا بڑا دردناک عذاب

وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْـًٔا ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى

اور تمہارے بدلے میں لے آئیگا ایسے لوگوں کو جو تم جیسے نہ ہونگے اور تم کچھ بھی نہ بگاڑ سکوگے اللہ کا اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ

ہر چیز پر قادر ہے سا۶ اگر تم مدد نہ کرو گے اس نبی کی پس بیشک اس کی مدد کر چکا اللہ جب نکالا اس نبی کو

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ

کافروں نے (اپنے گھر سے) جب یہ نبی دو میں سے دوسرا تھا اور وہ دونوں غار میں تھے جب یہ نبی کہہ رہا تھا

لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ

اپنے ساتھی سے سا۷ تو غم نہ کر بے شک اللہ ہم دونوں کیساتھ ہے پس اتارا اللہ نے اپنی طرف سے اطمینان کو

سا: اس سے مراد فرشتے ہیں۔ آگے فرمایا کافروں نے غار پر پہنچ کر دعویٰ کیا تھا کہ اب حضورؐ بچ کر کہاں جائیں گے۔ اللہ نے ان کے دعوے کو باطل کر دیا ۲۔ اللہ کی مدد کا وعدہ پورا ہوا۔ اسلئے اب بھی تم حکم مانو نبیؐ و علیؑ نہ کرو اللہ اب بھی مدد کریگا
۳۔ فرمایا مال واسباب ہیں تب بھی نکلو اور زیادہ ہے تب بھی نکلو۔ تمہارے لئے بہتر ہوگا ۴۔ آگے منافقوں کی بہانہ بازی بیان فرمائی ۵۔ فرمایا یہ سب اپنی جان چھڑانے کے بہانے ہیں اسطرح یہ خود کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور بالکل جھوٹے
۶۔ چونکہ حضور انورؐ رحمت للعالمین ہیں آپؐ انکی درخواست قبول کر لیتے تھے اسلئے آگے فرمایا اجازت نہیں دینی چاہئے تھی چونکہ معاملہ حبیب اللہ کا تھا پہلے فرما دیا عفا اللہ عنک تاکہ طبیعت پر بوجھ نہ پڑے۔ فرمایا اگر ذرا سختی کرتے تو بہتر تھا
۷۔ اسطرح سچے مومنوں اور منافقوں کی تمیز ہو جاتی۔ آگے دونوں کا فرق بیان کر دیا

عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

اپنے نبی پر اور طاقت دی اُسے ایسی فوجوں کیساتھ جو تم نہ دیکھ سکے ۱ اور کر دی اللہ نے بات کافروں کی

السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾

نیچی اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر رہتی ہے ۲ اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ

نکلو اللہ کی راہ میں ہلکے ہو کر یا بوجھل ہو اور جہاد کرو اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

اللہ کی راہ میں ۳ یہ بات بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جاننے والے ہو ۴

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ

اگر ہوتا سامان قریب کا اور سفر ہلکا تو یہ پیروی کرتے آپ کی

وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۗ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

لیکن لمبی نظر آئی ان کو مسافت اور اب یہ قسمیں کھائیں گے اللہ کا نام لیکر

لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ

اگر ہماری طاقت ہوتی تو ہم نکلتے تمہارے ساتھ یہ ہلاک کر رہے ہیں اپنے آپ کو ۵

ع ٦ ١٢ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ

اور اللہ جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ کہتے ہیں ۶ درگذر فرمائے اللہ آپ سے

لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا

کیوں اجازت دی آپنے ان کو یہاں تک کہ کھل جاتے آپکے سامنے سچے ایمان والے

وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

اور آپ جان لیتے جھوٹوں کو بھی ۷ آپ سے رخصت نہیں مانگتے وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

اللہ پر اور آخری دن پر اس بات میں کہ وہ جہاد کریں اپنے مالوں سے اور

۱: مومن تو ہر وقت کفار کے مقابلے کیلئے اپنا مال اور جان لگانے پر تیار ہوتے ہیں ۲: اور منافق جان چھڑاتے ہیں ۔ آگے فرمایا وہ تو بیٹھے ہی ہیں بدنیت تھے نہ انہوں نے تیاری کی نہ سامان جنگ مہیا کیا اگر اب مجبوری ہے تو بہانہ کیا تھا
۳: ان کے نفاق سے اللہ تعالیٰ باخبر ہیں اسلئے انہیں اٹھنے ہی نہیں دیا گیا ۴: آگے اس کی وجہ بیان فرمائی کہ اگر وہ آپکے ساتھ جاتے تو یہ حرکتیں کرتے ۵: شرارت، فساد، جاسوسی، ایذا رسانی ان منافقوں کی فطرت ہے
۶: آگے ان کے ماضی کے کردار کو بطور ثبوت پیش فرمایا ہے ۔ غزوہ احد میں انہوں نے مسلمانوں کے لشکر سے علیحدہ ہوکر اپنی کمزوری کیا، نوجوان مسلمانوں کو بھی بد دل کیا اور بعد میں بھی منفی پروپیگنڈہ کیا ۔ اسکے علاوہ مسلسل سازشیں ہی کرتے رہے
۸: یہاں ایک خاص منافق کا ذکر ہے جس نے یہ عذر پیش کیا کہ چونکہ شام کی عورتیں خوبصورت ہوتی ہیں میں جوان آدمی ہوں فتنے میں پڑ جاؤں گا ۔ آگے فرمایا منافقو! فتنے میں تم سب پہلے ہی پڑے ہوئے ہو یعنی نافرمانی تمہارا وطیرہ ہے

أَنفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ

اپنی جانوں سے ۱ اللہ خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو اللہ سے ڈرنیوالے ہیں بیشک رخصت مانگتے ہیں آپ سے

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ

وہی لوگ جو دل سے نہیں مانتے اللہ کو اور آخری دن کو اور شک پڑ چکا ہے

قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ

ان کے دلوں میں پس وہ اپنے شک میں بھٹکتے پھرتے ہیں ۲ اگر

أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِن كَرِهَ

وہ چاہتے جہاد کیلئے نکلنا تو وہ تیاری کرتے اسی کیلئے کوئی تیاری لیکن ناپسند کیا ہے

اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ

اللہ نے ان کا اٹھنا ۳ پس روک دیا ان کو اور ان سے کہا گیا بیٹھ جاؤ ساتھ

الْقَاعِدِينَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا

بیٹھنے والوں کے ۴ اگر وہ نکلتے تم میں ہوکر تو نہ بڑھاتے تمہارے لئے مگر

خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ

پریشانی کو اور شرارتیں پیدا کردیتے تم میں فساد پیدا کرنے کے لئے ۵

وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾

اور تم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو تمہاری باتیں سنتے ہیں انکی مخبری کیلئے اللہ خوب جانتا ہے ایسے ظالموں کو ۶

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ

بے شک تلاش کرچکے ہیں فتنہ فساد کو اس سے پہلے بھی اور الٹ دیئے انہوں نے آپ کیلئے سارے کام ۷

حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٤٨﴾

یہاں تک کہ آپہنچا حق اور غالب ہوگیا حکم اللہ کا اور یہ ناپسند ہی کرتے رہے

وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي

اور ان میں سے کوئی یہ کہتا ہے آپ مجھے اجازت دیں اور فتنے میں نہ ڈالیں ۸ یاد رکھو

ف۱:۔ یہ دل سے پکے کافر ہیں اور دوزخ کے مستحق ہیں۔ آگے ان کے کفر اور منافقت کی دلیل بتائی ف۲:۔ فتح ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں شکر ہے ہم ساتھ نہ تھے اور اسی لئے ان کو بھی ہم روکتے تھے۔
ف۳:۔ ان سے کہہ دیں ہم تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ نے مقدر کیا ہے وہ ٹھیک ہے ف۴:۔ ہر حال میں ہمارا توکل اللہ پر ہے۔ آگے فرمایا تم یہ نہ سمجھو ہم شکست پر خفا ہیں بلکہ ہم تو دونوں حالتوں کو اپنے لئے بہتر سمجھتے ہیں غازی ہوں یا شہید
ف۵:۔ تم جسے ہماری تکلیف سمجھتے ہو وہ تو ہمارے لئے بہتر ہے البتہ ہم تمہاری دونوں جہان کی ناکامی کے منتظر ہیں جو یقیناً ہوگی یعنی اسباب سے ہو یا ہمارے ہاتھوں۔ ف۶:۔ آگے حضور ﷺ سے فرمایا کہ ان کا چندہ بالکل نہ لیں اسلئے کہ حرام مال ہے وہ فرمان کرتے
اور یہ خود اللہ کے نافرمان ہیں اور اس کے رسول کے منکر ہیں۔ آگے اس کی دلیل اور ثبوت بتایا کہ نماز بیدلی سے پڑھتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ کو ناپسند کرتے ہیں

الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾
یہ فتنے میں گر چکے ہیں اور بے شک دوزخ اپنے گھیرے میں لینے والی ہے ایسے کافروں کو ف۱

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ
اگر پہنچتی ہے جناب کو دنیا کی کوئی بہتری تو وہ بری لگتی ہے ان کو اور اگر کوئی مصیبت آتی ہے آپ پر

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
تو یہ کہہ دیتے ہیں بے شک ہم نے سنبھال لیا تھا اپنا کام اس سے پہلے ف۲ اور یہ لوٹتے ہیں

فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ
خوشی مناتے ہوئے آپ فرما دیجئے ہمیں وہی چیز پہنچے گی جو لکھی ہمارے لئے اللہ نے ف۳ وہ اللہ جو

مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ
ہمارا مالک ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو ف۴ آپ فرما دیجئے

هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ
تم منتظر ہو ہمارے بارے میں ان دو چیزوں میں سے ایک کے جو دونوں بہتر ہیں ف۵ اور ہم

نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ
انتظار کرتے ہیں تمہارے لئے اس بات کا کہ تم پر بھیج دے گا اللہ عذاب اپنی طرف سے

اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ
یا ہمارے ہاتھوں سے پس تم انتظار کرتے رہو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنیوالے ہیں ف۶ آپ فرما دیجئے

اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا
تم خرچ کرو دل کی خوشی کیساتھ یا بیدلی سے تم سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا بے شک تم اللہ کے

فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ
نافرمان ہو اور نہیں روکا کسی بات نے قبول کرنے سے ان کے خرچ کو مگر اس بات نے

اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ
کہ وہ منکر ہوگئے اللہ کے اور اس کے رسول کے ف۷ اور نہیں آتے نماز کے لئے

؎۱:۔ آگے منافقوں سے فرمایا کہ انکی مال و دولت اور اولاد کی کثرت سے متاثر نہ ہوں یہ بجائے فوز کیلئے دنیا و آخرت کا عذاب ہے ؎۲:۔ ان کا دل اتنا ان میں اٹکا ہوگا کہ روح بھی مشکل سے نکلے گی اور کفر کی حالت میں ہی مریں گے

؎۳:۔ فرمایا یہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں صرف مسلمانوں کے ڈر سے یہ ظاہراً تمہارے حمایتی ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر تم سے بچنے کا انہیں کوئی موقع مل جائے تو وہ بھاگ جائیں گے ؎۴:۔ آگے ان منافقوں کی ایک اور نشانی بیان فرمائی

؎۵:۔ اگر ان کو حصہ نہ ملے تو اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ آگے فرمایا کہ انسان کو اپنے تقدیر پر راضی ہونا چاہیے اور توکل اللہ پر رکھنا چاہیے۔ چونکہ صدقات کی تقسیم کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے تھے اس لئے آگے اللہ تعالیٰ نے صدقات کی تقسیم کے اصول بیان فرمائے

؎۶:۔ ان صدقات سے مراد صدقات واجبہ ہیں زکوٰۃ، عشر، نذر مانی ہوئی، مال غنیمت۔ آگے اس کے مصارف کی تفصیل ہے ؎۷:۔ فقیر سے مراد ایسا شخص جسکے پاس نصاب کے برابر مال و اسباب نہ ہوں اور مسکین بھی ایسا شخص ہوتا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ مسکین ظاہری طور پر صحت مند اور خوشحال نظر آتا ہے اور سوال نہیں کرتا یا اس کی آمدن خرچ سے بہت کم ہے۔ عاملین سے مراد زکوٰۃ عشر وصول کرنیوالے محکمہ کا ملازم

؎۸:۔ "مؤلفۃ القلوب" کی علماء نے چار قسمیں بیان فرمائی ہیں لیکن دو مشہور ہیں ایک وہ کمزور مسلمان جسکے محتاج ہونے کی وجہ سے کافر ہونے کا خطرہ ہو اور دوسرا وہ غیر مسلم غریب جو مالی امداد کی وجہ سے اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے

إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَٰرِهُونَ ﴿٥٤﴾

مگر بڑی سستی کے ساتھ اور نہیں خرچ کرتے مگر بے دلی کے ساتھ ؎۱

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ

پس نہ ڈالیں تعجب میں آپکو ان کے مال اور نہ ہی ان کی اولادیں یہی چاہتا ہے اللہ

لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ

کہ سزا دے ان کو ان مالوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں اور نکلیں روح ان کے ؎۲ اس وقت جب وہ

كَٰفِرُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُونَ بِٱللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ

اللہ کے منکر ہوں اور یہ قسمیں کھاتے ہیں آپکے پاس اللہ کے نام کی کہ بیشک وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں

وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَـًٔا أَوْ مَغَٰرَٰتٍ أَوْ

لیکن یہ ایسے لوگ ہیں جو مسلمانوں سے ڈرتے ہیں ؎۳ اگر وہ پا لیں کوئی پناہ کی جگہ یا غار کو یا

مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا۟ إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ

گھسنے کی جگہ تو الٹے دوڑیں کر بھاگیں ان کی طرف تم سے بھاگتے ہوئے ؎۴ اور ان میں سے کوئی وہ بھی ہیں جو اعتراض کرتے ہیں آپ پر

فِى ٱلصَّدَقَٰتِ فَإِنْ أُعْطُوا۟ مِنْهَا رَضُوا۟ وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا۟ مِنْهَآ

صدقوں کی تقسیم میں پس اگر حصہ دیا جائے ان کو اس میں سے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے

إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا۟ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ

تو وہ غصے میں ہو جاتے ہیں ؎۵ اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ خوش ہو جاتے اس چیز پر جو دی ان کو اللہ نے

وَرَسُولُهُۥ وَقَالُوا۟ حَسْبُنَا ٱللَّهُ سَيُؤْتِينَا ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَ

اور اس کے رسول نے اور یوں کہہ دیتے کافی ہے ہمیں اللہ ہی ہمیں دے گا اللہ اپنے فضل سے اور

ع ٧ ١٧ ١٣ رَسُولُهُۥٓ إِنَّآ إِلَى ٱللَّهِ رَٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ

اس کا رسول بھی بے شک ہم تو اپنے اللہ کی طرف ہی رغبت کرنے والے ہیں۔ بیشک صدقے حق ہیں ؎۶ فقیروں کا

وَٱلْمَسَٰكِينِ وَٱلْعَٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَٱلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِى

اور مسکینوں کا اور ان لوگوں کا جو مقرر ہیں صدقے وصول کرنے پر اور ان لوگوں کیلئے جنکے دلوں کو مائل کرنا ضروری ہے ؎۸ اور

اور نیکی کے کام ہیں

۱:- کسی غیر مسلم کا مسلمان غلام ہے ۲:- اس سے مراد ایسا شخص جو قرض کے بوجھ تلے بہت زیادہ دبا ہوا ہو اور انتہائی مجبور ہو ۳:- اس سے مراد جہاد اور مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں ۴:- ایسا مسافر جس کے پاس دوران سفر مال ختم ہو جائے اور مجبور ہو
۵:- فرمایا یہ فیصلہ اللہ کا ہے جو علیم وحکیم ہے کسی کو نہ تو اعتراض کی اجازت ہے نہ ترمیم واضافہ کی ۶:- منافق چونکہ مختلف طریقوں سے حضورؐ کو تنگ کرنے کی کوشش کرتے تھے ان میں سے بعض آپؐ کو راستہ میں روک کر باتوں میں لگا دیتے کیونکہ حضورؐ تو رحیم ہیں ہر ایک کی دلجوئی فرماتے تھے۔ وہی منافق پھر پیچھے سے کہتے کہ یہ عجیب آدمی ہیں جو بات کہو سنتے رہتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے رہے ہیں ۷:- وہ تو تمہاری بہتری چاہتے ہیں اور تم انہیں دکھ دیتے ہو اسکی سزا دردناک عذاب ہے
۸:- یہاں منافقوں کی ایک اور نشانی بتائی کہ مسلمانوں کو خوش کرنے کیلئے قسمیں اٹھاتے ہیں حالانکہ انہیں خلوص سے ایمان لا کر اللہ اور اسکے رسول کی رضا حاصل کرنی چاہیے جب کہ وہ منافقت کرکے انکی دشمنی کر رہے ہیں۔ آگے اسی کی بھی سزا بیان فرمائی
۹:- پہلے فرمایا تھا دردناک عذاب یہاں اس کی وضاحت فرمادی کہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہنا اور بہت ذلت ان کا انجام ہوگا۔ ۱۰:- منافق یہ حرکتیں کرتے بھی رہتے اور انہیں ڈر اس کا اظہار بھی کرتے کہ ہماری اصلیت سے حضورؐ آگاہ نہ ہو جائیں آگے اس کا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی کھوٹ سے حضورؐ کو آگاہ کر رہے ہیں

الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً

اور گردنوں کے آزاد کرنے میں[۱] اور قرض کے بوجھ تلے دبے ہوؤں کیلئے[۲] اور اللہ کی راہ میں[۳] اور مسافروں کیلئے[۴] یہ بات مقرر کی گئی ہے

مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞۶۰ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ

اللہ کی طرف سے اللہ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے[۵] ان میں سے کچھ وہ بھی ہیں جو دکھ دیتے ہیں

النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ

نبی کو یہ کہتے ہوئے کہ نبی تو سب کا سارا کان ہی ہے[۶] آپ فرما دیجئے کہ نبی تمہاری بہتری کیلئے ہی بات سنتا ہے نبی یقین رکھتا ہے

بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ

اللہ کی بات پر اور یقین رکھتا ہے ایمان والوں کی بات پر اور یہ بھی رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے تم میں سے

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞۶۱

اور وہ لوگ جو دکھ دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لئے دردناک عذاب ہے[۷]

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

یہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کے نام کی تمہارے سامنے تاکہ تم کو خوش رکھیں[۸] حالانکہ اللہ اور اس کا رسول خود

الربع

اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۞۶۲ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا

زیادہ حق دار ہے کہ ان کو راضی رکھا جائے اگر یہ ایمان والے ہیں کیا وہ نہیں جانتے

اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

کہ جو کوئی دشمنی کرے گا اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ پس بے شک اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے

خٰلِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۞۶۳ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ

اس میں ہمیشہ رہے گا[۹] اور یہ بہت بڑی ذلت ہے[۱۰] ڈرتے رہتے ہیں یہ منافق

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ

اس بات سے کہ کہیں اتاری نہ جائے مسلمانوں پر کوئی سورت قرآن کی جو بتا دے ان کو وہ ساری باتیں جو ان کے دلوں میں ہیں

قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۞۶۴ وَلَىِٕنْ

آپ فرما دیجئے تم ٹھٹھا کرتے رہو (اللہ کے دین کے ساتھ) بیشک اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے اس چیز کو جس کا تم کو خطرہ ہے اور اگر

سا: ۔ اگر حضورؐ ان سے پوچھتے تو وہ جواب دیتے ہم ویسے گپ شپ لگاتے ہیں اور دل لگی کرتے ہیں فرمایا بدبختو! ۱ تم اللہ، رسول اور انکے احکام کا مذاق اڑاتے ہو ۲ ۔ آگے فرمایا یہ حرکتیں کفر ہیں ۔ جو مسلمان بھی ایسا کام کرے گا وہ
کافر ہو جائیگا ۳ ۔ البتہ اگر توبہ کر لوگے تو ہم معاف کر دیں گے ۴ ۔ آگے فرمایا ظاہری توبہ کرنے والے کی دل کی کیفیت کے مطابق فیصلہ ہوگا جو اندر سے مخلص نہ ہوگا وہ جرم سے اسے معاف نہیں کیا جائیگا ۵ ۔ آگے منافقوں کی کچھ اور نشانیاں بیان
۶: وہ سارے کام الٹے کرتے ہیں برائی کا حکم، نیکی سے روکنا اور اللہ کے نام پر خرچ نہ کرنا ۷ ۔ اس کا مطلب ہے کہ خدا ان کو ہدایت پر لاتا ہی نہیں اسلئے کہ وہ دل سے نافرمان ہیں ۸ ۔ آگے ان کیلئے آخرت کا عذاب بیان فرمایا
۸: یہ ظاہری کلمہ پڑھنا ان کو دنیا کام نہیں آئیگا ہمیشہ کا عذاب اور لعنت ہوگی ۹ ۔ آگے فرمایا پہلی قوموں میں سے بھی ایسے لوگ گذرے ہیں جو ان سے زیادہ طاقتور اور مالدار تھے لیکن وہ بھی تباہ ہوئے اور نقصان اٹھایا

سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ

آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو بات چیت اور دل لگی کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کیا اللہ کیساتھ

وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ

اور اللہ کی آیتوں کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ تم ٹھٹھا کرتے ہو ۲ بہانے مت بناؤ تم

كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ

کافر ہو چکے ہو ایمان لانے کے بعد ۳ اگر ہم معاف کر دیں گے ایک ٹولے کو تم میں سے ۴

نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ ع ۱۴

تو عذاب دیں گے ایک ٹولے کو اسلئے کہ وہ مجرم تھے ۵ منافق مرد اور

وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وقف لازم

منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے سے ہیں وہ حکم دیتے ہیں برے کام کا

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا

اور روکتے ہیں نیک کام سے اور بند رکھتے ہیں اپنے ہاتھوں کو ۶ انہوں نے بھلا دیا

اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ

اللہ کو پس اللہ نے ان کو بھلا دیا ۷ بے شک منافق لوگ ہی اللہ کے نافرمان ہیں ۸ وعدہ کیا اللہ نے

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

منافق مردوں سے اور منافق عورتوں سے اور کافروں سے دوزخ کی آگ کا ہمیشہ رہیں گے

فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ لا

اسی میں وہ ان کے لئے کافی ہوگی اور ان پر پھٹکار ہوگی اللہ کی ۸ اور ان پر ہمیشہ کا عذاب رہے گا ۹

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ

جس طرح وہ لوگ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں وہ قوت میں تم سے زیادہ تھے اور زیادہ تھے

اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ

ان کے مال اور اولادیں بھی پس انہوں نے فائدہ اٹھا لیا اپنے حصے کا تم نے بھی فائدہ اٹھایا

سلہ۔ دنیاوی فائدہ انہوں نے بھی اٹھایا تم بھی اٹھالو سلہ۔ وہ بھی دین کا مذاق اڑاتے تھے تم بھی اڑالو سلہ۔ فرمایا یہ نفاق بہت بری بیماری ہے اس سے ہمارے سارے ظاہری نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے اور نتیجہ خسارے کی صورت میں ہوگا
سلہ۔ آگے وضاحت سے ان تباہ شدہ قوموں کا ذکر کر دیا کہ دنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے اس سے عبرت پکڑو اور باز آجاؤ سلہ۔ خود ہر اس سے بڑا ظلم کیا ہے کہ سمجھانے کے باوجود انسان نہ سمجھے۔ آگے ان کے مقابلے میں مومنوں کی صفات بتائیں
سلہ۔ ان مومنوں کیلئے بہلا اجر تو یہ ہے جو دنیا میں بھی ملیگا اور آخرت میں رحم کا نتیجہ کیا ہوگا وہ اگلی آیت میں بتادیا

بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ
اپنے حصے کا جیسا فائدہ اٹھایا ان لوگوں نے جو تم سے پہلے تھے اپنے حصے کا سلہ

وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي
اور تم بھی بہک گئے جس طرح وہ بہکے تھے سلہ ان لوگوں کے سارے عمل باطل ہوگئے

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ يَأْتِهِمْ
دنیا میں اور قیامت میں سلہ اور یہی لوگ بڑے گھاٹے والے ہیں سلہ کیا نہیں آئی انکے پاس

نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ
سچی خبر ان لوگوں کی جو گزر چکے ہیں ان سے پہلے قوم نوحؑ کی اور عاد اور ثمود اور قوم

إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم
ابراہیمؑ کی اور مدین والے اور الٹی بستیوں والے انکے پاس آئے تھے ان کے رسول

بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ
کھلی کھلی باتیں لے کر پس نہ تھا اللہ ان پر ظلم کرنے والا لیکن وہ اپنے آپ پر

يَظْلِمُونَ ﴿٧٠﴾ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ
ظلم کرنے والے تھے سلہ اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں

بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَ
وہ حکم دیتے ہیں نیک کاموں کا اور روکتے ہیں برے کاموں سے اور

وقف لازم

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ
قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو اور حکم مانتے ہیں اللہ کا

وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾
اور اس کے رسول کا ان لوگوں پر رحم فرمائے گا اللہ تعالیٰ سلہ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ایماندار مردوں کے ساتھ اور ایماندار عورتوں کے ساتھ ایسے باغوں کا بہتی ہیں جن کے نیچے

سا۔ ان نعمتوں کے علاوہ سب سے بڑی نعمت خدا کی رضا کا اعلان ہوگا سۓ۔ آگے ایسے لوگوں کے سلوک کو بیان فرمایا سۓ۔ چونکہ حضورؐ تو رحمت عالم ہیں فرمایا کافروں اور منافقوں سے جہاد بھی کریں اور سختی بھی کریں۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ کافروں سے جہاد قتال ہے اور منافقوں سے زبانی جہاد یعنی ان کو سمجھانا اور ساتھ ہی ان کی غلط حرکتوں پر ان سے سختی کرنا اور باز پرس کرنا چشم پوشی نہ کرنا تاکہ وہ غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔

سۓ۔ آگے منافقوں کی کچھ حرکتوں کا ذکر فرمایا جنکی وجہ سے ظاہرا بھی کافر ہوگئے سۓ۔ ایک تو کلمہ کفر کہنے سے اور دوسرا حضورؐ کو قتل کرنے کے ارادے اور کوشش سے وہ کفر کے مرتکب ہوگئے ہیں۔ یہ حرکتیں بھی غزوہ تبوک کے موقع پر ہوئی جب حضورؐ غزوہ سے واپس آئے تو وہ مکر گئے اسلئے اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمادی کہ یہ جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں سۓ۔ فرمایا اللہ نے انکو مال و دولت دی اور اس احسان کا وہ یہ بدلہ دینا چاہتے ہیں۔ فرمایا اب بھی اگر سچی توبہ کرلیں تو ان کیلئے بہتر ہوگا

سۓ۔ بعض علماء نے اس سے مرتد بھی مراد لئے ہیں کہ ان کو تین دن کی مہلت دی جائے اگر وہ توبہ کرلیں تو ٹھیک ہے ورنہ زمین کو ان کے وجود سے پاک کردیا جائے

سۓ۔ یہاں منافقوں کی ایک اور نشانی بیان فرمائی کہ خدا سے مال مانگتے ہیں اس وعدے پر کہ ہم بھی اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے مگر جب مل جاتا ہے تو وعدہ خلافی کرتے ہیں۔ اس سے حضورؐ کے دور کے ایک منافق کے عمل ظاہر ہے کے متعلق بھی اشارہ ہے جس نے حضورؐ سے دعا کرائی پھر ایسے کیا

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ‌ؕ

نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اور پاکیزہ ٹھکانوں کا ہمیشہ رہنے والے باغوں میں

وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ‌ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ؏ ۷۲ ع ٩ ٦ ١٥

اور اللہ کی طرف سے خوشنودی بہت بڑا انعام ہوگا سۓ یہی بہت بڑی کامیابی ہے سۓ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ

اے نبی! جہاد کرتے رہیں کافروں سے ساتھ اور منافقوں کے ساتھ اور سختی رکھیں ان پر سۓ

وَمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۷۳ يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوۡا ؕ

اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے سۓ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کا نام لے کر کہ انہوں نے وہ باتیں نہیں کہیں

وَلَقَدۡ قَالُوۡا كَلِمَةَ الۡكُفۡرِ وَكَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ وَهَمُّوۡا

اور بے شک کہا ہے انہوں نے کلمہ کفر کا اور کافر ہوگئے اپنے اسلام لانے کے بعد اور ایکا ارادہ کیا تھا

بِمَا لَمۡ يَنَالُوۡا‌ ۚ وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰٮهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ

ان کاموں کا جن کو نہ پا سکے سۓ اور انہوں نے بدلہ نہیں دیا مگر اس بات کا کہ انکو بے پرواہ کردیا تھا اللہ نے اور اسکے رسول نے

مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ۚ فَاِنۡ يَّتُوۡبُوۡا يَكُ خَيۡرًا لَّهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ يَّتَوَلَّوۡا

اپنے فضل سے سۓ پس اگر یہ توبہ کرلیں تو یہ بات بہتر ہے ان کیلئے اگر یونہی پھرے رہیں گے

يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَمَا لَهُمۡ

تو عذاب دیگا ان کو اللہ تعالیٰ سخت عذاب دنیا میں اور قیامت میں اور نہیں ان کیلئے

فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۷۴ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ

زمین میں کوئی دوست اور نہ ہی کوئی مدد کرنے والا سۓ اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے عہد کیا اللہ کیساتھ اگر

اٰتٰٮنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۷۵

ہمیں دے گا اللہ اپنے فضل سے ہم صدقہ کریں گے اور ہو جائیں گے نیکوں میں سے سۓ

فَلَمَّاۤ اٰتٰٮهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۷۶

پس جب دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل سے تو بخل کرنے لگے ساتھ اس مال کے اور لوٹ گئے اور پہلے بھی وہ منہ موڑنے والے تھے

۱:- اسکی سزا یہ ملی کہ وہ قیامت تک منافق ہی رہیں گے اور اسکی وجہ جھوٹ بولنا ہے ۲:- آگے فرمایا یہ تو ظاہری عمل تھے مگر ان کے دل میں چھپے ہوئے کفر و نفاق اور انکے خفیہ منافقانہ پروگراموں اور منصوبوں کو بھی جانتا ہوں انکے مخفی مشوروں کو بھی

۳:- آگے غزوۂ تبوک پر ایسی باتوں کا ذکر فرمایا ہے:- حضرت ابو بکرؓ نے گھر کا سارے کا سارا مال پیش کیا اور ایک صحابیؓ رات بھر مزدوری کر کے مٹھی بھر کھجوریں یا چھوہارے پیش کئے جن کو حضور ﷺ نے سب سے بہتر صدقہ قرار دیا منافقوں نے ان دونوں کے عمل کا

مذاق اڑایا اور نکتہ چینی کی ۵:- ان کے تمسخر کی سزا اللہ انہیں اسی صورت میں دے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۶:- آگے منافقوں کی ان حرکتوں کی وجہ سے بڑا سخت حکم فرمایا ہے:- ستر کا عدد عرب میں کثرت کیلئے استعمال ہوتا تھا فرمایا

آپ میرے حبیب ہیں باقی آپ کی ہر دعا قبول کروں گا لیکن ان منافقوں کے بارے میں آپ جتنی بار چاہیں استغفار کریں میں قبول نہیں کروں گا اور اس کی وجہ کیا ہے آگے بتا دیا ۸:- آگے بھی غزوۂ تبوک کے موقع پر ان کے رویے کا ذکر ہے

۹:- غزوۂ تبوک پر حضور ﷺ کی روانگی کے بعد پیچھے منافق خوشی کا اظہار کرتے کہ شکر ہے ہم بچ گئے ہیں ۱۰:- فرمایا انہوں نے گرمی کو بہانہ بنایا باقی جو مخلص تھے ان کو بھی اس وجہ سے روکنے کی کوشش کی ۔ ان سے کہہ دیں جہنم کی گرمی اس سے بہت ہی زیادہ سخت ہے

فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا

پس ان کے پیچھے اللہ نے نفاق لگا دیا ان کے دلوں میں اسی دن تک کہ وہ اللہ سے ملیں گے اسی وجہ سے کہ انہوں نے خلاف کی

اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا

اللہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کی ۱ اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ۲ کیا وہ نہیں جانتے

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ

کہ اللہ جانتا ہے ان کی چھپی باتوں کو اور ان کے خفیہ مشوروں کو اور اللہ جاننے والا ہے

الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

سب چھپی ہوئی باتوں کو ۳ وہ لوگ جو عیب چینی کرتے ہیں ان لوگوں کی جنہوں نے سب کچھ دیا ایمان والوں میں سے

فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ

صدقے میں ۴ اور ان لوگوں کے ساتھ بھی جو نہیں پاتے مگر وہی مال جو ان کی مزدوری کا ہے

فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

پس یہ ٹھٹھا کرتے ہیں ان مسلمانوں کیساتھ اللہ انکو ٹھٹھے کی سزا دیگا ۵ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۶

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً

اگر آپ بخشش مانگیں مجھ سے ان کیلئے یا بخشش نہ مانگیں ان کیلئے اگر آپ بخشش مانگیں ان کیلئے ستر بار بھی

فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ

تب بھی اللہ ہرگز نہ بخشے گا ان کو ۷ یہ سزا اسلئے ہے کہ انہوں نے کفر کیا اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ

ع ۱۰ ۸ ۱۶ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ

اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ایسی نافرمان قوم کو ۸ خوش ہو گئے وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے ۹ اپنے بیٹھے رہنے کی وجہ سے

خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ

اللہ کے رسول کی مرضی کے خلاف اور برا سمجھا اس بات کو کہ وہ جہاد کریں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ

اللہ کی راہ میں اور کہنے لگے باہر نہ نکلو اس گرمی میں ۱۰ آپ فرما دیجئے دوزخ کی آگ تو اس سے زیادہ

۱؎ ۔ جہاد سے فرار کا نتیجہ جہنم ہے اور جو جہنم میں جانے والے ہیں اپنی خوشیاں نہیں منانی چاہئیں بلکہ فکرمند ہونا چاہیے ۲؎ ۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ آخرت میں ان کا یہ حال ہوگا ۳؎ ۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ان کی مسلسل ان حرکتوں پر شدید ناراض ہو گئے اس لئے اب ان کیلئے سخت احکام نازل فرما دیئے ۴؎ ۔ پہلا حکم یہ دیا کہ آئندہ اگر وہ جہاد پر جانے کی اجازت بھی لیں تو ان کو اجازت نہ دیں بلکہ ان سے فرما دیں کہ تم اب مردود ہو گئے ہو۔ تم پر قطعی طور پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا تم یہیں بیٹھے رہو ۵؎ ۔ یہ تو زندگی میں ہے آگے فرمایا مرنے کے بعد بھی ان سے مردودوں والے سلوک کریں ۶؎ ۔ نہ ان کا جنازہ پڑھیں نہ قبر پر کھڑے ہوں ۷؎ ۔ اس آیت کا شان نزول رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے مخلص مسلمان بیٹے کی درخواست پر حضور ﷺ کے اس کے جنازہ پڑھنے کے بعد آئندہ کیلئے قطعی ممانعت ہے چنانچہ اس کے بعد آپ ﷺ نے کسی منافق کا جنازہ نہیں پڑھا ۸؎ ۔ فرمایا انکے مال و اولاد کی کثرت ان کیلئے دنیا و آخرت کے عذاب کا سبب ہے۔ اپنی دنیا میں اطمینان نصیب نہیں اور موت کے وقت ان چیزوں کی محبت کی وجہ سے ان کی روحیں کفر کی حالت میں نکلیں گی

حَرًّا ۗ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا ۚ

گرم ہے اگر وہ بات کو سمجھتے ہوں ۱؎ ان کو چاہیے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں ۲؎

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِن رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ

بدلہ اس کام کا جو وہ کیا کرتے تھے ۳؎ پس جب لوٹائے گا آپ کو اللہ ایک ٹولے کی طرف

مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا

ان میں سے پھر وہ اجازت مانگیں گے آپ سے (آئندہ کیلئے جہاد کیواسطے) نکلنے کی تو پس آپ فرما دیجئے تم کبھی نہ نکلوگے میرے ساتھ جہاد کیلئے

وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ

اور کبھی بھی نہ لڑوگے میرے ساتھ ہوکر دشمنوں سے ۴؎ بے شک تم نے پسند کرلیا جہاد سے بیٹھ جانا پہلی بار

فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ

پس بیٹھے رہو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ۵؎ اور جنازہ نہ پڑھیں ان میں سے کسی کا بھی جب وہ مر جائے

أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا

کبھی بھی اور آپ نہ کھڑے ہوں ان کی قبر پر ۶؎ بے شک وہ منکر ہوگئے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور مرے وہ

وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ

نافرمانی کی حالت میں ۷؎ اور آپکو تعجب میں نہ ڈالیں ان کے مال اور ان کی اولادیں ۸؎ اللہ یہ چاہتا ہے

اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

کہ عذاب دے ان کو ان چیزوں کی وجہ سے دنیا میں اور نکلیں روحیں ان کی کفر کی حالت میں ۹؎

وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ

اور جب نازل ہوتی ہے کوئی سورۃ (یہ حکم لیکر) کہ یقین رکھو اللہ پر اور جہاد کرو اس کے رسول کے ساتھ ہوکر تو

اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾

اذن مانگتے ہیں آپ سے طاقت والے لوگ ان میں سے اور کہتے ہیں آپ ہمیں چھوڑ جائیں ہم ہوں گے پیچھے بیٹھنے والوں کے ساتھ

رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

وہ پسند کرتے ہیں کہ رہ جائیں پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ ۱۰؎ اور مہر لگا دی گئی ان کے دلوں پر

۹؎ ۔ آگے دوبارہ جہاد سے فرار کیلئے ان کی بہانہ سازی بیان فرمائی

۱۵؎ ۔ "خوالف" کا مطلب پیچھے رہنے والی عورتیں ہے۔ اس سے مراد ایک تو ان کے کردار کی خرابی ہے کہ یہ عورتوں سے میل جول کی نیت سے رک گئے ہیں اور دوسرا یہ کہ منافق عورتوں کی طرح بزدل ہیں اور کم ہمت ہیں یعنی ان میں مردانگی ہے ہی نہیں بلکہ زنانہ پن ہے

۱ آگے ایمان والے مخلص صحابہؓ کی شان بیان فرمائی کہ وہ ہر وقت خوشی دلی سے مالی و جانی جہاد کیلئے تیار رہتے ہیں ۲۔ بہتری اور کامیابی دنیا میں بھی ان کا حصہ ہے اور آخرت کی بہت بڑی کامیابی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت میں رہنا بھی ان کیلئے ہی ہے

۲ اس سے پہلے تو منافقوں کا ذکر تھا اگلی آیت میں مدینہ منورہ کے گرد آباد اعرابی لوگوں کی عذر تراشی کا ذکر ہے کہ ان میں سے کچھ تو وہ تھے جو جھوٹ موٹ عذر پیش کرنے کیلئے حضورؐ کے پاس آئے اور کچھ ایسے سرکش تھے کہ وہ اس کیلئے بھی نہ آئے

آگے ان کی سزا بیان فرمائی لیکن تخصیص فرما دی کہ بعض کا عذر بوجہ کفر تھا اور کچھ کا طبعی سستی ۔ دردناک عذاب کافروں کیلئے ہوگا ۴۔ آگے حقیقی معذور و مخلص مسلمانوں کا ذکر فرمایا کہ ان پر کوئی گناہ نہیں مثلاً کمزور، بیمار، نادار، معذور مسلمان

البتہ ان لوگوں کیلئے ایک شرط ہے کہ دل سے خیرخواہی کریں اور زبان سے دعا کریں مجاہدین کے حق میں ہمدردی کریں ان کی حوصلہ افزائی کریں ان کے گھر والوں کو تسلی دیں ۵۔ آگے ایسے لوگوں کا تفصیلی ذکر کردیا کہ وہ تو جانے کیلئے آگئے تھے

۹ ان کے پاس سواری نہ تھی وہ مانگی آپؐ کے پاس بھی نہ تھی یہ سن کر وہ نہ جاسکے لیکن وہ افسوس کرتے ہوئے رو پڑے کہ کاش ان کے پاس وسائل ہوتے اور وہ محروم نہ رہتے

فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾ لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

پس وہ دین کو نہیں سمجھ سکتے ۱ لیکن اللہ کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کے رسول پر

جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ

وہ جہاد کرتے ہیں اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ ان لوگوں کیلئے بہتر کامیابی بہتری ہے

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۲ اللہ نے تیار کر رکھی ہیں ان کے لئے ایسی جنتیں بہتی ہیں

۱۱ ع ۱۷ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَ

جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان جنتوں میں اور یہی بڑی کامیابی ہے ۳

جَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ

آپکے پاس آئے وہ بہانے بنانے والے دیہاتی لوگ تاکہ اجازت مل جائے ان کو ۴ اور بیٹھ گئے جہاد سے وہ لوگ جنہوں نے

كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ

جھوٹ کہا اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ ۵ جلدی پہنچے گا ان میں سے کافروں کو عذاب

أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ

دردناک ۶ نہیں ہے کمزور لوگوں پر اور نہ ہی بیماروں پر اور نہ ہی ان لوگوں پر جو

لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ

نہیں پاتے مال جو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں کوئی بھی گناہ جب وہ خیرخواہی کریں اللہ کی اور اس کے رسول کی

مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾

نیکی کرنے والوں پر کوئی گناہ نہیں ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۸

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ

اور نہیں گناہ ان لوگوں پر جو آئے آپ کے پاس تاکہ آپ سواری دیں ان کو آپ نے کہا میں نہیں پاتا

مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ

وہ چیز جو نہیں سواری کیلئے دوں ۹ تو وہ جب آپ سے لوٹے تو ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھی

سلہ: پھر اعلان فرما دیا کہ اسباب دلوں پر شرماہ عرذ، ہو گا تو بلاوجہ بہانہ بازی کر کے پیچھے رہ گئے سلہ: ان کی اس حرکت کی وجہ سے اللہ نے ان کو ہدایت سے محروم رکھنے کا فیصلہ کر دیا ہے وہ ازلی بدبخت ہو گئے ہیں

حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

اس غم کی وجہ سے کہ نہ پایا انہوں نے وہ مال جسے خرچ کرتے اللہ کی راہ میں سلہ بے شک گناہ ان لوگوں پر ہے جو

يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ

اجازت مانگتے ہیں آپ سے اس حال میں کہ وہ مال والے ہیں وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ رہ جائیں

الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ اور مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر پس وہ بات نہیں جانتے سلہ

۱؎ ابھی حضورؐ غزوۂ تبوک سے واپس نہیں پہنچے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں کہ پیچھے رہنے والے بہانہ بازی کریں گے ان سے فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری حقیقت سے باخبر کردیا ہے اب تمہارا اعتماد ختم ہوگیا ہے
۲؎ اب تمہارے اعمال پر ناقدانہ نظر رکھی جائے گی اور قیامت میں ہمیں جتلایا جائے گا۔ اس پر یہی داد ہو سکتی ہے کہ اب بھی توبہ کر کے عملاً اپنا سچا ہونا ثابت کرو اب زبانی دعوے قبول نہیں ہوں گے بلکہ تمہارے عمل پر فیصلہ ہوگا۔
۳؎ اس سے مراد وہ عذر کرنے والے ہیں جو واپسی پر کریں گے جانے سے پہلے اجازت لی تھی ۴؎ اس سے مراد ہے کہ زبانی لعنت ملامت نہ کریں البتہ ان سے اعراض کریں کہ وہ پلید ہیں اور ان کی سزا جہنم ہے۔ آگے دوسری وضاحت کردی
۵؎ اگر آپ بفرضِ محال ان سے راضی بھی ہوگئے تو بھی کبھی بھی ایسے نافرمانوں سے راضی نہیں ہوگا ۶؎ آگے پھر دیہاتی منافقین کا ذکر فرمایا کہ وہ طبعاً ہی سخت مزاج ہیں کفر و نفاق میں بہت پکے ہیں اور اپنے جاہل ہونے کی وجہ سے
اسلامی احکام سے بے خبر بھی ہیں ۷؎ اسی لئے وہ جہاد پر بھی نہیں جاتے اور انفاق فی سبیل اللہ بھی تاوان سمجھ کر کرتے ہیں اسی انتظار میں رہتے ہیں کہ مسلمان غالب رہنے کے بجائے مغلوب اور کمزور ہو جائیں تاکہ ان کی جان چھوٹے

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا

وہ بہانے بنائیں گے تمہارے سامنے جب تم لوٹ کر جاؤ گے ان کی طرف ۱؎ آپ فرمادیجئے تم مت

تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَ

بہانے بناؤ ہم ہرگز یقین نہیں کرتے تمہاری بات پر ہمیں خبر دے چکا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے حالات کی اور

سَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ

آگے دیکھے گا اللہ تعالیٰ تمہارے عمل اور اس کا رسول بھی دیکھے گا پھر تم لوٹائے جاؤ گے اسی اللہ کی طرف جو جاننے والا ہے چھپی

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

اور کھلی باتوں کو پس وہ تمہیں خبر دے گا ان کاموں کی جو تم کرتے تھے ۲؎ یہ قسمیں کھائیں گے اللہ کے نام کی

لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ

تمہارے سامنے جب تم لوٹ جاؤ گے ان کی طرف تاکہ تم درگذر کرو ان سے ۳؎ پس ان سے کنارہ کرو ۴؎

اِنَّهُمْ رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾

بے شک وہ گندگی ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے یہ سزا ہوگی ان کاموں کی جو وہ کرتے ہیں

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

قسمیں کھائیں گے تمہارے سامنے تاکہ تم راضی ہو جاؤ ان سے اگر تم راضی بھی ہوگئے ان سے ۵؎ تو بے شک اللہ

لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ

راضی نہیں ہوتا ایسے نافرمان لوگوں سے ۶؎ دیہاتی لوگ پکے ہوتے ہیں کفر میں اور

نِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

نفاق میں اور زیادہ قریب ہوتے ہیں کہ نہ جانیں حدیں ان چیزوں کی جو اتاری ہیں اللہ نے

رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ

اپنے رسول پر اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے ۷؎ اور ان دیہاتی لوگوں میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں

مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ

اللہ کے نام پر خرچ کرنے کو اپنے لئے بوجھ اور انتظار کرتے ہیں تم پر مصیبتوں کا ان پر پڑے

سلہ:۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی ان کیلئے جواباً وہی کلمہ استعمال فرمایا کہ بری گردش ان پر ہوگی اور قرآن مجید میں اکثر جگہ یہی انداز ہے کہ صحابہ کرامؓ کے خلاف جو بھی کلمہ کفار استعمال کرتے ہیں اللہ انہی کلمات کو کفار کیلئے بطور مثال یہ عذاب بالمثل سے استعمال فرماتے ہیں
سلہ:۔ آگے اعراب میں سے مخلص مسلمانوں کا ذکر بھی فرمادیا ہے سلہ:۔ وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کی خوشنودی کے حصول کیلئے انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔ آگے فرمایا ان کو ان کی نیت کے مطابق اجر ملیگا اللہ کی رحمت اور قرب ضرور نصیب ہوگا۔
سلہ:۔ منافقوں کے تذکرے کے درمیان مخلص اعراب کے ذکر کے بعد مخلص مہاجرین و انصار کی شان بھی بیان فرمائی جارہی ہے سلہ:۔ یہ صحابہؓ کا منفرد اعزاز ہے کہ باقی مسلمانوں کیلئے تو جنت میں خدا کی رضا کا اعلان ہوگا جب کہ صحابہؓ کیلئے دنیا میں ہی
کردیا گیا ہے۔ مسلمانوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ جب بھی کسی صحابی کا یا صحابہ کا نام لیں تو رضی اللہ عنہ یا عنہم کہیں۔ آگے ان صحابہؓ کیلئے اُخروی اجر ہے سلہ:۔ اب پھر دیہاتی منافقوں کا تذکرہ ہے اور ساتھ مدینہ کے منافقوں کا بھی جو منافقت کی
آخری حد تک پہنچ ہوئے تھے جسکی وجہ سے حضورؐ کی نظر سے مخفی تھے
سلہ:۔ فرمایا ان سب کو میں خوب جانتا ہوں اور ان کو دنیا و آخرت کا
دوھرا عذاب دونگا۔ آگے بعض خطاکاروں کی توبہ کی قبولیت کا اعلان ہے

دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ

گردش بری ہے اللہ انکی باتوں کو سنتا ہے انکی نیتوں کو جانتا ہے سلہ اور دیہاتی لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں

يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ

جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور آخری دن پر اور سمجھتے ہیں اس مال کو جو خرچ کرتے ہیں قریب ہونے کا سبب

عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۗ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۗ

اللہ کے ہاں اور دعائیں لینے کا سبب اللہ کے رسول کی سلہ یاد رکھو یہ ساری کی ساری چیزیں انکو قریب کردینگی اللہ کے

ع ۱۲ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾

ان کو داخل کردیگا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں اللہ بخشنے والا مہربان ہے سلہ

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ

وہ لوگ جو پہلے اسلام لاچکے ہیں مہاجروں میں سے اور انصار میں سے اور وہ لوگ جو کہ

اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ

پیچھے آئے خلوص کے ساتھ راضی ہوچکا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوچکے اللہ سے سلہ اور تیار کر رکھی ہیں ان کیلئے اللہ نے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

ایسی جنتیں کہ بہتی ہیں جنکے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے ان جنتوں میں اور یہ کامیابی ہے

مع الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ

بہت بڑی سلہ ان لوگوں میں سے جو تمہارے ارد گرد رہتے ہیں دیہاتی لوگوں میں سے کچھ منافق بھی ہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی

وقف منزل اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ

مدینے والوں میں سے بھی جو اڑے ہوئے ہیں اپنے نفاق پر تو ان کو نہیں جانتا ہم

نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ۚ

ان کو جانتے ہیں سلہ ہم ان کو عذاب دینگے دو بار پھر وہ لوٹائے جائینگے بڑے عذاب کی طرف سلہ

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ

اور کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہوں نے اقرار کرلیا ہے اپنے گناہوں کا انہوں نے ملادئیے اچھے عملوں کے ساتھ کچھ برے کام بھی

ف۱: اس سے مراد وہ گیارہ مخلص صحابہ کرامؓ ہیں جو لیت و لعل کرتے ہوئے غزوۂ تبوک پر نہ جا سکے۔ ان کو ندامت ہوئی اور خود کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ لیا کہ جب تک معافی اور توبہ قبول نہ ہوئی اور حضورؐ خود ہمیں نہ کھولیں گے ہم بندھے رہیں گے۔ چنانچہ جب معافی نازل ہوئی تو ان کو کھول دیا گیا ہے۔ ف۲: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان کی بخشش کا اعلان فرما کر ساتھ ہی یہ حکم فرما دیا اسلئے کہ یہ بد منافقوں کے بارے میں ان جیسوں سے وعدہ تھا اسلئے کہ وہ عقیدے کی خرابی تھی اور ان کا عقیدہ ٹھیک تھا عملی خرابی تھی اسلئے واضح فرما دیا۔ ف۳: آگے عملی غلطی کرنے والوں کو سمجھا دیا کہ توبہ کر لیا کرو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں قبول کر لیتے ہیں۔ ف۴: ساتھ ہی یہ فرما دیا کہ توبہ کے بعد اپنے اعمال کی اصلاح بھی کرو یہ سچی توبہ کی نشانی ہے۔ ف۵: ان صحابہؓ کو توجہ دلائی کہ ایک بار جہاد سے رہنے کی وجہ سے اب تم کچھ مشکوک ہو گئے ہو اسلئے تم پر نظر رکھی جائیگی اسلئے آئندہ بہت محتاط ہو۔ ف۶: آگے باقی تین صحابہؓ کیلئے حکم فرمایا کہ انہوں نے ابھی اس انداز میں توبہ نہیں کی اسلئے ان کے بارے میں فیصلے کا انتظار کریں۔ چنانچہ حضورؐ نے ان سے مقاطعہ کا حکم فرما دیا جب انہوں نے بھی اعتراف جرم کر کے توبہ کر لی تو ان کی بخشش کا بھی حکم ہو گیا ہے۔ ف۷: مدینہ منورہ کے منافقین نے ایک عیسائی راہب کے مشورہ سے اپنی سازشوں کی آماجگاہ کے طور پر ایک مسجد بنائی اور حضور اکرمؐ سے درخواست کی کہ آپؐ اس میں نماز پڑھ لیں تاکہ برکت ہو۔ چونکہ اس وقت آپؐ غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے فرمایا واپسی پر پڑھ لیں گے۔ چنانچہ واپسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا کہ وہ نام نہاد مسجد مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے بنائی گئی ہے۔ حضورؐ نے اسی وقت اس مسجد کو ختم کرا دیا۔ ف۸: اس مسجد سے منافقوں نے یہ تین کام لینے تھے لیکن ظاہر قسمیں کھا رہے ہیں کہ ہم نیک نیتی سے یہ مسجد بنا رہے ہیں۔ فرمایا اللہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ

قریب ہے اللہ قبول کر لے گا ان کی توبہ ف۱ اللہ بخشنے والا مہربان ہے آپ قبول کر لیں

مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ

ان کے مالوں سے صدقہ کہ پاک کر دے وہ صدقہ ان کے ظاہر کو اور صاف کر دے ان کے باطن کو اور پڑھیں ان پر نماز جنازہ

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا

بے شک آپکی نماز ان کیلئے سکون کا سبب ہے ف۲ اللہ سنتا ہے جانتا ہے ف۳ کیا یہ نہیں جانتے کہ

اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ

اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور قبول کرتا ہے صدقوں کو اور

اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ

بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ف۴ اور آپ ان سے کہہ دیجئے کام کرتے رہو اللہ دیکھے گا

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ

تمہارے کاموں کو اور اس کا رسول بھی اور ایمان والے بھی ف۵ اور تم جلدی لوٹائے جاؤ گے ایسے اللہ کیطرف جو جانتا ہے چھپی باتوں کو

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ

اور کھلی باتوں کو پس وہ تم کو خبر دے گا ان کاموں کی جو تم کرتے تھے ف۶ اور کچھ اور بھی ہیں کہ ان کا کام موقوف ہے

لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

اللہ کے حکم پر یا اللہ عذاب دیگا ان کو یا توبہ قبول کر لے گا اور اللہ جاننے والا ہے بڑی حکمت والا ہے ف۷

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا ۢ بَيْنَ

اور وہ لوگ جنہوں نے بنائی ایک مسجد دکھ دینے کیلئے اور کفر کے لئے اور جدائی کرنے کیلئے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ

ایمان والوں کے درمیان اور بیٹھنے کی جگہ اس کیلئے جو لڑ چکا ہے اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کیساتھ اس سے پہلے ف۸

وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

اور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے چاہی ہے بہتری ہی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً

۱۔ آگے واضح حکم فرما دیا کہ نماز تو بجائے خود رہی آپؐ وہاں کھڑے بھی نہ ہوں وہاں میرے عذاب نازل کرنا ہے ۲۔ اس سے مراد مسجد قبا ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضورؐ نے انصار مدینہ سے پوچھا تم کیا عمل کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کی تعریف کی ہے تو انہوں نے عرض کی کہ ہم پیشاب وغیرہ کے بعد فوراً استنجا کر لیتے ہیں فرمایا یہ عمل اللہ کو پسند آگیا ہے ۳۔ آگے پھر مسجد قبا کی تعریف اور مسجد ضرار کی مذمت بیان فرمائی ۴۔ فرمایا ان کی مسجد کا انجام تو یہ ہوگا اور ان کا اپنا انجام یہ ہوگا کہ وہ ہدایت سے محروم رہیں گے اور مرتے دم تک بغض وحسد اور ناکامی پر حسرت وافسوس کی آگ میں جلتے رہیں گے اور ان کے دل پارہ پارہ ہوتے رہیں گے ۵۔ جہاد سے رکنے والے منافقین اور چند مخلص صحابہؓ کے تذکرہ کے بعد اب مجاہدین کی شان، انکی صفات اور اجر کا بیان ہے

۶۔ دعوئے ایمان کے بعد وہ عملاً اپنی جان پیش کر دیتے ہیں۔ آگے وعدۂ جنت کا ذکر ہے جو اس جہاد کی وجہ سے مسلمانوں سے کیا گیا ہے اور اس کا ذکر سب آسمانی کتابوں میں ہے

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

جھوٹے ہیں ۱ آپ نہ کھڑے ہونا اس مسجد میں کبھی بھی یقیناً وہ مسجد جسکی بنیاد رکھی گئی تقویٰ پر

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ

پہلے دن سے ۲ وہ حق دار ہے کہ آپ اس مسجد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں

يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

پاک رہنے کو اور اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے پاک رہنے والوں کو ۳ بھلا جس نے بنیاد رکھی اپنی مسجد کی

عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

اللہ سے ڈرنے پر اور اس کی رضا مندگی پر وہ مسجد بہتر ہے یا جس نے بنیاد رکھی اپنی عمارت کی

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

اس گڑھے کے کنارے پر جو گرنے والا ہے اس کو لے کر دوزخ کی آگ میں ۴ اور اللہ سمجھ نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ

ایسے ظالم لوگوں کو ہمیشہ رہے گی ان کی وہ عمارت جو بنائی انہوں نے شک کا ذریعہ

قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳ ع ۱۱ ۲

ان کے دلوں میں اس وقت تک کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے ۵

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

بے شک اللہ نے خرید لئے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال

بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ

اس بدلے میں کہ ان کیلئے جنت ہے وہ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پس وہ مارتے ہیں اور

يُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

مارے جاتے ہیں ۶ کہ وہ وعدہ ہے جسکا پورا کرنا اللہ پر لازم ہے یہ بات لکھی گئی ہے توریت میں اور انجیل میں

وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا

اور قرآن میں بھی اور کون ہے زیادہ پورا کرنیوالا اپنے وعدہ کو اللہ سے سو تم خوشی مناؤ

ف۱:۔ بعض علماء نے اس سے مراد بیعت عقبہ (اور اس میں شامل مدینہ منورہ کے صحابہ کرامؓ) لئے ہیں ف۲:۔ آگے مخلص مومنین اور مجاہدین کی مزید صفات اور خصوصیات بیان فرمائیں جو ہر وقت موجود ہوتی ہیں اسلئے کہ جہاد تو کبھی کبھی ہوتا ہے
ف۳:۔ یہ مخصوص اعمال بتا کر آگے عمومی حکم فرما دیا ف۴:۔ چونکہ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ وہ اللہ کی مرضی پر چلتا ہے اسلئے اگر اس کا کوئی قریبی عزیز اور رشتہ دار بھی اللہ کا نافرمان اور باغی ہے یا خصوصی شرک کا مرتکب ہے تو اس سے بھی
ہمدردی منع ہے اسلئے آپ حضورؐ کے واسطے سے سب کو حکم فرما دیا کہ ان کے لئے مغفرت طلب نہ کریں ف۵:۔ قرآن مجید میں چونکہ حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں اپنے مشرک باپ کیلئے مذکور ہیں اسلئے آگے وضاحت فرما دی کہ وہ ایفائے عہد تھا
ف۶:۔ جب واضح ہو گیا کہ ہدایت اس کے مقدر میں نہیں تو ابراہیمؑ نے بیزاری کا اظہار کر دیا ف۷:۔ جو قوم احکام جان لینے کے بعد بھی نافرمانی کرے تو قصوروار وہ خود ہیں

بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾

اپنے سودے کی وجہ سے جو تم نے اس سے سودا کیا ف۱ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ف۲

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

وہ لوگ توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں اللہ کی تعریف کرنیوالے ہیں روزے رکھنے والے ہیں رکوع کرنیوالے ہیں

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

سجدہ کرنیوالے ہیں حکم دینے والے ہیں نیک کاموں کا اور روکنے والے ہیں برے کاموں سے ف۳

وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ

اور نگہبانی کرنیوالے ہیں اللہ کی حدوں کی اور آپ خوشخبری سنا دیں ایمان والوں کو ف۴ یہ شان نہیں ہے

لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ

نبی کی اور نہ ہی ان لوگوں کی جو اللہ پر ایمان لائے ہیں کہ وہ بخشش مانگیں اللہ سے مشرکوں کے لئے

لَوْ كَانُوْۤا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ

اگرچہ وہ مشرک ان کے قرابت دار ہوں اس کے بعد کہ بات کھل گئی ان کے لئے کہ یہ قرابت دار

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

دوزخی ہیں ف۵ اور نہ تھی بخشش مانگنی ابراہیمؑ کی اپنے باپ کے لئے

اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ

مگر اس وعدے کی وجہ سے جو کر چکا تھا پس جب بات کھل گئی ابراہیمؑ کے لئے کہ انکا باپ

عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَ

اللہ کا دشمن ہے آپ بیزار ہو گئے اپنے باپ سے ف۶ بے شک ابراہیمؑ بڑے نرم دل والے تھے اور بڑے بردبار تھے اور

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ

اللہ تعالیٰ گمراہ نہیں کرتا کسی قوم کو ان کی ہدایت کے بعد یہاں تک کہ بیان کر دے

لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ

ان کیلئے ان کاموں کو جن سے ان کو بچنا چاہئے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے ف۷ بے شک اللہ ہی کے قبضے میں ہے

۱ ۔ احکام کے درمیان اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ بیان فرما کر یاد دہانی کرادی کہ میری فرمانبرداری میں ہی سب کی کامیابی ہے ۲ ۔ آگے پھر مخلص مسلمانوں کی بخشش کا عمومی اعلان فرمایا بالخصوص ان مہاجرین و انصار کیلئے جنہوں نے ہر
مشکل سے مشکل گھڑی میں ثابت قدمی دکھائی ۳ ۔ فرمایا عملی غلطیوں پر جب بھی انہوں نے توبہ کی میں نے معاف کر دیا ۴ ۔ آگے خصوصیت سے ان تین صحابہؓ کی قبولیت توبہ کا اعلان فرمادیا جن کیلئے ابھی حکم نہیں ہوا تھا اور ان سے عام
مقاطعہ ہو چکا تھا ۵ ۔ وہ اس سلوک کی وجہ سے انتہائی پریشان ہوگئے تھے اور ہمہ وقت توبہ میں مصروف تھے چنانچہ اب انکی معافی کا حکم دیدیا گیا ہے ۶ ۔ اب سورۃ توبہ کے آخری حصے میں پھر جہاد بالسیف اور جہاد باللسان کی ترغیب دی
ہے ۷ ۔ یہاں بھی صحابہ کرامؓ کو اللہ تعالیٰ سچا قرار دے رہے ہیں کہ ان کے قول و عمل میں کوئی تضاد نہیں ہے ۸ ۔ حضورؐ تو تبوک پہنچ چکے ہوں اور یہ اہل مدینہ اور اعرابی یہاں بیٹھے رہیں یہ بہت نامناسب کام ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ

بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی ہے ۱ وہی زندگی دیتا ہے وہی موت لاتا ہے اور نہیں تمہارے لئے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی ساتھی اور نہ کوئی مدد کرنیوالا ۲ بے شک توبہ قبول کی اللہ نے

عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ

نبی کی اور مہاجروں کی اور انصار کی وہ لوگ جنہوں نے ساتھ دیا نبی کا

سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ

سخت تکلیف کی گھڑیوں میں اس کے بعد کہ قریب تھا کہ پھر جائیں دل ایک ٹولے کے

مِّنْھُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٧﴾

ان میں سے پھر اللہ نے توبہ قبول کی ان کی ۳ بے شک اللہ تعالیٰ ان پر شفقت کرنیوالا بڑا ہی مہربان ہے ۴

وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ

اور توبہ قبول کرلی اللہ نے ان تینوں کی بھی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ تنگ ہوگئی ان پر

الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُھُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ

زمین اس کے کھلا ہونے کے باوجود ۵ اور تنگ ہوگئیں ان پر اپنی جانیں اور وہ سمجھتے تھے کہ کوئی

لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ

جائے پناہ نہیں ہے اللہ کے عذاب سے بچنے کی مگر اسی کی طرف جانے میں پھر اللہ نے توبہ قبول کرلی ان کی تاکہ وہ توبہ میں رہیں بیشک

اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ١٤ ع ٨ ٣

اللہ توبہ قبول کرنے والا بڑا ہی مہربان ہے ۶ اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ

اور رہو تم ہمیشہ سچے لوگوں کے ساتھ ۷ یہ بات مناسب نہ تھی مدینہ کے لوگوں کے لئے اور نہ ہی ان لوگوں

حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ

کیلئے جو انکے آس پاس دیہاتی آباد ہیں کہ وہ پیچھے رہ جائیں (جہاد کرنے سے) اللہ کے رسول سے ۸ اور

سلہ:- اس عمل کا مطلب تو یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے زیادہ اپنی ذات سے پیار کیا خود کو ان پر ترجیح دی۔ آگے وضاحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکالیف اور پریشانی پر نیک اعمال جیسا ہی اجر ملے گا اور یہ اجر کبھی ضائع نہیں ہوتا

سلہ:- ایسا عمل یا ایسی بات جس سے کافروں کو تکلیف پہنچے وہ بھی باعث اجر ہے۔ سلہ:- آگے فرمایا اسی طرح اللہ کی راہ میں تھوڑا یا زیادہ مال خرچ کرنا اور سفر کرنا بھی باعث ثواب ہے۔ ان کا بھی اللہ تعالیٰ بہت بہتر بدلہ دیں گے

سکہ:- آگے فرمایا یہ باتیں سمجھنے کیلئے ہر قوم میں سے ایک ایک گروہ دین سیکھنے کیلئے نکلے اور علم دین حاصل کرنے کے بعد واپس آ کر اپنی قوم کو تبلیغ کریں اپنی بھی سمجھائیں تاکہ سب کی اصلاح ہو اور یہ ذمہ داری پوری قوم کی ہے

سٰہ:- اس ذمہ داری کے ساتھ ساتھ آگے فرمایا کافروں سے جہاد بھی فرض ہے اور قرب و جوار کے کافروں میں یہ احساس پیدا کرنا ضروری ہے کہ تم ان کے معاملے میں سخت جذبات رکھتے ہو اور محبت و الفت نہیں رکھتے

لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ

اور محبت نہ کریں اپنے نفسوں کے ساتھ حضورؐ کی ذات کے مقابلے میں ؀ یہ حکم اسلئے دیا جاتا ہے کہ نہیں پہنچتی ان کو

ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ

پیاس اور نہ ہی کوئی تکلیف اور نہ ہی بھوک اللہ کی راہ میں اور نہیں چلتے وہ کسی راستے پر

مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ

جس سے غصہ آئے کافروں کو ؀ اور نہیں حاصل کرتے دشمن سے کچھ بھی چیز مگر ان سارے کاموں میں لکھا جاتا ہے

لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ١٢٠

ان کیلئے ان کاموں کے بدلے میں ثواب نیک کام کا بے شک اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا ؀

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ

اور نہیں خرچ کرتے اللہ کی راہ میں تھوڑا خرچ یا زیادہ خرچ اور نہیں کاٹتے

وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا

کسی بھی راستے کو مگر ان کیلئے لکھا جاتا ہے ان سب کا ثواب تاکہ بدلے دے ان کو اللہ تعالیٰ بہتر ان کاموں کا جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ١٢١ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ

کرتے تھے ؀ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ سارے کے سارے ایمان والے باہر نکل جائیں پس یہ بات کیوں نہیں ہوتی

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ

کہ نکلیں ہر فرقے سے ایک ایک ٹولہ ان میں سے تاکہ سمجھ حاصل کریں دین کے بارے میں اور

١٥ ع ٤ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ١٢٢ ع

تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو جب واپس آئیں ان میں تاکہ وہ اللہ کے عذاب سے بچتے رہیں ؀

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ

اے ایمان والو! لڑتے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو قریب ہیں تمہارے

الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

کافروں میں اور چاہیے کہ وہ پائیں تم میں سختی کو اور یہ بات جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ساتھ ہے

۱۔ آخر پرہیزگاروں کی نشانی بیان فرمادی ہے ۲۔ جب بھی کوئی وحی نازل ہوتی تو منافقین غریب صحابہؓ سے بطور تمسخر پوچھتے کہ اس سے کس کا ایمان بڑھا ہے تم میں سے۔ آگے اس کا جواب دیا کہ ایمان والوں کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں
۳۔ اور منافقوں کے کفر میں اضافہ ہو جاتا ہے ۴۔ آگے فرمایا کہ ان منافقوں کو ہر سال ایک دو بار تکلیف و مصیبت بھیج کر یا ان کا نفاق ظاہر کرکے تنبیہ کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے ہیں ۵۔ اگلی آیت میں منافقوں کی ایک اور حرکت بیان کی
۶۔ حضورؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے اگر کوئی وحی نازل ہوتی تو ایک دوسرے کو کنکھیوں سے دیکھتے اور مسلمانوں کو متوجہ نہ پاکر خاموشی سے کھسک جاتے ہیں۔ ان کی اس حرکت پر اللہ نے بھی اپنی دھتکار دیا اور وہ دین حق کی سمجھ سے محروم ہوگئے
۷۔ آگے حضور اکرمؐ کی شفقت و رحمت کو بیان فرمایا ۸۔ آپؐ تو اتنے رحیم اور نرم دل ہیں کہ کسی بھی انسان کو پہنچنے والی تکلیف سے آپ کو دکھ پہنچتا ہے ۹۔ نافرمانوں کے ایمان کیلئے بھی ہر وقت ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں

الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ

پرہیزگاروں کے ۱ جب نازل ہوتی ہے کوئی سورۃ ان میں سے کچھ لوگ یہ پوچھتے ہیں

أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

کس کے بڑھا دیا اس سورۃ نے اس کے ایمان کو ۲ اے پر وہ لوگ جو ایمان لائے

فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا

پس یہ سورۃ بڑھا دیتی ہے ان کے ایمان کو اور وہ خوش ہو جاتے ہیں ۳ اور پر

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ

وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے بڑھا دیتی ہے یہ سورۃ ان کی گندگی پر

رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ

گندگی کو اور وہ مرجاتے ہیں کافر ہوکر ۳ کیا وہ نہیں دیکھتے

أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا

کہ ان کو آزمایا جاتا ہے ہر سال میں ایک بار یا دو بار پھر وہ نہیں کرتے

يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ

توبہ اور نہ ہی وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں ۵ اور جب نازل ہوتی ہے

سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ

کوئی سورۃ تو وہ دیکھنے لگتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کو (دونوں اشارہ کرتے ہوئے کہ) کیا دیکھ رہا ہے

أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ

کوئی مسلمان پھر وہ لوٹ گئے ۶ پھیر دیا اللہ نے ان کے دلوں کو ہدایت سے ۷ اس لئے کہ یہ ایسے

قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ

لوگ ہیں کہ دین کو نہیں سمجھتے ۷ بے شک آپہنچا تمہارے پاس بہت بڑا رسول جو تم ہی میں سے ہے

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ

شاق ہے اس پر وہ چیز جس سے بھی دکھ پہنچے ۸ بڑی لالچ کرتے ہیں تمہارے ایمان کیلئے ۹ ایمان والوں پر

سے ۱:۔ اور بالخصوص مومنوں پر تو بہت ہی زیادہ مہربان ہیں۔ آگے حضور اکرمؐ سے فرمایا اتنا کچھ سمجھانے کے باوجود اگر وہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو آپؐ پرواہ نہ کریں وہ آپؐ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اسکا رب آپ کیلئے کافی ہے

سے ۲:۔ سورۃ یونسؑ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرمؐ پر۔ اس سورۃ میں حضرت یونسؑ کی قوم کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے اس کا نام حضورؐ نے سورۃ یونسؑ رکھا ہے۔ سورۃ توبہ کے آخر میں حضور اکرمؐ کی شان رفیع بیان

کر کے آپؐ سے اعلان کرایا کہ مجھے اللہ پر بھروسہ ہے اور وہی مجھ کافی ہے اگر وہ میرے ساتھ ہوگا تو میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس سورۃ میں اس کی تاریخی مثال بیان فرمادی اور اسی کیلئے بطور خاص حضرت یونسؑ کی قوم کا ذکر فرمایا

اسلئے کہ اس قوم کو حضورؐ کی قوم سے بہت مناسبت ہے جسطرح وہ قوم آخر میں ایمان لاکر عمومی عذاب سے بچ گئی اسی طرح اہل مکہ بھی آخر میں ایمان لاکر عذاب سے بچ گئے۔ چونکہ یہ سورۃ مکی ہے اسلئے اس میں چار بنیادی عقائد

توحید، رسالت، آخرت اور قرآن مجید کی صداقت کا بیان ہے۔ انہی عقائد کے تحفظ کیلئے سورۃ توبہ میں جہاد کا حکم تھا اور ان کی تبلیغ کیلئے اس سورۃ میں دلائل دیئے گئے ہیں۔ چونکہ سورۃ بقرہ سے سورۃ توبہ تک تقریباً تمام اقوام عالم

کو دعوت اور اسلام کے تقریباً تمام احکام بیان ہو چکے ہیں اب پھر تبلیغ ہے۔

سے ۱:۔ سب سے پہلے قرآن مجید کی پختگی بیان فرمائی کہ اسے کوئی بھی نہیں مٹا سکتا حکیم کا معنی حکمت والی بھی ہے اور پختہ بھی ہے۔ آگے ان کے اعتراض کا جواب دیا

سے ۲:۔ کفار کہتے تھے کہ حضورؐ ہم جیسے انسان ہیں وحی تو کسی فرشتہ پر آنی چاہیے اس کا جواب پہلے گذر چکا ہے یہاں بھی فرمایا اس میں تعجب کی کونسی بات ہے اللہ جس کو چاہے یہ ذمہ داری دیدے کہ لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈرائے۔

سے ۳:۔ اس کے علماء نے مختلف مطالب بیان کئے ہیں ایک یہ کہ ایمان والوں کو پورا اجر و ثواب ملے گا ایک یہ کہ حضورؐ کی شفاعت حاصل ہوگی اسلئے کہ انہوں نے حضورؐ کے نقش قدم پر پوری سچائی اور خلوص سے چلنے کی کوشش کی۔

سے ۴:۔ چونکہ جو بھی توجہ سے حضورؐ کی بات سنتا وہ ایمان لے آتا اسلئے کافر کہتے کہ اتنا موثر کلام کسی جادوگر کا ہی ہو سکتا ہے جو بہت زود اثر ہے۔ منکرین کے اعتراضات اور شبہات کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے دلائل شروع فرمائے

سے ۵:۔ سب سے پہلے اپنی قدرت کے آفاقی دلائل بیان فرما کر سوچنے کی دعوت دی

سے ۶:۔ توحید، رسالت، صداقت قرآن کے بعد آگے آخرت کا عقیدہ بیان فرمایا

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ

بڑی شفقت کرتے ہیں بڑے ہی مہربان ہیں ۱؎ پس اگر یہ منہ موڑے رہیں آپ فرما دیجئے مجھے اللہ ہی کافی ہے نہیں کوئی معبود

إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

سوائے اس اللہ کے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ مالک ہے بہت بڑے عرش کا

ع ۲۶/۷ ۵

۱۰ سُورَةُ يُونُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعُ آيَاتٍ وَإِحْدَى عَشَرَ رُكُوعًا ۵۱

سورۃ یونس مکی ہے اور اس میں ۱۰۹ آیتیں اور ۱۱ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۲؎

الٓر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا

یہ آیتیں اس کتاب کی جو بڑی حکمت والی کتاب ہے ۱؎ کیا لوگوں نے اس بات کو عجیب سمجھا کہ ہم نے وحی بھیجی

إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ

ایک مرد کی طرف ان میں سے (یہ کہہ کر) کہ تو ڈرا لوگوں کو ۲؎ اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کیلئے

قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾

سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے ہاں ۳؎ کافروں نے کہا بے شک یہ کھلا جادوگر ہے ۴؎

وقف النبي صلى الله عليه وسلم

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

بے شک تمہارا پالنے والا وہ اللہ ہے جس نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں

ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن

پھر متوجہ ہوا عرش مجید پر تدبیر کرتا ہے سب کاموں کی ۵؎ کوئی سفارش نہ کر سکے گا مگر

بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ إِلَيْهِ

اس کے اذن کے بعد یہ وہ اللہ ہے جو تمہارا پالنے والا ہے پس اسی کی عبادت کرو کیا تم نہیں سوچتے ۶؎ اسی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

تم سب کو لوٹ کر جانا ہے اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا بیشک وہی اللہ تعالیٰ پہلے بھی پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ لوٹائے گا

؎۱ :۔ فرمایا تم سب اللہ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے اور یہ کوئی مشکل نہیں اُسی نے تم کو پہلے پیدا کیا دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا تاکہ فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو جزا اور سزا دے سکے ؎۲ :۔ آگے پھر مزید آفاقی دلائل بیان فرمائے جو ہر وقت
ہر انسان دیکھ سکتا ہے ؎۳ :۔ آگے فرمایا کہ سورج، چاند کی منزلیں اور ان سے متعلق دیگر علوم ریاضی، علم افلاک وغیرہ باریک باتیں علم والے جان لیتے ہیں ؎۴ :۔ ذرہ ذرہ کائنات کی ہر مخلوق خواہ جاندار ہو یا بے جان اُسے دیکھ کر مجھے پہچان
سکتے ہو بشرطیکہ دل میں میرا خوف ہو ؎۵ :۔ جو لوگ دنیاوی زندگی کو ہی اصل سمجھ بیٹھے ہیں، قیامت پر ایمان ہی نہیں، میری قدرت کی نشانیوں پر غور ہی نہیں کرتے وہ تو بہرحال آخرت میں ناکام ہی ہونگے اور اپنے اعمال کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے
؎۶ :۔ جنہوں نے بات مان لی، اچھے عمل کیے ان کو مزید اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے اور انکو انعام میں جنت ملے گی ؎۷ :۔ اور وہاں ان کی مصروفیت کیا ہوگی آگے بیان فرمایا

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تاکہ بدلہ دے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ساتھ انصاف کے ؎۱ اور وہ لوگ جو منکر ہوئے

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ④

ان کیلئے پانی ہوگا کھولتا ہوا پینے کیلئے اور عذاب ہوگا دردناک بدلہ ان کے کفر کا ؎۲

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے سورج کو روشن کیا اور چاند کو نور بنایا ؎۳ اور مقرر کیں چاند کی منزلیں

لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ

تاکہ تم جان لو تعداد سالوں کی اور اپنا حساب بھی نہیں بنایا اللہ نے ان چیزوں کو مگر ساتھ حق کے

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑤ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ

تفصیل سے بیان کرتا ہے اپنی آیتیں اس قوم کیلئے جو علم والی قوم ہے بیشک رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں

وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ⑥

اور ہر اس چیز میں جو پیدا کی اللہ نے آسمانوں میں اور زمین میں بڑی نشانیاں ہیں ؎۴ اس قوم کیلئے جو ڈرنے والی ہے اللہ سے

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

بے شک وہ لوگ جو امید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی اور وہ خوش ہوگئے دنیا کی زندگی پر اور

اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ⑦ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ

دل لگا بیٹھے اس کے ساتھ اور وہ لوگ جو ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانہ

النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دوزخ کی آگ ہے بدلہ ان کاموں کا جو وہ کرتے ہیں ؎۵ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے

الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

نیک کام ان کی رہنمائی کرتا ہے ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے ؎۶ بہتی ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ⑨ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ

نہریں وہ رہیں گے ان نعمت کے باغوں میں ؎۷ ان کی دعا جنت میں یہ ہوگی تو پاک ہے ہر عیب سے اے ہمارے اللہ!

۱۔ یہ جنت والے اللہ کی تسبیح بیان کریں گے اور ایک دوسرے پر سلامتی بھیجیں گے ۲۔ اور آخر میں اپنے رب کی حمد بیان کریں گے۔ غالباً اسلئے کہ دنیا میں یہ نمازی تھے اور نماز میں ثنا، تحیۃ، سلام پڑھتے تھے۔ گویا نمازی دنیا میں بھی جنت میں ہی ہوتا ہے
۲۔ یہ پچھلی آیات میں منکرین قیامت اور مومنین کا اخروی انجام بیان فرمایا آگے منکرین کی ایک اور حماقت بیان فرمائی کہ بجائے فرمانبردار بننے کے عذاب کا مطالبہ شروع کر دیتے ہیں ان کے اسی مطالبے کا جواب بھی ارشاد فرمایا ۳۔ فرمایا اگر ان کی احمقانہ
خواہش پوری کر دی جائے جو اللہ کیلئے مشکل نہیں ہے تو پوری قوم تباہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں ۴۔ آگے فرمایا عذاب تو بہت بڑا ہوتا ہے یہ تو تھوڑی سی تکلیف بھی نہیں برداشت کر سکتے اور پھر پکارنا شروع کر دیتے ہیں لیکن وقتی طور پر
۵۔ انسان کی یہ تین حالتیں ہی ہوتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر وقت پکارتا ہے مگر تکلیف دور ہونے پر پھر منکر بن جاتا ہے ۶۔ فرمایا ان کو پھر یہ سزا ملتی ہے کہ اپنے برے بھلے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور ہدایت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ آگے فرمایا عبرت کیلئے تاریخ دیکھ لو
۷۔ ان کے حالات پڑھ لو، کھنڈرات دیکھ لو ان کا انجام کیا ہوا ۸۔ آگے فرمایا کسی نافرمان قوم کی تباہی کے بعد جو لوگ ان کے وارث بنتے ہیں پھر ان کے رویے کو دیکھا جاتا ہے اگر وہ بھی نافرمانی کریں تو ان سے بھی وہی سلوک ہوتا ہے
تمہیں بھی اب اسی طرح موقع دیا گیا ہے اور تمہارے کاموں کے مطابق ہی فیصلہ ہوگا
۹۔ آگے کافروں کی ایک اور حرکت بیان فرمائی

وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
اور آپس میں تحفہ ان کا سلام ہوگا ۲ اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہوگا تمام تعریفیں حق ہیں اللہ کا جو ہے پالنے والا
ع ۲ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٠﴾ وَلَوْ يُعَجِّلُ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ ٱلشَّرَّ ٱسْتِعْجَالَهُم بِٱلْخَيْرِ
تمام جہانوں کا ۳ اور اگر جلدی کردے اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے اسی شر کے بھیجنے میں جس کو وہ جلدی مانگتے ہیں بہتری کے مقابلے میں
لَقُضِىَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا فِى
تو منقطع ہو جاتا ان کیلئے ان کا وقت مقررہ ۳ سو چھوڑ رہے ہیں ہم ان لوگوں کو جو امید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی
طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١﴾ وَإِذَا مَسَّ ٱلْإِنسَٰنَ ٱلضُّرُّ دَعَانَا
ان کی سرکشی میں بھٹکتے پھرتے ۴ اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی بھی تکلیف تو ہمیں پکارتا ہے
لِجَنۢبِهِۦٓ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُۥ مَرَّ
پہلو کے بل یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوتے ہوئے ۵ پس جب ہم کھول دیتے ہیں اس سے اس تکلیف کو وہ یوں گزر جاتا ہے
كَأَن لَّمْ يَدْعُنَآ إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ
گویا کہ ہمیں کبھی نہیں پکارا تھا کسی بھی تکلیف کو دور کرنے کیلئے جو اسے پہنچ چکی تھی۔ اسی طرح بھلے کر کے دکھائے گئے حد سے بڑھنے والوں کو
مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا ٱلْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ
ان کے وہ کام جو وہ کرتے تھے ۶ بے شک ہلاک کئے ہم نے کئی لوگ تم سے پہلے ۷
لَمَّا ظَلَمُوا۟ ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَمَا كَانُوا۟
جب انہوں نے میری حدیں توڑی تھیں اور آئے تھے ان کے پاس ان کے رسول کھلی کھلی باتیں لے کر اور ہرگز نہ تھے
لِيُؤْمِنُوا۟ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْقَوْمَ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَٰكُمْ
ایمان لانے والے اسی طرح ہم سزا دیا کرتے ہیں مجرم لوگوں کو ۸ پھر ہم نے بنا دیا تم کو
خَلَٰٓئِفَ فِى ٱلْأَرْضِ مِنۢ بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾
ان کا نائب اس زمین میں ان کی ہلاکت کے بعد تاکہ ہم دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو ۹
وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُنَا بَيِّنَٰتٍ ۙ قَالَ ٱلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
اور جب پڑھی جاتی ہیں ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں تو کہتے ہیں وہ لوگ جو امید نہیں رکھتے

ف۱: وہ مطالبہ کرتے کہ احکام الٰہی میں نرمی اور لچک پیدا کریں آگے اس کا جواب ارشاد فرمایا ف۲: سرداران قریش نے حضورؐ کو مال و دولت، سرداری اور حسین لڑکی رشتے کی پیشکش بھی کی کہ آپؐ یہ کام چھوڑ دیں یا لچک پیدا کریں تو اللہ نے
آپؐ کو حکم فرمایا کہ ان سے کہہ دیں کہ میں اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہہ رہا بلکہ یہ اللہ کے حکم ہیں میں کیسے بدل سکتا ہوں ف۳: میں تو خود اللہ سے ڈرتا ہوں اسی کے حکم کے مطابق تمہیں دعوت دے رہا ہوں۔ آگے فرمایا میری زندگی میرے سچا ہونے
پر گواہ ہے تم کیوں بیوقوفوں والی باتیں کرتے ہو ف۴: میں نے تو عام معاملات میں کبھی جھوٹ نہیں بولا تو اللہ پر کیسے جھوٹ باندھ سکتا ہوں ف۵: ایسا کرنے والا تو بہت بڑا ظالم ہوتا ہے اور جو اللہ کے حکم نہ مانے وہ سب سے بڑا مجرم بن جاتا ہے
ف۶: آگے ان کافروں کے شرکیہ اعمال بیان فرمائے گئے ہیں ف۷: وہ کہتے یہ ہمارے معبودانِ باطلہ خدا کے مقرب ہیں ہمارے سفارشی ہوں گے آگے اس کا جواب دیا ف۸: اللہ کو تو پتہ نہیں ہے تم بتا رہے ہو۔ اگر وہ سفارشی ہوتے تو جس طرح
اپنے بیٹوں کا اللہ ہمیں خود بتاتے ہیں ان کی چیزیں دیدیتے۔ اگر اللہ نے
نہیں بتایا تو سمجھ لو کہ اللہ ان سے بے نیاز ہے اور ایسے شریکوں سے پاک ہے
ف۸: آگے فرمایا کہ انسان سارے کے سارے پہلے توحید کے قائل تھے لیکن بعد میں
شیطان نے ان کو مشرک بنا دیا۔ علماء فرماتے ہیں کہ نوحؑ سے پہلے سب موحد تھے
ف۹: اس سے مراد قیامت کا حساب و کتاب ہے

لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ
ہمارے ملنے کی لے آ کوئی اور قرآن جو اس کے سوا ہو یا اس کو بدل ڈال آپ فرما دیجئے مجھ سے یہ نہیں ہو سکے گا

اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۚ
کہ میں بدل ڈالوں قرآن کو اپنے دل کی چاہت سے ف۲ میں تو اسی بات پر چلتا ہوں جس کی وحی کی جاتی ہے میری طرف

اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ
بے شک میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی بڑے دن کے عذاب سے ف۳ آپ فرما دیجئے

لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖؗ فَقَدْ لَبِثْتُ
اگر اللہ چاہتا تو میں نہ پڑھتا یہ قرآن تم پر اور نہ بتاتا تم کو اس قرآن کی باتیں پس بیشک میں رہا

فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
تم میں عمر کا پورا حصہ اس سے پہلے کیا تم میں عقل نہیں ہے ف۴ پس کون بڑا ظالم ہے اس سے جو

افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ
جھوٹ باندھے اللہ پر ف۵ یا جھٹلادے اللہ کی باتوں کو بے شک کامیاب نہیں ہوا کرتے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ
مجرم ف۶ اور یہ عبادت کرتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر ان کی جو ان کو نقصان نہ پہنچا سکیں

وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ
اور نہ نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے ہاں ف۷ آپ فرما دیجئے

اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ ؕ
کیا تم بتاتے ہو اللہ کو وہ چیزیں جو اللہ نہیں جانتا آسمانوں میں اور زمین میں ف۸

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَا كَانَ النَّاسُ
پاک ہے وہ اللہ اور بہت بلند ہے ان چیزوں سے جو یہ مشرک بتاتے ہیں ف۸ اور لوگ سارے کے سارے

اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
ایک ہی دین پر تھے پھر آپس میں مخالف ہو گئے اگر نہ ہو چکی ہوتی ایک بات ف۹

ـــ۱ :- چونکہ فیصلے کا دن مقرر ہو چکا ہے اسلئے اب ان کا فیصلہ اسی دن ہوگا ـــ۲ :- پہلے منکرین کے مطالبۂ عذاب کا ذکر اور اس کا جواب گذرا ہے یہاں ان کے دوسرے مطالبہ کا جواب ہے جو وہ کیا کرتے تھے کہ یہاں مکہ میں نہریں جاری ہوں سونا نکلے وغیرہ ـــ۳ :- فرمایا یہ چھپی باتیں ہیں ان کے ظاہر ہونے کا انتظار کرو یہ اللہ کے اختیار میں ہے ہو سکتا ہے کسی وقت یہ سب کچھ ہو جائے - چنانچہ اب یہ سب کچھ ظاہر ہو گیا ہے - ـــ۴ :- آگے فرمایا کہ جب بھی انسان کو یہ دنیاوی نعمتیں اور آرام و آسائش دے دیتا ہوں تو وہ باغی ہو جاتا ہے اور ہماری نافرمانی کے حیلے سوچتا ہے ـــ۵ :- فرمایا ان سب باتوں کا ریکارڈ بن رہا ہے اور ان کا حساب لیا جائیگا - آگے اسی رویے کی عملی مثال بیان فرمائی جا رہی ہے ـــ۶ :- کشتی میں مزے سے جا رہے ہوتے ہیں باد مخالف یا طوفان آجاتا ہے تو فوراً اللہ کو پکارتے ہیں کہ بچ جائیں تو فرمانبردار بنیں گے ـــ۷ :- لیکن جب بچ کر کنارے لگ جاتے ہیں تو پھر باغی بن جاتے ہیں - آگے تنبیہ فرمائی کہ اس سرکشی کی سخت سزا ملے گی اگر دنیا میں بچ بھی گئے تو آخرت باقی ہے

رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُونَ

آپکے رب کی طرف سے فیصلہ ہو چکا ہوتا ان میں ان کاموں میں جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ـــ۱ اور یہ بھی کہتے ہیں

لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا

کیوں نہیں اتاری گئی اس نبی پر کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے ـــ۲ آپ فرما دیجئے بے شک

ع ۲/۱۰/۷ الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوٓا۟ ۚ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾

چھپی باتیں اللہ ہی جانتا ہے پس تم انتظار کرو ـــ۳ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ـــ۴

وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ

اور جب ہم چکھا دیتے ہیں لوگوں کو دنیاوی فائدہ اس تکلیف کے بعد جو ان کو پہنچ چکی تھی وہ سوچنے لگ جاتے ہیں حیلہ کرنے کا

فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾

ہماری آیتوں میں آپ فرما دیجئے اللہ کی تدبیر جلدی پہنچ جاتی ہے بے شک ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لکھ رہے ہیں جو تم سوچتے ہو ـــ۵

هُوَ الَّذِى يُسَيِّرُكُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى الْفُلْكِ وَ

اللہ ہی وہ ذات ہے جو تم کو چلاتا ہے خشکی میں اور دریاؤں میں یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں اور

جَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا۟ بِهَا جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَ

وہ چلتی ہیں ان کو لے کر اس ہوا کے ذریعے جو موافق ہوتی ہے اور یہ خوش ہو جاتے ہیں اس ہوا کے ساتھ ۔ آپہنچی اس کشتی پر ایسی ہوا جو اکھیڑنے والی ہے

جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا۟

آپہنچی ان پر پانی کی موج ہر جگہ سے اور وہ سمجھ گئے کہ اب وہ گھیرے میں آگئے ہیں ـــ۶ تو پکارتے ہیں

اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ

اللہ تعالیٰ کو خالص کرنے والے اسی کیلئے اپنی اطاعت کو (یوں کہتے ہوئے) اگر تونے ہمیں بچا لیا اس پریشانی سے تو ہم ضرور ہو جائیں گے

مِنَ الشَّٰكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ أَنجَىٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِى الْأَرْضِ بِغَيْرِ

تیرا شکر ادا کرنیوالوں میں سے پس جب بچا لیا ان کو اللہ نے وہ اسی وقت سرکشی کرنے لگ جاتے ہیں زمین میں بغیر کسی

الْحَقِّ ۗ يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَاعَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ۖ

حق کے ـــ۷ اے لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری جانوں پر پڑیگا (برت لو کچھ زمانہ تک) دنیا کی زندگی کا سامان

۱ ۔ چونکہ پانی کا ہی ذکر چل رہا ہے تو آگے دنیاوی زندگی کی مثال پانی کی کارکردگی اور انجام سے دی ۔ ۲ ۔ بارش ہوئی' زمین سیراب ہوئی' سبزہ نکلا' کھیتی لہلہا اٹھی ۔ ۳ ۔ باقی فصل تیار ہو گیا ۔ مالک کاٹنے کا ارادہ کرنے لگے
۴ ۔ لیکن اچانک ایسی آفت آئی سب کچھ ملیا میٹ ہو گیا ۔ بالکل یہی مثال زندگی کی ہے اس پر غرور و تکبر کرنے کے بجائے فرمانبرداری کرو اور خود کو ایسے برے انجام سے بچاؤ ۔ ۵ ۔ اللہ تعالیٰ ایسی آفات سے بچنے کیلئے دارین کی سلامتی کی طرف بلاتے ہیں
۶ ۔ اگر اللہ کی طرف رجوع کرو گے تو راہ ہدایت مل جائے گی جس پر چلنے سے ملے گا کیا؟ آگے بتایا ہے ۔ ۷ ۔ ایک نیکی کا کئی گنا اجر' چہروں کی چمک اور شادابی' دارین کی عزت' ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت کا داخلہ جس سے کبھی خروج نہ ہوگا
۸ ۔ آگے برے اعمال کا انجام بھی بتا دیا ۔ ۹ ۔ اشارہ فرما دیا کہ یہ میری رحمت ہے نیکی پر کئی گنا اجر دیتا ہوں برائی کا بدلہ صرف اتنا ہی ۔ ۱۰ ۔ ان کو روسیاہی اور ذلت ملے گی اور بے بسی اتنی کہ کوئی بھی اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہ ہوگا
اور جہنم میں بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے ۔ یہ کافروں اور مشرکوں کا انجام ہے

ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اِنَّمَا مَثَلُ

پھر ہماری طرف تم نے لوٹ کر آنا ہے پس ہم تم کو جتلا دیں گے ان کاموں کی جو تم کرتے تھے ۱ بے شک مثال

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

دنیاوی زندگی کی اس پانی کی طرح ہے جو ہم نے اتارا آسمان سے پس مل جل گئی اس کے ساتھ سبزی

الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ

زمین کی ان چیزوں سے جن کو کھاتے ہیں انسان اور چارپائے ۲ یہاں تک کہ جب پکڑ لیا زمین نے

زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَا

اپنی خوبصورتی کو اور وہ رونق والی بن گئی اور سمجھ لیا زمین کے مالکوں نے کہ وہ قادر ہیں اس کے فائدے حاصل کرنے پر ۳ تو آ پہنچا اس پر

اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

ہمارا عذاب رات کو یا دن کو پس ہم نے کر ڈالا اس کو یوں کٹا ہوا گویا وہ آباد ہی نہ تھے

بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ

کل ۴ اسی طرح ہم بیان کرتے ہیں تفصیل کے ساتھ اپنی باتیں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرنے والی ہے اور اللہ

يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾

بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف ۵ اور چلاتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو بھی چاہتا ہے سیدھے راہ کی طرف ۶

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا

ان لوگوں کے لئے جو نیکی کرتے ہیں نیکی کا بدلہ ہوگا اور زیادہ بھی ملے گا اور نہ چھائے گی ان کے چہروں پر سیاہی اور نہ ہی

ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا

ذلت یہ جنت والے ہیں ۷ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۸ اور وہ لوگ جنہوں نے کمائی تھی

السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

برائیاں گناہ کی سزا ملے گی اتنی ہی ۹ اور چھائی ہوئی ہوگی ذلت (انکے چہروں پر) کوئی نہ ہوگا ان کیلئے اللہ کے

مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

عذاب سے بچانے والا پس معلوم ہوگا جیسے ڈھانپ دیا گیا ہے ان کے چہروں کو اندھیری رات کے سخت اندھیروں کے ٹکڑوں سے ۱۰

۱:۔ آگے بتایا کہ ان برائیوں میں سے سب سے بڑی برائی شرک ہے جس کی بازپرس شریک ٹھہرانے والوں اور شریک ٹھہرائے جانے والوں دونوں سے ہوگی ۲:۔ قیامت کے دن جنتیوں کو تو جنت میں بھیج دیا گیا اور ان دونوں فریقوں کو روک لیا جائیگا

۳:۔ مشرکوں کے بنائے ہوئے معبود جواب دیں گے کہ ہمیں تو یہ علم ہی نہیں کہ تم ہماری عبادت کرتے تھے اسلئے کہ ہم نے نہ تو کبھی کہا تھا اور نہ ہم ایسا سوچ بھی سکتے تھے۔ اللہ کو ہماری نیتوں کا بھی اور اقوال و افعال کا بھی علم ہے۔ آگے فرمایا

۴:۔ اس اتمام حجت کے بعد مشرکین اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور ان معبودوں کو ان کی نظروں کے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا ۵:۔ قیامت میں ان معبودوں کے اعلان برأت سے آگاہ کر کے اب مشرکین کو اور انداز سے سمجھایا کہ تم سوچو کہ یہ سارے کام جن کا اب ذکر ہو رہا ہے کیا تمہارے معبودوں نے کئے ہیں یا وہ کر سکتے ہیں ۶:۔ جب تم خود جانتے ہو کہ یہ کام صرف اللہ ہی کر سکتا ہے تو پھر اس سے ڈرو اور شرک چھوڑ دو ۷:۔ یعنی مالک و الٰہ بھی اللہ ہی ہے

۸:۔ اگر تم سچے رب کو واحد لاشریک نہیں مانتے تو پھر یہ گمراہی ہی ہے ۹:۔ آگے فرمایا کہ جنہوں نے یہ سیدھی بات کو نہ ماننا اپنا شیوہ بنا رکھا ہو وہ پھر ہدایت نہیں پا سکتے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

یہ دوزخ والے ہیں دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۱؎ اور جس دن ہم اکٹھا کریں گے

جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ

ان سب کو ۲؎ پھر ہم کہیں گے ان لوگوں سے جو شرک کرتے تھے کھڑے ہو اپنی اپنی جگہ پر تم اور تمہارے شریک

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ۖ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾

پس مقابلہ کرا دیں گے ہم انکے درمیان اور کہہ دیں گے انکے بنائے ہوئے شریک تم ہماری عبادت نہ کرتے تھے ۳؎

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

بس کافی ہے اللہ گواہ ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان بے شک ہم تمہاری عبادت سے بالکل

لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ

بے خبر تھے اس جگہ پھر جانچ لے گا ہر جی ان کاموں کو جو پہلے بھیج چکا ہے اور انکو لوٹایا جائیگا اس اللہ کیطرف

مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَن

ع ۳ ۸ النصف

جو ان کا سچا مالک ہے ۴؎ اور ان سے وہ گم جائیں گے جو وہ گھڑتے تھے ۵؎ آپ فرما دیجیئے کون

يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَ

روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور

مَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ

کون نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون تدبیر کرتا ہے

الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ

کاموں کی پس وہ کہہ دیں گے یہ تو اللہ ہے پس آپ فرما دیجیئے پھر تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے ۶؎ پس یہی تمہارا اللہ تمہارا سچا رب ہے ۷؎

الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ

پس کیا ہے حق کے سوا گمراہی ہی تو ہے ۸؎ پس تم کہاں پھیرے جاتے ہو ۹؎ اسی طرح

حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾

ٹھیک ثابت ہوئی بات تیرے رب کی ان لوگوں پر جو نافرمان ہیں کہ وہ ایمان نہ لائیں گے

ف۱: ایک اور دلیل دی کہ جب تمہارے معبودوں میں سے کوئی بھی یہ کمال نہیں دکھا سکتا تو پھر سوچو کہ کس گمراہی کی طرف جا رہے ہو ف۲: معبود تو وہ ہو سکتا ہے جو صحیح راہ بتائے اور جو خود اس کیلئے کسی دوسرے کا محتاج ہو وہ کیسے معبود ہو سکتا ہے
بتوں کی بات تو ہر طرح محتاج ہیں اور اگر مقربین بارگاہ الٰہی مراد ہیں تو وہ خود اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لینے کا اقرار کرتے ہیں۔ اب انصاف تو یہ ہے کہ تم بھی اللہ ہی کو مانو ف۳: آگے فرمایا ایسے واضح دلائل و براہین کے مقابلے میں ان کے پاس محض اپنے
گمان ہیں جن کے وہ تابع ہیں اور گمانوں سے صحیح راستہ نہیں ملتا ف۴: چونکہ وہ خود گمانوں پر چلتے ہیں اسلئے وہ قرآن کو بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن مجید تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے جو ہر اچھی چیز کیلئے رہنمائی کرتا ہے اور وہی سچا ہے
ف۵: قرآن کی سچائی کی دلیل یہ ہے کہ یہ پہلی سب آسمانی کتابوں کی تصدیق بھی کرتا ہے اور ان اجمالی احکام اور حقائق و معارف کی تفصیل بھی بیان کرتا ہے ف۶: پہلے یہ دعویٰ فرمایا گیا ہے کہ یہ قرآن اللہ کے سوا کوئی نہیں بنا سکتا اب منکرین کے اعتراض
کے جواب میں ان کو چیلنج کیا گیا ہے کہ تم اور تمہارے سب حمایتی صرف ایک
سورۃ ہی بنا لاؤ اگر تم سچے ہو۔ آگے فرمایا یہ محض بہانہ ہے سبب اور ہے
ف۷: وہ اپنی جہالت کی وجہ سے ان احکام کو جھٹلاتے ہیں ان کا مطلب سمجھ
ہی نہیں سکتے۔ آگے فرمایا یہ تمام منکر قوموں کا طریقہ ہے جو گزر چکی ہیں

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ
آپ فرما دیجئے کوئی ہے تمہارے شریکوں میں سے جو پیدا کرے مخلوقات کو پھر اُسے لوٹائے آپ فرما دیجئے اللہ ہی
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
پہلے پیدا کرتا ہے پھر اس کو لوٹائے گا پس تم کہاں پھیرے جاتے ہو ف۱ آپ ان سے پوچھیے کیا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ہے
مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ
جو صحیح راہ بتلائے ف۲ آپ فرما دیجئے اللہ ہی صحیح راہ بتاتا ہے پس پھر وہ ذات جو رہنمائی کرے
اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ
حق کی طرف زیادہ حقدار ہے کہ اس کی بات مانی جائے یا وہ زیادہ حقدار ہے جو دوسروں کی رہنمائی کا محتاج ہو تمہیں کیا ہوا
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ
تم کیسا انصاف کرتے ہو ف۳ ان میں بہتیرے لوگ اپنے گمانوں پر چلتے ہیں بے شک گمان اللہ کے حکم کے سمجھنے میں
مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا
کام نہیں دیتا بے شک اللہ جانتا ہے وہ جو کچھ وہ کرتے ہیں ف۴ اور یہ
الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ
قرآن ایسی کتاب نہیں کہ اس کو بنا لائے کوئی اللہ کو چھوڑ کر لیکن تصدیق کرتا ہے جو
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ قف
اسکے سامنے موجود ہیں اور تفصیل بیان کرتا ہے اسکے حکموں کی جو تم پر لکھے گئے ف۵ اس کی سچائی میں کوئی شک نہیں اللہ کی طرف سے ہے
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ
کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن خود بنایا ہے حضور ﷺ نے۔ آپ فرما دیجئے تم بنا لاؤ ایک سورۃ اسی قرآن جیسی اور بلا لو جس کو
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا
بلا سکو اللہ کے مقابلے میں ف۶ اگر تم سچے ہو بلکہ وہ جھٹلاتے ہیں
بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ
ان حکموں کو جو ان کے علم میں نہ آسکے اور ابھی نہیں کھلی ان پر قرآن کی حقیقت ف۷ یونہی جھٹلایا کرتے

سلے۱ :- ان منکرین کو چاہئے کہ ان کے انجام کو دیکھ کر سبق حاصل کریں - آگے فرمایا کہ اتنی وضاحت اور دلائل کے نتیجہ میں کچھ تو ایمان لائیں گے اور کچھ نافرمانی پر رہیں گے سلے۲ :- آگے فرمایا جو ایمان نہیں لاتے ہے آپ ان سے بیزاری کا اعلان فرمادیں
سلے۳ :- اپنا اپنا کام کرو آگے فرمایا کہ جب یہ نہ سننا چاہتے ہیں نہ دیکھنا چاہتے ہیں اسلئے ان سے بیزاری ہی بہتر ہے سلے۴ :- یہ صرف ظاہری کان لگاتے ہیں دل نہیں لگاتے سلے۵ :- جو بہرا بھی ہو اور عقل بھی نہ ہو - بھلا آپ اسے سنا سکتے ہیں - آگے فرمایا وہ اندھے بھی ہیں
سلے۶ :- جو خود کو دل کا بہرا اور اندھا بنالے وہ اپنے آپ پر خود ہی ظلم کر رہا ہے سلے۷ :- آگے فرمایا جس دنیا کیلئے یہ نافرمان بنے ہوئے ہیں آخرت کے مقابلے میں اسکی حقیقت یہ ہے سلے۸ :- خوشی کا وقت تو جلدی گذر جاتا ہے یہ ساری زندگی ایک گھڑی کے برابر محسوس ہوگی -
سلے۹ :- قیامت میں وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے - ظاہر ہے یہی دنیاوی شکل، بول چال، انداز ہوگا تب ہی پہچانیں گے سلے۱۰ :- چونکہ ان کا قیامت پر تو ایمان ہی نہ تھا اسلئے تیاری ہی نہ کی تو اب خسارہ ہی خسارہ ہوگا - آگے فرمایا ہدایت پانے میں رکاوٹ بھی یہی قیامت کا انکار تھا
سلے۱۱ :- فرمایا آخرت تو ابھی کچھ دور ہے میں دنیا میں بھی ان نقصان کا کچھ حصہ دکھا سکتا ہوں - چنانچہ غزوہ بدر میں کافروں کا انجام حضور کو دکھا دیا

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَ

وہ لوگ جو ان سے پہلے گذرے ہیں۔ پس دیکھیں کیسے ہوا انجام گنہگاروں کا سلے۱ اور

مِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ

بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ ایمان لے آتے ہیں اس پر اور بعض ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے اس پر اور تیرا رب خوب واقف ہے

بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ع

شرارت والوں سے سلے۲ اگر اب یہ جھٹلاتے رہے آپ کو تو آپ فرمادیجئے میرے لئے میرا کام ہے اور تمہارے لئے تمہارا کام

أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾

تم بیزار ہو میرے کاموں سے اور میں بیزار ہوں تمہارے کاموں سے سلے۳

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا

اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کان لگاتے ہیں آپ کی طرف سلے۴ بھلا آپ سنا سکتے ہیں ایسے بہروں کو اگرچہ وہ

لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ

بات جاننے والے نہ ہوں۔ سلے۵ اور ان میں سے کچھ وہ بھی ہیں جو آپ کو دیکھتے ہیں کیا آپ راستے پر لا سکتے ہیں اندھوں کو

وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ

اگرچہ وہ دیکھنے والے نہ ہوں سلے۶ بے شک اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا لوگوں پر کچھ بھی لیکن

النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا

لوگ اپنی جانوں پر ظلم کررہے ہیں سلے۷ اور جس دن ان سب کو اکٹھا کریگا یوں معلوم ہوگا یہ دنیا میں ٹھہرے تھے

سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

دن کی صرف ایک گھڑی سلے۸ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے سلے۹ بے شک گھاٹے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہے

بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

اللہ کے ملنے کو سلے۱۰ اور یہ راہ پانے والے نہ تھے اگر ہم دکھا دیں گے آپکو کچھ حصہ اس عذاب کا جس کا

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا

ان کے ساتھ ہم وعدہ کرتے ہیں یا ہم آپکو اٹھالیں سلے۱۱ پس بیشک ہماری طرف ان سب نے لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ گواہ ہے ان کاموں پر

۲؎ آگے فرمایا یہ تاریخ اٹھا کر دیکھو جس جس نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تباہ ہو گیا ہے ۔ ۳؎ جب کافروں کو قیامت سے ڈرایا جاتا تو وہ قیامت کے منکر تھے وہ حضور ﷺ سے پوچھتے کہ قیامت کب آئیگی اس کا جواب ارشاد فرمایا ۴؎ ۔ میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں اللہ ہی جانتا ہے
۵؎ ہر انسان اور قوم کیلئے وقت مقرر ہے جسے اللہ کے سوا کوئی بھی آگے پیچھے نہیں کر سکتا ۔ آگے فرمایا ان سے کہہ دیں یہ عذاب کو جلدی نہ مانگیں ۔ ۵؎ اگر ان کا خیال ہے کہ عذاب دیکھ کر ایمان لے آئیں گے تو سن لیں کہ اس وقت کا ایمان قبول نہ ہوگا بلکہ ان کو کہا جائیگا
۶؎ کہ تم جو جلدی عذاب مانگتے تھے تو اب ہمیشہ کا جہنم کا عذاب بھگتو اور یہ تمہارے اپنے کرتوتوں کا نتیجہ ہے ۔ اپنے کئے کو بھگتو اور بھگتنے سے پہلے ہی ایمان لے آؤ ۔ ۷؎ آگے فرمایا کہ وہ یہ باتیں سن کر بار بار تجسس سے پوچھتے تھے کہ کیا یہ واقعی سچ ہے ۔ ارشاد فرمایا
کہ ہاں مجھے قسم ہے اپنے رب کی کہ یہ بالکل سچ ہے تاکہ شاید قسم پر اعتبار کر لیں ۔ آگے قیامت کی کیفیت بتا دی ۸؎ ۔ نہ تو اس کے آنے کو کوئی ٹال سکتا ہے اور نہ ہی دنیا و مافیہا معاوضہ میں دے کر کوئی عذاب سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے ۔ اس پشیمانی اور
عذاب سے بچنے کیلئے اس وقت کے آنے سے پہلے ہی سمجھ جاؤ اور فرمانبردار بن جاؤ
۹؎ آگے اللہ تعالیٰ کی قدرت بیان فرمادی کہ قیامت کا ہونا کچھ مشکل نہیں

يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ

جو یہ کر رہے ہیں ۱؎ ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے پس جب ان کے پاس آ پہنچا رسول ان کا فیصلہ کیا گیا ان میں

بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ

ساتھ انصاف کے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا گیا اور یہ پوچھتے ہیں کب ہوگا وعدہ قیامت کا اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ

تم سچے ہو ۲؎ آپ فرما دیجیئے کہ میں مالک نہیں ہوں اپنی جان کیلئے کسی نقصان کے مٹانے کا یا کسی نفع کا مگر وہ جو چاہے

اللّٰهُ ۗ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

اللہ تعالیٰ ۳؎ ہر امت کیلئے ایک وقت مقرر ہے پھر جب آ پہنچے گی وہ مدت انکی پس پیچھے نہ ہو سکیں گے ایک گھڑی اور

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا

نہ آگے ہو سکیں گے ۴؎ آپ ان سے فرما دیجیئے بھلا دیکھو اگر آئے تمہارے پاس اللہ کا عذاب رات کی تاریکی میں یا دن کی روشنی میں

مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۗ

کس بات کے لئے اسے جلدی مانگتے ہیں یہ مجرم ۵؎ کیا اسی وقت جب عذاب واقع ہوگا تم اللہ پر ایمان لے آؤ گے

آٰلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

کیا تم اب ایمان لاتے ہو اور پہلے تم عذاب جلدی مانگتے تھے پھر کہا جائے گا ان ظالموں سے

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

چکھو تم عذاب ہمیشہ رہنے کا ۶؎ تم کو وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے ۷؎

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۗ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۱۳ وقف النبی علیہ السلام

اور یہ آپ سے پوچھتے ہیں کیا قیامت کا آنا حق ہے آپ فرما دیجیئے مجھے قسم ہے اپنے رب کی یقیناً قیامت آئیگی اور تم اس وقت اس عذاب سے نہ بھاگ سکو گے

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۗ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ

اگر ہر ایسی ذات جس نے اللہ کی نافرمانی کی تھی اسکے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے فدیہ دیکر جان چھڑانا چاہیگی اور چھپے چھپے پشیمان ہونگے

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَآ

جب دیکھ لیں گے عذاب کو ۸؎ اور ان کے درمیان فیصلہ ہوگا ساتھ انصاف کے اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائیگا ۹؎ یاد رکھو

ا۔ یہ اس اللہ کا وعدہ ہے جو کائنات کا مالک ہے اور دنیا میں بھی موت و حیات دے کر اپنی قدرت دکھا رہا ہے ۲۔ آگے فرمایا یہ باتیں سمجھانے کیلئے اللہ نے قرآن نازل کیا ہے ۳۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے جس پر عمل سے سینے کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ ہدایت ملتی ہے
۴۔ جو اس پر چلے گا اس پر رحمت بھی حاصل ہوگی۔ آگے فرمایا دنیا کے مال و دولت کے مقابلے میں یہ بہت بڑی نعمت ہے اس پر خوشی مناؤ ۵۔ فرمایا یہ قرآن صرف عقائد و عبادات کیلئے رہنما نہیں بلکہ پورا نظام حیات ہے اس نے ہی حلال و حرام کا فرق خود بتا دیا ہے
تم اپنی مرضی سے اللہ کے دئے ہوئے رزق کو حرام و حلال کیوں قرار دے رہے ہو۔ ۶۔ اس وقت کے کافروں نے از خود چیزیں حرام و حلال قرار دے دی تھیں ان کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے فرمایا ان سے پوچھیں کیا ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کام کی کوئی دلیل ہے
۷۔ وہ کیا سمجھتے ہیں کہ ایسے کاموں کی باز پرس نہ ہوگی۔ اس افتراء کی سزا قیامت کے دن بڑی سخت ملے گی ۸۔ اللہ تعالیٰ یہاں ہی انسانوں کو سمجھا کر مہربانی فرما رہے ہیں لیکن پھر بھی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے اور حق کو تسلیم نہیں کرتے۔ چاہیئے تو یہ کہ وہ باز آ جائیں
۹۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم محیط اور اس کی بے مثال وسعت کو بیان فرمایا ۹۔ مخاطب تو حضورؐ ہیں لیکن مراد ہر انسان کا عمل ہے

إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ

اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے یاد رکھو اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا لیکن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يٰٓأَيُّهَا

بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۱۔ وہی اللہ زندگی دیتا ہے اور وہی مارے گا اور اسی کیطرف تم لوٹائے جاؤ گے ۲۔ اے

النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۙ

لوگو! آ پہنچی تمہارے پاس بڑی نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور شفا ان بیماریوں کیلئے جو سینوں میں ہیں ۳۔

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهٖ

اور یہ قرآن ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے ۴۔ آپ فرما دیجئے (قرآن) اللہ کے فضل سے اور اللہ کی رحمت سے (ہے)

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ مَّآ أَنْزَلَ

پس ان کو چاہئے کہ ان چیزوں پر خوش ہوں یہ قرآن بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جو یہ لوگ اکٹھی کرتے ہیں آپ فرما دیجئے بھلا دیکھو اتارا

اللَّهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ

اللہ نے تمہارے لئے آسمان سے رزق ۵۔ پس بنا دیا تم نے اس سے کچھ حرام اور کچھ حلال آپ ان سے پوچھئے کیا اللہ نے اجازت دی تم کو

أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿٥٩﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

یا اللہ پر تم جھوٹ باندھتے ہو ۶۔ کیا خیال کرتے ہیں وہ لوگ جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر

الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

قیامت کے دن (کی نجات کا) ۷۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے لوگوں پر ۸۔ لیکن

رکوع ۱۱ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٠﴾ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ

بہتے لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے ۸۔ اور جب بھی ہیں آپ کسی بھی حالت میں اور جو پڑھتے ہیں آپ کچھ حصہ

قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ

قرآن کا اور تم کوئی بھی عمل نہیں کرتے مگر ہم اس پر گواہ ہوتے ہیں جبکہ تم اس میں مصروف

فِيهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي

ہوتے ہو اور کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے آپکے رب سے ۹۔ ذرہ بھر بھی نہ زمین میں اور نہ

سلہ: یہ ہر عمل اور ہر چھوٹی بڑی چیز اللہ کے علم میں ہے اور لوح محفوظ میں لکھی ہوئی بھی موجود ہے۔ اس سے مقصود نبی کو تسلی دینا بھی ہے کہ کافر آپ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں گے اور قرآن کی ہر سازش اور کوشش اللہ کے علم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ خود آپ کی حفاظت فرمائیں گے
سلہ: فرمایا کہ ایمان والے متقین اللہ کے دوست ہوتے ہیں اور دنیا و آخرت میں وہ خوف اور غم سے محفوظ رہتے ہیں سلہ: یہ اصول اٹل ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے سلہ: یہ سورۃ مکی ہے اور چونکہ مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کی ظاہری حالت کمزور تھی خصوصاً وہ مسلمان
غلام جو کافروں کا ظلم و ستم سہہ رہے تھے تو کافر ان آیات کا مذاق اڑاتے اس کا جواب ارشاد فرمایا سلہ: آپ غمگین نہ ہوں اصل عزت تو دارین کی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے طعن سن رہا ہے وہ ان غریب اور کمزور صحابہؓ کو آخرت کی عزت تو دے ہی چکا ہے
لیکن دنیا کی حکومت اور عزت بھی دے گا اسلئے کہ کائنات کا مالک تو وہ خود ہے بس تھوڑا انتظار کریں چنانچہ یہی ہوا ہجرت کے بعد غزوات میں فتح ہوئی بالآخر مکہ مکرمہ بھی فتح ہو گیا یہی طعنہ دینے والے مفتوح ہو گئے اور مسلمانوں کو مکمل غلبہ اور عزت مل گئی۔

السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾
آسمان میں اور نہ کوئی چھوٹی چیز اس سے اور نہ بڑی مگر روشن کتاب میں ہے سلہ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾
یاد رکھو بیشک جو اللہ کے دوست ہیں ان پر کوئی ڈر نہیں ہے اور نہ وہ غمناک ہوں گے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ
جو لوگ دل سے ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے سلہ ان کے لئے بشارت ہے دنیا کی زندگی میں

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ
اور قیامت میں بھی کوئی نہیں بدل سکتا اللہ کی باتوں کو سلہ اور یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ
بہت بڑی کامیابی ہے سلہ اور آپ کو غم میں نہ ڈالے ان کی بات بے شک عزت ساری کی ساری اللہ

وقف لازم

جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
کے لئے ہے سلہ اور وہی سننے والا جاننے والا ہے یاد رکھو اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے سلہ اور نہیں پیروی کرتے وہ لوگ جو پکارتے ہیں

دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
اللہ کے سوا اوروں کو شریک بنا کر وہ تو پیروی کرتے ہیں اپنے گمانوں کی اور وہ خالی

يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا
تخمینے ہی لگاتے ہیں اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بنایا تمہارے لئے رات کو تاکہ تم چین حاصل کرو

فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
اس رات میں اور بنایا دن کو دیکھنے کیلئے سلہ بے شک اس میں بھی بڑی بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے

يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ
جو اللہ کی بات سننے والوں ہیں سلہ یہ کہتے ہیں بنا لیا اللہ نے اپنے لئے اولاد کو اللہ ان سے پاک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں

سلہ: آگے فرمایا یہ مشرک جو باتیں بناتے ہیں یہ تو خود بیوقوف ہیں جو محض اپنے گمانوں کی پیروی کرتے ہیں اور ایسے معبود بنائے ہوئے ہیں جو خود بے بس ہیں
سلہ: فرمایا جو اللہ رات کے بعد دن لاتا ہے وہ صحابہؓ کی کمزوری اور غربت کے بعد طاقت اور دولت نہیں دے سکتا۔ یہ سارا اختیار اسکا ہے یہ نہیں سمجھتے۔
سلہ: آگے مشرکوں کے ایک اور احمقانہ عقیدے کو بیان فرمایا کہ یہ خدا کے بیٹے بیٹیاں بنا رہے ہیں حالانکہ وہ ان چیزوں کا محتاج ہی نہیں بلکہ بے نیاز ہے

س۱۔ فرمایا اللہ تو پوری کائنات کا مالک ہے اُسے اولاد کی کیا ضرورت ہے۔ آگے فرمایا گیا ان کے پاس اس دعوے کی کوئی دلیل ہے یا وہ بے تکی باتیں کر رہے ہیں س۲۔ اللہ نے خود ہی وضاحت فرمادی کہ یہ جھوٹے ہیں اور ابدی ناکام ہیں
س۳۔ انکی دنیا کی ظاہری دولت و طاقت کو نہ دیکھیں یہ کامیابی نہیں ہے بلکہ یہ تو دنیا کی عارضی آسائش ہے جو ختم ہو جائے گی۔ اور آخرت کا ہمیشہ ابدی عذاب ان کو ملے گا س۴۔ آگے اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کے عذاب کے تاریخی واقعات بیان فرمائے
س۵۔ سب سے پہلے حضرت نوحؑ کی قوم کا قصہ بیان کرایا اسلئے کہ ان کے ماننے والے بھی کمزور لوگ تھے جن کو اس وقت کے سردار کمینے کہتے تھے لیکن انجام کار وہ سردار تو سب غرق ہو گئے اور یہ کمزور لوگ کامیاب ہو گئے۔ اہل مکہ کے سرداروں کو اس طرف توجہ دلائی
س۶۔ حضرت نوحؑ نے ۹۵۰ سال تبلیغ کی رات دن اٹھتے بیٹھتے۔ تو وہ کہتے تھے ہم تنگ آگئے ہیں ہمارا پیچھا چھوڑ دو تو ان کا جواب نوحؑ نے دیا س۷۔ نوحؑ نے فرمایا اگر تم بہت تنگ ہو تو میرے خلاف جو کر سکتے ہو کر دو۔ مجھے مہلت بھی نہ دو میرا بھروسہ اپنے اللہ پر ہے
س۸۔ ساتھ ہی پھر تبلیغ کردی کہ ظالمو! میں تو تمہیں صفتِ دوزخ سے بچانا چاہتا ہوں۔ تم نہیں مانتے تو نہ مانو میں تو اللہ کا حکم ماننے والوں کی فرمانبرداری میں رہوں گا س۹۔ وہ پھر بھی نہ مانے تو اللہ نے ساری قوم کو پانی کے عذاب میں غرق کردیا اور نوحؑ کو اپنے کمزور پیروکاروں سمیت زمین کا وارث بنادیا

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ

اُسی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ۱ نہیں ہے تمہارے پاس

سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾

کوئی دلیل اس بات پر کیوں تم کہتے ہو اللہ پر وہ باتیں جو تم خود نہیں جانتے ۲

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا

آپ فرمادیجیئے وہ لوگ جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر وہ

يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ

کامیاب نہ ہو سکیں گے کچھ برتنے کا سامان ہے دنیا کی زندگی میں پھر ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے پھر

نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع

ہم چکھائیں گے ان کو عذاب سخت ۳ بدلہ ان کے کفر کا ۴

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ

اور آپ ان کو سنائیں (سچا) قصہ نوحؑ کا ۵ جب کہا آپنے اپنی قوم سے اے میری قوم! اگر مشکل ہے تم پر ۶

مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا

میرا ٹھہرنا اور نصیحت سمجھانا۔ اللہ کی آیتیں سنا سنا کر لیں میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے پس اکٹھا کر لو ساری

اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ

اپنی تدبیروں کو اور اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر فیصلہ کرو میرے بارے میں

وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ

اور مجھے مہلت بھی نہ دو ۷ اگر (اسی طرح) تم منہ موڑے رہو گے تو میں نہیں مانگتا تم سے کوئی مزدوری ۸ میری مزدوری تو

اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ

اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رہوں اللہ کے فرمانبرداروں میں پھر انہوں نے جھٹلا دیا نوحؑ کو

فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا

پس بچا لیا ہم نے نوحؑ کو اور ان لوگوں کو جو آپکے ساتھ کشتی میں سوار تھے اور ہم نے بنادیا انہی کو زمین میں پیچھے رہنے والے ۹ اور غرق کر دیا ہم نے

۱؎ آگے اجمالی طور پر نوحؑ کے بعد حضرت موسیٰؑ تک آنیوالی قوموں کا ذکر فرمایا ہے ۲؎ ان سب قوموں کی اکثریت نے بھی قبول حق سے انکار کیا اور عذاب کا شکار ہوئے۔ آگے فرمایا ہدایت سے محروم کر دینا بھی ایک عذاب ہی ہوتا ہے ۳؎ آگے موسیٰؑ اور فرعون کا تفصیلی تذکرہ ہے
۴؎ چونکہ مصر عرب کے قریب ہے اور یہ واقعات زبان زد عام و خاص تھے اسلئے بار بار وہی یاد کرائے جاتے ہیں۔ فرمایا فرعون اور اس کے وزراء و سردار حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کی بات نہ مانے اور کیوں نہ مانے آگے وجہ بتائی ہے ۵؎ موسیٰؑ نے دعوت کے وقت فرعون کو اپنے دونوں
معجزات دکھائے تھے انہوں نے اُسے جادو قرار دیدیا ہے ۶؎ موسیٰؑ نے جواب دیا کہ جادوگر تو دولت کمانے کیلئے جادو کرتا ہے میں نے تو کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا۔ میں تو حق کی دعوت دے رہا ہوں۔ آگے فرعونیوں کا جواب ہے ۷؎ تم دولت تو نہیں مانگتے البتہ عزت و اقتدار چاہتے ہو اسلئے دین کا نام استعمال کر رہے ہو
۸؎ فرعون نے اپنے مشیروں کے مشورے سے تمام جادوگروں کو موسیٰؑ کے جادو کا مقابلہ کرنے کیلئے اکٹھا کرنے کا حکم دیا ۹؎ چنانچہ وہ جمع ہوئے مقابلہ ہوا جادوگر ناکام ہوئے اور حقیقت جان کر موسیٰؑ پر ایمان لے آئے۔ اس واقعہ کی تفصیل پہلے بھی گزر چکی ہے

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾
ان لوگوں کو جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں پس آپ دیکھ لیں کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جن کو عذاب سے ڈرایا گیا تھا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
پھر بھیجے ہم نے ان کے بعد کئی رسول اپنی اپنی قوم کے پاس پس آئے وہ نبی ان کے پاس کھلے کھلے حکم

فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ
پس وہ نہ بنے ایمان لانے والے ان باتوں پر جن کو جھٹلا چکے تھے پہلے سے ۲؎ ہم اسی طرح مہر لگا دیتے ہیں

قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ
ان لوگوں کے دلوں پر جو نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں ۳؎ پھر بھیجا ہم نے ان نبیوں کے بعد حضرت موسیٰؑ کو اور (انکے بھائی) ہارونؑ کو

فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾
فرعون اور اس کے وزیروں کے پاس اپنی نشانیاں دیکر پھر انہوں نے غرور کیا اور وہ تھے مجرم قوم ۴؎

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧٦﴾
پس جب آ پہنچا ان کے پاس سچا دین ہماری طرف سے کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے ۵؎

قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ
کہا موسیٰؑ نے کیا تم کہتے ہو (جادو) سچے دین کو جو تمہارے پاس آ پہنچا کیا یہ جادو ہے اور کامیاب تو نہیں ہوا کرتے

السَّاحِرُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا
جادوگر ۶؎ کہنے لگے کیا تو آیا ہمارے پاس تاکہ پھیر دے ہمیں ان خداؤں سے جن پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو

وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾
اور ہو تمہارے لئے عزت اس ملک میں ۷؎ اور ہم تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں ہیں

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ
کہا فرعون نے لے آؤ میرے پاس ہر سمجھدار جادوگر کو ۸؎ جب آ پہنچے جادوگر (مقابلہ کیلئے)

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ
کہا ان سے موسیٰؑ نے ڈالو تم جو ڈالنے والے ہو ۹؎ پھر جب ڈالا انہوں نے کہا موسیٰؑ نے

ف۱: حضرت موسیٰؑ نے جواب میں انہیں تبلیغ کردی ہے۔ ف۲: یعنی فرمایا کہ وہ جادوگر اور چند اور لوگ ایمان لائے تھے زیادہ لوگ فرعون کے ڈر سے ایمان نہ لائے کہ وہ بادشاہ ہے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔ ف۳: چونکہ فرعون بڑا ظالم تھا اور موسیٰؑ دنیاوی طور پر ظاہراً بے بس تھے اسلئے
موسیٰؑ نے اپنے پیروکاروں سے فرمایا۔ ف۴: سب نے جواب دیا ہم اسلام نہیں چھوڑیں گے اور اللہ پر توکل کریں گے اور ساتھ ہی اللہ سے دعا بھی کی۔ ف۵: چونکہ فرعون کسی کو اللہ کی عبادت نہ کرنے دیتا تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو یہ تدبیر سمجھائی کہ گھروں کو ہی مسجد بنا دو
ف۶: فرمایا اپنے گھر قبلہ رو تعمیر کرلو اور اقامت صلوٰۃ کا اہتمام کرو اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے اپنے ساتھیوں کو کامیابی کی خوشخبری بھی دیدو۔ ف۷: حضرت موسیٰؑ نے جب دیکھا کہ فرعونی تو ایمان لاتے نہیں ہیں معجزات کا بھی ان پر اثر نہیں ہوا تو اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بد دعا کی
ف۸: مال و دولت ہو تو خوبصورتی آجاتی ہے بدن میں بھی، مکانات میں بھی، لباس میں بھی

مَاجِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ

جو تم لائے ہو یہ تو جادو ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس جادو کو ابھی مٹا دیگا بے شک اللہ تعالیٰ درست نہیں کیا کرتا کام

ع ۸ ۱۲ ۱۳ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

فسادیوں کے ف۱ اور اللہ ثابت کردیتا ہے حق کو اپنے کلام سے اگرچہ مجرم اُسے برا ہی سمجھیں ف۲

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ

پس ایمان نہ لائے موسیٰؑ پر مگر چند جوان ان کی قوم میں سے ڈرنے کی وجہ سے فرعون سے

وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ

اور اس کے وزیروں سے کہ انکو فتنے میں مبتلا نہ کردے اور بے شک فرعون سرکش تھا اپنے ملک میں اور بے شک

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

وہ حد سے بڑھا ہوا ظالم تھا ف۳ اور کہا موسیٰؑ نے اے میری قوم! اگر تم ایمان لا چکے ہو اللہ پر

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم اللہ کو تسلیم کرنے والے ہو پس کہنے لگے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے ف۴

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

اے ہمارے رب! ہم کو نہ بنانا آزمائش ظالم قوم کے لئے اور بچا ہم کو اپنی مہربانی کے ساتھ

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

کافر قوم سے ف۵ اور حکم دیا ہم نے موسیٰؑ کو اور ان کے بھائی کو کہ بنا دو

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا

اپنی قوم کیلئے مصر شہر میں گھر اور کردو ان گھروں کے منہ کو قبلے کی طرف اور قائم کرتے رہو

الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ

نماز ف۶ اور خوشخبری دو اللہ کی بات ماننے والوں کو ف۷ اور کہا موسیٰؑ نے اے ہمارے رب! تو نے دی

فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا

فرعون کو اور اس کے وزیروں کو خوبصورتی اور مال دنیا کی زندگی میں ف۸ اے ہمارے رب!

ـــ۱: تیرا دیا ہوا مال تیرے مقصد کی بجائے استعمال کر رہے ہیں اسلئے میری درخواست ہے کہ ان کا مال و اسباب تباہ کر دے اور اب ان کو ایمان کی توفیق بھی نہ دے ـــ۲: آگے اللہ جواب دے رہے ہیں کہ دعا تو قبول ہو گئی ہے لیکن اپنی قوم پر بھی نظر رکھنا یہ بھی ہیں
ـــ۳: اگلی آیات میں فرعون اور اسکی قوم کا عبرتناک انجام بیان فرمایا ہے ـــ۴: بنی اسرائیل کیلئے دریا میں جو راستے بنے تھے فرعون بھی لشکر سمیت ان پر چل پڑا ـــ۵: جب دریا کے درمیان میں پہنچے اللہ نے پانی کو ملا دیا جب غرق ہونے لگے تو فرعون نے ایمان لانے کا اعلان کر دیا
ـــ۶: اللہ تعالیٰ نے جواب دیا عذاب کو سامنے دیکھ کر اب ایمان قبول نہیں البتہ تیرا بدن ہم قیامت تک سلامت رکھیں گے تاکہ آنے والے عبرت پکڑیں کہ میرے مقابلہ میں خدائی کا دعویٰ کرنیوالوں کا یہ انجام ہوتا ہے اگرچہ اکثر لوگ یہ دیکھ کر بھی سبق حاصل نہیں کرتے
ـــ۷: آگے بنی اسرائیل کے کرتوت بیان کئے گئے ہیں کہ جب ان کو مصر کی حکومت مل گئی تو انہوں نے بھی خدا کی نافرمانی کی ـــ۸: بادشاہی مل گئی باغ و بہار کے مالک بن گئے آسمانی کتاب توریت آگئی جو ان کو سمجھائی گئی مگر اس کے احکام میں اختلاف کر کے فرقوں میں تقسیم ہو گئے

لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰٓ اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ

تاکہ یہ گمراہ کریں لوگوں کو تیری راہ سے ۱ اے ہمارے رب! مٹا دے ان کے مالوں کو اور سختی کر دے

عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيمَ ﴿٨٨﴾

ان کے دلوں پر تاکہ ایمان نہ لائیں جب تک نہ دیکھ لیں دردناک عذاب ۲

قَالَ قَدْ اُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيلَ

کہا رب العالمین نے بیشک قبول ہو چکی بددعا تم دونوں کی پس تم سیدھے رہو اور پیروی نہ کرو ان لوگوں کے راستے کی

الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾ وَجَاوَزْنَا بِبَنِىٓ اِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ

جو دین کو نہیں جانتے ۳ اور پار لگا دیا ہم نے بنی اسرائیل کو اس دریا سے اور پیچھا کیا ان کا

فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ

فرعون نے اور اسکی فوجوں نے سرکشی کرتے ہوئے اور دشمنی کرتے ہوئے ۴ یہاں تک کہ جب پا لیا اس کو پانی کے ڈوبنے نے تو کہنے لگا

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوٓا اِسْرَآءِيلَ وَ

میں ایمان لے آیا اس بات پر کہ کوئی معبود نہیں مگر ایک وہ اللہ جس پر ایمان لا چکے ہیں یہ بنی اسرائیل اور

اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ

میں اللہ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں ۵ (اللہ کیطرف سے یہ فرمایا گیا) کیا اب تو ایمان لاتا ہے اور اس سے پہلے نافرمان رہا اور تو

الْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ

فسادی رہا ۶ آج کے دن ہم بچا لیں گے تیرے بدن کو تاکہ تو ہو جائے پچھلوں کے لئے

اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ ع ٩ ١٠ ١٤

ایک نشانی۔ اور بے شک بہت لوگ میری قدرت کی نشانیوں سے بے خبر رہتے ہیں ۷ اور بے شک

بَوَّاْنَا بَنِىٓ اِسْرَآءِيلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ

ٹھکانہ دیا ہم نے بنی اسرائیل کو سچائی کا ٹھکانہ اور روزی دی ہم نے ان کو ستھری چیزوں سے ۸

فَمَا اخْتَلَفُوا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى بَيْنَهُمْ

پس انہوں نے اختلاف نہ کیا یہاں تک کہ آ پہنچا ان کے پاس صحیح علم (اللہ کیطرف سے) بے شک آپ کا رب فیصلہ کرے گا ان میں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ

قیامت کے دن جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے ؎۱ پس اگر تو شک میں ہے ؎۲

مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ

اس بات سے جو اتاری ہم نے تیری طرف پس پوچھ لے ان لوگوں سے جو پڑھتے ہیں کتاب

قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ ۙ

آپ سے پہلے بیشک آ پہنچا حق آپ کے رب کی طرف سے پس نہ ہونا شک کرنے والوں میں سے

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ

اور نہ ہونا ان لوگوں میں سے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو ورنہ تو ہو جائے گا

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا

نقصان والوں میں سے ؎۳ بے شک وہ لوگ جن پر ثابت ہو چکی ہے بات تیرے رب کی وہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ ۙ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾

ایمان نہ لائیں گے ؎۴ اگرچہ آ جائیں ان کے پاس تمام نشانیاں (پھر بھی ایمان نہ لائیں گے) جب تک دیکھ نہ لیں گے دردناک عذاب کو ؎۵

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۗ لَمَّآ

پس کیوں نہ ہوئی کوئی بستی جو ایمان لے آتی (عذاب سے پہلے) تاکہ فائدہ دیتا اس کو اس کا ایمان سوائے یونسؑ کی قوم کے جب وہ

اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ

ایمان لے آئے ہٹا دیا ہم نے ان سے عذاب ذلت کا دنیا کی زندگی میں اور سامان دیا ان کو

اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ

ایک وقت مقرر تک کیلئے ؎۶ اور اگر چاہتا تیرا رب تو ضرور ایمان لے آتے وہ سارے کے سارے جو زمین میں آباد ہیں

اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ

کیا آپ مجبور کر سکتے ہیں لوگوں کو کہ وہ ہو جائیں ایمان لانے والے ؎۷ اور کسی بھی انسان کے بس میں نہیں ہے

اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا

کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ کے حکم سے اور ڈال دیتا ہے اللہ تعالیٰ گندگی ان لوگوں پر جو نہیں لیتے

؎۱ ۔ اس سے مراد اہل کتاب کے مختلف فرقوں کا باہمی اختلاف بھی ہے اور حضورؐ کے بارے میں ان کا اختلاف بھی ہے ؎۲ ۔ یہ خطاب حضورؐ سے ہے مگر مراد امت ہے کہ ان واقعات کے صحیح ہونے میں شک نہ کریں اور مزید تسلی کیلئے اہل کتاب سے تصدیق کر لیں

؎۳ ۔ یہ اللہ کی سچی نشانیاں ہیں ان کا انکار نقصان کا باعث ہوگا ؎۴ ۔ جن کی مسلسل ضد اور نافرمانی کی وجہ سے ان کیلئے عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے وہ اب ہدایت سے محروم ہی رہیں گے اور کتنی ہی واضح نشانیاں دیکھ لیں وہ ایمان نہ لائیں گے ہاں مگر عذاب کو سامنے دیکھ لیں

؎۵ ۔ آگے یونسؑ کی قوم کا ذکر فرمایا جنہوں نے عذاب کے آثار دیکھ کر توبہ کر لی اور عذاب سے بچ گئے جب کہ باقی ساری قومیں آثار عذاب دیکھ کر بھی تائب نہ ہوئیں اور عذاب میں مبتلا ہو کر تباہ ہو گئیں۔ اس قوم کا مختصر حال اس طرح ہے کہ جب انہوں نے حضرت یونسؑ کی دعوت کو مسلسل تبلیغ کے باوجود نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے یونسؑ کو فرمایا اپنی قوم کو بتا دیں کہ تم پر تین دن کے اندر عذاب آنے والا ہے۔ انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ چونکہ یونسؑ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اسلئے انتظار کرو اگر آج رات یونسؑ ہمارے درمیان ہی رہتے ہیں تو عذاب نہیں آئیگا اگر کہیں چلے جاتے ہیں تو پھر عذاب آنا یقینی ہے۔ ادھر حضرت یونسؑ بحکم خداوندی گھر سے نکل گئے صبح عذاب کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے قوم نے توبہ کرنے اور ایمان لانے کا فیصلہ کیا۔ جب یونسؑ تلاش کرنے کے باوجود ان کو نہ ملے تو پوری قوم اہل و عیال سمیت باہر میدان میں جمع ہو کر اللہ سے معافی مانگنے لگی۔ خوب آہ و بکا اور عجز و زاری سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کر کے عذاب ہٹا لیا۔ ادھر یونسؑ نے جب عذاب کا ہٹنا دیکھا تو اس خیال سے قوم میں واپس نہ آئے کہ وہ مجھے جھوٹا قرار دیں گے اور اپنے رواج کے مطابق مجھے قتل کر دیں گے چنانچہ آپؑ سفر پر نکل کھڑے ہوئے دریا پار کرنے کیلئے کشتی پر سوار ہوئے۔ دریا کے درمیان کشتی ڈوبنے لگی اس وقت کے رواج کے مطابق قرعہ اندازی کے ذریعے ایک سواری اتارنے کیلئے قرعہ یونسؑ کے نام نکلا چنانچہ آپ نے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ اللہ کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا مگر کھایا نہیں۔ وہاں آپ نے بحکم ربی آیت کریمہ پڑھی۔ کچھ دن بعد اس مچھلی نے آپ کو کنارے پر ڈال دیا۔ صحت مند ہونے پر آپؑ قوم میں واپس آ گئے

؎۶ ۔ فرمایا صرف یہ ایک قوم عذاب سے بچی تھی۔ آگے فرمایا کہ میرے حبیبؐ ایمان کیلئے میں جبر نہیں کرتا ورنہ ساری مخلوق کو جبر سے ایمان والا بنا دیتا

؎۷ ۔ اس سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ آپؐ اپنا فریضہ پورا کرتے رہیں ان کے ایمان نہ لانے سے پریشان نہ ہوں آپؐ سے یہ باز پرس نہیں ہوگی اسلئے کہ ہدایت دینا آپ کے بھی اختیار میں نہیں وہ اختیار میرا ہی ہے۔ آگے وہ بیان فرما دی

۱: جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ کائنات میں بے شمار نشانیاں موجود ہیں سمجھانے والے سیدھی راہ دکھا رہے ہیں پھر بھی جو نہیں سوچتے تو پھر ان کی عقل پر شرک و کفر کی گندگی غلبہ پا لیتی ہے اور وہ ہمیشہ کیلئے ہدایت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں

۲: ان منکرین سے فرمادیں کہ عقل استعمال کر کے غور سے کائنات کو دیکھو تو اللہ کو پا لوگے مگر بے ایمان ان آیات و آثار عذاب کو دیکھ کر بھی توبہ نہیں کرتے ۳: آگے فرمایا کیا یہ بھی عذاب آنے کے منتظر ہیں جس طرح فرعون منتظر تھا یا دوسری قومیں

۴: فرمایا جب عذاب آجاتا ہے تو پھر ہم رسولوں کو اور ان کے ماننے والوں کو بچا لیتے ہیں۔ فعل مضارع کا صیغہ استعمال کیا کہ بچاتے ہیں اور بچاتے رہیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ قیامت تک حضورؐ پر ایمان لانے والے بھی بچتے رہیں گے جس طرح پہلے ہوتا رہا

۵: چونکہ آئندہ کوئی نبی نہیں بننا اسلئے ننجی المومنین فرمایا کہ مومنوں کو بچانا ہمارے ذمے ہے یہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ آگے حضور اکرمؐ کی زبان مبارک سے عقیدۂ توحید اور ابطال شرک و مشرکین کا تفصیلی اعلان کرایا گیا

۶: فرمایا میں کبھی بھی تمہارے معبودوں کی پرستش نہیں کروں گا بلکہ اس ذات کی عبادت کروں گا جو تمہیں موت دیتی ہے۔ یہ اسلئے فرمایا کہ موت کا کوئی منکر نہیں

۷: آگے فرمایا پکارنا بھی عبادت ہے وہ بھی خدا کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں

۸: اللہ کی حد یہ ہے کہ نہ کوئی اسکی ذات میں شریک ہے نہ صفات میں۔ آگے اللہ کی اور مخصوص صفات بیان فرمادیں کہ نفع نقصان، صحت و تکلیف، خیر و شر کا مالک بھی وہی ہے۔ کوئی اور یہ چیزیں نہیں دے سکتا

يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي

کام عقل سے¹ آپ فرما دیجئے دیکھو کیا کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں² اور کام نہیں آسکتی

الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا

یہ نشانیاں اور ڈرانے والے اس قوم کو جو یقین نہیں رکھتی³ کیا یہ انتظار کر رہے ہیں

مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ

اپنی دنوں کی طرح جو دن گزر چکے ہیں ان لوگوں پر جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں آپ فرما دیجئے پس تم انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ

انتظار کرنے والوں میں سے ہوں⁴ پھر بچا لیا کرتے ہیں ہم (اپنے عذاب سے) اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے یونہی ہم پر

حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ ع ۱۱ ۱۵

یہ بات ہم پر لازم ہے ہم بچا لیں گے ایمان لانے والوں کو⁵ آپ ان سے فرما دیجئے اے لوگو! اگر تم ہو

شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

شک میں میرے دین سے پس میں ہرگز عبادت نہ کروں گا ان کی جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر

وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

لیکن عبادت کروں گا اس اللہ کی جو وفات دیتا ہے تمہیں⁶ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رہوں ان لوگوں میں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ

جو اللہ پر یقین رکھنے والے ہیں (اور مجھے حکم دیا گیا ہے) کہ سیدھا رکھوں اپنی ذات کو اللہ کے دین کیلئے سب سے یکسو ہو کر اور ہرگز نہ ہونا

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ

شریک بنانے والوں میں سے⁷ اور ہرگز نہ پکارنا اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو جو تجھے نفع نہ پہنچا سکیں (اگر تو انہیں پکارے) اور

لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

اور تجھے نقصان نہ دے سکیں (اگر تو انہیں نہ پکارے) اگر تو نے یوں کیا پس بے شک تو ہو جائیگا اس وقت اللہ کی حدیں توڑنے والوں میں سے⁸

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ

اگر پہنچائے تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف کوئی کھولنے والا نہیں ہے اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے اگر وہ چاہے تیرے ساتھ

۱ :- خیر و شر دونوں کا مالک اللہ ہی ہے لیکن فرمایا خیر کا پہلو غالب ہے ۔ میں بخشتا بھی ہوں اور رحم بھی کرتا ہوں بہت مہربان ہوں ۲ :- آگے دو ٹوک اعلان کرا دیا کہ ہدایت کا راستہ واضح طور پر بتا دیا گیا ہے جو اس پر چلے اس کا اپنا فائدہ ہے
جو نہ چلے گا اپنا نقصان کریگا اور میں بالکل ذمہ دار نہیں ہوں ۳ :- اب حضور ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ انہوں نے جلدی نہیں مانا اسلئے آپ گھبرائیں نہیں ۔ آپ اپنا کام کرتے رہیں ان کی باتیں سہتے رہیں جلد ہی اللہ بدر میں فیصلہ کر دیگا
۵ :- سورۃ ہود مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرم ﷺ پر ۔ اس سورۃ میں حضرت ہودؑ کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضور ﷺ نے اس کا نام سورۃ ہود رکھا ہے ۔ سورۃ یونسؑ کے آخر میں حضور اکرم ﷺ کو وحی کے اتباع، تکلیفوں پر صبر
اور منکرین کے متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے انتظار کا حکم دیا اور اس سورۃ میں سابقہ انبیاءؑ اور ان کی قوموں کے حالات کا اجمالی ذکر فرمایا کہ ان انبیاءؑ نے بھی وحی کا اتباع کیا قوموں کی طرف سے تکالیف پر صبر کیا تو انجام کار انبیاءؑ
کامیاب ہوئے اور منکرین ناکام ۔ اتباع وحی کا حکم حضور ﷺ کی وساطت سے پوری امت کو ہے اور ان حالات پر غور کی دعوت بھی امت کو ہے کہ احکام الٰہی کی نافرمانی کے نتائج دیکھ لو ۔ چونکہ ساری سابقہ قوموں پر مختلف نوعیت کے شدید
عذابوں کا ذکر اس سورۃ میں مسلسل اور یکجا ہے اسلئے اس کی دہشت و وحشت
نے حضور ﷺ کے بال بھی سفید کر دئے جیسے حدیثوں میں آتا ہے
۶ :- یہ سورۃ چونکہ مکی ہے اسلئے ابتدا میں چاروں بنیادی عقیدے توحید،
رسالت، آخرت اور صداقت قرآن کو بیان فرمایا۔ سب سے پہلے قرآن مجید
کی عظمت کتاب سے واضح کی کہ یہ سب سے بڑی کتاب ہے پھر فرمایا اس کی آیات
بہت محکم اور پختہ ہیں جو مفصل بھی ہیں اور اللہ کی نازل کردہ ہیں خود ساختہ نہیں
۷ :- دوسرے نمبر پر توحید اور آگے رسالت اور اس کا عقیدہ بیان فرما دیا
۸ :- جنت کی خوشخبری، دوزخ سے ڈرانا، خدا سے طلب مغفرت کی دعوت
اور اس کا نتیجہ دنیا و آخرت کی کامیابی بتانا رسول ﷺ کی ذمہ داری ہے جو میں
پوری کر رہا ہوں اگر مان لو تو بچ جاؤ گے ورنہ قیامت میں عذاب کا شکار ہو گے
اس سے آخرت کا عقیدہ بھی بیان فرما دیا کہ تم نے واپس خدا کے پاس ہی جانا ہے

بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ

کوئی بھلائی کرنا پس کوئی پھیر نہیں سکتا اللہ کے فضل کو پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل کو جس کو بھی چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے ۱ اور وہ اللہ

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۱۰۷ قُلْ يٰٓاَيُّھَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

بخشنے والا مہربان ہے ۲ آپ فرما دیجئے اے لوگو! آ پہنچا تمہارے پاس سچا دین

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

تمہارے رب کیطرف سے پس جو کوئی راہ پر آ جائیگا راہ پر آ جائیگا اپنے بھلے کیلئے اور جو کوئی بھٹک جائیگا اس کے

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝۱۰۸ۭ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ

بھٹکنے کا وبال اُسی پر پڑیگا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں ۳ اور آپ پیروی کرتے رہیں ان باتوں کی جو بھیجی جاتی ہیں آپکی طرف

وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ښ وَھُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۱۰۹ۧ ۱۱ ع ۶ ۱۲

اور ان باتوں کو سہتے رہیں یہاں تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

۱۱ سُوْرَۃُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ ۵۲

سورۃ ہود مکی ہے اور اس میں ۱۲۳ آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۵

الۗرٰ ۣ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝۱ۙ اَلَّا

یہ قرآن ایسی کتاب ہے بڑی مستحکم کی گئی ہیں آیتیں پھر ان کی تفصیل کی گئی ہے اس اللہ کیطرف سے جو بڑی حکمت والا ہے پورا باخبر ہے ۶

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝۲ۙ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا

عبادت نہ کرو مگر صرف ایک اللہ کی بے شک میں تمہارے لئے اسی کی طرف سے ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ۷ اور یہ (بھی) کہ بخشش مانگو (پچھلے گناہوں کی)

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ

اپنے پالنے والے سے پھر توبہ کرو اس کے سامنے وہ تم کو سامان دیگا اچھا سامان ایک وقت مقرر تک کیلئے اور

يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

دیگا اللہ تعالیٰ ہر بڑائی والے کو اس کی بڑائی ۸ اور اگر تم نے منہ پھیر لیا پس میں ڈرتا ہوں تم پر

۱:۔ اور اللہ واپس لے جانے اور عذاب دینے پر قادر ہے اور قدرت میں اسے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں۔ آگے اس کی شان بھی دیدی کہ اللہ تمہاری جلوت و خلوت اور ظاہر و باطن سے پورا واقف ہے اور اس کے مطابق ہی حکم بھی دیتا رہتا ہے

۲:۔ اوائل اسلام میں بعض صحابہ کرام رضؓ پر اللہ جل شانہ سے حیا کا اتنا غلبہ ہوا کہ کسی وقت بھی جسم کا ستر والا حصہ ننگا نہ ہونے دیتے بالخصوص پیشاب پاخانہ اور استنجا کے وقت پورے جسم کو کپڑے سے ڈھانپتے اور مقام ستر کو چھپانے کیلئے سینہ کو دوہرا کرتے اور نظر کو دوسری طرف پھیر لیتے۔ فرمایا اتنا تکلف نہ کرو میں بھی تکلیف مالا یطاق نہیں دیتا۔ عام حالت میں بھی جب تم کپڑے پہنے ہوتے ہو میں تو تمہارے ظاہر و باطن کو دیکھتا ہوں جانتا ہوں۔ حتیٰ کہ سینے کے اندر کی باتوں کو بھی جانتا ہے یعنی تمہارے وہ راز بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ یہاں ایک حکم بھی دیدیا اور اپنی قدرت کاملہ کو بھی ظاہر فرمادیا

عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ③ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ④

بڑے دن کے عذاب سے — اللہ کی طرف تم سب نے لوٹ کر جانا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورا اختیار رکھتا ہے۱

أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ

یاد رہے یہ لوگ دُہرا کرتے ہیں اپنے سینوں کو — تاکہ چھپیں — اس (اللہ) سے۲ — یاد رکھو جب یہ لوگ ڈھانپ لیتے ہیں

ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ⑤

اپنے کپڑوں کو — جب بھی اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں — بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے — سینوں کی باتوں کو بھی

۱: اپنی قدرت کے مظاہر یعنی علیم و خبیر ہونے اور قیامت کے قائم کرنے کو بیان فرما کر اب ان سے بھی اہم مسئلہ کو بیان فرمایا جو ہر قسم کی نافرمانی کا سبب بنتا ہے اور وہ ہے رزق کا مسئلہ ۔ فرمایا انسان تو انسان کائنات کی ہر مخلوق کا رزق میرے ذمہ ہے

۲: مستقر اور مستودع کی مختلف تعبیرات پہلے گذر چکی ہیں ۳: فرمایا تمہارے رزق کی مقدار، تمہارا جینا و مرنا سب کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور اسی کے مطابق ہوگا ۔ آگے قدرت کا اور دلائل دوبارہ بیان فرمایا زمین و آسمان کی تخلیق وغیرہ

۴: پہلے ساری زمین پر پانی تھا سب سے پہلے بیت اللہ والی جگہ خشک ہوئی جو پھیلتی گئی اور اب تک خشک ہوتی جا رہی ہے قیامت کے قریب پانی تھوڑا رہ جائیگا فرمایا سب کچھ انسانوں کے فائدے کیلئے بنایا گیا ہے تاکہ انسان کو آزمایا جائے ۔

۵: "بعث" کا مطلب مردے کو اٹھانا ہے یہ سن کر کافر کہتے یہ تو جادو ہے فرمایا یہ بعث بعد الموت کو نہیں مانتے ۶: وہ اتنے دلیر ہو گئے ہیں کہ عذاب کے جلدی آنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اس انداز سے اس کا انکار اور استہزاء کرتے ہیں آگے اس کا جواب دیا کہ جب عذاب آجائیگا تو پھر لوٹایا نہیں جائیگا ۔ ابھی بھی کسی خاص حکمت کی وجہ سے مہلت دی ہوئی ہے ۷: آگے فرمایا یہ عذاب کو جلدی مانگتے ہیں حالانکہ یہ تو معمولی سی آزمائش اور تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے اسکی مثال دی

۸: اللہ تعالیٰ اپنی دی ہوئی نعمت چھین لے تو اس پر بھی ہمت ہار دیتا ہے

۹: تکلیف دور کر کے نعمتیں دیدی جائیں تو مغرور اور متکبر بن جاتا ہے ۔ یہ انسان طبعاً عجلت پسند واقع ہوا ہے اپنی نفع نقصان کو نہیں دیکھتا ۔ البتہ کچھ لوگ مستثنیٰ ہیں

الجزء ١٢

وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا

اور کوئی چلنے والا نہیں ہے — زمین میں — مگر اللہ کے ذمہ ہے — روزی اسکی[۱]

وَيَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَمُسۡتَوۡدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۞ ٦ وَ

اور اللہ جانتا ہے اس کے ٹھہرنے کی جگہ کو — اور اس کی امانت کی جگہ کو[۲] — یہ ساری کی ساری باتیں روشن کتاب میں موجود ہیں[۳]

هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ

اُسی — اللہ نے بنایا — آسمانوں کو — اور زمین کو — چھ دنوں میں — اور

عَرۡشُهٗ عَلَى الۡمَآءِ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنۡ قُلۡتَ

اسکی حکومت (اس سے پہلے) پانی پر تھی[۴] — تاکہ تم کو آزمائے — کہ تم میں سے کس کے عمل اچھے ہیں — اور اگر آپ فرماتے ہیں

اِنَّكُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ لَيَقُوۡلَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ

کہ تم — اٹھائے جاؤ گے — موت کے بعد — ضرور کہہ دیتے ہیں — یہ — کافر

هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۞ ٧ وَلَئِنۡ اَخَّرۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ

یہ تو — کھلا جادو ہے[۵] — اگر ہم پیچھے کردیں — ان سے — عذاب کو — ایک وقت مقرر

مَّعۡدُوۡدَةٍ لَّيَقُوۡلُنَّ مَا يَحۡبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمۡ لَيۡسَ مَصۡرُوۡفًا

تک کے لئے — تو ضرور کہہ دیتے ہیں کونسی چیز اس (عذاب) کو روکنے والی ہے[۶] — یاد رہے جس دن وہ (عذاب) ان پر آجائیگا وہ نہ پھیرا جائیگا

عَنۡهُمۡ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۞ ٨ ع ١ وَلَئِنۡ اَذَقۡنَا

ان سے — اور آپڑے گا ان پر وہ عذاب جس کے ساتھ — یہ — ٹھٹھا کرتے ہیں — اگر ہم چکھادیں

الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً ثُمَّ نَزَعۡنٰهَا مِنۡهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوۡسٌ كَفُوۡرٌ ۞ ٩

انسان کو — اپنی طرف سے — دنیا کی بہتری — پھر کھینچ لیں وہ نعمت اس بندے سے — بیشک وہ ناامید اور ناشکرا بن جاتا ہے[۸]

وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ نَعۡمَآءَ بَعۡدَ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ ذَهَبَ

اگر ہم چکھاتے ہیں اس کو کوئی دنیا کا آرام — اس تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی تھی — تو کہہ دیتا ہے — چلی گئیں ۔

السَّيِّاٰتُ عَنِّىۡ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوۡرٌ ۞ ١٠ اِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا

برائیاں — مجھ سے — بے شک وہ ضرور کرتا ہے اور اترانے لگتا ہے[۹] — مگر وہ لوگ جو — صبر کرتے ہیں

۱۔ صبر کا معنی صرف پریشانی کے وقت ہی نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ باوجود دولت وطاقت ہونے کے اللہ کی نافرمانی سے رک جائے۔ فرمایا ایمان والے دونوں حالتوں میں صبر سے کام لیتے ہیں عجب پسندی نہیں کرتے اگر کبھی ان سے بتقاضۂ بشریت کوئی غلطی ہو جائے تو بھی
اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرکے بہت بڑا اجر دیتے ہیں ۲۔ آگے منکرین کی اور حجت بازیاں بیان فرمائیں اور حضورؐ کو تسلی دی کہ آپؐ فکرمند اور دل برداشتہ نہ ہوں اپنی تبلیغ کی ذمہ داری پوری کرتے رہیں انکے ایمان نہ لانے کا جواب آپؐ کو نہیں دینا پڑے گا
۳۔ مسلمانوں کی کمزور حالت کا مزاح بھی تھا اور حجت بازی بھی ۴۔ آگے قرآن مجید کو ان کے من گھڑت کہنے کے الزام کا جواب ہے ۵۔ تم اور تمہارے سب حمایتی مل کر قرآن جیسی دس سورتیں ہی بنا لاؤ ۶۔ اگر وہ نہیں لا سکتے تو پھر وہ مان لیں کہ یہ
اللہ وحدہٗ لاشریک کا کلام ہے ۷۔ آگے فرمایا یہ انکار اور حجت بازی صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ صرف دنیاوی زندگی کو مطمح نظر بنائے ہوئے ہیں ان کو قیامت کا فکر ہی نہیں ۸۔ ان کو دنیاوی محنت کا بدلہ دنیا میں ہی دیدیا جاتا ہے

۹۔ اور آخرت میں نافرمانی کی سزا دوزخ کی آگ دیدی جاتی ہے
۱۰۔ وہاں وہ اپنے دنیا میں کئے ہوئے کچھ اچھے کاموں کے اجر کا خیال کریں گے لیکن
یا وہ تو عقیدہ کی خرابی کی وجہ سے آخرت کے اعتبار سے ضائع ہو چکے ہونگے یا دنیا
میں اس کا اجر پورا دے چکے ہونگے آخرت لیئے تو کچھ بچا ہی نہیں ہوگا۔ اس سے
مراد ریاکاری کی وجہ سے اعمال کا ضائع ہونا بھی ہو سکتا ہے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

اور نیک اعمال کرتے ہیں ۱ ان کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے ۲

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ

پس ہوسکتا ہے کہ آپ چھوڑ دیں کچھ اس کلام کا حصہ بیان کرنے سے جسکی آپکی طرف وحی کی جاتی ہے اور تنگ ہوجائے ان باتوں سے

صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ

سینہ آپ کا ان کے یہ کہنے پر کہ کیوں نہیں اتارا گیا اس نبی پر کوئی خزانہ یا کیوں نہیں آیا اسکے ساتھ

مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾

کوئی فرشتہ (جسے ہم بھی دیکھیں) بیشک آپ صرف ڈرانیوالے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز پر نگہبان ہے ۳

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ

کیا یہ کہتے ہیں یہ نبی قرآن خود بنا کر لایا ۴ آپ فرمادیجئے پس تم لے آؤ دس سورتیں ہی اس قرآن جیسی اپنی طرف سے بنا کر اور

ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾

بلالو جن کو بھی تم بلا سکتے ہو اللہ کو چھوڑ کر ۵ اگر تم سچے ہو

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ

پس اگر وہ قبول نہ کریں آپکی اس بات کو پس تم جان لو یہ قرآن اتارا گیا ہے اللہ کے علم سے اور کوئی معبود نہیں ہے

اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ

سوائے اسی اللہ کے ۶ پس کیا تم بھی اللہ کی بات مانتے ہو ۷ جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی زندگی اور

زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾

یہاں کی رونق کو تو ہم پورا پورا دیتے ہیں ایسے لوگوں کو اس دنیا میں بدلہ انکی محنت کا اور ان کا دنیا میں کوئی گھاٹا نہیں ہوتا ۸

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا

یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے قیامت میں کچھ نہ ہوگا آگ کے بغیر ۹ اور مٹ جائے گا جو

صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

کاریگری کی انہوں نے دنیا میں اور باطل ہوجائے گا وہ جو کیا کرتے تھے ۱۰ بھلا وہ آدمی جو ہو کھلی دلیل پر

۱ ۔ یہ بیان فرمایا کہ وہ لوگ جن کا ذکر ہوا ہے جو خود شرارت اور ریاکار ہیں وہ اور ہمارا رسول برابر ہو سکتے ہیں جو فطری اصولوں کے حامل ہیں اور ان کے ساتھ بطور گواہ قرآن مجید موجود ہے جو اللہ کی کتاب ہے اور یہ کوئی نیا پیغام نہیں اس سے پہلے توریت بھی موسیٰ پر نازل ہو چکی ہے جو انسانیت کے لئے رہنما تھی ۔ بعض علماء نے یہاں بینہ سے مراد قرآن مجید اور شاہد سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام لئے ہیں ۔ اور بعض نے توریت کو گواہ قرار دیا ہے اس لئے کہ اس میں حضور کی بشارات موجود تھیں اور قرآن کے متعلق بھی ۔

۲ ۔ آگے فرمایا کہ منکرین کو قیامت میں دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے گا جس کے ہونے میں کوئی شک نہیں ۔ کوئی قیامت کو نہ مانے تب بھی وہ ہو کر رہے گی ۳ ۔ اس سے مراد قرآن مجید کی صداقت بھی ہو سکتی ہے ۴ ۔ آگے کافروں کے اس دعوے کا جواب دیا کہ قرآن خود ساختہ ہے خدا کا کلام نہیں ۵ ۔ اس سے مراد کافروں کے خود ساختہ عقائد و دعاوی بھی ہیں جو اپنی طرف سے گھڑ کر خدا کی طرف نسبت کر دیتے تھے یا توحید و رسالت اور قرآن کو جھٹلانا بھی ہو سکتا ہے ۔ آگے انکی سزا بیان فرمائی

۶ ۔ گواہ سے مراد فرشتے، انبیاء، صالحین بلکہ خود اپنے اعضاء بھی ہیں ۷ ۔ ان پر یہ لعنت ان کے جھوٹ بولنے، حق کو جھٹلانے، احکام الٰہی میں کجروی کرنے اور دوسروں کو بھی عمل سے روکنے کی وجہ سے ہوگی اور سب سے بڑا سبب قیامت کا انکار ہے

۸ ۔ آگے فرمایا کہ خدا کے عذاب سے یہ کافر کہیں چھپ کر یا کوئی حمایتی یا مددگار ڈھونڈ کر بھی نہ بچ سکیں گے بلکہ دوسروں کو بھی روکنے کی وجہ سے ان کو دوہرا عذاب ہوگا

۹ ۔ دوہرے عذاب کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انہوں نے دونوں اعضاء حق کی قبولیت کیلئے استعمال نہیں کئے نہ کانوں سے سنا نہ آنکھوں سے دیکھا

۱۰ ۔ آگے دگنے عذاب کی ایک اور وضاحت فرما دی

مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَـٰبُ مُوسَىٰٓ

اپنے رب کی طرف سے اور اس کے ساتھ ہو ایک گواہ بھی اللہ کی طرف سے ۱ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب آ چکی ہو

إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ

جو رہنما تھی اور رحمت تھی ۲ ایسے لوگ ایمان لے آتے ہیں اس نبی پر اور جو کوئی انکار کرتا اس نبی کا ان

ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ

کافروں میں سے پس دوزخ کی آگ اس کا ٹھکانہ ہے پس تو نہ ہونا شک میں اس وقت کے آنے سے بے شک وہ ہو کر رہے گا

مِن رَّبِّكَ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ

تیرے رب کی طرف سے ۳ لیکن بہت لوگ اس بات پر یقین نہیں کرتے ۴ اور کون ہے بڑا ظالم

مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ

اس انسان سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ ۵ یہ لوگ پیش کئے جائیں گے اپنے رب کے حضور

وَيَقُولُ ٱلْأَشْهَـٰدُ هَـٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا

اور کہیں گے ان کے گواہ ۶ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا تھا اپنے رب پر یاد رکھو

لَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿١٨﴾ ٱلَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ

خدا کی مار ہے ان ظالموں پر ۷ جو روکتے تھے اوروں کو بھی اللہ کی راہ سے

ٱللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِٱلْـَٔاخِرَةِ هُمْ كَـٰفِرُونَ ﴿١٩﴾

اور بنا لیتے تھے اس کو ٹیڑھا راستہ اور قیامت کے منکر تھے ۸

أُو۟لَـٰٓئِكَ لَمْ يَكُونُوا۟ مُعْجِزِينَ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم

یہ لوگ نہیں ہیں اللہ کو عاجز کرنے والے اسی زمین میں اور نہ ہوگا ان کے لئے

مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ۘ يُضَـٰعَفُ لَهُمُ ٱلْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا۟

اللہ کے مقابلے میں کوئی ساتھی دگنا دیا جائے گا ان کو عذاب ۹ وہ دنیا میں

وقف لازم

يَسْتَطِيعُونَ ٱلسَّمْعَ وَمَا كَانُوا۟ يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ

بات نہ سن سکتے تھے اور نہ ہی دیکھتے تھے ۱۰ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے

سے ۱:۔ جسم جہنم میں جلتا رہے گا اور معبودان باطلہ جن پر مدد کرنے کا زعم تھا ان کے گم ہو جانے پر شدید قلق اور اضطراب الگ ہوگا سے ۲:۔ آگے فرمایا آخرت میں ان کا بہت زیادہ خسارے میں ہونا ایسا قطعی امر ہے کہ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں
سے ۳:۔ ان کے مقابلے میں ایمان والوں کا انجام بھی بتادیا سے ۴:۔ وہ اپنی عاجزی اور فرمانبرداری کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت کے مستحق ہونگے سے ۵:۔ پچھلی آیات میں کافروں کے حق میں فرمایا کہ وہ حق کے مقابلے میں اندھے بہرے بن گئے تھے آگے ایمان والوں
کو ان کے مقابلے میں سمیع وبصیر فرما کر بتایا کہ دونوں متضاد صفات والے برابر نہیں ہو سکتے نہ ان کا انجام ایک جیسا ہو سکتا ہے سے ۶:۔ اس کے بعد ان دونوں قسم کے لوگوں کی تاریخی مثالیں اور ان کے انجام بتا دیئے گئے تاکہ سمجھیں اور عبرت پکڑیں
سے ۷:۔ تمام انبیاءؑ کی یہ مشترکہ دعوت ہے توحید ورسالت پر ایمان اور قیامت کے عذاب سے ڈرانا سے ۸:۔ اور قوموں کے سرداروں کا یہ جواب بھی مشترکہ ہے کہ تم ہم جیسے انسان ہو جبکہ ہم پر کوئی خصوصی حیثیت حاصل نہیں اور تمہارے پیروکار طبقے کے کمزور
اور غریب لوگ ہیں اسلئے ہم سمجھتے ہیں تم رسالت کا غلط دعویٰ کر رہے ہو
سے ۹:۔ آگے حضرت نوحؑ کا جواب بتایا گیا ہے

خَسِرُوٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ
گھاٹے میں دیدیا اپنے آپ کو سے ۱ اور گم کیا گیا ان سے جو دنیا میں گھڑتے تھے سے ۲ اس میں شک
اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
نہ سمجھو کہ بے شک وہی لوگ قیامت میں بہت زیادہ گھاٹے والے ہونگے سے ۳ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے
الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
نیک اور عاجزی کرتے رہے اپنے رب کے سامنے سے ۴ یہ وہ لوگ ہیں جو جنت والے ہیں وہ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰی وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ
ہمیشہ جنت میں رہیں گے سے ۵ ان دونوں لوگوں کی مثال (ایسی ہے) جیسے اندھا اور بہرا ہو اور دیکھنے والا ہو
وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ع ۲ / ۱۶ / ۲
اور سننے والا ہو کیا ان دونوں کا حال برابر ہو سکتا ہے پھر تم بات کیوں نہیں سمجھتے سے ۶ اور بے شک بھیجا ہم نے
نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا
نوحؑ کو اپنی قوم کی طرف بے شک میں تمہارے لئے ڈر سنانے والا ہوں (یہ بات کہتا ہوں) کہ بندگی نہ کرو مگر
اللّٰهَ ۭ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ
صرف اللہ کی بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر دردناک دن کے عذاب سے سے ۷ پس کہہ دیا ان سرداروں نے جو
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ
کافر تھے آپ کی قوم میں سے ہم نہیں دیکھتے آپ کو مگر انسان ہم جیسا اور نہیں دیکھتے ہم آپ کو کہ
اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَمَا نَرٰی لَكُمْ
تابعداری کی تیری مگر ان لوگوں نے جو ہمارے کمینے ہیں سے ۸ اور نہیں دیکھتے ہم تمہارے لئے
عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ ۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ
اپنے اوپر کوئی بزرگی اور ہم گمان کرتے ہیں آپ پر مگر جھوٹ بولنے والا سے ۹ کہا نوحؑ نے اے میری قوم! دیکھئے تو سہی
اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ
اگر میں ہوں کھلی دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور دی اس اللہ نے مجھے رحمت اپنی طرف سے

۱: فرمایا انسان کا رسول نہ ہو سکنا یہ کوئی دلیل نہیں بلکہ رہنمائی کیلئے نمونہ انسان ہی ہونا چاہیے جس کا دوسروں پر امتیاز دولت و طاقت کی فراوانی نہ ہو بلکہ اس کا ممتاز اخلاقی کردار ہو جو میرے اندر موجود ہے اور میرے رب نے مجھے عطا کیا ہے۔ تم اپنی ضد کی وجہ سے اسے نہیں دیکھتے ۲: اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ خدا تم کو زبردستی قائل کر دے تو یہ قانونِ فطرت نہیں ہے۔ ایمان کیلئے انسان کی چاہت ضروری ہے۔ ۳: ان کے اس اعتراض کا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو یہ جواب دیا کہ جھوٹ تو ذاتی فائدہ حاصل کرنے کیلئے بولا جاتا ہے میں تو بغیر کسی لالچ کے تبلیغ کر رہا ہوں اس پر کوئی اجر تم سے نہیں مانگتا۔ آگے دوسرے اعتراض کا جواب دیا کہ میں تمہارے مطالبہ پر اپنے غریب پیروکاروں کو نہیں ہٹاؤں گا ۴: تم اپنی کم عقلی سمجھتے ہو سو وہ تو تم ہو جو انکی غربت کی وجہ سے اپنا نقصان کر رہے ہو آگے فرمایا یہ تو خدا کے پسندیدہ ہیں اگر میں ان کو الگ کر دوں تو خدا کی ناراضگی سے مجھے کون بچائے گا۔ یہ صحابہؓ کی شان ہے ۵: آگے کافروں کے سب سوالوں کا جواب ہے ۶: ان کا خیال تھا کہ رسول کے پاس مافوق الفطرت چیزیں ہوں وہ فرشتہ ہو، غیب جانتا ہو، اس کے پاس وسیع مال و دولت ہو پہلے اس کا جواب ہے۔ آگے ایمان والوں کی مالی حیثیت اور ان کی نیت کے متعلق منکرین کے خیالات کا جواب ہے ۷: تمہارے اس خیال سے میں متفق نہیں ہوں کہ وہ ہمیشہ تنگ دست اور غریب رہیں گے خدا ان کو بھی امیر کر سکتا ہے

۸: انکے دلوں کی کیفیت کو بھی اللہ جانتا ہے کہ وہ مخلص ہیں یا نہیں۔ وہ ظاہراً تو ایمان لے آئے ہیں اسلئے ان کو الگ کر کے میں ظالم نہیں بننا چاہتا صرف تمہارے دل [illegible]

۹: طویل مدت کی تبلیغ اور اس قسم کے بحث مباحثہ کے بعد منکرین نے مطالبہ کر دیا کہ اب مزید بھی تنگ نہ کریں ہمارے ساتھ جھگڑا نہ کریں بلکہ جس سے ڈراتے ہو وہ عذاب لے آؤ

۱۰: آگے نوحؑ کا جواب ہے کہ عذاب تو اللہ نے بھیجنا ہے وہ آ گیا تو تم ٹال نہ سکو گے

۱۱: اب تمہیں میری نصیحت فائدہ نہیں دیگی اسلئے کہ اللہ اب ناراض ہو گئے ہیں

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۗ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾

پس وہ رحمت نظر نہ آئی تم کو ۱ کیا ہم لازم کر دیں گے اس رحمت کو تم پر اور تم اس سے نفرت کرتے ہو ۲

وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا

اور اے میری قوم! میں نہیں مانگتا تم سے اس تبلیغ پر کوئی بھی مال ۳ میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے اور میں اپنے آپ

بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا

ان لوگوں کو ہٹانے والا نہیں ہوں جو ایمان لائے ہیں بے شک یہ ملنے والے ہیں اپنے رب سے لیکن میں دیکھتا ہوں تم

تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَا قَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ ۚ أَفَلَا

نادان قوم ہو ۴ اور اے میری قوم! کون مجھے بچائے گا اللہ سے اگر میں نے ان کو اپنے ہاں سے نکال دیا کیا

تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ

تم اس بات کو نہیں سوچتے ۵ اور میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں جانتا ہوں

الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ

غیب کو اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ۶ اور میں نہیں کہتا ان لوگوں کے بارے میں جن کو ذلیل سمجھتی ہیں تمہاری آنکھیں

لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا

کہ ان کو کبھی بھی نہ دے گا اللہ تعالیٰ بہتری ۷ اللہ بہتر جانتا ہے جو بات ان کے دلوں میں ہے ۸ ورنہ میں اس وقت

لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا

ظلم کرنے والوں میں سے ہی جاؤں گا ۹ کہنے لگے اے نوح! تو نے جھگڑا کیا ہمارے ساتھ اور بہت زیادہ جھگڑا کیا تو نے

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ

پس لے آ ہم پر وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے ۱۰ کہا نوح نے وہ عذاب تمہارے پاس لے کر آئے گا

بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي

صرف اللہ ہی اگر وہ چاہے گا اور تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے اور تمہیں فائدہ نہ دے گی میری خیر خواہی

إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ

اگر میں چاہوں کہ تمہاری خیر خواہی کروں اگر اللہ بہکانا چاہتا ہے تمہیں ۱۱ وہی اللہ

رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ

تمہارا رب ہے[1] اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے[2] کیا یہ کہتے ہیں کہ خود بنا کر لایا اس کو نبی آپ فرما دیجئے اگر

افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تُجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَأُوحِيَ

اگر میں خود بنا کر لایا تو مجھ پر پڑیگا میرا جرم[3] اور میں بری ہوں ان کاموں سے جو تم کر رہے ہو[4] اور وحی کی گئی

إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا

نوحؑ کی طرف کہ ہرگز ایمان نہ لائیگا تیری قوم سے مگر وہی جو ایمان لاچکے پس نہ ہوں

تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَ

آپ غمناک ان کاموں سے جو یہ کرتے تھے[5] اور بنا کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور

وَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾

ہماری وحی کے مطابق[6] اور بات نہ کر مجھ سے[7] ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں بے شک وہ ڈوب کر رہیں گے

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ

اور آپ بنا رہے تھے کشتی اور جب کبھی گذرتے آپکے پاس وہ سردار جو آپکی قوم میں سے تھے ٹھٹھا کرتے تھے آپکے ساتھ[8]

قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ

کہا نوحؑ نے اگر تم ٹھٹھا کروگے ہمارے ساتھ پس ہم بھی ٹھٹھا کریں گے تمہارے ساتھ اسی طرح جیسے تم ٹھٹھا کرتے ہو پس آگے چل کر

تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

تم جان لوگے کہ کس پر آرہا ہے عذاب جو اسے ذلیل کرنیوالا ہے اور کس پر آرہا ہے وہ عذاب جو

مُقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ

ہمیشہ رہنے والا ہے[9] یہاں تک کہ جب آپہنچا ہمارا حکم اور جوش مارا تنور نے[10] ہم نے کہہ دیا سوار کرلے اس کشتی میں

كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ

ہر قسم کے دو دو جوڑے[11] اور اپنے گھر والوں کو بھی مگر وہ جس پر پہلے حکم ہو چکا ہے عذاب کا اور سوار کرلے

آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ

انکو جو تم پر ایمان لائے ہیں اور ایمان نہ لائے تھے آپ پر مگر بہت تھوڑے[12] اور کہا نوحؑ نے سوار ہو جاؤ اس کشتی میں اللہ کے نام سے

ع ١١ ٣

1: اب تمہارا فیصلہ تمہارا رب کریگا اور تم مر کر اسی کے سامنے پیش ہو کر جواب دو گے۔ 2: حضور اکرمؐ جب یہ باتیں کافروں کو سناتے تو وہ کہتے کہ نعوذ باللہ یہ کہانیاں خود بناتے رہتے ہیں آگے اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ تم اس کے جوابدہ نہیں ہو گے۔ 3: اس معاملے میں تم ذمہ دار نہیں ہو جس طرح میں تمہارے کاموں کا جوابدہ نہیں ہوں 4: آگے نوحؑ کو عذاب کے ہونے کے جواب میں اللہ کا حکم بیان ہو رہا ہے 5: اب ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا ہے آخری فیصلہ کر دیا گیا ہے اسلئے اب آپ یہ کام کریں 6: چونکہ اس سے پہلے کشتی کا کوئی تصور ہی نہ تھا فرمایا ہماری رہنمائی میں کشتی بنائیں۔ اسی لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اصول حکا سب وحی سے مستنبط ہیں یعنی ہنر مند کسب یہ ہنر نبیوں نے سکھائے ہیں۔ اللہ نے نبیوں کو سکھائے پھر آگے امت میں آئے 7: آگے فرمایا اب نہ منکرین کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا ان کے غرق ہونے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے 8: حضرت نوحؑ نے لکڑی کے تختوں سے کشتی بنانی شروع کر دی تو مخالفین نے مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ کیا طوفان سے یہ معمولی لکڑیاں ان کو بچالیں گی 9: یہ سن کر نوحؑ جواب دیتے وقت آنے دو ہم بھی تمہارا مذاق اڑائیں گے اور تمہیں پتہ چل جائیگا کہ اس طوفان کے عذاب کا شکار کون ہوگا

9: حضورؐ نے فرمایا معراج کی رات میں نے دیکھا کہ وہ اب بھی اس طوفان میں عذاب سہہ رہے ہیں۔ یہ ہمیشگی کا ثبوت ہے۔ آگے طوفان نوحؑ کی کیفیت بیان کی گئی ہے

10: سمجھایا کہ خدا کے غضب کے وقت کیفیت میں انقلاب آجاتا ہے تنور سے آگ کے بجائے پانی نکل آتا ہے۔ نوحؑ کو یہ نشانی بتائی کہ جب یہ کیفیت دیکھو تو تیاری کر لو

11: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ طوفان صرف نوحؑ کے علاقے میں آیا بلکہ یہ حکم بتا رہا ہے کہ پوری سطح زمین پر پانی کا سیلاب آیا۔ انسانوں کے علاوہ جن جانوروں کی نسل باقی رکھنی تھی ان سب کے جوڑے کشتی میں سوار کرنے کا حکم دیا گیا۔ آگے اپنے خاندان اور ایمان والوں کے متعلق بھی وضاحت کر دی کہ بیوی اور بیٹے کے سوا سب کو سوار کر لیں۔

12: آگے فرمایا طوفان سے بچاؤ کیلئے کشتی پر انحصار نہ کرنا بلکہ بچانیوالا میں ہوں

۱:- کسی بھی سواری کے چلنے پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے ۲:- پانی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر پہاڑوں کی طرح تھا جس میں یہ کشتی چل رہی تھی - چونکہ نوحؑ کا حقیقی بیٹا بھی منکرین کا ہم نشین تھا اسے نوحؑ نے آواز دی کہ اب بھی ان کا ساتھ چھوڑ کر ہمارے ساتھ
کشتی میں سوار ہو جا ۳:- لیکن وہ بری صحبت کی وجہ سے اتنا بدبخت ہو چکا تھا جس میں کہنے لگا ۴:- وہ سمجھا پانی پہاڑ کی بلندی تک نہ پہنچ سکے گا - اس نے پہاڑ پر اعتماد کیا تو نوحؑ نے اسے پھر سمجھایا ۵:- آج نہ پہاڑ بچائے گا نہ ہی کشتی - بچانے والا اللہ ہے
۶:- باپ بیٹے کے درمیان موج حائل ہو گئی تا کہ نوحؑ بیٹے کو ڈوبتا نہ دیکھ سکیں - چنانچہ نوحؑ کا بیٹا ان کی آنکھوں کے سامنے غرق نہیں ہوا اور وہ اس کے انجام سے بے خبر رہے - ۷ آگے طوفان کے ختم ہونے کی کیفیت ہے ۸:- نوحؑ میں کشتی میں سوار مخلوق کے
علاوہ ساری جاندار مخلوق غرق ہو گئی اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی جس کے محل وقوع کے بارے میں مختلف اقوال ہیں ۹:- جب نوحؑ کے بیٹے نے کشتی میں سوار ہونے کا ان کا مشورہ نہ مانا تو آپؑ نے شفقت پدری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی - آگے اس
دعا اور جواب کا ذکر ہے ۹:- اس دعا میں ادب بھی ہے درخواست بھی ہے اور اللہ کی عظمت کا اقرار بھی ہے - بیٹے کو بچانے کی واضح بات نہیں کی - اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کی بیقراری کو دیکھ کر تفصیلی جواب دیا ۱۰:- نظریہ کا مخالف اہل میں شمار نہیں ہو سکتا -

اس کے اعمال تو اچھے نہیں تھے اور آپ کو تو علم ہی نہیں وہ تو غرق ہو چکا ہے
اب کیا دعا کرتے ہیں - وہ بری صحبت کے نتائج دیکھ چکا ہے
۱۱:- آگے اللہ تعالیٰ کا جلال ہے فرمایا اب قصہ ختم ہو گیا ہے

قرأۃ حفص بفتح المیم والامالۃ الراء ۱۲

اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ
اس کشتی کا چلنا ہے اور ٹھہرنا ہی اسکا ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ۱ اور یہ کشتی چل رہی تھی

بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ
ان کو لے کر ایسی موج میں جو پہاڑوں کی طرح بلند ہوتی ۲ اور پکارا نوحؑ نے اپنے بیٹے کو اور وہ آپ سے

مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْ
دوری میں تھا اے میرے بیٹے ! سوار ہو جا ہمارے ساتھ اور نہ ہو ساتھ کافروں کے ۳ وہ کہنے لگا ابھی جا کر پناہ لے لوں گا

اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ
ایسے پہاڑ پر جو بچائے گا مجھے پانی میں ڈوبنے سے ۴ کہا نوحؑ نے کوئی نہیں بچا سکتا آج اللہ کے عذاب سے

اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾
مگر وہی بچے گا جس پر اللہ کا رحم ہو گا ۵ اور حائل ہو گئی ان دونوں کے درمیان موج دریا کی پس ہو گیا وہ ڈوبنے والوں میں سے ۶

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ
اور حکم دیا گیا اے زمین ! نگل لے اپنے پانی کو اور اے آسمان ! تو تھم جا اور خشک ہو گیا پانی

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ
اور نافذ ہو گیا اللہ کا حکم ۷ اور ٹھہر گئی آ کر کشتی جودی پہاڑ پر اور اعلان کیا گیا اللہ کی رحمت سے دوری ہے ان لوگوں کیلئے ۸

الربع

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ
کیلئے جو اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں ۹ اور پکارا نوحؑ نے اپنے رب کو یوں کہتے ہوئے اے میرے رب ! بیشک میرا بیٹا میری

اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾
اہل میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ ہو کر رہتا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے ۹

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا
کہا رب العلمین نے اے نوحؑ ! وہ نہیں ہے تیری اہل میں سے ۱۰ بے شک اس کا عمل ایسا ہے جو گندا عمل ہے پس نہ

تَسْــَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ
پوچھنا مجھ سے وہ بات جس کا تجھے علم نہیں ہے ۱۱ میں تجھے سمجھاتا ہوں کہ نہ ہونا

س۱:۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضرت نوحؑ نے فوراً درخواست کی س۲:۔ میں نے لاعلمی میں یہ دعا کر دی تھی۔ چونکہ مقربین بارگاہ کا معاملہ بڑا نازک ہوتا ہے اپنے معافی اور رحم کی درخواست بھی کر دی کیونکہ اللہ کی اجازت کے بغیر یہ سفارشی دعا کی تھی
س۳:۔ آگے فرمایا جب پانی خشک ہو گیا تو نوحؑ کو یہ حکم ہوا ہے۔ فرمایا تیرے ان چالیس ساتھیوں کی اولاد میں برکت ہوگی یہ دنیا کو آباد کریں گے پھر ان کی دو قسمیں ہو جائیں گی کچھ تو تیرے اور میرے فرمانبردار رہیں گے اور کچھ باغی ہو جائیں گے
س۵:۔ آگے حضور اکرمؐ کو فرمایا کہ یہ ہزاروں سال پہلے کے سچے واقعات آپؐ کو بتا کر آپکی صداقت ثابت کی جا رہی ہے س۶:۔ جسطرح نوحؑ ۹۵۰ سال صبر کرتے رہے آپؐ بھی صبر کریں ان کی طرح آپؐ اور آپ کے پرہیزگاروں کا انجام بھی اچھا ہوگا
س۷:۔ آگے نوحؑ کے بعد آباد ہونے والی بڑی قوم کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے بھی نبی کی نافرمانی کی اور عذاب کا شکار ہوئے س۸:۔ بھائی سے مراد ہم نسب اور ہم وطن بھائی ہے س۹:۔ دعوت توحید دی اور خود ساختہ معبودوں کی نفی کی

س۱۰:۔ فرمایا میں بلا معاوضہ تمہیں تبلیغ کر رہا ہوں۔ سوچو اور بات مانو
س۱۱:۔ استغفار کا مطلب گناہ بخشوانا اور توبہ کا مفہوم رجوع کرنا ہے
فرمایا اس سے تمہاری معاشی حالت بھی ٹھیک ہو جائیگی اور زیادہ طاقتور ہو گے

الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ

بے سمجھ لوگوں میں سے۱ کہا نوحؑ نے اے میرے رب! میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس بات سے کہ پوچھوں تجھ سے وہ بات جو میں نہیں

بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾

جانتا س۲ اور اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں ہو جاؤں گا نقصان والوں میں سے

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ

کہا گیا اے نوحؑ! اتر جا کشتی سے ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اور برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر بھی ہونگی اور ان امتوں پر بھی جو ہونگی

مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٨﴾

ان لوگوں میں سے جو تیرے ساتھ ہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جن کو ہم دنیا کا سامان دینگے پھر ان کو پہنچے گا ہماری طرف سے عذاب دردناک س۳

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ

یہ کچھ غیب کی باتیں ہیں جن کی ہم وحی کرتے ہیں آپکی طرف آپ نہیں جانتے تھے ان باتوں کو

وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ڔ فَاصْبِرْ ړ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾

اور نہ ہی آپکی قوم اس سے پہلے پس آپ صبر کرتے رہیں س۵ بے شک انجام بہتر ہوتا ہے پرہیزگاروں کا س۶

وَاِلٰي عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اور بھیجا ہم نے قوم عاد کی طرف انکے بھائی هودؑ کو س۷ کہا آپنے اے میری قوم! بندگی کرو اللہ کی نہیں تمہارا اللہ کے سوا

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ

کوئی معبود تم اپنی طرف سے بات بنانے والے ہو س۹ اے میری قوم! میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی

اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٥١﴾

مزدوری میرا اجر تو اسی اللہ کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے س۱۰ کیا تم میں عقل نہیں ہے

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ

اور اے میری قوم! بخشش مانگو اپنے گناہوں کی اپنے پالنے والے سے پھر رجوع کرو س۱۱ اسی کی طرف وہ چھوڑ دیگا آسمان کو

عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰي قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا

تم پر زور سے برسنے والا اور بڑھا دیگا تمہاری طاقت کو پہلی طاقت کے ساتھ اور نہ پھرو تم

سلہ: ان کی دعوت کا قوم نے یہ جواب دیا سۓ: چونکہ تم ہمارے معبودوں کے مخالف ہو اسلئے ان میں کوئی بھتی چمٹ گیا ہے اور دیوانہ کر دیا ہے۔ تم پاگلوں والی باتیں کر رہے ہو۔ آگے ھودؑ کا جواب ہے سۓ: فرمایا تم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے

تو میرا عقیدہ بھی سن لو میرا یہ واضح اعلان ہے۔ آگے ان کے اس خیال کا جواب دیا کہ کوئی معبود چمٹ گیا ہے فرمایا سب مل کر میرے خلاف زور لگالو میرا اعتماد اپنے اللہ پر ہے جو ساری مخلوقات کا مالک اور متصرف ہے ساری مخلوق اسکے قابو میں ہے

سۓ: آگے فرمایا تم نا تو مانو میں نے اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے البتہ اتنی بات سمجھا دیتا ہوں کہ اگر تم نہ مانے تو اللہ تعالیٰ تمہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیگا اور تمہاری جگہ دوسری قوم آجائیگی۔ تم خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ غالب ذات ہے

سۓ: اس کے باوجود وہ قوم باغی ہی رہی اور عذاب کا شکار ہوگئی سۓ: آگے ان کی تباہی کی وجہ واضح کردی سۓ: اگرچہ انہوں نے انکار ایک نبی حضرت ھودؑ کا کیا لیکن فرمایا ایک نبی کا انکار سب رسولوں کا انکار شمار ہوتا ہے۔ اور پیروی کی

لوگوں کی کی جو خدا کے باغی اور سرکش تھے سۓ: آگے سزا بیان فرمادی

مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ

اللہ کے نافرمان ہوکر سلہ کہنے لگے اے ہود! تو نہیں لایا ہمارے پاس کوئی بھی نشانی اور ہم

بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

چھوڑنے والے نہیں ہیں اپنے معبودوں کو تیرے کہنے پر اور ہم نہیں ہیں تجھ پر یقین کرنے والے

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ

ہم تو یہی کہتے ہیں کہ چمٹ گیا تیرے ساتھ ہمارا کوئی معبود برائی کے ساتھ سۓ کہا آپ نے میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو

وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا

اور تم بھی گواہ رہو کہ میں بیزار ہوں ان تمام چیزوں سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو سۓ اللہ کو چھوڑ کر پس تم سارے اکٹھے ہوکر میرے بارے میں کوئی تدبیر

ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ

سوچ لو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو میرا بھروسہ اس اللہ پر ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی نہیں ہے ہر چلنے والے کی

اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ

پیشانی اللہ کے ہاتھ میں ہے بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے سۓ پس اگر

تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا

تم منہ پھیرے ہی رہوگے میں پہنچا چکا تمہیں وہ سارے پیغام جو میں دیکر بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف اور (تمہیں ہلاک کرکے) تمہارے بعد لے آئیگا میرا رب ایسی قوم کو

غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ

جو تم جیسی نہ ہوگی اور تم کچھ بھی نہ بگاڑ سکوگے اللہ کا بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے سۓ اور

لَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ

جب آپہنچا ہمارا عذاب ہم نے بچالیا ہودؑ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے آپ پر اپنی رحمت کے ساتھ اور

نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ڨ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

ہم نے بچالیا ان کو ایک گاڑھے عذاب سے سۓ اور یہ جو عاد کی قوم والے تھے منکر ہوگئے تھے اپنے رب کی آیتوں سے

وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ

اور نافرمانی کی تھی اسکے رسولوں کی اور انہوں نے پیروی کی تھی ہر سرکش ضدی کی (بات کی) سۓ اور ان کے پیچھے لگادی گئی

سلہ :۔ دونوں جہانوں میں ان کو یہ عذاب مل رہا ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ ان کے تباہ شدہ علاقوں میں اب تک عذاب نازل ہو رہا ہے سلہ :۔ آگے قوم عاد کے بعد دوسری بڑی متمدن اور ترقی یافتہ بڑی قوم ثمود کا حال اور انجام بیان فرمایا

سلہ :۔ حضرت صالحؑ نے بھی اپنی قوم کو دعوت توحید دی اور ساتھ ہی اللہ کی سب سے بڑی نعمت یعنی انسان کو طور پر پیدا کرنے کو بیان فرمایا ہے :۔ فرمایا تمہیں اشرف المخلوقات بنا کر زمین میں آباد کیا تمہیں خوشحال بنایا استغفار نافرمانی سے توبہ کرو اور اسی پر صحیح ایمان لاؤ

سلہ :۔ آگے قوم کا جواب ہے سلہ :۔ ہمیں تو تم سے بڑی امیدیں تھیں تم نے الٹا ہمیں اپنے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا شروع کر دیا ہے اور ہمیں پریشان کر دیا ہے ہر وقت یہی باتیں کرتا رہتا ہے سلہ :۔ حضرت صالحؑ نے جواب دیا تم خود میری اصلیت و صداقت اور عزت

صدق جیتوں کو تسلیم کرتے ہو اور ان کے ساتھ ساتھ اللہ نے مجھے رسالت کا اعزاز بھی دے کر خاص رحمت فرمائی ہے تو میری بات کو مانو سلہ :۔ اگر میں اللہ کا حکم تم تک نہ پہنچاؤں تو اسکی سزا سے کون بچائے گا اس کام سے روک کر تم مجھے ناقابل تلافی نقصان پہنچانا چاہتے ہو۔ آگے قوم کے معجزہ کے مطالبہ پر اونٹنی کے پیدا ہونے پر حضرت صالحؑ کے اس کے بارے میں اللہ کے حکم کو بیان کرنے اور کھانے کا ذکر ہے

هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ

اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن بھی سلہ یاد رکھو قوم عاد منکر ہو گئی تھی اپنے پالنے والے سے

اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ

یاد رکھو اللہ کی رحمت سے دوری ہے اس عاد کیلئے جو ہودؑ کی قوم تھی سلہ اور بھیجا ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو کہا آپ نے اے میری قوم!

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

بندگی کرو اللہ کی نہیں تمہارے لئے کوئی بھی معبود سوائے اس اللہ کے سلہ اسی اللہ نے اگایا تم کو زمین سے

وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ

اور آباد کیا تم کو اسی زمین میں سلہ پس بخشش مانگو اپنے گناہوں کی اللہ سے پھر توبہ کرو اسی کے حضور بے شک میرا رب بہت ہی نزدیک ہے

مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰنَاۤ اَنْ

دعاؤں کو قبول کرنے والا سلہ کہنے لگے اے صالح! ہمیں تم سے کچھ امید تھی اس سے پہلے سلہ کیا تو ہمیں روکتا ہے اس بات سے

نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾

کہ ہم عبادت نہ کریں ان چیزوں کی جنکو پوجتے تھے ہمارے باپ دادا اور بیشک ہم بڑے شک میں ہیں اس چیز میں جس کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے جو ہمیں چین بھی نہیں لینے دیتا

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ

کہا آپ نے اے میری قوم! بھلا تم دیکھو اگر ہوں میں کھلی دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور دی مجھ کو اللہ نے اپنی طرف سے

رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ

ایک خاص رحمت بھی سلہ پس کون میری مدد کرے گا اللہ کے مقابلے میں اگر میں اس کا حکم نہ مانوں پس (مجبور کر کر) تم میرے لئے گھاٹا ہی

تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ

بڑھا رہے ہو سلہ اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے سلہ تمہارے لئے ایک نشانی ہے پس تم اس کو چھوڑ دو کہ کھاتی رہے گی

اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾

اللہ کی زمین سے اور اس کو ہاتھ نہ لگانا بری نیت کے ساتھ ورنہ تم کو پکڑے گا عذاب نزدیک کا سلہ

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

پس کاٹ ڈالا انہوں نے اس اونٹنی کو پس کہا (نبی نے) مجرے رہو اپنے گھروں میں تین دن کیلئے سلہ یہ وہ وعدہ ہے جو نہ

سلہ :۔ اس کا مطلب ہے جو اللہ کے حکم سے خاص طریقہ پر بطور معجزہ پیدا کی گئی قوم کا مطالبہ بطور تمسخر یہ تھا کہ چٹان پھٹ جائے اور اس میں سے اونٹنی نکلے

سلہ :۔ اگر اس اونٹنی سے چھیڑ چھاڑ کی تو تم پر جلد ہی اللہ کا عذاب آ جائیگا

سلہ :۔ قوم نے اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں جس سے وہ ہلاک ہو گئی اور اس اتمام حجت کے لیے عذاب کا فیصلہ ہو گیا اور ابھی تین دن کی مہلت دی گئی۔ وہ پھر بھی نہ سمجھے توبہ نہ کی تو چوتھے دن اللہ کا عذاب آ گیا

ع ۵ ۱۱ ۵۹ ۶

۲: رات کو سوتے ہوئے ایک چیخ سے ان کے جگر پھٹ گئے ساری قوم ہلاک ہوگئی صرف حضرت صالحؑ اور ان کے پیروکار بچ گئے ۳: گھٹنوں کے بل یعنی منہ نیچے اور کولہے اوپر جیسے زلزلے وغیرہ سے بچنے کیلئے انسان مکان کے اندر سے نکلتا ہے
۳: انسانوں کے ساتھ ان کی شاندار عمارات، باغات، کھیتیاں سب ملیا میٹ ہوگئیں اور خدا کی رحمت سے ایسے دور کر دیئے گئے کہ اب تک ان تباہ شدہ جگہوں پر اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے حضورؐ نے ایک سفر میں اس کا مشاہدہ فرما کر صحابہؓ کو بتایا
۴: آگے اللہ تعالیٰ ایک اور الٰہی قوم کے عبرتناک انجام کو بیان فرما رہا ہے جس کے عذاب اثرات اب تک باقی ہیں بحر میت یا بحر لوط ۵: چونکہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ ہم عصر ہیں اور لوطؑ ابراہیمؑ کے قریبی عزیز بھی تھے اسلئے عذاب لانے
والے فرشتے پہلے حضرت ابراہیمؑ کے پاس حاضر ہوئے ۶: ابراہیمؑ نے مہمان انسان سمجھ کر بغیر پوچھے فوراً ہی کھانا پیش کر دیا اور فرمایا کھائیے ۷: جب انہوں نے نہ کھایا تو آپؑ سمجھ گئے یہ فرشتے ہیں اور چونکہ فرشتے اس انداز میں کبھی
قوم میں عذاب کیلئے ہی آتے ہیں اسلئے ابراہیمؑ نے خوف محسوس کیا تو فرشتوں نے فوراً وضاحت کر دی ۸: چونکہ قوم لوط کے افعال قبیحہ تو مشہور تھے حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ یہ خبر سن کر خوش ہوئیں کہ اچھا ہے ایسی بری قوم مٹ جانی چاہیے

۹: اللہ نے فرمایا ہم تمہیں اور بھی خوشخبری دیتے ہیں کہ تمہیں بیٹا پوتا دینے کا بھی
منصفہ ہو گیا۔ ابراہیمؑ نے تو صرف بیٹا مانگا تھا وہ میرا فضل ہے پوتا بھی دونگا
۱۰: چونکہ میاں بیوی دونوں بہت بوڑھے تھے ظاہری اعتبار سے اس قابل
نہ تھے اسلئے بیوی نے تعجب سے کہا یہ کیسے ممکن ہے ہم تو سو سو سال کے ہیں
۱۱: آگے اللہ کی قدرت بتا دی کہ وہ اسباب کا محتاج نہیں ہے

مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

جھٹلایا جائیگا ۔ پس جب آ پہنچا ہمارا عذاب ہم نے بچا لیا صالحؑ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے آپ کے ساتھ

بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾

اپنی رحمت کے ساتھ اور بچا لیا اس دن کی ذلت سے بے شک تیرا رب بڑی طاقت والا اور بڑا ہی غالب ہے

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾

اور پکڑ لیا ان ظالموں کو ایک ہی چیخ نے ۱ پس صبح کو پائے گئے اپنے گھروں میں اوندھے ۲

كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا

یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبھی ان گھروں میں آباد ہی نہ تھے یاد رکھو قوم ثمود نے انکار کیا تھا اپنے رب کا ۳ یاد رکھو اللہ کی رحمت سے دوری

ع ۸ ۶ لِثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا

قوم ثمود کیلئے ہے ۴ اور بے شک آئے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر فرشتوں نے سلام کیا ۵

قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ

آپ نے بھی سلام کیا پس وہ نہ ٹھہرے مگر لے آئے ایک بچھڑا تلا ہوا ۶ پس جب دیکھا ابراہیمؑ نے

لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا

کہ نہیں بڑھتے ان کے ہاتھ کھانے کیلئے آپ نے انکو عجیب سمجھا اور محسوس کیا ان سے خوف کو ۷ وہ کہنے لگے آپ نہ ڈریں ہمیں

أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا

بھیجا گیا ہے لوطؑ کی قوم کی تباہی کیلئے ۸ اور آپکی بیوی کھڑی تھی ۔ پس وہ ہنس پڑی ۹ پس خوشخبری دی ہم نے اس کو

بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ

اسحٰقؑ (بیٹے) کی اور اسحٰقؑ کے پیچھے یعقوبؑ (پوتے) کی ۱۰ کہا اس نے ہائے! میرا بیٹا ہوگا

وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾

حالانکہ میں تو بہت بوڑھی ہوں اور میرا یہ خاوند بھی بہت بوڑھا ہے بے شک یہ بات بڑی عجیب ہوگی ۱۱

قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ

کہا فرشتوں نے کیا آپ تعجب کرتی ہیں اللہ کے کام سے اللہ کی رحمتیں ہیں اور اسکی برکتیں ہیں تم پر اے

سل۱:۔ فرمایا اللہ اپنے حکم سے اپنے نبی کو اولاد بھی دے گا اور اس میں اتنی برکت ڈالے گا کہ لاتعداد نبی بھی اسکی اولاد میں سے ہونگے۔ چونکہ فرشتوں کی طرف سے پوری قوم لوط پر عذاب کی اطلاع تھی اور ان میں حضرت لوطؑ اور ان کے پیروکار بھی
موجود تھے اسلئے یہ خبر سن کر ابراہیمؑ نے ان فرشتوں سے بحث شروع کر دی کہ پوری قوم پر عذاب کیوں ہے ان میں تو نبی اور اس کے پیروکار بھی شامل ہیں آگے اس کا ذکر ہے سل۲۔ اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ ابراہیمؑ نے پوری قوم کو
توبہ کرنے کی مہلت دینے کی بات کی ہو تو جواب دیدیا گیا کہ اب حد ہو گئی ہے فیصلہ ہو چکا ہے جو عذاب آ گیا ہے اب نہیں ٹلے گا سل۳۔ وہ آگے فرشتوں کے لوطؑ کے پاس پہنچنے، قوم کے عمل، لوطؑ کے رذیل حیا جتنے اور عذاب کی تفصیل ہے
سل۴:۔ چونکہ فرشتے انسانی شکل میں تھے پوری مخلوق بھی خوبصورت نوجوانوں کی طرح۔ حضرت لوطؑ بھی نہ پہچان سکے اور اپنی ذلیل قوم کے کردار کی وجہ سے انہیں دیکھ کر سخت دل گرفتہ ہو گئے کہ یہ میرے مہمان ہیں قوم تنگ کریگی میں کیا کرونگا

سل۵:۔ چنانچہ وہی ہوا خوبصورت لڑکے دیکھ کر پوری قوم ٹوٹ پڑی اور لوطؑ سے مطالبہ کیا کہ ان کو ہمارے حوالے کر دو۔ آگے لوطؑ کا جواب ہے
سل۶:۔ قوم کی بیٹیاں نبی کی بھی بیٹیاں ہی ہوتی ہیں فرمایا تمہاری حلال بیویاں موجود ہیں
سل۷:۔ چونکہ ذلیل لوگ مہمانوں کی موجودگی میں صاحب خانہ کو بھی ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں قوم نے لوطؑ سے جھگڑا شروع کر دیا تو یہ فرمایا کیا تم میں کوئی شریف آدمی نہیں۔ تم میں اتنا بھی احساس نہیں کہ یہ باہر سے آئے ہوئے میرے مہمان ہیں
سل۸:۔ قوم چونکہ رذالت کی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ انہوں نے آگے سے یہ جواب دیا
سل۹:۔ لوطؑ نے ان کا اصرار دیکھ کر بے بسی سے یہ جواب دیا
سل۱۰:۔ یہ کیفیت دیکھ کر فرشتے بول پڑے اور لوطؑ کو تسلی دی اور حکم بھی سنا دیا

الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ

نبی کے گھر والو! بیشک اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کا مالک اور بڑی عزت والا ہے سل۱ پھر جب چلا گیا ابراہیمؑ سے عذاب کا خوف

وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اور آ پہنچی اسکے پاس بشارت آپ جھگڑنے لگے ہمارے ساتھ لوطؑ کی قوم کے بارے میں بے شک ابراہیمؑ

لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ

بڑے بردبار تھے عاجزی کرنے والے تھے اللہ کیطرف جھکنے والے تھے (ہم نے کہا) اے ابراہیمؑ! اس بات کو چھوڑ دے سل۲ بے شک

جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا

آ پہنچا ہے حکم تیرے رب کا اور بے شک آنیوالا ہے ان پر ایسا عذاب جسے واپس نہیں کیا جائیگا سل۳ اور جب

جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا

آ پہنچے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوطؑ کے پاس (انکو دیکھکر) آپنے برا منایا اور آپکا دل تنگ ہو گیا سل۴ اور کہا آپنے آج کا

يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاۗءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ

دن بڑا مشکل والا ہے اور آ گئی آپکے پاس آپکی قوم دوڑتے ہوئے اور وہ پہلے ہی سے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ

برے کام کرتے تھے سل۵ کہا آپ نے اے میری قوم! تمہارے گھروں میں جو میری بیٹیاں ہیں وہ بڑی پاکیزہ ہیں

لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

تمہارے لئے پس اللہ سے ڈرو سل۶ اور مجھے ذلیل نہ کرو میرے مہمانوں میں کیا تم میں سے نہیں ہے کوئی بھی

رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ

شریف آدمی سل۷ وہ کہنے لگے تو جانتا ہے کہ ہماری خواہش تیری بیٹیوں میں (جو ہمارے گھروں میں ہیں) پوری نہیں ہوتی

وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ

اور بے شک تو جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں سل۸ کہا لوطؑ نے کاش میری تمہارے مقابلے میں آج طاقت ہوتی یا

اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

میں پناہ مانگ لیتا کسی بڑی طاقت کی سل۹ فرشتوں نے کہا اے لوطؑ! بے شک ہم بھیجے ہوئے ہیں آپکے رب کی طرف سے

سلہ: آپ اپنے اہل خانہ اور مددگاروں کو لے کر رات کے وقت یہ بستی چھوڑ دیں صرف بیوی کو یہیں رہنے دیں۔ سلہ: پوری قوم سحری کے وقت اپنے برے اعمال میں مصروف ہوگی اور عذاب آجائیگا۔ سلہ: ان پر بری طرح کا عذاب آیا پہلے بستیاں الٹ دی گئیں
پھر نشان زدہ پتھر برسے جن پر ہر ایک کی نشاندہی تھی اور پھر پانی نکل آیا جو بحر میت کی شکل میں اب تک موجود ہے اس میں کوئی جاندار نہیں جی سکتا۔ آگے فرمایا یہ تباہ شدہ بستیاں مکہ سے زیادہ دور نہیں ہیں یہ دیکھ کر عبرت حاصل کرو
سلہ: آگے ایک اور بڑے نبی حضرت شعیبؑ کی قوم کا ذکر ہے جو حضرت موسیٰؑ کے ہم عصر تھے اور ان کے سسر بھی تھے۔ سلہ: انہوں نے بھی اپنی قوم کو پہلے دعوت توحید دی اور ساتھ ہی انکے خراب معاملات کی نشاندہی کرکے انہیں درست کرنے کا حکم دیا
سلہ: تم ویسے بھی خوشحال اور مالدار ہو تو یہ ناپ تول میں کمی بیشی کرکے کیوں خود کو عذاب کا مستحق بناتے ہو۔ سلہ: وہ لوگ خیانت بھی کرتے تھے اور ڈاکے بھی ڈالتے تھے۔ حضرت شعیبؑ نے سارے برے کام چھوڑنے اور صحیح کام کرنے کی تبلیغ کی

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا

یہ ہرگز نہ پہنچ سکیں گے آپ تک — پس آپ رات کو نکل جائیں اپنے گھر والوں کو لے کر سلہ — اور نہ دیکھیں

يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ

پیچھے مڑ کر تم میں سے کوئی بھی مگر (بچ جائیگی) آپکی بیوی (آپکے ساتھ جانے سے) اُسے وہی عذاب پہنچے گا جو اسکی قوم کو پہنچے گا

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾

بے شک ان کے عذاب کا وقت صبح کے وقت ہے سلہ کیا صبح قریب نہیں ہے

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا

پس جب آ پہنچا عذاب ہمارا ہم نے کر ڈالا اسکے اوپر کے حصے کو نچلا حصہ اور برسادئے ہم نے اس بستی پر

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ لا مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ

سنگریزے پتھروں کے لگاتار جن پر نشان لگے تھے تیرے رب کی طرف سے سلہ اور

ع ۷ ۱۵ ۷ مَاهِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ

وہ بستیاں اِن ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں سلہ اور بھیجا ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا

کہا آپنے اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی کوئی معبود نہیں تمہارے لئے سوائے اس اللہ کے سلہ اور نہ

تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ

کم کیا کرو ماپ کو اور تول کو میں دیکھتا ہوں تم کو اچھی حالت میں سلہ اور میں

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا

ڈرتا ہوں تم پر ایسے دن کے عذاب سے جو گھیرے میں لینے والا ہو اے میری قوم! پورا دیا کرو

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

ماپ کو اور تول کو ساتھ انصاف کے اور کمی نہ کیا کرو لوگوں کی چیزوں میں

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اور نہ چلو پھرو زمین میں فساد کرنے کے لئے سلہ جو چیز بچ جائے اللہ کی طرف سے تمہارے لئے وہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر

۱؎ جو مال و دولت اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مقدر کر دے وہ بہتر ہے۔ سب کے حقوق کے مطابق دیدو جو بچ جائے گا وہی تمہارا مقدر ہے۔ آگے فرمایا میرا کام صحیح بات بتا دینا ہے زبردستی تو میں عمل نہیں کرا سکتا ۲؎۔ آگے قوم کا جواب بیان کیا گیا ہے
۳؎ یہ کاروباری معاملہ ہے اس کا ایمان سے کیا تعلق ہے۔ جا تو اپنا کام کر ۴؎۔ بعض علماء نے اسے استہزاء قرار دیا ہے اور بعض نے اظہار حقیقت۔ آگے حضرت شعیبؑ کا جواب ہے ۵؎۔ فرمایا میرا اخلاقی کردار تمہارے سامنے ہے۔ بغیر کسی گڑبڑ کے
رزق حلال بھی میرے پاس حسب ضرورت موجود ہے ۶؎۔ یہ بھی نہیں کہ جن باتوں سے تمہیں روک رہا ہوں وہ میں خود کرنے لگوں۔ میں تو صرف تمہیں سکھا رہا ہوں تاکہ اصلاح کر لو ۷؎۔ میری توفیق، میرا رجوع، میری طاقت سب اللہ کی طرف سے ہے
۸؎ اے قوم میری ضد کی بنا پر عذاب کو دعوت نہ دو۔ پچھلی قوموں کا انجام دیکھو اور حضرت لوطؑ کی قوم تو ابھی گذری ہے ان سے عبرت پکڑو ۹؎۔ آگے فرمایا خدا سے معافی مانگو اس کی طرف رجوع کرو وہ بڑی مہربان ذات ہے معاف کر دے گا
۱۰؎۔ آپ کی اچھی باتیں بھی وہ نہ سمجھے الٹا دھمکیاں دینے لگے

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ
تم ایمان والے ہو ۱؎ اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں ۲؎ کہنے لگے اے شعیب!
اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ
کیا تیری عبادت تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں ان کو جن کو پوجتے تھے ہمارے باپ دادا یا نہ کریں ہم
فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ
اپنے مالوں میں جو ہم چاہتے ہیں ۳؎ بے شک تو (اپنے آپ کو) بڑا بردبار اور بڑی ہدایت والا (ظاہر کر رہا) ہے ۴؎ فرمایا اپنے
يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ
اے میری قوم! بھلا دیکھو جب میں ہوں کھلی دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور اس نے مجھے روزی دی ہے
مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ
اپنی طرف سے اچھی روزی ۵؎ اور میں نہیں چاہتا کہ تمہاری مخالفت کروں ان کاموں کے کرنے میں
اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَ
جن سے میں تم کو روک رہا ہوں ۶؎ میں تو صرف تمہاری اصلاح چاہتا ہوں جتنی میری طاقت ہے اور
مَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾
میری توفیق تو اللہ ہی کے ساتھ ہے اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اُسی کی طرف میں نے رجوع کیا ہے ۷؎
وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ
اور اے میری قوم! تمہیں جرم نہ بنادے میرے ساتھ ضد کرنا اس بات کے لئے کہ آپڑے تم پر ویسا ہی عذاب جیسا آیا تھا
قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ
نوحؑ کی قوم پر یا ہودؑ کی قوم پر یا صالحؑ کی قوم پر ۸؎ اور لوطؑ کی قوم تم سے
بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ
کچھ دور نہیں ہے ۹؎ اور بخشش مانگو اپنے رب سے پہلے گناہوں کی اور توبہ کرو اللہ کے حضور بے شک میرا رب بڑا مہربان ہے
وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا
بڑی محبت کرنے والا ہے ۱۰؎ کہنے لگے اے شعیب! ہم نہیں سمجھتے بہت سی وہ باتیں جو تو کہہ رہا ہے اور ہم

۱۔ تو تو ہمارے مقابلے میں ہر لحاظ سے کمزور ہے۔ اگر تیرے کنبے کے لوگ ہمارے ساتھ نہ ہوتے تو ہم کبھی سنگسار کر دیتے ہے۔ ۲۔ شعیبؑ نے اس دھمکی کے جواب میں بھی تبلیغ ہی کی ہے۔ ۳۔ یعنی خدا کا خیال نہیں ہے۔ خدا کو برادری سے کمتر سمجھتے ہو حالانکہ وہ بھی قابو کر سکتا ہے ہے۔ ۴۔ اگر تم باز نہیں آتے ہو تو انتظار کرو جلدی فیصلہ ہو جائے گا ہے۔ ۵۔ آگے ان پر عذاب کی کیفیت بتا دی ہے۔ ۶۔ حضرت شعیبؑ اپنے پیروکاروں کے ہمراہ بچ گئے اور ساری قوم چیخ کے عذاب کا شکار ہو گئی ہے۔ ۷۔ آگے حضرت موسیٰؑ اور فرعونیوں کے حالات بیان فرمائے گئے ہیں ہے۔ ۸۔ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ دو واضح معجزات دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس دعوت دینے کیلئے بھیجا اسلئے کہ قوم کا بڑا راہ راست پر آ جائے تو سارے ٹھیک ہو جاتے ہیں ہے۔

۹۔ چونکہ فرعون کی وجہ سے اسکے سردار بھی منکر بنے رہے اسلئے آگے فرمایا قیامت کے دن بھی جہنم کی داخلہ کیلئے فرعون ہی ان کا قائد ہوگا

لَنَرٰىكَ فِيۡنَا ضَعِيۡفًا ۚ وَلَوۡلَا رَهۡطُكَ لَرَجَمۡنٰكَ ۫ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡنَا

ہم دیکھتے ہیں تجھ کو تو ہم میں بڑا کمزور ہے اور اگر یہ تیرا گروہ نہ ہوتا تو ہم تجھے پتھر مارتے ۱؎ اور تو ہم پر

بِعَزِيۡزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَهۡطِىۡۤ اَعَزُّ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

غالب نہیں ہو سکتا ۲؎ کہا شعیبؑ نے اے میری قوم! کیا میرا گروہ کی زیادہ عزت ہے تمہارے سامنے اللہ سے اور

اتَّخَذۡتُمُوۡهُ وَرَآءَكُمۡ ظِهۡرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۹۲﴾

تم نے بنا لیا ہے اللہ کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے بے شک میرا رب تمہارے عملوں کو گھیرے میں لینے والا ہے ۳؎

وَيٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ ؕ سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ

اور اے میری قوم! کام کرتے رہو اپنی اپنی جگہ پر میں بھی کام کر رہا ہوں جلدی ہی جان لوگے

مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَمَنۡ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارۡتَقِبُوۡۤا اِنِّىۡ

کس پر آتا ہے وہ عذاب جو اُسے ذلیل کرے گا اور (جان لوگے) وہ کون ہے جو جھوٹا ہے ۴؎ اور تم انتظار کرو میں بھی

مَعَكُمۡ رَقِيۡبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا شُعَيۡبًا وَّالَّذِيۡنَ

تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں ۵؎ اور جب آ پہنچا ہمارا عذاب تو ہم نے بچا لیا شعیبؑ کو اور ان لوگوں کو

اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ

جو ایمان لائے تھے اُسکے ساتھ اپنی رحمت کے ساتھ اور پکڑ لیا ان ظالموں کو ایک ہی چیخ نے

فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دِيَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ۙ﴿۹۴﴾ كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ؕ

پس پائے گئے صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے گویا کبھی بھی آباد نہ ہوئے تھے ان گھروں میں ۶؎

اَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡيَنَ كَمَا بَعِدَتۡ ثَمُوۡدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا

یاد رکھو اللہ کی رحمت کی دوری ہے مدین والوں سے جیسے اللہ کی رحمت سے دور ہے ثمود کی قوم ۷؎ اور بے شک ہم نے بھیجا

مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

موسیٰؑ کو اپنی آیتیں دے کر اور کھلی دلیل دے کر ۸؎ فرعون کے پاس اور اسکے سرداروں کے پاس

فَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَمَاۤ اَمۡرُ فِرۡعَوۡنَ بِرَشِيۡدٍ ﴿۹۷﴾

مگر ان سرداروں نے پیروی کی فرعون کے حکم کی اور فرعون کا حکم نیکی کا نہ تھا ۹؎

ـلـ: یہ ہی وہ گھاٹ ہے جہاں پانی کے بجائے جہنم کی بھڑکنے والی آگ ملے گی ـ۲ـ: دنیا و آخرت میں لوگ ان پر لعنت بھیجتے رہیں گے ـ۳ـ: آگے حضورؐ کی صداقت کو بیان فرما دیا کہ یہ واقعات جو بالکل سچے ہیں آپ کو پہلے پتہ نہ تھے ہم آپ کو بتا کر لوگوں
کو یہ بھی سمجھا رہے ہیں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں ـ۴ـ: فرعون کا ملک مصر موجود ہے اور کچھ بستیاں تباہ ہو کر ملیا میٹ ہو گئی ہیں جن کا ذکر اب تک گذرا ہے ـ آگے فرمایا ان قوموں کی تباہی کا سبب خود ان کا اپنا ظلم یعنی شرک ہے
ـ۵ـ: جن معبودان باطلہ کو وہ اپنا کارساز سمجھتے تھے انکی وجہ سے لوٹنے والوں کی ہلاکت میں اضافہ ہوا کمی نہیں ہوئی ـ۶ـ: یہ تو دنیا کے عذاب تھے آگے فرمایا قیامت کا عذاب باقی ہے جس کے یہ منکر ہیں۔ اس دن کی کچھ تفصیل بھی بتائی
ـ۷ـ: ساری مخلوق اکٹھی کر دی جائیگی اور عدالت لگ جائیگی ـ۸ـ: جب اپنے مقررہ وقت پر یوم الحساب آ جائیگا تو پھر وہاں کسی کو زبان کھولنے کی اجازت بھی نہ ہوگی ـ۹ـ: آگے فرمایا وہاں دو طبقے ہو جائیں گے بدبخت اور خوش بخت

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ

آگے آگے ہوگا اپنی قوم کے قیامت کے دن پس ان کو پہنچا دے گا دوزخ کی آگ پر اور بہت برا ہے وہ گھاٹ جس پر

الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ

وہ پہنچ کئے جائیں گے ـلـ ان کے پیچھے لگا دی گئی اسی دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن بھی ـ۲ـ بہت برا ہے

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا

وہ انعام جو ان کو دیا گیا ہے ـ۳ـ یہ کچھ قصے ہیں پہلی بستیوں کے جو ہم بیان کرتے ہیں آپ پر ان میں کچھ بستیاں

قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ

موجود ہیں اور کچھ کاٹ دی گئی ہیں ـ۴ـ اور ہم نے کوئی ظلم نہیں کیا تھا ان پر مگر انہوں نے ظلم کیا تھا اپنے آپ پر پھر

اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

کام نہ آسکے انکے ان کے وہ معبود جن کو وہ پکارا کرتے تھے اللہ کے سوا کچھ بھی

شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ

جب آ پہنچا حکم تیرے رب کا اور انہوں نے ان کے لئے ہلاکت ہی کو بڑھایا ـ۵ـ اور اسی طرح ہوتی ہے

اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ

پکڑ تیرے رب کی جب پکڑتا ہے بستیوں کو جب وہ نافرمان ہو جائیں بے شک اللہ کی پکڑ سخت تکلیف

شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ

دینے والی ہے ـ۶ـ بے شک ان قصوں میں بہت بڑی نشانی ہے اس انسان کیلئے جو ڈرے قیامت کے عذاب سے

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا

یہ وہ دن ہے جس دن کیلئے سب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے ـ۷ـ اور یہ وہ دن ہے جس دن سب کی شہادت لی جائیگی اور ہم

نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾ ؕ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا

پیچھے کر رہے ہیں اس کو ایک وقت مقرر تک کے لئے ـ۸ـ جس دن وہ گھڑی آ جائیگی کوئی بھی بول نہ سکے گا سوائے

بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ

اذن اللہ کے ـ۹ـ پس ان میں سے کوئی تو بد بخت ہونگے اور کوئی نیک بخت اے پر وہ لوگ جو بد بخت ہیں پس وہ آگ میں ڈالے جائیں گے

۱: یہ بدبختوں کو ہمیشہ کیلئے آگ میں ڈال دیا جائیگا ۲: اس جملے سے مراد محاورۃً ہمیشگی ہے یا آخرت کے زمین و آسمان مراد ہیں جو ہمیشہ رہیں گے ۳: اس سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ رکھنا یا کچھ عرصہ بعد نکالی لینا یہ
اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے جیسے گنہگار مسلمان کے بارے میں متفقہ عقیدہ ہے کہ کچھ نہ کچھ نکال دیا جائیگا ۴: یہاں اشارہ فرمادیا کہ جنتی کو کبھی بھی نہ نکالا جائیگا۔ آگے فرمایا کہ دنیا میں مشرکین کو دی گئی طویل مہلت کی وجہ سے یہ دھوکہ نہ ہو
کہ شاید ان کے معبود کچھ اختیار رکھتے ہیں بلکہ ان کے آباؤ واجداد کے برے انجام پر نظر رکھیں ان کو یہ معبود ان باطلہ نہ بچا سکے تو ان کو کیا بچائیں گے۔ ان کو بھی ان جیسی پوری سزا ملے گی ان کے حصے کی سزا کم نہ کی جائیگی۔
۵: انبیاءؑ کی قوموں کے حالات کے آخر میں حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا اجمالی تذکرہ فرمایا گیا ہے اور درمیان میں قیامت کی کیفیت بیان کی گئی آگے اجمالی طور پر موسیٰؑ کی قوم بنی اسرائیل کا رویہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے آسمانی کتاب توریت کے بارے میں
اختلاف کیا کچھ لوگوں نے باتیں گھڑنے شروع کیں ۶: اس سے مراد قیامت کا دن ہے کہ چونکہ فیصلے کیلئے اس دن کو مقرر کر دیا گیا ہے لہٰذا وہاں ہی ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا ۷: اسلئے آپ پریشان نہ ہوں میں ان کو سمجھ لونگا

۸: آگے حضورؐ کو فرمایا کہ آپکے پیروکاروں کو بھی چاہیئے کہ صراط مستقیم پر
چلیں اور افراط و تفریط نہ کریں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بھی باخبر ہے
۹: حد سے بڑھنے کا نام ظلم ہے جس سے روکا گیا ہے آگے فرمایا کہ ظالموں کی طرف
ادنیٰ میلان سے بھی بچو ورنہ تمہارا انجام بھی خراب ہو سکتا ہے

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
ان کیلئے آگ میں چیخ و پکار ہوگی ۱ ہمیشہ رہیں گے آگ میں جب تک رہیں گے آسمان اور
وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾
زمین ۲ مگر وہ جو تیرا رب چاہے بے شک تیرا رب کر سکتا ہے جو چاہتا ہے ۳
وَاَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ
اور پر وہ لوگ جو خوش بخت ہیں پس وہ جنت میں رہیں گے ہمیشہ رہیں گے اس میں جب تک قائم ہیں
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾
آسمان اور زمین مگر وہ جو تیرا رب چاہے یہ ایسی بخشش ہوگی جو کاٹی نہ جائیگی ۴
فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُونَ اِلَّا كَمَا
پس آپ شک میں نہ ہوں ان چیزوں سے جن کو پوج رہے ہیں یہ لوگ یہ تو اسی طرح پوج رہے ہیں جیسے پوجا کرتے تھے
يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ
ان کے باپ دادا اس سے پہلے اور بے شک ہم ان کو پورا پورا دیں گے ان کا حصہ جس میں کمی
مَنْقُوصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۭ وَ
نہ کی جائیگی ۵ اور بے شک دی ہم نے موسیٰؑ کو ایک کتاب پس اس میں اختلاف کیا گیا اور
لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِي
اگر نہ ہوتی ایک بات جو پہلے ہو چکی ہے آپ کے رب کی طرف سے ان میں فیصلہ کر دیا جاتا ۶ اور بے شک یہ لوگ
شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١١٠﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۭ
ایک شک میں ہیں اس کی بابت سے جو ان کو بےچینی میں ڈال رہا ہے اور بے شک ان میں سے ہر ایک کو پورا پورا دے گا بدلہ تیرا رب ان کے کاموں کا ۷
اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ
بے شک تیرا رب ان کے کاموں سے باخبر ہے ۸ پس آپ سیدھے چلیں جیسے آپکو حکم دیا گیا ہے اور جنہوں نے توبہ کی (وہ لوگ بھی سیدھے چلیں)
مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا
آپکے ساتھ اور حد سے نہ بڑھو بیشک (وہ تمہارا رب) تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے ۹ اور مت جھکو

۱: ایسے انجام کی صورت میں پھر تمہارا کوئی حامی و ناصر نہ ہوگا ۲: آگے سیدھے راستے پر چلنے والے اعمال میں سے سب سے بڑا عمل بتا دیا یعنی نماز ۳: اس سے علماء نے پانچوں نماز مراد لی ہیں بعض نے تہجد کی نماز بھی شامل کی ہے آگے ان کا اثر بتایا

۴: ان نمازوں کی ادائیگی سے گناہ معاف ہوتے رہیں گے اکثر علماء نے اس سے صغیرہ گناہ مراد لئے ہیں اور حسنات میں بھی نماز اور اسکے علاوہ باقی نیکیاں بھی ہیں ۵: پھر فرمایا ان عبادات کی ادائیگی میں ثابت قدم رہیں کوئی تکلیف ہو تو صبر کریں

آگے فرمایا کہ پہلی امتیں اگر میری بات مانتیں تو تباہ نہ ہوتیں ۶: ان قوموں میں سے محدودے چند لوگ ہی راہ راست پر تھے جو نجات یافتہ ہوئے۔ آگے نافرمانی کی وجہ بیان فرمائی ۷: دنیاوی عیش و آرام انسان کو خدا کا باغی بنا دیتا ہے

۸: اسی ساری سورۃ میں چونکہ قوموں کی تباہی اور عبرتناک عذاب کو بیان فرمایا گیا ہے اسلئے اصول بتا دیا ہے کہ نیکوکار لوگ اسی انجام کا شکار نہیں ہوتے بلکہ جو نافرمانی کرکے خود پر ظلم کرتے ہیں وہ اپنے فعلی انجام بد کو پہنچ جاتے ہیں خدا ناانصافی نہیں کرتا

۹: فرمایا اگر اللہ جبراً فرمانبردار بناتے تو تمام انسان ایک ہی جیسے ہو جاتے لیکن ہدایت انسان کی اپنی چاہت پر منحصر ہوتی ہے تاکہ جزا و سزا اسکے مطابق ہو

۱۰: انسان اور جنوں کی تخلیق کا مقصد یہی ہے کہ اللہ کی اطاعت و نافرمانی کے لئے ان کو آزمایا جائے اور اتمام حجت کے بعد نافرمانوں سے جہنم کو بھر دیا جائے

۱۱: انبیاء و رسل کے حالات بیان کرنے کا مقصد کیا ہے۔ آگے اسکی وضاحت فرما دی

إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ

ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں بھی آگ آ لپٹے گی ۱ اور کوئی نہیں ہونگے تمہارے اللہ کے سوا

مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿١١٣﴾ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ

کوئی ساتھی پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی ۲ اور قائم رکھو نماز کو دن کے دونوں کونوں میں اور

زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ

ایک حصہ رات سے ۳ بے شک نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو ۴ یہ بات نصیحت ہے

لِلذَّاكِرِينَ ﴿١١٤﴾ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾

نصیحت حاصل کرنیوالوں کیلئے اور آپ صبر کرتے رہیں بے شک اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا ۵

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ

پس کیوں نہ ہوئے ان جماعتوں میں جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ ان کے سمجھدار لوگ منع کرتے (لوگوں کو)

الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ

فساد کرنے سے زمین میں مگر تھوڑے سے لوگ ان میں سے جن کو ہم نے نجات دی تھی ۶ اور پڑے رہے

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا

وہ لوگ جو ظالم تھے ان لذتوں میں جو ان کو دی گئی تھی اور وہ نافرمان تھے ۷ اور نہیں ہے

كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾

ایسا آپ کا رب کہ ہلاک کرے بستیوں کو ظلم کے ساتھ جب کہ وہاں کے رہنے والے نیکی کرتے ہوں ۸

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ

اور اگر چاہتا تیرا رب بنا دیتا سب لوگوں کو ایک ہی امت ۹ اور یہ ہمیشہ رہیں گے آپس میں

مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ

مختلف مگر وہ بچ جائیں گے جن پر رحم ہوگا آپکے رب کا اور اسی لئے اللہ نے انکو پیدا کیا ہے ۱۰ اور پوری ہو جائیگی بات

رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا

تیرے رب کی کہ میں بھر دوں گا دوزخ کو جنوں سے اور انسانوں سے اکٹھا کرکے ۱۱ اور یہ سارے کے سارے قصے

۱ :۔ ایک حکمت تو یہ ہے کہ آپؐ کے دل کو اطمینان ہو کہ پہلے نبی بھی کامیاب ہو گئے ہیں اور میں بھی کامیاب ہوں گا۔ اور دوسرا یہ کہ سننے والے نصیحت حاصل کریں کہ اگر ہم نے نافرمانی کی تو ہم بھی پہلے لوگوں کی طرح عذاب کا شکار ہو جائیں گے
۲ :۔ آگے فرمایا کہ نافرمانوں کے لئے اعلان کر دیں کہ میں تم سے الجھتا نہیں ہوں تم اپنا کام کرو ہم اپنا۔ ۳ :۔ البتہ انجام کو ضرور ذہن میں رکھو اور اس کا انتظار کرو۔ یہ چونکہ مکی سورۃ ہے اس وقت ٹکراؤ کا حکم نہیں تھا صرف تبلیغ تھی۔
۴ :۔ انجام کی خبر اللہ ہی کو ہے اور ہر چیز کا اختیار بھی اُسی ہی کو ہے اسلئے حکم فرمایا کہ عبادت بھی اُسی کی کرنی چاہیے اور بھروسہ بھی اسی پر کرنا چاہیے۔ عمل صحیح ہوں گے تو انجام بھی بہتر ہوگا اسلئے کہ وہ ہر ایک کے اعمال سے باخبر ہے۔
۵ :۔ سورۃ یوسفؑ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرمؐ پر۔ اس میں چونکہ تفصیل سے یوسفؑ کا واقعہ بیان ہوا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ یوسفؑ رکھا ہے۔ پہلی سورۃ کے آخر میں حکم ہوا کہ بندے کا کام اللہ کا حکم مان کر اسی پر بھروسہ کرنا ہے باقی بندے کو کامیاب یا ناکام کرنا اللہ ہی کا کام ہے یہ سارا اختیار اسی کا اپنا ہے۔ اس سورۃ میں حضرت یوسفؑ کا واقعہ بطور تاریخی حقیقت اور ثبوت بیان فرمادیا کہ انہوں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور باوجود ہر قسم کے ناموافق حالات کے وہ بالآخر کامیاب ہوئے حتیٰ کہ انہیں غلامی سے بادشاہی مل گئی۔
اس واقعہ کا بیان کافروں کے اس سوال کا جواب بھی ہے کہ یوسفؑ کے آباؤ اجداد تو شام میں تھے وہ مصر کے بادشاہ کیسے بن گئے۔ اس کی صحیح حقیقت بیان کردی گئی
۶ :۔ فرمایا اسے محض قصہ کہانی نہ سمجھنا یہ قرآن مجید کی آیات ہیں چونکہ فوری مخاطب عرب تھے اسلئے فرمایا کہ تمہاری زبان عربی میں ہے تاکہ سمجھنا آسان ہو
۷ :۔ احسن القصص اسلئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے بیان فرمارہے ہیں اور جو بات اللہ فرماتے ہیں وہی تمام بیانوں سے بہتر ہوتی ہے۔ آگے حضورؐ کی صداقت بیان فرمائی کہ آپؐ جو کچھ فرماتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے
۸ :۔ اب ابتداء سے حضرت یوسفؑ کا قصہ بیان ہو رہا ہے

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ

ہم بیان کرتے ہیں آپ پر رسولوں کی باتوں سے وہ قصے جن کے ساتھ ہم ثابت رکھتے ہیں آپ کے دل کو ۱ اور آیا آپ کے پاس

فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ

ان باتوں میں حق اور نصیحت اور سمجھنے کی بات ایمان والوں کے لئے ۲ اور آپ فرمادیجئے ان لوگوں کو

لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا

جو ایمان نہیں لاتے تم عمل کرتے رہو اپنی اپنی جگہوں پر بے شک ہم بھی عمل کرنے والے ہیں اور تم انتظار کرو ہم بھی

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ

انتظار کر رہے ہیں ۳ اللہ ہی جانتا ہے چھپی باتوں کو آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں سارے کام

كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

پس اُسی کی عبادت کریں اسی پر بھروسہ رکھیں ۴ اور آپ کا رب بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو

١٢ سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا ٥٣

سورۃ یوسف مکی ہے اور اس میں ۱۱۱ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۵

الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

یہ آیتیں ہیں اس کتاب کی جو بیان کرنیوالی کتاب ہے ۶ بے شک اتارا ہم نے اس کتاب کو عربی قرآن کی شکل میں

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

تاکہ تم بات کو سمجھ لو ہم بیان کرتے ہیں آپ پر بہت بہتر بیان ۷

بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ڰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

اس وجہ سے کہ وحی کی ہم نے آپ کی طرف اس قرآن کی اگرچہ آپ اس وحی سے پہلے اس قصے سے

الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ

بے خبر تھے ۸ جب کہا یوسفؑ نے اپنے باپ سے اے میرے باپ! میں نے دیکھا خواب میں

۱ :۔ حضرت یوسفؑ اور بنیامین دو سگے بھائی تھے اور انکی والدہ فوت ہوگئی تھی باقی دس آپکے سوتیلے بھائی تھے اسطرح یوسفؑ کے گیارہ بھائی ہوگئے ۲ :۔ یہ خواب آپنے اپنے والد حضرت یعقوبؑ کو سنا کر تعبیر پوچھی تو انہوں نے جواب میں کہا
۳ :۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا کہ کہیں شیطان انہیں تجھے نقصان پہنچانے پر اکسا نہ دے اسلئے کہ یہ خواب تیرے خصوصی مرتبے اور مقام کا پتہ دے رہی ہے اور وہ کیا ہے ؟ ۴ :۔ اللہ تعالیٰ تجھے انسانوں میں سب سے بڑے درجے
یعنی نبوت سے سرفراز فرمائیں گے جیسے تیرے اجداد کو بنایا اور ساتھ ہی خصوصی معجزہ خوابوں کی صحیح تعبیر بتانا بھی سکھائیں گے۔ یہ تو روحانی درجات ہیں دنیا میں بھی اپنی نعمتوں کی تکمیل کریں گے یعنی بادشاہت بھی دیں گے جو نسلوں تک چلے گی
۵ :۔ آگے فرمایا کہ یوسفؑ مصر کیسے پہنچ گئے اس میں اللہ کی بڑی حکمتیں تھیں اور عام لوگوں کی نصیحت کیلئے بڑے سبق اور نشانیاں ہیں ۶ :۔ چونکہ یوسفؑ کی والدہ فوت ہوگئی تھی عمر بھی تھوڑی تھی اسلئے یعقوبؑ ان سے نسبتاً زیادہ پیار کرتے تھے

عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾

گیارہ ستاروں کو ۱ اور سورج کو اور چاند کو میں نے دیکھا ان کو وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ۲

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ

کہا آپنے اے میرے بچے! نہ بیان کرنا اپنی یہ خواب اپنے بھائیوں پر پس تیرے لئے کوئی بری

كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ

تدبیر سوچیں گے بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۳ اور اسی طرح

يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

تجھ چن لے گا تیرا رب اور تجھے سکھائے گا خواب کی تعبیریں اور پورا کریگا اپنی نعمت کو

عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ

تجھ پر اور یعقوبؑ کے گھرانے پر جیسے پورا کیا اس نعمت کو تیرے باپ دادا پر اس سے پہلے

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ (ع ٦/١ ١١)

ابراہیمؑ پر اور اسحٰقؑ پر ۴ بے شک تیرا رب سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے ۵ بے شک یوسفؑ اور

وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿٧﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ

اسکے بھائیوں کے بارے میں بہت سی نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کیلئے ۶ جب کہا ان بھائیوں نے یوسفؑ اور اس کا حقیقی بھائی زیادہ پیارا ہے

اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ﴿٨﴾

ہمارے باپ کی نظر میں ہم سے اور ہم پوری جماعت ہیں بے شک ہمارا باپ کھلی غلطی میں ہے ۷

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ

مار ڈالو یوسفؑ کو یا اُسے پھینک دو کسی ایسی جگہ میں کہ خالی رہ جائے تمہارے لئے تمہارے باپ کا چہرہ اور

تَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا

تم ہو جاؤ اسکے بعد نیک لوگ ۸ کہا ایک کہنے والے نے ان میں سے قتل نہ کرو

يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

یوسفؑ کو اور پھینک دو اس کو غیر آباد کنویں میں تاکہ اس کو اٹھا کر لے جائے کوئی قافلہ ۹

اسلئے سوتیلے بھائیوں نے باہم یہ مشورہ کیا جسکی تفصیل اللہ تعالیٰ بیان فرما رہے ہیں
۷ :۔ والد صاحب ہم دس بھائیوں کے مقابلے میں ان کو ترجیح دیکر غلطی کر رہے ہیں لہذا
۸ :۔ یوسفؑ کو ان کی نظروں سے اوجھل کرکے والد صاحب کی توجہ اپنی طرف کر لو۔
پھر گناہ کرنے کے بعد نیک بن جانا۔ آگے بڑے بھائی کا مشورہ بیان فرمایا
۹ :۔ اسے جان سے مارو نہیں نظروں سے اوجھل کرنے کا یہ طریقہ اختیار کر لو

۱:- فیصلہ تو اس رائے پر ہو گیا اب تدبیر کیا کریں۔ مشورے سے یہ طریق کار اختیار کیا ۲:- حضرت یعقوبؑ کے پاس جا کر یہ مشورہ دیا کہ یوسفؑ کو ذرا کھلی فضا میں کھیلنے کودنے دیں تاکہ اسکا ماں کی جدائی کا غم غلط ہو۔ ہم پر اعتماد کریں
۳:- آگے یعقوبؑ نے جو جواب دیا وہ فراست نبوت کا ثبوت ہے ۴:- غیب تو اللہ جانتے ہیں لیکن نبی بھی حامل وحی ہوتا ہے اس کا سینہ شفاف ہوتا ہے جو خدشہ یعقوبؑ نے ظاہر کیا ہے وہی بہانہ بعد میں بھائیوں نے بنایا۔ آگے الفاظ ...
۵:- یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ فکر مند نہ ہوں ہم اس کا بہت خیال رکھیں گے ۶:- انہوں نے مشورے کے مطابق یوسفؑ کو اندھے کنویں میں ڈال دیا تو اسی وقت جبریلؑ آئے اور یوسفؑ کو تسلی دی کہ یہی بھائی تمہارے سامنے سوالی بن کر آئیں گے
آپ اپنے رب پر بھروسہ رکھیں اور اس کی مدد کا انتظار کریں مگر فکر مند بالکل نہ ہوں ۷:- یوسفؑ بچے تھے مطمئن ہو گئے ادھر بھائی واپس جا کر بہانہ بازی اور مکر کرنے لگے ۸:- جھوٹ موٹ رو کر حضرت یعقوبؑ کو واقعہ سنانے لگے
۹:- چونکہ دل میں چور تھا خود ہی ساتھ یہ بھی کہنے لگے کہ آپ ہماری بات پر اعتماد نہیں کریں گے ہم پہلے ہی یہ یقینی تھا اسلئے بطور ثبوت ہم یوسفؑ کی یہ خون آلود قمیص ساتھ لے آئے ہیں۔ یہ دیکھ کر ہماری بات کو سچ مان لیں

۱۰:- چونکہ وہ بکرا ذبح کر کے قمیص کو خون آلود کر کے لائے تھے قمیص بالکل سالم تھی وہ دیکھ کر یعقوبؑ نے فرمایا ہو تو خوا اگر بھیڑیے نے کھایا ہے تو قمیص کیوں سالم ہے یہ تمہارے جھوٹ کی دلیل ہے تم نے یہ بات منصوبہ بندی کی ہے اپنے آپ کو جھوٹی تسلی دینے کیلئے۔ حقیقت یہ ہے
۱۱:- فرمایا اب میں صبر ہی کر سکتا ہوں تمہارے غلط منصوبوں کو اللہ ناکام کریگا اور میرے بیٹے کی حفاظت بھی وہی کریگا۔

إِن كُنتُمْ فَٰعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا۟ يَٰٓأَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَ۫نَّا عَلَىٰ يُوسُفَ
اگر تم نے کچھ کرنا ہے ۱؎ کہنے لگے اے ہمارے باپ! تجھے کیا ہے کہ تو یقین نہیں کرتا ہم پر یوسفؑ کے بارے میں
وَإِنَّا لَهُۥ لَنَٰصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا
حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں ۲؎ اسے بھیج ہمارے ساتھ کل تاکہ کھائے پیئے اور کھیلے اور ہم
لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّى لَيَحْزُنُنِىٓ أَن تَذْهَبُوا۟ بِهِۦ وَأَخَافُ
اس کی حفاظت کریں گے ۳؎ کہا یعقوبؑ نے مجھے یہ بات غم میں ڈالتی ہے کہ تم اس کو لے جاؤ اور میں ڈرتا ہوں
أَن يَأْكُلَهُ ٱلذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَٰفِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا۟ لَئِنْ
کہ اسے بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم اس سے بے خبر ہو ۴؎ کہنے لگے اگر
أَكَلَهُ ٱلذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّآ إِذًا لَّخَٰسِرُونَ ﴿١٤﴾
اسے بھیڑیا کھا گیا اور ہم پوری جماعت ہو تے بے شک اس وقت ہم گھاٹے میں ہوں گے ۵؎
فَلَمَّا ذَهَبُوا۟ بِهِۦ وَأَجْمَعُوٓا۟ أَن يَجْعَلُوهُ فِى غَيَٰبَتِ ٱلْجُبِّ
پس جب لے گئے یوسفؑ کو اور سب نے اتفاق کیا کہ اسے پھینک دیں غیر آباد کنویں میں ۶؎
وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾
اور ہم نے وحی کر دی یوسفؑ کی طرف کہ تو ایک وقت ان کو بتائیگا ان کا یہ کام اور یہ نہ سمجھ سکیں گے ۷؎
وَجَآءُوٓ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾ قَالُوا۟ يَٰٓأَبَانَآ إِنَّا ذَهَبْنَا
اور (یوسفؑ کے بھائی) آگئے اپنے باپ کے پاس رات کی تاریکی میں روتے ہوئے ۸؎ کہنے لگے اے ہمارے باپ! ہم چلے گئے
نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَٰعِنَا فَأَكَلَهُ ٱلذِّئْبُ ۖ وَمَآ
دوڑ لگانے کیلئے اور چھوڑ دیا یوسفؑ کو اپنے کپڑوں کے پاس پس اُسے بھیڑیا کھا گیا اور نہیں ہے
أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَٰدِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُو عَلَىٰ قَمِيصِهِۦ
تو یقین کرنیوالا ہم پر اگرچہ ہم سچ کہنے والے ہوں ۹؎ اور لے آئے قمیص یوسفؑ کی
بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ
جھوٹے خون میں ملوث کر کے ۱۰؎ کہا یعقوبؑ نے (یہ بات نہیں ہے) بلکہ دھوکہ دیا ہے تمہیں تمہارے نفس نے غلط کام کا ۱۱؎ پس صبر

۱:۔ یعقوبؑ نے اللہ کی مدد پر بھروسہ کیا۔ آگے اللہ تعالیٰ اپنی مدد کی تفصیل بیان فرما رہے ہیں ۲:۔ چونکہ وہ بردہ فروشی کا زمانہ تھا انہیں تو متاع عزیز مل گئی کہ بیچ کر دولت کما لیں گے ۳:۔ اس میں یہ اشارہ فرمایا کہ یہ سارا کام تکوینی طور پر اللہ تعالیٰ
خود کرا رہے تھے۔ قافلے کو ادھر موڑ، پانی کے بہانے ڈول ڈلوایا، یوسفؑ کو باہر نکلوایا۔ یہ سب اللہ کی مدد ہو رہی تھی ۴:۔ یوسفؑ کے بھائی چونکہ ان کی خبر لینے آتے تھے کنویں میں نہ پا کر تلاش کیا اور قافلے والوں سے برآمد کر کے پھر اپنی پر چند درہموں کے عوض بیچ دیا۔
۵:۔ قافلے والوں نے مصر میں جا کر یوسفؑ کو بیچنے کیلئے پیش کیا۔ بولی لگی اور عزیز مصر نے آپ کو خرید لیا اور اپنی بیوی کو یہ ہدایت کی ۶:۔ آگے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ سب انتظامات ہماری طرف سے ہو رہے تھے ۷:۔ اس سے مراد علماء نے اعطائے نبوت لی ہے
۸:۔ آگے یوسفؑ کی آزمائش اور استقامت کو بیان فرمایا ۹:۔ چونکہ یوسفؑ نہایت حسین و جمیل تھے۔ عزیز مصر کی بیوی ان پر فریفتہ ہو گئی اور اپنے طور پر ہر قسم کے تحفظات کا انتظام کر کے آپؑ کو دعوت گناہ دی۔ آپؑ اللہ کے نبی تھے فوراً اللہ کی پناہ مانگی اور اس کی دعوت
کو رد کر دیا۔ ساتھ ہی اُسے نفسیاتی طور پر سمجھایا کہ تیرے خاوند نے میری تربیت کی
جو میرا احسان ہے مجھے زیب نہیں دیتا کہ اس کی ناموس پر حملہ کروں۔ بعض علماء نے اس
سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد لی ہے کہ جس نے مجھے پالا میں اس کی پناہ لے رہا ہوں

جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ

بہت بہتر ہے اور اللہ سے ہی مدد مانگی جاتی ہے اس بات کے کہنے پر جو تم بیان کرتے ہو ۱ اور آگیا ایک قافلہ

فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ

پس بھیجا انہوں نے پانی لانے والے کو اس نے لٹکایا اپنا ڈول (کنوئیں میں) کہنے لگا بہت خوشخبری ہو یہ تو ایک لڑکا ہے ۲

وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ

اور چھپا لیا یوسفؑ کو ایک پونجی بنا کر اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے تھے ۳ اور بیچا اس کو بھائیوں نے

بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ ع ٢ ع ١٤ ١٢

ناقص قیمت (چند روپوں) پر اس کے بدلے میں اور (قافلے کے آدمی) وہ اس سے بے تعلق رہنا چاہتے تھے ۴

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

اور کہا اس شخص نے جس نے خریدا تھا آپ کو مصر میں اپنی بیوی سے ۵ عزت سے رکھو اس کو

عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ

ہو سکتا ہے یہ بڑا ہو کر ہمارے کام آئے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں ۶ اور اس طرح جگہ دی ہم نے یوسفؑ کو

فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ

مصر میں تاکہ ہم سکھائیں اس کو خوابوں کی تعبیر اور اللہ تعالیٰ کر رہتا ہے

عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ

اپنا کام لیکن بہت لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور جب کو پہنچے یوسفؑ

أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾

اپنی جوانی کو ہم نے دیا ان کو حکم بھی اور علم بھی ۷ اور ہم یونہی بدلہ دیا کرتے ہیں نیکی کرنے والوں کو ۸

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ

اور بہکانا چاہا یوسفؑ کو اس عورت نے جس کے گھر میں تھے آپ اپنے جی سے اور بند کر دئے اس نے سارے دروازے

وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ

اور کہا آپ سے قریب آجاؤ ۹ کہا یوسفؑ نے اللہ کی پناہ! وہ تو میرا رب ہے اس نے مجھے اچھی جگہ دی

۱:۔ آگے اللہ تعالیٰ نے یوسفؑ کیلئے اپنی حفاظت کو بیان فرمایا ہے۔ اس سے مفسرین نے مختلف چیزیں مراد لی ہیں صحیح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا غیبی اشارہ کر دیا کہ وہ انسانی فطرت کے تحت طبعی میلان سے بھی بچ گئے جبکہ زلیخا اس کی خواہش پوری کرنے پر آمادہ تھی وضاحت فرمادی گئی یہ بچاؤ کا کام تھا ۳:۔ اس سے اشارہ فرمایا کہ یوسفؑ تو نبوت میں تھے ہی معصوم البتہ جو برائی ان کو گھیر رہی تھی اُسے ہم نے ہٹا دیا ہے۔ یوسفؑ اس سے جان چھڑانے کیلئے بھاگے تو وہ عورت بھی ان کو پکڑنے کیلئے پیچھے بھاگی اور انکا قمیص کو پیچھے سے پکڑ لیا جس سے قمیص پھٹ گئی لیکن یوسفؑ جان چھڑا کر نکل گئے۔ دروازے پر عزیز مصر مل گیا اور اسکی بیوی نے روایتی مکر سے کام لیتے ہوئے الزام یوسفؑ پر دھر دیا اور یہ کہا ۵:۔ یوسفؑ شاید اسکی پردہ پوشی کرتے لیکن الزام سن کر فوراً جواب دے دیا ۶:۔ عزیز مصر دونوں کی بات سن کر کشمکش میں مبتلا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صفائی اور تصدیق کیلئے وہیں گہوارے میں پڑے بچے کو قوت گویائی عطا فرمادی اور عام فہم دلیل بھی اس سے بیان کروا دی کہ خود دیکھ کر فیصلہ خود کر لو کون سچا اور کون جھوٹا ہے ۷:۔ جب عزیز مصر نے خود دیکھ کر حقیقت جان لی تو اسے عورت کا مکر قرار دے کر یوسفؑ کو کہا کہ جو ہونا تھا ہو چکا ہے اب تم اسے بھول جاؤ اور یہی رسوائی سے بچاؤ اور اپنی بیوی سے کہا کہ تو نے غلطی کی ہے اس کی معافی مانگ۔ یوسفؑ سے یا اپنے خدا سے
۸:۔ وہ معاملہ تو وقتی طور پر اس طرح ٹل گیا لیکن یوسفؑ کی مزید آزمائش باقی تھی۔ آگے دوسری آزمائش کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن

ظالم کبھی نجات نہیں پاتے ١ے اور پختہ ارادہ کر لیا تھا زلیخا نے اور یوسفؑ بھی ارادہ کر لیتا اگر وہ نہ

رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ

دیکھ لیتا اللہ کی دلیل ٢ے یہ اس لئے کیا تاکہ ہم پھیر دیں یوسفؑ سے گناہ کو اور بے حیائی کو ٣ے

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا اور دونوں دوڑے دروازے کیطرف اور پھاڑ ڈالا

قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ مَا

اس نے آپکے کرتے کو پیچھے کیطرف سے اور پا لیا دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازے پر ٤ے کہا زلیخا نے

جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾

کیا ہونا چاہیے بدلہ اس انسان کا جو ارادہ کرے تیری بیوی کے ساتھ برائی کا مگر یہ ہونا چاہیے کہ اس کو قید کر دیا جائے یا اُسے کوئی سخت سزا دی جائے ٥ے

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا

فرمایا یوسفؑ نے یہ بہکانا چاہتی تھی مجھے اپنی جان سے ٦ے اور گواہی دی ایک بچہ گواہ نے زلیخا کے گھر والوں سے

إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٦﴾

اگر قمیص یوسفؑ کی پھٹی ہوئی ہے اگلی طرف سے تو یہ عورت سچ کہتی ہے اور وہ یوسفؑ جھوٹوں میں سے ہے

وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ

اور اگر ہو کرتہ آپ کا پھٹا ہوا پیچھے کی طرف سے تو عورت جھوٹ کہتی ہے اور وہ یوسفؑ

الصَّادِقِينَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن

سچا ہے پس جب دیکھا عزیز نے یوسفؑ کے کرتے کو پھٹا ہوا پیچھے سے بول اٹھا عزیز بے شک یہ سارا معاملہ

كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا

تیرے مکروں میں سے ہے بے شک عورتوں کا مکر بہت بڑا ہوتا ہے ٧ے اے یوسفؑ! تو درگذر کر دے اس سے

ع ٣ ١٣ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ

اور اے عورت! تو معافی مانگ اللہ سے اپنے اس گناہ کی بے شک تو ہی خطاکار ہے ٨ے اور کہا

۱ - واقعہ چھپا نہ رہ سکا جب باہر اور عورتوں تک پہنچا تو یا تو انہوں نے یوسفؑ کے حسن و جمال کا چرچا سن کر انہیں دیکھنے کے لئے زلیخا کو اکسانا چاہا یا ۲ سے بدنام کرکے بادشاہ کو بیٹھکی کرکے اپنا مقام بنانا چاہا تو مجبور ہو کر زلیخا نے جوابی کارروائی کرکے ان کو اعتماد میں
ڈال دیا ۲ - ان سب کو آستانہ کے چھریاں اور پھل پکڑا کر کسی بہانے کو یوسفؑ کو بلوا لیا ۳ - بے مثال حسن یوسفؑ دیکھ کر وہ مبہوت ہو گئیں - اپنے ہاتھ تک کاٹ ڈالے اور پکار اٹھیں ۴ - زلیخا کو جوابی وار کا موقع مل گیا اور کہا تم ایک جھلک برداشت نہ کر سکی
میرے پاس تو ہر وقت موجود ہوتا ہے غلام جو ہے ۵ - ساتھ ہی یوسفؑ کی عصمت کا بھی اعلان کر دیا لیکن اب ان عورتوں کو اپنی شوخی دکھائی کہ دیکھتی ہوں کیسے میری بات نہیں مانتا ۶ - بعض علماء نے لکھا ہے کہ وہ عورتیں بھی یوسفؑ کو سمجھانے لگیں کہ
اس کی بات مان لیں ورنہ تکلیف پہنچے گی ویسے بھی وہ تمہاری محسنہ ہے اور آتش فراق میں جل رہی ہے اس پر رحم کرو - یہ حالت دیکھ کر یوسفؑ نے اللہ سے یہ دعا کی ۷ - کہ عورتوں سے خود کو اس گناہ سے بچانے کے لئے جیل کو ترجیح دیدی تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرلی

۸ - اللہ تعالیٰ نے ان سب عورتوں کے مشترکہ فریب سے بھی یوسفؑ کو بچا لیا -
۹ - حضرت یوسفؑ کو ان عورتوں کے منصوبوں سے اللہ نے کیسے بچایا آگے ذکر ہے

نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ

عورتوں نے مصر کے شہر میں عزیز کی بیوی نے بہکانا چاہا اپنے خادم کو اس کی

نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۗ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝٣٠

جان سے بے شک وہ لڑکا چھا گیا ہے اس پر محبت میں بیشک ہم دیکھتی ہیں کہ یہ عورت کھلی غلطی میں ہے ۱

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً

پس جب سنا زلیخا نے ان کی ان باتوں کو پیغام بھیجا ان کو اور تیار کیا ان کیلئے بیٹھوں کی ایک محفل کو

وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا

اور دی ہر ایک کو ان عورتوں میں سے ایک ایک چھری اور یوسفؑ سے کہا تو سامنے آجا ان کے ۲ جب

رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۗ

دیکھا ان عورتوں نے یوسفؑ کو آپکو بہت بڑا سمجھا اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھوں کو ۳ اور کہنے لگیں اللہ کی پناہ یہ تو انسان نہیں ہے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝٣١ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۗ

بلکہ ایسا فرشتہ ہے جو بڑی عزت والا ہے ۴ کہا زلیخا نے پس یہی وہ لڑکا ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی ہو

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۗ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ

اور بے شک میں نے اُسے بہکانا چاہا تھا اسکی جان سے مگر اس نے اپنے آپکو تھام لیا ۵ اور اگر یہ نہ کریگا وہ بات جسکا اسے میں حکم دیتی ہوں

لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِينَ ۝٣٢ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

تو اسے ضرور قید کیا جائیگا اور یہ ہو جائیگا بے عزت لوگوں میں سے ۶ کہا یوسفؑ نے اے میرے پالنے والے! جیل خانہ مجھے بڑا پسند ہے

اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِيۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ اَصْبُ

اس گناہ سے جدھر یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو دفع نہ کریگا مجھ سے ان کا فریب تو مائل ہو جاؤنگا

اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِينَ ۝٣٣ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ

ان کی طرف اور ہو جاؤنگا بے عقل ۷ پس قبول کرلی آپکی دعا آپکے رب نے پس پھیر دیا ان سے

كَيْدَهُنَّ ۗ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٣٤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا

ان عورتوں کے مکر کو ۸ بیشک وہ اللہ دعاؤں کو سنتا اور نیتوں کو جانتا ہے ۹ پھر سامنے آئی اسکے بعد کہ وہ دیکھ چکے ساری نشانیاں

١ :- عورت جس بات پر تل جائے وہ کچھ بھی کر گذرتی ہے اسی لئے یوسفؑ نے بھی اسکے عزائم دیکھ کر دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی اسطرح کی بدنامی سے بچانا تھا اسلئے عزیز مصر سے باوجود اُس کے یوسفؑ کے پاکیزہ ہونے کا قائل ہونے کے انہیں
قید کرنے کا منصوبہ کرادیا تاکہ نظروں سے بھی اوجھل ہو جائیں اور مزید آزمائشوں سے بچ جائیں ٢ :- آگے جیل کے اندر کا ایک ذیلی واقعہ بیان فرمایا گیا ہے ٣ :- ان میں سے ایک بادشاہ کا باورچی اور ایک ساقی تھا جو بادشاہ کو شراب پلاتا تھا
٤ :- جیل میں حضرت یوسفؑ کے کردار اور معمولات سے سب قیدی متاثر تھے اسلئے ان سے اپنی خوابوں کی تعبیر پوچھی - آپ نے موقع کو غنیمت جان کر ان کو دینِ حق قبول کرنے کی دعوت دینے کا منصوبہ کیا ٥ :- فرمایا تعبیر بھی جلدی بتا دوں گا جس کا
علم مجھے میرے رب نے عطا کیا ہے پہلے اس رب کی وحدانیت کا پیغام سن لو ٦ :- مجھے قید کرنیوالے قیامت کے منکر ہیں اور مشرک بھی ہیں جبکہ میں موحد ہوں اور اپنے آباء واجداد کے دین پر ہوں جو اللہ کے نبی ہیں وہ شرک سے روکتے تھے
٧ :- اللہ نے جو چیزیں انسانوں کی خدمت اور فائدے کیلئے پیدا کی ہیں یہ انسان پر فضل کیا ہے ہمیں اس پر خدا کا شکر کرنا چاہیے نہ کہ ان چیزوں کو خدا کا شریک ٹھہرا کر ناشکری کے مرتکب ہوں ٨ :- آگے اور انداز سے دعوتِ فکر دی
٩ :- غلاموں کیلئے ایک مالک بہتر ہوتا ہے یا بہت سے - یہی سوچ لو -
١٠ :- جن غیر اللہ کو تم اور تمہارے باپ دادا پوجتے ہو وہ تو محض تصوراتی
وجود ہیں جن کو خود ہی کچھ نام دیدئے ہیں حقیقت میں کوئی ہستی نہیں -

ع ٤ ١٤

الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ

یوسفؑ کی صداقت کی [1] کہ اُسے قید کر دیں ایک مدت کیلئے [2] اور داخل ہوئے یوسفؑ کے ساتھ اس جیلخانے میں دو جوان [3] (اور بھی)

قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ

کہا ان میں سے ایک نے کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں میں نچوڑ رہا ہوں شراب اور دوسرے نے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں اٹھائے ہوں

فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ

اپنے سر پر چند روٹیاں جن سے کھا رہے ہیں پرندے آپ بتائیں ہمیں ان خوابوں کی تعبیر بیشک ہم دیکھتے ہیں کہ آپ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا

نیک لوگوں میں سے ہیں [4] فرمایا آپ نے نہ آئیگا تمہارے پاس وہ کھانا جو تمہیں دیا جاتا ہے مگر میں بتا دوں گا تمہیں

بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ

ان خوابوں کی تعبیر وہ کھانا آنے سے پہلے [5] یہ وہ علم ہے جو مجھے سکھایا میرے رب نے بے شک میں نے چھوڑ دیا ہے

مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

دین ان لوگوں کا جو ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور وہ قیامت کے منکر ہیں [6]

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ

اور پیروی کی میں نے اپنے باپ دادا کے دین کی ابراہیمؑ کی اور اسحٰقؑ کی اور یعقوبؑ کی نہیں یہ مناسب ہمیں

لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا

کہ ہم کسی بھی چیز کو شریک کریں اللہ کے ساتھ [7] یہ بات اللہ کا فضل ہے ہم پر

وَعَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾ يٰصَاحِبَيِ

اور سب لوگوں پر بھی لیکن بہتے لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے [8] اے میرے جیل کے دونوں

السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾

ساتھیو! کیا علیحدہ علیحدہ کارساز بہتر ہیں یا ایک اللہ جو اکیلا ہے اور ہر چیز پر غالب ہے [9]

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَاۗءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ

تم نہیں پوجتے اللہ کو چھوڑ کر مگر ان چند ناموں کو جو رکھے تم نے [10] اور

سلہ: تمہارے معبودان باطل کے حق میں تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اللہ سب انبیاء کے بتائے ہوئے سیدھے راستے کو اختیار کرنا چاہیے کہ حکم بھی صرف اللہ کا چلتا ہے اور عبادت بھی صرف اسی اللہ کا حق ہے جس نے یہ حکم دیا ہے

سلہ: تبلیغ کے بعد یوسفؑ نے ان کو خوابوں کی تعبیر بتادی کہ ایک رہا ہو جائیگا ایک پھانسی چڑھےگا سلہ فرمایا یہ خدائی فیصلہ ہے جو تمہارے پوچھنے پر بتادیا ہے سلہ۔ اس سے مراد بادشاہ سے رہائی کی سفارش نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے ترجمہ کیا ہے اگر رہائی مطلوب تھی تو خود جیل کو مانگا کیوں تھا یہ نبی کی شان کے خلاف ہے البتہ اس سے یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اگر بادشاہ کو کوئی خواب آئے اور کوئی تعبیر پوچھے تو میرا بتادینا اسلئے کہ اللہ نے مجھے یہ علم دیا ہے اس سے عام لوگوں کو نفع ہونا چاہیے

ھہ: یہ عام حالت میں تو اس شخص کو یاد نہ رہا البتہ جب سات برس گزرنے گئے بادشاہ کو ایک عجیب سا پیچیدہ خواب آیا سارے درباری عاجز ہو کر آ سے تعبیر لینے گئے تو اس وقت اس شخص کو یاد آگیا۔ اس وقت تک یوسفؑ کو تقریباً آٹھ نو سال کا عرصہ گزر چکا تھا

سلہ: یہ الجھی ہوئی خواب سن کر درباریوں نے تعبیر بتانے سے معذرت کردی

اٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ

تمہارے باپ دادانے اللہ نے ان پر کوئی دلیل نہیں اتاری سلہ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ؕ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ

اسی نے حکم دیا ہے کہ کسی کی بندگی نہ کرو سوائے اس اللہ کے یہی سیدھا پختہ دین ہے لیکن بہتے

النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا

لوگ اس بات کو نہیں جانتے سلہ اے میرے جیل کے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک تو (چھوٹ جائیگا اور)

فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ

پلائےگا اپنے بادشاہ کو شراب بناکر اور وہ جو دوسرا ہے وہ صلیب لگادیا جائیگا اور کھائیں گے پرندے

مِنْ رَّاْسِہٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْہِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ

اسکے سر کے مغز سے فیصلہ ہوچکا ہے اس بات کا جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھتے ہو سلہ اور کہا یوسفؑ نے

لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْھُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ ۫ فَاَنْسٰہُ

اس سے جسکے بارے میں خیال تھا کہ وہ بری ہو جائیگا ان دونوں میں سے۔ میرا ذکر کرنا اپنے مالک کے پاس سلہ پس بھلا دیا اس آدمی کو

الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾ ع

شیطان نے ذکر کرنا آپ کا عزیز کے سامنے پس آپ رہے اس طریقے پر جیل خانے میں چند سال زیادہ ھہ

وَقَالَ الْمَلِکُ اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُھُنَّ

اور کہا بادشاہ نے بے شک میں دیکھ رہا ہوں خواب میں سات گائیں جو بڑی موٹی ہیں کھا رہی ہیں ان کو

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰٓاَیُّھَا

سات گائیں جو بڑی دبلی ہیں اسی طرح سات سرسبز بھٹے ہیں اور سات ایسے ہیں جو خشک ہیں اے میرے

الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

دربار والو! مجھے بتاؤ اس خواب کی تعبیر اگر تم خواب کی تعبیر جانتے ہو سلہ

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾

کہنے لگے یہ الٹی ہوئی خوابیں ہیں اور نہیں ہیں ہم خوابوں کی تعبیروں کو جاننے والے

سلہ ۱: اس آزاد شدہ قیدی نے یاد آنے پر کہا کہ مجھے جیل کے اندر جانے کی اجازت دو میں یوسفؑ سے پوچھ کر تمہیں بتاتا ہوں۔ چنانچہ اجازت ملنے پر وہ جیل میں حضرت یوسفؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں خواب بیان کی

سلہ ۲: یعنی آپ کی بتائی ہوئی تعبیر سچ ثابت ہوئی تھی اب مجھے بتا دیں تاکہ فائدہ ہو سکے ۳: نبی انسانیت کے خیرخواہ ہوتے ہیں اُسے تفصیل سے پورا منصوبہ سمجھا دیا ۴: یعنی مصر میں گندم اور چاول کے فصل ہوتے تھے فرمایا خوب فصل ہوگی

اُسے عیاشی میں ضائع نہ کر دینا بلکہ چھلکوں میں ہی رہنے دینا تاکہ خراب نہ ہو۔ صرف حسب ضرورت استعمال کر کے باقی ذخیرہ کر لینا اسلئے کہ پھر سات سال کیلئے سخت قحط آئیگا اس وقت یہ غلہ کام آئے گا اسکے بعد پھر اچھی فصل ہوگی

سلہ ۶: جب عزیز مصر نے یہ تعبیر سنی تو یوسفؑ کی بیگناہی کا تو اسے ویسے بھی یقین تھا اب ان کی اصلیت و قابلیت اور سلطنت کیلئے ان کی ضرورت محسوس کی تو حکم دیا کہ انہیں رہا کر کے عزت سے میرے پاس لے آؤ۔ نمائندہ جب

سلہ ۷: یوسفؑ نے اُسے جواب دیا جاؤ پہلے ایک دفعہ پھر تحقیق کر لو ۸: چنانچہ بادشاہ نے سب عورتوں کو اپنی بیوی سمیت بلا کر سر دربار ان سے سوال کیا کہ اب سب کے سامنے حقیقت حال بیان کرو کہ تم نے یوسفؑ کو بہکانا چاہا تو اُسے کیسا پایا تاکہ ہر قسم کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں اور حقائق واضح ہو

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ

کہا اس آدمی نے جو نجات پا گیا تھا ان دو قیدیوں میں سے اور اُسے یاد آگئی کافی عرصہ کے بعد میں خبر دیتا ہوں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر کی

فَاَرْسِلُوْنِ ﴿٤٥﴾ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ

پس تم مجھے بھیج دو اے یوسفؑ! اے سچے! ہمیں خبر دے ان سات موٹی گایوں کے

سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ

بارے میں جن کو کھا رہی ہیں سات دبلی پتلی گائیں اور سات وہ خوشے جو سرسبز ہیں اور دوسرے جو

یٰبِسٰتٍ لَّعَلِّیْ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ

خشک ہیں تاکہ میں لوٹ کر جاؤں لوگوں کے پاس تاکہ وہ اس بات کو جان لیں کہا یوسفؑ نے تم کھیتی باڑی کرو گے

سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا

سات سال تک خوب آبادی کی پس جو تم کاٹو گے فصل (ان سات سالوں میں) اس فصل کو چھوڑ دینا انکے چھلکوں میں مگر تھوڑا سا لینا

مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا

جو تم کھاؤ گے پھر آئیں گے ان سات سالوں کے بعد سات سخت سال جو کھا لیں گے جو

قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

تم نے جمع کیا تھا ان کیلئے مگر تھوڑا رہ جائیگا اس حصے میں جو تم نے حفاظت کی ہوگی پھر آ جائیگا اس کے بعد

عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ ع ٦/٧ ١٢

ایسا سال جس میں مینہ برسے گا لوگوں پر اور اس سال میں وہ انگور نچوڑیں گے اور کہا بادشاہ نے لے آؤ میرے پاس

بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ

یوسفؑ کو پس جب آ پہنچا آپکے پاس پیغام لانے والا کہا یوسفؑ نے لوٹ جا اپنے بادشاہ کے پاس اور اس سے پوچھ کیا حقیقت تھی

النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿٥٠﴾

ان عورتوں کی جنہوں نے کاٹ ڈالے تھے اپنے ہاتھ بے شک میرا رب ان کے مکروں کو پورا جاننے والا ہے

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ

کہا بادشاہ نے عورتوں کو اس بات کی حقیقت کیا ہے جب تم نے بہکانا چاہا تھا یوسفؑ کو اس کی جان سے اُن عورتوں نے کہا اللہ کی قسم

سا: ان سب عورتوں نے یوسفؑ کی پاکدامنی کا اعلان کر دیا۔ یہ دیکھ کر زلیخا بھی بول پڑی حالانکہ یوسفؑ نے تو ہاتھ کاٹنے والیوں کے متعلق دریافت کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سارا معاملہ ہی صاف کرنا تھا اسلئے اس نے بھی بتا دیا

سے ۲: سارا قصور از اول تا آخر میرا ہے۔ یہ جان کر یوسفؑ نے فرمایا اتنی لمبی بات میں نے اسلئے کرائی تا کہ میری امانت واضح ہو جائے اور آئندہ میں کسی بھی قسم کے الزام یا شک و شبہ سے بچ جاؤں

لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ

ہم نے نہیں جانا یوسفؑ پر کسی بھی برائی کو سے ۱ عزیز کی بیوی نے کہا اب کھل گئی ہے

الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٥١ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

سچی بات بیشک میں نے بہکانا چاہا تھا یوسفؑ کو اسکی جان سے اور بے شک وہ سچوں میں سے ہے سے ۲ (کہا یوسفؑ نے) یہ بات اسلئے کی گئی ہے تاکہ

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝٥٢

عزیز جان لے کہ میں نے اسکے گھر میں خیانت نہیں کی تھی اسکے نہ ہونے میں اور بے شک اللہ تعالیٰ کامیاب نہیں کرتا تدبیریں خیانت کرنیوالوں کی

١ : حضرت یوسفؑ اس پاکدامنی کے اعلان کے بعد بھی فخر میں نہیں کیا بلکہ اسے اللہ کا رحم قرار دیا اور انکساری کا اظہار فرمایا ۔ عزیز مصر نے بھی آپکی رہائی کا اعلان کرتے ہوئے آپکو اپنا خصوصی مشیر اور معاون بنانے کا اعلان کر دیا جیسے آگے آرہا ہے

٢ : عزیز مصر نے جب یوسفؑ کے سامنے اس ارادے کا اظہار فرمایا تو یوسفؑ نے قوم کی فلاح کیلئے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کیلئے کو تیار دی کہ چونکہ قحط آنیوالا ہے زمینوں کا نظام میری نگرانی میں دے دیں تاکہ صحیح منصوبہ بندی کر کے اس مشکل وقت کو گذارا جا سکے

٣ : آگے اللہ تعالیٰ یوسفؑ سے کئے ہوئے اپنے وعدے کی تکمیل کا اظہار فرما رہے ہیں جو ان سے کیا تھا کہ تمہیں اور آزمائشوں کے بعد انعام ملے گا سکے ۔ پورے ملک کی زمینوں کا انتظام جو انکے ذمہ تھا ٤ : فرمایا ہر حال میں فرمانبرداری رہنے والوں کو دنیا میں

بھی اجر دیتا ہے اور آخرت کا اجر تو بہت زیادہ ملے گا ٥ : خواب کی تعبیر کے مطابق مصر میں قحط شروع ہو گیا جو اتنا سخت تھا کہ دور دور تک اس کے اثرات پہنچ گئے عراق، یمن اور شام کا علاقہ بھی اسکی لپیٹ میں آگیا ۔ کنعان جو یوسفؑ کا وطن تھا وہ

بھی شدید متاثر ہوا چونکہ مصر کا بادشاہ بڑا سخی مشہور تھا اور یہاں یوسفؑ کی منصوبہ بندی سے غلہ کے ذخائر محفوظ تھے اسلئے دور دور سے لوگ یہاں سستا غلہ لینے آنے لگے تو یوسفؑ کے بھائی بھی غلہ لینے یوسفؑ کے پاس حاضر ہوئے ۔ آگے اسکا ذکر ہے

٦ : یوسفؑ نے تو بھائیوں کو پہچان لیا مگر وہ بھائی تو یہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے

کہ غلام بنا دیا جانیوالا بھی اس مقام پر پہنچ گیا ہوگا اسلئے نہ پہچان سکے ۔

چونکہ انہوں نے سارے خاندان کی تفصیل بتائی تھی اسلئے یوسفؑ نے ایک حکم دیا

کہ جس بھائی کو نہیں لائے ہو اگلی بار اسے بھی ساتھ لانا ورنہ غلہ نہیں ملے گا ۔

٧ : یہ حکم سن کر وہ پریشان ہو گئے اور مشروط جواب دیا کہ کوشش کریں گے

الجزء ١٣

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا

اور میں پاک نہیں کہتا اپنے نفس کو بے شک نفس تو حکم دینے والا ہے برائی کا مگر وہی نفس بچتا ہے

مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ

جس پر رحم کرے میرا رب بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے [1] اور کہا بادشاہ نے میرے پاس لے آؤ

بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا

یوسفؑ کو میں اُسے آزاد کرتا ہوں اپنے بھلے کیلئے (خاص کرتا ہوں اپنے کام کیلئے) پس جب کلام کیا عزیز نے یوسف کیساتھ تو یوں کہا بیشک تو آج کے دن ہمارے ہاں

مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ

بڑی عزت والا بڑا امانتدار ہے [2] کہا یوسفؑ نے مجھے مقرر کر دے زمین کے خزانوں پر بے شک میں حفاظت کرنیوالا

عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ

اور طریقے جاننے والا ہوں [3] اور اسی طرح اختیار دیا ہم نے یوسفؑ کو اس ملک میں وہ ٹھکانہ حاصل کر سکتا تھا اس ملک سے جہاں بھی

یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾

وہ چاہتا تھا ہم پہنچا دیتے ہیں اپنی مہربانی جس کو بھی چاہتے ہیں اور ضائع نہیں کرتے مزدوری نیکی کرنے والوں کی [4]

ع ٧ ٨ ١

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ

اور قیامت کا اجر یقیناً بہتر ہے ان لوگوں کیلئے جو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اسکی نافرمانی سے بچتے رہتے ہیں [5] اور آگئے

اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

بھائی یوسفؑ کے پس پہنچے آپ کے پاس تو آپنے ان کو پہچان لیا مگر وہ آپ کو نہ پہچان سکے [6]

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا

اور جب سامان تیار کرایا ان کیلئے سامان ان کا یوں کہا لاؤ میرے پاس اس بھائی کو جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے کیا

تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ

تم نہیں دیکھتے کہ میں ماپ پورا دیتا ہوں اور بہتر مہمانی کرنے والا ہوں اگر تم نہ لاؤ گے میرے پاس

بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

اس بھائی کو تمہیں کوئی ماپ نہ ملے گا میرے ہاں سے اور میرے قریب بھی نہ ہونا [7] کہنے لگے ہم خواہش کرینگے اسکے باپ سے

۱ :- اس کا باپ اُسے خود سے جدا نہیں ہونے دیتا ان سے درخواست کرینگے اور کوشش کرکے لے آئینگے آپ ناراض نہ ہوں ۲ :- انکی دوبارہ آمد کیلئے یوسفؑ نے یہ تدبیر کی کہ جب دیکھیں گے کہ غلہ مفت میں مل گیا ہے اور بھائی کی وجہ سے زیادہ بھی ملیگا
تو ضرور اُسے لے آئیں گے۔ چنانچہ واپس جاکر انہوں نے یعقوبؑ سے یہ درخواست کی ۳ :- چونکہ ان کا سیاہ کردار سامنے تھا یعقوبؑ نے ان سے فرمایا ۴ :- یہ جملہ کہہ کر آگے فرمایا چلو کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ بہتر محافظ ہیں تم کیا حفاظت کرسکتے ہو
۵ :- سامان کھولنے پر جب اپنی رقم بھی واپس پڑی دیکھی تو ان کے ہاتھ ایک اور مضبوط دلیل آگئی اب یہ بھی یعقوبؑ کے سامنے پیش کردی ۶ :- غلہ مفت میں مل رہا ہے اور اب بھائی کو ساتھ لیجانے سے زیادہ بھی ملے گا ہم پوری اسکی حفاظت کا وعدہ کرتے ہیں۔
۷ :- یہ سن کر آپؑ نے ان سے قسم کے ساتھ پختہ وعدہ لیا ۸ :- نبی کو اللہ تعالیٰ نے بڑی بصیرت دی ہوتی ہے یہاں بھی گنجائش رکھی ۹ :- جب یعقوبؑ نے ان سے قسم لے لی دوبارہ تاکیدًا اللہ کو گواہ بنانے کا اظہار کردیا تو اپنی ایک اور نصیحت بھی کردی

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ

اور ہم یہ کام ضرور کریں گے ۱ اور آپ نے فرمادیا اپنے آدمیوں کو رکھ دو ان کی پونجی ان کے

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

سامان میں تاکہ اس کو پہچان لیں جب لوٹ کر جائیں اپنے گھروالوں کے پاس تاکہ وہ

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

پھر یہاں دوبارہ آجائیں ۲ پھر جب لوٹ کر پہنچے اپنے باپ کے پاس یوں کہنے لگے اے ہمارے باپ! روک دیا گیا ہے ہم سے

الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾

ماپ پس بھیج ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو تاکہ وہاں سے غلہ لائیں اور بیشک ہم اسکی حفاظت کریں گے ۳

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ

کہا یعقوبؑ نے کیا میں تم پر اعتبار کروں بنیامین کے بارے میں جیسا اعتبار کیا تھا تم پر اس کے بھائی یوسفؑ کے بارے میں اس سے پہلے ۴

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا

پس اللہ تعالیٰ ہی بہتر حفاظت کرنیوالے ہے اور سب سے زیادہ مہربان ہے پس جب کھولا انہوں نے

مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا

اپنا سامان تو پایا انہوں نے اپنی پونجی کو جو واپس کردی گئی تھی ان کو ۵ کہنے لگے اے ہمارے باپ! اور

نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ

ہمیں کیا چاہیے یہ ہماری پونجی بھی واپس کردی گئی ہے ہمیں ہم غلہ لائیں گے اپنے گھروالوں کیلئے اور حفاظت کریں گے

اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ

اپنے اس بھائی کی اور زیادہ ملے گا بوجھ ایک اونٹ کا یہ بوجھ بڑا آسان ہے ۶ کہا یعقوبؑ نے ہرگز نہیں بھیجونگا اس کو

مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ

تمہارے ساتھ جبتک تم مجھے وعدہ نہ دوگے اللہ کی قسم کا کہ تم ضرور لے آؤ گے اس کو میرے پاس مگر اس صورت میں

يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾

کہ گھیر لیا جائے تمہیں ۷ پس جب دی انہوں نے اُن کو قسم اعتبار کی تو کہا یعقوبؑ نے اللہ تعالیٰ اس بات پر جو ہم کہتے ہیں پورا ذمہ دار ہے ۸

سلہ: جب بنیامین کو ساتھ لیجانے کی اجازت دی تو فرمایا مصر کے داخلی دروازوں سے الگ الگ ہو کر داخل ہونا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اکٹھے داخل ہونا کسی بھی نظر نہ لگ جائے۔ آگے عقیدے اور طرز عمل کی وضاحت فرمادی کہ حیلہ بھی کرو لیکن اعتماد اللہ پر کرو
سلہ: آگے اللہ تعالیٰ نے بھی واضح فرمادیا کہ یعقوبؑ نے اپنی نظر بد اور پریشانی سے بچانے کیلئے حیلہ بتادیا لیکن بچانا میرے اختیار میں ہے سلہ: یعقوبؑ نے اللہ کے دیئے ہوئے نور بصیرت سے آئندہ ہونے والی صورتحال کا ادراک کر کے یہ تدبیر کرنے کا حکم دیا تھا
جب یہ سارے بھائی مصر پہنچ کر یوسفؑ کے سامنے حاضر ہوئے سلہ: یوسفؑ نے اپنے حقیقی بھائی بنیامین کو الگ بلا کر اُسے حقیقت حال بتائی اور تسلی دی کہ ان سوتیلے بھائیوں کی بدسلوکی پر زیادہ غمگین نہ ہو اب حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ دکھ ختم ہو جائیں گے
سلہ: یوسفؑ نے اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنے کیلئے وحی الٰہی کے مطابق یہ تدبیر اختیار کی سلہ۔ اس انداز گفتگو کو اصطلاح میں توریہ کہتے ہیں کہ بولنے والا کچھ اور نیت سے کہہ رہا ہو اور سننے والا اور مفہوم سمجھ رہا ہو۔ اپنی چوری اسلئے کہا گیا کہ وہ
یوسفؑ کو چرا کر بیچ چکے تھے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اہل کار تدبیر سے آگاہ نہ ہوں اور انہوں نے اظہار شک کے طور پر اسے چور کہا ہو۔ برادران یوسف نے اُن سے پوچھا کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے سلہ: اہل کاروں نے جواب دیا کہ بادشاہ کا ماپ کرنے والا پیالہ

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ

اور کہا یعقوبؑ نے اے میرے بیٹو! نہ داخل ہونا مصر میں ایک دروازے سے بلکہ داخل ہونا

اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ

جدا جدا دروازوں سے سلہ اور میں نہیں ہٹا سکتا تم سے اللہ کی طرف سے کوئی بھی چیز

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

حکم صرف اللہ کا چلتا ہے اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیے

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا

بھروسہ کرنے والوں کو سلہ جب داخل ہوئے (مصر میں) جہاں جہاں سے ان کو حکم دیا تھا ان کے باپ نے وہ نہیں

كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ

ہٹا سکتے تھے ان سے اللہ کی طرف سے آنیوالی کوئی چیز مگر ایک امید تھی یعقوبؑ کے دل میں

يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

جو انہوں نے کہہ ڈالی اور بے شک یعقوبؑ ایک علم کے مالک تھے جو ہم نے سکھایا تھا ان کو لیکن بہتے

ع ۸ ۱۱ ۲ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ

لوگ اس بات کو نہیں جانتے سلہ اور جب یہ داخل ہوئے سارے کے سارے یوسفؑ پر علیحدہ کیا انہوں نے اپنے پاس

اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

اپنے حقیقی بھائی کو کہا آپ نے میں تیرا بھائی یوسفؑ ہوں پس تو غم نہ کر ان کاموں کی وجہ سے جو یہ تیرے ساتھ کرتے رہتے ہیں

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ

پس جب تیار کیا ان کیلئے ان کا سامان رکھ دیا پانی پینے کا پیالہ اپنے بھائی کے سامان میں سلہ

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا

پھر اعلان کیا ایک اعلان کرنیوالے نے اے قافلے والو! بے شک تم چور ہو سلہ کہنے لگے

وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ

ان کی طرف منہ کر کے تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے کہنے لگے ہمارا بادشاہ کا کٹورا نہیں مل رہا

ف۱: یوسفؑ بھی بول پڑے فرمایا تلاش کرو اگر مل جائے تو قیمتی انعام بھی دیا جائیگا۔ انہوں نے جواب میں صفائی پیش کی ف۲: قسم اٹھائی تو یوسفؑ نے ان ہی سے پوچھا کہ بتاؤ اگر تمہارے سامان سے نکل آئے تو پھر تمہاری شریعت کے مطابق سزا
کیا ہے۔ یہ تدبیر ہوئی ہے ف۳: انہوں نے یہ قانون بتادیا کہ جس کے سامان میں نکلے اسے قابو کرلو۔ چنانچہ تلاشی شروع ہوگئی ف۴: بنیامین کے سامان سے پیالہ پروگرام کے مطابق برآمد ہوگیا اور بھائی کو پاس رکھنے کا قانونی جواز بن گیا
آگے اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمادی کہ مصر کے قانون میں کوئی طریقہ نہ تھا یعقوبؑ کی شریعت میں یہ قانون تھا اسلئے ہم نے یوسفؑ کو یہ تدبیر سکھادی۔ کسی کی نیت کے اس عمل پر تنقید اور تاویلوں کی ضرورت نہیں۔ ایسا علم اور سمجھ میں ہی دیتا ہوں
ف۵: یہ صورتحال دیکھ کر برادران یوسفؑ بہت پریشان ہوئے اور تاویلیں اور منت سماجت کرنے لگے تاکہ کسی طرح بنیامین کو واپس لے جائیں ورنہ والد صاحب کو کیا منہ دکھائیں گے ف۶: پہلے تو باطنی خیانت کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے کہنے لگے کہ یہ

الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿۷۲﴾

اور جو کوئی لے آئیگا (اسے تلاش کرکے) اُسے انعام دیا جائیگا ایک اونٹ کا بوجھ اور میں اسی کا ذمہ لیتا ہوں ف۱

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا

کہنے لگے اللہ کی قسم! تم جانتے ہو کہ ہم نہیں آئے فساد کے لئے اس ملک میں اور نہ

كُنَّا سَارِقِينَ ﴿۷۳﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿۷۴﴾ قَالُوا

ہم کبھی پہلے چور تھے ف۲ کہنے لگے پھر کیا سزا ہے اس آدمی کی اگر تم جھوٹے ہو کہنے لگے

جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

اسکی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں پیالہ پایا گیا وہی آدمی اسکے حوالے کردیا جائیگا ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں

الظَّالِمِينَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ

ایسے ظالموں کو ف۳ پس شروع کیا آپنے ان کا سامان تلاش کرنا پہلے اپنے بھائی کے سامان سے پھر

اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا

نکال لیا وہ پیالہ اپنے بھائی کے سامان سے ف۴ اسی طرح یہ تدبیر بتائی ہم نے یوسفؑ کو وہ نہ

كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ

لے سکتے تھے اپنے بھائی کو اس بادشاہ کے قانون میں مگر یہ کہ چاہے اللہ ہم بلند کردیا کرتے ہیں

دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوا إِنْ

درجے جس کے بھی چاہتے ہیں اور ہر عالم پر دوسرا علم والا ہوتا ہے ف۵ کہنے لگے اگر بنیامین نے

يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي

چوری کی ہے تو چوری کیا کرتا تھا اسکا بڑا بھائی بھی اس سے پہلے ف۶ پس چھپا رکھا اس بات کو یوسفؑ نے

نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

اپنے دل میں اور ان سے بات کھل کر نہ کہی کہا یوسف نے تمہارا درجہ بہت برا ہے ف۷ اور اللہ خوب جانتا ہے

بِمَا تَصِفُونَ ﴿۷۷﴾ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا

جو تم بیان کررہے ہو ف۸ کہنے لگے اے بادشاہ! اس کا باپ بہت زیادہ بوڑھا ہے

ہمارا سوتیلا بھائی ہے اسکے دوسرے بھائی یوسفؑ نے بھی بچپن میں چوری کی تھی۔ اس میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو پرورش کرنے والی پھوپھی نے یوسفؑ کو اپنے پاس رکھنے کیلئے چوری کا الزام لگا کر اپنا مقصد پورا کیا تھا مگر اس طرح یوسفؑ ان کے پاس ہی رہ سکیں اس نے بھی انکی محبت کی وجہ سے کیا تھا
ف۷: یوسفؑ نے یہ الزام سن کر باوجود طاقت ہونے کے تحمل کا مظاہرہ فرمایا اور اپنے دل میں یہ کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ سامنے کہا۔ بعض کہتے ہیں اگلا جملہ صرف سامنے کہا
ف۸: ساتھ ہی انہوں نے یوسفؑ سے یہ درخواست کی کہ اس کا باپ بہت بوڑھا ہے ہم بڑی مشکل سے اس کو منا کر اسے لائے ہیں اسکی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں

ف ۱: یوسفؑ نے جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اپنے قانون کے خلاف ہے ف ۲: یہاں چوری نہیں فرمایا بلکہ فرمایا جس کے سامان میں ہمارا پیالہ نکلا ہے ف ۳: جب یوسفؑ نے بنیامین کو بھیجنے سے انکار کیا اور ساتھ ہی اسے قانونی الفاظ قرار دیدیا تو پھر بھائیوں نے
آپس میں مشورہ کیا کہ دوسری بار ہم باپ کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے والے ہو رہے ہیں اب جا کر کیا منہ دکھائیں گے ف ۴: سب سے بڑے بھائی نے صاف صاف کہہ دیا میں تو بنیامین کے بغیر واپس گھر جاتا ہی نہیں ف ۵: یا میں مر جاؤں یا والد صاحب خود بلا بھیجیں
ف ۶: البتہ تم جا کر صحیح صورتحال بیان کر دو ف ۷: ہم نے تو اپنے بارے میں قسم کھائی تھی یہ تو علم نہیں تھا کہ بنیامین وہاں جا کر کیا کریگا۔ اگر ہم پر یقین نہیں ہے تو ہمارے قافلہ میں شامل کنعان کے دوسرے آدمیوں سے پوچھ لیں کہ یہ واقعہ ہوا ہے یا نہیں
ف ۸: اس سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ یعقوبؑ نے اپنی بصیرت کے مطابق فرمایا ہو کہ بنیامین نے چوری نہیں کی اور تم نے بجائے دلیل سے غلط ثابت کرنے کے جواباً الٹا تو ثبوت کر دی کہ اسکے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یہ بھی تمہاری بد نیتی اور عدم خلوص کی وجہ سے ہوا
ف ۹: فرمایا یوسفؑ کے معاملے میں بھی میں نے صبر کیا اب بھی صبر ہی کرونگا۔ ہو سکتا ہے اس صبر کا پھل مجھے اس صورت میں ملے کہ وہ دونوں سگے بھائی اور میرا وہاں رہ جانے والا بیٹا سب اکٹھے آجائیں اسلئے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ نبی کبھی مایوس نہیں ہوتا

كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾
پس رکھ لے ایک آدمی ہم میں سے اس کی جگہ بے شک دیکھتے ہیں ہم تجھے نیکی کرنے والا ف ۱

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ
کہا یوسفؑ نے اللہ کی پناہ ہم نہیں لیں گے مگر اسی کو جس سے پایا ہم نے سامان اپنا ف ۲

ع ۹ ۱۱ ۳ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ
ورنہ ہم ظالم ہو جائیں گے ف ۳ پس جب ناامید ہو گئے بنیامین کے حاصل کرنے سے علیحدگی میں بیٹھ گئے خفیہ باتیں کرنے کیلئے

قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ
کہا ان کے بڑے بھائی نے ف ۴ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے تم سے لیا تھا

مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ
پکا وعدہ اللہ کے نام پر اور اس سے پہلے بھی تم زیادتی کر چکے ہو یوسفؑ کے بارے میں پس میں ہرگز نہ

أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ
ہٹوں گا اس وطن سے یہاں تک کہ اجازت دے مجھے میرا باپ یا فیصلہ کر دے اللہ میرے بارے میں ف ۵ وہ

خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٠﴾ ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ
بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ف ۶ لوٹ جاؤ اپنے باپ کے پاس پس ان سے کہو اے ہمارے باپ!

ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا
تیرے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے قسم نہیں کھائی تھی مگر اس بات پر جو ہم جانتے تھے اور ہم

لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿٨١﴾ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا
غیب کو جاننے والے نہ تھے ف ۷ اور آپ پوچھ لیں اس بستی والے لوگوں سے جس میں ہم ٹھہرے تھے

وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ
اور اس قافلے سے پوچھ لیں جسکے ساتھ ہم واپس آئے ہیں اور بے شک ہم سچ کہتے ہیں کہا یعقوبؑ نے بلکہ

سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ
بنایا تمہارے لئے تمہارے دلوں نے اس بات کو ف ۸ پس صبر ہی بہتر ہے ف ۹ ہو سکتا ہے اللہ

۱: اس نئے صدمے سے یعقوبؑ کا یوسفؑ کی جدائی کا پرانا زخم بھی ہرا ہو گیا اور بے اختیار پکار اٹھے ۲: اس سے مراد ہے کہ آنکھیں بے رونق ہو گئیں ۳: آپ کی صدمے سے نڈھال یہ کیفیت دیکھ کر گھر والوں نے سمجھانے کی کوشش کی
۴: یہ سن کر یعقوبؑ نے اپنی جواب دیا کہ میں نے تم کو کچھ نہیں کہا میں تو اپنے اللہ سے باتیں کر رہا ہوں ۵: اپنے نورِ بصیرت کی بنیاد پر فرمایا کہ میں اب بھی پر امید ہوں کہ میری آزمائش اب ختم ہونے والی ہے جاؤ اور یوسفؑ کو تلاش کرو
۶: چنانچہ وہ پھر مصر روانہ ہو گئے۔ قحط بھی سخت ہو گیا تھا اب غلہ کیلئے رقم بھی نہ تھی حضرت یوسفؑ کے سامنے پیش ہو کر اپنی حالت زار پیش کی ۷: غلہ ختم ہو گیا ہے پونجی بھی نہ ہونے کے برابر ہے اگرچہ رقم تھوڑی ہے لیکن غلہ پورا دیدیں بلکہ ہو سکے تو کچھ
صدقہ کچھ زیادہ بھی دیدیں آپ بادشاہ ہیں ۸: یہ حالت دیکھ کر یوسفؑ نے معاملہ صاف کرنے کا فیصلہ کیا اور ان سے فرمایا

يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۸۳ وَتَوَلّٰى

لے آئے میرے پاس ان دونوں کو اکٹھا بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے بڑی تدبیر والا ہے اور ہٹ گئے

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ

گھر والوں سے ۱ اور یوں کہنے لگے ہائے افسوس! یوسفؑ کے گم ہونے پر اور سفید ہو گئیں آپکی آنکھیں ۲

الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝۸۴ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى

غم کرنے کی وجہ سے اور آپکا دم گھٹتا جارہا تھا ۳ گھر والے کہنے لگے اللہ کی قسم! تو نہ چھوڑیگا یوسفؑ کی یاد کو یہاں تک

تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝۸۵ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا

کہ ہو جائے گا گھلنے والا یا ہو جائیگا ہلاک ہونے والوں میں سے ۴ کہا یعقوبؑ نے میں کھولتا ہوں

بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۶

اپنی فریاد اور اپنا غم اللہ کے سامنے اور میں جانتا ہوں اللہ سے جو تم نہیں جانتے ۵

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا

اے میرے بیٹو! جاؤ اور تلاش کرو یوسفؑ کی اور اس کے بھائی کی اور نہ ہونا

تَايْـــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

نا امید اللہ کی رحمت سے بے شک نہیں نا امید ہوا کرتے اللہ کی رحمت سے

اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۷ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا

مگر کافر ہی ۶ پس جب داخل ہوئے یوسفؑ کے پاس کہنے لگے اے

الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ

بادشاہ! پہنچی ہے ہم کو اور ہمارے گھرانے کو سخت تکلیف ہم لائے ہیں تیرے پاس کھوٹی پونجی کو

فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي

پس ہمیں پورا دیں ناپ بھی اور صدقہ کریں ہم پر ۷ بے شک اللہ تعالیٰ ثواب دیتا ہے

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝۸۸ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ

صدقہ کرنے والوں کو ۸ کہا یوسفؑ نے کیا تمہیں یاد ہے وہ جو تم نے کیا تھا یوسفؑ کے ساتھ

سلہ:- تم یوسفؑ اور بنیامین سے اپنے ظالمانہ رویّہ کو یاد کرو۔ جب انہوں نے یہ سنا تو سوچ میں پڑ گئے کہ کہیں یہ ہمارا بھائی یوسفؑ ہی نہ ہو جو ہمارے اندرونی حالات سے آگاہ ہے غور سے یوسفؑ کو دیکھ کر گمان غالب ہو گیا ہوگا اسلئے حیرانی سے پوچھنے لگے
سلہ:- آگے یوسفؑ کے جواب سے ان کے نبوت کے بلند مقام کا پتہ چلتا ہے۔ کوئی غرور نہیں کیا بڑا عہدہ نہیں کہا بلکہ خدا کے احسان کو یاد کیا سلہ:- یہ دین کا خلاصہ ہے تقویٰ اور صبر اور ساتھ ہی اس کا اجر بھی بتادیا۔ یہ سن کر بھائیوں نے اعتراف جرم کر لیا
اور معافی مانگنے لگے یوسفؑ نے ان کی پریشانی اور فکر کو محسوس کیا تو فوراً تسلی دی سلہ:- میں اللہ کا نبی ہوں تم سے انتقام نہیں لونگا بلکہ اللہ سے تمہاری بخشش کی دعا کرتا ہوں سلہ:- آگے فرمایا پہلے ایک میری جھوٹی قمیص لے گئے تھے خون آلود کر کے
اب میری صحیح قمیص لے جاؤ اور میرے صابر نبی باپ کے چہرے پر ڈالو اللہ انہیں بالکل صحیح کر دیں گے پھر سارا خاندان یہاں آجاؤ اور مصر کے بادشاہ بن جاؤ۔ تم نے مجھے غلام بنوایا میں تمہیں بادشاہ بنواتا ہوں۔ یہ چیز بنیاد بنی مصر میں
بنی اسرائیل کی حکومت کی اور یہ سوال کا جواب ہے جو کافروں نے حضورؐ سے کیا تھا کہ شام سے بنی اسرائیل کیسے مصر پہنچے اور حکومت کی۔ سلہ:- آگے اب صبر کے ثمر یہ انعامات کا ذکر ہے سلہ:- ادھر حضرت یعقوبؑ کے امتحان و آزمائش کی بھی تکمیل ہوگئی تھی

وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ

اور اسکے سگے بھائی کے ساتھ جب تم نادان تھے ۱ کہنے لگے کیا تو یوسفؑ ہے؟ ۲

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ

کہا آپ نے میں یوسفؑ ہوں اور یہ بنیامین میرا بھائی ہے بے شک بڑا احسان کیا ہے اللہ نے ہم پر بیشک جو کوئی اللہ سے

يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا

ڈرے گا اور صبر کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا ۳ کہا بھائیوں نے

تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ

اللہ کی قسم تجھے غالب کردیا اللہ نے ہم پر بے شک ہم خطاکار تھے ۴ کہا یوسفؑ نے

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

آج کوئی مؤاخذہ نہیں ہے تم پر ۵ بخشش دے اللہ تمہیں اور وہ سب سے بہتر رحم کرنیوالا ہے ۶

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ

اب لے جاؤ یہ میرا کرتہ اور ڈال دو میرے باپ کے چہرے پر کہ ہو جائے

بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ

بینا اور لے آؤ میرے پاس اپنے سارے گھرانے کو ۷ اور جب جدا ہوا

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ

قافلہ مصر سے کہا ان کے باپ نے بے شک میں پاتا ہوں بو یوسفؑ کی ۸ اگر تم مجھے

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

دیوانہ نہ بناؤ ۹ گھر والوں نے کہا اللہ کی قسم آپ پہلی غلطی میں ہیں

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ

پس جب آ پہنچا خوشخبری دینے والا ڈال دیا وہ کرتہ آپکے چہرے پر تو آپکی نظر دوبارہ لوٹ آئی ۱۰

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

کہا یعقوبؑ نے کیا میں نے تمہیں پہلے نہیں کہا تھا کہ میں جانتا ہوں اللہ سے وہ باتیں جو تم نہیں جانتے ۱۱

ادھر سے یوسفؑ کی قمیص ادھر انہیں خوشبو محسوس ہوگئی اور اس کا اظہار بھی کر دیا
سلہ:- ظاہر ہے کہ ایسی انہونی ناقابل یقین بات سن کر گھر والوں نے یہی سمجھنا تھا۔
اسلئے یہی فرمادیا۔ گھر والوں نے بھی توقع کے مطابق جواب دیا کہ چھوڑو یہ قصہ۔
سلہ:- اس سے مراد نظر کی کمزوری کا دور ہونا ہے اندھے پن کا ختم ہونا نہیں
اسلئے کہ کوئی نبی ایسا عیب دار نہیں ہوتا۔ اندھا ہو جانے کا نظریہ غلط ہے
سلہ:- فرمایا میں تو ہمیشہ سے تو یہی کہتا رہا ہوں کہ یوسفؑ ملے گا اسے ڈھونڈو

۱ ۔ یہ بتلانا کہ مسلمان اللہ کے فیصلوں پر راضی رہے تکلیفوں پر صبر کرے نعمتوں پر شکر کرے تقویٰ اختیار کرے اور ہر حال میں اپنی آخرت کی فکر کرے ۔ آگے حضور اکرم ﷺ کو خطاب فرما کر آپکی صداقت بیان فرمائی کہ یہ قصہ کی اطلاع
آپکی نبوت کی دلیل ہے ۲ ۔ یہ صحیح واقعہ کافروں کے سوال کے جواب میں سنا کر حضور ﷺ سمجھے ہونگے کہ اب سارے کافر ایمان لے آئینگے اسلئے آگے فرمایا ۳ ۔ آپ اپنی طرف سے کوشش کرتے رہیں آپکی صداقت دن بدن نکھر رہی ہے
۴ ۔ آگے فرمایا یہ سارا قصہ اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی اور طاقت ہے جو اس سارے نظام کو چلا رہی ہے اور اس کے علاوہ بھی عقل مندوں کیلئے کائنات میں سمجھنے کیلئے بہت نشانیاں ہیں ۵ ۔ نشانیاں دیکھ کر بھی منکرین غور نہیں کرتے
۶ ۔ کچھ تو خدا کو مانتے ہی نہیں جو مانتے ہیں وہ شرک بھی ملا لیتے ہیں خالص توحید کو نہیں مانتے ۔ آگے فرمایا کیا ان لوگوں کو عذاب کا یا قیامت کا کوئی ڈر نہیں ہے ۷ ۔ آگے حضور ﷺ کو فرمایا آپ اپنی دعوت کا خلاصہ بیان فرما دیں
۸ ۔ یہ سارے دین کا خلاصہ ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہیں ۹ ۔ اب حضور ﷺ کو تسلی دی کہ آپ سے پہلے بہت رسول آئے ۔ قوموں نے بڑی لعنت کی تکلیفیں دیں لیکن بالآخر نبی کامیاب ہوئے مخالف ناکام اسلئے آپ بھی کامیاب ہی ہونگے ۔

یہاں بھی قبلک فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا ہر دعوی جھوٹا ہوگا
۱۰ ۔ وضاحت فرما دی کہ کوئی عورت نبی نہیں بن سکتی یہاں مساوات نہیں ہے
رجالًا سے یہ بھی اشارہ فرمایا کہ کامل مرد نبی ہوتا ہے معذور نہیں
۱۱ ۔ مکہ سے شام تک راستے میں کتنے ہی کھنڈرات ہیں تباہ شدہ قوموں کے
کیا یہ مکہ والے انہیں دیکھ کر عبرت حاصل نہیں کرتے کہ انکا انجام کیا ہوا ۔

بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ

نیک بختوں کے ساتھ ۱ یہ کچھ غیب کی باتیں ہیں جن کی وحی کرتے ہیں ہم آپکی طرف

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾

اور آپ نہ تھے ان کے پاس جب انہوں نے سوچی تھی اپنی بات اور وہ ایک تدبیر کر رہے تھے ۲

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ

اور نہیں ہیں بہت سے لوگ ایمان لانے والے اگرچہ آپ بڑی لالچ بھی کریں ۳ حالانکہ آپ نہیں مانگتے ان سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي

اس تبلیغ پر کوئی بھی مزدوری یہ قرآن تو سراپا نصیحت ہے تمام جہان والوں کیلئے ۴ اور کتنی ہی نشانیاں ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾

آسمانوں میں اور زمین میں جن پر یہ گذر جاتے ہیں اور ان سے منہ موڑ لیتے ہیں ۵

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ

اور ایمان نہیں لاتے ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر مگر وہ اس کے ساتھ اوروں کو بھی شریک ٹھہرا لیتے ہیں ۶ کیا یہ بے فکر ہو گئے ہیں

تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

اس بات سے کہ آجائے ان پر کوئی بے ہوش کر دینے والی چیز اللہ کے عذاب سے یا آجائے ان پر قیامت کی گھڑی انکی بے خبری میں

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي

اور یہ سمجھ بھی نہ سکیں ۷ آپ فرما دیجئے میرا یہ راستہ ہے جس پر میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف ۸

بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾

پوری سمجھ بوجھ پر ہوں میں بھی اور وہ لوگ بھی جو میری پیروی کر رہے ہیں اور اللہ پاک ہے (تمام عیبوں اور شریکوں سے) اور نہیں ہوں میں ان لوگوں میں سے جو شریک ٹھہراتے ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ

اور نہیں بھیجا ہم نے پیغمبر آپ سے پہلے ۹ مگر مردوں ہی کو ۱۰ وحی کی ہم نے انکی طرف وہ رہنے والے تھے بڑی بستیوں کے

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

کیا یہ چلے پھرے نہیں ہیں زمین میں ۱۱ تاکہ دیکھ لیں کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا

ع ۱۱

وقف النبی علیہ السلام

١: اُن سب نے یعقوبؑ کے سامنے بھی اعتراف جرم کر کے معافی مانگی اور انہوں نے بھی بطورِ نبی یوسفؑ والا جواب ہی دیا۔ یہی توسّل بالانبیاء والاولیاء ہے۔ دعا کرانا ثابت ہے۔ مانگنے والی زبان کا اور مانگنے والے کے مقام کا اثر اسکے مطابق ہوتا ہے

٢: یوسفؑ کے بلاوے کا پیغام سن کر سارا خاندان مصر روانہ ہو گیا اور وہاں پہنچ کر جو واقعہ ہوا اب اس کا ذکر ہے ٣: یوسفؑ کو اطلاع ملی تو استقبال کیلئے شہر سے باہر آئے خوش آمدید کہا ہے۔ شہر میں داخل ہو کر والدین کو اپنے ساتھ تختِ شاہی پر بٹھایا اور اُس شریعت کے مطابق سب بھائیوں نے اپنی سجدۂ تعظیمی کیا ہے۔ اس منظر کو دیکھ کر یوسفؑ نے اپنے والد صاحب کو بچپن والا خواب یاد کرایا کہ کئی سال بعد آج اسکی عملی تعبیر سامنے ہے۔ یہ نبی کا خواب تھا جو سچا ہوتا ہے

٤: آگے پھر شکوہ نہیں کیا کہ میرے بھائیوں نے ظلم کیا ہے بلکہ فرمایا یہ شیطان کی کارستانی تھی ہے۔ پہلے بھی اللہ کا احسان کو یاد کیا اب دعا کی اور اسمیں بھی اللہ کے انعامات کا ذکر کر کے آخرت کی بہتری کی طلب کی جو اصل جہان ہے

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾

کہنے لگے اے ہمارے باپ! بخشوا دے ہمارے لئے ہمارے گناہوں کو بے شک ہم ہی خطاکار ہیں ١

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾

کہا اپنے میں بخشش مانگوں گا تمہارے لئے اپنے رب سے بے شک وہ رب ہی بخشنے والا مہربان ہے ٢

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا

پس جب وہ پہنچے یوسفؑ کے پاس ٣ جگہ دی انہوںؑ نے اپنے پاس اپنے ماں باپ کو اور کہا داخل ہو جاؤ

مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

مصر میں اگر اللہ نے چاہا بے فکری کے ساتھ ہے اور انہوںؑ نے بٹھایا اپنے ماں باپ کو اپنے تخت پر

وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن

اور سارے بھائی گر گئے انکے سامنے سجدہ کرتے ہوئے اور کہا یوسفؑ نے اے میرے باپ! یہ تعبیر ہے میری اس خواب کی جو میں نے

قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي

پہلے دیکھی تھی اس خواب کو میرے رب نے سچا کر دکھایا ہے اور اللہ نے بڑا احسان کیا مجھ پر جب نکالا مجھے

مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ

جیل خانے سے اور لایا تم کو دیہاتی زندگی سے اس کے بعد کہ جھگڑا ڈال دیا تھا

الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ

شیطان نے میرے درمیان اور میرے بھائیوں کے درمیان بے شک میرا رب لطف و کرم کرنے والا ہے جس پر بھی چاہے

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَ

بے شک وہ سب کچھ جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے اے میرے پالنے والے! بے شک تو نے دیا مجھے ملک کا ایک حصہ اور

عَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

سکھائی مجھے تعبیر خوابوں کی اے پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور زمین کے

أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي

تو ہی میرا مددگار ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی اٹھانا مجھے دنیا سے اپنی تابعداری کے ساتھ اور مجھے ملا دے

ف ۱ :۔ فرمایا یہ تو اصول ہے کہ جو جوانی سمجھا لیتا ہے بڑھاپے میں آرام پاتا ہے۔ یہ سوچ لیں جو دنیا پرہیزگاری سے گذار رہے ہیں ان کا یہاں بھی انجام اچھا ہوگا قیامت میں بھی اچھی ہوگی جو ہمیشہ کی زندگی ہے۔ اس کی فکر کریں ایمان لائیں اور نیک کام

ف ۲ :۔ پہلے انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے آگے فرمایا کہ قوموں کی مسلسل نافرمانی کا رویہ دیکھ کر وہ بھی بددل ہوتے رہے لیکن پھر ان کیلئے میری مدد آتی رہی وہ اور ان کے سچے پیروکار کامیاب ہوتے رہے اور مجرم عذاب کا شکار ہوتے رہے

ف ۳ :۔ آگے کافروں سے فرمایا کہ تم ان سچے واقعات سے عبرت حاصل کرو ف ۴ :۔ یہ من گھڑت باتیں نہیں ہیں بلکہ تاریخ بھی گواہ ہے پہلی آسمانی کتابیں بھی گواہ ہیں جن کی قرآن تصدیق کرتا ہے ف ۵ :۔ آگے فرمایا پہلی کتابوں میں احکام

تھا اس میں اب ہر چیز کی تفصیل موجود ہے اسلئے کہ یہ اب آخری کتاب ہدایت ہے ف ۶ :۔ ہدایت کے ساتھ یہ قرآن رحمت ہے لیکن رحمت مومنوں کے لئے ہے جو اس پر ایمان لا کر اس کے احکام پر عمل کریں گے۔

مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

جو ان سے پہلے تھے اور یاد رکھو آخرت کا گھر بہتر ہے ان لوگوں کیلئے جو پرہیزگار رہے [1] کیا تم میں عقل نہیں ہے [2]

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ

یہاں تک کہ جب ناامید ہوگئے اللہ کے رسول قوموں کے ایمان لانے سے اور قوموں نے یہ سمجھ لیا کہ پیغمبروں کے ساتھ اللہ نے جھوٹا وعدہ کیا تھا تو آپہنچی

نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّىَ مَنْ نَّشَآءُ ۗ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

پیغمبروں کے پاس ہماری مدد پھر نجات دی گئی ان کو جن کو ہم نے چاہا اور پھیرا نہیں جاتا ہمارا عذاب نافرمان قوم سے [3]

لَقَدْ كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ

بے شک پہلی قوموں کے قصوں میں نصیحت ہے عقل والوں کے لئے یہ قرآن ایسی

حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

بات نہیں ہے جو اپنی طرف سے گھڑی گئی ہو [4] لیکن یہ قرآن سچا بتاتا ہے ان کتابوں کو جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں [5] اور

تَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲ ۷ ۶

یہ تفصیل ہے ہر ضروری چیز کے لئے اور یہ قرآن ہدایت ہے اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو اس پر یقین رکھنے والے ہیں [6]

۱۳ سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ ۹۶

سورۃ رعد مکی ہے اور اس میں ۴۳ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے [7]

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۗ وَالَّذِىْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

یہ آیتیں ہیں اللہ کی کتاب کی وہ کتاب جو اتاری گئی آپکی طرف آپکے رب سے وہ بالکل حق ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ

لیکن بہت لوگ یقین نہیں رکھتے [8] اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو بلا ستون کے

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۗ

جن کو تم دیکھ رہے ہو پھر وہ متوجہ ہوا عرش مجید پر اور کام میں لگا دیا سورج کو اور چاند کو [9]

ف ۷ :۔ سورۃ الرعد مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور پر۔ اس میں آگے آرہا ہے یسبح الرعد بحمدہ "رعد" فرشتہ ہے جو بارشوں پر مقرر ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس سورۃ کا نام "الرعد" رکھا ہے۔ اس زمانے میں ستاروں کو پوجنے والے رعد فرشتے کی عبادت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ تو میری عبادت کرتا ہے تم اسکی عبادت کرتے ہو یہ تو حماقت ہے۔ سورۃ یوسف کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید ہدایت اور رحمت ہے مگر ان لوگوں کیلئے جو یقین والے لوگ ہیں اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ اس کے آفاقی دلائل بیان فرما رہے ہیں کہ اگر انسان عقل سے کام لے تو سمجھ سکتا ہے

ف ۸ :۔ یعنی اکثریت بے یقین لوگوں کی ہے حالانکہ اگر دیکھیں تو

ف ۹ :۔ تم سورج کو، چاند کو، آسمانوں کو دیکھتے ہو جو بغیر ستون کے ہے ان کو بنانے والی کتنی بڑی ذات ہے۔

ف۱ :- یہ ایک نظام ہے جس میں بندے کا کوئی دخل نہیں کہ چاند اور سورج کو آگے پیچھے کر دے ف۲ :- خدا کو منہ دکھانا ہے۔ سوچ کر کیسے منہ دکھاؤ گے ف۳ :- پہلے اوپر کی چیزوں کا ذکر فرمایا اگر کوئی کہے
کہ کون اوپر سر اٹھا کر دیکھے تو فرمایا اچھا۔ نیچے دیکھو یہ پہاڑ اور دریا کس نے بنائے ہیں۔ یہ بھی نہیں دیکھتے تو اور بتاتا ہوں ف۴ :- ہر پھل میں نر مادہ ہے اب تو سائنسدان اور زراعت والے بھی
مانتے ہیں ف۵ :- اچھا پہلے دن ہوتا ہے کہ رات آجاتی ہے فرمایا یہ تم لاتے ہو یا میں ف۶ :- ان چیزوں سے آخرت کی سمجھ آسکتی ہے۔ آگے فرمایا اس سے بھی نہیں سمجھتے ہو تو اور دیکھ لو
ف۷ :- ایک ہی زمین سے (اور ایک ہی پانی) بالکل ساتھ ساتھ مختلف قسم کے پھل اور فصلیں اُگتی ہیں۔ اگر تو عقل سے کام لے تو یہاں بھی سمجھ پا سکتا ہے ف۸ :- اللہ تعالیٰ نے یہاں بات مکمل فرمائی کہ دیکھو یہ باتیں عجیب تو نہیں یہ تو دلیل
کی باتیں ہیں اس سے بڑی عجیب بات کیا ہوگی کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد پھر پیدا ہوں گے۔ بیج مرنے کے بعد مٹی کے اندر سے پیدا ہوتا ہے تو انسان جو پہلے صرف پانی کی بوند سے پیدا ہوا تھا اب تو مٹی
کا ڈھیر ہے۔ فرمایا میں پھر بنا پیدا کروں گا انکار نہ کرو
ف۹ :- فرمایا پالتا میں ہوں میرا انکار کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے
ف۱۰ :- قیامت کے دن ان کے گلے میں زنجیر ڈال کر کھینچیں گے کہ یہ میرا منکر جا رہا ہے۔ دیکھو۔
ف۱۱ :- معلوم ہوا کہ موت کے بعد کی زندگی کا منکر کافر ہے اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔
ف۱۲ :- یہ نڈر ہیں کہتے ہیں کہ آئے عذاب ہم دیکھ لیں گے۔ فرمایا بیوقوفو! برائی نہ مانگو کوئی اچھی چیز مانگو

كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
یہ سارے کے سارے چل رہے ہیں ایک وقت مقرر تک کیلئے ف۱ انتظام کرتا ہے سب کاموں کا کھول کر بیان کرتا ہے اپنی آیتیں تاکہ تم

بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا
اپنے پالنے والے کی ملاقات پر یقین رکھو ف۲ اور وہی اللہ نے پھیلایا زمین کو رکھ دیئے اس میں

رَوَاسِىَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
پہاڑ اور دریا ف۳ ہر قسم کے پھلوں سے اللہ نے رکھ دیئے ان میں دو جوڑے ف۴

يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ
ڈھانپ دیتا ہے رات کو دن پر ف۵ بے شک اس میں بھی بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرنے والے ہیں ف۶ اور

فِى الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ
زمین میں ٹکڑے ہیں آپس میں ملے ہوئے اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں

صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا
ملے جلے والے اور نہ ملے جلے والے جن کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور بزرگی دی ہم نے بعض کو

عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴
بعض پر اس کی لذت میں بے شک اس میں بھی بڑی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے ف۷

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ
اگر آپ کو تعجب ہو ان کے ایمان نہ لانے پر بس بڑا عجیب ہے ف۸ ان کا یہ کہنا جب ہم مٹی ہو جائیں گے کیا ہمیں نئی پیدائش میں پیدا

جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ
کیا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو منکر ہوئے اپنے پالنے والے کے ف۹ اور یہی وہ لوگ ہیں طوق ڈال دیئے جائیں گے

اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵
ان کی گردنوں میں ف۱۰ اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوزخ والے ہیں اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ف۱۱

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ
اور یہ آپ سے جلدی مانگتے ہیں اپنے حق میں برائی کو بہتری مانگنے سے پہلے ف۱۲ اور بے شک گزر چکی ہیں

ف۱ :- کیا پہلی امتیں تباہ نہیں ہوئیں۔ فرمایا میں تمہارا رب ہوں تم مجھے بھول گئے ہو میرے بندے ہو ف۲ :- بہت دیر تک مہلت دیتا ہوں مگر جب پکڑوں پھر مجھ سے کوئی نہیں چھڑا سکتا
ف۳ :- یہ ساری باتیں ہو گئیں پھر بھی کہتے ہیں کوئی اور چیز بتاؤ ف۴ :- کہتے ہیں مکہ میں سونے کے پہاڑ بن جائیں، باغات ہوں، محل ہوں۔ جنت کا وعدہ کرتے ہو یہاں کیوں نہیں ہو سکتے۔ فرمایا میرے حبیب آپ
کا کام میری بات پہنچانا ہے ف۵ :- یہ دلیل ہے ختم نبوت کی کہ آپ ہر قوم کے لئے ہادی ہیں۔ آگے اللہ تعالیٰ کچھ اور نشانیاں بیان فرما کر انسانوں کو فرماتے ہیں کہ اگر اللہ چاہے تو تم پر عذاب بھیج سکتا ہے اسے
کوئی رد کرنے والا نہیں اسلئے تم اللہ کی اطاعت کرو اس کا حکم مانو ف۶ :- اللہ کے بغیر کوئی نہیں جانتا کہ لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی اور کب پیدا ہوگا۔ وہ سعادت مند ہوگا یا بد بخت۔ پیدا ہو کر وہ کب تک جیئے گا۔ فرمایا
ہر چیز کا اندازہ میرے پاس ہے اور کسی کے پاس نہیں
ف۷ :- فرمایا خدا سے بڑا کوئی نہیں۔
ف۸ :- روشنی ہو یا اندھیرا خدا کو سب پتہ ہے۔ نیتوں کو بھی جانتا ہے
ف۹ :- فرمایا میرے فرشتے تیرے نگہبان ہیں۔ کم از کم ۳۶۵ فرشتے مقرر ہیں
ہر جوڑ پر ایک فرشتہ۔ فرمایا میں نے یہ انتظام کر رکھا ہے میرا
حکم مانو ورنہ
ف۱۰ :- بندے کی نیت بدل جائے تو خدا کا فیصلہ بھی بدل جاتا ہے
ف۱۱ :- خدا عذاب کا فیصلہ کرے تو دنیا کی کوئی طاقت مدد نہیں کر سکتی

قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى
ان سے پہلے بھی امتوں کی حالتیں ف۱ اور بے شک تیرا رب بخشش والا ہے لوگوں کے لئے
ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑥ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
ان کی نافرمانی پر بھی ف۲ اور بے شک تیرا رب سخت مار دینے والا ہے ف۳ اور یہ کافر کہتے ہیں
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
کیوں نہیں اتاری گئی اس نبی پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے ف۴ بے شک آپ ڈر سنانے والے ہیں اور
لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ⑦ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
ہر قوم کے لئے ہدایت دینے والے ہیں ف۵ اللہ ہی جانتا ہے وہ چیز جو اٹھاتی ہے ہر مادہ اور وہ بھی جو سکڑتے ہیں
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ⑧ عٰلِمُ الْغَيْبِ
رحم اور وہ بھی جو بڑھ جاتے ہیں اور ہر چیز اللہ کے ہاں ایک اندازے پر ہے ف۶ وہی جاننے والا ہے چھپی باتوں کو
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ⑨ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ
اور کھلی باتوں کو بہت بڑا اور سب سے بلند ہے ف۷ (اللہ کے سامنے) وہ سب برابر ہیں تم میں سے جو بات چپکے کریں یا
مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ⑩
بات زور دے کر کہیں اور وہ لوگ جو چھپتے ہیں رات کی تاریکی میں اور وہ بھی جو چلتے ہیں دن کی روشنی میں ف۸
لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
(اللہ کی طرف سے) بندے کیلئے پیچھا کرنے والے (مقرر کئے گئے ہیں) آگے سے اور پیچھے سے جو حفاظت کرتے ہیں اس بندے کی
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
اللہ کے حکم سے ف۹ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا اس نعمت کو جو کسی قوم کو دی ہو یہاں تک کہ وہ بدل دیں اس چیز کو
بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
جو ان کے دلوں میں ہیں ف۱۰ جب اللہ چاہتا ہے کسی قوم پر اپنا عذاب بھیجنا پس کوئی نہیں ہٹا سکتا اللہ کے عذاب کو اور کوئی نہیں
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑪ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا
ہوتا ان کیلئے اللہ کے سوا انکی مدد کرنے والا ف۱۱ اللہ ہی وہ ذات ہے جو تم کو دکھاتا ہے بجلی کی چمک ڈرانے کیلئے اور بارش کی امید دلانے

سلہ :- پھر مثالیں دی جا رہی ہیں کہ بادلوں کے لانے میں بھی بڑی حکمتیں ہیں سلہ۲ :- آسمانی بجلی گری باغ جل گیا، بندہ رہ گیا تو فرمایا ایسے خدا کا مقابلہ نہ کرو سلہ۳ :- آگے اللہ تعالیٰ نے مثال دی ہے کہ ان کی مثال
اس پیاسے آدمی کی طرح ہے جس کے سامنے کنواں ہو جس میں پانی ہو لیکن کوئی چرخی، ڈول نہ ہو تو وہ ہر حیلہ کرتا ہے لیکن پانی تک پہنچ نہیں سکتا۔ جانتا ہے کہ پہنچنا مشکل ہے لیکن پیچھے نہیں ہٹتا کوشش کرتا رہتا ہے
فرمایا یہ دنیا کی پیاس ہے میں اسی طرح پیاسے چلے جائیں گے سلہ۴ :- اگر کافر خدا سے دعا مانگیں تو وہ نہیں منی جاتی اور نہ ہی کافر کے حق میں کی جانے والی دعا منی جاتی ہے سلہ۵ :- فرمایا میں خود کو منوا لیتا ہوں۔
ذرا تکلیف پہنچے تو خدا یاد آ جاتا ہے۔ خوشی سے پکاریں تاکہ تکلیفیں آئیں ہی نہیں سلہ۶ :- فرمایا تیرا سایہ دلیل ہے کہ تو زوال پذیر ہے۔ تیرے سائے کو میں نے جھکایا ہے تو بھی جھک جا پھر دیکھ میں کتنی مہربانی کرتا ہوں
آگے اللہ تعالیٰ دو دلیل بیان فرما کر پھر اپنی وحدت کی مثال دیتے ہیں سلہ۷ :- جو مثالیں پیچھے گزری ہیں بارش برسانا، بادل لانا، سورج، چاند۔ کوئی ہے جو یہ کام کر دے۔ کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

سلہ۸ :- جو اپنی ذات کا فائدہ نہیں کر سکتا تمہاری کیا مدد کرے گا
سلہ۹ :- ایمان والا روشنی پر ہے مشرک اور کافر اندھیرے پر ہے
ایمان والے کو خدا نے آنکھ دی ہے بے ایمان اندھا ہے

وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
اور وہی اللہ اٹھا کر لاتا ہے بھاری بھاری بادلوں کو سلہ اور تسبیح پڑھتا ہے رعد فرشتہ اللہ کی تعریفوں کیساتھ اور سارے فرشتے
مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ
اس کے خوف سے اور اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے جلد پڑنے والی بجلیاں اور پہنچا دیتا ہے وہ آگ جس پر بھی
يَشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللّٰهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ﴿١٣﴾
چاہتا ہے سلہ۲ اور یہ کافر جھگڑا کرتے ہیں اللہ کے بارے میں حالانکہ وہ اللہ بڑی طاقت کا مالک ہے
لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ
اسی کی طرف سے حق کی پکار ہے سلہ۳ اور وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر وہ نہیں پہنچ سکتے
لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ
انکی پکار کو کچھ بھی مگر اس آدمی کی طرح جو پھیلائے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف تاکہ پہنچا دے اس پانی تک اپنے منہ کو حالانکہ وہ
بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ
نہیں پہنچا سکتا اور نہیں پکار کافروں کی مگر گم جانے میں سلہ۴ اور اللہ ہی کیلئے سجدہ کرتے ہیں
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ
وہ سارے کے سارے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں کوئی دل کی خوشی سے اور کوئی مجبوری سے سلہ۵ اور سائے ان لوگوں کے صبح بھی (سجدہ کرتے ہیں)
وَالْآصَالِ ﴿١٥﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ
اور شام کو سلہ۶ آپ ان سے پوچھئے کون ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا سلہ۷ آپ فرما دیجئے وہ اللہ ہی ہے آپ فرما دیجئے
أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا
کہ تم نے کیوں بنا لئے اللہ کو چھوڑ کر ایسے مددگار جو مالک نہیں اپنی ذات کیلئے بھی کسی فائدے کے سلہ۸
وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ
اور نہ کسی نقصان کے مالک آپ ان سے فرما دیجئے کیا برابر ہو سکتا ہے اندھا اور دیکھنے والا کیا
تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا
برابر ہو سکتے ہیں اندھیرے اور روشنی سلہ۹ کیا بنا لئے انہوں نے اللہ کے ساتھ ایسے شریک جنہوں نے بنایا ہو کچھ

السجدة

سا:۔ اگر کوئی شریک بنا سکتے ہو تو ایسا بناؤ جو ایسی چیزیں پیدا کر سکے۔ اگر وہ نہیں بنا سکتے تو پھر جانو کہ اللہ ایک ہے سر۲:۔ قہر کا معنی غصہ نہیں بلکہ قہار کا مطلب ہے کہ جو چاہے کرے دوسرا چاہے یا نہ چاہے
اللہ مُردوں پر دوں کی روح نکال لیتا ہے تو کیا وہ چاہتے ہیں۔ اتنی کمی چیزوں کو بھی اگر انسان نہیں سمجھتا تو اس کی اللہ تعالیٰ آگے مثال دیتے ہیں سر۳:۔ سیلاب میں پانی کے اوپر جھاگ ہوتی ہے اسی طرح سونے چاندی
کو جب صراف کٹھالی میں گرم کرتا ہے تو اسکی کھوٹ جھاگ بن کر اوپر آجاتی ہے۔ یہ جھاگ خشک ہو جاتی ہے اصل پانی زمین چوس لیتی ہے اور اصل سونا نیچے رہ جاتا ہے فرمایا یہی مثال حق کی ہے
سی:۔ جس طرح مفید پانی زمین چوس لیتی ہے اُس سے فائدہ ہوتا ہے اسی طرح حق یعنی رحمت کی بارش قبول کرنے والا بھی شاداب رہتا ہے اور جو نہیں قبول کرتا وہ برباد ہو جاتا ہے۔ صحابہ کامیاب ہوگئے اور کافر ناکام

كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

جیسے اللہ نے بنایا ہے پھر تو ان پر متشابہ ہو سکتی ہے اللہ کی مخلوق سرا فرما دیجئے اللہ ہی بنانیوالا ہے ہر چیز کا

وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ⑯ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ

وہ اللہ ایک ہی ہے اور جو چاہے اسکو کرنے پر پورا قادر ہے سر۲ اُسی اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس بہنے لگے

اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۭ وَمِمَّا

سارے نالے اور دریا اپنے اندازے کے مطابق پس اٹھا کر لیا وہ سیلاب اس جھاگ کو جو پانی پر تیرتی ہے اور اس چیز

يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاۗءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ

کو بھی لوہا جسکو جلاتے ہیں وہ آگ میں کبھی زیور کے بنانے کیلئے یا سامان بنانے کیلئے اسی طرح کی جھاگ

مِّثْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ڛ فَاَمَّا

پیدا ہوتی ہے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ مثال حق کی اور باطل کی وہ جو

الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاۗءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ

جھاگ ہوتی ہے وہ خود بخود خشک ہو جاتی ہے سر۳ اور وہ پانی جو فائدہ دیتا ہے لوگوں کو

فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ⑰ۭ

پس وہ ٹھہر جاتا ہے زمین میں سر۴ اسی طرح اللہ تعالیٰ مثالیں بیان کرتا ہے

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ړ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ

ان لوگوں کیلئے جنہوں نے بات مان لی اپنے پالنے والے کی بہتری ہی بہتری ہے سر۵ اور وہ لوگ جنہوں نے بات نہ مانی اپنے پالنے والے کی اگر ثابت

وقف النبی علیہ السلام

لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

ہے دن ہو ان کیلئے وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اور اس جتنا اور بھی اسکے ساتھ وہ دیکر عذاب سے بچنے کی کوشش کریں گے سر۶ ایسے منکروں کیلئے

سُوْۗءُ الْحِسَابِ ڏ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑱ۧ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ

ع ۲ / ۱۱ / ۸

بہت برا حساب ہوگا ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے سر۷ بھلا وہ آدمی جو جانتا ہو

اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا

وہ بات جو نازل کی گئی آپکی طرف آپکے رب کے ہاں سے وہ بات حق ہے کیا اس آدمی کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے سر۸ بیشک نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو

سر۵:۔ فرمایا جنہوں نے اپنے پالنے والے کی بات مانی ان کے فائدے ہی فائدے ہیں
سر۶:۔ جس طرح دنیا میں مجرم مال دے کر جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے
اگر وہ وہاں تو وہ مال کا مالک نہیں ہوگا لیکن مثال دے کر سمجھایا گیا کہ
وہ (سارا مال) دیکر جان چھڑانا چاہے گا لیکن جان نہیں بچے گی عذاب ہوگا۔
سر۷:۔ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بارش کی مثال دے کر سمجھایا کہ
کچھ لوگ حق کی بات سن کر قبول کر لیتے ہیں اور کچھ نہ سنتے ہیں نہ
قبول کرتے ہیں۔ اگلی آیات میں ان کی تشریح بیان فرمائی اور
نشانیاں بتائیں پھر ان کا انجام بھی ارشاد فرمایا
سر۸:۔ فرمایا قرآن کو حق سمجھنے والا اور منکر جو اندھا ہے یہ
دونوں برابر نہیں ہیں۔ آگے حق سمجھنے والے کی نشانی بتائی

سے۱ :۔ جب کسی کو بات سمجھائی جائے تو عقل والا سوچتا ہے کہ اس میں میرا فائدہ ہے۔ اور عقل والے کون ہیں سے۲ :۔ جو اللہ پر ایمان لاکر پھر اس کے حکم مانتے ہیں۔ ایمان لاکر جو وعدہ کیا اس کو پورا کرتے ہیں
یہ تو اللہ کا حق ہے اور سے۳ :۔ ماں باپ، بہن بھائی، رشتہ دار، اہل محلہ کا حق بھی پورا کرتے ہیں اور کیوں سے۴ :۔ خدا کو منہ دکھانا ہے وہاں کیا جواب دیں گے۔ اب یہ ساری باتیں آسان تو نہیں
دین پر عمل اور انسانوں کے حقوق پورے کرنا اس پر تکلیفیں اٹھانا پڑتی ہیں اسلئے فرمایا سے۵ :۔ فرمایا صبر کرنا پڑتا ہے اور وہ اسلئے صبر کرتے ہیں کہ خدا خوش ہو جائے سے۶ :۔ سب گھر والے نماز پڑھتے ہیں
سے۷ :۔ مال تو خدا نے دیا ہے وہ اس کی راہ میں دیتے ہیں کھلے بھی اور چھپے بھی سے۸ :۔ جو برا کرے اس سے نیکی کرے سے۹ :۔ انہوں نے بات سنی ہے اور قبول کیا ہے تو یہ قیامت میں کامیاب ہی کامیاب ہیں
سے۱۵ :۔ وطن سارا خاندان اکٹھا ہو جائے گا سے۱۱ :۔ جنت کے آٹھوں دروازوں سے فرشتے سلام کریں گے۔ یہ تو ماننے والوں کے انجام کا ذکر ہے اور جنہوں نے نہیں مانا ان کا انجام کیا ہوگا

سے۱۲ :۔ جو اللہ کے حکم نہیں مانتے۔ رشتہ داروں سے جھگڑتے ہیں
اس سے فساد پیدا ہوتا ہے اور پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے
سے۱۳ :۔ کوئی بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ بدامنی اور پریشانی پیدا ہوتی ہے
اور اس کی بنیادی وجہ مال کی اور دنیا کی محبت ہے حالانکہ
سے۱۴ :۔ یہ دنیا کی زینت دیکھتے ہیں حالانکہ یہ تو ختم ہونے والی ہے
آج ہم کل کو اس کا مالک کوئی اور ہوگا اسلئے قیامت کی فکر
کرنی چاہیے جو نہ ختم ہونے والی زندگی ہوگی۔

الْأَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿۲۰﴾

عقل والے ہیں سے۱ وہ لوگ جو پورا کرتے ہیں اللہ سے ساتھ عہد کو اور اس پختہ عہد کو نہیں توڑتے سے۲

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

اور وہ لوگ جو جوڑتے ہیں اس چیز کو جس کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے سے۳ اور ڈرتے ہیں اپنے پالنے والے سے اور

يَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

ڈرتے ہیں برے حساب سے سے۴ اور وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اپنے رب کی رضا کے چاہنے کیلئے سے۵

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ

اور نماز قائم کرتے ہیں سے۶ اور خرچ کرتے ہیں ہر اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے چھپے بھی اور کھلے بھی سے۷ اور دور کرتے ہیں

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ

نیکی کے ساتھ برائی کو سے۸ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے آخرت کا گھر ہے سے۹ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے

يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ

جن میں یہ داخل ہونگے اور وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہونگے جو نیک ہونگے ان کے باپ دادوں میں اور ان کی بیویوں میں اور ان کی اولادوں سے سے۱۵ اور فرشتے

يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ

داخل ہونگے ان پر جنت کے ہر دروازے سے (یوں کہتے ہونگے) تم پر سلام ہو اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا تھا پس کتنا ہی اچھا ہے

عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ

آخرت کا گھر سے۱۱ اور وہ لوگ جو توڑتے رہتے ہیں اللہ کے عہد کو پکا کرنے کے بعد

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ

اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور فساد پھیلاتے ہیں زمین میں سے۱۲ ایسے لوگوں کیلئے

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

اللہ کی پھٹکار ہے اور ایسے لوگوں کا بہت برا گھر ہے سے۱۳ اللہ ہی کھولی کرتا ہے روزی جس کو چاہے اور ناپ کر دیتا ہے جس کو چاہے

ع ۳ ۸ ۹
وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾

یہ خوش ہو کر بیٹھ گئے ہیں دنیا کی زندگی پر سے۱۴ اور نہیں دنیا کی زندگی قیامت کے مقابلے میں مگر سامان برتنے کا

ف۱:- پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی تو ختم ہونے والی ہے انسان کو آخرت کی فکر کرنی چاہیے اور مسلمان تو آخرت کی زندگی پر نظر رکھتا ہے جب کہ کافر دنیاوی زندگی اور اس کی نعمتوں کو چاہتا ہے
ان آیات میں حضورؐ سے کافروں کے اس مطالبے کا ہی ذکر ہے کہ ہماری خواہش کے مطابق نشانی لاؤ کہ مکہ مکرمہ میں سونے کے پہاڑ ہوں، باغات ہوں، محل ہوں، نہریں ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتے ہیں
ف۲:- اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے اور عام طریقہ بھی یہی ہے کہ جو آدمی طلب کرتا ہے اُسے کچھ دیا جاتا ہے۔ ھدایت کیلئے بھی یہی ضابطہ ہے۔ آگے فرمایا کہ مادی زندگی اور دنیاوی آسائشوں سے دل کا
اطمینان نہیں ملتا بلکہ یہ اللہ کے ذکر سے ملتا ہے ف۳:- دنیا میں دل کا اطمینان اور آخرت میں ذکر کا اجر کیا ملے گا ملکے:- "طوبیٰ" کا معنی جنت بھی ہے۔ اس سے مراد جنت میں ایک درخت بھی ہے
اور طوبیٰ سے مراد خوشی بھی ہے۔ آگے حضورؐ کو اللہ تعالیٰ
تسلی دے رہے ہیں

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ
اور کہتے ہیں یہ کافر کیوں نہیں اتاری گئی اس نبی پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے آپ فرما دیجئے بیشک اللہ تعالیٰ
يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿٢٧﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ
گمراہ چھوڑ دیتا ہے جسکو بھی چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے اپنی طرف اس آدمی کو جو کہ اللہ کی طرف رجوع کرے ف۳ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اطمینان پکڑتے ہیں
قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا
ان کے دل اللہ کے ذکر سے یاد رکھو صرف اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے ف۳ وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿٢٩﴾ كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي
اور نیک کام کئے ان کے لئے جنت ہے اور بہتر ٹھکانہ ہے ف۴ اسی طرح بھیجا ہم نے آپ کو ایسی
أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَ
امت میں کہ گذر چکی ہیں اس سے پہلے بھی بہت امتیں ف۵ تاکہ آپ پڑھیں ان پر وہ چیز جس کی وحی کی ہم نے آپکی طرف اور
هُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ
اور یہ انکار کرتے ہیں رحمٰن کا ف۶ آپ فرما دیجئے وہ رحمٰن میرا رب ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف
مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ
میرا لوٹنا ہے ف۷ اور اگر ایسا قرآن ہوتا جسکے پڑھنے سے پہاڑ بھی چل پڑتے یا زمین ریزہ ریزہ ہو جاتی
أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن
یا وہ سن کر مردے بول پڑتے (پھر بھی ایمان نہ لاتے) ف۸ بلکہ سارے کا سارا اختیار اللہ ہی کا ہے کیا نہیں جانتے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اگر
لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم
چاہتا اللہ تعالیٰ ہدایت پر لے آتا سب لوگوں کو ف۹ اور ہمیشہ رہیں گے یہ کافر (اس حال میں کہ) ان پر پڑتی رہے گی
بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ
ان کے کاموں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی تکلیف یا قریب ہو جائیگا ان کے گھروں میں (اللہ کے عذاب کا نازل ہونا) یہانتک کہ آجائیگا اللہ کا وعدہ بے شک
ع ٥ ١٠ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ
اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا ف۱۰ بے شک ٹھٹھا کیا گیا سب رسولوں کے ساتھ آپ سے پہلے بھی پس ڈھیل دی میں نے

ف۵:- عربوں کی نو قسمیں تھیں۔ چند تو مٹ ہی گئی تھیں اور باقی
کچھ موجود تھیں فرمایا آپ کو اسلئے بھیجا ہے کہ جا کر ان کو میری
بات سمجھائیں اور میری باتوں کے دو پہلو ہیں ایک میری اطاعت
اور دوسرا ہمدردی، محبت، پیار اور یہ کافر دونوں باتیں نہیں جانتے
ف۶:- وہ کہتے تھے رحمٰن کیا ہے؟ رحمٰن کا معنی رحم، مہربانی، شفقت۔
تو جو رحمٰن کو نہیں مانتا اس میں رحم کیا ہوگا۔ آگے اسکی تفصیل ہے
کہ رحمٰن کا مطلب کیا ہے۔ اس سے مراد اللہ ہے جو پالنے والا ہے
ف۷:- رحمٰن کا کلمہ اسلام نے بہت استعمال کیا ہے۔ ہر کام کے شروع میں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے تاکہ رحمت اور شفقت پیدا ہو۔
آگے فرمایا کہ حبیب! ان کیلئے آپ کچھ بھی کریں انہوں نے نہیں ماننا
ف۸:- اگر قرآن کے یہ اثرات دیکھ لیتے پھر بھی کہتے جادو ہے
ف۹:- اللہ چاہتا تو جبراً منواتا مگر اسکا کوئی فائدہ نہ تھا
ف۱۰:- نافرمانی کا یہ نتیجہ ہے کہ پریشانیاں رہتی ہیں۔ یہ کفر کے
نتائج ہیں کہ ساری دنیا پریشان اور بے چین ہے

ف۱ :- انہوں نے نبیوں کی بات نہیں مانی اسلئے کہ نبی تو قیامت کی بات کرتے ہیں اور دنیا قیامت کے ساتھ مزاح کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ ایسی یہ ملا کہ خدا نے ان کا نام و نشان ہی مٹا دیا

ف۲ :- فرمایا ان مشرکوں سے کہو کہ اپنے خداؤں کے نام بتاؤ ف۳ :- کیا مطلب؟ کہ وہ شریک تو ہیں خدا کے مگر خدا کو نہیں پتہ۔ تم بتاتے ہو کہ اے اللہ! فلاں بھی تیرا شریک ہے اور فلاں بھی

ف۴ :- وہ اس مکر کو پسند کرتے ہیں اور دین کی راہ سے ہٹ گئے ہیں ف۵ :- ہدایت اللہ دیتے ہیں لیکن اس کو جو طلب کرے ف۶ :- یہاں تک منکروں کا حال اور انجام بیان فرمایا آگے ایمان والوں کے انجام کا ذکر ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں ان کا مقصود بالذات اللہ کی رضا ہے ان کو جنت ملے گی اور جنت کی کیفیت کیا ہوگی ف۷ :- دنیا کے پھل بے موسم نہیں ملتے لیکن جنت کے پھل ہمیشہ رہیں گے اور درخت بھی ہمیشہ سرسبز رہیں گے ف۸ :- کافروں کیلئے دنیا میں بھی آگ ہے اور آخرت میں بھی۔ آگے اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کا حال بیان فرمایا کہ صحیح اہل کتاب تو قرآن سن کر خوش ہوتے ہیں اسلئے کہ انکی کتابوں میں آپکی بشارت موجود ہے

ف۹ :- اہل کتاب کے دو گروہ ہو گئے تھے جو سمجھدار تھے انہوں نے اسلام قبول کر لیا لیکن زیادہ نے اسلئے نہ مانا کہ قرآن کی تعلیمات انکی خود ساختہ لیڈری کی مخالفت کرتا ہے جو انہوں نے تحریف کر کے اپنے دین میں داخل کر لی تھی

ف۱۰ :- یعنی کوئی خوش ہو یا ناخوش۔ میں تو خدائے وحدہٗ لاشریک کی خود بھی عبادت کرتا ہوں اور اُسی کی طرف سب کو بلاتا بھی ہوں۔

ف۱۱ :- قرآن مجید دنیا کی فصیح ترین زبان عربی میں اتارا گیا تاکہ احکامات میں کوئی ابہام نہ رہے اور نہ تحریف ہو سکے

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى

کافروں کو پھر میں نے ان کو پکڑ لیا پس میری پکڑ کیسے ہوئی ف۱ بھلا وہ ذات جو کھڑی ہے ہر جی پر

كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا

دیکھنے والی ہے کام اس کے اور انہوں نے بنائے اللہ کے شریک آپ ان سے فرما دیجئے انکے نام بتاؤ ف۲ کیا تم اللہ کو بتاتے ہو وہ چیزیں

لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جو اللہ نہیں جانتا ہے زمین میں یا باتیں کھلی کرتے ہو ف۳ بلکہ پسند کیا گیا کافروں کی نظر میں

مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾

ان کا یہ مکر اور وہ روکے گئے دین کی راہ سے ف۴ اور جسے اللہ گمراہ چھوڑ دے اس کو راہ پر لانیوالا کوئی نہیں ہے ف۵

لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا

ان کیلئے عذاب ہے دنیا کی زندگی میں اور یقین سمجھو قیامت کا عذاب بہت ہی بھاری ہے اور نہ ہوگا

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٣٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ

ایسے لوگوں کیلئے اللہ کے عذاب سے کوئی بھی بچانیوالا ف۶ اس جنت کا کچھ حال جس کا وعدہ کیا جاتا ہے اللہ سے ڈرنیوالوں کے ساتھ

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى

بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں انکے باغوں کے پھل ہمیشہ رہنے والے ہیں اور سایہ بھی ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ انجام ہوگا

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

ان لوگوں کا جو اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہے ف۷ اور کافروں کا انجام آگ ہے ف۸ اور وہ لوگ جن کو ہم نے دی ہے

الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ

کتاب خوش ہوتے ہیں اس سے جو نازل ہوا تجھ پر اور جماعتوں میں سے بعضے لوگ نہیں مانتے

بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ

انکی بعض باتیں ف۹ آپ فرما دیجئے مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ بندگی کروں اللہ کی اور شریک نہ ٹھہراؤں اس کے ساتھ اسی کی طرف

اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ

بلاتا ہوں اور اُسی کی طرف میرا ٹھکانہ ہے ف۱۰ اور اسی طرح اتارا ہم نے یہ کلام عربی زبان میں ف۱۱ اور اگر

؎۱:- پچھلی آیات میں پہلے انبیاء کی تکذیب اور ان کے ساتھ استہزاء کے ذکر کے بعد مشرکوں اور اہل کتاب کا کچھ حال بیان فرماکر حضور انور ﷺ کو ان کی مخالفت و ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر توحید کی دعوت پر ڈٹ جانے کا حکم فرمایا۔ اگلی آیات میں منکرین کے اس اعتراض کا ذکر ہے جو سب رسولوں پر کیا گیا کہ وہ انسان کیوں ہیں انہیں تو بشری لوازمات سے پاک ہونا چاہئے ؎۲:- موجودہ دور میں بھی ولی اس کو سمجھتے ہیں جو شادی نہ کرے، کپڑے نہ پہنے، دنیا سے کٹ کر پہاڑوں میں، جنگلوں میں رہے ؎۳:- کافر اپنی من پسند نشانیاں مانگتے تھے فرمایا یہ رسول کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو مقابلے میں ذلیل نہیں کرتے لیکن معجزات نبی کے اپنے دائرہ اختیار میں نہیں ہوتے۔ ؎۴:- اختیارات سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور وقتاً فوقتاً کا وہ خود مالک ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا موجود ہے اس سے یہ بھی مراد ہے کہ اگر کافر عذاب جلدی مانگتے ہیں جیسا پہلے گذر چکا ہے تو اس کیلئے بھی اللہ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے کوئی بھی اُسے آگے پیچھے نہیں کرسکتا

؎۵:- آپ اپنا فریضہ ادا کرتے رہیں غمناک نہ ہوں۔ ہوسکتا ہے میں ان پر اپنا عذاب دکھا بھی دوں جیساکہ بدر میں دکھادیا ؎۶:- اس سے مراد کفر کا کم ہونا ہے اسلئے کہ کفر کی وجہ ہی دنیا کی محبت ہے۔ اسی طرح اس سے براعظموں کا رقبہ کم ہونا بھی مراد ہوسکتا ہے اور اس سے خدا کی قدرت کا اظہار مقصود ہے کہ جو خدا یہ کرسکتا ہے وہ کافروں کو عذاب نہیں دے سکتا البتہ اس کا وقت مقرر ہے۔ جب آجائیگا تو کوئی اُسے پیچھے نہیں کرسکتا ؎۷:- آگے فرمایا پہلے کافر بھی تدبیریں کرتے رہے مگر تباہ ہوگئے ؎۸:- ان کا انجام بھی انہیں جلد ہی معلوم ہو جائیگا جس طرح پہلوں کا ہوا ان کا بھی برا انجام ہی ہوگا۔ آگے خود ہی بیان فرمادیا کہ یہ آپ ﷺ کی رسالت کے منکر ہیں ان کو دوٹوک اعلان کرکے جواب دیدیں کہ میری سچائی پر اللہ گواہ ہے۔

اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ

پیروی کرنے لگ جائیں کافروں کی خواہشات کی اسکے بعد کہ پہنچ چکا آپکے پاس اللہ کی طرف سے علم نہیں ہوگا آپ کیلئے اللہ کے سوا

مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَ ع ٥ ٢ ١١

کوئی حمایتی اور نہ بچانے والا ؎۱ اور بے شک بھیجا ہم نے سب رسولوں کو آپ سے پہلے اور

جَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ

بنادیں ہم نے ان کیلئے بیویاں اور اولاد بھی ؎۲ کسی رسول کا یہ اختیار نہیں کہ پیش کردے کبھی

بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ

نشانی کو مگر اللہ کے حکم کے ساتھ ؎۳ ہر زمانے کیلئے لکھے ہوئے احکام موجود ہیں اللہ موقوف کردیتا ہے جس بات کو چاہے

وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ مَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ

اور باقی رکھتا ہے جس بات کو چاہے اور اُسی کے پاس ہے اصل کتاب ؎۴ اگر ہم دکھادیں آپ کو کچھ حصہ

الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا

اس عذاب کا دنیا میں بھی یا آپ کو پہلے ہی اٹھالیں پس بے شک آپکے ذمے میری باتوں کا پہنچانا ہے اور ہمارے ذمے

الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا

بندوں کا حساب لینا ہے ؎۵ کیا نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو کم کررہے ہیں اس کے کناروں سے ؎۶

وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

اور اللہ ہی سارے فیصلے کرتا ہے کوئی پیچھے نہیں کرسکتا اس کے حکم کو اور وہ جلدی حساب لینے والا ہے ؎۷

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا يَعْلَمُ

اور بے شک تدبیریں کرچکے ہیں جو ان سے پہلے ہیں اور اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے سب تدبیروں کو حل کرنا جانتا ہے اللہ تعالیٰ

مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾

جو کماتا ہے ہر انسان اور ابھی جان لیں گے یہ کافر بھی کس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے ؎۸

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

اور یہ کافر کہتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول نہیں ہے آپ فرمادیجئے اللہ ہی سب سے بڑا گواہ ہے

۱:- فرمایا اہل کتاب کے صحیح عالم میری رسالت کی تصدیق کرتے ہیں اسلئے کہ ان کی کتابوں میں میری پیش گوئیاں موجود ہیں اور وہ مجھے سچا اور برحق رسول سمجھتے ہیں اور وہی گواہی کے قابل بھی ہیں۔
اس سے مراد خود ذاتِ باری تعالیٰ اور جبریل امین بھی ہو سکتے ہیں ۲:- سورۃ ابراہیم مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انورؐ پر۔ اس میں حضرت ابراہیمؑ کا اسم گرامی آتا ہے اور انکی ابتدائی زندگی کے
حالات بیان ہوئے ہیں شاید اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام حضور انورؐ نے سورۃ ابراہیم رکھا ہے۔ سورۃ الرعد کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ کافر حضورؐ کو کہتے تھے لَسْتَ مُرْسَلًا آپ اللہ کے
رسول نہیں ہیں۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے نہ ماننے کی وجہ بیان فرمائی کہ وہ دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں اخروی زندگی پر اور حضورؐ ان بندشوں کو توڑتے ہیں جو دنیاوی زندگی کو
اخروی زندگی پر ترجیح دینے کیلئے پیدا کی گئی ہیں ۳:- کتٰبٌ میں تنوین للتعظیم ہے کہ یہ بہت بڑی کتاب ہے۔ کتاب معنی کی وجہ سے عظمت باقی ہے اور قرآن مجید خود اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے جو سب سے عظیم ہے
اور جس پر اتاری وہ بھی سب مخلوق سے عظیم ہیں اور وہی اس
کتاب کا بوجھ سہار سکتے ہیں

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع

میرے اور تمہارے درمیان اور وہی گواہی دے سکتا ہے جس کے پاس کتاب ہے ۱

١٤ سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ ٧٢

سورۃ ابراہیم مکی ہے اور اس میں ۵۲ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

یہ قرآن حکیم وہ کتاب ہے جس کو ہم نے آپکی طرف اتارا ہے ۳ تاکہ نکالیں آپ لوگوں کو اندھیروں سے

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ ۙ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا

روشنی کی طرف اپنے رب کے حکم سے ۴ اس راستے کی طرف جو جاتا ہے اس اللہ کیطرف جو غالب ہے اور تعریف والا ہے وہ اللہ جس کے قبضے میں ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿٢﴾ ۙ

وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور بربادی ہے کافروں کے لئے سخت عذاب سے ۵

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ

وہ کافر جو پسند کرتے ہیں دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں اور وہ روکتے ہیں دوسروں کو بھی

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۗ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَمَآ

اللہ کے دین سے اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں ۶ یہ بڑے دور کی گمراہی میں ہیں ۷ اور نہیں

اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۗ فَيُضِلُّ اللّٰهُ

بھیجا ہم نے کسی رسول کو مگر اپنی قوم کی بولی میں تاکہ وہ سمجھائے اپنی قوم کو ۸ پھر گمراہ چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ

جسے بھی چاہے اور ہدایت دیتا ہے جسے بھی چاہے اور وہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے ۹ بے شک

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر (یہ حکم دیتے ہوئے) کہ نکالیں آپ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف

٦ ع ٦ ١٢

۴:- اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کو حضورؐ کی وساطت کے بغیر
کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ حضورؐ سے عقیدت ہوگی تب سمجھیں گے۔
ظلمات سے بہت سے اندھیرے مراد ہیں کفر و شرک بدعت مال و اولاد عہدے و
کاروبار کی محبت جو خدا کی یاد سے غافل کردے۔
۵:- آگے کفر کی وجہ بیان فرمائی دنیاوی زندگی کی محبت
۶:- یہ اللہ کی راہ سے روکنے کیلئے قرآن مجید کی راہِ ہدایت کو ٹیڑھا
کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُس کے معانی بدل دیتے ہیں غلط تفسیر کرتے ہیں
یا یہ مراد ہے کہ کافر قرآن مجید کو من گھڑت قرار دیتے ہیں
۷:- آگے اللہ تعالیٰ کافروں کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں
۸:- جو قوم مخاطب ہے وہ عرب ہیں اسلئے قرآن عربی میں ہے تاکہ
وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ بات سمجھ نہیں آتی۔ آگے فرمایا پھر لوگوں کی دو قسمیں ہیں
۹:- آگے اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ اور فرعون کی تاریخی مثال
بیان فرمائی

ف ۱: اس سے مراد عذاب کے، تکلیفوں کے اور مصیبتوں کے دن جو پہلی قوموں پر آئے ہیں۔ ف ۲: بنی اسرائیل کو اللہ کے احسان یاد کرائے۔ ف ۳: برے عذاب کی تفصیل آگے ہے بیٹوں کا قتل اور بیٹیوں سے گھروں میں
کام کروانا ہے۔ ف ۴: بلاء سے مراد تکلیف بھی ہے، آزمائش بھی ہے اور نعمت و بخشش بھی ہے۔ اگلی آیت کے مضمون کے لحاظ سے یہاں نعمت مراد لینا بہتر ہے۔ ف ۵: اس سے مراد موسیٰؑ کا اپنی قوم کو خدا کا وعدہ
یاد دلانا بھی ہے اور اللہ کی طرف سے سب انسانوں کیلئے عام اعلان بھی ہے۔ ف ۶: اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور بے نیاز ہے تمہارے شکر اور تمہاری عبادت سے اللہ کو کوئی فائدہ نہیں۔ ساری کائنات اس
کی تسبیح و تہلیل کرتی ہے۔ البتہ شکر اور عبادت کا خود تم کو فائدہ ہوگا۔ ف ۷: پہلے موسیٰؑ کا ذکر فرمایا اب باقی کچھ انبیاءؑ کا بھی تذکرہ ہو رہا ہے کہ ان کی قوموں نے بھی انکار کیا تو نبیوں نے اپنی
کس طرح سمجھانے کی کوشش کی۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵

اور ان کو نصیحت دیں اللہ کے دنوں سے ف۱ بے شک ان واقعات میں بہت بڑی نشانیاں ہیں ہر صبر اور شکر کرنے والے کیلئے

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ

اور جب فرمایا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے ف۲ یاد کرو اللہ کا وہ احسان جو اس نے تم پر کیا جب

اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ

چھڑایا تم کو فرعونیوں کے ظلم سے وہ پہنچاتے تھے تم کو برا عذاب ف۳

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ رکھتے تھے تمہاری عورتوں کو اور اس میں بڑی آزمائش تھی

۱ ع ۶ ۱۳ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ ع وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ

تمہارے رب کی طرف سے ف۴ اور جب اعلان کر دیا تمہارے رب نے (یعنی قسم ہے) اگر تم شکر کرو گے

لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَقَالَ

میں ضرور بڑھا دوں گا تمہارے لئے اپنی نعمتوں کو اگر تم ناشکری کرو گے بے شک میرا عذاب بڑا سخت ہے ف۵ کہا

مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ

موسیٰؑ نے اگر نافرمانی کرو گے تم بھی اور باقی ساری مخلوق جو زمین میں ہے سب تو یاد رکھو

اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور سب تعریفوں کے ساتھ موصوف ہے ف۶ کیا نہیں آپہنچی تم کو یہی خبر ان لوگوں کی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں

مع ۶ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا

نوحؑ کی قوم کی خبر اور قوم عاد کی اور ثمود کی ف۷ اور ان قوموں کی جو ان کے بعد گذرے ہیں نہیں

يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا

جانتا ان کی تعداد اللہ کے سوا کوئی بھی آئے ان کے پاس ان کے رسول کھلی کھلی نشانیاں لے کر پس لوٹائے انہوں نے

اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں اور کہا انہوں نے بے شک ہم نہیں مانتے اس تعلیم کو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو

۱:۔ انہوں نے توحید و رسالت دونوں کا انکار کیا اور اپنے انبیاء کے ساتھ گستاخی سے پیش آئے۔ انبیاء نے پھر سمجھایا ۲:۔ کہ اللہ کی ذات تو خالق کائنات ہے اس میں شک کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی خالق ہوتا ہے یہ زمین و آسمان خدا کی گواہی دے رہے ہیں۔ آگے فرمایا ہم تو تمہیں دعوت نہیں دے رہے وہ اللہ خود تمہیں بلا رہا ہے ہم تو اس کا پیغام پہنچا رہے ہیں ۳:۔ کفر و نافرمانی کی وجہ سے عذاب جلد آ جاتا ہے اس سے بچو۔ انہوں نے پھر وہی جواب دیا کہ تم تو انسان ہو جیسے پہلے گذر چکا ہے کہ انہوں نے نبیوں کی شادی اور اولاد پر اعتراض کیا ۴:۔ یعنی ایسے معجزات لاؤ جیسا ہم چاہتے ہیں۔ اس پر نبیوں نے جواب دیا ۵:۔ جس طرح ہر نوع کی چیزوں میں امتیاز ہوتا ہے۔ لعل و یاقوت بھی پتھر ہیں شیشہ کی مکھی بھی مکھی ہے اسی طرح ہم انسان ہوتے ہوئے خدا کی طرف سے ممتاز بنائے گئے ہیں اور جہاں تک معجزات کا تعلق ہے وہ ہمارے اختیار میں نہیں ۶:۔ فرمائشی نشانات دیکھنے سے ایمان نہیں آتا اللہ کے دینے سے آتا ہے لہٰذا ایک ایماندار کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے اور ہم بھی اُسی پر بھروسہ کریں گے ۷:۔ تمہاری ایذا رسانی پر بھی ہم اللہ ہی پر توکل کریں گے اور اپنا کام نہیں چھوڑیں گے تمہیں حق کی دعوت دیتے ہی رہیں گے۔

۸:۔ پہلے چند رسولوں کا نام لیا گیا ہے اب تمام رسولوں کا مجموعی ذکر ہے کہ ساری قوموں نے یہ سلوک کیا اور پھر تباہ ہو گئے۔

۹:۔ رسولوں کی دعوت اور اصرار سے تنگ آ کر کافروں نے کہا کہ بس بھی کرو ورنہ ہم تمہیں جلا وطن کر دیں گے یا واپس اپنے دین پر آ جانے پر مجبور کر دیں گے۔ حالانکہ نبی تو پہلے بھی صحیح دین پر ہوتا ہے یہ ان کی غلط فہمی ہوتی ہے کہ نبی پہلے ہمارے دین پر تھا

وَاِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۝۹ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

اور بے شک ہم بڑے شک میں ہیں اس تعلیم سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ؎۱ کہا ان کے رسولوں نے

اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ

کیا اللہ کے بارے میں تم شک کرتے ہو جو بنانے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا ؎۲ اور اللہ بلاتا ہے تم کو

لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

تاکہ بخش دے تمہارے لئے گناہ اور مہلت دے تم کو ایک وقت مقرر تک کے لئے ؎۳

قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا

کہنے لگیں وہ قومیں تم تو انسان ہو ہم جیسے تم یہ چاہتے ہو کہ روک دو ہم کو

عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝۱۰

ان معبودوں سے جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادا پس لے آؤ ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل اس پر ؎۴

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ

کہا ان سے رسولوں نے بے شک نہیں ہیں ہم مگر انسان تم جیسے لیکن اللہ تعالیٰ احسان کر دیتا ہے

عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ

جس پر بھی چاہے اپنے بندوں میں سے ؎۵ اور یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی معجزہ

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا

مگر اللہ کے حکم سے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو ؎۶ اور ہمیں کون سی رکاوٹ ہے

نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ

کہ ہم بھروسہ نہ کریں اللہ تعالیٰ پر حالانکہ اسی اللہ نے دکھایا راستہ ہم کو اور ہم ضرور صبر کریں گے ان دکھوں پر

اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۱۲ ع وَقَالَ الَّذِیْنَ

جو تم ہمیں پہنچاؤ گے ؎۷ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے اللہ والوں کو ؎۸ اور کہا کافروں نے

كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ

اپنے اپنے رسولوں سے ہم ضرور نکال دیں گے تم کو اپنے وطن سے یا تم آ جاؤ گے ہمارے دین میں ؎۹

ف۱ :- مت گھبراؤ۔ مسبب الاسباب میں ہوں۔ میں ان کو یہاں سے نکالا کرتمہیں اس زمین کا وارث بنا دونگا اور ان کو تباہ و برباد کر دونگا۔ جیسے فرعونی غرق ہوئے اور بنی اسرائیل وہاں آباد ہو گئے۔
ف۲ :- فرمایا یہ کامیابی ان کو ملتی ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور جو نہیں ڈرتے ان کا انجام تفصیل سے آگے بیان فرمایا ہے ف۳ :- یعنی رسولوں نے پھر خدا سے مدد چاہی اور فیصلہ مانگا تو اللہ تعالیٰ نے ان نافرمانوں کو برباد و ذلیل کر دیا ہے ف۴ :- یہ تو دنیا کا عذاب تھا آگے آخرت کا ابدی عذاب اور اس کی کیفیت کی تفصیل ہے ہے :- قدم قدم پر موت کے سامان ہونگے مگر مرنے نہ دیا جائیگا بلکہ ہر آنیوالا لمحہ زیادہ سخت عذاب کا ہوگا
ف۵ :- آگے مثال دی سمجھانے کیلئے کہ ایمان کے بغیر اگر کچھ اچھے عمل بھی ہونگے تو وہ بھی راکھ کا ڈھیر ثابت ہونگے ف۶ :- آگے فرمایا کہ شاید کافروں کو یہ گمان ہو کہ مرنے کے بعد کیسے پیدا ہونگے اور کیسے عذاب ہوگا تو دیکھ لیں آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا اللہ بھی از سر نو پیدا نہیں کر سکتا یا تمہاری جگہ کوئی نئی مخلوق نہیں لا سکتا
ف۷ :- آگے حشر کے دن کا جمع ہونا اور سرکش قوموں کے کمزور اور سرکردہ لوگوں کی آپس میں بحث و تمحیص کا منظر بیان فرمایا

فَأَوْحَىٰٓ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ ٱلْأَرْضَ

پس وحی کر دی ہمیں کی ان کے رب نے ہم ضرور تباہ کر دینگے ان ظالموں کو ف۱ اور آباد کر دینگے تم کو اس ملک میں

مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِى وَخَافَ وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَٱسْتَفْتَحُوا۟

ان کو تباہ کرنے کے بعد یہ درجہ اس کو ملتا ہے جو ڈرے میرے سامنے کھڑا ہونے سے اور ڈرے عذاب سے ف۲ اور نبیوں نے فیصلہ مانگا ف۳

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ مِّن وَرَآئِهِۦ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّآءٍ

اور ذلیل ہو گئے وہ تمام سرکش ضدی ف۴ ان کے آگے جہنم ہے اور ان کو پلایا جائیگا ایسا پانی جس میں

صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُۥ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُۥ وَيَأْتِيهِ ٱلْمَوْتُ مِن كُلِّ

پیپ ملی ہوتی ہے اسے گھونٹ گھونٹ کر پئیں گے اور اسے گلے سے نہ اتر سکیگا اور اس پر موت آئیگی ہر طرف سے

مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَآئِهِۦ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾ مَّثَلُ ٱلَّذِينَ

لیکن اسے مرنے نہ دیا جائیگا ہے اور اس کے پیچھے اور بھی سخت عذاب ہوگا ف۵ شان ان لوگوں کی

كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَٰلُهُمْ كَرَمَادٍ ٱشْتَدَّتْ بِهِ ٱلرِّيحُ فِى يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ

جو منکر ہوئے اپنے رب کے ان کے عمل ایسے ہیں جیسے کہ راکھ جو اڑا کر لے چلے اس راکھ کو ہوا سخت ہوا کے دن

لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا۟ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلضَّلَٰلُ ٱلْبَعِيدُ ﴿١٨﴾

نہیں قادر ہونگے کسی چیز پر بھی اپنے مال میں سے یہ بڑے دور کی گمراہی ہے ف۶

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ

کیا نہیں دیکھا تو نے بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک طور پر اگر وہ چاہے تم کو لے جائے

وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٩﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢٠﴾

اور لے آئے نئی مخلوق اور یہ اللہ پر کوئی مشکل نہیں ہے

وَبَرَزُوا۟ لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ ٱلضُّعَفَٰٓؤُا۟ لِلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوٓا۟ إِنَّا

اور کھڑے ہونگے اللہ کے سامنے سارے کے سارے (قیامت کے دن) پس کہیں گے کمزور لوگ اپنے بڑوں کو بے شک

كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ ٱللَّهِ مِن

ہم (دنیا میں) تمہارے تابعدار تھے پس کیا تم لوگ بچا سکتے ہو ہم سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی

اب چیخ و پکار اور گلے شکوے کا کوئی فائدہ نہیں

۱ سرکردہ لوگ جواب دیں گے کہ ہم تو خود بھی گمراہ تھے تمہیں سیدھا راستہ کیسے دکھاتے اب تو ہم خود بھی مصیبت میں گرفتار ہیں تم بھی صبر کرو ہم بھی کر رہے ہیں

۲ پہلی آیت میں چھوٹے متبوعین، متبوعین اور سرکردہ گمراہوں کے اظہار برأت کا ذکر ہے اب سب سے بڑے گمراہ کن یعنی شیطان کا ذکر ہے کہ وہ آخرت میں اپنے پیروکاروں کو کیا جواب دے گا

۳ جب جنتیوں اور دوزخیوں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اس وقت دوزخی دوزخ میں جانے سے پہلے یا جانے کے بعد شیطان سے کہیں گے کہ تو نے ہمیں اس انجام تک پہنچایا اب کوئی تدبیر سفارش وغیرہ کر تاکہ ہم بچ جائیں

تو وہ یہ جواب دے گا ۔ ۴ ۔ یہ مکالمے ذکر فرما کر متوجہ فرمایا گیا ہے کہ ان کی اتباع سے باز رہیں یہ دونوں قسم کے گمراہ کن انسان بھی اور شیطان بھی وہاں کام نہیں آئیں گے بلکہ خود پھنسے ہوئے ہونگے۔

یہاں تک تو دوزخیوں کا حال بیان کیا گیا کہ آپس میں جھگڑیں گے آگے اہل جنت کا حال بیان فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کو محبت و پیار سے سلام کہیں گے اور سلام جنت کا بڑا تحفہ ہے اس لئے کہ ساری چیزیں تو سب کے پاس ہونگی وہ ان کے محتاج نہیں ہونگے۔

۵ ۔ آگے اللہ مثال دیتے ہیں کہ نیک زندگی کی مثال کیسی ہے

۶ ۔ یہ مثال کھجور کے درخت کی دی اور نیک کلمے سے مراد کلمہ طیبہ، قرآن مجید، تسبیح و تہلیل، درود شریف، اچھی باتیں ہیں۔ فرمایا جس طرح کھجور کے درخت کی جڑیں زمین میں اور عمل بہت بلندی پر اسی طرح نیک کلمہ مزہ زمین پر کہتا ہے عمل جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ یعنی کھجوریں ہر وقت پھل دیتی ہیں اور اس پر بہت جھڑ نہیں آتی اسی طرح مسلمان ہر وقت، ہر حالت، ہر کیفیت، ہر موسم میں خدا کو یاد کرتا ہے

شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ

کچھ بھی وہ کہیں گے اگر راستے پر چلاتا ہم کو اللہ تعالیٰ ہم بھی تم کو چلاتے ١ اب برابر ہے ہمارے حق میں کہ ہم بے چینی یا

٣ ع ٩ ١٥ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ

صبر کریں آج ہمارے بچنے کی امید نہیں ٢ اور کہے گا شیطان جب فیصلہ ہو چکے گا ٣

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ

بیشک اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا تمہارے ساتھ سچا وعدہ اور میں نے وعدہ بھی کیا تھا تمہارے ساتھ لیکن میں نے وعدہ خلافی کی اور نہ تھا

لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا

میرا تم پر کوئی غلبہ مگر میں نے تمہیں بلایا پس تم نے میری بات مان لی پس تم

تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ

مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو آج میں تمہاری فریاد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ تم مجھے چھڑا سکتے ہو

اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

بے شک میں بیزار ہوں ان کاموں میں جن میں تم مجھے شریک بناتے تھے یہاں آنے سے پہلے بے شک ظالموں کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

دردناک عذاب ہے ۴ اور داخل کیا جائیگا ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور اچھے کام کئے تھے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ

ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اپنے رب کے حکم سے

تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً

ان کا تحفہ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کہنا ہوگا ۵ کیا نہیں دیکھا تو نے کیسے بیان کی اللہ نے ایک مثال پاکیزہ کلمے کی

طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾

جیسے پاکیزہ پودا ہو جس کی جڑیں زمین میں ہوں اس کی ٹہنیاں آسمان میں ہوں

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

اور دیتا ہو اپنا پھل ہر موسم میں اپنے رب کے حکم سے ٦ اور بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ مثالیں

۱ :- یہ تو اچھی زندگی کی مثال تھی آگے بری زندگی کی مثال ہے ۲ :- بری بات اور برے عمل کی مثال حنظل کے درخت کی طرح ہے وہ زمین کے اوپر ہی ہوتا ہے اور آسانی سے اکھڑ جاتا ہے زمین کی گندگی سے متاثر
ہوتا ہے پھل بالکل بیکار ہوتا ہے اسکی بنیاد ہی کوئی نہیں ہوتی اسی طرح غلط عقیدہ اور بری بات کی مثال ہے ۳ :- آگے نیک کلمے اور اچھی زندگی کا قیامت میں فائدہ بتایا گیا ۴ :- اس سے مراد کلمہ طیبہ ہے جس کو انسان
سچے دل سے پڑھ لے تو یہ قول ثابت ہے دل میں جم جاتا ہے مسلمان پھر اس پر جان بھی دیدیتا ہے اور دنیا ' برزخ ' قیامت ہر جگہ اس کو فائدہ دیتا ہے اور چھینا نہیں جاتا۔ کوئی بدبخت خود ہی اس کلمے کو چھوڑ دے تو الگ بات ہے
۵ :- جو ایسا ظالم ہو خود پر ظلم کرے خدا کو کیا ضرورت ہے زبردستی لانے کی ۔ ۶ :- آگے اللہ تعالیٰ اس ظلم کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو بہت بڑی نعمت دی اپنے حبیب محمد رسول اللہ ؐ کی شکل میں
انہوں نے اس نعمت کو قبول نہیں کیا تو پھر اس کا نتیجہ کتنا برا ہوگا

۶ :- ایسے لوگوں کے دونوں جہان برباد ہو گئے۔ دنیا کی متاع تو عارضی ہے
۷ :- آگے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں تم میرے بندے ہو خود کو دوزخ سے بچاؤ
۸ :- نمازیں بھی پڑھو اور میرے نام پر خرچ بھی کرو دنیا کی زندگی میں۔
۹ :- آگے اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی نعمتیں اور مہربانیاں یاد کرائیں کہ میں
کتنا مہربان ہوں اور تم میری نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر بھی مجھے یاد نہیں کرتے ہو
میرے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو اور میری نافرمانی کرتے ہو

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ
لوگوں کیلئے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱ اور گندے کلمے کی مثال گندے پودے کی طرح ہے
خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾
جو اکھیڑ لیا جاتا ہے زمین کے اوپر ہی سے ۲ اس کے لئے ٹھہرنا نہیں ہوتا ۳
يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
ثابت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ثابت قول کے ساتھ ۴ دنیا کی زندگی میں
وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ ع ۴ ۱۶
اور قیامت میں بھی اور گمراہ چھوڑ دیتا ہے اللہ ظالموں کو ۵ اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے ۶
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ
کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جنہوں نے بدلا لیا اللہ کی نعمت کو کفر کے بدلے میں اور داخل کیا اپنی قوم کو
دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ
ہلاکت کے گھر میں جو دوزخ ہے جس میں وہ داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ۶ اور پھر ٹھہرائے انہوں نے اللہ کیساتھ
أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ
شریک تاکہ گمراہ کردیں لوگوں کو اللہ کی راہ سے آپ فرما دیجئے کچھ دن فائدہ اٹھا لو پس بیشک تمہارا ٹھکانہ
إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ
دوزخ کی طرف ہے ۷ آپ فرما دیجئے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے ہیں (انکو چاہیے) نماز قائم کریں
وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ
اور خرچ کریں ہر اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے چھپے بھی اور سامنے بھی ۸ اس دن کے آنے سے پہلے
يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ
جس میں کوئی سوداگری نہ ہو سکے گی نہ کوئی دوستی کام آئیگی ۹ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بنائے
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ
آسمان اور زمین اسی اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس نکالا اس پانی کے ساتھ

سے ۱ :- یعنی تیار رزق یعنی پھل ذکر کئے جن کو کھانے کیلئے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی ۔ یہ کس نے بنائے ہیں تم یہ کھا کر بھی اس کو سجدہ نہیں کرتے ۔ آگے باقی نعمتیں ذکر فرمائی ہیں جو انسان کی خدمت پر ہر وقت معروف ہیں
سے ۲ :- رات بنائی تاکہ تم چین پاؤ بھی کرو اور سکون بھی حاصل کرو ۔ دن بنایا تاکہ روزی کماؤ ۔ آگے احسان فرمایا کہ جو بھی مانگتے ہو کچھ نہ کچھ دے دیتا ہوں سب کچھ اسلئے نہیں دیتا تاکہ باغی ہی نہ ہو جاؤ ۔ سے ۳ :- لیکن یہ نہ سمجھو کہ تھوڑا
دیا ہے تم تو میری نعمتوں کو گن ہی نہیں سکتے ۔ جسم کا ہر بال نعمت ہے اسکے ہر مسام سے پسینہ نکلتا ہے وہ بند ہو جائیں انسان زندہ نہیں رہ سکتا جس طرف دیکھو گے ہر چیز میری ہی دی ہوئی نعمت ہے اگر وہ نہ ہوتی تمہاری زندگی اجیرن ہوتی
سے ۴ :- آگے اللہ تعالیٰ شکوہ فرماتے ہیں کہ بیوقوف! کچھ تو خیال کر ۔ تو کتنا ظالم اور ناشکرا ہے ۔ سے ۵ :- اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ اپنے شکرگزار بندوں میں سے ایک اعلیٰ مثال بیان فرما رہے ہیں اور اسکا نتیجہ بھی ۔
سے ۶ :- چونکہ اس وقت موجود سب قبیلے خود کو ابراہیمؑ کا پیروکار بتاتے تھے کہ ہم دین ابراہیمی پر ہیں اسلئے ان کی مثال دی ہے ۔ یہ دعا حضرت ابراہیمؑ نے اس وقت مانگی جب حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کو بیت اللہ کے پاس چھوڑا
اس وقت وہاں غیر آباد جگہ تھی نہ پانی نہ سبزہ نہ کوئی انسان ۔
بیت اللہ بھی اس وقت مستور تھا ظاہر نہ تھا ۔
سے ۸ :- آگے فرمایا یہاں ان کو چھوڑ کیوں رہا ہوں
سے ۹ :- اور اے اللہ! یہ کھائیں گے کیا؟

مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ
پھلوں میں سے تیار رزق تمہارے لئے سے۱ اور کام میں لگا دیا تمہارے لئے کشتیوں کو تاکہ چلیں دریا میں

بِأَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اللہ کے حکم سے اور کام میں لگا دیا تمہارے لئے دریاؤں کو اور کام میں لگا دیا تمہارے لئے سورج کو اور چاند کو

دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا
ہمیشہ چکر لگانیوالے اور کام میں لگا دیا تمہارے لئے رات کو اور دن کو سے۲ اور (اس اللہ نے) دیا تم کو ہر اس چیز سے جو

سَاَلْتُمُوْهُ ۗ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۗ اِنَّ الْاِنْسَانَ
تم نے مانگا اللہ سے سے۳ اگر تم گنو اللہ کی نعمتوں کو ہرگز نہ گن سکوگے سے۴ بے شک انسان اپنے آپ پر

ع ۵ ۶ ۱۷ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا
بڑا ظلم کرنیوالا ہے بڑا ہی ناشکرا ہے سے۵ اور جب کہا ابراہیمؑ نے سے۶ اے میرے رب! بنا دے اس

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾
بستی کو امن والا اور بچائے رکھنا مجھے بھی اور میرے بیٹوں کو بھی بتوں کی عبادت سے

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ
اے میرے رب! انہوں نے گمراہ کردیا ہے بہت سے لوگوں کو پس جو کوئی

تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ
میری پیروی کرے گا پس وہ مجھ سے ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا بے شک تو بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ
مہربان ہے سے۷ اے میرے رب! بے شک میں نے آباد کیا اپنی اولاد کا کچھ حصہ اس وادی میں جس میں کوئی

ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا
چیز نہیں اُگتی جو تیرے عزت والے گھر کے پاس ہے سے۸ اے ہمارے رب! تاکہ یہ قائم کریں

الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ
نماز کو سے۹ پس کردے مائل کچھ لوگوں کے دل (ان کی طرف) جو کھنچے چلے آئیں ان کی طرف

سے ۱:- لوگ آئیں آبادی ہو، دنیا بھر سے پھل آئیں۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مِن نہ کہا جاتا تو پھر سارے انسان آتے اور دنیا بھر کے سارے پھل پہنچتے۔ اس دعا کا اثر آج نظر آتا ہے کہ دنیا بھر سے لوگ بھی آ رہے ہیں
اور ہر قسم کا تازہ پھل بھی پہنچ رہا ہے سے ۲:- یہ جو دعا کر رہے ہیں دل سے کر رہے ہیں۔ اللہ! تو ہر پوشیدہ چیز اور ارادے کو جانتا ہے سے ۳:- یہ ہے شکر ادا کرنا۔ آگے ساری اولاد کے نمازی ہونے کی دعا کی
سے ۴:- یہاں اپنے والد کیلئے دعا کی لیکن دوسری جگہ وضاحت ہے کہ اس وقت آپ کو علم نہیں تھا کہ میرا والد دوزخی ہے۔ جب پتہ چل گیا تو عرض کی آئندہ میں یہ دعا نہیں کروں گا۔ اے اللہ! تو جان اور میرا باپ جانے
سے ۵:- آگے ان لوگوں کا حال بیان فرمایا جو اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر بجائے شکر کے اور نیک اعمال کے اللہ کے حکموں سے غافل ہیں سے ۶:- ایسے لوگوں کا یہ انجام ہوگا۔ آخرت میں ان کی کیفیت یہ ہوگی

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَآ

اور ان کو روزی دے پھلوں سے سے۱ تاکہ تیرا شکر ادا کریں اے ہمارے رب!

اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ

بے شک تو جانتا ہے جو ہمارے دلوں میں چھپا ہے اور جو ہم سامنے کہہ رہے ہیں سے۲ اور پوشیدہ نہیں رہتی اللہ پر

مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿٣٨﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

کوئی چیز نہ زمین میں اور نہ آسمان میں سب تعریفیں اس اللہ کا حق ہے جس نے

وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۗ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ

بخشا مجھے بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ بے شک میرا رب یقیناً سننے والا ہے

الدُّعَآءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ

دعا کو سے۳ اے میرے رب! بنا دے مجھے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد سے بھی

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

اے ہمارے رب! اور دعاؤں کو قبول فرما اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو سے۴

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ ع ٦/٧ ١٨

اور سب ایمان والوں کو جس دن حساب قائم ہوگا سے۵ اور تو ہرگز خیال نہ کرنا

اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ

اللہ بے خبر ہے ان کاموں سے جو یہ ظالم کر رہے ہیں اللہ ان کو ڈھیل دے رہا ہے

لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ

اس دن کیلئے جس دن پھٹ جائیں گی آنکھیں سے۶ دوڑتے ہونگے نیچے جھکائے ہوگا

رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿٤٣﴾

اپنے سروں کو نہ لوٹے گی ان کی طرف نگاہ ان کی اور انکے دل اڑنے والے ہونگے سے۷

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ

آپ ڈرائیں لوگوں کو اس دن سے جس دن ان پر عذاب آئیگا پس یہ ظالم کہہ دینگے اے ہمارے رب!

اگلی سب آیات میں قیامت کی ہولناکی اور دہشت کو بیان فرمایا
سے ۷:- جیسے کہا جاتا ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ دل سخت بیقرار ہے
فرمایا اس دن کا حساب بہت مشکل ہے اس سے ڈرو اور خود کو بچاؤ

ف ۱: ہمیں کچھ مہلت دیدے اب ہم تابعداری کریں گے ف ۲: اللہ تعالیٰ جواب دیں گے ف ۳: تم تو کہتے تھے ہمیں کون ہے یہاں سے نکالنے والا ف ۴: فرمایا تم نے تباہ شدہ قوموں کے کھنڈرات دیکھے آثار قدیمہ دیکھے ان کے حالات پڑھے سنے۔ ان کا انجام جان کر بھی تم نہ ڈرے ف ۵: یعنی وہ بڑا گہرا سوچتے ہیں منصوبہ بندی کرتے ہیں اور ایسے پروگرام بناتے ہیں کہ جن سے پہاڑ بھی ٹل جائیں مگر وہ میرا فیصلہ نہیں ٹال سکتے میں رگڑ دیتا ہوں ف ۶: فرمایا میں نے جو وعدے کئے ہیں سب پورے ہونگے اور ان کو اس سے زیادہ پتہ لگے گا جب ف ۷: یہ ساری کائنات اور اس کا نظام بدل جائے گا۔ پھر بڑی مصیبت ہوگی ف ۸: فرمایا یہ کوئی ظلم نہیں ہے بلکہ ان کے اپنے اعمال کا یہ نتیجہ ہے ف ۹: آگے فرمایا میرے حبیب! لوگوں تک میری بات پہنچا دیں۔ وہ ان حالات کو جان کر مجھ سے ڈریں اور میری وحدانیت پر ایمان لا کر خود کو اس عذاب سے بچائیں

أَخِّرْنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ ٱلرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ

ہمیں مہلت دے تھوڑے سے وقت کیلئے ف ۱ ہم قبول کریں گے تیری پکار کو اور پیروی کریں گے تیرے رسولوں کی کیا ف ۲

تَكُونُوٓا۟ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِى

تم قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے یہاں آنے سے پہلے کہ تم نے اپنی جگہ سے نہیں ہلنا ف ۳ اور تم ٹھہرے رہے

مَسَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ

ان لوگوں کے گھروں میں جنہوں نے ظلم کیا تھا اپنے آپ پر اور کھل گیا تھا تمہارے لئے یہ کہ کیا برتاؤ کیا تھا ہم نے انکے ساتھ

وَضَرَبْنَا لَكُمُ ٱلْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا۟ مَكْرَهُمْ وَعِندَ ٱللَّهِ مَكْرُهُمْ

اور ہم نے بیان کی تھیں تمہارے لئے کئی مثالیں ف ۴ اور بے شک وہ تدبیریں کرتے ہیں دین کے خلاف اور اللہ کے پاس ان کی تدبیروں کا جواب ہے

وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ ٱلْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ

اگرچہ ان کی تدبیریں اتنی پختہ ہیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں ف ۵ پس تو خیال نہ کر کہ اللہ خلاف کرنیوالا

وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ ٱلْأَرْضُ

اپنے وعدوں کو جو رسولوں کیساتھ کئے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے بدلہ لینے والا ہے ف ۶ جس دن بدل دی جائیگی یہ زمین

غَيْرَ ٱلْأَرْضِ وَٱلسَّمَٰوَٰتُ ۖ وَبَرَزُوا۟ لِلَّهِ ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى

دوسری زمین کے ساتھ اور آسمان بھی بدل جائینگے ف ۷ اور یہ سب نکلیں گے اکیلے اللہ کے سامنے جو ایک ہے اور بڑے غلبے والا ہے اور تو دیکھے گا

ٱلْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِى ٱلْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن

اللہ کے نافرمانوں کو اس دن وہ جکڑے ہونگے لمبے لمبے زنجیروں میں ان کے کرتے

قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ ٱلنَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِىَ ٱللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا

گندھک کے ہونگے اور ان کے چہروں پر آگ چڑھا دی جائیگی ف ۸ تاکہ بدلہ دے اللہ تعالیٰ ہر انسان کو ان کاموں کا جو

كَسَبَتْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَٰذَا بَلَٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا۟

اس نے کمائے تھے بے شک اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہے ف ۹ یہ قرآن بات پہنچانی ہے لوگوں کیلئے اور تاکہ یہ لوگ ڈرائے جائیں

۷ ع ۱۱ ۱۹ بِهِۦ وَلِيَعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿٥٢﴾

یہ قرآن پڑھ کر اور تاکہ یہ جان لیں کہ معبود برحق وہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ نصیحت حاصل کریں وہ لوگ جو عقل والے ہیں

ف۱:- سورۃ الحجر مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس میں حضرت صالحؑ کی قوم کا ذکر ہے جو وادیٔ حجر میں رہتے تھے اسلئے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس سورۃ کا نام الحجر رکھا ہے
پچھلی سورۃ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو قیامت کے دن اسی خطاب کا ذکر فرمایا کہ تم نے ان لوگوں کے گھروں میں زندگی گذاری جنہوں نے خود پر ظلم کیا اور عذاب کا شکار ہوئے لیکن تم نے ان سے سبق نہیں
سیکھا۔ اس سورۃ میں ان قوموں میں سے ایک قوم اصحاب حجر کا واقعہ بطور مثال ذکر فرمایا۔ اسی طرح سورۃ ابراھیمؑ کی آخری آیت میں فرمایا کہ عقل والے زمین و آسمان کے انقلابات کو دیکھ کر نصیحت حاصل کر لیتے ہیں
اور قرآن مجید کے بتلائے ہوئے احکام اور عذاب سے ڈرانے کو مان کر خدا کی توحید پر ایمان لاتے ہیں اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ ابتدا میں قرآن مجید کی حیثیت کو بیان فرماتے ہیں اور اس کے بعد نبوت کے
دلائل ہیں اور پھر باغیوں کی سزا کا بیان ہے۔

ف۲:- فرمایا آیتوں کے بیان کردہ حالات کو کہانیاں نہ سمجھنا اور
نہ ہی قرآن مجید کو تاریخ کی کتاب گمان کرنا بلکہ یہ میری کتاب ہے

۱۵ سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ ۵۴

سورۃ حجر مکی ہے اور اس میں ۹۹ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ①

یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور اس قرآن کی جو بیان کرنے والا ہے ف۲

۱:۔ اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے جس طرح انسان بھوک، پیاس محسوس کرتا ہے اسی طرح اصل دین کی ضرورت بھی محسوس کرتا ہے۔ کافر بھی مسلمان ہونے کی خواہش کرتے ہیں لیکن رکاوٹیں نہیں ہونے دیتی
۲:۔ سب سے بڑی رکاوٹ پیٹ ہے اسی لئے قبر میں سب سے پہلے پیٹ ہی پھٹتا ہے۔ فرمایا یہاں لمبے لمبے منصوبے بناتے ہیں اور امیدیں باندھتے ہیں ان کو چھوڑ دیں آگے چل کر ان کو پتہ چل جائے گا جس طرح پہلی نافرمان
قوموں کو ایک وقتِ مقررہ پر تباہ کر دیا گیا ۳:۔ قومیں اور بندے بھی اپنے مقرر کردہ وقت سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتے۔ جب حضورؐ یہ باتیں ارشاد فرماتے کہ دنیا کی خواہشات کو چھوڑ دو آخرت کی فکر کرو تو کافر
کیا کہتے تھے ۴:۔ آپؐ دیوانے ہیں اور اگر سچے ہیں تو ۵:۔ آپؐ کہتے ہیں جبریلؑ فرشتہ آتا ہے تو وہ ہم پر بھی آ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا ۶:۔ فرمایا ہم فرشتے بھیجتے ہیں پہلی قوموں پر بھی بھیجے لیکن پھر
مہلت نہیں ملتی۔ کیا تمہارے لئے دلیل یہ قرآن کافی نہیں ہے اسے دیکھ لو ۷:۔ قرآن کو ذکر فرمایا۔ ذکر کے دو معنی ہیں نصیحت اور یاد رہنے والی کتاب۔ قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ یہ یاد ہو جاتا ہے اور یاد رہتا ہے
آگے حضورؐ کو اللہ تعالیٰ تسلی دے رہے ہیں

۸:۔ فرمایا پہلی امتوں میں بھی رسول آئے اور ان کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا جس کی وجہ سے وہ قومیں عذاب کا شکار ہو گئیں۔ اسی طرح آپؐ کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والے بھی عذاب میں پھنسیں گے
۹:۔ ہمیں انہیں زبردستی مسلمان بنانے کی ضرورت نہیں۔ اگر ان کی مرضی کے مطابق بھی نشانیاں دے دوں تو انہوں نے نہیں ماننا

الحجر ۱۵ ع ۱

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝٢
بسا اوقات پسند کرتے ہیں کافر لوگ بھی کاش وہ مسلمان ہوتے ۱

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ
آپ ان کو چھوڑ دیں کھاتے رہیں اور دنیا کا فائدہ حاصل کرتے رہیں ان کی یہ تمنائیں انکو اللہ کی یاد سے غافل رکھیں پس آگے چل

يَعْلَمُونَ ۝٣ وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ۝٤
کر جان لیں گے ۲ اور ہم نے جو بستی بھی تباہ کی ہے اس کے لئے ایک وقت مقرر لکھا ہوا تھا

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝٥ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا
آگے نہیں ہوتی کوئی بھی امت اپنے مقرر وقت سے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے ۳ اور یہ کہتے ہیں اے وہ ذات

الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝٦ لَّوْ مَا تَأْتِينَا
جس پر نازل کیا گیا ذکر بے شک تو دیوانہ ہے ۴ کیوں نہیں لاتا تو ہمارے پاس

بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ
آسمان سے فرشتے اگر تو سچوں میں سے ہے ۵ اور ہم نہیں اتارا کرتے فرشتے

إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ ۝٨ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
مگر عذاب دے کر اور پھر اس وقت ان کو مہلت نہ دی جائیگی ۶ بے شک ہم نے ہی اتارا اسی ذکر کو

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي
اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں ۷ اور بے شک بھیجا ہم نے آپ سے پہلے بھی (رسولوں کو)

شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝١٠ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ
پہلی امتوں کے ٹولے میں اور کوئی بھی نہ آیا انکے پاس رسول مگر وہ رسول کے ساتھ

يَسْتَهْزِئُونَ ۝١١ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝١٢ لَا
ٹھٹھا کرتے رہے ۸ اسی طرح بٹھا دیتے ہیں ہم اس ٹھٹھے کو مجرموں کے دلوں میں

يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم
وہ ایمان نہ لائینگے اس قرآن پر اور گذر چکے ہیں طریقے پہلے لوگوں کے ۹ اگر ہم کھول دیں ان کے لئے

سـ۱:- یہ نشانی دیکھ کر بھی کہیں گے ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے اور نعوذ باللہ آپ بڑے جادوگر ہیں جیسا چاند کے ٹکڑے ہونا دیکھ کر اور ہاتھ میں کنکریوں کا تسبیح کرنا بھی دیکھ کر بھی وہ نہ مانے۔ آگے فرمایا یہ اگر مانیں تو کیا یہ نشانیاں کافی نہیں ہے جیسے سـ۲:- رات کو چاند چمکتا ہے دن کو سورج اور اس کے علاوہ لاکھوں ستارے اور سیارے سـ۳:- یہ بھی حضور ﷺ کی خصوصیت ہے کہ پہلے جنات اور شیاطین آسمان پر جا کر باتیں سن کر جادوگروں کو بتاتے تھے آپ ﷺ کی تشریف آوری پر اللہ تعالیٰ ان کو روکنے کیلئے فرشتے مقرر کر دئیے جو ان کو بھگا دیتے۔ آگے فرمایا اگر یہ آسمان کی طرف نہیں دیکھ سکتے تو سـ۴:- زمین کو دیکھو کیسے پھیلائی اس پر پہاڑ بنائے تاکہ زمین بے وزن نہ ہو۔ اس سے رنگ برنگے بیج اگ آتے ہیں سـ۵:- جس مخلوق کیلئے اسباب نہیں ان کو بھی میں پالتا ہوں۔ میں تو سب کا رب ہوں

بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ

ایک دروازہ آسمان کا اور یہ آسمان میں چڑھتے چلے جائیں پھر بھی کہہ دیں گے بے شک بند کر دیا گیا ہے

اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ

ہماری نظروں کو بلکہ ہم پر جادو کیا گیا ہے سـ۱ اور بے شک بنا دئیے ہم نے آسمان میں

بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

کئی برج اور خوبصورتی دی ہم نے اس کو دیکھنے والوں کیلئے سـ۲ اور ہم نے محفوظ رکھا ہے اس آسمان کو ہر شیطان

رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾

مردود سے مگر وہ جو تھوڑی سی کوئی بات سننا چاہے چوری سے تو اس کے پیچھے ایسا انگارہ لگ جاتا ہے جو سب کو نظر آتا ہے سـ۳

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

اور زمین کو ہم ہی نے بچھایا اور رکھ دیئے زمین میں بھاری بوجھ اور اگا دیا ہم نے زمین میں

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ

ہر مناسب چیز کو سـ۴ اور ہم نے رکھ دیئے تمہارے لئے اسی زمین میں تمہاری زندگی کے سارے سامان اور

لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا

ان لوگوں کیلئے بھی جن کو تم روزی نہیں دے سکتے سـ۵ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں سـ۶ اور

نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا

ہم اس کو اتارتے ہیں ایک معلوم اندازے سے اور ہم نے بھیج دیا ان ہواؤں کو جو پانی سے بھری ہیں پس اتارتے ہیں ہم

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

آسمان سے پانی پس وہ تم کو پلا دیتے ہیں اور تم اس پانی کو اکٹھا جمع کرنے پر قادر نہیں ہو سـ۷

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

اور بے شک ہم ہی زندگی دیتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور آخر رہنے والے ہم ہی ہیں سـ۸ اور بے شک ہم جانتے ہیں

الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ

ان کو جو تم سے پہلے گزرے ہیں اور ہم جانتے ہیں ان کو جو تمہارے پیچھے آئیں گے سـ۹ اور بے شک

سـ۶:- کوئی چیز میرے خزانے سے ختم نہیں ہوتی البتہ میں ہر ایک
کو دیتا ایک حساب سے ہوں ورنہ نہ کمی ہوتی ہے نہ ختم
سـ۷:- فرمایا ہواؤں کو دیکھو جو ٹنوں کے حساب سے پانی اٹھائے
پھرتی ہیں۔ وہ پانی برستا ہے جو سب پیتے ہیں۔ یہ پورا ایک نظام ہے
سـ۸:- تم سب دنیا سے چلے جاؤ گے آخر میں میں ہی رہوں گا۔ اصل
ع ۱۵ ۱ وارث میں ہوں تم خواہ مخواہ دوسروں کے مال میں ہاتھ مارتے رہتے ہو
سـ۹:- تمہارا پورا شجرہ نسب میرے پاس ہے اوپر کا بھی اور نیچے کا بھی۔

ف۱:- پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں ذکر فرمائیں جن سے انسانوں کے علاوہ باقی مخلوق بھی فائدہ اٹھاتی ہے۔ اگلی آیات میں اس عظیم نعمت کا ذکر فرمایا ہے جو صرف انسان کو عطا فرمائی اور
وہ خلافت ارضی والی فضیلت ونعمت ہے جو کسی اور مخلوق کو نہیں دی۔ انسان کی تخلیق سے پہلے فرشتے اور جن موجود تھے آدمؑ کو پیدا کرکے ان دونوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ فرشتوں اور
جنوں میں سے جو نیک تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا لیکن شیطان نے انکار کر دیا۔ اس کی تفصیل بھی ان آیات میں ہے ف۲:- آگ تو نظر آتی ہے مگر اس کی بھڑاس نظر نہیں آتی۔ جن اس بھڑاس سے پیدا کئے گئے ہیں
اسلئے نظر نہیں آتے ف۳:- حکم تو جنوں کو بھی تھا لیکن فرشتے چونکہ افضل ہیں اسلئے نام صرف ان کا آیا ہے۔ فرمایا تم نوری اور ناری مخلوق ہو اب خاکی مخلوق بنا رہا ہوں جب یہ بن جائے تو تم سجدہ کرنا۔
بشر کا معنی ہے جو بدن نظر آتا ہے۔ آگے فرمایا کہ مٹی کا تو کوئی مقام نہیں جب اس میں اپنا روح پھونکوں گا پھر سجدہ کے قابل ہوگی۔ ف۴:- سب فرشتوں نے اور اچھے جنوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے انکار
کر دیا جو جنوں کا ایک خاص گروہ ہے۔ ابلیس شیطان کا خطاب ہے
یہ جن تھا فرشتہ نہیں تھا جیساکہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ
فرشتوں کا استاد تھا۔ ابلیس کا مطلب ہے دھوکہ دینے والا۔
ف۵:- اللہ تعالیٰ نے پوچھا تو اس نے دلائل دینے شروع کر دئیے
ف۶:- میں آگ سے بنا ہوا ہوں جو اوپر کو اٹھتی ہے جبکہ مٹی تو اوپر
پھینکو تب بھی نیچے آجاتی ہے میں اس سے افضل ہوں۔ کیوں سجدہ
کروں۔ اس نے خدا کا مقابلہ کیا" اکڑا" تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ف۷:- جا مردود! تو نے میری نافرمانی کی" اکڑا" نکل جا یہاں سے
ف۸:- وہ بھی خدا کو رب مانتا تھا" خدا کا انکار نہیں کیا صرف حکم
نہیں مانا اور سجدہ نہیں کیا۔ اب مہلت مانگی کہ مجھے اپنی کوشش
کرنے دیں کہ انسان میرے قابو آتے ہیں یا نہیں
ف۹:- فرمایا کہ تو دعا نہ مانگتا تب بھی میرا پہلے سے ہی یہ فیصلہ تھا
تاکہ تقابل رہے۔ تو قیامت تک رہے گا اور میں دیکھوں گا کہ یہ تیری
بات مانیں گے یا میری۔

ع ۲ ۱۰ ۲

رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

تیرا رب ان سب کو قیامت کے دن اکٹھا کر دیگا بیشک اللہ تعالیٰ بڑی حکمت والے سب کچھ جاننے والے ہیں۔ اور بیشک بنایا ہم نے

الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَانَّ

انسان کو بجتے ہوئے گارے سے جو بدبودار مٹی سے تھا اور جنوں کو

خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

ہم نے پیدا کیا آدمؑ سے پہلے آگ کی لُو سے (شعلے سے)ف۲ اور جب کہا تیرے رب نے

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٢٨﴾

فرشتوں سے میں بنانیوالا ہوں ایک بدن ایسی بجتی مٹی سے جو بدبودار گارے سے بنی ہوگی ف۳

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٢٩﴾

پس جب میں اس کو برابر کر چکوں اور اسمیں اپنی طرف سے پھونک دوں ایک روح تم سارے کے سارے اسکے سامنے گر جاؤ سجدہ کرتے ہوئے

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٣٠﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ

پس سجدہ کیا سب فرشتوں نے اکٹھے ہو کر سوائے ابلیس کےف۴ اس نے انکار کیا اس بات سے کہ وہ بھی ہو جائے

السَّاجِدِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ

سجدہ کرنیوالوں کیساتھ فرمایا رب العالمین نے اے ابلیس! تجھے کونسی رکاوٹ ہے کہ تو نہ ہوا سجدہ کرنیوالوں کیساتھ ف۵ کہنے لگا

لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾

میں نہ تھا سجدہ کرتا اس انسان کیلئے جس کو تو نے بنایا بجتے ہوئے گارے سے جو بدبوناک ہے ف۶

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ

فرمایا رب العالمین نے پس تو نکل جا اس جنت سے پس بیشک تو راندۂ درگاہ ہے اور تجھ پر رہے گی

اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ

لعنت بدلے کے دن تک ف۷ کہنے لگا اے میرے رب! ف۸ پس مہلت دے مجھے اس دن تک جس دن

يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٣٧﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ

یہ انسان قبروں سے اٹھائے جائینگے فرمایا رب العالمین نے بیشک تجھے مہلت دی جا چکی ہے ف۹ اس دن کے وقت تک

سے ا :- کہنے لگا مجھے انسان کو سجدہ نہ کرنے کی سزا دی گئی ہے میں اب انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا سے ۲ :- ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ تیرے کچھ بندے وہ بھی ہونگے جو مجھے گرا لیں گے میں ان کو نہیں گرا سکوں گا
سے ۳ :- فرمایا میری اتباع کرنیوالوں کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے اور ایسے راستے پر چلنے والوں پر تیرا زور نہیں چل سکے گا سے ۴ :- جو تیری پیروی کریں گے ان کا پھر انجام کیا ہوگا وہ دوزخ میں جائیں گے
سے ۵ :- دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں جو شخص نماز پڑھتا ہے وہ سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے اسلئے وہ دوزخ کے ساتوں دروازوں سے بچ جائیگا۔ میت کے بھی سات اعضاء پر کافور
لگائی جاتی ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ قبر میں یہ سات اعضاء سلامت رہتے ہیں یہ نہیں گلتے سے ۶ :- یہاں تک تو سجدہ نہ کرنیوالوں کی سزا بیان کی آگے سجدہ کرنیوالوں کا انعام تفصیل سے بیان ہو رہا ہے

سے ۷ :- اللہ تعالیٰ بھی سلام کہیں گے فرشتے بھی کہیں گے اور
اللہ فرمائیں گے امن سے جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ
سے ۸ :- دنیا میں تو حسد اور کھوٹ ہوتی ہے فرمایا وہاں کوئی
بغض و حسد نہ ہوگا بھائیوں کی طرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے
سے ۹ :- سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ نکلنے کا ڈر نہ ہوگا۔
سے ۱۵ :- دونوں باتیں فرمادیں کہ مہربان بھی بہت ہوں لیکن میری مہربانی
سے پھر گھمنڈ نہ کرنا اسلئے کہ پکڑتا بھی بڑا سخت ہوں۔ اگلی آیات میں
دونوں پہلوؤں کا نمونہ بیان فرمادیا ابراہیمؑ پر رحمت اور قوم لوط پر عذاب

الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي

جو معلوم ہے کہا ابلیس نے اے میرے رب! اس وجہ سے کہ تو نے مجھے بہکایا ہے میں خوبصورتی پیدا کردونگا ان کیلئے (گناہوں میں)

الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

زمین میں اور ضرور ہٹا دونگا ان سب کو سیدھے راستے سے ا مگر تیرے وہ بندے بچ جائیں گے جو ان میں سے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿٤١﴾ اِنَّ

چُنے ہوئے ہونگے سے ۲ فرمایا رب العالمین نے یہ وہ راستہ ہے جو مجھ تک پہنچنے والا سیدھا راستہ ہے سے ۳ بے شک

عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ

میرے بندوں پر تیرا زور نہ چل سکے گا مگر وہ لوگ جو تیری پیروی کریں گے

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٣﴾

گمراہوں میں سے سے ۴ اور بے شک دوزخ ہی ان سب کا ٹھکانہ ہے

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾ ع ١٩ ٣

جس دوزخ کے سات دروازے ہیں سے ۵ ہر دروازے کیلئے ان (لوگوں) میں سے ایک ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے سے ۶

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ

بے شک اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے باغات ہیں اور پانی کے چشمے ہیں (ان سے کہا جائیگا) داخل ہو جاؤ ان میں (جنت میری طرف سے) سلام کیساتھ

اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى

بے فکری کے ساتھ سے ۷ اور ہم نکال دیں گے ان کے سینوں سے ہر قسم کی کھوٹ کو سے ۸ بھائی بھائی بن کر بیٹھیں گے

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا

تختوں پر آمنے سامنے ان کو جنت میں نہ پہنچے گی کوئی تکلیف اور نہ وہ جنت سے

بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾ وَاَنَّ

نکالے جائیں گے سے ۹ خبر دیدیں آپ میرے بندوں کو کہ بے شک میں بخشنے والا بہت مہربان ہوں اور بے شک

عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾ وقف لازم

میری مار بھی دکھ دینے والی مار ہے سے ۱۵ اور آپ خبر دیں ان کو ابراہیمؑ کے مہمانوں کے بارے میں

ف۱ :- پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو فرمایا کہ میرے بندوں کو بتا دیں کہ میں غفور رحیم ہوں ساتھ میری پکڑ اور عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ ان آیات میں ان دونوں صفات کی عملی مثال اور دلیل دیدی کہ ابراہیمؑ پر رحمت کرکے بڑھاپے میں اولاد
کی عمر میں اولاد دیدی۔ اور قوم لوط کو ان کی بیہودہ حرکتوں پر تباہ و برباد کر دیا۔ تو یہاں سے ابراہیمؑ کے پاس فرشتوں کی آمد بیان فرمائی کہ جب وہ آئے ابراہیمؑ نے مہمان سمجھ کر بچھڑے کا گوشت پیش کیا انہوں نے کھانے کیلئے ہاتھ نہ بڑھائے
تو ابراہیمؑ سمجھ گئے کہ فرشتے ہیں اور کسی قوم کیلئے عذاب لائے ہیں اسلئے فرمایا کہ میں تم سے خوف محسوس کر رہا ہوں کہ تم عذاب لائے ہو ف۲ :- آگے فرشتوں کا جواب ہے کہ آپکے لئے تو بیٹے کی خوشخبری لائے ہیں اس سے مراد اسحٰقؑ ہیں
ف۳ :- یہ سن کر ابراہیمؑ نے سوال کیا کہ میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بھی بانجھ ہے تو یہ کیسے ہوگا ف۴ :- فرشتوں نے عرض کی کہ بڑھاپا تو ہے مگر اللہ بھی تو ہر چیز پر قادر ہے اسکے جواب میں ابراہیمؑ نے فرمایا میں ناامیدی کا
اظہار نہیں کر رہا بلکہ کیفیت پوچھنا چاہتا ہوں کہ نئی شادی کرنی پڑے گی یا اور کیا کرنا پڑے گا ف۵ :- یہ بات تو ہو گئی لیکن اس کی خبر تو مجھے بذریعہ وحی بھی ہو سکتی تھی تمہارے بنفس نفیس آنے کا اصل مقصد کیا ہے؟ وہ بتاؤ

ف۶ :- ہمارا اصل کام یہ ہے کہ قوم لوط کو تباہ کر دیں مگر آپ تسلی رکھیں
لوطؑ مع اپنے گھرانے اور پیروکاروں کے بچ جائیں گے سوائے نافرمان بیوی کے
ف۷ :- چنانچہ وہاں سے فارغ ہو کر فرشتے انسانی شکل میں لوطؑ کے پاس چلے
گئے آگے اس کی تفصیل آرہی ہے کہ وہاں اُن سے قوم لوط نے کیا سلوک کیا
ف۸ :- لوطؑ نے اُن سے کہا کہ آپ کی شکل و صورت اور انداز اجنبی اور عجیب ہے
ف۹ :- جس عذاب کے آنے میں آپکی قوم شک میں مبتلا تھی وہ عذاب لیکر ہم
آگئے ہیں جواب ملنے والا ہیں۔ "حق" کا معنیٰ اٹل بھی ہے
ف۱۰ :- اور آپ کیلئے اللہ کا یہ حکم ہے اس پر پوری طرح سختی سے عمل کریں
ف۱۱ :- چونکہ پیچھے رہنے والوں پر عذاب نازل ہو رہا ہوگا اسلئے آپ عذاب اور اپنے
اہل و عیال کے درمیان حائل ہونے کیلئے سب کے پیچھے ہوں اور اُن سب کو ہدایت
کر دیں کہ کوئی پیچھے مڑ کر عذاب کو دیکھے بھی نہیں بلکہ اپنی موعود منزل کو چلتے رہیں

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلٰمًا ؕ قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ (٥٢)
جب آئے ابراہیمؑ کے پاس پس انہوں نے سلام کہا ف۱ کہا ابراہیمؑ نے بیشک ہم تم سے خطرہ محسوس کرتے ہیں ف۲
قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيمٍ (٥٣) قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي
کہا فرشتوں نے آپ ڈر محسوس نہ کریں بیشک ہم آپکو خوشخبری دیتے ہیں ایک سمجھدار بیٹے کی ف۳ کہا ابراہیمؑ نے کیا تم مجھے خوشخبری دیتے ہو
عَلَىٰٓ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ (٥٤) قَالُوا بَشَّرْنٰكَ
اس بات پر جبکہ مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے کس بات کی خوشخبری دیتے ہو کہا فرشتوں نے ہم آپکو خوشخبری دیتے ہیں
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقٰنِطِينَ (٥٥) قَالَ وَمَن يَقْنَطُ
ٹھیک بات کی پس آپ ناامید لوگوں میں سے نہ ہوں ف۴ کہا ابراہیمؑ نے ناامید تو ہوا کرتے ہیں
مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِۦٓ إِلَّا الضَّآلُّونَ (٥٦) قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا
اللہ کی رحمت سے گمراہ لوگ ہی ف۵ کہا ابراہیمؑ نے تمہارے آنے کا اصل مقصد کیا ہے
الْمُرْسَلُونَ (٥٧) قَالُوٓا إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ (٥٨) إِلَّآ اٰلَ
اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتو! کہا فرشتوں نے ہمیں بھیجا گیا ہے اس مجرم قوم کی تباہی کیلئے ف۶ سوا
لُوطٍ ؕ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ (٥٩) إِلَّا امْرَأَتَهُۥ قَدَّرْنَآ ۙ إِنَّهَا لَمِنَ
لوطؑ کے گھرانے کے ہم بچا لیں گے لوطؑ کے گھر والوں کو سب کو سوائے اس کی بیوی کے ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ لوطؑ کی بیوی ان لوگوں
ع ١٦ ٤ الْغٰبِرِينَ (٦٠) فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ (٦١) قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ
میں ہوگی جو پیچھے رہنے والے ہیں ف۷ پھر جب آئے لوطؑ کے گھرانے کے پاس وہ فرشتے کہا لوطؑ نے بے شک تم عجیب لوگ
مُّنكَرُونَ (٦٢) قَالُوا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ (٦٣) وَ
(اجنبی) معلوم ہوتے ہو ف۸ کہا انہوں نے ہم آئے ہیں آپکے پاس وہ چیز لے کر جس میں یہ شک کرتے ہیں ف۹
أَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ (٦٤) فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ
ہم آئے آپکے پاس صحیح بات لے کر اور ہم بالکل سچے ہیں ف۱۰ پس آپ نکل جائیں اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے ایک حصے میں
الَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبٰرَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا
اور آپ ان کے پیچھے رہیں ف۱۱ اور تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور چلے جاؤ

۱: آگے بتا دیا کہ صبح ہوتے ہی ان پر عذاب نازل ہو جائیگا ۔ ۲: فرشتے لوطؑ کو یہ اطلاع دے چکے تو اس دوران قوم لوط کے بدکردار لوگ یہ خبر سنتے ہی کہ لوطؑ کے گھر خوبصورت نوجوان لڑکے آئے ہوئے اپنی علت پوری کرنے کیلئے آگئے
۳: انہیں دیکھ کر لوطؑ نے انہیں کہا کہ میرے مہمانوں کے ساتھ کوئی گندی بات نہ کرنا ۔ ۴: وہ بگڑی ہوئی قوم تھی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے تو تمہیں پہلے سے روکا ہوا ہے کہ کسی خوبصورت لڑکے کو اپنے گھر نہ آنے دینا ہم تو باز آنے والے نہیں
۵: لوطؑ نے جواب دیا کم بختو! نفسانی خواہشات پوری کرنے کیلئے میری قوم کی پاکیزہ بیٹیاں جو تمہاری بیویاں ہیں وہ جو موجود ہیں تم یہ ذلیل ارادہ کیوں کر رہے ہو ۔ ۶: آگے اللہ تعالیٰ حضورؐ کی عمر مبارک کی قسم کھا کر ان بدبختوں کی
حالت بیان کر رہے ہیں ۔ یہ بھی حضورؐ کی محبوبیت اور شان ہے کہ آپؐ کی عمر کی قسم اللہ نے اٹھائی ہے ۔ ۷: فرمایا وہ ذلیل اپنے برے عمل کی وجہ سے اتنے سرکش اور مدہوش ہوگئے تھے کہ نبی علیہ السلام بھی بے بس ہو گئے ۔ جب حالت یہ ہوگئی تو عذاب آگیا

حَيۡثُ تُؤۡمَرُوۡنَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ ذٰلِكَ الۡاَمۡرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَاۤءِ

جہاں پر تمہیں حکم دیا جاتا ہے ۱ ہم نے فیصلہ کر دیا لوطؑ کیلئے اسی بات کا کہ ان لوگوں کی جڑ

مَقۡطُوۡعٌ مُّصۡبِحِيۡنَ ﴿٦٦﴾ وَجَآءَ اَهۡلُ الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿٦٧﴾

کاٹ دی جائیگی صبح ہوتے ہی ۲ اور آگئے شہر کے لوگ خوشی مناتے ہوئے ۳

قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ ضَيۡفِىۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا

کہا لوطؑ نے بے شک یہ میرے مہمان ہیں پس تم مجھے رسوا نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اور

تُخۡزُوۡنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوۡۤا اَوَلَمۡ نَنۡهَكَ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰۤؤُلَاۤءِ بَنٰتِىۡۤ

مجھے غم میں نہ ڈالو ۴ لوگوں نے کہا کیا ہم نے تمہیں منع نہیں کیا جہان والوں کے یہاں آنے سے ۵ کہا لوطؑ نے تمہاری قوم کی بیٹیاں میری بیٹیاں

اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿٧١﴾ لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِىۡ سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿٧٢﴾

موجود ہیں اگر تم نے کچھ کرنا ہے ۶ مجھے آپکی زندگی کی قسم! بے شک وہ لوگ نشے میں بھٹک رہے تھے ۷

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ

پس پکڑ لیا ان کو ایک ہی زلزلے نے صبح ہوتے ہی پس ہم نے کر دیا اس بستی کا اوپر والا حصہ نیچے والا حصہ اور

اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

برسا دیا ان پر مینہ سنگریزوں کا ۸ بے شک اس واقعہ میں بڑی نشانیاں ہیں

لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

جاننے والوں کیلئے اور بے شک اور وہ بستیاں سیدھے راستے پر موجود ہیں بے شک اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے

لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٧٧﴾ وَاِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَ ﴿٧٨﴾ فَانۡتَقَمۡنَا

یقین والوں کیلئے ۹ اور بے شک بن والے بھی ظالم تھے ۱۰ پس ہم نے بدلہ لیا

مِنۡهُمۡ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ

ان سے بھی اور بیشک (ان دونوں قوموں کے کھنڈرات) کھلے راستے پر موجود ہیں ۱۱ اور بے شک جھٹلایا تھا حجر والوں نے ۱۲

الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ اٰيٰتِنَا فَكَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ﴿٨١﴾

رسولوں کو ۱۳ اور ہم نے ان کو دی تھیں اپنی نشانیاں مگر وہ ان سے منہ موڑنے والے تھے ۱۴

ع ٥

۸: پوری بستی الٹ دی گئی چیخ سے سب مرگئے اور اوپر سے پتھروں کی بارش ہوگئی
آگے فرمایا جو سمجھدار ہیں ان کیلئے یہ نشانی عبرت ہے اور ان کے کھنڈرات
مکہ سے شام تک کے تجارتی راستے پر موجود ہیں جو یہ مکہ والے دیکھتے رہتے ہیں
۹: آگے حضرت شعیبؑ کی قوم کا بیان ہے جنہیں اصحاب مدین بھی فرمایا گیا
اور "اصحاب الایکہ" یعنی بن والے بھی۔ وہ بڑے بڑے بیلے یا فارم بناتے تھے
باغبانی میں بہت ماہر تھے لیکن اللہ اور اسکے نبی کے حکموں کی نافرمانی کرتے تھے
۱۰: ان میں بڑی برائی ناپ تول میں کمی، ڈاکہ زنی وغیرہ تھی چنانچہ وہ بھی تباہ ہوگئے
۱۱: انکے آثار قدیمہ بھی معروف راستوں پر موجود تھے آگے اصحاب حجر کی مثال دیدی
۱۲: اس سے مراد قوم ثمود ہے جو بہت ماہر سنگ تراش تھے پہاڑوں کو کھود کر
محل بناتے اور پتھروں پر کشیدہ کاری کرتے تھے انہوں نے بھی نافرمانی اور سرکشی کی اور تباہ ہوگئے
۱۳: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک رسول کو جھٹلانا سب رسولوں کو جھٹلانا ہے
۱۴: اس سے مراد وہ اونٹنی ہے جو ان کے مطالبہ پر اللہ نے پتھروں کے ساتھ پہاڑ
سے نکالی۔ انہوں نے اس کو قتل کر دیا تو ایک زبردست چیخ سے ہلاک کر دئے گئے

۱: ان کا خیال تھا کہ یہ بہت محفوظ ہوتا ہے ہم پتھر کے مکانوں میں محفوظ و مامون ہوں گے لیکن چیخ کی آواز تو وہاں بھی پہنچ گئی اور وہ سب ہلاک ہوگئے ۲: تاریخی واقعات بیان فرماکر آگے آفاقی دلائل دیدیئے کہ اگر تم ان قوموں کے حالات سے بے خبر ہو
ان کے آثار قدیمہ نہیں دیکھ سکتے تو کائنات کا نظام جو سامنے ہر جگہ نظر آرہا ہے اس کو دیکھ کر اللہ کی قدرت کو مان لو اور اس کے حکموں پر عمل کرو ۳: آگے فرمایا یہ پورا نظام محض کھیل تماشہ نہیں ہے بلکہ اس کا ایک بلند مقصد ہے کہ انسان اس
نظام سے فائدہ اٹھائے اور زندگی اللہ کے احکام کے مطابق گذارے اسلئے کہ اس سے اللہ حساب لیں گے جو قیامت کے دن لیا جائیگا اور اس کا ہونا بالکل یقینی ہے ۴: آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ اگر یہ منکرین آپکی بات نہیں مانتے تو ان سے
الجھنے اور لڑائی جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں آپ ان سے خوش اسلوبی سے قطع تعلق کرلیں یہ آپؐ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے آپؐ فی الحال ان کی ایذا رسانی پر صبر کریں ۵: آگے فرمایا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں میں سارے حالات جانتا ہوں
۶: آگے فرمایا ان کی ایذا رسانی کے مقابلہ میں میرے اتنے بڑے انعامات کو دیکھیں جو میں نے آپؐ کو دئیے ہیں اور ان کی موجودگی میں کوئی آپؐ کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ ان کے مقابلہ کیلئے یہ سب سے مضبوط ہتھیار ہیں کوئی انکا مقابلہ نہیں کرسکتا

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾
اور گھڑا کرتے تھے پہاڑوں میں اپنے گھر امن کے لئے ۱

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا
پس پکڑ لیا ان کو ایک ہی چیخ نے صبح ہوتے ہوئے پس کام نہ آسکا ان کے جو

كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
وہ کماتے تھے (صنعت گری کرتے تھے) اور ہم نے نہیں بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ
ان کے درمیان ہے مگر ٹھیک ٹھیک ۲ اور بے شک قیامت یقیناً آنیوالی ہے ۳ پس آپ ان سے کنارہ کرلیں اچھی طرح ۴

الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ
کنارہ کرنا ۵ بے شک آپ کا رب وہی پیدا کرنیوالا ہے اور وہی جاننے والا ہے ۶ اور بے شک ہم نے دیں آپ کو

سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ
سات وہ آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں (نماز میں) اور عزت والا قرآن بھی ۷ آپ لمبی نہ کریں

عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ
اپنی آنکھیں ان چیزوں کو دیکھنے کیلئے جو دیں ہم نے ان کو برتنے کیلئے قسم قسم کی بیویاں ۸ ۹ اور غم نہ کریں

عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا
انکے ایمان نہ لانے پر ۱۰ اور آپ بچھادیں اپنے پر ایمان والوں کے لئے اور آپ فرمادیجئے میں

النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾
کھول کر ڈر سنانیوالا ہوں ۱۱ ایسا نہ کیا جائے جیسے ہم نے اتارا تھا (بانٹنے والے) ان لوگوں پر (عذاب)

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ
جنہوں نے اللہ کے کلام کو حصے بخرے کردیا تھا ۱۲ پس مجھے قسم ہے تیرے رب کی ہم پوچھیں گے ان

أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ
سب سے ان کاموں کے بارے میں جو وہ کرتے تھے ۱۳ پس آپ کھول کر بیان کریں جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے

۷: اس سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ "مثانی" سے مراد بعض علماء نے یہ لی ہے کہ یہ سورۃ دو دفعہ نازل ہوئی۔ آگے قرآن مجید کو الگ ذکر کردیا
۸: آگے فرمایا دنیا کی یہ عظیم ترین دولت ہوتے ہوئے آپؐ ان لوگوں کے دنیاوی وسائل عیش و عشرت مال و اولاد کی طرف دیکھیں بھی نہیں یہ تو سب چند روزہ فانی نعمتیں ہیں اور آپ کے پاس لازوال اور سب سے قیمتی چیزیں ہیں
۹: اس سے مراد کئی طرح کے لوگوں کو دنیا بھی مراد ہے اور کئی طرح کی چیزیں بھی
آگے فرمایا ان کے ایمان نہ لانے پر آپؐ غمزدہ نہ ہوں آپ نے اپنا فرض پورا کردیا ہے
۱۰: آگے فرمایا آپکی ہمدردی اور شفقت کے زیادہ مستحق آپکے فرمانبردار ہیں ان کو زیادہ وقت دیں اور منکرین سے کہہ دیں میرا کام بھی ڈرانا ہے تم مانو یا نہ مانو
۱۱: فرمایا نبی کا کام ہر حکم کھول کر بیان کردینا ہے اور میرا یہی فرض ہے مجھے کسی کی ناراضگی کی پرواہ بھی نہیں اور کسی سے کوئی لالچ بھی نہیں جس طرح اہل کتاب نے اپنا وطیرہ بنایا ہوا ہے کہ اللہ کی کتاب کے احکام لوگوں کی مرضی کے مطابق سناتے رہتے ہیں اور صحیح باتیں کھول کر بیان نہیں کرتے۔
۱۲: یہاں قرآن سے مراد تورات اور انجیل ہیں وہ بھی اللہ کی کتابیں ہیں
آگے قسم کھاکر فرمایا کہ میں نے کسی کو بھی نہیں چھوڑنا ہر ایک سے حساب لینا ہے
۱۳: آگے فرمایا آپؐ اپنا میرے حکم کو بیان کرنے کا کام اور مشن جاری رکھیں اور مشرکوں کی بالکل پرواہ نہ کریں وہ آپؐ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے

ک: آگے فرمایا ان استہزاء کرنیوالوں کیلئے میں کافی ہوں ۳: مکہ مکرمہ میں چودہ سرکردہ بے ایمان تھے جو حضورؐ کا مذاق اڑاتے تھے ان سب کو یہ سزا ملی کہ نہ تو وہ مسلمان ہو سکے اور نہ صحیح موت مرے بلکہ ذلت آمیز بری موت آئی
آگے سب مشرکوں کیلئے بشارت دیدی کہ وہ بھی جلد ہی اپنا برا انجام دیکھ لیں گے ۳: آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ میں آپکی شدید پریشانی اور اضطراب کی کیفیت سے آگاہ ہوں کہ ان کی ان حرکتوں سے آپکے مبارک اور حساس دل پر
کیا گذرتی ہے آپؐ خاطر جمع رکھیں میں ان سے جلد ہی نمٹ لونگا ۴: البتہ آپؐ یہ کام کریں اس سے آپؐ کے دل کو اطمینان و تسلی بھی حاصل ہوگی اور میرے قرب میں بھی اضافہ ہوگا اور وہ کام ہے میری تسبیح و تحمید اور سجدے
۵: آگے فرمایا یہ میری عبادت ہے اور یہ کب تک کرنی ہے ۶: "یقین" سے یہاں مراد موت ہے کہ جب تک دنیا کی حیات حاصل ہے یہی کام کرتے رہیں

اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ

اور کنارہ کریں ان مشرکوں سے ۱ بیشک ہم کافی ہیں آپکی طرف سے ان لوگوں کیلئے جو آپکے ساتھ ٹھٹھا کرنیوالے ہیں ۲ وہ لوگ جو

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ

بنا لیتے ہیں اللہ کے ساتھ دوسروں کو معبود پس وہ جلدی جان لیں گے ۳ اور بے شک ہم جانتے ہیں

اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ

کہ آپ کا سینہ تنگ ہوتا ہے ان کی باتوں سے ۴ پس آپ تسبیح بیان کرتے رہیں اپنے رب کی تعریفوں کے ساتھ اور آپ

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾

رہیں سجدہ کرنے والوں میں ۵ اور عبادت کرتے رہیں اپنے رب کی موت کے آنے تک ۶

١٦ سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا ٧٠

سورۃ نحل مکی ہے اور اس میں ۱۲۸ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۷

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

آپہنچا عذاب اللہ کا پس تم مت جلدی نہ مانگو ۸ وہ اللہ پاک ہے اور بہت ہی بلند ہے ان چیزوں

يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

جو یہ مشرک بناتے ہیں اتارتا ہے فرشتے روح دے کر اپنے حکم سے جس پر بھی وہ چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ

اپنے بندوں میں سے ۹ کہ یہ وحی دے کر کہ لوگوں کو ڈراؤ بے شک میں ہی ایک ہی معبود ہوں پس مجھ ہی سے ڈرو ۱۰ اسی اللہ نے پیدا کیے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ

آسمان اور زمین ٹھیک ٹھیک وہ بہت بلند ہے ان چیزوں سے جو یہ مشرک بناتے ہیں ۱۱ بنایا اللہ نے

الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ

اس انسان کو پانی کی ایک بوند سے پس وہ کھلم کھلا جھگڑنے لگا ۱۲ اور چارپایوں کو بھی اللہ نے

ک: سورۃ النحل مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ نحل شہد کی مکھی کو کہتے ہیں جس کا ذکر اس سورۃ میں ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس سورۃ کا نام سورۃ النحل رکھا ہے۔ بعض روایات میں اس کا نام سورۃ نعم بھی مذکور ہے جس کا مطلب چارپائے ہیں چونکہ ان کا ذکر بھی اس سورۃ میں ہے۔ پچھلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قوموں پر اپنے عذاب کا ذکر فرمایا۔ جسے سن کر کافر مذاق کرتے اور حضورؐ سے مطالبہ کرتے کہ اگر آپؐ سچے ہیں تو ہم پر عذاب لے آئیں۔ اس پر آپؐ پریشان ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو فرمایا آپ میری تسبیح و عبادت کریں اور اپنا کام جاری رکھیں جہاں تک عذاب کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے جو اس سورۃ میں ہے عذاب کا ذکر فرما کر پھر اپنی نعمتیں گنوائیں اور فرمایا مجھ پر ایمان لاؤ۔

ع ٢٠ ٦

۸: موت بھی کافر کیلئے اللہ کا عذاب ہے اور اس سے مراد غزوہ بدر بھی ہے
۹: روح سے مراد وحی اور قرآن مجید ہے اور وحی کا ترجمہ کیا ہے
۱۰: آگے اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور توحید کی دلیلیں دے رہے ہیں
۱۱: آسمان و زمین کو نہیں دیکھ سکتے تو خود اپنے جسم پر غور کر لو
۱۲: بیوقوف انسان! تجھ کو پانی کی بوند سے بنایا اور تو ہی میرے مقابلے پر آ گیا۔ آگے فرمایا اور جانداروں کو دیکھو جو تمہارے فائدے کیلئے پیدا کیے ان سے کیا کیا نفع حاصل کرتے ہو

سے۱:- یہ چارپائے بنائے کس نے ہیں؟ اللہ نے ہیں۔ سے۲:- تم ان کو مختلف کاموں کیلئے استعمال بھی کرتے ہو، ان کو کھا بھی جاتے ہو، ان سے زینت بھی حاصل کرتے ہو۔ ان کو پیدا کرنے میں مجھ پر کوئی جبر نہیں تھا بلکہ میری مہربانی تھی
سے۳:- گھوڑے وغیرہ فخر کی چیزیں ہیں سے۴:- اہل مکہ کو فرمایا اب تو یہ گھوڑے وغیرہ ہیں آنیوالے زمانے میں وہ کچھ دوں گا جو تم اب جانتے تک نہیں ہو۔ اب ان کے پاس کاریں، جہاز وغیرہ ہیں جن کا پہلے تصور نہ تھا
سے۵:- فرمایا اسلئے سیدھا میرے پاس آجاؤ، میرا حکم مانو۔ آگے فرمایا میں چاہوں تو سب کو جبراً ہدایت پر لے آؤں لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں سے۶:- زمینی مخلوق کا ذکر فرما کر اب آسمان کا ذکر فرمایا جہاں سے پانی
نازل ہوتا ہے سے۷:- فرمایا یہ ساری نعمتیں کھا کر سوچتے نہیں ہو یہ کس نے بنائی ہیں

خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٥﴾

پیدا کیا سے۱ تمہارے لئے ان چارپایوں میں گرمی کے سامان ہیں اور بہت نفعے بھی ہیں اور بعض تو ان میں سے تم کھا بھی جاتے ہو

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ﴿٦﴾

اور تمہارے لئے ان چارپایوں میں خوبصورتی ہے جب تم شام کو آتے ہو (ہانک کر) اور جب ان کو چراتے ہو

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ

اور اٹھاتے ہیں تمہارے بوجھ ان بستیوں کیلئے جہاں تم نہیں پہنچ سکتے مگر کھپا کر

الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ

اپنی جانوں کو سے۲ بے شک تمہارا رب بڑی ہی نرمی والا ہے اور بڑا ہی مہربان ہے اور اللہ نے گھوڑے بنائے اور خچریں بنائیں

وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨﴾

اور گدھے بنائے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور تمہاری زینت بھی ہیں سے۳ اور اللہ پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے سے۴

وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ

اور اللہ ہی پر جاتا ہے سیدھا راستہ سے۵ اور ان میں سے کچھ راستے ٹیڑھے بھی ہیں اگر اللہ چاہتا تو جبر سے ساتھ لے آتا تم

ع ١ ٩ ٧ أَجْمَعِينَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ

سب کو سیدھے راستے پر سے۶ وہی اللہ نے اتارا آسمان سے پانی تمہارے لئے اس میں کچھ تو

شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿١٠﴾ يُنبِتُ لَكُم بِهِ

تمہارے پینے کیلئے ہے اور کچھ پانی سے وہ پودے پیدا ہوتے ہیں جن میں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو سے۷ اگاتا ہے تمہارے فائدے کیلئے

الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ

اسی پانی کے ساتھ کھیتی کو اور زیتون کے پودے کو اور کھجوروں کو اور انگوروں کو اور تمام

الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ

پھلوں کو بے شک اس میں بھی بڑی نشانی ہے فکر والی قوم کے لئے ہے اور کام میں لگا دیا

لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ

تمہارے فائدے کیلئے رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو اور یہ تارے بھی

سے ۱:۔ یہ سب انسان کے فائدے کیلئے کام کر رہے ہیں ۔ سے ۲:۔ ان رنگ برنگی چیزوں کو دیکھ کر سوچو تو سہی ۔ سے ۳:۔ اس سے مراد مچھلی کا تازہ گوشت ہے ۔ سے ۴:۔ سیپ اور موتی دریا سے نکلتے ہیں جو تم پہنتے ہو
مرد کیلئے موتی پہننا جائز ہے ۔ سے ۵:۔ کشتیوں اور جہازوں کیلئے لکڑی اور لوہا اللہ نے پیدا کیا ۔ دماغ اللہ نے دیا جسے استعمال کر کے انسان یہ بناتا ہے ۔ سے ۶:۔ زمین تو کرہ ہے جو فضا میں لٹک رہا ہے یہ پہاڑ
اس کیلئے وزن ہیں کیلیں ہیں تاکہ زمین کھسک نہ جائے ۔ جب یہ پہاڑ اُڑ جائیں گے تو زمین ٹکرا جائے گی ۔ سے ۷:۔ ان پہاڑوں سے پانی نکالا اور راستے بھی بنا دیئے تمہارے چلنے کیلئے ۔ آگے فرمایا ان کے علاوہ بھی
بہت نشانیاں ہیں ۔ سے ۸:۔ دن کی نشانی پہاڑ اور رات کی نشانی ستارے ہیں جن سے تم راستہ معلوم کرتے ہو ۔ آگے فلسفہ بیان فرمایا ۔ سے ۹:۔ جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تم ان کو خدا سے ملاتے ہو

سے ۱۰:۔ صرف ایک گندم کے دانے سے جو طاقت حاصل ہوتی ہے
اس کا کوئی تجزیہ نہیں کر سکتا ۔ فرمایا میری نعمتوں کو تم گن بھی نہیں سکتے
پھر بھی انکار کرتے ہو لیکن میں باوجود اس کے رحیم ہوں
سے ۱۱:۔ آگے فرمایا یہ نہ سمجھنا کہ میں اگر نظر نہیں رہا تو مجھے کچھ پتہ نہیں
سے ۱۲:۔ میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوتا ہوں ۔ آگے فرمایا ان معبودان
باطلہ کی حیثیت ہی کیا ہے یہ تو خود میرے محتاج ہیں

مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾
کام میں لگے ہوئے ہیں اللہ کے حکم سے سے ۱ بے شک ان میں بھی بڑی نشانیاں ہیں عقل والے لوگوں کے لئے

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ
اور وہ جو پھیلا دیا تمہارے لئے زمین میں ان کے رنگ مختلف ہیں بے شک اس میں بھی

ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ
بہت بڑی نشانی ہے نصیحت والی قوم کے لئے سے ۲ اور وہی اللہ نے

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا
کام میں لگا دیا دریاؤں کو تاکہ کھاؤ تم ان میں سے تازہ گوشت سے ۳ اور تاکہ تم نکالو

مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ
اس دریا سے وہ زیور جسے تم پہنتے ہو سے ۴ اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو پانی پھاڑ کر چلتی ہیں

فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾
دریاؤں میں سے ۵ اور تاکہ ڈھونڈو تم اللہ کے فضل سے اور تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو

وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا
اور اللہ نے ڈال دیئے زمین میں بھاری بھاری بوجھ تاکہ کہیں تم کو لے کر کھسک نہ جائے سے ۶ اور بنا دیئے دریا اور راستے

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ
تاکہ تم راستے پا سکو سے ۷ اور نشانیاں بھی ہیں اور ستارے سے یہ راستہ پاتے ہیں سے ۸ بھلا وہ ذات

یَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
جو سب کچھ پیدا کرتی ہے اسکی طرح ہو سکتی ہے جو کچھ پیدا نہیں کرتا کیا تم نہیں سوچتے سے ۹ اور اگر تم گننا چاہو اللہ کی نعمتوں کو

لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ
ہرگز نہ گن سکو گے سے ۱۰ بے شک اللہ تعالیٰ یقیناً بخشنے والا مہربان ہے سے ۱۱ اور اللہ ہی جانتا ہے جو تم چھپ کر تے ہو

وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ
اور جو تم سامنے کرتے ہو سے ۱۲ اور وہ جن کو یہ پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے

ف۱:- جن قبروں والوں یا بتوں کو پوجتے ہو یہ تمہاری طرح زندہ نہیں ہیں ف۲:- دلائل بیان فرما کر اور معبودانِ باطلہ کی حیثیت واضح کر کے آگے فرمایا تمہارا معبود برحق ایک اللہ ہی ہے اُسی کو مانو
ف۳:- آگے نہ ماننے کی وجہ بیان فرمائی کہ چونکہ وہ قیامت کو نہیں مانتے حساب کا ڈر نہیں ہے اسلئے خدا کو بھی نہیں مانتے ف۴:- وہ خدا کی بات سنتے ہی نہیں ف۵:- استکبار کا معنی ہے خود کو بڑا بنانا
ف۶:- وہ کہتے خدا نے کیا اتارا ہے یہ تو پرانی کہانیاں ہی ہیں ف۷:- یہاں لیڈر بننا تو اچھا لگتا ہے یہ جن کو گمراہ کریں گے ان سب کا بوجھ بھی ان پر پڑے گا ف۸:- آگے حضورؐ کو تسلی دی جا رہی ہے
ف۹:- اللہ مثال ذکر رہے ہیں کہ جس نے تو عمارت کی بنیادیں ہی نکال دی ہیں اور ان پر چھت گر پڑا ہے۔ یہ تو دنیا کا عذاب ہے اور اگلے جہان میں کیا ہوگا؟ ان کو ذلیل کیا جائے گا ساری مخلوق کے سامنے

شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ
بلکہ وہ خود بنائے جاتے ہیں یہ تو مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں ف۱ اور وہ نہیں جانتے
۲ ع ۱۲ ۸ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
ان کو کب اٹھایا جائے گا ف۲ بے شک تم سب کا معبود برحق ایک ہی معبود ہے ف۳ پس وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے
بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ
قیامت پر ان کے دل انکار کرتے ہیں اور وہ غرور کرنے والے ہیں ف۴ یہ بات ضرور ہے کہ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾
اللہ جانتا ہے جو وہ دل میں چھپاتے ہیں اور جو وہ سامنے کہتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا غرور کرنے والوں کو ف۵
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ
اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کیا اتارا تمہارے رب نے تو کہہ دیتے ہیں یہ تو کہانیاں ہیں
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ
پہلوں کی ف۶ (نتیجہ یہ نکلے گا) کہ اٹھائیں گے اپنے گناہوں کے بوجھ پورے پورے قیامت کے دن
وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ
اور ان کے بوجھ بھی اٹھائیں گے جن کو یہ گمراہ کر رہے ہیں بغیر کسی دلیل کے ف۷ یاد رہے بہت برا ہے
۳ ع ۱۳ ۹ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى
جو یہ اٹھائیں گے ف۸ بے شک تدبیریں کیں (اللہ کے خلاف) ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں پھر اکھیڑ دیا
اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ
اللہ نے انکے مکانوں کو ان کی بنیادوں سے پس گر پڑا ان پر چھت
فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾
ان کے اوپر سے اور آپہنچا ان پر عذاب جہاں سے وہ سمجھ بھی نہ سکیں ف۹
ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ
پھر قیامت کے دن ان کو ذلیل کرے گا اور ان سے پوچھے گا کہاں ہیں میرے ساتھ بنائے ہوئے وہ شریک جن کے بارے میں

ف۱ ۔ بلاؤ اپنے معبودانِ باطلہ کو ف۲ ۔ مُردے پر قیامت سانس نکلتے ہی شروع ہو جاتی ہے ۔ فرشتوں کو دیکھ کر وہ کہتے ہیں ف۳ ۔ فرشتوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اللہ فرماتے ہیں تمہارا
سارا نامۂ اعمال میرے پاس ہے ۔ آگے انجام بیان فرمایا ف۴ ۔ یہ تو منکرین کا برا انجام ہے آگے ماننے والوں کا ذکر ہے ف۵ ۔ ایمان والے کہتے ہیں قرآن بڑی اچھی کتاب ہے ۔ آگے ان کیلئے اجر بیان فرمایا
ف۶ ۔ جو بھی مانگیں گے یا چاہیں گے وہ اللہ کے مہمان ہونگے صرف فرمائش پر بھی اللہ دیں گے ف۷ ۔ پہلے کافروں کی موت کی کیفیت بتائی گئی تھی اب مومنوں کی موت کی کیفیت کا ذکر ہے ف۸ ۔ فرشتے سلام کرتے ہیں
اور جنت میں لے جاتے ہیں ۔ ف۹ ۔ فرمایا عقل والے تو آج بات مان لیتے ہیں لیکن بدبخت تب مانیں گے جب عذاب کو دیکھ لیں گے ۔ یہ اس کا انتظار کر رہے ہیں

كُنْتُمْ تُشَاقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ

تم ضد کیا کرتے تھے ف۱ کہہ دیں گے وہ لوگ علم والے بے شک ذلت پڑ رہی ہے

الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٢٧ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ

آج کے دن اور ساری برائیاں ان کافروں پر پڑ رہی ہیں وہ کافر جن کو وفات دیتے ہیں فرشتے اس حال میں

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى

کہ انہوں نے برا کیا ہوتا ہے اپنے آپ پر ف۲ پس ڈال دیتے ہیں اطاعت کو (یوں کہتے ہوئے) ہم تو کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے کیوں نہیں

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ٢٨ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے تھے ف۳ پس داخل ہو جاؤ دوزخ کے دروازوں میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ ٢٩ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ

ہمیشہ رہوگے دوزخ میں اور برا ٹھکانہ ہے اللہ کے سامنے غرور کرنے والوں کا ف۴ اور پوچھا جاتا ہے ان لوگوں سے جو

اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

ڈرتے ہیں اپنے رب سے کیا اتارا تمہارے رب نے تو کہتے ہیں بہتری ہے ف۵ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اس دنیا میں اچھے کام کئے

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ٣٠

بہتر زندگی ہے اور قیامت کا گھر بہت بہتر ہے اور بہت اچھا ہے گھر پرہیزگاروں کا

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا

باغ ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ داخل ہونگے بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ان کو ملے گا جنت میں

مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ٣١ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

جو وہ چاہیں گے ف۶ اسی طرح جزا دے گا اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں کو ف۷ وہ لوگ جن کو وفات دیتے ہیں

الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا

فرشتے اس حال میں کہ وہ پاکیزہ رہیں فرشتے کہتے ہیں تم پر سلام ہو ف۸ داخل ہو جاؤ جنت میں بدلہ ہے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ٣٢ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ

ان کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے ف۹ یہ انتظار نہیں کرتے مگر اس بات کا کہ ان پر آجائیں فرشتے عذاب لے کر یا

سلہ: اللہ تو بڑا رحیم ہے وہ ایسا حکم ہی نہیں کرتا جو بندہ برداشت نہ کرسکے فرمایا میں نے تو ان پر کوئی ظلم نہیں کیا یہ بیوقوف خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں سلہ: یہ ان کے اپنے برے اعمال کی سزا ہے
سلہ: آگے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے تمسخر کی کیفیت بیان فرما رہے ہیں اسلئے کہ عموماً اسی چیز کے ساتھ کیا جاتا ہے جس کی حقیقت یا قدر بندے کو پتہ نہ ہو یا پتہ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اس آیت میں بتایا کہ وہ کہتے
اگر اللہ اتنا ناراض ہے عذاب لاسکتا ہے تو ہمیں یہ نافرمانیاں کرنے ہی نہ دے سلہ: یہ حجت پیش کرتے ہیں۔ جواب ارشاد فرمایا کہ پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو یہی جواب دئیے تم رسولوں کی بات کیوں نہیں مانتے
سلہ: رسولوں کا کام کھول کر بات پہنچانا ہے مجبور کرنا نہیں سلہ: ہر نبی نے لا الہ الا اللہ پڑھایا پہلے نفی پھر اثبات سلہ: انہوں نے دیکھا نہ سنا تو پھر جو انجام ہوا دیکھ لیں سلہ: چونکہ حضورؐ حریص تھے کہ کوئی
بندہ جہنم میں نہ جائے اسلئے آگے فرمایا کہ وہ چاہتے ہی نہیں ہیں سلہ: آپؐ کا کام راہ بتانا ہے۔ راہ پر لانا یا چلانا نہیں۔ اور وہ راہ پر کیوں نہیں آتے؟ آگے وجہ بیان فرما دی

يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ

آجائے حکم تیرے رب کا عذاب کیلئے یونہی کیا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے اور ان پر ظلم نہیں کیا تھا

اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٣﴾ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ

اللہ نے لیکن وہ اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے سلہ پس آپڑیں ان پر برائیاں

ع ۹ ۱۰ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٤﴾

ان کے برے کاموں کی سلہ اور آپڑا ان پر وہ عذاب جس کے ساتھ یہ تمسخر کرتے تھے سلہ

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ

اور یہ مشرک کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم نہ پوجتے اللہ کو چھوڑ کر

مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ

کسی بھی چیز کو نہ ہی ہم اور نہ ہی ہمارے باپ دادا اور نہ حرام ٹھہراتے ہم اللہ کے حکم کے بغیر کوئی چیز سلہ

كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا

یونہی کیا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں پس رسولوں کے ذمے تو

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا

بات کو کھول کر پہنچا دینا ہے سلہ اور بے شک ہم نے بھیجا ہر امت میں ایک رسول (اسے یہ تعلیم دیکر) کہ بندگی کرو

اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم

اللہ کی اور بچتے رہو شیطانوں سے سلہ پس ان میں سے کسی کو اللہ راہ پر لایا اور ان میں سے کچھ

مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ

ایسے بھی ہوئے جن پر ان کی گمراہی ثابت ہی رہی سلہ پس چلو پھرو زمین میں پس دیکھو کیسا ہوا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ

انجام اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کا سلہ اگر آپ بہت ہی حرص کریں ان کو راہ پر لانے کی پس بے شک

اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾ وَأَقْسَمُوا

اللہ تعالیٰ راہ پر نہیں لاتا جسے گمراہ کیا ہو اور ایسے لوگوں کیلئے کوئی بھی مددگار نہیں ہے سلہ اور یہ قسمیں کھاتے ہیں

ف۱ :- ان کو مرنے کے بعد کی زندگی پر یقین نہیں۔ بعث کا مطلب ہے وہی بدن ہوگا ف۲ :- اکثر لوگ نہیں مانتے - آگے فرمایا قیامت قائم کیوں ہوگی؟ ف۳ :- یہ حیات بعد الموت کا انکار کر کے اختلاف کر رہے ہیں
قیامت اس اختلاف کے فیصلے کیلئے قائم ہوگی ف۴ :- آگے فرمایا یہ شبہ بالکل نہ کرو کہ یہ سب کیسے ہوگا اسلئے کہ ف۵ :- مجھے کوئی منصوبہ نہیں بنانا پڑتا - جو میں چاہتا ہوں حرف "کن" کہنے سے ہو جاتا ہے
آگے فرمایا کہ جو لوگ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں لوگوں کی طرف سے اس وجہ سے دی گئی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اپنا وطن، گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے ان کو پھر دنیا و آخرت میں اجر ملتا ہے ف۶ :- آخرت کا اجر تو بہت ہی
بڑا ہوگا۔ مسلمان تو جانتے ہیں۔ اگر کافر جان لیں تو وہ بھی ایمان لے آئیں ف۷ :- اکثر صحابہ کرام غریب اور کمزور تھے وہ اللہ کے بھروسہ پر جیتے رہے ف۸ :- نبوت مردوں کو ہی ملتی ہے رجل سے مراد
بالغ مرد ہے۔ عورتیں نبی نہیں ہوتیں ف۹ :- چھوٹی کتابیں
ف۱۰ :- یہاں ذکر سے مراد قرآن مجید ہے جو یاد ہو سکے
ف۱۱ :- اس سے مراد حدیث ہے
ف۱۲ :- پہلے کافروں کیلئے آخرت کے عذاب کا ذکر تھا آگے فرمایا کہ اگر میں دنیا میں عذاب دینا چاہوں تو بھی مجھ کو کوئی نہیں روک سکتا
ف۱۳ :- جس طرح قارون کو زمین میں دھنسا دیا

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا

اللہ کے نام کی پکی پکی قسمیں کہ نہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جو مر چکا ہو ف۱ کیوں نہیں اٹھائے گا یہ تو

عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ

اللہ پر وعدہ ہے جو ہو کر رہے گا لیکن بہت لوگ اس بات کو نہیں جانتے ف۲ تاکہ ظاہر کر دے

لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ

ان کیلئے اللہ تعالیٰ وہ باتیں جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ف۳ اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جو کافر تھے کہ وہ

كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ

جھوٹ کہتے تھے ف۴ بے شک ہماری بات کسی چیز کیلئے کہ جب چاہتے ہیں اسکے ہونے کو صرف ہم کہتے ہیں

كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

ع ٥ / ١١

”ہو“ پس وہ ہو جاتی ہے ف۵ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے گھر بار چھوڑے اللہ کی رضا میں اسکے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ

وقف لازم

ہم ان کو ضرور ٹھکانہ دیں گے دنیا میں بہتر ٹھکانہ اور یقیناً قیامت کا اجر بہت ہی بڑا ہے ف۶ اگر

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾

وہ جانتے ہوں وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے رہے ف۷

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے بھی مگر مردوں ہی کو ف۸ ان کی طرف وحی کی پس پوچھ لو یاد رکھنے

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

والوں سے اگر تم خود نہیں جانتے کھلی کھلی دلیلیں دے کر اور صحیفے دے کر ف۹ اور اتارا ہم نے آپکی طرف

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

النصف

اس ذکر کو ف۱۰ تاکہ آپ بیان کریں لوگوں کیلئے وہ باتیں جو نازل کی گئی ہیں انکی طرف ف۱۱ تاکہ وہ خود بھی غور و فکر کر لیں ف۱۲

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ

کیا بے غم ہو چکے ہیں وہ لوگ جو سوچتے ہیں بری تدبیریں اس کے کہ دھنسا دیگا ان کو اللہ تعالیٰ زمین میں ف۱۳

۱ :- یا ایسا عذاب دوں کہ بھنک بھی نہ ہو ، چلتے پھرتے اچانک پکڑ لوں ۲ :- "تخوف" کا مطلب ایک بدو نے حضرت عمرؓ کو سمجھایا کہ ہم اونٹ کی پیٹھ پر لکڑی کا ٹکڑا ڈالتے ہیں جو آہستہ آہستہ رگڑ کر اس کے
بال ختم کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں بھی عذاب دیتے ہیں۔ آگے فرمایا یہ مہلت جو دی ہوئی ہے اپنی شفقت کی وجہ سے تاکہ سمجھ جائیں ۳ :- آگے پھر دعوت فکر دی سایہ کی مثال دے کر
بلاارادہ
۴ :- بے جان اور جاندار ہر چیز کا سایہ زمین پر ایسے پڑتا ہے جیسے خدا کو سجدہ کر رہا ہو ۵ :- اور جاندار اشیاء تو بالارادہ سجدہ بھی کرتے ہیں اور اللہ کے حکم مانتے ہیں ۶ :- یعنی اللہ کے سوا صرف ایک معبود
بھی نہ بناؤ۔ حضورؐ کے زمانہ میں مجوسی دو خدا مانتے تھے ایک خیر کا اور ایک شر کا ۷ :- یہ سب مخلوق ہیں ختم ہو جائیں گے صرف اللہ کی ذات باقی رہے گی اور اطاعت بھی ہمیشہ اسی کی رہے گی
۸ :- آگے فرمایا یہ نہ سمجھو کہ میں کا دو بیٹی ہیں بلکہ ۹ :- اور کوئی مشکل کشا ہے ہی نہیں جس کو تم پکارو ۱۰ :- پریشانی ہٹ جاتی ہے تو پھر خدا کو بھول جاتے ہیں۔ بعض دوں کو پکارنا شروع کر دیتے ہیں

اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ

یا آجائے ان پر عذاب جہاں سے وہ سمجھ بھی نہ سکیں ۱ یا ان کو پکڑلے

فِىْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ

ان کے چلنے پھرنے میں پس وہ اللہ کو عاجز نہ پائیں گے یا پکڑلے جبروں کو رگڑتے ہوئے ۲

فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ

پس بے شک تمہارا رب بڑی شفقت والا اور بڑا ہی مہربان ہے ۳ کیا نہیں دیکھا انہوں نے اس چیز کو جس کو پیدا کیا اللہ نے

شَىْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

کہ جھک جاتا ہے سایہ ان چیزوں کا کبھی دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے سامنے اور وہ

دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مِنْ

تابعدار رہتے ہیں ۴ اور اللہ ہی کے سامنے سجدہ کرتا ہے وہ ہر کوئی جو آسمانوں میں ہے اور وہ ہر کوئی جو زمین میں ہے

دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ

جانداروں میں سے اور فرشتے بھی اور وہ غرور نہیں کرتے وہ ڈرتے ہیں اپنے رب سے جس کو اپنے اوپر سمجھتے ہیں

ع ۷ ۱۰ ۱۲ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ

اور کر گزرتے ہیں جس بات کا ان کو حکم دیا جاتا ہے ۵ اور اللہ نے فرمایا نہ بناؤ دو معبود ۶

اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ

بے شک معبودِ برحق ایک ہی ہے اور مجھ ہی سے ڈرو اور اسی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور

الْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ

جو زمین میں ہے اور اسی کی اطاعت رہے گی ہمیشہ کیلئے ۷ پس کیا اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو ۸ اور تمہارے پاس جو بھی

مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

نعمت ہے پس وہ اللہ ہی کی ہے پھر جب تم کو پہنچتی ہے کوئی تکلیف تو اللہ ہی کی طرف فریاد کرتے ہو ۹

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾

پھر جب اللہ دور کر دیتا ہے وہ تکلیف تم سے فوراً ایک ٹولہ تم میں سے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگ جاتا ہے ۱۰

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ

تاکہ وہ ناشکری کریں اس نعمت کی جو ہم نے انکو دی ہے (اچھا فرمادیجئے) کچھ فائدہ اٹھالو۔ آگے جاکر جان لوگے ف۱ اور یہ بنادیتے ہیں

لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ

ان کیلئے جن کو جانتے بھی نہیں ایک حصہ ان چیزوں میں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں اللہ کی قسم! تم سے پوچھا جائیگا ان کاموں کے بارے میں

تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾

جو تم گھڑتے تھے ف۲ اور انہوں نے بنالیں اللہ کیلئے بیٹیاں ف۳ اللہ پاک ہے اولاد سے اور اپنے لئے بناتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾

اور جب خوشخبری دی جاتی ہے ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی اسکا منہ سارا دن سیاہ رہتا ہے اور اسکا دم گھٹتا رہتا ہے

يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ

چھپتا رہتا ہے اپنی قوم سے اس بات کی برائی سے جس کی اس کو خوشخبری دی گئی تھی (یہ سوچتا رہتا ہے) کہ اس بیٹی کو زندہ رکھے ذلیل ہوکر یا

يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

گاڑدے اس کو مٹی میں ف۵ یاد رکھو بہت برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے جو ایمان نہیں رکھتے

بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾ ع ۷ / ۱۳

قیامت پر بری کیفیت ہے ف۶ اور اللہ ہی کی شان سب سے بلند ہے اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے ف۷

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ

اگر پکڑلے اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی نافرمانی پر نہ چھوڑے گا زمین پر کوئی بھی چلنے والا ف۸ لیکن

يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ

ڈھیل دیتا ہے اللہ ان کو ایک وقت مقرر تک کیلئے پس جب آجاتا ہے وہ وقت مقرر ان پر پیچھے نہیں ہوسکتے

سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ

ایک گھڑی بھی اور نہ آگے ہوسکتے ہیں ف۹ اور ٹھہراتے ہیں اللہ کیلئے وہ چیزیں جو خود پسند نہیں کرتے ف۱۰ اور بیان کرتی ہیں

أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ

ان کی زبانیں جھوٹ کو (یوں کہتے ہوئے) کہ ان کیلئے بہتری ہی بہتری ہے ف۱۱ یہ بات ضروری ہے کہ ان کیلئے آگ ہے اور

ف۱: فرمایا دنیا میں یہ ناشکری کرلو نتیجہ آگے چل کر دیکھ لوگے۔ آگے ان کے عملی شرک کا انداز بتایا ہے۔ ف۲: اپنے پاس سے جو باتیں تم گھڑتے ہو ان کے متعلق پوچھا جائیگا۔ ف۳: مکہ کے کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے یہ ہندوؤں وغیرہ میں "دیوی" کا تصور وہیں سے آیا ہے۔ ف۴: حالانکہ خود اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں اور بیٹی پیدا ہونے پر ان کی اپنی جو حالت ہوتی ہے آگے بتادیا۔ پورا منظر بتادیا ف۵: عربوں میں تو یہ کیفیت بہت زیادہ تھی اب بھی لوگوں میں ہے۔ عرب غربت کی وجہ سے یا "داماد" کے خیال سے یہ حرکت کرتے تھے ف۶: یہ اپنے خیال میں یہاں ذلت سے بچنے کیلئے ایسا کرتے ہیں تو قیامت میں یہ بہت زیادہ ذلیل کئے جائینگے اور ان کی بہت بری حالت ہوگی۔ ف۷: فرمایا میں غالب ہوں ان کو دنیا میں ہی پکڑ سکتا ہوں مگر میری حکمت ہے کہ آخرت تک مہلت دے رہا ہوں۔ آگے اپنے غالب ہونے کی وضاحت فرمادی کہ پکڑا تو کیا حال ہوگا

ف۸: ایسا عذاب ہوگا کہ کوئی جاندار بھی نہ بچے گا جیسا کہ آج کل ایٹم بم ایجاد ہوگیا ہے اس کا یہ اثر ہوتا ہے

ف۹: جسطرح بندے کا وقت مقرر ہے اسی طرح قوموں کا بھی ہے

ف۱۰: اپنے لئے شریک پسند نہیں کرتے اور خدا کیلئے بنائے ہوئے ہیں

ف۱۱: وہ یہ جھوٹا دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ قیامت میں بھی ہمارے لئے بہتری ہی بہتری ہے۔ آگے فرمادیا بہتری نہیں آگ ہے

سے ۱:- یہ سزا نافرمانوں کیلئے ہے۔ آگے حضورؐ کو تسلی دی ہے ۲:- فرمایا یہ قرآن آپکے ساتھ ہی ہوگا سے ۳:- آگے اس کی مثال بیان فرمائی آسمان سے بارش کی سے:- وحی کی بھی یہی مثال ہے کہ بارش کے پانی کی
طرح کسی نے قبول کی اور کسی نے نہ کی۔ آگے اپنی قدرت کی نشانیاں بیان فرمائیں جو عام فہم ہیں سے ۵:- جانور گھاس کھاتے ہیں اور اس سے بنتا گیا ہے۔ دودھ کو دیکھو سے ۶:- اس آیت سے بعض لوگ شراب کو حلال
ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر تذکرہ سے چیز حلال ہوجاتی ہے تو پھر گوبر اور خون بھی حلال سمجھو اسی لئے فرمایا عقل والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان میں سے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے سے ۷:- شہد کی مکھی کی مثال دی کہ اس نے
میرا حکم مانا تو اس سے کیسی چیز پیدا ہوگئی

أَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾ تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ

اور وہ آگ میں دھکیلے جائیں گے ۱ اللہ کی قسم ہے ہم نے بھیجا رسولوں کو اپنی امتوں کی طرف آپ سے پہلے بھی

فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ

پس خوبصورت کر دکھائے ان کیلئے شیطان نے ان کے برے عمل پس وہ دنیا میں ان کا ساتھی رہا اور ان کے لئے عذاب ہے

أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي

دردناک ۲ اور نہیں اتاری ہم نے آپ پر یہ کتاب مگر اسلئے کہ آپ بیان کردیں ان کیلئے وہ باتیں

اخْتَلَفُوا فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٤﴾

جن میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور یہ کتاب رہنما ہے اور رحمت ہے ایمان والی قوم کے لئے ۳

وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي

اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا اس پانی کے ساتھ زمین کو اسکے مرچکنے کے بعد بے شک

ع ۸ / ۵ / ۱۴ ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٥﴾ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم

اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے اس قوم کیلئے جو اللہ کی بات سننے والے ہیں ۴ اور بیشک تمہارے لئے ان چارپایوں میں بھی عبرت ہے ہم تم کو پلاتے ہیں

مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ ﴿٦٦﴾

اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ جو لذیذ معلوم ہوتا ہے پینے والوں کیلئے ۵

وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا

اور کھجور کے پھلوں سے اور انگور کے پھلوں سے تم بناتے ہو نشے کی چیزیں اور اچھا رزق بھی

حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى

بے شک اس میں ایک نشانی ہے عقل مندوں کے لئے ۶ اور حکم دیا تیرے رب نے

النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾

شہد کی مکھی کو کہ بنالے پہاڑوں سے اپنے گھر اور درختوں میں سے اور ان کے چھتوں میں سے

ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِن

پھر کھا تو ہر قسم کے پھلوں سے پس چل تو اپنے رب کے راستوں پر فرمانبردار ہوکر ۷ نکلتی ہے

سلہ۱: ایسی چیز جو سراپا شفا ہے سلہ۲: آگے فرمایا اپنی پیدائش سے موت تک کی کیفیت پر غور کرو سلہ۳: جب انسان بہت بوڑھا ہو جاتا ہے تو ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ یہ سب اللہ کے کام ہیں
سلہ۴: ذاتی زندگی بتا کر آگے معاشرتی حالات ذکر فرمائے سلہ۵: رزق کا تفاوت میرے اختیار میں ہے سلہ۶: انسان مال اپنے غلام اور ملازم کو بھی نہیں دیتا کہ وہ مال میں اس کے برابر نہ ہو جائے
سلہ۷: حالانکہ مال تو اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے اس کا اپنا کوئی کمال نہیں۔ آگے ازواج و اولاد کی نعمت یاد دلائی سلہ۸: مرد، عورت، خاوند بیوی یہ جوڑے بنا دئے سلہ۹: باطل کو مانتے ہیں خالق کا انکار
کرتے ہیں سلہ۱۰: فرمایا رزق دینا میں ہوں یہ تو بہانہ یا ذریعہ بن جاتے ہیں سلہ۱۱: آگے دوسری مثال بیان فرمائی

بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

ان کے پیٹوں سے پینے کی چیز جس کے رنگ مختلف ہیں اس میں شفا ہے لوگوں کیلئے سلہ۱ بیشک اس میں بھی

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ

بہت بڑی نشانی ہے غور و فکر کرنے والوں کیلئے سلہ۲ اور اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر تمہیں وفات بھی دیگا اور تم میں سے کوئی

يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

لوٹایا جاتا ہے نکمی عمر کی طرف تاکہ نہ جانے سب کچھ جاننے کے بعد کچھ بھی سلہ۳ بے شک اللہ تعالی سب کچھ جانتا ہے

قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ ع ٩ / ١٥

ہر چیز پر قادر ہے سلہ۴ اور اللہ تعالی نے فضیلت دی تم میں سے بعض کو بعض پر رزق کے بارے میں سلہ۵ پس نہیں وہ لوگ جن کو

فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ

زیادہ دیا گیا ہے لوٹانے والے اپنے رزق کو ان لوگوں پر جن کے مالک ان کے ہاتھ ہیں تاکہ اس میں برابر ہو جائیں سلہ۶

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

کیا اللہ کی نعمتوں کا یہ انکار کرتے ہیں سلہ۷ اللہ نے بنا دئے تمہارے لئے تمہاری جانوں سے

اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ

جوڑے سلہ۸ اور بنا دیئے اللہ نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں میں سے بیٹے اور پوتے بھی اور تم کو روزی دی

الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

ستھری چیزوں سے کیا باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں سلہ۹

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ

اور پوجتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کو جو مالک نہیں ان کیلئے روزی دینے کے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا

نہ آسمان سے اور نہ زمین سے کچھ بھی اور نہ ان کی طاقت ہے سلہ۱۰ اور نہ بیان کرو

لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ

اللہ کے لئے مثالیں بے شک اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے سلہ۱۱ بیان فرمائی

ف۱:- ایک غلام ہے دوسرا بڑے مال والا ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح مالک (اللہ تعالیٰ) ہیں باقی سب اُس کی مخلوق اور غلام ہیں ان کو اللہ کا شریک کیسے بنا سکتے ہو۔ آگے ایک اور مثال بیان فرمائی
ف۲:- ایک بیوقوف اور گونگا غلام ہو اور دوسرا سمجھدار اور محنتی یہ دونوں بھی برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح ساری مخلوق نکمی اور بیوقوف ہے اس کو خدا کے برابر کیسے بناتے پھرتے ہو۔ آگے عقیدۂ قیامت بیان فرمایا
ف۳:- قیامت تو آنکھ جھپکنے جتنی دیر سے بھی زیادہ قریب ہے جیسے زلزلہ اچانک آجاتا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ آدمی دودھ نکالنے کیلئے ایک تھن پکڑے گا اور دودھ دوہنے سے پہلے قیامت آجائے گی۔ اسی طرح
کپڑا دھو کر رسی پر ڈالنے سے پہلے قیامت آجائیگی۔ ف۴:- یہ نہ سمجھو میں قادر نہیں آگے اپنی قدرت کی نشانیاں دیں۔ ف۵:- تجھے میں نے پیدا کیا اُس وقت تو کیا جانتا تھا۔ ف۶:- پھر یہ آلات لگا دیئے تاکہ میری
باتیں سن کر اور میری قدرت دیکھ کر میری باتوں پر عمل کرو اور میرا شکر کرو۔ یہاں پہلے سمع فرمایا پھر الابصار پھر افئدہ۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان دلواتے ہیں وہ آواز سن کر آنکھ کھولتا ہے
پھر اُس کے منہ میں گھٹی ڈالتے ہیں۔ آگے اور مثال دی
ف۷:- پرندوں کو فضا میں کون تھامتا ہے

اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ

اللہ نے مثال ایک ایسا غلام جو پورا غلام ہے قادر نہیں کسی بھی چیز پر اور وہ آدمی جس کو ہم نے روزی دی

مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ

اپنی طرف سے اچھی روزی اور وہ خرچ کرتا ہو اس سے پوشیدہ بھی اور سامنے بھی ف۱ کیا یہ

يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَضَرَبَ

برابر ہیں تمام تعریفیں حق ہے اللہ کا بلکہ ان میں سے بہت سے لوگ بات نہیں جانتے ف۲ اور بیان کی

اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ

اللہ تعالیٰ نے ایک مثال دو مردوں کی ایک ان میں سے گونگا ہو (نکما) اور کچھ بھی نہ کر سکتا ہو اور وہ

كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ

بوجھ ہو اپنے مالک پر جہاں بھی اُسے بھیجے وہ اچھی بات لے کر نہ آئے کیا برابر ہو سکتا ہے

۱۰ ع ۲ ۱۲ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ ع

یہ آدمی اور وہ آدمی جو حکم دیتا ہو ساتھ انصاف کے اور وہ سیدھی راہ پر ہو ف۳

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ

اور اللہ ہی کے پاس ہیں چھپی باتیں آسمانوں کی اور زمین کی اور قیامت کا معاملہ (یونہی سمجھو) جیسے جھپکنا

الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾

آنکھ کا یا اس سے بھی زیادہ قریب ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورا اختیار رکھتا ہے ف۴

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا ۙ وَّ

اور اللہ ہی نے نکالا تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے تم کچھ بھی نہ جانتے تھے ف۵ اور

جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾

(اسی اللہ نے) بنادئے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل تاکہ تم (اللہ کا) شکر ادا کرو ف۶

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ

کیا وہ نہیں دیکھتے پرندے کو لٹکے ہوئے آسمان کی فضا میں ف۷ ان کو کوئی نہیں تھام رہا

ف۱:- ایک چیز کو بھی غور سے دیکھ کر سوچا جائے تو انسان سمجھ سکتا ہے۔ آگے اور نعمتیں گنوا کر دعوتِ فکر دی ف۲:- اپنے گھر کس چیز سے بناتے ہو۔ وہ چیزیں کس نے بنائی ہیں۔ سوچو تو سہی۔ آگے اور دیکھو
ف۳:- عرب خیمے زیادہ استعمال کرتے تھے جو چمڑے سے بناتے فرمایا یہ چمڑہ جن جانوروں کا ہے وہ کس نے پیدا کئے ہیں ف۴:- یہ سب چیزیں اللہ نے دی ہیں ان اللہ کو ہی مانو اور اُسے یاد کرو۔ اور چیزیں دیکھو
ف۵:- یہ سائے، پہاڑ، یہ لباس سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ جنگ میں پہاڑوں میں مورچے بناتے ہو۔ ذرہ لوہے سے بنتی ہے وہ بھی خدا نے پیدا کیا ہے ف۶:- ہر چیز تمہارے تابع بنائی ہے تم میرے تابع بن جاؤ۔
ایسی باتیں سن کر کافر خود بھی بھاگتے اور دوسروں کو بھی بھگاتے جس سے حضور انور کی طبیعت پر بوجھ پڑتا کہ یہ کیوں دور ہی ہٹتے ہیں آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ فکر نہ کریں

إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٧٩﴾
سوائے اللہ کے — بے شک اس میں بھی — بڑی نشانیاں ہیں — ایمان والوں کے لئے ف۱
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ
اور اللہ ہی نے بنا دئے تمہارے لئے تمہارے گھروں میں سے کچھ رہنے کیلئے ف۲ اور بنا دیئے تمہارے لئے چارپایوں کے چمڑوں سے
الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ
ایسے گھر جن کو تم ہلکا سمجھتے ہو اپنے کوچ کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن ف۳
وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ
ان کی اون سے اور ان کی پشم سے اور ان کے بالوں سے سامان تمہارے لئے گھر کا اور سامان برتنے کا ایک
حِينٍ ﴿٨٠﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ
وقتِ مقررہ تک کیلئے ف۴ اور اللہ نے بنا دیئے تمہارے لئے اپنی مخلوقات میں سے کچھ سائے بھی اور اللہ نے بنا دیں تمہارے لئے
مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ
پہاڑوں میں سے پناہ کی جگہیں اور بنا دیئے تمہارے لئے ایسے کرتے جو بچاتے ہیں تم کو گرمی سے
وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ
اور ایسے کرتے جو بچاتے ہیں تم کو جنگ میں ف۵ اسی طرح پورا کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنا احسان تم پر
لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ
تاکہ تم بھی اللہ کا حکم مانو ف۶ پس اگر اب بھی وہ پیٹھ پھیر لیں تو آپ کے ذمے صرف پہنچانا ہے
الْمُبِينُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ
کھول کر ف۷ یہ پہچانتے ہیں اللہ کی نعمت کو پھر انکار کرتے ہیں اس نعمت کا اور ان میں سے بیشتر لوگ
الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾ ع وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا ع ۱۱/۱۷
کافر ہیں ف۸ اور جس دن ہم کھڑا کر دیں گے ہر امت سے اس کے گواہ کو ف۹ پھر
يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ
اذن نہ دیا جائیگا جواب دینے کیلئے کافروں کو اور نہ ہی ان سے توبہ قبول کی جائے گی ف۱۰ اور جب دیکھ لیں گے

ف۷:- آپ اپنی ذمہ داری پوری کر چکے ہیں
ف۸:- ان کو سب کچھ پتہ ہے جان بوجھ کر انکار کر رہے ہیں اور کفر کرتے ہیں۔ آگے پھر قیامت کی ایک جھلک بیان فرمائی
ف۹:- اس سے مراد نبی ہے۔ نبیوں سے بھی پوچھا جائے گا
مَاذَآ اُجِبْتُمْ امتوں نے کیا ردِ عمل ظاہر کیا
ف۱۰:- نبی کی گواہی کے بعد پھر نہیں پوچھا جائیگا بلکہ عذاب ہوگا

ف ۱:- جب عذاب نظر آ جائیگا تو پھر وہ معبود ان باطل بھی ان کو نظر آ جائیں گے اور وہ بھی دو قسم کے ہونگے ایک وہ جو توحید کے قائل تھے اور ان مشرکوں سے بیزار تھے اور ان کے اس فعل سے خوش نہ تھے اور دوسرے
وہ جو خود شرک کراتے تھے اپنے کو معبود سمجھتے تھے۔ آگے جو سوال و جواب ہے وہ پہلی قسم کے معبودوں کا ہے ف ۲:- اے اللہ! ہمارے وہ معبود یہ ہیں ف ۳:- تم جھوٹ کہتے ہو ہم تو خود صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے
ف ۴:- وہ تو بری الذمہ ہو جائیں گے۔ آگے دوسری قسم کے معبودوں کا ذکر ہے ف ۵:- یہ تو پہلی قوموں کے حالات ہیں آگے حضورؐ کا ذکر ہے ف ۶:- ہر نبی اپنی قوم سے ہی ہوتا ہے ف ۷:- جس دن حضورؐ گواہی
دیں گے تو جن لوگوں نے بات نہ مانی تھی وہ کہیں گے کاش! زمین پھٹ جائے اور اس میں ہم دھنس جائیں ف ۸:- فرمایا یہ میری کتاب ہے اور بندے کیلئے ضرورت کا ہر حکم اور قانون موجود ہے جو رحمت ہی رحمت ہے
ف ۸:- فرمایا آگے قرآن کا حکم بھی سن لو ف ۹:- جب حاکم بنو تو انصاف کرو ف ۱۰:- اس سے مراد یہ ہے کہ مدعی کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو وہ نیکی کرے مثلاً قاتل سے دیت لے لے یا ویسے معاف کر دے۔
ف ۱۱:- رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨٥﴾
اللہ کی حدیں توڑنے والے عذاب کو پس ہلکا نہ کیا جائیگا ان سے عذاب اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائے گی ف ۱
وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ
اور جب دیکھیں گے مشرک اپنے شریکوں کو وہ کہیں گے اے ہمارے رب! یہ وہ ہیں
شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا
جن کو ہم نے شریک بنایا تھا ان کو ہم پکارا کرتے تھے تجھے چھوڑ کر ف ۲ پس وہ واپس کر دیں گے
الثلثة
إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ
ان کی طرف ان کی اس بات کو کہ بے شک تم تو جھوٹ کہہ رہے ہو ف ۳ اور پیش کر دیں گے اللہ کی طرف
يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾
اس دن اپنی اطاعت کو اور گم جائیں گے ان سے جن کو وہ گھڑا کرتے تھے ف ۴
الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا
وہ لوگ جو کافر ہوئے اور دوسروں کو بھی روکا اللہ کی راہ سے ہم بڑھا دیں گے ان کیلئے عذاب پر
فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ
عذاب بدلہ ان کے فساد کا ف ۵ اور جس دن ہم کھڑا کریں گے
أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا
ہر امت سے گواہ ان کے خلاف جو انہی میں سے ہوگا ف ۶ اور لائیں گے ہم آپ کو گواہ بنا کر
عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَ
ان کے خلاف اور ہم نے اتاری آپ پر یہ کتاب جو بیان کرنے والی ہے ہر چیز کا اور (قرآن)
۱۲ ع ۱۸
هُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ
ہدایت ہے اور سراپا رحمت ہے ف ۷ اور سراپا خوشخبری ہے ماننے والوں کے لئے ف ۸ بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ
انصاف کا ف ۹ اور نیکی کا ف ۱۰ اور حق قرابت داروں کے دینے کا ف ۱۱ اور اللہ روکتا ہے

ف۱: بے حیائی بھی ایک برائی ہی ہے لیکن اُسے بڑے اہتمام سے الگ بیان فرمایا کہ یہ بڑی برائی ہے۔ فحش ایسے کام کو کہتے ہیں جسے ہر کوئی برا سمجھے ف۲: یہاں تک سارے دین کا خلاصہ بیان فرمادیا گیا ہے۔ اس ایک
آیت پر عمل ہوجائے تو رحمت ہی رحمت نازل ہوگی۔ آگے مزید نصیحت فرمائی ف۳: اسلئے کہ عہد شکنی حرام ہے آگے عہد کی ہی ایک زیادہ اہم چیز قسم کو بیان فرمایا ف۴: سب سے بڑی قسم اور عہد تو کلمہ طیبہ پڑھنا ہے
سوچو اس پر بھی عمل کر رہے ہو یا نہیں؟ ف۵: آگے مثال دے کر سمجھایا ف۶: یہاں دنیاوی فائدہ مراد ہے ف۷: مومن کی نظر قیامت پر ہونی چاہیے ف۸: حساب ضرور ہوگا۔ آگے پھر سمجھایا
ف۹: کلمہ پڑھنے سے پاؤں جم گئے۔ فرمایا خیال کرنا پھسل نہ جاؤ ف۱۰: قسمیں کھاکر دین کے خلاف کام کئے تو پھسل جاؤ گے اور پھر بڑا عذاب ہوگا۔

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾

ہر قسم کی بے حیائی سے اور ہر قسم کی برائی سے ف۱ اور ہر قسم کی سرکشی سے اللہ تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرسکو ف۲

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ

اور پورا کرو اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو جب تم نے کوئی عہد کیا ہو ف۳ اور مت توڑو قسموں کو

بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اپنے پختہ کرنے کے بعد حالانکہ تم ٹھہرا چکے ہو اللہ کو اپنے آپ پر ذمہ دار ف۴ بے شک اللہ تعالیٰ

يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا

جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ف۵ اور مت ہو اس عورت کی طرح جس نے توڑ ڈالا اپنا سوت

مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ

محنت کے بعد کات کر تم بناتے ہو اپنی جھوٹی قسموں کو آپس میں بہانہ اس بات کا کہ

تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

ایک فرقہ زیادہ فائدے میں ہوجائے دوسرے فرقہ سے ف۶ اللہ تم کو آزماتا ہے ان چیزوں کیساتھ اور بیان کرے گا

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ

تمہارے لئے قیامت کے دن ان باتوں کو جن میں تم اختلاف کرتے ہو ف۷ اگر چاہتا

اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ تعالیٰ تو بنادیتا تمہیں ایک ہی امت لیکن گمراہ چھوڑ دیتا ہے جسے بھی چاہتا ہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اور راہ پر لاتا ہے جسے بھی چاہتا ہے اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا ان کاموں کے بارے میں جو تم کرتے تھے ف۸

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ

اور مت بناؤ اپنی قسموں کو بہانہ آپس میں کہیں پھسل نہ جائے تمہارا قدم اس کے

ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ

جم جانے کے بعد ف۹ اور چکھوگے تم برے عذاب کو اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو روکا اللہ کے دین سے ف۱۰

سلہ:- دنیاوی فائدے کیلئے دین کو بیچ نہ دو سلہ:- آگے وجہ بیان فرمائی کہ یہ کیوں ہوتا ہے انسان دنیاوی فائدے کو مستقل سمجھتا ہے حالانکہ سلہ:- فرمایا تو تو بھی دنیا سے چلا جائیگا اور مال و دولت
بھی فانی ہے البتہ جو تیرے نام پر خرچ کر کر آگے بھیج دیا وہ بیان پورا پورا مل جائیگا سلہ:- آدمی دس روپے کما کر آٹھ خرچ کرے دو بچائے یہ بچانے کیلئے صبر کرنا پڑتا ہے اور اس صبر کا پھر فائدہ ہوتا ہے
رقم بچ جاتی ہے اسی طرح اللہ کی راہ میں دیا ہوئے مال کا کئی گنا زیادہ اجر ملے گا سلہ:- پہلی شرط ہے ایمان اور عقیدہ۔ عقیدہ ٹھیک ہوگا تو ہر نیکی کے عمل کا ثواب دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی
آگے فرمایا دنیا میں کیا اجر ملے گا؟ سلہ:- زندگی بڑی ستھری ہو جائیگی جیسے نمازی آدمی کی زندگی دیکھو ہیں سلہ:- زندگی بھی اچھی قیامت بھی اچھی۔ مگر یہ تب ہوگا جب بندہ قرآن کو مانے گا۔ یہ
ساری باتیں تو قرآن میں ہیں اور شیطان قرآن پڑھنے نہیں دیتا۔ اسلئے فرمایا شیطان سے بچنے کیلئے کیا کرو؟ سلہ:- قرآن پڑھنے سے پہلے تعوذ پڑھ لو میں حفاظت کرونگا یہ بھاگ جائیگا

سلہ:- یہ زور لگائے گا لیکن اس کا زور نہیں چلے گا

سلہ:- جو اس کا کہنا مانتے ہیں اور اُسے دوست بنا لیتے ہیں

سلہ:- آگے فرمایا کہ یہ شیطان کے پیروکار قرآن مجید کے بارے میں
شبہات پیدا کرتے ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر ہے۔

سلہ:- جیسے شراب کے تدریجاً حرام قرار دینے پر انہوں نے اعتراض کیا۔
اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے رہے ہیں

لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ

تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہے اور مت حاصل کرو اللہ کے عہد پر تھوڑی سی دنیا کو سلہ

إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ

بے شک وہ اجر جو اللہ کے ہاں ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو سلہ جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے

يَنْفَدُ ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا

یہ ختم ہو جائیگا جو اللہ کے پاس ہوگا وہ باقی رہے گا سلہ ہم یقیناً بدلہ دیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا

أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

(انکا وہ بدلہ بہتر ہوگا) ان کے اچھے کاموں کا ان کاموں سے جو وہ کرتے تھے سلہ جو کوئی نیک کام کرے گا

مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَ

خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس حال میں کہ وہ ایمان والے ہوں سلہ پس ہم اسی کو زندگی دینگے بڑی پاکیزہ زندگی سلہ اور

لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا

ہم ان کو ضرور بدلہ دینگے (انکا اجر جو بہت بہتر ہے ان کاموں سے) ان کے اچھے کاموں پر جو وہ کرتے تھے سلہ پس جب

قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾

تو قرآن پڑھنا چاہے پس پناہ مانگ لے اللہ کی اس شیطان سے جو اسکی دربار سے مردود ہو چکا ہے سلہ

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

بے شک اس کا زور نہیں چلتا ان لوگوں پر جو ایمان لائے سلہ اور اپنے رب پر

يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ

بھروسہ کرنیوالے ہیں بے شک اس کا زور چلتا ہے اُن لوگوں پر جو اس کے ساتھ دوستی کرتے ہیں سلہ اور ان لوگوں پر

١٣ ع ١١ ١٩
هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ

جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا دیتے ہیں سلہ اور جب ہم بدلہ دیتے ہیں ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم اور اللہ

أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ

خوب جانتا ہے جو وہ اتارتا ہے سلہ تو یہ کہہ دیتے ہیں تو خود بنا کر لدیا بلکہ ان میں سے بہتے لوگ

س۱:- جب حضورؐ قرآن پڑھتے تو صحابہؓ دوڑے دوڑے خوشی سے سننے کیلئے آتے اسلئے کہ یہ مسلمانوں کیلئے خوشخبری ہے س۲:- وہ کم بخت کہتے کہ ایک تاجر ہے جو ایران جاکر قصے سن کر آتا ہے اور حضورؐ کو
سناتا ہے وہ اُسے عربی بنا کر سنا دیتے ہیں س۳:- فرمایا قرآن تو عربی مبین ہے جبکہ اس تاجر کی زبان عجمی ہے س۴:- یہ اپنی خواہشات کو دین بنا کر پیش کرتے ہیں یہ کافر اور جھوٹے ہیں
س۵:- کمزور صحابہؓ مکہ مکرمہ کے جو خفیہ مسلمان تھے اُن کو مستثنیٰ فرمایا س۶:- آگے فرمایا یہ کافر مانتے کیوں نہیں اسلئے کہ انہوں نے دنیا کو ترجیح دی ہوئی ہے قیامت کو چاہتے ہی نہیں
س۷:- اللہ نے ان کو محروم کر دیا ہے ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دی ہے

لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

بات جانتے ہی نہیں آپ فرما دیجئے اتارا یہ قرآن جبریل امین نے تیرے رب کی طرف سے حق بات لے کر

لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾

تاکہ ثابت رکھے اللہ تعالیٰ یقین والوں کو اور یہ قرآن ہدایت ہے اور خوشخبری ہے ماننے والوں کے لئے س۱

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِسَانُ الَّذِي

اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ یہ کافر یوں بھی کہتے ہیں کہ اس نبی کو یہ قرآن سکھاتا ہے ایک انسان س۲ وہ جس کی طرف

يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠٣﴾

یہ نسبت کرتے ہیں وہ تو عربی نہیں ہے اور یہ قرآن کھلی ہوئی عربی زبان میں ہے س۳

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ

بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے اللہ کی آیتوں پر ان کی رہنمائی نہیں فرماتا اللہ تعالیٰ اور ان کیلئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

عذاب ہے دردناک اللہ پر جھوٹ تو وہ باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے

بِآيَاتِ اللّٰهِ ۚ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ

اللہ کی آیتوں پر اور یہی بڑے جھوٹے ہیں س۴ جو کوئی منکر ہو جائیگا اللہ کا

بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلٰكِنْ

ایمان کا اعلان کرنے کے بعد مگر وہ جسے مجبور کیا جائے اور اس کو دل کے ساتھ یقین ہو ایمان پر س۵ لیکن وہ آدمی

مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ

جس کا سینہ کھل گیا کفر کے لئے ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

بہت بڑا عذاب ہے س۶ یہ اس لئے کہ انہوں نے پسند کر لیا دنیا کی زندگی کو

عَلَى الْآخِرَةِ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿١٠٧﴾

آخرت کے مقابلے میں اور اللہ تعالیٰ رہنمائی نہیں کرتا ایسے کافر لوگوں کی س۷

سٹ۱:- یہ تو نافرمانوں کا حال ہے البتہ جن لوگوں نے میری بات مانی ان کا حال یہ ہوگا سٹ۲:- ایمان ایسی دولت ہے کہ جو کافر یا مرتد سچا ایمان لے آئے اور اپنے عمل سے ایمان کی سچائی کو ثابت کرے اللہ کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس میں صحابہؓ کی شان بھی ہے۔ چونکہ اصل جزا و سزا قیامت میں ہوگی اسلئے آگے قیامت کے دن کا ذکر فرمایا اور اس کی کیفیت بیان فرمائی کہ اس دن کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا

سٹ۳:- اس دن نفسا نفسی ہوگی اسلئے وہاں کی تیاری کرو دنیاوی زندگی کے پیچھے ہی نہ پڑے رہو سٹ۴:- آگے فرمایا اصل سزا تو اگرچہ قیامت میں ہوگی مگر کبھی کبھی بعض گناہوں کی سزا دنیا میں بھی کچھ مل جاتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے

سٹ۵:- بعض علماء نے اس سے مکہ کی بستی یا پہلی کوئی بستی مراد لی ہے اور بعض نے اسے عام مثال قرار دیا ہے کہ وہاں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ تھی مگر سٹ۶:- انہوں نے نافرمانی شروع کردی تو پھر ان کو مصیبت، بھوک اور خوف کی صورت میں سزا ملی۔ آگے نافرمانی کی صورتیں ارشاد فرمائیں

سٹ۷:- اللہ کے رسول نے سمجھایا مگر نہ سمجھے بلکہ اس کو جھٹلا دیا۔

آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری بات کو سمجھو اور اس پر پورا عمل کرو

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ

یہ وہ لوگ ہیں کہ مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر

وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْغَٰفِلُونَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ

اور یہ بے خبر ہیں یاد رکھو یہی لوگ قیامت میں

الْخَٰسِرُونَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ

بڑے گھاٹے والے ہوں گے سٹ۱ پھر بے شک تیرا رب ان لوگوں کے لئے جنہوں نے گھر بار چھوڑے فتنے میں پڑنے کے بعد

مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَٰهَدُوا وَصَبَرُوٓا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا

پھر لڑے اللہ کی راہ میں اور صبر بھی کیا بے شک تیرا رب ان سب باتوں کے بعد یقیناً

ع ۱۴ / ۱۰ / ۲۰ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَٰدِلُ عَنْ

بخشنے والا مہربان ہے سٹ۲ جس دن آئے گا ہر انسان جان چھڑانے کیلئے گفتگو کرتے ہوئے

نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾

اور پورا پورا دیا جائے گا ہر انسان کو بدلہ ان کے کاموں کا سٹ۳ اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا سٹ۴

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً

اور بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ایک مثال اس بستی کی جو بے فکر تھی اطمینان والی تھی

يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ

اس کے پاس پہنچتی تھی اس کی روزی فراغت کی ہر جگہ سے سٹ۵ پس ان لوگوں نے ناشکری کی اللہ کی نعمتوں کی

اللَّهِ فَأَذَٰقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا

پس چکھا دیا ان کو اللہ نے لباس بھوک کا اور خوف کا بدلہ ان کی

يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ

کاریگری کا سٹ۶ اور بے شک آ پہنچا ان کے پاس اللہ کا رسول انہی میں سے انہوں نے جھٹلا دیا اس کو

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوا مِمَّا

پس پکڑ لیا ان کو اللہ کے عذاب نے اور وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے سٹ۷ پس کھاؤ تم ان چیزوں سے

سا: میری نعمتیں کھا کر مجھ کو بھی یاد کرو۔ لیکن جو چیزیں میں نے حرام کی ہیں وہ نہ کھاؤ اس کی تفصیل آگے ہے سا۲: یہ چیزیں حرام ہیں مگر شدید مجبوری میں اجازت ہے سا۳: حرام حلال اپنے پاس سے نہ بناؤ
اگر اضطراری حالت میں جان بچانے کیلئے کچھ کھانا پڑا تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے سا۴: اگر اپنے پاس سے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنا کر دنیا کا فائدہ حاصل کیا تو یاد رکھو یہ تو ختم ہو جائیگا لیکن جو عذاب
ہوگا وہ بہت دردناک ہوگا سا۵: یہودیوں پر جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام کی تھیں جن کا ذکر سورۃ انعام میں گزر چکا ہے (ان کا ذکر فرما دیا کہ وہ بھی ان کی اپنی زیادتیوں کی وجہ سے حرام ہوئی تھیں ہم نے زیادتی نہیں کی)

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ

جو تمہیں دی ہیں اللہ نے حلال اور پاکیزہ اور شکر کرو اللہ کی نعمتوں کا اگر

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ

تم اُسی کی عبادت کرنے والے ہو سا (یہ بات ہے کہ اللہ نے) حرام کیا ہے تم پر مردار کو اور

الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

بہنے والے خون کو اور خنزیر کے گوشت کو اور جس پر نام لیا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا سا۲ پس جو کوئی

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

مجبور ہو جائے بھوک کے ساتھ باغی نہ ہو (نہ دوبارہ کھانے کا خواہش) اور حد سے بڑھنے والا نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے سا۳

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا

اور مت کہو ان چیزوں کے بارے میں جن کو بیان کرتی ہیں تمہاری زبانیں جھوٹ کہ یہ

حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ

حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ باندھو اللہ پر جھوٹ بے شک

الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

وہ لوگ جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر وہ کامیاب نہیں ہو سکتے

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ

برتنے کا سامان ہے تھوڑا سا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے سا۴ اور ان لوگوں پر

هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا

جو یہودی تھے ہم نے حرام کیا تھا ان چیزوں کو جو ہم بیان کر چکے ہیں آپ پر پہلے اور

ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے سا۵

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

پھر بے شک تیرا رب ان لوگوں کے لئے جو کریں گناہ کے کام اپنی نادانی کے ساتھ پھر توبہ کر ڈالیں

۱؎ فرمایا میں مہربان رب ہوں بھاگو نہیں میرے قریب تو آؤ۔ آگے اپنی رحمت کی مثال دی ہے ۲؎ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر فرمایا کہ وہ موحد اور بڑے شکر گزار تھے ان کو میں نے دونوں جہانوں کی کامیابی عطا کر دی۔
۳؎ آگے فرمایا کہ وہ بھی صراط مستقیم پر تھے اور حضور اکرمؐ بھی اسی صراط مستقیم پر ہیں۔ اگر تم دین ابراہیمی پر ہونے کا سچا دعویٰ کرتے ہو تو حضورؐ کی پیروی کرو ۴؎ آگے فرمایا کہ اصل ملت ابراہیمی میں ہفتہ کے دن
کا شکار حرام نہ تھا بلکہ یہودیوں نے جب خود اس دن کو افضل ٹھہرا لیا تو ان کو بھی یہ حکم دیا گیا مگر انہوں نے نافرمانی کی اور بطور سزا بندر بنا دئے گئے ۵؎ یہ تو دنیا کی سزا تھی اصل فیصلہ اس نافرمانی کا بھی اور باقی اختلافات
کا بھی قیامت کے دن ہوگا۔ آگے حضورؐ کو بتایا کہ آپ ان کو کس انداز سے سمجھائیں ۶؎ ہر مبلغ کو یہ انداز اختیار کرنا چاہیے ۷؎ آگے فرمایا اگر مخالف علمی بحث و مباحثہ سے آگے بڑھ کر ایذا رسانی کرے تو آپ
کو اور آپ کے متبعین کو بدلہ لینا بھی جائز ہے لیکن بدلے میں بھی زیادتی کی اجازت نہیں۔ جو سلوک کیا گیا ہو ویسا ہی کرو

١٥ ع ٩ ٢١ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾

اس کے بعد اور نیک بن جائیں بے شک تیرا رب ان سب باتوں کے بعد یقیناً بخشنے والا مہربان ہے ۱؎

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۗ وَلَمْ يَكُ مِنَ

بے شک ابراہیمؑ ایسا پیشوا تھا جو عبادت کرنیوالا تھا صرف اللہ کی اللہ کی طرف سے اور نہ تھا

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ

مشرک بتانیوالوں میں سے شکر کرنیوالا تھا اللہ کی نعمتوں کا ۲؎ اللہ نے چن لیا اس ابراہیمؑ کو اور چلا دیا سیدھی راہ پر

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

اور دی ہم نے اس کو دنیا میں بہت بہتری اور بے شک وہ ابراہیمؑ قیامت میں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ

خوش بختوں میں سے ہے ۳؎ پھر وحی کی ہم نے آپکی طرف اس بات کی کہ پیروی کریں ابراہیمؑ کے دین کی جو سب سے کٹا ہوا تھا

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ

اور مشرکوں میں سے نہ تھا ۴؎ بے شک مقرر کیا گیا ہفتہ کا دن ان لوگوں پر جو

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

اس میں اختلاف کرتے تھے اور بے شک تیرا رب ضرور فیصلہ کر دیگا ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

جن میں یہ اختلاف کرتے تھے ۵؎ بلائیں آپ اپنے رب کی راہ کی طرف عقلمندی کے ساتھ

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ

اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور بحث کریں آپ ان کے ساتھ اس طریقے پر جو پسندیدہ ہو ۶؎ بے شک تیرا رب

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٢٥﴾

اچھی طرح جانتا ہے اس انسان کو جو بھٹکتا ہو اس کی راہ سے اور خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو ۷؎

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ

اگر تم بدلہ لینا چاہو کسی سے تو بدلہ لو جتنی تم کو تکلیف پہنچائی گئی اور اگر

سا :- اگر صبر کروگے تو اس کا نتیجہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا اسلئے کہ یہ مکی سورۃ ہے اُس وقت یہ انداز مفید تھا سا۲ :- صبر کرنا اور تکلیفیں سہتے رہنا آسان نہیں لیکن اللہ تعالیٰ تم پر آسان کر دیں گے پریشان نہ ہوں
آگے فرمایا جو خدا سے ڈر کر تقوی اور نیکی اختیار کرے گا اللہ کی مدد اس کے ساتھ ہوگی سا۳ :- "محسنون" سے مراد وہ لوگ ہیں جو دل سے اللہ کی بات مانتے ہیں۔ اس سے مراد لوگوں سے اچھا سلوک کرنے والے

صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ

صبر کیا تم نے تو وہ بہتر ہے صبر کرنیوالوں کے لئے سا اور آپ صبر کریں اور آپ کا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٧﴾

اور غم نہ کھائیں ان کے لئے اور آپ دل تنگ نہ کریں ان کے مکروں سے سا۲

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿١٢٨﴾ ع ١٦ ٩ ٢٢

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہوئے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو دل سے نیکی کرتے ہیں سا۳

ف۱:۔ سورۃ بنی اسرائیل مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ میں بنی اسرائیل کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضور انورؐ نے اس کا نام سورۃ بنی اسرائیل رکھا ہے۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں حضورؐ
کو حکم فرمایا گیا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ دعوت کا انداز اور طریقہ بتایا اس سورۃ میں داعی کی عظمت اور مقام کو بیان فرمایا اسلئے کہ اگر داعی کی عظمت دل میں نہ ہو تو دعوت کی عظمت بھی دل میں نہیں آتی
اسی طرح ہر داعی اور رسول نے اپنی صداقت کے ثبوت میں معجزے پیش کئے۔ اس سورۃ میں حضورؐ کے معجزۂ معراج کا ذکر ہے۔ اسی طرح پچھلی آیت میں حضورؐ کو صبر کا حکم فرما کر تسلی دی گئی کہ پریشان نہ ہوں انجام بہتر ہوگا تو
اس کا ایک نمونہ اور انعام بیان فرمادیا اور بیت المقدس میں انبیاء کرامؑ کی امامت کروا کر اشارہ فرمادیا کہ بیت المقدس بھی فتح ہوگا اور آپکے پیروکاروں کے قبضہ میں آئے گا۔ حضورؐ جتنے زیادہ پریشان تھے اتنی بڑی بشارتیں دیدیں
ف۲:۔ مسجد الحرام کا معنی عزت والی مسجد یعنی بیت اللہ اور اقصیٰ کا معنی دور والی فرمایا وہ ذات بڑی پاک ہے جس نے حضورؐ کو رات کے ایک حصے میں اتنا سفر کرادیا لیکن اس وجہ سے حضورؐ کو شریک نہ ٹھہرا لینا وہ ہیں میرے
ہی بندے۔ اس سے یہ اشارہ بھی کردیا کہ صرف روح کو معراج نہیں
ہوا بلکہ بدن سمیت ہوا ہے اسلئے کہ بدن اور روح مل کر بندہ کہلاتے ہیں
حضورؐ کی معراج کے دو حصے ہیں بیت اللہ سے بیت المقدس تک اسے اسراء
کہتے ہیں اور دوسرا مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک
ف۳:۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اپنے دو اولوالعزم نبیوں کا ذکر فرمایا
ف۴:۔ پہلی آیت میں حضورؐ کو عبد فرمایا اسی طرح باقی نبی بھی عبدی ہیں اور
عبدیت کے مقام کیلئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے ایک اللہ پر کلی اعتماد
اور دوسرا اس کی نعمتوں کا شکر۔ یہاں پہلی بات کا حکم دیا موسیٰؑ کو
ف۵:۔ یہاں دوسری صفت شکرگزاری بیان فرمادی۔ بعض علماء نے لکھا ہے
کہ نوحؑ جب لقمہ منہ میں ڈالتے بسم اللہ پڑھتے جب نگلتے تو الحمدللہ۔
آگے بنی اسرائیل کو ادھر متوجہ فرمایا کہ اب تمہاری سرداری ختم ہے اسلئے
کہ تم نے زمین میں فساد کیا اور سرکشی کی اب نبوت حضورؐ کو دیدی گئی ہے
ف۶:۔ آگے انکی سرکشی کی تفصیل بیان فرمائی اور اس کا نتیجہ بتادیا
ف۷:۔ بابل کے بادشاہ نے حملہ کرکے یہودیوں کو تباہ کردیا

۱۷ سُوْرَةُ الْاِسْرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا ۵۰

سورۃ اسراء مکی ہے اور اس میں ۱۱۱ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

پاک ہے وہ ذات جو لے گیا رات کو اپنے بندے کو رات کے تھوڑے حصے میں عزت والی مسجد سے

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ

مسجد اقصیٰ تک ف۲ جس کے گرداگرد برکت دی ہم نے تاکہ ہم دکھائیں اپنے اس بندے کو

اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ

اپنی نشانیاں بے شک وہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے ف۳ اور دی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور بنایا ہم نے اس کتاب کو

هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝۲ۭ

ہدایت دینے والا بنی اسرائیل کے لئے (یہ بات کہتے ہوئے) کہ نہ بنانا میرے سوا کسی کو بھی کارساز ف۴

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَ

اے اولاد ان لوگوں کی جن کو اٹھا رکھا تھا ہم نے نوحؑ کے ساتھ بے شک نوحؑ میرا شکرگذار بندہ تھا ف۵ اور

قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ

ہم نے مطلع کردیا تھا بنی اسرائیل کے لئے کتاب میں کہ تم ضرور فساد کروگے ملک میں

مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝۴ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا

دو دفعہ اور تم بہت زیادہ سرکشی کروگے ف۶ پس جب آگیا پہلا وعدہ تم پر بھیج دیا ہم نے

عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ

اپنے بندوں کو جو سخت لڑنے والے تھے پس گھس گئے وہ تمہارے گھروں میں ف۷

وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ

اور اللہ کی بات پوری ہوکر رہی پھر دیدیا ہم نے تم کو دوبارہ غلبہ ان پر

سٹ ۱:- یعنی پھر جب تم نے ہماری طرف رجوع کیا توبہ وانابت اختیار کی تو ہم نے پھر تم کو دشمنوں پر غلبہ دیدیا۔ آگے نصیحت فرمائی کہ نیکی کرو اگر پھر بدی کروگے تو اس کا بھی نتیجہ ملے گا سٹ ۲:- آگے دوسرے واقعہ کا ذکر فرمایا جو بخت نصر کے حملے کا ہے سٹ ۳:- اس واقعہ کے بعد بنی اسرائیل کی قوت کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو گیا۔ آگے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ پھر مہربانی پر تیار ہے اگر تم حضور ﷺ پر ایمان لے آؤ تو دینی حیثیت دوبارہ مل جائیگی اور اگر وہی نافرمانی والا رویہ رکھوگے تو ہم بھی وہی سلوک کریں گے اور مسلمانوں کو تم پر غالب کردیں گے سٹ ۴:- تم دنیا میں بھی ذلیل کردئے جاؤگے اور آخرت میں تمہارے لئے جہنم تیار ہے۔ آگے فرمایا کہ اب تمہاری رہنمائی کیلئے قرآن موجود ہے
سٹ ۵:- قرآن مجید دنیا میں حیات طیبہ کی اور آخرت میں جنت کی عظیم الشان بشارت سناتا ہے جو اس پر عمل کریں گے اور جو نہ مانیں گے ان کیلئے دردناک عذاب کا وعدہ کرتا ہے جو آخرت میں ملے گا جس کو یہ نہیں مانتے

وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝٦
اور مدد کی ہم نے تمہاری مالوں سے اور اولادوں سے اور ہم نے بنادی تمہاری تعداد زیادہ سٹ۱

إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ
اگر تم بھلائی کروگے تو بھلائی کروگے اپنے فائدے کیلئے اور اگر برا کروگے تو اپنے لئے سٹ۲

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا
پھر جب آئے گا دوسرا وعدہ تاکہ بگاڑ دیں تمہارے چہرے اور داخل ہو جائیں

الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا ۝٧
مسجد میں جیسا کہ داخل ہوئے تھے پہلی مرتبہ اور برباد کردیں جہاں تک وہ قابو پا سکیں سٹ۳

عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ
تمہارا رب قریب ہے تم پر رحم کرنے کیلئے اور اگر تم لوٹ آؤگے ہماری نافرمانی کیطرف ہم لوٹ آئیں گے تمہاری ذلت کی طرف اور ہم نے بنادیا جہنم کو

وقف لازم

لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ۝٨ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَ
کافروں کو گھیرے میں لینے والی سٹ۴ بے شک یہ قرآن ہدایت دیتا ہے اس راستے کی طرف جو سب سے سیدھا اور نیچے ہے اور

يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۝٩
خوشخبری دیتا ہے ایمان والوں کو جو عمل کرتے ہیں نیکیوں کے کہ ان کے لئے بہت بڑا ثواب ہے سٹ۵

ع ١
وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝١٠ ع
اور بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے قیامت پر ہم نے تیار کر رکھا ہے ان کے لئے دردناک عذاب سٹ۶

وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۝١١
اور مانگتا ہے انسان اللہ سے وہ چیز جو اسکے نزدیک بری ہو (یوں مانگتا ہے) جیسے بہتری مانگنی چاہیئے اور انسان ہی بہت زیادہ جلدباز ہے سٹ۷

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ
اور بنادیا ہم نے رات کو اور دن کو دو نشانیاں پس مٹا ڈالی ہم نے رات کی نشانی اور کردیا دن کی نشانی کو

النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ
دیکھنے کیلئے تاکہ ڈھونڈو تم فضل اپنے رب کا اور جان لو گنتی سالوں کی

سٹ ۶:- آگے ایسے انسانوں کی بدبختی بیان فرمائی کہ برائی طلب کرتے ہیں یعنی عذاب اور وہ بھی جلدی۔ حالانکہ بہتری مانگنی چاہیے
سٹ ۷:- فرمایا کہ دیئے انسان کی یہ طبعی کمزوری بھی ہے کہ وہ جلدباز ہوتا ہے خواہ اُس جلدبازی سے اُسے نقصان ہی اٹھانا پڑے۔ آگے فرمایا کہ یہ میرا اپنا نظام ہے عذاب کا ہو یا ثواب کا، آخرت کا ہو یا دنیا کا، رات کا ہو یا دن کا، یہ سب میری مرضی سے چلتا ہے

۱:- اس نظام کا فائدہ بھی بتادیا کہ دن کی روشنی میں انسان اپنے لئے روزی تلاش کر سکتا ہے اسی طرح رات، دن کی آمد و رفت سے سالوں کا اور مدت کا حساب لگایا جاسکتا ہے اسی طرح اور حسابات بھی۔
۲:- آگے فرمایا انسان کسی بھی حال میں ہو اس کا نامۂ اعمال تیار ہوتا رہتا ہے جو قیامت کے دن اسی کو دیدیا جائیگا ۳:- اللہ تعالیٰ انسان سے فرمائیں گے ۴:- اپنا فیصلہ تو خود کرلے، اپنا نامۂ اعمال دیکھ لے کوئی کمی بیشی
تو نہیں اور دیکھ کر تو جنت کا مستحق ہے یا جہنم کا حقدار۔ آگے فرمایا یہ ثواب وعذاب اسلئے ہوگا کہ ہدایت حاصل کرنا یا گمراہ رہنا یہ خود تمہاری اپنی صوابدید پر منحصر ہے۔ ہم نے دونوں راستے بھی بتادئے ہیں اور اس کیلئے
اپنے رسول بھی بھیجے ہیں ۵:- اور ان رسولوں نے قوم کو کس طرح سمجھایا ۶:- قوم کے سرداروں کو اور مالدار با اثر لوگوں کو زیادہ مخاطب کیا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر اللہ کا حکم مان کر ادا کرو
۷:- حجت پوری ہونے پر پھر پوری قوم پوری طرح تباہ کردی جاتی ہے۔ آگے فرمایا کہ نوحؑ کے بعد اب تک کئی قومیں اسی طرح تباہ کی جا چکی ہیں ۸:- دنیا چاہنے والوں کو دنیا دیدیتے ہیں لیکن وہ آخرت میں دوزخی
بن جائینگا اور دوزخ میں دھکے مار کر ذلیل کرکے ڈالا جائے گا
۹:- آگے فرمایا جو قیامت کو مان کر اسکی بہتری کیلئے محنت کرے گا
اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بہتری دی جائے گی

وَالۡحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَیۡءٍ فَصَّلۡنٰهُ تَفۡصِيۡلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ

اور حساب بھی ۱ اور ہر چیز کی ہم نے پوری تفصیل بیان کردی ہے ۲ اور ہر انسان کے ساتھ لازم کردیا ہے ہم نے

طٰٓئِرَهٗ فِیۡ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخۡرِجُ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلۡقٰىهُ مَنۡشُوۡرًا ﴿۱۳﴾

اس کی نیک بختی کو اس کی گردن میں اور نکالیں گے ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایسی کتاب جو اسے کھلی ہوئی ملے گی ۳

اِقۡرَاۡ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفۡسِكَ الۡيَوۡمَ عَلَيۡكَ حَسِيۡبًا ؕ ﴿۱۴﴾ مَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا

پڑھ لے اپنی کتاب کو آج کافی ہے تو خود ہی اپنے خلاف حساب کرنے کیلئے ۴ جو کوئی ہدایت پر آگیا پس وہ

يَهۡتَدِیۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

ہدایت پائیگا اپنے ہی فائدے کیلئے اور جو کوئی بھٹک جائیگا پس وہ بھٹکے گا اپنے نقصان کیلئے اور نہیں اٹھایا کرتا کوئی بوجھ اٹھانے والا

وِّزۡرَ اُخۡرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ

بوجھ دوسرے کا اور ہم دنیا میں عذاب نہیں دیا کرتے جب تک کسی رسول کو نہ بھیج لیں ۵ اور جب ہم چاہتے

اَنۡ نُّهۡلِكَ قَرۡيَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِيۡهَا فَفَسَقُوۡا فِيۡهَا فَحَقَّ عَلَيۡهَا

تباہ کرنا کسی بستی کو تو حکم بھیجا ہم نے وہاں کے عیش پرستوں کو ۶ پس انہوں نے نافرمانی کی اس بستی میں پس ثابت ہوئی ان پر

الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِيۡرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ

بات عذاب کی پس ہم نے اس بستی کو پوری طرح اکھیڑ دیا ۷ اور ہم نے تباہ کئے کئی زمانے (آبادیاں)

بَعۡدِ نُوۡحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۱۷﴾

نوحؑ کے بعد اور کافی ہے تیرا رب خود ہی اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے کیلئے اور ان کے اعمال کو دیکھنے کیلئے

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهٗ فِيۡهَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِيۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا

جو کوئی چاہتا ہو دنیا کی زندگی کو ہم جلدی دیدیتے ہیں اسکو اسی دنیا میں جتنا چاہیں جس کیلئے چاہیں پھر ہم نے تیار کیا ہے

لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلٰٮهَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا

اس کیلئے دوزخ کو جس میں داخل ہوگا بے عزتی کیساتھ کھدیڑا ہوا ۸ اور جو کوئی چاہے گا قیامت کی بہتری کو اور محنت کریگا اس کیلئے

سَعۡيَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعۡيُهُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ

محنت کرنا اس حال میں کہ وہ ایمان والا بھی ہو ایسے لوگوں کی محنت کی قدر کی جائیگی ان سب کو ہم دیتے ہیں ان کو بھی اور

۱:- آگے فرمایا میری عطا کا نمونہ دیکھ لو ۲:- اس سے مال کی زیادتی مراد ہے فرمایا اصل فضیلت اور درجے قیامت کے ہیں تم ان پر نظر رکھو ۳:- آخرت کے درجے حاصل کرنے کیلئے بنیادی چیز توحید پر ایمان ہے
۴:- اگر شرک کروگے تو تم ذلیل ہو جاؤگے ۵:- آخرت کے درجوں کے حصول کیلئے عقیدۂ توحید کے ساتھ جو اعمال ضروری ہیں اگلی آیات میں وہ بیان فرمائے اور ان احکام پر سب شریعتیں متفق ہیں -
۶:- توحید کے ساتھ والدین سے حسن سلوک کا بیان ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ معاملہ بہت اہم ہے اور ساتھ ہی یہ اشارہ بھی ہے کہ اگر میرے ساتھ کوئی شریک ہوتا تو وہ تیرے ماں باپ ہوتے جو تیری پیدائش کا ذریعہ بنے
۷:- ماں باپ کی انکی جوانی میں بھی عزت کرو اور جب بوڑھے ہوکر محتاج ہو جائیں تو اس وقت زیادہ خیال کرو - تنگ آکر زبان سے اُف تک بھی نہ کرو ۸:- وہ بھی تیرے لئے دعا کرتے ہیں تو بھی کر - آگے فرمایا

صرف ظاہری نہیں دل سے بھی عزت واحترام کر اور خدمت کر
۹:- اشارہ فرمایا کہ ماں باپ سے حسن سلوک پر خدا گناہ معاف کردے گا - آگے باقی رشتہ داروں اور ضرورتمندوں کا حق بتایا
۱۰:- بذر کا مطلب ہے بے جا بیج ڈالنا یعنی فضول خرچ جس سے کوئی فائدہ نہ ہو - ایسا کرنا خدا کے دیئے ہوئے مال کی ناشکری ہے
۱۱:- آگے فرمایا اگر تیرے پاس ضرورتمند کو دینے کیلئے گنجائش نہیں تو اُن کو اچھے طریقے سے ٹال دے جس سے ان کی دل شکنی نہ ہو

هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۗ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ⑳ اُنْظُرْ كَيْفَ

اور ان کو بھی تیرے رب کی بخشش سے اور تیرے رب کی بخشش کو روکنے والا کوئی نہیں ہے ۱ آپ دیکھیں کس طرح

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۗ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ㉑

بزرگی دی ہم نے بعض کو بعض پر ۲ (اور یہ بات یاد رکھو) کہ قیامت کے درجے بھی بڑے ہیں اور قیامت کی فضیلت بھی اسی دنیا سے بڑی ہے ۳

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ㉒ وَقَضٰى رَبُّكَ ع ۱۲

مت بنا اللہ کے سوا دوسرا معبود ۴ ورنہ تو بیٹھ جائیگا بے عزت ہوکر اور ذلیل ہوکر ۵ اور فیصلہ کر دیا تیرے رب نے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۗ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ

کہ بندگی نہ کرنا مگر صرف اُسی کی اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ۶ اگر پہنچ جائیں تیری زندگی میں بڑھاپے کو

اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

ان میں سے ایک یا دونوں پس ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ ہی ان کو جھڑکنا اور بات کرنا ان سے

كَرِيْمًا ㉓ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا

بڑی عزت کی ۷ اور بچھادے ان دونوں کیلئے اپنی عاجزی کے پر شفقت کے ساتھ اور یوں کہہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما

كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ㉔ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۗ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ

جیسے ان دونوں نے مجھے پالا بچپن میں ۸ تمہارا رب خوب جانتا ہے ان باتوں کو جو تمہارے دلوں میں ہیں اگر تم نیک ہو جاؤگے

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ㉕ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ اپنی طرف لوٹنے والوں کو بخشنے والا ہے ۹ اور ادا کردے قرابت والوں کیلئے ان کا حق اور مسکینوں کیلئے بھی

وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ㉖ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ

اور مسافروں کیلئے بھی اور اپنے مال کو بے جا خرچ نہ کرو ۱۰ بیشک بے جا خرچ کرنیوالے بھائی ہیں

الشَّيٰطِيْنِ ۗ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ㉗ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ

شیطانوں کے اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے ۱۱ اگر تو ان سے کنارہ کرلے تلاش میں

رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ㉘ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ

اپنے رب کی رحمت کی جس کی تجھے امید ہے تو ان سے وہ بات کر جو آسانی کی بات اور نہ کر اپنے ہاتھ کو

سا :- مطلب یہ ہے کہ نہ فضول خرچی کرو نہ کنجوسی بلکہ درمیانی چال چل ورنہ سے۲ :- تیرا رازق تیرا پورا خیال رکھتا ہے جو مل جائے وہ کھا سے۳ :- اسکی دو صورتیں ہیں "املاق" یعنی بھوک کے ڈر سے اور دوسرا منفرد یہ کہ
سے۴ :- بچوں کو بھی میں دیتا ہوں اور تم بڑوں کو بھی میں ہی دیتا ہوں سے۵ :- فرمایا یہ بھوک کے ڈر سے نہیں بلکہ فحاشی پھیلانے کیلئے ایسا کرتے ہیں (میں ہیں) سے۶ :- اولاد کو مارنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ نسل اسطرح منقطع ہوتی ہے
سے۷ :- آگے فرمایا اولاد کا مارنا، زنا اور قتل تینوں ایک جیسے جرم ہیں سے۸ :- کسی کو قتل صرف تین وجوہ پر کیا جا سکتا ہے قصاص، زنا اور ارتداد اور وہ بھی حکومت کا حق ہے۔ آگے قصاص کی اجازت کا ذکر ہے
سے۹ :- ورثاء خود بدلہ نہ لیں بلکہ شریعت بدلہ دلائے گی سے۱۰ :- یتیم کے مال کی حفاظت کرو سے۱۱ :- کم ماپ تول کروگے تو چند دن بعد دکان بدنام ہو جائے گی اور صحیح کروگے تو نیک نامی ہوگی گاہک بڑھیں گے نفع زیادہ ہوگا
سے۱۲ :- غیبت نہ کر، الزام نہ لگا، جھوٹ نہ بول، استہزاء نہ کر اسلئے کہ یہ اعضاء خدا کی امانتیں ہیں ان کے متعلق کل قیامت کو سوال ہوگا

مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

بندھا ہوا اپنی گردن کے ساتھ اور نہ کھول اپنے ہاتھ کو پوری طرح کھولنا سے۱ پس تو بیٹھ جائے گا الزام کے ساتھ افسوس کرتا ہوا

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

بے شک تیرا رب کھول کر دیتا ہے روزی جسے بھی چاہتا ہے اور اندازے سے دیتا ہے بے شک تیرا رب اپنے بندوں کو

۳ ع ۸ ۳ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ

دیکھ رہا ہے اور انکے حال سے پورا باخبر ہے سے۲ اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو بھوک کے ڈر سے سے۳ ہم ہی روزی دیتے ہیں ان کو

وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ

اور تمہیں بھی سے۴ بے شک اولاد کا مارنا بہت بڑی غلطی ہے سے۵ اور قریب بھی نہ جاؤ زنا کے بے شک یہ

فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا

بے حیائی ہے سے۶ اور بہت برا راستہ ہے سے۷ اور نہ قتل کرو اس انسان کو جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر

بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ

ساتھ حق کے سے۸ اور جو مارا جائیگا مظلومی کی حالت میں پس بے شک ہم نے ان کے وارثوں کو اختیار دیا ہے پر زیادتی نہ کرے

فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ

قتل میں سے۹ بے شک اس کی مدد کی جائے گی اور قریب بھی نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر اس طریقے پر جو

هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ

بہتر ہو یتیم کے حق میں یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے اپنی پختہ عمر کو سے۱۰ اور پورا کرو وعدوں کو بے شک عہد کے بارے میں بھی

مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ

پوچھ کی جائے گی اور پورا دو تم ماپ کو جب ماپ دینے لگو اور تولو تم سیدھی ترازو کے ساتھ

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ

یہ بات بہت بہتر ہے اور بہت اچھی ہے انجام کے لحاظ سے بھی سے۱۱ اور وہ بات نہ کہہ جس کو نہیں جانتا سے۱۲ بے شک

السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا

کان اور آنکھیں اور دل ان سب چیزوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا اور نہ

ف١ :۔ عاجزی سے چل مسلمان بن کر ف٢ :۔ نہ زمین پر زور سے پاؤں مار اور نہ سر پر بڑے بنے میں فخر و غرور کیجئے۔ اس لئے کہ تیرا رب ان چیزوں کو برا سمجھتا ہے ف٣ :۔ آگے فرمایا یہ سب وحی الٰہی ہے
ف٤ :۔ اعمال بیان کرکے آخر میں پھر شرک سے منع فرمایا اور اس کی سزا بیان فرمائی ف٥ :۔ عرب کے کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے فرمایا کیا انصاف کر رہے ہو کہ اپنے لئے تو بیٹے اور خدا کیلئے بیٹیاں۔
یہ بہت بڑی اور سخت گناہ کی بات ہے ف٦ :۔ آگے فرمایا ان باتوں پر عمل وہی کرے گا جو قرآن مجید کو کتاب ہدایت سمجھتا ہو اور اس سے نصیحت حاصل کرے پھر عقیدہ بھی ٹھیک ہوگا اور عمل بھی ٹھیک ہونگے
ف٧ :۔ مگر وہ بدبخت بجائے قریب آنے کے اور دور ہوگئے ف٨ :۔ اس کا مطلب ہے کہ دو خدا ہوتے تو وہ آپس میں لڑتے ف٩ :۔ کوئی خوشی سے اور کوئی مجبوری سے۔ تسبیح سب ہی بیان کرتے ہیں کوئی
زبان حال سے اور کوئی زبان قال سے۔ ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے
ف١٥ :۔ سوال ہو سکتا ہے کہ اتنا بڑا خدا ہے تو پھر اپنے دشمنوں
کو کیوں نہیں پکڑتا۔ جواب دیا کہ وہ بڑے حوصلے والا خدا ہے
ف١١ :۔ فرمایا وہ قیامت کو نہیں مانتے تو قرآن کو کیا سمجھیں گے

تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

چل زمین میں غرور کرتے ہوئے ف١ بے شک تو نہ پھاڑ سکے گا زمین کو اور نہ پہنچ سکے گا پہاڑوں کی

طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ

لمبائی کو ف٢ ان سب چیزوں کی برائی تیرے رب کے ہاں پسندیدہ نہیں ہے ف٣ یہ کچھ حصہ ہے ان چیزوں کا

اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

جن کو وحی کی آپ کی طرف آپکے رب نے دین کی باتوں میں سے ف٤ اور مت ٹھیرا اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو

فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ

ورنہ تو پھینکا جائے گا دوزخ میں الزام کے ساتھ دھکیلا ہوا کیا چن لیا تم کو تمہارے رب نے بیٹوں کے ساتھ

وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ۭ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ ع ٤

اور بنا لیا اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیوں کو ف٥ بے شک تم ایسی بات کہتے ہو جو گناہ میں بہت بڑی ہے ف٦

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾ قُلْ

اور بے شک ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیا اس قرآن میں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ف٧ مگر ان کی نفرت ہی بڑھتی چلی گئی۔ آپ فرما دیجئے ان سے

لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾

اگر اللہ کے ساتھ اور معبود ہوتے جیسے یہ کہتے ہیں تو وہ ڈھونڈ نکالتے عرش والے خدا کی طرف جانے کے راستے کو ف٨

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ

اللہ پاک ہے اور بہت ہی بلند ہے ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں بڑی بلندی کے ساتھ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سات آسمان

وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا

اور زمین اور وہ سارے جو ان میں آباد ہیں ف٩ اور ہر چیز پاکی بیان کرتی ہے اللہ کی تعریفوں کے ساتھ لیکن نہیں

تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

سمجھتے تم ان کی تسبیح کہنے کو ف١٠ بے شک وہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بردبار ہے اور بخشنے والا ہے اور جب آپ پڑھتے ہیں قرآن

جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿٤٥﴾

ہم ڈال دیتے ہیں آپکے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جو نہیں مانتے قیامت کو ایسا پردہ جو نظر نہیں آتا ف١١

سبا:- اس کا یہ نتیجہ کیا نکلتا ہے ۲:- توحید سن کر منہ پھیر لیتے ہیں ۳:- وہ آ ذی منیدیہ کرتے ہیں کہ یہ خود جادوگر ہیں یا ان پر کسی نے جادو کر دیا ہے ۴:- چونکہ انہوں نے آپ سے استہزاء کیا اسلئے اب یہ مسلمان نہیں بن سکتے - آگے فرمایا کہ عقیدۂ توحید کے ساتھ ان کو بعث بعد الموت کا عقیدہ بھی بہت چبھتا ہے ۵:- یہ کیسے ہوگا؟ دوبارہ پیدا ہونا- فرمایا آپ ان کو جواب دیں ۶:- خدا بھی ہر صورت میں تو زندہ کرے گا جیسے تو تم پانی کے قطرے سے پیدا کئے گئے ہو اب تو اتنا بڑا جسم ہو گا ۷:- فرمایا زیادہ دیر نہیں لگے گی ابھی مرتے ہی تم پر قیامت قائم ہو جائے گی - آگے حشر کے دن کی کیفیت بیان فرمائی کہ جس دن فرشتہ بھی پکارے گا تو تم مجبوراً خدا کی تعریف کرتے ہوئے اٹھوگے اور میدان حشر میں جمع ہو جاؤ گے ۸:- اس وقت بھی اس دنیاوی زندگی کی اصل حقیقت سمجھ آجائیگی اور اس کو تم چند لمحوں کی زندگی سمجھو گے ۹:- آگے مسلمانوں کو فرمایا کہ کافروں کے ساتھ سخت کلامی نہ کریں ورنہ شیطان فساد پیدا کر کے تبلیغ دین میں رکاوٹ ڈال دے گا

وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا

ہم ڈال دیتے ہیں ان کے دلوں پر پردے اس بات سے کہ وہ قرآن کو سمجھیں اور انکے کانوں میں بوجھ ڈال دیتے ہیں[1] اور جب

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ

آپ ذکر کرتے ہیں اپنے رب کا قرآن میں اکیلے رب کا یہ پھر جاتے ہیں اپنی پیٹھوں پر نفرت کرتے ہوئے[2] ہم

اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ

خوب جانتے ہیں اس وجہ کو جس وجہ سے یہ کان لگاتے ہیں قرآن سننے کیلئے جب کان لگاتے ہیں آپکی طرف اور جب وہ خفیہ مجلس کرتے ہیں جب

يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا

کہہ دیتے ہیں یہ ظالم تم تو بات نہیں مانتے مگر ایسے مرد کی جس پر جادو کیا گیا ہے[3] آپ دیکھئے کیسی بیان کرتے ہیں

الربع لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا

آپ کیلئے مثالیں پس گمراہ ہوگئے پھر نہ آسکیں گے سیدھی راہ پر[4] اور یہ کہتے ہیں کیا جب ہم ہو جائیں گے

عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً

ہڈیاں اور چورہ چورہ کیا ہم کو اٹھایا جائے گا دوسری پیدائش میں[5] آپ ان سے فرما دیجئے تم ہو جاؤ پتھر

اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ

یا لوہا یا ایسی مخلوق جو بہت بڑی معلوم ہوتی ہو تمہارے دلوں میں پھر یہ کہہ دیں گے کون

يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ

دوبارہ زندہ کریگا ہمیں. آپ فرما دیجئے وہی ہمیں زندہ کریگا جس نے پیدا کیا تھا پہلی بار[6] پس مٹکاتے چلیں گے آپ کی طرف

رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾

اپنے سروں کو اور یوں کہیں گے وہ کب ہوگا آپ فرما دیجئے ہو سکتا ہے وہ وقت بہت ہی قریب ہو[7]

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا

جس دن بلائے گا تم کو پس تم قبول کرو گے اسکی پکار کو اسکی تعریف کرتے ہوئے[8] اور تم یہ سمجھو گے کہ تم ٹھہرے تھے دنیا میں

ع ۱۲ ۵ ۵ قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ

بہت ہی تھوڑا[9] آپ فرما دیجئے میرے بندوں کو کہ وہ کہیں وہ بات جو بہتر ہو بے شک شیطان لڑا دیتا ہے

سے ۱:۔ شیطان تو انسان کا دشمن ہے وہ تو موقع تلاش کرتا ہے۔ اس سے مراد مسلمانوں کی باہمی گفتگو بھی ہو سکتی ہے۔ آگے فرمایا کہ تم تو چاہتے ہو کہ کافر ایمان لے آئیں سختی سے یا نرمی سے مگر ہدایت تو اللہ کے اختیار میں ہے سے ۲:۔ حضورؐ کو فرمایا آپؐ کا کام صرف اللہ کی بات پہنچانا ہے۔ جب حضورؐ کا صرف یہ کام ہے تو اب امت کا بھی اتنا ہی کام ہے کہ بات پہنچا دیں سے ۳:۔ پہلی آیت میں عام انسانوں کے بارے میں فرمایا کہ میں جانتا ہوں کون ہدایت پائیگا اور کون محروم رہیگا اس آیت میں نبیوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ انتخاب بھی میرا ہی ہوتا ہے کہ کس کو نبی بنانا ہے اور کس کو نہیں اور پھر ان کے درجات بھی میں ہی مقرر کرتا ہوں۔ آپکو سب سے افضل بھی میں نے ہی بنایا ہے سے ۴:۔ حضرت داؤدؑ کا خصوصیت سے ذکر غالباً اس لئے فرمایا کہ جس طرح وہ صاحب سلطنت نبی تھے آپؐ کو سلطنت بھی دی جائیگی۔ اسی طرح وہ صاحب جہاد بھی تھے اور آپؐ کو بھی جہاد کی اجازت ملنے والی ہے

بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ

آپس میں — بے شک شیطان — انسان کا — کھلا دشمن ہے سے ۱ — تمہارا رب خوب جانتا ہے تمہیں

إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿٥٤﴾

اگر چاہے تم پر رحم کردے — یا — اگر چاہے تمہیں سزا دے — اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو — ان پر — ذمہ دار سے ۲

وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ

اور تیرا رب خوب جانتا ہے ان سب کو جو آسمانوں میں ہیں — اور جو زمین میں ہیں سے ۳ — اور بے شک فضیلت دی ہم نے بعض

النَّبِيِّينَ عَلٰى بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿٥٥﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن

نبیوں کو — بعض پر — اور ہم نے دی داؤدؑ کو زبور کتاب سے ۴ — آپ فرما دیجئے پکارلو ان کو جن کے بارے میں تمہارا خیال ہے

دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿٥٦﴾ أُولٰئِكَ الَّذِينَ

اللہ کو چھوڑ کر — پس وہ مالک نہیں ہیں تم سے — تکلیف دور کرنے کے — اور نہ ہی تکلیف پھیرنے کے سے ۵ — وہ لوگ — جن کو یہ

يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ

پکارتے ہیں — وہ خود ڈھونڈتے ہیں اللہ تک پہنچنے کے ذریعے کو — کہ ان میں سے کون زیادہ قریب ہے — اور وہ تو امیدوار ہیں اللہ کی رحمت کے

وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾ وَإِن مِّن قَرْيَةٍ

اور وہ تو ڈرتے ہیں اللہ کے عذاب سے سے ۶ — بے شک عذاب تیرے رب کا — ڈرنے کی چیز ہے سے ۷ — اور ہر بستی کو

إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ

ہم ہلاک کرنے والے ہیں — قیامت کے دن سے پہلے — یا سخت عذاب دینے والے ہیں

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيٰتِ إِلَّا

یہ بات — کتاب میں لکھی جا چکی ہے سے ۸ — اور ہمیں نہیں روکا — نشانیاں بھیجنے سے — مگر اس بات نے

أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ

کہ جھٹلایا — ان کو — پہلی امتوں نے سے ۹ — اور دی تھی ہم نے قوم ثمود کو ایک اونٹنی بات سمجھنے کیلئے — مگر انہوں نے اسی پر ظلم کیا

وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيٰتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ

اور ہم نہیں بھیجتے نشانیاں — مگر ڈرانے کے لئے سے ۱۰ — اور جب ہم نے کہہ دیا آپ سے کہ آپکے رب نے گھیرے میں لے رکھا ہے

آگے فرمایا آپؐ تبلیغ جاری رکھیں اور اپنی توحید کی دعوت یوں دیں

سے ۵:۔ جو تکلیف اللہ بھیجے گا اس کو تمہارے معبود دور نہیں کر سکتے

سے ۶:۔ فرشتے، انسان، جن سب اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں تم بھی صرف اللہ کو ہی کیوں نہیں پکارتے ہو اور اس کے عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے

سے ۷:۔ عذاب ڈرنے کی چیز ہے جیسے طرح پہلی امتوں پر آیا اور وہ تباہ ہوگئے

سے ۸:۔ جب ساری دنیا باغی ہو جائیگی تو ساری بستیاں تباہ کردی جائیں گی یا اس سے کافروں کی بستیاں مراد ہیں کہ وہ ایک ایک کرکے مٹ جائیں گی

سے ۹:۔ اس سے مراد مکہ کے لوگوں کے فرمائشی معجزات ہیں کہ اگر وہ بھی نشانیاں بھیجیں جن کو پہلی امتوں نے جھٹلایا تو یہ بھی جھٹلا کر ہلاک ہو جائیں گے

آگے اس کی ایک مثال بیان فرمادی جو قوم ثمود کے ساتھ ہوا

سے ۱۰:۔ فرمایا نشانیاں تو ڈرانے کیلئے ہوتی ہیں۔ ان کا مطالبہ اسلئے پورا نہیں کیا جا رہا کہ یہ نہ مان کر ہلاک نہ ہوں اسلئے کہ ان میں سے اکثر نے خود یا ان کی اولاد نے اسلام لے آنا ہے چنانچہ یہی ہوا چند سال بعد اکثر لوگ مسلمان ہوگئے اور عذاب سے بچ گئے

۱ :۔ کافروں کے فرمائشی معجزات نہ دکھانے پر حضورؐ کو یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ کفار طعن کریں گے کہ اگر آپؐ سچے ہوتے تو ہماری طلب کے مطابق نشان دکھلاتے اسلئے حضورؐ کو یاد دلایا کہ معراج کے واقعہ پر یہ لوگ آزمائے جا چکے ہیں وہ بھی ان کی آزمائش تھی ۔ جنہوں نے نہیں ماننا تھا نہ مانے اور سچے جھوٹے اس وقت بھی پہچانے گئے ۲ :۔ اس سے مراد معراج ہے ۳ :۔ جب حضورؐ نے بتایا تھا کہ دوزخ میں زقوم کا درخت ہے تو کافروں نے کہا آگ میں درخت کیسے ہو سکتا ہے ۔ فرمایا ایسے لوگوں کو کون بات سمجھائے یہ تو ڈرانے سے زیادہ سرکش ہو جاتے ہیں ۴ :۔ آگے فرمایا کہ جس طرح یہ اپنی عقل سے خدا کے حکموں کو ناپتے ہیں شیطان نے بھی یہی کیا تھا اور مردود ہوگیا ۵ :۔ آگ مٹی سے افضل ہے اور میں آگ سے بنا ہوں ۶ :۔ میں ان کی گھٹی میں تیری نافرمانی ڈال دوں گا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا تو اپنی کوشش کر لے ہر طریقہ آزما لے ۷ :۔ مفسرین نے اس سے گانا بجانا مراد لیا ہے ۸ :۔ میرے بندے تیرے قابو نہیں آئیں گے ۹ :۔ آگے فرمایا میری قدرت کے مناظر دیکھو ۱۰ :۔ اس وقت زیادہ کشتیاں تھیں آج بڑے جہاز ہیں وہ بھی کتنے کارآمد ہیں ۔ اس سے یہ لطیف اشارہ بھی ہے کہ انسان پانی کی بوند سے بنا ہے یہ بھی پانی پر چل رہا ہے

بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ

سب لوگوں کو ۔ اور نہیں بنایا ہم نے آپکے اس منظر کو جو ہم نے آپکو دکھایا ۔ مگر آزمائش لوگوں کیلئے اور (اسی طرح بنایا ہم نے آزمائش) اس درخت

ع ۶/۸ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝۶۰

کو جس پر لعنت ہے (جس کا ذکر) قرآن میں ہے ۔ ہم انکو ڈراتے ہیں مگر (ہمارا ڈرانا) بڑھتی ہی جاری ہے انکی سرکشی

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ

اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدمؑ کو پس سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے کہنے لگا

ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝۶۱ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ

کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے بنایا ہے مٹی سے ۔ وہ یوں بھی کہا بھلا تو دیکھ یہ جس کو تو نے عزت دی ہے

عَلَيَّ ۡ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا

مجھ پر اگر تو نے مجھے مہلت دی قیامت کے دن تک تو میں ضرور گمراہ کرونگا اس کی اولاد کو مگر

قَلِيْلًا ۝۶۲ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ

کچھ بچ جائینگے ۔ کہا رب العالمین نے جا پس جو کوئی پیروی کریگا تیری ان میں سے سو بے شک دوزخ ہی تم سب کی

جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝۶۳ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ

پوری پوری سزا ہوگی اور گھیر لے تو جن پر بھی تیری طاقت ہو اولاد آدمؑ سے اپنی آواز کے ساتھ

وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ

اور حملہ کردے ان پر اپنے گھڑ سواروں کے ساتھ اور پیدل فوجوں کیساتھ اور شریک ہو جا ان کے مالوں میں

وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۶۴ اِنَّ عِبَادِيْ

اور انکی اولادوں میں اور ان سے وعدے کرلے اور وعدہ نہیں کرتا ان سے شیطان مگر دھوکے کا بے شک میرے بندوں پر

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝۶۵ رَبُّكُمُ الَّذِيْ

تیرا زور نہیں چلے گا ۔ اور کافی ہے تیرا رب کام بنانے کیلئے ۔ تم سب کا رب وہ ہے جو

يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ

چلاتا ہے تمہارے لئے کشتیوں کو دریا میں تاکہ تم ڈھونڈو اللہ کے فضل سے ۔ بے شک وہ اللہ تم پر

١ :- جب کشتی بھنور میں پھنستی ہے تو تم مجھ کو ہی پکارتے ہو اور بچ کر پھر مجھے بھول جاتے ہو ٢ :- فرمایا اگر میں ان صورتوں میں عذاب دوں تو کوئی بچا سکتا ہے ٣ :- خدا کو کون پوچھ سکتا ہے ۔
آگے فرمایا تم پر میری بڑی مہربانیاں ہیں میری ناشکری نہ کرو تم کو میں نے بڑی عزت دی ہے ٤ :- گندم تم کھاتے ہو بھوسہ جانور کھاتے ہیں اس کے علاوہ بھی کتنی کتنی ستھری چیزیں دی ہیں
٥ :- فرمایا انسان کو ساری مخلوقات میں اشرف و افضل بنایا تو اسی مناسبت سے ذمہ داری بھی بڑی ہے اور اس کا پورا حساب بھی لیا جائے گا ٦ :- نامۂ اعمال خود بخود دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیدیا جائیگا یا پیٹھ پر
لگا دیا جائیگا ۔ فرمایا کسی نے اگر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے جتنی بھی نیکی کی ہوئی تو اسے اس کا اجر دیا جائے گا ٧ :- جو یہاں اندھا بنے گا قرآن کو نہ دیکھے گا مسجد کو نہ دیکھے گا وہ وہاں بھی اندھا رہے گا ۔

٨ :- حضورؐ جب یہ باتیں فرماتے تو کافر آپؐ سے کہتے کوئی ادھر
بات بھی کیا کریں، کچھ لچک پیدا کریں ورنہ ہم آپؐ کو یہاں سے نکال دیں گے
اور اگر ہماری بات مان لیں تو تمہاری ہر خواہش پوری کر دیں گے

رَحِیْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ
بڑا ہی مہربان ہے جب پہنچتی ہے تم کو کوئی بھی تکلیف دریا میں تم سے گم جاتے ہیں وہ جن کو تم پکارا کرتے تھے
اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
سوا اللہ کے ١ پس جب تم کو اللہ بچا کر لے آتا ہے خشکی کی طرف تم منہ موڑ لیتے ہو اور انسان
كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ
بڑا ہی ناشکرا ہے کیا تم بے غم ہو گئے اس بات سے کہ تم کو دھنسا دے اللہ تعالیٰ خشکی کے کنارے پر یا بھیج دے
عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿٦٨﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ
تم پر تیز ہوا پھر تم نہ پاؤ اپنے لئے کسی کو کام بنانے والا ٢ کیا تم بے غم ہو اس بات سے
یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ
کہ تم کو لوٹا دے اللہ تعالیٰ اسی دریا میں دوسری بار پھر چھوڑ دے تم پر تیز ہوا کو
الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿٦٩﴾
جو تم کو ڈبو ڈالے تمہاری ناشکری کی وجہ سے پھر تم نہ پاؤ گے اپنے لئے ہمارے خلاف کسی کو باز پرس کرنے والا ٣
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
اور بے شک ہم نے بڑی عزت دی ہے آدمؑ کی اولاد کو اور ہم نے اٹھایا ان کو خشکی میں اور تری میں اور روزی دی ان کو
الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿٧٠﴾ ع یَوْمَ نَدْعُوْا ع ١٠ ٧
ستھری چیزوں سے ٤ اور بزرگی دی ہم نے آدمؑ کی اولاد کو اپنی بہت سی مخلوقات پر خاص طریقے پر فضیلت دیکر ٥ جس دن ہم پکاریں گے
كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
ہر گروہ کو ان کے اعمال نامہ کے ساتھ پس جب دیا جائیگا اس کا اعمال نامہ اسکے دائیں ہاتھ میں پس وہ لوگ
یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ
پڑھیں گے اپنے اعمالنامے کو اور ان کے عملوں میں سے کم نہ کیا جائیگا دھاگے جتنا بھی ٦ اور جو کوئی اس دنیا میں
اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ
اندھا رہا ٧ تھی وہ قیامت میں بھی اندھا ہی ہوگا اور سب سے زیادہ گمراہ راستے پر ہوگا ٨ اور اگرچہ چاہتے ہیں

۱؎: اس طرح آپ سے جھگڑا ختم ہو جائے گا ۲؎: اگر آپ ذرا بھی جھک جاتے تو کام خراب ہو جاتا ۳؎: یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو تنگ کریں اور پھر آپ کو مکہ سے نکال دیں لیکن وہ یاد رکھیں کہ وہ بھی زیادہ دنوں تک یہاں نہ رہ سکیں گے

۴؎: ہمارا یہی دستور ہے کہ جس بستی میں نبی کو نہ رہنے دیا گیا وہ بستی والے خود بھی نہ رہے چنانچہ یہی ہوا ہجرت کے بعد جلدی بدر میں کئی سردار مارے گئے اور کچھ عرصہ بعد سارا جزیرۃ العرب کافروں سے خالی ہو گیا

۵؎: آگے فرمایا کہ اب آپ کو مکہ چھوڑنا ہی پڑے گا وقت آ گیا ہے تو اب آپ نے کیا کرنا ہے؟ ۵؎: فرمایا آپ سجدے کریں اور قریب ہو جائیں۔ فجر کے وقت تلاوت قرآن کی بڑی فضیلت ہے حضورؐ نے فرمایا اس وقت جانے والے اور آنے والے دونوں فرشتے اللہ تعالیٰ کو اس کی رپورٹ پیش کرتے ہیں ۶؎: مقام محمود حق شفاعت ہے جس کیلئے سارے نبی رشک کریں گے۔ بعض مفسرین نے فرمایا جو امتی بھی تہجد پڑھے گا اللہ تعالیٰ آپ سے بھی کچھ نہ کچھ حق شفاعت دے دیں گے ۷؎: اشارہ فرمایا کہ مکہ چھوڑنا پڑے گا اسلئے جب یہاں سے نکلیں تو یہ دعا پڑھیں۔ علماء حدیث نے یہاں نکتہ بیان فرمایا کہ یہ مدینہ منورہ کی فضیلت ہے۔ بعض علماء نے فرمایا اس سے قبر مراد ہے کہ میں قبر میں سچے دین کے ساتھ داخل ہوں اور نکلتے ہوئے کلمہ پڑھتے نکلوں

۸؎: ظاہراً مجبور ہو کر مکہ سے نکل رہے ہیں لیکن اعلان یہ کرایا جا رہا ہے کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ یہی آیت حضورؐ نے فتح مکہ کے دن بتوں کو توڑتے وقت پڑھی تھی۔ یہ بھی پیش گوئی اور فتح مکہ کی بشارت تھی جو جلد ہی ظاہر ہو گئی۔

عَنِ الَّذِيٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ

اس چیز سے ہٹا کر جس کی وحی کی ہم نے آپکی طرف تاکہ آپ اپنی طرف بنا کر لائیں ہم پر سوا اس کے اور اس وقت یہ آپ کو بنا لیتے

خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾

دلی دوست ۱؎ اگر ہم ثابت قدم نہ رکھتے آپکو بھی ہو سکتا تھا کہ آپ جھک جاتے ان کی طرف تھوڑا بھی ۲؎

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ

اس وقت ہم چکھاتے آپکو دگنا عذاب زندگی کا اور دگنا عذاب موت کا پھر آپ نہ پاتے اپنے لئے

عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ

ہمارے خلاف کسی کو مدد کرنے والا اگرچہ قریب ہیں اس بات کے کہ تنگ کریں آپ کو اس وطن میں تاکہ آپ کو نکال دیں

مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا

اس بستی سے ۳؎ مگر یہ بھی نہ ٹھہر سکیں گے آپکے بعد مگر تھوڑے ہی دنوں تک یہی طریقہ ہے ان سب کا جن کو بھیجا ہم نے

ع ۸ قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ

آپ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے ۴؎ اور نہیں پائے گا تو ہمارے طریقہ کو بدلنے والا ۵؎ آپ قائم رکھیں نماز کو سورج کے ڈھلنے سے لیکر

الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ

رات کی تاریکی تک اور لازم کریں فجر کے وقت قرآن پڑھنے کو بیشک فجر کا قرآن اللہ کے

مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ

روبرو ہوتا ہے ۵؎ اور رات کے کچھ حصے میں آپ محنت کریں اس قرآن کے ساتھ یہ آپکیلئے زیادہ ہے قریب ہے آپ کو کھڑا کرے گا

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

آپ کا رب اس مقام پر جس کا نام محمود ہے ۶؎ اور آپ فرما دیں اے میرے رب! مجھے داخل کر ایسی جگہ پر جو سچائی کی جگہ ہے اور

اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾

نکال مجھے سچائی کے ساتھ نکلنے کے اور کر دے میرے لئے ایسا غلبہ جو میری مدد کرنے والا ہو

وَقُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾

اور آپ فرما دیجئے حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا بے شک باطل بھاگنے والا ہے ۸؎

ف۱:- فرمایا قرآن پڑھ کر آدمی شفایاب ہو جاتا ہے مگر ف۲:- کافر ایسے نادان کہ اللہ کے قہر و غضب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ آگے ایسے لوگوں کی ایک عادت بیان فرمائی ف۳:- دونوں حالتوں میں یہ خدا سے لاتعلق رہتا ہے
ف۴:- اس سے مراد ہر انسان کی طبیعت و جبلت بھی ہے اور طبیعت ثانیہ جو ماحول سے بن جاتی ہے۔ اسی طرح رسم و رواج اور دین بھی۔ آگے فرمایا کہ یہ نہیں کہ ہر کوئی بلا دلیل اپنے طریقے کو ٹھیک راستہ سمجھنے لگے بلکہ ٹھیک
راستہ میں جانتا ہوں اسی کے مطابق ان کے متعلق جزا و سزا کا فیصلہ کروں گا ف۵:- پچھلی آیات میں فرمایا گیا کہ قرآن مجید شفا ہے یقین والوں کیلئے اور جو یقین والے نہیں ہیں ان کیلئے قرآن مجید فائدہ مند نہیں ہوتا۔ اگلی
آیات میں کافروں کی چند بیماریاں بیان فرمائی گئی ہیں کہ وہ کیا کیا حجت بازیاں کرتے ہیں ف۶:- فرمایا تم روح کی کیفیت نہیں سمجھ سکتے جس طرح ہر چیز میں ایک غیر مرئی قوت ہوتی ہے اسی طرح روح بھی ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا
اور ہم اتارتے ہیں جو بھی آیات ہیں قرآن سے وہ شفا ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے ف۱ اور نہیں

يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
بڑھاتا قرآن کا نازل ہونا اللہ کے نافرمانوں کیلئے مگر گھاٹا ہی ف۲ اور جب ہم رحمتیں کرتے ہیں انسانوں پر منہ پھیر لیتے ہیں

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ
اور اپنے پہلو کو بچا لیتے ہیں اور جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو نا امید ہو جاتے ہیں ف۳ آپ فرما دیجئے تم میں سے ہر ایک کام کرتا ہے

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ ع ۹
اپنے اپنے طریقے پر ف۴ لیکن تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے اس انسان کو جو ٹھیک اور سیدھے راستے پر ہے ف۵ اور یہ آپ سے پوچھتے ہیں

عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
روح کے بارے میں آپ فرما دیجئے روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تم کو نہیں دیا گیا علم سے

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ
مگر بہت تھوڑا سا حصہ ف۶ اگر ہم چاہیں تو لے جائیں وہ چیز جس کی وحی کی ہم نے آپ کی طرف پھر

لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ
نہ پائیں گے آپ اپنے لئے اس چیز کو لانے کیلئے ہمارے مقابلہ میں کسی کو بھی مددگار ف۷ مگر یہ تو رحمت ہے آپ کے رب کی طرف سے بے شک اللہ کا فضل

كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي
آپ پر بہت بڑا ہے ف۸ آپ فرما دیجئے اگر اکٹھے ہو جائیں سارے انسان اور سارے جن اسی بات پر

اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
کہ لے آئیں کتاب اس قرآن جیسی نہ لا سکیں گے اسی جیسا قرآن اگرچہ آپس میں ایک دوسرے

لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ
کے مددگار بن جائیں ف۹ اور بیشک پھیر پھیر کر ہم نے بیان کیا لوگوں کیلئے اس قرآن میں ہر قسم کی

مَثَلٍ ۡ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ
مثال کو مگر بہت لوگوں نے ناشکری کی وجہ سے انکار کیا ہے ف۱۰ اور یہ کہتے ہیں ہم یقین نہ لائیں گے آپ کے کہنے پر

ف۷:- یعنی قرآن کا جو علم تم کو دیا ہے خدا چاہے تو وہ ذرا سی دیر میں چھین لے۔ یہ خطاب حضورؐ سے ہے اور مراد امت ہے
ف۸:- آگے فرمایا یہ قرآن قیامت تک رہے گا اور اس جیسا کلام کوئی بھی نہیں لا سکتا خواہ ساری مخلوق جمع ہو جائے۔
ف۹:- آگے فرمایا جو لوگ ضد کرتے ہیں وہ اس قرآن کو نہیں سمجھ سکتے
ف۱۰:- ان کو تو شکر کرنا چاہیے مکہ والوں پر اللہ کا بہت احسان ہے مگر وہ بدنصیب حجت بازی کرتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں۔
آگے ان کی اور حجت بازیاں بیان فرمائی

سلے : ایمان لانے کیلئے مادی چیزوں کے حصول کی شرائط پیش کر رہے ہیں ۳ : اسی طرح اپنی مرضی کے معجزات مانگے ہے ۳ : لکھی لکھائی کتاب نازل ہو جیسے موسیٰ پر الواح نازل ہوئیں۔ آگے اس کا جواب ارشاد فرمایا
ہے : میں تو اللہ کا رسول ہوں میرے اختیار میں کچھ نہیں۔ میں تمہاری فرمائش کے مطابق نشانیاں نہیں لا سکتا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے ان کی اور حجت بیان فرمائی ہے : رسول تو فرشتہ ہونا چاہیے تھا آگے اس کا جواب دیا
ہے : فرمایا اگر زمین پر فرشتوں کیلئے رسول بھیجنا ہوتا تو فرشتہ ہی بھیجتے۔ زمین پر تو انسان بستے ہیں ہدایت ان کو دینی ہے اسلئے رسول بھی انہی میں سے ہونا چاہیے جو ان کے سامنے اپنی زندگی کا عملی نمونہ پیش کرے۔ آگے حضورؐ
کو تسلی دی جا رہی ہے کہ : مجھے تمہاری طرف سے سند کی ضرورت نہیں ہے اس کیلئے میرا اللہ کافی ہے۔ باقی جو کرتوت تم کر رہے ہو وہ اللہ دیکھ رہا ہے اور جانتا ہے ۸ : جو ہدایت چاہے گا اللہ اسے ہی دیں گے
اور ہدایت وہی چاہے گا جسے قیامت پر یقین ہوگا۔ جو ہدایت پر نہیں ہونگے ان کا پھر قیامت میں یہ حال ہوگا

حَتّٰی تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ یَنۡۢبُوۡعًا ﴿۹۰﴾ اَوۡ تَکُوۡنَ لَکَ جَنَّۃٌ مِّنۡ

یہاں تک کہ آپ نکال دیں ہمارے لئے زمین سے پانی کا چشمہ ۱ یا ہو آپ کیلئے ایک باغ

نَّخِیۡلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡہٰرَ خِلٰلَہَا تَفۡجِیۡرًا ﴿۹۱﴾ اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ

کھجوروں کا اور انگوروں کا پس آپ جاری کر دیں اس کے باغ کے درمیان پانی کی نہر کو ۲ یا گرا دیں آپ آسمان کا ٹکڑا

کَمَا زَعَمۡتَ عَلَیۡنَا کِسَفًا اَوۡ تَاۡتِیَ بِاللّٰہِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ قَبِیۡلًا ﴿۹۲﴾

جیسا آپ کا خیال ہے ہم پر عذاب کی صورت میں یا لے آئیں آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے آمنے سامنے

اَوۡ یَکُوۡنَ لَکَ بَیۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَلَنۡ نُّؤۡمِنَ

یا آپ کے لئے گھر ہو سونے کا بنا ہوا یا آپ چڑھ جائیں آسمان میں اور ہم نہ ایمان لائیں گے

لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیۡنَا کِتٰبًا نَّقۡرَؤُہٗ ؕ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ ہَلۡ

آپکے آسمان پر چڑھنے بھی یہاں تک کہ آپ اتار دیں ہم پر ایک لکھی ہوئی کتاب جس کو ہم خود پڑھ لیں ۳ آپ فرما دیجئے پاک ہے میرا رب ہر عیب سے

ع ۱۰ ۹ ۱۰ کُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَہُمُ

میں تو اللہ کی طرف سے ایک بھیجا ہوا انسان رسول ہوں ۴ نہیں روکا ان لوگوں کو ایمان لانے سے جب آ پہنچی ان کے پاس

الۡہُدٰۤی اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ قُلۡ لَّوۡ کَانَ فِی

ہدایت مگر اس چیز نے کہ وہ کہتے ہیں کیا اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے ۵ آپ فرما دیجئے اگر ہوتے

الۡاَرۡضِ مَلٰٓئِکَۃٌ یَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّیۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

زمین میں فرشتے چلنے پھرنے والے اطمینان کے ساتھ تو ہم ضرور اتارتے ان پر آسمان سے

مَلَکًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾ قُلۡ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ

فرشتے کو رسول بنا کر ۶ آپ فرما دیجئے کافی ہے اللہ ہی اس بات پر گواہی دینے کیلئے میرے درمیان اور تمہارے درمیان بیشک وہ اللہ

بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَہُوَ الۡمُہۡتَدِ ۚ وَمَنۡ

اپنے بندوں سے باخبر ہے اور انکے عملوں کو دیکھنے والا ہے ۷ اور جس کو ہدایت پر لے آئے اللہ تعالیٰ وہی راہ پاتا ہے اور جس کو اللہ

یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہُمۡ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَنَحۡشُرُہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ

گمراہ چھوڑ دے پس ہرگز نہ پائیگا تو ان کیلئے کوئی مددگار اللہ کے سوا ۸ اور ہم اٹھائیں گے ان کو قیامت کے دن

ف۱:۔ ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائیگا اور دوزخ کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیا جائیگا۔ آگے فرمایا یہ کافر نافرمانی کیوں کرتے ہیں اسلئے کہ وہ بعث بعد الموت کے منکر ہیں ف۲:۔ آگے دلیل دے کر سمجھایا کہ جو اللہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کر سکتا ہے وہ انہیں دوبارہ بھی بنا سکتا ہے ف۳:۔ اس وقت سے مراد قیامت اور آخرت ہے ف۴:۔ یہ منکر کہتے ہیں کہ قیامت کا عقیدہ غریب مسکین لوگوں کا ہے۔ آگے اس کا جواب دیا
ف۵:۔ خزانوں کا مالک میں ہوں تم ہوتے تو بخل کرتے جن کو تم غریب مسکین کہتے ہو ان کو میں بادشاہ بناؤنگا۔ یہ صحابہؓ کی شان ہے۔ اس سے مراد اُن کے مادی ترقی کے مطالبات کا جواب بھی ہو سکتا ہے اور نبوت کی عطا کی رحمت بھی۔ ف۶:۔ آگے موسیٰ علیہ السلام کے حالات بیان فرما کر حضورؐ کو تسلی دی جا رہی ہے ف۷:۔ فرعون نے معجزات کو جادو قرار دیا تو موسیٰؑ نے جواب دیا کہ یہ تو اللہ نے مجھ کو نصیحت کیلئے دئے ہیں ان پر میرا اپنا اختیار بھی کوئی نہیں
ف۸:۔ میں تو جادو زدہ نہیں ہوں البتہ تیری ہلاکت قریب ہے

عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ

چہرے کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا جب کبھی وہ دوزخ ٹھنڈی ہونے لگی

النصف زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا

ہم اور بڑھا دینگے اسکی جزا اس کو ف۱ یہ ان کی سزا ہے اسلئے کہ وہ منکر ہوگئے تھے ہماری باتوں کے اور یہ کہا کرتے

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾

آیا ہم ہڈیاں ہو جائینگے اور چورہ چورہ ہو جائینگے کیا ہم کو اٹھایا جائیگا نئے طور پر پیدا کر کے ف۲

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو وہ قادر ہے اس بات پر

اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ

کہ دوبارہ بنا دے ان جیسوں کو اور مقرر کیا ان کیلئے ایک وقت کو جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے ف۳ پس انکار کرتے ہیں یہ ظالم

اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا

ناشکری کے ساتھ ف۴ آپ فرما دیجئے اگر تم مالک ہوتے میرے رب کی نعمتوں کے خزانے کے پھر

ع ۱۱ لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾

تو تم روک لیتے رزق کو خرچ ہونے کے ڈر سے ف۵ اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہے ف۶

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ

اور بے شک دئے ہم نے موسیٰؑ کو نو معجزے کھلے ہوئے پھر آپ پوچھ لیں بنی اسرائیل سے جب ان کے پاس موسیٰؑ تشریف لائے

فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ

فرعون نے ان سے کہا میں سمجھتا ہوں اے موسیٰؑ! تجھ پر جادو کیا گیا ہے ف۷ کہا موسیٰؑ نے بیشک تو جان چکا ہے

مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ

کہ نہیں اتارا ان چیزوں کو مگر اس اللہ نے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا انکو اتارا ہے نصیحت کیلئے اور میں خیال کرتا ہوں تجھے

يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ

اے فرعون! کہ تو ہلاک ہونیوالا ہے ف۸ پس ارادہ کیا فرعون نے کہ نکال دے ان کو اس وطن سے پس ڈبو دیا ہم نے فرعون کو

سے ۱:- فرعون سمجھتا تھا کہ میں ان سب کو ختم کر دوں گا۔ لیکن خود ختم ہو گیا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ایک بات بتائی سے ۲:- بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہودی تو مغضوب قوم ہیں تو اسرائیل کیسے قائم ہو گیا
یہاں اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ان کو قیامت سے پہلے ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے گا اور یہودی یہاں اکٹھے ہو کر تباہ ہی ہوں گے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے پھر قرآن کی صداقت بیان فرمائی
سے ۳:- آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ ان کی حجت بازیوں پر توجہ نہ دیں آپ کا کام تبشیر اور تنذیر ہے ان کو جبراً منوانا نہیں سے ۴:- کیونکہ اس کتاب نے قیامت تک رہنا ہے۔ یہ ۲۳ سال میں اتارا گیا آپؐ پر
سے ۵:- تم مانو یا نہ مانو کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ سمجھدار لوگ جو اسے مانتے ہیں ان پر یہ اثر ہوتا ہے سے ۶:- اس سے مراد حق شناس اہلِ کتاب ہیں جنہوں نے پیشن گوئیوں کے مطابق اسلام کو قبول کیا۔
ٹھوڑی اسلئے فرمایا کہ جو سجدہ کرتا ہے اس کی ٹھوڑی ملتی ہے۔ وہ خلوص سے اپنی خطاؤں پر بھی روتے ہیں اور اسلام ملنے کی خوشی پر بھی سے ۷:- پکارو اللہ ہی کو۔ خواہ جس صفاتی نام سے پکارو
البتہ ان اسمائے حسنیٰ کے علاوہ اللہ کے اور نام نہ رکھو
سے ۸:- یہ ابتدائی زمانہ کا حکم ہے اسلئے کہ یہ سورۃ مکی ہے
سے ۹:- نہ فرشتے نہ جن نہ انسان
سے ۱۵:- اللہ کا کوئی ایسا ساتھی نہیں کہ جس کو تھک جانے پر
اپنی ذمہ داریاں وقتی طور پر دیدے وہ خود سب سے بڑا ہے

وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا
اور ان سب کو جو اس کے ساتھ تھے سے ۱ اور ہم نے کہہ دیا اس کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل کو تم آباد ہو جاؤ
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ
اس ملک میں پس جب آ جائے گا قیامت کا وعدہ ہم تم سب کو لے آئیں گے لپیٹ کر سے ۲ اور حق کے ساتھ ہم نے اتارا اسی قرآن کو
وقف لازم
وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ
اور حق کے ساتھ ہی جبریل لے کر اترا اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر خوشخبری دینے والا (ماننے والوں کو) اور ڈرانے والا (نہ ماننے والوں کو) سے ۳ اور قرآن کو نازل کیا ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے
لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰي مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ
تاکہ آپ پڑھیں قرآن لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر اور ہم نے اسی کو اتارا ہے تھوڑا تھوڑا سے ۴ آپ فرما دیجئے تم ایمان لاؤ اسی قرآن پر
اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
یا ایمان نہ لاؤ سے ۵ بے شک وہ لوگ جن کو دی گئی ہے دین کی سمجھ اس سے پہلے جب پڑھا جاتا ہے قرآن ان پر
يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ
وہ گر جاتے ہیں ٹھوڑیوں کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور وہ کہتے ہیں پاک ہے ہمارا رب کے لئے بے شک ہمارے
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ
رب کا وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہا ہے اور وہ گر جاتے ہیں ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے اور یہ قرآن اور بڑھا دیتا ہے
السجدة ۱۰
خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ
ان کے عاجزی کو سے ۶ آپ فرما دیجئے پکارو اللہ کو یا رحمٰن کو پکارو سے ۷ جس نام سے بھی پکارو پس اللہ ہی کے
الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
بہتر نام ہیں اور زور سے نہ پڑھ اپنی نماز اور نہ آہستہ پڑھ اور اختیار کر اس کے درمیان
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
درمیانی راستے کو سے ۸ آپ فرما دیجئے تمام تعریفیں اللہ کا حق ہیں جس نے نہیں بنائی اپنے لئے کوئی اولاد سے ۹ اور کوئی بھی اس کا
۱۲ ع ۱۱ ۱۲
شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾
شریک نہیں اس کی بادشاہی میں اور نہ ہی اللہ کا کوئی ساتھی ہے کمزوری کی وجہ سے سے ۱۵ اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہیں پوری طرح بڑائی بیان کرنا

سلہ:۔ سورۃ الکہف مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ "کہف" کا لفظی معنیٰ غار ہے کیونکہ اس سورۃ میں اصحاب کہف کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الکہف رکھا ہے۔ اس سورۃ کے بہت فضائل ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جو ہر جمعہ کو اس سورۃ کو پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہوگا اور قبر کے عذاب اور بازپرس سے بچے گا۔ پہلی سورۃ اسراء کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے نہ اس کی اولاد ہے اور نہ کوئی اسکی سلطنت میں شریک ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کیلئے اولاد ثابت کی ان کو منع کیا گیا مثلاً عیسیٰؑ کے بلا باپ پیدا ہونے سے یا عزیرؑ کے سو سال بعد دوبارہ زندہ ہونے سے۔ اسی طرح اصحاب کہف بھی تین سو نو سال بعد جاگے تو اس سورۃ میں فرمایا کہ وہ میرے بندے ہیں تم اپنی معبود نہ بنالینا۔ اسی طرح سورۃ اسراء میں حضور انورؐ کی عظمت و مقام کو بیان فرمایا جو صاحبِ کتاب ہیں اور اس سورۃ کی ابتدا میں کتاب یعنی قرآن مجید کی عظمت کو بیان فرمایا کہ میرا بندہ بھی عظیم ہے اور میری کتاب بھی

سلہ:۔ بالکل سیدھی واضح کتاب ہے جو بندہ سمجھنا چاہے اسے سمجھ سکتا ہے

سلہ:۔ اس کتاب کے دو رستے ہیں مانو گے تو جنت ملے گی نہ مانو گے تو عذاب ہوگا

سلہ:۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو ڈرا رہے ہیں جنہوں نے خدا کیلئے عیسیٰؑ اور عزیرؑ کو اولاد مانا اور مشرکوں کو جنہوں نے فرشتوں کو بیٹیاں کہا

سلہ:۔ اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہیں۔ حضورؐ چونکہ حریص تھے کہ کوئی آدمی دوزخ میں نہ جائے اسلئے آگے حضورؐ کو فرمایا دل تنگ نہ ہوں آپ نے اپنا فریضہ پورا کر دیا ہے آپ کامیاب ہیں وہ نہ مانیں تو انکا اپنا قصور ہے

سلہ:۔ بات تو ساری عمل پر ہے اور یہی ہمیں دیکھنا ہے اس کے مطابق حساب ہوگا جس کیلئے ایک دن یعنی حشر کا مقرر ہے جس دن چٹیل میدان ہوگا

سلہ:۔ آگے فرمایا اس حساب سے جو ڈرتے ہیں اسکی مثال اصحاب کہف ہیں

۱۸ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيٰتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا ۶۹

سورۃ کہف مکی ہے اور اس میں ۱۱۰ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ

تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جس نے اتاری اپنے بندے پر یہ کامل کتاب اور نہیں رکھا اس کیلئے

لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ

کوئی ٹیڑھ پن سلہ ٹھیک اتاری ہے تاکہ ڈرائے یہ کتاب اس سخت عذاب سے جو اللہ کی طرف سے آنیوالا ہے اور خوشخبری دے

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝

ان ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں کہ بے شک ان کیلئے بڑا بہتر اجر ہے سلہ

مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

ہمیشہ رہیں گے اس اجر میں ہمیشہ کیلئے اور تاکہ یہ کتاب ڈرائے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں اختیار کی ہے اپنے لئے اللہ نے

وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً

اولاد سلہ ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس وہ بات بہت بڑی ہے جو

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ

نکلتی ہے ان کے مونہوں سے وہ بالکل جھوٹ کہتے ہیں سلہ لگتا ہے آپ

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

ہلاک کر ڈالیں اپنی جان کو ان کے اس نتیجے پر اگر وہ ایمان نہ لائیں اس بات پر

اَسَفًا ۝ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ

افسوس کرتے ہوئے بے شک ہم نے بنا دیا ہے جو زمین پر ہے رونق زمین کیلئے تاکہ ہم آزمائیں زمین پر رہنے والوں کو کہ ان میں سے

اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝

کس کے عمل اچھے ہیں سلہ اور بے شک ہم کرنے والے ہیں ہر اک چیز کو جو زمین پر ہے چٹیل میدان سلہ

سلہ: "رقیم" کا معنی ہے لکھی ہوئی چیز۔ جب اصحاب کہف اپنے شہر سے نکل کر غائب ہو گئے تو اس وقت کے بادشاہ نے ایک تحریر لکھی کہ میرے شہر سے اتنے آدمی لاپتہ ہیں جو اس نام کے ہیں۔ چنانچہ ۳۰۹ سال بعد جب وہ ظاہر ہوئے
اور اپنے نام بتائے تو وہ اس تحریر کے مطابق تھے اسلئے ان کو "اصحاب الرقیم" بھی کہا جاتا ہے کہ جن کے نام لکھے ہوئے تھے سلہ۔ اس علاقے کا بادشاہ بدقسمتی سے مشرک ہو گیا تھا اس نے ساری قوم کو بھی شرک کا حکم دیا تو
یہ سات نوجوان تیار نہ ہوئے۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ (انہوں نے مہلت مانگی اور غار میں آئے اور یہ دعا کی سلہ۔ فرمایا وہ میری گود میں آگئے تو میں نے ان کے کانوں پر تھپکی دی اور لوری دے کر سلا دیا
سلہ۔ پھر ان کو تین سو نو سال بعد جگایا اور لوگوں کو سمجھا دیا کہ میں اسی طرح مُردوں کو زندہ کر سکتا ہوں اس عقیدے کو مانو سلہ۔ جب انکی مدت کے بارے میں جھگڑا ہوا تو میں نے ہی اس جھگڑے کا فیصلہ کیا اور مدت بتائی
سلہ۔ وہ سب ولی بن گئے سلہ۔ ہم نے انکے دل میں قوت پیدا کر دی اور انہوں نے قوم سے الگ ہونے کا مشورہ کیا سلہ۔ ان مشرکوں کے پاس دلیل تو کوئی ہے نہیں سلہ۔ اللہ تو فرماتا ہے میرا کوئی شریک نہیں

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَ الرَّقِیۡمِ ۙ کَانُوۡا مِنۡ

کیا تیرا یہ خیال ہے کہ غار والے اور رقیم والے سلہ میری نشانیوں میں سے

اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذۡ اَوَی الۡفِتۡیَۃُ اِلَی الۡکَہۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ

عجیب نشانی ہے جب پناہ لی چند نوجوانوں نے پہاڑ کے غار میں یوں کہتے ہوئے اے ہمارے رب!

اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً وَّ ہَیِّیٴۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

دے ہم کو اپنی طرف سے رحمت اور بنا دے ہمارے لئے اس معاملے میں کامیابی سلہ

فَضَرَبۡنَا عَلٰۤی اٰذَانِہِمۡ فِی الۡکَہۡفِ سِنِیۡنَ عَدَدًا ﴿ۙ۱۱﴾

پس بند کر دئے ہم نے ان کے کان اسی غار میں کئی سال گنتی کے سلہ

ثُمَّ بَعَثۡنٰہُمۡ لِنَعۡلَمَ اَیُّ الۡحِزۡبَیۡنِ اَحۡصٰی لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع

پھر ہم نے اٹھا دیا ان کو تاکہ جان لیں کہ ان دونوں میں سے کس نے یاد رکھی ہے وہ مدت جتنی وہ اس غار میں ٹھہرے تھے سلہ

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ نَبَاَہُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّہُمۡ فِتۡیَۃٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّہِمۡ

ہم بیان کرتے ہیں آپ پر سچی خبر ان کی ساتھ حق کے بے شک وہ چند نوجوان تھے جو ایمان لائے تھے اپنے رب پر

وَ زِدۡنٰہُمۡ ہُدًی ﴿٭ۖ۱۳﴾ وَّ رَبَطۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا

اور ہم نے ان کیلئے ہدایت بڑھا دی تھی سلہ اور اطمینان ڈال دیا ہم نے ان کے دلوں پر جب وہ کھڑے ہوئے اور یوں کہنے لگے

رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا۠ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلٰـہًا لَّقَدۡ

ہم سب کا پالنے والا وہ ہے جو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا ہم ہرگز نہ پکاریں گے اس کو چھوڑ کر کسی بھی معبود کو ورنہ

قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ ہٰۤؤُلَآءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِہَۃً ؕ لَوۡ

ہم کہہ دیں گے بات عقل سے ماورا سلہ یہ ہماری جو قوم ہے اس نے بنا لئے ہیں اللہ کو چھوڑ کر بہت معبود کیوں

لَا یَاۡتُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ بِسُلۡطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی

نہ لائے وہ ان معبودوں پر کوئی دلیل کھلی ہوئی سلہ پس کون بڑا ظالم ہے اس سے جو باندھے

عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ﴿ؕ۱۵﴾ وَ اِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡہُمۡ وَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ

اللہ پر جھوٹ سلہ اور جب تم چھوڑ بیٹھے ہو اس قوم کو اور ان کو بھی جن کو یہ پوجتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر

۱: مقصد یہ کہ قوم کو چھوڑ کر پہاڑ پر چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کر دیں گے ہم اسی پر اعتماد کرتے ہیں۔ ۲: ہم نے سورج کو حکم دیا کہ ان پر دھوپ نہ پڑے ورنہ یہ جاگ جائیں گے۔ ۳: ہدایت کے فیصلے میں خود کرتا ہوں۔ ۴: بالکل صحیح سالم جسم کے ساتھ سو رہے ہیں۔ ۵: فرمایا ان کے پہلو میں خود بدلتا ہوں تاکہ ایک پہلو پر تھک نہ جائیں۔ کتنا خدام ہے۔ ۶: انکے کتے کا ذکر بھی آ گیا۔ یہ ہے نیکوں کی صحبت کا اثر۔ ۷: ایسا رعب پیدا کر دیا کہ کوئی قریب بھی نہ ہو۔ ۸: تین سو نو سال لیٹ گئے تو آپس میں یہ باتیں کیں۔ ۹: ہم تھکے ہوئے تھے تھوڑی دیر لیٹے نیند آ گئی۔ ۱۰: اس بات کو چھوڑو۔ بھوک لگی ہے کسی کو کھانے کیلئے بھیجو۔ ۱۱: ورق چاندی کا سکہ تھا جس پر اس وقت کے بادشاہ کا نام تھا

فَأْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ

پس پناہ لے لو پہاڑ کے غار میں پھیلا دیگا تمہارے لئے تمہارا رب اپنی رحمت سے اور تیار کر دے گا تمہارے لئے

مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ

اس معاملے میں آسانی کو ۱ اور تو دیکھے گا سورج کو جب وہ چڑھتا ہے وہ بچ کر نکلتا ہے

كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

ان کے غار سے دائیں جانب کو اور جب ڈوبنے لگتا ہے ان کو کاٹ دیتا ہے ان کی بائیں جانب سے

وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

اور وہ غار میں ایک کھلی جگہ پر پڑے ہوئے ہیں ۲ یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جسے راہ پر لگا دے اللہ تعالیٰ پس وہ

الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ ع وَ ٢ ع ٥ ١٤

راہ پر چل پڑتا ہے اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے تو نہ پائے گا اس کیلئے کوئی بھی ایسا ساتھی جو رہنمائی کر سکے ۳ اور

تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ڰ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ

تو گمان کرے گا ان کو دیکھ کر کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں ۴ اور ہم انکی کروٹیں بدلتے ہیں کبھی دائیں جانب اور

ذَاتَ الشِّمَالِ ڰ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ

کبھی بائیں جانب ۵ اور ان کا کتا اپنے بازو پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے غار کی چوکھٹ پر ۶ اگر تو جھانک کر دیکھے

عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

ان کو تو بھاگے پیٹھ پھیر کر اور تیرا دل بھر جائے ان کے رعب سے ۷

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ

اور اسی طرح اٹھایا ہم نے ان کو تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں ۸ کہا ایک کہنے والے نے ان میں سے

كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ

تم کتنی دیر ٹھہرے کہنے لگے ہم ٹھہرے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ۹ کہنے لگے تمہارا رب

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ

خوب جانتا ہے جتنا بھی تم ٹھہرے ہو ۱۰ پس بھیجو آپس میں سے ایک آدمی کو یہ سکہ دے کر ۱۱

۱ سرا :- کھانا لاؤ سو اس دو باتوں کا خیال رکھے ایک یہ کہ جس سے کھانا لائے وہ متقی آدمی ہو کھانا حلال اور پاکیزہ ہو دوسرا یہ خیال رکھے کہ کسی کو نہ بتائے کہ ہم کون ہیں ۲ :- اگر شہر والوں کو پتہ چل گیا تو وہ ہمیں پکڑ کر
لے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے تو راز کھولنا ہوتا ۳ :- فرمایا راز کھول دیا تا کہ دنیا جان لے کہ قیامت آئیگی اور ایسے ہی بدن پر آئیگی۔ اگر اللہ تعالیٰ اصحاب کہف کے بدن کی حفاظت کر سکتے ہیں تو کیا نبی کے بدن کی نہیں کر سکتے
یہ تو بنیادی عقیدہ ہے نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں ۴ :- جب راز کھل گیا تو لوگ عقیدت سے ان کو سجدہ کرنا چاہتے تھے اسلئے انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ ہمیں اس چیز سے بچائیں اور انکی نظروں سے اوجھل کر دیں
چنانچہ وہ اوجھل ہو گئے اور لوگ ان کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگے ۵ :- تعداد کے بارے میں رائے مختلف ہو گئی فرمایا یہ ویسے تکے لگا رہے ہیں ۶ :- سات پر آ کر اتفاق ہو گیا۔ اکثر علماء اس تعداد کو ترجیح دیتے ہیں

إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم
شہر میں پس دیکھے (کھانا بیچنے والوں میں) کہ کس کا کھانا پاکیزہ ہے پس لے آئے تمہارے پاس تمہارے لئے
بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾
وہاں سے کھانا اور نرمی سے جائے اور کسی کو بھی اپنے بارے میں خبر نہ دے ۱ سرا
إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ
اگر وہ تم پر خبر پا لیں گے تم کو پتھر ماریں گے یا لوٹا لیں گے تم کو
فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا
اپنے دین میں اور پھر تم نجات نہ پا سکو گے کبھی بھی ۲ اسی طرح ہم نے خبر دی (ان لوگوں)
عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا
ان پر تاکہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ ہو کر رہتا ہے اور بے شک قیامت کے آنے میں
رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا
کوئی شک نہیں ۳ جب کہ جھگڑنے لگے وہ لوگ آپس میں ان کے بارے میں پھر کہنے لگے بنا دو
عَلَيْهِم بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا
ان پر ایک عمارت ان کا رب خوب جانتا ہے ان کو کہنے لگے وہ لوگ جو غالب تھے
عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ
اپنے معاملے میں ہم ضرور بنائیں گے ان پر ایک سجدے کی جگہ کو ۴ یہ کہہ دیں گے
ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور یہ بھی کہیں گے وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا
رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل
یہ غیب کی باتیں کہیں گے ۵ اور یہ بھی کہیں گے وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے ۶ آپ فرما دیجئے
رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ
میرا رب ہی خوب جانتا ہے ان کی تعداد (ان کے اصل حال کو) بہت کم لوگ جانتے ہیں پس آپ جھگڑا نہ کریں انکے بارے میں

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف یان التاء بعد الیاء من النصف الاول واللام الثانیۃ من النصف الاخیر ۱۲

سا:۔ آپؐ بھی مزید تفتیش نہ کریں جو اللہ نے بتا دیا وہ کافی ہے آگے حکم فرمادیا کہ ہر معاملے میں مجھ پر چھوڑ دیں کہ جیسا اللہ چاہیں گے وہی ہوگا اور وہی ہم کریں گے۔ اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ جب کافروں نے روح
اور اصحاب کہف کے بارے میں حضورؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا میں جلدی بتادوں گا اور یہ اس بھروسہ پر کہا کہ جبریلؑ آئیں گے تو دریافت کرلوں گا۔ پندرہ دن تک جبریلؑ نہ آئے تو کافروں نے باتیں بنانی شروع کردیں۔ اس پر
اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا سے۲:۔ امت کو بھی بواسطہ حضور انورؐ یہ حکم ہے کہ انشاءاللہ ضرور کہا کریں اسلئے کہ فیصلے تو اللہ کرتے ہیں سے۳:۔ فرمایا بھول جائیں تو فوراً انشاءاللہ کہیں سے۴:۔ مدت اللہ تعالیٰ نے خود بتادی
سے۵:۔ جاگنے کے لیے کتنی دیر ٹھہرے یہ اللہ جانتا ہے سے۶:۔ وہ واحد لاشریک ہے اسکی ذات، صفات اور کاموں میں کوئی شریک نہیں اسلئے بندے کا کام ہے اس کے احکام کی پیروی کرے اور اس کے حکم قرآن میں موجود ہیں

۳ ع ۵ ۱۵

إِلَّا مِرَآءً ظَٰهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾

کسی کے ساتھ سوائے سرسری بات کے اور نہ ہی آپ پوچھیں ان کے بارے میں کسی سے کوئی بات سا

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْىْءٍ إِنِّى فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّآ أَن يَشَآءَ

اور ہرگز نہ کہنا کسی بات کے بارے میں کہ میں نے یہ کام کل کرنا ہے مگر (یوں کہا جائے) اگر چاہے گا

ٱللَّهُ وَٱذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰٓ أَن يَهْدِيَنِ

اللہ سے۲ اور یاد کریں اپنے رب کو اگر بھول جائیں اور کہہ دیں قریب ہے کہ میری رہنمائی کرے گا

رَبِّى لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا۟ فِى كَهْفِهِمْ

میرا رب اس سے بھی قریب سیدھے راستے کی طرف سے۳ اور ٹھہرے وہ لوگ اپنے غار میں

ثَلَٰثَ مِا۟ئَةٍ سِنِينَ وَٱزْدَادُوا۟ تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

تین سو اور نو سال اوپر سے۴ آپ فرما دیجئے اللہ بہتر جانتا ہے کتنی دیر

لَبِثُوا۟ لَهُۥ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِۦ وَأَسْمِعْ مَا

وہ ٹھہرے ہیں سے۵ وہی اللہ جانتا ہے چھپی باتیں آسمانوں کی اور زمین کی سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے اور سب سے زیادہ سننے والا ہے نہیں ہے

لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِى حُكْمِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾

لوگوں کیلئے اللہ کے سوا کوئی بھی مددگار اور وہ اللہ اپنے حکم میں کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا سے۶

وَٱتْلُ مَآ أُوحِىَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ

اور تو پڑھتا رہ اس چیز کو جو کہ وحی کی گئی تیری طرف تیرے رب کی کتاب سے کوئی بھی بدلنے والا اللہ کی باتوں کو سے۷

وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِۦ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَٱصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ

اور تو ہرگز نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی بھی پناہ کی جگہ سے۸ اور آپ ٹھہرائے رکھیں اپنی ذات کو ان لوگوں کے ساتھ جو

يَدْعُونَ رَبَّهُم بِٱلْغَدَوٰةِ وَٱلْعَشِىِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ

پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح بھی اور شام بھی چاہتے ہیں رضا اللہ کی

وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَ

اور نہ پھیریں آپ اپنی دونوں آنکھیں ان صحابہ سے۹ کیا آپ چاہتے ہیں دنیا کی رونق کو اور

سے۷:۔ جب وحی قرآن کی صورت میں آئی اسے پڑھو سنو اور سمجھو
سے۸:۔ اللہ کے سوا پناہ کسی کے پاس نہیں اسلئے آگے فرمایا جو لوگ اللہ کی پیروی کرتے ہیں تعلق ان سے رکھا جائے دوسروں سے نہ رکھا جائے
سے۹:۔ یہ صحابہؓ کی شان ہے۔ چونکہ حضورؐ کے دل میں اللہ کی محبت کے سوا اور کچھ نہ تھا اسلئے فرمایا یہ بھی میرے مخلص بندے ہیں ان پر بھی توجہ فرمایا کریں

۱:۔ فرمایا کافر تو غافل ہیں ان کو دعوت ضرور دیں لیکن ان کیلئے صحابہ کرامؓ کو تھوڑی دیر کیلئے بھی اپنی صحبت سے محروم نہ کریں ۔ قرآن سیکھنا چاہتے ہیں آپکی باتوں کی طرف متوجہ رہتے ہیں
۲:۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ جبرًا مطیع کروں لیکن یہ یاد رکھیں ۔ ۳:۔ آس پاس بھی آگ ہے اور اندر بھی آگ ہے ۔ ۴:۔ بندہ گرمی محسوس کرے تو پانی مانگتا ہے فرمایا ان کو جو پانی دیا جائے گا وہ اس طرح کا ہوگا
۵:۔ آگے ماننے والوں کے اجر کا ذکر فرمایا ہے ۔ ۶:۔ جنت میں مردوں کیلئے سونا اور ریشم حلال ہوگا ۔ ۷:۔ اللہ تعالیٰ جنت کا اور آخرت کا پورا منظر بتا رہے ہیں رس کے رنگ تک بتادئے ہیں ۔ یہ کتنی عجیب بات ہے ۔
۸:۔ آگے پہلی امتوں کا ایک واقعہ بیان فرما کر سمجھایا کہ ایمان والوں کی دنیا بھی اچھی ہوجاتی ہے اور آخرت بھی اور جو اللہ کے تعلق کو اہمیت نہیں دیتا اسے دینا دی ۔ مال و متاع بھی کام نہیں دیتا اور قیامت کا حال بھی برا ہوتا ہے

لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ
اور بات نہ مانیں ایسے لوگوں کی جن کے دل کو ہم نے غافل کر دیا ہے اپنے ذکر سے اور وہ پیروی کرتے ہیں اپنی خواہشوں کی اور
اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ
الثلثة
ان کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے اور فرما دیجئے حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو کوئی چاہتا ہے ایمان لے آئے
وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا
اور جو چاہتا ہے وہ کافر رہے ۔ بے شک ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے ظالموں کیلئے ایسی آگ کو
اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ
گھیر لیں گی ان کو قناتیں اس کی ۔ اور اگر وہ پانی مانگیں گے ان کو دیا جائے گا ایسا پانی
كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾
جو پگھلے ہوئے تانبے کیطرح ہوگا وہ بھون ڈالے گا چہروں کو وہ پانی بھی بہت برا ہے اور ٹھہرنے کی جگہ بھی بہت بری ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے بے شک ہم ضائع نہیں کریں گے اجر ان لوگوں کا جنہوں نے
اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ
اچھے کام کئے ہیں اور ان لوگوں کیلئے باغات ہونگے ہمیشہ رہنے کے بہتی ہونگی جن کے
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
نیچے نہریں ان کو زیور پہنایا جائے گا کنگن سونے کے اور
يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا
وہ پہنیں گے ایسے کپڑے جن کا رنگ سبز ہوگا باریک اور موٹے ریشم کے ہوں گے ۔ تکیہ لگائے بیٹھیں گے کہ جنت
عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ
ع ۹/۱۲
تختوں پر ۔ کتنا اچھا ثواب ہے اور کتنی اچھی جگہ ہے ٹھہرنے کی ۔ آپ بیان کریں
لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ
ان کیلئے ایک مثال دو مردوں کی ہم نے بنادیئے ان میں سے ایک کیلئے دو باغ انگوروں کے

ف۱:- ایک شخص کے دو باغ تھے انگور کے۔ کناروں پر کھجور کے درخت تھے درمیان میں فصل تھی یعنی کوئی جگہ خالی نہ تھی ف۲:- یعنی ذرا بھی بظاہر کمی اور نقصان نہ تھا ف۳:- ہر وقت پانی بھی چلتا رہتا تھا

ف۴:- اس سے مراد بعض علماء نے چھوٹی اولاد بھی لی ہے اور بڑی بھی ہوگی۔ مراد یہ ہے کہ گھر سے اور باہر سے پورا مالدار تھا کوئی کمی نہ تھی ف۵:- اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مجھے کیا پرواہ ہے ہر چیز میرے پاس تجھ سے زیادہ ہے

ف۶:- وہ مشرک ہوگا اللہ کا نافرمان اور قیامت کا منکر ہوگا ف۷:- یہ باغ کبھی بھی ختم نہ ہوگا ف۸:- یہ ویسے گپ ہے قیامت کہاں ہونی ہے ف۹:- ہوئی بھی تو وہاں بھی میرے مزے ہوں گے۔ یہ باتیں سن کر اس ساتھی نے سمجھایا

ف۱۰:- بیوقوف! پہلے خدا کا نام تو لے جس نے تجھ پیدا کیا کامل مرد بنایا کہ تو اولاد کے قابل ہوا تو اس کا شکر ادا کر ف۱۱:- میں تو کہتا ہوں مجھے سب کچھ اللہ نے دیا ہے ف۱۲:- تو بھی خدا کا نام لیتا تو وہ خوش ہو جاتا

ف۱۳:- میری زمین اور اولاد تجھ سے کم ہے لیکن تیرا سب کچھ بھی تو ہمیشہ کے لئے نہیں ہے وہ ختم بھی ہو سکتا ہے اور مجھے زیادہ مل سکتا ہے

وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

اور باڑ لگا دی ان کی کھجوروں کے پودوں سے اور بیچ کر دی ان باغوں کے درمیان کھیتی باڑی بھی ۱ یہ دونوں باغ

اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾

لائے اپنا پھل اور کم نہ کیا اس پھل سے کچھ بھی ۲ اور چلادی بیچ ان دونوں باغوں کے بیچ نہر پانی کی ۳

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ

اور اس کے لئے پھل بھی تھا ۴ پس کہنے لگا اپنے ساتھی سے بات چیت کرتے ہوئے میرا مال زیادہ ہے

مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ

تجھ سے اور میری اولاد بھی تجھ سے زیادہ ہے ۵ اور وہ داخل ہوا اپنے باغ میں جبکہ وہ ظلم کر رہا تھا

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ

اپنے آپ پر ۶ کہنے لگا میں خیال بھی نہیں کرسکتا کہ کبھی یہ باغ تباہ بھی ہو سکے گا ۷ اور نہیں ہے

اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ

میرا خیال کہ قیامت آنے والی ہے ۸ اور اگر مجھے لوٹایا گیا اپنے رب کی طرف تو وہاں بھی پاؤں گا

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ

بہتر جگہ یہاں سے ۹ کہا اس سے اس کے ساتھی نے اس کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے

اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

کیا ناشکری کی تو نے اس اللہ کی جس نے بنایا تجھے مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر

سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

تجھے بنا دیا کامل مرد ۱۰ (بے شک میں یہ کہتا ہوں) وہ اللہ ہی میرا پالنے والا ہے اور میں شریک نہیں ٹھہراتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی ۱۱

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

اور یہ بات کیوں نہ ہوئی جب تو داخل ہوا تھا اپنے باغ میں یوں کہہ دیتا جو اللہ نے چاہا (وہ دیا) میری کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ کی مدد کے ۱۲

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّىْۤ اَنْ

اگر تو دیکھتا ہے مجھے کہ تھوڑا ہے تجھ سے میرا مال اور میری اولاد ۱۳ پس ہو سکتا ہے کہ میرا رب

۱: زمین و آسمان سب اللہ کے قبضہ میں ہیں وہ آسمان سے بجلی یا اولے بھی گرا سکتا ہے اور نہر کا پانی خشک بھی کر سکتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا ۳: جب یہ حالت دیکھی تو پھر اپنے رب کا خیال آیا۔ یہ بھی غنیمت ہے
۳: کوئی ساتھی، جماعت، گروہ مدد کو نہ آ سکا۔ آگے فرمایا میں بادشاہ ہوں جو چاہوں کروں ۴: گھمنڈ بالکل نہیں کرنا چاہئے وہ واپس لینے پر آیا تو ذرا دیر نہ لگی۔ اسی قصہ سے سبق حاصل کرو
۵: یہ قصہ بیان فرما کر آگے پوری دنیاوی زندگی کی مثال دی اور اس کا انجام سمجھایا ۶: زندگی کی کیفیت بھی فصل کی طرح ہے ۷: پہلے زمین بنجر تھی زمیندار نے بیج ڈال دیا، بیج دبا دیا پھر آسمان سے پانی نے آ کر سیراب کیا
اور فصل پیدا ہوئی ۸: فصل اٹھا لینے پر زمین پھر مٹی کی ڈھیری رہ گئی ۹: انسان بھی مٹی کے ڈھیر کی مثال ہے ۱۰: یہ اچھی چیزیں ہیں بڑی پیاری لیکن صرف ایک زینت ہے اس کے ساتھ بہت دل نہ لگاؤ اسلئے کہ تیرے ساتھ نہ مال
جائیگا نہ اولاد۔ اکیلے جہان تو اکیلے ہی جائیگا

يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ

مجھے دے بہتر باغ تیرے باغ سے اور بھیج دے تیرے باغ پر عذاب آسمان سے

فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ

اور وہ صبح کو رہ جائے چٹیل میدان یا ہو جائے پانی تیرے باغ کا ایسا خشک جسے تو پھر

لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ

طلب نہ کر سکے ۱ اور گھیرا گیا اس کے باغ کو پس صبح کو ملنے لگا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اس چیز کے ضائع ہونے پر

اَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يٰلَيْتَنِي

جو وہ خرچ کر چکا تھا اس پر اور وہ باغ گر چکا تھا اپنی چھتوں پر اور کہنے لگا کاش

لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُونَهٗ

میں شریک نہ ٹھہراتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی ۲ اور نہ ہوئے اس کے کوئی ساتھی جو اس کی مدد کرتے

مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ

اللہ کے مقابلے میں اور نہ ہی وہ خود بدلہ لے سکا ۳ یہاں پر بھی اختیار رہتا ہے اسی

٥ ع ١٣ ١٧ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ

اللہ کا جو سچا بادشاہ ہے ۴ وہ اللہ بہتر ہے ثواب دینے میں اور بہتر ہے انجام اچھا کرنے میں ۵ اور آپ بیان کر دیں ان لوگوں کیلئے

مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

مثال دنیا کی زندگی کی ۶ اس پانی کی طرح جو اتارا ہم نے آسمان سے

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ

پس رل مل گئی اس کے ساتھ سبزی زمین کی ۷ پس ہو گیا آخر میں چورہ چورہ جس کو اڑا کر لیجاتی ہیں

الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَ

ہوائیں ۸ اور اللہ ہر چیز پر پورا اختیار رکھتا ہے ۹ مال اور

الْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ

بیٹے زینت ہیں دنیا کی زندگی کی ۱۰ اور باقی رہنے والی نیکیاں ہی ہیں جو بہتر ہیں

ے ۔ خواہش کرتی ہے تو اس بات کی کہ کہ میرے جانے کے بعد کوئی چیز میرے کام آئیگی وہی چیزیں جو صدقہ جاریہ بن سکتی ہیں ۔ آگے فرمایا یہ چیزیں کب تیرے کام آئینگی؟ ۲ ے ۔ یہ پہاڑ " کہ انسان سب ہموار زمین بن جائینگی
ے ۔ سب میدان حشر میں اکٹھے ہو جائینگے اور عدالت لگ جائیگی ۳ ے ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ساری ننگے ہونگے ۵ ے ۔ تمہارا خیال تھا قیامت نہیں ہوگی ۔ اب رب العالمین کے سامنے سب حاضر ہیں ۔ اللہ
فرمائینگے سارے دفتر لے آؤ ۶ ے ۔ ہر ایک کا اعمال نامہ کھل جائیگا اسے دیکھ کر کہیں گے یہ عجیب کتاب ہے کہ کچھ بھی پوشیدہ نہیں رہا ۔ برے اعمال تحریر میں ہونگے پھر اعمال کی شکلیں بن جائینگی اپنی بھی دیکھ لینگے ۔ آخر
میں فرمایا اعمالنامہ میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی کہ جسے زیادتی یا ظلم سمجھیں ۔ سمجھایا کہ اس دن سے ڈرو اس وقت کوئی تمہارے کام نہ آئیگا اسلئے شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے ا ۔ جانتے تمہارے
باپ حضرت آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا ۔ کوئی سمجھدار اولاد اپنے باپ
کے دشمن کی پیروی نہیں کرتی ۔ آگے یہی تفصیل بیان فرمائی
ے ۔ احمدی تقاضا بھی یہ ہے انسان اس وجہ سے شیطان کا کیا
نہ مانے لیکن اے انسانو! تم اس کے برعکس کیا کرتے ہو؟
ے ۔ تم نے مجھے چھوڑ کر بہت بری چیز کو لے لیا ہے

عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ

تیرے رب کے ہاں ثواب کے لئے اور بہتر ہیں آخرت کی امید کے لحاظ سے ۱ اور جس دن چلائیں گے پہاڑوں کو اور

تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾ ج

تو دیکھے گا زمین کو بالکل کھلا ۲ ے اور ہم اکٹھا کر دیں گے سب انسانوں کو پس ہم نہ چھوڑیں گے ان میں سے کسی کو بھی ۳ ے

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ

اور پیش کئے جائیں گے تیرے رب کے سامنے قطاروں میں (اللہ فرمائیگا) بے شک تم آگئے ہمارے پاس جیسا کہ پیدا کیا تھا ہم نے تم کو

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ

پہلی بار ۴ ے حالانکہ تمہارا یہ خیال تھا کہ ہم ہرگز مقرر نہ کریں گے تمہارے لئے کوئی جگہ اس وعدے کے پورا کرنے کی ۵ ے اور رکھی جائیگی

الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ

کتاب پس تو دیکھے گا نافرمانوں کو کہ ڈرتے ہوں گے اس چیز کے کھل جانے سے جو اس کتاب میں ہوگی

يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً

اور کہیں گے ہائے ہماری بدبختی! یہ کیسی کتاب ہے کہ نہیں چھوڑا اس نے کسی چھوٹی چیز کو

وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ

نہ بڑی چیز کو مگر ہر ایک کو گن گن کر لکھا ہے اور پائیں گے جو بھی کیا تھا اپنے سامنے اور

لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا ع ٦ ١٨

ظلم نہیں کرے گا تیرا رب کسی پر بھی ۶ ے اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ

آدمؑ کو پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے یہ جنوں میں سے تھا پس نافرمانی کی اس نے

اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ

اپنے رب کے حکم سے ۷ ے کیا تم بناتے ہو ابلیس کو اور اس کی اولاد کو اپنا ساتھی مجھے چھوڑ کر حالانکہ وہ

لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ

تمہارے دشمن ہیں ان ظالموں کو جو بدلہ دیا ہے وہ بہت برا ہے ۸ ے میں نے نہیں بلایا ان کو پیدا کرنے کے وقت

۱۔ میری خدائی میں نہ شیطان کو دخل ہے اور نہ کسی اور کو۔ ۲۔ بد اعمال کا ذکر تھا آگے ان کے عقیدے کا ذکر ہے۔ ۳۔ مشرکوں سے کہا جائیگا اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو بلاؤ۔ ۴۔ وہاں تو سارے کے سارے خود عینے ہونگے وہ ان کو کیا جواب دیں گے۔ دنیا میں کوئی کسی کے کام نہیں آتا آخرت کا تو معاملہ ہی الگ ہے۔ ۵۔ آگے فرمایا اس لئے کتابیں رسول اور آپؐ کو بھیجا تا کہ یہ انسان اپنے آپ کو اس مصیبت سے بچا لیں۔ ۶۔ انسان کی عادت ہے کہ ہر چیز میں کیڑے نکالتا ہے اور خدا کی باتوں میں تو زیادہ حجتیں کرتا ہے اسلئے کہ وہ اس کی خواہشات نفسانی کے خلاف ہوتی ہیں۔ ۷۔ انسان شیطان کی پیروی کرتا ہے اور نبیوں کی بات نہیں مانتا معجزوں کی طلب کرتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے یا پھر ڈھٹائی سے عذاب کا مطالبہ کرتا ہے۔ ۸۔ آگے فرمایا نبی تو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں معجزے یا عذاب ان کے اختیار میں نہیں ان کا کام ڈرانا اور خوشخبری دینا ہے۔ ۹۔ خوش بخت تو ان کی بات مان لیتے ہیں لیکن بد بخت کیا کرتے ہیں آگے بتایا۔ ۱۰۔ وہ کج بحثی کرتے ہیں اور اللہ کی باتوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ آگے فرمایا ایسا شخص بڑا ظالم ہے جو اللہ کی بات سن کر منہ موڑے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

آسمانوں کے اور زمین کے اور نہ ہی ان کے پیدا کرنے کے وقت ۱ اور میں نہیں ہوں کہ بناؤں

الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ

گمراہ کرنیوالوں کو اپنا مددگار ۲ اور جس دن اللہ فرمائے گا پکارو اپنے ان شریکوں کو جنکے بارے میں

زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

تمہارا خیال تھا ۳ پس یہ ان کو پکاریں گے پس وہ نہ جواب دیں گے ان کو ۴ اور ہم بنا دیں گے ان کے درمیان

مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ

ہلاکت کی جگہ اور دیکھیں گے یہ نافرمان جہنم کی آگ کو اور ان کو یقین ہو جائیگا کہ وہ اس میں ضرور گرنے والے ہیں اور

ع ۷ ۱۹ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

نہ پا سکیں گے اس سے بچنے کا کوئی راستہ ۵ اور بے شک پھیر پھیر کر ہم نے بیان کیا ہے اس قرآن میں

لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

لوگوں کیلئے ہر قسم کی مثال کو مگر انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے ۶

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا

اور نہیں روکا لوگوں کو ایمان لانے سے جب ان کے پاس آ پہنچی ہدایت اور یہ کہ اپنے گناہ بخشوائیں

رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

وہ اپنے رب سے مگر اس بات نے کہ آ جائے ان پر طریقہ پہلی امتوں کا ۷ یا آ جائے ان پر

الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ

عذاب ان کے آمنے سامنے ۸ ہم نہیں بھیجتے اپنے رسولوں کو مگر خوشخبری دینے والے ماننے والوں کو

وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

اور ڈرانیوالے انکار کرنیوالوں کو ۹ اور جھگڑا کرتے ہیں وہ لوگ جو منکر ہیں ناحق تاکہ ان کے سہارے پر گرا دیں

بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ

حق کو اور بنا لیتے ہیں میری آیتوں کو اور اس چیز کو جس سے وہ ڈرائے گئے ہیں ٹھٹھا ۱۵ اور کون ہے

۱ - وہ اپنے اعمال پر نظر نہیں رکھتا کہ یہ جو آگے بھیج رہا ہوں یہ میرے فائدے کے ہیں یا نقصان کے - فرمایا یہ سوچ تب ہوگی جب قرآن کو سنیں نبی کے ارشادات پر توجہ دیں لیکن ۲ - یہ دل کے اندھے اور کانوں کے بہرے ہیں
۳ - ان کی نیت ہی سننے کی نہیں تو انہوں نے کیا سننا اور کیا جاننا ہے ۴ - اللہ کا بہت بڑا احسان ہے وہ بڑا حلیم و رحیم ہے ۵ - لیکن اس کیلئے ایک وقت مقرر ہے ۶ - اس میں میری حکمتیں ہیں جو میں ہی
جانتا ہوں - بندے کا کام ہے کہ وہ میری باتیں سنے اور ان پر عمل کرے - اگر خود بڑا بنے گا تو پھر کام نہیں بنے گا - آگے اللہ تعالیٰ اس کی مثال بیان فرما رہے ہیں - موسیٰؑ اور خضرؑ کا قصہ بیان ہو رہا ہے حدیثوں میں ہے
ایک دن موسیٰؑ وعظ فرما رہے تھے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے آپ نے فرمایا میں ہوں - آپ اللہ کے نبی تھے اور نبی اپنے وقت کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی - فوراً جبرئیلؑ آگئے

أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ
بڑا ظالم اس آدمی سے جس کو نصیحت کی گئی اسکے رب کی آیتوں سے پس وہ منہ موڑ لے ان سے اور بھول جائے ان عملوں کو جو آگے بھیجے ہیں
يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي
انکے ہاتھوں نے بیشک ہم نے رکھ دئے ہیں ان کے دلوں پر پردے اس بات کیلئے کہ وہ قرآن کو نہ سمجھیں اور
آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوا
ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور اگر تو بلائے ان کو سیدھے راستے پر پس وہ ہرگز سیدھے راہ پر
إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا
نہ آئیں گے ۳ اور تیرا رب بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے ۴ اگر پکڑے لوگوں کو ان کے
كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا
برے کاموں پر تو ان کیلئے جلدی بھیج دے عذاب ۵ بلکہ ان کیلئے ایک وقت مقرر ہے نہ پائیں گے
مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا
اس سے بچنے کیلئے کوئی بھی پناہ گاہ کو اور یہ بستیاں ہم نے ہلاک کی ہیں جب وہ سرکش ہوگئے تھے اور ہم نے مقرر کیا تھا
لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ ع ٨ ٢٠
ان کی ہلاکت کیلئے ایک وقت ۶ اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنے جوان سے میں تو چلتا رہوں گا یہاں تک کہ
أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ
پہنچ جاؤں اس جگہ جہاں دو دریا ملتے ہیں یا یوں میں کئی زمانہ چلتا رہوں گا ۷ پس جب دونوں پہنچ گئے جگہ جہاں ملتے
بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا
دونوں دریا بھول گئے دونوں اپنی مچھلی کو پس بنا لیا مچھلی نے اپنا راستہ دریا میں سرنگ کی طرح ۸ پس جب وہ
جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾
دونوں آگے بڑھے کہا موسیٰؑ نے اپنے جوان کو لے آ ہمارا ناشتہ یا کھانا کو بے شک ہمیں محسوس ہوتی ہے اس سفر میں تھکن ۹
قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ
کہا جوان نے کیا آپ نے نہیں دیکھا جب ہم نے تکیہ لگایا تھا اس چٹان کے ساتھ پس بیشک میں بھول گیا مچھلی کو

اور موسیٰؑ سے کہا سب سے بڑے عالم آپ نہیں علم تو بہت سے ہیں آپ تو
صرف تشریعی علم رکھتے ہیں احکام و عبادات کا - ایک اور علم بھی ہوتا ہے
جسے "علم تکوینی" کہتے ہیں جو اس بارے میں ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے
اس کی حکمت کیا ہے - ایک ہے قانون ایک ہے حکمت - آپ صرف قانون
جانتے ہیں - حکمت کا علم اللہ کے ایک اور بندے کے پاس ہے آپ اس کے
پاس جائیں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ اس کو کتنا علم ہے وہ حضرت خضرؑ تھے
۷ - موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا کہ جب سفر پر نکلیں تو ساتھ مچھلی تل کر
لے جائیں تاکہ راستہ میں کھائیں اور خیال رکھنا جس جگہ مچھلی خود بخود زندہ
ہو گئی وہ وہی جگہ ہوگی جہاں میرا وہ بندہ تمہیں ملے گا - چنانچہ موسیٰؑ اپنے
خادم یوشع کو ساتھ لے کر چلے اور اسے یہ بات سمجھائی کہ خیال رکھنا
۸ - جب وہاں پہنچے تو کوئی آدمی نظر نہ آیا - موسیٰؑ نے فرمایا یہاں کوئی نہیں
آگے جاتے ہیں اور تھوڑی دیر کیلئے تکیہ لگایا - اس دوران مچھلی زندہ ہو کر
دسترخوان سے نکل کر دریا میں چلی گئی - یہ چیز خادم نے دیکھی موسیٰؑ نے نہ دیکھی
۹ - فرمایا اب تھک گیا ہوں - قدم آگے نہیں بڑھتے کھانا لاؤ

سلہ۔ مجھ بھی بڑا تعجب ہوا کہ تلی ہوئی مچھلی زندہ ہوکر دریا میں چلی گئی مگر میں آپکو بتا نہیں سکا ۲۔ مجھے رب العالمین نے بذریعہ وحی بتادیا تھا کہ جہاں مچھلی زندہ ہوگی وہ جگہ ہی تیرے بندے کے ملنے کی۔ جیسا اصحاب کہف کے زندہ ہونے کا ذکر فرمایا
یہاں مچھلی کو زندہ کرکے بعث بعد الموت کا ثبوت دیدیا۔ چنانچہ موسیٰؑ نے واپس وہاں جانے کا فیصلہ کیا ۳۔ دوبارہ اسی جگہ پہنچے تو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت خضر کے نام مختلف آتے ہیں۔ جمہور کا قول ہے کہ وہ آج بھی زندہ ہیں
یہ اللہ کی حکمت ہے جس کو چاہے زندگی دے۔ اگر اللہ چاہیں تو اب بھی کسی اللہ کے بندے کو ان کی ملاقات ہوتی رہتی ہے ۴۔ فرمایا اس بندے کو ہم نے خاص علم تکوینیات دیا تھا ۵۔ مجھے منجانب اللہ حکم ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں
اور جو علم آپکے پاس ہے اس میں سے آپ تھوڑا سا مجھے بھی سکھائیں ۶۔ یہ انسانی فطرت ہے تو نے خواہ مخواہ پوچھا ہے جیسے آجکل مرید اور شاگرد ہیں حالانکہ یہ رشتہ نازک ہے مرید اور شاگرد اعتراض نہیں کر سکتا
ہے ۷۔ موسیٰؑ نے وعدہ کرلیا تو خضرؑ نے فرمایا کہ یہ میری شرط ہے ۸۔ چنانچہ دونوں چل پڑے سفر شروع ہوگیا ۹۔ دریائی سفر تھا کشتی والوں نے نیک لوگ سمجھ کر مفت بٹھالیا۔ دوران سفر خضرؑ نے کشتی کا تختہ اکھیڑ دیا تو
موسیٰؑ صبر نہ کرسکے کہ انہوں نے ہم پر احسان کیا اور انہوں نے یہ کیا کردیا۔ تو پوچھ لیا
۱۵۔ یہ کیا کام کیا آپ نے؟ معاوضہ کی جگہ ورزی کردی۔ جواب دیا

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي

اور نہیں بھلایا مجھے مگر شیطان نے اس بات سے کہ میں آپ سے بیان کرتا اور بنا لیا اس مچھلی نے راستہ اپنا

الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓي اٰثَارِهِمَا

اس دریا میں عجیب طریقے کے ساتھ ۱ کہا موسیٰؑ نے یہی تو جگہ ہے جس کو ہم تلاش کر رہے تھے ۲ پس دونوں کے دونوں الٹے پھرے اپنے نقش قدم پر

قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا

اس جگہ کو تلاش کرتے ہوئے ۳ پس پایا ان دونوں نے ایک بندے کو ہمارے بندوں میں سے جس کو ہم نے دی تھی اپنی طرف سے رحمت

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰي هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓي

اور ہم نے سکھایا تھا اس کو اپنی طرف سے ایک خاص علم بھی ۴ کہا اس سے موسیٰؑ نے کیا میں چل سکتا ہوں تیرے ساتھ اس بات کے لئے

اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ

کہ تو سکھائے مجھے بھی کچھ اس علم سے جو تجھے سکھایا گیا رہنمائی کرتے ہوئے ۵ کہا خضرؑ نے تو نہ کر سکے گا

مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰي مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾

میرے ساتھ صبر ۶ اور تو کیسے صبر کرے گا اس بات کو دیکھتے ہوئے جس بات کے بارے میں تیرے پاس پوری خبر نہ ہوگی

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾

کہا موسیٰؑ نے تو مجھے پائے گا اگر اللہ نے چاہا صبر کرنے والا اور میں تیری مخالفت نہیں کروں گا ۷

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓي اُحْدِثَ لَكَ

کہا خضرؑ نے اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو نہ پوچھنا مجھ سے کسی بات کے بارے میں جب تک میں خود نہ بتا دوں آپ کو

مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓي اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ

اس کی تفصیل ۸ پس چلے وہ دونوں یہاں تک کہ وہ سوار ہوگئے ایک کشتی میں خضرؑ نے پھاڑ ڈالا اس کشتی کے ایک تختے کو

قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾

کہا موسیٰؑ نے کیا تو نے اکھیڑ ڈالا اس تختے کو تاکہ ڈبو ڈالے کشتی میں سوار لوگوں کو تو نے ایسی بات کی ہے جو پسندیدہ نہیں ہے ۹

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا

کہا خضرؑ نے کیا میں نہیں کہہ چکا تجھے کہ تو صبر نہ کر سکے گا میرے ساتھ ۱۵ کہا موسیٰؑ نے نہ کریں

س ا:- میں بھول گیا تھا۔ خیال ہی نہیں رہا ویسے بول پڑا س ۲:- کشتی سے اتر کر خشکی پر آئے تو خضرؑ نے ایک لڑکے کو پکڑ کر دیوار سے ٹکرایا وہ مرگیا س ۳:- یہ قتل آپ نے کیوں کیا؟

تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾

مؤاخذہ اس بات پر جو میں بھول گیا اور سختی کا برتاؤ نہ کریں میرے اس معاملے میں س ۱

فَانْطَلَقَا وقفۃ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ

پس چلے وہ دونوں یہاں تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے تو خضرؑ نے اس لڑکے کو قتل کر دیا س ۲ کہا موسیٰؑ نے تو نے مار ڈالا

نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

پاکیزہ بچے کو بغیر کسی جان کے بدلے بے شک تو نے وہ بات کی ہے جو بالکل صحیح نہیں ہے س ۳

۲۔ فرمایا دوسری بار بے احتیاطی کر دی ہے ۳۔ فرمایا تین بار دیکھ لیں ہے ۳۔ اگر میں نے تیسری بار بھی پوچھا تو مجھے چھوڑ دینا مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا ۴۔ انطاکیہ ایک بستی ہے افریقہ میں۔ رات کو وہاں پہنچے اور
ان لوگوں سے کھانا مانگا ۵۔ انہوں نے کھانا نہ دیا۔ یہ ایسا برا عمل تھا کہ اب قیامت تک یہ قرآن میں پڑھا جاتا رہے گا ۶۔ صبح دیکھا کہ ایک مکان کی دیوار گرنے والی ہے۔ خضرؑ نے دونوں ساتھیوں سے کہا گارا بنا کر
اس دیوار کی درستی کر دیں ہے ۷۔ موسیٰؑ بھوک سے پریشان تھے کہ انہوں نے تو رات بھی کھانا بھی نہ دیا تھا۔ اب تین بار پوری ہو گئیں تو خضرؑ نے جدائی کا اعلان کر دیا ۸۔ فرمایا اب میں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا البتہ ان معاملات
کی حکمت بتا دیتا ہوں کہ یہ کام میں نے کیوں کئے ہیں ۹۔ اگر یہ کشتی عیب دار نہ ہوتی تو وہ بادشاہ ان سے لے لیتا ۱۰۔ یہ بڑا ہو کر برے کام کرتا اور ماں باپ بدنام ہوتے ۱۱۔ اللہ دوسرا نیک تابعدار بیٹا ان کو دے دیگا

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾
کہا خضرؑ نے کیا میں تجھے نہیں کہہ چکا ہوں کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا ۱
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ
کہا موسیٰؑ نے اگر میں نے تجھ سے پوچھا کسی چیز کے بارے میں اس کے بعد تو مجھے ساتھ نہ رکھنا ۲ بے شک تو پہنچ چکا ہے
مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ
میری طرف سے ایک عذر کو ۳ پس وہ دونوں چلے یہاں تک کہ پہنچے ایک بستی میں کھانا مانگا ان دونوں نے ۴
اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
وہاں کے رہنے والوں سے پس انکار کر دیا ان لوگوں نے انکی مہمانی سے ۵ پھر پایا ان دونوں نے اس بستی میں ایسی دیوار کو جو
يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ
گرنے کے قریب تھی پس خضرؑ نے اس دیوار کو سیدھا کر دیا ۶ کہا موسیٰؑ نے اگر تو چاہتا اس دیوار بنانے کی ان سے مزدوری لے لیتا ۷ کہا خضرؑ نے
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ
یہ وقت ہے جدائی کا میرے اور تمہارے درمیان ۸ ابھی میں تجھے بتاؤنگا حقیقت اس بات کی جس پر تو نہ کر سکا
صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ
صبر وہ کشتی جو میں نے توڑی ہے وہ چند مسکینوں کی تھی جو مزدوری کر رہے تھے دریا میں
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ
پس میں نے چاہا کہ اس میں عیب پیدا کر دوں اور آگے ایک بادشاہ تھا جو لے رہا تھا ہر کشتی کو
غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا
ظلم کے ساتھ ۹ اور وہ جو لڑکا تھا میں نے مارا اس کے ماں باپ دونوں ایماندار تھے پس ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ یہ ان کو بدنام کر دیگا
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً
سرکشی کی وجہ سے اور کفر کی وجہ سے ۱۰ پس ہم نے چاہا کہ اس کے بدلے میں اس کے ماں باپ کو اللہ بہتر اولاد دے جو اس سے پاکیزگی میں بہتر ہو
وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي
اور بہت قریب ہو اسکی اطاعت میں ۱۱ اور وہ جو دیوار ہے وہ دو یتیم بچوں کی تھی

۱:- ان یتیم بچوں کا خزانہ ضائع ہو جاتا۔ والدین کی نیکی بھی اولاد کے کتنے کام آتی ہے۔ ایک نیک بندے کے بچوں کو بچانے کیلئے دو نبیوں کو دیوار درست کرنے کا حکم دیا۔ ۲:- یہ سارے کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کئے بلکہ مجھے اللہ نے حکم دیا تھا۔ اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ میرا علم زیادہ ہے یا آپ کا یا اللہ تعالیٰ کا۔ ۳:- آگے کافروں کے حضورؐ سے کئے گئے ایک اور سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ پہلے روح اور اصحاب کہف کے بارے میں سوال کے جواب تھے ذوالقرنین حضورؐ سے بہت عرصہ پہلے ایک بادشاہ گزرا تھا جو اس وقت کی ساری دنیا پر حکومت کرتا تھا جسے سکندر بھی کہتے ہیں۔ سکندر دو گزرے ہیں ایک مسلمان تھا یہ وہی سکندر ذوالقرنین ہے اور دوسرا سکندر یونانی تھا وہ کافر تھا اور ارسطو کا شاگرد تھا۔ ذوالقرنین نے پوری دنیا کا سفر کیا۔ "قرن" کا معنی سینگ بھی ہے اور کنارہ بھی۔ اس سے مراد دنیا کے دونوں کنارے بھی ہیں اور اس کے تاج کے نشان دو سینگ بھی ہو سکتے ہیں

۴:- ہم نے حکومت بھی دی اور اسباب بھی یعنی اس وقت کے مطابق ضروریات

۵:- اُسے ڈوبتا نظر آیا۔ خشکی وہاں ختم ہو چکی تھی آگے پانی تھا

۶:- وہاں بھی کچھ لوگ آباد تھے۔ اللہ نے پوچھا تم ان سے کیا کرو گے

۷:- کیونکہ بادشاہ کے یہ دو ہی کام ہوتے ہیں۔ اس نے کیا جواب دیا

۸:- میں کسی دوسرے ظالم کو بھی پسند نہیں کرتا تو خود کیسے ظلم کر دوں گا

۹:- اس سے معلوم ہوا وہ خدا کو مانتا تھا اور بادشاہ ہوتے ہوئے وہ مبلغ بھی تھا۔ وہاں سے پھر وہ مشرق کی طرف چل پڑا

الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ

اس شہر کے اور اس دیوار کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان بچوں کا باپ بڑا نیک انسان تھا پس چاہا

رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

تیرے رب نے کہ یہ بچے پہنچ جائیں اپنی پختگی عمر کو اور نکال لیں اپنے خزانے کو یہ مہربانی ہے تیرے رب کی طرف سے

وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع ۱۰

اور یہ میں نے نہیں کیا اپنے اختیار سے۲ یہ حقیقت ان کاموں کی ہے جن پر تو صبر نہ کر سکا ۳

وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾

اور یہ پوچھتے ہیں آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں آپ فرما دیجئے میں ابھی پڑھوں گا تم پر اس کا کچھ حال

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ

بے شک ہم نے ٹھکانہ دیا تھا اس کو زمین میں اور ہم نے دئے تھے اس کو ہر چیز سے اسباب بھی۴ پس اس نے اختیار کیا

سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ

اپنے سبب کو یہاں تک کہ وہ پہنچ گیا اسی جگہ پر جہاں سورج ڈوب رہا تھا اس نے پایا سورج کو ڈوبتا ہوا ایک چشمے میں جو

حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ

کیچڑ کا چشمہ تھا۵ اور پایا اس نے اس جگہ پر ایک قوم کو۶ ہم نے کہا اے ذوالقرنین! یا

تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ

تو ان کو سزا دے گا یا ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا۷ کہا ذوالقرنین نے جو کوئی ظلم کرے گا تو

نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ

ہم اس کو سزا دیں گے پھر وہ پھیرا جائیگا اپنے رب کیطرف تو اس کو اللہ بھی سخت عذاب دے گا۸ اور جو کوئی

آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا

ایمان لائیگا اور نیک عمل کرے گا اس کیلئے اچھی جزا ہوگی اور ہم حکم دیں گے اس معاملے میں

يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ

آسانی کا۹ پھر اس نے اختیار کیا اپنے سبب کو یہاں تک کہ جب پہنچ گیا سورج کے چڑھنے کی جگہ کو تو پایا اس نے سورج کو وہ چڑھ رہا ہے

سلہ :- اسی طرح وہاں بھی آگے خشکی نہیں تھی۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قوم کے ساتھ بھی ذوالقرنین نے وہی سلوک کیا جو مغرب والوں سے کیا تھا ۔ ۲ :- فرمایا یہ واقعہ بالکل اسی طرح ہوا ہے۔ یہ تاریخی روایات کی طرح نہیں
بلکہ اللہ تعالیٰ کے علم محیط کے مطابق ہے ۔ ۳ :- تیسرا سفر مشرق و مغرب کے علاوہ کسی تیسری طرف تھا۔ مفسرین اس کو عموماً شمالی سفر کہتے ہیں ۔ ۴ :- وحشیانہ زندگی کی وجہ سے وہ زبان بھی نہ سمجھتے تھے اور سوجھ بوجھ بھی زیادہ نہ تھی۔
اس قوم اور یاجوج ماجوج کے درمیان دو بلند پہاڑ حائل تھے جن پر چڑھنا ممکن نہ تھا لیکن درمیان میں ایک درہ تھا جس کے ذریعے یاجوج ماجوج آ کر ان لوگوں کو لوٹ مار کر چلے جاتے تھے۔ انہوں نے ذوالقرنین کی جاہ و حشمت دیکھ کر
اس کے سامنے فریاد کی اور مدد کی درخواست کی ۔ ۵ :- یاجوج ماجوج کے متعلق مفسرین کے اقوال مختلف ہیں البتہ احادیث میں نزول عیسیٰؑ اور قتل دجال کے بعد قرب قیامت میں ان کے ظہور کا ذکر ہے کہ دنیا ان کے مقابلے سے عاجز ہوگی
اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی دعا پر ان پر ایک بیماری وبا مسلط ہوگی جس سے وہ سب یکدم مر جائیں گے ۔ ۶ :- ذوالقرنین نے جواب دیا کہ مال میرے پاس بہت ہے البتہ تم ساتھ محنت کرو ۔ ۷ :- اس طرح ایک مضبوط لوہے کی دیوار یا پہاڑ بن گیا۔

یہ سب کام اس زمانے میں خارق عادت طریقے سے انجام پائے ہونگے
اس لئے اس کی تکمیل پر ذوالقرنین نے اللہ کا شکر ادا کیا
۸ :- حدیثوں میں بھی یہی پیشگوئی ہے کہ قرب قیامت میں یہ دیوار ختم
ہو جائیگی اور یاجوج ماجوج ظاہر ہو کر دنیا میں تباہی پھیلائیں گے
۹ :- یعنی یاجوج ماجوج سمندر کی موجوں کی طرح بے شمار تعداد میں ہونگے

عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا

ایسی قوم پر کہ نہیں بنائی ہم نے ان کیلئے کوئی بھی آڑ اسی طرح ہی ہے ۱ اور بے شک ہم گھیرے ہوئے تھے

بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ

جو کچھ وہاں کی خبر تھی ۲ پھر اس نے تیار کیا سامان ۳ یہاں تک کہ جب وہ پہنچا دو پہاڑوں کے درمیان

وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا

تو پایا ان دونوں کی اس طرف ایسی قوم کو جو بات نہ سمجھ سکتی تھی ۴ کہا انہوں نے (اشاروں میں)

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ

اے ذوالقرنین! بے شک یہاں کی دو قومیں جنکا نام یاجوج ماجوج ہے ۵ یہ فساد کرنیوالے ہیں زمین میں پس کیا

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓي اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا

ہم تجھے کوئی مزدوری دیں اس بات پر کہ تو بنا دے ہمارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار ۶ کہا ذوالقرنین نے

مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

جو طاقت دی مجھ کو میرے رب نے وہی بہتر ہے پس تم میری مدد کرو قوت کے ساتھ میں بنا دونگا تمہارے درمیان اور ان کے درمیان

رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ

ایک مضبوط دیوار تم لادو میرے پاس لوہے کے تختے یہاں تک کہ جب دونوں سروں کو برابر کر چکا کہا اس نے

انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ ۭ

اس میں دھونکو یہاں تک کہ جب بنا دیا لوہے کو آگ کہا اس نے لادو تم میرے پاس تاکہ میں ڈالوں اس پر پگھلا ہوا تانبا

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا

پس ان کی طاقت نہیں ہے کہ اس دیوار پر چڑھ سکیں اور نہ ان کی طاقت ہے کہ اس میں سوراخ کر سکیں کہا ذوالقرنین نے یہ

رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ

رحمت ہے میرے رب کی طرف سے پس جب آئیگا میرے رب کا وعدہ میرا رب اس کو ریزہ ریزہ کردیگا اور وعدہ

رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ

میرے رب کا ہو کر رہیگا ۸ اور ہم چھوڑ دیں گے بعض ان کے کو اس دن گھسیں گے ایک دوسرے میں ۹ اور پھونکا جائیگا

۱ :۔ اس کے بعد قیامت قائم ہوگی۔ سب خدا کے سامنے میدان حشر میں اکٹھے ہو جائیں گے اور جہنم کافروں کی آنکھوں کے سامنے ہوگی ۲ :۔ یہ آنکھیں اور کان دنیا میں حق کی بات نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے نہ آخرت کو مانتے تھے آج اپنی آنکھوں سے جہنم کو دیکھ لیں گے ۳ :۔ آگے ان کافروں کی سزا کی سب سے بڑی وجہ یعنی شرک کو بیان فرمایا ۴ :۔ اس سے مراد انبیاء اور نیک لوگ ہیں جن کو یہ خدا کا شریک ٹھہراتے تھے جیسے عیسیٰؑ عزیرؑ اور ان کے ساتھ فرشتے بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ آگے فرمایا تمہارے اس جرم کی سزا ہم نے تیار کر رکھی ہے ۵ :۔ وہاں جاتے ہی دوزخ میں ڈال دئے جائیں گے ۶ :۔ یہ محنت بڑی کرتے ہیں مگر ان کے لئے گھاٹا ہی گھاٹا ہے ۷ :۔ ساری محنت دنیا کی زندگی کیلئے کرتے ہیں۔ مادی ترقی کو انہوں نے کامیابی کا ذریعہ سمجھ لیا۔ آگے وجہ بیان فرمائی ۸ :۔ کیونکہ قیامت اور حساب کتاب کا یقین ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے سارے عمل برباد ہو گئے ۹ :۔ جب عمل کار آمد ہی نہیں تو وزن کس کا ہوگا۔

فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ
صور میں پس ہم ان سب کو اکٹھا کر دیں گے ۱ اور پیش کر دیں گے ہم جہنم کو اس دن کافروں کے لئے
عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا
پوری طرح پیش کرنا جن کی آنکھیں تھیں میرا ذکر کرنے سے پردے میں ۲ اور وہ
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ ع اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا ع ١١ ١٩ ٢
میرے دین کی کوئی بات نہ سن سکتے تھے ۳ کیا سمجھ بیٹھے ہیں یہ کافر لوگ کہ بنا لیں گے
عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾
میرے بندوں کو مجھے چھوڑ کر اپنا کارساز ۴ بے شک ہم نے تیار کر رکھا ہے دوزخ کو کافروں کیلئے بطور مہمانی کے ۵
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ
آپ فرما دیجئے کیا ہم آپکو خبر دیں ان لوگوں کی بابت جن کے سارے عمل بڑے گھاٹے میں ہیں ۶ وہ لوگ جن کی ساری محنت گم گئی
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰۗىِٕكَ
دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ بہت اچھا کاریگری کا کام کر رہے ہیں ۷ یہ وہ لوگ ہیں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا
جو منکر ہوئے اپنے رب کی باتوں سے اور اپنے رب کے ملنے سے پس ان کے سارے عمل برباد ہو گئے ۸ پس نہ
نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا
کھڑا کریں گے ہم ان کیلئے قیامت کے دن کسی بھی وزن کو ۹ ان کی سزا دوزخ ہے اس وجہ سے کہ وہ کافر ہوئے
وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اور بنا لیا میری آیتوں کو اور میرے رسولوں کو ٹھٹھا ۱۰ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے
الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
ان کے لئے فردوس کے باغات ہیں مہمانی کے طور پر ۱۱ ہمیشہ رہیں گے ان جنتوں میں
لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ
نہ چاہیں گے وہاں سے ہٹنے کو ۱۲ آپ فرما دیجئے اگر ہو جائیں یہ دریا سیاہی اپنے رب کی صفتوں کو لکھنے کے لئے

۱۰ :۔ یہ سزا کی دوسری وجہ ہے کہ اللہ کے احکام اور نبیوں کا مذاق اڑایا آگے ان کے مقابلے میں ایمان والوں اور عمل صالح والوں کا ذکر فرمایا

۱۱ :۔ انہیں اللہ کی باتوں پر یقین تھا اور اس یقین پر پھر محنت کی تو ان کو مرنے کے بعد جنت الفردوس ملے گی جو جنت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے

۱۲ :۔ وہ ہمیشہ رہنے سے اکتائیں گے نہیں اور اپنے دنیا کے گھر میں واپسی کو پسند نہیں کریں گے۔ آگے بتایا کہ جس اللہ کے یہ حکم ہیں وہ کتنی بڑی ذات ہے

سا:۔ حکم تو یہ بھی ذکر ہو گئے یہاں مراد تعریفیں ہیں ۔ سٹ۔ آگے فرمایا جو اتنا بڑا خدا ہے اس کے ساتھ اوروں کو شریک کرنا کتنا بڑا ظلم ہے ۔ سٹ:۔ حضورؐ نے اپنی حقیقت بیان فرمائی کہ ایک لحاظ سے میں ایک انسان ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ کا رسول بھی ہوں۔ مجھ پر اللہ کی وحی آتی ہے جو تم تک پہنچاتا ہوں۔ اب یہ سوائی پہچانے والی ہے ۔ فرمایا میں بھی شرک سے بچو اور توحید پر ایمان کی دعوت دیتا ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاؤ گے تو اللہ تک پہنچ سکو گے ۔ اس آیت میں پوری سورۃ کا خلاصہ بیان فرمادیا توحید و رسالت پر ایمان اور عمل صالح ہی کامیابی کا ذریعہ ہے

سٹ۔ سورۃ مریم بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انورؐ پر۔ اس سورۃ میں حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریمؑ کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضور انورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ مریم۔ پورے قرآن مجید میں کسی عورت کا نام نہیں آیا سوائے حضرت مریمؑ کے۔ اس کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ عیسیٰؑ اللہ کے حکم سے بن باپ کے پیدا ہوئے اسلئے اللہ تعالیٰ نے بار بار عیسیٰ ابن مریم فرمایا تاکہ لوگوں میں یہ عقیدہ راسخ ہو جائے کہ عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

تو ختم ہو جائیں گے یہ دریا اس سے پہلے کہ ختم ہوں میرے رب کی تعریفیں[1] اگرچہ ہم لے آئیں اس جتنی اور بھی سیاہی[2]

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ

آپ فرما دیجئے میں ایک انسان ہوں تم جیسا مگر وحی کی گئی میری طرف[3] اس بات کی کہ تم سب کا معبود برحق ایک ہی معبود ہے پس جو کوئی

١٢ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

٩ امید رکھتا ہو اپنے رب کے ملنے کی پس اُسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور شریک نہ ٹھہرائے اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو بھی[4]

٢

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ مریم مکی ہے اور اس میں ٩٨ آیتیں اور ٦ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے[5]

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ ذکر ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندے زکریاؑ پر کی تھی[6] جب پکارا زکریاؑ نے اپنے رب کو

نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

آہستہ پکارنا[7] کہا آپ نے اے میرے پالنے والے! بے شک کمزور ہو چکی ہیں ہڈیاں میرے بدن کی اور سفید ہو چکا ہے میرا سر

شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ

بڑھاپے کی وجہ سے اور میں نہیں رہا تجھ سے مانگ کر اے میرے پالنے والے! اس سے پہلے کبھی ناکام[8] اور میں ڈرتا ہوں اپنے وارثوں کے برے اعمال سے

وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ

میرے جانے کے بعد اور میری بیوی بانجھ ہے[9] بخش دے میرے لئے اپنی طرف سے ایسا وارث جو میرا وارث ہو

وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

اور وارث ہو یعقوبؑ کے خاندان سے[10] اور بنا اس میرے بیٹے کو اے میرے پالنے والے اپنا پسندیدہ (فرمایا اللہ نے) اے زکریا! ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے

بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى

ایسے بیٹے کی جس کا نام یحییٰؑ ہوگا اور ہم نے کسی کو نہیں دیا اس سے پہلے یہ نام[11] کہا آپ نے اے میرے رب! کہاں سے ہوگا

پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے شرک سے منع فرمایا اور اس سورۃ میں بھی شرک کی تردید فرمائی اور سمجھایا کہ عیسیٰؑ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے وہ خدا یا خدا کے بیٹے نہیں بلکہ اس کے بندے ہیں

سٹ:۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ کا ذکر فرمایا جنہوں نے حضرت مریمؑ کی کفالت کی تھی اور انکی اللہ تعالیٰ سے دعا کا اور اسکے انداز کا ذکر کیا

سٹ:۔ عموماً لمبی دعا آدمی آہستہ مانگتا ہے ۔ ویسے بھی آداب دعا میں آہستہ دعا مانگنا ہے اس میں عاجزی اور خضوع پیدا ہوتا ہے ۔

سٹ:۔ مطلب یہ ہے کہ میں پہلے اپنی حالت بیان کروں کہ ظاہری اسباب تو ختم ہو چکے ہیں۔ بیوی بانجھ ہے مگر ایک تیرا آسرا ہے جس سے کبھی مایوسی نہیں ہوئی

سٹ:۔ میرے مرنے کے بعد میرے وارث اور رشتہ دار اچھے لوگ نہیں ہیں اس لئے

سٹا:۔ وراثت سے نبوت مراد نہیں بلکہ علوم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا

سلا:۔ تجھے مجھ پر اتنا یقین ہے تو تجھے میں اولاد دوں گا ۔ نام بھی خود رکھ دیا

سلہ: یہ شوق کا سوال تھا کہ اس کیلئے مجھے دوسری شادی کرنی ہوگی یا کیسے ہوگا سلہ: فرمایا تو اسی طرح رہ تجھے بیٹا دیا جائیگا۔ میرے لئے کوئی کام مشکل نہیں سلہ: ہر انسان کا پہلے سے تو کوئی وجود نہیں ہوتا۔ چونکہ شوق زیادہ تھا
تعین فرمادی گئی سلہ: وہ کونسا وقت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے نشانی بتادی سلہ: جب بیٹا پیدا ہونے لگے گا تو تو لوگوں سے نہ بول سکے گا اپنی کتاب تورات پڑھ سکے گا سلہ: جب وہ وقت آیا تو زبان گفتگو کرنے سے رک گئی اسلئے اشارے
سے لوگوں کو تسبیح کرنے کا حکم دیا۔ یہ بطور معمول تبلیغ تھی یا اس خصوصی انعام پر اللہ کی تسبیح کرنے کا حکم تھا۔ آگے حضرت یحییٰؑ کا ذکر فرمایا سلہ: چونکہ حضرت یحییٰؑ بھی خرق عادت کے طور پر اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے تھے اسلئے ان کی نبوت
بھی بچپن میں ظاہر فرمادی سلہ: چونکہ عموماً بڑھاپے میں ہونیوالے بچے بہت لاڈلے اور شریر ہوتے ہیں اسلئے فرمایا یہ ایسے نہ تھے بلکہ ماں باپ کے بڑے تابعدار تھے اور سرکش نہ تھے۔ آگے ان پر اپنی رحمتوں کا ذکر فرمایا

سلہ: یبعث کا مطلب اٹھانا ہے دوبارہ زندہ کرنا نہیں وہ نبی تھے
قبر میں بھی زندہ تھے موت کا مطلب کیفیت کا بدلنا ہے مٹ جانا نہیں۔
آگے حضرت عیسیٰؑ کے اللہ کے حکم سے بلا باپ پیدا ہونے کا ذکر ہے

يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِي عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

میرا بیٹا اور میری بیوی بانجھ ہے اور میں پہنچ چکا ہوں بڑھاپے کی

عِتِيًّا ⑧ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ

آخری حد تک سلہ کہا رب العالمین نے یوں ہی ہوگا سلہ کہا تیرے رب نے یہ بات مجھ پر آسان ہے اور میں نے ہی پیدا کیا تجھے بھی

مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ⑨ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً ۭ قَالَ

اس سے پہلے اور تو کوئی چیز نہ تھا سلہ کہا آپ نے اے میرے رب! مقرر فرما میرے لئے نشانی سلہ کہا رب العالمین نے

اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ⑩ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ

تیری نشانی یہ ہے کہ تو بات نہ کرسکے گا لوگوں کے ساتھ لگاتار تین راتیں سلہ پس آپؑ آئے اپنی قوم کے پاس

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ⑪

اپنی عبادت کے حجرے سے اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم پاکی بیان کرو اللہ کی صبح کو بھی اور شام کو بھی سلہ

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ⑫ۙ وَّحَنَانًا

(ہم نے کہہ دیا) اے یحییٰ! پکڑ لے یہ کتاب پوری قوت کے ساتھ اور ہم نے اس کو عطا کردی رسالت بچپن کی عمر میں سلہ اور رحمت کی ان پر

مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ⑬ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ

ہم نے اپنی طرف سے اور پاکیزگی دی اور آپ بڑے ہی پرہیزگار تھے اور آپ نیکی کرنیوالے تھے اپنے ماں باپ کے ساتھ اور نہ تھے

جَبَّارًا عَصِيًّا ⑭ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ

سرکش اور نافرمان سلہ اور سلام کیا جائیگا اس پر اس دن سے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرا اور جس دن

يُبْعَثُ حَيًّا ⑮ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا ع

وہ اٹھایا جائیگا قبر سے زندہ سلہ اور آپ بیان کردیں اس کتاب میں مریم کا بھی سلہ جب آپ جدا ہوگئیں اپنے گھر والوں سے

مَكَانًا شَرْقِيًّا ⑯ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ

ایک مکان میں جو مشرق کی جانب تھا پس آپ نے کرلیا اپنے درمیان اور ان کے درمیان ایک پردے کو سلہ پس بھیجا ہم نے

اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ⑰ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ

آپ کی طرف اپنے روح کو سلہ پس آپ ظاہر ہوئے آپ کے سامنے پورے انسان کی شکل میں سلہ آپ کہنے لگیں میں پناہ چاہتی ہوں

سلہ: مریم کا لفظی معنیٰ مبارک ہے۔ برکت والی۔ آگے واقعہ بیان فرمایا
سلہ: اس وقت آپکی عمر تیرہ یا پندرہ سال تھی اور یہ پہلی بیماری تھی بلوغت کی
جس سے فراغت پر غسل کیلئے شرم کی وجہ سے سب سے الگ ایک مکان میں
چلی گئیں جو بیت المقدس سے مشرق کی طرف تھا وہاں آپکو بیٹے کی بشارت دی گئی
سلہ: اس سے مراد جبرئیلؑ ہیں جو وہاں نوجوان خوبصورت مرد کی شکل میں پہنچے
سلہ: انہیں دیکھ کر مریمؑ خوفزدہ ہوگئیں اور اپنی حفاظت کیلئے خدا کا واسطہ دیا

ف۱:- تو وہاں کیسے آ گیا میں تو غسل کر رہی ہوں اسی لئے پردہ کیا ہوا ہے بالکل الگ ہوں تو جبرئیل نے جواب دیا ف۲:- میں تو فرشتہ ہوں مجھے اللہ نے بھیجا ہے اور بھیجا کیوں ہے؟ ف۳:- باقی بندوں کی طرح نہیں بلکہ تیرا بچہ روح سے پیدا ہوگا
ف۴:- بیٹا کیسے ہوگا؟ جبکہ ابھی تک میری عصمت محفوظ ہے مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا ف۵:- اس پر جبرئیلؑ نے وضاحت کی کہ اللہ کیلئے یہ کوئی مشکل نہیں ف۶:- اور اس طریقہ سے پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ آگے بتا دیا
ف۷:- وہ میری نشانی ہوگی کہ میں بلا باپ پیدا کرنے پر قادر ہوں۔ آگے فرمایا اب اس پر گئی اور بات کی گئی کہ نہیں ایسا ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہے ف۸:- آپ کو اسی وقت اپنے رحم میں کچھ بوجھ محسوس ہوا اور حرکت کا اندازہ
ہوا تو آپ ویرانے میں چلی گئیں کہ یہ کیا قصہ بن گیا۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ نو ماہ گذرے تھے اگر یہ بات ہوتی تو یہودی اعتراض نہ کرتے۔ اسی وقت یہ کیفیت ہوگئی تھی جس سے آپ پریشان ہوگئیں اور باہر چلی گئیں۔
ف۹:- جب تکلیف محسوس ہوئی تو کھجور کے تنے سے ٹیک لگائی اور پکار اٹھیں ف۱۰:- جہاں آپ بیٹھی تھیں وہ مقام کچھ بلند تھا اسی فرشتے کی پھر آواز آئی ف۱۱:- نیچے دیکھو تیرے پاؤں کے نیچے سے پانی کا چشمہ نکل آیا ہے پینے کیلئے اور
کھانے کیلئے اس خشک تنے کو ہلا اس سے تازہ کھجوریں گریں گی۔
ف۱۲:- کھا پی، ذکر کر اور بے فکر رہ۔ جو خدا چشمہ جاری کرنے اور خشک تنے
سے کھجوریں دینے پر قادر ہے وہ تجھے بلا باپ بیٹا دینے پر قادر نہیں؟
مریم نے کہا اے اللہ! اگر کوئی آ گیا تو پھر کیا ہوگا؟ جواب دیا
ف۱۳:- پہلی شریعت میں چپ کا روزہ تھا۔ چنانچہ بچہ اسی دن پیدا ہو گیا
اور اسے اٹھا کر گھر لے آئیں۔ آگے کا حال اللہ بیان فرماتے ہیں

بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ
اپنے مہربان رب کی تجھ سے اگر تو پرہیزگار ہے ف۱ کہا اس نے میں بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کی طرف سے ف۲
لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ
تاکہ بخش دوں تجھے ایک لڑکا جو پاکیزہ ہوگا (انسانی آلائش سے) ف۳ کہا آپ نے کہاں سے ہوگا میرا بیٹا ف۴ حالانکہ نہیں
يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ
ہاتھ لگایا مجھے کسی مرد نے ابھی تک اور نہ ہی میرا چال چلن خراب ہے ف۵ کہا فرشتے نے بات یوں ہی ہے۔ تیرے رب نے فرمایا ہے
هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ
یہ بات مجھ پر (بڑی) آسان ہے ف۶ تاکہ ہم بنا دیں اس لڑکے کو نشانی لوگوں کیلئے اور رحمت اپنی طرف سے ف۷ اور یہ
اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾
ایسی بات ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے پس اٹھا لیا آپ نے اس بچے کو (پیٹ میں) اور دور ہو گئیں اس کو لے کر بہت دور کی جگہ پر ف۸
فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ
پس لے آیا آپ کو پیدائش کا درد ایک کھجور کے تنے کی طرف ف۹ کہنے لگیں کاش میں مر جاتی
قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ
اس وقت کے آنے سے پہلے اور لوگ مجھے بھول چکے ہوتے ف۱۰ پس پکارا آپ کو آپ کے رب نے آپ کے نیچے سے
اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيْٓ
کہ تو غم نہ کر بے شک بنا دیا تیرے رب نے تیرے پاؤں کے نیچے سے ایک چشمہ پانی کا ف۱۱ اور ہلا تو
اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾
اپنی طرف کھجور کے تنے کو یہ گرا دے گا تجھ پر تازہ کھجوریں
فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ
پس کھا اور پانی پی اور ٹھنڈا رکھ اپنی آنکھوں کو ف۱۲ پس اگر تو دیکھے کسی بھی انسان کو
فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ ۚ
تو کہہ دینا میں نے منت مانی ہے اللہ کیلئے ایک روزے کی سو آج میں بات نہ کروں گی کسی انسان سے ف۱۳

[1]: یہاں اپنی قوم فرمایا کر دیکھ اپنی قوم میں آئیں تو وہ بچے دیکھ کر فوراً بول پڑے [2]: یہ یہودیوں نے کہا یعنی بدگمانی کی [3]: آپ کا سگا بھائی کوئی نہیں تھا یہ اس لئے کہا کہ آپ حضرت ہارونؑ کی نسل سے تھیں یا آپکی قوم سے کوئی معزز آدمی اس
نام کا گذرا ہوگا [4]: جواب میں آپ منہ سے نہ بولیں۔ اشارہ کر دیا کہ خود اس بچے سے پوچھیں [5]: وہ یہودی حیران تھے اور حیران ہو کر کہنے لگے [6]: عیسیٰؑ فوراً بول پڑے [7]: یہ کہہ کر تمام غلط اور فاسد خیالات کا رد کر دیا جو اس
وقت تھے یا آئندہ پیدا ہونے والے تھے کہ نہ میں نعوذ باللہ ناجائز بچہ ہوں اور نہ خدا یا خدا کا بیٹا یا خدا کا جزو ہوں بلکہ اس کا بندہ ہوں اور اسکے علاوہ جو دیگر خصوصیات ہیں وہ یہ ہیں [8]: اس سے زمینی حیات مراد ہے۔
[9]: صرف ماں کا ذکر فرمایا اگر باپ ہوتا تو اس کا بھی نام لیتے [10]: ہر وقت مجھ پر سلام ہی ہوگا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے پھر دو ٹوک وضاحت کر دی [11]: عیسیٰؑ مریم کے بیٹے ہیں یہ نہ خدا ہیں اور نہ کسی اور انسان کے بیٹے ہیں اور یہ سچی بات ہے

[12]: آگے فرمایا کہ جو خدا نعوذ "کن" سے ہر چیز پیدا کر سکتا ہے اُسے اولاد کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے بغیر باپ پیدا کرنے کا شبہ بھی دور ہو سکتا ہے
[13]: آگے پھر عیسیٰؑ کی دعوت توحید کا ذکر فرمایا اور یہ عیسیٰؑ کا سیدھا وعظ تھا
[14]: فرمایا میں خدا نہیں ہوں بلکہ وہ میرا رب بھی ہے جیسے تمہارا ہے اسی کی عبادت کرو
آگے مخالفین و معترضین کے انجام کا ذکر فرمایا کہ ان کیلئے تباہی ہی تباہی ہے

فَأَتَتْ بِهِۦ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُۥ ۖ قَالُوا۟ يَٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

پس آپ لے آئیں اس بچے کو اٹھا کر اپنی قوم میں [1] کہنے لگے اے مریم! تو ایسی چیز لائی جو گناہ کی چیز ہے [2]

يَٰٓأُخْتَ هَٰرُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ ٱمْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

اے ہارون کی بہن! [3] تیرا باپ برا انسان نہ تھا اور نہ تیری ماں بدچلن تھی [4]

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا۟ كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِى ٱلْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾

پس آپ نے اشارہ کیا بچے کی طرف [5] کہنے لگے ہم کیسے بات کریں اس کے ساتھ جو ماں کی گود میں ایک بچہ ہے [6]

قَالَ إِنِّى عَبْدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِىَ ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلَنِى نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِى

کہا عیسیٰ نے بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں [7] مجھے اللہ نے کتاب دی ہے اور اللہ نے مجھے نبی بنایا ہے اور اللہ نے مجھے بنایا ہے

مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَٰنِى بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمْتُ

بڑی برکت والا جہاں بھی میں رہوں اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے نماز پڑھنے کا اور پاکیزگی کا جب تک میں

حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَتِى وَلَمْ يَجْعَلْنِى جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَٱلسَّلَٰمُ

زندہ رہوں گا [8] اور بنایا مجھے احسان کرنے والا اپنی والدہ کے ساتھ [9] اور نہیں بنایا مجھے اللہ نے سرکش اور بدنصیب اور سلام ہے

عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ

مجھ پر جس دن میں پیدا کیا گیا اور جس دن میں دنیا سے جاؤں گا اور جس دن قبر سے زندہ اٹھایا جاؤں گا [10] یہ ہے

عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ ٱلْحَقِّ ٱلَّذِى فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ

عیسیٰ بیٹا مریم کا [11] یہ وہ سچی بات ہے جس میں یہ شک کرتے ہیں [12] نہیں ہے ضرورت

لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ

اللہ کو کہ بنائے اپنے لئے اولاد اللہ پاک ہے جب چاہتا ہے کسی بات کو تو اتنا ہی کہتا ہے کہ فرماتا ہے

لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا

اسے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے [13] (کہا عیسیٰؑ نے) بے شک اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے [14] سو اسی کی عبادت کرو یہی

صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾ فَٱخْتَلَفَ ٱلْأَحْزَابُ مِنۢ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ

سیدھا راستہ ہے [15] پس اختلاف کیا ان گروہوں نے آپس میں پس تباہی ہوگی

سلہ ۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے ۔ فرمایا وہاں اچھی طرح سے سننے لگ جائیں گے اور وہ باتیں سنیں گے جس سے جگر پھٹ جائیں گے اسلئے اُس دن سے ڈراؤ ، اور آج حق بات کو مانا نہیں سلہ ۔ آج وہ کھلی گمراہی میں ہیں اسی قیامت کے
دن سے ڈرائیں سلہ ۔ قیامت کا نام "یوم الحسرۃ" فرمایا ۔ جب بندہ مرتا ہے تو افسوس کرتا ہے کافر اپنا انجام دیکھ کر اور مومن اپنے اعمال کی کمی پر سلہ ۔ اُس وقت حسرت کریں گے اور آج غفلت میں ہیں نہ یہ باتیں سنتے ہیں نہ مانتے ہیں ۔ آگے پھر
انجام بتایا کہ تم سب نے اس دنیا سے واپس جانا ہے اور قیامت کے دن میرے سامنے پیش ہونا ہے سلہ ۔ حضرت زکریاؑ ، یحییٰؑ اور عیسیٰؑ کے ذکر کے بعد آگے اللہ تعالیٰ نے باقی انبیاء کے اجمالی حالات اور مشترک دعوت توحید کا ذکر فرمایا
سلہ ۔ صدیق کا مطلب ہے جو بات منہ سے نکالے اسی پر لگا رہے سلہ ۔ آگے ان کی حد یقین کی اعلیٰ دلیلیں بیان فرمائیں سلہ ۔ باپ بت ساز ، بت فروش اور بت پرست تھا بیٹے نے سمجھایا لیکن ادب سے ۔ بار بار ابا جی کہہ کر مخاطب کیا
سلہ ۔ یہ مجھے اللہ نے علم دیا ہے آپ میری بات مانیں اسلئے کہ اسی وجہ سے باقی لوگوں سے میرا مقام بڑا ہے ۔ اللہ نے مجھے علم دے کر نبی بنایا ہے سلہ ۔ اگر میری بات نہ مانیں گے تو مجھے ایک اور خطرہ ہے کہ آپ پر عذاب نہ آجائے

سلہ ۔ شیطان کی پیروی کا یہ نقصان ہوگا ۔ یہ سن کر باپ نے جواب دیا
سلہ ۔ کیا اپنے معبودوں کو چھوڑ دوں ؟ ابراہیمؑ کا انداز خطاب تھا ابا
جان اور باپ بیٹا کہہ کر نہیں پکارا بلکہ نام لے کر جواب دے رہا ہے ۔
دعوت توحید سن کر باپ نے دھمکی دینا شروع کی کہ سنگسار کر دوں گا
اگر باز نہیں آتے تو میری نظروں سے اوجھل ہو جاؤ اور گھر سے نکل جاؤ

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ

ان لوگوں کیلئے جو منکر ہیں بڑے دن کے آنے سے سلہ اچھی طرح سنیں گے اور اچھی طرح دیکھیں گے

يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے لیکن یہ ظالم آج کے دن کھلی گمراہی میں ہیں سلہ

وقف لازم

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ

اور آپ ڈرائیں ان کو افسوس کا دن آنے سے پہلے سلہ جب فیصلہ ہو جائیگا ہر بات کا مگر یہ غفلت میں ہیں اور

هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا

نہیں مانتے سلہ بے شک ہم ہی آخر میں مالک ہوتے ہیں زمین کے اور ساری چیزوں کے جو زمین پر ہیں اور ہماری طرف

٥ ع ٢

يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا

ان سب کو لوٹایا جائے گا سلہ اور آپ ذکر کریں اس کتاب میں ابراہیمؑ کا بھی بے شک آپ صدیق سلہ

نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ

نبی تھے سلہ جب کہا آپ نے اپنے باپ سے اے میرے باپ! تو کیوں پوجتا ہے ان چیزوں کو جو نہ تو سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں

وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ

اور نہ ہی تیرے کام آسکتی ہیں سلہ اے میرے باپ! بے شک پہنچا میرے پاس وہ علم جو نہیں پہنچا

يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ

تیرے پاس سلہ پس تو میری پیروی کر تجھے میں لے جاؤں گا سیدھے راستے پر اے میرے باپ! بندگی نہ کر شیطان کی

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ

بے شک شیطان تو مہربان رب کا نافرمان ہے سلہ اے میرے باپ! مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے سلہ کہ نہ پکڑ لے تجھے

عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ

عذاب مہربان رب کی طرف سے پس تو ہو جائے گا شیطان کا ہمراہی سلہ کیا باپ نے کیا تو ہٹانے والا ہے مجھے

عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾

میرے معبودوں سے اے ابراہیمؑ! سلہ اگر تو باز نہ آیا اس بات سے تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور تو چھوڑ جا مجھ کو کافی مدت کیلئے

ف۱: یہ رحمت کا سلام ہے یعنی بدلہ جدا ہونے اور علیحدگی اختیار کرنے کا ہے ۔ ف۲: یہاں علماء نے دو باتیں فرمائی ہیں ایک یہ کہ میں اللہ سے دعا کروں گا کہ تیرے دل میں ایمان کی محبت پیدا کر دے اور تیرے گناہ بخش دے اور دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے
کہ اس وقت تک بخشش کی دعا مانگوں گا جب تک باپ کو کفر پر مرنے کا علم نہ ہو۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کا انجام بتا دیا تو پھر ابراہیمؑ نے دعا کرنی چھوڑ دی ۔ ف۳: مجھے اپنے رب پر یقین ہے میں تم سب کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ چنانچہ آپ ملک
شام تشریف لے گئے ۔ ف۴: فرمایا جب ساری قوم، وطن، گھر بار چھوٹ گیا تو پھر میں نے ان کو اولاد دے کر ان کی قوم بنا دی ۔ ف۵: بیٹوں، پوتوں کو نبی بنا دیا اور پھر نبوت اسی خاندان میں رہی۔ آگے مزید انعام ذکر فرمایا
ف۶: قیامت تک آپ سچوں میں شمار ہوں گے چنانچہ غیر مسلم بھی آپ کو سچا ہی سمجھتے تھے۔ آگے آپ کی اولاد میں سے حضرت موسیٰؑ کا ذکر ہے ۔ ف۷: رسول کا مطلب ہے وہ نبی جس کو کتاب بھی ملے۔ آگے ان کو نبوت و معجزات سے سرفراز کرنے کا موقع
بیان فرمایا کہ جب آپ مدین سے مصر جا رہے تھے تو ہم نے طور پر خود پکارا
ف۸: یہ نبی کی شان ہے آگے فرمایا خود انہی کی یعنی بھائی کو بھی نبوت دیدی

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَ

کہا ابراہیمؑ نے سلامتی ہو تیری ف۱ میں بخشش مانگوں گا تیرے لئے اپنے رب سے ف۲ بے شک میرا رب مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے ف۳ اور

اَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ

میں چھوڑ رہا ہوں تم کو اور انکو بھی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کو چھوڑ کر اور میں پکارتا ہوں اپنے رب کو مجھے امید ہے کہ

اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ

میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہ رہوں گا ف۳ پس جب آپ نے چھوڑ دیا اپنی قوم کو اور ان چیزوں کو بھی جن کو وہ پوجتے تھے

دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾

اللہ کو چھوڑ کر تو ہم نے بخش دیا آپ کیلئے اسحٰقؑ بیٹا اور یعقوبؑ پوتا بھی ف۴ اور سب کو ہم نے بنا دیا نبی ف۵

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع ۳ ۶

اور بخش دیا ہم نے ان کیلئے اپنی رحمت سے اور کر دیا ان کے لئے سچائی کا ذکر جو بڑا ہی بلند رہے گا ف۶

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾

اور آپ ذکر کریں اس کتاب میں موسیٰؑ کا بھی بے شک آپ اللہ کے چنے ہوئے تھے اور رسول بھی تھے اور نبی بھی تھے ف۷

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَ

اور پکارا ہم نے آپ کو طور پہاڑ کی دائیں جانب سے اور قریب کیا ان کو کچھ خفیہ باتیں کہنے کیلئے ف۸ اور

وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

بخش دیا ہم نے آپ کو اپنی رحمت سے ان کا بھائی ہارونؑ بھی نبی بنا کر ف۹ اور آپ ذکر کریں اس کتاب میں

اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ ۚ وَ

اسماعیلؑ کا بھی بے شک آپ وعدے کے سچے تھے ف۱۰ اور اللہ کے رسول اور نبی تھے اور

كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

آپ حکم دیتے تھے اپنے گھر والوں کو نماز کا اور زکوٰۃ کا ف۱۱ اور آپ اپنے رب کے ہاں بڑے پسندیدہ تھے ف۱۲

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ ڎ وَّرَفَعْنٰهُ

اور آپ بیان کر دیں اس کتاب میں ادریسؑ کا بے شک آپ صدیق نبی تھے اور اٹھا لیا ہم نے آپ کو

ف۹: ہارونؑ عمر میں آپ سے بڑے تھے۔ آگے ابراہیمؑ کے بیٹے اسماعیلؑ کا ذکر ہے
ف۱۰: اسماعیلؑ نے جو وعدہ ابراہیمؑ سے خواب دیکھنے پر کیا اُسے پورا کیا اور ذبح ہونے کیلئے دل کی خوشی سے گردن پیش کر دی اور خدا نے رسول بنا دیا
ف۱۱: اس وجہ سے اسماعیلؑ مجھے بہت اچھا لگتا ہے یہ کلام ہی ایسا ہے
ف۱۲: آگے حضرت ادریسؑ کا ذکر ہے یہ بھی ابراہیمؑ کی اولاد سے ہی تھے

۱ :- ادریسؑ کو بھی قوم نے بہت تکلیفیں دیں تو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اٹھا لیا۔ آگے تمام نبیوں کا اجمالاً ذکر کر دیا اور چند مشہور نام بھی لے لئے ۲ :- آدمؑ کے بعد حضرت نوحؑ تھے ۳ :- پھر ابراہیمؑ کے بیٹے اور پوتے حضرت یعقوبؑ
کی اولاد جن کا نام اسرائیل بھی تھا جس کی وجہ سے وہ بنی اسرائیل کہلائے ۴ :- فرمایا نبیوں کے علاوہ وہ بھی میرے انعام یافتہ بندے ہیں جو ہدایت پر تھے اور وہ میری آیات سن کر میرے سامنے روتے ہوئے جھک جاتے تھے
۵ :- آگے ان لوگوں کا حال بیان فرمایا جو نا خلف ثابت ہوئے گمراہ ہو گئے پھر اپنی جعلی نسبی تعلق کام نہ آیا اور جنتی بن گئے ۶ :- نماز کا مطلب ہے کہ بزرگوں کا صحیح طریقۂ عبادت چھوڑ دیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے خدائی گمراہ ہو گئے
۷ :- "غی" سے مراد گمراہی ہے یا جہنم کا ایک نالہ مراد ہے۔ آگے صحیح لوگوں کا حال اور اجر بیان فرمایا ۸ :- معلوم ہوا صرف نسب کافی نہیں عمل بھی صحیح ہونے چاہییں۔ ان کو اجر کیا ملے گا؟ ۹ :- کسی نے جنت دیکھی نہیں مگر ایمان رکھا اس لئے وعدہ پورا ہوگا
۱۰ :- روحانی غذا سلام ہوگی اور دونوں وقت کھانا بھی ملے گا۔ کھانا دن کھاتا ہے یا دو دو دن ہی دن ہوگا ۱۱ :- جب قرآن نازل ہوتا تھا تو کبھی وقفہ بھی ہو جاتا۔ حضورؐ نے پوچھا تو اس کا جواب دیا گیا۔ جبریلؑ نے عرض کی
۱۲ :- میں خود تو نہیں آسکتا جب تک اللہ نہ بھیجے

مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

بہت اونچی جگہ ۱ یہ وہ لوگ ہیں جن پر مہربانی کی اللہ نے یہ نبیوں میں سے ہیں

مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ

اولاد ہیں آدمؑ کی اور ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اٹھایا ہم نے نوحؑ کے ساتھ انکی کشتی میں ۲ اور اولاد ہیں ابراہیمؑ کی

وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ

اور یعقوبؑ کی ۳ اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے راہ پر چلا دیا ان کو ہم نے چن لیا ۴ جب پڑھی جاتی ہیں ان پر آیتیں

الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

مہربان رب کی گر جاتے تھے سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے ۵ پس آئے ان کے بعد ایسے نالائق جنہوں نے

السجدة

أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾

ضائع کیا نماز کو ۶ اور پیچھے لگ گئے خواہشات نفسانی کے پس وہ ملیں گے غیّ نالے کو ۷

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ

مگر جس کسی نے توبہ کر ڈالی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کئے ۸ پس وہ داخل ہو جائیں گے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ

جنت میں اور ان کے عملوں میں سے کوئی چیز کم نہ کی جائیگی (داخل ہو جائینگے) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا وعدہ کیا

الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُونَ

مہربان رب نے اپنے بندوں کے ساتھ انکے بن دیکھے ۹ بے شک اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا وہ نہ سنیں گے

فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

جنت میں کوئی بے فائدہ بات سوا سلام کے اور ان کو ملے گا ان کا رزق ان جنتوں میں صبح بھی اور شام بھی ۱۰

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

یہ وہ جنت ہے جس کا ہم وارث کر دیں گے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو جو دنیا میں نافرمانی سے بچتے رہے ۱۱

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا

اور نہیں اترا کرتے ہم مگر اپنے رب کے حکم سے ۱۲ اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے

ف۱ :۔ اللہ کی اپنی حکمت ہوتی ہے جب اللہ چاہے بھیجے جب چاہے نہ بھیجے ۔ بعوام حوک کی اس کی بارگاہ میں رسائی نہیں ۔ آگے فرمایا وحی کی رکاوٹ کی پرواہ مت کرو وہ جو بھی کہتے رہیں آپ سارے جہان کے رب کی عبادت پر مداومت رکھیں

ف۲ :۔ اللہ کے نام اسکی صفات ہیں کوئی اور ایسا ہے جس میں یہ صفات ہوں ۔ پچھلی آیات میں آخرت کی جزا و سزا کا ذکر ہے جس سے کافر انکار کرتے ہیں اور شبہات کا اظہار کرتے ہیں ۔ اگلی آیات میں ان کے شبہ اور اس کا جواب بیان ہوا ہے

ف۳ :۔ یہاں انسان سے کافر مراد ہے وہ کہتا ہے قبر سے زندہ کیسے نکلوں گا ۔ جب کچھ بھی نہ تھا تو پیدا ہو گیا اب تو قبر میں جسم کا کافی حصہ موجود ہوگا ۔ آگے قسم کھا کر فرمایا لوٹ لیں الموت ہو کر رہے گی اور سب وہاں جمع ہوں گے

ف۵ :۔ فرمایا جو میرے مقابلے میں اپنا عقل لڑاتے ہیں ان کو اس دن الگ کر دیا جائیگا ف۶ :۔ جہنم کے مستحق اکٹھے ہو جائیں گے ف۷ :۔ "وارد ھا" کا مطلب علماء نے فرمایا کہ اہل جنت کو بھی دوزخ دکھائی جائیگی کہ تم اگر فرمانبردار نہ ہوتے تو اس میں جاتے ۔ بعض علماء نے اس سے پل صراط مراد لی ہے ہر انسان اسی پر سے گذرے گا اور وہ دوزخ پر ہے

ف۸ :۔ آگے فرمایا اس دوزخ سے متقی لوگ بچا لئے جائیں گے

ف۹ :۔ جب حضورؐ یہ آیتیں پڑھتے تو وہ کافر کہتے ہمارا موقف ہماری موجودہ حالت کے موافق ہیں ۔ ہم یہاں بھی مزے میں ہیں تم غریب و نادار ہو ہم وہاں بھی اسی طرح مزے کریں گے ۔ موجودہ ثقاوت کو دیکھ لیں

ف۱۰ :۔ آگے اس کا جواب ہے کہ پہلی قوموں کی حالت دیکھ لو تم تو فرعون قارون اور ہامان وغیرہ جیسے مالدار اور با اثر نہیں ہو ان کو بھی ملیا میٹ کر دیا گیا ۔ اس سے سبق حاصل کرو

وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

اور جو ان کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے[1] وہ رب ہے آسمانوں کا اور

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۗ هَلْ تَعْلَمُ

زمین کا اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے پس عبادت کرتا رہ اسی کی اور لگا رہ اسکی عبادت میں کیا تو جانتا ہے

لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

اس کیلئے کوئی ہمنام[2] اور کہتا ہے انسان جب میں مرجاؤں گا تو کیا مجھے قبر سے زندہ نکالا جائے گا[3]

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾

کیا نہیں یاد کرتا انسان اس بات کو کہ ہم نے بنایا اس کو اس سے پہلے بھی اور وہ کچھ نہ تھا[4]

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ

پس مجھے قسم ہے تیرے رب کی! ہم اکٹھا کرکے لائیں گے ان منکروں کو اور شیطانوں کو پھر ان کو حاضر کردیں گے دوزخ کے اردگرد

جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ

گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے پھر ہم جدا کردیں گے ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو جو سخت نافرمان تھے اللہ کے مقابلے میں[5]

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ

پھر ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو زیادہ مستحق ہیں دوزخ میں جلنے کیلئے[6] اور

مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي

تم میں سے ہر ایک نے اس پر پہنچنا ہوتا ہے[7] اور یہ بات لازم ہے تیرے رب پر جس کا فیصلہ کیا جا چکا ہے[8] پھر ہم بچا لیں گے

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ان لوگوں کو جو ہم سے ڈرتے ہے اور چھوڑ دیں گے اپنے نافرمانوں کو دوزخ میں گھٹنوں کے بل[9] اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

ہماری روشن آیتیں کہتے ہیں کافر لوگ ایمان والوں کے بارے میں ہم دونوں میں سے دنیا میں

خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

کس کا ٹھکانہ بہتر ہے اور کس کے ساتھ والے بہتر ہیں[10] اور کئی تباہ کئے ہم نے ان سے پہلے ایسے لوگ جن کے

ع ١٥ ٤ ٧

۷۵:۔ آگے فرمایا اپنی اس مادی سوچ کی وجہ سے وہ گمراہی میں پڑے ہیں تو مجھے کوئی قدرت نہیں کہ جبراً انہیں منواؤں بلکہ ان کو ڈھیل دیتا ہوں اور ڈھیل کا نتیجہ عذاب کی شکل میں ملتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ فرمایا انہیں یہ پتا ہو
۲ہ:۔ دنیا میں جلدی یا بدر میں دنیا کا عذاب دیکھ لیا۔ آگے فرمایا جو ہدایت کے طالب ہیں ان کی ہدایت زیادہ کر دی جاتی ہے ۳:۔ جو نیکیاں انہوں نے آگے بھیجی وہ وہاں فائدہ دیں گی۔ باقیات الصالحات سے مراد بعض علماء نے کلمہ تمجید بھی لیا ہے
حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو یہ چار کلمے روزانہ سو بار پڑھے گا اسے اللہ جنت عطا فرمائیں گے ۳:۔ آگے ایک مالدار کافر کی بات کا جواب ہے جس نے ایک مسلمان کو کہا کہ اگر مر کر میں نے پھر زندہ ہونا ہے تو یہ مال و اولاد وہاں بھی میرے پاس ہوگا تمہیں وہاں
تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ یہ اس نے بطور استہزاء کہا تو فرمایا ۴:۔ اگر یہ بات نہیں تو یہ غلط کہہ رہا ہے اور اس کو اس بات پر جو لگی جاری ہے اسے کئی گنا زیادہ عذاب دیا جائیگا۔ مال تو یہ دنیا میں چھوڑ کر مرے گا جس کے ہم وارث ہونگے اور
یہ ہمارے پاس بالکل اکیلا آئے گا ۵:۔ آگے فرمایا اگر ان مشرکوں کا یہ خیال ہے کہ آخرت میں ان کے معبود ان کے کام آئیں گے تو ان کا حال بھی سن لیں ۶:۔ وہ تو قیامت میں ان سے اظہار برأت کر کے ان کے مقابلے میں آجائیں گے اور ان پر
گواہ بن جائیں گے۔ یہ وہ معبود ہونگے جو خود نیک اور ان سے بیزار ہوں گے۔
آگے حضورؐ کو فرمایا کہ جب آپ ان پر قرآن پڑھتے ہیں تو نیک لوگ تو قریب
آجاتے ہیں اور بڑوں کو شیطان مخالفت پر اور ابھارتا ہے
۷:۔ آپ ان کیلئے عذاب دینے میں جلدی نہ کریں یہ اپنے ذمہ گناہوں کی مقدار کی
تعداد پوری کرلیں تاکہ اس کے حساب سے ان کو زیادہ عذاب دیا جائے۔

اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ
بہتر تھے سامان اور نمائش میں ۱۔ آپ فرمادیجئے جو رہے گا گمراہی میں اس کو ڈھیل دیتا ہے
الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا
مہربان رب یہاں تک کہ جب دیکھ لیں گے وہ جس کا ان کیساتھ وعدہ کیا جاتا ہے دنیا کا عذاب یا
السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾
قیامت پس جلدی جان لیں گے کہ کس کا برا ٹھکانہ ہے اور کس کے امدادی کمزور ہیں ۲
وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ
اور بڑھا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت والوں کیلئے ہدایت اور باقی رہنے والی نیکیاں
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا
بہتر ہیں تیرے رب کے ہاں ثواب کیلئے اور بہتر ہیں لوٹنے کیلئے ۳ کیا دیکھا آپ نے اس آدمی کو جو منکر ہوگیا ہماری آیتوں کا
وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ
اور کہا مجھے ضرور دیا جائیگا مال بھی اور اولاد بھی کیا اس نے جھانک کر دیکھا ہے چھپی چیز کو یا لیا ہے اس بات پر
الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ
اللہ سے کوئی وعدہ ۴ ہرگز نہیں ابھی ہم لکھ لیتے ہیں جو یہ کہہ رہا ہے اور ہم بڑھاتے رہیں گے اس کیلئے عذاب کو
مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
آخر میں ہم مالک ہو جائیں گے اس مال کے جو یہ کہہ رہا ہے اور آئیگا ہمارے پاس اکیلا ہی ۵ انہوں نے بنا لئے ہیں اللہ کو چھوڑ کر
اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ
معبود تاکہ ہو جائیں ان کیلئے سبب غلبے کا ہرگز نہیں یہ انکار کر دیں گے ان کی بندگی کا اور
ع ۱۷ ۵ ۸ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى
آجائیں گے ان کے مقابلے میں ۶ تو نے نہیں دیکھا کہ ہم چھوڑ دیتے ہیں شیطانوں کو
الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾
کافروں پر وہ بھڑکاتے رہتے ہیں انکو بہت زیادہ بھڑکا کر ۷ پس آپ جلدی نہ کریں ان کے بے شک ہم ان کیلئے ان کی گنتی پوری کرتے ہیں
بہادیر

ف۱ :۔ قیامت کے دن فرمانبردار تو اللہ کے حضور جوق در جوق انعام کیلئے پیش کئے جائیں گے اور مجرموں کا حال کیا ہوگا؟ ف۲ :۔ وہ ڈھور ڈنگروں کی طرح ہانک کر دوزخ کے گھاٹ پر لائے جائیں گے کیونکہ اپنی آگ کی وجہ سے پیاس لگی گی
ف۳ :۔ قیامت کے دن اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہ کر سکے گا۔ یہ اس غلط فہمی میں ہیں کہ ہمارے معبود ہماری سفارش کریں گے۔ آگے فرمایا شاید اسی لئے انہوں نے اپنے خیال کے مطابق خدا کی مقبول مخلوق اور اس کے برگزیدہ
بندوں کو خدا کی اولاد کہنا شروع کر دیا ہے تاکہ وہ خوش ہو کر ان کی سفارش کریں۔ ف۴ :۔ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو، یہودی حضرت عزیرؑ کو اور مکہ کے کافر فرشتوں کو خدا کی اولاد مانتے تھے۔ آگے فرمایا یہ بہت بھاری بہتان ہے
ف۵ :۔ اس کا اندازہ اس سے لگاؤ یہ کتنی بڑی بھاری بات ہے کہ ف۶ :۔ آگے فرمایا خدا کو اولاد کی ضرورت ہی کیا ہے ف۷ :۔ اس کی تابعدار تو ساری مخلوق ہے ف۸ :۔ قیامت کے دن کائنات کی ہر چیز اعتراف کرے گی کہ اللہ ہی
ہمارا رب ہے۔ آگے فرمایا کہ ان کی تو فہرست بنی ہوئی ہے کوئی ایک
بھی اس دن غیر حاضر نہیں ہو سکتا۔ سب ایک ایک کرکے پیش ہوں گے۔
وہاں کوئی کسی کے ساتھ نہیں ہوگا ایک دوسرے سے بیزار ہوں گے البتہ
ف۱۰ :۔ ایمان اور اعمال صالحہ والے لوگوں میں باہمی محبت پیدا کر دی جائے گی
یہ محبت دنیا میں بھی، موت کے وقت بھی، قبر میں بھی اور قیامت میں بھی
کام آتی ہے جیسے فرمایا موت کے وقت "فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی"
آگے فرمایا یہ باہمی محبت تب ہوگی جب قرآن سنیں گے
ف۱۱ :۔ جھگڑنے والوں کا بھی انجام کیا ہوتا ہے تباہی و بربادی
ف۱۲ :۔ فرمایا ان کا نام و نشان ہی مٹ گیا

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ
جس دن جمع کریں گے اللہ سے ڈرنے والوں کو اللہ کے سامنے وفد کی شکل میں ف۱ اور ہانک کر لیجائیں گے ان مجرموں کو

إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ
دوزخ کی طرف پانی کے پیاسے ہو کر ف۲ کوئی مالک نہ ہو سکے گا سفارش کرنے کا مگر وہی جس نے لیا ہوگا

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا
وقف لازم
اللہ سے عہد ف۳ اور یہ کہتے ہیں بنالی اللہ نے اولاد اپنے لئے ف۴ بے شک تم ایسی چیز لائے ہو جو

إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
وقف لازم
بڑی بھاری ہے ف۵ قریب ہے کہ آسمان ریزہ ریزہ ہو جائیں اس بات کو سن کر اور چِر جائے زمین اور گر پڑیں پہاڑ بھی

هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾
ریزہ ریزہ ہو کر اس بات پر کہ یہ پکارتے ہیں اللہ کیلئے اولاد کو ف۶ اور یہ بات مناسب نہیں ہے رحمٰن کیلئے کہ وہ اولاد بناتا پھرے ف۷

إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ
یہ سارے کے سارے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں وہ پیش ہوں گے اللہ کے سامنے بندے ہو کر ف۸ بے شک اللہ نے

أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾
گن رکھا ہے ان کو اور شمار کر رکھا ہے پوری طرح شمار کرنا اور یہ سارے کے سارے پیش ہوں گے قیامت کے دن اللہ کے سامنے اکیلے ہی ف۹

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے (دنیا میں) اور نیک اعمال کئے ان کی آپس میں پیدا کر دے گا مہربان رب

وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ
محبت ف۱۰ بے شک ہم نے آسان کیا اس قرآن کو آپ کی بولی میں تاکہ آپ خوشخبری دیں یہ قرآن سنا کر پرہیزگاروں کو اور ڈرائیں یہ قرآن

بِهِ قَوْمًا لُدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ
سنا کر اس قوم کو جو بڑی جھگڑنے والی ہے ف۱۱ اور کئی تباہ کیں ہم نے ان سے پہلے جماعتیں کیا تو پاتا ہے کوئی حرکت

مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾
ع ٦ / ١٦ النصف ٩
ان میں سے کسی کی بھی یا سنتا ہے کسی کی آواز کو ف۱۲

ف۱:۔ سورۃ طٰہٰ بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی ابتدا کلمہ طٰہٰ سے ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ طٰہٰ رکھا ہے۔ پہلی سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو
دو باتیں فرمائی ایک یہ کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے تاکہ ڈرنے والوں کو خوشخبری دے اور نافرمانوں کو ڈرائے اور دوسرا نافرمانوں کا انجام بتایا کہ وہ تباہ و برباد کر دئیے جاتے ہیں۔ اس سورۃ کی ابتدا میں بھی اسی
بات کو دہرایا کہ قرآن ڈرنیوالوں کیلئے نصیحت ہے اور جو نڈر ہیں ان کا انجام فرعون کی مثال دے کر بتا دیا۔ اس سورۃ کا زیادہ حصہ حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے تفصیلی قصہ پر مشتمل ہے اسی طرح بنی اسرائیل کی نافرمانیوں اور انجام کا بھی ذکر ہے
یعنی یہ سورۃ بھی تبشیر اور تنذیر ہے ف۲:۔ چونکہ حضورؐ کو قرآن مجید سے بڑی محبت تھی ساری ساری رات نماز میں پڑھتے جس سے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا اسلئے فرمایا یہ اس لئے نازل نہیں فرمایا کہ آپ اتنی مشقت میں پڑ جائیں بلکہ
ف۳:۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت بیان فرمائی ف۴:۔ یعنی زمین کا بالکل نچلا حصہ یعنی تہہ۔ فرمایا از ثریا تا ثریٰ یہ اللہ کی ملک ہے اور اس کا علم اتنا ہے ف۵:۔ اسلئے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ ف۶:۔ یہ توحید ذاتی ہے

ف۷:۔ آگے فرمایا جو میری صفتوں میں شریک بنے گا اس کا پھر انجام کیا ہوگا؟
موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ دیکھ لو۔ وہ خدائی کا دعویدار تھا اور کیسا ذلیل ہوا۔
ف۸:۔ جب موسیٰؑ اپنی بیوی صفوراء کے ہمراہ مصر کو چلے تو جب کوہ طور کے پاس پہنچے
تو پہاڑ پر آگ نظر آئی۔ بیوی سے فرمایا میں جا کر آگ لاتا ہوں یا راستہ پوچھتا ہوں
ف۹:۔ دوسری جگہ ہے کہ موسیٰؑ جب قریب ہوئے تو دیکھا ایک درخت ہے سبز پتوں
والا گھنا اور اس میں آگ نظر آ رہی ہے تو بڑا تعجب ہوا۔ اس پر آواز آئی
یہ نار نہیں نور ہے میں تیرا رب ہوں اور تو میرا کلیم ہے
ف۱۰:۔ یہ بڑی پاک جگہ ہے۔ جوتیوں کو اتار کر پا برہنہ آئیں

٢٠ سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ ٤٥

سورۃ طٰہٰ مکی ہے اور اس میں ۱۳۵ آیتیں اور ۸ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو بنہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

اے نبی! ہم نے نہیں اتارا آپ پر یہ قرآن تاکہ مشقت میں پڑ جائیں آپ ف۲ یہ قرآن تو نصیحت ہے بڑا اس آدمی

يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾

کیلئے جو ڈرنیوالا ہے ف۳ یہ قرآن اتارا گیا ہے اس اللہ کی طرف سے جس نے بنائی زمین اور اونچے اونچے آسمان

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

وہ مہربان رب عرش پہ قائم ہوا اسی اللہ کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

زمین میں ہے اور وہ سب کچھ جو ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ سب کچھ جو گیلی مٹی کے نیچے ہے ف۴ اگر آپ زور سے بات کریں

فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ

پس بیشک وہ اللہ جانتا ہے آہستہ باتوں کو بھی اور بہت پوشیدہ رازوں کو بھی ف۵ اللہ ہی معبود برحق ہے اسکے بغیر کوئی معبود نہیں ف۶ اسی کے ہیں نام

وقف لازم

الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ

بہتر بہتر ف۷ اور بے شک آ پہنچی آپکے پاس بات موسیٰؑ کی جب آپ نے دیکھا ایک آگ کو پس فرمایا

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ

اپنے گھر والوں کو تم یہیں ٹھہرو میں نے دیکھا ہے آگ کو ہو سکتا ہے میں لے آؤں تمہارے پاس کوئی چنگارہ آگ کا یا

اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِىَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ ۭ اِنِّىْٓ اَنَا

پا لوں آگ پر کسی رہنمائی کو ف۸ پس جب آپ آگ کے قریب پہنچے آواز دی گئی آپکو ف۹ اے موسیٰ! بے شک میں

رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ ۭ

تیرا رب ہوں پس اتار دے اپنے دونوں جوتے بے شک آپ اس وادی میں ہیں جو بڑی عزت والی وادی ہے جس کا نام طویٰ ہے ف۱۰

ف۱ - یہاں اللہ نے بڑی اچھی بات فرمائی ہے کہ میں نے تجھے پسند کر لیا ہے اسلئے تیرے ساتھ میں باتیں کرتا ہوں جو بات میں کرتا ہوں اسے کان لگا کر سن - اس سے پتہ چلتا ہے کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ اپنا کلام قرآن مجید پڑھنے یا
سننے کی توفیق دے وہ سمجھے کہ اللہ نے مجھے پسند کر لیا ہے - آگے فرمایا وہ بات کیا ہے ف۲ - ایک تو میری عبادت کر اور دوسری بات کیا ہے؟ ف۳ - قیامت ضرور آئیگی اور اس لئے آئیگی کہ محنت اور نیکی کا بدلہ مل سکے -
ف۴ - جب آپ قیامت کا عقیدہ بیان کریں گے تو وہ لوگ نہ مانیں گے جو نفسانی خواہشات کے پیروکار ہیں اور آپ کو بھی روکنے کی کوشش کریں گے اُن سے متاثر نہ ہونا - یہ باتیں سن کر چونکہ موسیٰؑ حیران ہو رہے تھے کہ میں تو آگ لینے آیا تھا
اسلئے فوراً فرمایا ف۵ - یہ ادب سے کہ نہیں؟ یہ نہیں کہا کہ آپ خدا ہیں آپ کو پتہ نہیں کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ میری لاٹھی ہے اور بات کو لمبا کر دیا تاکہ گفتگو کی یہ سعادت زیادہ دیر حاصل رہے ف۶ - اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا تو اب یوں کر

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ

اور میں نے پسند کر لیا ہے تجھے پس کان لگا اس بات کی طرف جس بات کی تیری طرف وحی کی جاتی ہے ف۱ بیشک میں ہی معبود برحق ہوں کوئی معبود نہیں ہے

اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ

میرے سوا پس تو میری ہی عبادت کر اور قائم کر نماز میری یاد کے لئے ف۲ بے شک قیامت آنیوالی ہے اُسے میں

اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ

چھپا رہا ہوں تاکہ بدلہ دیا جائے ہر انسان کو اس کی محنت کا ف۳ پس نہ روکے تجھے اس قیامت پر یقین رکھنے سے وہ آدمی

لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾

جو نہیں مانتا اس قیامت کو اور پیروی کر رہا ہے اپنی خواہشوں کی ورنہ تو بھی بدبخت ہو جائیگا ف۴ اور یہ کیا چیز ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ!

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَ لِيَ فِيْهَا

کہا آپنے یہ میری لاٹھی ہے ف۵ میں تکیہ لگا لیتا ہوں اس پر اور پتے جھاڑتا ہوں اسکے ساتھ اپنی بھیڑ بکریوں کیلئے اور میرے لئے اس میں

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ

اور فائدے کی باتیں ہیں ف۶ فرمایا رب العالمین نے اسے زمین پر ڈالدے اے موسیٰ! پس ڈالدیا آپنے اس لاٹھی کو زمین پر پس وہ فوراً سانپ

تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ٚ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾

بن گیا دوڑتا ہوا ف۷ کہا رب العالمین نے اسے پکڑ لے اور خطرہ نہ کر ہم لوٹا دینگے اسکو ابھی اپنی پہلی حالت میں ف۸

وَ اضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً

اور ملا لے اپنے ہاتھ کو اپنی بغل کے ساتھ وہ نکلے گا سفید ہو کر بلا عیب یہ نشانی ہے

اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ

دوسری ف۹ تاکہ ہم دکھائیں تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیوں سے ف۱۰ جا فرعون کے پاس بے شک وہ

طَغٰى ﴿٢٤﴾ ع قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَ احْلُلْ ع ۱۴/۱۰

بڑا سرکش ہو چکا ہے ف۱۱ کہا موسیٰ نے اے میرے رب! کھول دے میرے لئے میرے سینے کو اور آسان کر دے میرے لئے میرے اس کام کو ف۱۲ اور کھول دے

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ

گرہ میری زبان سے ف۱۳ تاکہ وہ سمجھ لیں میری بات کو ف۱۴ اور کر دے میرے لئے میرا یہ بوجھ اٹھانیوالا

ف۷ - لاٹھی سانپ بن گئی تو موسیٰؑ ڈر گئے - (اللہ تعالیٰ نے تسلی دی)
ف۸ - یہی لاٹھی موسیٰؑ جب پتھر پر مارتے تو پانی نکل آتا پانی پر مارتے تو وہ جم جاتا - یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو عطا کیا یہ خارجی تھا اور باطنی
ف۹ - ہاتھ بغل میں لے جا کر باہر نکالیں تو یہ چمکنے لگے گا یہ باطنی معجزہ تھا
ف۱۰ - یہ تو ہو گئی فضیلت - آگے فرمایا اس کے ساتھ آپکے کچھ فرائض بھی ہیں فرعون کو جا کر دعوت توحید دیں - نبی کا فرض اللہ کی بات پہنچانی ہے
ف۱۱ - لازمی بات ہے کہ اسباب نہ ہوں تو اتنی بڑی طاقت سے بات کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ چاہیئے ہوتا ہے اسلئے موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کیں
ف۱۲ - کام تو بہت بڑا ہے لیکن آپکا حکم ہے میں جاؤں گا لیکن میرے سینہ کو کھول دیں اور اس بظاہر مشکل کام کو میرے لئے آسان کر دیں
ف۱۳ - یہاں بعض لوگوں نے مناسب تعبیر نہیں کی کہ موسیٰؑ کی زبان میں لکنت تھی ہر نبی ظاہری عیب سے پاک ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ زبان میں فصاحت و بلاغت اور تاثیر پیدا ہو جائے تاکہ وہ آسانی سے سمجھ لیں
ف۱۴ - آگے عرض کی کہ ایک میرا معاون اور ساتھی بھی بنا دے جو میرا بڑا بھائی ہے

۱:- وزیر کا معنی ہے بوجھ اٹھانے والا ۲:- یعنی دعوت وتبلیغ کے کام میں ایک دوسرے کے مددگار و معاون ہوں ۳:- دونوں مل کر تیری پاکی اور قدرت بیان کریں ۴:- آپکو ہمارے حالات کا بخوبی علم ہے میں یہ بہانہ سازی کر کے جان چھڑانے
کیلئے نہیں کر رہا بلکہ پورے خلوص دل سے درخواست پیش کر رہا ہوں ۵:- فرمایا میرا فیصلہ پہلے سے ہی تھا کہ ہارون کو بھی نبی بناؤنگا۔ باقی آپ پریشان نہ ہوں میں آپ کی حفاظت پیدا ہوتے ہی کر چکا ہوں وہ سارا معاملہ یاد کریں
۶:- آگے پورے واقعہ کی تفصیل ہے ۷:- تیرے بیٹے کو اسی دشمن سے پلواؤنگا ۸:- وہ محبت کیسی تھی۔ آسیہ خاتون کے دل میں تیری محبت پیدا کر دی۔ تجھے اپنا محبوب بنایا تو مخلوق تیرے ساتھ محبت کرنے لگی ۹:- دوسری جگہ اسکی تفصیل ہے کہ
جب موسیٰ نے دائیوں کا دودھ نہ پیا تو بہن نے یہ رہنمائی کی اسطرح اللہ تعالیٰ نے ماں کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ۱۵:- اس سے مراد یہ بھی ہے کہ اس وقت بھی تجھے میں نے پالا تھا اب بھی تو غم نہ کر۔ آگے دوسرا احسان اور مدد یاد کرائی
۱۱:- فرمایا یاد کر ساری باتیں اور اب تو میں نے تجھے فریضہ نبوت کیلئے بھی چن لیا ہے اور ذمہ داریاں ڈال رہا ہوں ۱۲:- اب میرا کام کر۔ جا کر دین پھیلا ۱۳:- دونوں بھائی جا کر فرعون کو تبلیغ کرو۔ یہاں پھر موسیٰ کو خیال آیا
کہ ہم غریب دو بھائی ہیں وہ بادشاہ وقت ہے کیا کر سکیں گے۔ اللہ نے فرمایا
میں بھی دو ہتھیار دیتا ہوں

أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي

میرے گھرانے سے ۱ ہارون جو میرا بھائی ہے پختہ کر اس کے ساتھ میری طاقت کو اور شریک کر دے اس کو میرے

أَمْرِي ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا

اس کام میں ۲ تاکہ ہم تیری پاکی زیادہ بیان کریں اور تیرا ذکر زیادہ کریں ۳ بے شک تو ہمارے حالات کو

بَصِيرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا

دیکھ رہا ہے ۴ کہا رب نے تجھے دیا جا چکا ہے جو تو نے مانگا اے موسیٰ! ۵ اور بے شک ہم نے احسان کیا تھا

عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾

آپ پر اس سے پہلے بھی ۶ جب ہم نے بات ڈال دی آپکی ماں کے دل میں وہ بات جو ڈالی گئی تھی (وہ بات تھی

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ

کہ ہم نے کہا تھا) ڈال دے اس بچے کو لکڑی کے صندوق میں پھر پھینک دے اس صندوق کو گہرے دریا میں پس ڈال دیگا یہ دریا اس تابوت کو

بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِي وَعَدُوٌّ لَهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً

کنارے پر اس کو پکڑے گا میرا دشمن اور تیرے اس بچے کا دشمن ۷ اور میں نے ڈال دی تجھ پر اپنی طرف سے (ایسی) محبت

مِنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿٣٩﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ

(جس نے تجھے بچا لیا) ۸ اور تاکہ پرورش پائے میری آنکھوں کے سامنے جب جا رہی تھی تیری بہن اور کہہ رہی تھی کیا

وقف لازم

أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَنْ يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا

میں بتاؤں تمہیں وہ عورت جو اسے پالے گی ۹ پس لوٹا دیا ہم نے تجھے (اے موسیٰ) تیری ماں کے پاس تاکہ ٹھنڈی ہو جائیں آنکھیں تیری ماں کی اور

تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ

وہ غم نہ کرے ۱۰ اور تو نے مارا تھا ایک فرعونی کو پس ہم نے بچا لیا تھا تجھے اس غم سے اور تجھے کئی بار آزمائش میں ڈالا

فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ ﴿٤٠﴾

پس رہا تو کئی سال مدین والوں کے پاس پھر آ گیا تو میرے پاس فیصلے کے مطابق اے موسیٰ! ۱۱

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا

اور میں نے چن لیا ہے تجھے اپنے لئے ۱۲ جا تو اور تیرا بھائی ۱۳ میری نشانیاں لے کر اور کمی نہ کرنا تم

سا: پہلا ہتھیار میرا ذکر ہے۔ لوگ کہتے ہیں ذکر میں کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا میرے ذکر میں کمی نہ کرنا پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں ۲: اور دیکھنا نبی مبلغ ہوتا ہے روحانی معالج ہوتا ہے ڈاکٹر یا حکیم کی طرح پیار سے بات کرنا۔ یہ تمہارا
دوسرا ہتھیار ہے کہ نرمی سے بات کرنا ۳: موسیٰ نے عرض کی کہ وہ آپ کی شان میں گستاخی نہ کرے یا ہمیں تکلیف نہ دے ۴: اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ہوں ۵: تم مت ڈرو۔ جاؤ اور اُسے بات سمجھاؤ اور وہ بات
کیا ہے؟ ۶: فرعون کو یہ وعظ و نصیحت کی۔ جب اس نے سنا تو کہنے لگا رب کہہ رہے ہیں تو وہ کہنے لگا ۷: رب تو میں ہوں تمہارا کون ہے۔ موسیٰ نے جواب دیا ۸: ہمارا رب وہ ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔ یہ سن کر فرعون نے بات
بدلنے کی کوشش کی اسلئے کہ دلیل تو بڑی وزنی تھی اسکا اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا ۹: موسیٰ نے فرمایا پہلی قومیں جانیں اور خدا جانے۔ تو اپنی بات کر ۱۰: پہلی نعمت اللہ کی یہ زمین ہے۔ اس کے علاوہ اور نعمتیں دیکھو

۱۱: آسمان سے پانی اترتا ہے اور یہ سبزیاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں اور کس لئے؟

فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

دونوں میرے ذکر میں ۱ جاؤ تم دونوں فرعون کے پاس وہ بڑا سرکش ہو چکا ہے ۲ پس اس سے کہنا بات نرم

لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ

ہو سکتا ہے بات سمجھ جائے یا ڈر جائے ۳ کہا دونوں نے اے ہمارے رب! ہمیں خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ زیادتی کرے گا ہم پر

اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

یا اور سرکش ہو جائے گا ۴ کہا رب العالمین نے تم دونوں مت ڈرو میں تمہارے ساتھ ہوں بات سنتا ہوں حالات دیکھتا ہوں ۵

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ

پس جاؤ تم دونوں اسکے پاس اور اُسے کہو ہم رسول ہیں تیرے رب کے پس چھوڑ دے ہمارے ساتھ قوم بنی اسرائیل کو

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ

اور ان کو سزا مت دے بے شک لائے ہم تیرے پاس کھلی نشانی تیرے رب کی طرف سے اور سلامتی اُسی پر ہوتی ہے جو

اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ

پیروی کرتا ہے اللہ کی ہدایت کی بے شک وحی کی گئی ہماری طرف کہ عذاب اس پر پڑتا ہے جو نبی کو جھٹلاتا ہے

وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى

اور منہ پھیر لیتا ہے ۶ کہا فرعون نے پس تمہارا رب کون ہے اے موسیٰ! ۷ کہا موسیٰ نے ہمارا رب وہ ہے ۸ جس نے بخشی

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾

ہر چیز کو اس کی پیدائش پھر اسکی رہنمائی کی ۸ کہا فرعون نے کیا حال ہے پہلی امتوں کا ۹

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾

کہا موسیٰ نے پہلے لوگوں کا حال میرے رب کے پاس ہے ایک کتاب میں نہیں بھولتا میرا رب اور نہ ہی بھٹکتا ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ

وہ اللہ جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا ۱۰ اور چلا دیئے تمہارے لئے زمین میں کئی راستے اور

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾

نازل کیا آسمان سے پانی پس نکالیں ہم نے اسی پانی کے ساتھ مختلف قسم کی سبزیوں کی مختلف قسمیں ۱۱

۱: موسیٰؑ یہ سارا وعظ کر رہے ہیں۔ پہلے نباتات کا ذکر کیا اب خود انسان کی پیدائش و وفات اور بعث بعد الموت کو بیان فرمایا ۲: حضورؐ نے فرمایا کہ بندہ اُسی جگہ دفن ہوگا جہاں سے اسکی مٹی لی گئی۔ یہاں یہ بات سمجھ لیں کہ جہاں
حضورؐ آرام فرما رہے ہیں وہ جگہ کا ٹکڑا عرش سے بھی اعلیٰ ہے اور وہیں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ مدفون ہیں تو ظاہر ہے انکی مٹی بھی وہیں سے لی گئی ہے ۳: موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل بھی دیئے اور اپنے
معجزات بھی دکھائے تو وہ مقابلے میں عاجز آ گیا لیکن ماننے سے انکار کر دیا اور جوابی وار کیا کہ اے موسیٰ! تو جادو سیکھ کر ہمیں اس ملک سے نکال کر یہاں قبضہ کرنے کیلئے آیا ہے ۴: ہم اب تیرا مقابلہ جادو سے ہی کریں گے
۵: تم جگہ اور وقت مقرر کرو مقابلے کیلئے۔ موسیٰؑ نے دن بھی تعین کر دیا کہ تمہاری عید اور جشن کے دن کھلے میدان میں مقابلہ کر لیں گے جب سب لوگ جمع ہونگے ۶: چنانچہ فرعون نے ملک کے نامور جادوگر جمع کر لئے اور مقابلہ کیلئے آ گیا
اس موقع پر موسیٰؑ نے جادوگروں کو بھی تبلیغ کی اور پہلے اپنی سمجھایا ۷: تم اللہ کی باتوں کا مقابلہ نہ کرو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔ اس وعظ سے معاملہ گڑبڑ ہو گیا ۸: ان جادوگروں میں اختلاف ہو گیا بعض کہنے لگے کہ اس کی باتیں
تو صحیح لگتی ہیں یہ جادوگر نظر نہیں آتا۔ یہ دیکھ کر فرعون کے درباری کہنے لگے
۹: یعنی موسیٰؑ اور ہارونؑ تمہارے وطن پر قبضہ کر کے سارا نظام ختم کرنا
چاہتے ہیں اسلئے تم ہر حربہ استعمال کرو تاکہ تم کامیاب ہو کر سربلند ہو جاؤ
۱۰: چنانچہ میدان سج گیا ایک طرف فرعون، اسکے درباری اور جادوگر اور
دوسری طرف حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ۔

كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَىٰ ﴿٥٤﴾ مِنْهَا

کھاؤ تم خود بھی اور چراؤ تم اپنے چارپایوں کو بے شک اس میں بہت بڑی نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے ۱: اسی زمین سے

خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ

ہم نے پیدا کیا تم کو اور اسی میں ہم لوٹا دیں گے تم کو اور اسی سے نکالیں گے تم کو دوسری بار بھی ۲: اور بے شک

أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ﴿٥٦﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا

دکھائیں ہم نے فرعون کو اپنی ساری نشانیاں مگر اس نے جھٹلا دیا اور انکار کر دیا ۳: کہنے لگا کیا آیا تو ہمارے پاس کہ نکال دے ہم کو ہمارے وطن سے

بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٥٧﴾ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ

اپنے جادو کے زور سے اے موسیٰ! ۴: پس ہم لے آتے ہیں تیرے مقابلے کیلئے تیرے جادو کی طرح دوسرا جادو پس مقرر کر تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان

مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ

ایک وقت نہ ہم اسکی مخالفت کریں گے اور نہ تو وہ جگہ صاف میدان ہو ۵: کہا موسیٰؑ نے وہ وقت تمہارے

يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ

جشن کا دن ہے اور جس دن اکٹھے کئے جائیں گے لوگ دوپہر کے وقت پس لوٹ گیا فرعون اور اکٹھا کیا اس نے

كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

اپنی ساری تدبیروں کو پھر وہ سامنے آیا ۶: کہا ان سے موسیٰؑ نے ہلاکت ہو تمہاری جھوٹ نہ باندھو اللہ پر

فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ

پس ہلاک کر دے گا تم کو اللہ اپنے عذاب سے اور وہ ذلیل ہو جاتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے ۷: پس جھگڑنے لگے اس بات میں

بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ ﴿٦٢﴾ قَالُوا إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ

آپس میں اور خفیہ باتیں (یوں) کرنے لگے ۸: کہنے لگے یہ دو جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ

يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ﴿٦٣﴾

نکال دیں تم کو تمہارے وطن سے اپنے جادو کے زور سے اور مٹا ڈالیں تمہاری اس تہذیب کو جو بہتر تہذیب ہے ۹:

فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ﴿٦٤﴾

پس اکٹھا کر لو اپنی تمام تدبیروں کو پھر قطار میں آ جاؤ اور آج کامیاب ہو جائے گا وہ جو بلند رہا ۱۰:

۱ - بعض علمائے تفسیر نے لکھا ہے کہ اس میں جادوگروں نے موسیٰؑ کا ادب کیا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پھر ہدایت دیدی اور وہ مسلمان ہوگئے جیسے آگے آ رہا ہے۔ موسیٰؑ نے اپنی جواب دیا ۲ - میں کوئی جادوگر تو نہیں۔ تم اپنے کرتب دکھاؤ میں تو اپنے رب سے پوچھ کر کچھ کروں گا ۳ - انہوں نے نظربندی کر دی تو موسیٰؑ کو بھی خوف محسوس ہوا ۴ - یہ خوف اسی بات کا تھا کہ یہ تو جادوگر ہیں انہوں نے جادو کر دیا ہے اور میرا معجزہ تو میرے اختیار میں نہیں اسلئے فوراً جبرئیلؑ آگئے ۵ - اللہ اپنے نبیوں کو دشمنوں کے سامنے ذلیل نہیں کرتا۔ غالب تم ہی رہوگے۔ اب تم اپنی لاٹھی ڈال دو ۶ - یہاں بعض نے لکھا ہے کہ وہ ان رسیوں کو نگل گیا۔ "تلقف" کا مطلب چاٹنا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اس نے جادوگروں کی جادو شدہ رسیوں کو چاٹ ۷ - اور رسیاں اصل حالت میں ظاہر ہوگئیں ۸ - یہ منظر دیکھ کر جادوگر سمجھ گئے کہ موسیٰؑ جادوگر نہیں ہیں اسلئے انہوں نے فوراً ایمان لانے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ

قَالُوا يٰمُوسٰٓى إِمَّآ أَنْ تُلْقِىَ وَإِمَّآ أَنْ نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقٰى ﴿٦٥﴾

کہا جادوگروں نے اے موسیٰؑ! یا تو ڈال دے یا ہم ہو جائیں پہلے ڈالنے والے ۱

قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ

کہا موسیٰؑ نے بلکہ تم ڈالو ۲ پس ان کی ساری رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰؑ کے خیال میں ان کے جادو کے اثر سے

أَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِى نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ

یوں معلوم ہونے لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں ۳ پس محسوس کیا موسیٰؑ نے اپنے دل میں کچھ خوف کو ۴ ہم نے کہا آپ خوف نہ کریں

إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِى يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓا إِنَّمَا

بے شک آپ ہی غالب رہیں گے ۵ اور آپ ڈال دیں وہ لاٹھی جو آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے وہ چاٹ لے گی اس کاریگری کو جو

صَنَعُوا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِىَ السَّحَرَةُ

انہوں نے بنایا ہے یہ مکر ہے جادوگر کا ۶ اور کامیاب نہیں ہوتا جادوگر جہاں بھی آئے ۷ پس گر پڑے جادوگر

سُجَّدًا قَالُوٓا آمَنَّا بِرَبِّ هٰرُونَ وَمُوسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ

سجدہ کرتے ہوئے کہنے لگے ہم ایمان لے آئے اس اللہ پر جو رب ہے ہارونؑ کا اور موسیٰؑ کا ۸ کہا فرعون نے کیا تم ایمان لائے موسیٰ پر

أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِى عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَأُقَطِّعَنَّ

میری اجازت سے پہلے ۹ بے شک یہ موسیٰ تمہارا بڑا استاد ہے جس نے سکھایا ہے تمہیں جادو ۱۰ میں ابھی کاٹ ڈالوں گا

أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِى جُذُوعِ النَّخْلِ

تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں جانب مخالف سے ۱۱ اور میں صلیب لٹکا دونگا تم کو کھجور کے تنوں میں

وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَآ أَشَدُّ عَذَابًا وَّأَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا

اور تم جلدی جان لوگے کہ ہم میں سے کس کی سزا سخت ہے اور دیر پا ہے ۱۲ وہ کہنے لگے ہم تجھے بہتر نہیں سمجھتے اس بات پر جو

جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِى فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ أَنْتَ قَاضٍ

آچکی ہیں ہمارے پاس کھلی کھلی دلیلیں قسم ہے اس ذات کی جس نے ہمیں پیدا کیا ہے پس تو کرلے جو تو کر سکتا ہے ۱۳

إِنَّمَا تَقْضِى هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّآ آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا

بے شک تو ختم کر سکے گا صرف ہماری اس دنیا کی زندگی ۱۴ ہم تو ایمان لائے اپنے رب پر تاکہ بخش دے

۸ - انہوں نے فرعون کو چڑانے کیلئے موسیٰؑ و ہارونؑ کا رب کہا اسلئے کہ فرعون تو خود کو رب کہتا تھا۔ یہ دیکھ کر فرعون طیش میں آ گیا اور کہنے لگا

۹ - تم نے میری اجازت کے بغیر ہی موسیٰؑ کی پیروی کا اعلان کر دیا

۱۰ - یہ تمہارا استاد ہے تم سب نے مل کر میرے خلاف سازش کی ہے اسلئے

۱۱ - یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ کر پھر سولی چڑھا دونگا

۱۲ - اب تمہیں میری قوت کا پتہ چلے گا۔ وہ اب پکے مومن تھے دوٹوک جواب دیا

۱۳ - دین حق پر آنے سے کتنا انقلاب آیا کہ بادشاہ وقت کو چیلنج کر رہے ہیں

۱۴ - ہم تو زندہ رہنا ہی نہیں چاہتے۔ اب ہمارا نظریہ یہ بن گیا ہے

سیاہ تو نے ہمیں جادو پر مجبور کر کے گناہ کرایا۔ معلوم ہوا وہ موسیٰؑ کا دعظ سن کر دل سے جادو کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ انہوں نے کہا فرعون! تو بھی ہمیشہ نہیں رہے گا ہمیشہ رہنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور اب اسی پر ہمارا ایمان ہے۔ آگے کہا کہ مرنا تو تو نے بھی ہے اور مرنے کے بعد تیرا یہ حشر ہوگا جو مجرموں کا ہوتا ہے ۳۔ آگے ایمانداروں کا حال بیان کر دیا ۵۔ جب جادوگروں نے اسلام قبول کر لیا انہیں دیکھ کر کچھ فرعونی بھی مسلمان ہو گئے تو فرعون سمجھ گیا کہ اب سارا نظام خراب ہو گا تو اس نے فیصلہ کیا کہ ان سب کو شہید کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ ہجرت کر جائیں۔ آگے اس کی تفصیل ہے ۵۔ بھئی سارا پروگرام میں نے بنایا ہے ۶۔ میرے حکم پر عمل کرتے جاؤ اور کوئی فکر نہ کرو۔
۷۔ فرعون کو جب پتہ چلا تو اس کو غصہ آ گیا اور پوری فوج اور ساری قوم کو لے کر ان کا پیچھا کیا۔ بنی اسرائیل موسیٰؑ کے ساتھ دریا میں اترے اور وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑے۔ جب دریا کے درمیان پہنچے تو سب فرعونی غرق کر دئے اور
بنی اسرائیل موسیٰؑ کے ہمراہ دریا سے پار ہو گئے ۸۔ آگے بنی اسرائیل کے کچھ بیان فرمائے گئے کہ انہیں نے کیا کیا ۹۔ دشمن سے نجات، مفت کا کھانا، پانی کے چشمے، بہار کا موسم، سب کچھ مفت مل گیا۔ اب حکم سنو اور مانو

خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾
ہمارے گناہوں کو (اور معاف کرے) وہ جو تو نے مجبور کیا تھا ہمیں جادو کرنے پر ۲۔ اور اللہ کی ذات ہی بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے ۳۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ
بے شک جو کوئی پیش ہوگا اپنے رب کے سامنے نافرمانی کی شکل میں اسی کیلئے دوزخ ہوگی جس میں نہ مرے گا اور

لَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ
نہ زندہ رہے گا ۳۔ اور جو کوئی پیش ہوگا اپنے رب کے سامنے ایمان کی حالت میں اور نیک کام کئے ہونگے ان کے لئے

لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
بڑے اونچے اونچے درجے ہوں گے باغات ہونگے ہمیشہ رہنے والے بہتی ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ ع
نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اور یہی بدلہ ہوتا ہے اس آدمی کا جس نے اپنے آپ کو پاکیزہ بنا لیا ۴۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ
اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو ۵۔ کہ رات کے وقت نکل جا میرے بندوں کو لے کر پھر بنا دے ان کیلئے

طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾
راستہ دریا میں جو خشک ہو نہ ڈرنا فرعون کے پکڑنے سے اور نہ خطرہ کرنا ڈوبنے سے ۶۔

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ ط
پھر پیچھا کیا ان کا فرعون نے اپنی ساری فوجوں کو لے کر پس ڈھانپ لیا ان کو گہرے دریا نے جیسے ڈھانپا ان کو ۷۔

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ
اور گمراہ کیا فرعون نے اپنی قوم کو اور راستے پر نہ لایا ۸۔ اے یعقوبؑ کی اولاد!

اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ
ہم نے نجات دی تم کو تمہارے دشمن سے اور وعدہ کیا تمہارے ساتھ طور کی دائیں جانب کا

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
اور اتارا ہم نے تم پر من اور سلویٰ ۹۔ کھاؤ تم ان پاکیزہ چیزوں سے جو

ف۱: ابھی تو تم مجھے پسند ہو مگر سرکشی کرو گے تو پھر میرا غضب ہوگا ف۲: وہ پھر بچ نہیں سکتا ف۳: یعنی اب دشمن سے نجات مل گئی ہے اب تم نیک اعمال کرو۔ یہ حکم تو بنی اسرائیل کو دیا اور موسیٰؑ سے فرمایا آپ طور پر آجائیں تاکہ میں آپ کو کتاب ہدایت دوں۔ شاید سابقہ قوم کے بعض بڑوں کو بھی لانے کا حکم ہوگا وہ پیچھے رہ گئے اور موسیٰؑ شوق میں جلدی طور پر پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ف۴: ادھر قوم کو سامری نے گمراہ کیا اور ایک بچھڑا بنا کر اس کی عبادت پر لگا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو خبر دی ف۵: یہ سن کر موسیٰؑ غصے سے واپس لوٹے ف۶: تمہارے واحد لاشریک خدا نے اب تک اپنا ہر وعدہ پورا کیا ہے یعنی اور وعدوں کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ تم نے کتاب کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے چالیس دن کیلئے مجھے طور پر بلا لیا تم اتنے دن بھی انتظار نہ کر سکے ف۷: تم نے بجائے انتظار کے جان بوجھ کر نافرمانی اور شرک کر کے خدا کے غضب کو دعوت دی ہے ف۸: اس سے مراد ان کا یہ وعدہ تھا جو انہوں نے موسیٰؑ سے کیا تھا کہ آپ کتاب لائیں ہم اس پر عمل کریں گے۔ انہوں نے جو جواب دیا وہ آگے تفصیل سے ذکر کیا ہے

ف۹: یعنی سامری نے اس حرکت پر مجبور کیا اور طریقہ یہ اختیار کیا

رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ

جو ہم نے تم کو دی ہیں اور سرکشی نہ کرو اس میں ورنہ پڑ جائے گا تم پر میرا غضب ف۱ اور جس پر

يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ

آ پڑا میرا غضب پس وہ ہلاک ہوگیا ف۲ اور میں یقیناً بخشنے والا ہوں اس کو جو

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ

توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے پھر ہدایت پر رہے ف۳ کیوں تو نے جلدی کی

عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَ

اپنی قوم سے اے موسیٰؑ! کہا موسیٰؑ نے وہ میرے پیچھے آرہے ہیں اور

عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا

میں نے جلدی کی آپ کی طرف آنے کی اے میرے رب! تاکہ آپ خوش ہو جائیں ف۴ کہا رب العالمین نے ہم نے آزمائش میں ڈال دیا

قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ

تیری قوم کو تیرے آنے کے بعد اور گمراہ کر دیا ہے ان کو سامری نے ف۵ پس لوٹے

مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ

موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف غصے میں افسوس کرتے ہوئے کہا آپ نے اے میری قوم! کیا وعدہ نہیں کیا تھا تمہارے ساتھ

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

تمہارے رب نے اچھا وعدہ ف۶ کیا زیادہ گذر چکی تھی تم پر مدت یا تم نے چاہا تھا کہ

يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾

نازل ہو جائے تم پر غضب تمہارے رب کی طرف سے ف۷ پس تم نے مخالفت کی میرے وعدے کی ف۸

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ

کہنے لگے ہم نے مخالفت نہیں کی آپ کے وعدے کی اپنے اختیار سے لیکن ہم پر لادے گئے تھے بوجھ قوم کے زیورات کے

الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا

پس ہم نے وہ پھینک دیئے پھر اسی طریقے پر ڈالا سامری نے ف۹ پس بنا دیا ان کے لئے ایک بچھڑا

س۱۔ موسیٰؑ سے بھول ہوئی ہے خدا تو یہاں گھر میں موجود ہے جو بولتا ہے۔ وہ خدا سے ہم کلام ہونے طور پر چلے گئے۔ یہ سمجھ کر موسیٰؑ نے اپنی سمجھایا کہ س۲۔ تم نے صرف بچھڑے کے بولنے پر اسے خدا بنا لیا۔ کیا وہ کوئی سوال و جواب کر سکتا ہے
یا تمہیں نفع نقصان دے سکتا ہے اتنی موٹی سی بات بھی تمہیں سمجھ نہیں آئی تم نے ذرا بھی نہیں سوچا اور سامری کی بات مان لی۔ قوم سے پوچھ گچھ کے بعد موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کی طرف متوجہ ہوئے اسلئے کہ طور پر جاتے وقت ان کو اپنا خلیفہ
بنا گئے تھے کہ تم قوم کا خیال رکھنا اور ہارونؑ بھی قوم کو سمجھاتے رہے تھے آگے اس کی تفصیل ہے س۳۔ یہ بچھڑا ایک آزمائش ہے ہمارا خدا اللہ ہی ہے صرف اسی کی عبادت کرو۔ انہوں نے جواب دیا س۴۔ تم چھوڑ دو اس بات کو۔ موسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو ہم ان سے بات کریں گے
س۵۔ اگر قوم نے یہ کام شروع کر دیا تھا اور تمہاری بات نہ مانی تو تم نے آکر مجھے اطلاع کیوں نہیں دی س۶۔ چونکہ شدید صدمے اور غصے کی وجہ سے حضرت موسیٰؑ نے ہارونؑ کی داڑھی اور سر کے بال بھی پکڑ لئے تھے انہوں نے جواب میں فرمایا کہ زیادہ غصہ نہ کرو اور میرا موقف
سنو س۷۔ مجھے ڈر تھا کہ میری غیر حاضری میں ان کے دو گروہ نہ بن جائیں اختلاف ہو جائے اور جاتے ہوئے آپ میرے ذمہ لگا گئے تھے کہ قوم کو متفق رکھنا۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ ناراض ہوتے کہ قوم میں اختلاف کیوں پیدا کر دیا میرا انتظار کیوں نہ کیا

س۸۔ اب موسیٰؑ سامری سے مخاطب ہوئے کہ تو بتا یہ تو نے کیا ڈھونگ لگایا ہے

س۹۔ سامری نے جواب دیا کہ جبریلؑ جب آپ کے پاس آتے تھے تو میں نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کی مٹی لے کر اپنے پاس رکھ لی تھی وہ چونکہ روح ہیں اور ظاہر ہے ان کی خاک پا میں برکت ہوگی۔ میں نے لوگوں کا سونا پگھلا کر بچھڑا بنایا اور اس میں یہ خاک پا ڈالی تو وہ بولنے لگا۔ میں نے یہ تدبیر ذاتی فائدے کیلئے کی

س۱۵۔ موسیٰؑ نے فرمایا اب تیری سزا یہ ہے کہ مجھ سے دور ہو جا تجھے اب یہ بیماری ہوگی

جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَآ إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا

جس کا دھڑ تھا اسی کی آواز تھی پس کہنے لگے یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰؑ کا معبود بھی مگر موسیٰ بھول گیا س۱ کیا نہیں

ع ١٣ ١٣

يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾

دیکھا انہوں نے کہ وہ نہیں دیتا جواب ان کو ان کی بات کا اور نہیں ہے مالک ان کیلئے نقصان پہنچانے کا اور نہ فائدہ دینے کا س۲

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ يَٰقَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِۦ ۖ وَإِنَّ

اور کہہ دیا تھا ان سے ہارونؑ نے موسیٰؑ کے آنے سے پہلے اے میری قوم! تم کو فتنے میں ڈالا گیا ہے اسی کی وجہ سے اور بیشک

رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوٓا أَمْرِي ﴿٩٠﴾ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ

تم سب کا رب وہ مہربان خدا ہے پس میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو س۳ وہ کہنے لگے ہم تو رہیں گے

عَلَيْهِ عَٰكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ﴿٩١﴾ قَالَ يَٰهَٰرُونُ مَا

مبکہ اسی پر جھکے رہیں گے جب تک لوٹ کر آئے گا ہماری طرف موسیٰؑ س۴ کہا موسیٰؑ نے اے ہارون! کس چیز نے

مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوٓا ﴿٩٢﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٣﴾

روکا تھا تجھے جب تو نے دیکھا تھا انہیں کہ وہ گمراہ ہو چکے ہیں کہ تو میرے پیچھے نہیں آیا س۵ کیا آپ نے انکار کیا ہے میری بات کا س۶

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِيٓ ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن

کہا ہارونؑ نے اے میری ماں کے بیٹے! نہ پکڑ میری داڑھی اور نہ ہی میرے سر کو میں ڈر رہا تھا کہ

تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ

تو یہ کہے گا کہ تو نے پھوٹ ڈال دی بنی اسرائیل میں ک اور نہ خیال رکھا میری بات کا س۸ کہا موسیٰؑ نے

فَمَا خَطْبُكَ يَٰسَٰمِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِۦ

تیری حقیقت کیا ہے اے سامری! س۹ کہا سامری نے میں نے وہ دیکھا جو یہ نہ دیکھ سکے

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ

پس میں نے بھر لی تھی ایک مٹھی جبریل کے نقش قدم سے اور میں نے وہ پھینک دی اسکے منہ میں اور اسی طرح بری تدبیر بتائی

لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَوٰةِ أَن تَقُولَ لَا

مجھے میرے نفس نے س۱۵ کہا موسیٰؑ نے پس تو چلا جا تیرے لئے دنیا میں یہ سزا ہے کہ تو کہتا رہے گا کہ نہ

ف۱: اس کو ایسی بیماری لگی کہ کوئی اس کو ہاتھ لگاتا تو اُسے بھی تکلیف ہو جاتی۔ وہ اچھوت بن گیا۔ یہ دنیا کی سزا ہے اور آخرت کی سزا الگ ہے ف۲: آگے فرمایا اب اپنے جھوٹے معبود کا حشر بھی دیکھ لو اور یاد رکھو وہ ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا
ف۳: اسی سے علماء فرماتے ہیں کہ طاقت ہو تو برائی کو ہاتھ سے مٹا دینا چاہیئے۔ آگے معبود برحق کی توحید کو بیان فرمایا ف۴: آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ قصہ بیان کرنے کا مقصد کیا ہے ف۵: یہ آپؐ کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپؐ اُمی ہیں اور کئی سال
پہلے کا قصہ صحیح طور پر بیان کر رہے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ اللہ کے سچے نبی ہیں اور آپؐ کا قرآن بھی سچا ہے جو ان عبرت آموز واقعات کو بیان کرتا ہے۔ آگے فرمایا جو اس سچی کتاب کو نہ مانے گا اس کی سزا کیا ہوگی
ف۶: جب قرآن کو نہ مانے گا نافرمانی اور گناہ کرے گا تو وہ اس کمینے بوجھ میں جا پھنسے گا ف۷: یعنی سخت پریشان ہونگے اسلئے کہ پریشان آدمی کی آنکھیں پھٹی ہوتی ہیں۔ وہ آپس میں سرگوشیاں کر رہے ہونگے ف۸: چونکہ آخری گنتی دس ہوتی ہے

ف۹: سمجھدار لوگ کہیں گے دس دن تو بہت ہیں وہ مدت تو قیامت کے اس ہولناک منظر اور غیر ختم مدت کے مقابلے میں صرف ایک دن ہے
ف۱۰: کافر چونکہ قیامت کو نہیں مانتے تھے اسلئے وہ مختلف سوال کرتے۔ اُن میں سے ایک پہاڑوں کے بارے میں ہے کہ یہ اتنے بڑے بڑے پہاڑ کہاں جائیں گے ان کا کیا ہوگا۔ آگے اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ یہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے
ف۱۱: زمین ساری بالکل ہموار ہوگی اس وقت پھر عجیب کیفیت ہوگی۔ فرمایا
ف۱۲: اس دن کسی بندے میں ٹیڑھ پن نہ ہوگا جیسے دنیا میں ہوتا ہے

مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ
لگایا جائے مجھے ہاتھ ف۱ اور تیرے لئے ایک وقت مقرر ہے جس سے تو آگے پیچھے نہ ہو سکیگا ف۲ اور دیکھ اپنے اس معبود کو جس پر
ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾
تو جمکا رہا ہے اب ہم ابھی اسے جلا دینگے پھر اس کو بکھیر دینگے دریا میں پوری طرح بکھیرنا ف۳
اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ
بے شک تم سب کا معبود برحق وہ اللہ ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں چھایا ہوا ہے ہر چیز پر اس کا علم ف۴ اسی طرح
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا
ہم بیان کرتے ہیں آپ پر کچھ خبریں ان لوگوں کی جو پہلے گذر چکے ہیں اور بے شک دی ہم نے آپکو اپنی طرف سے کتاب
ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيْنَ
نصیحت کی ف۵ جو کوئی منہ موڑے گا اس نصیحت کی کتاب سے وہ اٹھائیگا قیامت کے دن بہت بڑے بوجھ کو ف۶ ہمیشہ رہینگے
فِيْهِ ۖ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ
اس بوجھ میں اور بہت برا ہوگا انکے لئے قیامت کے دن یہ بوجھ جس دن پھونکا جائیگا صور میں اور ہم اکٹھا کرینگے
الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا
سب مجرموں کو اس دن کہ انکی آنکھیں پھٹی ہوئی ہونگی ف۷ آہستہ آہستہ یوں کہیں گے آپس میں تم تو ٹھہرے تھے دنیا میں
عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ
صرف دس دن ف۸ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں جب کہیں گے ان میں سے سیدھے راستے پر چلنے والے ف۹
لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ ع ١٥ ١٤
تم تو دنیا میں ٹھہرے تھے صرف ایک دن ف۱۰ اور یہ آپ سے پوچھیں گے پہاڑوں کے بارے میں پس آپ فرما دیجئے انکو ریزہ ریزہ کر دیگا میرا رب پوری طرح ریزہ ریزہ کرنا
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ
پھر چھوڑ دیگا زمین کو بالکل صاف چٹیل میدان کی شکل میں تو نہ دیکھے گا زمین میں کوئی ٹیڑھا پن اور نہ ہی کوئی ٹیلہ ف۱۱ اس دن
يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ
پیروی کریں گے بلانے والے کی کسی قسم کا ٹیڑھا پن نہ ہوگا اس میں ف۱۲ اور جھک جائیں گی ساری آوازیں اللہ کے سامنے

۱۔ صرف سرگوشیاں ہونگی ۲۔ شفاعت برحق ہے لیکن گنہگاروں کیلئے کافروں کیلئے نہیں اور وہ بھی اللہ کی اجازت سے ہوگی اسلئے کہ دنیا میں سفارش کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ گناہ ہے اور اللہ کو تو سب کچھ پتہ ہے۔ آگے یہ وضاحت فرمادی
۳۔ آگے فرمایا اس دن بڑے بڑے سرکش متکبر دلوں کے سر بھی اللہ کے سامنے جھکے ہونگے ۴۔ ظلم کا مطلب ہے اللہ کی حدود کو توڑنا۔ آگے فرمایا نیکوکاروں کا حال بیان فرمایا کہ اس دن ان سے کیا سلوک ہوگا ۵۔ عمل صالح ایمان کے بغیر قبول نہیں
۶۔ آگے فرمایا چونکہ آپکے پہلے مخاطب عرب تھے اسلئے قرآن عربی میں ہے تاکہ وہ سمجھ سکیں ۷۔ جب اللہ نے فرمایا کہ قرآن میں نے نازل کیا ہے تو حضور ﷺ سے زیادہ اس سے کون محبت کر سکتا ہے وہ چاہتے تھے کہ ہر وقت قرآن آتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
۸۔ میری محبت ہوتی ہے ورنہ میرے لئے کوئی مشکل نہیں۔ آگے فرمایا جب نازل میں کر رہا ہوں آپکے دل میں محفوظ بھی میں رکھونگا اسلئے آپ ﷺ نزول وحی کے وقت ساتھ ساتھ نہ پڑھیں بلکہ وحی کو مکمل ہونے دیا کریں ۹۔ آپ ﷺ مجھ سے دین کا علم مانگیں
۱۰۔ بات چونکہ بھول جانے کے خطرے کی ہو رہی تھی اسلئے آگے حضرت آدمؑ کی مثال بیان فرمادی ۱۱۔ وہ شیطان کے بہکاوے میں آگئے تھے آگے شیطان کی وہ مخالفت بیان فرمائی ۱۲۔ شیطان نے حکم کے مقابلے میں حجت بازی کی اور انکار کردیا
۱۳۔ فرمایا یہ اب تمہارا دشمن بن گیا ہے تم سے انتقام لیگا لہذا اس سے بچنا

فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ

پس تو نہ سنے گا مگر آہٹ کو ۱ اس دن کام نہ آئے گی سفارش کسی کی مگر اس کی جس کو اجازت دیگا

لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اللہ اور پسند کی ہوگی اس کی بات ۲ اللہ جانتا ہے جو آگے بھیج چکے اور جو پیچھے چھوڑ آئے ہیں

وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ

اور کوئی بھی گھیرے میں نہیں لے سکتا اللہ کے علم کو ۳ اور جھک جائیں گے سارے چہرے اس اللہ کے سامنے جو ہمیشہ سے ہمیشہ رہیگا اور سب کو تھامنے والا ہے اور

خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

وہ ذلیل ہوگا جو اٹھا کر لائیگا ظلم کو ۴ اور جو کوئی عمل کرے گا نیکیوں میں سے اس حال میں کہ وہ ایمان والا ہو ۵

فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا

پس وہ نہ ڈرے گا کسی ظلم سے اور نہ کسی قسم کی بربادی سے ۶ اور اسی طرح ہم نے نازل کیا قرآن کو عربی زبان میں اور پھیر پھیر کر اس میں بیان کیا

فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

قیامت کی سزاؤں کو شاید یہ بچ جائیں یا قرآن پیدا کردے ان کے لئے نصیحت ۷

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن

پس بڑی شان والا ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے سچا ۸ پس آپ جلدی نہ کریں قرآن کے پڑھنے میں اس سے پہلے کہ

يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَا

پوری کردی جائے آپکی طرف وحی اس کی ۹ اور یہ کہتے رہیں اے میرے رب! بڑھادے مجھے علم میں ۱۰ اور بیشک عہد کیا تھا ہم نے

إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ

آدمؑ سے اس سے پہلے پس وہ بھول گیا ہم نے نہ پایا تھا اس کیلئے پختہ ارادہ ۱۱ اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو (اور جنوں کو بھی)

اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا

سجدہ کرو آدمؑ کو پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے ۱۲ اس نے انکار کردیا پس ہم نے کہا اے آدمؑ! بیشک یہ ابلیس

عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ﴿۱۱۷﴾ إِنَّ

دشمن ہے تیرا اور تیری بیوی کا بھی پس نکال نہ دے تم کو جنت سے ورنہ مشقت میں پڑجاؤ گے ۱۳ بے شک

ع ۱۱
۶
۱۵

ٹ۱: جنت میں یہ تکلیفیں نہیں ہونگی لیکن اگر جنت سے نکال دئیے گئے تو پھر یہ ہونگی اسلئے شیطان کی باتوں میں نہ آنا۔ لیکن شیطان نے داؤ لگا دیا اور کیسے لگایا آگے اس کی تفصیل ہے ٹ۲: ان کو باور کرایا کہ یہ کھانے سے تم ہمیشہ جنت
میں رہو گے یعنی ہمیشہ کیلئے زندہ رہو گے اور اس طرح خدا کی عبادت زیادہ کر سکو گے۔ انہوں نے یہ بات مان لی اور پھر نتیجہ کیا ہوا ٹ۳: یعنی کا ننگا ہونا خدا کا عذاب ہے جس بندے یا خاندان سے خدا ناراض ہوتا ہے اُسے بے حیا کر دیتا ہے
ٹ۴: آگے فرمایا پھر آدمؑ کا معاملہ صاف ہو گیا تم تنقید میں نہ کرنا ٹ۵: اگر اس سے مراد آدمؑ اور حواؑ ہیں تو انسانوں کی باہمی دشمنی مراد ہے یا پھر انسان اور شیطان کی دائمی دشمنی تو واضح ہے۔ آگے فرمایا اپنی اولاد کو یہ سمجھا دینا
ٹ۶: یہی آدمؑ کی وساطت سے بنیادی اصول سمجھا دیا کہ میری ہدایت پر عمل سے کامیاب ہو گے۔ آگے حضورؐ کی وساطت سے دستور بیان فرما رہے ہیں ٹ۷: وہ سوال کرے گا چونکہ رب کو تو مانتا تھا ٹ۸: جواب دیا جائیگا وجہ یہ ہے
ٹ۹: جس طرح تو نے مجھے بھلائے رکھا مان کر بھی میرے حکموں پر عمل نہیں کیا
اسی طرح آج میں تجھ پر توجہ نہیں دونگا اور ہر ایک کیلئے یہی قصہ ہے

لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾

تیرے لئے جنت میں یہ بات ہے کہ تو بھوکا نہ رہے گا اس جنت میں اور نہ ننگا رہے گا اور تجھے پیاس نہ لگے گی اس جنت میں اور نہ دھوپ لگے گی ٹ۱

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ

پس وسوسہ ڈال دیا آدم کے دل میں شیطان نے یوں کہتے ہوئے اے آدم! کیا میں تجھے بتاؤں وہ پودا جس کا پھل کھانے سے انسان ہمیشہ زندہ رہتا ہے

الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا

ہمیشہ اور ایسی بادشاہی جس پر انا ہونا نہ آئیگا ٹ۲ پس کھالیا دونوں نے اسکے پھل سے پس کھل گیا ان دونوں کے لئے ان کا بدن ٹ۳

وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؗ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ

اور لگے چپکانے اپنے بدن پر پتے جنت کے پودوں کے اور حکم نہ مانا آدمؑ نے اپنے رب کا

فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا

پس بہک گیا راستے سے ٹ۴ پھر چن لیا آدمؑ کو اس کے رب نے ان کی توبہ قبول کرلی اور ان کی رہنمائی کردی کہا رب العالمین نے اتر جاؤ تم دونوں

مِنْهَا جَمِيْعًاۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬

اس جنت سے تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو ٹ۵ پس جب آئیگی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی بھی ہدایت

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ

پس جو کوئی پیروی کرے گا میری ہدایت کی نہ وہ بہکے گا نہ وہ مشقت میں پڑے گا ٹ۶ اور جو کوئی منہ موڑ لے گا

عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

میری یاد سے پس اس کیلئے اس کی زندگی بڑی تنگ کردی جائیگی اور اٹھائینگے ہم اس کو قیامت کے دن

اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾

اندھا ٹ۷ کہے گا اے میرے رب! تو نے کیوں اٹھایا مجھے اندھا حالانکہ میں تو نظر والا تھا ٹ۸

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾

اللہ فرمائے گا اسی طرح آئی تھیں تیرے پاس میری آیتیں پس تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج تجھے بھی بھلا دیا جائے گا ٹ۹

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ

اور اسی طرح ہم سزا دینگے اس کو جو حد سے بڑھ گیا اور یقین نہ لایا اپنے رب کی باتوں پر اور یاد رکھو عذاب

ا ۔ جب حضور یہ آیتیں پڑھتے تو کافر کہتے دیکھا جائیگا اسلئے کبھی قوم والوں کو دلالت یاد کرائے ۲ ۔ ان کے کھنڈرات دیکھو ۳ ۔ آگے حضور کو فرمایا یہ کافر عذاب کو جلد طلب کرتے ہیں لیکن میرا فیصلہ دور ہے یہ ہدایت پر آجائینگے
۴ ۔ اسلئے آپ کا ردعمل کیا ہونا چاہیے؟ ۵ ۔ صبر کرکے ان کو میرے حوالے کردیں اور آپ میری حمد و ثنا کرتے رہیں ۶ ۔ تعلق میرے ساتھ لگاکر اسلئے کہ ساری طاقتوں کا مالک تو میں ہوں ۷ ۔ فرمایا آپ تو ادھر دیکھیں ہی نہیں ۔
یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں یہ تو آزمائش ہے ۸ ۔ رزق حلال کا تھوڑا ہوگا تو بھی سکون ہوگا ۹ ۔ آپکی توجہ کو مرکوز ۱۰ ۔ نماز پر زور رکھیں ۱۱ ۔ یہ لوگ عمل ہے حضور کا ۔ (اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمادیا کہ کوئی نمازی بھوکا نہیں رہتا
۱۲ ۔ مکہ والے دنیاوی خوشحالی کا معجزہ مانگتے ۔ اپنی جواب دیں ۱۳ ۔ پہلی آسمانی کتابوں توریت، زبور، انجیل میں میرا نام موجود ہے اور کیا نشانی مانگتے ہو

الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ

قیامت کا بڑا سخت ہے اور بڑا دیرپا ہے ۱ کیا نہیں کھلی یہ بات ان کے لئے کہ کتنی تباہ کئے ہم نے ان سے پہلے بھی اس

ع ١٢/١٦ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿١٢٨﴾

زمانے کے لوگ یہ چلتے پھرتے ہیں ان کے مٹنے کی جگہوں میں ۲ بے شک اس میں بھی بہت بڑی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے ۳

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ؕ

اگر نہ ہوتی ایک بات جو پہلے کہہ چکا ہے آپ کا رب اور ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آجاتا ۴

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

پس آپ صبر کرتے رہیں ان باتوں پر جو یہ کہہ رہے ہیں ۵ اور آپ پاکی بیان کرتے رہیں اپنے رب کی تعریفوں کے ساتھ سورج چڑھنے سے پہلے

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ

اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی اللہ کی تسبیح بیان کریں اور دن کے دونوں کونوں میں بھی

لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا

تاکہ آپ خوش رہیں ۶ اور مت دوڑائیں آپ اپنی آنکھیں ان چیزوں کی طرف جو برتنے کیلئے دی ہیں ہم نے ان کو مختلف قسم کی

مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ

یہ زینت ہیں دنیا کی زندگی کی ۷ تاکہ ہم آزمائش میں ڈال دیں ان کو ۸ اور تیرے رب کا رزق

خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا

بہتر ہے اور دیرپا ہے ۹ اور آپ حکم دیں اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا اور اس پر ہمیشہ عمل کریں ۱۰

نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا

ہم نہیں مانگتے آپ سے روزی ہم روزی دیتے ہیں آپ کو اور انجام بہتر ہوتا ہے پرہیزگاری کا ۱۱ مگر یہ کہتے ہیں

لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ

کیوں نہیں لاتا ہمارے پاس کوئی نشانی اپنے رب کی طرف سے ۱۲ کیا نہیں ان کے پاس کھلی نشانی اس بات کی جو پہلے صحیفوں میں ہے ۱۳

الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا

اگر ہم ہلاک کردیتے ان کو ایک عذاب کے ساتھ اس نبی کے آنے سے پہلے تو کہہ دیتے

سطاربنی تو بھیج دیا ہے اب اسے مانتے نہیں ہو۔ آگے فرمایا میرے حبیب! آپ اب صبر کریں اور انتظار کریں ۔۲ خوش قسمت اور بد قسمت لوگوں کا ان میں سے مفید ہونے دیں جو جلد ہی ہوگا۔

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ

اے ہمارے رب! کیوں نہیں بھیجا تو نے ہماری طرف کوئی رسول تاکہ ہم پیروی کرتے تیرے حکموں کی اس سے پہلے کہ

اَنْ نَّذِلَّ وَ نَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا

ہم ذلیل ہوتے یا رسوا ہوتے ۔۱ آپ فرما دیجئے ہم سب انتظار کر رہے ہیں پس تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ٨ ع ٧ ١٧

پس تم جلدی جان لوگے کہ سیدھے راستے پر چلنے والا کون ہے اور ہدایت والا کون ہے ۔۲

سلہ: سورۃ الانبیاء بھی مکی ہے۔ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ میں بہت سے نبیوں کا یکجا ذکر کیا گیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الانبیاء رکھا ہے۔ پہلی سورۃ کی آخری آیات میں منکرین کے اس مطالبے کا ذکر تھا کہ وہ حضور انورؐ سے ان معجزات کا مطالبہ کرتے تھے جیسے پہلے انبیاءؑ کو دئے گئے۔ یہ دلیے ایک حجت بازی تھی۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ان انبیاءؑ کے حالات بیان فرمائے اور بتایا کہ ایسی حجت بازی ان کے ساتھ بھی کی گئی اسلئے آپ صبر کیجئے! ان کی باتوں پر توجہ نہ دیں۔ اسی طرح سورۃ طٰہٰ کی آخری آیت میں حضور انورؐ کو فرمایا گیا کہ آپ ان کے بارے میں فیصلے کا انتظار کریں۔ کچھ تو ہدایت پا لیں گے اور جو نہ مانیں گے ان کو بھی زیادہ ڈھیل نہیں دی جائیگی بلکہ ان کا فیصلہ بھی جلد ہوگا اور اس سورۃ الانبیاء کی پہلی آیت میں فرمایا کہ لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے اس سے سب انسانوں کیلئے قیامت بھی مراد ہے اور کفار مکہ کے لئے غزوہ بدر میں موت اور شکست کا بھی اشارہ ہے کہ مرتے ہی ان پر قیامت قائم ہو جائیگی اور حساب کتاب شروع ہو جائیگا

سلہ: بعض صحابہؓ نے یہ آیات سنیں تو مغموم ہو گئے مشغلے دیکھنا بھی چھوڑ دیا کہ جب حساب قریب آگیا ہے تو اب کیا مشغلے دیکھنے۔ اتنا یقین تھا صحابہؓ کو

سلہ: آگے ان کی غفلت کی مثال بیان کی کہ سنتے بھی تو غافل دل کے ساتھ دوپہر دل سے اور جب کھیل کود میں پڑے ہیں تو غور کی نوبت کیسے آئے۔ آگے فرمایا کہ وہ جب سنتے سنتے تنگ آگئے تو مخالفین مرد مشغلہ کی خفیہ سازش شروع کی

سلہ: جو خوش نصیب ایمان لے آئے ان کو کہتے یہ عام انسان ہیں اور جادوگر ہیں۔ آگے حضورؐ کو فرمایا کہ ان کافروں سے کہہ دیں تمہاری سازشوں کا بھی علم ہے

سلہ: آگے کافروں کے پروپیگنڈے کے اور طریقے بتائے گئے ہیں

سلہ: چونکہ شعر بھی جادو اثر ہوتے ہیں اسلئے کہتے کہ یہ شاعر ہیں متاثر کر لیتے ہیں

سلہ: اسی مطالبے کا ذکر ہے جو پچھلی سورۃ کے آخر میں بیان کیا گیا۔ آگے اسکا جواب ہے

سلہ: وہ بھی من پسند معجزے دیکھ کر ایمان نہ لائے تھے۔ کیا تم ایمان لے آؤ گے؟

سلہ: ایک طرف کہتے ہو کہ پہلے رسولوں والے معجزے دکھاؤ دوسری طرف یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضورؐ انسان ہیں تو کیا پہلے رسول انسان نہیں تھے؟ اگر خود نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو کہ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ وغیرہ انسان تھے یا نہیں

۲۱ سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۤءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ ۷۳

سورۃ انبیاء مکی ہے اور اس میں ۱۱۲ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلہ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ

بہت قریب آگیا لوگوں کے لئے وقت ان کے حساب کا اور وہ بے ہوشی میں

مُّعْرِضُوْنَ ۝۱ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ

منہ موڑے ہوئے ہیں سلہ نہیں آتی ان کے پاس کوئی بھی نصیحت ان کے رب کی طرف سے نئی مگر وہ سن لیتے ہیں اس کو

وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝۲ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ

اس حال میں کہ وہ کھیلتے ہیں غافل ہیں دل ان کے سلہ اور خفیہ خفیہ باتیں کرتے ہیں یہ ظالم (یوں کہتے ہوئے)

هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝۳

یہ نبی تو ایک انسان ہے تم جیسا کیا تم قبول کرتے ہو اس کے جادو کو جب کہ تم دیکھ رہے ہو سلہ

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۴

کہا نبیؐ نے میرا رب جانتا ہے ہر بات کو خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں ہو اور وہ سننے والا جاننے والا ہے سلہ

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا

بلکہ یہ بھی کہتے ہیں الٹی خوابیں بیان کرتا ہے اور یہ کلام گھڑ کے لے آتا ہے بلکہ یہ شاعر ہے سلہ پس لے آئے ہمارے پاس

بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ

ایسی کوئی نشانی جیسے بھیجے گئے پہلے لوگ بھی اس سے پہلے سلہ نہیں ایمان لائی ان سے پہلے بھی کوئی بستی جس کو ہم نے تباہ کیا ہے

اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

پس کیا یہ ایمان لائیں گے سلہ اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے مگر مردوں کو ہی وحی کی ہم نے ان کی طرف

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

پس تم پوچھ لو بات یاد رکھنے والوں سے اگر تم خود نہیں جانتے سلہ اور ہم نے ان کو ایسے بدن نہیں دئے تھے

الجزء ۱۷

۷: وہ بھی عام انسانوں کی طرح زندگی گزارتے تھے اسی طرح نبی کریم بھی ہیں۔ البتہ تم ان کے اور ان کے مخالفین کے انجام پر غور کرو ۸: نبی کامیاب ہوئے اور مخالف ہلاک ہو گئے اسلئے یہ کتاب تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس میں سب
کی تفصیلی حالات موجود ہیں یہ پڑھ کر تم نصیحت حاصل کرو اور ایمان لے آؤ ۹: اگر مخالفت کرو گے تو تاریخ اٹھا کر دیکھ لو ۱۰: "قصمنا" کا مطلب ہے ختم کیا یا نا لینی برے برے کر دیا ۱۱: "یرکضون" کا مطلب ہے جس طرح کوئی
بیل وغیرہ پیچھے ہٹتا ہے جان چھڑانے کیلئے۔ جب یوں بھاگنے کی کوشش کرتے تو انہیں تکوینی طور پر آواز دی جاتی ہے ۱۲: لوٹ کے دیکھو تمہاری عیاشی کے سامان آج کس کام آئے۔ آگے فرمایا جب عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو
اپنے جرموں کا اعتراف کرنے لگے ہیں ۱۳: لیکن اس وقت کا اعتراف کام نہ آیا ۱۴: جس طرح کھیتی یکدم کاٹ دی جاتی ہے یا جلتی ہوئی لکڑی بجھ کر راکھ بن کر ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ آگے فرمایا یہ عذاب خود بخود نہیں آتا بلکہ ساری
کائنات گواہ ہے کہ اس کا کوئی خالق ہے وہی عذاب بھیجتا ہے۔
۱۵: یہ کائنات کوئی کھیل تماشہ نہیں بلکہ اسکی تخلیق کی غرض و غایت ہے
یہاں جو کام تم کرو گے اس کا حساب ہوگا اس پر پھر عذاب و ثواب بھی ہوگا
۱۶: اگر یہ مقصد ہوتا تو اتنی بڑی کائنات بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ کوئی اور
چیز اس مقصد کیلئے اپنے ہاں ہی بنا لیتے۔ اس کی حکمت حق و باطل میں تمیز کرنا ہے
۱۷: اور یاد رکھو حق ہمیشہ غالب ہوتا ہے تم اگر باطل پر رہو گے تو تم بھی تباہ ہو جاؤ گے
۱۸: آگے فرمایا تم یہ نہ سمجھنا کہ تمہاری اطاعت سے مجھے کوئی فائدہ ہوگا میں تو
ساری مخلوق کا مالک ہوں اور وہ ہمہ وقت میری عبادت کرتے رہتے ہیں

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خٰلِدِينَ ﴿٨﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ

کہ وہ کھانا نہ کھاتے اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے ۷ پھر سچا کر دیا ان کے ساتھ ہم نے

الْوَعْدَ فَأَنجَيْنٰهُمْ وَمَن نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ﴿٩﴾ لَقَدْ

وعدہ کو (اس طرح کہ) پھر ہم نے بچا لیا ان کو اور جن کو بھی چاہا ہم نے اور ہلاک کر دیا حد سے بڑھنے والوں کو ۸ بے شک

أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٠﴾ وَكَمْ قَصَمْنَا ع ١

اتاری ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے کیا تم بات کو نہیں سمجھتے ۹ اور کئی تباہ کئے ہم نے

مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿١١﴾

بستیوں والے جو اللہ کے نافرمان تھے اور اٹھا دیا ہم نے ان کے بعد دوسرے لوگوں کو

فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوا وَ

پس جب محسوس کیا انہوں نے ہمارے عذاب کو وہ اس سے بھاگنے لگے ۱۱ بھاگو مت اور

ارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ﴿١٣﴾

لوٹ آؤ ان سامانوں کی طرف جن میں تم عیاشی کرتے تھے اور اپنے گھروں کی طرف لوٹو تاکہ تم سے پوچھا جائے ۱۲

قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى

کہنے لگے ہائے ہماری بدبختی! بے شک ہم ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے ۱۳ پس یہی رہی ان کی پکار یہاں تک

جَعَلْنٰهُمْ حَصِيدًا خٰمِدِينَ ﴿١٥﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ

کہ ہم نے ان کو چھوڑ دیا کاٹا ہوا ٹھنڈا ۱۴ اور نہیں بنایا ہم نے آسمان اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِينَ ﴿١٦﴾ لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ

اور نہ ہی وہ سب کچھ جو ان دونوں کے بیچ میں ہے کھیلتے ہوئے ۱۵ اگر ہم چاہتے کہ بنائیں کوئی چیز دل لگی کی تو بنا لیتے

مِن لَّدُنَّآ ۖ إِن كُنَّا فٰعِلِينَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبٰطِلِ

اپنی طرف سے اگر ہم نے کچھ کرنا ہوتا ۱۶ بلکہ ہم ڈال دیتے ہیں حق کو باطل پر

فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَ

پھر اس کو ذلیل کر دیتا ہے اور باطل بھاگ جاتا ہے ۱۷ اور تمہارے لئے تباہی ہے ان باتوں کے بیان کرنے سے جو تم بیان کرتے ہو ۱۸ اور

سا: جو فرشتے اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ تو عبادت سے نہیں کتراتے اور تم گناہگار ہونے کے باوجود عبادت و اطاعت سے جی چراتے ہو ۲: وہ رات دن مسلسل مصروف رہتے ہیں اس ایک خدا کی تسبیح و تہلیل میں اور تم کتا کر کوئی اور معبود
ہیں ڈھونڈتے ۳: آگے شرک کی تردید عقلی دلیل سے کی ہے ۴: خدا سے تو کوئی پوچھ گچھ نہیں کر سکتا جب کہ تمہارے معبودوں کو تو حساب دینا پڑے گا پوچھ گچھ ہوگی۔ آگے فرمایا ان مشرکوں نے اس طرف کبھی غور نہیں کیا حالانکہ عام فہم چیز ہے
بلکہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنالئے ۵: کیا ان کے پاس ایسی کوئی عقلی دلیل بھی ہے۔ اگر ہے تو بتائیں ۶: اگر تمہارے پاس کوئی عقلی و نقلی دلیل نہیں تو پھر ہمارا موقف سنو ۷: میری اور تمام سابقہ نبیوں کی یہی دعوت و
نصیحت ہے کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جاہل ان دلیلوں کو کیا سمجھیں اگر سمجھ ہوتی تو وہ حق کو قبول کر لیتے اور منہ نہ موڑتے ۸: آگے اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی طرف سے حضورؐ سے کرائے گئے دعوے کی تصدیق کردی
کہ ہر نبی نے توحید کی ہی دعوت دی ۹: آگے اللہ تعالیٰ نے ان کے شرک کی ایک مثال دی ہے ۱۰: جن کو یہ میری اولاد قرار دیتے ہیں وہ سب میری مخلوق اور میرے تابعدار بندے ہیں وہ تو میرے سامنے بولنے کی جرأت نہیں کرتے

لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

اللہ ہی کی مخلوق ہے وہ ساری کی ساری جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ لوگ جو اللہ کے قریب ہیں وہ غرور نہیں کرتے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اللہ کی بندگی سے اور نہ ہی وہ تھکتے ہیں ۱ پاکی بیان کرتے ہیں اللہ کی رات میں اور دن میں اور

لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾

کسی وقت فارغ نہیں ہوتے ۲ کیا بنالئے انہوں نے کچھ معبود زمین سے وہ جو زندہ کریں گے ان کو ۳

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ

اگر ہوتے زمین و آسمان میں بہت معبود اللہ کے سوا تو یہ دونوں ٹوٹ چکے ہوتے پس پاک ہے وہ اللہ جو مالک ہے

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔـلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ

عرش کا ان شریکوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں اس سے نہیں پوچھا جا سکتا ان کاموں کے متعلق جو وہ کرتا ہے اور ان سے

يُسْـَٔـلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا

پوچھا جا سکتا ہے ۴ بلکہ بنالئے انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود ۵ آپ فرما دیجئے لاؤ اس پر

بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ

کوئی دلیل ۶ یہی نصیحت ہے ان لوگوں کی جو میرے ساتھ ہیں اور نصیحت ان لوگوں کی جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں ۷

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾

بلکہ بہتے لوگ نہیں جانتے حق بات کو اور وہ منہ موڑ لیتے ہیں ۸

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ

اور نہیں بھیجا ہم نے جناب سے پہلے کوئی بھی رسول مگر وحی کی ہم نے اسی کی طرف کہ لوگوں کو سمجھا کر

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا

بیشک کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف میں معبود ہوں پس میری ہی عبادت کرو ۹ اور یہ کہتے ہیں بنالی اللہ نے اپنے لئے اولاد

سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ

اللہ اس سے پاک ہے بلکہ یہ سارے کے سارے میرے بندے ہیں جنکی عزت کی جاتی ہے ۱۰ آگے نہیں بڑھتے اللہ سے بات کہنے میں اور وہ

۱: آگے فرمایا میں تو ان کے اعمال کو بھی دیکھ رہا ہوں اور جانتا ہوں ۲: وہ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں اسلئے وہ خدا کی مرضی کے بغیر کسی کی سفارش بھی نہیں کرتے تاکہ وہ ناراض نہ ہو جائے ۳: آگے فرمایا اگر بالفرض کوئی
معبود ہونے کا دعویٰ کرے تو پھر میری سزا بھی سخت ہے ۴: آگے فرمایا کہ اگرچہ میں نے ہر قوم میں عقیدہ توحید سمجھانے کیلئے اپنے نبی بھیجے اور انہوں نے یہی سمجھایا لیکن اگر نبی نہ بھی آتے تو انسان عقلی طور پر بھی کائنات کو دیکھ کر سوچ سکتا ہے کہ
ان کو پیدا کرنے والا کوئی ضرور ہے۔ ان کافروں کو بھی غور کرنا چاہیئے ۵: آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے اس پانی سے زمین سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ یہ پانی کس نے نازل کیا؟ اللہ نے ۶: پہاڑوں کا فائدہ دیکھو انہی سے تو زمین کو
سنبھالا دیا ہوا ہے جب یہ ہٹا دیے جائیں گے تو قیامت آجائیگی ۷: اگر پہاڑ ایسے بناتے کہ راستے بند ہو جاتے تو بھی مشکل ہوتا اسلئے ان کے درمیان راستے بھی بنا دیے ۸: آسمان کو دیکھو جہاں کسی کی دسترس بھی نہیں ہے

۹: آسمان کی نشانیاں دیکھ کر ایمان بڑھنا چاہیئے مگر یہ غور ہی نہیں کرتے۔
۱۰: یہ بھی آسمانی نشانیوں کی تفصیل ہے۔ سورج، چاند، ستارے ہر کوئی اپنے
منطقے میں چل رہا ہے اور آپس میں بالکل نہیں ٹکراتے۔ جب قیامت قائم
ہونی ہوگی تو ٹکرا دیے جائیں گے۔ یہ باتیں سن کر کافر کہتے کہ یہ حضورؐ کی
زندگی تک ہیں جب وہ دنیا سے چلے جائیں گے تو یہ باتیں بھی ختم ہو جائیں گی
آگے اس کا جواب فرمایا کہ یہاں دوام کسی کو حاصل نہیں تم بھی تو چلے جاؤ گے
۱۱: آگے موت اور اس کے بعد کے حالات کی وضاحت فرمادی

بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
اللہ کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں ۱ اللہ جانتا ہے جو آگے بھیج دیے ہیں اور جو پیچھے چھوڑ کر جائیں گے اور وہ
يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾
سفارش نہیں کرتے مگر اسی کیلئے جسے اللہ پسند کرے ۲ اور یہ اللہ کے خوف سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں ۳
وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ
اور جو کوئی کہے ان میں سے کہ میں معبود ہوں اللہ کے سوا پس ایسے بندے کو ہم سزا دیں گے دوزخ کی
كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ ع ۲ ۱۹ ۲
ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ان لوگوں کو جو ہماری حدیں توڑنے والے ہیں ۴ کیا نہیں دیکھتے یہ کافر لوگ کہ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ
آسمان اور زمین بند تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا اور بنا دیا ہم نے پانی سے
كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ
ہر زندہ چیز کو ۵ کیا یہ ایمان نہیں لاتے اور رکھ دیے ہم نے زمین میں بھاری بھاری بوجھ تاکہ
تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ
کھسک نہ جائے ۶ اور بنا دیے ہم نے زمین میں کھلے کھلے راستے تاکہ وہ راستہ پالیں ۷ اور
جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۖۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾
بنا دیا ہم نے آسمان کو ایسا چھت جس کی حفاظت کی جاتی ہے ۸ مگر یہ کافر لوگ آسمان کی نشانیوں سے منہ موڑ رہے ہیں ۹
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ
اور اسی اللہ نے بنائی رات اور دن اور سورج اور چاند یہ سارے
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ
اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں ۱۰ اور نہیں بنایا ہم نے کسی بھی انسان کیلئے آپ سے پہلے بھی (اس) زمین میں ہمیشہ رہنا
اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
اگر آپ دنیا سے چلے جائیں گے تو کیا یہ ہمیشہ رہیں گے ۱۱ ہر جی نے چکھنا ہے

۱۔ وضاحت فرمادی کہ موت فنائے محض کا نام نہیں ہے دنیا کی زندگی انسان کی آزمائش ہے کہ دیکھو کون صابر ہے کون ناشکرا اور کون فرمانبردار ہے اور کون نافرمان۔ اب اس کے مطابق ہمیشہ کی زندگی کیلئے عذاب
عذاب و ثواب کا فیصلہ اس کے مطابق ہوگا تم نے دوبارہ زندہ ہو کر ہمارے پاس آنا ہے ۔ ۲۔ حضورؐ کو دیکھ کر وہ استہزاء کرتے اور آپس میں یوں کہتے کہ یہ ہمارے معبودوں کے منکر ہیں۔ فرمایا ان کو شرم نہیں آتی یہ کہتے ہوئے یہ تو خود معبود حقیقی
کے نام سے چڑتے ہیں ۳۔ جب حضورؐ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام رحمٰن کا ذکر کرتے تو وہ کہتے "وما الرحمٰن" یہ رحمٰن کون ہے ۴۔ جب حضورؐ عذاب کا ذکر فرماتے تو کافر کہتے وہ آتا کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا انسان کی فطرت میں
جلدبازی ہے ۔ یہ بیوقوف ہیں اگر میرا عذاب آگیا تو بچ کر کہاں جائیں گے ۵۔ اسی طرح قیامت کے متعلق یہ کافر کہتے اگر سچے ہو تو اس کا وقت بتاؤ ۶۔ آگے اس کا جواب دیا کہ اس کی کیفیت ان کو پتہ نہیں ہے اسلئے جلدبازی کر رہے ہیں
اگر ان کو یہ حقیقت پتہ چل جائے تو پھر یہ مطالبے نہ کریں ۷۔ قیامت تو اچانک ان کافروں کیلئے ہوگی جو مانتے نہیں۔ ایمان والے تو ذہنی طور پر اس کیلئے تیار ہوتے ہیں ۸۔ آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ سب رسولوں سے یہی سلوک کیا گیا

۹۔ آگے فرمایا ان سے پوچھیں کہ رحمٰن کے غضب اور غصہ سے تمہاری حفاظت
کرنے والا کون ہے؟ وہ تو محض اپنی اسی صفت رحمت کی وجہ سے تم پر فوراً عذاب
نازل نہیں کرتا جبکہ تم تو خود جلدی کا مطالبہ کرتے ہو اور اس سے منہ پھیرتے ہو
۱۰۔ آگے فرمایا کہ یہ کیا اس لئے منہ موڑتے ہیں کہ ان کے معبودان باطل ان کو
خدا کے عذاب سے بچا لیں گے۔ وہ تو اپنے وجود کی حفاظت نہیں کر سکتے

الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾
موت کو ۔ اور ہم آزماتے ہیں تم کو برائی کے ساتھ اور نیکی کے ساتھ آزمائش کیلئے اور ہماری طرف تم سب لوٹ کر آنا ہے ۱

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ؕ أَهَٰذَا
اور جب جناب کو دیکھ لیتے ہیں یہ کافر (یوں کہتے ہوئے) آپ کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں کیا یہ وہ آدمی ہے

الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾
جو ذکر کرتا رہتا ہے تمہارے معبودوں کا ۲ اور وہ رحمٰن کے ذکر سے انکار کرنے والے ہیں ۳

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾
پیدا کیا گیا ہے انسان جلد بازی سے ۴ میں جلدی دکھا دوں گا تم کو اپنی نشانیاں پس مجھ سے جلدی نہ مانگو ۵

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ
اور یہ پوچھتے ہیں قیامت کا وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ۶ اگر جان لیں گے

الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا
یہ کافر لوگ جب نہ روک سکیں گے اپنے چہروں سے دوزخ کی آگ کو اور نہ

عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً
اپنی پیٹھوں سے اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی بلکہ وہ قیامت ان پر آئے گی اچانک ۷

فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٤٠﴾
پس ان کو بے ہوش کر دے گی پس طاقت نہ رکھیں گے اس کو پیچھے ہٹانے کی اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائے گی ۸

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا
اور بے شک ٹھٹھا کیا گیا سب رسولوں کے ساتھ آپ سے پہلے بھی پس آپڑا ان لوگوں پر جو ٹھٹھا کرتے تھے

ع ۳ ۱۲ ۳ مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ
ان میں سے وہ عذاب جس کو وہ مذاق سمجھتے تھے ۹ آپ ان سے پوچھئے وہ کون ہے جو تمہاری حفاظت کرتا ہے رات میں

وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾
اور دن میں رحمٰن اللہ کو چھوڑ کر (کوئی نہیں) بلکہ یہ لوگ تو اپنے پالنے والے کے ذکر سے منہ موڑنے والے ہیں ۱۰

سلہ: آگے ان کے اس رویّے کی وجہ بیان فرمائی ۔ سلہ: کافی عرصہ سے ان کو ڈھیل ملی ہوئی ہے کوئی عذاب نہیں آیا اسلئے غافل اور باغی ہوگئے ہیں حالانکہ اب آہستہ آہستہ اسلام پھیل رہا ہے اور ان کی سرداریوں کی حدود گھٹ رہی ہیں
سلہ: کیا ان کا یہ خیال ہے کہ وہ اس کو روک لیں گے ۔ سلہ: آگے فرمایا ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہیں سمجھا رہا ہوں سلہ: لیکن تم تو دل کے بہرے ہو سلہ: پھر یہ اپنے برے دن کا خمیازہ بھگتیں گے ۔ اگر ابھی عذاب آجائے تو فوراً آنکھیں کھل جائیں گی
سلہ: آگے فرمایا ان کے مطالبے اور بغاوت کا تقاضا تو یہی ہے کہ ہم دنیا میں ہی ان کا فیصلہ کر دیتے لیکن ہم اپنی حکمت سے دنیا میں ان کو سزا نہیں دے رہے بلکہ آخرت کیلئے حساب کتاب کا معاملہ اٹھا رکھا ہے ۔ وہاں بالکل صحیح حساب ہوگا
سلہ: آگے فرمایا کہ یہ ڈرانے اور سمجھانے کا سلسلہ پہلے سے چلا آ رہا ہے تاکہ قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں دنیا میں بتایا نہیں گیا اور اب ہم پر ظلم ہو رہا ہے سلہ: موسیٰ کو بھی نصیحت نامہ والی کتاب دی تھی مگر وہ بھی اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے کارآمد تھی

أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ

کیا ان کیلئے کوئی اور خدا ہو سکتے ہیں جو ان کو بچا لیں ہمارے سوا (مگر انہوں نے بنائے ہیں) جو طاقت نہیں رکھتے اپنی مدد کی بھی

أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَ

اور نہ ہمارے مقابلے میں ان کا کوئی ساتھ دے گا سلہ بلکہ ہم نے دنیا کے سامان دئے ان کو اور

آبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي

ان کے باپ دادوں کو یہاں تک کہ گزر گیا ان پر عرصۂ دراز سلہ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم

الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ قُلْ إِنَّمَا

زمین کو کم کر رہے ہیں اس کے تمام کونوں سے سلہ کیا یہ ہم پر غالب آ سکتے ہیں سلہ آپ ان سے فرما دیجئے میں

أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ﴿٤٥﴾

ڈراتا ہوں تمہیں اللہ کی باتیں سنا کر سلہ اور نہیں سنتے بہرے لوگ کسی کی بات کو جب ان کو ڈرایا جائے سلہ

وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا

اور جب پہنچے گا ان کو ایک ہی جھونکا تیرے رب کے عذاب سے سلہ یہ ضرور کہہ دیں گے ہماری بدبختی!

إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

بے شک ہم اللہ کے نافرمان رہے سلہ اور ہم رکھ دیں گے ترازو کو انصاف کے ساتھ قیامت کے دن

فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ

اور نہ ظلم کیا جائے گا کسی بھی جی پر ذرا بھی اور اگر ہوگا کسی کا عمل رائی کے برابر بھی

خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

تو ہم پیش کر دیں گے سلہ اور ہم خود ہی حساب کیلئے کافی ہیں سلہ اور بے شک دی ہم نے

مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾

موسیٰ کو اور ہارون کو فیصلہ کرنے والی کتاب اور روشنی پھیلانے والی کتاب اور کتاب جو نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لئے سلہ

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ

وہ پرہیزگار جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے اور وہ قیامت سے

کیلئے کارآمد تھی

سے ۱۔ اور یہ قرآن مجید بھی اللہ سے ڈرنیوالوں کیلئے کار آمد ہوگا نہ ڈرنیوالے منکر ہی رہیں گے ۲۔ آگے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر زیادہ تفصیل سے کیا اسلئے کہ اس وقت موجود بڑے مذاہب والے یعنی یہودی عیسائی اور مشرکین مکہ بھی دین ابراہیمی پر ہونے
کا دعویٰ کرتے تھے اسلئے سمجھایا کہ وہ تو شرک کو جڑ سے ختم کرنیوالے تھے اس کیلئے جلنے پر تیار ہوگئے اور تم خود شرک کرتے ہو ۳۔ یعنی اعلانِ نبوت سے پہلے ہی معلوم ہوتا ہے اور ہمیں ان کی نبوت کیلئے اہلیت کا علم ہے اسی لئے ابراہیمؑ کو بچپن
میں بچپن ہی حقیقت سمجھ آگئی اور انہوں نے اپنے باپ اور قوم کو سمجھانا شروع کر دیا تھا ۴۔ جیسے ان سے دلیل پوچھی۔ دلیل کیا ہوتی انہوں نے جواب دیا ۵۔ ابراہیمؑ نے یہ سن کر فرمایا۔ تو کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔ خود ہی بنایا اور پھر
اس کو معبود بنا لینا یہ تو کھلی گمراہی ہے خواہ اس پر آباء واجداد بھی عمل پیرا رہے ہوں ۶۔ وہ سمجھے شاید دل لگی کر رہے ہیں اسلئے وضاحت طلب کی ۷۔ ابراہیمؑ نے جواب دیا میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں اور یہ میرا عقیدہ ہے کہ رب
یہ بت نہیں بلکہ وہ ہے جو کائنات کو پیدا کرنیوالا ہے ۸۔ میں تو اس کا قائل ہوں بلکہ عملی ثبوت دے کر سمجھانے کی کوشش کرونگا ۹۔ یہ بات ذرا آہستہ کہی لیکن بعض نے سنی۔ جنہوں نے سنی انہوں نے اس کو زیادہ سنجیدہ نہیں لیا
کہ یہ اکیلا نوجوان پوری قوم کے معبودوں کا کیا بگاڑ لے گا۔ چنانچہ جب وہ
سارے شہر سے باہر ایک میلہ اور جشن میں گئے تو ابراہیمؑ نے بت خانے میں کارروائی
کر دی اور جس کلہاڑی سے بت توڑے وہ سب سے بڑے بت کے گلے میں لٹکا دی
۱۰۔ جیسا کہ وہ ان کو معبود سمجھتے ہیں اس بڑے سے پوچھ لیں کہ یہ کام کس نے کیا ہے
جب وہ واپس آئے بتوں کو سلام کرنے آئے تو ان کا حشر دیکھ کر کہنے لگے
۱۱۔ یہ گستاخی اور بے ادبی کرنیوالا تو بڑا ظالم ہے۔ کسی کو پتہ ہے کہ وہ کون ہے؟
جنہوں نے ابراہیمؑ کے جملے سن لئے تھے ان کو بات یاد آگئی تو انہوں نے بتایا

مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ

ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں ۱ اور یہ قرآن مجید نصیحت ہے بڑی برکت والی جس کو ہم ہی نے اتارا کیا تم اس کے

مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ

منکر ہوتے ہو ۲ اور بے شک دی ہم نے ابراہیمؑ کو سمجھ اس سے پہلے اور

ع ۹ / ٤

كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ

ہم اس کو خوب جاننے والے ہیں ۳ جب کہا آپ نے اپنے باپ سے اور باپ کی قوم سے یہ بت کیا ہیں

الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا

جن کے سامنے تم جھکے رہتے ہو ۴ وہ کہنے لگے ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو ان کی

عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ

عبادت کرنے والے ۵ کہا آپ نے بے شک تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں ہو ۶

مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾

کہنے لگے کیا تو لایا ہے ہمارے پاس کوئی صحیح بات یا ویسے دل لگی کر رہا ہے ۷

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ

کہا آپ نے بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا جس نے

فَطَرَهُنَّ ۡ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَ

پیدا کیا ہے ان چیزوں کو اور میں اس بات پر تمہارے سامنے گواہی دینے والا ہوں ۸ اور

تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

اللہ کی قسم ہے میں کوئی تدبیر کروں گا تمہارے ان بتوں کے ساتھ اس کے بعد کہ تم لوٹ کے پیٹھ دیتے ہوئے ۹

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾

پس ابراہیمؑ نے ان بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے بڑے کے تاکہ وہ اس کی طرف لوٹ کر آئیں ۱۰

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا

کہنے لگے کس نے کیا ہے یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ بے شک وہ ظالموں میں سے ہے ۱۱ کہنے لگے

۱: ایک نوجوان ان کے خلاف باتیں کرتا رہتا تھا۔ ۲: اس کو بلاؤ تاکہ اس سے پوچھیں۔ چنانچہ ابراہیمؑ کو بلا لیا گیا اور وہ بھی یہی چاہتے تھے کہ مجمع عام میں گفتگو کرنے اور سمجھانے کا موقع ملے کہ میں ان معبودوں کی اصلیت اور عاجزی ثابت کر سکوں

۳: یہ جملہ بطور توریہ ہے کہ کسی نے کیا ہی ہے ہو سکتا ہے اس بڑے نے کیا ہو اسی سے پوچھو کیونکہ وہ خود سلامت بھی ہے اور بڑے عموماً چھوٹوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۴: یہ تمہارا معبود جو ہے اگر بول سکتا ہے تو بتا دے گا

یہ سن کر وہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ یہ بات تو ٹھیک ہی کر رہا ہے ۵: بے حس پتھر کی عبادت تو واقعی غلط اور خود پر زیادتی ہے۔ یہ سوچ کر شرم بھی آئی۔ آنکھوں میں ندامت سے اور جھکے ہوئے سروں کے ساتھ ہی ابراہیمؑ سے کہنے لگے تم ہی بتاؤ

۶: یہ تو بول نہیں سکتے اصل قصہ آپ کو پتہ ہوگا۔ یہ صورتحال دیکھ کر ابراہیمؑ نے اپنا فریضہ تبلیغ ادا کیا اور سمجھایا ۷: یہ خود تمہارے محتاج ہیں تم ان کو کیوں پوجتے ہو۔ یہ تم کیا کرتے ہو کیا تم میں ذرا بھی عقل اور سمجھ نہیں ہے

۸: دلائل سن کر اور لاجواب ہو کر وہ ہٹ دھرمی پر اتر آئے اور فیصلہ کیا کہ اب کام خراب ہوگا ابراہیمؑ کو جلا کر ختم کر دو اسطرح معبودوں کی مدد کرو

۹: چنانچہ انہوں نے آگ کا بہت بڑا الاؤ جلا کر ابراہیمؑ کو اس میں ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ تو ٹھنڈی ہو کر ان کیلئے سلامتی بن جا

۱۰: یہ نبی کا خاصہ ہوتا ہے کہ وہ ان عناصر پر غالب ہوتا ہے۔ آگ، ہوا، پانی، مٹی جیسے ابراہیمؑ، سلیمانؑ اور موسیٰؑ کے معجزات موجود ہیں اسی لئے نبی کا جسم قبر کی مٹی نہیں کھا سکتی وہ سلامت ہوتا ہے جیسے حضورؐ کی حدیث موجود ہے

۱۱: فرمایا ابراہیمؑ کو ہم نے بچا لیا اور ان بے ایمانوں کو ناکام کر دیا

سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

ہم نے سنا تھا ایک نوجوان ان کی باتیں کیا کرتا تھا ۱ جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے کہنے لگے

فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا

پیش کرو اس کو لوگوں کے سامنے تاکہ لوگ بھی دیکھ لیں ۲ پوچھنے لگے

ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ

کیا تو نے کیا یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ اے ابراہیم! کہا آپ نے بلکہ یہ کیا ہے ۳

كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا

کسی بڑے نے (ان کا بڑا تو موجود ہے) ان سے پوچھو تو اگر یہ بول سکتے ہیں ۴ پھر لوٹے وہ

اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى

دل میں (سوچنے) اور کہنے لگے بے شک تم ہی ظالم ہو ۵ پھر لوٹے وہ جھکاتے ہوئے

رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

اپنے سروں کو (کہنے لگے) بے شک تو جانتا ہے کہ یہ بولنے والے نہیں ہیں ۶ کہا آپ نے کیا تم پوجتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ

اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو جو نہیں نفع دے سکتے تم کو کچھ بھی اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں ۷ میں بیزار ہوں

لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

تم سے اور ان چیزوں سے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کو چھوڑ کر کیا تم میں عقل نہیں ہے ۸

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾

کہنے لگے جلا دو ابراہیمؑ کو اور مدد کرو اپنے معبودوں کی اگر تم نے کچھ کرنا ہے ۹

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَاَرَادُوْا

ہم نے کہہ دیا اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور سلامت ہو جا ابراہیم پر ۱۰ اور انہوں نے چاہا

بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

آپکے ساتھ بری تدبیر کرنی مگر ہم نے ان ہی کو گھاٹے میں ڈال دیا اور بچایا ہم نے ابراہیمؑ کو ۱۱ اور لوطؑ کو بھی

سلہ ابراہیمؑ اور لوطؑ دونوں کو صحیح سالم ملک شام میں لے گئے جہاں بہت سی ظاہری اور باطنی برکات ہیں اور وہاں ابراہیمؑ پر کیا انعام کیا سلہ۔ انہوں نے بڑھاپے میں بیٹا مانگا خدا نے پوتا دینے کی بشارت بھی دیدی اور وہ بھی نبی
سلہ لوطؑ کو بھی نبوت دیدی وہ ابراہیمؑ کے بھائی یا بھتیجے تھے۔ آگے لوطؑ پر اپنے انعام کا ذکر فرمایا سلہ ان کو بدکردار قوم سے بچالیا جس طرح ابراہیمؑ کو اپنی قوم کے انتقام سے بچالیا تھا اور ہجرت کرادی تھی اسی طرح لوطؑ نے بھی ہجرت کی
سلہ آگے فرمایا ابراہیمؑ اور لوطؑ سے پہلے بھی انبیاء آئے تھے ان کا حال بھی سن لو وہ بھی موحد تھے سلہ نوحؑ نے بھی مجھے ہی پکارا اور میں نے ان کی مدد کی سلہ بیوی اور بیٹا بھی قوم کے ساتھ ہی ڈوب گئے اور نوحؑ اپنے چالیس ساتھیوں سمیت بچ گئے
آگے فرمایا وہ تو قوم میں مادی طور پر کمزور تھے آگے ان نبیوں کا حال دیکھو جن کو میں نے بادشاہی بھی دی ہوئی تھی

إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ

(اور وہ چلے گئے) اسی وطن میں جس میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں تمام جہان والوں کے لئے سلہ اور بخشی دیا ہم نے آپ کو

إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿٧٢﴾

اسحٰقؑ بیٹا اور یعقوبؑ پوتا بھی سلہ اور ان سب کو ہم نے بنایا نیک بخت

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ

اور ہم نے بنادیا ان کو پیشوا رہنمائی کرتے ہوئے ہمارے حکم کے ساتھ اور حکم دیا ہم نے ان کو نیک کام

الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ﴿٧٣﴾

کرنے کا اور نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور وہ ہماری ہی عبادت کرنیوالے تھے

وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي

اور لوطؑ کو ہم نے نبوت بھی دی سلہ اور دین کا علم بھی دیا اور بچالیا ہم نے اس کو اس بستی سے جہاں کے رہنے والے

كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ﴿٧٤﴾

کرتے تھے گندے کام بے شک وہ بری قوم تھے اللہ کے نافرمان تھے

ع ٥ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا إِذْ

اور داخل کردیا ہم نے لوطؑ کو اپنی رحمت میں سلہ بے شک وہ نیک بختوں میں سے ہیں سلہ اور (بیان کردیں) نوحؑ کا بھی جب

نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ

اس نے پکارا ہم کو اس سے پہلے پس ہم نے قبول کرلیا اس کی پکار کو سلہ پس ہم نے بچالیا نوحؑ کو اور اس کے گھروالوں کو بہت بڑی پریشانی سے

الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور مدد کی ہم نے نوحؑ کی اس قوم کے مقابلے میں جو جھٹلاتی تھی ہماری آیتوں کو

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوُودَ

بے شک وہ بری قوم تھی پس ہم نے ڈبو دیا ان سب کو سلہ اور (یاد کیجئے) داؤدؑ کو

وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ

اور سلیمانؑ کو جب فیصلہ کیا ان دونوں نے ایک کھیتی کے بارے میں جب کھاچکی تھی اس کھیتی کو بھیڑیں

ف۱: حضرت داؤدؑ کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہوا کہ ایک آدمی کے کھیت میں رات کے وقت دوسرے آدمیوں کی بکریاں گھس آئیں اور کھیتی کا نقصان ہوگیا۔ داؤدؑ نے اندازہ لگایا کہ کھیتی کا نقصان اور بکریوں کی قیمت برابر ہے آپ نے فیصلہ دیا کہ بکریاں کھیتی والے کو دیدی۔ حضرت سلیمانؑ پاس تھے انہوں نے رائے دی کہ اس کے بجائے یوں کریں کہ بکریاں کھیت والا رکھ لے اور بکریوں والے کھیتی کو کاشت کریں جب فصل ہوجائے تو بکریاں ان کو واپس کردیں۔ اس رائے کو سب نے پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ فیصلہ ٹھیک تھا اور ہم ہی تعلیم میں دیتا ہوں ف۲: حضرت داؤدؑ بہت خوش آواز تھے جب وہ زبور پڑھتے یا خدا کی تسبیح کرتے تو پہاڑ اور پرندے بھی وجد میں آکر اللہ کی تسبیح کرتے۔ آگے فرمایا یہ کمال میرا ہے جو میں نبی کے ذریعے ظہور میں لاتا ہوں ف۳: چونکہ داؤدؑ کا زمانہ جنگوں کا تھا اسلئے ان کے ہاتھوں میں لوہا موم ہونے کا معجزہ بھی ان کو دیدیا ف۴: اسی طرح ہوا کو سلیمانؑ کے لئے مسخر کردیا اور جنوں کو بھی ان کے تابع کردیا

الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ

لوگوں کی اور ہم ان کے حکم کو دیکھ رہے تھے۔ پس ہم نے بات سمجھا دی سلیمانؑ کو سو

وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۙ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

اور ان دونوں کو ہم نے نبوت دی اور دین کا علم بھی دیا اور مسخر کیا ہم نے داؤدؑ کے ساتھ پہاڑوں کو

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ

وہ بھی تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی ف۲ اور یہ سب کچھ کرنے والے ہم ہی ہیں ف۳ اور سکھایا ہم نے داؤدؑ کو بنانا

لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

زرہ کا تاکہ بچائیں تم کو تمہاری جنگ میں پس کیا تم اللہ کا

شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ

شکر کروگے؟ ف۴ اور تابع کیا ہم نے سلیمانؑ کے اس ہوا کو جو بہت تیزی کے ساتھ چلتی ہے سلیمانؑ کے حکم سے

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾

اسی زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت ڈال دی تھی اور ہم ہر چیز کو جاننے والے تھے

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا

(اور تابع کئے ہم نے سلیمانؑ کے) وہ طاقتور جن جو غوطے لگاتے تھے دریاؤں میں ان کے حکم سے اور کرتے تھے اور کام بھی

دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى

سوائے ان کاموں کے ف۵ اور ہم ہی ان کی حفاظت کرنے والے تھے ف۶ (اور یاد کیجئے) ایوبؑ کو بھی جب انہوں نے پکارا

رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾

اپنے رب کو (یوں کہتے ہوئے) مجھے پہنچی ہے بہت زیادہ تکلیف اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ف۷

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ

پس ہم نے ان کی دعا سن لی اور دور کردیا اس تکلیف کو جو آپ پر تھی اور دی ہم نے آپ کو اولاد اور

مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

اس جتنی اور بھی ان کے ساتھ اپنی رحمت کے ساتھ تاکہ نصیحت ہو عبادت کرنے والوں کے لئے

ف۵: وہ دریاؤں میں غوطے لگا کر موتی جواہرات نکالتے۔ بیت المقدس کیلئے بڑے بڑے پتھر لاتے اور بھی مشکل مشکل کام کرتے مگر یہ حکم سارا میرا ہے ف۶: تھ نبی کا ہے سلیمانؑ کی سرکش جنوں سے حفاظت بھی ہم کرتے تھے ف۷: آگے پھر ایک نبی کی آزمائش کو بیان فرمایا کہ نبی کی آسائش میں ہے تو آزمائش بھی دیکھو کہ میرے بندے ہر حال میں میری ہی طرف متوجہ رہتے ہیں ف۸: انتہائی شدید مصیبت وتکلیف میں بھی صبر کیا اور مجھ ہی کو پکارا تو پھر میں نے دعا قبول کی اور پہلے سے زیادہ آل واولاد اور چیزیں دیدیں

ف: ان سب پر بھی آزمائش آئی اور انہوں نے صبر کیا تو ہم نے ان کو یہ اجر دیا ہے۔ ف: آگے یونسؑ کا واقعہ بیان فرمایا کہ انہوں نے بھی مصیبت میں مجھے ہی پکارا ہے۔ ف: یونسؑ قوم کے رویہ سے ناراض ہو کر شہر سے نکل گئے اور دریا پار کرنے کیلئے کشتی پر سوار ہو گئے۔ کشتی دریا میں غرق ہونے لگی تو کشتی والوں نے کہا کہ ہمارا تجربہ ہے کہ جب کوئی ایسا غلام کشتی پر سوار ہوا جو مالک کی مرضی کے بغیر بھاگا ہو تو یہ حالت ہو جاتی ہے چنانچہ قرعہ اندازی ہوئی تو یونسؑ کا نام نکلا۔ یونسؑ کو بھی احساس ہو گیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار نہیں کیا چنانچہ انہوں نے دریا میں چھلانگ لگا دی ادھر سے فوراً ایک بڑی مچھلی آئی اور آپؑ کو سالم ہی نگل لیا۔ چالیس دن لیے دعا کے نتیجہ میں (اللہ تعالیٰ) نے مچھلی کو حکم دیا اور اس نے آپ کو دریا کے کنارے پر ڈال دیا۔ اسی وجہ سے یونسؑ کا نام مچھلی والا مشہور ہو گیا ہے۔ ف: پریشانیوں میں دعا مجرب ہے اسلئے کہ آگے فرمایا یونسؑ کی یہ دعا بھی قبول کی اور جو ایمان والا اسے پڑھے گا اسے بھی شدید سے شدید پریشانی سے بچاؤں گا۔ ف: آگے فرمایا یہ تو ذاتی اور جسمانی پریشانیوں والوں کا حال تھا۔ آگے اور طرح کی پریشانی والے نبی کی بات ہو رہی ہے۔ ف: آپ نے بڑھاپے میں بانجھ بیوی سے اولاد مانگی ہم نے دے دی ہے۔ ف: آگے دعا کی قبولیت کی وجہ بھی بتا دی کہ ان میں یہ صفات بھی تھیں

ف: ان آیات سے چند باتیں سمجھنی چاہییں ایک یہ کہ انبیاء بھی صرف اللہ ہی کو پکارتے تھے دوسری یہ کہ اللہ نے کیسی کیسی دعا رد نہیں کی تیسری یہ کہ وہ دعائیں اللہ کو اتنی پسند آئیں کہ قرآن میں بالفاظہ نقل کر دیں۔ چوتھی یہ کہ ان الفاظ سے بہتر الفاظ دعا کیلئے کوئی اور نہیں پانچویں یہ کہ ان الفاظ سے ہی دعا مانگنی چاہیے یہ جلد قبول ہوگی۔ آگے اپنی عظیم قدرت کے اظہار کا واقعہ بیان فرمایا جو عیسیٰؑ کے بن باپ پیدا کرنے کا ہوا۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

اور یاد کیجئے اسماعیلؑ کو اور ادریسؑ کو اور ذی الکفلؑ کو یہ سارے کے سارے صبر کرنے والوں میں سے تھے

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ

اور ہم نے داخل کیا ان کو اپنی رحمت میں بے شک وہ نیک بختوں میں سے تھے اور

ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

(یاد کیجئے) مچھلی والے کو جب گیا وہ غصے میں پس خیال کیا کہ ہم تنگی نہ کریں گے اس پر

فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

پس پکارا انہوں نے ہم کو کئی اندھیروں میں (یوں کہتے ہوئے) کہ تیرے بغیر کوئی معبود نہیں ہے اور تو تمام عیبوں سے پاک ہے

اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ

بے شک میں اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں میں سے تھا پس ہم نے قبول کر لی آپ کی دعا اور بچا لیا ان کو

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ

اسی غم سے اور اسی طرح ہم بچایا کرتے ہیں یقین والوں کو اور (یاد کیجئے) زکریاؑ کو بھی

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ

جب اس نے پکارا اپنے رب کو (یوں کہتے ہوئے) اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا اور تو سب سے بہتر

الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا

وارث ہے پس قبول کر لی ہم نے دعا ان کی اور بخش دیا ان کیلئے یحییٰ بیٹا اور درست کر دیا

لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَ

ان کیلئے ان کی (اسی) بیوی کو بے شک یہ سارے کے سارے ہی بڑھتے تھے نیکی کے کاموں میں اور

يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾

ہمیں ہی پکارتے تھے ہماری رحمت کی امید پر اور ہم سے ڈر کر اور وہ ہمارے سامنے دبے ہوئے رہتے تھے

وَالَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ

اور (یاد کیجئے) اس عورت کو جس نے محفوظ رکھا اپنی عصمت کو اور پھونک دیا ہم نے اس کے بدن میں اپنی طرف سے ایک روح کو اور

ف۱۔ مریمؑ معصوم تھیں ہم نے اپنی روح پھونک کر بیٹا دیا اور دونوں کو دنیا کیلئے اپنی قدرت کی نشانی بنایا۔ آگے فرمایا یہ سب نبی ایک ہی نظریہ پیش کرتے تھے کہ اللہ ایک ہے اُسی کی عبادت کرو لہذا اے مخاطب لوگو!
تم بھی یہ یقین کرلو کہ میں ہی تمہارا رب ہوں اور میری ہی تم عبادت کرو ف۳۔ فرمایا ہم نے سب کو ایک ہی اصول دیا تھا مگر لوگوں نے بعد میں فرقہ بندی کرلی اور اختلافات پیدا کر دئے آگے فرمایا ان اختلافات کا فیصلہ ہمارے پاس
آکر ہو جائیگا جب ہر ایک یہاں آئیگا اور اُس کو اپنے کئے کی جزا مل جائیگی۔ آگے فرمایا کہ جو بھی ایماندار ہوگا اُس کا کوئی چھوٹا سے چھوٹا نیک عمل بھی ضائع نہیں ہوگا ف۵۔ اس لئے کہ اس کا ہر عمل (ہمارے اعمالنامہ میں) لکھا جا رہا ہے
اور قیامت کے دن اُسی کے مطابق فیصلے ہونے ہیں ف۶۔ ان کے مقابلے میں کفر کی وجہ سے تباہ ہونیوالوں کا انجام کیا ہوگا ف۷۔ وہ دنیا میں دوبارہ نہیں لوٹائے جائیں گے بلکہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرکے خدا کے حضور پیش کئے جائیں گے اور
وہاں وہ پچھتائیں گے لیکن وہاں پچھتانا کام نہ آئیگا۔ اُسی قیامت کی نشانی
آگے بیان فرمائی کہ اس کے آنے سے پہلے یاجوج ماجوج آزاد ہو جائیں گے
ف۸۔ سورۃ کہف میں بھی یاجوج ماجوج کا ذکر گذر چکا ہے یہ ایک کافر قوم ہیں
جو قیامت سے پہلے ظاہر ہونگے اور بہت کثرت سے پھیلیں گے لوٹ مار کریں گے۔
آگے فرمایا یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد جلد ہی قیامت قائم ہو جائیگی
ف۹۔ حیرت و پریشانی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ وہ ہیں اس کیفیت
میں ہونگے کہ یہ کیا ہو گیا ہے ہم تو یہ تصور بھی نہیں کرسکتے تھے چونکہ وہ دنیا
میں ہمیشہ قیامت کا انکار ہی کرتے رہے تھے۔ یہ دیکھ کر وہ کہیں گے
ف۱۰۔ واقعی نبیوں کی بات نہ مان کر ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ ان
کے جواب میں یہی کہا جائے گا کہ اب تم معبودان باطل سمیت دوزخ میں ہوگے
الٰہ سے مراد پتھر کے بت یا وہ معبود ہیں جو خود اُن سے اپنی عبادت کرواتے تھے
ف۱۱۔ آگے دوزخ میں ان کی ایک کیفیت بیان فرمادی

جَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
بنا دیا ہم نے اس مریم کو اور اس کے بیٹے کو نشانی تمام جہان والوں کے لئے بلا شک یہ سارے کے سارے نبی

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ
ایک ہی جماعت ہیں اور بے شک میں ہی تمہارا رب ہوں پس میری ہی عبادت کرو ؎ مگر لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اپنے دین کو

بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ۧ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
آپس میں ؎ ہر ایک نے ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے ؎ پس جو کوئی عمل کرے گا نیکیوں میں سے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَ
اس حال میں کہ وہ ایمان والا ہو لیس ضائع نہ کیا جائے گا اس کی محنت کو ؎ اور ہم اس کے لئے لکھنے والے ہیں ؎ اور

حَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓي اِذَا
ہم نے لازم کردیا ہے ہر اس بستی پر جس کو ہم نے ہلاک کیا ہے کہ وہ دوبارہ نہ لوٹیں گے ؎ یہاں تک کہ جب

فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾
کھول دیا جائے گا یاجوج کو اور ماجوج کو اور وہ ہر ٹیلے سے باہر نکل کر پھیل جائیں گے ؎

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ
اور بہت قریب آجائے گا اللہ کا وہ وعدہ جو سچا وعدہ ہے پھر پھٹ جائیں گی آنکھیں ان لوگوں کی

كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا
جو اس سے منکر تھے ؎ (وہ کہیں گے) ہائے ہماری بدبختی! ہم تو اس دن سے غافل ہی رہے بلکہ ہم خود ہی

ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اپنے آپ پر ظلم کرنیوالے تھے ؎ بے شک تم اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کو چھوڑ کر

حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ
یہ دوزخ کا ایندھن ہونگے تم سارے کے سارے دوزخ میں داخل کر دئے جاؤ گے (اور یہ کہا جائے گا) اگر یہ ہوتے

اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا
معبود تو آگ میں داخل نہ ہوتے اور سارے کے سارے دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ؎ ان کے لئے اس دوزخ میں

ع ۶ ۱۸ ۶

سلہ: یہ تو مشرکوں کے حالات ہوئے اور نیکوکار لوگوں کا حال کیا ہوگا سکہ: دوزخیوں کیلئے دوزخ کا اتنا شور ہوگا کہ کچھ بھی نہ سن سکیں گے اور نیک لوگ اس سے اتنے دور ہونگے کہ دوزخ کی آہٹ بھی محسوس نہیں کر سکیں گے جبکہ
حضورؐ نے فرمایا دوزخ کی بھڑاس چالیس سال کے سفر تک پہنچے گی۔ آگے ان کیلئے اور انعام بتائے ہیں سکہ: قبروں سے اٹھنا جنت میں داخلے کے وقت فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور یہ خوشخبری دیں گے۔ آگے پھر قیامت کے دن کی کیفیت بیان کی
ہے سکہ: قیامت جہاں قائم ہوگی وہ شام کی سرزمین ہے اشارہ فرمایا کہ اس کے وارث میرے نیک بندے ہونگے چنانچہ صحابہ کرامؓ نے پھر اس علاقے کو فتح کر لیا سکہ: اور وہ صالحین ہیں جو عبادت ... پچھلی آیات میں سب انبیاءؑ کے تھوڑے تھوڑے
حالات بیان فرمائے لیکن حضور انورؐ کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا اب آپؐ کو خطاب کیا سکہ: آپؐ تو سراپا رحمت ہی رحمت ہیں تمام عالم کیلئے جبکہ ... اپنی اپنی قوم اور علاقے تک محدود تھے اور اپنے وقت کیلئے تھے آپؐ تو ہمیشہ کیلئے ہیں۔
آگے فرمایا آپؐ بھی میری توحید کا واضح اعلان کر دیں سکہ: ان سے (اقرار بھی) کرائیں سکہ: اگر وہ نہ مانیں تو ان سے کہہ دیں کہ میں اتمام حجت کر چکا ہوں اب یہ مرحلہ ... برابر ہے مانو یا نہ مانو۔ اس کے بعد حتمی فیصلہ ہو جائے گا۔
اگر نہ مانو گے تو عذاب کب آئے گا اس کی مدت کا میں تعین نہیں کر سکتا

زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ

چیخ و پکار ہوگی اور وہ ایک دوسرے کی بات نہ سن سکیں گے سلہ بے شک وہ لوگ جن کے لئے ہو چکا

لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ

میری طرف سے بہتری کا فیصلہ بے شک وہ دوزخ سے بہت دور رکھے جائیں گے وہ نہ سنیں گے

حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾

دوزخ کی آہٹ کو بھی سلہ اور وہ اس چیز میں جس کو ان کے دل چاہیں گے ہمیشہ رہیں گے

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ

ان کو پریشان نہ کرے گی وہ بڑی گھبراہٹ اور ان سے ملیں گے فرشتے (یوں کہتے ہوئے) یہ تمہارا وہ دن ہے

الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ

جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا سکہ جس دن ہم لپیٹ دیں گے آسمان کو جیسا لپیٹا جاتا ہے طومار میں

لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا

کاغذوں کو جیسا کہ ہم نے پہلی بار پیدا کیا ہے اسی طرح لوٹا دیں گے یہ بات ہم پر وعدہ ہے ہم ضرور

فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ

کرنے والے ہیں اور بے شک ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں نصیحت کے بعد کہ

الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا

اس زمین کے مالک ہوں گے میرے نیک بندے سکہ بے شک اس بات میں کامل نصیحت ہے

لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾

ان لوگوں کیلئے جو عبادت کرنے والے ہیں سکہ اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سراپا رحمت تمام جہان والوں کے لئے سلہ

قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم

آپ فرما دیجیئے کہ میری طرف تو اس بات کی وحی کی گئی ہے کہ تم سب کا معبود برحق ایک ہی ہے سکہ پس کیا تم اس بات کو

مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ

ماننے والے بنو گے پس اگر وہ منہ پھیر لیں پس آپ فرما دیجیئے کہ میں تم کو خبر دے چکا ہوں برابر طریقے پر سکہ اور بے شک

سنا۔ تم ظاہری طور پر قیامت کے ماننے کا اظہار کرتے ہو لیکن دل سے انکار کرتے ہو اسئے یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو بھی جانتے ہیں اگر تم دل سے مانو گے تب کامیاب ہوگے ۳۔ آگے فرمایا تمہاری نافرمانی پر عذاب کا جلدی نہ آنا میرے خیال میں یا تمہاری آزمائش ہے اور مہلت دینا ہے کہ شاید تم سمجھ جاؤ اور فرمانبردار بن کر رہو۔ میں نہیں کہہ سکتا اس وجہ سے کہ تم نافرمانی میں اور زیادہ بڑھ جاؤ اور خود کو زیادہ سزا کا مستحق بنا لو ۳۔ جب کہ طرح طرح بھی تکلیف نے ان پر اثر نہیں کیا تو حضور انورؐ نے پھر اللہ تعالیٰ سے فیصلہ کر دینے کی دعا فرمادی اور جلدی غزوۂ بدر میں فیصلہ ہو گیا ہے۔ آخر میں اپنا عقیدہ بھی بیان فرمادیا کہ ہمارا معین و مددگار صرف وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔

ف۔ یہ سورۃ الحج مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس میں حج کا بیان ہے شاید اسی مناسبت سے حضور انورؐ نے اس کا نام سورۃ الحج رکھا ہے۔ پچھلی سورۃ کے آخری رکوع میں آخرت کا بیان ہے اور اس سورۃ میں بھی قیامت کا منظر بیان فرمایا اور بعث بعد الموت کے دلائل دئیے اس سورۃ کا نام سورۃ الحج رکھ کر حشر کے دن کا منظر بیان کرنے سے یہ مناسبت نظر آتی ہے کہ عرفات کے دن کا منظر بھی حشر والا ہی ہوتا ہے کفن کی طرح سفید احرام، سر ننگا، نفسا نفسی، ناخن بال بڑھے ہوئے یعنی کافی مماثلت ہوتی ہے۔ جس طرح پہلی سورۃ کے آخر میں حضور اکرمؐ کی دعا کا ذکر ہے کہ کافروں کا فیصلہ جلد فرمادیں تو اس سورۃ میں قیامت کا ذکر فرما کر بتا دیا کہ بدر میں یہ کافر جب مارے جائیں گے تو ان پر قیامت قائم ہو جائیگی اور بدر کی شکست بھی ان کیلئے زلزلہ ہی ہے۔

ف۱: وہ زلزلہ بڑا شدید ہوگا۔ پوری زمین ہلے گی اور اس کا اثر کیا ہوگا؟

ف۲: دودھ پیتا بچہ ماں کو بہت پیارا ہوتا ہے اس ہیبت سے اُسے بھی ماں بھول جائیگی

ف۳: لوگ اس قدر مبہوت ہونگے کہ ان کے نشہ میں ہونیکا گمان ہوگا حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہونگے بلکہ اللہ کے عذاب کی شدت کا اثر ہوگا۔ اس لئے اس عذاب سے ڈرو اور میری بات مانو شیطان کی پیروی نہ کرو

أَدْرِيٓ أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ﴿۱۰۹﴾ إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ

میں نہیں جانتا کہ کیا قریب ہے یا دور ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے[۱] بے شک وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے زور کی بات کو

مِنَ ٱلْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿۱۱۰﴾ وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُۥ فِتْنَةٌ

اور جانتا ہے جو تم دلوں میں چھپاتے ہو[۲] اور میں نہیں جانتا شاید یہ بات آزمائش ہو

لَّكُمْ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۱۱﴾ قَٰلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ وَرَبُّنَا

تمہارے لئے اور سامان ہو وقت مقرر تک کے لئے[۳] کہا نبی نے اے میرے رب! فیصلہ فرما دے ساتھ انصاف کے[۴] اور ہمارا رب

ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿۱۱۲﴾

بڑا ہی مہربان ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے ان باتوں کے مقابلے کیلئے جو تم بیان کرتے ہو۔

النصف ۷ ع ۱۹ ۷

سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَسَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ ۲۲ ۱۰۳

سورۃ حج مدنی ہے اور اس میں ۷۸ آیتیں اور ۱۰ رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے[ف]

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ ﴿۱﴾

اے لوگو! ڈرو اپنے رب (کے عذاب) سے بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہوگی[۱]

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ

جس دن تم اس کو دیکھوگے بھول جائے گی ہر دودھ پلانے والی اس بچے کو جس کو دودھ پلایا ہے[۲]

وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ

اور گرا دے گی ہر بوجھ والی اپنے بوجھ کو اور تو دیکھیگا لوگوں کو نشے کی حالت میں

وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ ﴿۲﴾ وَمِنَ

حالانکہ وہ نشے میں نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا[۳] اور کچھ

ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ

لوگ وہ ہیں جو جھگڑا کرتے ہیں اللہ کے حکم میں بغیر کسی علم کے اور بات مانتے ہیں ہر

۱۔ آگے فرمایا شیطان سے دوستی رکھنے والوں کے متعلق تو یہ طے شدہ ہے کہ وہ اپنی دوزخی بنا کر چھوڑے گا ۲۔ چاہیے تو یہ کہ میری بات بلا دلیل مان لو لیکن پھر بھی میں دلائل سے تمہیں بعث بعد الموت کا مسئلہ سمجھاتا ہوں شاید سمجھ آجائے

۳۔ بعث کا معنی ہے اٹھانا یعنی اسی بدن کے اٹھنے میں اگر تمہیں شبہ ہے تو آگے تمہاری پیدائش سے لے کر آخری عمر کے حالات تک کا پورا نقشہ بیان ہو رہا ہے اس کو دیکھ کر سوچ لو ۴۔ تمہارے اندر یہ ساری تبدیلیاں کون لاتا ہے

کیا وہ مرنے کے بعد زندہ کرنے پر قادر نہیں۔ آگے اور دلیل سنو جو تمہیں آنکھوں سے نظر آتا ہے ۵۔ بیج سے زمین کے اندر سے لے کر فصل پکنے تک کا منظر دیکھ لو تم بھی بیج کی طرح زمین کے اندر قبر میں موجود ہو گے

۶۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا جس طرح بیج سے فصل اگائی کر وہ ہر چیز پر قادر ہے ۷۔ آگے فرمایا قیامت اسی چیز کا نام ہے

شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ٣ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ

ہر مردود شیطان کی ۱ لکھا گیا ہے جس کے حق میں کہ جو کوئی شیطان کے ساتھ دوستی گانٹھتا پس بے شک وہ شیطان اسے بہکا دیگا سیدھے

وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ٤ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ

راستے سے اور اسے پہنچا دے گا آگ کے عذاب میں ۲ اے لوگو! اگر ہو تم

فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

شک میں دوبارہ اٹھنے سے ۳ پس بے شک ہم ہی نے بنایا ہے تم کو مٹی سے پھر

نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ

پانی کی بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جس میں کچھ شکل بنی اور کچھ

مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى

شکل نہ بنی تاکہ ہم بیان کریں تمہارے لئے اور ہم ٹھہراتے ہیں ماؤں کے پیٹوں میں جو بھی چاہتے ہیں

اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ

وقت مقرر تک کے لئے پھر نکالتے ہیں تم کو بچپن کی حالت میں پھر تاکہ تم پہنچ جاؤ اپنی پختہ عمر کو

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

اور تم میں سے کوئی وہ ہوتا ہے جسے وفات دی جاتی ہے اور تم میں سے کوئی لوٹایا جاتا ہے نکمی عمر کی طرف

لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ

تاکہ نہ جانے جاننے کے بعد کچھ بھی ۴ اور تو دیکھتا ہے زمین کو

هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ

وہ دبی ہوتی ہے پس جب ہم اتارتے ہیں اس پر پانی وہ حرکت میں آجاتی ہے اور بڑھنے لگتی ہے

وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور اگا دیتی ہے ہر سبزی کے جوڑے کو جو بڑا خوش نما ہوتا ہے ۵ یہ بات سمجھ لو کہ اللہ ہی کی بات

الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُـحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٦

پکی بات ہے اور وہ اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا مُردوں کو ۶ اور بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۷

۱ ۔ آگے صاف فرمادیا کہ مُردے بھی جی اٹھیں گے ۔ ۲ ۔ یہ تو ہمارے دلائل ہیں اور منکرین کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے ۳ ۔ دلیل تو ہے نہیں البتہ بچوں کی طرح انکار میں خوب سر مارتے ہیں یا منہ پھیر لیتے ہیں۔ ۴ ۔ جو محض ضد اور تکبر سے
خود بھی نہ مانے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے اس کیلئے دنیا و آخرت کی یہ سزا ہوگی ۵ ۔ اور یہ وہ دن جو دیا جائیگا کہ تیرے اپنے کرتوتوں کا نتیجہ ہے تجھ پر کوئی ظلم (و زیادتی) نہیں ہو رہی ۶ ۔ آگے فرمایا کہ قیامت کے عذاب سے بچنے کیلئے
اللہ کی اطاعت وعبادت ضروری ہے لیکن وہ بھی اطمینان قلب اور شرح صدر سے محض آخرت کے فائدہ کیلئے نہ کہ دنیاوی مفاد کی خاطر۔ اگر تذبذب ہوگا اور دنیا پیش نظر ہوگی تو پھر فائدہ نہیں ہوگا بلکہ دنیا و آخرت دونوں کی ناکامی اور نقصان ہوگا
۷ ۔ یعنی وہ تذبذب میں ہوتے ہیں کہ اگر فائدہ ہو تو بظاہر بندگی پر قائم رہے اور اگر تکلیف ہو تو بندگی چھوڑ دے ۸ ۔ فرمایا ایسے لوگوں کو یہ نقصان ہوگا ۹ ۔ آگے فرمایا کہ اخروی نقصان ہوگا تو بھی نقصان ہوگا جو ذکر کر دیا ہے اور اگر عقیدہ
صحیح نہیں ہوگا تو بھی یہ نقصان ہوگا کہ اصلاح نہ ہوسکے گی بلکہ گمراہ ہی رہیگا
۱۰ ۔ ان کے معبود خود تو ان کو نفع نقصان دے نہیں سکتے البتہ ان کی عبادت سے یہ لوگ بجائے فائدہ کے نقصان کا شکار ہو جاتے ہیں ۱۱ ۔ جب قیامت میں یہ اپنا غلطی اور یقینی نقصان دیکھیں گے تو دہائی دیں گے
۱۲ ۔ یہاں تک تو کافروں کا ذکر تھا آگے ایمان اور اعمال صالح والوں کا احسان فرمایا

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي

اور بے شک قیامت آنیوالی ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے ۲ اور بے شک اللہ اٹھائیگا ان کو جو

الْقُبُوْرِ ⑦ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا

قبروں میں پڑے ہیں گے ۲ اور کچھ وہ لوگ ہیں جو جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی بات میں بغیر علم کے اور بغیر

هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ⑧ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ

کسی رہنمائی کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے ۳ پھیرتے ہیں اپنے پہلوؤں کو تاکہ گمراہ کردیں لوگوں کو بھی اللہ کے

اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ

دین سے ۴ (ایسے منکروں کیلئے) دنیا میں ذلت ہے اور ہم اس کو چکھائیں گے قیامت کے دن عذاب

الْحَرِيْقِ ⑨ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

جلنے کا ۵ اس سے کہا جائیگا کہ تیری یہ سزا ان کاموں کی وجہ سے ہے جو آگے بھیجے تیرے ہاتھوں نے اور بے شک اللہ تعالیٰ نہیں ہے ظلم کرنیوالا

لِّلْعَبِيْدِ ⑩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ ع ۱۰ ۸

اپنے بندوں پر ۶ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو عبادت کرتے ہیں اللہ کی کنارے پر ہوکر ۷ پس اگر

اَصَابَهٗ خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِۨنْقَلَبَ عَلٰي

ان کو پہنچ گئی دنیا کی بہتری اس کی عبادت پر بس وہ خوش ہوگئے اور اگر پہنچی کوئی آزمائش اس کو اللہ کی طرف سے وہ لوٹ جاتا ہے

وَجْهِهٖ ړ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪

اپنے چہرے کے بل اس نے نقصان اٹھایا دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی ۸ یہ کھلا ہوا گھاٹا ہے ۹

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ

یہ پکارتا ہے اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کو جو اس کو نقصان نہ دے سکیں اور نہ فائدہ دے سکیں اس کو یہ بہت بڑی

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ

دور کی گمراہی ہے ۱۰ یہ ان کو پکارتا ہے جن کا نقصان بہت قریب ہے ان کے فائدے سے ۱۱

لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ⑬ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ

بہت برا ساتھی ہے اور بہت برا گروہ ہے ۱۲ بے شک اللہ تعالیٰ داخل کردے گا ان لوگوں کو جو

۱۔ جب حضورؐ یہ آیتیں پڑھتے تو کافر اندازہ لگاتے کہ اس طرح آپؐ سب سے کٹ رہے ہیں تو کامیاب کیسے ہونگے۔ آگے اس کا جواب دیا ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضورؐ کی مدد نہیں کریں گے۔ یہ فرضِ محال ہے کہ اس کا
یہ خیال غلط ہے اللہ تعالیٰ ضرور آپؐ کی مدد کریں گے اور وہ مخالف ناکام ہوگا اور حضورؐ کامیاب ہونگے تو اس کامیابی کی وجہ سے اگر وہ دل میں جلتا ہے غیظ و غضب کی وجہ سے تو وہ خودکشی کرلے۔ بعض مفسرین
نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اگر وہ کر سکتا ہے تو رسی کی مدد سے آسمان پر چڑھ جائے اور وحی کا سلسلہ منقطع کرادے جس کی وجہ سے غیظ و غضب کا شکار ہے۔ ۳۔ اللہ تعالیٰ اتنی واضح دلیلیں دے کر سیدھی
راہ دکھاتا ہے سب کو یہ نہیں چھینتا صرف اُسی کو ہے جو اس پر چلنا چاہے۔ اسی لئے آگے فرمایا کہ لوگ جو بھی بنے وہ خود بنے خواہ ایمان والے بنے، یہودی بنے، مجوسی بنے، عیسائی بنے یا مشرک بنے ان کا فیصلہ قیامت کے دن اس کے
مطابق کردیا جائیگا بیشک۔ آگے فرمایا ذرا غور کرو یہ ساری کائنات حکم سے چل رہی ہے ۵۔ فرشتے تو سجدہ کرتے ہی ہیں اور بعض انسان ارادتاً اور بعض مجبوراً مانتے ہیں کہ خدا ہے۔ آگے باقی مخلوق کا بھی ذکر فرمایا
۶۔ آگے فرمایا جو خدا کو نہیں مانتے اور سجدہ نہیں کرتے وہ عذاب میں مبتلا ہونگے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ
ایمان لائے اور نیک کام کئے ایسے باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ
بے شک اللہ تعالیٰ کرلیتا ہے جو چاہتا ہے ۱؎ جس کسی کا یہ گمان ہو کہ اس کی

يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى
مدد نہ کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا میں اور قیامت میں ۲؎ پس وہ باندھے رسی

السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾
اپنے چھت کے ساتھ پھر گلے کو کاٹ ڈالے پھر دیکھے کیا لے جائیگا اس کا یہ مکر ان باتوں کو جو اسکے دل کو جلا رہی ہیں

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾
اسی طرح ہم نے اتارا یہ قرآن روشن آیتوں کی شکل میں اور بے شک اللہ راستے پر لاتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے ۳؎

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَ
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی بنے اور وہ لوگ جو ستاروں کو پوجتے ہیں اور عیسائی اور

الْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
آگ کو پوجنے والے اور شرک کرنے والے بے شک اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا ان میں قیامت کے دن

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ
بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے ۴؎ کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں وہ سارے جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَ
آسمانوں میں ہیں اور وہ سارے جو زمین میں ہیں ۵؎ اور سورج بھی اور چاند بھی اور ستارے بھی اور

الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ
پہاڑ بھی اور پودے بھی اور چارپائے بھی اور بہت سے انسان بھی ۶؎ اور بہت سے وہ لوگ ہیں ثابت ہوچکا

عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
جن پر اللہ کا عذاب اور جسے ذلیل کردے اللہ اُسے کوئی بھی عزت دینے والا نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ

خلاصہ: آگے فرمایا اسلئے مناسب یہی ہے کہ جو ہمارا بانٹو والا ہے اس کے بارے میں جھگڑا نہ کرو ۔۲۔ ان کے بدن کے ناپ کے مطابق ان کیلئے دوزخ کی آگ کے کپڑے بنائے جائیں گے، سر پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا، پیٹ کے اندر جو کچھ ہے سب
کچھ گل جائیگا، چمڑا ادھڑ جائیگا ۔۳۔ دوزخ سے نکلنے کی کوشش کریگا تو لوہے کے ہتھوڑے مار کر پیچھے دھکیل دیا جائیگا ۔۴۔ آگے فرمایا ان کے مقابلے میں جو اللہ کو ماننے والے ہیں ان کو کیا ملے گا ۔۵۔ جنت، ایمانی اور دودھ
ریشم کا لباس، سونے موتی کے کنگن اور ہار ۔۶۔ پاکیزہ بات سے مراد کلمہ توحید ہے ۔۷۔ کافروں اور مومنوں کا انجام بیان فرما کر آگے اللہ تعالیٰ کفر کی ایک بڑی قسم بیان فرما رہے ہیں دوسروں کو بھی اللہ کے راستے سے روکنا اور
اللہ کے گھر کی ویرانی کی کوشش کرنا

يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ؗ السجدة

کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔۱۔ یہ دو فریق ہیں جو جھگڑتے ہیں اپنے رب کے معاملے میں

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ

پس وہ لوگ جو اللہ کے منکر ہیں کاٹ دئے جائیں گے ان کیلئے کپڑے دوزخ کی آگ سے ۔۲۔ ڈالا جائے گا

فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ

ان کے سروں کی چوٹیوں پر دوزخ کا کھولتا ہوا پانی گل جائے گا اس پانی کے ساتھ وہ سب کچھ جو ان کے پیٹوں میں ہوگا اور

الْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ

ان کے چمڑے بھی ۔۳۔ اور ان کے لئے ہتھوڑے ہوں گے لوہے کے جب کبھی وہ چاہیں گے کہ

يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

نکلیں اس آگ سے اس پریشانی کی وجہ سے پھر دھکیل دئے جائیں گے اسی آگ میں (اور ان سے کہا جائے گا) چکھو تم عذاب

الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ع ۱۲ ۲ ۹

جلنے کا ۔۴۔ بے شک اللہ تعالیٰ داخل کر دیگا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ

ایسے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں پہنائے جائیں گے اس جنت میں ان کو

اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

کنگن سونے کے اور موتی بھی اور ان کا لباس جنت میں ریشم کا لباس ہوگا ۔۵۔

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ

اور انکی رہنمائی کی گئی پاکیزہ بات کی طرف ۔۶۔ اور انکی رہنمائی کی گئی اس راستے کی طرف جو کہ اللہ کا ہے

الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جو سب تعریفوں کا مالک ہے ۔۷۔ بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں اور روکتے ہیں اللہ کے دین سے

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ

اور عزت والی مسجد سے وہ مسجد جس کو ہم نے بنایا ہے سب لوگوں کے لئے برابر وہاں کے رہنے والوں کیلئے

۱۰۔ یہ اتنے بڑے ظالم ہیں کہ اللہ کے گھر سے روکتے ہیں حالانکہ وہ سب کا مشترک ہے آگے فرمایا بیت اللہ اتنا محترم ہے کہ اس کے اندر گناہ کا ارادہ بھی قابل مواخذہ ہوتا ہے جبکہ کہیں اور دیگر میں ارادے پر مواخذہ نہیں ہوتا۔
۲۔ جب بھی بیت اللہ کا ذکر آتا ہے تو ابراہیمؑ کا ذکر لازمی ہوتا ہے اسلئے کہ انہوں نے یہاں ہی اپنی بیوی اور بیٹے کو اللہ کے حکم پر چھوڑا اور پھر اس کی تعمیر بھی کی۔ آگے ابراہیمؑ کی تعمیر بیت اللہ کی طرف اشارہ ہے
۳۔ طوفان نوحؑ میں بیت اللہ ریت تلے دب گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اس جگہ کی نشاندہی فرمائی اور انہوں نے حضرت اسماعیلؑ کے ہمراہ بیت اللہ کی تعمیر کی۔ ۳۔ آگے تعمیر بیت اللہ کا مقصد بتایا اور اس میں کئے جانیوالے عمل
۴۔ بیت اللہ کی تعمیر کے بعد فرمایا اب حج کی طرف بلانے کا اعلان کردیں ۵۔ اس اعلان پر جن روحوں نے لبیک کہہ دیا ان سب کو حج ضرور نصیب ہوگا ۶۔ فرمایا یہاں آکر وہ طواف کریں گے پھر قربانیاں کریں گے
۷۔ اتنا گوشت ہوگا کہ خود بھی کھائیں گے اور بھوکوں، محتاجوں کو بھی کھلائیں گے ۸۔ یہ ساری حج کے احکام کی ترتیب ہے۔ قربانی کے بعد غسل، بالوں کا منڈوانا، طواف زیارت کرنا جو واجب ہے۔ "بیت العتیق" سے مراد بیت اللہ ہے

۹۔ ان چیزوں کا احترام نیکی ہے جس کا انجام اللہ کے ہاں بہت اچھا ہوگا
چونکہ حرمت اللہ میں قربانی کے جانور بھی شامل ہیں اسلئے آگے فرمایا ان کے
ذبح کرنے کا حکم حرمت اللہ کے خلاف نہیں اور وہ حلال ہیں
۱۵۔ چارپائے سب حلال ہیں مگر جن کو حرام قرار دیا گیا ہے وقتاً فوقتاً
جیسے سورۃ الانعام میں تفصیل ہے۔

فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ فِيهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ
اور باہر سے آنیوالوں کیلئے بھی ۱۔ اور جو کوئی ارادہ کریگا اس (بیت اللہ) میں (اللہ کی نافرمانی کا) ٹیڑھے چلتے ہوئے ہم چکھائیں گے اس کو
عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢٥ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا
دردناک عذاب ۲۔ جب جگہ بتائی ہم نے ابراہیمؑ کو وہ جگہ جو بیت اللہ کی تھی ۳ (اور یہ کہا) یہ کہ نہ
تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَ
شریک ٹھہرانا میرے ساتھ کسی بھی چیز کو اور پاک رکھنا میرے گھر کو طواف کرنیوالوں کیلئے اور کھڑا ہونیوالوں کیلئے اور
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝٢٦ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا
رکوع سجود کرنیوالوں کیلئے ۴ اور اعلان کردیں لوگوں میں حج کرنے کا کہ آئیں کوئی پیدل
وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝٢٧ لِّيَشْهَدُوْا
اور کوئی دبلی اونٹنیوں پر جو آئیں گی دور کے گہرے راستوں سے ۵ تاکہ حاضر ہوجائیں
مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ
اپنے نفع کے کاموں کیلئے اور لیں نام اللہ کا ان معلوم دنوں میں
عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا
ان چیزوں پر جو اللہ نے ان کو دی ہیں چرنے والے چارپایوں میں سے ۶ پس کھاؤ تم خود بھی (اپنی قربانیوں میں سے)
وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝٢٨ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ
اور کھلاؤ بھوکے کو جو محتاج ہے ۷ پھر دور کردیں اپنی میل کچیل
وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝٢٩
اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس گھر کا جو ہر ایک سے آزاد ہے ۸
ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ
یہ بات سمجھ لو اور جو کوئی عزت کریگا اللہ کے نام والی چیزوں کی یہ بات اسی کیلئے بہتر ہے اسکے رب کے ہاں ۹
وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا
اور حلال کردئیے گئے تمہارے لئے سارے چارپائے مگر وہ جو پڑھے گئے تم پر ۱۵ پس بچو تم

ع ۳ ۱۰

ف۱:- فرمایا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا حلال جانور بھی مردار اور حرام ہو جاتا ہے اس سے بچو یعنی نہ کھاؤ اسی طرح جھوٹ سے بچو ف۲:- جھوٹی بات میں خدا کا شریک ٹھہرانا بھی شامل ہے فرمایا شرک سے بچو اور موحد بن جاؤ
ف۳:- آگے شرک کی مثال سمجھائی کہ جو توحید کی بلندی سے گرتا ہے اس کا پھر یہ حشر ہوتا ہے ف۴:- آگے فرمایا کہ شعائر اللہ کی تعظیم شرک نہیں ہے بلکہ یہ تو اللہ کا عاشق ہے ف۵:- اس وقت لوگ قربانی کے جانوروں سے لدتے تھے
فرمایا ان سے اس وقت تک فائدہ حاصل کرتے رہو جب تک قربانی کیلئے نامزد نہ کرو پھر انہیں بیت اللہ کے قریب منیٰ کے میدان میں ذبح کرو ف۶:- آگے فرمایا جس طرح تمہارے لئے قربانی اور جگہ کا تعین کر دیا ہے اسی طرح پہلی
امتوں کیلئے بھی طریقہ مقرر تھے ف۷:- اور اس کا مقصد خدائے واحد کے حکم کی تعمیل اور اس کی یاد ہے۔ چونکہ یہ حج کے مناسک اور قربانی کے احکام انسانی عقل سے بالاتر ہیں کہ ان کی وضاحت کیا ہے جیسے آجکل بھی لوگ باتیں کرتے
رہتے ہیں کہ یہی مال غریبوں کی بہبود پر خرچ کرو آگے اس کا جواب دیا
ف۸:- یہ خدائے واحد کا حکم ہے یہ کام اس کی تابعداری سمجھ کر کرو
نہ حکمتیں تلاش کرو نہ لوگوں کے اعتراض پر توجہ دو اور اسکا اجر کیا ملے گا
ف۹:- "اخبات" کا مطلب ہے جھکنا۔ اور جھکنے کی نشانی کیا ہے؟
ف۱۰:- جو میں نے دیا وہ میرے حکموں کے مطابق میری راہ میں خرچ کرتے ہیں
جیسے حج پر قربانی پر کافی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ آگے پھر قربانی کا ذکر کیا
ف۱۱:- قربانی کے جانور بھی شعائر اللہ میں سے ہیں اسلئے کہ تیرے حکم کی تعمیل
میں تم ان کی قربانی کرتے ہو جو خود تمہاری ہی بہتری کیلئے ہوتی ہے

الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ ﴿۳۰﴾
اس گندگی سے جو بتوں سے ملتی ہے ف۱ اور بچو تم جھوٹی بات کہنے سے ف۲
حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا
صرف اللہ کے ہو جاؤ شریک نہ ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی ف۳ اور جو کوئی شریک ٹھہرائے گا اللہ کیساتھ کسی کو وہ گویا
خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ
گرا آسمان سے پس اُچک لیا اس کو پرندوں نے یا گرا دیا اس کو تیز ہوا نے
مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ
دور کی جگہ میں یہ بات ہو چکی ف۴ اور جو کوئی تعظیم کریگا اللہ کے نام کی چیزوں کی پس بے شک یہ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
دل کا تقویٰ ہے ف۵ تمہارے لئے چارپایوں میں نفعے ہیں ایک وقت مقرر تک کیلئے پھر ان کے
مَحِلُّهَاۤ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا ع ۴ ۸ ۱۱
ذبح کرنے کی جگہ اللہ کا وہ گھر ہے جو سب سے آزاد ہے ف۶ اور ہر امت کے لئے ہم نے مقرر کیا ہے قربانی کا طریقہ
لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ
تاکہ لیں وہ نام اللہ کا ان چیزوں پر جو ان کو اللہ نے دی ہیں چرنے والے چارپایوں میں سے ف۷
فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ ﴿۳۴﴾
پس تم سب کا معبود برحق ایک ہی ہے پس اُسی کی تابعداری کرو ف۸ اور آپ خوشخبری دیں ان عاجزی کرنے والوں کو ف۹
الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى
کہ جوں ہی لیا جائے اللہ کا نام ڈر جاتے ہیں دل ان کے اور صبر کرنے والے ان تکلیفوں پر
مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
جو ان کو پہنچتی ہیں اور قائم کرنیوالے نماز کو اور ہر اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے خرچ کرنیوالے ہیں ف۱۰
وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ
اور اونٹ بنائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی عظمت کی نشانیوں میں سے ف۱۱ تمہارے لئے ان میں بہتری ہے

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اونٹوں کے ذبح کرنے کا طریقہ بھی خود بتایا اس لئے کہ وہ جسامت میں بڑا ہوتا ہے اور اُسے ذبح کرنا مشکل ہوتا ہے ۲۔ جب قربانی کرو گے مانگنے والے پاس کھڑے ہونگے ان کو بھی دو میری رضا کے لئے
۳۔ آگے فرمایا اللہ کو تمہارے گوشت کی ضرورت نہیں بلکہ وہ تمہاری نیت دیکھتا ہے ۴۔ محسن کا معنی احسان کرنیوالا بھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو بیت اللہ تعمیر کرنے کے ذکر سے پہلے فرمایا گیا تھا کہ کافر بیت اللہ سے لوگوں کو بالخصوص
مسلمانوں کو روکتے ہیں یہاں اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ مسلمان دشمن دین میں یہ رکاوٹ دور کر دونگا ۵۔ البتہ ان کو ابھی ڈھیل دی ہوئی ہے وہ ان کو پسند کرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ میں ان دغا باز ناشکروں کو پسند نہیں کرتا
ان کو تمہارے ہاتھوں ہی ختم اور مغلوب کر دونگا ۶۔ چنانچہ مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دیدی تاکہ یہ وعدہ پورا ہو سکے ۷۔ فرمایا اپنی بے سرو سامانی اور قلت سے نہ گھبرانا میں مدد کرونگا اور تمہیں فتح و غلبہ دونگا
۸۔ ان کو تکلیف میری وجہ سے پہنچائی گئی ہے تو کیا میں انکی مدد نہیں کرونگا۔ آگے فرمایا اس جہاد اور جنگ و جدال میں بڑی حکمت کیا ہے؟ ۹۔ اگر ظاہری طاقتیں غالب ہوتی پھر کسی عبادت گاہ کو نہ چھوڑتے
۱۰۔ آگے اصول بیان فرمادیا کہ مدد اُسی کی ہوگی جو میرے دین کی مدد کریگا

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا

پس تم نام اللہ کا ان پر ان کو قطاروں میں کھڑا کرکے پس جب گرجائیں پہلو ان کے ۱

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا

پس تم خود بھی کھاسکتے ہو انکے گوشت سے اور کھلاؤ تم صبر کرنیوالے کو اور بے صبرے کو ۲ اسی طرح تابع کردیا ان جانوروں

لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٣٦﴾ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا

کو تمہارے لئے تاکہ تم اللہ کا شکر کرو ۳ ہرگز نہیں پہنچتا اللہ کو ان جانوروں کا گوشت اور نہ ہی

دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا

خون ان جانوروں کا لیکن پہنچتا ہے اللہ کو وہ تقویٰ جو تمہاری طرف سے ظاہر کیا جاتا ہے اللہ نے اسی طرح تابع کردیا ان جانوروں

لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٧﴾

کو تمہارے لئے تاکہ تم بڑائی بیان کرو اللہ کی اس بات پر کہ اس نے تمہاری رہنمائی کی ہے اور آپ خوشخبری دیں دل سے نیکی کرنیوالوں کو ۴

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ

بیشک اللہ تعالیٰ جواب دیتا رہے گا دشمنوں کو ایمان والوں کی طرف سے ۵ بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہر خیانتی

كَفُورٍ ﴿٣٨﴾ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ ع ۵ ۱۲

ناشکرے کو ۶ اجازت دی جاتی ہے ان لوگوں کیلئے جن کے ساتھ لڑائی کی جاتی ہے لڑنے کی اسلئے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ

عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ

ان کی مدد پر یقیناً قادر ہے ۷ وہ لوگ جو نکالے گئے اپنے گھروں سے بغیر کسی جرم کے

إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم

سوا اس کے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پالنے والا اللہ ہے ۸ اگر نہ ہٹاتا اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ

تو توڑ دیئے جاتے گرجے اور کلیسے اور تکیے اور وہ مسجدیں جن میں لیا جاتا ہے

فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ

اللہ کا نام بہت زیادہ ۹ اور اللہ ضرور مدد کریگا اسکی جو اللہ کے دین کی مدد کریگا بیشک اللہ تعالیٰ طاقت والا

ف۱۔ آگے فرمایا جب تم میری مدد سے غالب ہو جاؤ اور حکومت مل جائے تو یہ تمہارے فرائض یہ ہیں ف۲۔ اگر یہ فرائض پورے نہ کروگے تو حکومت دینے والا چھین بھی سکتا ہے اسلئے کہ ہر کام کا انجام میرے قبضے میں ہے۔
ف۳۔ آگے اللہ تعالیٰ نے پہلی چند قوموں کی تاریخی شہادت بیان فرمائی کہ ان کا انجام دیکھ لو ف۴۔ کسی نبی کی بات قوم نے خوشی سے نہیں مانی۔ آگے فرمایا ان کا انجام بھی دیکھ لو ف۵۔ ان کے آثار قدیمہ آج بھی موجود ہیں
ف۶۔ فرمایا یہ دیکھتے تو ہیں لیکن دل کی آنکھ سے نہیں یعنی اس پر غور نہیں کرتے کہ وہ کیوں تباہ ہوئے ہیں۔ آگے فرمایا یہ بدبخت بجائے عبرت حاصل کرنے کے اپنے لئے جلدی عذاب مانگتے ہیں ف۷۔ عذاب تو یقیناً آئیگا
ف۸۔ اور جلدی آئیگا اسلئے کہ تم جو ہزار دن شمار کرتے ہو وہ خدا کے ہاں ایک دن کے برابر ہیں۔ اس سے مراد قیامت کا دن بھی ہو سکتا ہے جو ایک ہزار دن کے برابر ہوگا اور کافروں کے لئے وہ عذاب ہی ہوگا۔ آگے فرمایا
کہ پہلی امتوں کو بھی اسی طرح ڈھیل دی گئی تھی کیا وہ پکڑ سے بچ سکیں

عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِينَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

بڑا ہی غالب ہے ف۱ وہ لوگ جب ان کو ہم طاقت دیں کہیں دنیا میں تو وہ قائم کریں نماز اور دیں

الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ

زکوٰۃ اور حکم دیں نیکی کا اور روکیں برائی سے ف۲ اور اللہ ہی کے قبضے میں ہے انجام

الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ

تمام کاموں کا ف۳ اگر یہ آپ کو جھٹلاتے رہیں پس بے شک جھٹلا چکی ہے ان سے پہلے بھی قوم نوحؑ اور عادی

وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ

اور ثمودی اور ابراہیمؑ کی قوم اور لوطؑ کی قوم اور مدین والے اور جھٹلایا گیا

مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾

موسیٰؑ کو ف۴ پس میں نے مہلت دی ان منکروں کو (کچھ دنوں کیلئے) پھر میں نے انکو پکڑ لیا پھر میری پکڑ کیسی ہوئی

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

پس کئی ایسی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا ہے جب وہ بڑی نافرمان تھیں پس انکے گھر گرے پڑے ہیں ان کے چھتوں پر

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ

اور ایسے کنوئیں ہیں جو بیکار ہو چکے ہیں اور ایسے محل ہیں جو بڑے پختہ تھے ف۵ پس کیا یہ نہیں چلے پھرے زمین میں پس ہوتے

لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا

ان کیلئے ایسے دل جس سے بات کو سمجھتے یا ایسے کان جن سے یہ سنتے پس بے شک نہیں

تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾

اندھی ہوا کرتی آنکھیں بلکہ اندھے ہوا کرتے ہیں وہ دل جو سینوں میں ہیں ف۶

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا

اور یہ کافر جلدی مانگتے ہیں آپ سے عذاب اور اللہ خلاف نہیں کرتا اپنے وعدے کی ف۷ اور بے شک ایک دن

عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

تیرے رب کے ہاں ہزار سال کی طرح ہے جو تم شمار کرتے ہو ف۸ اور کئی ایسی بستیاں ہیں

۱۔ سب کو آخر میری طرف ہی آنا ہے اسلئے میرے حبیب! ان کو یہ دعوت دیں ۲۔ دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی ۳۔ جو میرا مقابلہ کرتے ہیں دین کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں ان کا یہ انجام ہوگا۔ آگے حضور اکرمؐ کو تسلی دی
ہے کہ تمام رسولوں اور نبیوں کی تعلیمات میں شیطان نے گڑبڑ کی لیکن اللہ تعالیٰ اس کا مداوا کر دیتے ہیں البتہ اس سے ایمان والوں اور نافرمانوں کی آزمائش ہو جاتی ہے ۵۔ نافرمان ازلی گمراہ ہو جاتے ہیں اور خوش بخت
جن کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے وہ یقیناً سمجھ لیتے ہیں کہ یہ تعلیم صحیح ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور اپنے ایمان میں وہ پختہ ہو جاتے ہیں ۶۔ یہ تو ایمان والوں کی کیفیت ہوئی اور کافر اس پڑھے ہوئے علم کے بارے میں شک میں ہی رہیں گے

ع ١٠ ٦ ١٣

أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا ۚ وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ
جن کو میں نے ڈھیل دی ہے جبکہ وہ میری نافرمان تھیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور میری طرف ہی انجام کار آنا ہوتا ہے۱ آپ فرما دیجئے
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَ
اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے کھول کر ڈرسنانے والا ہوں پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِينَ سَعَوْا
اچھے کام کئے ان کے لئے بخشش ہوگی اور عزت کی روزی بھی ہوگی ۲ اور وہ لوگ جو کوشش کرتے ہیں
فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا
ہماری آیتوں میں ہمیں ہرانے کیلئے ان کے لئے آگ کا عذاب ہے ۳ اور تجھ سے پہلے بھیجے ہم نے
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ
آپ سے پہلے رسول اور نبی سو جب کبھی انہوں نے کوئی خواہش کی تو ملاوٹ کر دی شیطان نے
فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ
ان کی خواہشوں میں ۴ پھر مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ کو پھر اور پختہ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ
آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ
اپنی آیتوں کو اور اللہ جاننے والا ہے بڑی حکمت والا ہے تاکہ کر دے اللہ تعالیٰ اس چیز کو جو شیطان ڈالتا ہے
فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَ
آزمائش ان لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں کفر کی بیماری ہے اور ان لوگوں کے لئے جن کے دل سخت ہو چکے ہیں ہدایت لینے سے اور
إِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا
بے شک یہ ظالم بڑی دور کی ضد میں ہیں ۵ تاکہ جان لیں وہ لوگ دی گئی جن کو
الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ
سمجھ بے شک یہ قرآن حق ہے آپ کے رب کی طرف سے پس وہ ایمان لے آئیں گے اس قرآن پر پس جھک جائیں گے قرآن کیلئے
قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٤﴾
ان کے دل اور بے شک اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے ایمان والوں کی سیدھی راہ کی طرف ۶

۱۔ یعنی کافر عذاب کو دیکھ لینے تک کفر سے باز نہیں آئیں گے ۲۔ آگے فرمایا پھر اس قیامت کے دن عارضی اور مجازی حاکم سب ختم ہو جائیں گے حکومت صرف اللہ کی ہوگی ۳۔ اور فیصلہ کیا ہوگا؟ مومن جنت میں اور کافروں کو عذاب
۴۔ تمام مومنوں کے اجر کے بعد اگلی آیات میں ان میں سے ایک خاص گروہ کا ذکر فرمایا یعنی مہاجرین فی سبیل اللہ ۵۔ زندہ ہونگے تو رزق دیگا اسی لئے فرمایا شہیدوں کو مردہ نہ کہو ۵۔ انسانی فطرت ہے کہ جو گھر سے کھٹی ہیں
نعمتیں دیدی جاتی ہیں تو اسے اپنا گھر یاد آتا ہے فرمایا اپنی دنیا کا گھر یاد نہیں آئیگا جنتیں ہی خوش ہونگے ۶۔ مہاجرین کا ذکر ہو رہا تھا جن کو دنیا میں کفر ظلم وستم نے گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا اگر وہ ان سے بدلہ لینا چاہیں
تو اللہ تعالی ضرور ان کی مدد کریگا جیسا کہ بدر میں ہی ہوا ۷۔ آگے فرمایا میرے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں میری قدرت دیکھ لو

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ
اور یہ کافر لوگ ہمیشہ شک میں رہینگے قرآن کی تعلیم سے یہاں تک کہ آپہنچے گی ان کے پاس
السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾
قیامت اچانک یا آپہنچے گا ان پر وہ عذاب جو ان کی جڑ اکھیڑ دے گا ۱
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
بادشاہی اس دن اللہ کی ہوگی اللہ فیصلہ کردیگا ان کے درمیان ۲ پس وہ لوگ جو ایمان لائے (دنیا میں) اور
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
اچھے کام کئے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ ع ۷ ۹ ۱۴
جھٹلایا ہماری باتوں کو ان کے لئے عذاب ہوگا ذلیل کرنے والا ۳ اور وہ لوگ جنہوں نے
هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ
گھر بار چھوڑے اللہ کی راہ میں پھر وہ مارے گئے یا اپنی موت مرگئے ان کو اللہ رزق دیگا
اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾
بہت بہتر رزق ۴ اور بے شک اللہ تعالی ہی بہتر رزق دینے والا ہے
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ
اللہ داخل کردیگا ان کو ایسی جگہ میں جس کو وہ پسند کرینگے ۵ اور بے شک اللہ تعالی سب کچھ جاننے والا ہے
حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ
بڑا ہی بردبار ہے یہ بات تم سن چکے ۶ اور جو کوئی بدلہ لے اسی تکلیف کا جو اس پر ڈالی گئی
ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾
پھر زیادتی کی جائے اس پر ایسے مظلوم کی اللہ ضرور مدد کرے گا بے شک اللہ تعالی درگذر کرنیوالا ہے بخشنے والا ہے ۷
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
یہ اس لئے ہے کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو

۱۔ آگے فرمایا کہ یہ عظیم القدرتیں اللہ کے سوا کوئی اور نہیں لا سکتا ۔ ۲۔ اللہ کے سوا خداؤں کے سب دعویدار جھوٹے ہیں اسلئے کہ کیا وہ ایسے کام کر سکتے ہیں۔ آگے اور دلائل دئیے ۔ ۳۔ صرف یہی نہیں بلکہ ساری کائنات
کا مالک ایک اللہ ہی ہے ۔ ۴۔ فرمایا اور مظاہر قدرت دیکھو ۔ ۵۔ قیامت کے قریب یہ آسمان اللہ کے حکم سے اڑ جائے گا ۔ ۶۔ آگے فرمایا خود اپنی تخلیق اور انجام پر غور کرو ۔ ۷۔ وہ دوبارہ تمہیں ضرور زندہ کرے گا جس طرح
مثالیں گذر چکی ہیں رات دن کا بدلنا، مردہ زمین سے سبزہ کا پیدا ہونا ۔ ۸۔ اس کے انعامات دیکھ کر بھی اس کا شکر نہیں کرتا ۔ آگے فرمایا آپ ان سے جھگڑا نہ کریں بلکہ اپنی سمجھائیں

فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ

رات میں اور بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ۱۔ یہ اسلئے ہے کہ اللہ ہی حقیقی

الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ

مالک ہے اور بے شک جن کو یہ پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر وہ سراسر جھوٹ ہے اور بے شک

اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ

اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے ۲۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ ہی اتارتا ہے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ

آسمان سے پانی پس زمین ہو جاتی ہے سرسبز بے شک

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین ہے اور بڑا باخبر ہے ۳۔ اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ

ع ۸ ۷ ۱۵ فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾

جو زمین میں ہے ۴۔ اور بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے تمام تعریفوں کے ساتھ موصوف ہے ۵۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے کام میں لگا دیں تمہارے لئے وہ تمام چیزیں جو زمین میں ہیں اور کشتیاں جو چلتی ہیں

فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ

دریا میں اللہ کے حکم سے اور وہی اللہ تھام رہا ہے آسمان کو اس بات سے کہ کہیں گر نہ جائے زمین پر

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

مگر ساتھ حکم اللہ کے ۶۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے اور بڑا ہی مہربان ہے ۷۔ اللہ ہی وہ ذات ہے جو

اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾

تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہی تمہیں مارتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا ۸۔ بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ۹۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي

ہر امت کیلئے ہم نے مقرر کی ہے قربانی جس کی وہ قربانی دیتے ہیں پس یہ لوگ جھگڑا نہ کریں آپ کے ساتھ

۱: آپؐ کا دین ہی اب صحیح ہے۔ پہلی امتوں کو قربانی کے جو طریقے بتائے گئے تھے یا بندگی کے وہ اگر اس پر عمل پیرا ہیں تو وہ انکے نبی کی شریعت کے مطابق صحیح ہیں اور اصول دین تو سب نبیوں کے ایک ہی ہیں اسلئے جھگڑے کی تو بات ہی نہیں
پھر بھی اگر وہ جھگڑا کرتے ہیں تو آپؐ فرما دیں کہ اللہ پر معاملہ چھوڑ دو وہ سب سے زیادہ بہتر جانتا ہے ۲: وہی اللہ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا ۳: اس لئے کہ ہر چیز اس کے علم میں ہے ۴: اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا بھی ہے
۵: آگے فرمایا خدائی وحدانیت کے یہ بھی دلائل ہیں جب کہ مشرکوں کے پاس اپنے عقیدہ وعمل کی کوئی دلیل نہیں ۶: سب سے بڑا ظلم شرک کرنا ہی ہے۔ آگے فرمایا کہ یہ فطری بات ہے کہ جب کسی کے عقیدے کے خلاف بات ہو تو وہ
ناراض ہوتا ہے، مخالفت کرتا ہے، غصے میں کبھی بھی ردّ عمل کو اختیار کر لیتا ہے اسلئے آپؐ سے اور آپؐ کے پیروکاروں کے ساتھ بھی یہ ہوگا لیکن آپؐ صبر کریں ۷: آپؐ ان کی ان حرکتوں کے جواب میں بھی ان کو سمجھانے کی کوشش کریں

۸: اگر تم دین کی مخالفت جاری رکھو گے تو تمہارے لئے دوزخ کی
آگ تیار ہے جو بہت برا ٹھکانہ ہے لہٰذا اُس سے بچو اور باز آجاؤ
۹: آگے مشرکین کو سمجھانے کیلئے عام فہم مثال بیان کردی

الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ
دین کے بارے میں اور آپ بلاتے رہیں لوگوں کو اپنے رب کی طرف بے شک آپ یقیناً سیدھی راہ پر ہیں ۱: اور اگر
جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ
یہ آپ سے جھگڑا کرتے رہیں تو آپ فرما دیجئے اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۲: اللہ فیصلہ کر دے گا
بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ
تم میں قیامت کے دن جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو ۳: کیا تو نہیں جانتا
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ؕ
کہ اللہ جانتا ہے وہ سب کچھ جو آسمان میں ہے اور جو زمین میں ہے یہ ساری باتیں کتاب میں موجود ہیں ۴:
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا
بے شک یہ باتیں اللہ پر آسان ہیں ۵ اور یہ عبادت کرتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر ان کی جن کیلئے
لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
اللہ نے نہیں اتاری کوئی دلیل اور نہ ہی ان کے پاس اس کا کوئی علم ہے ایسے ظالموں کا کوئی بھی
مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِىْ
مددگار نہ ہوگا ۶ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری روشن روشن آیتیں تو پہچان لے گا تو
وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ
کافروں کے چہروں میں ان کے انکار کو قریب ہوجاتے ہیں کہ حملہ کردیں ان لوگوں پر جو
يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ
پڑھتے ہیں ان پر ہماری آیتیں ۷ آپ فرما دیجئے کیا میں بتا دوں جو اس سے بری چیز کی
اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع ۹/۸/۱۶
وہ دوزخ کی آگ ہے وعدہ کیا ہے اس آگ کا اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ساتھ ۸ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ۹
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
اے لوگو! بیان کی جاتی ہے ایک مثال پس کان لگاؤ اس کو سننے کیلئے بے شک وہ جن کو

۱۔ تمہارے معبودانِ باطل سب مل کر ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اور بنانا تو درکنار اگر وہ کوئی چیز ان سے چھین لے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے جبکہ وہ مکھی کوئی بڑی چیز نہیں ۲۔ یہ مثال اسلئے دی کہ عموماً میٹھی چیزوں کے چڑھاوے
چڑھائے جاتے ہیں جو ان کے سامنے پڑے ہوتے ہیں اور میٹھی چیز پر لازماً مکھیاں بیٹھتی ہیں ۳۔ آگے فرمایا یہ مشرک خدا کی قدرت و قوت کو سمجھ ہی نہیں سکے اگر سمجھ جاتے تو یہ شرک جیسی ذلیل حرکت نہ کرتے جو عقل کے بھی خلاف ہے اور سمجھ کے بھی
۴۔ یہی چیز سمجھانے کیلئے اللہ نے اپنے رسول بھیجے ہیں۔ فرشتے پیغمبروں پر وحی لاتے اور وہ آگے انسانوں کو سمجھاتے ہیں ۵۔ سارے بنیادی عقیدے بیان ہو گئے توحید ذاتی و صفاتی بھی، رسالت بھی، فرشتوں کا وجود بھی، وحی بھی اور قیامت بھی
آگے فرمایا اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو میری باتوں پر عمل کرو ۶۔ تمہارا نظام حیات یہ ہے اس کو دوسروں تک بھی پہنچاؤ ۷۔ جس طرح ذاتی کام کیلئے محنت کرتے ہو اسی طرح میرا کام بھی کرو اسلئے کہ تمہیں چنا ہے تم دوسروں پر غالب ہو
۸۔ دین میں کوئی سختی اور تنگی نہیں جو انسان کیلئے ناقابل عمل اور مشکل ہو ۹۔ تم تو مسلمان ہو اور "مسلم" کا معنی ہی اطاعت گزار ہے۔ اطاعت کے شاہکار کردار ابراہیمؑ کی زندگی دیکھ لو ۹۔ مسلمان تو پہلی فرمانبردار امتیں بھی تھیں مگر اب تو یہ
صرف تمہارا لقب ہی بن گیا ہے تمہاری پہچان ہے اس نام کی بھی لاج رکھ لو

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ
تم پکارتے ہو — اللہ کو چھوڑ کر — وہ کبھی بھی نہ بنا سکیں گے — ایک مکھی بھی — اگرچہ

اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ
سارے جمع ہو جائیں اس کیلئے ۱ — اور اگر ان سے چھین کر لے جائے مکھی — کوئی چیز — اس سے نہیں چھڑا سکتے ۲

مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ
کتنا کمزور ہے انکی عبادت کرنیوالا اور کتنا کمزور ہے جسکی عبادت کی جاتی ہے ۳ — یہ نہیں پہچان سکے اللہ کی قدر کو

حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ
جیسا اُسے پہچاننے کا حق ہے — بے شک اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا ہے ہر چیز پر غالب ہے ۴ — اللہ چن لیتا ہے

الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٥﴾
فرشتوں سے کوئی پیغام لانے والے اور انسانوں سے پیغام پہنچانے والے ۵ — بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا — جاننے والا ہے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
اللہ جانتا ہے جو انسان آگے بھیجتے ہیں — اور وہ بھی جانتا ہے جو پیچھے چھوڑ آتے ہیں — اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے

الْاُمُوْرُ ﴿٧٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَ
سارے کام ۵ — اے ایمان والو! — رکوع کرتے رہو — اور سجدہ کرتے رہو — اور

السجدة
اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٧٧﴾
بندگی کرتے رہو اپنے پالنے والے کی اور کرتے رہو سارے نیکی کے کام — تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ۶

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا
اور کوشش کرو اللہ کے دین کے پھیلانے کیلئے جیسے کوشش کرنی چاہیے ۷ — اس اللہ نے تم کو چن لیا ہے باقی لوگوں سے — اور نہیں

جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ
رکھا تم پر — دین میں — کسی تنگی کو ۸ — یہ دین ملت ہے — تمہارے باپ

اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
ابراہیمؑ کی — اس اللہ نے تمہارا نام — مسلمان رکھا ۹ — اس سے پہلے بھی — اور اس قرآن میں بھی

ف - اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ رسول ﷺ تم کو سمجھاتے ہیں تم لوگوں کو سمجھاؤ اور دوسرا یہ کہ قیامت کے عظیم دن تم باقی امتوں پر گواہ ہو گے اور تم پر حضور ﷺ گواہ ہونگے۔ آگے پھر دستور العمل بتا دیا کہ خود کو نمونۂ عمل بناؤ بدنی و مالی عبادات میں کوتاہی نہ کرو اور اللہ پر پورا اعتماد کرتے ہوئے اسی سے مدد مانگو

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

تاکہ ہو جائے یہ رسول گواہ تم پر اور ہو جاؤ تم گواہ

النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا

لوگوں پر سو قائم رکھو نماز کو اور دیتے رہو زکوٰۃ کو اور تھامے رہو

بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝٧٨ ع ۱۰ ع ۱۷

اللہ کے دین کے ساتھ وہ اللہ تمہارا مالک ہے کتنا اچھا مالک ہے اور کتنا اچھا مددگار ہے

ف۱: سورۃ المؤمنون مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کی پہلی آیت میں فرمایا بے شک مومن کامیاب ہوگئے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس سورۃ کا نام سورۃ المومنون رکھا ہے۔
سورۃ الحج کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ملت ابراہیمی پر عمل کرو اور اس کے چند اعمال ارشاد فرمائے اس سورۃ میں نیکی کے باقی اعمال کی تفصیل ہے۔ یہ اعمال بھی ملت ابراہیمی ہی ہے ف۲: آگے کامیابی کے اعمال ارشاد فرمائے
ف۳: خشوع کا معنی ہے دل جھکنا ہے۔ "لغو" حرام نہیں ہے بلکہ ایسا کام ہے جو بے فائدہ ہو اور ایسا کام عبادت اور نیکی کے باقی کاموں میں رکاوٹ ہوتا ہے ف۵: بدنی عبادت کے ساتھ مالی عبادت بھی کرتے ہیں اس سے مراد فرض زکوٰۃ بھی ہے اور صدقہ بھی
ف۷: "فرج" سے مراد وہ چیز جس کا منہ چھپا ہوا ہو یا باہر کی طرف کھلا ہوا اس سے مراد شرمگاہ بھی ہے اور آنکھ کان اور منہ بھی ہے ان سب کی حفاظت کرے ف۸: یہ سارے اعضاء انسانی کا منشور بیان فرمایا آگے بتایا اس کا نتیجہ کیا ہوگا
ف۸: یہ چیزیں ان ہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ وراثت کسی غیر مستحق کو کبھی بھی نہیں ملتی۔ آگے انسان کی تخلیق کے مراحل بیان فرمائے ف۹: مادۂ منویہ سارے بدن کا نچوڑ ہوتا ہے یہ نطفہ بھی مٹی سے نکلی ہوئی غذاؤں کا خلاصہ ہوتا ہے

۲۳ سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ ۷۴

سورۃ مومنون مکی ہے اور اس میں ۱۱۸ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۟ۙ۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ
بے شک کامیاب ہوگئے ایمان والے ف۲ وہ ایمان والے جو اپنی نمازوں میں اللہ کے سامنے

خٰشِعُوْنَ ۟ۙ۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۟ۙ۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ
دبے رہتے ہیں ف۳ اور وہ ایمان والے جو بے فائدہ کاموں سے منہ موڑنے والے ہیں ف۴ اور وہ لوگ جو

لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۟ۙ۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۟ۙ۵ اِلَّا عَلٰٓى
زکوٰۃ کو ادا کرنے والے ہیں ف۵ اور وہ لوگ جو اپنی عصمتوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ف۶ مگر

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۟ۚ۶ فَمَنِ ابْتَغٰى
اپنی بیویوں پر اور لونڈیوں پر جن کے مالک ان کے ہاتھ ہیں بے شک اس کام پر ان پر کوئی ملامت نہ کی جائیگی پس جو کوئی چاہیگا

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۟ۚ۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
اس کے سوا پس یہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں کو

وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۟ۙ۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۟ۘ۹
اور اپنے وعدوں کو پورا کرنیوالے ہیں اور وہ مسلمان جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ف۷

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۟ۙ۱۰ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا
یہ وہ لوگ ہیں جو مالک ہونگے جنت الفردوس کے اور جنت میں

خٰلِدُوْنَ ۟۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۟ۚ۱۲
ہمیشہ رہیں گے ف۸ اور بے شک ہم نے بنایا انسان کو مٹی کے خلاصے سے

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪۱۳ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً
پھر بنایا ہم نے اس کو ایک قطرہ ایک ٹھیرنے والی جگہ میں ف۹ پھر بنایا ہم نے اسی پانی کی بوند کو جما ہوا گوشت

الجزء ۱۸

وقف لازم

۱؎ : یعنی روح حیات پھونک کر جیتا جاگتا انسان بنا دیا فرمایا میری یہ کاریگری دیکھو ۲؎ : آگے فرمایا اسی طرح تم قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جاؤ گے اس میں شک نہ کرو ۳؎ : انسان کی ذاتی زندگی میں اپنی قدرت بیان فرما کر آگے
خارجی قدرتی نشانیوں کی طرف متوجہ فرمایا ۴؎ : فرمایا ان کو پیدا کر کے ان کی بقا و حفاظت کے طریقوں سے ہم باخبر ہیں ورنہ سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ۵؎ : یعنی جتنا میں چاہتا ہوں اتنا پانی اتارا کرتا ہوں اور پھر اس پانی کا کیا کرتا ہوں
۶؎ : زمین وہ پانی جذب کر لیتی ہے ۷؎ : فرمایا یہ پانی میں واپس بھی لے سکتا ہوں یہ کنوئیں دریا خشک بھی ہو سکتے ہیں۔ آگے بتایا کہ یہ پانی ہوتا کس لئے ہے ۸؎ : اسی پانی سے یہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں جو تم کھاتے ہو اور سب ایک دوسرے
سے مختلف ہوتی ہیں اسی طرح پانی کی بوند سے پیدا ہونے والے انسان بھی مختلف شکل و صورت اور مختلف مزاج کے ہوتے ہیں ۹؎ : اس سے مراد زیتون کا پودا ہے کہ جس کے اتنے فوائد ہیں۔ آگے فرمایا اور چیزیں بھی دیکھو

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ

پھر بنایا ہم نے اس جمے ہوئے خون کو لوتھڑا گوشت کا پھر بنا دیا ہم نے اس لوتھڑے کو ہڈی پھر چڑھا دیا اس ہڈی پر

لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٤﴾

گوشت پھر اس کو بنا دیا دوسری شکل میں ۱؎ سو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو بہتر بنانے والا ہے

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾

پھر بے شک تم اس کے بعد مرنے والے ہو ۲؎ پھر بے شک تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے ۳؎

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾

اور ہم نے بنا دیئے تمہارے اوپر سات آسمان اور ہم ان کے پیدا کرنے میں بے خبر نہیں ہیں ۴؎

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى

اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی ایک اندازے میں ۵؎ پس ٹھہرا دیا ہم نے اس پانی کو زمین میں ۶؎ اور بے شک ہم اس

ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

پانی کو لے جانے پر پورا اختیار رکھتے ہیں ۷؎ پس اگا دئے ہم نے تمہارے لئے اسی پانی سے کئی باغ کھجوروں کے اور

اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً

وقف لازم

انگوروں کے تمہارے لئے ان باغوں میں اور بھی بہت سے پھل ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو ۸؎ اور وہ درخت جو

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ

نکلتا ہے طور پہاڑ سے جو اگتا ہے تیل لے کر اور خوراک کھانے والوں کے لئے ۹؎ اور

اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا

بے شک تمہارے لئے چارپایوں میں بھی ایک نصیحت ہے ہم تم کو پلاتے ہیں اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے ۱۵؎ اور تمہارے لئے ان چارپایوں میں

مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع

ع ۱۲

بہت نفعے ہیں اور ان میں سے کچھ تو کھاتے ہو ۱۵؎ اور چارپایوں پر اور کشتیوں پر تم سوار ہو کر سفر کرتے ہو ۱۱؎

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور بے شک بھیجا ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف پس کہا انہوں نے اے میری قوم! بندگی کرو صرف اللہ کی نہیں تمہارے لئے

۱۵؎ : جانوروں کے پیٹ سے خالص دودھ نکلتا ہے اور اس کے علاوہ
بھی ان سے تم کتنے ہی کام لیتے ہو، ان کے اعضاء و جسم کے حصوں سے کیا کیا
بناتے ہو، خود ان کو بھی ذبح کر کے کھا جاتے ہو کبھی سوچا ہے کہ کس نے پیدا کئے ہیں
۱۱؎ : یہ سارے عقلی و آفاقی دلائل بیان فرمائے جا رہے تو یہ تھا کہ انسان صرف
ان کو دیکھ کر ہی اپنے خالق اور معبود حقیقی کی اطاعت کرتے لیکن پھر بھی مزید
یاد دہانی کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر بھیجے۔ آگے ان کا ذکر فرمایا اور سب سے
پہلے آدم ثانی حضرت نوحؑ کا ذرا تفصیل سے ذکر کیا اور ویسے بھی جہاں
کشتی کا نام آئے لامحالہ نوحؑ کا بھی تذکرہ ہوتا ہے اس لئے کہ سب سے پہلی
کشتی نوحؑ نے بنائی۔

۱۔ نوحؑ کا اصل نام عبدالجبار یا عبدالغفار ہے اور نوح لقب ہے جس کا مطلب ہے رونے والا۔ آپؑ اپنی قوم کی بربادی کو دیکھ کر بہت روتے تھے کہ یہ کم بخت تباہ ہو جائیں گے۔ آپنے جب اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی تو سرداروں نے
قوم کو یہ دلیل دے کر روکا ۲۔ ان کو اپنی سرداری کی بھی فکر تھی کہ نوحؑ بڑے نہ بن جائیں ۳۔ اگر خدا کو رسول بھیجنا ہی تھا تو وہ فرشتہ کو بھیجتا ۴۔ ہم نے ان سے یہ بات کبھی نہیں سنی کہ بندہ بھی کوئی ہوتا ہے یہ تو جنون نظر آتا ہے
۵۔ اسلئے کچھ دن انتظار کرو شاید اس کا جنون ختم ہو جائے ۶۔ بعض روایتوں میں ہے کہ انہوں نے نوحؑ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا تو پھر نوحؑ نے اللہ سے یہ دعا مانگی ۷۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا یہ بات ہے تو سنو جس کیلئے ہم یوں
وہ کام کرو ۸۔ چونکہ پہلے کشتی کا وجود ہی نہ تھا اسلئے خود ساتھ ساتھ طریقہ سکھایا بنانے کا۔ اسی لئے علماء نے فرمایا کہ سب فنکا سبب وحی سے حاصل ہوئے ہیں جیسے داؤدؑ کو لوہے کا کام سکھایا گیا۔ چنانچہ نوحؑ نے لکڑی جیر کر کشتی بنائی
۹۔ اب میرا غضب جوش میں آگیا ہے اب آگ سے یعنی تنور سے پانی نکلے گا جب یہ نشانی ظاہر ہو تو سمجھ لو کہ میرا عذاب آگیا ہے۔ اس وقت کشتی میں سوار ہو جانا ۱۰ ہر مخلوق کا ایک جوڑا ساتھ سوار کر لینا ۱۱ اپنے بیوی کا فر ہونے کے
اور گھر والوں کو بھی ہمراہ لے لینا سوائے بیوی اور بیٹے کے۔ یہ دلیل ہے
اس بات کی کہ طوفان نوح عالمگیر تھا وہی بچے جو کشتی میں سوار تھے۔
۱۵۔ یہ میرا فیصلہ ہے کہ وہ دونوں ہلاک ہونگے۔ چونکہ اب عذاب آگیا ہے
اسلئے ان کے بارے میں اب کوئی بات نہ کرنا۔ اب ان پر ترس نہ کھانا
۱۱۔ سفر کی ابتدا اور انتہا دونوں بہتر فرما۔ ہر آدمی کو سفر کی ابتدا میں
یہ دعا اور دوسری دعائیں جو قرآن مجید میں ہیں پڑھنی چاہیں
۱۳۔ کہ کون ان باتوں کو سن کر عبرت و نصیحت حاصل کرتا ہے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
کوئی معبود سوا اس اللہ کے کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ۲ پس کہنے لگے وہ سردار جو کافر تھے ۳
قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ
ان کی قوم میں سے کہ نوح تو تم جیسا ایک بندہ ہے وہ چاہتا ہے کہ تم پر بڑائی حاصل کرے اور اگر چاہتا
اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ
اللہ تو اتار دیتا فرشتے ۴ ہم نے نہیں سنی یہ بات اپنے پہلے باپ دادوں سے ۵ یہ ایک ایسا
اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
مرد ہے جو دیوانہ ہے ۶ پس تم انتظار کرو اس کیلئے تھوڑی دیر تک کہا نوحؑ نے ۷ اے میرے رب! میری مدد فرما
بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ
اسکے مقابلے میں کہ یہ مجھے جھٹلا رہے ہیں پھر وحی کی ہم نے نوحؑ کی طرف کہ تیار کر کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور
وَحْيِنَا فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ
ہماری وحی کے ساتھ ۸ پس جب آجائیگا ہمارا عذاب اور جوش مارنے لگا تنور ۹ پس چڑھا لینا اس کشتی میں ہر چیز کے
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
دو دو جوڑے اور اپنے گھر والوں کو بھی مگر نہ بٹھانا ان کو جن پر پہلے بات ہو چکی ہے عذاب کی
مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾
ان میں سے ۱۰ اور بات نہ کرنا میرے ساتھ ان ظالموں کے بارے میں بے شک وہ ڈوب کر رہیں گے
فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَي الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
پس جب آپ برابر بیٹھ جائیں اور آپ والے لوگ بھی کشتی پر تو یوں کہہ دینا تمام تعریفیں حق ہیں اللہ کی
الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا
کہ جس نے بچالیا ہم کو اس ظالم قوم سے اور یوں کہنا اے ہمارے رب! اتارنا مجھے اتارنا برکت والا
وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾
اور تو بہتر اتارنے والا ہے ۱۲ بے شک اس قصے میں بڑی نشانیاں ہیں اور بے شک ہم ہی آزمانے والے ہیں ۱۳

۱ ۔ قوم نوح کے بعد پھر قوم عاد اور ثمود آباد ہوئی اور ان کی طرف بھی رسول آئے جنہوں نے دینِ دعوتِ توحید دی ۲ ۔ ان کی مخالفت بھی قوم کے سرداروں نے ہی کی ۳ ۔ وہ بڑے خوشحالی اور عیش میں تھے انہوں نے کہا کہ یہ
۴ ۔ یہ تو ہماری طرح انسان ہے نبی ہو تو کوئی اور مخلوق ۔ دوسروں کو بھی اطاعت سے روکا کہ اس طرح تم نقصان میں رہو گے ۵ ۔ یہ عجیب باتیں کرتا ہے کہ جب ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور مٹی میں مل کر مٹی
بن جائیں گی تو اس سے پھر آدمی بن کر اٹھیں گے یہ بعید از عقل بات ہے ۶ ۔ یہ تو ایک معمول کی بات ہے جو پیدا ہوا وہ مر گیا بات ختم ۔ یہ ویسے اپنی طرف سے باتیں گھڑ کر خدا سے منسوب کر رہا ہے ہم یہ باتیں نہیں مانیں گے
۷ ۔ انہوں نے جب یہ فیصلہ سنا دیا اور نبی کو تکلیف دینے پر آمادہ ہوگئے تو نبی نے اللہ سے یہ دعا کی ۸ ۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا اب عذاب آیا ہی چاہتا ہے پھر یہ پشیمان ہونگے لیکن وہ پشیمانی انہیں فائدہ نہیں دے گی
۹ ۔ چنانچہ عذاب آ گیا اور وہ ملیا میٹ ہوگئے

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿٣١﴾ فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا
پھر ہم نے اگا دیئے ان کے تباہ ہونے کے بعد اور زمانے کے لوگ ۱ پس بھیجا ہم نے ان میں ایک رسول
مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ ع
جو انہی میں سے تھا (یہ کہہ کر) عبادت کرو صرف اللہ کی کوئی نہیں تمہارے لئے معبود سوائے اس اللہ کے پس تم کیوں اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتے ۲ کہا
الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ
ان سرداروں نے ان کی قوم میں سے جو کافر تھے اور وہ جھٹلاتے تھے قیامت کے ملنے کو اور ہم نے عیش دی تھی ان کو
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ
دنیا کی زندگی میں ۳ یہ نہیں ہے مگر ایک انسان تم جیسا کھاتا ہے ان چیزوں سے جو تم کھاتے ہو
وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿٣٣﴾ ۙ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا
اور پیتا ہے وہی چیز جو تم پیتے ہو ۴ اگر تم نے بات مان لی اپنے جیسے آدمی کی تم اس وقت
لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٣٤﴾ ۙ اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ
بڑے گھاٹے میں پڑ جاؤ گے کیا یہ نبی وعدہ کرتا ہے تمہارے ساتھ کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیاں ہو جاؤ گے بے شک تم کو
مُّخْرَجُوْنَ ﴿٣٥﴾ ۙ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾ ۙ اِنْ هِیَ اِلَّا
قبروں سے نکالا جائیگا یہ بات بڑی دور ہے بڑی دور ہے جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے ۵ اور کچھ بھی نہیں سوائے
حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿٣٧﴾ ۙ اِنْ هُوَ
ہماری دنیا کی زندگی کے ۔ ہمیں مرتے ہیں ۔ ہمیں پیدا ہوتے ہیں اور ہمیں ہرگز دوبارہ نہ اٹھایا جائے گا ۶ یہ تو
اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ
ایک مرد ہے جو لدیا ہے اللہ پر جھوٹ باندھ کر اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ۷ کہا نبی نے
رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ﴿٤٠﴾ ۚ
اے میرے رب! میری مدد کر اس بات پر کہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے ۸ کہا رب العالمین نے تھوڑی دیر کے بعد یہ ہو جائیں گے پشیمان ۹
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ
پس پکڑ لیا ان کو ایک ہی چیخ نے ساتھ حق کے پس کر ڈالا ہم نے ان کو کوڑا کرکٹ اور اللہ کی رحمت سے دوری ہے ایسی قوم کے لئے

١٠ :۔ اللہ کی رحمت سے ۔ آگے فرمایا پھر نئی قومیں آباد ہوئیں ، نافرمانی کی اور تباہ ہو گئیں ۔ ٢ :۔ جن کا جو وقت مقرر تھا وہ پورا ہوا ۔ ٣ :۔ پھر لگاتار نبی آئے بلکہ ایک وقت میں تین چار چار نبی بھی بھیجے گئے سب کو
قومیں جھٹلاتی رہیں اور برباد ہوتی رہیں اب صرف ان کے قصے کہانیاں ہی باقی رہ گئی ہیں ۔ نسل بھی ختم ہو گئی ہے ۔ ٤ :۔ چونکہ موسیٰؑ اور فرعون کے قصے بہت مشہور تھے اسلئے ان کا بطور خاص ذکر فرما دیا کہ اس سے سبق حاصل کرو
٥ :۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور وہ خود کو بالادست قوم سمجھتے تھے اسلئے انہوں نے نبیوں کو یہ جواب دیا ۔ ٦ :۔ تم تو ہماری غلام قوم کے فرد ہو تمہاری بات ہم کیسے مان لیں ۔ چنانچہ جھٹلایا اور ان کا نام و نشان بھی مٹ گیا
٧ :۔ فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد موسیٰؑ کو توریت دی گئی مگر ان کی قوم بھی نافرمان ہو کر ذلیل ہوئی ۔ ٨ :۔ آگے بنی اسرائیل کے آخری نبی عیسیٰؑ کا ذکر فرمایا ۔ ٩ :۔ جب یہودی ان کو قتل کرنے پر تیار ہوئے تو وہ حضر ۔ میں رکھے
١٠ :۔ حضورؐ سے پہلے تمام انبیاء کے اجمالی تذکرہ کے بعد سب کے مشترک دو اہم کام بیان فرمائے ۔ ١١ :۔ اکل حلال اور عمل صالح ۔ اشارہ فرمایا کہ نیک عمل کی توفیق تب ملتی ہے جب رزق حلال کھایا جائے اسی طرح سمجھایا کہ یہ اتنی
اہم چیز ہے کہ رسولوں کو بھی اہتمام سے حکم دیا گیا ہے ۔ تم بھی اسے سمجھو
١١ :۔ آگے فرمایا سب رسولوں کا موقف اور اصول ایک جیسے تھے وہ
سب مجھ ہی کو رب مانتے اور مجھ ہی سے ڈرتے تھے تم بھی مانو اور ڈرو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٤٢﴾

جو ظالم ہے ۔ پھر پیدا کئے ہم نے ان کے بعد بھی کئی زمانے (بستیاں)

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

کوئی امت بھی آگے ہلاک نہیں ہو سکتی اپنی مدت سے اور نہ ہی پیچھے رہ سکتی ہے ۔ پھر بھیجا ہم نے

رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ

اپنے رسولوں کو لگاتار آگے پیچھے جب کبھی آیا کسی امت کے پاس رسول ان کا جھٹلا دیا انہوں نے اس رسول کو پس ہم نے آگے پیچھے ان کو

بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾ ثُمَّ

ہلاک کر دیا اور بنا دیا ہم نے ان کو کہانیاں پس اللہ کی رحمت سے دوری ہے ایسی قوم کیلئے جو ایمان نہیں لاتی پھر

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ڏ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٥﴾

بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو اور ان کے بھائی ہارونؑ کو اپنی نشانیاں اور ظاہر غلبہ دے کر

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوْٓا

فرعون کے پاس اور اس کے سرداروں کے پاس انہوں نے غرور کیا اور وہ اپنے آپ کو بہت اونچی قوم سمجھتے تھے ۔ کہنے لگے

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا

کیا ہم ایمان لے آئیں ان بندوں پر جو ہمارے طرح بندے ہیں اور ان کی ساری قوم ہماری خدمت کرتی ہے ۔ پس جھٹلا دیا انہوں نے

فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ

ان دونوں کو پس وہ ہو گئے ہلاک ہونے والوں میں سے اور بے شک دی تھی ہم نے موسیٰؑ کو ایک کتاب تاکہ وہ

يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى

ہدایت پا لیں ۔ اور بنایا ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو ایک نشانی اور ہم نے جگہ دی ان دونوں کو

۳ ع ۳
رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

ایسے ٹیلے کے پاس جو ٹھہرنے کی جگہ ہے اور پانی کے چشموں کی جگہ ہے (ہم نے کہا) اے رسولو! کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں سے

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾ ۭ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

اور عمل کرو نیک بے شک میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں اور بے شک یہ تمہاری جماعت

۱: پالنے والے اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام نبی بتاتے ہیں چاہیے تو یہ سب اُن نبیوں کی بات مانیں اور ان سب کی دعوت بھی ایک ہی ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق درست رکھنا، عمل صالح اور اکل حلال یعنی یہ دین الٰہی ایک ہی ہے
۲: ہر ایک نے اپنا دین الگ بنا لیا اور وہ اس پر خوش ہیں اس کے خلاف کوئی بات سننے پر تیار نہیں ۳: آگے فرمایا یہ اسی نشے میں مدہوش ہیں تو ان کو چھوڑ دیں آپ ان کیلئے پریشان نہیں ہوں ۴: فرمایا ہم نے تو ایک وقت مقرر تک
ان کو مہلت دی ہے پھر پکڑ لیں گے اور یہ سمجھ رہے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہے اسی لئے ہمیں کثیر مال و اولاد دے رکھے ہیں حالانکہ یہ ان کی غلط فہمی ہے ۵: یہ تو ان کی اُلٹا آزمائش ہے جس کے بعد عذاب آجاتا ہے۔
۶: آگے ان کے مقابلے میں مقبول بندوں کا ذکر ہے کہ اُن کی پہچان اور صفات یہ ہیں ۶: خدا پر ایمان، شرک سے اجتناب، اخلاص سے انفاق فی سبیل اللہ، آخرت پر ایمان، نیکیوں میں سبقت یہ ان کی صفات ہیں
فرمایا میری رضا کی یہ نشانیاں ہیں کثرت مال و اولاد نہیں۔ اور
۷: اعمال ایسے مشکل نہیں کہ انسان نہ کر سکے ہر کوئی کر کے اپنے نامۂ اعمال
کو بھر سکتا ہے جو ساتھ ساتھ تیار ہو رہا ہے اور قیامت میں کام آئیگا
۷: اس میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی وہی ہوگا جو انسان نے کیا ہوگا اور
اُسی کے مطابق بدلہ ملے گا کسی سے زیادتی نہیں کی جائے گی۔
۸: ہم نے اپنی یہ اچھے اعمال بتائے ہیں لیکن یہ ادھر توجہ ہی نہیں کرتے
اور ان کے علاوہ دوسرے دھندوں میں مصروف ہیں اور مدہوش ہیں
۹: اپنی مدہوشی تک آئیں گے جب اچانک عذاب آئیگا پھر چلائیں گے

أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ
ایک ہی جماعت ہے میں تمہارا رب ہوں پس مجھ سے ڈرو ۱ پس ٹکڑے ٹکڑے کر دیا لوگوں نے اپنے دین کے کام کو آپس میں ۲
زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ
ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے خوش ہو رہا ہے ۳ پس آپ چھوڑ دیں ان کو ان کی بے ہوشی میں
حِينٍ ﴿٥٤﴾ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ
ایک وقت مقرر تک کیلئے ۴ کیا یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ چیزیں جو ہم ان کو دیتے ہیں بڑھا کر مال سے اور بیٹوں سے ہم جلدی کر رہے ہیں
لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ
ان کے لئے بہتری میں بلکہ یہ نہیں سمجھتے ۵ بے شک وہ لوگ جو اپنے رب کے خوف سے
رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾
ڈرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھنے والے ہیں
وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّ
اور وہ لوگ جو اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو بھی دیتے ہیں اس حال میں
قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٦٠﴾ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي
کہ ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں یہ لوگ دوڑ رہے ہیں
الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا
نیکی کے کاموں میں اور وہ ان نیکیوں کیلئے آگے بڑھنے والے ہیں ۶ اور ہم تکلیف نہیں دیا کرتے کسی کو بھی مگر اتنی ہی جتنی اسکی طاقت ہو اور
كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ
ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو بولے گی ٹھیک ٹھیک ۷ اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۸ بلکہ ان کے دل بے ہوشی میں پڑے ہیں
مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ﴿٦٣﴾ حَتَّىٰ
ان باتوں کے سننے سے اور ان کیلئے کچھ کام ہیں سوا ان کاموں کے جن کے وہ کرنے والے ہیں ۹ یہاں تک کہ
إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْأَرُوا
جب ہم پکڑ لیتے ہیں ان عیش پرستوں کو اپنے عذاب میں تو وہ اس عذاب سے چلانے لگتے ہیں (ان سے کہا جاتا ہے) نہ چلاؤ تم

سے ۱ - اس سے دنیا اور آخرت دونوں کی پکڑ مراد ہو سکتی ہے ۔ آگے اسی جواب کا تسلسل ہے ۲ - تم غرور سے منہ موڑ لیتے اور میری باتوں سے بھاگتے ۳ - اس قرآن کریم کی باتوں میں غور نہیں کیا گیا ۔ کیا یہ کوئی انوکھی باتیں
تھیں جو پہلے تمہارے آباء و اجداد کو نہیں بتائی گئیں ۴ - کیا یہ حضور ﷺ کو نہیں پہچانتے تھے ان کے مثالی کردار سے باخبر نہ تھے ۵ - کیا نعوذ باللہ انہیں دیوانہ سمجھتے تھے حالانکہ وہ حق کے حامل اور داعی تھے
۶ - اصل سبب ان کے انکار کا یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشات نفسانی کے خلاف بات پسند نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ دین ان کی خواہشات کے مطابق ہو حالانکہ اس طرح تو فساد مچ جاتا کیونکہ ہر ایک کی خواہش مختلف
ہوتی ہے ۔ فائدہ اسی میں ہے کہ ایک کی بات مان کر سب چلیں ۷ - یہ نصیحت خود ان کے فائدے کے لئے ہے مگر وہ اس کو بھی نہیں مانتے حالانکہ یہ نصیحت بھی بالکل مفت ہے ۸ - آپ ﷺ کو تو محنت کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے جو سب سے
بہتر ہوگا ۹ - آگے حق کو تسلیم نہ کرنے کی بنیادی وجہ بیان فرمائی اور وہ آخرت اور اس کے حساب کتاب کا انکار ہے ۱۰ - آگے فرمایا کہ ان پر جو قحط کا عذاب آیا ہے اگر ہم وہ ختم کر دیں تو یہ احسان نہیں مانیں گے بلکہ
سرکشی میں اور بڑھ جائیں گے ۔ حضور ﷺ کی دعا سے قحط ختم ہو گیا تھا ۔

اَلْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

آج بے شک تمہاری ہماری طرف سے کوئی مدد نہ کی جائے گی ۱ ۔ بے شک میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تم پر پس تم

عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے تھے غرور کرتے ہوئے ۲ قصہ کہانی کہتے ہوئے ان سے دور چلے جاتے تھے

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

کیا انہوں نے نہیں سوچا اللہ کی بات کو ۳ یا آیا ان کے پاس نبی وہ باتیں جو نہیں دی گئیں ان کے پہلے باپ دادوں کو ۴

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ

یا نہیں پہچانا انہوں نے اپنے رسول کو جس کا یہ انکار کر رہے ہیں ۵ یا یہ کہتے ہیں کہ نبی دیوانہ ہے ۶

بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ

بلکہ لایا ان کے پاس حق بات اور بہت لوگ حق کو پسند نہیں کرتے ۷ اور اگر پیروی کرے حق ان کی خواہشوں کی

لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ

تو فساد آجائے آسمانوں اور زمین میں اور ساری کائنات میں جو ان میں موجود ہیں بلکہ لائے ان کے پاس ان کی نصیحت ۸

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ

پس یہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں یا آپ مانگتے ہیں ان سے کوئی مزدوری بے شک آپ کے رب کی مزدوری بہتر ہے ۹

الربع

وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾

اور وہ بہتر رزق دینے والا ہے اور بے شک آپ ان کو بلا رہے ہیں سیدھے راستہ کی طرف ۱۰

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾

اور بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے قیامت پر وہ سیدھی راہ سے مڑنے والے ہیں ۱۱

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

اور اگر ہم ان پر رحم کر دیں اور دور کر دیں ان کی تکلیف کو یہ گھس جائیں گے اپنی سرکشی میں

يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ

بھٹکتے ہوئے اور بے شک ہم نے پکڑا ان کو اپنے عذاب میں پس یہ نہ جھکے اپنے رب کے سامنے

ف۱ ۔ دوران عذاب بھی خلوص سے نہ جھکے ۔ آگے فرمایا البتہ جب آخری سخت عذاب دیکھیں گے تو پھر ان کو سرکشی آ جائیگی ۔ اس سے یا تو قیامت کا عذاب ہے یا پھر لڑائیوں کا سلسلہ مثلاً بدر، احد، احزاب وغیرہ کہ جن کے بعد وہ عاجز آکر مغلوب ہو گئے ف۲ ۔ آگے آخرت کے حق میں دلائل سمجھائے کہ جو رب ان چیزوں پر قادر ہے کیا وہ لوٹ بعد الموت پر قادر نہیں ۔ منکرین کو مثالیں دے کر دعوت فکر دی

ف۳ ۔ پہلے تو فرمایا کہ یہ کان اور آنکھیں میں نے دی تھیں ان کا شکر یہ تھا کہ تم میرے نبی کی بات سن کر اور میری قدرت کی نشانیاں دیکھ کر خود ہی ایمان لے آتے ۔ اگر خود نہیں سوچا تو میں متوجہ کرتا ہوں پہلے اپنے آپ پر غور کرو

ف۴ ۔ جس طرح زمیندار بیج بکھیرتا ہے پھر فصل اکٹھی کرتا ہے ۔ اسی طرح تم بھی حشر میں جمع کئے جاؤ گے ف۵ ۔ آگے اور مثال دیکھو موت و حیات، لیل و نہار کا اختلاف کیا سبق دیتا ہے ف۶ ۔ لیکن منکرین عقل و فہم کو استعمال نہیں کرتے بلکہ پرانے لوگوں کی اندھی تقلید کرتے ہوئے وہی موقف دہراتے ہیں

ف۷ ۔ ہمارے باپ دادوں کو بھی یہی کہا جاتا تھا لیکن ہم نے آج تک ان بوسیدہ ہڈیوں سے زندہ ہوتا نہیں دیکھا ۔ یہ قرآن بھی قصے کہانیاں ہی لگتا ہے

ف۸ ۔ آگے اس کا جواب دیا کہ آپ ان سے ان سوالوں کا جواب پوچھیں

ف۹ ۔ وہ اللہ کو تو مانتے تھے لیکن شرک کرتے تھے اور آخرت کو نہیں مانتے تھے

وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ

اور نہ عاجزی کرنے لگے ف۱ یہاں تک کہ ہم نے کھول دیا ان پر دروازہ سخت عذاب کا

إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾ ع وَهُوَ الَّذِىٓ أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ ع ٤ ٢٧

اس وقت وہ عذاب میں ناامید ہو گئے ف۲ اور اُسی اللہ نے پیدا کئے تمہارے کان اور آنکھیں

وَالْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِى ذَرَأَكُمْ فِى

اور دل تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو ف۳ اور اُسی اللہ نے بکھیرا ہے تم کو

الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ

زمین میں ف۴ اور اُسی کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے ف۵ اور وہی اللہ زندگی دیتا ہے اور وہی موت لاتا ہے

وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوا۟

اور اُسی کے قبضے میں ہے رات اور دن کا آگے پیچھے آنا کیا تم میں عقل نہیں ہے ف۶ بلکہ یہ تو وہی بات کہتے ہیں

مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوٓا۟ أَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَ

جیسے کہہ چکے ہیں پہلے لوگ (اپنے بنیوں سے) یہ کہتے ہیں کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور

عِظَامًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَءَابَآؤُنَا هَٰذَا

ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم کو دوبارہ اٹھایا جائے گا بے شک وعدہ کیا گیا ہمارے ساتھ اور ہمارے باپ دادا کے ساتھ اسی بات کا

مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾ قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ

اس سے پہلے بھی ف۷ یہ تو کہانیاں ہیں پہلوں کی ف۸ آپ ان سے پوچھیے یہ ساری زمین

وَمَن فِيهَآ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا

اور جو کچھ زمین میں ہے یہ کس کی ملک ہے اگر تم جانتے ہو وہ کہہ دیں گے اللہ ہی کی ہے ف۹ آپ ان سے فرما دیجئے پھر

تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَٰوَٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

تم کیوں نہیں سوچتے آپ ان سے پوچھیے کون ہے رب سات آسمانوں کا اور کون ہے رب بڑے عرش کا

الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنۢ

وہ کہہ دیں گے اللہ ہی ہے آپ ان سے فرما دیجئے تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے آپ ان سے پوچھیے

سلہ ۔ ان سب سوالوں کے جواب میں وہ اللہ ہی کا نام لیں گے سلہ ۔ فرمایا کہ یہ سب کچھ مان کر احکام کا انکار کیوں کرتے ہیں کیا ان پر کسی نے جادو کیا ہوا ہے کہ اس کے اثر سے تم ہوش و حواس کھو بیٹھے ہو اور ہمیں یہ بات سمجھ میں آ رہی کہ ان قدرتوں والا خدا ہماری مٹی خاک سے بنی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے سلہ ۔ دلائل و شواہد سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ جو کچھ ان سے کہا جا رہا ہے وہ بالکل حق اور صحیح ہے جب کہ وہ محض جھوٹے خیالات کی پیروی کر رہے ہیں۔ آگے فرمایا تم یہ بھی سوچو کہ جو خدا اس سارے نظام کا خالق و مالک ہے اُسے اولاد کی یا شریکوں کی کیا ضرورت ہے سلہ ۔ اگر کوئی اور بھی خالق اور خدا ہوتا تو یہ سارا نظام درہم برہم نہ ہو جاتا اسلئے کہ ماننے اور خواہشوں کے اختلاف سے نظام بگڑ جاتا ہے۔ آگے فرمایا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مکروہ چیزوں سے پاک ہے جو یہ لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں سلہ ۔ آخر میں پھر وہی موقف دہرا دیا
سلہ ۔ آگے حضورؐ کو خطاب فرمایا کہ اگرچہ یہ مشرک سخت سے سخت عذاب کے مستحق ہیں لیکن چونکہ جب عذاب آئے تو اس سے سب متاثر ہوتے ہیں اسلئے آپؐ ان کیلئے عذاب کی تمنا بھی نہ کریں بلکہ یہ دعا کریں جو سکھائی جا رہی ہے

سلہ ۔ فرمایا ہم اس پر قادر ہیں کہ آپؐ کی آنکھوں کے سامنے ان کو سزا دے دیں لیکن آپکے مقام بلند اور اعلیٰ اخلاق کا تقاضا ہے کہ ان کی برائی کو بھلائی سے دفع کریں۔ ان کی بے ہودہ باتوں سے مشتعل نہ ہوں۔ ہم بھی انکی باتوں کو جانتے ہیں اور مناسب وقت پر ان کو کافی سزا دینگے سلہ ۔ چونکہ شیطان جھگڑا پیدا کرتا اسلئے فرمایا اس سے پناہ مانگیں سلہ ۔ یعنی کسی حال میں بھی شیطان کو میرے پاس نہ آنے دیں کہ وہ مجھ پر اپنا وار کر سکے۔ امت کو بھی بواسطہ حضورؐ یہ تلقین ہے۔ آگے فرمایا یہ جو منکرین ہیں جب موت کو آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور عذاب کی ابتدا نظر آجاتی ہے تو اس وقت یقین آجاتا ہے کہ یہ تو حقیقت ہے ہم مذاق سمجھتے رہے اُس وقت پھر خدا سے لوٹانے کی دعا کریں گے

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ

کس کے ہاتھ میں پوری بادشاہی ہر چیز کی اور وہ اپنا اختیار چلاتا ہے اور اس پر کسی کا اختیار نہیں چلتا اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾

تم جانتے ہو سلہ وہ کہہ دیں گے اللہ ہی کا ہے سلہ ان سے فرما دیجئے پس کہاں سے تم پر جادو کیا گیا ہے

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ

بلکہ ہم نے دی ان کو حق بات اور بے شک وہ جھوٹ بات کہتے ہیں سلہ نہیں بنائی اللہ نے اپنے لئے کوئی

وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ

اولاد اور نہ ہی اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہیں یوں ہوتا تو لے جاتا اسی وقت ہر معبود اپنی مخلوق کو

وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾

اور بڑھ جاتا بعض بعض پر سلہ اللہ پاک ہے ان تمام چیزوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں سلہ

٥ ع ٥
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ قُلْ رَّبِّ

وہ اللہ جاننے والا ہے چھپی باتوں کا اور کھلی باتوں کا اور وہ بہت بلند ہے ان چیزوں سے جو مشرک بتاتے ہیں سلہ آپ فرما دیجئے اے میرے رب!

اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ

اگر تو نے مجھے دکھانا ہے وہ عذاب جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے اے میرے رب! مجھے نہ کرنا اس ظالم قوم میں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَاِنَّا عَلٰٓي اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور بے شک ہم اس عذاب کے دکھانے پر جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے یقیناً بڑے قادر ہیں سلہ

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾

آپ دور کریں اس طریقے پر جو بہتر ہے ان کی برائی کو ہم خوب جانتے ہیں جو یہ بیان کر رہے ہیں سلہ

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ

اور آپ فرما دیجئے اے میرے رب! میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے چوکوں سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں

رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ

اے میرے رب! اس بات سے کہ وہ میرے سامنے آئیں سلہ یہاں تک کہ آ پہنچی ان میں سے کسی کو موت تو کہہ دیتا ہے اے میرے رب!

سے۱:۔ اب مال کی حقیقت نظر آگئی کہ یہ تو اوروں کا ہو گیا ہے اسلئے مال خرچ کرنے کیلئے لوٹانے کی دعا کریگا سے۲:۔ فرمایا یہ ویسے کہہ رہا ہے اگر مہلت مل بھی جائے تو یہ پھر بھی مال خرچ نہیں کریگا اسلئے اب مہلت نہیں
سے۳:۔ اس سے مراد قبر کی زندگی ہے جسے برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کا معنی ہے پردہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں قبر کی زندگی اسکا عذاب ثواب نظر نہیں آتا اسلئے فرمایا پردے کے پیچھے بھی کیا نظر آئے۔ البتہ یہ پردہ
قیامت کے دن اٹھا لیا جائیگا پھر سب کو نظر آجائیگا۔ آگے میدانِ حشر کا حال بیان فرمایا ہے۔ وہاں نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ پھر اعمال کو تولا جائیگا اور اس کے مطابق جزا و سزا کا فیصلہ ہوگا
سے۵:۔ آگے دوزخیوں کا حال بیان فرمایا ہے سے۶:۔ دنیا کے اعمال کے مطابق ان کی شکل بنا دی جائیگی۔ وہاں ان سے کہا جائیگا کہ کیا تمہیں کسی نے دین کی باتیں نہیں سنائیں سے۸:۔ وہ جواب میں اعترافِ جرم کریں گے

ارْجِعُونِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ

مجھے واپس لوٹا دے تاکہ میں کام کروں نیکی کے سے۱ اس مال میں جو چھوڑ کر جا رہا ہوں ہرگز نہیں یہ ایک بات ہے

هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٠٠﴾ فَإِذَا نُفِخَ

جسے یہ کہہ رہا ہے سے۲ اور ان کے آگے اب ایک پردہ ہے اس دن تک جب یہ اٹھائے جائیں گے سے۳ اور جب پھونکا جائے گا

فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿١٠١﴾

صور میں پس کوئی نسب کام نہ آئے گا آپس میں اس دن اور نہ ایک دوسرے سے کچھ مانگ سکیں گے سے

فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ

پس جس کے وزن بھاری ہو جائیں گے پس وہ کامیاب ہو جائیں گے اور جس کے ہلکے رہ جائیں گے

مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ

پلڑے پس یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گھاٹے میں ڈالا اپنے آپ کو دوزخ میں

خَالِدُونَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ﴿١٠٤﴾

ہمیشہ رہیں گے سے۵ چڑھ جائے گی ان کے چہروں پر دوزخ کی آگ اور وہ دوزخ میں بد شکل ہو جائیں گے سے۶

أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوا

کیا ہماری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تم پر سے پس تم ان کو جھٹلاتے تھے سے۸ کہیں گے

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَا

اے ہمارے رب! ہم پر غالب آگئی تھی ہماری بدبختی اور ہم گمراہ لوگ تھے سے۹ اے ہمارے رب!

أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا

ہمیں نکال دے اس آگ سے پس اگر ہم نے دوبارہ وہی کام کئے پس بے شک ہم ظالم ٹھہریں گے اللہ فرمائے گا تم ذلیل ہی رہو اس آگ میں

وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿١٠٨﴾ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ

اور میرے ساتھ بات بھی نہ کرو سے۱۰ بے شک ایک گروہ تھا میرے بندوں میں سے جو یہ کہا کرتا تھا

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٠٩﴾

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے

سے۹:۔ کہیں گے اے اللہ! ایک موقع ہمیں اور دیدے
سے۱۰:۔ جاؤ دفع ہو جاؤ میرے ساتھ بات بھی نہ کرو۔ تم میرے
بندوں کے ساتھ مزاح کرتے تھے اب بھگتو۔ آگے اپنے ان
مقبول بندوں کا پسندیدہ عمل بتا کر اس کا انعام بتایا اور ان کافروں
کو جسمانی کے ساتھ روحانی اذیت بھی دی کہ جن سے تم مزاح کرتے تھے
آج ان کے انعامات دیکھ کر تم جلو اور غصے سے پیچ و تاب کھاؤ

۱۔ تم ان کے ساتھ ٹھٹھا کرنے میں اتنے مدہوش ہوئے کہ مجھ بھی بھول گئے اب تم تو یہ سزا چکھو اور اُن کے اس صبر پر آج دائمی کامیابی دی جا رہی ہے ۲۔ اُن کیلئے تو ہمیشہ کے مزے ہیں تم بتاؤ ان سے مذاق کر کے تم جو مزے لیتے رہے وہ کتنے عرصے کیلئے تھے ۳۔ خوشی کا وقت چونکہ جلدی گذر جاتا ہے اس لئے دن بھی یہ جواب دیں گے۔ ویسے بھی حشر کا دن بھی اتنا لمبا ہوگا کہ دنیا اس کے مقابلے میں اتنی ہی نظر آئیگی ۴۔ فرمایا جائیگا واقعی یہی بات ہے اگر سنجیدگی سے سمجھانے پر تم اُس وقت یہ سمجھ جاتے تو آج خراب نہ ہوتے۔ آگے فرمایا کیا تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ہمیں یونہی کھیل تماشے کے طور پر فضول پیدا کیا گیا ہے اور پیدا کرنے والا تم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں کریگا ۵۔ ہمارا خالق ایسے لغو کاموں کے کرنے سے بلند و برتر ہے ۶۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اسکا عمل بلا دلیل ہے ۷۔ ہر ایک سے اُس نے حساب ضرور لینا ہے پیدا کرنے کا مقصد یہی ہے اور یہ فیصلہ تو ابھی سنایا جا رہا ہے کہ مشرک اور کافر ناکام ہونگے اس لئے فرمایا اب بھی باز آجاؤ اور اپنی غلطیوں کی مجھ سے معافی مانگ لو ۸۔ روایات میں ہے کہ جو کوئی نماز کے بعد یہ دعا تین یا پانچ یا سات بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ایمان پر فرما دیں گے۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ

پھر تم نے بنا لیا تھا ان کو ٹھٹھا یہاں تک کہ انہوں نے بھلا دی تمہیں میری یاد اور تم ان کے ساتھ

تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ

ہنسی کیا کرتے تھے ۱ بے شک میں نے بدلہ دیا ان کو آج کے دن ان کے صبر کا بے شک وہی

الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

مراد پانے والے ہیں ۲ اللہ پوچھیگا تم رہے ہو زمین میں کتنے سال

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾

کہیں گے ہم رہے ہیں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ پس پوچھ لیں گنتی کرنے والوں سے ۳

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾

اللہ فرمائے گا تم ٹھہرے ہو دنیا میں بہت ہی تھوڑے اگر تم جان لیتے ۴

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾

کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ ہم نے تم کو بنایا ہے بیکار ہی اور بے شک تم ہماری طرف نہ لوٹائے جاؤ گے ۵

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ

پس بڑی شان والا ہے وہ اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کے بغیر کوئی بھی معبود نہیں ہے وہ رب ہے عرش کا

الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ

جو عزت والا ہے اور جو کوئی پکارے گا اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو جس کیلئے کوئی دلیل نہیں ۶

بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾

اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہوگا بے شک یہ بات یقینی ہے کہ کامیاب نہیں ہوا کرتے ایسے کافر ۷

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ ع

اور آپ فرما دیجئے اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے ۸

٢٤ سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ ١٠٢

سورۃ نور مدنی ہے اور اس میں ۶۴ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

ف۱:- سورۃ النور مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس میں ایک آیت ہے اللّٰہ نور السموات والارض شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ النور ۔ پچھلی سورۃ المومنون میں
اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات بیان فرمائیں جن کی وجہ سے وہ جنت کا مستحق بنتا ہے اور اس سورۃ میں وہ اعمال بیان فرمائے جن کے نتیجے میں وہ جنت کا مستحق نہیں رہتا بلکہ ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح سورۃ المومنون
کی آخری آیت میں اپنی صفت رحمت کو بیان فرمایا اور اسی رحمت کا ایک پہلو سورۃ النور میں ارشاد فرمایا کہ جس طرح کسی کے بدن کے اندر ناسور والے عضو کو کاٹنا رحمت ہے اسی طرح اسلامی حدود اور سزائیں بھی معاشرے کو پاک کرنے کیلئے رحمت ہیں
اس سورۃ میں زنا اور قذف کی (یعنی) سزا رجم اور کوڑے مارنا بیان فرمایا جو بظاہر تکلیف دہ ہے لیکن اثر کے لحاظ سے رحمت ہے ۔ یہ ساری سورۃ یک وقت نازل ہوئی اور اس کا شان نزول یہ ہے کہ ایک غزوہ سے واپسی پر
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قافلے کی روانگی کے وقت قضائے حاجت کیلئے دور چلے جانے
کی وجہ سے پیچھے رہ گئیں اور ایک صحابی کے اونٹ پر قافلے سے آملیں جو
پیچھے رہ جانے والی چیزوں کو اٹھا کر لدنے والا ہوتا ہے تو منافقین نے ان
پر تہمت لگادی ۔ اس موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صفائی
کیلئے یہ پوری سورۃ نازل فرمادی گئی اور اس میں سارے ازدواجی
مسائل بھی بیان فرمادیئے جو معاشرتی زندگی کیلئے بہت اہم ہیں
ف۲:- اس انداز میں کسی اور سورۃ کے بارے میں ارشاد نہیں فرمایا گیا یہ
آنے والے احکامات کی اہمیت کی وجہ سے ہے کہ ان کو معمولی نہ سمجھو اور نہ
ہی ان میں کمی بیشی کرو ۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ واضح حدود ہیں۔ آگے احکام ہیں
ف۳:- یہاں بدکام کرنے والی عورت کو مقدم فرمایا اسلئے کہ اس برے عمل کا سبب
عموماً عورت ہی بنتی ہے اگر بے پردگی اور اختلاط نہ ہو تو یہ عمل شروع نہیں ہوتا
دوسری جگہ چوری کی سزا میں مرد کو مقدم فرمایا کہ اسکا جرأت سے زیادہ ہوتا ہے
ف۴:- یہ سزا کنوارے مرد عورت کیلئے ہے ۔ آگے فرمایا اس سلسلہ میں نرمی نہ کرو
ف۵:- دوسروں کو دکھا کر سزا دو تاکہ وہ بھی عبرت حاصل کریں اور بچیں
ف۶:- یہ عادت بیان کی ہے حکم نہیں ۔ برے عمل کا مرتکب پھر اسلام کو بھی دیکھتا
ف۷:- البتہ مشرک مرد و عورت سے نکاح مومن کیلئے حرام ہے ۔ آگے فرمایا
چونکہ بڑی سخت سزا ہے اسلئے جھوٹا الزام بالکل نہ لگاؤ ورنہ اسکی بھی سزا ہوگی
ف۸:- یہ تحفظ ہے عورت کی عزت کا ۔ آگے فرمایا زنا کی سزا تو صرف
درّے تھے اور وقتی سزا تھی لیکن تہمت کی سزا ایک درّوں کی صورت میں
وقتی ہے اور ایک مردود الشہادۃ ہونے کی زندگی بھر کیلئے ہے
ف۹:- البتہ توبہ کرلیں تو اللہ معاف کردے گا مگر سزا ضرور نافذ ہوگی
ف۱۰:- یہ تو تھا عام آدمی کی طرف سے تہمت کا قانون آگے میاں بیوی کے ایک
دوسرے پر الزام کو تفصیل سے بیان فرمایا کہ وہ زیادہ نازک معاملہ ہوتا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰہَا وَ فَرَضۡنٰہَا وَ اَنۡزَلۡنَا فِیۡہَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّکُمۡ

یہ ایک سورۃ ہے جو ہم نے اتاری ہے اور اسی میں ہم نے حکم فرض کیے ہیں اور اتاری ہیں ہم نے اس سورۃ میں روشن روشن آیتیں تاکہ تم

تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِیَۃُ وَ الزَّانِیۡ فَاجۡلِدُوۡا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا

نصیحت حاصل کرو ف۲ بدکار عورت کو اور بدکار مرد کو مارو ف۳ ہر ایک کو ان میں سے

مِائَۃَ جَلۡدَۃٍ ۪ وَّ لَا تَاۡخُذۡکُمۡ بِہِمَا رَاۡفَۃٌ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ

سو سو درّے ف۴ اور نہ پکڑے تم کو ان کو سزا دیتے وقت کوئی نرمی اللہ کے دین کے مقابلے میں اگر تم

تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَ لۡیَشۡہَدۡ عَذَابَہُمَا طَآئِفَۃٌ

ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت پر اور حاضر ہو ان کی سزا کے وقت ایک ٹولہ

مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫

ایمان والوں میں سے ف۵ بدکار مرد نکاح نہیں کیا کرتا مگر بدکار عورت کے ساتھ خواہ وہ مشرکہ ہی ہو

وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی

اور بدکار عورت اُسے نکاح میں نہیں لیتا مگر وہی جو بدکار مرد ہو خواہ وہ مشرک ہو ف۶ اور یہ بات حرام ہے

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا

ایمان والوں پر ف۷ اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں کو ف۸ پھر پیش نہ کرسکیں

بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡہُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَۃً وَّ لَا تَقۡبَلُوۡا لَہُمۡ

چار گواہ پس مارو ان کو اسّی درّے اور نہ قبول کرو ان کی

شَہَادَۃً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا

گواہی کبھی بھی اور یہی لوگ اللہ کے ہاں نافرمان ہیں ف۹ مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں

مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ

اس کے بعد اور نیک ہو جائیں پس بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۰ اور وہ لوگ جو

۱ یہ لعان کا قانون ہے۔ وہ لعان کرے گا اس طریقہ پر اور قاضی فیصلہ دے گا ۲ یعنی جو قسم خاوند کو دیا جائیگا یہی عورت سے منوانی طلب کی جائیگی ۳ مرد کیلئے پانچویں قسم لعنت کی تھی عورت کیلئے غضب کی ہے اسلئے کہ
عورتیں عموماً عادتاً لعنت ملامت کرتی رہتی ہیں اس کو معمولی سمجھتی ہیں اسلئے فرمایا وہ غضب سے ڈرے گی۔ آگے فرمایا یہ قانون بیان کرنا اللہ کی رحمت ہے ورنہ تم ہمیشہ لڑتے ہی رہتے ۴ آگے فرمایا کہ عام عورت پر تہمت سے شہادت
تک مردود ہوجاتی ہے یہ اتنا بڑا جرم ہے تو ازواج مطہرات کے بارے میں ایسی لب کشائی کی جائے تو وہ کتنا بڑا گناہ ہوگا اور یہ تو مومنوں کی شان کے خلاف ہے کہ وہ ایسی بات سنیں بجائیکہ شک میں پڑتے وہ فوراً اسے بہتان
قرار دیدیتے ۵ چونکہ منافقین ظاہری طور پر کلمہ پڑھتے تھے ۶ اسلئے کہا اس طرح مومن اور منافق ملے جلے گئے ۷ جس نے جتنا جتنا حصہ اس غلط کام میں لیا ہے اس کو اس کے مطابق سزا ملے گی چنانچہ بعض مسلمانوں کو دنیوی
ہی میں سزا ملی ایک صحابی آخری عمر میں اندھے ہوگئے تھے۔ البتہ سازشی رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ۸ آگے جو مخلص لوگ اس میں ملوث ہوگئے تھے ان کو سمجھایا کہ تم کیا کرتے۔
۹ تم یہ سن کر سمجھ جاتے اس میں ان مومنوں کے سنتے ہی رد کردیتے۔
آگے فرمایا ایسے الزام کیلئے گواہ پیش کرنے ضروری ہوتے ہیں

يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ

تہمت لگاتے ہیں اپنی بیویوں پر اور نہ ہو ان کے لئے گواہ سوا اپنی جانوں کے ۱

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۶

پس گواہی یوں ہوگی ان میں سے ہر ایک مرد کی کہ وہ چار قسمیں کھائیگا اللہ کے نام کی کہ بے شک وہ سچوں میں سے ہے

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۷

اور پانچویں قسم یوں کھائیگا کہ اس پر لعنت ہو اللہ کی اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے ۲

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

اور دور کردی جائیگی اس عورت سے یہ سزا کہ گواہی دے بیوی چار قسمیں اللہ کے نام کی کہ بے شک

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۸ ۙ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ

اس کا خاوند جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں قسم یوں کھائے گی کہ اللہ کا غضب ہو اس پر اگر وہ خاوند

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۹ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ

سچوں میں سے ہے ۳ اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور رحمت اللہ کی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ ع اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا

توبہ قبول کرنیوالا ہے بڑی حکمت والا ہے (تو کیا کچھ نہ ہوتا) ۴ بے شک وہ لوگ جو لائے ایک طوفان ایک گروہ ہے تم ہی میں سے ۵ نہ

تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ

سمجھو اس بات کو برا اپنے لئے بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے لئے ۶ ہر آدمی کو ان میں سے ملے گی وہ سزا جتنا کمایا اس نے

مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۱ لَوْلَآ

گناہ سے ۷ اور وہ شخص جو منتظم ہوا اس بڑے جرم کا ان میں سے اسی کیلئے بہت بڑا عذاب ہے ۸ یہ بات کیوں نہ ہوئی

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا

جونہی تم نے یہ بات سنی تھی خیال کرلیتے ایمان والے مرد بھی اور ایمان والی عورتیں بھی اپنے دلوں میں بہتری کا اور کہہ دیتے

هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۲ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا

یہ تو کھلا ہوا الزام ہے ۹ کیوں نہ لائے منافق اس بات پر چار گواہ جب وہ نہ لاسکے

سا۔ آگے فرمایا چونکہ تمہاری نیت خراب نہ تھی اسلئے تمہیں بجائے عذاب دینے کے معاف کر دیا ہے۔ اس سے صحابہ کرام کی عظمت بھی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ نے ان پر رحمت کی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کریگا۔ میں واضح کر دیا
سے۲۔ تم نے تو اسے معمولی سمجھا تھا حالانکہ ازواج مطہرات کے بارے میں تو سوچنا بھی گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بار کہنے پر اکتفا نہیں کیا پھر اس بات کو دھرایا۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ واقعہ افک حدیثوں وغیرہ میں پڑھنے
کے دوران آئے تو بیان کر دیں ورنہ بلا ضرورت بیان کرنا بھی حرام ہے سے۳۔ آگے فرمایا اب دوبارہ ایسا کام نہ کرنا ورنہ ایمان سے نکل جاؤ گے۔ ایک دفعہ حضور اکرمؐ رات کو تشریف لا رہے تھے ساتھ حضرت سودہؓ بھی سامنے
سے حضرت عمرؓ کو آتا دیکھا تو فوراً ان سے فرمایا میں اور سودہؓ ہوں اسلئے کہ اگر ان کے دل میں ذرا سا خیال بھی آ گیا تو ایمان چلا جاتا ہے۔ اسی لئے پھر فرمایا کہ میں اسی وجہ سے کھول کھول کر یہ باتیں تمہیں سمجھا رہا ہوں

بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

گواہ تو اللہ کے ہاں وہ جھوٹے ہیں سے۱ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ

تم پر اور اس کی رحمت دنیا میں اور قیامت میں تو چھو جاتا تمہیں اس بات میں جس میں تم نے بحث کی تھی

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا

عذاب بہت بڑا جب تم لے رہے تھے اس بات کو اپنی زبانوں کے ساتھ اور تم کہہ رہے تھے اپنے مونہوں کے ساتھ وہ بات

لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ وَ

جس کی کوئی دلیل نہ تھی تمہارے پاس اور تم سمجھتے تھے یہ معمولی بات ہے حالانکہ وہ اللہ کے ہاں یہ بہت بڑا گناہ ہے سے۲

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ

یہ بات کیوں نہ ہوئی جوں ہی تم نے سنا تھا اسے تم کہہ دیتے ہمارا یہ حق نہیں ہے کہ ہم یہ بات بولیں اللہ تو پاک ہے

هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ

یہ تو بہت بڑا بہتان ہے سے۳ اللہ تمہیں سمجھاتا ہے کہ ہرگز نہ لوٹنا ایسی باتوں کی طرف کبھی بھی اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾

تم میں ایمان ہے سے۴ اور بیان کرتا ہے اللہ تمہارے سامنے ان باتوں کو اور اللہ خوب جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے سے۵

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

بے شک وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ پھیل جائے بے حیائی ان لوگوں میں جو ایمان والے ہیں ایسے آدمیوں کیلئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾

دردناک عذاب ہے دنیا میں اور قیامت میں بھی سے۶ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع

اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی رحمت (تو کیا کچھ نہ ہوتا تم) اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ بڑی شفقت والا ہے اور بڑا ہی مہربان ہے سے۷

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ

اے ایمان والو! نہ پیروی کرو شیطان کے نقش قدم کی سے۸ اور جو کوئی پیروی کرے گا

الثمن ٨ ع

سے۵۔ آگے عام مسلمانوں کے لئے بھی قانون بیان فرما دیا کہ جو مسلمانوں
میں بے حیائی پھیلانے کی کوشش کرے گا اس کیلئے دنیا و آخرت میں عذاب ہوگا
سے۶۔ مخلص مسلمانوں کو فرمایا تم ظاہری حالت پر ہی نہ جایا کرو ان کے خفیہ
کام اور دلوں کی حالت میں جانتا ہوں کہ فلاں ایک بن کر کیا کرتوت کرتے ہیں
سے۷۔ چونکہ کچھ صحابہؓ کا لاعلمی کی وجہ سے اس واقعہ میں کچھ دخل تھا
اسلئے پھر فرما دیا کہ اللہ نے اپنے فضل و رحمت سے تمہیں معاف کر دیا ہے
سے۸۔ آگے فرمایا کہ بے حیائی پھیلانا شیطان کا عمل ہے اسلئے اسکی پیروی سے بچو
سے۹۔ اس کی پیروی کے انجام پر غور کر لو وہ لازماً یہ ہوگا۔

سے ۱: اگرچہ بے حیائی بھی ایک برائی ہی ہے لیکن اس کی اہمیت کی وجہ سے الگ اور پہلے ذکر فرمائی سے ۲: بے حیائی ایک پلیدی ہے اللہ نے تمہیں اس سے بچایا ہوا ہے سے ۳: اللہ دلوں کے حال جانتا ہے کہ کس نے کس نیت سے اس واقعہ میں حصہ لیا تھا
آگے صحابہ کرام رضی کو یا عموم اور حضرت ابوبکر رضی کو یا خصوصی حکم دیا کہ میں نے ایسے لوگوں کو معاف کر دیا ہے جنہوں نے غلط فہمی یا جلد بازی میں نا سمجھی سے اس واقعہ میں حصہ ڈال دیا تھا آپ بھی معاف کر دیں اصل کہ آپ نے ایک صحابی حضرت مسطح رضی
کی مالی امداد بند کرنے کی قسم کھائی تھی کہ انہوں نے بھی کچھ باتیں کر دی تھیں سے ۴: صحابہ کی کتنی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ خود سفارش کر رہے ہیں سے ۵: نفسیاتی طور پر سمجھایا کہ خود اپنے لئے مغفرت کو پسند کرتے ہو تو آپ بھی معاف کر دو
سے ۶: آگے پھر عورتوں کی عصمت کے تحفظ کیلئے تہمت کی سزا بیان فرمائی اور ڈرایا کہ اس میں کچھ نہ رکھو ۔ ذکر عورتوں کا ہے مراد پاکدامن مرد بھی ہیں ان پر تہمت لگانا بھی جرم ہے سے ۷: لعنت تو دنیا و آخرت دونوں میں ہے اس کے علاوہ
آخرت کا بڑا عذاب الگ ہے سے ۸: اس دن اپنا سارا بدن گواہی دے گا پھر اللہ تعالیٰ منصف فیصلہ فرمائیں گے سے ۹: آگے نفسیاتی دلیل دے کر حضرت عائشہ رضی کی عصمت بیان فرمائی کہ وہ تو معصوم اکبر حضور اکرم ؐ کی بیوی ہیں خود معصوم
ہی ہونگی اگر ان میں نقص ہوتا تو حضور ؐ نکاح کرتے جو کرتے ہی اللہ کے
حکم سے ہیں یہ تو نعوذ باللہ خدا کے انتخاب پر اعتراض ہو جائے گا ۔
سے ۱۰: اس سے مراد گندی باتیں بھی ہیں کہ اچھے لوگوں کیلئے اچھی باتیں کیا کرو
سے ۱۱: کتنی شان ہے حضرت عائشہ رضی کی کہ خود اللہ تعالیٰ براءت کا اعلان
فرما رہے ہیں ۔ پہلے براءت کا اعلان فرمایا آگے مغفرت و رزق بیان کر دیا
سے ۱۲: اس آیت میں ہمیشہ کیلئے قانونِ عصمت بھی بیان فرما دیا اور آگے
ہدایت دیدی کہ خود کو محفوظ رکھنے کیلئے معاشرے میں یہ طریقہ اختیار کرو
فرمایا ان شروعات کو ہی بند کر دو جو بعد میں بے حیائی کا سبب بنیں اور
یہ تب ہو سکے گا کہ مرد و عورت کے کھل کر ملنے پر پابندی ہو اگر بلا حجاب اور
بلا رکاوٹ ملنا جلنا ہو تو انسانی فطرت کے مطابق جذبات بن جاتے ہیں
اور معاملہ پھر آگے بڑھ جاتا ہے اسلئے آگے تفصیل سے شرائط و آداب
بیان فرمائے تاکہ وہ سب راستے ہی بند ہوں جن کا نتیجہ غلط نکلتا ہے ۔

الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

شیطان کے قدموں کی پس شیطان حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور ہر برے کام کا ۱ اور اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تم پر

وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اور اسکی رحمت تو تم میں سے کوئی بھی پاکیزہ نہیں سکتا ۲ مگر اللہ تعالیٰ پاکیزہ بناتا ہے جسے بھی چاہتا ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

اللہ سننے والا ہے جاننے والا ہے ۳ اور قسمیں نہ کھائیں وہ لوگ جو فضیلت والے ہیں تم میں سے اور جن کو زیادہ مال ملا ہے

اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ

اس بات کی کہ وہ نہ دینگے مال قرابت داروں کو اور مسکینوں کو اور ان لوگوں کو جو گھر بار چھوڑ کر آئے ہیں اللہ کی راہ میں

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

ان لوگوں کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگذر کر ڈالیں ۴ کیا تم نہیں پسند کرتے اس بات کو کہ بخش دے اللہ تمہیں ۵ اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا

مہربان ہے ۶ بے شک وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں کو (مردوں کو) جو گناہ سے بے خبر ہیں ایمان والی ہیں ان پر لعنت ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ

دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی ۷ اور ان کیلئے بہت بڑا عذاب ہوگا جس دن گواہی دے جائیں گے ان کے خلاف

اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ

ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کاموں پر جو وہ کیا کرتے تھے ۸ اس دن پورا پورا دے گا انکو

اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ

اللہ ان کا بدلہ جو بالکل صحیح ہوگا اور یہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق بیان کرنے والا اور بات کو کھول کر بیان کرنے والا ہے ۹ گندی عورتیں ۱۰

لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ

گندے مردوں کیلئے ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کیلئے ہوتے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہوتی ہیں اور پاکیزہ مرد

ع ۳ ۲۶ ۹ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع

پاکیزہ عورتوں کیلئے ہوتے ہیں یہ لوگ پاک ہیں اس الزام سے جو یہ کہتے ہیں ۱۱ ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے ۱۲

۱ - کسی کے گھر جاؤ تو یہ طریق کار اختیار کرو۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اپنے گھر بھی جاؤ تو ایسا انداز اختیار کرو کہ گھر والے سمجھ جائیں کہ باہر سے کوئی آرہا ہے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ میرے گھر تو صرف میری ماں ہی ہے تو
فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ ماں کو ننگا دیکھے ۲۔ اگر اجازت نہ ملے تو بار بار دروازہ نہ کھٹکھٹاؤ اور اگر کہا جائے کہ ابھی ہم فارغ نہیں ہیں تو واپس لوٹ جاؤ۔ مسئلہ یہ ہے کہ تین بار سلام کہو یا اجازت لو اور جواب نہ ملنے پر واپس ہو جاؤ
۳۔ اگر غیر آباد مکان ہو یا دکان، مہمان خانہ، ہوٹل وغیرہ ہو جو عوامی جگہیں ہیں تو وہاں جانے میں کوئی ہرج نہیں۔ آگے غیر محرم کو دیکھنے کی ممانعت بیان فرمائی ۴۔ مردوں اور عورتوں دونوں کو الگ الگ تاکید سے حکم فرمایا
آگے بناؤ سنگھار کے اظہار و نمائش سے سختی سے منع فرمایا البتہ اگر برقعہ وغیرہ پر بنے ہوئے گل بوٹے ظاہر ہیں تو وہ مجبوری ہے ۵۔ بطور خاص گریبان اور سینہ کو پوری طرح ڈھانپنا بہت ضروری ہے۔ پردہ کے مسئلہ کو
اللہ تعالیٰ کتنی تفصیل سے بیان فرما رہے ہیں آگے استثناء بیان فرمایا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا۟

اے ایمان والو! مت داخل ہو ان گھروں میں جو تمہارے گھر نہیں ہیں یہاں تک کہ اپنا تعارف کرالو

وَتُسَلِّمُوا۟ عَلَىٰٓ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا۟

اور سلام کہہ ڈالو اس گھر کے رہنے والوں کو یہ بات بہتر ہے تمہارے لئے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۱ پس اگر نہ پاؤ تم

فِيهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ٱرْجِعُوا۟

ان گھروں میں کسی کو تو مت داخل ہو تم ان گھروں میں یہاں تک کہ اجازت دی جائے تمہیں اگر کہا جائے تمہیں کہ واپس چلے جاؤ

فَٱرْجِعُوا۟ ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

تو واپس آجاؤ یہ بات بڑی پاکیزہ ہے تمہارے لئے اور اللہ تمہارے عملوں سے پورا باخبر ہے ۲ تم پر نہیں ہے کوئی گناہ

أَن تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَٰعٌ لَّكُمْ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ

کہ داخل ہو جاؤ ایسے گھروں میں جن میں کوئی بستا نہیں ہے اور ان میں تمہاری فرورت کے سامان ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم ظاہر کررہے ہو

وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا۟ مِنْ أَبْصَٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا۟

اور جو تم دل میں چھپارہے ہو ۳ آپ فرمادیجئے مسلمان مردوں سے نیچے رکھو اپنی آنکھیں اور حفاظت کرو

فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾ وَقُل

اپنی عصمتوں کی یہ بات بڑی پاکیزہ ہے ان کیلئے بے شک اللہ تعالیٰ باخبر ہے ان کاموں سے جو وہ کاریگری کرتے ہیں اور آپ فرمادیجئے

لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ

مسلمان عورتوں سے نیچے رکھیں اپنی آنکھیں اور حفاظت کریں اپنی عصمتوں کی ۴ اور نہ ظاہر کریں

زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا

اپنا بناؤ سنگھار مگر وہ جو ظاہر ہوجائے اس سے اور چاہیے کہ ڈال لیں اپنی بڑی چادروں کو اپنے گریبانوں پر ۵ اور نہ

يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ

ظاہر کریں اپنے بناؤ سنگھار کو مگر اپنے خاوندوں کے سامنے یا اپنے باپوں کے سامنے یا اپنے خاوندوں کے باپوں کے سامنے یا

أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ

اپنے بیٹوں کے سامنے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے یا

ف۱: یہ سب وہ رشتہ دار ہیں جن سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔ وقتی محرم سے بھی پردہ ضروری ہے۔ آگے فرمایا صرف اپنی عورتوں سے پردہ نہ کریں اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر اور بازاری اور جانی انجانی عورت سے بھی پردہ ضروری ہے
ف۲: اس سے خواجہ سرا مراد ہیں ف۳: ہوشیار بچے سے بھی پرہیز کریں عمر کی یا بلوغت کی تخصیص نہیں کی بلکہ چھوٹا بچہ جو جنس سے آگاہ ہو جائے اس سے بھی پردہ کریں۔ ف۴: اوپر تو برقعہ ہو اور پازیب چھنک رہی ہو
یا چوڑیاں بج رہی ہوں۔ آگے فرمایا باوجود اس کے اگر غیر ارادی بے عملی ہو جائے تو اللہ سے معافی مانگتے رہا کرو۔ ف۵: آگے فرمایا اپنے گھروں کو محفوظ کرنے کیلئے بے نکاح مرد، عورتوں کے نکاح کر دو خواہ غلام لونڈیوں سے
کر دو۔ مال پر نظر نہ کرو اللہ مالدار کر دے گا ف۶: اس سے یہ بھی مراد ہے کہ گھر کے اندر کام کرنے والے غلام، لونڈیوں، نوکروں، نوکرانیوں کی بھی شادی کرا دو یہ محفوظ طریقہ ہے ف۷: جن کا نکاح مجبوری کی وجہ سے نہ ہو سکے وہ
خود کو سنبھالیں مثلاً روزے رکھیں ف۸: آگے غلاموں کے متعلق حکم فرمایا کہ جو غلام رقم دے کر آزاد ہونا چاہے تم رکاوٹ نہ ہو بلکہ آزاد کر دو ف۹: وہ غلام رقم کہاں سے لائے گا۔ مسلمانوں سے فرمایا اگر ایسا غلام تم سے
مالی مدد مانگے تو زکوٰۃ، صدقہ وغیرہ سے دے دیا کرو تاکہ وہ آزادی
حاصل کر سکے ف۱۰: آگے ان لوگوں کو تنبیہ کی جو اپنی لونڈیوں سے بدکاری
کرا کر مال کماتے تھے کہ اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہیں تو مت مجبور کرو
یہ تو عبداللہ بن ابی کے بارے میں تھا کہ وہ مسلمان لونڈیوں کو بھی مجبور کرتا تھا
ورنہ لونڈیوں سے بدکاری کرانا خواہ برضا و رغبت ہو ہر حال حرام ہے
ف۱۱: ان مسلمان لونڈیوں کو تسلی دیدی جن کو مالک مجبور کرتے تھے کہ
بھی اللہ معاف کر دیں گے اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔

بَنِىْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ

اپنی بہنوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی عورتوں کے سامنے ف۱ یا ان لونڈیوں کے سامنے جن کے مالک ہیں ان کے ہاتھ یا ان مردوں کے سامنے جن کو کوئی

اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى

حاجت نہیں ہے ایسے کاموں کی ف۲ یا ان بچوں کے سامنے جن کو خبر نہیں ہے

عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ

عورتوں کی چھپی باتوں پر ف۳ اور نہ ماریں وہ اپنے پاؤں زور سے تاکہ معلوم ہو جائے وہ جو چھپا رہی ہیں اپنے

زِيْنَتِهِنَّ ۗ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

بناؤ سنگھار کو ف۴ اور توبہ کرتے رہو اللہ کے سامنے سارے کے سارے اے ایمان والو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ف۵

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۚ اِنْ

اور نکاح کرا دیا کرو ان لوگوں کا جن کے خاوند نہ ہوں یا بیوی نہ ہو تم میں سے اور ان کا جو نیک ہوں تمہارے غلاموں میں سے اور تمہاری لونڈیوں میں سے ف۶ اگر

يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

وہ غریب ہونگے ان کو مالدار کر دیگا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ

اور بچتے رہیں وہ لوگ جو نہیں پاتے نکاح کو ف۷ یہاں تک کہ مالدار کر دے ان کو اللہ تعالیٰ

فَضْلِهٖ ۗ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ

اپنے فضل سے ف۸ اور وہ لوگ جو چاہتے ہیں تم سے آزاد ہونا ان لوگوں میں سے جن کے مالک ہیں تمہارے ہاتھ پس آزاد کر دیا کرو ان کو

اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۗ وَلَا

اگر تم جانو ان میں بہتری کو ف۹ اور دے ڈالو تم ان غلاموں کو اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے تم کو دیا ہے ف۱۰ اور مت

تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ

مجبور کرو اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر جب کہ وہ چاہتی ہوں پاکدامنی تاکہ تم حاصل کرو دنیا کی زندگی کے فائدے کو

الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ

ف۱۱ اور جو کوئی مجبور کرے گا ان کو پس بے شک اللہ تعالیٰ ان کے مجبور ہونے کے بعد بخشنے والا

سلہ ۱: آگے فرمایا کہ میں واضح احکام نازل کر رہا ہوں اور ساتھ پہلی قوموں کے کچھ حالات بھی بیان کر دیتا ہوں مگر کس کیلئے؟ متقین کیلئے ورنہ منکرین پر دیکھ سن کر بھی مانتے نہیں ہیں سلہ ۲: احکامات کے بیان کے درمیان اللہ
اللہ تعالیٰ اپنی قدرت، عبادت، اطاعت کا ذکر فرما دیتے ہیں کہ برائیوں سے محفوظ رہنے، جھگڑوں سے بچنے کا طریقہ نبی کی تعلیمات پر عمل ہے اور اللہ پر پختہ ایمان ہونا ہے اسی طرح قیامت کا ڈر بھی ایک ذریعہ ہے
اگلی آیات میں یہ یاد دہانی کرائی ہے سلہ ۳: جس طرح تم محسوس نور دیکھتے ہو اسی طرح خدا کا قانون بھی نور ہے اس نور ہدایت سے فائدہ اٹھاؤ۔ آگے اس کی مثال سمجھائی ہے سلہ ۴: زیتون کا تیل جلنے کیلئے طرف اشارہ جا رہا
ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ جلدی نور دیتا ہے اور وہ نور ہر قسم کی شر سے محفوظ رہتا ہے سلہ ۵: وہ نور ہمیں ملے گا کہاں سے؟ مسجد میں سلہ ۶: ایسا گھر جسے ظاہری طور پر اور معنوی طور پر بلند کیا جائے

سلہ ۷: مسجد جانے کا حکم مردوں کو ہے عورتوں کو نہیں
سلہ ۸: یہ لوگ ایسے اعمال کرتے کیوں ہیں؟ قیامت کے ڈر سے
سلہ ۹: ہمارا یہ حال نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ فضل و کرم فرمائیں

رَّحِیْمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ

مہربان ہے سلہ ۱ اور بے شک اتاریں ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اور مثالیں ان لوگوں کی جو

خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿٣٤﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ

ع ٤ ٨ ١٠

گذر چکے ہیں تم سے پہلے اور یہ نصیحت ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچانا چاہتے ہیں سلہ ۲ اللہ ہی روشن کرنے والا ہے آسمانوں کو

الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ

اور زمین کو سلہ ۳ مثال اس کے نور کی اس طاقچے کی طرح ہے جس میں چراغ ہو اور وہ چراغ ایک قندیل میں ہو

اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

وہ قندیل ایسی ہو جیسے موتی تارا ہے جسے روشن کیا جاتا ہے اس پودے کے تیل سے جو برکت والا پودا ہے

زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا غَرْبِیَّةٍ ۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ

جس کا نام زیتون ہے نہ وہ شرقی ہے نہ وہ غربی ہے اس کا تیل خود ہی روشنی دینے کے قریب ہوتا ہے اگرچہ نہ چھوئے

تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضْرِبُ

اُسے آگ سلہ ۴ روشنی پر روشنی ہے رہنمائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نور کیلئے جس کو بھی چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے

اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿٣٥﴾ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کو سمجھانے کیلئے اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے سلہ ۵ ان گھروں میں کہ حکم دیا اللہ نے

اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿٣٦﴾

کہ ان کو بلند کیا جائے سلہ ۶ اور لیا جائے ان گھروں میں نام اللہ کا سلہ ۷ پاکی بیان کرتے ہیں اللہ کی ان گھروں میں صبح کو بھی اور شام کو بھی

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ

ایسے مرد ہیں جن کو غافل نہیں کر سکتی کوئی سوداگری نہ لینا اور بیچنا اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور

اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾

زکوٰۃ کے دینے سے سلہ ۸ یہ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں سلہ ۹

لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ

تاکہ بدلہ دے ان کو اللہ تعالیٰ بہتر ان کاموں کا جو انہوں نے کئے ہیں اور بڑھا دے ان کیلئے اپنا فضل اور اللہ روزی دیتا ہے

سا: فرمایا جنہوں نے میری عبادت کیلئے اپنا کاروبار بند کیا ان کو بے حساب رزق اور برکت دونگا اور قیامت کے دن کی جزا بھی اپنی شان کے مطابق دونگا۔ آگے فرمایا ان کے مقابلے میں کافروں کا کیا حال ہے جنہوں نے نور
کو نہیں ڈھونڈا اور اس سے فائدہ نہیں اٹھایا ۳: جو کچھ وہ ظاہری طور پر دیکھ رہے ہیں وہ ایک سراب ہے جیسے وہ پانی سمجھ رہے ہیں وہ محض خشک ریت ہے ۳: وہ نور سے بھاگے تو اندھیرے در اندھیرے میں
پھنس گئے جہاں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا ہے۔ آگے پھر آفاقی دلائل دے کر دعوت فکر دی ۵: زمین و آسمان اور ان کے درمیان موجود ساری مخلوق اللہ کی مطیع اور تسبیح خوان ہے۔ اپنے تسبیح کے طریقے وہ جانتے ہیں دوسرا
کوئی نہیں سمجھ پاتا ۶: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ آگے اور دلیل دی ۷: آسمان کے نظام کو بیان فرمایا اور بارش کی مثال دی ۸: بعض علماء فرماتے ہیں کہ آسمانوں پر برف کے پہاڑ ہیں جو اولے بن کر برستے ہیں
بعض نے کہا اس سے مراد مٹی کے وہ ذرات ہیں جو پانی کے قطرہ پر ہوتے ہیں

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ

جسے بھی چاہتا ہے بغیر کسی حساب کے ۱ (ان لوگوں کی مثال) جو کافر ہیں ان کے سارے عمل اس سراب کی طرح ہیں

بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا وَّ

جو کسی صحرا میں ہو جسے سمجھتا ہو پیاسا آدمی پانی یہاں تک کہ جب پہنچتا ہے اسکے پاس وہاں کچھ نہیں پاتا اور

وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ اَوْ

پالیتا ہے اپنے پاس اللہ کے عذاب کو پھر وہاں اللہ اسکا حساب ہی ختم کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والے ہیں ۲ یا

كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰـىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

ان اندھیروں کی طرح جو گہرے دریا میں ہوں جس پر آگئی ہوں موجوں پر موج اوپر سے

سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ

بادل بھی ہوں اندھیرے ہی اندھیرے ہوں اوپر تلے جب وہ نکالتا ہے اپنا ہاتھ اس کو بھی نہیں

ع ٥ ٦ ١١ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

دیکھ سکتا ۳ اور جس کو نہ دے اللہ تعالیٰ ہدایت کی روشنی اس کے لئے کوئی روشنی نہیں ہے ۴ کیا تو نہیں دیکھتا

اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ

اللہ ہی کی پاکی بیان کرتے ہیں وہ سارے جو آسمانوں میں ہیں اور وہ ساری مخلوق جو زمین میں ہے اور پرندے بھی قطاریں باندھ کر ۵ ہر ایک نے

قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

جان لیا ہے اپنی عبادت کو اور اپنی تسبیح کہنے کو اور اللہ خوب جانتا ہے ان کاموں کو جو یہ بندے کرتے ہیں اور اللہ ہی کی ہے بادشاہی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ

آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف سب لوٹ کر جانا ہے ۶ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ ہی ابھارتا ہے بادل کو پھر

يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ

جوڑ دیتا ہے اس میں پس اس کو رکھ دیتا ہے اوپر نیچے پس تو دیکھتا ہے کہ بارش کے قطرے نکلتے ہیں بادل کے بیچ سے ۷ اور اتار دیتا ہے

مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَ

اللہ تعالیٰ آسمان سے اولوں کے بادل ۸ پس پہنچا دیتا ہے وہ جس پر بھی چاہے اور

سے۱: جس پر چاہے وہ اولے گرا کر تباہ کر دے۔ اسی طرح آسمانی بجلی سے اندھا کر دے سے۲: آگے گردش لیل ونہار کا ذکر کیا سے۳: آسمانی دلائل کے بعد زمینی دلائل دئے کہ یہ دیکھنا تو بہت آسان ہے
سے۴: فرمایا زمین پر چلنے والے سارے جاندار دیکھ لے سے۵: یہ ساری نشانیاں جو واضح اور کھلی ہیں دیکھ کر میری باتیں مان لے جو ہدایت کیلئے ہیں سے۶: اور جیسا تاکید ہے جو اس کا طالب ہو۔ آگے فرمایا جو ظاہری
طور پر مان کر عمل اس کے مطابق نہ کرے وہ تو حقیقتاً ایمان لایا ہی نہ تھا۔ اس سے منافقین مراد ہیں سے۷: اس کی عملی مثال دی گیا ہے جو ثبوت ہے وہ آگے بتایا سے۸: جب ناحق پر ہوں تو اپنا فیصلہ حضور سے نہیں
کراتے اور اگر حق پر ہوں تو دوڑتے آتے ہیں سے۹: وجوہات یہ نہیں ہیں بلکہ وہ ذاتی طور پر ظالم ہیں سے۱۰: یہاں تک تو منافقوں کا ذکر تھا آگے مخلصین کی اطاعت وفرمانبرداری کو بیان فرمایا

يَصْرِفُهُ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾

پھیر دیتا ہے جس سے چاہتا ہے سے۱ قریب ہوتا ہے اس بجلی کی چمک لے جائے انسان کی آنکھوں کو سے۲

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾

بدلتا رہتا ہے اللہ رات کو اور دن کو بے شک اس میں بھی نصیحت کی بات ہے دیکھنے والوں کے لئے سے۳

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ۚ وَ

اور اللہ ہی نے بنایا ہر جانور زمین پر چلنے والا پانی سے پس ان میں سے کوئی تو چلتا ہے اپنے پیٹ کے بل اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ

ان میں سے کوئی چلتا ہے اپنے دو پاؤں پر اور ان میں سے کوئی چلتا ہے چار پاؤں پر پیدا کرتا ہے

اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ

اللہ جو بھی چاہتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورا قادر ہے سے۴ بے شک نازل کی ہیں ہم نے کھلی ہوئی آیتیں سے۵

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا

اور اللہ چلاتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھا راہ پر سے۶ اور یہ بندے کہتے ہیں ہم ایمان لائے

بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

اللہ پر اور اس کے رسول پر اور ہم نے حکم مان لیا اتنا کہ پھر بیٹھ جاتا ہے سے۷ ایک ٹولہ ان میں سے اس کے بعد

ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اور وہ پیچھے بھی یقین والے نہ تھے سے۸ اور جب ان کو بلایا جاتا ہے اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ

تاکہ فیصلہ کردے ان میں تب ہی ایک ٹولہ ان میں سے منہ موڑ لیتا ہے سے۸ اور اگر ان کا فائدہ ہو اس میں

يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۭ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ

تو آجاتے ہیں اس کی طرف قبول کرتے ہوئے کیا ان کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے یا یہ شک میں پڑگئے ہیں یا یہ ڈرتے ہیں اس کے

اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

کہ ظلم کرے گا اللہ ان پر اور اس کا رسول سے۹ بلکہ یہی لوگ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں سے۱۰

۱۔ سچے مومن اپنے فیصلے اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق خوشی سے کراتے ہیں۔ آگے فرمایا کامیابی کا اصول یہی ہے ۳۔ آگے پھر منافقین کی ایک اور بری عادت کا ذکر فرمایا ۳۔ قسموں کی ضرورت نہیں تمہارا عمل بتا دیگا تمہاری تابعداری کا
سچا یا جھوٹا ہونا۔ آگے فرمایا اللہ کو ان کے عمل کا پتہ ہے ۴۔ نبی تاکید کریں کہ سچے دل سے اطاعت کریں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ منافقت کر کے رسول کو کوئی نقصان پہنچائیں گے بلکہ نقصان ان کا اپنا ہوگا۔ اطاعت میں ہی ان کا اپنا فائدہ ہے رسول تو
اپنی ذمہ داری ادا کر گئے کامیاب ہے ۵۔ آگے فرمایا وہ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے وعدے صرف قیامت کے ہیں بلکہ دنیا میں بھی اطاعت کا اجر ملے گا ۶۔ تم کو حکومت مل جائیگی، دین نافذ ہوگا، کسی دشمن کا خوف نہ ہوگا بلکہ امن ہوگا،
میرے حکموں کے مقابلے میں کسی اور کا حکم مان کر عملی شرک بھی نہیں کریں گے ۔ اس وعدے کی تکمیل کے بعد جو ناشکری کریگا تو یہ اطاعت شمار نہ ہوگی بلکہ نافرمانی ہوگی

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ

بے شک مومنوں کی بات یہی ہونی چاہیے کہ جب ان کو بلایا جائے اللہ کی طرف اور اسکے رسول کی طرف تاکہ فیصلہ کرے

بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥١ وَمَنْ

ان کے درمیان تو وہ کہہ دیں ہم نے بات سن لی اور پیروی کرلی اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں ۱ اور جو کوئی

يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝٥٢

حکم مانے گا اللہ کا اور اسکے رسول کا اور ڈرے گا اللہ سے اور بچے گا اسکی نافرمانی سے پس یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں ۲

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُلْ لَا

آپکے سامنے یہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کے نام کی پکی پکی قسمیں کہ اگر آپ ان کو حکم دینگے تو یہ نکل پڑینگے جہاد کیلئے آپ فرما دیجیے نہ

تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝٥٣

کھاؤ قسمیں تابعداری پہچانی جا سکتی ہے بے شک اللہ باخبر ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو ۳

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ

آپ فرما دیجیے حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اللہ کے رسول کا اگر تم نے منہ پھیر لیا تو بے شک نبی کے ذمے وہ ہے

مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى

جو اس پر رکھا گیا ہے اور تم پر وہ ہوگا جو تم پر رکھا گیا ہے ۴ اگر تم بات مانو گے نبی کی تو ہدایت پاؤ گے اور نبی کے ذمے تو

الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝٥٤ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ

میری بات کا کھول کر پہنچا دینا ہے ۵ وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ جو یقین رکھیں تم میں سے اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ

نیک کام کریں کہ اللہ اپنی خلافت دے دیگا ان کو اس زمین میں ۶ جیسا کہ خلافت دی تھی ان لوگوں کو

مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ

جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اور پختہ کر دیگا ان کیلئے ان کا وہ دین جو اللہ نے پسند کیا ان کے لئے اور بدل دیگا ان کیلئے

مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ

ان کے خوف کے بعد امن وہ عبادت کریں گے میری اور نہ شریک ٹھہرائیں گے میرے ساتھ کسی چیز کو ۷ اور جو

[1] اور شکر کی اطاعت کی عملی دلیل کہا ہے؟ [2] اطاعت گذاروں پر تو رحمت ہوگی اور نافرمانوں کا انجام کیا ہوگا [3] وہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ حکومت الٰہیہ کے قیام کے بعد یہ اس کو ناکام نہیں کر سکتے۔ دنیا میں بھی وہ باوجود کوشش کے اپنی محنت کو ضائع ہونے کی سزا بھگتیں گے اور آخرت کا عذاب آگے ہے [4] آگے پھر اپنی عصمت کے قانون و احکام کا ذکر ہے جو اس سورۃ میں بیان ہو رہے ہیں

[5] تمہارے خدام اور چھوٹے نا سمجھ بچے ویسے تو گھروں میں بلا اجازت آ سکتے ہیں لیکن تین وقتوں میں وہ بھی اجازت لے کر داخل ہوں۔ وہ تین اوقات یہ ہیں [6] فجر سے پہلے دوپہر کے وقت اس لئے کہ عموماً گرمی میں کپڑے اتار کر معمولی لباس جسم پر رہنے دیا جاتا ہے اور عشاء کے بعد سو جانے کے وقت کے لئے [7] فرمایا ان احکامات میں بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں ان پر پورا عمل کرو اپنی عقل کو دخل نہ دو۔ آگے فرمایا گھر میں کام کرنے والا بچہ بالغ ہو جائے تو اب وہ بھی اجازت لے کر داخل ہو جیسے کہ باقی لیتے ہیں

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

انکار کرے گا اس کے بعد — پس یہی لوگ ہیں جو اطاعت سے نکلنے والے ہیں [1] — اور قائم رکھو نماز

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

اور دیتے رہو زکوٰۃ — اور مانتے رہو حکم رسول کا — تاکہ تم پر رحم کیا جائے [2] — مت خیال کرو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۗ وَلَبِئْسَ

کافروں کے بارے میں کہ وہ ہمیں تھکا دیں گے زمین میں [3] — ان کا ٹھکانا دوزخ ہے — اور وہ بہت بری

الْمَصِيْرُ ﴿٥٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ ٧ ع ١٣

جگہ ہے [4] — اے ایمان والو! — اجازت مانگنی چاہیے ان لوگوں کو — مالک ہیں

اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۗ مِنْ

جن کے تمہارے ہاتھ — اور وہ لوگ بھی جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تمہارے خاندانوں میں سے — تین بار [5]

قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ

فجر کی نماز سے پہلے [6] — اور اس وقت جب اتار رکھتے ہو — اپنے کپڑے تم — دوپہر کی وجہ سے

وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۗ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ

اور عشاء کی نماز کے بعد بھی — یہ تین وقت پردے کے ہیں تمہارے لئے — تم پر — اور

لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۗ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى

ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اندر جانے میں ان وقتوں کے بعد — بار بار آنے والے ہو تم — آپس میں ایک دوسرے

بَعْضٍ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٨﴾

کے پاس — اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں — اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے [7]

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا

اور جب بالغ ہو جائیں تم میں سے وہ بچے — پس وہ بھی اجازت مانگیں جیسے

اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

وہ اجازت مانگا کرتے تھے وہ جو ان سے پہلے تھے — اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ — تمہارے لئے

سلہ آگے بہت بوڑھی عورت کے لئے الگ حکم ہے۔ سلہ یا باہر جائے تو گناہ نہیں مگر زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کر کے نہ جائے۔ سلہ اگر نہ جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ آگے فرمایا معاملہ بہرحال دل کی نیت کا ہے۔ احکام اپنی
جگہ ہیں مگر فیصلہ اس پر ہوگا اسلئے کہ میں دل کی خیانتوں کو بھی جانتا ہوں۔ سلہ آگے فرمایا جب آزادانہ ہوگا تو بیٹھ کر کھانا وغیرہ بھی تو ہوگا اس کے احکام بھی سن لو۔ سلہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جس کو گھر کا مالک
چابی بردار بنادے حفاظت کیلئے یا کسی اور وجہ سے۔ وہ بھی ضرورتاً اس میں کھانا کھا سکتا ہے۔ سلہ علیحدہ کھانا جائز ہے مگر حضورؐ نے فرمایا زیادہ ہاتھوں میں برکت ہوتی ہے اسلئے یہاں بھی جمیعًا کو مقدم فرمایا
آگے گھر میں داخلہ کا ایک اور ادب بتایا

اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ

احکام اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے سلہ اور گھر میں بیٹھنے والی وہ عورتیں جو

لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

خواہش نہیں کرتیں نکاح کی نہیں ان پر کوئی گناہ کہ وہ دور کردیں

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ۗ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ

فالتو کپڑے اس حال میں کہ باہر نکلنے والی نہ ہوں بناؤ سنگھار کے ساتھ سلہ اگر وہ اس سے بھی بچیں تو

خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى

ان کے لئے بہتر ہے سلہ اللہ باتوں کو سننے والا ہے اور رازوں کو جاننے والا ہے سلہ نہیں اندھے پر

حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ

کوئی گناہ اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی گناہ اور نہ ہی بیمار پر کوئی گناہ

وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ

اور نہ ہی تم پر اس بات میں کہ کھاؤ تم اپنے گھروں سے یا

بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ

اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ

اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچا کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے

اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ

یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جن کی

مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۗ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

چابیوں کے تم مالک ہو سلہ یا اپنے دوست کے گھر سے نہیں ہے تم پر کوئی گناہ اس بات میں

تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۗ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا

کہ کھاؤ اکٹھے ہو کر یا علیحدہ علیحدہ سلہ پس جب تم داخل ہو اپنے گھروں میں

سے ۱ ۔ گھر میں داخل ہو کر سلام کہا کرو یہ میرا تحفہ ہے ۔ سے ۲ ۔ پہلے آتے وقت اجازت لینے کا ذکر تھا اب جاتے وقت بھی اجازت لینے کا ذکر ہے جو صحابہ کرام رضی کا قابل عمل معمول تھا سے ۳ ۔ بطور خاص اس موقع پر اجازت لے کر جانا زیادہ ضروری ہے جب کسی اجتماعی عمل یا مشورے کیلئے جمع ہوں سے ۴ ۔ آپکی مرضی ہے جس کو اجازت دیں ۔ چونکہ ظاہراً حضورؐ کی محفل سے جانا صحبت نبوی سے محرومی ہے اور ظاہراً دنیا کے کام پر دین کو ترجیح دینا ہے اسلئے فرمایا آپ ﷺ ان کے لئے استغفار فرمائیں تاکہ اس محرومی کا تدارک ہو جائے سے ۵ ۔ یہ تو اپنی مرضی سے آنے کے بعد جاتے وقت بلا اجازت نہ جانے کا مسئلہ تھا آگے فرمایا اگر حضور اکرم ﷺ بلائیں تو پھر تمہارا آنا فرض ہوگا ۔ سے ۶ ۔ عام آدمی کا بلانا نہ سمجھنا ۔ اس سے مراد حضورؐ سے گفتگو کا انداز بھی ہے چونکہ پہلی آیت میں فرمایا کہ جانے کی اجازت لو تو اس وقت حضورؐ کو کیسے پکار کر متوجہ کرو گے عام آدمی کی طرح نام لے کر نہیں بلکہ تعظیم سے آپ کے القاب سے مخاطب کریں جیسے یا نبی اللہ یا رسول اللہ فداک ابی وامی

سے ۷ ۔ آگے منافقین کی حرکت کا ذکر فرمایا کہ وہ کسی نہ کسی بہانے کھسک جاتے ہیں مثلاً کسی اور نے اجازت لی تو یہ بھی اس کی آڑ میں آنکھ بچا کر چل دیئے ۔ سے ۸ ۔ فرمایا حضورؐ سے خود کو چھپا لوگے میں تو دیکھ رہا ہوں ۔ آگے فرمایا باز آؤ ان باتوں سے بچو ورنہ دنیا کی کسی سخت آفت یا آخرت کے عذاب کا شکار ہو جاؤ گے

سے ۹ ۔ اور میرے نہ پکڑنا کوئی مشکل نہیں میں پوری کائنات کا مالک ہوں ۔ مجھ سے بچ کر کہاں جاؤ گے ۔ مر کر بھی میرے پاس ہی آنا ہے وہاں بھی پھر تمہاری یہ نافرمانیاں اور حرکتیں ہتلا دونگا اور سزا دونگا

فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً

پس سلام کہو اپنے گھر والوں پر وہ تحفہ جو اللہ کی طرف سے بڑی برکت والا ہے

طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ ع

بڑا پاکیزہ ہے ۱ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیتیں تاکہ تم بات کو سمجھو ۲

٨ ع ١٤

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا

بے شک ایمان والے وہی ہیں جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب ہوتے ہیں

مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ

نبی کے ساتھ جو جمع ہونے کے کام ہوں ۳ تو وہاں سے واپس نہیں جاتے جب تک اجازت نہ مانگ لیں نبی سے بے شک

الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ

وہ لوگ جو اذن مانگتے ہیں آپ سے یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر

فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ

پس جب وہ اذن مانگیں آپ سے اپنے کسی کام کے لئے پس آپ اذن دے دیں جس کیلئے آپ چاہیں ان میں سے

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٢﴾ لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ

اور بخشش مانگئے ہیں ان کیلئے اللہ سے ۴ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۵ مت بناؤ رسول کے پکارنے کو

الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ

آپس میں جیسے پکارتا ہے تم میں سے کوئی کسی کو ۶ بے شک جانتا ہے اللہ ان کو جو

يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ

کھسک جاتے ہیں تم میں سے آنکھ بچا کر ۷ پس بچنا چاہیے ان لوگوں کو جو مخالفت کرتے ہیں نبی کے حکم کی

أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا

کہیں ان کو نہ پہنچ جائے فتنہ یا نہ پہنچ جائے ان کو دردناک عذاب ۸ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ

ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ۹ اور جس دن

سبا:۔ سورۃ الفرقان مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں فرمایا "تبارک الذی نزل الفرقان" شاید اسی مناسبت سے حضرت نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الفرقان۔
یہ قرآن مجید کا وصفی نام ہے اس کا مطلب ہے حق و باطل میں جدائی کرنے والا۔ سورۃ النور کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ حضورؐ کے حکم کے خلاف کام کرتے ہیں وہ دردناک عذاب سے ڈریں۔ اس سورۃ میں حضورؐ
کے حکم بتائے گئے وہ کیا ہیں۔ اسی طرح سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے عفت کے علاوہ بہت سے احکام بیان فرمائے جو قرآن کا حصہ بن گئے اس سورۃ کے شروع میں فرمایا کہ فرمانبردار اور نافرمان کی پہچان کیلئے یہ قرآن فرقان ہے
جو اس پر عمل کریگا وہ فرمانبردار شمار ہوگا۔ اسی طرح پچھلی آیات میں حضورؐ کی عظمت بیان فرمائی اور اس کے مطابق مسلمانوں کو آپؐ کا ادب اور احترام کرنے کا حکم دیا اس سورۃ کے شروع میں آپؐ کی عظمت کی ایک دلیل دی
سے۲:۔ حضورؐ میرے خاص بندے ہیں جن کو قرآن جیسی عظیم ترین کتاب دی گئی ہے سے۳ چونکہ اس سورۃ میں مخالفین کا ذکر بکثرت ہوا ہے اسلئے صفت نذیر کو بیان فرمایا کہ یہ قرآن تنذیر کیلئے ہے تاکہ لوگ اللہ کی نافرمانی سے
ڈریں اور اللہ تعالیٰ کی کتنا بڑا ہے آگے بتا دیا
سے۴:۔ اُسے کائنات کے نظام کو چلانے کیلئے اولاد یا شریکوں کی ضرورت نہیں
سے۵:۔ اُسی نے ہر چیز کو بنایا اور اس کی ایک خاص عمر اور حد مقرر کی جس
کے بعد وہ ختم ہو جائیگی تو لازم ہے کہ ایسے خدا کو مانیں اور اکیلا مانیں مگر
سے۶:۔ ان معبودان باطلہ کو کوئی اختیار حاصل نہیں۔ یہاں تک تو اللہ تعالیٰ
کی صفات و قدرت اور ان کے متعلق مشرکین کے رویّہ کا ذکر تھا آگے
صاحب قرآن اور قرآن کے بارے میں مشرکین کا رویّہ اور اس کا جواب ہے
سے۷:۔ کافر کہتے کہ حضورؐ یہ خود بناتے ہیں اور تاجروں سے مدد لیتے ہیں۔
اللہ نے اس کا جواب دیا کہ یہ کافر یہ تہمت لگا کر بہت بڑا ظلم کر رہے ہیں
سے۸:۔ آگے کافروں کے الزام کی تفصیل بیان کی

يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع ۹ ۲ ۱۵

یہ لوگ لوٹائے جائیں گے اللہ کی طرف پس خبر دے گا ان کو ان کاموں کی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتا ہے

٢٥ سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ ٤٢

سورۃ فرقان مکی ہے اور اس میں ۷۷ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سا

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ﴿١﴾

بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے اتارا اس قرآن کو اپنے بندے پر سے۲ تاکہ ہو جائے یہ بندہ تمام جہان دونوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا سے۳

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ

وہ اللہ جس کی بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور نہیں بنائی اللہ نے کوئی اولاد اور نہ ہی اس کے ساتھ

لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿٢﴾

کوئی شریک ہے اس کی بادشاہی میں سے۴ اور اُسی اللہ نے بنایا ہر چیز کو اور پھر اس کا ایک خاص اندازہ رکھا سے۵

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ

اور بنائے ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبود جو نہیں پیدا کر سکتے کچھ بھی بلکہ وہ پیدا کئے گئے ہیں

وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا

اور وہ مالک نہیں ہیں اپنے لئے کسی بھی نقصان کے پہنچانے کے اور نہ کسی نفع کے لانے کے اور نہ مالک ہیں موت کے

وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

اور نہ زندگی کے اور نہ دوبارہ اٹھائے جانے کے سے۶ اور کہتے ہیں یہ کافر یہ قرآن تو ایک

اِفْكُ اِۨفْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ڔ فَقَدْ جَاۗءُوْ معانقة ١٠

جھوٹ ہے یہ خود گھڑ لیا اس نبی نے اور مدد کی اس بات پر اس نبی کی دوسرے لوگوں نے سے۷ (یوں کہہ کر) وہ لاوے ہیں

ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿٤﴾ۚ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ

ایک بہت بڑے ظلم کو اور بہت بڑے جھوٹ کو سے۸ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جن کو یہ نبی لکھ لیتا ہے پس وہ

ـــــ۱ ـ یعنی تاجروں سے سن کر صبح شام قصے لکھ لیتے ہیں اور پھر لوگوں کو سنا دیتے ہیں ۔ آگے اس اعتراض کا جواب ہے ـــــ۲ ـ یہ تو اللہ کی کتاب ہے اس میں تو مستقبل کی غیبیات کا بھی ذکر ہے صرف ماضی کے قصے نہیں ۔ اس میں آسمانوں
اور زمین کے اندر کے راز بھی ذکر کئے گئے ہیں ۔ اگر تم اب بھی اس کو مان لو تو اللہ تمہیں معاف کر دے گا ـــــ۳ ـ توحید اور کتاب اللہ کی صداقت بیان ہوئی آگے رسالت پر کافروں کے اعتراض اور ان کا جواب ہے ۔ پہلا اعتراض یہی
ـــــ۴ ـ کوئی فرشتہ اترتا وہ ہمارے ساتھ بھی باتیں کرتا ۔ یہ نبی تو مادی ضرورتیں رکھتا ہے ـــــ۵ ـ جب یہ چیزیں نہیں ہیں تو پھر ہو سکتا ہے آپ سحر زدہ ہوں ـــــ۶ ـ آگے فرمایا کہ چونکہ ان کی سوچ ہی منفی ہے اسلئے یہ ہدایت نہ پا سکیں گے
ـــــ۷ ـ آگے اللہ تعالیٰ ان اعتراضات و سوالات کے جواب ارشاد فرما رہے ہیں ۔ پہلے ان کے اس اعتراض کا جواب دیا کہ مکہ میں باغات اور نہریں ہوں اور دولت کا خزانہ ہو ـــــ۸ ـ فرمایا میں یہ چیزیں دینے پر قادر ہوں مگر نہ
دینے میں حکمت ہے کہ تم یہ اعتراض نہ کرو کہ لوگ اس وجہ سے مسلمان ہو رہے ہیں

آگے اللہ تعالیٰ منکرین کے انکار کی اصل وجہ بیان فرما رہے ہیں
ـــــ۹ ـ چونکہ یہ قیامت کو نہیں مانتے حساب کتاب کا ڈر نہیں اسلئے
نافرمانی کر رہے ہیں حالانکہ وہیں تو ان کو آگ کا عذاب دیا جائیگا
ـــــ۱۰ ـ اور وہ آگ کتنی مہیب ہوگی آگے اسکی کیفیت بیان کی
ـــــ۱۱ ـ آگے فرمایا جب ان کو اس میں ڈالا جائیگا تو ان کا حال پھر کیا ہوگا

تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِىْ يَعْلَمُ السِّرَّ

پڑھی جاتی ہیں اس پر صبح کو بھی اور شام کو بھی ـــــ۱ آپ فرما دیجئے یہ قرآن تو اتارا ہے اس شخص نے جو جانتا ہے چھپی باتیں بھی

فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا

آسمانوں میں اور زمین میں ـــــ۲ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ـــــ۳ اور یہ بھی کہتے ہیں

مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِىْ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ

کیا ہوا اس رسول کو یہ کھانا کھاتا ہے اور چلتا ہے بازاروں میں

لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰۤى

کیوں نہیں اتارا گیا اس پر ایسا فرشتہ جو اس کے ساتھ ہو کر لوگوں کو ڈر سناتا ـــــ۴ یا ڈالا جاتا

اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ

اس کی طرف کوئی خزانہ مال کا یا ہوتا اس کیلئے کوئی باغ جس سے یہ کھاتا ـــــ۵ اور یوں بھی کہتے ہیں یہ ظالم

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ

تم پیروی نہیں کرتے مگر ایسے آدمی کی جس پر جادو کیا گیا ہے ـــــ۶ آپ دیکھئے آپکے بارے میں بیان کر رہے ہیں

ع ۱ ۱۶ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ تَبٰرَكَ الَّذِىْۤ

کیسی مثالیں پس یہ گمراہ ہو چکے اب یہ نہ پا سکیں گے سیدھے راستے پر ـــــ۷ بڑی برکت والا ہے وہ اللہ

اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ

اگر چاہے بنا دے آپ کیلئے بہتر اس سے ایسے باغات بہتی ہوں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا

جن کے نیچے نہریں اور بنا دے آپ کیلئے بڑے بڑے محل بھی ـــــ۸ بلکہ یہ تو نہیں مانتے

بِالسَّاعَةِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ ج

قیامت کو ـــــ۹ اور ہم نے تیار کر رکھا ہے قیامت کو جھٹلانے والوں کے لئے عذاب آگ کا ـــــ۱۰

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲

جب وہ دیکھے گی ان کو دور سے سنیں گے اس آگ کی چیخ و پکار کو اور غصہ کی آہٹ کو ـــــ۱۱

سے ۱: اس مصیبت سے گھبرا کر موت کو پکاریں گے سے ۲: موت کا مسئلہ اب ختم ہو گیا ہے اسے پکارنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہاں تو ایک موت سے ویسے بھی جان نہیں چھوٹے گی بلکہ بار بار زندہ کر کے عذاب دیا جائے گا۔

سے ۳: اب بتاؤ دنیا کے فانی مزے بہتر تھے یا یہاں کی دائمی جنت جو فرمانبرداروں اور متقین کو ملے گی۔ آگے ان کو ملنے والی نعمتوں کی مزید تفصیل بیان فرمائی ہے۔ ان کے بالمقابل مشرکوں کا حال کیا ہوگا آگے بیان فرمایا

سے ۵: اس سے مراد وہ معبود ہیں جو خود اپنی عبادت نہیں چاہتے تھے سے ۶: وہ جواب دیں گے لیکن پہلے اللہ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کیلئے "سبحان" کا کلمہ کہیں گے کہ ہم خود تو تیری پاکی بیان کرتے ہیں ہمیں کیا ضرورت تھی اپنی عبادت کی

سے ۷: انکی حاجتیں آپ پوری کرتے تھے وہ نام ہمارے لیتے تھے سے ۸: اللہ تعالیٰ مشرکوں سے فرمائیں گے اب جواب دو سے ۹: اب تم اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں ڈال سکتے ہو اور نہ ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہو

سے ۱۱: آگے اس سوال کا جواب ہے کہ یہ کیسا نبی ہے جو عام لوگوں کی طرح کھاتا پیتا اور چلتا پھرتا ہے

وَإِذَآ أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ

اور جب وہ ڈالے جائیں گے اس کے اندر بہت تنگ جگہ میں جکڑے ہوئے سے ۱ تو پکاریں گے وہاں پر

ثُبُورًا ﴿١٣﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا

موت کو (ان سے کہا جائیگا) نہ پکارو آج ایک موت کو بلکہ پکارو بہت سی موتوں کو سے ۲

كَثِيرًا ﴿١٤﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ

آپ ان سے پوچھئے کیا یہ دنیا کی بہار بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے والی وہ جنت جس کا وعدہ کیا گیا ہے

الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ

اللہ سے ڈرنے والوں کے ساتھ سے ۳ وہ جنت انکے اعمال کا بدلہ ہوگی اور ہمیشہ رہنے کی جگہ ہوگی ان کو ملے گا اس جنت میں جو بھی چاہیں

خَٰلِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

ہمیشہ رہیں گے اس میں یہ بات تیرے رب کے ذمے ایسا وعدہ ہے جس کا سوال کیا جا سکتا ہے سے ۴ اور جس دن اکٹھا کریگا سب کو

وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ

اور ان کو بھی جن کو یہ پوجتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر سے ۵ ان سے پوچھے گا کیا تم نے گمراہ کیا تھا

عِبَادِي هَٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿١٧﴾ قَالُوا سُبْحَٰنَكَ

میرے ان بندوں کو یا وہ خود بھٹک گئے تھے سیدھے راستے سے سے ۶ کہیں گے وہ لوگ اے اللہ! تو پاک ہے

مَا كَانَ يَنۢبَغِي لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَ

یہ ہمارا حق نہ تھا کہ ہم بنا لیتے تیرے سوا اپنے لئے کوئی ساتھی

لَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوا قَوْمًا ۢ

لیکن تو نے فائدہ پہنچایا ان کو اور ان کے ماں باپ کو یہاں تک کہ وہ بھول گئے تیری یاد کو سے ۷ اور وہی

بُورًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا

ہلاک ہونے والے تھے سے ۸ پس وہ جھٹلا چکے تم کو اس بات پر جو تم کہتے ہو سے ۹ پس نہ تم لوٹا سکتے ہو

وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٩﴾

اور نہ مدد کر سکتے ہو سے ۱۰ اور جو کوئی ظلم کرے گا تم میں سے ہم چکھائیں گے اس کو بڑا عذاب سے ۱۱

سے ۱۔ تمام رسول انسان ہی تھے اور یہ کام نبوت کے منافی نہیں ہے ۲۔ نبی اور اُمتی ایک دوسرے کیلئے آزمائش ہیں امتی کی اطاعت کی آزمائش ہوگی اور نبی کے صبر کی ہے ۳۔ اللہ اس کے مطابق ہر ایک کو بدلہ دیں گے

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ

اور نہیں بھیجا ہم نے جناب سے پہلے بھی ان رسولوں کو مگر وہ کھایا کرتے تھے

الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

کھانا اور چلتے پھرتے تھے بازاروں میں ۱ اور بنایا ہم نے تمہیں ایک دوسرے کیلئے

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾ ع ٢ ع ١١ ١٧

آزمائش ۲ کیا تم ثابت قدم رہتے ہو اور تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے ۳

سلہ۔ منکرین یہ منہ کرکے سے کہ انسان ہوتے ہیں پیغمبر ہ بدلتے ہیں اور یہ حجت کرتے ہیں کہ اگر انسان ہوتے ہوئے ان پر فرشتے نازل ہو سکتے ہیں تو ہم پر کیوں نہیں ہوتے ہمیں بھی فرشتے آکر بتادیں یا اللہ خود بتائے کہ یہ مراد رسول ہے
سلہ۔ یہ دعویٰ تو انہوں نے بہ بڑا کیا کہ ہم نے اللہ کو دیکھا ہے۔ آگے فرمایا ان کے مطالبے پر فرشتے بھیجنے کا فیصلہ ہو گیا تو وہ ہم خوشی کیلئے نہیں آئیں گے بلکہ ان پر عذاب کیلئے آئیں گے سلہ۔ عذاب کو دیکھ کر پھر یہ کہیں گے امنی ہم سے دور کرد۔
اس سے مراد دنیا کے اندر بھی ہے اور قیامت کے دن بھی۔ آگے فرمایا قیامت کے دن کافروں کے نیک اعمال کا حشر کیا ہوگا سلہ۔ جیسا ہیٹ کر دیئے گئے۔ آگے فرمایا جن سے یہ مزاح کرتے تھے اہل جنت کیا اجر ملے گا سلہ مقیلہ سے مراد نیند بھی ہے
اور بات بھی۔ ٹھکانہ بھی اچھا ہوگا پرسکون نیند بھی ہوگی جبکہ دوزخیوں کو کبھی سونے بھی نہ دیا جائیگا سلہ۔ حشر کے دن فرشتے ایک خاص ترتیب سے اتریں گے سلہ۔ اس دن کوئی اور اپنی حکومت کا دعویٰ نہیں کریگا فرمایا اس دن میری حکومت
ہوگی اور میں ان لوگوں کیلئے رحمٰن ہوں جنہوں نے میری اطاعت کی۔ وہ دن ان کیلئے آسان لیکن منکرین کیلئے بہت سختی کا دن ہوگا اور ہوگا بھی پچاس ہزار سال کے برابر سلہ۔ اس دن کافر کو سخت حسرت و ندامت ہوگی

سلہ۔ برون سے دوستی کا بہت برا نتیجہ آج دیکھنا پڑ رہا ہے
سلہ۔ اپنے ہم جنس دوستوں نے بھی خدا سے غافل کیا اور شیطان تو ہے ہی انسان کا دشمن۔ وہ پہلے دوستی ظاہر کرتا ہے پھر انسان کو ذلیل کرواتا ہے۔
اس وجہ سے میں دنیا میں نہ قرآن سنتا تھا نہ اس پر عمل کرتا تھا۔
سلہ۔ اس دن حضورؐ بھی اللہ تعالیٰ سے یہی شکایت کریں گے کہ انہوں نے قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا اور اس سے بالکل لاتعلق رہے تھے۔

الجزء

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور کہتے ہیں وہ لوگ جو نہیں امید رکھتے ہم سے ملنے کی کیوں نہیں نازل کئے گئے ہم پر

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا

فرشتے یا دیکھ لیتے ہم اپنے رب کو سلہ انہوں نے بڑا سمجھ لیا اپنے آپ کو اور بہت بڑی سرکشی کی سلہ

كَبِيْرًا ۝٢١ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَىِٕذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ

جس دن یہ دیکھ لیں گے فرشتوں کو اس دن کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی مجرموں کے لئے

وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝٢٢ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ

اور کہیں گے ہو جائے ہمارے درمیان بہت بڑا پردہ سلہ اور بھیجے ہم ان کے سارے عملوں کو

فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝٢٣ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَىِٕذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا

پس بنا دیا ہم نے ان کو اڑتی ہوئی خاک سلہ جنت والے اس دن بہتر ٹھکانوں میں ہوں گے

وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝٢٤ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور بہتر آرام کی جگہ میں ہوں گے سلہ اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادل سے اور اتریں گے فرشتے

تَنْزِيْلًا ۝٢٥ اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذِ ۨ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى

کثرت سے اترنا سلہ بادشاہی اس دن سچی بادشاہی اللہ ہی کی ہوگی سلہ اور یہ دن ہوگا

الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝٢٦ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ

کافروں پر بڑی سختی کا دن سلہ اور اس دن کاٹے گا ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو کہے گا

يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝٢٧ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ

کاش میری بدبختی میں بھی چلتا رسول کے ساتھ اس راستے پر ہائے میری شامت اعمال کاش نہ

اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝٢٨ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ

بنا لیتا میں فلاں آدمی کو اپنا دلی دوست سلہ بے شک گمراہ کیا مجھے فلاں دوست نے اللہ کی یاد سے جب وہ میرے پاس آ چکی سلہ

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝٢٩ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ

اور شیطان تو بندوں کو ذلیل کرنے والا ہے سلہ اور کہہ دیں گے اللہ کے نبی اے میرے رب! بے شک

۱ :- یہ شکایت مسلمانوں کے بارے میں بھی ہوگی۔ آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے آپؐ زیادہ پریشان نہ ہوں یہ کام ہر نبی کے ساتھ ہوتا آیا ہے ۲ :- آگے قرآن کے بارے میں کافروں کے ایک اور اعتراض اور حجت کا ذکر فرمایا
۳ :- جس طرح پہلی امتوں پر کتابیں یکمشت نازل ہوتی تھیں۔ آگے اس کا جواب ہے ۴ :- چونکہ یہ فؤادک تعدیہ ہے اسلئے تھوڑا تھوڑا نازل کیا ہے تاکہ آپکے دل میں جذب ہوتا رہے ۵ :- یہ ترتیل و تجوید بھی اللہ نے ہی اتاری۔
پڑھنے کا طریقہ بھی جبرئیلؑ نے حضورؐ کو سکھایا اور آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو ۶ :- فرمایا اب تک جو سوال اور اعتراض انہوں نے کئے ہیں ان کے جواب دیدئے گئے ہیں آئندہ بھی اگر وہ کوئی اور اعتراض یا حجت کریں گے تو ہم ان کو بہتر جواب
دیدیں گے آپؐ بالکل فکرمند نہ ہوں۔ آگے فرمایا کہ ان مسکت جوابات کے علاوہ بھی ان کا ایک اور علاج ہے جو آخرت میں کیا جائے گا ۷ :- پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کو تسلی دی تھی کہ دشمنی ہر نبی کے تھے آپؐ کیلئے

قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنَا لِكُلِّ

میری قوم نے سمجھ لیا تھا اس قرآن کو ردی کاغذ ۱ اور اسی طرح بناتے رہتے ہیں ہم ہر

نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ؕ وَكَفٰی بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّنَصِیۡرًا ﴿٣١﴾

نبی کے لئے دشمن مجرموں سے اور کافی ہے تیرا رب ہدایت دینے میں اور مدد دینے میں ۲

وَقَالَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ جُمۡلَةً

اور کہتے ہیں یہ کافر کیوں نہیں اتارا گیا اس پر قرآن ایک ہی دفعہ ۳

وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلۡنٰهُ تَرۡتِیۡلًا ﴿٣٢﴾

ہم یوں ہی نازل کرتے ہیں تاکہ اطمینان دیں اس سے آپکے دل کو ۴ اور ہم نے ٹھہر ٹھہر کے اس کو اتارا ۵

مع ۷ عند متقدمین

وَلَا یَاۡتُوۡنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئۡنٰكَ بِالۡحَقِّ وَاَحۡسَنَ تَفۡسِیۡرًا ﴿٣٣﴾ؕ اَلَّذِیۡنَ

اور جب یہ لائیں گے آپکے بارے میں کوئی بھی مثال پس ہم بھی لائیں گے سچی بات کو اور بہتر طریقے سے جواب دیں گے ۶ یہ تو وہ لوگ ہیں جو

یُحۡشَرُوۡنَ عَلٰی وُجُوۡهِهِمۡ اِلٰی جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ

اوندھے گھسیٹے جائیں گے اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف یہ لوگ بڑے برے درجے میں ہیں اور بہت ہی

سَبِیۡلًا ﴿٣٤﴾ع وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡكِتٰبَ وَجَعَلۡنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ

ع ۳ / ۱۴ / ۱

گمراہ ہیں ۷ اور بے شک دی ہم نے موسیٰؑ کو (توریت) کتاب اور بنا دیا تھا انکے ساتھ انکے بھائی ہارونؑ کو

وَزِیۡرًا ﴿٣٥﴾ۚۖ فَقُلۡنَا اذۡهَبَاۤ اِلَی الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ؕ فَدَمَّرۡنٰهُمۡ

ان کا بوجھ اٹھانے والا پس کہہ دیا ہم نے جاؤ تم دونوں اس قوم کی طرف جس نے جھٹلا دیا میرے حکموں کو پس ہم نے اس قوم کو

تَدۡمِیۡرًا ﴿٣٦﴾ؕ وَقَوۡمَ نُوۡحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغۡرَقۡنٰهُمۡ وَجَعَلۡنٰهُمۡ

جڑ سے نکال دیا ۸ اور نوحؑ کی قوم کو بھی جب جھٹلا دیا انہوں نے رسولوں کو ہم نے غرق کر دیا اور بنا دیا ان کو

لِلنَّاسِ اٰیَةً ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِیۡنَ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿٣٧﴾ۚۖ وَّعَادًا وَّثَمُوۡدَاۡ

لوگوں کیلئے نشانی ۹ اور تیار کر رکھا ہے ہم نے ظالموں کیلئے عذاب دردناک اور تباہ کیا ہم نے قوم عاد کو اور قوم ثمود کو

وَاَصۡحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوۡنًۢا بَیۡنَ ذٰلِكَ كَثِیۡرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبۡنَا لَهُ

اور کنوئیں والوں کو ۱۰ اور بہت سے زمانوں کو ان کے درمیان ۱۱ اور ہر ایک کیلئے مثالیں دے کر ہم نے

یہ نئی چیز نہیں ہے اسی طرح امم کافروں کا یہ اعتراض گذرا ہے کہ پہلے
نبیوں کی طرح قرآن ایک وقت میں نازل کیوں نہیں ہوا تو آگے اللہ تعالیٰ پچھلے
نبیوں کے حالات بیان فرما رہے ہیں کہ ہر نبی کے دشمن تباہ ہوئے خواہ وہ کتنے ہی
طاقتور تھے۔ اس سے بھی حضورؐ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپکے یہ دشمن بھی ناکام ہونگے
۸ :- پہلے فرعون کی تباہی یاد کرائی اسلئے کہ وہ عرب کے قریب تھا اور عربوں کو
وہ سارے حالات معلوم تھے۔ آگے پھر زمانے کی ترتیب سے نوحؑ سے شروع کیا
۹ :- یہ عذاب تو دنیا میں دیا ہے اور آخرت کیلئے بھی عذاب تیار کر رکھا ہے
۱۰ :- یہ ایسی کوئی قوم تھی جنہوں نے اپنے نبی کو کنوئیں میں بند کر دیا تھا
۱۱ :- درمیانی عرصے کا اجمالی ذکر فرما دیا کہ سب کو اسی طرح سمجھایا اور پھر تباہ کر دیا

۱ : آگے فرمایا کہ قوم لوط کی بستی کے کھنڈرات ان کے قریب ہی ہیں یہ ان کو ہیں دیکھتے رہتے ہیں ۲ : یہ دیکھتے تو ہیں مگر سبق حاصل نہیں کرتے اسلئے کہ ان کو آخرت کی زندگی پر یقین نہیں ہے ۳ : آگے فرمایا کہ جناب سوچیئے ' کمبخت یہ باتیں بنا کر
الٹا آپ کا استہزاء کرتے ہیں ۴ : یہ یتیم اور نادار کیسے رسول ہو سکتا ہے البتہ یہ سمجھدار بہت ہے ہم اگر ضد پر نہ اڑے رہتے تو ہم بھی گمراہ ہو جاتے ۵ : آگے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا ہے ۶ : آگے حضور کو سمجھایا کہ یہ لوگ اپنی نفسانی
خواہشات کی وجہ سے آپکی بات نہیں مان رہے آپ ان کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں اپنا کام کرتے رہیں ۷ : یہ سنتے سمجھتے نہیں اسلئے کہ یہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں جانور پھر بھی کچھ سمجھ جاتے ہیں یہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں ورنہ
معمولی سمجھ بوجھ کیلئے بھی دلائل کی کمی نہیں۔ آگے مزید دلائل بیان فرمائے ہیں ۸ : یہ سایہ ثابت ہوگا جب سورج ہوگا یہ اسی سے اللہ کی قدرت کو سمجھ لیں ۹ : یہ سایہ صبح زیادہ ہوتا ہے پھر کم ہوتا چلا جاتا ہے پھر بڑھتا جاتا ہے۔ پھر ختم بھی ہو جاتا ہے
یہ نظام سماوی کون چلا رہا ہے۔ آگے الغرض لباس بنانا اور اس کے فوائد بتائے

الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي

سمجھایا اور سب کو ہم نے ہلاک کر دیا ۱ اور بے شک یہ آتے جاتے ہیں اس بستی پر بھی جس پر

أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا

برسایا گیا مینہ پتھروں کا کیا یہ اس کو نہیں دیکھتے رہتے ۲ بلکہ وہ تو نہیں رکھتے

يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿٤٠﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا

امید مرنے کے بعد زندہ ہونے کی ۳ جب یہ بھی دیکھ لیتے ہیں تو آپ سے مزاح کرنے لگ جاتے ہیں کیا یہ وہ

الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْ

انسان ہے جس کو بھیجا ہے اللہ نے رسول بنا کر ۴ یہ تو ہٹا دیتا ہم کو ہمارے خداؤں سے اگر

لَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ

ہم جمے نہ رہتے ان پر ۵ اور یہ جلدی جان لیں گے جب دیکھ لیں گے عذاب کو

مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ

کہ کون زیادہ گمراہ تھا ۶ کیا دیکھا آپ نے اس آدمی کو جو بنائے اپنا معبود اپنی خواہشات نفسانی کو کیا تو

تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ

ہو سکتا ہے اس کا ذمہ دار کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ ان میں سے بہت لوگ بات کو سنتے ہوں گے

ع ۴ ۱۰ ۲ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾

یا سمجھتے ہوں گے ۷ یہ تو محض چارپائے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ۷

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ

کیا نہیں دیکھا تو نے اپنے رب کے ان کاموں کو کہ اس نے کیسے پھیلایا سائے کو اور اگر چاہتے اللہ تعالیٰ تو بنا دیتے اسکو ٹھہرنے والا ۸ پھر

جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾

ہم نے بنا دیا سورج کو اس کا سبب پھر پھیرتے ہیں ہم اس سائے کو اپنی طرف آہستہ آہستہ ۹

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ

اور اللہ تو وہی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے رات کو اوڑھنا اور نیند کو آرام اور بنایا

سہ۔ اگر یہ سمندر نہ ہوتا تم زندگی کیسے گذارتے۔ آگے زندگی کیلئے اور ناگزیر چیز کا ذکر فرمایا سے۲۔ پانی کو عجائب علم تقسیم نکے ورنہ پاکیزہ نہ رہتا۔ آگے پانی کے فوائد بتائے سے۳۔ فرمایا ہم جس طرح کئی طرح کی مثالیں دیکر سمجھاتے ہوں
ہے۔ مگر اکثر لوگ بجائے نصیحت حاصل کرنے اور شکر کرنے کے ہمیشہ نافرمانی ہی رہے۔ آگے حضورؐ سے فرمایا کہ آپؐ ان کی نافرمانی پر غم سہتے ہوں اور اکیلے ہی اپنا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ ہم چاہیں تو ہر بستی میں نبی بھیج سکتا ہوں
لیکن آپؐ کا درجہ اور مرتبہ و مقام تر جانے دیئے ہم نے آپؐ اکیلے پر ہی یہ ذمہ داری ڈالی ہے یہ آپؐ پر اللہ کا انعام ہے سے۔ آپؐ اس نعمت کا شکر اسطرح ادا کریں سے۔ یہ قرآن کا جہاد تلوار کے جہاد سے بڑا ہے۔ یہ مکی
سورۃ ہے اُس وقت جنگ کی اجازت نہ تھی۔ اسلئے کہ قرآن کے جہاد سے کافر مسلمان ہوجاتا ہے جس سے جنت بن جاتی ہیں جبکہ تلوار کے جہاد سے مجاہد تو جنتی بن جاتا ہے مگر کافر جہنمی بن جاتا ہے اسلئے حضورؐ نے فرمایا مجاہد سے مبلغ بہتر ہے۔

آگے اور دلائل بیان فرمائے جا رہے ہیں۔ یہی تبلیغ کا طریقہ ہے
سے۷۔ فرمایا دو دریا جب ملتے ہیں تو آپس میں فوراً تحلیل نہیں ہوتے
بلکہ دور دور تک ان کا پانی الگ دکھائی دیتا ہے یہ بھی میری قدرت کی نشانی ہے
آگے سمجھایا تم بھی پانی کی بوندوں کے ملنے سے پیدا ہوتے ہو
سے۸۔ میں اس پر قادر ہوں کہ ان پانیوں کو نہ ملنے دوں اور تم پیدا نہ ہو۔
چاہیے تو یہ کہ اتنی قدرت والے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے مگر
سے۹۔ آپؐ ان کے ایمان نہ لانے اور شرک کرنے سے غمگین اور پریشان نہ ہوں
آپکے ذمہ صرف ان کو سمجھانا اور ڈرانا ہے۔ راہ دکھانا ہے چلانا نہیں
سے۱۵۔ آپؐ اس انداز میں انہیں سمجھاتے رہیں

النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
دن کو جینے پھرنے کیلئے ۔ اللہ وہی تو ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں خوشخبری لانیوالی رحمت کے آنے سے پہلے
رَحْمَتِهٖ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْـِۧيَ بِهٖ بَلْدَةً
اور ہم نے ہی اتارا آسمان سے پاکیزہ پانی کو ۔ تاکہ زندہ کردیں ہم اس پانی سے مردہ بستی
مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ
کو اور پلاتے ہیں ہم اسی پانی کو ان میں سے جن کو ہم نے پیدا کیا چارپایوں کو اور بہت سے انسانوں کو اور بے شک
صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَأَبٰىٓ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾
پھیر پھیر کر ہم نے بیان کیا اس قرآن کو لوگوں میں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۔ مگر بہت سے لوگ ناشکری ہی کرتے رہے ۔
وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَ
اور اگر ہم چاہتے بھیج دیتے ہر بستی میں ڈر سنانے والا ۔ پس آپ کہنا نہ مانیں کافروں کا اور آپ
جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا
جہاد کریں ان کافروں کے ساتھ (قرآن کیساتھ) بہت بڑا جہاد ۔ اور اللہ وہی تو ہے جس نے چلادیا دو دریاؤں کو ایک
عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا
میٹھا دریا ہے جو بڑا لذیذ ہے اور ایک نمکین ہے کھاری معلوم ہوتا ہے اور بنادیا دونوں کے درمیان ایک پردہ اور بچنا
مَّحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ
آڑ ہے ۔ اور اللہ وہی تو ہے جس نے پیدا کیا پانی سے بندے کو پھر بنادیا انسان کیلئے نسب بھی اور
صِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
ایکے سسرال بھی اور تیرا رب ہر چیز پر قادر ہے ۔ اور یہ پوجتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر
مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ
ان کو جو ان کو نفع نہیں دیتے (جب انکی عبادت کرتے ہیں) اور ان کو نقصان نہیں دے سکتے (جب انکو چھوڑدیں) اور کافر اپنے رب کی طرف
ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ
پیٹھ پھیرنے والا ہے ۔ اور ہم نے آپکو بھیجا ہے خوشخبری سنانیوالا اور ڈر سنانے والا ۔ آپ فرمادیجئے میں نہیں مانگتا

ف۱۔ یہ میرا اجر صرف تمہارا اطاعت کرنا ہے آگے فرمایا آپ اپنا فرض ادا کر کے اب ان کی مخالفت یا ضرر رسانی کا اندیشہ نہ کریں بلکہ اپنے اللہ پر بھروسہ کریں اور تبلیغ سے فارغ وقت اسی کی تسبیح کریں اور بندوں کا معاملہ اس پر چھوڑ دیں ف۲۔ اللہ تعالی خود نافرمانوں کے اعمال کو جانتے ہیں وہ اس کے مطابق ان سے سلوک کریں گے اسلئے کہ وہ بڑی قدرت کا مالک ہے جس کا ایک نمونہ آگے بتا دیا ہے ف۳۔ باوجود اس قدرت کے رحمت کا یہ غالب ہے اسلئے ان کو ڈھیل دیتا رہتا ہے ف۴۔ وہ خدا کیسا ہے یہ کافر منکر کیا جانیں ۔ یہ تو بس جانتا ہے جو سب سے زیادہ باخبر ہوتا ہے ف۵۔ چونکہ مکہ والے بڑی سفاک قوم تھی ان کے اندر رحم کا مادہ نہ ہونے کے برابر تھا اپنی بچیوں کو زندہ درگور کرتے، سالوں پر محیط لڑائیاں لڑتے اسلئے وہ اس رحمت والے خدا کے نام سے ضد کرتے تھے اور ناواقفی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھتے کہ یہ "رحمن" کون ہے ؟ ہم نہیں جانتے اور آپ کے کہنے پر ہر کسی و ناکسی کو سجدہ نہیں کر سکتے ۔ یہاں سجدہ تلاوت لازم نہیں البتہ کریں تو حرج نہیں ف۶۔ آگے ان کے سوال کا تفصیلی جواب دیا کہ رحمن کون ہے تم اس کی تخلیق کے مظاہر دیکھ لو ف۷۔ اس سے بڑے بڑے ستارے یا آسمانی قلعے مراد ہیں جہاں فرشتے پہرہ دیتے ہیں آگے آسمانی سورج اور چاند کا ذکر کیا کہ ان کو دیکھو ف۸۔ اس گردش لیل و نہار کو دیکھو جو ایک ترتیب سے آ جا رہے ہیں ف۹۔ یہ مظاہر قدرت دیکھ کر اب بندے پر منحصر ہے ۔ چاہیے تو یہی کہ اس سے اللہ کی ذات پر ایمان لائے اور ان نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرے ۔ آگے ایسے خوش نصیب شکر گزاروں کی صفات بیان فرمائیں کہ پھر ان میں یہ خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہی رحمن کے بندوں کی نشانیاں بھی ہیں ف۱۰۔ دن کے وقت وہ عاجزی سے چلتے ہیں کبر و ناز سے اکڑتے نہیں اور پھر رات کو کیا کرتے ہیں ؟ آگے بتا دیا ف۱۱۔ یہ بڑھ کر یہ دعا کرتے ہیں

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٥٧﴾

اس تبلیغ پر کوئی مزدوری مگر (میرا مطلب تو یہ ہے) کہ جو چاہتا ہو اختیار کرے اپنے رب کی طرف راستے کو ف۱

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ

اور آپ بھروسہ کریں اس اللہ پر جو ہمیشہ زندہ ہے جو نہیں مرے گا اور پڑھتے رہیں اس کی تسبیح اور حمد اور وہ اللہ کافی ہے

بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا

اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونے میں ف۲ وہ اللہ جس نے بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ

مع بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ

ان کے درمیان ہے صرف چھ دنوں میں پھر قائم ہوا عرش پر ف۳ بڑا ہی مہربان ہے پس تو پوچھ لے

بِهِ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا

اس کی شان کسی خبر والے سے ف۴ اور جب کہا جاتا ہے ان سے سجدہ کرو رحمن کے لئے تو وہ کہتے ہیں

السجدة ٥ ع ٤ ٣ الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ﴿٦٠﴾ تَبَارَكَ الَّذِي

رحمن کیا ہے ف۵ کیا ہم سجدہ کریں اس ذات کے لئے جس کیلئے تو کہہ دے اور بڑھا دیتی ہے یہ بات ان کے دلوں میں زیادہ نفرت کو ف۶ بڑی برکت والا ہے وہ خدا

جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ﴿٦١﴾

جس نے بنا دیا آسمان میں برجوں کو ف۷ اور بنا دیا آسمان میں روشن چراغ اور چمکتے ہوئے چاند کو ف۸

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ

اور اللہ تو وہی ہے جس نے بنایا رات کو اور دن کو ایک دوسرے کے بعد آنیوالا یہ اس انسان کیلئے جو یہ چاہے کہ بات کو سمجھے

أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ

یا اللہ کا شکر ادا کرنا چاہے ف۹ اور اللہ کے بندے وہ ہی جو چلتے ہیں زمین پر

هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ

پاؤں کو دبا کر اور جب ان سے بات کرتے ہیں بے سمجھ لوگ تو ان کو سلام کہہ دیتے ہیں ف۱۰ اور وہ لوگ جو رات گذارتے ہیں

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا

اپنے رب کے سامنے کبھی سجدہ میں پڑ کر اور کبھی کھڑے ہو کر ف۱۱ اور وہ لوگ جو اپنی زبانوں سے کہتے ہیں اے ہمارے رب! دور کر دے ہم سے

۱: اپنی عبادت پر غرور نہیں کرتے بلکہ اللہ سے اپنے گناہوں کی سزا نہ دینے کی دعا کرتے ہیں ۲: آگے فرمایا وہ دنیاوی معاملات میں بھی سمجھداری کا ثبوت دیتے ہیں ۳: وہ کفایت شعار ہیں اور اللہ کے حقوق کو بھی
پورا کرتے ہیں ۴: یہ سارا مسلمان کا دستور العمل ہے۔ آگے ان گناہوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ شرک، قتل اور زنا ایسے جرم ہیں کہ ان سے اور بہت گناہ جنم لیتے ہیں اور ان جرم کرنے والوں کو ہمیشہ کے لئے زیادہ عذاب دیا جائے گا
۵: البتہ احساس ہو جانے پر توبہ کرکے نیک عمل شروع کر دینے والا بچ جائے گا ۶: اس سے ایک مراد تو یہ ہو سکتی ہے اب برائیاں نہیں کرے گا بلکہ نیکیوں کی توفیق مل جائے گی یا یہ کہ توبہ سے پچھلے معاملے معاف ہو جائیں گے
۷: پھر وضاحت فرمادی کہ صرف توبہ کافی نہیں بلکہ برے اعمال کو چھوڑ کر پورا پورا نیک اعمال کی طرف پھر جائے گا تب صحیح کام بنے گا ۸: آگے مسلمان کی اور صفات بیان فرمائیں ۹: فضول کام کرنا تو بجائے خود اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا
۱۰: صرف واہ واہ ہی نہیں کرتا بلکہ سننے کے بعد عمل بھی کرتا ہے۔
آگے ایسے بندوں کی دعا ذکر فرمائی

عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (٦٥) إِنَّهَا سَاءَتْ

دوزخ کا عذاب ۱ بے شک اس کا عذاب پوری تباہی ہے بے شک وہ بہت برا

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (٦٦) وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ

ٹھکانہ ہے اور بری رہنے کی جگہ ہے ۲ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ

يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا (٦٧) وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ

کنجوسی کرتے ہیں اور انکا خرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے ۳ اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو نہیں پکارتے

مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا

اللہ کے ساتھ کسی اور کو کارساز بناکر اور نہیں قتل کرتے کسی بھی انسان کو جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے بغیر

بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (٦٨)

حق کے اور زنا بھی نہیں کرتے ۴ اور جو کوئی کرے گا ان گناہوں کو پس وہ ملے گا بہت بڑے گناہ کو

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا (٦٩) إِلَّا مَن

دگنا ہوگا اس کیلئے عذاب قیامت میں اور وہ رہے گا جہنم میں ذلیل ہوکر ۵ مگر (بچ جائیگا عذاب سے)

تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ

جس نے توبہ کی اور یقین لے آیا اور عمل کئے نیک پس یہ وہ لوگ ہیں کہ بدل دیگا اللہ تعالیٰ انکی برائیوں کو

حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (٧٠) وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

نیکیوں کے ساتھ ۶ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے اور جس نے توبہ کی اور عمل کئے اچھے ۷

فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا (٧١) وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَ

پس بے شک وہ لوٹتا ہے اللہ کی طرف پوری طرح لوٹنا ۸ اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو گواہی نہیں دیتے جھوٹی اور

إِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا (٧٢) وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ

جب گذرتے ہیں بے ہودہ باتوں سے گذر جاتے ہیں بچا کر ۹ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں کہ جب انکو سمجھائی جائیں رب کی باتیں تو وہ نہیں

يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (٧٣) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا

گرتے ان آیتوں پر بہرے اندھے ہوکر ۱۰ اور جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! بخشش ہمارے لئے

سا ۔ اپنی اولاد بھی تو نظر دوسری طرف نہ جائے ۲ ۔ ہمیشہ جاؤں تو میری اولاد بھی میرے پیچھے پیچھے آرہی ہو ۔ اُن کا امام بن کر جاؤں ۳ ۔ جب شکر کرتے ہیں تو کچھ تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے اس پر وہ صبر کرتے ہیں تو اس کا یہ اجر ہے
آگے ایسے خوش نصیبوں کا خصوصی اعزاز ذکر فرمایا ہے ۔ آگے فرمایا میرے حبیب ان کو سمجھا دیں کہ میں جو اتنی تفصیل سے بھی سمجھا رہا ہوں تو اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے مجھ کو کوئی ضرورت نہیں نہ کوئی پرواہ ہے تمہارے نہ ماننے کی
۵ ۔ چونکہ تم مان نہیں رہے اسلئے اب جلدی ہی تم پر عذاب آجائے گا چنانچہ غزوۂ بدر میں عذاب آ گیا
۶ ۔ سورۃ الشعراء مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اس سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا والشعراء یتبعھم الغاؤن شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الشعراء رکھوایا
سورۃ الفرقان کو بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذکر سے شروع فرمایا اور اس میں قرآن مجید پر کفار کے اعتراضات کا جواب دیا اس سورۃ کو بھی قرآن مجید کے ذکر سے ہی شروع فرمایا اور اس میں بھی کافروں کے اس اعتراض
کا جواب دیا کہ حضورؐ شاعر ہیں اور قرآن مجید اُن کا شاعرانہ کلام ہے
اور یہ ایسا اعتراض ہے جو ہر کسی قوم نے اپنے نبی پر بھی کیا ۔
اسی طرح سورۃ الفرقان کی آخری آیت میں فرمایا کہ مکذبین پر جلدی عذاب پڑے گا اور سورۃ الشعراء میں اس عذاب کو بیان فرمایا کہ کس طرح پہلی قومیں اس کا شکار ہوئیں

۷ ۔ جو مضامین آپؐ پر نازل ہوتے ہیں یہ واضح کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں ۔ آگے فرمایا ان منکرین کے نہ ماننے پر آپ کیوں اتنے غمگین ہیں
۸ ۔ مقصود بالذات سب کا مسلمان ہونا نہیں بلکہ آزمائش ہے کہ کون ہماری نشانیاں دیکھ کر اور ہمارے رسولوں کی دعوت کو سن کر خوشی سے مطیع ہوتا ہے اسلئے کہ اسی بنیاد پر جزا و سزا ہوگی ورنہ ہم ایسی کوئی نشانی بھیج دیتے جس سے یہ مجبورًا نہ چاہتے ہوئے بھی مطیع ہو جاتے ۔
آسمان سے مراد ایسی چیز ہے جو قابو میں نہ آسکے اس سے عام مراد تو ظاہری آسمان ہے لیکن یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ایسی تکلیف یا مصیبت یا بیماری آئے جس کا ازالہ یا علاج ان کے پاس نہ ہو اور نہ گردنیں جھکانے پر مجبور ہو جائیں ۔
۹ ۔ ان کی شرارتوں میں سے ایک یہ بھی ہے آگے اسکی سزا بیان فرمائی

مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾
ہماری بیویوں میں سے اور ہماری اولادوں میں سے جن کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں ۱ اور بنا دے ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا ۲

اُولٰٓئِکَ یُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَۃَ بِمَا صَبَرُوۡا وَ یُلَقَّوۡنَ فِیۡہَا تَحِیَّۃً وَّ سَلٰمًا ﴿۷۵﴾
یہ وہ لوگ ہیں جن کو دئیے جاتے ہیں جنت کے بالاخانے انکے صبر کی وجہ سے ۳ اور ان کا استقبال کیا جائیگا جنت میں اللہ کیطرف سے دعا اور سلام کے ساتھ

خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ
جنتوں میں ہمیشہ رہینگے جنت ٹھہرنے اور رہنے کی خوب جگہ ہے ۴ آپ فرما دیجئے تمہاری کوئی پرواہ نہیں

رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ ۚ فَقَدۡ کَذَّبۡتُمۡ فَسَوۡفَ یَکُوۡنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع ۶ / ۱۷ / ۴
میرے رب کو اگر تم اُسے نہ پکارو ۵ پس بے شک جب جھٹلا چکے ہو تو جلدی ہی اسکا عذاب پڑے گا تم پر

۲۶ سُوۡرَۃُ الشُّعَرَآءِ مَکِّیَّۃٌ ہِیَ مِائَتَانِ وَ سَبۡعٌ وَّ عِشۡرُوۡنَ اٰیَۃً وَّ اَحَدَ عَشَرَ رُکُوۡعًا ۴۷

سورۃ شعرا مکی ہے اور اس میں ۲۲۷ آیتیں اور ۱۱ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۶

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ
یہ (قرآن کریم) آیتیں ہیں روشن کتاب کی ۷ شاید آپ تکلیف میں ڈال دیں

نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِمۡ
اپنی جان کو اس لئے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اگر ہم چاہتے تو اتار دیتے ان پر

مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُہُمۡ لَہَا خٰضِعِیۡنَ ﴿۴﴾
آسمان سے کوئی نشانی پھر ہو جاتیں ان کی گردنیں اس کے سامنے جھکنے والی ۸

وَ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡہُ
اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نصیحت اللہ کی طرف سے نئی (انکے نبی کی وساطت سے) مگر یہ اس سے

مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۵﴾ فَقَدۡ کَذَّبُوۡا فَسَیَاۡتِیۡہِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا کَانُوۡا بِہٖ
منہ موڑ لیتے ہیں ۹ پس یہ جھٹلا چکے پس جلدی آئے گی ان کے پاس حقیقت ان باتوں کی جن پر

ملا :۔ اس استہزاء کا نتیجہ جلدی دیکھ لیں گے یعنی عذاب جو بدر میں دیکھ لیا۔ آگے آفاقی دلائل دیئے کہ اگر تھوڑا سا غور کریں تو بات سمجھ آسکتی ہے ۲ :۔ کافر حیات بعد الموت کا انکار کرتے تھے دلیل دے کر سمجھایا کہ زمین بھی
ظاہری طور پر مردہ ہے۔ بیج بھی مردہ نظر آتا ہے اس سے یہ کیا کچھ اگا دیا جاتا ہے بعینہ تمہیں بھی اسی طرح قبروں سے اٹھایا جائیگا ۳ :۔ فرمایا میں غالب اتنا ہوں کہ فوراً عذاب بھیج سکتا ہوں لیکن رحم کھا کر ڈھیل دیتا ہوں کہ
ممکن ہے مان لیں لیکن پھر جب پکڑنے کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو بہت سخت انتقام لیتا ہوں۔ آگے عبرت کیلئے چند سابقہ نافرمانوں کے حالات بیان فرمائے کہ دیکھ لو ان کو کتنی ڈھیل دی اور پھر کیسا تباہ و برباد کیا
سم :۔ اس سے مراد قبطی کا قتل ہے جو ہجرت سے پہلے اتفاقاً ہو گیا تھا۔ اللہ تعالٰی نے موسٰیؑ کی یہ باتیں سن کر تسلی دی ۵ :۔ چونکہ فرعون رب ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اس لئے فرمایا رب تو ہیں رب العالمین ہمارا خدا ہے جس نے ہمیں بھیجا ہے
تو اسے مان اور ہماری قوم کو اب آزاد کر۔ بہت ظلم کر چکا ہے
سے :۔ فرعون نے جواب میں موسٰیؑ کو اپنا احسان جتلایا اور ڈرایا بھی
۸ :۔ اس سے مراد وہی قبطی کا قتل ہے ۹ :۔ موسٰیؑ نے اس واقعہ کی وضاحت کی
۱۵ :۔ میں نے جان بوجھ کر قتل نہیں کیا بلکہ چھڑانے کیلئے مکہ مارا وہ مر گیا

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ
یہ ٹھٹھا کرتے تھے ۱ کیا یہ نہیں دیکھتے زمین کو کہ کتنی ہی اگا دیں ہم نے اس میں
زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾
عمدہ عمدہ قسم کی سبزیاں ۲ بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے اور ان میں سے بہتے لوگ ایمان والے نہیں ہیں
ع ۱ ۹ ۵ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ
اور بے شک تیرا رب وہی بہت بڑا غالب ہے بہت بڑا مہربان ہے ۳ اور جب پکارا تیرے رب نے موسٰیؑ کو کہ
ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ
جا اس ظالم قوم کے پاس فرعون کی قوم کے پاس کیا وہ ڈرتے نہیں کہا موسٰیؑ نے اے میرے رب!
اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ ۭ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ
میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا نہ دیں اور تنگ ہو جاتا ہے میرا سینہ اور نہیں چلتی میری زبان
فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ ۚ
پس پیغام دے ہارونؑ کو بھی اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں ۴
قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ
فرمایا ہرگز نہیں پس تم دونوں جاؤ میری آیتیں لے کر بے شک میں بھی تمہارے ساتھ بات سننے والا ہوں ۵ پس تم دونوں جاؤ فرعون کے پاس
فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ ۙ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿١٧﴾ ۭ
اور اس سے کہو بیشک ہم اس اللہ کے رسول ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۶ تو بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو ۷
قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ ۙ
کہا فرعون نے کیا نہیں پالا ہم نے تجھے اپنے گھر میں رکھ کر بچپن کی حالت میں اور رہا تو ہمارے گھر میں اپنی عمر کے کئی سال
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ
اور تو نے وہ کام بھی کیا جو تو کر چکا ہے ۸ اور بے شک تو ناشکروں میں سے ہے ۹ کہا موسٰیؑ نے وہ کام کیا میں نے
اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ ۭ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ
اس وقت جب میں بھٹکے ہوئے لوگوں میں سے تھا ۱۵ پس میں بھاگا تم سے جب مجھے خوف معلوم ہوا تم سے پس مجھے عطا فرمائی

سلہ: تو یہ سوچ کر جو آدمی تمہارے خوف سے بھاگا وہ کیسے آج تمہارے مقابلے میں آ کھڑا ہوا۔ یہ بھی میری صداقت کی دلیل ہے۔ آگے اس کے احسان جتلانے کا جواب دیا ہے ۲: ایک بچے پالنے کے بدلے میں میری پوری قوم کو غلام بنا رکھا ہے

سہ: فرعون نے لا جواب ہو کر پینترا بدلا اور یہ سوال کر دیا۔ موسیٰؑ نے جواب میں وضاحت کر دی کہ ۔ رب کہلانے کا مستحق وہ ہے جو پوری کائنات کو پالنے والا ہے اور یہ نظام اس کی دلیل ہے ان سے اس کو پہچان لو

سہ: فرعون نے یہ جواب سن کر درباریوں کو متوجہ کیا کہ کیا تم موسیٰؑ کی بات مان کر میرے بجائے ان کے رب کو مانو گے؟ سلہ: موسیٰؑ نے فرمایا وہ تمہارا بھی رب ہے اگر تم نہیں مانتے ہو تو سوچو وہ تو تمہارے آباء و اجداد

کا بھی رب ہے جب فرعون کا وجود بھی نہ تھا سہ: فرعون نے کھسیانا ہو کر درباریوں سے کہا کہ یہ دیوانہ معلوم ہوتا ہے سہ: موسیٰؑ نے اپنے دلائل جاری رکھے سہ: فرعون تو اسی علاقے میں ہے باقی دنیا کا رب کون ہے؟

وہی ہے جس کی طرف ہم دعوت دے رہے ہیں۔ فرعون نے خطرہ محسوس کیا کہ ان کی باتوں سے درباری متاثر نہ ہو جائیں (اسلئے کہ ان دلائل کا ہمارے پاس کوئی جواب ہی نہیں) چنانچہ اس نے اب دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ دھمکی دی

سلہ: موسیٰؑ نے بھی اپنا انداز بدلا اور معجزات دکھانے کی پیشکش کر دی

سلہ: فرعون نے دلیل مانگی تو موسیٰؑ نے دونوں معجزے دکھا دیئے

پہلے خارجی پھر باطنی جس ترتیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا کئے تھے

سلہ: فرعون نے یہ معجزات دیکھ کر موسیٰؑ کو جادوگر قرار دیدیا

سلہ: عام طور پر تو جادوگر کچھ انعام لے کر چلے جاتے ہیں مگر یہ تو بڑا سمجھدار

جادوگر ہے یہ تو پوری حکومت لینا چاہتا ہے اس طرح نہ تم ہو گے نہ میں۔

سلہ: اب بتاؤ تمہارا کیا مشورہ ہے؟ اسطرح انکی دکھتی رگ کو پکڑا

سلہ: انہوں نے بھی اسکے مزاج کو سمجھتے ہوئے ویسا ہی مشورہ دے دیا

رَبِّىۡ حُكۡمًا وَّجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۲۱﴾ وَتِلۡكَ نِعۡمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَىَّ

میرے رب نے دانائی اور بنایا مجھے رسولوں میں سے ۱؎ اور یہ ہے تیرا وہ احسان جو تو نے مجھ پر کیا

اَنۡ عَبَّدتَّ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرۡعَوۡنُ وَمَا رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۳﴾

کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ۲؎ کہا فرعون نے کہ رب العالمین کیا ہے؟ ۳؎

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ﴿۲۴﴾

کہا موسیٰؑ نے وہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ساری کائنات کا جو ان کے درمیان ہے ۴؎ اگر تم میں کچھ عقل ہے ۵؎

قَالَ لِمَنۡ حَوۡلَهٗۤ اَلَا تَسۡتَمِعُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ

کہا فرعون نے اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کو کیا تم بات نہیں سن رہے ۶؎ کہا موسیٰؑ نے وہ رب ہے تمہارا بھی اور رب ہے تمہارے پہلے باپ

الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوۡلَكُمُ الَّذِىۡۤ اُرۡسِلَ اِلَيۡكُمۡ لَمَجۡنُوۡنٌ ﴿۲۷﴾

دادوں کا بھی ۷؎ کہا فرعون نے وہ تمہارا رسول جو بھیجا گیا ہے تمہاری طرف یقیناً دیوانہ ہے ۸؎

قَالَ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾

کہا موسیٰؑ نے میرا رب مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے اور ساری کائنات کا بھی جو ان کے درمیان ہے اگر تم میں کچھ عقل ہے ۹؎

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذۡتَ اِلٰهًا غَيۡرِىۡ لَاَجۡعَلَنَّكَ مِنَ الۡمَسۡجُوۡنِيۡنَ ﴿۲۹﴾

کہا فرعون نے اگر تو نے بنا لیا کوئی معبود میرے سوا تو میں ڈال دوں گا تجھے جیل خانے میں ۱۰؎

قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكَ بِشَىۡءٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاۡتِ بِهٖۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ

کہا موسیٰؑ نے اگر چہ میں تیرے سامنے ایسی چیز پیش کر دوں جو کھلی دلیل ہو (تیرے سچا نبی ہونے کی) کہا فرعون نے وہ دلیل پیش کر دے اگر تو ہے

الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ ۚۖ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ

سچوں میں سے ۱۱؎ پس ڈال دی آپ نے اپنی لاٹھی پس وہ ایسا سانپ بن گیا جو کھلا نظر آ رہا تھا اور نکالا اپنا ہاتھ اپنا

ع ۲ ۶

فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلۡمَلَاِ حَوۡلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ

وہ سفید نظر آنے لگا دیکھنے والوں کو ۱۲؎ کہا فرعون نے اپنے دربار والوں سے جو اس کے ارد گرد تھے بے شک یہ تو جادوگر

عَلِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ بِسِحۡرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾

ہے سمجھدار ۱۳؎ یہ تو چاہتا ہے کہ نکال دے تمہارے وطن سے اپنے جادو کے زور پر ۱۴؎ پس تم کیا حکم دیتے ہو ۱۵؎

۱: چنانچہ اسی منصوبے پر عمل ہوا ہے۔ ۲: جادوگر بھی بلا لیے گئے، لوگوں کو بھی جمع کر دیا گیا تاکہ جادوگروں کی کامیابی دیکھ کر لوگ بھی متاثر ہوں اور موسیٰؑ کی بات نہ مانیں۔ ۳: جادوگروں نے آ کر پہلے فرعون سے معاوضہ طے کرنے کو کہا
فرعون نے انہیں اپنا خصوصی مقرب بنانے کی لالچ دی ہے۔ ۴: چنانچہ اب مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔ ۵: دوسری جگہ ہے کہ انہوں نے پہلے موسیٰؑ کو دعوت دی تھی تو انہوں نے فرمایا تھا میں جادوگر تو نہیں ہوں کہ کوئی کرتب دکھاؤں
۶: اس کی تفصیل پیچھے گذر چکی ہے۔ ۷: فرعون نے یہ سزا سنائی

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۳۶﴾ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ

کہنے لگے اسے مہلت دے اور اسکے بھائی کو بھی اور بھیج دے شہروں میں اکٹھا کرنے والوں کو تاکہ وہ لے آئیں تیرے پاس تمام

سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِیْلَ

سمجھدار جادوگروں کو ۱ پس اکٹھا کیا گیا ان تمام جادوگروں کو اس مقرر دن کے خاص وقت کے لئے اور یہ کہا گیا

لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ

سب لوگوں سے کیا تم بھی اکٹھے ہو جاؤ گے ہو سکتا ہے ہم بات مان لیں ان جادوگروں کی اگر

كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ

وہ غالب آ جائیں ۲ پس جب آ پہنچے جادوگر کہنے لگے فرعون سے کیا

لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ

ہمیں کوئی اجر ملے گا اگر ہم ہی غالب رہے ۳ فرعون کہنے لگا ضرور اجر دیا جائیگا اور تم بے شک اس وقت میرے بڑے

الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓی اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

قریبی ہو جاؤ گے ۴ کہا ان جادوگروں سے موسیٰؑ نے تم ڈال دو جو تم ڈالنے والے ہو ۵

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِیَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ

پس ڈال دیا انہوں نے اپنی لاٹھیوں کو اور رسیوں کو اور یوں کہنے لگے ہمیں قسم ہے فرعون کے اقبال کی آج ہم ہی

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾

غالب ہو کر رہیں گے پس ڈال دیا موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی کو وہ جا نگلنے لگا جو انہوں نے سوانگ رچایا تھا ۶

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰی

پس گر گئے جادوگر سجدے میں یوں کہتے ہوئے ہم ایمان لے آئے اس رب پر جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا وہ رب جو موسیٰؑ اور

وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ

ہارون کا رب ہے کہنے لگا فرعون کیا تم ایمان لے آئے موسیٰؑ کے کہنے پر اس سے پہلے کہ میں اجازت دیتا تمہیں بیشک یہ موسیٰؑ تمہارا وہ بڑا استاد ہے جس نے

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

سکھایا تھا تم کو جادو پس تم جلدی جان لو گے ۷ میں ضرور کاٹ دوں گا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں

سا :- وہ سچے دل سے ایمان لاچکے تھے بڑی جرأت اور بے خوفی سے منہ توڑ جواب دیا۔ ایک دفعہ کلمہ پڑھا تو اتنا اثر ہوگیا کہ غیر اللہ کا خوف دل سے ختم ہوگیا سے۲ :- یہ دیکھ کر فرعون نے موسیٰؑ کے قتل کا فیصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ
نے موسیٰؑ کو ہجرت کا حکم دے دیا۔ آگے اسی کی تفصیل ہے سے۳ :- اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود فرعون کے ہاتھوں سب کو جمع کرکے اکٹھا ہی غرق کردیا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ بتادیا اور ان کی تباہی کا واقعہ پوری تفصیل سے بیان کردیا

مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۡ اِنَّآ اِلٰى
جانب مخالف سے اور میں سولی پر لٹکا دونگا تم سب کو سے۱ وہ جادوگر کہنے لگے ہمیں کوئی نقصان نہیں ہے بے شک ہم
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ
اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں بے شک ہم امید رکھتے ہیں کہ بخش دے گا ہمارے لئے ہمارا رب ہمارے گناہوں کو اس وجہ سے کہ ہم سب سے پہلے
ع ۳ ۱۸ ۷ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾
ایمان لانیوالے بن جائیں گے سے۲ اور حکم دیا ہم نے موسیٰ کو رات کو نکل جا میرے بندوں کو لے کر بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا
فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ
پس بھیج دئے فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے سے۳ بے شک یہ لوگ بہت ہی
قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾
تھوڑے ہیں اور بے شک یہ ہم کو غصہ دلانے والے ہیں اور بے شک ہم سارے کے سارے ہتھیاروں کے ساتھ مسلح ہیں
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ
پس نکال دیا ہم نے اس طریقے پر فرعونیوں کو انکے باغوں سے اور چشموں سے اور خزانوں سے اور بہتر بہتر مکانوں سے اسی طریقے پر
وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ
اور وارث کردیا ہم نے بنی اسرائیل کو پھر پیچھا کیا فرعونیوں نے موسیٰؑ کا صبح ہوتے ہی پس جب آمنے سامنے ہوگئے
الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ
دونوں ٹولے تو کہا موسیٰؑ کے ساتھیوں نے بے شک ہم پکڑے گئے (جا پکڑے) کہا موسیٰؑ نے ہرگز ایسا نہیں ہے بے شک میرے ساتھ
رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ
میرا رب ہے جو ابھی میری رہنمائی کردیگا پھر حکم دیا ہم نے موسیٰؑ کو مار دے اپنی لاٹھی سے اس دریا کو
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾
پس وہ دریا چِر گیا ہر ٹکڑا ٹیلے کی طرح معلوم ہونے لگا اور پہنچا دیا ہم نے وہاں پر ان دوسروں کو
وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾
اور بچالیا ہم نے موسیٰؑ کو اور ان کے ساتھ والوں کو سب کو پھر ہم نے ڈبو دیا ان دوسروں کو

۱۔ فرمایا عبرت حاصل کرنے کیلئے یہ بہت سبق آموز واقعہ ہے مگر یہ بدبخت نہیں سمجھتے ہیں ۲۔ آگے ابراہیمؑ کا واقعہ بھی تفصیل سے بیان فرمایا جو پہلے بھی گذر چکا ہے ۳۔ یہ سب عام فہم دلائل دئے مگر انہوں نے جواب میں صرف
باپ دادا کا حوالہ دیا ہے ۴۔ تم سمجھتے ہو کہ یہ نفع نقصان دے سکتے ہیں تو میں ان کی دشمنی کا اعلان کرتا ہوں۔ دیکھتے ہیں وہ کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں ۵۔ میں صرف رب العالمین کو مانتا ہوں جس کی یہ صفات ہیں
۶۔ یہ ہے توحید کامل۔ آگے ادب ملاحظہ کریں کہ اگرچہ بیمار تو خدا ہی کرتا ہے لیکن یوں نہیں کہا بلکہ فرمایا جب میں بیمار پڑ جاؤں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے ۷۔ اگرچہ اپنے مرتبہ کے منافی کوئی کام ہو جائے۔ عجز کا اظہار فرمایا
۸۔ اس سے مراد علم ہے۔ نبوت بھی مراد ہو سکتی ہے ۹۔ اسی لئے قیامت تک آپ پر درود پڑھا جائیگا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے ۱ مگر ان میں سے بہتے لوگ ایمان والے نہیں ہیں اور بے شک تیرا رب ہی
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وقف لازم ع ٤ ١٧ ٨
بڑا غالب ہے بڑا مہربان ہے ۲ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں بھی خبر ابراہیمؑ کی جب کہا آپنے اپنے باپ سے
وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾
اور اپنے باپ کی قوم سے تم کس کی عبادت کرتے ہو انہوں نے کہا ہم عبادت کرتے ہیں بتوں کی پس ان کے سامنے جھکے رہتے ہیں
قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾
کہا آپنے کیا وہ تمہاری بات سنتے ہیں جب تم ان کو پکارتے ہو یا تمہیں نفع دیتے ہیں یا تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں ۳
قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا
کہا انہوں نے بلکہ ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو یوں ہی کرتے ہوئے کہا آپ نے بھلا تم دیکھو جن کو
كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ
تم پوجتے ہو تم اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی ۴ پس بے شک میں دشمن سمجھتا ہوں
لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَ
اپنا ان سب کو سوائے اسی اللہ کے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۵ وہ اللہ جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی میری رہنمائی کرتا ہے اور
الَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾
وہ اللہ جو مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے ۶ اور جب کبھی میں بیمار ہوں وہ مجھے شفا بخشتا ہے
وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي
وہ اللہ جو مجھے موت دیگا پھر مجھے زندہ کرے گا اور وہ اللہ جس کے بارے میں مجھے امید ہے کہ وہ مجھے بخشے گا
خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾
میری خطاؤں کو بدلے کے دن ۷ اے میرے رب! مجھے بخش دے حکم ۸ اور مجھ کو ملا دے نیک لوگوں کے ساتھ
وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِن
اور کر دے میرے لئے میرا ذکر سچائی کا پچھلے لوگوں میں ۹ اور مجھے بنا دے ان لوگوں میں سے

سلہ: اگلا جہاں بھی میرا نصیب ہو جائے سلہ: یہ دعا اُس وقت تک تھی جب آپ کو روکا نہیں گیا تھا اور یہ علم نہیں ہو گیا تھا کہ میرا باپ دوزخی ہے۔ آگے اس دعا کی وجہ بھی عرض کر دی۔ بعض علماء نے لکھا ہے اسی لئے آپکے
والد کو ایک جانور کی شکل میں دوزخ میں ڈالدیا جائیگا تاکہ آپ اصل شکل میں دیکھ کر غمناک نہ ہوں سلہ: آگے اللہ تعالیٰ اس دن کا نقشہ تفصیل سے بیان کر رہے ہیں سلہ: آگے مشرکین اور ان کے معبودان باطلہ کا حال بیان
ہو رہا ہے سلہ: وہ آپس میں کیا گفتگو کریں گے سلہ: آگے اللہ فرماتے ہیں کہ بہت بڑی دلیل اور نشانی دیکھ کر بھی یہ بدبخت ایمان نہیں لاتے۔ سلہ: آگے اللہ تعالیٰ پھر انبیاء کے حالات بیان کرکے مزید سمجھا رہے ہیں تاکہ سمجھ جائیں
سلہ: نوحؑ تو ایک تھے لیکن مرسلین فرمایا اسلئے کہ ایک نبی کا انکار سب نبیوں کے انکار کے مترادف ہوتا ہے اسی لئے اسلام میں سب نبیوں کو ماننا ضروری عقیدہ ہے

وَّاجۡعَلۡنِىۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيۡمِ ۙ﴿۸۵﴾ وَاغۡفِرۡ لِاَبِىۡۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيۡنَ ۙ﴿۸۶﴾

جو نعمت کی جنتوں کے وارث ہیں سلہ اور بخش دے میرے باپ کو بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا سلہ

وَلَا تُخۡزِنِىۡ يَوۡمَ يُبۡعَثُوۡنَ ۙ﴿۸۷﴾ يَوۡمَ لَا يَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ ۙ﴿۸۸﴾ اِلَّا

اور مجھے غمناک نہ کرنا جس دن یہ سارے لوگ اٹھائے جائینگے سلہ جس دن فائدہ نہ دے گا مال کسی کو اور نہ بیٹے مگر وہی بچیگا

مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ؕ﴿۸۹﴾ وَاُزۡلِفَتِ الۡجَـنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۹۰﴾

جو آیا اللہ کے پاس سالم دل لے کر اور قریب ہو جائیگی جنت پرہیزگاروں کیلئے

وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِلۡغٰوِيۡنَ ۙ﴿۹۱﴾ وَقِيۡلَ لَهُمۡ اَيۡنَمَا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۹۲﴾

اور سامنے کی جائے گی دوزخ گمراہوں کیلئے سلہ اور ان سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ هَلۡ يَنۡصُرُوۡنَكُمۡ اَوۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ؕ﴿۹۳﴾ فَكُبۡكِبُوۡا فِيۡهَا

اللہ کو چھوڑ کر کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود بدلہ لے سکتے ہیں پس اوندھے ڈال دیے جائینگے دوزخ میں

هُمۡ وَالۡغَاوٗنَ ۙ﴿۹۴﴾ وَجُنُوۡدُ اِبۡلِيۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ؕ﴿۹۵﴾ قَالُوۡا وَهُمۡ فِيۡهَا

وہ بھی اور سارے سرکش اور ساری شیطان کی فوجیں اکٹھے کرکے سلہ یہ آپس میں بولیں گے دوزخ میں

يَخۡتَصِمُوۡنَ ۙ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنۡ كُنَّا لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴿۹۷﴾ اِذۡ نُسَوِّيۡكُمۡ بِرَبِّ

لڑتے ہوئے اللہ کی قسم ہے ہم کھلی گمراہی میں تھے جب ہم برابر ٹھہراتے تھے تم کو اللہ کے

الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۸﴾ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنۡ شَافِعِيۡنَ ۙ﴿۱۰۰﴾

جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا اور ہم کو نہیں بہکایا تھا مگر ان ہی مجرموں نے پس نہیں ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والے

وَلَا صَدِيۡقٍ حَمِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوۡ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾

اور نہ ایسے دوست جو دلی دوست ہوں پس کاش اگر ہمارے لئے ایک بار لوٹنا ہوتا تو ہم ہو جاتے یقین والوں میں سے سلہ

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں ہیں اور بے شک تیرا رب

ع ٥ ٣٦ ٩ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوۡحِ اۨلۡمُرۡسَلِيۡنَ ۖۚ﴿۱۰۵﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ

وہی بڑا غالب ہے اور بڑا مہربان ہے سلہ جھٹلا دیا نوحؑ کی قوم نے اللہ کے رسولوں کو سلہ جبان سے کہا

سلہ: اس سے وطنی اور قومی بھائی ہونا مراد ہے ۔ سلہ: امین کا معنی امن دینے والا بھی ہے کہ میری باتوں کو مانو گے تو امن میں آجاؤ گے ۔ سلہ: میں بلا معاوضہ بھی اللہ سے ڈرا رہا ہوں ۔ سلہ: تو کوئی مالدار و بڑ ساہوکار ہو تو غریب نادار لوگ ہیں
ہے ۔ سلہ: مجھے ان کی مالی حالت یا شجرہ نسب سے کوئی دلچسپی نہیں میں اپنی نفع و نقصان اسلئے کہ؟ سلہ: جب منکرین نے دیکھا کہ نوحؑ باز نہیں آرہے تو دھمکی دی ۔ سلہ: یہ دیکھ کر نوحؑ نے بددعا کی ۔ سلہ: چنانچہ عذاب آگیا ۔ سلہ: آگے عاد کا ذکر ہے

أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ

ان کے بھائی نوحؑ نے کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا امانتدار رسول ہوں سلہ پس ڈرو اللہ سے

وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

اور میری پیروی کرو اور میں نہیں مانگتا تم سے اس تبلیغ پر کوئی بھی مزدوری میرا اجر تو اس اللہ کے ذمہ ہے جو پالنے والا ہے

الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ

تمام جہانوں کا سلہ پس تم ڈرو اللہ سے اور میری پیروی کرو کہنے لگے کیا ہم ایمان لے آئیں تجھ پر جب کہ تیرے پیروکار وہ

الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ

لوگ ہیں جو قوم میں کمینے ہیں سلہ کہا نوحؑ نے میں نہیں جانتا یہ کیا کرتے رہے ہیں نہیں ان کا حساب لینا مگر

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا

میرے رب کے ذمے کاش تم بات سمجھ جاتے اور میں نہیں ہوں ہٹانے والا اپنے پاس سے ان ایمان والوں کو سلہ نہیں تو صرف

إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ

کھول کر ڈر سنانے والا ہوں سلہ کہنے لگے اگر تو باز نہ آیا اے نوح! تو تو ہو جائے گا

مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ النصف

ان لوگوں میں سے جن کو پتھر مارے جاتے ہیں سلہ کہا نوحؑ نے اے میرے رب! بے شک میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے

فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾

پس فیصلہ کر دے میرے درمیان اور ان کے درمیان ایک خاص فیصلہ اور بچا لے مجھ کو اور ان لوگوں کو بھی جو میرے ساتھ ہیں ایمان والوں میں سے سلہ

فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ

پس بچا لیا ہم نے نوحؑ کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ سوار تھے بھری ہوئی کشتی میں اس کے بعد ہم نے ڈبو ڈالا

الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَ

ان سب کو بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے اور ان میں سے زیادہ لوگ ایمان والے نہ تھے اور

إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ ع ١٨/٦/١٠

بے شک تیرا رب ہی بڑا غالب ہے بڑا مہربان ہے سلہ جھٹلا دیا تھا عادیوں نے اپنے رسولوں کو جب

سا: ہر نبی کی یہی مشترک دعوت تھی۔ ۲: یہ بڑی کاریگر قوم تھی یادگاریں اور خوبصورت پتھر کے گھر بناتے تھے ۳: مخالفین سے بہت زیادتی کرتے تھے۔ ۴: آگے ان کو اللہ کے انعام یاد کرائے ۵: انہوں نے جواب دیا تمہارا
وعظ ہم پر کوئی اثر نہیں کرتا ۶: یہ طریق کار سب کا رہا ہے ہر حالت میں ہمیں کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ چنانچہ وہ ایمان نہ لائے اور ہلاک ہوگئے ۷: آگے قوم ثمود کا ذکر ہے ۸: وہی انداز جو ہود کا ذکر ہوا ہے

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾

کہا تھا ان سے ان کے بھائی ہود نے کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے بے شک میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے امانتی رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ

پس اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو اور میں نہیں مانگتا تم سے اس تبلیغ پر کوئی مزدوری میری مزدوری تو ذمہ ہے

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ

اس اللہ پر جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۱ کیا تم بناتے ہو ہر ٹیلے پر اپنی نشانی کھیلنے کے لئے اور

تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ

بناتے ہو تم کاریگری کے گھر شاید تم نے ہمیشہ رہنا ہے ۲ اور جب تم کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو ہاتھ ڈالتے ہو

جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا

زیادتی کرتے ہوئے ۳ پس ڈرو اللہ سے اور میری بات مانو ۴ اور ڈرو اس اللہ سے جس نے امداد کی ہے تمہاری ان چیزوں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّیْۤ

کے ساتھ جن کو تم جانتے ہو اس اللہ نے مدد کی ہے تمہاری چارپایوں کے ساتھ اور بیٹوں کے ساتھ اور باغوں کے ساتھ اور چشموں کے ساتھ بے شک میں

اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَوَعَظْتَ

ڈرتا ہوں تم پر اس بڑے دن کے عذاب آنے سے ۵ کہنے لگے برابر ہے ہم پر تو ہمیں سمجھائے

اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ

یا نہ سمجھائے یہ تو پہلوں کی عادت ہے

مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَ

ہمیں عذاب نہ دیا جائے گا ۶ پس جھٹلا دیا انہوں نے اپنے نبی کو پس ہم نے ہلاک کر دیا ان کو بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے اور

7
ع18
11
مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۴۰﴾

ان میں سے بہت لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اور بے شک تیرا رب غالب ہے اور بڑا مہربان ہے ۷

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾

جھٹلا دیا قوم ثمود نے اپنے رسولوں کو جب کہا ان سے ان کے بھائی صالح نے ۸ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے

۱۔ یہ قوم زراعت و باغبانی میں ترقی یافتہ تھی اور سنگ تراشی کی بھی ماہر تھی ۔ ۲۔ اس سے مراد رؤساء ہیں ۔ ۳۔ انہوں نے بھی وہی پہلوں کا جواب دیا ۔ ۴۔ لیکن انہوں نے ایک نیا کام کیا کہ معجزے کا خود مطالبہ کر دیا اور وہ بھی اپنی مرضی کے مطابق ۔ ۵۔ معجزہ تو ظاہر ہو گیا لیکن ساتھ شرطیں لگا دی گئیں ۔ ۶۔ شعائر اللہ کی توہین کرنے والا عذاب کا شکار ہو جاتا ہے ۔ ۷۔ انہوں نے اونٹنی کو نقصان پہنچایا تو فوراً عذاب کی لپیٹ میں آ گئے ۔
۸۔ آگے قوم لوط کا ذکر ہے

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے امین اور رسول ہوں پس اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو اور میں نہیں مانگتا تم سے اس تبلیغ پر

مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۴۵﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا

کوئی بھی مزدوری میری مزدوری اس اللہ کے ذمے ہے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا کیا تم کو چھوڑا جائے گا ان نعمتوں میں جو یہاں موجود ہیں

آمِنِينَ ﴿۱۴۶﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۴۷﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿۱۴۸﴾

بے فکری کے ساتھ باغوں میں اور چشموں میں اور کھیتوں میں اور ایسی کھجوروں میں جن کا گودا بڑا ہی لذیذ ہے ۱

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۵۰﴾

اور تم تراشتے ہو پہاڑوں سے اپنے گھر عیش منانے کے لئے پس ڈرو اللہ سے اور میری بات مانو

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَ

اور بات نہ مانو ان لوگوں کی جو حد سے بڑھنے والے ہیں ۲ وہ لوگ جو فساد کرتے ہیں زمین میں اور

لَا يُصْلِحُونَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿۱۵۳﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ

اصلاح نہیں کرتے ۳ کہنے لگے تو ان لوگوں میں سے ہے جن پر جادو کیا جاتا ہے تو ایک انسان ہے

مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا

ہم جیسا پس لے آ کوئی نشانی اگر تو سچوں میں سے ہے ۴ کہا نبی نے یہ اونٹنی ہے اس کے لئے

شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

پینے کی باری ہے اور تمہارے لئے بھی پینے کی باری ہے ایک مقرر دن کی ۵ اور ہاتھ نہ لگانا اس اونٹنی کے ساتھ بری نیت سے ورنہ پکڑے گا تم کو

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿۱۵۷﴾ فَأَخَذَهُمُ

عذاب بڑے دن کا ۶ پس کاٹ ڈالا انہوں نے اس اونٹنی کو پس ہو گئے پشیمانی کرنے والے پس پکڑ لیا ان کو

الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۵۸﴾

عذاب نے ۷ بے شک اس میں بہت بڑی نشانی ہے اور ان میں سے بہت لوگ ایمان والے نہ تھے

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۶۰﴾ ع ۸ ۱۹ ۱۲

اور بے شک تیرا رب ہی غالب ہے اور بڑا مہربان ہے ۸ جھٹلا دیا لوطؑ کی قوم نے اللہ کے رسولوں کو

سے۔ یہ برا کام کیوں کرتے ہو خدا نے تمہاری بیویاں جو دی ہیں سے۲۔ انہوں نے بھی جواب میں دھمکی دی سے۳۔ لوطؑ نے ان سے بیزاری کا اظہار کر کے اللہ سے دعا کی سے۴۔ یہ لوطؑ کی بیوی تھی سے۵۔ یہ پہلی بستی الٹی پھر پتھر برسا دئے
سے۶۔ آگے حضرت شعیبؑ کی قوم کا ذکر ہو رہا ہے سے۷۔ "بن" سے مراد "بیلہ" ہے یہ اصحاب مدین ہی تھے۔ بعض مفسرین نے "ایکہ" کو ایک درخت لکھا ہے جس کی وہ پوجا کرتے تھے۔ اسی لئے ان سے "اصحاب الایکہ" فرمایا اور اسی لئے شعیبؑ
کو "اخوھم" نہیں فرمایا کہ قوم کا نام نہیں لیا گیا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۶۱﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۶۲﴾

جب کہا ان سے ان کے بھائی لوطؑ نے تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے بے شک میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے امین والا رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ

پس ڈرو اللہ سے اور میری بات مانو اور میں نہیں چاہتا تم سے تبلیغ پر کوئی بھی مزدوری میری مزدوری تو بس اللہ

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۴﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۵﴾ وَ

کے ذمے ہے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا کیا تم آتے ہو مردوں کے پاس جہان والوں میں سے سے۱ اور

تَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۶﴾

چھوڑتے ہو ان کو جن کو پیدا کیا تمہارے لئے تمہارے رب نے تمہاری بیویوں سے بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے بڑھنے والے ہو سے۲

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ إِنِّي

کہنے لگے اگر تو باز نہ آیا ان باتوں سے اے لوط! پس تو ہو جائے گا ان لوگوں میں سے جو وطن سے نکال دئے جاتے ہیں کہا لوطؑ نے بے شک میں

لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَ

تمہارے اس کام سے بیزار ہوں سے۳ اے میرے پالنے والے! بچالے مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کاموں کے عذاب سے جو یہ کر رہے ہیں پھر ہم نے بچا لیا لوطؑ

أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۰﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۷۲﴾

اور اس کے خاندان کو مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ گئی تھی سے۴ پھر ہم نے ہلاک مارا دوسرے لوگوں کو

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۳﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

اور برسا دیا ہم نے ان پر ایک خاص مینہ سے۵ پس بہت برا ہے وہ مینہ جو برسایا گیا ان لوگوں پر جن کو عذاب سے ڈرایا گیا تھا بیشک اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے

۹
ع
۱۶
۱۳
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۴﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۷۵﴾

اور ان میں سے بہت لوگ ایمان والے نہیں ہیں اور بے شک تیرا رب ہی غالب ہے بڑا مہربان ہے سے۶

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۶﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا

جھٹلا دیا تھا بن کے رہنے والوں نے سے۷ اپنے رسولوں کو جب کہا ان سے شعیبؑ نے کیا تم اللہ سے

تَتَّقُونَ ﴿۱۷۷﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۷۹﴾

نہیں ڈرتے بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں پس ڈرو اللہ سے اور میری بات مانو

سامان دینے میں یہ مرا شرتی برائی تھی۔ "بخس" کا مطلب ہے ملاوٹ کرکے دینا اور "نقص" کا مطلب ہے کمیت کم کرکے دینا کہ سیر کے بجائے تین پاؤ دے۔ ان میں یہ دونوں کام تھے۔ دوسری جگہ ہے ولا تنقصوا المکیال
ہے۔ ان بدبختوں نے عذاب کا مطالبہ کر دیا ہے۔ پہلے بادل آئے، کڑک ہوئی اور تباہ ہوگئے ہے۔ سورۃ کی ابتدا میں قرآن کریم کا ذکر تھا اس کے بعد مکذبین کے حالات بیان ہوئے اب آخر میں پھر قرآن کریم کی صداقت کا
ذکر ہے اور منکرین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ یہ کاہنوں کی کتاب ہے اسلئے کہ اس سعد واقعات سے ذہن میں بات آسکتی ہے کہ شاید ان کا اعتراض صحیح ہو اسلئے واضح طور پر اعلان فرمایا کہ یہ کتاب خود اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے اور
اسے عظیم الشان فرشتے جبریل امین لے کر آئے ہیں ہے۔ اور لفظ کہاں ہیں حضور کے دل پر۔ اسلئے جو دل کا نیک ہوگا وہ اس کو مانے گا اور اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرے گا۔ آگے فرمایا یہ اترا ہی عربی میں ہے عجمی زبان کا ترجمہ نہیں ہے

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾
اور میں نہیں مانگتا تم سے اس تبلیغ پر کوئی مزدوری میری مزدوری تو اسی اللہ کے ذمے ہے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا
اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
ماپ پورا پورا دیا کرو اور نہ بنو ان لوگوں میں سے جو گھاٹا دینے والے ہیں اور تولا کرو سیدھے ترازو
الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ
کے ساتھ اور کمی نہ کیا کرو لوگوں کی چیزوں میں ان کو دینے میں اور شرارت نہ کرو زمین میں
مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوْٓا
فسادی بن کر ہے۔ اور ڈرو اس اللہ سے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہاری پہلی نسلوں کو بھی کہنے لگے
اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ
تو تو ان لوگوں میں سے ہے جن پر جادو کیا جاتا ہے تو تو ہم جیسا انسان ہے اور
نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ
ہم سمجھتے ہیں تجھے جھوٹوں میں سے ہے۔ پس گرادے ہم پر کوئی ٹکڑا آسمان کا اگر
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّىْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ
تو سچوں میں سے ہے کہا نبی نے میرا رب خوب جانتا ہے ان کاموں کو جو تم کر رہے ہو پس جھٹلادیا انہوں نے
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾
اس نبی کو پس پکڑ لیا ان کو سائے کے دن کے عذاب نے ہے۔ بے شک وہ عذاب بڑے دن کا تھا
اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
بے شک اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے اور ان میں سے بہت لوگ ایمان والے نہ تھے اور بے شک تیرا رب ہی
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ ١٠ ع ١٦ ١٤
غالب ہے بڑا مہربان ہے ہے۔ اور بے شک یہ قرآن اتارا گیا ہے اس اللہ کی طرف سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا اس قرآن کو لے کر اترا
الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ
وہ روح جو بڑا امانت دار ہے ہے آپ کے دل پر تاکہ آپ ہو جائیں ڈرسنانے والوں میں سے ہے۔ یہ قرآن اترا ہی عربی زبان میں ہے

ف۱: اس قرآن کا ذکر پہلی آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ تاریخی واقعات باقی کتابوں میں بھی ہیں اور قرآن میں بھی ہیں ف۲۔ قرآن کی پیش گوئی کو بنی اسرائیل کے عالم جانتے ہیں کہ اس نے نازل ہونا تھا
اسلئے بعض ایمان بھی لے آئے۔ آگے منکرین کے ایک اور اعتراض کا جواب ہے ف۳۔ کافر کہتے کہ حضورؐ کی اپنی زبان عربی ہے یہ خود بنا لیتے ہیں اگر کسی عجمی پر عربی زبان میں قرآن نازل ہوتا تو ہم مان لیتے۔ اس کا جواب دیا کہ یہ پھر بھی کوئی اور اعتراض
کر دیتے اور ایمان نہ لاتے یہ صرف بہانے بنا رہے ہیں ف۴۔ جب یہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اُس وقت یہ مہلت مانگیں گے جو نہیں ملے گی ف۵۔ مہلت تو ان کو ابھی مل رہی ہے اس سے فائدہ اٹھا نہیں رہے جلد عذاب مانگتے ہیں
اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ اُن سے مہلت طلب کرنے کے جواب میں کہا جائیگا کہ اُس وقت تو عذاب کی جلدی مچا رہے تھے اب مہلت مانگ رہے ہو جبکہ اس سے پہلے بھی سالہا سال کے لئے مہلت دی تھی تم نے مال و دولت، اسلحہ، سامان
جمع کیا تھا اُن چیزوں نے بھی کوئی فائدہ دیا ہے ف۶۔ آگے فرمایا یہ ہمارا طریقہ نہیں کہ ویسے ہی پکڑ لیں بلکہ پہلے انسانوں کو سمجھانے کیلئے اپنے نبی بھیجتے ہیں ف۷۔ آگے ایک اور خیال کی تردید فرمائی یعنی مخالف کہتے کہ کوئی جن آ کر حضورؐ
کو قرآن سناتا ہے ف۸۔ اب جنوں کو آسمان کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیا جاتا
آگے قرآن کے نزول کا بنیادی مقصد بیان فرما دیا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ
ف۹: اس بات کو پہلے اپنے رشتہ داروں کو بتا دیں کہ وہ بھی ایمان لے آئیں اور
توحید کا اقرار کریں اسلئے کہ ایمان کے بغیر صرف نسبی تعلق کام نہیں آئے گا
چنانچہ حضورؐ نے یہ آیت نازل ہوتے ہی سارے قریش کو پکار کر سنا دیا

عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن

جو بیان کرنیوالی زبان ہے اور بیشک یہ قرآن پہلے نبیوں کے صحیفوں میں بھی ہے ف۱ کیا ان کیلئے یہ بڑی نشانی نہیں ہے کہ

يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾

جانتے ہیں اس قرآن کو بنی اسرائیل کے عالم بھی ف۲ اگر ہم اتارتے یہ قرآن ان لوگوں پر جو عرب کے نہیں ہیں

فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ

پس وہ پڑھتا یہ قرآن ان لوگوں پر اور یہ ایمان لانے والے نہ ہوتے ف۳ ہم نے اسی طرح بٹھا دیا ہے انکار ان مجرموں کے دلوں میں

الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُم

ایمان نہ لائیں گے اس قرآن پر یہاں تک کہ دیکھ لیں گے دردناک عذاب کو پس عذاب آ جائیگا ان پر

بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾

اچانک بے خبری میں اور یہ سمجھ بھی نہ سکیں گے ف۴ پس یہ کہہ دیں گے کیا ہمیں کوئی مہلت دی جائے گی ف۵

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ

کیا یہ ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں کیا آپ دیکھیں اگر ہم نے ان کو برتنے کا سامان دیا ہو دنیا میں کئی سالوں تک پھر

جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾

آ پہنچے پس وہ عذاب جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے ان کے کام نہ آ سکیں گے وہ سارے سامان جن سے یہ فائدہ اٹھایا کرتے تھے ف۶

ع ٩ وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا

اور نہیں تباہ کیا ہم نے کسی بھی بستی کو مگر اس کے لئے پہلے بھیجے گئے ڈر سنانے والے نصیحت کیلئے ہم نہیں ہیں

ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا

ظلم کرنے والے ف۷ یہ قرآن نہیں اتارا ہے شیطانوں نے اور نہ ہی ان کو مناسب ہے اور نہ

يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ

ان کی طاقت ہے بے شک یہ شیطان آسمان کی باتیں سننے سے بہت دور کر دئے گئے ہیں ف۸ پس ہرگز نہ پکارنا اللہ کے ساتھ

اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ

کوئی دوسرا معبود ورنہ تو ہو جائے گا عذاب والوں میں سے ف۹ اور آپ ڈرائیں اپنے قریب کے خاندان والوں کو

۱۔ فرمایا اپنے عزیزوں کو تو ڈرائیں لیکن باقی مسلمانوں کو شفقت سے کہا تھی کہ ان کو تو نسب کا کوئی گھمنڈ نہیں ہے ۲۔ اگر ایمان نہ لائیں تو پھر کوئی تعلق اور رشتہ داری نہیں ان سے بیزاری کا اعلان کردیں اور ان کی پرواہ نہ کریں اپنے غالب اللہ پر توکل رکھیں۔ ۳۔ اس سے مراد تہجد ہے۔ ۴۔ یعنی صحابہ کرامؓ۔ ۵۔ آگے پھر وضاحت فرمادی کہ کافروں کے خیال میں آپؐ پر جن قرآن لاتے ہیں حالانکہ جن تو ان جیسے لوگوں پر آتے ہیں جو جھوٹی پیش گوئیاں کرتے رہتے ہیں۔ اس سے کاہن مراد ہیں۔ ۶۔ آگے اس اعتراض کا جواب دیا کہ حضورؐ شاعر ہیں۔ ۷۔ شاعروں کی نشانی تو یہ ہے کہ ان کے پیروکار بے عمل اور شیخی خور گمراہ لوگ ہوتے ہیں جب کہ حضورؐ کے ساتھی باعمل نیک اور پرہیزگار ہیں ۸۔ پھر شاعروں کی اکثر باتیں خیالی اور حقیقت سے دور ہوتی ہیں اور نہ ہی کوئی مستقل موقف ہوتا ہے کبھی کیا کہتے ہیں کبھی کیا جب کہ قرآن اٹل حقائق اور ایک ہی مستقل دائمی موقف (اور باتیں) بیان کرتا ہے اور مسلمان اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ آگے ایسے شعراء کا استثنا کردیا جو باایمان، باعمل، عبادت گذار اور مظلوم ہوں وہ گمراہ شاعروں میں شمار نہیں ہوتے ۹۔ آخر میں حضورؐ سے فرمایا کہ ان کی باتوں سے دل برداشتہ اور مایوس نہ ہوں یہ جلدی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے یا انجام پتہ چل جائیگا

۱۵۔ سورۃ النمل بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ نمل چیونٹی کو کہتے ہیں اس سورۃ میں حضرت سلیمانؑ اور چیونٹی کا واقعہ بیان ہوا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ النمل رکھوایا ہے۔ سورۃ الشعراء کے آخر میں فرمایا یہ کافر عنقریب جان لیں گے کہ کون کامیاب ہوگا اور کون ناکام اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے دو تاریخی شہادتیں ارشاد فرما کر کامیابی ناکامی کا معیار بتادیا۔ اسی طرح انجام بتایا کہ خوش بخت ایمان لے آئیں گے جیسے ملکہ سبا ایمان لائی اور بدبخت تباہ ہو جائیں گے جیسے فرعون۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے پچھلی سورۃ میں تنذیر زیادہ تھی اور النمل میں تبشیر ہے مسلمانوں کیلئے کہ جس طرح فرعون سے نجات دیکر موسیٰؑ کو حکومت دی اسی طرح سلیمانؑ کی حکومت کا ذکر ہے کہ تمہیں بھی غلبہ اور حکومت ملے گی۔ پچھلی دو سورتوں کی طرح اس سورۃ کو بھی قرآن مجید کی صداقت ذکر کرکے شروع کیا گیا ہے۔

الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾

۱ اور جھکا دیں اپنے پر ان ایمان والوں کے لئے جو آپ کی پیروی کر رہے ہیں

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ

پس اگر وہ جناب کی بات نہ مانیں تو آپ فرما دیجئے میں بے ذمہ ہوں ان کاموں سے جو تم کر رہے ہو ۲ اور آپ بھروسہ کریں اس اللہ پر جو بڑا غالب ہے

الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿٢١٩﴾

اور بڑا ہی مہربان ہے وہ اللہ جو جناب کو دیکھتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں ۳ اور آپ کے چلنے پھرنے کو ان سجدہ کرنے والوں میں ۴

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾

بے شک وہی اللہ ہر ایک بات سننے والا ہے ہر ایک چیز جاننے والا ہے ۵ کیا میں تمہیں بتاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں

تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾

وہ اترتے ہیں ہر جھوٹ گھڑنے والے گناہگار پر ان کی طرف وہ کان لگاتے ہیں اور ان میں سے بہت سے لوگ جھوٹے ہیں ۶

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ

اور شاعروں کی پیروی نہیں کرتے مگر گمراہ لوگ ۷ کیا تو نہیں دیکھتا کہ یہ شاعر لوگ ہر وادی میں

يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

بھٹکتے پھرتے ہیں اور یہ شاعر لوگ وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں ۸ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا

اور نیک کام کئے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا اور وہ لوگ جو اللہ سے مدد مانگیں ان پر

ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾ ع ١١ ١٥

ظلم ہونے کے بعد ۹ اور یہ ظالم جلدی جان لیں گے کہ کس کروٹ پر یہ پلٹنے والے ہیں

٤٨ سُورَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ ٢٧

سورۃ نمل مکی ہے اور اس میں ۹۳ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱۵

س ۱: فرمایا آنیوالے واقعات کو محض تاریخ نہ سمجھا۔ یہ سراپا قرآن ہے۔ مبین سے مراد بیان کرنے والا بھی ہے۔ آگے فرمایا یہ ہے کس لیئے؟ س ۲: آگے ان خوش نصیبوں کی صفات اور اعمال بیان فرمائے س ۳: پہلے فرمایا ان کو یہ یقین کیوں ہے
یہ عمل ہے س ۴: یہ تو تھے ایمان والے اور منکرین کا حال کیا ہے؟ س ۵: ان کی خرابی کی جڑ قیامت کا انکار ہے اسی لئے دنیاوی فائدوں میں پھنس گئے ہیں س ۶: ان کا انجام کیا ہوگا؟ دنیا و آخرت دونوں برباد ہونگی س ۷: ایسے انجام سے بچاؤ کیا ہے
قرآن سے تعلق قائم کریں اس کو مانیں اور عمل کریں س ۸: فرمایا اللہ کے حکموں کو ماننے والے کامیاب اور منکرین ناکام ہوتے ہیں جیسے موسیٰ اور فرعون کا قصہ دیکھ لو س ۹: اس کی تشریح پیچھے گزر چکی ہے س ۱۰: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے یہ باتیں کیں

طسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور روشن کتاب کی ۱ راہ دکھانے والی کتاب ہے اور خوشخبری ہے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

یقین والوں کے لئے ۲ وہ لوگ جو قائم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ ۳ اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

قیامت پر یہی لوگ یقین رکھتے ہیں ۴ بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے قیامت پر ۵

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

خوبصورت کر دئیے ہم نے ان کیلئے ان کے دنیاوی کام پس وہ بھٹکتے پھرتے ہیں ۶ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے

لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾

بہت برا عذاب ہے اور قیامت میں یہی لوگ بڑے گھاٹے والے ہیں ۷

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

اور بے شک آپ کو دیا جاتا ہے یہ قرآن اس اللہ کی طرف سے جو بڑی حکمت والا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے ۸ جب کہا موسیٰ نے

لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ

اپنے گھر والوں سے میں محسوس کر رہا ہوں آگ میں ابھی لاتا ہوں تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر یا لاتا ہوں تمہارے پاس چنگاری

قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ

آگ کی تاکہ تم گرمی حاصل کر سکو ۹ پس جب آپ پہنچے آگ کے قریب آپکو آواز دی گئی کہ برکت والی ہے وہ ذات جو

فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا

آگ میں محسوس ہوتی ہے اور وہ سارا منظر جو آگ کے ارد گرد ہے پاک ہے اللہ جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۱۰ اے موسیٰ! بے شک میں

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ

اللہ ہوں جو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے (کہا گیا) ڈال دو اپنی لاٹھی کو پس جب آپ نے دیکھا کہ وہ لاٹھی ہلتی ہے جیسا کہ سانپ ہو

وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ

تو آپ پلٹے پیٹھ دیکر اور مڑ کر بھی نہ دیکھا اے موسیٰ! خوف نہ کر بے شک نہیں ڈرا کرتے میرے پاس

سا۔ اب تو میرا رسول ہے اور یہ تیرا معجزہ ہے۔ آگے فرمایا ڈرے تو وہ جس سے کوئی گناہ یا زیادتی ہوگئی ہو اگرچہ وہ بھی نیک کام کرنے سے معاف ہو جاتی ہے اس میں شاید قبطی کو قتل کر غیر ارادی فعل کی معافی کی طرف اشارہ ہے
سے۲۔ آگے دوسرے باطنی معجزے کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ سات اور معجزوں کی بھی بشارت ہے سے۳۔ وہ دل سے حقیقت کو تسلیم کر چکے تھے مگر ضد اور سرکشی آڑے آگئی سے۴۔ انجام کار تباہی کا شکار ہوئے۔ یہاں تک نافرمان حکمران اور بادشاہ
کا ذکر تھا آگے فرمانبردار حکمران اور بادشاہ باپ بیٹے کا ذکر خیر ہے جن کو طاقت اور اسباب ہونے کے باوجود اللہ پر ایمان و اعتماد تھا اور اس کے حکموں کے پیروکار تھے۔ نتیجتاً وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہوئے۔
سے۵۔ یہ خاص علم پرندوں اور حیوانوں کی بولیاں سمجھنا تھا سے۶۔ انسانوں کی تین قسمیں ہیں عام انسان، نیک بندے اور نیک بندوں کے سربراہ یعنی انبیاءؑ سے۷۔ آگے ان نعمتوں کا شکر ادا کیا سے۸۔ آگے چیونٹی والے واقعہ کا ذکر ہے

الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٠ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ

رسول سا مگر جو کوئی زیادتی کرے پھر اسکے بدلے میں نیک کام کرلے اس برائی کے بعد پس بے شک میں

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝١١ وَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ

بخشنے والا مہربان ہوں سے۲ اور داخل کر اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں وہ نکلے گا سفید چمکتا ہوا

غَیْرِ سُوْٓءٍ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا

بغیر کسی بیماری کے یہ دو معجزے ہیں ان نو معجزوں میں جا تو فرعون اور اسکی قوم کی طرف بے شک وہ

قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝١٢ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا

نافرمان قوم ہے جب آ پہنچیں فرعونیوں کے پاس ہماری کھلی کھلی نشانیاں کہنے لگے یہ تو

سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝١٣ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا

کھلا جادو ہے اور انہوں نے انکار کر دیا انکو حالانکہ یقین کر لیا تھا ان باتوں پر انکے دلوں نے سے۳ ظلم اور سرکشی کے ساتھ

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝١٤ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ ع ٤ / ١ / ١٦

پس آپ دیکھیں کیسا ہوا انجام فساد کرنے والوں کا سے۴ اور بے شک دیا ہم نے داؤدؑ کو اور

سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ

انکے بیٹے سلیمانؑ کو ایک خاص علم سے۵ اور دونوں نے یہ کہا سب تعریفیں اس اللہ کا حق ہے جس نے بزرگی دی ہم کو اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر سے۶

الْمُؤْمِنِیْنَ ۝١٥ وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا

اور وارث ہوئے سلیمانؑ داؤدؑ کے اور کہا آپ نے اے لوگو! ہمیں سکھائی گئی ہے

مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ۝١٦

بولی پرندوں کی اور ہمیں کامل حصہ دیا گیا ہے ہر چیز سے بے شک یہ ظاہر فضیلت ہے سے۷

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ۝١٧

اور اکٹھے کئے گئے سلیمانؑ کے سامنے ان کے لشکر جنوں میں سے اور انسانوں میں سے اور پرندوں میں سے پس انکی جماعتیں بنائی جاتیں

حَتّٰٓی اِذَآ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰٓاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا

یہاں تک کہ جب پہنچے آپ چیونٹیوں کی وادی پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو! داخل ہو جاؤ

ل۔ چیونٹیوں کی سردار نے کہا کہ اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ ورنہ کچلی جاؤ گی اور ساتھ کہا کہ سلیمانؑ کو یہ پتہ ہی نہ ہو گا۔ بے خبری میں تم متاثر ہو گی ورنہ نبی اور اس کے ساتھی جان بوجھ کر ایک چیونٹی کو بھی نہیں مارتے۔ امام رازیؒ نے یہاں ایک نکتہ بیان فرمایا کہ حق یہ ہے کہ منافق اسی چیونٹی سے بھی بدتر ہیں جو نبی کے ساتھیوں کو ظالم کہتے ہیں۔ ٢۔ یہ بات سن کر سلیمانؑ نے کیا رد عمل ظاہر کیا ہے۔ اللہ کا شکر ادا کیا اور دعا بھی مانگی۔ آگے ہدہد اور ملکہ سبا کا واقعہ ہے۔

٣۔ لشکروں کی حاضری ہوئی ایک پرندہ ہدہد غائب تھا۔ ویسے بھی اس کی اہمیت تھی کہ وہ پانی کی نشاندہی کا ماہر ہوتا ہے ہو سکتا ہے اسکی ضرورت پڑی ہو تو سلیمانؑ نے تشویش کا اظہار فرما کر اس سے باز پرس کرنے اور سزا دینے کا اعلان فرمایا

٤۔ بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ وہ انسان تھا کیا انسانوں کیلئے ذبح کا لفظ استعمال ہوتا ہے ٥۔ ہدہد نے کہا کہ میں سرکاری کام پر تھا مخبری کرنے گیا تھا اور ملک سبا سے عجیب خبر لایا ہوں جو بالکل سچی ہے ٦۔ عجیب خبر یہ ہے کہ عورت مردوں پر حکمران ہے ٧۔ دوسری عجیب بات یہ ہے کہ وہ شرک کرتے ہیں وہ بیوقوف سورج کو سجدہ کرتے ہیں ٨۔ آگے ہدہد نے اپنا عقیدہ بیان کر دیا

مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾

اپنے گھروں میں روند نہ ڈالے تم کو سلیمانؑ اور اس کی فوجیں اور ان کو خبر نہ ہوگی ١

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ

پس ہنس پڑے آپ اس کی بات سن کر اور کہا آپ نے اے پالنے والے! میری قسمت میں کر دے کہ میں شکر کروں

نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور مجھے طاقت دے کہ میں کرتا رہوں ایسے نیک کام

تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ

جو تجھے پسند ہوں اور داخل فرما دے مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے نیک بندوں میں ٢ اور آپ نے تفقد کیا

الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾

سب پرندوں کو پس کہا آپ نے کیا بات ہے میں نہیں دیکھ پاتا ہُدہُد کو کیا وہ غائب ہو چکا ہے ٣

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ

میں اس کو سخت سزا دوں گا یا ذبح کر دوں گا ٤ یا لائے گا میرے پاس کوئی دلیل

مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ

کھلی ہوئی پس تھوڑی دیر آپ ٹھہرے تھے کہ ہُدہُد حاضر ہو کر کہنے لگا میں نے حاصل کی ہے وہ بات ٥ جو آپ کو حاصل نہیں ہے اور

جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ

میں لایا آپ کے پاس ملک سبا سے ایک خبر یقین والی ہے میں نے پایا ایک عورت کو جو ان کی بادشاہ ہے ٦

وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

جس کو دیا گیا ہے بہت حصہ ہر چیز سے اور اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے پایا میں نے اس عورت کو اور اس کی قوم کو

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کو چھوڑ کر ٧ اور آراستہ کر دیا ان کیلئے شیطان نے ان کے عملوں کو

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ ۙ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ

پس روک دیا ان کو اللہ کی راہ سے پس وہ ہدایت نہیں پاتے ٨ تاکہ وہ سجدہ نہ کریں اس اللہ کے سامنے

ف۱: ہدہد چونکہ زمین اور ریت کے اندر نیچے سے کیڑے نکال کر کھاتا ہے اسلئے ویسی ہی دلیل دی کہ یہ بھی اللہ ہی نے صلاحیت دی ہے اور اس کی اپنی صفت تو بہت ہی کامل ہے ف۲: چونکہ ملکہ سبا کے بھی تخت شاہی کا ذکر ہوا اسلئے
کہا کہ سب سے بڑے عرش کا مالک تو اللہ ہے اُس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اس کا موقف سن کر سلیمانؑ نے فرمایا ابھی تیرا سچ جھوٹ پرکھ لیتے ہیں ف۳: اب تو یوں کر جیسے میں حکم دے رہا ہوں ف۴: چنانچہ اس نے تعمیل کی جب ملکہ
نے آکر دیکھا تو درباریوں سے یوں مخاطب ہوئی ف۵: علماء فرماتے ہیں کہ اس نے اللہ کے نام کی عزت کی تو اللہ نے اُسے اسلام کی توفیق دیدی۔ کہنے لگی بڑا عزت والا پیغام ہے اور اس کا مضمون یہ ہے ف۶: سلیمانؑ نے اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے
اب تم اپنی رائے بتاؤ۔ میں تمہارے مشورے کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتی ہے ف۷: انہوں نے بہر (؟) دی کہ مقابلہ کرنا ہے تو ہم آمادہ ہیں وسائل ہیں لیکن تو جو فیصلہ کرے گی ہم قبول کریں گے ف۸: عورت سمجھدار تھی اسی لئے تو سب مردوں پر حکمران تھی
اس نے سمجھایا کہ لڑائی میں کوئی فائدہ نہیں اس کا انجام بربادی ہوتا ہے
ف۹: میں ایک تدبیر کرتی ہوں اُس کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کریں گے

الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ
جو نکالتا ہے چھپی ہوئی چیز آسمانوں میں اور زمین میں ف۱ اور جانتا ہے وہ سب کچھ جو تم چھپاتے ہو

وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٥﴾ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۩ ﴿٢٦﴾ السجدة ۵
اور وہ سب کچھ جو تم ظاہر کرتے ہو اللہ ہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی مالک ہے بڑے عرش کا ف۲

قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿٢٧﴾ اذْهَبْ بِكِتٰبِي
کہا سلیمانؑ نے ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں آیا تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے ف۳ لے جا یہ میرا خط

هٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ
پس ڈال دے ان کی طرف پھر پیچھے ہٹ آ ان سے ف۴ پس دیکھ اس کا جواب کیا دیتے ہیں ف۵ کہا بلقیس نے

يٰأَيُّهَا الْمَلَؤُا إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيمٌ ﴿٢٩﴾ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهُ
اے میرے دربار والو! میری طرف آج ڈالا گیا ہے ایک خط جو بڑی عزت والا ہے ف۶ بے شک یہ خط سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٣٠﴾ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾ ع ٢ ١٧ ١٧
شروع ہو رہا ہے اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے بخشنے والا ہے (کہتا ہے) سرکشی نہ کرو میرے مقابلے میں اور میرے پاس آجاؤ میرا حکم مانتے ہوئے

قَالَتْ يٰأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا
کہا بلقیس نے اے میرے دربار والو! ف۷ مجھے جز دو اس معاملے میں میں فیصلہ نہیں کرتی کبھی بھی کام کا

حَتّٰى تَشْهَدُونِ ﴿٣٢﴾ قَالُوا نَحْنُ أُولُوا قُوَّةٍ وَأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ
جب تک تم ابھی میرے پاس حاضر نہ ہو ف۸ کہنے لگے ہماری بڑی طاقت ہے اور ہمارا بڑا رعب ہے

وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ
اور آخری معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے پس تو دیکھ لے تو جو حکم دینا چاہتی ہے ف۹ کہنے لگی بادشاہ

إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ وَ
جب داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں تو برباد کر دیتے ہیں اور وہاں کے شریفوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور

كَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ
یہ بھی یوں ہی کریں گے ف۱ اور میں بھیجتی ہوں ان کے پاس کوئی تحفہ پھر دیکھتی ہوں

۱؎ قیمتی تحائف بھیجتے ہیں اور پھر ان کا ردِ عمل دیکھتے ہیں کہ مال و دولت چاہتے ہیں یا دین کی دعوت میں مخلص ہیں ۔ ۲؎ سلیمانؑ نے تحفے دیکھ کر جواب دیا کہ میرے پاس تو سونے چاندی کے خزانے ہیں تمہارے ان تحائف کی ان کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے۔
۳؎ علماء فرماتے ہیں کہ یہ رشوت تھی ہدیہ نہ تھا اسی لئے سلیمانؑ نے واپس کر دیا اور فرمایا اب اپنی یہ سامان دیدو ۔ ۴؎ سلیمانؑ نے اندازہ لگا لیا کہ ملکہ سمجھدار ہے لڑائی کیلئے تیار نہیں ہوگی بلکہ اطاعت کیلئے میری طرف چل پڑی ہوگی اسلئے اپنے
ساتھیوں سے فرمایا اس کا تخت اٹھا لاؤ ۔ ۵؎ اس پر جنوں نے اپنی خدمات پیش کر دیں جو ایک طاقتور جن بولا ۔ ۶؎ یہ سن کر ایک صاحبِ علم انسان بولا ۔ ۷؎ میں اس کی طاقت کے مقابلے میں اپنے علم کے ذریعے اس سے جلدی لا دیتا ہوں ۔
اس سے ظاہر ہوا کہ انسان جن سے افضل اور طاقتور ہے بشرطیکہ ایمان والا ہو اور صحیح دینی علم رکھتا ہو ۔ چنانچہ تخت پہنچ گیا ۸؎ سے دیکھ کر سلیمانؑ نے پھر اللہ کا شکر ادا کیا ۔ ۹؎ سلیمانؑ نے فرمایا اس تخت کو تھوڑا بدل ڈالو اس سے بت
نکال دو ۔ پھر اس کو آزمائیں گے کہ ہدایت کے قابل ہے یا نہیں ؟

يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ
کیا جواب لیکر لوٹتے ہیں میرے بھیجے ہوئے ۱؎ پس جب پہنچا سلیمانؑ کے پاس (وہ تحفے لے کر) کہا آپنے تم میری مدد کرنا چاہتے ہو مال کے ساتھ پس وہ
اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ
مال جو مجھے دیا ہے اللہ نے وہ اس مال سے بہتر ہے جو تم کو دیا ہے بلکہ تم اپنے اس تحفے پر بڑا غرور کر رہے ہو ۲؎ لوٹ جا ۳؎
اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ
ان کے پاس پس ہم ابھی لاتے ہیں ایسے لشکروں کو جن کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے اور ہم نکال دیں گے ان کو ان کے وطن سے
اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِىْ بِعَرْشِهَا
ذلیل کر کے اور وہ خوار ہو جائیں گے ۴؎ کہا سلیمانؑ نے اے میرے درباریو! تم میں سے کون ہے جو لے آئے میرے پاس تخت بلقیس کا
قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ
اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس آ پہنچے فرمانبردار ہو کر ۵؎ کہا ایک بہادر جن نے میں لے آتا ہوں آپکے پاس
بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّىْ عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾
وہ تخت اس سے پہلے کہ آپ اٹھیں اپنی اس جگہ سے اور بے شک میں اس لانے پر بڑا طاقتور ہوں اور امانتی ہوں ۶؎
قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ
کہا اس آدمی نے جس کے پاس تھوڑا سا علم تھا کتاب کا میں ابھی لاتا ہوں آپکے پاس وہ تخت اس سے پہلے کہ
يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۗ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ
لوٹے آپ کی طرف آپ کی نگاہ ۷؎ پس جب دیکھا سلیمانؑ نے وہ تخت اپنے سامنے پڑا ہوا کہنے لگے
هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّىْ ۖ لِيَبْلُوَنِىْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۗ وَمَنْ
یہ میرے رب کے فضل سے ہے اللہ مجھے آزمانا چاہتا ہے کہ کیا میں اسکی نعمتوں کا شکر کرونگا یا ناشکری کرونگا اور جو کوئی
شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّىْ غَنِىٌّ
شکر کرے گا وہ شکر کرے گا اپنے بھلے کے لئے اور جو کوئی ناشکری کرے گا تو بے شک میرا رب بے نیاز ہے
كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِىْۤ اَمْ تَكُوْنُ
بڑی عزت والا ہے ۸؎ کہا سلیمانؑ نے بدل دو اس کے تخت کو ہم دیکھیں گے وہ راہ پاتی ہے یا ہے

سا؎۔ چنانچہ جب ملکہ آئی تو اس کا امتحان لیا گیا۔ کیا تیرا تخت بھی اس جیسا ہے وہ سمجھدار تھی بولی یہ تو گویا یہ وہی ہے ۳؎۔ اس تکلف کی ضرورت نہ تھی میں تو پہلے خط دیکھتے ہی فیصلہ کر چکی تھی کہ ایمان لے آؤں گی لیکن اپنی مشرک قوم
کو سمجھانے اور مطمئن کرنے کیلئے یہ طریق کار اختیار کیا ۴؎۔ چونکہ دنیاوی طور پر بڑی متمدن قوم تھی ان کے پانی کے تالاب اور ڈیم تھے اسلئے سلیمانؑ نے جنوں سے ایسا محل بنوایا جس میں نیچے تالاب اور ان کے اوپر شفاف شیشے
لگوا دیئے۔ اب سلیمانؑ نے ملکہ سے فرمایا اس محل کے اندر جاؤ ۵؎۔ اس نے پانی کا تالاب سمجھ کر یوں کیا تو سلیمانؑ نے فرمایا یہ شیشی محل ہے۔ یہ دیکھ کر ملکہ پر اور بھی رعب طاری ہوا ۶؎۔ چنانچہ اس نے فوراً اطاعت کا اعلان کر دیا
۷؎۔ یہ تو اطاعت کر لینے والوں کا حال تھا آگے بتایا جو نافرمان ہوا اس کا انجام بھی دیکھ لو ۸؎۔ صالحؑ کی دعوت سن کر قوم کے دو گروہ بن گئے بعض نے کہا مان لیں بعض نے کہا نہیں۔ لیکن اکثریت باغیوں کی تھی انہوں نے بے باکی سے
صالحؑ سے عذاب کا مطالبہ کر دیا تو انہوں نے سمجھانے کی کوشش کی۔

۹؎۔ تمہیں چاہیئے کہ اللہ سے معافی مانگو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور تم اس قحط اور باہمی جھگڑوں لڑائیوں سے بچ جاؤ

۱۰؎۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو اسے نعوذ باللہ تیری نحوست سمجھتے ہیں

مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا

ان لوگوں میں سے جو ہدایت پانے والے نہیں ہیں ۱؎ پس جب وہ آ پہنچی سلیمانؑ کے پاس اس سے پوچھا گیا کیا اس جیسا ہے

عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ

تیرا تخت بھی ۲؎ کہنے لگی یہ تخت تو گویا وہی میرا ہی تخت ہے اور ہمیں دی گئی تھی اس بات کی سمجھ اس سے پہلے اور

كُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ

ہم پہلے سے ہی فرمانبردار تھے ۳؎ اور روک دیا بلقیس کو ان چیزوں نے جن کو وہ پوجتی تھی اللہ کو چھوڑ کر

اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا

اس لئے کہ وہ کافر قوم میں سے تھی ۴؎ کہا گیا بلقیس سے داخل ہو جا اس شیشی محل میں پس جب

رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۗ قَالَ اِنَّهٗ

دیکھا اس نے اس کو وہ سمجھی اسے گہرا پانی اور اوپر کیا دامن اپنی پنڈلیوں سے ۵؎ کہا سلیمانؑ نے یہ

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ

شیشی محل ہے یہ بنایا گیا ہے شیشوں سے ۶؎ کہنے لگی اے میرے پالنے والے! بے شک میں نے ظلم کیا اپنے آپ پر اور

اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ٣ ع ١٢ ١٨

میں اسلام لائی سلیمانؑ کے ساتھ ہو کر اس اللہ کیلئے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۷؎ بے شک ہم نے بھیجا

ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ

قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالحؑ کو یہ حکم دے کر کہ عبادت کرو صرف اللہ کی پس اس قوم کے دو ٹولے بن گئے

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

آپس میں جھگڑتے ہوئے ۸؎ کہا آپ نے اے میری قوم! کیوں جلدی مانگتے ہو اپنے حق میں برائی کو

الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾

بہتری سے پہلے ۹؎ تم کیوں بخشش نہیں مانگتے اللہ سے اپنے گناہوں کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۱۰؎

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ

کہنے لگے نحوست آگئی ہم پر تیری وجہ سے اور ان لوگوں کی وجہ جو تیرے ساتھ ہیں کہا نہیں تمہاری نحوست تو اللہ کے ہاں ہے بلکہ

۱۔ صالح نے جواب دیا کہ یہ تمہاری آزمائش ہے کہ تم یہ دیکھ کر بھی توبہ کرتے ہو اور ایمان لاتے ہو یا نہیں ۔ ۲۔ اس سے مراد نو آدمی ہیں یا نو سردار جنہوں نے معجزاتی نشانی اونٹنی کو ہلاک کرنے کا مظاہرہ کیا تھا انہوں نے ہی صالح کے بارے میں یہ مشورہ کیا ۔ ۳۔ جب وہ اس حد تک پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی عذاب بھیجنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس سے پہلے وہ اونٹنی کو قتل کر چکے تھے اور صالح نے انہیں بتا دیا تھا کہ تم پر تین دن کے بعد عذاب آ جائیگا انہوں نے یہ سن کر یہ مشورہ کیا کہ ہم پر تو آئیگا تو دیکھیں گے ان کو اس انداز سے قتل کر دو تا کہ وارث انتقام نہ لے سکیں اسلئے کہ ساری قوم سے ٹکراؤ مشکل ہوگا ۔ ۴۔ کہتے ہیں نو سرداروں نے حضرت صالح کے بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا اور گھر کا محاصرہ کر لیا تھا لیکن حضرت صالح حفاظت سے نکل گئے ۔ فیصلے کے مطابق عذاب آ گیا ساری قوم ہلاک ہو گئی اور اب بھی ان کے کھنڈرات موجود ہیں ۵۔ ۶۔ یعنی صالح اور ان کے ساتھی بچ گئے ۔ آگے قوم لوط کا ذکر ہے ۷۔ اس ذلیل اور گندے کام سے روکا تو قوم نے جلا وطن کرنے کا فیصلہ کر لیا ۸۔ بڑا پارسا اور بزرگ بنتا ہے ۔ جب انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا تو ان کے بھی عذاب کا فیصلہ ہو گیا اور نیست و نابود کر دیے گئے

أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ

تم ایسے لوگ ہو جن کا امتحان لیا جاتا ہے ۱ اور اس شہر میں نو ایسے گروہ تھے جو فساد کرتے تھے

فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ

زمین میں اور اصلاح نہ کرتے تھے ۲ وہ کہنے لگے قسمیں کھاؤ اللہ کے نام کی کہ رات کو ہی ہم ختم کر دیں گے اور

ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾

گھر والوں کو پھر کہہ دیں گے اسکے وارثوں سے ہم تو نہ پہنچے تھے ان کی ہلاکت کی جگہ میں اور بے شک ہم سچ کہتے ہیں ۳

وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ

اور انہوں نے ایک تدبیر سوچی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی اور وہ سمجھ بھی نہ سکے پس آپ دیکھیں کیسا ہوا

كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ

انجام ان کی بری تدبیر سوچنے کا بے شک ہم نے اکھیڑ مارا ان کو بھی اور ان کی قوم کو بھی سب کو ۴ پس یہ

بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾

ان کے گھر ہیں جو ویران خالی کھنڈرات ہیں انکی نافرمانی کی وجہ ۵ بے شک اس واقعہ میں بہت بڑی نشانی ہے ان لوگوں کیلئے جو جانتے ہیں

وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ

اور ہم نے بچا لیا اس عذاب سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہتے تھے ۶ اور بچا لیا ہم نے لوط کو جب انہوں نے کہا

لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ

اپنی قوم سے کیا تم کرتے ہو بے حیائی کا کام اور تم دیکھ رہے ہو کیا تم

لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ

آتے ہو مردوں کے پاس جنسی تعلقات کیلئے عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم لوگ ہو

تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا

جاہل ۷ پس نہیں تھا جواب ان کی قوم کا کہ انہوں نے کہا نکال دو

آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ

لوط والوں کو اپنی بستی سے بے شک یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاکیزہ بنتے ہیں ۸ پس بچا لیا ہم نے لوط کو

سلہ ۱: یہ نبی اور انکے مخلص ساتھی بچ گئے لیکن بیوی نہ بچ سکی چونکہ وہ ان بدکرداروں کی مدد کرتی تھی ۔ سلہ ۲: بُروں کا مرنا یعنی اللہ کی نعمت ہوتا ہے ۔ سلہ ۳: اس سے مراد نبی ہیں ۔ آگے توحید کی تبلیغ شروع ہوئی

وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَ اَمْطَرْنَا

اور اس کے گھرانے کو سوا اس کی بیوی کے ہم نے فیصلہ کردیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہے ۱ اور برسا دیا ہم نے

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ ع ٤ ١٩

ان پر ایک خاص مینہ پس بہت برا تھا وہ مینہ جو برسا ان لوگوں پر جنکو ڈرایا گیا تھا آپ فرما دیجئے تمام تعریفیں حق ہے اللہ کا ۲ اور سلام ہو

عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾

اللہ کے ان بندوں پر جن کو اللہ نے چن لیا ہے ۳ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ چیزیں جو یہ لوگ شریک بتاتے ہیں

سا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود عالی اور توحید کے آفاقی دلائل بیان فرمائے ۔ سا۔ اگر تم جو اشرف المخلوقات ہو تم اگر اس کام سے عاجز ہو تو اور کون کر سکتا ہے ۔ سا۔ ان ساری باتوں سے بندہ سمجھ سکتا ہے لیکن مشرک عبادت کی وجہ سے
یہی سمجھ رہے ہیں یہ سنجیدگی سے سوچتے ہی نہیں۔ آگے فرمایا اس بات پر غور کرو کہ ۔ بڑے بڑے طاقتور ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ کوئی غیبی طاقت موجود ہے جو ہمیں مشکل میں کام آتی ہے ۔ سا۔ خدا کی اتنی بلند ذات کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
بھلا وہ ذات جس نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا تمہارے لئے
السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ
آسمان سے پانی ۔ا پس اگا دئے ہم نے اس پانی کے ساتھ ایسے باغ جو بڑی رونق والے ہیں تمہاری طاقت نہ تھی
اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾
کہ تم اگا سکو ان پودوں کو ۔۲ کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ بلکہ یہ مشرک ایسے لوگ ہیں جو غیروں کو اللہ کے ساتھ برابر کر رہے ہیں
اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ
بھلا وہ ذات جس نے بنا دیا زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور چلا دئے اس میں دریا اور بنا دئے
لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
زمین کیلئے بھاری بھاری بوجھ اور رکھ دیا دو دریاؤں کے درمیان ایک رکاوٹ کو کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
بلکہ ان میں سے بہتے لوگ بات کو نہیں جانتے ۔۳ بھلا وہ ذات جو قبول کرتا ہے پریشان کی دعا جب وہ اُسے پکارتا ہے
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
اور دور کر دیتا ہے تکلیف کو تو اُسی اللہ نے تم کو بنایا اپنا نائب زمین میں ۔۴ کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ
تم بہت ہی کم سوچتے ہو بھلا وہ کون ہے جو رہنمائی کرے تمہاری خشکی کے اندھیروں میں اور
الْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
تری کے اندھیروں میں اور وہ کون ہے جو چلاتا ہے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لئے اس کی رحمت سے پہلے
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا
کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ اللہ بہت بلند ہے ان سے جو مشرک بتاتے ہیں ۔۵ بھلا وہ ذات جو شروع میں
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ
پیدا کرے پھر لوٹا دے اس پیدائش کو اور وہ کون ہے جو روزی دیتا ہے تمہیں آسمان سے اور زمین سے

سلے: اگر تم اتنے صاف اور واضح دلائل سن کر بھی اللہ کی وحدانیت کو نہیں مانتے تو تم کوئی دلیل پیش کرو۔ سلے: مشرک کیا دلیل پیش کر سکتے ہیں۔ حضورؐ کو فرمایا آپ اپنی اسی انداز سے سمجھائیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیبات کا
علم رکھتا ہے۔ ظاہر ہے جواب نفی میں ہوگا تو انہیں بتائیں کہ قیامت کے دن سے ڈریں جس کا ہمیں پتہ ہی نہیں کہ کب آئیگی۔ سلے: فرمایا کہ ان کی نافرمانی کی وجہ بنیادی طور پر یہی ہے کہ یہ قیامت کو مانتے ہی نہیں۔ یہ اس طرح
اسی پر اعتراض کرتے ہیں سلے: تم نکالے جاؤ گے قبروں میں بھی تم زندہ ہوگے سلے: یہ تو ہمارے باپ دادا کو بھی کہا گیا ہے لیکن ہم نے انہیں زندہ ہوتے نہیں دیکھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف کہانیاں ہیں۔ اس کا جواب دیا کہ ان
کہانیوں پر غور تو کرو اور اس پہلو سے کہ پہلی قومیں تباہ کیوں ہوئیں۔ ان کے کھنڈرات دیکھو کہ وہ بھی منکر ہونے کی وجہ سے ہی ملیامیٹ ہوئے سلے: آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ نہ تو ان کے ایمان نہ لانے کا غم نہ کریں اور
نہ ہی یہ فکر کریں کہ وہ آپؐ کا کچھ بگاڑ سکیں گے۔ آگے ان کے ایک
اور سوال کا ذکر کیا کہ وہ قیامت کب آئیگی یا یہ کہ ہم پر عذاب کب آئیگا
سلے: آپ جواب دیں کہ جلد ہی بدر کی شکل میں تم پر عذاب بھی آ جائیگا
اور جو رہ جائے اس پر قیامت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾

کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ آپ فرما دیجئے لاؤ کوئی کمی دلیل ۔ اگر تم سچے ہو سلے

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

آپ فرما دیجئے نہیں جانتا کوئی بھی جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے غیب کی باتوں کو سوائے اللہ کے سلے

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي

اور یہ تو نہیں جانتے ان کو کب اٹھایا جائے گا بلکہ ہار گیا ان کا علم

الْاٰخِرَةِ قف بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا قف بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع ٥ ٨ ١

قیامت کے سوچنے میں بلکہ وہ شک میں ہیں اس کے آنے سے بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں سلے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا

اور کہتے ہیں یہ کافر کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی کیا ہم پھر

لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ

قبروں سے نکالے جائیں گے سلے بے شک وعدہ کیا جا رہا ہے ہمارے ساتھ اور وعدہ کیا گیا ہے ہمارے باپ دادا کے ساتھ

قَبْلُ لا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا

اس سے پہلے یہ تو کہانیاں ہیں پہلوں کی سلے آپ ان سے فرما دیجئے چلو پھرو

فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾

زمین میں پس دیکھو کیسا ہوا انجام میرے نافرمانوں کا سلے

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

اور آپ غم نہ کھائیں ان کے ایمان نہ لانے پر اور نہ ہو تنگی میں ان باتوں سے جو یہ آپکے خلاف تجویز کر رہے ہیں

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ

اور یہ پوچھتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو سلے آپ فرما دیجئے

عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾

یہ ہو سکتا ہے کہ بہت قریب پہنچ چکا ہو تمہارے اس عذاب کا کچھ حصہ جو تم جلدی مانگ رہے ہو

ا:۔ یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ اپنی سزا سے خبردار کر رہے ہیں تاکہ خود کو بچا لیں ۲:۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کا حال بھی جانتے ہیں کہ یہ کس نیت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں اور عذاب کے وقت کا بھی پتہ ہے لیکن وہ فیصلہ اپنی
حکمت کے مطابق کرتے ہیں کسی کے مطالبہ پر نہیں ۳:۔ آگے فرمایا کہ صرف یہ مشرک ہی نہیں بنی اسرائیل کی اکثریت بھی آپکی مخالفت کرتی ہے ۴:۔ مومنین، منافقین، منکرین اور مشرکین کا فیصلہ اللہ خود کریں گے اسلئے آپ
مطمئن رہیں آپ واضح حق پر ہیں ۵:۔ آگے فرمایا یہ اثر اسلئے قبول نہیں کرتے کہ یہ مردہ دل، بہرے اور اندھے ہیں۔ ان کو سنانا اور منانا آپکے بس اور اختیار میں نہیں ۶:۔ آگے فرمایا فیصلے کا دن آنے والا ہے اس کی ایک
نشانی یہ ہے۔ قرب قیامت میں "دابۃ الارض" ظاہر ہوگا جس کی تفصیلات حدیثوں میں موجود ہے

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اور بے شک آپ کا رب بڑے فضل والا ہے لوگوں پر ۱ مگر بہتے لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور بے شک آپ کا رب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں ان کے سینے

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

اور جو وہ سامنے کیے رہتے ہیں ۲ اور کوئی چھپی چیز نہیں ہے آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں

اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى

مگر وہ موجود ہے روشن کتاب میں ۳ بے شک یہ قرآن بیان کرتا ہے

بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾

بنی اسرائیل پر بہت سی باتیں جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ

اور بے شک یہ قرآن رہنما ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے ۴ بے شک آپ کا رب

يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾

فیصلہ کر دے گا ان میں اپنے حکم کے ساتھ اور وہی اللہ تعالیٰ غالب ہے سب کچھ جاننے والا ہے

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾

آپ بھروسہ رکھیں اللہ پر بے شک آپ ایسے حق پر ہیں جو بالکل روشن ہے ۵

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا

بے شک آپ نہیں سنا سکتے مُردوں کو اور نہیں سنا سکتے بہرے کو اپنی پکار جب وہ

وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۗ

پیٹھ دے کر بھاگنے والے ہوں اور آپ راستے پر نہیں لا سکتے اندھے کو اس کی غلطی سے

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ

آپ اس کو سنا سکتے ہیں جو یقین رکھے ہماری آیتوں پر پس وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں ۶ اور

ف۱ :۔ آثار قیامت میں سے اس نشانی پر ایمان لانا فرض ہے اسلئے کہ اس کا ذکر قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے ۔ اس نشانی کے ظہور کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ تفصیلات کیلئے احادیث دیکھ لیں
ف۲ :۔ قیامت کی نشانی بیان فرماکر آگے حشر کے دن کے حالات بیان کئے جا رہے ہیں ف۳ :۔ جن جن باتوں کا انکار کیا توحید ' رسالت ' قیامت ' قرآن اس لحاظ سے وہ گروہوں میں تقسیم کر دئے جائیں گے اور اللہ کے حضور پیش کر دئے جائیں گے
ف۴ :۔ اللہ پوچھیں گے تو میری باتوں کو ذہن سے نکالتا رہا ۔ بتاؤ وجہ بھی یا کوئی اور؟ اس سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ صرف تکذیب کا جرم ہی ہے یا اور گناہ بھی ہیں ف۵ :۔ ان کیلئے بولنے کی کوئی گنجائش ہی نہ ہوگی چونکہ جرم ثابت ہو گیا ۔
اللہ خود جتلائیں گے کہ کیا یہ نشانیاں نہیں دیکھتے تھے ف۶ :۔ یہ تو حشر کے دن کا منظر بتا کر مخاطبین کو سمجھایا آگے اس سے پہلے تمام قیامت کے دن کو یاد کرایا جو نفخۂ اولیٰ سے قائم ہوگی ف۷ :۔ اس سے مراد جبرئیل ' میکائیل ' اسرافیل اور ملک الموت ہے
ف۸ :۔ جانداروں کا یہ حال ہوگا اور بے جان منجمد سے منجمد چیز دن کا کیا ہوگا

إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ

جب واقع ہو جائے گا حکم ان پر عذاب کا تو نکالیں گے ہم ان کیلئے ایک چارپایہ زمین سے

ع ۶ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿٨٢﴾ وَ

جو ان کے ساتھ باتیں کرے گا ف۱ اس لئے کہ لوگ ہماری باتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے ف۲ اور

يَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ

جس دن ہم اکٹھا کریں گے ہر امت سے ایک گروہ کو ان لوگوں میں سے جو جھٹلاتے ہیں

بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿٨٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم

ہماری آیتوں کو پس ان کی جماعت بندی کر دی جائیگی ف۳ یہاں تک کہ جب وہ سارے پیش ہونگے اللہ فرمائیگا کیا تم جھوٹا سمجھا تھا

بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾

میری آیتوں کو جبکہ نہ گھیر سکا تھا ان کو تمہارا علم یا بولو کہ تم کون سے کام کرتے رہے ف۴

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ ﴿٨٥﴾

اور ثابت ہو جائیگی بات اللہ کی ان پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے پس وہ بول نہ سکیں گے ف۵

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنائی ہے یہ رات تاکہ وہ آرام کریں اس رات میں اور ہم نے بنایا دن کو دیکھنے کیلئے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنفَخُ

بے شک اس میں بڑی نشانیاں ہیں ایمان والی قوم کے لئے ف۶ اور جس دن پھونکا جائیگا

فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ

صور میں پس گھبرا جائیں گے وہ سارے جو آسمان میں ہیں اور وہ سارے جو زمین میں ہیں

إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ

مگر وہ بچے گا جسے اللہ چاہے گا ف۷ اور یہ سارے کے سارے پیش ہونگے اللہ کے سامنے عاجز ہو کر ف۸ اور تو دیکھ رہا ہے پہاڑوں کو

تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ

تیرے خیال میں کہ وہ جمے ہوئے ہیں مگر یہ قیامت کے دن اسطرح چلیں گے جیسے بادل چلتا ہے یہ کاریگری ہے اس اللہ کی

سے۔ ان سب چیزوں کو ان کے بنانے والے اب ختم کر کے پہلی حالت پر لے آئے گا۔ اس توڑ پھوڑ اور انقلاب عظیم کے بعد بندوں کا حساب کتاب ہوگا سے۲۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو ہر ذرہ عمل کا علم ہے اسلئے اس دن کسی پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ آگے
اسی کی تفصیل ہے سے۳۔ بعض علماء نے اس سے کلمہ طیبہ مراد لیا ہے کہ جس نے یہ پڑھا وہ اس گھبراہٹ سے بچ جائیگا۔ آگے کافروں کا انجام بتایا ہے۔ ان کو دوزخ میں ڈال کر جتلا دیا جائیگا کہ یہ تمہارے عملوں کے مطابق تم سے سلوک کیا گیا ہے
سے۴۔ آگے حضورؐ سے اعلان کرا دیا کہ میری ذمہ داری کیا کیا ہے سے۵۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے سے۶۔ میں قرآن پڑھ کر سنا رہا ہوں جس میں ہدایت کی مکمل رہنمائی موجود ہے البتہ میں پکڑ کر راہ پر نہیں دے سکتا۔ ڈرانا میرا کام تھا ڈرا دیا۔
فرمایا ابھی اب بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ ابھی تمہیں مزید نشانیاں دکھائیں گے اسلئے کہ تمہیں مہلت دی ہوئی ہے پھر بھی تم نہ مانے تو عذاب کی یا قیامت کی نشانیاں دیکھ کر تم سمجھ لو گے مگر اس وقت ماننے کا وقت ختم ہو چکا ہوگا
سے۸۔ پھر تم سے حساب لیا جائیگا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر قسم کے اعمال سے باخبر ہیں اور ان کے مطابق تمہیں سزا ملے گی۔ قیامت یا عذاب کے آنے میں تاخیر کو عدم وقوع نہ سمجھو

سے۹۔ سورۃ القصص بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ "قصص" کا مطلب ہے پورا حال بیان کرنا۔ قصہ بھی اسی سے مشتق ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی پوری زندگی کا حال بیان فرمایا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ القصص۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں حضورؐ کو فرمایا کہ آپؐ اپنا کام جاری رکھیں کامیاب آپؐ ہی ہونگے۔ مخالفین کے عملوں کو میں دیکھ رہا ہوں ان کا انجام اس کے مطابق ہوگا اس سورۃ میں اس کی تاریخی مثال بطور ثبوت بیان فرما دی کہ باوجود کمزوری کے موسیٰؑ کامیاب ہوئے اور باوجود طاقت و حکومت کے فرعون تباہ ہوا۔ اسی طرح پچھلی سورۃ کی آخری آیت میں منکرین کو فرمایا کہ تم عنقریب اللہ کی نشانیاں دیکھ لوگے اس سورۃ میں فرمایا پہلے پچھلی نشانیاں بھی دیکھ لو
سے۱۰۔ آنیوالے قصے کو محض کہانی نہ سمجھنا یہ قرآن مجید کی آیات ہیں اور یہ بھی تمہاری ہدایت کیلئے بیان کیا جا رہا ہے کیونکہ قرآن کتاب ہدایت ہے

الَّذِیٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾
جس نے پورا بنایا ہر چیز کو سے۱ بے شک وہ اللہ باخبر ہے ان کاموں سے جو تم کر رہے ہو سے۲

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ
جو کوئی لے کر آئے گا نیکی اس کو بہتر بدلہ ملے گا اس نیکی سے اور ایسے لوگ قیامت کے دن اس گھبراہٹ سے

اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ ؕ هَلْ
بے فکری میں ہونگے سے۳ اور جو کوئی لائے گا برائی کو پس الٹا کر دیا جائے گا ان کو چہروں کے بل دوزخ کی آگ میں سے

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ
آج تم کو وہی بدلہ دیا جاتا ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے سے۴ (آپ فرما دیجئے) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بندگی کروں اس عزت والی

الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ
بستی کے رب کی سے۵ ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رہوں

الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ
فرمانبرداروں میں سے اور یہ کہ میں تلاوت کروں قرآن کی پس جو کوئی راہ پر آجائیگا وہ راہ پر آجائے گا اپنے ہی بھلے کیلئے

وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور جو کوئی بھٹک جائے گا پس آپ فرما دیجئے میں تو ڈر سنانے والوں میں سے ہوں سے۶ اور آپ فرما دیجئے تمام تعریفیں اللہ کا حق ہیں

سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع
۷ ۱۱ ۳
وہ دکھائے گا تم کو اپنی نشانیاں پس تم اس کو پہچان لوگے اور تیرا رب بے خبر نہیں ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو سے۸

۲۸ سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ ۴۹
سورۃ قصص مکی ہے اور اس میں ۸۸ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سے۹

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ
یہ آیتیں ہیں بیان کرنے والی کتاب کی سے۱۰ ہم پڑھتے ہیں آپ پر کچھ حال

۱ : جو میری باتوں پر یقین رکھنے والے ہیں ان کیلئے یہ قصہ رہنما ہوگا۔ آگے تفصیل سے قصہ بیان فرمایا ہے۔ ۲ : وہ لوگوں میں پھوٹ ڈال کر ان پر حکومت کرتا تھا۔ ۳ : اس سے مراد بنی اسرائیل ہیں جو مصر آکر آباد ہوگئے تھے
۴ : یہ فرعون کا منصوبہ تھا کہ ہمیشہ ان کو غلام بنائے رکھے اور اللہ کا منصوبہ کیا تھا۔ ۵ : فرعون کو خواب آیا تھا کہ بنی اسرائیل سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مجھ کو مصر سے نکال دے گا اس ڈر سے اس نے پیدا ہونے والے لڑکے
قتل کرانا شروع کر دیئے۔ اللہ نے فرمایا میں نے اسے یہ کر کے دکھانے کا منصوبہ کر لیا۔ آگے ساری اس کی تفصیل ہے۔ ۶ : جب موسیٰؑ پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کو یہ القاء کیا اور انہوں نے اس پر عمل کیا۔ آگے اللہ نے کیا کیا؟
جس صندوق میں ڈال کر موسیٰؑ کو دریائے نیل میں ڈالدیا وہ فرعون کے محل میں پہنچ گیا اسلئے کہ اس وقت نیل کو دو اندر سے ہو کر جاتا تھا۔ ۷ : فرمایا اب فرعون نے اپنے ہاتھوں اپنا دشمن پالنا تھا یہ ہے میری قدرت۔
۸ : فرعون و ہامان کو یہ سزا اسلئے دی گئی کہ وہ سرکش باغی تھے

مُوسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ فِرْعَوْنَ
موسیٰؑ کا اور فرعون کا ٹھیک ٹھیک اس قوم کے لئے جو یقین رکھنے والی ہے ۱ بے شک فرعون
عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً
سرکش ہو چکا تھا اپنے وطن میں اور کر دیا تھا وہاں کے لوگوں کو ٹکڑے ٹکڑے ۲ کمزور کر رکھا تھا ایک ٹولے کو
مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ
ان میں سے ذبح کر دیا کرتا تھا ان کے بیٹوں کو اور زندہ چھوڑ دیا کرتا تھا ان کی بیٹیوں کو ۳ بے شک وہ فرعون بڑے
الْمُفْسِدِيْنَ ۝٤ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فسادیوں میں سے تھا ۴ اور ہم یہ چاہتے تھے کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو کمزور سمجھے گئے تھے
فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝٥
اس وطن میں اور ہم بنا دیں ان کو رہنما اور بنا دیں ہم ان کو اس ملک کا وارث
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
اور جگہ دیں ہم نے ان کمزوروں کو زمین میں اور دکھا دیں فرعون کو اور ہامان کو اور ان کی فوجوں کو
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
ان سے اس بات کو جس کا وہ خطرہ سمجھتے تھے ۵ اور وحی کی ہم نے موسیٰؑ کی ماں کی طرف کہ
اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا
دودھ پلا اس بچے کو پس جو خطرہ محسوس کرے اس پر پس پھینک دے اس کو گہرے دریا میں اور تو خوف نہ کرنا اور نہ
تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧
غم کرنا بے شک ہم لوٹا کر لادیں گے اس بچے کو تیرے پاس اور ہم بنائیں گے اس کو رسول ۶
فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ
پس اٹھا لیا موسیٰؑ کو فرعونیوں نے تا کہ ہو جائے آخر میں ان کا دشمن اور ان کے غم کا ۷ بے شک
فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ۝٨ وَقَالَتِ
فرعون اور ہامان اور ان کی فوجیں بڑے خطا کار تھے ۸ اور کہا

ساتھ ہی بیوی نے فرعون کو بچہ قتل کرنے سے اس طرح روک دیا۔ فرمایا وہ خدائی کا دعویدار مان گیا اسلئے کہ وہ انجام سے بے خبر تھا ۲۔ ادھر یہ ہو رہا تھا اُدھر ماں کا حال کیا تھا ۳۔ اللہ تعالیٰ نے دل میں صبر ڈال دیا اور تدبیر بتائی گئی ۔ ادھر بہن تدبیر سے چلی اور اُدھر ۵۔ اس دوران بہن وہاں پہنچ گئی اور اپنی خدمات پیش کر دیں ۶۔ اس طرح اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ۷۔ یہ ماں کی بھی آزمائش تھی انہوں نے بھی اللہ کے وعدہ پر پورا یقین کیا آگے موسیٰؑ کی بلوغت کے بعد کے حالات بیان فرمائے ۸۔ اللہ نے چونکہ نبوت دینی تھی ان کو خصوصی علم و فہم عطا فرمایا ۹۔ آگے قبطی کے قتل کے واقعہ کی تفصیل ہے

امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ

فرعون کی بیوی نے ٹھنڈک ہو سکتی ہیں میری آنکھیں اس بچے کو دیکھ کر اور تیری بھی ہونی چاہییں اسے ہرگز قتل نہ کرو

عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾

ہو سکتا ہے یہ ہمیں نفع دے یا ہم بنالیں اس کو اپنا بیٹا ۱ اور وہ انجام سے بے خبر تھے ۲

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ

اور ہو گیا دل موسیٰ کی ماں کا بڑا بے چین قریب تھی کہ بات ظاہر کر دے

لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾

اگر ہم سکون نہ ڈال دیتے اس کے دل پر تاکہ وہ رہے یقین والوں میں سے ۳

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ

اور کہا ماں نے موسیٰؑ کی بہن سے تلاش کر موسیٰؑ کو پس دیکھا اس نے اپنے بھائی کو بے گمانہ ہو کر اور وہ

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ

نہ سمجھ سکے ۴ اور روک دیا ہم نے موسیٰؑ کو دودھ پلانے والیوں کا دودھ پینے سے اس سے پہلے ۵ پس کہا آپ کی بہن نے

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ

کیا میں بتاؤں ایسا گھرانہ جو پالے اس بچے کو اور وہ اس بچے کا

نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

دل سے خیر خواہ ہوگا ۶ پس لوٹا دیا ہم نے موسیٰؑ کو ان کی ماں کے پاس تاکہ ٹھنڈی ہو جائیں اس کی آنکھیں اور وہ پریشان نہ ہو

ع وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

اور تاکہ آپ کی ماں جان لے کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے لیکن بہت لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۷

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ

اور جب پہنچے موسیٰؑ اپنی پختہ عمر کو اور برابر ہو گئے ہم نے دی آپ کو دین کی سمجھ اور دین کا علم بھی ۸ اور اسی طرح

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ

ہم بدلہ دیا کرتے ہیں نیکی کرنے والوں کو ۹ اور داخل ہوئے آپ مصر کے شہر میں اس وقت جب وہاں کے لوگ بے خبر تھے

۱: چونکہ موسیٰؑ فرعون کے محل میں رہتے تھے جو شہر سے باہر ہوگا محافظ سوئے ہونگے آپ شہر کی طرف نکل آئے ۲: موسیٰؑ میں قوت تو تھی ہی جو نبیا تھا آپنے اُسے تادیبا مکہ مارا وہ مرگیا۔ فوراً احساس ہوگیا یا الہام ہوگیا
تو فوراً اللہ سے معافی مانگی اور عہد کیا کہ آئندہ احتیاط کرونگا ۳: یہ قصہ رات کا تھا صبح ڈرتے ڈرتے پھر شہر گئے کہ دیکھیں رد عمل کیا ہے ۴: وہی کل والا سیدہ پھر کسی سے لڑ رہا تھا اور آپ کو دیکھ کر پکارا تو
آپنے جواب دیا کہ تو بھی شرارتی اور فسادی نظر آتا ہے ۵: یہ کہہ کر اس کی اور دوسرے آدمی کی طرف بڑھے تو اس نے شور مچا دیا اور کل کا راز فاش کر دیا ۶: فرعون کو اس واقعہ کی خبر ہوگئی تو اس نے درباریوں سے مشورہ
کر کے موسیٰؑ کو گرفتار کر کے قتل کرنے کا فیصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچانے کا فیصلہ کر لیا اور اس کیلئے یہ تدبیر کی

اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا

۱ پس پایا آپنے اس شہر میں دو مردوں کو لڑتے ہوئے۔ ان میں سے ایک جو تھا وہ موسیٰؑ کے گروہ کا تھا اور دوسرا

مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ

ان کے دشمنوں میں سے تھا پس مدد مانگی اس نے جو موسیٰؑ کے گروہ کا تھا اس کے خلاف جو

عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ

اسکے دشمنوں میں سے تھا پس مکہ مارا اُسے موسیٰؑ نے پس اس کا کام تمام کیا ۲ کہا موسیٰؑ نے یہ شیطان کے عمل میں سے ہے

اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

بے شک شیطان ایسا دشمن ہے جو کھلا بہکانے والا ہے کہا آپنے اے میرے رب! میں نے زیادتی کی اپنے آپ پر تو مجھے بخش دے

فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

پس اللہ نے آپکو بخش دیا بے شک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے کہا آپنے اے میرے رب! جیسا تو نے مہربانی کی ہے مجھ پر

فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا

آئندہ میں نہ ہوں گا مدد کرنے والا مجرموں کا ۳ پس آپ صبح کو پائے گئے اس شہر میں ڈرتے ہوئے

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ

انتظار کرتے ہوئے پس وہ آدمی جس نے مدد مانگی تھی آپ سے کل اب بھی آپ کو پکار رہا ہے ۴ فرمایا

لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

اس سے موسیٰؑ نے بے شک تو کھلا ہوا خطا کار ہے ۵ پس جب ارادہ کیا موسیٰؑ نے کہ ہاتھ ڈالیں اس پر

بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ

جو ان دونوں کا دشمن ہے کہا اس آدمی نے اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے قتل کر ڈالے

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

جیسے قتل کیا تو نے ایک انسان کو کل تو یہی چاہتا ہے کہ ہو جائے سرکش

فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ

اس ملک میں اور تو نہیں چاہتا کہ ہو جائے اصلاح کرنے والوں میں سے ۶ اور آگیا

سے ۔ موسیٰؑ نے ہجرت کا فیصلہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی ۔ اللہ نے حفاظت فرمائی اور آپؑ اللہ کے بھروسے پر مدین کی طرف چل پڑے ہیں ۲ ۔ میں توکل کرتا ہوں اب اللہ خود رہنمائی فرمائے صحیح جگہ پہنچا دیں گے ہے ۳ ۔ وہاں آبادی سے پہلے ایک
کنواں تھا جس پر لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے تھے ۔ ۵ ۔ ان کو بے آسرا دیکھ کر پوچھ لیا کہ تم کیوں انتظار میں الگ کھڑی ہو ۔ ۶ ۔ یہ سن کر انکی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۷ ۔ پھر کسی درخت کے سائے میں کھڑے ہوگئے وہیں واپس آگئے اور سجدہ میں
کر بھی نہ دیکھا ۔ قرآن مجید کے الفاظ کا اعجاز ہے کہ کلمے کا انتخاب ایسا ہوتا ہے کہ اس میں بہت معانی پوشیدہ ہوتے ہیں ۔ واپس لوٹنے کو رجع نہیں فرمایا رجع اصلی حالت میں لوٹنے کو کہتے ہیں جبکہ تولّی سے مراد پیٹھ پھیر کر لوٹنا ہے ۔ اشارہ
فرمایا کہ ان لڑکیوں کی طرف دیکھا بھی نہیں بلکہ ان کی طرف پیٹھ کر کے لوٹے ۔ واپس آکر اپنے ماضی پر غور کیا کہ کہاں شہزادے کی طرح زندگی اور کہاں یہ حالت کہ پردیس میں نہ کوئی واقف، نہ رشتہ دار، نہ کوئی پرسان حال ۔ یہ سوچ کر اپنے
پالنے والے کو پکارا ہے ۔ اے اللہ میں شکوہ نہیں کر رہا ۔ یہ تیرا تربیت کرنے کا انداز ہے ۔ ادھر یہ دعا ہو رہی تھی ادھر خدا شعیبؑ سے مدد کا فیصلہ کروا رہا تھا ۔ ان لڑکیوں نے اپنے والد شعیبؑ کو سارا قصہ بتایا انہوں نے فرمایا
جاؤ اس امین مرد کو بلا لاؤ ۔ اللہ کے نبی تھے سمجھ گئے قیمتی شخص ہے ۔
۸ ۔ بوقت ضرورت عورتوں کے گھر سے نکلنے پر پابندی نہیں بشرطیکہ
حیا ہو ۔ قرآن نے لڑکی کا نام نہیں لیا ثابت ہوا نام کا بھی پردہ ہے
۹ ۔ چنانچہ موسیٰؑ حاضر ہوئے اور اپنا سارا قصہ تفصیل سے بیان کر دیا تو
حضرت شعیبؑ نے آپکو تسلی دی کہ مطمئن رہیں آپ اُن سے اب محفوظ ہیں

رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ
ایک آدمی شہر کی جانب دوڑتا ہوا کہا اس مرد نے اے موسیٰ! تمام وزیر
يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾
مشورہ کر رہے ہیں تیرے بارے میں کہ تجھے قتل کر ڈالیں پس نکل جا یہاں سے بے شک میں تیرے لئے خیر خواہوں میں سے ہوں
فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع
پس نکلے آپ مصر سے ڈرتے ہوئے انتظار کرتے ہوئے کہا آپ نے اے رب! بچا مجھے اس ظالم قوم سے ۱
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ
اور جب آپ نے رخ کیا مدین کی طرف جاتے ہوئے یوں کہا ہو سکتا ہے میرا رب مجھے چلا دے سیدھے
السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ
راستے پر ۳ اور جب پہنچے آپ مدین کے پانی پر پایا آپ نے وہاں پر مردوں کی ایک جماعت کو
النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ۥ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ
جو پانی پلا رہے تھے چارپایوں کو ۴ اور پایا آپ نے ان مردوں کے دور دو عورتوں کو جو روکے ہوئی تھیں اپنی بکریوں کو
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا
پوچھا آپ نے تم دونوں کو کیا ضرورت ہے ۵ ان دونوں نے کہا ہم پانی نہیں پلاتیں یہاں تک کہ جب تک چرواہے پانی پلا کر ہٹا نہ لیں ۶ اور ہمارا باپ
شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ
بہت زیادہ بوڑھا ہے ۷ آپ نے پانی پلا دیا ان کی بکریوں کو پھر پیٹھ دے کر آگئے اسی سائے کی طرف پس کہا اے میرے پالنے والے! بے شک
لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى
میں اس بہتر کی طرف جو تو نے نازل کی میری جانب بڑا ہی محتاج ہوں پس آئی موسیٰؑ کے پاس ان دو لڑکیوں میں سے ایک لڑکی جو چل رہی تھی
اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ
شرم و حیا کے ساتھ کہنے لگی میرا باپ بلا رہا ہے آپ کو تا کہ مزدوری دے آپ کو اس کی جو آپ نے پانی پلایا ہے ہمارے جانوروں کو
فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۣ نَجَوْتَ مِنَ
پس جب آئے آپ شعیبؑ کے پاس اور بیان کیا اپنا سارا حال ۹ کہا شعیبؑ نے آپ خوف نہ کریں آپ بچ نکلے

سنا۔ لڑکیوں نے بھی سنا تو باپ کو مشورہ دیا ہے۔ کام کے اہل بھی ہیں اور امانت دار بھی جس ضرورت بھی ہے آپ بوڑھے ہیں بھائی بھی کوئی نہیں۔ شعیبؑ آمادہ تو ہوگئے لیکن غیر محرم کو تو گھر میں رکھ نہیں سکتے تھے اسلئے
انہوں نے موسیٰؑ کو یہ پیشکش کردی ہے۔ پھر آٹھ سال ہے دو سال تیری صوابدید پر ہیں۔ حضورؐ بھی ہجرت کرکے آٹھ سال مدینہ منورہ رہے پھر مکہ فتح ہوگیا تو دو سال بعد وصال فرماگئے۔ موسیٰؑ سے حضورؐ کی یہ بھی ایک مناسبت ہے
سکے۔ میں اللہ کا نبی ہوں جو وعدہ کروں گا پورا کروں گا۔ موسیٰؑ نے یہ پیشکش قبول کرلی ہے۔ گواہی کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہیں۔ آگے مصر واپسی اور راستے میں نبوت و معجزات ملنے کا ذکر ہے
ہے۔ یہاں بھی عجیب نقطہ ہے کہ موسیٰؑ نے آگ محسوس کی اگر آگ ہی ہوتی تو انکی بیوی بھی دیکھ لیتی چونکہ وہ آگ نہ تھی بلکہ نور الٰہی تھا بیوی کو نظر نہ آیا۔ موسیٰؑ وہاں پہنچے تو معاملہ ہی اور تھا

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ

اس ظالم قوم سے ۔ کہا ان میں سے ایک نے اے میرے باپ! اسے مزدوری پر رکھ لے بے شک بہتر مزدور

مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

جسے تو مزدور رکھنا چاہے وہ ہے جو طاقتور ہو اور بڑا امانتی ہو۔ کہا شعیبؑ نے میں چاہتا ہوں کہ تیرے نکاح میں دے دوں

اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کو اس مہر پر کہ تو میری مزدوری کرے آٹھ برس اگر تو نے پورے کردئے

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ

دس برس تو یہ تیرا احسان ہوگا اور میں نہیں چاہتا کہ بوجھ ڈالوں تجھ پر تو پائے گا مجھے اگر چاہا

اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۭ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ

اللہ نے نیک بندوں میں سے ۔ کہا موسیٰؑ نے یہ مقید ہوگیا میرے درمیان اور تیرے درمیان ۔ ان دو مدتوں میں سے

قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع ۳ ۷ ٦

جو مدت میں پوری کرسکا پس میرے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو سکے گی اور اللہ تعالیٰ اسبابات پر جو ہم دونوں کہہ رہے ہیں حاضر ناظر ہے

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ

پس جب پوری کرچکے موسیٰؑ وہ مدت اور رات کو چلے اپنی بیوی کو لے کر آپ نے محسوس کیا طور کی جانب سے

الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ

آگ کو کہا آپنے اپنے گھروالوں سے تم یہیں ٹھہرو دیکھی ہے میں نے ایک آگ ۔ شاید میں لے سکوں تمہارے پاس

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّآ

اس آگ سے کوئی خبر یا چنگاری آگ کی تاکہ تم بدن گرم کرسکو ۔ پس جب

اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ

آ پہنچے اس آگ کے پاس آواز دی گئی آپ کو طور کی وادی کی دائیں جانب سے اس جگہ میں جو بڑی برکت کی جگہ ہے

مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓي اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ لا وَاَنْ

اس پودے سے کہ اے موسیٰؑ! میں اللہ ہوں جو پالنے والا ہوں تمام جہانوں کا اور دے یہ بھی آواز آئی

سلہ۔ اللہ تعالیٰ نے معجزے عطا فرما دیئے اور نبوت سے سرفراز فرما دیا ہے۔ سلہ یہ معجزے ایسے دئے ہیں تاکہ تیری نبوت پر دلیل ہو اور صداقت کا ثبوت ہو اب آپ جاکر تبلیغ کریں سلہ۔ موسیٰؑ نے عذر پیش کیا کہ ان کا مجرم بھی ہوں اگرچہ میں ہوں

سلہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی ہے۔ سلہ۔ میرا پیچھے سے مدد ہے کہ تم بھی غالب ہو گے تمہارے صحابہ بھی۔ چنانچہ آپ حکم کی تعمیل میں ہارونؑ کو ساتھ لے کر فرعون کے پاس چلے گئے اور اسے دعوت دیدی

اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ

کہ آپ ڈال دیں اپنی لاٹھی کو زمین پر پس جب آپ نے دیکھا اس لاٹھی کو ہلنے لگی جیسا کہ سانپ آپ پیٹھ کر مڑ گئے اور

يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝٣١

پیچھے بھی نہ دیکھا (آپ سے کہا گیا) اے موسیٰ! ادھری متوجہ ہو اور خوف نہ کر بے شک تو امن والے لوگوں میں سے ہے سلہ

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّ

داخل کر اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں وہ نکلے گا سفید ہو کر بغیر کسی بیماری کے اور

اضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ

ملا لے اپنی طرف اپنے بازوؤں کو اس خوف کو دور کرنے کیلئے پس یہ دو دلیلیں ہیں

رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٣٢

تیرے رب کی طرف سے فرعون کی طرف اور اس کے وزیروں کی طرف سلہ بے شک وہ اپنے رب کے نافرمان ہیں سلہ

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝٣٣

کہا آپ نے اے میرے رب! میں نے مارا تھا ان میں سے ایک انسان کو پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً

اور میرا بھائی ہارون وہ بہتر بول سکتا ہے مجھ سے اسے بھیج دے میرے ساتھ مدد کو اسا تا کہ

يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝٣٤ قَالَ سَنَشُدُّ

کہ وہ میری تصدیق کرے بے شک میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے سلہ کہا رب العالمین نے ہم طاقتور کر دیتے ہیں

عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ

تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ساتھ اور ہم مقرر کر دیتے ہیں تم دونوں کے لئے غلبے کو پس فرعونی نہ پہنچ سکیں گے

معانقة

اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝٣٥

تم تک ہماری آیتوں کے سبب تم دونوں اور جو تم دونوں کے پیروکار ہوں گے یقیناً غالب رہو گے سلہ

فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ مُّوْسٰي بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

پس جب آ پہنچے ان کے پاس موسیٰؑ ہماری کھلی نشانیاں لے کر کہنے لگے یہ تو ایک جادو ہے

ے ۱:۔ تم تو یہ نئی نئی باتیں کر رہے ہو اور جادوگر لگتے ہو۔ موسیٰؑ نے جواب دیا ے ۲:۔ تم جانو یا نہ جانو میرا رب تو جانتا ہے اور اسی نے مجھے تیرے پاس راہ ہدایت دکھانے کیلئے بھیجا ہے۔ فرعون نے جواب میں درباریوں سے مخاطب ہو کر موسیٰؑ
پر طنز کیا ے ۳:۔ مٹی سے اینٹیں بناؤ تاکہ برج بنا کر آسمان پر خدا کو ڈھونڈ دوں ے ۴:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے مزاح سمجھا اسلئے کہ وہ آخرت پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ بھی غرق کر دیے گئے اور عبرتناک انجام ہوا
ے ۵:۔ فرمایا ان کو ہم نے پیشوا بنایا تھا اس سے مراد فرعون کے درباری ہیں۔ ان کو دنیا میں بھی ذلیل کیا ہے اور قیامت کے دن بھی ان کی شکلیں بگڑی ہوئی ہونگی وہاں بھی شدید ذلت میں مبتلا ہونگے

مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ (٣٦) وَقَالَ

جو خود گھڑا گیا ہے اور ہم نے نہیں سنیں ایسی باتیں اپنے پہلے باپ دادوں میں ے ۱ اور کہا

مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ

موسیٰؑ نے میرا رب خوب جانتا ہے جو لایا ہدایت اس کی طرف سے اور جس کے لئے ہوگا

لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (٣٧) وَقَالَ فِرْعَوْنُ

آخرت کا گھر بے شک کامیاب نہیں ہوا کرتے ظالم ے ۲ اور کہا فرعون نے

يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

اے میرے دربار والو! میں نہیں جانتا تمہارے لئے کوئی بھی معبود جو میرے سوا ہو پس آگ جلادے میرے لئے

يٰهَامٰنُ عَلَي الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى

اے ہامان! کیچڑ پر ے ۳ پس بنا میرے لئے ایک برج تاکہ میں جھانک کر دیکھوں

اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (٣٨) وَاسْتَكْبَرَ

موسیٰؑ کے معبود کو اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ جھوٹوں میں سے ہے اور غرور کیا فرعون نے

هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا

اور اس کی فوجوں نے اس وطن میں بغیر کسی حق کے اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہماری طرف

لَا يُرْجَعُوْنَ (٣٩) فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ

نہ لوٹائے جائیں گے ے ۴ پس پکڑ لیا ہم نے فرعون کو اور اس کی فوجوں کو پس پھینک دیا ہم نے ان کو گہرے دریا میں

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ (٤٠) وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً

پس تو دیکھ لے کیسا ہوا انجام اللہ کی حدیں توڑنے والوں کا اور بنا دیا ہم نے ان کو پیشوا

يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ (٤١)

جو بلاتے رہے لوگوں کو دوزخ کی آگ کے لئے اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی ے ۵

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور پیچھے لگادی ہم نے ان کے لئے اس دنیا میں پھٹکار اور قیامت کے دن وہ

سا: یہاں تک تو موسیٰؑ کے معجزات اور فرعون کی تباہی کا ذکر ہے آگے موسیٰؑ کو توریت دینے اور اس کے بعد کے واقعات بیان کئے گئے ہیں ۔ ۲: آگے حضورؐ کی صداقت بیان ہو رہی ہے کہ آپؐ ہزاروں سال بعد انبیاء اور امتوں کے سچے واقعات بیان فرما رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ اللہ کے بھیجے نبی ہیں ان منکرین کو چاہئے کہ وہ آپؐ پر ایمان لائیں ۔ ۳: یہ حالات بتانا تیری رحمت ہے اور بے کس لئے ؟ ۴: آپؐ کو عربوں کے علاقے میں بھیجا ہے اسلئے کہ ان کے پاس پہلے کوئی نبی نہیں آیا تھا ۔ ۵: وہ یہ شکایت کرتے ۔ آگے فرمایا اگرچہ آپؐ کے آنے کے بعد انہوں نے حجتیں کیں اور طرح طرح کے اعتراض بھی کئے

ع ١٤ ٧ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوحِينَ ﴿٤٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ

ان لوگوں میں سے ہوں گے جو بڑے ذلیل کردئیے جائیں گے سا اور بے شک دی تھی ہم نے موسیٰؑ کو ایک کتاب

مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَى بَصَائِرَ

اس کے بعد کہ ہم نے ہلاک کئے تھے پہلے کئی زمانے سمجھانے کے تھے

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٣﴾

لوگوں کو اور وہ ہدایت تھی اور رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۲

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا

اور آپ نہ تھے طور کی مغربی جانب جب ہم نے بھیجا موسیٰؑ کی طرف اپنی نبوت کو اور نہ ہی

كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِينَ ﴿٤٤﴾ وَلٰكِنَّا أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ

آپ وہاں حاضر تھے لیکن ہم نے پیدا کئے ان کے بعد کئی زمانے پس لمبی گذر گئی ان پر

الْعُمُرُ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِنَا

مدت اور آپ نہ تھے ٹھہرنے والے مدین کے لوگوں میں ۔ کہ آپ پڑھ رہے ہیں ان پر ہماری آیتیں

وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا

لیکن ہم ہی پیغام بھیجنے والے ہیں اور آپ نہ تھے طور کے کنارے پر جب ہم نے پکارا تھا موسیٰؑ کو

وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ

لیکن یہ بیان کرنا رحمت ہے آپکے رب کی طرف سے ۳ تاکہ آپ ڈرائیں اس قوم کو جن کے پاس نہیں آیا ڈر سنانے والا

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْلَا أَنْ تُصِيبَهُمْ

آپ سے پہلے تاکہ یہ بھی نصیحت حاصل کریں ۴ (اور ہم رسول نہ بھیجتے) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ جب پہنچتی ان کو

مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ

کوئی مصیبت ان کاموں کی وجہ سے جن کو آگے بھیجا ان کے ہاتھوں نے پس وہ یوں کہہ دیتے اے ہمارے رب! کیوں نہیں بھیجا تو نے

إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا

ہماری طرف کوئی رسول تاکہ پیروی کرتے ہم تیرے حکموں کی اور ہو جاتے ایمان والوں میں سے ۵ پس جب

س۱:۔ فرمایا موسیٰؑ کو بھی تم نے نہیں مانا تھا۔ آگے فرمایا اگر تم قرآن کو نہیں مانتے تو چلو تم اس سے بہتر کوئی کتاب لے آؤ جو اللہ کی طرف سے ہو ۳۔ انہوں نے یہ چیلنج قبول نہیں کرنا ہے ۴۔ یہ خواہشات نفسانی کے پرستار ہیں اسلئے بہت بڑے گمراہ ہیں
۵۔ جو دل کی خواہشات پر چلے وہ ہدایت نہیں پا سکتا ہے۔ آگے فرمایا ہم تو انسانوں کیلئے لگاتار رہنمائی کا انتظام کرتے رہتے ہیں تاکہ ہدایت پا لیں ۶۔ لیکن اکثر لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے البتہ جو سمجھدار لوگ ہیں وہ ضد نہیں کرتے
بلکہ حقیقت کو جان کر اپنا مذہب بھی چھوڑ دیتے ہیں جیسے اہل کتاب کے چند لوگ حضورؐ پر ایمان لے آئے ہیں اور قرآن کو مانتے ہیں ۷۔ وہ قرآن سن کر اس کے سچا ہونے کی تصدیق کرتے ہیں کہ ہم تو پہلے بھی آسمانی کتابوں کے پیروکار ہیں اور
اپنے نبی کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں اور اپنی کتابوں میں حضورؐ اور قرآن کی نشانیوں کی وجہ سے ان پر پہلے سے ہی ایمان لا چکے ہیں۔ آگے فرمایا چونکہ انہوں نے اپنا دین چھوڑا جو بڑا مشکل کام ہے اسلئے ان کو دگنا ثواب ملے گا۔

جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِیَ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ

آ پہنچا ان کے پاس حق ہماری طرف سے تو کہنے لگے کیوں نہیں دیا گیا اس نبی کو جیسا دیا گیا تھا

مُوْسٰی ؕ اَوَلَمْ یَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

موسیٰؑ کو کیا انکار نہیں کیا ان لوگوں نے اس بات کا جو دی گئی تھی موسیٰؑ کو اس سے پہلے بلکہ یہ تو کہتے ہیں

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ

یہ دونوں جادوگر ہیں جو آپس میں موافق ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم کسی کو ماننے والے نہیں ہیں ۱؎ آپ فرما دیجئے

فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ

پس لے آؤ تم کوئی کتاب (بھی) اللہ کی طرف سے جو زیادہ رہنما ہو ان دونوں میں سے اسی کی پیروی کروں

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا

اگر تم سچے ہو ۲؎ پس اگر وہ قبول نہ کریں آپکی بات کو آپ جان لیں کہ وہ تو

یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ

پیروی کرتے ہیں اپنی خواہشوں کی ۳؎ اور کون ہے بڑا گمراہ اس آدمی سے جو پیروی کرے اپنی خواہش کی بغیر

هُدًی مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۵ ۸

اللہ کی ہدایت کے ۴؎ بے شک اللہ تعالیٰ راہ پر نہیں لاتے ایسی ظالم قوم کو ۵؎

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ؕ اَلَّذِیْنَ

اور بے شک لگاتار بھیجی ہم نے ان کیلئے اپنی بات تاکہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں ۶؎ وہ لوگ جن کو

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ النصف

دی ہم نے کتاب اس قرآن سے پہلے وہ تو اسی قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ ﴿۵۳﴾

تو کہہ دیتے ہیں ہم ایمان لے آئے اس قرآن پر بے شک یہ حق ہے ہمارے رب کی طرف سے بے شک ہم تو اس کے نازل ہونے سے پہلے بھی فرمانبردار تھے ۷؎

اُولٰٓئِكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَیَدْرَءُوْنَ

یہ وہ لوگ ہیں جن کو دیا جائے گا ثواب دوبار (ان کے ایمان کا) اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا اور دور کرتے ہیں

سے ۱ : ان کے صحیح عقیدہ کے ساتھ ان کے اچھے اعمال اور صفات کا بھی ذکر فرما دیا - آگے بھی ان کا ہی ذکر ہے سے ۲ : آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ راہ دکھانا آپ کی ذمہ داری ہے، راہ پر چلانا نہیں سے ۳ : علماء نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اس وقت
نازل ہوئی جب حضورؐ اپنے چچا ابو طالب کے انکار پر دل گرفتہ ہوئے تھے سے ۴ : مکہ کے کافر ایمان نہ لانے کی ایک وجہ یہ بتاتے تھے کہ سارا عرب ہمارا دشمن ہو جائے گا - مقابلہ کر کے ہمیں مال و جان سے محروم کر دیں گے - آگے اللہ نے جواب
سے ۵ : تم کو یہ بیت اللہ نہیں دیا جو امن کی جگہ ہے اور اسی سے تمہاری کتنی عزت ہے اور رزق کا حال بھی دیکھ لو سے ۶ : ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود ہر قسم کے پھل یہاں پہنچتے ہیں سے ۷ : فرمایا تم مادی فائدہ تو دیکھو ورنہ یہ نشانیں دیکھ لو
سے ۸ : آثار قدیمہ دیکھ لو کتنی ترقی یافتہ قومیں تھیں اور نافرمانی کی وجہ سے ان کا کیا حال ہوا ہے - آگے فرمایا کہ ان میں سے کسی قوم کو بھی میں نے نبی بھیجے بغیر تباہ نہیں کیا سے ۹ : اور نہ ہی بلا وجہ بلکہ ان کی سرکشی اور نافرمانی انکی تباہی کا سبب بنی
سے ۱۰ : آگے فرمایا ان کے بات نہ ماننے کی وجہ کیا ہے ؟

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا

نیکی کے ساتھ برائی کو اور ہر اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں سے ۱ اور جب سن لیتے ہیں

اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫

بے فائدہ باتیں تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ

تم پر سلام ہو ہم نہیں الجھنا چاہتے ایسے نادانوں کے ساتھ سے ۲ بے شک آپ راہ پر نہیں لا سکتے جسے آپ

اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ

پسند کریں لیکن اللہ راہ پر لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ

ہدایت قبول کرنے والوں کو سے ۳ اور یہ کہتے ہیں اگر ہم پیروی کریں ہدایت کی تیرے ساتھ ہو کر تو ہم اچک لئے جائیں گے

مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ

اپنے وطن سے سے ۴ کیا ہم نے جگہ نہیں دی ان کو ایسے حرم کی جو امن والا ہے سے ۵ کھچے چلے آتے ہیں اس کی طرف پھل

كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

ہر چیز کے رزق ہماری طرف سے سے ۶ لیکن بہت لوگ ان میں سے اس بات کو نہیں جانتے سے ۷

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ

اور ہم نے تباہ کر ڈالی ہیں کئی بستیاں جو حد سے بڑھ گئی تھیں اپنی زندگی کے طور طریقوں میں اور یہ ہیں ان کے گھر

لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَ

جو آباد نہ ہو سکے ان کے بعد مگر بہت تھوڑے اور آخر کار ہم ہی مالک ہوا کرتے ہیں سے ۸ اور

مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا

تیرا رب ایسا نہیں کہ تباہ کرتا رہتا دنیا بھر کے شہروں کو یہاں تک کہ بھیجا اُن کے شہروں کے مرکز میں بہت بڑا رسول جو پڑھتا ہے

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ان پر ہماری آیتیں سے ۹ اور ہم ہلاک نہیں کیا کرتے کسی بھی بستی کو مگر جب اس کے رہنے والے ہماری حدوں کو توڑ دیا کرتے ہیں سے ۱۰

سلہ: فرمایا انہوں نے مقصد حیات ان چیزوں کو سمجھ لیا ہے حالانکہ یہ تو صرف دنیا کی زندگی تک ہے اصل تو آخرت کی لازوال چیزیں ہیں سلہ: اسلئے تم آخرت کی فکر کرو لیکن یہ بات تب پیدا ہوگی جب اللہ کی باتوں پر یقین کر کے
اور اللہ کے حکموں پر عمل ہوگا۔ اس بنیاد پر دو قسم کے لوگ ہیں جو آگے بتایا جا رہا ہے سلہ: اللہ کے وعدہ پر یقین کرنیوالا اور یقین نہ کرنیوالا برابر نہیں ہو سکتا یہ تو قیامت میں پکڑا جائیگا اور قیامت میں ان جیسوں کا کیا حال ہوگا
سمہ: آج ان معبودان باطلہ کو بلاؤ سلہ: یہ ہمارے بھی سچے پیروکار نہ تھے بلکہ مطلب کے وقت ہماری طرف رجوع کرتے تھے ہم نے ان سے زبردستی عبادت نہیں کرائی یہ ہماری نہیں بلکہ اپنی خواہشات کے پیروکار تھے ہم ان سے بیزار ہیں
سلہ: آگے ان معبودوں کا ذکر ہے جو خود ان کے معتوب اور نیک بندے تھے اور لوگ ان کی مرضی کے بغیر ان کو پوجتے تھے سلہ: وہ اپنی جواب ہی نہیں دینگے تو اس وقت یہ مشرکین اپنے عمل پر افسوس کرینگے اور حسرت کرینگے

سلہ: پہلے توحید کا سوال تھا اب رسالت کے بارے میں سوال ہوگا
سشہ: اس کا جواب بھی نہ دے سکیں گے نہ ایک دوسرے سے پوچھ سکیں گے
اور سوال و جواب اور بات چیت کرنے کا رستہ ختم ہو جائیگا۔
آگے فرمایا البتہ اگر یہ اس سے بچنا چاہتے ہیں تو اب بھی توبہ کر لیں اور عمل صالح کریں

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا
اور جو کچھ بھی دیا گیا تم کو کچھ بھی پس یہ سامان ہے دنیا کی زندگی کا اور یہاں کی رونق ہے سلہ اور جو
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا
اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے کیا تم میں عقل نہیں ہے سلہ بھلا وہ آدمی جس کے ساتھ ہم نے اچھا وعدہ کیا
ع ٦ / ١٠
حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ
پس وہ اس وعدے کو پانے والا ہے کیا اس آدمی کی طرح ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دیا سامان دنیا کی زندگی کا پھر وہ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ
قیامت کے دن ہمارے سامنے پکڑا ہوا آئے گا سلہ اور جس دن اللہ پکارے گا ان کو پس ان سے کہے گا کہاں ہیں سمہ
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ
میرے ساتھ بنائے ہوئے شریک جن کے بارے میں تمہارا خیال تھا سلہ کہیں گے وہ لوگ جن پر ثابت ہوا ہوگا
الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ
عذاب اے ہمارے رب! ان لوگوں کو جن کو ہم نے گمراہ کیا ان کو ہم نے گمراہ کیا تھا جیسے کہ ہم خود گمراہ تھے ہم بیزاری ظاہر کرتے ہیں
اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ
تیری طرف یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے سمہ اور یہ بھی کہا جائیگا بلالو اللہ کے ساتھ بنائے ہوئے شریکوں کو
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ
پس وہ بلائیں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے ان کو سلہ اور دیکھیں گے عذاب کو اور یہ خواہش کرینگے کہ
كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ
کاش وہ ہدایت پا لیتے سے اور جس دن پکارے گا ان سب کو اور یوں فرمائے گا تم نے کتنی بات مانی تھی
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَاۗءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا
میرے رسولوں کی پس اندھی ہو جائیں گی ان پر ساری خبریں اس دن پس وہ آپس میں
يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ
ایک دوسرے سے نہ پوچھ سکیں گے سشہ پس جب کسی نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور اچھے کام کئے امید ہے وہ

سا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اپنا اختیار بتادیا کہ وہ جسے رسالت کیلئے اور ہدایت کیلئے پسند کرے۔ کسی اور کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی مرضی سے خدا بناتا پھرے اسلئے کہ اللہ شریکوں سے پاک ہے ۲ اسے کوئی ضرورت نہیں اگر ضرورت ہوتی تو وہ محتاج ہے خود بنا کر بتادیتا ۳۔ آگے فرمایا عقیدہ تو دل کی بات ہوتی ہے جس پر کامیابی ناکامی کا انحصار ہے اور وہ میں خوب جانتا ہوں۔ ۴۔ آگے اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی توحید اور قدرت کے آفاقی دلائل بیان فرمائے ہیں۔ پہلے یہ دعویٰ ہے اور آگے دلائل ہیں ۵۔ اگر مسلسل رات یا مسلسل دن ہوتا تو کوئی اور اس نظام کو بدل سکتا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے لیل ونہار کا فائدہ بتایا ہے ۶۔ رات تمہارے آرام کیلئے اور دن روزی کمانے کیلئے اور اس لئے کہ تم ان نعمتوں پر میرا شکر رات دن کرو ۷۔ یہ دلائل دے کر پھر وہی بات دہرائی کہ قیامت کے دن بھی یہ پوچھا جائیگا اس لئے ابھی بات مان لو ورنہ وہاں ذلیل ہوگے ۸۔ آگے فرمایا تم تو اپنے خود ساختہ رہنماؤں اور شریکوں کو نہ بلا سکو گے مگر ہم اپنے نبیوں کو بلا کر اس دن تم پر گواہ بنائیں گے

يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا

ہو جائے گا نجات پانے والوں میں سے ۱ اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند کرتا ہے جسے بھی چاہے نہیں ہے

كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ

کسی کا اختیار (کوئی بھی) اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے ان باتوں سے جو یہ شریک بناتے ہیں ۲ اور تیرا رب جانتا ہے

مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ

جو چھپا رہے ہیں ان کے سینے اور جو یہ زبان سے کہہ رہے ہیں ۳ اور اللہ ہی معبود برحق ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی

الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾

ساری تعریفیں ہیں دنیا میں اور قیامت میں حکم اسی کا چلتا ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا ۴

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ

آپ ان سے پوچھیے بھلا دیکھو اگر کر دے اللہ تعالیٰ تم پر رات ہمیشہ رہنے والی قیامت کے دن تک

الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾

کون ہے وہ معبود اللہ کے سوا جو لا سکے تمہارے پاس روشنی کیا تم نہیں سنتے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ

آپ ان سے فرما دیجیے بتاؤ اگر کر دے اللہ تعالیٰ تم پر دن کو لمبا قیامت کے دن تک

الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا

کون ہے وہ معبود اللہ کے سوا جو لا سکے تمہارے پاس ایسی رات کو جس میں تم آرام کر سکتے ہو کیا تم نہیں

تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا

دیکھتے ۵ اور اسی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے ساتھ بنا دئے تمہارے لیے رات اور دن تاکہ تم آرام کرو

فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ

رات میں اور تاکہ تم ڈھونڈو دن میں فضل اللہ کا ۶ اور تاکہ اللہ کا شکر ادا کرو ۷ اور اس دن

يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾

جب اللہ ان کو پکارے گا ان سے پوچھے گا کہاں ہیں میرے ساتھ بنائے ہوئے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے ہو ۸

۱: اس سے مراد نبی بھی ہے اور اسکے علاوہ مبلغ بھی ۲: تم سے ہم کہیں گے کہ ان صحیح راہ بتانے والوں کی بات تو تم نے نہیں مانی تو ہم بتاؤ کس دلیل اور وجہ سے تم مشرک اور نافرمانی والے اعمال کرتے رہے

۳: اس دن یہ جان جائیں گے کہ حق بات اللہ ہی کی تھی اور ہم باطل پر تھے اسطرح ان کے سب عقائد و نظریات کافور ہو جائیں گے ۴: ان منکرین کے عقائد و نظریات کی بنیاد دنیاوی مفاد تھا۔ قیامت کے دن ان کے ہمنوا ان باطل

بھی اسکی تصدیق کریں گے کہ انہوں نے اپنے مفاد کیلئے بھی پوجا جیسے کھلی آیات میں گذر چکا ہے۔ اس لئے اب ایک ایسے مالدار کی مثال دی جس کے خزانوں کی کنجیاں بہت سے لوگ مل کر اٹھاتے۔ چونکہ اس سورۃ میں موسیٰ کے واقعات بیان ہو رہے ہیں

اسلئے ان کی قوم کے ہی اس شخص کی مثال دی ۵: یہ بھی بنی اسرائیل میں سے ہی لیکن فائز اطاعت کا دعویٰ کرتا مگر اندر سے موسیٰ کی سربراہی پر خوش نہ تھا۔ جب اسے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم ہوا تو اعلانیہ بغاوت و مخالفت کر دی۔

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

اور علیحدہ کر دینگے ہم ہر امت سے اسکے گواہ کو ۱ پس ہم کہیں گے لاؤ تم کوئی کھلی دلیل ۲

فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ ع

ع ۷ ۵ ۱۰

پس وہ جان لیں گے حق بات اللہ ہی کی ہے ۳ اور گم جائیں گے ان سے جو وہ دنیا میں گھڑا کرتے تھے ۴

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ

بے شک قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا پس بغاوت کی اس نے ان کے خلاف ۵ اور ہم نے دیئے اسی کو

مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ ق

اتنے خزانے کہ ان کی چابیاں مشکل سے اٹھا سکتے تھے وہ جماعت والے جو بڑے طاقتور تھے ۶

إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾

جب اس سے کہا اس کی قوم نے غرور نہ کر بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا غرور کرنے والوں کو

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ

اور ڈھونڈ لے اس مال میں سے جو تجھے دیا ہے اللہ نے آخرت کے گھر کو ۷ اور نہ بھول اپنا حصہ

مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ

دنیا سے ۸ اور نیکی کر لوگوں کے ساتھ جیسا احسان کیا ہے اللہ نے تم پر ۹ اور نہ ڈھونڈ

الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾

فساد کو ملک میں بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا فسادیوں کو ۱۰

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ

کہنے لگے یہ سارا مال مجھے دیا گیا ہے ایک علم کی وجہ سے جو صرف میرے پاس ہے ۱۱ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اللہ نے

أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ

ہلاک کئے تھے اس سے پہلے بھی کئی زمانے کے لوگ جن کی طاقت ان سے زیادہ تھی اور ان کا مال بھی اس سے

جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ

زیادہ تھا اور پوچھا نہیں جاتا عذاب کے وقت مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں ۱۲ پس نکلا اپنی قوم کے سامنے

۶: اتنا زیادہ مال سے اسمیں غرور و تکبر آ گیا تو قوم نے اسے سمجھایا

۷: یعنی دنیا کا مال اسلئے ہے کہ انسان اس سے آخرت کا توشہ بنائے

۸: اس سے دو باتیں مراد ہیں ایک تو یہ کہ تو بھی زندگی کو نہ بھول تو غریب تھا
دوسرا یہ کہ تیرا اصل مال تو وہ ہوگا جو تو آگے قیامت کیلئے بھیجے گا ورنہ تیرے
مرتے ہی یہ تیرا سارا مال وارثوں کا ہو جائیگا تیرا تو کوئی حصہ نہ رہے گا۔
اور آخرت میں وہ مال کام آئے گا جو تو یہاں مخلوق کی بھلائی پر خرچ کرے گا

۹: اور موسیٰ کی مخالفت کر کے فساد پیدا نہ کر ورنہ اللہ ناراض ہو جائیگا

۱۰: یہ سن کر اس نے جواب دیا اس میں خدا کا کیا ہے یہ میرا اپنا کمال ہے

۱۱: اس علم سے مراد بعض نے کیمیا گری لی ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے جواب دیا
کہ یہ تاریخ کو نہیں دیکھتا کہ اس سے زیادہ دولت و طاقت والوں کا کیا حشر ہوا

۱۲: جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو پوچھ کر نہیں آتا بلکہ اچانک آتا ہے۔ مگر
وہ نہ سمجھا بلکہ قوم پر رعب ڈالنے کیلئے خوب تیاری کر کے بڑی ٹھاٹھ باٹھ سے نکلا

سبق: اس کے جاہ و حشم کو دیکھ کر دو قسم کا اثر ہوا ہے۔ بعض لوگوں نے رشک کیا جو دنیا دار تھے اور جو سمجھدار اور علم والے تھے انہوں نے ان کو سمجھایا ہے۔ یہ مال تو فانی ہے اصل مال اللہ کی رضا ہے۔ تم اس پر رشک نہ کرو بلکہ صبر کرو اس صبر
پر ملتی آخرت کی دولت ملے گی جو لازوال ہے۔ چنانچہ وہی ہوا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے اس کا انجام دیکھ لیا۔ یہ حال دیکھ کر رشک کرنے والوں نے عبرت حاصل کی اور اللہ کا شکر ادا کیا ہے۔ آگے اللہ نے دنیا و آخرت کی کامیابی کا اصول بتا دیا
کہ جو خود بھی با امن ہو اور دوسروں کو بھی با امن رکھتا ہو آخرت کا گھر یا آخری انجام دنیا میں اس کا بھی بہتر ہوگا۔ اسی طرح جو بھلائی کو سمجھاتا ہے بڑھاتا ہے اس کا بہتر ہوتا ہے۔ اسکی وضاحت دوسری جگہ ہے کہ کم از کم دس گنا اجر ہوگا
اسی طرح ایک جگہ سات سو اور ایک جگہ چودہ سو اور اگمیں سو گنا بھی ہے۔ آگے فرمایا گناہ کے معاملے میں یہ اصول نہیں بلکہ رحمت غالب ہے

فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا

بڑی زینت کے ساتھ ۔ کہنے لگے وہ لوگ جو چاہتے تھے دنیا کی زندگی کو کاش ہمارے لئے بھی

مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝۷۹ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ویسا ہی مال ہوتا جیسا دیا گیا ہے قارون کو وہ بہت بڑے حصے کا مالک ہے ۔ اور کہنے لگے وہ لوگ

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ

جن کو دین کی سمجھ دی گئی تھی تباہی ہے برباد ہے اللہ کا ثواب بہتر ہے اس آدمی کے لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے

وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝۸۰ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ فَمَا

اور یہ بہتر عامل ملتی ہی صبر کرنے والوں کو ہی ۔ پس ہم نے دھنسا دیا قارون کو اور اسکی حویلی کو زمین میں اور نہ ہوئی

كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ مِنَ

اس کیلئے کوئی بھی جماعت جو اس کی مدد کرتی اللہ کے مقابلے میں اور نہ ہی وہ خود ہم سے

الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝۸۱ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ

بدلہ لے سکا ۔ اور صبح کو کہنے لگے وہ لوگ جو کل اس جیسا ہونا چاہتے تھے

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ

اللہ کھول کر دیتا ہے روزی جسے بھی چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور ناپ کر دیتا ہے جسے بھی چاہتا ہے

لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اگر احسان نہ کرتا اللہ ہم پر تو ہمیں بھی دھنسا دیتا یہ بات یاد رہے کامیاب نہیں ہوا کرتے

۸ ع ۷ ۱۱ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۲ ع تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا

اللہ کے ناشکرے ۔ یہ جو آخرت کا گھر ہے ہم بنا دیں گے ان لوگوں کے لئے جو نہیں

يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۸۳

چاہتے سرکشی زمین میں اور نہ ہی فساد کو اور عاقبت بہتر ہوگی پرہیزگاروں کے لئے ۔

مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

جو کوئی لائے گا ایک بھی نیکی کو اس کا بدلہ ملے گا بہتر اس نیکی سے ۔ اور جو کوئی لائے گا برائی کو پس نہ

۱: جتنا گناہ ہوگا صرف اتنی سزا ہوگی۔ پچھلی آیت کے آخر میں فرمایا گیا والعاقبۃ للمتقین یہاں اب اس کی وضاحت ہے خود حضور اکرم ﷺ کے حوالے سے ہے۔ ۲: فرمایا آپ ﷺ کو مکہ سے نکلنا پڑ رہا لیکن میں پھر آپ کو واپس یہاں لاؤں گا جیسے پہلے گذر چکا ہے موسیٰؑ کے معاملے میں۔ خدا نے ان کی ماں کی گود میں واپس پہنچایا، اپنے وطن میں واپس پہنچایا اور کامیاب ہو گیا۔ آپ ﷺ بھی فاتح ہو کر یہاں آئیں گے۔ البتہ ابھی اپنی مدینہ جائیں وہاں تبلیغ کریں وہیں اور اپنی یاد گرامی کریں ہدایت پر ہوں
۳: ضلال مبین کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو بندہ علانیہ گناہ کرتا ہے وہ کھلی گمراہی میں ہے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے سارے گناہگار بندوں کو بخشتا ہوں سوائے "مجاہرون" کے جو باغی ہیں کھلم کھلا ڈھٹائی سے گناہ کرتے ہیں
۴: یہ حضور ﷺ کی صداقت بیان ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ کو تو خیال بھی نہ تھا کہ آپ ﷺ کو نبوت اور کتاب ملے گی جب غار حرا میں جبریلؑ نازل ہوئے تب معلوم ہوا۔ فرمایا آپ کو یہ مقام بلند ملا ہے تو ان لوگوں سے لاتعلق ہی ہونا چاہیے جو مرے یا بھی ہیں۔ آپ ﷺ ان سے الگ ہو جائیں اور ان کی پرواہ بھی نہ کریں

يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾

بدلہ دیا جائے گا ان کو جنہوں نے کئے برے کام مگر اتنا ہی جتنا وہ کیا کرتے تھے ۱

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ط

بے شک وہ اللہ جس نے اتارا ہے آپ پر یہ قرآن وہ دوبارہ لے آئیگا آپ کو اپنی پہلی جگہ میں ۲

قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ

آپ فرما دیجئے میرا رب خوب جانتا ہے جو ہدایت کے کام کرتا ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے جو کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

میں ہے ۳ اور آپ کو امید نہ تھی کہ ڈالی جائیگی آپ پر یہ کتاب

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾

مگر یہ تو نازل ہوئی رحمت کے ساتھ آپکے رب کی طرف سے ۴ پس آپ نہ ہونا امداد کرنے والے کافروں کی ۵

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ

اور یہ لوگ نہ روکیں آپ کو اللہ کی آیتوں سے اس کے بعد کہ نازل کی گئی آپ کی طرف

وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ

آپ بلاتے رہیں اپنے رب کی طرف ۵ اور ہرگز نہ ہونا مشرکوں میں سے اور نہ پکارنا

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ م لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

اللہ کے سوا کسی معبود کو ۶ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوا

وقف لازم

وَجْهَهٗ ط لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

اللہ کی ذات کے اسی کا حکم چلتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ۷

ع ۹ ۱۲ النصف

۲۹ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ ۸۵

سورۃ عنکبوت مکی ہے اور اس میں ۶۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۸

۵: اگر آپ کی دعوت میں کوئی قرابت، ترغیب و ترہیب رکاوٹ نہ ڈالے
۶: یہ آپ ﷺ کو خطاب کر کے دوسروں کو سنایا۔ آگے توحید کو بیان کر کے اس کی عام فہم دلیل بھی دے دی کہ اللہ کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے
۷: آخر میں پھر قیامت یاد دلا دی کہ اس دن سب حاضر کیے جاؤ گے اور اس دن حکم صرف اور صرف اللہ جل جلالہ کا ہی ہو گا۔
۸: سورۃ العنکبوت بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ عنکبوت کا مطلب مکڑی ہے جو جالا بنتی ہے۔ اس سورۃ میں معبودانِ باطلہ کو مکڑی کے جالے سے تعبیر فرمایا گیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضور ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ العنکبوت۔
: پچھلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی اور اس سورۃ میں مکڑی کے جالے کی ناپائیداری اور معمولی ہوا سے فنا ہو جانے کی عملی مثال بتا دی کہ اللہ کیلئے پوری کائنات کو فنا کرنا اسی طرح آسان ہے۔ سورۃ القصص میں فرعون اور قارون کی ناکامی اور ناپائیداری بیان کی گئی وہ حکومت و دولت بھی تارِ عنکبوت تھا۔ کامیابی غریب و بے آسرا موسیٰؑ کو ملی اُس سورۃ میں مسلمانوں کو تسلی دی کہ تمہیں بھی ایسے ہی کامیابی ملے گی اور اس سورۃ کی ابتدا میں فرمایا کہ اُس کامیابی سے پہلے آزمائش بھی اُسی طرح آئے گی جس طرح موسیٰؑ اور باقی قوموں کے فرمانبرداروں پر آئی

؎۱ یہ ایمان کا دعویٰ بہت بڑا دعویٰ ہے اسلئے آزمائش بھی آئے گی اور یہ معمول رہا ہے پہلے لوگ بھی آزمائے گئے ؎۲۔ اگر آزمائش نہ ہو تو پھر فرمانبردار اور نافرمان کی تمیز کیسے ہوگی زبانی دعوے اور سچے اقرار کا فرق کیسے
معلوم ہوگا ؎۳۔ ان کا کیا خیال ہے کہ وہ میرے قابو نہ آئیں گے۔ ان کا یہ خیال غلط ہے ؎۴۔ اگر تو وہ صحیح مومن ہیں اور آخرت پر ایمان ہے تو وہ اس دن کیلئے تیاری کریں اُس کا آنا اٹل ہے ؎۵۔ باقی جھوٹے اور سچے دعوے
کو اللہ خوب جانتا ہے۔ آگے فرمایا اگر میری مان کر اچھے عمل کرو گے تو خود تیرا اپنا فائدہ ہے مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں ؎۶۔ البتہ ایمان اور نیک اعمال کا اجر بتا دیتا ہوں جو تمہیں ہی ملے گا ؎۷۔ نیک اعمال سے برائیوں کا اثر مٹ
جائیگا اور ساتھ ہی نیک اعمال کا اچھا بدلہ بھی ملے گا یعنی دوہرا فائدہ ہوگا ؎۸۔ آگے فرمایا کہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ والدین کی اطاعت اور ان کے ساتھ حسن سلوک ضروری ہے اسلئے بطور خاص اس بات کا حکم دیا جا رہا ہے لیکن یہ مشروط
ہے ؎۔ اس حسن سلوک میں میری بغاوت کے حکم کی تعمیل شامل نہیں ؎۹۔ اگر وہ شرک کرنے کا حکم دیں تو وہ نہ ماننا۔ اسی طرح دین کے بنیادی احکام کا مسئلہ بھی ہے۔ رہی بات والدین کے اس وجہ سے ناراض ہونگے تو وہ فیصلہ بھی قیامت میں ہم نے کرنا ہے
؎۱۰۔ اور وہاں فیصلہ کیا ہوگا؟ وہاں بھی ایسے لوگوں کی رفاقت نیک لوگوں کے ساتھ
ہوگی اگر والدین گمراہ ہی رہے تو نسبی تعلق رفاقت کی بنیاد نہ ہوگا بلکہ نیکی ہوگی۔

الٓمّٓ ۞ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا

کیا یہ سمجھ بیٹھے ہیں لوگ کہ ان کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا صرف اس کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کا

يُفْتَنُوْنَ ۞ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

امتحان نہ لیا جائیگا ؎۱ اور بے شک ہم نے امتحان لیا ان لوگوں کا بھی جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں پھر ضرور جان لے گا اللہ تعالیٰ

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۞ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ

ان لوگوں کو جنہوں نے سچ کہا اور ضرور جان لے گا جھوٹوں کو بھی ؎۲ کیا سمجھ بیٹھے ہیں وہ لوگ جو

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۞ مَنْ كَانَ

برے کام کرتے ہیں کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے ؎۳ بہت برا ہے جو فیصلہ وہ کر رہے ہیں ؎۴ جو کوئی

يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞

امید رکھتا ہو اللہ کے ملنے کی پس بے شک اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت ضرور آئے گا اور وہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے ؎۵

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ

اور جو کوئی محنت کرے گا پس بے شک وہ محنت کرے گا اپنے بھلے کیلئے بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے

الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

تمام جہانوں سے ؎۶ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہم مٹا دیں گے ان سے

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

ان کی برائیاں ؎ اور بدلہ دیں گے ان کو بہتر ان نیک کاموں کا جو وہ کرتے تھے ؎۷

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ

اور حکم دیا ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا ؎ اگر تیرے ماں باپ تجھے مجبور کریں کہ

لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ

تو شریک ٹھہرائے میرے ساتھ ان چیزوں کو جن کو تو جانتا بھی نہیں پھر ان کی بات نہ ماننا ؎۹ میری طرف

مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تم سب نے لوٹ کر آنا ہے پس میں تمہیں خبر دوں گا ان کاموں کی جو تم کرتے تھے ؎۱۰ اور جو لوگ جو ایمان لائے

سے۱: اس سورۃ کی ابتدا میں آزمائش کا ذکر فرمایا گیا ہے اب بتایا جا رہا ہے کہ آزمائش میں بعض لوگوں کا رد عمل کیا ہوتا ہے سے۲: یہ منافقین اور ضعیف الاعتقاد مومنوں کا حال ہے کہ تکلیف آئے تو پھسل جاتے ہیں اور اگر فائدہ اور کامیابی نظر آئے تو
سے۳: آگے فرمایا دلوں کے حال میں جانتا ہوں اور اس طرح مومن اور منافق کی پہچان ہو جاتی ہے سے۴: منافق تو تکلیف دیکھ کر پھسل جاتا ہے لیکن مومن پکا رہتا ہے آگے فرمایا یہی مومن کی شان ہے اسلئے کافروں کے طریقہ واردات سے ہوشیار
رہو وہ مومنین کو بہکانے کے لئے یہ طریقہ بھی اختیار کر رہے ہیں سے۵: تم تکلیفوں سے بچ جاؤ گے یا یہ کہ قیامت کی فکر نہ کرو وہاں ہم تمہارا بوجھ اٹھا لیں گے فرمایا یہ جھوٹے ہیں ان سے متاثر نہ ہو یہ اپنی تکلیفیں دور نہیں کر سکتے تو دوسروں کی کیا
دور کر سکیں گے یا قیامت میں خود پھنسے ہونگے دوسروں کا بوجھ کیا اٹھائیں گے سے۶: دوسروں کو بوجھ اٹھانا تو بجائے خود رہا ان پر تو ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ بھی پڑیگا جن کو یہ گمراہ کر رہے ہیں۔ ان کی اس کوشش کا بھی ان سے پوچھا جائیگا

سے۷: آگے اللہ تعالیٰ نے تاریخی مثالوں سے مسلمانوں کو سمجھایا کہ ہمیشہ
سچوں کے مقابلے میں جھوٹے یہ سازشیں اور شرارتیں کرتے رہے ہیں اور
سچوں کو ابتداء و آزمائش سے گذرنا پڑا ہے جیسا کہ سورۃ کی ابتدا میں فرمایا گیا
لیکن آخری نتیجہ بھی ہمیشہ سچوں کے حق میں بہتر رہا اور جھوٹے ناکام و برباد ہوئے
سے۸: مخالف غرق ہو گئے اور نوحؑ کامیاب اور واقعہ ہمیشہ کیلئے عبرت بن گیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾ وَمِنَ
اور نیک کام کئے ہم ان کو ضرور داخل کر دیں گے نیکوں میں سے۱ اور

النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
لوگوں میں سے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر پس جب ان کو کوئی تکلیف دی جاتی ہے اللہ کے دین کیلئے تو سمجھتے ہیں

فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ
لوگوں کی تکلیفوں کو اللہ کے عذاب کی طرح سے۲ اور اگر آجاتی ہے کوئی مدد آپکے رب کی طرف سے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ
تو کہہ دیتے ہیں ہم بھی تمہارے ساتھ تھے سے۳ کیا اللہ تعالیٰ خوب نہیں جانتا ان باتوں کو جو دلوں میں ہیں

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ
تمام لوگوں کے اور ضرور جان لیگا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کہ ایمان والے ہیں اور ضرور جان لیگا

الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿١١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا
منافقوں کو سے۴ اور کہتے ہیں کافر لوگ ایمان والوں سے تم چلو

سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ
ہماری راہ پر اور ہم اٹھا لیں گے تمہاری غلطیوں کو سے۵ اور یہ اٹھانے والے نہیں ہیں ان کے گناہوں میں سے

مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ
کوئی بھی چیز بے شک وہ جھوٹے ہیں اور یہ اٹھائیں گے قیامت کے دن اپنے گناہوں کے بوجھ اور کچھ اور بوجھ بھی

اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣﴾ ع ١٣
اپنے بوجھوں کے ساتھ سے۶ اور ان سے ضرور پوچھا جائے گا قیامت کے دن ان باتوں کے بارے میں جو یہ گھڑا کرتے تھے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ
اور بھیجا ہم نے نوحؑ کو اپنی قوم کی طرف پس وہ رہے اپنی قوم میں پچاس کم ایک ہزار سال

اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٤﴾
پس پکڑ لیا ان کو طوفان نے اور وہ ظالم تھے سے۸

۱۶۔ آگے ابراہیمؑ کا واقعہ بیان کیا ہے ۱۷۔ "وثنا" سے مراد جو کوئی سمجھتا ہے۔ عام چیز ہو یا کوئی مورت یا ویسے عام بت کو بھی "وثن" ہی کہتے ہیں ۱۸۔ تم سمجھتے ہو کہ یہ رزق دیتے ہیں حالانکہ رزق دینے والا تمہارا رب اللہ ہے اس لئے اسی کی عبادت کرو

تو رزق بھی مل جائے اور ملے تو شکر کرو ۱۹۔ یہاں تک ابراہیمؑ کا وعظ ہے۔ آگے اللہ فرماتے ہیں کہ اگر رسول نہ بھی بتائیں تو کیا یہ خود اپنی ذات کے پیدا ہونے یا باقی چیزوں کے پیدا ہونے اور ختم ہونے پر غور نہیں کر سکتے کہ یہ خود بخود ہو رہا ہے

یا کوئی خالق ہے ۲۰۔ جو خالق بغیر نمونہ کے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ نمونہ ہوتے ہوئے پیدا کیوں نہیں کر سکتا۔ آگے حضورؐ سے فرمایا کہ ان کو سمجھاؤ کہ اپنی زندگی پر بھی غور کرو اور زمین میں چل پھر کر دوسری چیزوں پر بھی غور کرو

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۱۵

پس بچا لیا ہم نے نوحؑ کو اور ان کی کشتی میں سوار ہونے والوں کو اور بنا دیا ہم نے اس کشتی کو نشانی تمام جہان والوں کے لئے

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ

اور بھیجا ہم نے ابراہیمؑ کو بھی جب کہا انہوں نے اپنی قوم سے عبادت کرو اللہ کی اور اسی سے ڈرو یہ بات

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۱۶ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جانتے ہو بے شک تم پوجتے ہو

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو ۱۷ اور بناتے ہو اپنی طرف سے جھوٹ کو بے شک وہ جن کی

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا

تم عبادت کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر وہ مالک نہیں تمہارے لئے روزی کے پس ڈھونڈو تم

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ

اللہ کے پاس دینے رزق کو ۱۸ اور اسی کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ۱۷ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ

تم نے لوٹ کر جانا ہے اگر تم مجھے جھٹلا دو گے پس بے شک جھٹلا چکیں کئی قومیں

قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۱۸

تم سے پہلے بھی اور رسول کے ذمے تو کھول کر بات کا پہنچانا ہے ۱۹

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ

کیا وہ نہیں دیکھتے کس طرح شروع کرتا ہے اللہ تعالیٰ چیزوں کے پیدا کرنے کو پھر دوبارہ لوٹا دیتا ہے

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۱۹ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

بے شک یہ بات اللہ پر آسان ہے ۲۰ آپ فرما دیجئے چلو پھرو زمین میں

فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ

پھر دیکھو کیسا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے کسی کے پیدا کرنے کو پھر اللہ ہی اس کو دوبارہ اٹھائے گا

۲۱۔ فرمایا اسی طرح بھی دوبارہ پیدا کرے اپنی حکمت اور تمہارے عملوں کے مطابق جزا و سزا کا فیصلہ کریگا ہے۔ ۲۱ اور وہ ثواب و عذاب صرف روح کو نہیں ہوگا بلکہ تم پورے پورے اسی جسم کے ساتھ وہاں لوٹائے جاؤگے اور یہی وہاں ہمیشہ کا
ہے۔ آگے فرمایا قیامت اگر ظاہری طور پر دور نظر آتی ہے تو یاد رکھو میں دنیا میں بھی عذاب دینے پر قادر ہوں کوئی مجھے نہ روک سکتا ہے نہ میرے مقابلے میں تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ آگے کافروں کیلئے عذاب الیم کا فیصلہ سنا دیا
ہے۔ جواب میں قوم نے ابراہیمؑ کو جلانے کا فیصلہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا ہے۔ ایمان والوں کیلئے یہ نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح بچاتا ہے۔ ابراہیمؑ نے آگ سے نکلتے ہی پھر تبلیغ شروع کر دی ہے۔ فرمایا یہاں تم تعلق اور دوستیاں
نباہتے ہو بڑے ... ہو قیامت میں جب ملوگے تو پھر ایک دوسرے پر لعنت کروگے

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۰

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۲۰

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝۲۱

وہ عذاب دیتا ہے جسے بھی چاہتا ہے اور رحم کرتا ہے جس پر بھی چاہتا ہے ۲۱ اور اسی کی طرف تم پورے پورے لوٹائے جاؤ گے

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا

اور تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے نہ ہی زمین میں اور نہ ہی آسمان میں اور نہیں

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۲۲ وَالَّذِيْنَ ع

تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی ساتھی اور نہ ہی کوئی مدد کرنے والا ہے اور وہ لوگ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

جو منکر ہوئے اللہ کی آیتوں کے اور اللہ کی ملاقات کے یہ وہ لوگ ہیں جو ناامید ہوگئے میری رحمت سے

وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۳ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے ۲۳ پھر نہ تھا جواب ان کی قوم کا

اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ

مگر یہ کہ وہ کہنے لگے اسے مار ڈالو یا جلا دو پس بچا لیا اللہ نے آپ کو اس آگ سے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۲۴ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ

بے شک اس میں بھی نشانیاں ہیں یقین والی قوم کے لئے ۲۴ اور کہا آپ نے بے شک تم نے ٹھہرا لئے ہیں

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ

اللہ کو چھوڑ کر معبود محبت کرتے ہوئے آپس میں سے دنیا کی زندگی میں

الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ

پھر قیامت کے دن انکار کر دے گا تم میں سے ایک دوسرے کا

وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

اور لعنت بھیجے گا ایک دوسرے پر اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے اور نہ ہوگا تمہارے لئے

۱ـ قوم نے تو نہ مانا البتہ لوطؑ جو آپ کے بھتیجے یا بھانجے تھے وہ ایمان لے آئے اور دونوں نے شام کو ہجرت کر دی ہے ۲ـ وطن اللہ نے اولاد دی اور اولاد کو پوتوں تک نبی بنایا پھر کوئی نبی ابراہیمؑ کی نسل کے باہر سے نہیں بنایا
۳ـ یہ تو دنیا میں صلہ دیا اور آخرت کا اجر ابھی باقی ہے ۴ـ اب آگے لوطؑ کی امت کا ذکر ہے ۵ـ تم نے یہ ذلیل اور گندا کام شروع کر دیا ہے جو دنیا بھر سے انوکھا ہے ۶ـ ان بدبختوں نے عذاب کا مطالبہ کر دیا تو لوطؑ نے دعا کی
۷ـ دعا قبول ہو گئی عذاب کا فیصلہ ہو گیا اور فرشتے آ گئے ۸ـ وہ پہلے ابراہیمؑ کے پاس حاضر ہوئے انہیں بیٹے کی خوشخبری دی اور ساتھ ہی اس ذلیل قوم کی ہلاکت کی بھی بشارت دے دی

وقف لازم

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَ قَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

مددگار ۔ پس یقین لے آئے آپ پر لوطؑ ے۱ اور کہا ابراہیمؑ نے بے شک میں جانے والا ہوں

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ

اپنے رب کی طرف بے شک وہی اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ے۲ اور بخشی دیا ہم نے ان کے لئے اسحٰقؑ بیٹا

وَ يَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ

اور یعقوبؑ پوتا اور رکھ دی ہم نے ۔ ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب

وَ اٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

اور دیا ہم نے آپ کو اجر آپ کا دنیا میں ے۳ اور وہ یقیناً قیامت میں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

خوش بختوں میں سے ہوں گے ے۴ اور بھیجا ہم نے لوطؑ کو بھی جب کہا انہوں نے اپنی قوم سے بے شک تم کرتے ہو

الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

بے حیائی کا کام جو نہیں کیا تم سے پہلے کسی نے بھی تمام جہان والوں میں سے ے۵

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ وَ تَاْتُوْنَ

بے شک تم آتے ہو مردوں کے پاس اور کاٹتے ہو راستے کو اور لاتے ہو

فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

اپنی محفلوں میں برائی کے کاموں کو پس نہ تھا جواب آپ کی قوم کا مگر یہ کہ کہا انہوں نے

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ

لے آ ہمارے پاس اللہ کے عذاب کو اگر تم سچے ہو ے۶ کہا لوطؑ نے اے میرے رب!

۳ ع ۸ ۱۵ اُنْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَ لَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ

میری مدد فرما اس فسادی قوم کے مقابلے میں ے۷ اور جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے

اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ

ابراہیمؑ کے پاس خوشی کی خبر لے کر ے۸ کہنے لگے بے شک ہم نے ہلاک کرنا ہے اس بستی کے لوگوں کو

۱؎ یہ سن کر ابراہیمؑ کو لوطؑ کی فکر لاحق ہوئی اور ان سے کہا ۲؎ فرشتوں نے جواب دیا آپ بے فکر رہیں ۳؎ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے انکی بیوی قوم سے ملی ہوئی تھی اسلئے پریشان ہوگئے تو فرشتوں نے
تسلی دی کہ آپ نہ گھبرائیں اللہ کا فیصلہ یہ ہے ۴؎ چنانچہ تباہ و برباد کر دیئے گئے اور اللہ نے بحر میت کی شکل میں قیامت تک کیلئے عبرتناک نشانی چھوڑ دی ۵؎ آگے حضرت شعیبؑ کی قوم کا ذکر ہے
۶؎ انہوں نے قوم کو سمجھایا وہ نہ مانے تو عذاب آ گیا

الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظٰلِمِينَ ۚ ٣١ قَالَ إِنَّ فِيهَا

بے شک وہاں کے رہنے والے اللہ کے نافرمان ہیں ۱؎ کہا ابراہیمؑ نے اس بستی میں

لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ

لوطؑ بھی ہے ۲؎ کہا فرشتوں نے ہم خوب جانتے ہیں ان سب لوگوں کو جو اس بستی میں رہتے ہیں ہم ضرور بچا لیں گے لوطؑ کو اور انکے گھر والوں کو

إِلَّا امْرَأَتَهُ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ٣٢ وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ

سوائے ان کی بیوی کے کہ وہ ہوگی پیچھے رہنے والوں میں سے اور جب آئے

رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا

ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوطؑ کے پاس تو ان کے آنے کو برا منایا اور ان کے آنے پر ان کا دل تنگ ہوا ۳؎ کہا فرشتوں نے

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۖ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا

آپ خوف نہ کھائیں اور غم نہ کریں ہم بچا لیں گے تجھے بھی اور تیرے گھر والوں کو بھی سوائے

امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ٣٣ إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلٰى أَهْلِ

تیری بیوی کے وہ ہوگی پیچھے رہنے والوں میں بے شک ہم اتارنے والے ہیں

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ٣٤

اس بستی کے لوگوں پر عذاب آسمان سے ان کی نافرمانی کی وجہ سے ۴؎

وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ٣٥ وَإِلٰى

اور بے شک چھوڑ دی ہم نے اس عذاب سے کھلی نشانی عقل والوں کے لئے ۵؎ اور بھیجا ہم نے

مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ

مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو پس کہا شعیبؑ نے اے میری قوم! عبادت کرو صرف اللہ کی اور

ارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ٣٦

امید رکھو صرف آخرت کے دن کی اور نہ بڑھو زمین میں فساد کرتے ہوئے ۶؎

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ

پس جھٹلا دیا انہوں نے شعیبؑ کو پس پکڑ لیا ان کو ایک زلزلے نے اور صبح کو اپنے گھروں میں

سلہ۔ آگے قوم عاد و ثمود کا حال بیان فرمایا ہے۲۔ وہ باوجود بڑے ترقی یافتہ اور دنیاوی اعتبار سے سمجھدار اور مالدار ہونے کے نافرمانی کرکے برباد ہوگئے۔ آگے حکومتی سربراہوں اور انکے وزیروں کا حال بیان کیا
ہے۳۔ یہاں تک اجمالی طور پر قوموں کا نام بتاکر انجام بتایا گیا آگے ساری قوموں کا اجماعی طور پر ذکر کردیا اور عذابوں کی مختلف قسمیں بھی بتادیں ہے۴۔ ساری قومیں چونکہ مشرک تھیں اسلئے اب ان معبودانِ باطلہ کی اصل
حقیقت و حیثیت کو واضح کردیا گیا ہے کہ وہ مکڑی کے جالے کی طرح ہیں ہے۵۔ جس طرح مکڑی جالا بناکر اسے دنیا کو سمجھتی ہے اسکو پناہ گاہ تصور کرتی ہے جبکہ وہ ہوا کا معمولی جھونکا بھی برداشت نہیں کرسکتا اسی طرح یہ
مشرک ان معبودوں کو اپنے لئے پناہ گاہ اور مددگار سمجھتے ہیں حالانکہ خدا کے مقابلے میں ان کی بھی یہی حیثیت ہے ہے۶۔ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ ان میں تو اللہ کے مقبول بندے اور پیغمبر بھی شامل کئے گئے ہیں تو جواب دیدیا
کہ میں ان کو بھی خوب جانتا ہوں کہ ان میں بھی کوئی مستقل قدرت و اختیار نہیں ہے

جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۣ

اوندھے پائے گئے ہے۱ اور ہلاک کردیا ہم نے قوم عاد اور ثمود اور بے شک کھلے نظر آرہے ہیں تمہارے لئے ان کے گھر رہنے کے ٹھکانے

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

اور خوبصورت کیا تھا ان کیلئے شیطان نے ان کے برے عملوں کو پس روک دیا تھا ان کو اللہ کی راہ سے

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۣ وَلَقَدْ

اور بڑی سمجھ والے تھے ہے۲ اور ہم نے تباہ کیا قارون کو فرعون کو اور ہامان کو اور آیا

جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا

ان کے پاس موسیٰ کھلے کھلے حکم لے کر مگر انہوں نے غرور کیا اپنے ملک میں اور وہ ہم سے آگے

سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ

نکلنے والے تھے ہے۳ پس ان سب کو پکڑا ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان میں سے کسی پر ہم نے چھوڑ دیا

حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا

مینہ پتھروں کا اور ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا چیخ نے اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا

بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

اور ان میں سے کسی کو ہم نے غرق کردیا اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا

وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

مگر وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے ہے۴ ان لوگوں کی مثال جو بنا لیتے ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ

اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے کوئی کارساز مکڑی کی طرح ہے وہ بناتی ہے اپنے لئے ایک گھر اور

اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

بے شک سب گھروں سے کمزور اور ناکارہ یہ مکڑی کا گھر ہے ہے۵ اگر وہ اس بات کو جان لیں ہے۶

وقف لازم

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَهُوَ

اللہ تعالیٰ جانتے ہیں ان سب کو جن کو یہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ اللہ

۱۔ ان مثالوں کو تم نامناسب نہ سمجھو۔ اللہ اپنی شان کے مطابق نہیں بلکہ ان مشرکوں کی حیثیت کے مطابق یہ مثال دے رہے ہیں اور اہل علم اس انداز کو خوب سمجھتے ہیں۔ آگے اپنی قدرت کا عجز بیان کر دیا
۲۔ جو اللہ اتنی بڑی چیزیں خود بنا سکتا ہے اُسے چھوٹے چھوٹے کاموں میں شریک بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ عام فہم نشانی ہے مگر اسے ایمان والے ہی سمجھ سکتے ہیں

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا

غالب ہے بڑی حکمت والا ہے اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں لوگوں کے لئے اور

يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَ

ان مثالوں کو جانتے ہیں علم والے ہی سا بنایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور

الْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾ ع ۱۴ ۱۶

زمین کو ساتھ حق کے بے شک اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے ایمان والوں کے لئے ۲

ف۱: اب اللہ تعالیٰ نے وہ نظام عمل بتایا جس سے انسان کامیاب اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے۔ اس میں تلاوت قرآن اور نماز کا ذکر فرمایا اور آگے نماز کا اثر بیان فرمایا۔ اس ترتیب سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو قرآن
جتنا پڑھے گا وہ نماز تو ضرور پڑھے نماز میں بھی قرآن کا کچھ پڑھا جاتا ہے۔ ف۲: نماز کا فطری اثر یہ ہوگا۔ آگے اسی کی دلیل بیان فرمائی کہ میرا ذکر بہت بڑا ہے اور نماز قرآن اور ذکر کا مجموعہ ہے اس سے تمام
نقائص دور ہو جائیں گے۔ ف۳: کون آدمی کس قدر خدا کو یاد کرتا ہے یا غافل ہے اللہ خوب جانتا ہے اور اس کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرے گا۔ آگے فرمایا کہ اگر اہل کتاب سے مناظرہ کی نوبت آجائے تو خوش اسلوبی
سے ہو۔ طریقہ گفتگو ہم بتا دیتے ہیں۔ ف۴: جو ان میں سے زیادتی کا انداز اختیار کریں ان کو تو اسی انداز میں جواب دیں لیکن عموماً انداز یہ ہو۔ ف۵: ہم تمہاری کتابوں کو بھی سچا مانتے ہیں اور جس خدا کو تم مانتے ہو ہم بھی اسی کو
مانتے ہیں تو تم بھی ہمارے رسول اور ہماری کتاب قرآن مجید کو سچا مانو البتہ شرک ہم پسند نہیں کرتے ہم صرف ایک خدا کے فرمانبردار ہیں۔ ف۶: قرآن پاک میں یہ ایک مستقل اصطلاح ہے جہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو اہل کتاب
میں سے ایمان لائے وہاں اٰتینٰھم الکتاب فرمایا اور جہاں نہ ماننے
والوں کا ذکر ہے وہاں اُوتوا الکتاب فرمایا۔

ف۷: ان اہل کتاب کے علاوہ مکہ والے بھی اس قرآن مجید کو مان رہے ہیں
البتہ ضدی اور بدبخت اس کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں
ف۸: آگے عقلی دلیل دی کہ اگر آپ پہلے سے پڑھنے لکھنے والے ہوتے تو ان کا
اعتراض کسی حد تک معقول ہوتا کہ شاید آپ کتابیں پڑھ کر یا واقعات سن کر خود
نئی کتاب لکھ دی ہے جبکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ امی ہیں لکھنا پڑھنا نہیں جانتے
ف۹: یہ آپ کی صداقت کی دلیل ہے مگر ضدی لوگ مانتے نہیں
ف۱۰: فرمایا یہ قرآن لکھنے پڑھنے کا محتاج نہیں آپ کے بھی دل پر نازل کیا گیا ہے
اور قیامت تک بھی سینوں میں محفوظ رہے گا۔ لکھائی پڑھائی اضافی اعجاز ہے
ف۱۱: آگے فرمایا کہ یہ حق پسند معجزات طلب کرتے ہیں آپ سے۔ حالانکہ
معجزات تو اللہ کے اختیار میں ہیں آپ صرف ڈرانے والے ہیں۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ

آپ تلاوت کریں اس چیز کی جو وحی کی جاتی ہے آپ کی طرف اللہ کی کتاب سے اور قائم رکھیں نماز کو ف۱

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ

بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور ہر برے کام سے ف۲ اور اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ

یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ

جانتا ہے جو کاریگری تم کرتے ہو ف۳ اور جھگڑا نہ کرو کتاب والوں کے ساتھ مگر اس طریقے پر جو

اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا

بہتر ہو یہاں مگر وہ لوگ جو ظالم ہیں ان میں سے ف۴ اور یہ کہہ دیں ہم ایمان لے آئے اس ہدایت پر جو اتاری گئی ہماری طرف

وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور جو اتاری گئی ہے تم پر اور ہم سب کا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے ف۵ اور ہم اسی اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور اسی طرح اتاری ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب پس وہ لوگ جن کو دی گئی تھی کتاب (آپ سے پہلے) ف۶

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ

وہ ایمان لاتے ہیں اس قرآن پر بھی اور ان مکہ والوں میں بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اس قرآن پر ف۷ اور ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے ہیں

اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ

جو کافر ہیں ف۸ اور آپ نہیں پڑھا کرتے تھے کوئی بھی کتاب قرآن کے نازل ہونے سے پہلے اور نہ ہی آپ لکھا کرتے تھے

بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ

اپنے دائیں ہاتھ سے اس وقت البتہ شک کرتے باطل پرست ف۹ بلکہ یہ قرآن تو ایسی آیتیں ہیں جو روشن ہیں

صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

ان لوگوں کے دلوں میں جن کو علم دیا گیا ہے ف۱۰ اور نہیں انکار کرتے ہماری آیتوں کا مگر جو بے انصاف ہیں ف۱۱

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ

اور یہ کہتے ہیں کیوں نہیں اتاری گئیں اور نشانیاں آپ کے رب کی طرف سے آپ فرما دیجئے وہ نشانیاں تو صرف اللہ کے پاس ہیں

ملہ کیا ان کیلئے یہ معجزہ کافی نہیں ہے ۲: سب سے بڑا معجزہ یہ قرآن مجید ہے جس کو سن کر لوگ دن بدن ایمان لا رہے ہیں ہے ۳۔ باقی معجزات تو وقتی ہوتے ہیں یہ دائمی معجزہ ہے جو ایمان والوں کیلئے نصیحت و رحمت ہے۔ آگے فرمایا کہ
میری صداقت پر اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے جو کائنات کے ہر راز سے واقف ہے اور سچی بات، سچا حکم اور سچا فیصلہ اس اللہ کا ہے۔ اس کے بغیر سب معبود باطل ہیں اور ان کے ماننے والے باطل کے پیروکار ہیں اور وہ نقصان
اٹھا رہے ہیں۔ اور اس نقصان کو پر خود جلدی طلب بھی کر رہے ہیں ہے ۵: فرمایا دنیا کی عذاب تو ابھی جلد ہی تم پر اچانک آ جائیگا چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر یہی ہوا کہ حضورؐ نے کسی کو بھی مقصد سفر نہ بتایا اور اہل مکہ کی بے خبری
میں اچانک مکہ کے نواح میں پہنچ گئے ہے ۶: اس سے مراد آخرت کا عذاب ہے۔ فرمایا وہ بھی جہنم کی صورت میں تیار ہے ہے ۷۔ آگے اسکی کیفیت بیان فرمائی ہے ۸۔ ان کا اوڑھنا بچھونا آگ ہی ہوگی

ملہ ۹: آگے ایمان والوں کو ہجرت کی اجازت دیدی جو حبشہ کو ہوئی
ملہ ۱۰: آگے سمجھایا کہ کل دنیا کو بھی تو چھوڑنا ہے خواہ دل نہ بھی چاہے
تو آج وطن کو اپنے دین کی حفاظت کیلئے چھوڑ دو اس کا فائدہ ہوگا
ملہ ۱۱: اس سے یہ تسلی بھی دیدی کہ حضورؐ سے جدائی کا احساس ہے تو تم سب
نے مر کر بھی پھر زندہ ہونا ہے اور میرے پاس جمع ہونا ہے یہاں مل جاؤ گے
آگے آخرت میں جنت کی نعمتوں کا بھی ذکر فرمادیا کہ یہ بھی ملیں گی

وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٥٠ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

میں تو صرف ڈر سنانے والا ہوں ہے ۱ کیا یہ بات ان کیلئے کافی نہیں ہے کہ ہم نے اتاری آپ پر یہ کتاب

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٥١ ع ۵/۷/۱

جو پڑھی جا رہی ہے ان پر ہے ۲ بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے یقین والے لوگوں کے لئے ہے ۳

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

آپ فرما دیجئے اللہ ہی کافی ہے میرے درمیان اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے وہ جانتا ہے ان سب چیزوں کو جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٥٢

اور وہ لوگ جو ایمان لائے باطل پر اور منکر ہوگئے اللہ کے وہی گھاٹے والے ہیں ہے ۴

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ

اور وہ جلدی مانگتے ہیں آپ سے عذاب اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو ان پر عذاب آ جاتا

وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٥٣ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ

اور ان کے پاس عذاب آئے گا اچانک اور وہ سمجھ بھی نہ سکیں گے ہے ۵ یہ جلدی مانگتے ہیں آپ سے عذاب ہے ۶

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝٥٤ۙ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ

حالانکہ دوزخ گھیرنے والی ہے ایسے کافروں کو ہے ۷ جس دن گھیرے گا ان کو عذاب

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٥

اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ہے ۸ اور اللہ فرمائے گا چکھو تم بدلہ اس کا جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے ہے ۹

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝٥٦

اے میرے بندو! جو ایمان لا چکے ہو بے شک میری زمین بڑی کھلی ہے بس میری ہی عبادت کرو ہے ۱۰

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝٥٧ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہر چیز نے موت کو چکھنا ہے پھر میری طرف تم لوٹائے جاؤ گے ہے ۱۱ اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ

اور اچھے کام کئے ہم ان کو ٹھکانہ دیں گے جنت کے ایسے بالاخانوں میں بہتی ہیں

ف ۱ : فرمایا یہ قیامت کا عقیدہ اسلام کا امتیازی عقیدہ ہے موت کو تو یہ کافر بھی مانتے ہیں لیکن اس کے بعد کی زندگی کو نہیں مانتے۔ تم چونکہ اس کو مانتے ہو اسلئے اس اجر کا ذکر کر دیا گیا ہے جو وہاں ملے گا اور اس اجر کی خصوصی وجہ تمہارا یہ صبر اور اللہ پر توکل ہے جو تم ہجرت کرکے کروگے۔ یہ خصوصی ثواب بھی ہے اور عام قانون بھی۔ ف ۲ : آگے کافروں کو متوجہ فرمایا کہ تم صرف رزق کے لئے مجھے ناراض نہ کرو بلکہ غور کرو ان کو رزق کون دیتا ہے ف ۳ : جو اپنا رزق پیدا نہیں کرسکتے ان کو بھی میں دیتا ہوں تو تمہیں کیسے محروم کردوں گا۔ ف ۴ : آگے فرمایا یہ خدا کو مانتے تو ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ رزق کے سارے آسمانی و زمینی اسباب اور ذرائع میں نے پیدا کئے ہیں جیسے زمین جس کے اندر بیج ڈالا جاتا ہے، آسمان جس سے پانی برستا ہے، سورج اور چاند جو فصل پکاتے ہیں۔ ف ۵ : فرمایا یہ تو جانتے ہیں لیکن اللہ پر بھروسہ نہیں کرتے کہ وہ یہیں بھی دے گا اسلئے بھٹک رہے ہیں۔ آگے فرمایا وہ اللہ ہمیں بھی دے گا لیکن دیگا اپنی مرضی سے جتنا چاہے گا۔ ف ۶ : فرمایا یہ میرا نظام ہے میں ہر چیز جانتا ہوں کہ کس میں بہتری ہے تم اس میں دخل نہ دو۔ آگے اور دلیل دی۔ ف ۷ : فرمایا یہ مشکل چیزیں مان رہے ہیں لیکن مرنے کے بعد جو ان کے مقابلے میں بہت آسان ہے وہ نہیں مان رہے بلکہ دنیا کے عارضی آرام و آسائش اور فوائد کی خاطر دائمی خوشیوں کا انکار کر رہے ہیں۔

ف ۸ : یہ دنیا کی زندگی تو کھیل تماشہ سے زیادہ کچھ نہیں جبکہ آخرت کی زندگی کامل اور اصلی اور ہمیشہ رہنے والی ہے یہ اسے نہیں جان رہے

ف ۹ : آگے فرمایا حالانکہ جب پھنستے ہیں تو یاد اللہ وحدہٗ لا شریک ہی آتا ہے لیکن چھٹکارا ملنے پر پھر باغی ہوجاتے ہیں بڑے ظالم ہیں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۵۸ الَّذِيْنَ
جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان جنتوں میں بہت اچھی ہے مزدوری کام کرنیوالوں کی ف ۱ وہ نیک لوگ جنہوں نے
صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۵۹ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ
صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے رہے ف ۲ اور کئی جاندار ہیں جو زمین پر چلتے ہیں نہیں اٹھاتے
رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۰ وَلَىِٕنْ
اپنا رزق اللہ ہی رزق دیتا ہے ان کو اور تم کو بھی ف ۳ اللہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے ف ۴ اگر
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
آپ ان سے پوچھیں کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگادیا سورج کو اور چاند کو
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
یہ کہہ دیں گے وہ اللہ ہی ہے پس یہ کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں ف ۵ اللہ ہی کھول کردیتا ہے رزق جس کو بھی چاہتا ہے
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۲ وَلَىِٕنْ
اپنے بندوں میں سے اور ناپ کر دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے ف ۶ اور اگر
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے اتارا آسمان سے پانی پھر زندہ کیا اس پانی کے ساتھ زمین کو اس کے
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۳ ع ۶ (۱۲)
مرجانے کے بعد وہ کہہ دیں گے اللہ ہی نے اتارا ہے ف ۷ آپ فرمادیجئے تمام تعریفیں تو ہیں اللہ کا بلکہ ان میں سے بہت لوگ بات نہیں سمجھتے
وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
اور نہیں دنیا کی زندگی مگر دل لگی اور کھیل تماشہ ف ۸ اور بے شک آخرت کا گھر ہی
لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۶۴ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا وقف لازم
کامل زندگی ہے اگر یہ جان لیتے ف ۹ جب یہ سوار ہوتے ہیں کشتی میں تو پکارتے ہیں
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ
اللہ تعالیٰ کو خالص کرنے والے اسی کیلئے اپنی اطاعت پھر جب ان کو بچا لیتا ہے اللہ تعالیٰ خشکی پر تو وہ اللہ کے

سے۱:۔ چونکہ اپنی دنیاوی منافع محبوب ہیں وہ جب مری ناشکری کرتے ہیں تو اپنی محبت دیتی جاتی ہے کہ چند روز مزے اڑا لو پھر جلدی پکڑے جاؤ گے۔ آگے اہل مکہ پر اپنے خصوصی احسان کا ذکر فرمایا کہ مکہ کو ہم نے امن کی جگہ بنایا ہوا ہے جبکہ اردگرد کشت وخون اور فسادی فساد ہے کیا وہ اس نعمت کو دیکھ کر بھی شکر نہیں کرتے سے۲:۔ اس سے مراد معبودان باطلہ ہیں جن کو یہ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اور یہ کام خدا کی ناشکری ہے

سے۳:۔ آگے فرمایا کہ یہ اپنے بتوں کو اللہ کا مقرب قرار دے کر ان کی عبادت کرتے ہیں حالانکہ یہ جھوٹ ہے اور خدا کی طرف جھوٹ کی نسبت بہت بڑا ظلم ہے سے۴:۔ یہ معبودان باطلہ کو تو مانتے ہیں جن کے سچا ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور رسول برحق اور کتاب حق کو جھٹلاتے ہیں جن کی صداقت کے بے شمار عقلی ونقلی دلائل ہیں۔ ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ ایسے منکروں کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا سے۵:۔ آگے سارے دین کا خلاصہ بیان فرمادیا کہ اگر میری بات مانوگے تو تمہارے لئے نئی راستے کھول دوں گا اور میری مدد بھی تمہارے ساتھ ہوگی

يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ

شریک بنانے لگ جاتے ہیں (نتیجہ یہ نکلتا ہے) کہ وہ ناشکری کرنے لگ جاتے ہیں ہماری ان نعمتوں کی جو ہم نے انکو دیں اور مزے اڑانے لگ جاتے ہیں پس عنقریب

يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ

وہ جلدی ہی جان لیں گے سے۱ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنا دیا اس حرم کو امن کی جگہ اور اچک لئے جاتے ہیں لوگ

مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾

ان کے اردگرد کیا یہ جھوٹ پر ایمان رکھتے ہیں سے۲ اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں سے۳

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا

اور اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا جھٹلادے سچی بات کو جب

جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا

آپہنچے اسکے پاس سے۴ کیا نہیں ہے دوزخ میں ٹھکانہ ایسے کافروں کا سے۵ اور وہ لوگ جو محنت کرتے ہیں

فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾ ع ۷

ہمیں راضی کرنے کیلئے ہم ضرور ان کی رہنمائی کرینگے اپنی راستوں کی طرف اور بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو دل لگا کر اطاعت کرتے ہیں

۳۰ سُورَةُ الرُّومِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ ۸۴

سورة روم مکی ہے اور اس میں ۶۰ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سے۶

الم ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ

شکست کھاگئے رومی قریب ہی کے ملک میں اور یہ اپنی

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ الْأَمْرُ

شکست کے بعد پھر غالب ہو جائیں گے چند ہی سالوں میں سے۷ اللہ ہی کا حکم چلتا ہے

مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾

پہلے بھی اور پیچھے بھی سے۸ اور اس دن خوش ہوں گے ایمان والے

سے۶:۔ سورة الروم مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس میں روم کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اسکا نام رکھا ہے سورة الروم پچھلی سورة کے آخر میں فرمایا جو لوگ ہماری راہ میں ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں یعنی ہماری مرضی کے مطابق۔ وہ اسباب وذرائع پر نظر نہیں رکھتے بلکہ مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں میں ان کی کامیابی کیلئے نئی راستے کھول دیتا ہوں۔ اسی سورة الروم میں مسلمانوں کو بشارت دی کہ اسوقت ظاہری طور پر کمزور ہو مگر جلدی کامیاب اور غالب کرکے دکھاؤں گا۔ اسی طرح کافر جو بار بار یہ سنتے تھے خدا کا یہ وعدہ سن کر مسلمانوں کو طعنے دینے لگے کہ دیکھو اہل روم جو ایک نبی کے پیروکار ہیں اور اہل کتاب بھی ہیں وہ تو مجوسیوں سے مغلوب ہوگئے ہیں تم بھی اسی طرح غالب نہ آسکو گے اس سے مسلمانوں کی طبیعت پر اثر پڑا تو اللہ تعالیٰ نے اس سورة میں اعلان فرمادیا کہ رومی بھی جلد غالب ہونگے تم دل برداشتہ نہ ہو اور تم بھی جلدی غالب ہو جاؤ گے ہم اعتماد دلاتے ہیں یہ کافر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ یہ پیش گوئی حضور کی صداقت کی دلیل بھی ہے چنانچہ یہی ہوا ادھر غزوہ بدر میں مسلمان غالب ہوئے اور ادھر رومی بھی مجوسیوں پر غالب ہوگئے عین بدر کے دن

سے۷:۔ تسلی دیدی کہ اہل کتاب غالب ہونگے اسلئے کہ اختیار کس کا ہے؟

سے۸:۔ فرمایا اس دن تم خوش ہوگے اور کافر دوھرے صدمے کا شکار ہونگے

سلہ اللہ تعالیٰ اس مدد پر قادر ہیں اسلئے کہ سلہ ۲ ۔ وہ عالم اسباب کو دیکھتے ہیں سلہ ۳ ۔ ان کی نظر اور ساری محنت دنیا کیلئے ہے قیامت کے وہ منکر ہیں اسلئے وہ اللہ کا علم نہیں مانتے ۔ آگے فرمایا وہ جو بیا نہ اور میری قدرت کو سمجھ کیلئے
خود اپنی تخلیق پر غور نہیں کرتے سلہ ۴ ۔ خود کو نہیں دیکھتے تو آسمان و زمین اور باقی کائنات کو دیکھ لیں اور غور کریں کہ وہ نظام بھی خود انسان کی طرح ایک دن ختم ہو جاتے ہیں سلہ ۵ ۔ انسان بھی مرنے کے بعد خدا کے سامنے پیش ہوگا یہ منکرین
موت کو تو مانتے ہیں لیکن بعث بعد الموت کو نہیں مانتے اسلئے کہ ان کی نظر دنیاوی مال و متاع ، اقتدار اور سامان تعیش پر ہے ۔ فرمایا اپنے سے بہت زیادہ قوت و اقتدار کے مالک منکرین کا انجام دیکھ کر عبرت حاصل کرو سلہ ۶ ۔ ان کے پاس بھی اسی طرح
رسول آئے تھے انہوں نے بھی رسولوں کی مخالفت کی اور اپنے اس ظلم کی وجہ سے اس انجام کا شکار ہوئے سلہ ۷ ۔ آگے فرمایا اللہ کے حکموں کو نہ ماننا اور ان کے ساتھ استہزاء کرنا یہ برے کام ہیں اور برے کاموں کا انجام برا ہی ہوتا ہے ۔ تم موجود اور اس انجام سے بچو
سلہ ۸ ۔ جس قیامت کا وہ انکار کرتے ہیں آگے بہ وضاحت سے عقیدہ قیامت کو بیان فرمایا

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۵ لا

اللہ کی مدد کے ساتھ اللہ مدد کرتا ہے جسکی بھی چاہتا ہے سلہ اور وہ بڑا غالب ہے مہربان ہے

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

یہ اللہ کا وعدہ ہے خلاف نہیں کرتا اللہ اپنے وعدے کی لیکن بہتے لوگ اس بات کو نہیں

يَعْلَمُوْنَ ۝۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ

جانتے سلہ وہ جانتے ہیں دنیا کی زندگی کے ظاہر حالات کو اور وہ

الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ قف مَا خَلَقَ

قیامت سے بے خبر ہیں سلہ کیا انہوں نے غور و فکر نہیں کیا اپنی جانوں میں سلہ کہ نہیں بنایا

اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ساری مخلوق کو جوان دونوں کے درمیان ہے مگر ساتھ حق کے اور ایک وقت مقرر تک کیلئے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

اور بے شک بعض لوگ اپنے رب کی ملاقات کا انکار کرتے ہیں سلہ کیا وہ نہیں چلے پھرے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

زمین میں پس دیکھ لیتے کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں

كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا

ان کی طاقت ان سے زیادہ تھی اور وہ نشانیاں چھوڑ گئے زمین میں اور آباد کیا تھا زمین کو اتنے سے زیادہ

عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

جو یہ آباد کر رہے ہیں اور آئے ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے حکم لے کر سلہ اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ ۭ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ

لیکن وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے سلہ پھر ہوا انجام ان لوگوں کا

اَسَاۗءُوا السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع

ع ۱ ۱۰ ۴

جو برائیاں کرتے رہے برا ہی اسلئے کہ انہوں نے جھٹلایا تھا اللہ کی آیتوں کو اور ان کے ساتھ ٹھٹھا کرتے رہے سلہ ۸

ف۱۔ فرمایا قیامت کا سمجھنا تو بڑا آسان ہے ہر چیز کی ابتداء و انتہا ضرور ہوتی ہے انسان کا معاملہ بھی یہی ہے آگے فرمایا مجرم وہاں بھونچکا رہ جائیں گے ف۲۔ مشرک جب دیکھیں گے کہ یہ ہمارے بنائے ہوئے شریک کام نہیں آ رہے تو کہیں گے ہم نے تو ان کو شریک مانا
ہی نہیں تھا۔ آگے فرمایا وہاں پھر دو طبقے بن جائیں گے کامیاب اور ناکام ف۳۔ پہلے کامیاب گروہ کا ذکر فرمایا ف۴۔ ان کو تو خوش آمدید کیا جائیگا اور منکرین کو ف۵۔ آگے فرمایا اگر چاہتے ہو کہ تمہاری قیامت اچھی ہو تو میری عبادت کرو اور
سب سے بڑی عبادت کیا ہے پانچ وقت کی نماز ف۶۔ یہاں چار نمازوں کا ذکر ہے مغرب۔ فجر۔ ظہر۔ عشاء۔ عصر کا ذکر دوسری جگہ ہے صلوٰۃ الوسطیٰ کے کلمہ سے۔ آگے اللہ تعالیٰ منکرین کو سمجھانے کیلئے پھر دلائل دے رہے ہیں کہ مر کر زندہ ہونا کوئی
بعید از عقل نظریہ نہیں ہے تم روزانہ اس کا مشاہدہ کرتے ہو ف۷۔ نطفہ سے انسان کو اور انسان کو نطفہ سے، جانور کو بیضہ سے اور بیضہ کو جانور سے، بیج سے فصل کو اور فصل سے بیج کو۔ آگے فرمایا مردہ، بنجر زمین بارش سے زندہ
ہو جاتی ہے اور اسی زمین کی گہرائی سے پانی بھی نکل آتا ہے۔ تم بھی
اسی طرح قبروں سے نکالے جاؤ گے اور حشر کے میدان میں جمع کر دئے جاؤ گے
ف۸۔ آگے انسان کو اپنے بدن کی مثال دی کہ مردہ مٹی سے آدمؑ کا بدن
بنایا گیا اور پھر ایک آدمؑ سے اربوں کھربوں انسان پیدا ہو گئے۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَيَوْمَ

اللہ ہی شروع میں پیدا کرتا ہے پھر وہی لوٹاتا ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ف۱ اور جس دن

تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ

قائم ہو جائیگی وہ گھڑی تو ناامید ہو جائیں گے اللہ کے نافرمان اور نہ ہوں گے ان کے لئے

مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

ان کے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی بھی سفارش کرنیوالا اور یہ اپنے بنائے ہوئے شریکوں سے انکار کر دیں گے ف۲

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

اور جس دن وہ گھڑی قائم ہو جائے گی تو اس دن لوگ آپس میں جدا جدا ہو جائیں گے ف۳ اب پر وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

دنیا میں ایمان لائے تھے اور نیک کام کئے تھے ان کی جنت کے باغوں میں عزت کی جائے گی ف۴

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا تھا ہماری آیتوں کو اور قیامت کے ملنے کو

فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ

پس وہ عذاب میں پکڑے ہوئے آئیں گے ف۵ پس اللہ کی پاکی بیان کرو جب تم

تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ

شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو اور اللہ کی تعریف ہے آسمانوں میں

وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

اور زمین میں اور عشاء کے وقت بھی اور جب تم دوپہر کرتے ہو ف۶ وہی اللہ نکالتا ہے زندہ کو

الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ

مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے ف۷ اور زندہ کرے گا زمین کو اس کے

ع ۲ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

مر جانے کے بعد اور اسی طرح تم قبروں سے نکالے جاؤ گے ف۸ اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ نشانی بھی ہے کہ اس نے بنایا تم کو

سے۔ اس افزائش نسل کا نظام کیسا بنایا وہ بھی قدرت کی نشانی ہے ۲۔ یہاں تین باتیں فرمائیں اگر نیک بیوی ہو تو وہ سکون ہوتی ہے میاں بیوی اچھے ہوں تو گھر آباد ہوتا ہے پھر فرمایا جوانی میں محبت اور بڑھاپے میں دلسوزی، دلداری، شفقت و رحمت۔ آگے فرمایا یہ جذبے کس نے پیدا کئے؟ اللہ نے ۳۔ آگے فرمایا خارج میں دیکھو آسمان و زمین کی تخلیق، انسانوں کا باہمی تفاوت رنگوں میں، بولیوں میں، لہجے میں، زبان میں، ۴۔ آگے اور دلیل دی ۵۔ رات کو آرام کی نیند کرو دن کو رزق ڈھونڈو ۶۔ فرمایا جو دل کے کان سے سنے وہ سمجھ سکتا ہے ۷۔ بجلی چمکنے سے ڈرتا بھی ہے کہ گر کر جلا نہ دے اور خوش ہوتا ہے کہ اب بارش برسے گی ۸۔ فرمایا جو تھوڑا سا بھی عقل استعمال کرے وہ سمجھ سکتا ہے ۹۔ مگر یہ ساری باتیں سوچ کس نے؟ کہ جو اللہ ان چیزوں پر قادر ہے کیا وہ مردے زندہ کرنے اور باہر نکالنے پر قادر نہیں ۱۰۔ آگے مزید قدرت بیان فرمائی

تُرَابٍ ثُمَّ إِذَآ أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ

مٹی سے پھر تم ایسے انسان ہو جو پھیل رہے ہو ۱ اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ نشانی بھی ہے کہ اس نے بنائے

لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم

تمہارے لئے تمہاری جانوں سے تمہارے جوڑے تاکہ تم اطمینان حاصل کرو ان سے اور رکھ دی تمہارے درمیان

مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

محبت اور مہربانی ۲ بے شک اس میں بڑی نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لئے ۳

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ

اور اللہ کی نشانیوں میں سے پیدا کرنا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور اختلاف ہے تمہاری بولیوں کے

وَأَلْوَٰنِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ

اور تمہارے رنگوں کے بے شک اس میں بھی بڑی نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے ۴ اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے

مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِى

کہ تمہیں نیند آجاتی ہے رات کو اور دن میں ڈھونڈتے ہو اللہ کا فضل ۵ بے شک اس میں بھی

ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ

بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو بات سنتے ہیں ۶ اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں دکھاتا ہے بجلی کی چمک

خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ

ڈرانے کیلئے اور طمع کیلئے ۷ اور اتارتا ہے آسمان سے پانی اور زندہ کر دیتا ہے اس پانی کے ساتھ زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾

اس کے مرجانے کے بعد بے شک اس میں بھی بڑی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے ۸

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن تَقُومَ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ بِأَمْرِهِۦ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ

اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ٹھہرا ہوا ہے آسمان اور زمین اسی کے حکم سے ۹ پھر جب تم کو بلائے گا

دَعْوَةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾ وَلَهُۥ مَن فِى

ایک ہی بار بلانا زمین سے پھر تم سارے کے سارے قبروں سے باہر نکل آؤ گے ۱۰ اور اللہ ہی کا ہے وہ سب کچھ

سے۔ کائنات کی ہر چیز اللہ کے تابع ہے۔ مزید وضاحت فرمائی کہ ہر چیز کو ابتدا میں بغیر کسی پہلے سے موجود نمونے اور مواد کے پیدا فرمایا وہ ظاہرا مشکل کام ہے اور اب تو پورا جسم' نقشہ' مٹی کا ڈھیر' مواد سب کچھ موجود ہے۔
سے۲۔ تم اللہ کو اسی کی قدرت اور اعلیٰ شان کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرو (یعنی) سارا پوری کائنات میں کوئی نہیں وہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے اسی لئے اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں۔ آگے اس مسئلہ کو نفسیاتی طور پر
سے۳۔ تم اپنے غلاموں یا ملازموں کو اپنی کسی چیز میں شریک برداشت کر سکتے ہو؟ جس طرح تم اپنے بھائیوں' رشتہ داروں' بیٹوں وغیرہ سے ڈرتے ہو کہ وہ اپنے استحقاق کی بنیاد پر بھی کچھ نہ دینا بلکہ ہرگز نہ کرنی کیا الیہ
ان سے ڈرتے ہو۔ اگر نہیں تو عقل کرو اور خدا کا کسی کو شریک نہ بناؤ وہ بھی برداشت نہیں کر سکتا سے۵۔ آگے فرمایا بات نہ سمجھی کی نہیں بلکہ خواہشات نفسانی کی پیروی کی ہے سے۶۔ آگے دو ٹوک حکم دے دیا

سے۷۔ اسلام اور عقیدہ توحید دین فطرت ہے جو تمہاری خلقت میں رکھ دیا گیا ہے تم اس کے خلاف دین اختیار نہ کرو جو تمہاری فطرت کے بھی خلاف ہوگا۔ ہر انسان سیدھے راستہ کو پسند کرتا ہے ٹیڑھے کو نہیں
سے۸۔ اگرچہ یہ دین فطرت ہے لیکن غور نہ کرنے کی وجہ سے اکثر لوگ نہیں سمجھتے لیکن تم نا سمجھ نہ بنو اصل دین کو قبول کرو' اسی پر ڈٹے رہو لیکن دنیاوی مفادات کیلئے نہیں صرف خدا کی رضا کیلئے۔ ورنہ فائدہ نہ ہوگا
سے۹۔ آگے دین فطرت کے چند اصول بیان کئے تقویٰ' نماز' شرک سے اجتناب' مشرکین سے لاتعلقی اور اپنے دین میں پھوٹ نہ ڈالنا

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا
جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے یہ سارے کے سارے اللہ کے فرمانبردار ہیں سے۱ اور وہی اللہ نے شروع میں بنایا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى
اور وہی لوٹائے گا اور یہ لوٹانا اس پر بہت آسان ہے اور اللہ ہی کی بڑی شان ہے
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع ضَرَبَ لَكُمْ ۳ ع ۸
آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ اللہ تعالیٰ بڑا غالب ہے بڑی حکمت والا ہے سے۲ اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے
مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ
ایک مثال تمہیں سمجھانے کیلئے تمہاری اپنی جانوں میں سے کیا ہیں وہ لوگ جن کے تم مالک ہو
شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ
شریک ان چیزوں میں جو ہم نے تم کو دی ہیں کہ تم اور وہ اس میں برابر ہو سے۳ تم ڈرتے ہو یوں ہی ان کی
كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾
پریشانی سے جیسے ڈرتے ہو اپنی پریشانی سے سے۴ اسی طرح ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں اپنی آیتیں ان لوگوں کیلئے جو عقل رکھتے ہیں سے۵
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ
بلکہ پیروی کرتے ہیں وہ لوگ جو اللہ کی حدود کو توڑتے ہیں اپنی خواہشوں کی بغیر کسی دلیل کے پس کون راہ پر لائے
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ
اُسے جسے بھٹکا دیا ہو اللہ نے اور ایسے لوگوں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہے سے۶ پس سیدھا رکھو تو اپنے رخ کو
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا
اپنے دین کی طرف سب سے جدا ہو کر یہی وہ دین ہے اللہ کا جس پر اللہ نے پیدا کیا ہے لوگوں کو سے۷ کوئی نہیں
تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
بدل سکتا اللہ کی تخلیق کو یہی دین سیدھا ہے (اور پختہ ہے) لیکن بہتے لوگ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا
اس بات کو نہیں جانتے سے۸ رجوع کرنیوالے بنو اسی اللہ کی طرف اور اسی سے ڈرو اور قائم کرو

ف۱: آگے فرمایا توحید کے عقیدہ کے دینِ فطرت ہونے کی دلیل دیکھو ف۲۔ تکلیف میں صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ یہ فطرت کا تقاضا ہوتا ہے ف۳۔ اس ناشکری کا نتیجہ ابھی مل جائے گا۔ ایک مدت مقررہ کیلئے مزے اڑا لیں۔ انجام برا ہوگا
ف۴: فرمایا گذری ہوئی مثال سے تو یہ واضح ہے کہ توحید فطری عقیدہ ہے اور ان کا یہ عمل جو خواہ تھوڑی دیر کیلئے ہوتا ہے یہ دلیل ہے توحید کی۔ کیا ان کے پاس بھی اپنے شرک کرنے کی کوئی دلیل ہے جو ہم نے اتاری ہو یا ہماری قدرت کے نمونوں سے ثابت ہو؟
ف۵: آگے خود وجہ بیان فرما دی کہ انسان غیر مستقل مزاج ہے ف۶: چونکہ ان کا تعلق خدا سے کمزور ہے اسلئے دونوں حالتوں میں غیر معتدل رویہ اختیار کرتے ہیں لیکن مومن دونوں حالتوں میں اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کا اشارہ آگے آ رہا ہے
ف۷: یہ بھی ظاہراً متضاد حالتیں ہیں لیکن مومن مطمئن ہوتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس سے مومن کے دل میں قناعت پیدا ہوتی ہے۔ آگے فرمایا رزق کی کشائش اور دل میں قناعت پیدا کرنا چاہتے ہو تو اللہ کا دیا ہوا مال اسطرح خرچ کرو
ف۸: اس میں زکوٰۃ اور نفلی صدقہ دونوں شامل ہیں ف۹: آگے فرمایا کہ مال بڑھانے کا جو طریقہ ہم نے بتایا ہے وہ کامیابی کا ذریعہ ہے جبکہ جو سود کا طریقہ تم مال بڑھانے کیلئے اختیار کرتے ہو وہ حقیقتاً مال گھٹانے والا ہے

الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا

نماز اور نہ بنو شریک ٹھہرانے والوں میں سے ان لوگوں میں سے نہ بنو جنہوں نے فرقے فرقے کر دیا

دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٣٢﴾

اپنے دین کو اور گروہ بن گئے ہر ٹولہ ان میں سے اسی چیز پر جو ان کے پاس ہے خوشی منا رہا ہے ف۱

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ

اور جب پہنچتی ہے یعنی لوگوں کو کوئی تکلیف تو پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع کرتے ہوئے اسی کی طرف ف۲ پھر جب

اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوْا

چکھاتا ہے اپنی طرف سے اللہ ان کو اپنی رحمت کا کچھ حصہ تو ایک ٹولہ ان میں سے اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنے لگ جاتا ہے تاکہ ناشکری کریں

بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

اس نعمت کی جو ہم نے ان کو دی ہے ف۳ پس فائدہ اٹھا لو کچھ دنوں کیلئے آگے جا کر جان لوگے ف۴ کیا ہم نے اتاری ہے ان پر کوئی دلیل

فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا

جو ان کو بتاتی ہے وہ چیزیں جن کو یہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں ف۵ اور جب ہم چکھاتے ہیں کچھ لوگوں کو دنیاوی بہتری تو خوش ہو جاتے ہیں

بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿٣٦﴾

اس پر اور جب پہنچے ان کو کوئی تکلیف اپنے عملوں کی وجہ سے تو وہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جاتے ہیں ف۶

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ کھول کر دیتا ہے روزی جس کو بھی چاہتا ہے اور ماپ کر دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے بیشک اس

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ

میں بھی بڑی نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے ف۷ پس دے ڈال قرابت والوں کو ان کا حق اور

الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ

مسکینوں کو اور مسافروں کو ف۸ یہ بات بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو چاہتے ہوں رضا

اللّٰهِ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠

اللہ کی یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں ف۹ اور جو دیتے ہو تم سود پر تاکہ بڑھتا رہے تمہارا مال

ف۱: اس کے مقابلے میں زکوٰۃ کا نظام ہے جو مال کو بڑھائے گا ف۲: زکوٰۃ سے مال دنیا میں بھی بڑھے گا اور آخرت کا اضافہ تو بے اندازہ ہوگا اسلئے آگے فرمایا قیامت کی فکر کرو اور اپنی زندگی کے راستوں کو خوب سمجھ لو۔ یہ سوچ کر دیئے گا

ف۳: سوچو کہ اللہ نے بھی ننھا پیدا کیا تم روزی کے محتاج تھے ماں کے دودھ سے لے کر مرنے تک مختلف طریقوں سے بھی رزق دیا پھر موت دے گا اور پھر زندہ بھی کرے گا ف۳: فرمایا یہ تو حیرانگی کی بات ہے کیا تمہارے بنائے ہوئے معبود

یہ سارے کام کر سکتے ہیں۔ نہیں اور یقیناً نہیں تو شرک چھوڑ دو ف۴: پچھلی آیات میں سود کی قباحت بیان فرمائی جو انفرادی طور پر تھی آگے اس کا اجتماعی نقصان بیان فرمایا کہ اس سودی نظام کی وجہ سے بحر و بر میں فساد پھیل گیا

اس فساد کی دوسری وجہ شرک بھی ہے ف۵: فرمایا یہ ایک طرح کا دنیاوی عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے آزمائش بھی کہ شاید اسطرح لوگ عبرت پکڑیں اور راہ راست پر آجائیں۔ آگے فرمایا اگر یہ راہ راست پر نہیں آتے تو پہلی قوموں

کے کھنڈرات دیکھ لیں۔ ان کا بھی یہی حال بنے گا اور وجہ شرک ہوگا۔

ف۶: آگے بواسطہ حضورؐ مسلمانوں کو سمجھایا کہ اس فساد کے وقت تم اپنے حق دین پر مضبوطی سے اور پورا پورا عمل کرو۔ سب دنیاوی خرابیوں کا علاج یہی ہے اور قیامت کیلئے تو معنی ہی یہی جس دن اسکی بنیاد پر لوگ کامیاب اور ناکام طبقوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے

ف۷: اور یہ تقسیم کیسے ہوگی؟ کافر پر اسکے کفر کا وبال پڑے گا اور مومن اجر پائیگا

ف۸: مومن جنت میں آرام کرنے کی تیاری کر رہے ہونگے

فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

لوگوں کے مالوں میں پس وہ نہیں بڑھتا اللہ کے ہاں ف۱ اور وہ جو تم دیتے ہو زکوٰۃ

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

جس سے چاہتے ہو رضا اللہ کی پس وہ لوگ ہیں جن کے مال کئی گنا بڑھ جاتے ہیں ف۲ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ

تم کو پیدا کیا اور جس نے تم کو روزی دی ف۳ پھر وہی تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں زندہ کرے گا ف۳ کیا ہے

شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

تمہارے شریکوں میں سے کوئی جو کر سکے ان کاموں میں سے کچھ بھی اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے ان چیزوں سے

ع
يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي

جو یہ شرک بتاتے ہیں ف۴ ظاہر ہو چکا فساد خشکی میں اور تری میں ان عملوں کی وجہ سے جو کیے ہیں لوگوں کے ہاتھوں نے

النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

تاکہ چکھائے ان کو اللہ تعالیٰ کچھ حصہ ان کے عملوں کا اور شاید یہ اپنے گناہوں سے باز آ جائیں ف۵

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

آپ فرما دیجئے تم چلو پھرو زمین میں پس دیکھو کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جو گزر چکے ہیں

مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

ان سے پہلے ان میں سے بہت لوگ شرک بتانے والے تھے ف۶ پس آپ سیدھا رکھیں اپنی ذات کو سچے دین کیلئے

الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ

اس سے پہلے کہ آجائے وہ دن جب کوئی لوٹانے والا نہ ہو اللہ سے اس دن لوگوں کی

يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

تقسیم کردی جائے گی ف۷ جس نے کفر کیا ہوگا اس پر پڑے گا وبال اسکے کفر کا اور جو کوئی کرتا ہے نیک کام

فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پس اپنے ہی بھلے کے لئے تیاری کر رہا ہے ف۸ تاکہ بدلہ دے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور کیے

۱: مطلب یہ ہے کہ مومن جتنا بڑا بھی نیک ہو جنت اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے اسلئے کہ انسان جتنی بھی نیکیاں کرلے اللہ کی نعمتوں کا صحیح شکر ادا نہیں کر سکتا نہ اسکی عبادت کا حق ادا کر سکتا ہے اسلئے جنت محض اسی کے فضل سے ملتی ہے
آگے فرمایا یہ میرے پسندیدہ لوگ ہیں لیکن جنہوں نے میری بات نہیں مانی میں ان کو پسند نہیں کرتا ۲۔ آگے پھر اپنی قدرت کی نشانیاں بیان فرمائیں ۳۔ بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں بارش کی خوشخبری دیتی ہیں پھر بارش برستی ہے پانی اترتا ہے جو
دریاؤں میں بہتا ہے ۴۔ وہی ہوا بادبانی کشتیوں کو مدد دیتی ہے یا آگے پانی میں پھر کشتیاں چلتی ہیں تاکہ تم اپنا رزق تلاش کرو۔ آگے فرمایا یہ نعمتیں دینے کا مقصد کیا ہے تاکہ میرا شکر کرو ۵۔ اگرچہ اس مقصد کیلئے یہ نعمتیں ہی کافی تھی لیکن میں
نے مزید احسان کیا کہ نبی بھیج کر سمجھایا بھی۔ تاکہ اتمام حجت ہو جائے ۶۔ جب منکرین نہ مانے تو پھر عذاب کا شکار ہو گئے اور جو مومن تھے وہ کامیاب ہو گئے ۷۔ آگے پھر دلائل کا تسلسل ہے ۸۔ خشک سالی سے مایوس ہوتے ہیں موسلا دھار
بارش برس جاتی ہے جسے دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں لیکن اللہ کا شکر نہیں کرتے ۹۔ اس سے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ تیرا جسم بھی زمین سے اسی طرح نکلے گا۔ تو سوچ کر وہ کیسا ہو۔ اچھا یا برا۔ آگے وضاحت کر دی

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

نیک کام اپنے فضل سے ۱ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کفر کرنے والوں کو ۲ اور اللہ کی نشانیوں میں سے

اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ

یہ نشانی بھی ہے کہ وہ چلاتا ہے ہواؤں کو خوشخبری دینے کیلئے اور تاکہ چکھائے تم کو اپنی رحمت سے ۳ اور تاکہ چلیں

الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

کشتیاں اللہ کے حکم سے تاکہ ڈھونڈو تم فضل اللہ کا ۴ اور تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو ۵ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ

بے شک بھیجے ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول ان کی قوموں کے پاس پس لائے وہ نبی انکے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا

کھلے کھلے معجزے پس بدلہ لیا ہم نے ان مجرموں سے ۶ اور لازم ہے

عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

ہم پر مدد کرنی ایمان والوں کی ۷ اللہ ہی وہ ذات ہے جو چلاتا ہے ہواؤں کو

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ

پس وہ اٹھاتی ہیں بادل کو پس اللہ پھیلا دیتا ہے اس بادل کو آسمان میں جیسے بھی چاہتا ہے اور کر دیتا ہے اس کو

كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ

کئی ٹکڑے پس تو دیکھتا ہے کہ بارش نکلتی ہے بادل کے درمیان سے پس جب پہنچا دیتا ہے اللہ وہ بارش

مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ

جن کو بھی چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے تو وہ خوشی منانے لگ جاتے ہیں اگرچہ

كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

وہ ہوتے ہیں بارش کے اترنے سے پہلے ناامید ہونے والے ۸

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

پس تو دیکھ نشانیاں اللہ کی رحمت کی کس طرح زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد ۹

۱: اس سے مراد روحانی بارش اور اس سے مردہ دلوں کی روحانی زندگی بھی ہے ۲: یہاں تک باران رحمت کا ذکر تھا آگے دوسری قسم کی مہلک ہوا کا ذکر ہے جو کھیتی کو زرد کر دیتی ہے ۳: باران رحمت پر شکر تو ادا نہیں کرتے لیکن یہ
کیفیت دیکھ کر ناشکری شروع کر دیتے ہیں۔ آگے فرمایا یہ ساری باتیں وہ سمجھ سکتا ہے جو سنے، سمجھے اور غور کرے ۴: یہ دل کے بہرے اور اندھے، مردہ دل لوگ ازلی محروم ہو گئے ہیں ۵: آگے فرمایا البتہ حق کے متلاشی
سن کر یقین کر لیتے ہیں اور مسلمان ہو جاتے ہیں ۶: آگے متوجہ فرمایا کہ اگر تم سن کر ضد کی وجہ سے نہیں مانتے تو اپنی تخلیق پر ہی غور کر لو ۷: پیدا ہونے سے لے کر بوڑھا ہونے تک کے بتدریج مراحل پر نظر ڈالو کہ یہ اتار چڑھاؤ
کون کرتا ہے؟ اللہ ہی کرتا ہے اور وہی اللہ ہمیں مرنے کے بعد زندہ کرنے پر قادر ہے ۸: آگے قیامت کے دن کی کیفیت بیان کی ۹: خوشی کی گھڑی جلدی گذر جاتی ہے اور تکلیف کا وقت لمبا نظر آتا ہے۔ اس سے مراد قبر اور برزخ
کی زندگی بھی ہے کہ ہمیں تو کہا گیا تھا حشر کے دن کے آنے میں دیر ہے
یہ تو بہت جلدی آ گیا ہے۔ آگے فرمایا یہ ہر بات الٹی کرتے ہیں دنیا میں
قیامت کو مانتے نہ تھے اور یہاں جلدی آنے کا شکوہ کر رہے ہیں
۱۰: اُن کو سمجھدار لوگ یہ جواب دیں گے کہ تم نے برزخ میں رہنے
کا قیامت کے دن تک کا وعدہ تھا جیسے ہم نے کہا تھا پس یہ وہ دن ہی ہے
۱۱: تم تو دنیا میں اس دن کو مانتے ہی نہ تھے آج تمہارے یہ
جلدی آنے کے اعتراض اور دنیا میں نافرمانی کے بہانے کام نہیں آئیں گے

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَلَئِنْ
بے شک یہ اللہ تعالیٰ ضرور زندہ کرے گا مردوں کو¹ اور وہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورا قادر ہے² اور اگر
أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ﴿٥١﴾ فَإِنَّكَ
ہم چلا دیں ایسی ہوا پس وہ دیکھیں اس کھیتی کو زرد رنگ والا تو وہ ہو جاتے ہیں اس ہوا کو دیکھنے کے بعد اللہ کی ناشکری کرنے والے³ پس بے شک آپ
لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾
نہیں سنا سکتے مُردوں کو اور آپ نہیں سنا سکتے بہروں کو اپنی پکار جب وہ بھاگ جائیں پیٹھ دے کر⁴
وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ
اور نہیں راہ پر لا سکتے ہیں اندھوں کو اس کی گمراہی کے بعد⁵ آپ اُسی کو سنا سکتے ہیں جو یقین رکھے
بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٥٣﴾ ۞ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ
ہماری آیتوں پر تو ایسے لوگ اسلام لے آتے ہیں⁶ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بنایا تم کو کمزوری سے
ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ
پھر بنا دیا کمزوری کے بعد تمہاری طاقت کو پھر بنا دیا (یعنی اللہ نے) اس طاقت کے بعد
ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿٥٤﴾
کمزوری کو اور بڑھاپے کو⁷ اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور ہر چیز کے کرنے پر پورا قادر ہے⁸
وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ
اور جس دن قیامت کھڑی کی جائے گی یہ مجرم قسمیں کھا کر یہ کہیں گے کہ دنیا میں نہ رہے مگر ایک گھڑی⁹
كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ
اسی طریقے پر یہ الٹے چلتے تھے¹⁰ اور کہیں گے وہ لوگ جن کو دیا گیا تھا دین کا علم اور ایمان
لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا يَوْمُ
بے شک تم رہے ہو اللہ کی کتاب کے مطابق دنیا میں اٹھائے جانے کے دن تک اور یہ وہ دن ہے جس دن
الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ
سب کو اٹھایا جا رہا ہے مگر تم اس بات کو نہ جانا کرتے تھے¹¹ اس دن فائدہ نہ دے گا

ع ۵

لفظ ضعف لحفص بضم الضاد وفتحها في التلاوة لكن الضم مختاره ۱۲

سے ۔ نہ کوئی عذر قبول ہوگا نہ توبہ ۔ آگے فرمایا دیکھو ہم نے کیسی کیسی مثالیں دے کر سمجھایا ہوں ۔ جب ہی کہ رجوع ہو دعوت فکر دے رہا ہوں ۲ ۔ فرمایا دونوں کے ساتھ معجزاتی نشانیاں دیکھ کر بھی ان کی تکذیب ہی کرتے ہیں
اسلئے کہ ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے ۔ اصل میں خدا نا فرمانی اور ڈھٹائی کی وجہ سے ۳ ۔ آگے حضور ؐ کو فرمایا اے حبیب ان کی باتوں پر نہ جائیں ۔ میرا دین بیان کریں اور صبر کریں ۔ انجام کار آپ ہی کامیاب ہونگے
۴ ۔ سورۃ لقمٰن مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اس میں حضرت لقمان کی وصیت کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضور ؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ لقمان ۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں فرمایا حضور ؐ کو کہ آپ صبر کریں
بے شک اللہ کا وعدہ ہوکر رہے گا آپ بے یقین لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں ان کو دفع کریں اس سورۃ میں یقین والے لوگوں کی صفات بیان فرمائیں اور مثال کے طور پر حضرت لقمان کے یقین کے درجے کا ذکر کیا ۔ اسی طرح پچھلی آیات میں آیا ہے کہ قرآن
میں ہم لوگوں کو سمجھانے کیلئے ہر طرح کی مثالیں بیان کرتے ہیں اور اس سورۃ میں فرمایا کہ ان مثالوں سے کون لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن میں یہ صفات ہوں جو سورۃ کے شروع میں بیان کر دی گئی ہیں ۵ ۔ ساری حکمت اور عقل اس کتاب میں ہے

۶ ۔ اور دل سے یقین کرنے والوں کی نشانیاں کیا ہیں ؟ آگے ذکر فرمادیں
۷ ۔ یقین کا پتہ عمل سے چلتا ہے اگر چہ وہ عمل تھوڑا ہی ہو جیسے کسی نے کہا
جانا ہو تو صحیح سمت میں اٹھ کر چل پڑے کہیں نہ کہیں منزل کو پالے گا
۸ ۔ آگے بے یقین لوگوں کا عمل بتایا کہ وہ کیا کرتے ہیں ان کی نشانی کیا ہے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ

دو نہ ظالموں کو ان کا عذر پیش کرنا اور نہ ہی ان سے توبہ طلب کی جائے گی ۱ اور بے شک

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ

بیان کر دیا ہم نے لوگوں کیلئے اسی قرآن میں ہر مثال کو اور اگر آپ لے آئیں انکے پاس

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

کوئی بھی نشانی تو ضرور کہہ دیتے ہیں یہ کافر لوگ نہیں ہو تم اے مسلمانو! مگر جھوٹ کہنے والے ۲

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ

اسی طرح مہر لگا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر جو یقین نہیں کرتے ہیں ۳ آپ صبر کریں

ع ۶ ۷ ۹ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

بے شک اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا اور عمیلا نہ دیں آپ کو وہ لوگ جو خود یقین نہیں رکھتے

۳۱ سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ ۵۷

سورۃ لقمان ۔ مکی ہے اور اس میں ۳۴ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۴

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

یہ آیتیں ہیں اس کتاب کی جو بڑی حکمت والی کتاب ہے ۵ یہ کتاب ہدایت ہے اور سراپا رحمت ہے دل سے یقین کرنے والوں کیلئے ۶

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

وہ لوگ جو قائم کرتے ہیں نماز کو اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ کو اور قیامت پر ان ہی کا

يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلٰي هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

یقین ہے ۷ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر آگئے اپنے رب کی طرف سے اور یہی وہ لوگ ہیں جو مراد پانے والے ہیں ۸

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ

اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو خرید لیتے ہیں دل لگی کی باتوں کو تاکہ گمراہ کر دیں اللہ کی راہ سے

۱: خود بھی لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ لہو الحدیث سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ کی عبادت اور یاد سے ہٹانے والی ہو ۲: دین کے ساتھ مزاح بھی کرتے ہیں یا اس سے مراد یہ ہے کہ دین کو مزاح
بنا دیتے ہیں یعنی دین کے نام پر ایسے کام کرتے ہیں جو دین کی تضحیک کا سبب بنتے ہیں۔ آگے فرمایا یہ دین کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اسلئے ان کو ذلت والا عذاب دیا جائیگا ۳: آگے اس کی مثال بیان کردی کہ وہ قرآن سے یہ سلوک
کرتے ہیں۔ اس کی طرف بالکل توجہ ہی نہیں کرتے بلکہ منہ موڑ لیتے ہیں ۴: آگے ان کے مقابلے میں قرآن سننے والوں کا حال بیان فرمایا ۵: قرآن سنا، اس پر یقین کیا اور عمل سے یقین کو ثابت کیا تو ان کیلئے یہ انعام ہے جو دائمی ہے
۶: آگے اپنی حکمت کے نمونے بیان فرمائے ۷: نباتات میں بھی نر مادہ ہوتے ہیں اسی طرح میٹھے کڑوے جوڑے بھی ہوتے ہیں جو الگ ہی زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ آگے دعوت فکر دی کہ سوچو تمہارے معبودان باطلہ یہ کام کر سکتے ہیں

۸: جواب ظاہر ہے ان کے پاس کوئی ہیں لیکن باوجود اس کے اپنے موقف
کو چھوڑتے نہیں وجہ ہے جسکی انکے پاس کوئی دلیل نہیں اسی لئے وہ کھلی گمراہی میں ہیں
۹: آگے فرمایا جن لوگوں کو دین سمجھ آجاتا ہے وہ پھر کیا کرتے ہیں اس کی
مثال دیکھ لو کہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو کیا سمجھا رہے ہیں (اکلوتے)
۱۰: حضرت لقمان نبی نہیں تھے داؤد کے زمانے میں ایک حبشی غلام تھے مگر تھے
بڑے سمجھدار، ذہین اور متقی انسان تھے ان کی ایسی حکمت کی باتیں بہت مشہور تھی
۱۱: شکر سے نعمت بڑھتی ہے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرمایا "لئن شکرتم
لازیدنکم" ضرور بڑھاؤنگا مانزنگا باقی عبادات کے ساتھ اپنی مرضی کی شرط رکھی
۱۲: یہ بات لقمان کو سمجھ آگئی تو اس نے پھر اپنے بیٹے کو اہتمام سے باتیں سمجھائی

اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٦﴾

دوسرے لوگوں کو بغیر سمجھے کے ۱ اور تاکہ بنادے اسی دین کو ٹھٹھا ۲ ایسے لوگوں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۳

وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِيٓ

اور جب پڑھی جاتی ہیں اس پر ہماری آیتیں تو پیٹھ دے جاتا ہے غرور کرتے ہوئے گویا کہ اس نے وہ سنی ہی نہیں جیسا کہ

أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

اسکے دونوں کانوں میں بوجھ ہو پس اس کو بشارت دیں دردناک عذاب کی ۴ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ

نیک کام ۵ ان کیلئے باغات ہیں نعمتوں کے ہمیشہ رہینگے ان باغوں میں یہ اللہ کا وعدہ ہے جو ہو کر رہیگا

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقٰى

اور اللہ بڑا غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ۶ اسی اللہ نے بنائے آسمان بغیر ستونوں کے جن کو تم دیکھ رہے ہو اور ڈال دئے

فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ

زمین میں بھاری بھاری بوجھ تاکہ مائل نہ ہو جائے تمہیں لے کر اور پھیلادئے اللہ نے زمین میں ہر قسم کے چلنے والے

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿١٠﴾

اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پس اگا دیا زمین میں ہر بہتر جوڑے کو ۷

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ بَلِ

یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں پس مجھے دکھاؤ وہ چیزیں جو پیدا کی ہوں انہوں نے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کو چھوڑ کر ۸ بلکہ

ع ۱۱ / ۱۰ الظّٰلِمُونَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ أَنِ

یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ۹ اور بے شک دی ہم نے لقمان کو دین کی سمجھ ۱۰ کہ

اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ

شکر ادا کر اللہ کا اور جو کوئی شکر ادا کریگا پس وہ شکر ادا کریگا اپنے ہی بھلے کیلئے ۱۱ اور جو کوئی ناشکری کریگا پس اللہ تعالیٰ

غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ

بے نیاز ہے تمام صفتوں کا مالک ہے ۱۲ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے اے میرے بیٹے! شریک نہ ٹھہرانا

بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ

اللہ کے ساتھ کسی کو بھی بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے ۱ اور پکا حکم دیا ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ

اٹھاتی ہے انسان کو اسکی ماں دکھوں پر دکھ اٹھاکر اور دودھ چھوٹتا ہے دو سالوں میں (حکم دیا ہم نے) میرا شکر ادا کر

وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ

اور ماں باپ کا بھی ۲ میری ہی طرف سب نے لوٹ کر آنا ہے ۳ اگر مجبور کریں تجھے تیرے ماں باپ دونوں کہ شریک ٹھہرا میرے ساتھ

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫

انکو جن کو تو جانتا بھی نہیں ہے ۴ پھر ماں باپ کی بات نہ ماننا اور پیروی کر ماں باپ کی دنیا کے کاموں میں مناسب طریقے سے

وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ

اور چل اسی کی راہ پر جو جھکنے والا ہو میری طرف ۵ پھر میری طرف تم سب نے لوٹ کر آنا ہے پھر میں خبر دوں گا تم کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ

ان کاموں کی جو تم کرتے تھے ۶ اے میرے بیٹے! بے شک اگر کوئی نیکی بدی ہوگی رائی کے دانے کے

مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ

برابر بھی پس اگر وہ ہوگی کسی پتھر میں. یا آسمانوں میں یا زمین میں

يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

پیش کر دیگا اُسے اللہ تعالیٰ ۷ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین ہے اور بڑا خبردار ہے ۸ اے میرے بچے! قائم کر نماز کو ۹

وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ

اور حکم دے نیکی کا اور روک برائی سے اور صبر کرنا اسی تکلیف پر جو تجھے پہنچے گی ۱۰

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا

بے شک یہ باتیں بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہیں ۱۱ اور نہ پھلانا اپنی گالوں کو لوگوں کے لئے اور نہ

تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ ع

چلنا زمین میں غرور کرتے ہوئے بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہر اترانے والے فخر کرنے والے کو ۱۲

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

النصف

ف۱۔ چونکہ اس وقت جو قومیں بھی حضور کی مخاطب تھیں ان میں حضرت لقمان اور انکی حکمت و دانائی کی باتوں کا بہت چرچا تھا لوگ اس حوالے سے ایک دوسرے کو سکھاتے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کی نفسیات کے مطابق اس حوالے سے بھی سمجھانے کی کوشش کی کہ تم صرف اپنے مطلب کی باتیں ہی نہ یاد کیا کرو بلکہ میں اس کی سب سے اہم باتیں بیان کر دیتا ہوں جو اس نے اپنے اکلوتے سگے بیٹے کو سمجھائیں کہ کامیابی ان باتوں میں ہے۔ لہذا تم لوگ بھی ان کو جانو اور ان پر عمل کرو۔ ان باتوں میں سے سب سے اہم جو سب سے پہلے بتائی وہ شرک سے بچنا ہے۔ ظلم کا مطلب حد سے بڑھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ باتیں لقمان سے کہلوائی تھیں فرمایا لقمان اپنا حق بیان کر چکے ہیں اب اپنا بھی بیان کرو کہ والدین کے کیا حقوق ہیں

ف۲۔ والدین کا ذکر کر کے پھر اہتمام سے ماں کا حق تفصیل سے کہا کیا اسلئے کہ ماں خود کو موت کے منہ میں پہنچا کر بچے کو جنم دیتی ہے۔ ویسے بھی چونکہ انسان فطرتاً باپ سے قریب رہتا ہے اسکی وراثت کا لالچ بھی ہوتا ہے اسلئے باپ کی زیادہ تاکید نہیں کی

ف۳۔ یہ اسلئے یاد کروایا کہ قیامت کے دن میں والدین کے حقوق کے بارے میں بھی پوچھونگا۔ اگر وہ نادانی سے تم بھی نہ سمجھتا جانتا اگرچہ سارے انبیاء بھی تھے سفارش کر دیں۔ یہ بڑا نازک مسئلہ ہے بڑی احتیاط کر۔ ہاں اطاعت سے ایک استثنیٰ ہے

ف۴۔ جہاں میرے ساتھ یا میرے حکموں کے ساتھ ٹکراؤ آجائے پھر والدین کی بات نہ ماننا لیکن دنیاوی معاملات میں پھر بھی ان کی اطاعت ضرور کرنا

ف۵۔ اس سے وضاحت کردی کہ دین کے معاملہ میں تم نے کس کی اطاعت کرنی ہے اس کیلئے کوئی مرشد، پیر، رہنما پکڑ لے اور بے لگام نہ رہ۔ اسکی مان کر چل

ف۶۔ غرض ابھی بھی قیامت کی بہتری ہو دنیاوی مفاد نہ ہوں دونوں میں دلوں کا حال بھی اور تمہارے اعمال بھی جانتا ہوں اور قیامت میں جتلا دونگا۔ یہاں تک درمیان میں اللہ کا اپنا فرمان تھا۔ آگے پھر لقمان کی وصیت و نصیحت کا ذکر ہے

ف۷۔ پہلے توحید کا مسئلہ سمجھایا اب مکافات عمل یعنی حساب کتاب ہونے اور قیامت کا مسئلہ سمجھایا۔ آسمانوں میں نیکی سے مراد ہوائی جہازوں کے اندر کے اعمال بھی ہو سکتے ہیں

ف۸۔ اسلئے اس اللہ کی پکڑ سے بچ۔ آگے کرنے کے نیک اعمال بتا دئیے

ف۹۔ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا اسلئے نہیں فرمایا کہ ان کے پاس مال تھا ہی نہیں

ف۱۰۔ جب تبلیغ کروگے لوگ تکلیف دیں گے اس پر صبر کرنا گالی کا بدلہ گالی سے نہ دینا

ف۱۱۔ یہ جوانمردی اور بہادری کا کام ہے۔ ہر وقت شیطان سے لڑائی ہے

ف۱۲۔ فرعون بن کر غرور و تکبر سے نہ چل۔ یہ خدا کو ناپسند ہے وہ پھر غرور خاک میں ملا دیتا ہے

سر اوپر نہ دوڑ نہ ڈھیلے ڈھالے ہو کر چلو۔ بلکہ اپنے وقار سے چل کر دکھاؤ والے بیتی عزت کریں۔ آگے فرمایا یہی انداز کلام میں بھی اختیار کریں ۲۔ یہی ساری تعلیمات اسلام کی بھی ہیں اسلام صرف عبادات کا نام نہیں پورا طرز زندگی بھی بتا دیا یہی دین ہے

آگے پھر بنیادی عقیدہ توحید پر دلائل دیے اور خود لقمان کو بھی شرک سے بچنے کی بات سمجھائی تھی اور انہوں نے بھی بیٹے کو سب سے پہلی نصیحت یہی کی ۳۔ فرمایا میری قدرت کے دلائل کا سمجھنا مشکل نہیں ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اسی پر دلالت کرتا ہے

تم سوچو تو سہی۔ اگر خارجی چیزیں سمجھ نہیں آتیں تو اپنے حواس، خمسہ کو دیکھو جو ظاہری نعمتیں ہیں اور علم و ادراک عقل و فہم جو باطنی نعمتیں ہیں ان سے اکثر مخلوق محروم ہے ۴۔ ہم تو دلائل دیتے ہیں جبکہ منکرین کے پاس کوئی عقلی و نقلی دلیل نہیں

۵۔ دلیل تو کوئی پیش نہیں بس باپ دادا کی پیروی ہی ہے۔ آگے سوالیہ انداز میں سمجھایا کہ کیا غلط کاموں میں بھی خواہ مخواہ انکی پیروی کرو گے اگرچہ عذاب کا شکار ہونا پڑے ۶۔ آگے فرمایا تمہارا موقف اور نظریہ انتہائی کمزور اور

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ

اور میانہ روی اختیار کر تو اپنی چال میں اور پست کر تو اپنی آواز کو بے شک سب آوازوں میں سے بری آواز

لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ ع اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

گدھوں کی آواز ہے ۲ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی نے کام میں لگا دیا تمہارے فائدے کیلئے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور

ع ۲ ۸ ۱۱

فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ

وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اور کامل کر دی اللہ نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہری بھی اور باطنی بھی ۳ اور کچھ لوگ ایسے ہیں

مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ

جو جھگڑتے ہیں اللہ کے بارے میں بغیر کسی دلیل کے اور بغیر کسی رہنمائی کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے ۴ اور

اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا

جب کہا جاتا ہے ان سے کہ پیروی کرو ان حکموں کی جو نازل کئے ہیں اللہ نے تو کہہ دیتے ہیں بلکہ ہم تو پیروی کریں گے اس چیز کی پایا ہم نے

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾

جس پر اپنے باپ دادوں کو ۵ اگرچہ شیطان پکار رہا ہو ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف ۶

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

اور جو کوئی فرمانبردار کر دے گا اپنی ذات کو اللہ کیلئے اپنی چال میں کر اخلاص کرنیوالا ہو پس بے شک اس نے تھام لیا

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا

پختہ کنڈے کو ۷ اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کا انجام ہے ۸ اور جو کوئی ناشکری کریگا پس نہ

يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غم میں ڈالے آپکو اس کی ناشکری بیشک ہماری طرف ان سب نے لوٹ کر آنا ہے پس ہم خبر دینگے ان کو ان کاموں کی جو انہوں نے کئے ہونگے بیشک اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى

جانتا ہے سینے کی باتوں کو بھی ۹ ہم ان کو برتنے کا سامان دینگے تھوڑی دیر کیلئے پھر کھینچیں گے ان کو

عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

گاڑھے عذاب کی طرف ۱۰ اور اگر آپ پوچھیں ان سے کس نے بنائے آسمان اور زمین

بودا ہے یہ پائیدار عقیدہ نہیں بلکہ مضبوط اور اٹل پائیدار نظریہ یہ ہے

۷۔ مطلب یہ ہے کہ جو اللہ کا حکم مانتا ہے اور خلوص دل سے۔ اس کا عقیدہ و نظریہ پختہ ہوگا جو دنیا میں کڑے سے مضبوط لوہے کے کنڈے کی طرح ہے

۸۔ آگے حضور کو تسلی دی کہ جو نہیں مانتا اسکی فکر نہ کریں۔ اُن سے حساب میں خود ہو نمٹ لیں دونوں کے عقیدے بھی جانتا ہوں۔

۹۔ البتہ ابھی مہلت دی ہوئی ہے چند روزہ زندگی کے مزے لے لیں پھر انجام برا ہوگا

۱۰۔ آگے فرمایا یہ مشرکین اللہ کو مانتے ہیں لیکن صفات میں شریک ٹھہراتے ہیں

سے۔ فرمایا ان کا یہ اقرار بھی بڑی بات ہے زبان سے تو اعتراف کرتے ہیں باقی اپنی ناسمجھی کی وجہ سے مزید غور نہیں کرتے کہ جب اللہ کے سوا کوئی اور یہ چیزیں پیدا نہیں کر سکتا تو پھر اس کے ساتھ شریک کیسے ہو سکتا ہے۔ آگے فرمایا اس عظیم
اللہ کی قدرت پوری کائنات پر حاوی ہے ۲۔ اس کی تعریفیں کتنی ہیں اس مثال سے سمجھو ۳۔ زمین پر جو تمام درخت ہیں باقی پانی ہے اس کے ساتھ سات سمندر اور ملا لو جو سیاہی بن جائیں سارے درخت قلمیں بن جائیں خدا کی تعریفیں
ختم نہیں ہو سکتیں۔ وہ اتنا عظیم تعریفوں والا ہے اور غالب بھی ہے۔ آگے فرمایا تم لوگ بعد الموت کو کیوں عجیب اور مشکل سمجھتے ہو اسی اللہ کیلئے پوری دنیا کا پیدا کرنا یا ایک انسان کا پیدا کرنا برابر حیثیت رکھتا ہے ۴۔ آگے اور مثال دی
ہے ۵۔ ایک وقت آئیگا یہ سارا نظام بھی ختم ہو جائیگا۔ بقا تو صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ تم اپنی فکر کرو جب قیامت کے دن تمہارے اعمال کی تو جو گے ہو گی اسلئے کہ وہ اللہ کے علم میں ہیں ۶۔ آگے ان معبودان باطلہ کی بے حیثیتی بیان کی
ہے۔ آگے اللہ کی بڑائی کے مزید دلائل اور انسان کی بے بسی کا تذکرہ ہے ۸۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار کشتی کا ذکر فرمایا ہے اسلئے کہ کشتی کے مسافر کو دوران سفر صبر اور منزل پر پہنچ کر شکر کرنا پڑتا ہے یہ سفری ایسا ہے

لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلّٰهِ مَا

تو کہہ دیں گے اللہ ہی نے بنائے ہیں آپ فرما دیجئے تمام تعریفیں اللہ کا حق ہیں بلکہ ان میں سے بہتے لوگ بات کو نہیں سمجھتے ۱ اللہ ہی کا ہے وہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا

سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے بے شک اللہ ہی سب سے بے نیاز ہے اور تمام تعریفوں کے ساتھ موصوف ہے ۲ اور اگر

فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ

جو زمین میں ہیں سمندر کے سارے پودے قلمیں بن جائیں اور دریا سیاہی اس کے بعد

سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾

سات دریا سیاہی کے (اور بھی ہوں) (وہ لکھنے لگیں) ختم نہ ہونگی تعریفیں اللہ کی بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ۳

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

نہیں پیدا کرنا تمہارا نہ ہی تمہارا دوبارہ اٹھایا جانا مگر ایک جی کی طرح بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ۴

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ ہی داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللّٰهَ

اور اسی اللہ نے کام میں لگا دیا سورج کو اور چاند کو یہ سارے کے سارے چل رہے ہیں ایک وقت مقرر تک کے لئے ۵ اور بے شک اللہ تعالیٰ

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ

تمہارے عملوں سے باخبر ہے ۶ یہ بات اس لئے ہے کہ اللہ ہی سچا معبود ہے اور بے شک وہ جن کو یہ پکارتے ہیں

مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ

اللہ کو چھوڑ کر وہ سراسر باطل ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ سب سے بلند ہے اور سب سے بڑا ہے ۷ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ

الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِنْ آيٰتِهِ ۚ إِنَّ فِي

کشتیاں چلتی ہیں دریا میں اللہ کی نعمت لے کر تاکہ وہ دکھائے تم کو اپنی نشانیوں میں سے ۸ بیشک اس میں بھی

ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ

بہت بڑی نشانیاں ہیں ہر صبر کرنیوالے اور شکر ادا کرنیوالے کیلئے اور جب چھا جاتی ہے ان پر دریا کی موج سائبانوں کی طرح

ع ۱۱ / ۱۲ / ۳

١٠١

سا:۔ انسان کی زندگی بھی اس کشتی کے سفر کی طرح ہے اور وہ بھی ان مسافروں کی طرح اسی رویّے کا مظاہرہ کرتا ہے۔ آگے فرمایا سمجھدار انسان ان آزمائشوں کے بعد سنبھل جاتے ہیں لیکن بدعہد اور ناشکرے لغیب وعبرت حاصل نہیں کرتے

سا:۔ آگے فرمایا ہر دفعہ یوں نہیں ہو سکتا کبھی ایسی پکڑ بھی آسکتی ہے کہ تم بچ نہیں سکوگے اس لئے ڈرو اپنے قادر و غالب رب سے سا:۔ وہ تمہارا پالنے والا رحیم رب ہے اُسے ناراض نہ کرو اور قیامت کے ہولناک دن کے عذاب

سے بچنے کی کوشش کرو جس کی کیفیت اتنی شدید ہوگی سا:۔ اس دن اپنے قریبی رشتہ دار دوست بھی بے تعلق ہو جائیں گے اُس دن تقویٰ کام آئیگا۔ آگے فرمایا ان باتوں کو ویسے ہی نہ سمجھنا بلکہ سا:۔ یہ زندگی فانی ہے اس میں ہی

دل لگا کر دھوکہ نہ کھا جاؤ اصل زندگی تو آخرت کی ہی ہے۔ آگے فرمایا نہ خود غلط فہمی میں نہ رہو نہ شیطان کے بہکاوے میں آؤ سا:۔ اب سمجھایا تم اپنی بے بسی پر غور کرو یہ سب چیزیں جو ذکر ہوئیں یقینی ہیں لیکن اللہ کے

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ

تو پکارتے ہیں اللہ کو خالص کرنے والے اسی کیلئے اپنی بندگی کو پس جب اللہ بچا لیتا ہے ان کو خشکی پر

فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٢﴾

پس ان میں سے بعض کم انصاف والے رہ جاتے ہیں اور نہیں انکار کرتے ہماری نشانیوں کا مگر وہی لوگ جو بدعہد ہوتے ہیں اور ناشکرے ہوتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ

اے لوگو! ڈرو تم اپنے پالنے والے سے اور ڈرو اس دن کی خرابی سے جب کام نہ آئے گا باپ

عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ

اپنے بیٹے کے اور نہ ہی بیٹا کام آئے گا اپنے باپ کے کچھ بھی بے شک وعدہ

اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

اللہ کا پورا ہو کر رہے گا پس دھوکے میں نہ ڈالے تمہیں دنیا کی زندگی اور دھوکے میں نہ ڈالے تمہیں اللہ کے متعلق

الْغَرُوْرُ ﴿٣٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ

وہ بڑا دھوکے باز شیطان بے شک اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا اور وہی اللہ اتارتا ہے بارش کو اور

يَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ

اللہ ہی جانتا ہے جو ماں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرتا ہے

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿٣٤﴾ ع ٤ ١٣

اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کونسی زمین میں مرے گا بے شک اللہ ہی سب کچھ جانتا ہے ہر چیز کا باخبر ہے

٣٢ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ ٧٥

سورۃ سجدہ مکی ہے اور اس میں ٣٠ آیتیں اور ٣ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾ ؕ اَمْ

یہ کتاب اتاری گئی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اس اللہ کی طرف سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا

سوا کوئی بھی پہلے سے ان کو نہیں جان سکتا یقینی طور پر۔ اندازے الگ چیز ہیں

سا:۔ قیامت کے وقت کا کوئی تعین نہیں۔ حضور اکرمؐ نے بھی صرف جمعے کے دن کا بتایا اور نشانیاں بتادیں کہ ان کے ظہور کے بعد ہوگی

سا:۔ غیث سے مراد فائدے والا پانی ہے۔ کب اترےگا کتنا اترےگا فائدے والا ہوگا یا نقصان والا یہ کوئی نہیں جانتا۔ صرف پیشن گوئی کر سکتا ہے

سا:۔ بچہ کیسا ہوگا؟ خوش بخت یا بدبخت، اندھا یا بینا، بیمار یا صحت مند کتنی عمر لے کر آئیگا، آکر کرے گا کیا یہ تفصیل کسی کو پتہ نہیں

سا:۔ خود اپنے بارے میں پتہ نہیں کہ کل کرے گا کیا؟ غداً سے مراد آنیوالا لمحہ بھی ہے۔ ایک منٹ بعد کا علم نہیں۔ آگے فرمایا اپنی موت کی جگہ کا بھی علم نہیں، نہ اپنی قبر کی جگہ کا پتہ ہے کہاں ہوگی اور کیسی ہوگی

سا:۔ یہ انسان کی بے بسی کا حال ہے تو اسے چاہیے کہ اس رب پر ایمان لائے اس سے ڈرے اس کی نافرمانی سے بچے جو یہ سب کچھ جانتا ہے

سا:۔ سورۃ السجدہ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس میں آیت سجدہ بھی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ السجدہ

سورۃ لقمٰن کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی بے بسی کو بیان فرمایا اور اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وسیع قدرت و اختیار کے دلائل دیئے کہ جب تم اتنے بے بس ہو میں اتنا بااختیار ہوں تو میرے حکموں کو مانتے کیوں نہیں ہو

اسی طرح کافر یہ باتیں سن کر کہتے کہ حضورؐ خود بنا لیتے ہیں اس کا اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں جواب دیا ہے کہ قرآن میں نے اتارا ہے اسطرح حضورؐ کی صداقت کو بیان فرمایا۔ حضورؐ نے اس سورۃ کو نا جیا اور منجیہ فرمایا کہ یہ خدا کے عذاب سے بچانے والی ہے۔ ایک ربط یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سورۃ لقمٰن کے آخر میں قیامت کی ہولناکی کو بیان فرمایا اور اس سے بچنے کیلئے اور ابھی اسکے علاوہ اس سورۃ کے پڑھنے کو بھی قرار دیا۔

سا:۔ یہاں صفت رب بیان کرکے سمجھایا کہ جس ذات نے تمہارے بدن کی تربیت کیلئے انتظام فرمائے جسکی تفصیل آگے آرہی ہے اسی اللہ نے تمہاری روح کی تربیت کیلئے یہ کتاب نازل کی ہے جو کسی قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے

۱۔ آگے اسی اعتراض کا جواب دیا ہے ۲۔ یہاں پھر یہی فرمایا یہ کتاب سچی ہے اور اس کے نزول کا مقصد کیا ہے ۳۔ چونکہ حجاز میں اسماعیلؑ کے بعد عرصہ دراز تک کوئی نبی نہیں آیا تھا اس لئے فرمایا ان کا یہ اعتراض بھی ختم کرنا تھا
آگے فرمایا جس اللہ نے یہ قرآن اتارا ہے اس کی عظمت و قدرت کو دیکھو ۴۔ اس سے مراد حقیقی بنانا ہے ۵۔ شفاعت برحق ہے لیکن یہ بھی اللہ کے حکم سے ہی ہوگی ۶۔ آگے فرمایا صرف آسمان و زمین کو بنایا ہی نہیں اس کا
سارا نظام وہ ہی چلا رہا ہے۔ یہاں تک سمجھایا کہ انسان اس مخلوق سے فائدہ تو اٹھا سکتا ہے بنا نہیں سکتا نہ اس نظام کو چلا سکتا ہے ۷۔ یہ دنیا کا مسئلہ ہے آگے فرمایا قیامت کا نظام بھی میرے ہی اختیار میں ہے جہاں ایک ایک حساب ہوگا
۸۔ اس سے مراد قیامت کا دن بھی ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یہ زمین و آسمان کا نظام ہر ہزار سال بعد بدلتا ہے اس کی کیفیات میں تبدیلی آتی ہے۔ سائنسی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی۔ اسی لئے مجدد الف ثانی کا لقب
بھی دیا گیا ہے مولانا شیخ احمد سرہندیؒ کو ۹۔ چونکہ دنیا میں غلبہ حاصل کر کے لوگ عموماً سخت ہو جاتا ہے اس سے ظلم کا خدشہ ہوتا ہے اسلئے ساتھ رحیم فرمایا کہ غالب تو ہوں لیکن مہربان بھی ہوں جس کا مظہر دیکھو کہ ہر چیز خوبصورت بنائی

۱۰۔ اس سے مراد یا تو آدمؑ کا مٹی سے پیدا ہونا ہے یا مادہ منویہ مراد ہے جو غذا سے تیار ہوتا ہے اور وہ ساری خوراک زمین سے یعنی مٹی سے پیدا ہوتی ہے ۱۱۔ یہ انسان کی تخلیق کے سارے درجے بیان فرمائے۔ آگے فرمایا کہ تمہیں اس پر شکر کرنا چاہئے لیکن تم بہت تھوڑا یاد کرتے ہو۔ بلکہ کہتے ہو

يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا
یہ کہتے ہیں یہ نبی خود بنا کر لے آیا قرآن کو ۱ بلکہ یہ قرآن حق ہے آپ کے رب کی طرف سے ۲ تاکہ آپ ڈرائیں اس قوم کو جن کے پاس
أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣﴾ اللَّهُ الَّذِي
نہیں آیا کوئی بھی ڈرانے والا آپ سے پہلے ۳ تاکہ وہ لوگ ہدایت پا لیں اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
بنایا آسمانوں کو اور زمین کو اور ساری کائنات کو جو ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں ۴ پھر
اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ
وہ متوجہ ہوا عرش جیسے پر نہیں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی امدادی اور نہ کوئی سفارشی ۵
أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ
کیا تم پھر بھی نہیں سوچتے ۶ وہی اللہ تدبیر کرتا ہے سارے کاموں کی آسمان سے لے کر زمین تک ۷ پھر
يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٥﴾
چڑھتے ہیں اسی کی طرف اعمال ایسے دن میں جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے ان دنوں میں سے جو تم گنتے ہو ۸
ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦﴾ الَّذِي أَحْسَنَ
یہ وہ اللہ ہے جو جاننے والا ہے چھپی باتوں کو اور کھلی باتوں کو وہ بڑا غالب ہے اور بڑا ہی مہربان ہے ۹ وہ اللہ جس نے بہتر بنایا
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ
ہر چیز کو اور شروع کی انسان کی تخلیق مٹی سے ۱۰ پھر بنا دیا اللہ نے
نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ
انسان کی نسل کو ایک ذلیل پانی کے خلاصہ سے پھر اللہ نے برابر کر دیا اس کو اور پھونک دیا اس میں
مِن رُّوحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ
اپنی طرف سے روح کو اور بنا دئیے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل
قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا
بہت ہی تھوڑا تم اللہ کا شکر کرتے ہو ۱۱ اور یہ کہتے ہیں کیا جب ہم گم ہو جائیں گے زمین میں کیا ہم

سل۱:۔ کیا ہم مٹی میں مل جانے کے بعد پھر زندہ ہونگے فرمایا یہ یہی سوچتے کہ پہلے ہم تو مٹی سے ہی پیدا ہوئے ہیں سل۲:۔ آگے منکرین کے اس سوال کا جواب دیا ہے سل۳:۔ وفات سے مراد فنا نہیں بلکہ پورا پورا اٹھا لینا ہے
سل۴:۔ فرمایا تم نہ تو اپنی مرضی سے پیدا ہوئے تھے نہ مرضی سے مروگے بلکہ یہ سارا نظام تمہارے رب کے ہاتھ میں ہے جو ہمیں پیدا کرتا ہے، موت طاری کرتا ہے، پالتا ہے اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے تم چاہو یا نہ چاہو۔
آگے قیامت کے دن اعمال کی سزا اور جزا کو بیان فرمایا سل۵:۔ نافرمان لوگ شرمندگی سے سر جھکائے ہونگے اور کہیں گے سل۶:۔ اب ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ مرنے کے بعد پیدا ہونا صحیح ہے اس لئے ہمیں ایک موقع اور دے
موت کے وقت بھی ایسا ہی خواہش کرتا ہے کہ مہلت مل جائے تو ہم اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کردیں گے لیکن نہ ان کو مہلت دی جاتی ہے نہ وہ واپس لوٹائے جائیں گے۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے سمجھایا

لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٠
ہو جائیں گے نئی پیدائش میں سل۱ بلکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کا انکار کرتے ہیں سل۲
قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
آپ فرما دیجئے ہمیں وفات دیتا ہے سل۳ موت کا فرشتہ جو مقرر کیا گیا ہے تمہارے لئے پھر تم اپنے رب کی طرف
تُرْجَعُوْنَ ۝١١ ع وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
لوٹائے جاؤ گے سل۴ اور اگر تو دیکھے جب یہ مجرم جھکائے ہونگے اپنے سروں کو اپنے رب کے سامنے سل۵
رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝١٢
(یہ کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم نے آنکھوں سے دیکھ لیا اور کانوں سے سن لیا پس لوٹا دے ہمیں تاکہ نیک کام کریں بے شک ہمیں یقین آ گیا ہے سل۶
وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّىْ
اگر ہم چاہیں تو دیدیں ہر جی کو ہدایت اس کی سل۷ لیکن ثابت ہو چکی ہے یہ بات میری طرف سے
لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝١٣ فَذُوْقُوْا بِمَا
کہ میں ضرور بھر دونگا دوزخ کو جنوں سے اور انسانوں سے اکٹھا کر کے سل۸ پس چکھو تم بدلہ اسکا جو
نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
تم نے بھلا دیا تھا اسی دن کی ملاقات کو ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کیلئے بدلہ ان کاموں کا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٤ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا
جو تم کیا کرتے تھے سل۹ بے شک ایمان لاتے ہیں ہماری آیتوں پر وہی لوگ کہ جب ان کو سمجھایا جائے آیتیں سنا کر تو گر پڑتے ہیں
سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝١٥ السجدة تَتَجَافٰى
سجدے میں اور پاکی بیان کرتے ہیں اپنے رب کی تعریفوں کے ساتھ اور وہ غرور نہیں کرتے سل۱۰ قرار نہیں پکڑتے
جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا
ان کے پہلو ان کے بستروں پر وہ پکارتے ہیں اپنے رب کو قیامت کے خوف سے اور جنت کی امید سے سل۱۱ اور ہر اس چیز سے جو
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝١٦ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ
ہم نے ان کو دی ہے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں سل۱۲ پس نہیں جانتا کوئی بھی جو چھپا رکھا ہے ان کے لئے ثواب جس سے ٹھنڈی ہوں آنکھیں

السجدة

ع ۱۱/۱ ۱۴

سل۷:۔ ہم نے تو سارا سلسلہ ایمان بالغیب کا رکھا ہے اگر دیکھ کر
ایمان لانے کی اجازت ہوتی تو ہم ویسے ہی ہر ایک کو جبراً منوا سکتے تھے
یہ جزا و سزا تو ہے ہی اس بات پر کہ کون میری باتوں کو مانتا ہے
اور کون نہیں۔ آگے فرمایا نہ ماننے والوں کے بارے میں اب یہ فیصلہ ہے
سل۸:۔ عذاب کا فیصلہ کرکے جرم بھی بتلا دیا جائے گا کہ اپنے کئے کی سزا ہے
سل۹:۔ ان کے مقابلے میں آگے اللہ نیک آدمیوں کی کچھ نشانیاں بتا رہے ہیں
سل۱۰:۔ قرآن سن کر اس پر عمل شروع کر دیتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا قرآن
سن کر ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔
سل۱۱:۔ یہ دوسری نشانی ہے کہ تہجد کی نماز کے لئے جاگنے کی وجہ سے ساری
رات بستروں پر پہلو بدلتے رہتے ہیں۔ گہری اور غفلت کی نیند نہیں سوتے
سل۱۲:۔ یہ تو بدنی عبادت کا حال تھا تیسری نشانی یہ ہے کہ مال بھی خرچ کرتے ہیں
آگے ان اعمال کا اجر ذکر فرمایا

ف۱ ۔ جس طرح انہوں نے راتوں کو چھپ کر یہ دیا عبادت کی اسکے بدلے میں اللہ نے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں وہ بھی چھپی ہیں کسی کو ان کی کیفیت معلوم نہیں۔ فرمایا انہوں نے اپنی آنکھوں کو میری یاد کی وجہ سے سونے نہ دیا بلکہ اُن سے روتے رہے
آج وہ آنکھیں یہ نعمتیں دیکھ کر ٹھنڈی ہونگی ف۲ ۔ دونوں قسم کے انسانوں کا حال بیان فرما کر اعلان کر دیا کہ ان سے برابر کا سلوک نہیں کیا جا سکتا ف۳ آگے دوبارہ دونوں کا قیامت کا حال الگ الگ ذکر کر دیا۔ پچھلی آیات میں پہلے
منکرین کا ذکر تھا پھر فرمانبرداروں کا۔ اب پہلے مومنوں کا ذکر فرمایا بعد میں نافرمانوں کا ف۴ یہ منظر معراج میں حضور ﷺ کو دکھلائے گئے کہ دوزخ سے نکلنے کی کوشش کرنے والوں کو ہتھوڑا مار کر پیچھے دھکیلا جا رہا تھا
ف۵ ۔ یہ تو قیامت کا عذاب ہوگا آگے فرمایا ان منکروں کو قریب کا عذاب بھی ضرور دیں گے یعنی دنیا میں ف۶ ۔ چنانچہ بدر میں ستر کافر سرداروں سمیت مارے گئے۔ اس سے مراد قحط، بیماری، مصائب، قتل، مال و اسباب کی تباہی وغیرہ
بھی ہو سکتی ہے تاکہ سبق حاصل کریں اور توبہ کر کے ایمان لے آئیں ف۷ ۔ باوجود اس کے جو فرعون بنے رہے اُن سے ہم ضرور سخت انتقام لونگا ف۸ ۔ آگے فرعون کے موسیٰؑ کے مقابلے میں تباہ ہونے کی طرف اشارہ کر دیا اور ساتھ ہی حضور ﷺ کو
تسلی دیدی کہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی جس سے بنی اسرائیل میں بڑے بڑے
اچھے پیشوا بنے آپ ﷺ کے بھی ایسے پیرو کار ہونگے جنکی مثال دنیا میں نہ مل سکے گی
ف۹ ۔ یہ دلیل ہے حیات الانبیاء کی کہ جب ملاقات ہو تو ان سے اس بات
کی تصدیق کر لینا چنانچہ سفر معراج میں ملاقات ثابت ہے نمازوں کی تعداد
کے بارے میں تفصیل مذکور ہے۔ اس بات کو مستبعد نہیں سمجھنا چاہیے

أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

ان کی آنکھیں ف۱ یہ بدلہ ہوگا ان کاموں کا جو دنیا میں کرتے تھے ف۲ بھلا وہ آدمی جو یقین والا ہو اس طرح ہو سکتا ہے

فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ

جو نافرمان ہے یہ برابر نہیں ہوتے ف۳ اے پر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے

جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا

ہمیشہ رہنے کے باغ ہونگے ان کی مہمانی ہوگی بدلہ ان کاموں کا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے اے پر وہ لوگ جو نافرمان ہیں

فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَ

بس ان کا ٹھکانہ آگ ہوگا جب کبھی وہ چاہیں گے کہ نکلیں اس آگ سے ان کو دوبارہ لوٹایا جائیگا اسی آگ میں اور

قِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾

کہا جائیگا ان سے چکھو تم عذاب اس آگ کا جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ف۴

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ

ہم ضرور چکھائیں گے ایسے کافروں کو قریب کا عذاب ف۵ بڑا عذاب آنے سے پہلے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ

تاکہ یہ اپنے کفر سے لوٹ آئیں ف۶ اور کون ہے بڑا ظالم اس آدمی سے جسے سمجھایا جائے رب کی

ع ۱۱ ۱۵ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ ع

آیتیں سنا کر پھر منہ موڑے ان آیتوں سے بے شک ہم ایسے مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں ف۸

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ

اور بے شک دی ہم نے موسیٰؑ کو ایک کتاب پس آپ نہ ہوں شک میں

مِنْ لِقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَ

موسیٰؑ کی ملاقات سے ف۹ اور ہم نے بنایا اس کتاب کو رہنما بنی اسرائیل کے لئے اور

جَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا

ہم نے بنا دیئے ان میں سے کچھ پیشوا رہنمائی کرتے تھے ہمارے حکم کے ساتھ جب انہوں نے صبر کیا تھا

سا: فرمایا میرے حبیبؐ! اس طرح آپکی امت میں بھی ہوگا۔ یہ تسلی دنیا کے اعتبار سے تھی آگے فرمایا آخرت کے اعتبار سے بھی تم تسلی رکھو اسلئے کہ ۔ سے: یہ عذاب کے قائل نہیں اگر آخرت نظر سے اوجھل ہے تو یہ دنیا میں آثار قدیمہ دیکھ کر اندازہ نہیں لگا سکتے کہ یہ لوگ کیوں تباہ و برباد کئے گئے۔ انہوں نے میری نافرمانی کی تو میں نے نام و نشان مٹا دیا۔ سے: یہ عقلی دلیل تھی آگے نقلی دلیل دی۔ سکے: زمین بھی قبر کی طرح مردہ ہی نظر آتی ہے خشک مٹی ہوتی ہے پھر اس سے زندہ فصل نکلتی ہے تم بھی اسی طرح نکلو گے۔ ھ: قبر کے اندر بھی ایک نظام ہے جو مرتے ہیں ہے تم کیوں نہیں سمجھتے ہو۔ یہ دلائل سن کر وہ سوال کرتے یا طنزاً کہتے سلے: آگے اس کا جواب دیا ہے۔ یعنی ابھی مہلت ملی ہوئی ہے اب بھی سمجھ جاؤ اور اطاعت اختیار کر لو ورنہ وہ دن جلد یا بدیر بہرحال آئیگا اور اس کے آنے کے بعد تمہارا ایمان بھی قبول نہ ہوگا نہ مہلت ملے گی

بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اور وہ ہماری آیتوں پر پورا یقین رکھتے تھے ۳ بے شک آپکا رب فیصلہ کرے گا ان میں قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

ان باتوں میں جن میں یہ اختلاف کرتے تھے ۳ کیا یہ بات نہیں کھلی ان کے لئے

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ

کہ تباہ کئے ہم نے ان سے پہلے کئی زمانے کہ یہ چلتے پھرتے ہیں ان گھروں میں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ

بے شک اس میں بہت بڑی نشانیاں ہیں کیا وہ بات کو نہیں سنتے سے کیا وہ نہیں دیکھتے ہم چلاتے ہیں

الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ

پانی کو خشک زمین کی طرف سکے پس پھر ہم نکالتے ہیں اس پانی سے ایسی کھیتی جس سے کھاتے ہیں

الثلثة

اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

ان کے چارپائے اور یہ خود بھی کیا یہ نہیں دیکھتے ھ اور یہ پوچھتے ہیں کب ہوگا

هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ

یہ فیصلہ اگر تم سچے ہو سلے آپ فرما دیجئے فیصلے کے دن فائدہ نہ دے گا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ

ان کافروں کو ایمان لانا سے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی سے پس اپنا چہرہ پھیر لیں

عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

۳ ع ۸ ۱۶

ان منکروں سے اور آپ انتظار کریں یہ بھی انتظار کر رہے ہیں

۳۳ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ ۹۰

سورۃ احزاب مدنی ہے اور اس میں ۷۳ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے شہ

سے: آگے حضورؐ سے فرمایا جب ہوگئی ان کی ہدایت کی توقع نہیں اسلئے اپنا فرض ادا کرکے ان کا خیال چھوڑ دیں اور ان کی تباہی کا انتظار کریں اور وہ بھی بزعم خود آپکی ناکامی کے منتظر ہیں۔ جلد ہی فیصلہ ہو جائیگا جو وہ دیکھ لیں گے

شہ: سورۃ الاحزاب مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) پر احزاب کا معنی ہے گروہ۔ اس سورۃ میں ایک غزوہ کا ذکر ہے جس میں کفار مکہ، منافقین مدینہ اور ارد گرد کے سب کافروں نے مل کر مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اس مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الاحزاب۔

پچھلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ آپؐ کافروں کے انجام کا انتظار کریں جبکہ وہ آپؐ کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ فتح سے مراد جنگ کی فتح بھی ہو سکتی ہے اس سورۃ میں غزوہ احزاب کے حالات اور انجام بیان فرما دئیے۔

اسی طرح یہ ربط بھی ہے کہ حضورؐ کے انتظار کی بنیاد اللہ پر اعتماد ہے اور کافروں کے انتظار کی بنیاد ان کی سازشیں، پروپیگنڈے، دھمکیاں، لڑائیاں، ترغیب وغیرہ ہیں تو اس سورۃ میں ان دونوں باتوں کو بیان کیا گیا ہے اسلئے سورۃ الاحزاب کی پہلی آیات میں حضورؐ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ آپؐ ان کے مقابلہ کیلئے مجھ پر ہی اعتماد رکھیں اور ہر معاملے میں خواہ وہ ذاتی و ازدواجی معاملات ہوں، خواہ جنگ ہو، خواہ پروپیگنڈہ ہوں آپؐ میرے حکموں پر چلیں پھر میں جانوں اور وہ جانیں۔ آپؐ کامیاب ہونگے

سلہ ۱ ۔ ان آیات کے شان نزول میں مختلف روایات ہیں جن کا مفہوم ایک ہی ہے کہ اب تک کافر اور منافق مل کر آپؐ کو ترغیب و ترہیب سے اپنے کام سے روکنا چاہتے تھے جس کا اثر حضورؐ کی طبیعت پر تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اسی طرح اسی سے ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے کہ حضورؐ نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کا نکاح شریعت کے مطابق اپنی پھوپھی زاد حضرت زینبؓ سے کیا نباہ نہ ہو سکا طلاق ہو گئی تو حضورؐ نے حضرت زینبؓ کی دلجوئی کیلئے خود ان سے نکاح کر لیا۔ چونکہ حضرت زیدؓ منہ بولے بیٹے تھے اسلئے منافقوں، کافروں نے خوب پروپیگنڈہ کیا کہ یہ رواج کے خلاف اور غلط ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو یہ سمجھایا اور تسلی دی کہ آپؐ ان کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں سلہ ۲ ۔ دل کا حال اللہ جانتا ہے آپؐ میری وحی کے مطابق چل رہے ہیں آئندہ بھی اسی پر چلیں سلہ ۳ ۔ اگر یہ خیال ہے کہ کافر بھی مخالفین میں منافق بھی ساتھ چھوڑ دیں گے تو کیا ہوگا فرمایا مجھ پر بھروسہ رکھو بس۔ جب اللہ پر ہی بھروسہ ہوگا دل صرف اسی کے ساتھ لگ جائیگا تو غیر اللہ سے دل کا کسی قسم کا تعلق نہ رہیگا اسلئے کہ کسی کے سینے میں دل ایک ہی ہے سلہ ۵ ۔ اب آگے مسئلہ سمجھایا جا رہا ہے کہ جب دل ایک ہے تو سچا رشتہ بھی ایک ہی ہوگا کوئی بات منہ سے کہہ دینے سے حقیقی حیثیت بدل نہیں سکتی

سلہ ۶ ۔ اگر بیوی کو ماں کہہ دیا جسے "ظہار" کہتے ہیں تو وہ ماں نہیں بن سکتی حقیقی ماں ایک ہی ہے اسی طرح کسی کو بیٹا کہہ دیا تو تم حقیقی باپ اور وہ حقیقی بیٹا نہیں بن سکتا جیسے زید ابن محمدؐ کہنے سے زید بیٹا نہیں بن گیا اور نہ آپؐ حقیقی باپ۔ آجکل بھی منہ بولے بیٹوں کے بارے میں یہی شرعی حکم ہے وہ وارث بھی نہیں بن سکتے نہ محرم بن سکتے ہیں

سلہ ۷ ۔ یہ بات سمجھا کر آگے واضح حکم فرما دیا کہ اگر نام کے ساتھ باپ کی نسبت کا لازمی ذکر کرنا ہے تو اصل باپ کا نام ساتھ لو اس طرح یہ غلط رسم بھی مٹ جائیگی

سلہ ۸ ۔ اسی لئے صحابہ کرامؓ کو اسی انداز میں پکارا اور لکھا جاتا تھا آج بھی احادیث میں اسی طرح ذکر ہے۔ آگے فرمایا اگر باپ کا نام کسی وجہ سے معلوم نہ ہو تو اپنا بھائی کہہ کر پکارلو، دوست کہہ کر خطاب کر لو وہ تمہارے دینی بھائی تو ہیں ہی۔

سلہ ۹ ۔ اگر بلا ارادہ بھول کر غلط نسبت کر دی تو گناہ نہیں البتہ ارادتاً کرنا گناہ ہے اس صورت میں احساس ہونے پر اللہ سے معافی مانگو وہ رحیم ہے بخش دیگا

سلہ ۱۰ ۔ چونکہ ساری بات حضورؐ کے گھرانے سے ہو رہی ہے آگے ان کا مقام سمجھا دیا کہ حضورؐ کو باپ نہ بناؤ ان کا مقام تو باپ سے بہت اونچا ہے اسی طرح ان کے حقوق بھی۔ بلکہ وہ تو تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ماں باپ بیٹے سے اسکی زندگی ختم نہیں کرا سکتا، انسان خود بھی خودکشی کرکے اپنی جان ختم نہیں کر سکتا یہ حرام ہے لیکن حضورؐ کے حکم پر جان دینا فرض ہے

سلہ ۱۱ ۔ اور آپؐ کی بیویاں تمہاری دینی مائیں ہیں تعظیم و احترام میں اور بعض احکام میں جیسے اب ان سے امتی کا نکاح حرام ہوگا لیکن پردے اور وراثت کے احکام وغیرہ دوسرے ہونگے اسلئے آگے اس کی وضاحت کر دی

سلہ ۱۲ ۔ آگے ایک اہم مسئلہ کی وضاحت فرما دی کہ حضورؐ نے اپنے اسی ارفع و اولیٰ تعلق کی بنیاد پر جو تمہارے رشتے انصار سے عارضی طور پر قائم کر دئیے تھے مدینہ منورہ میں "مواخاۃ" کے موقع پر اور بھی ان کی جائیداد، مکان اور وراثت میں شریک کر دیا تھا وہ بھی صحیح تھا اور ان کا حق تھا لیکن اب جبکہ مہاجرین کے حقیقی رشتہ دار بھائی وغیرہ بھی یہاں پہنچ گئے ہیں تو وہ حکم اب منسوخ کیا جا رہا ہے اب حقیقی رشتہ دار ہی وارث ہونگے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ ٱتَّقِ ٱللَّهَ وَلَا تُطِعِ ٱلۡكَٰفِرِينَ وَٱلۡمُنَٰفِقِينَۚ إِنَّ

اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہیں اور بات نہ مانیں کافروں کی اور نہ ہی منافقوں کی ۱ بے شک

ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ١ وَٱتَّبِعۡ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَۚ

اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے ۲ اور پیروی کریں اس بات کی جس کی وحی کی جاتی ہے آپکی طرف آپکے رب کے پاس سے

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرًا ٢ وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ

بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب عملوں کی پوری خبر ہے ۳ اور بھروسہ رکھیں اللہ پر اور کام بنانے کیلئے اللہ

وَكِيلًا ٣ مَّا جَعَلَ ٱللَّهُ لِرَجُلٖ مِّن قَلۡبَيۡنِ فِي جَوۡفِهِۦۚ وَمَا جَعَلَ

ہی کافی ہے ۴ نہیں رکھے اللہ نے کسی مرد کے پیٹ میں دو دل ۵ اور نہیں بنایا اللہ نے

أَزۡوَٰجَكُمُ ٱلَّٰٓـِٔي تُظَٰهِرُونَ مِنۡهُنَّ أُمَّهَٰتِكُمۡۚ وَمَا جَعَلَ أَدۡعِيَآءَكُمۡ

تمہاری ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو ان میں سے مائیں تمہاری ۶ اور نہیں بنائے تمہاری زبان سے بنائے ہوئے بیٹے

أَبۡنَآءَكُمۡۚ ذَٰلِكُمۡ قَوۡلُكُم بِأَفۡوَٰهِكُمۡۖ وَٱللَّهُ يَقُولُ ٱلۡحَقَّ وَهُوَ

تمہارے حقیقی بیٹوں کی طرح یہ تمہاری باتیں ہیں جو تم منہ سے کہتے ہو ۷ اور اللہ ہی حق بات کہتا ہے اور وہی

يَهۡدِي ٱلسَّبِيلَ ٤ ٱدۡعُوهُمۡ لِأٓبَآئِهِمۡ هُوَ أَقۡسَطُ عِندَ ٱللَّهِۚ

رہنمائی کرتا ہے سیدھے راستے کی طرف ۸ ان کو پکارو ان کے باپوں کی طرف نسبت کرکے یہ بات زیادہ انصاف کی ہے اللہ کے ہاں

فَإِن لَّمۡ تَعۡلَمُوٓاْ ءَابَآءَهُمۡ فَإِخۡوَٰنُكُمۡ فِي ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمۡۚ وَ

پس اگر تم نہ جانو ان کے باپوں کو تو پھر یہ تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے دوست ہیں اور

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٞ فِيمَآ أَخۡطَأۡتُم بِهِۦ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوبُكُمۡۚ

کوئی گناہ نہیں ہے تم پر اس بات کے کہنے میں جو تم بلا ارادہ کہو لیکن وہ بات جس کا ارادہ کریں تمہارے دل ۹

وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورٗا رَّحِيمًا ٥ ٱلنَّبِيُّ أَوۡلَىٰ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡ

اور اللہ ایسی باتوں کو بخشنے والا مہربان ہے ۱۰ نبی کریم زیادہ حق والے ہیں مومنوں پر

أَنفُسِهِمۡۖ وَأَزۡوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمۡۗ وَأُوْلُواْ ٱلۡأَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلَىٰ

ان کی جانوں سے بھی ۱۱ اور ان کی بیویاں امت کی مائیں ہیں ۱۲ اور رشتے ناطے والے یعنی آپس میں قریب ہیں

بِبَعْضٍ فِي كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ

بعض کے اللہ کے حکم میں ایمان والوں میں سے اور مہاجروں میں سے ۱ مگر یہ بات کہ

تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶

کرو تم اپنے ملنے والوں کے ساتھ کوئی کام نیکی کا ۱ یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے ۲

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ

اور جب لیا ہم نے نبیوں سے پکا وعدہ ۳ اور آپ سے ۴ اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے

وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷

اور موسیٰؑ سے اور عیسیٰؑ بیٹے مریم سے اور ہم نے لیا سب سے پکا وعدہ

ع ۱ ۸ ۱۷ لِّيَسْــَٔـلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِـيْمًا ۝۸

تاکہ پوچھے اللہ تعالیٰ سچ کہنے والوں کو ان کی سچائی سے اور تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے دردناک عذاب ۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ

اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کا وہ احسان جو اس نے تم پر کیا جب آ پہنچی تم پر دشمنوں کی فوجیں

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پس چھوڑ دیا ہم نے ان پر تیز ہوا کو اور بھیج دیئے ایسے لشکر جن کو تم نہ دیکھ سکتے ۶ اور اللہ تمہارے عملوں کو

بَصِيْرًا ۝۹ۚ اِذْ جَاۗءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ

دیکھ رہا تھا جب آ پہنچے تم پر اوپر کی جانب سے اور نیچے کی جانب سے ۷ اور جب

زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَـنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ

پھٹ گئیں آنکھیں اور پہنچ گئے دل گلے کو اور تم خیال کرنے لگے اللہ پر

الظُّنُوْنَا ۝۱۰ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝۱۱

خیال مختلف قسم کے ۸ اس جگہ پر آزمائے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑائے گئے سختی کے ساتھ ہلا دیا جانا ۹

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا

اور جب کہنے لگے منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں کفر کی بیماری تھی ہمیں وعدہ کیا ہمارے سے تم

۱:۔ اب قریبی رشتہ دار زیادہ حقدار ہیں البتہ اپنے دینی بھائیوں سے احسان و سلوک ضرور کرتے رہیں ان کی مالی، جانی اخلاقی امداد نہ چھوڑ دیں ۔ ۲:۔ یہ حکم اب کتاب میں لکھا جا چکا ہے۔ پہلا حکم جو اخاۃ کا بھی اللہ کی طرف سے تھا یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے ۔ ۳:۔ چونکہ ان احکامات کا تعلق حضورؐ کی ذاتِ عالی سے زیادہ ہے اسلئے آگے آپؐ کے دوام رفیع کو بیان فرمایا اور ساتھ ہی کارِ نبوت کو بھی بیان فرمادیا کہ سب نبیوں کی طرح آپکا کام بھی حق بات کا پہنچانا ہے جو مانے گا وہ سچوں میں شمار ہوگا اور منکر دردناک عذاب کا شکار ہوگا ۔ ۴:۔ اس سے مراد یہ وعدہ ہے کہ جو بات میں کہوں گا وہ تم نے آگے پہنچانی ہے اسلئے میری یہ باتیں آپؐ لوگوں تک پہنچائیں گے ۔ یہاں حضورؐ کا ذکر سب سے مقدم کر کے اشارہ فرمادیا کہ آپؐ آئے تو سب کے بعد ہیں ان کی بہ نسبت مگر افضل سب سے آپؐ ہیں ۔ اسی طرح آپؐ کا عالم غیب میں مقدم ہونا بھی مذکور ہے ۔ ۵:۔ آگے سچوں کی کامیابی اور کافروں کی ناکامی کی دلیل غزوہ احزاب کا واقعہ اور حالات بیان کر کے دیدی

۶:۔ وہ بڑے مشکل حالات تھے جب تمام مخالف اکٹھے ہو کر پورے ساز و سامان کے ساتھ حملہ آور ہوئے مسلمان تعداد اور اسباب کے لحاظ سے ظاہری طور پر بہت کمزور تھے حتیٰ کہ خندق کھودتے وقت حضورؐ نے بھی پیٹ پر دو پتھر باندھے ہوئے تھے ۔ کافر بارہ ہزار اور مسلمان صرف تین ہزار تھے ان میں سے بھی منافق بھاگنے لگے تھے بنو قریظہ کے یہودی بھی معاہدہ توڑ کر مخالف ہو گئے اسطرح مسلمان محصور ہو گئے تقریباً بیس پچیس دن محاصرہ رہا بالآخر اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی ۔ اپنے فرشتے بھی نازل کئے اور زوردار آندھی بھی بھیجی جس نے کافروں کو بے بس کر دیا اور وہ محاصرہ چھوڑ کر ناکام لوٹ جانے پر مجبور ہو گئے اور مسلمان کامیاب ہو گئے

۷:۔ اوپر سے مراد شرقی جانب جہاں سے یہودی حملہ آور ہوئے اور نیچی جانب سے مراد غربی جانب جہاں باقی سارے لشکر قریش تھے جن کی وجہ سے برا حال ہوا ۔

۸:۔ یہ فطری چیز ہے انسان گھبرا جاتا ہے اور مختلف خیال آنے لگتے ہیں

۹:۔ اتنی سخت آزمائش تھی لیکن مسلمان مایوس ہو کر بھاگے نہیں البتہ منافقوں نے موقع غنیمت جانا اور مسلمانوں میں کم ہمتی پیدا کرنے کیلئے یہ باتیں شروع کر دیں

سمار تم سے تو فتح ونصرت کے وعدے تھے اب معلوم ہوا کہ وہ دھوکہ تھا ۲۔ تم ثابت قدم نہیں رہ سکتے اور نہ مقابلہ کر سکتے ہو اسلئے واپس چلے جاؤ۔ منافقوں نے دوسروں کو یوں بددل کرنے کی کوشش کی اور خود واپسی کیلئے بہانے بنا کر حضورؐ سے اجازت
مانگی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا مقصد ابھی منافقوں کو الگ کرنا تھا اسلئے حضورؐ اجازت دیتے رہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ اسطرح آخر میں صرف تین سو مخلص مسلمان رہ گئے ۳۔ آگے منافقین کی فطرت بد کو بیان فرمایا کہ اگر ابھی کوئی فتنہ و فساد
کیلئے بلائے گا تو پھر کوئی بہانہ نہ بنائیں گے فوراً نکل کھڑے ہونگے ۴۔ آگے فرمایا انہوں نے پہلے ساتھ دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا اب اللہ ان سے اس وعدہ خلافی کا حساب لیں گے ۵۔ آگے اللہ نے باور کرایا کہ تم موت سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے
۶۔ یہ زندگی کے دن تو ایک مہلت ہے جو بہت تھوڑے عرصہ کیلئے ہے ۷۔ برائی بھلائی اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ پکڑنے پہ آ گیا تو کوئی بھی نہیں بچا سکتا ۸۔ تم اگر کافروں کی ہی لعنت کرو گے یعنی مسلمانوں کی مدد نہیں کرو گے تو اب اگر مسلمان بھی قتل کرنے پر
تیار ہو جائیں تو پھر بھی کون بچائے گا ۹۔ یعنی ایک تو دوسروں کو تمہارے تعاون سے روکتے ہیں اور دوسرا طریقہ یہ کرتے ہیں کہ اپنے عزیزوں کو ۱۰۔ بلکہ تمہارے ساتھ جانے سے روک دیتے ہیں ۱۵۔ اور خود کبھی کبھار جہاد میں تمہارے ساتھ
شامل ہو جاتے ہیں وہ بھی جب کامیابی یقینی ہو اور مال غنیمت کی لالچ ہو

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ⑫ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ

اللہ نے اور اسکے رسول نے مگر دھوکے کا ۱ اور جب کہنے لگا ایک ٹولہ منافقوں میں سے اے یثرب والو!

يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ

تم نہ ٹھہر سکو گے پس لوٹ جاؤ اپنے گھروں کو ۲ اور جب اذن مانگ رہا تھا ایک ٹولہ منافقوں میں سے نبی کریم

يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا

یوں کہتے ہوئے بے شک ہمارے گھروں میں کوئی نہیں ہے حالانکہ ان کے وہ گھر خطرے میں نہ تھے بلکہ وہ تو چاہتے تھے

مع ١٠ عند المتقدمين

فِرَارًا ⑬ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ

بھاگنا ۳ اور اگر داخل ہو جائے ان پر کوئی شہر کے کونوں سے پھر ان کو بلایا جائے فتنہ فساد کے لئے

لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ⑭ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ

تو ضرور آ جائیں گے اور نہ ٹھہریں گے وہاں مگر بہت ہی تھوڑا ۴ اور بے شک یہ اللہ سے عہد کر چکے ہیں

مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ⑮

اس سے پہلے کہ نہ بھاگیں گے پیٹھ دے کر اور اللہ کے وعدے کی باز پرس ہوگی ۵

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا

آپ ان سے فرما دیجئے تمہیں فائدہ نہ دے گا میدان سے بھاگنا اگر تم بھاگ جاؤ گے موت سے یا قتل سے پھر بھی

لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑯ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ

تمہیں سامان نہ دیا جائیگا مگر بہت ہی تھوڑا ۶ آپ ان سے پوچھیے کون ہے جو تم کو بچائے اللہ سے اگر

اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

وہ چاہے تم پر کوئی تکلیف بھیجنی یا چاہے تم پر مہربانی کرنی ۷ اور نہ پائیں گے وہ اپنے لئے اللہ کے سوا

اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ⑰ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ

کوئی ساتھی اور نہ کوئی مدد کرنے والا ۸ بے شک جانتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو روکتے ہیں تم سے ۹ اور جو کہتے ہیں

لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ⑱ لا اَشِحَّةً

اپنے بھائیوں سے نکل آؤ ہماری طرف اور وہ آتے ہیں جنگ کے لئے بہت تھوڑے ۱۵ خود غرضی والے ہیں

۱۔ لیکن جب لڑائی میں ناکامی کا خطرہ ہو تو بزدلی سے ان کی حالت یہ ہو جاتی ہے ۔۲۔ اور جب لڑائی ختم ہو جائے یا مال غنیمت آ جائے تو پھر آ کر اپنی بہادری کی ڈینگیں مارتے ہیں اور مال غنیمت حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ تھے
۳۔ اللہ نے منافقین فرما دیا کہ ان کا زبانی دعوے ایمان حقیقی نہیں ہے پہلے بھی ایمان لائے ہی نہ تھے بلکہ منافقت کر رہے تھے اب اپنے عمل سے یہ ظاہر کر دیا ہے ۔ ان کے سارے عمل برباد ہو گئے ہیں اس لئے کہ وہ دھوکہ کر رہے تھے۔ آگے فرمایا ابھی تو
ابھی تک محاصرہ ختم ہونے کا یقین نہیں آ رہا کہ یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ یہ اللہ پر آسان ہے ان کو بھگا دیا ۔۵۔ مسلمانوں کو آگے متنبہ فرما دیا کہ ان پر اب بالکل اعتماد نہ کرنا اس لئے کہ اگر پھر ایسا موقع آ گیا تو ان کا رد عمل اس وقت بھی یہ ہوگا
۶۔ یہ وہ مضافات کی طرف بھاگ جائیں گے اور وہاں بیٹھ کر تمہاری خبریں لیتے رہیں گے اور اگر کوئی یہاں رہ بھی گئے تو تمہارا ساتھ دینے والے بہت تھوڑے ہوں گے ۔ ان حالات میں مسلمان کیا کریں وہ لوٹ کے پورے اپنے رسول کے تابع ہو جائیں

عَلَيْكُمْ ۚ فَإِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ
تمہارے حق میں ۱ پھر جب آ جائے خوف لڑائی کا آپ دیکھتے ہیں ان کو کہ وہ آپ کی طرف دیکھتے ہیں اس طرح کہ پھر رہی ہیں

اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ
ان کی آنکھیں جیسا کہ غشی آتی ہو اس آدمی پر موت کی فکر سے ۲ پھر جب چلا جائے خوف دشمن کا

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا
وہ چھیلتے ہیں تمہیں تیز زبانوں سے لوبھی بن کر نیکی کے کام پر ۳ یہی لوگ ایمان نہیں لائے

فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۹ يَحْسَبُوْنَ
پس برباد کر دئے اللہ نے سارے عمل ان کے ۴ اور یہ بات اللہ کے ہاں بڑی آسان ہے یہ سمجھتے ہیں

الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ
کہ کافروں کے ٹولے واپس نہیں گئے ۵ اور اگر آ جائیں گے کافروں کے ٹولے تو یہ پسند کریں گے کاش وہ

بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا
رہنے والے ہوتے صحراؤں میں وہاں سے پوچھتے تمہاری خبروں کے بارے میں ۶ اور اگر یہ تم میں رہتے تو

قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲۰ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ع ۲ ۱۸
بہت ہی تھوڑا لڑتے ۷ بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝۲۱ وَلَمَّا رَاَ
اس آدمی کے لئے جو امید رکھتا ہو اللہ کے ملنے کی اور آخری دن کی اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا ہو ۸ اور جب دیکھا

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
سچے ایمانداروں نے کافروں کی فوجوں کو کہنے لگے یہ تو وہ چیز ہے جس کا وعدہ کیا تھا اللہ نے اور اس کے رسول نے اور

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝۲۲
سچ فرمایا تھا اللہ نے اور اس کے رسول نے اور بڑھ گیا اس بات سے ان کا ایمان اور اطاعت ۹

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ
ایمان والوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دکھایا اس بات کو جس پر اللہ کے ساتھ عہد کیا تھا ۱۰ پس ان میں سے کوئی تو

۷۔ جس کو آخرت پر یقین ہے اور اللہ پر بھروسہ ہے وہ اللہ کو بھی
بہت یاد کرے گا اس کی نافرمانی سے ڈرے گا اور حضورؐ کی پیروی کرے گا
آگے ایسے مومنوں یعنی صحابہ کرامؓ کی شان، جرأت و استقامت بیان فرمائی
۹۔ غزوہ احزاب کے موقع پر منافق تو بھاگ گئے کمزور مسلمان کچھ کم ہمت ہوئے
لیکن مضبوط ایمان والوں نے کہا کہ اللہ سب مخالفوں کو اکٹھا کر کے یہاں لے آیا ہے
اب ہم ان سب کو رگڑ دیں گے اللہ کی مدد سے ۔ روز روز کا قصہ ختم ہو۔
آگے اللہ صحابہؓ کے سچے ایمان کی گواہی دے رہے ہیں
۱۰۔ کلمہ ایک عہد ہے وہ پڑھا اللہ سے وعدہ کیا اور اس پر ڈٹ گئے

سلہ یعنی کچھ صحابہ شہادت کے طالب تھے وہ مل گئی اور کچھ جو طالب تھے شہید نہیں ہوئے لیکن اس کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں گویا شہید ہی ہیں سلہ ان کا ارادہ و عزم تنزل پذیر نہیں ہوا۔ آگے فرمایا یہ سارا سلسلہ ہوا کیوں لئے ہے اسی ہی کا وقت گیا تھا

سلہ یہ شرعزم اور مخلص مسلمانوں کا مرتبہ بڑھے اور منافقین کو سزا۔ البتہ جو غلطی کمزوری یا احساس جرم سے توبہ کرے گا وہ بخشا جائے گا۔ سلہ آگے اس اجمال کی تفصیل بیان کی کہ مسلمانوں کو یہ بدلہ دیا کہ کافروں کو ناکام لوٹا دیا لڑائی کے بغیر ہی خود ہی

سلہ اور منافقوں کو کیا سزا دی۔ قلعوں سے نکال باہر کیا۔ ان کے دلوں پر مسلمانوں کا رعب طاری کر دیا۔ کچھ مارے گئے کچھ قیدی بن گئے سلہ مسلمانوں کو دوسرا فائدہ اور اجر یہ دیا کہ یہودیوں کی جائیداد و املاک کے وارث بن گئے۔ کچھ یہودی

تو غزوۂ احزاب کے فوراً بعد مفتوح ہوئے اور باقی دو سال بعد خیبر کی جو فتح ہوئی سلہ۔ چونکہ اس مال غنیمت اور جائیداد و املاک کی وجہ سے عام مسلمانوں میں آسودگی آگئی تھی یہ دیکھ کر ازواج مطہراتؓ نے بھی حضورؐ سے درخواست کی کہ ہم بھی آسودہ ہوں

اس پر حضورؐ کبیدہ خاطر ہوئے لیکن خود کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا اللہ کے حکم کا انتظار کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا سلہ۔ میں نے تو فقر اختیار کیا ہوا ہے اگر تم دنیا کی آسودگی چاہتی ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ یا میرا ساتھ دو

مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ

پوری کر چکا اپنی باری اور ان میں سے کوئی انتظار میں ہے سلہ اور وہ ذرہ برابر بھی اپنے عقیدے سے نہیں بدلے سلہ تاکہ بدلہ دے

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ

اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں کو ان کی سچائی کا سلہ اور عذاب دے منافقوں کو اگر چاہے یا

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

توبہ کی توفیق دے ان کو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے سلہ اور لوٹا دیا اللہ نے

كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ

کافروں کو جب کہ وہ غصے میں بھرے ہوئے تھے کوئی بہتری حاصل نہ کر سکے اور کافی ہوا اللہ تعالیٰ ایمان والوں کیلئے کافروں کے ساتھ لڑائی میں

وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ ۚ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ

اور اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا ہے بڑا غالب ہے سلہ اور اتارا اللہ نے ان لوگوں کو جو کافروں کے امدادی تھے کتاب والوں میں سے

الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

ان کے قلعوں سے اور ڈال دیا اللہ نے یہودیوں کے دلوں میں رعب مسلمانوں کا ایک ٹولے کو

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ ۚ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ

تم نے قتل کر دیا اور ایک ٹولے کو قید کر لیا سلہ اور مالک بنا دیا اللہ نے تم کو انکی زمینوں کا اور انکے گھروں کا اور

ع ٣ ٧ ١٩ اَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

انکے مالوں کا اور اس زمین کا جہاں ابھی تک تمہارے پاؤں نہ پہنچے تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورا قادر ہے سلہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

اے نبی! آپ فرما دیجئے اپنی بیویوں سے اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگی

وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

اور یہاں کی زینت کو پس چلی آؤ تاکہ بھی کچھ سامان دے ڈالوں اور رخصت کر دوں تمہیں اپنے ہاں سے اچھی طرح رخصت دینا سلہ

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ

اور اگر تم چاہتی ہو اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخری گھر کو پس بے شک

س۱: ان دو راستوں میں جو چاہو اختیار کر لو۔ یہ سن کر سب سے پہلے حضرت عائشہؓ نے اور پھر ساری ازواج مطہرات نے حضورؐ کا راستہ قبول کر لیا۔ آگے فرمایا کہ یہاں تک اختیاری بات تھی اگر تم نے حضورؐ کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے
تو اب بہت محتاط رویہ اختیار کرو۔ تم امہات المومنین ہو اجر بھی تمہارا باقی عورتوں سے بہت بڑا ہوگا اور اگر کچھ ایسی بے اعتدالی ہو گئی جس سے حضورؐ کو تکلیف پہنچی، ان کی طبیعت پریشان ہوئی تو پھر تمہیں سزا بھی دوہری ملے گی
اس رشتہ کی وجہ سے کوئی رعایت نہیں ہوگی

اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ

اللہ نے تیار کر رکھا ہے۔ نیکی کرنے والیوں کیلئے تم میں سے۔ بہت بڑا اجر سا۔ اے نبی کی بیویو!

النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ

جو کوئی لائے گی تم میں سے ایسا کام جو کھلی بے حیائی کا ہو اس کو دگنی

لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

سزا دی جائے گی اور یہ بات اللہ پر آسان ہے

ف۱ ۔ ثواب بھی دگنا ہی ملے گا تمہارا بہت اونچا رتبہ ہے لیکن سزا کا بھی ذکر فرمایا کہ احتیاط بہت ضروری ہے ف۲ ۔ عزت والا رزق ملے گا اندر پردے میں بیٹھ کر کھاؤ گی ف۳ ۔ دروازے پر صحابہؓ آتے امہات المومنینؓ سے بھی فرمایا رعب دار اللہ
زور دار جواب دو ۔ ساتھ فرمایا بات ہو صحیح لیکن نرم و نازک اور دل لبھانے والی نہ ہو ۔ یہ تھا انداز گفتگو آگے پردے کا حکم ہے ف۴ ۔ اصل کام تو گھر کے اندر رہنا ہے اگر بوجہ مجبوری باہر نکلنا پڑے تو اب پردے کا پورا اہتمام کرکے نکلیں ۔
یہاں تک تو بے حیائی سے اجتناب کے طریقے بیان فرمائے آگے اعمال صالحہ کی تفصیل بتائی ف۵ ۔ یعنی ان چیزوں کا اہتمام دوسروں سے بڑھ کر کرو ۔ آگے اس کا فائدہ بتایا کہ اس سے معصیت و نافرمانی کی گندگی سے تم پاک ہو جاؤ گی
ف۶ ۔ اس سے مراد تزکیۂ باطنی بھی ہے ف۷ ۔ یہاں اہل بیت سے مراد حضورؐ کی بیویاں ہیں ف۸ ۔ آگے فرمایا یہ تو بطور نمونہ اعمال صالحہ بتا دئیے ہیں باقی احکام کا علم تو قرآن مجید سے ہوگا اسلئے اسے سنو، سیکھو، یاد رکھو اور حضورؐ
کے باقی ارشادات کو بھی اسی طرح یاد رکھو کر ان پر عمل کرو ۔ یہ تمہارے لئے دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ قیمتی ہے ۔ تم اس کے علاوہ اور کیا چاہتی ہو ف۸ ۔ آگے ڈرایا بھی کہ دل سے بھی پاکیزگی رہے اور دنیاوی طمع اب
بالکل ختم کر دیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ باریک بین اور باخبر ہیں
ف۹ ۔ آگے عام عورتوں کا بھی تفصیل سے ذکر کر دیا اگرچہ ساتھ مردوں کا بھی
تذکرہ ہے اس آیت میں خصوصیت سے عورتوں کا بھی الگ ذکر اسلئے بھی کیا کہ
قرآن مجید میں تو بہت جگہ مردوں کو خطاب کرکے یا ان کا ذکر کرکے عورتوں کو
بالتبع مراد لیا ہے اس سے بعض عورتوں کو شکایت بھی پیدا ہوئی تھی ۔
بعض علماء نے ان صفات کو بھی امہات المومنین کی صفات قرار دیا ہے

الجزء ۲۲

وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
اور جو کوئی تابعدار ہوگی تم میں سے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور کام کرے گی نیکی کے
نُّؤْتِهَآ أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿۳۱﴾ يَٰنِسَآءَ
اُسے دیں گے ہم اس کا ثواب دگنا ف۱ اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ان کیلئے ایسا رزق جو عزت والا ہے ف۲ اے نبی کی بیویو!
النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
ہیں ہو تم اور عورتوں کی طرح اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو نرمی پیدا نہ کرو
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿۳۲﴾
اپنی بات میں کہ لالچ کرنے لگ جائے وہ آدمی جس کے دل میں گناہ کی بیماری ہے اور بات صحیح کہنا ف۳
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ
اور ٹھہری رہو اپنے گھروں میں اور باہر نہ نکلو جیسے نکلا کرتی تھیں اسلام سے پہلے زمانے میں ف۴
وَأَقِمْنَ الصَّلَوٰةَ وَآتِينَ الزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
اور قائم رکھو نماز کو اور دیتی رہو زکوٰۃ اور حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا ف۵
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور رکھے تم سے ہر قسم کی گندگی کو ف۶ اے نبی کی گھر والیو! ف۷
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ
اور پاک رکھے تمہیں پوری طرح پاک رکھنا ہے اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں
ع ۷ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿۳۴﴾
اللہ کی آیتیں اور نبی کی باتیں ف۸ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین ہے اور بڑا باخبر ہے ف۹
إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں
وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ
اور عبادت کرنے والے مرد اور عبادت کرنے والی عورتیں اور سچ کہنے والے مرد اور سچ کہنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد

سلہ ۔ اس مغفرت اور اجر میں عام عورتیں بھی شامل ہیں اور امہات المومنینؓ خاص طور پر کہ انہوں نے جو آسودگی کا مطالبہ کرکے حضورؐ کو پریشان کیا وہ اللہ نے معاف فرما دیا اسلئے کہ وہ تقاضائے بشریت تھا ۔ آگے سب کیلئے ایک اصول بتا دیا

سلہ ۔ مومن کی جان، مال، عزت، آبرو سب اللہ اور اسکے رسول کا ہے اسلئے اس کی اپنی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ۔ اس سے حضرت زید بن حارثہؓ کے حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح کے وقت پیدا ہونے والی طبعی قلق کی طرف بھی اشارہ ہے جو حضرت زینبؓ کے بھائی کے دل میں پیدا ہوا تھا ۔ آگے نکاح کے بعد کی تفصیل ہے

سلہ ۔ نکاح کے بعد نباہ نہ ہوا تو حضورؐ نے حضرت زیدؓ کو سمجھایا کہ صبر کیا کر اور اللہ سے ڈر کر علیحدگی کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا ... نباہ کی کوشش کر ... آپؐ پریشان تھے کہ پہلے ہی اس نکاح پر کافی معترض تھے کہ اپنے غلام سے قریشی عورت اور وہ بھی پھوپھی زاد کا نکاح کر دیا اب اگر خدا نخواستہ علیحدگی ہوگئی تو اور اعتراض ہوگا اسی طرح زینبؓ اور اس کا بھائی بھی طبعاً آمادہ نہ تھے لیکن پھر حکم پر مان گئے تو اب اس صورت میں وہ بھی گلہ کریں گے ۔ اس کا حل دل میں یہ آتا تھا کہ اگر طلاق ہوگئی تو ان کی دلجوئی کیلئے میں نکاح کر لونگا ۔ اس پر بھی لوگوں کے اعتراض کا خیال تھا اسلئے آگے اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے آپؐ کو تسلی دیدی کہ یہ میرا منصوبہ ہے میں آپکے دل میں ڈال رہا ہوں کہ اس رسم بد کو عملاً توڑنا ہے کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی جو مطلقہ ہو اس سے نکاح غلط ہے اور اسکے احکام حقیقی بیٹے کے ہیں

وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ

اور صبر کرنیوالی عورتیں اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنیوالے مرد اور عاجزی کرنیوالی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور

الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی عصمتوں کی حفاظت کرنیوالے مرد

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ

اور عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور

الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

عورتیں تیار کر رکھی ہے اللہ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر بھی سلہ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ

یہ شان نہیں ہونی چاہیئے کسی مسلمان مرد کی اور نہ ہی کسی مسلمان عورت کی جب فیصلہ کر دے اللہ اور اسکا رسول کسی بات کا کہ

يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

ہو ان کے لئے کوئی اختیار اپنے کام میں اور جو کوئی نافرمانی کریگا اللہ کی اور اسکے رسول کی پس بے شک

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ

وہ گمراہ ہو جائیگا کھلی گمراہی میں سلہ اور جب آپ فرما رہے تھے اسی کو جس پر مہربانی کی ہے اللہ نے اور آپنے بھی مہربانی کی

عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ

اس پر کہ تھام رکھو اپنے پاس اپنی بیوی کو اور ڈرتا رہ اللہ سے سلہ اور آپ چھپا رہے تھے اپنے دل میں وہ بات جسے

مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا

اللہ ظاہر کرنیوالا ہے اور آپ خطرہ محسوس کرتے تھے لوگوں کی طرف سے حالانکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے پس جب

قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

پوری کر چکا زید اپنی بیوی سے اپنی حاجت کو اسی کو ہم نے نکاح کر دیا آپکے ساتھ تا کہ نہ رہے مومنوں پر

حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ

کوئی حرج اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کرنے میں جب پورا کر لیں وہ ان سے اپنی خواہش اور اللہ کا حکم

۱۔ چنانچہ وہی ہوا حضرت زیدؓ نے طلاق دیدی حضورؐ نے نکاح کر لیا اور اللہ نے یہ غلط رسم اپنے حبیبؐ سے تڑوا دی۔ آگے حضورؐ سے فرمایا کہ آپؐ طبیعت پر بوجھ محسوس نہ کریں یہ میرا فیصلہ ہے ۲۔ ہر نبی شریعت لاتا ہے اور اس پر عمل کر کے دکھاتا ہے
پہلے نبیوں کی شریعت میں بعض جائز باتوں کو دیکھیں آدمؑ کے ہاں بہن بھائی کا، نوحؑ کے ہاں بیک وقت دو بہنوں کا نکاح جائز تھا، داؤدؑ کی سو بیویاں تھیں یہ سب شریعت تھی اگرچہ اب وہ جائز نہیں ۳۔ وہ نبی عمل سے نہیں ڈرے تو آپؐ کیوں
ڈر رہے ہیں آپکو ان کے حساب میں اللہ کافی ہے۔ آگے فرمایا جو لوگ زیدؓ کو آپکا بیٹا کہتے ہیں وہ غلط کہتے ہیں ورنہ وہ آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کر دیتا جبکہ آپؐ تو خاتم النبیین ہیں ۴۔ حضورؐ کی نسل میں کوئی بالغ مرد بیٹا نہیں
۵۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہر نبی کے بعد دوسرا نبی آج تک آتا رہا ہے اب کیوں یہ سلسلہ ختم کر دیا ہے تو فرمایا یہ میرا فیصلہ ہے اس کی حکمت میں خود جانتا ہوں ۶۔ آگے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا نبی عطا کیا تو اس پر
اس کا شکر ادا کرو اس طریقہ پر کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے رات دن صبح شام ہر وقت اس کا ذکر کرو ۷۔ آگے اس ذکر کا فائدہ بیان فرمایا ہے ۸۔ اللہ تم پر اپنی رحمت نازل کرے گا برکات ہونگی جس سے تمہارے ازدواجی معاملات بھی ٹھیک ہونگے معاشرے پر بھی
اچھا اثر پڑے گا۔ کفر و جہالت کے مقابلے میں علم و تقویٰ کا نور مل جائے گا اور آخرت میں
۹۔ یہ تو مومنوں سے خطاب تھا آگے حضورؐ کو ان کا مرتبہ و مقام اور فرائض بتایا
۱۰۔ "شاہد" کا مطلب کہ جو باتیں میں بتاتا ہوں وہ لوگوں تک پہنچائیں۔ عمل سے اپنے
قول پر گواہی دیں۔ اس سے قیامت کے دن کی گواہی بھی مراد ہو سکتی ہے
۱۱۔ عمل کرنے والوں یعنی مومنوں کو خوشخبری دیں اور منکرین اور بے عملوں کو ڈرائیں
۱۲۔ آپ ہمیشہ چمکنے والے چراغ ہیں آپکا نور کبھی ختم نہ ہوگا۔ دوسری جگہ سورج کو
"سراج" فرمایا گیا آپکو بھی یعنی سب سے بڑے روشنی کے ذریعہ کی طرح آپ بھی سب سے بڑے نبی ہیں
آگے پھر مومنوں کے لئے خوشخبری دلوائی

اللّٰهِ مَفْعُولًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ سُنَّةَ

ہو کر رہتا ہے ۱۔ نہ ہونی چاہیے نبی کیلئے کوئی تنگی ان باتوں میں جو لازم کر دی اللہ نے اس کیلئے یہی طریقہ

اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ﴿۳۸﴾

اللہ کا ان لوگوں میں بھی جو گذر چکے ہیں آپ سے پہلے ۲۔ اور اللہ کی بات اندازے کے ساتھ فیصلہ کی جاتی ہے

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا

وہ لوگ جو پہنچاتے ہیں پیغام اللہ کے اور اللہ ہی سے ڈرتے ہیں اور نہیں ڈرتے کسی سے بھی سوا

اللّٰهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ حَسِيبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ

اللہ کے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ ہی حساب لینے کیلئے ۳۔ نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی مرد کے باپ تمہارے مردوں میں سے

وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کو ختم کرنیوالے ہیں ۵۔ اور اللہ ہر چیز کو پورا

۵
عَلِيمًا ﴿۴۰﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿۴۱﴾ وَ

جاننے والا ہے ۶۔ اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کرو ذکر بہت زیادہ اور

سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ

اللہ کی پاکی بیان کرو صبح کو بھی اور شام کو بھی ۷۔ وہی اللہ رحمتیں نازل کرتے ہیں تم پر اور اس کے فرشتے بھی ۸۔

لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿۴۳﴾

تاکہ نکالے تم کو ہر قسم کے اندھیروں سے اجالے کی طرف اور اللہ ایمان والوں پر بڑا ہی مہربان ہے ۸۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿۴۴﴾ يَا أَيُّهَا

ان کا تحفہ جس دن اللہ کو ملیں گے اللہ کی طرف سے سلام ہوگا اور تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کیلئے عزت والا اجر ۹۔ اے نبی!

النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۴۵﴾ وَدَاعِيًا إِلَى

ہم نے بھیجا آپ کو حال بتانے والا ۱۰۔ اور خوشخبری سنانیوالا اور ڈر سنانے والا ۱۱۔ اور بلانے والا اللہ کی طرف

اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ

اس کے حکم سے اور ہمیشہ روشنی دینے والا چراغ ۱۲۔ اور خوشخبری دیں آپ ایمان والوں کو کہ ان کیلئے

۱؎۔ یعنی آپؐ کے طفیل اللہ نے امت کو بھی سب امتوں پر فضیلت اور بزرگی دی۔ ۲؎ یہ تو مومنوں کا اجر ہے اور مخالفین و منافقین کیلئے کیا حکم ہے؟ ۳؎۔ ان کو دفع کریں اور مجھ پر بھروسہ کریں میں ان سے نمٹ لونگا۔ آگے اب ازدواجی مسائل بیان فرمائے
۴؎۔ عدت ہوتی ہے نسب کی حفاظت کیلئے۔ اگر وہ نوبت آئی ہی نہیں تو کوئی عدت نہیں ۵؎۔ آگے ان عورتوں کا ذکر فرمایا جن سے حضور اکرمؐ کا نکاح حلال ہے ۶؎۔ مہر اتنا ضروری ہے کہ حضورؐ کے لئے بھی لازمی تھا ۷؎۔ جیسے جنگ کے موقع پر
حضرت صفیہؓ ملیں ۸؎۔ اس سے مراد حضرت زینبؓ ہیں جو آپکی پھوپھی زاد تھیں ۹؎۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ چار سے زیادہ تعداد صرف آپؐ کیلئے ہے امت کیلئے نہیں۔ دوسرا یہ کہ یہ اب آپؐ کیلئے خاص ہوگئیں اب ہمیشہ کیلئے مومنوں کیلئے حرام ہیں
تیسرا یہ کہ اگر کوئی عورت بلا مہر خود آپؐ سے نکاح کرنا چاہے یہ بلا مہر نکاح بھی صرف آپؐ کیلئے خاص ہے۔ آگے مہر کے مسئلہ کی یوں وضاحت کردی ۱۰؎۔ آزاد ہو یا لونڈی مہر ہر ایک کو دینا ہوگا

اللّٰہِ فَضۡلًا کَبِیۡرًا ﴿۴۷﴾ وَ لَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ دَعۡ اَذٰىہُمۡ

اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے ۱؎ اور بات نہ ماننا کافروں کی اور منافقوں کی اور چھوڑ دے انکے دکھ دینے کو

وَ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا ﴿۴۸﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا

اور بھروسہ رکھیں اللہ پر اور کافی ہے اللہ ہی کام بنانے کیلئے ۲؎ اے ایمان والو! جب

نَکَحۡتُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقۡتُمُوۡہُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡہُنَّ

تم نکاح کرو ایمان والی عورتوں کے ساتھ پھر طلاق دے ڈالو ان کو ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے

فَمَا لَکُمۡ عَلَیۡہِنَّ مِنۡ عِدَّۃٍ تَعۡتَدُّوۡنَہَا ۚ فَمَتِّعُوۡہُنَّ

پس نہیں کوئی تمہارے لئے ان پر کوئی عدت جس کو تم شمار کرو ۴؎ پس کچھ سامان دے ڈالو ان کو

وَ سَرِّحُوۡہُنَّ سَرَاحًا جَمِیۡلًا ﴿۴۹﴾ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحۡلَلۡنَا

اور چھوڑ دو ان کو اچھی طرح چھوڑ دینا ۵؎ اے نبی! ہم نے حلال کیا

لَکَ اَزۡوَاجَکَ الّٰتِیۡۤ اٰتَیۡتَ اُجُوۡرَہُنَّ وَ مَا مَلَکَتۡ یَمِیۡنُکَ

آپ کیلئے ان عورتوں کو جن کو دیدئے آپنے حق مہر انکے ۶؎ اور وہ عورتیں جن کے مالک ہیں ہاتھ آپ کے

مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ وَ بَنٰتِ عَمِّکَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِکَ وَ بَنٰتِ

ان عورتوں میں سے جو عطا کی ہیں اللہ نے آپ کو جنگ کے بغیر ۷؎ اور حلال ہیں آپ کیلئے آپکے چچا کی بیٹیاں اور آپکی پھوپھی کی بیٹیاں اور آپکے

خَالِکَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِکَ الّٰتِیۡ ہَاجَرۡنَ مَعَکَ ۫ وَ امۡرَاَۃً

ماموں کی بیٹیاں اور آپکی خالہ کی بیٹیاں اور وہ عورتیں جنہوں نے کہ چھوڑا آپکے ساتھ اور وہ ایمان والی عورت بھی

مُّؤۡمِنَۃً اِنۡ وَّہَبَتۡ نَفۡسَہَا لِلنَّبِیِّ اِنۡ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنۡ

آپ کیلئے حلال ہے جو بخشے اپنی جان نبی کے لئے اگر چاہے نبی اُسے

یَّسۡتَنۡکِحَہَا ٭ خَالِصَۃً لَّکَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ قَدۡ عَلِمۡنَا

نکاح میں لانا ۸؎ یہ خاص ہے آپ کے لئے نہ ایمان والوں کے لئے ۹؎ بے شک ہم جانتے ہیں

مَا فَرَضۡنَا عَلَیۡہِمۡ فِیۡۤ اَزۡوَاجِہِمۡ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ

وہ جو ہم نے لازم کیا مردوں پر ان کی عورتوں کے بارے میں اور لونڈیوں کے بارے میں جنکے مالک ہیں ہاتھ ان کے ۱۰؎

سلہ۔ آپ کا یہ اختیار اسلئے تھا تاکہ آپؐ پر کسی قسم کی تنگی نہ ہو۔ آگے فرمایا یہ مہربانی آپؐ پر ہی کی ہے اور عام مومنوں کیلئے بھی مغفرت و رحمت کا وعدہ موجود ہے۔ چونکہ یہ ساری سورۃ ازواج مطہرات کے حال غربت کے مطالبے کے جواب میں تھی اسلئے یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ان کو بھی میں نے معاف کر دیا ہے ۲۔ چونکہ آپؐ کی بیویوں کی تعداد ایک سے زیادہ تھی اسلئے ان کے درمیان عدل و مساوات کے سلسلہ میں بھی حضورؐ کو خصوصی رعایت بھی دی گئی۔ آگے اس کا ذکر ہے ۳۔ اگرچہ حضورؐ نے اس خصوصی اختیار کو استعمال نہیں فرمایا لیکن امہات المومنینؓ کیلئے پیشگی اطلاع کر دی گئی تاکہ وہ اس طرف متوجہ ہی نہ ہوں اور بالکل خوش رہیں۔ حضور اکرمؐ ہر چیز تمام ازواج مطہرات میں برابر تقسیم فرمادیتے باری بھی برابر رکھتے لیکن چونکہ قلبی میلان حضرت عائشہؓ کی طرف زیادہ تھا اسلئے آگے فرمادیا وہ میں جانتا ہوں وہ فطری چیز ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں ۴۔ آپؐ بھی بردباری کریں اگر کوئی چھوٹی موٹی بات کسی زوجہ سے ہو جائے تو نظر انداز کر دیں۔ آگے حکم دیا کہ اب آپؐ کی بیویوں کی نہ تو تعداد بڑھے نہ تبدیلی ہو اسلئے کہ اب تو وہ امہات المومنین ہیں ان میں سے کسی اور کا نکاح ہو نہیں سکتا وہ کہاں جائیں گی ۵۔ اس میں بہتری یہ ہے خواہ خوبصورتی ہی ۶۔ البتہ لونڈیوں کا مسئلہ الگ ہے۔ حضورؐ کی دو باندیاں مشہور ہیں حضرت ماریہ قبطیہؓ جن سے ابراہیمؑ پیدا ہوئے اور ریحانہؓ

۷۔ اب آگے آداب النبیؐ بیان ہو رہے ہیں۔ چونکہ اصحاب صفہ اور دیگر غریب صحابہؓ کو حضورؐ گھر سے کھانا لا دیتے تھے کبھی دیر ہو جاتی تو وہ آپؐ کے گھر چلے جاتے اور کھانا تیار ہونے تک وہیں آپؐ کے پاس بیٹھ جاتے۔ اسی طرح ازواج مطہراتؓ کو جب مائیں قرار دیدیا گیا تو یہ خیال ہو سکتا تھا کہ اب پردہ نہیں اسلئے وضاحت سے اللہ تعالیٰ نے دونوں باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے حکم دیدیا کہ ایک تو پردہ ہے اجازت لے کر جاؤ اور دوسرا حضورؐ کا وقت ضائع نہ کرو اس سے انہیں تکلیف پہنچتی ہے

۸۔ سوائے عبداللہ بن مسعودؓ کے کسی کو حضورؐ کے حجرے میں بلا اجازت داخل ہونے کی اجازت نہ تھی اسلئے کہ کبھی وحی آرہی ہوتی تھی کبھی اللہ سے باتیں۔ آنے والا خلل ڈال سکتا تھا

۹۔ کھانے کیلئے حضورؐ کے ہاں مت جاؤ اور کھا چکو تو فوراً واپس ہو جاؤ

۱۰۔ یہاں حدیث سے مراد اپنی باتیں ہیں۔ آگے فرمایا حضورؐ کو تکلیف تو یقیناً ہوتی تھی لیکن وہ چونکہ رؤف و رحیم ہیں منع کرتے ہوئے شرما جاتے ہیں یہ انکا اخلاق و مروت ہے

لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾

تاکہ آپ پر اس میں کوئی تنگی نہ رہے ۱ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۲

تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

آپ دور کریں جن کو بھی چاہیں ان بیویوں میں سے اور قریب کریں اپنی طرف جن کو بھی چاہیں اور جس بیوی کو آپکا دل چاہے

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ

ان میں سے جن کو آپ علیحدہ کئے تھے پھر بھی آپ پر کوئی تنگی نہیں ہے یہ بات زیادہ قریب ہے کہ ٹھنڈی رہیں آنکھیں سب کی

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا

تاکہ وہ غمناک نہ ہوں اور وہ خوش رہیں ان چیزوں میں جو آپ دیتے ہیں ان سب کو ۳ اور اللہ جانتا ہے جو

فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَّا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ

تمہارے دلوں میں ہے اللہ سب کچھ جاننے والا ہے بڑا بردبار ہے ۴ حلال نہیں آپ کیلئے اور عورتیں

مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ

اسکے بعد اور نہیں حلال آپ کیلئے کہ ان کے بدلے میں اور بیویوں سے نکاح کریں اگرچہ آپ کو پسند آتی ہو

حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

ان کی بہتری ۵ مگر وہ عورت جس کے مالک ہو جائیں آپکے ہاتھ ۶ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

ع ۴ رَّقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا

نگہبان ہے ۷ اے ایمان والو! نہ داخل ہو نبی کے گھروں میں مگر

أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا

اس وقت کہ اجازت دیجائے تم کو ۸ ایسے کھانے کیلئے کہ تم انتظار نہ کرو اسکے پکنے کا لیکن جب

دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ

تم کو بلا دیا جائے تو داخل ہو جاؤ پس جب کھانا کھا لو وہاں سے چلے جاؤ ۹ اور نہ بیٹھو تم دل لگی کرنے کیلئے

لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ

کسی بات چیت کیلئے ۱۰ بے شک تمہارا یوں بیٹھ جانا دکھ دیتا ہے نبی کو پس وہ تو شرما جاتے ہیں تم سے

سلہ۔ مجھے اپنے حبیبؐ کی تکلیف کا احساس ہے میں بھی حکم دے رہا ہوں کہ انہیں ایذاء نہ پہنچائیں۔ آگے فرمایا اگر حضورؐ گھر پر موجود نہ ہوں اور کچھ مانگنا ہو تو یہ طریقہ اختیار کریں سے۳۔ ازواج مطہرات کے پردہ کا حکم بھی دے دیا۔ آگے اسی کی حکمت بیان کر دی
سے۴۔ ایذا کا مطلب ہے ایسی بات جس سے ذہنی بوجھ ہو سکے۔ فرمایا نبی کے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد بھی اس کی بیوی سے نکاح جائز نہیں اسلئے کہ نبی زندہ ہے سے۵۔ آگے فرمایا دل کی باتیں بھی میں جانتا ہوں اسلئے ازواج مطہراتؓ کے بارے میں دل سے
بھی کوئی ایسی بات نہ سوچو سے۶۔ جب گھر داخل ہونے کی پابندی لگ گئی ہے تو اب بتا دیا کہ ان رشتہ داروں کو آنے پر پابندی نہیں اور نہ عورتوں اور غلاموں کو آنے پر سے۷۔ ازواج مطہراتؓ کے بیٹے بیٹی سے۸۔ بھائی بھتیجے بھانجے اگر مسلمان ہوں
سے۹۔ مسلمان عورتیں۔ کافر نہیں سے۱۰۔ آگے متوجہ فرمایا کہ احکام بیان ہو گئے ہیں اب اللہ کی ناراضگی کے خوف سے اس پر پورا پورا عمل کرو اسلئے کہ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا ہوا نہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم امت کی مائیں ہیں اور ہم سے نہ پوچھا جائے گا

سلا۔ آگے حضورؐ کی خصوصی شان بیان فرمائی جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں
سلا۔ اس آیت کی رو سے ساری زندگی میں ایک بار آپؐ پر درود بھیجنا
فرض ہے۔ نماز میں پڑھنا بھی ضروری ہے اور ویسے پڑھتے رہنا باعث برکت ہے
باقی نبیوں پر اللہ نے صرف سلام بھیجا آپؐ پر درود وسلام دونوں۔ آگے دکھ دینے والوں
کی سزا کا بیان ہے

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

اور اللہ نہیں شرماتا حق بات بیان کرنے سے ۲ اور جب تم مانگو نبی کی بیویوں سے کوئی بھی چیز

فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ

پس مانگو ان سے پردے کے پیچھے سے ۳ یہ بات زیادہ پاکیزہ ہے تمہارے دلوں کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ

اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم دکھ دو اللہ کے رسول کو ۴ اور نہیں جائز تمہارے لئے کہ نکاح کرو نبی کی بیویوں کے ساتھ

مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳ اِنْ

نبی کے جانے کے بعد بھی کبھی بھی ۵ بے شک یہ بات اللہ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے ۵ اگر

تُبْدُوْا شَيْـــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِــيْمًا ۝۵۴

تم ظاہر کرو گے کسی چیز کو یا دل میں چھپا رکھو گے پس بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۶

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ

گناہ نہیں ہے نبی کی بیویوں پر ان کے باپوں کے آنے میں اور نہ ان کے بیٹوں کے ۷ اور نہ ان کے بھائیوں کے

وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَاۗىِٕهِنَّ وَلَا

اور نہ ان کے بھتیجوں کے اور نہ ان کے بھانجوں کے ۸ اور نہ ان کی اپنی عورتوں کے ۹ اور نہ

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ

ان کے آنے میں جن کے مالک ہیں ہاتھ ان کے ۱۰ اے نبی کی بیویو! اللہ سے ڈرتی رہنا بے شک اللہ کے سامنے ہر چیز

شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۵۵ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا

پوری طرح موجود ہے ۱۱ بے شک اللہ اور اس کے سارے فرشتے رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں اس نبی پر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِــيْمًا ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ

اے ایمان والو! درود پڑھو نبی پر اور سلام بھیجو پوری طرح سلام بھیجنا ۱۲ بے شک وہ لوگ جو

يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ

دکھ دیتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا میں اور قیامت میں بھی اور تیار کر رکھا ہے

۱:۔ اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینے کا مطلب اس کے رسول کو ستانا یا اللہ تعالیٰ کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرنا ہے ایسے لوگوں کو دنیا و آخرت کا رسوا کن عذاب دیا جائیگا۔ آگے عام مسلمانوں کے بارے میں بھی ایسا کرنے کی سزا بیان فرمادی تاکہ محتاط رہیں
۲:۔ ان سب کو ایذا پہنچانے والے منافقین مدینہ تھے نہ اللہ کو چھوڑتے نہ حضور ﷺ کو نہ عام مسلمان مردوں عورتوں کو۔ خاص طور پر پردہ دار عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے تھے حالانکہ مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے۔ ۳:۔ اسی وجہ سے آگے پھر عام مسلمان عورتوں کو بھی وضاحت سے پردے کا حکم دیدیا ۴:۔ عربوں میں رواج تھا کہ سر پر کپڑا ہوتا لیکن سینہ ننگا ہوتا اسلئے فرمایا پورا بدن ڈھانپو ۵:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لونڈیوں اور عام عورتوں میں تمیز ہو جائے اسلئے کہ جب منافق چھیڑ چھاڑ کرتے تو پکڑے جاتے تو وہ کہتے ہم نے سمجھا تھا کہ یہ لونڈی ہے ۶:۔ فرمایا اگر اتنے اہتمام کے باوجود بلا ارادہ جسم کا کوئی حصہ ننگا ہو گیا تو اللہ معاف کر دے گا۔ آگے منافقوں کو متنبہ کیا جو بدنظری کرتے تھے اور جن کے دلوں میں زنا کی بیماری تھی کہ باز آجاؤ ورنہ تمہاری نشاندہی کر دی جائیگی ۷:۔ اس سے مراد غالباً یہودی ہیں جو جھوٹی افواہیں پھیلا کر مسلمانوں کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرتے تھے ۸:۔ اس بات سے علماء نے ایک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ منافق تمہارے پڑوس میں نہیں رہ سکتے تو کیا نعوذ باللہ روضۂ اقدس میں دفن ہو سکتے ہیں یہ شیخین کے صحیح ایمان کی دلیل ہے
ایک اور خاص بات بھی ہے کہ اگر جنت البقیع میں کوئی منافق یا بے دین دفن ہو جائے تو اس کی نعش قبر سے غائب ہو جاتی ہے اس کے لئے تاریخی شواہد موجود ہیں
۹:۔ چنانچہ یہی ہوا یہودی نکال دیئے گئے اور منافق ظاہر کر دیئے گئے۔ آگے فرمایا کہ یہ میرا طریقہ ہمیشہ سے ہے نبی کے مخالف اور فسادی ہمیشہ ذلیل ہوتے ہیں
۱۰:۔ پچھلی آیات میں اللہ و رسول کو ایذا دینے والوں کیلئے آخرت میں عذاب مہین کی سزا بیان فرمائی گئی ہے تو یہ سن کر منافق نے منکر ہو کر پوچھا وہ کب ہو گی؟ فرمایا
۱۱:۔ موت تو قریب ہے جو قیامت کی پہلی منزل ہے اور وہاں ہو گا کیا؟

لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
ان کیلئے اللہ نے ذلیل کرنیوالا عذاب ١ اور وہ لوگ جو دکھ دیتے ہیں ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٨﴾ يٰٓأَيُّهَا
بغیر کسی گناہ کے ٢ پس بے شک وہ اٹھا کر لاتے ہیں بہت بڑے طوفان کو اور کھلے گناہ کو ٣ اے نبی!
النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوٰجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ
آپ فرما دیجئے اپنی بیویوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور ایمان والی عورتوں کو کہ وہ لٹکا لیا کریں
عَلَيْهِنَّ مِن جَلٰبِيبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ أَدْنٰىٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ
اپنے چہروں پر اپنی بڑی چادروں کو ٤ یہ بات بڑی قریب ہے کہ ان کو نہ پہچانا جائیگا پس ان کو دکھ نہ دیا جائیگا ٥
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾ لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنٰفِقُونَ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٦ اگر باز نہ آئے یہ منافق
وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ
اور وہ لوگ جن کے دلوں میں گناہ کی بیماری ہے اور باتوں کو اڑانے والے اس مدینے میں ٧
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَآ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُونِينَ ۛ
ہم مسلط کر دینگے آپکو ان پر پھر وہ نہ رہ سکیں گے آپکے پڑوس میں مگر تھوڑی مدت کیلئے ٨ ان پر خدا کی لعنت ہے
أَيْنَمَا ثُقِفُوٓا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي
جہاں بھی پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور پوری طرح سے قتل کر دیئے جائیں گے ٩ یہی طریقہ رہا ہے اللہ تعالیٰ کا
الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾
ان لوگوں کے بارے میں جو گذر چکے ہیں آپ سے پہلے اور تو نہ پائے گا اللہ کے طریقے میں کوئی تبدیلی ١٠
يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّٰهِ ۚ وَمَا
پوچھتے ہیں آپ سے یہ کافر لوگ قیامت کے بارے میں آپ فرما دیجئے اس کا پورا علم تو اللہ کے پاس ہے اور کیا
يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِينَ
پتہ ہے تجھے شاید قیامت قریب ہی ہو جائے ١١ بے شک اللہ نے لعنت فرمائی ہے کافروں پر

۱۰ ۔ پچھلی آیات میں گذر چکا ہے کہ باز نہ آنے والوں پر دنیا میں لعنت ہوگی یہاں فرمایا آخرت میں بھی ان پر لعنت وپھٹکار بھی جاری رہے گی اور آگ کا عذاب بھی پہلے سے تیار ہے ۔ ۲ ۔ ایسا یہ حشر دیکھ کر پھر وہاں حسرت کریں گے مگر وہاں کیا فائدہ
۳ ۔ اللہ و رسول کو چھوڑ کر ہم نے کسی کی بات مانی تھی ۔ اسلئے سمجھایا کہ تم بھی باز آجاؤ اور اللہ و رسول کے حکموں کو بلا کم وکاست قبول کرکے عمل کرو حجتیں تنقیدیں سوال اور استہزاء نہ کرو ورنہ دیکھ لو ایسا کرنے والی پہلی امتیں بھی ایسی
لئے تباہی کا شکار ہوئی ہیں ۔ ۵ ۔ یہودی ان کا حکم بھی پڑھتے اور ان سے مزاح بھی کرتے الزام بھی لگاتے تھے ۔ اس ضمن میں کئی واقعات کتابوں میں مذکور ہیں ۔ ۶ ۔ آگے مسلمانوں کو اصلاح کا طریقہ اور ایسی باتوں سے بچنے کا اصول بتایا
۸ ۔ فرمایا تقوی اختیار کرو اور تقوی کی بڑی نشانی یہ ہے کہ زبان کی حفاظت کرو بیہودہ گوئی لغو گوئی الزام تراشی وغیرہ سے بچو اور ایسی بات کرو جو معقول اور مناسب ہو ۔ ۹ ۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا تمہارے عمل بھی ٹھیک ہو جائیں گے

وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا
اور تیار کر رکھا ہے ان کیلئے آگ کو ۱ ہمیشہ رہیں گے اس آگ میں نہ ہی کوئی دوست پائیں گے اور نہ
نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا
کوئی امداد کرنے والا جس دن ان کو چہرے کے بل الٹا ڈالا جائیگا آگ میں ۲ یہ کہیں گے ہائے ہماری بدبختی! کاش ہم حکم مانتے
اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا
اللہ کا اور حکم مان لیتے اللہ کے رسول کا ۳ اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے بات مانی اپنے سرداروں کی اور اپنے بڑوں کی
فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ
پس انہوں نے بہکا دیا تھا ہمیں سیدھے راستے سے اے ہمارے رب! دے ڈال ان کو دگنا عذاب اور لعنت فرما دے ان پر
لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا
بہت بڑی لعنت ۴ اے ایمان والو! ایسے نہ بنو جیسے وہ لوگ تھے جنہوں نے دکھ دیا تھا
ع ۸ ۵
مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾
موسیٰ کو ۵ پس پاک بتایا اللہ نے موسیٰ کو اس عیب سے جو لوگوں نے کہا تھا ۶ اور آپ اللہ کے ہاں بڑی عزت والے تھے ۷
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ
اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے ۸ اور بات وہ کرو جو پختہ اور سیدھی ہو ۹ درست کر دے گا
لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تمہارے عملوں کو اور بخش دیگا تمہارے لئے تمہارے گناہوں کو ۱۰ اور جو کوئی حکم مانے گا اللہ کا اور اسکے رسول کا
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ
پس وہ کامیاب ہو جائیگا بڑی کامیابی سے ۱۱ بے شک ہم نے پیش کیا امانت کو ۱۲ آسمانوں پر
وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ
اور زمین پر اور پہاڑوں پر پس انہوں نے انکار کیا کہ اس کو اٹھائیں اور ڈرے اس سے ۱۳ اور
حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ
اس کی ذمہ داری لے لی انسان نے بے شک انسان بڑا ظالم ہے اور بڑا نادان ہے ۱۴ تاکہ عذاب دے اللہ تعالیٰ

۱۵ ۔ عمل ٹھیک ہو جائیں گے تو گناہ بھی معاف ہو جائیں گے اس طرح
اللہ و رسول کے حکموں کی پیروی سے ہمیں حقیقی کامیابی مل جائے گی
۱۱ ۔ آگے عجیب انداز سے سمجھایا کہ تم تو اتنی بڑی امانت کے حامل ہو
جس کی وجہ سے تم اشرف المخلوقات بن گئے ہو تو آزمائش میں کامیابی
حاصل کرکے خود کو اس کا اہل ثابت کرو اور خدا کے انتخاب کو درست مانو
۱۲ ۔ امانت سے مراد اللہ کی خود وقت ہے اور احکام شرعیہ ہیں ۔ ان مخلوقات
سے کہا گیا کہ یہ احکام ہیں ان پر عمل سے ثواب اور نہ کرنے سے عذاب ہوگا
۱۳ ۔ وہ ڈر گئے کہ عمل نہ کرکے خواہ مخواہ سزا کے مستحق ہوں گے اسلئے بڑے
رتبے کی خاطر زیادہ پابند ہو جانے سے اور خطرہ مول لینے سے یہی مقام قبول ہے
۱۴ ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو بالفعل عدل اور علم سے خالی ہو مگر ان
صفات کے حصول کی صلاحیت و استعداد رکھتا ہو بعض نے اس سے
مجموعہ بحالہ بھی مراد لیا ہے جو بلند اور پیار والا خطاب ہے ۔
اکثر علماء نے اس سے نافرمان انسان مراد لئے ہیں جیسا کہ اگلی آیت
سے ظاہر ہو رہا ہے ۔ آگے فرمایا منفعہ تو ہمارا تھا اور اسکا مقصد یہ تھا

س۱:۔ منافقوں کو بھی مشرکین کے ساتھ شامل کر دیا جو زبان سے کلمہ پڑھتے اور دل سے نہ مانتے تھے۔ منافقین کی سزا اور آگے مومنین کی جزا بیان فرما دی ۔ س۲:۔ آگے فرمایا جو دل سے بھی مومن ہیں ان کی عملی غلطیاں اللہ معاف کر دے گا

س۳:۔ سورۃ سبا مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اس سورۃ میں قوم سبا کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ سبا"۔ سبا یمن کا دارالخلافہ ہے اس زمانے میں بڑا متمدن شہر تھا جس میں باغات، محل، شاندار محل، بڑے بڑے پانی کے ڈیم تھے وہ لوگ بڑے خوشحال تھے مگر اللہ کے باغی تھے، نبیوں کی مخالفت کی اور تباہ ہو گئے ۔ اس سورۃ میں ان کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ سورۃ الاحزاب کے آخر میں انسان کے ظالم و جاہل ہونے کا ذکر ہے اور ساتھ ہی منکرین کیلئے عذاب کا ۔ اس سورۃ میں اسی بات کی تاریخی شہادت پیش کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی عذاب دینے پر قادر ہے ۔ اسی طرح پوری سورۃ احزاب کا عنوان دو زندگیوں کو بیان کرنا ہے ایک اللہ و رسول کی حکم اطاعت کی اور ایک خواہشات نفسانی اور دنیاوی ساز و سامان کی طلب کی ۔ اس سورۃ میں دنیاوی طور پر خوشحال قوم کا ذکر فرمایا جو یہاں آکر دنیا میں ہی مگن رہتے ہیں اور ان کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے اور انکے مقابلے میں اللہ و رسول کی اطاعت کرنیوالے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح بعض علماء نے "حملها الانسان" کا معنی کیا ہے انسان نے خیانت کی "حمل" یعنی خیانت بھی تو اس سورۃ میں اللہ کی نعمتوں میں خیانت کی مثال دیدی ۔ "سبا" کی وجہ تسمیہ بھی علماء نے مختلف بیان کی ہے اس سے تجارت بھی مراد ہے اور غلام بنانا بھی ۔ وہ بہادر قوم بھی لوگوں کو گرفتار کر لاتے اور غلام بنا لیتے ۔

س۴:۔ چونکہ یہ مکی سورۃ ہے اور مکی سورتوں میں چار مسائل بنیادی طور پر بیان ہوتے ہیں توحید، رسالت، قیامت اور قرآن مجید کی صداقت۔ تو اسی لئے اس سورۃ کی ابتدا توحید ذاتی و صفاتی سے فرمائی گئی۔ فرمایا ساری کائنات کا خالق اللہ ہے اسلئے ساری تعریفوں کا مستحق بھی وہ ہے ۔ قیامت کے دن بھی یہ تذ بھی اعلان فرمائیں گے لمن الملک الیوم ۔ آج کے دن بھی بادشاہی صرف میری ہے

س۵:۔ اور کتنا باخبر ہے آگے وضاحت فرما دی کہ اس سے خود ہی اندازہ کر لو

س۶:۔ جو چیز زمین کے اندر جاتی ہے بیج ہو یا انسان، جو نکلتی ہے فصل ہو یا مردہ، جو آسمان سے اترتی ہے بارش ہو یا وحی، جو آبی بخارات اوپر جاتے ہیں یا نیک اعمال وہ سب اللہ جانتا ہے اتنا وسیع علم ہے اس کا مگر اتنی وسعت کے باوجود رحمت کا پہلو غالب ہے۔ فرمایا اسلئے میرے حکموں کو جانو ورنہ قیامت کے دن ذلیل ہونا پڑے گا

س۷:۔ آگے فرمایا کہ یہ کافر تو قیامت کو مانتے ہی نہیں اسلئے حکم نہیں مانتے

س۸:۔ وضاحت کردی کہ تمہارا ہر عمل خواہ ذرے جتنا ہو وہ اللہ کے علم میں ہے اور لوح محفوظ یا اعمالنامے میں محفوظ ہے اور قیامت کا ہونا اسی لئے ضروری ہے کہ اس کے مطابق فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو جزا اور سزا دی جا سکے

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ

منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں کو اور مشرک عورتوں کو س۱ اور توبہ قبول کرتا

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع ۹

اللہ ایماندار مردوں کی اور ایماندار عورتوں کی س۲ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

۳۴ سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ ۵۸

سورۃ سبا مکی ہے اور اس میں ۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے س۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ

تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جس کی ملک ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اور اسی کیلئے

الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي

ساری تعریفیں ہونگی قیامت میں س۴ اور وہ اللہ تعالیٰ بڑی حکمت والا ہے ہر چیز سے باخبر ہے س۵ وہ اللہ جانتا ہے جو داخل ہوتا ہے

الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ

زمین میں اور جو نکلتا ہے اس زمین سے اور جو اترتا ہے آسمان سے اور جو چڑھتا ہے

فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا

آسمان میں س۶ اور وہ اللہ بڑا مہربان بخشنے والا ہے س۷ اور کافر لوگ کہتے ہیں نہ آئے گی ہم پر

السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ

قیامت کی گھڑی آپ فرما دیجئے وہ ضرور آئیگی اور مجھے قسم ہے میرے رب کی وہ ضرور آئیگی تمہارے پاس مجھے قسم ہے اس رب کی جو جانتا ہے چھپی باتوں کو اس سے پوشیدہ نہیں ہے

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ

ذرے جتنا بھی نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ کوئی چھوٹی چیز اس ذرے سے

ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور نہ کوئی بڑی چیز مگر وہ موجود ہے روشن کتاب میں س۸ (قیامت اسلئے آئیگی) تاکہ بدلہ دے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے

ﺳ۱ : ۔ فرمانبرداروں کا اجر یہ ہے اور نافرمانوں کا بدلہ ہے ۲ :۔ یعنی خدا کے حکم کو مٹانے یا نافذ کی کوشش ہے ۳ :۔ آگے حضورؐ کو خطاب فرمایا اور ان دونوں طبقوں کی مزید تفصیل بتائی ہے :۔ دین کی سمجھ والے قرآن کو حق سمجھتے ہیں اور منکر حجت بازی کرتے ہیں

ﺳ۵ :۔ بنیادی وجہ دہی بعث بعد الموت کا انکار ہے اسی کو بنیاد بنا کر مخالف پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔ چونکہ یہ بات عقل کے خلاف ہے اسلئے وہ یہ کہتے ہیں ٦ :۔ آگے اس کا جواب ہے کہ یہ دونوں باتیں حضورؐ میں نہیں بلکہ

ﺳ۷ :۔ حضورؐ تو مجنون نہیں البتہ تم اتنے زیادہ گمراہ ہو کہ ایسے ہادی برحق کو مجنون کہتے ہو ۔ جو بیمار مرض ہونے کے باوجود خود کو صحت مند سمجھے اس سے بڑا بیوقوف اور گمراہ کون ہو سکتا ہے ۔ آگے ان کو دلیل دے کر سمجھا رہے ہیں اور غور فکر دے رہے ہیں

ﺳ۸ :۔ یہ آسمان و زمین جو سامنے نظر آ رہا ہے اور تم مانتے بھی ہو کہ اللہ نے ہی بنایا ہے تو جو خدا اتنی بڑی چیزیں بنا سکتا ہے وہ چھوٹے سے انسانی جسم کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا ۔ آگے فرمایا جو بنا سکتا ہے کیا وہ اپنی آسمانوں اور زمین سے تم پر عذاب

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④ وَالَّذِيْنَ

اور نیک کام کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے ١ اور وہ لوگ جو

سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ

کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہمیں عاجز کرنے کیلئے ٢ ان کے لئے عذاب ہوگا دکھ دینے والا ہے

اَلِيْمٌ ⑤ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

اور سمجھتے ہیں وہ لوگ جن کو دی گئی دین کی سمجھ کہ وہ چیز جو نازل کی گئی آپ کی طرف

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑥

آپکے رب کی طرف سے یہ حق ہے (اور یہ نازل ہونے والی بات) رہنمائی کرتی ہے اس اللہ کی راہ کی طرف جو غالب ہے اور تمام تعریفوں کا مالک ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ

اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ ہم تم کو بتائیں ایسا مرد جو خبر دیتا ہے تمہیں ایسا بتاتی

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑦

کہ جب تم پوری طرح ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے (وہ یہ کہتا ہے کہ) تمہیں نئے طور پر پیدا کیا جائے گا ہے

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کیا باندھ لیا اس نے اللہ پر جھوٹ یا اسے جنون کی بیماری ہے ہے بلکہ وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ⑧ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا

قیامت پر وہ عذاب میں ہیں اور کھلی گمراہی میں ہیں ہے کیا وہ نہیں دیکھتے ان چیزوں کو جو

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ

ان کے سامنے ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں آسمان سے اور زمین سے اگر ہم چاہیں تو دھنسا دیں

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

ان کو زمین میں یا گرا دیں ان پر ایک ٹکڑا آسمان سے ہے بے شک اس میں ہی

لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ⑨ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا

ع ٩ ٧

بہت بڑی نشانی ہے ہر اس بندے کیلئے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے ٩ اور بے شک دی ہم نے داؤدؑ کو اپنی طرف سے ایک فضیلت

نازل نہیں کر سکتا ۔ زمین میں دھنسانے کا منظر یہ تو تم قارون کے معاملے

میں دیکھ چکے ہو اور آسمان سے پتھر برسنے کا نظارہ قوم لوط پر ۔

اپنی نشانیوں کو دیکھ کر سمجھ لو کہ وہی خدا قیامت میں بھی عذاب دے سکتا ہے

ﺳ۹ :۔ آگے حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ کو دی گئی وہ نعمتیں یاد کرائیں کہ جو عقل و محال ہیں

اور سمجھایا کہ جو خدا یہ کر سکتا ہے کیا وہ قیامت قائم نہیں کر سکتا اسی طرح یہ بھی سمجھایا

کہ ان کو میں نے دینی دنیاوی دونوں نعمتیں دیں اسباب بھی دئے اور انہوں نے

اس کا شکر بھی کیا جبکہ ان کے مقابلے میں قوم سبا کو دنیاوی نعمتیں اور اسباب دئے

انہوں نے ناشکری کی تو میں نے جب عذاب بھیجا تو اس کا مقابلہ نہ کر سکے تباہ ہوگئے

اسلئے اصل معیار کامیابی کا میری اطاعت ہے ورنہ کامیابی ناکامی میں تبدیل ہو جاتی ہے

سارے پہاڑ، پرندے اور لوہا مسخر کر دیا اور ساتھ فرمایا اصل چیز عمل صالح ہے ۲ ۔ آگے بیٹے کا ذکر ہے کہ ان کیلئے کیا کیا مسخر کیا ۳ ۔ ہوا، تانبے جیسے قیمتی دھات کے چشمے، جن جیسی سرکش اور طاقتور مخلوق ان کے تابع کر دی اور جنوں کو
ڈرایا کہ نافرمانی کی تو سخت عذاب دونگا چنانچہ اُن سے سلیمانؑ یہ کام لیتے تھے ۴ ۔ محاریب سے محراب بھی مراد ہیں اور جنگ کے آلات بھی ۵ ۔ یہ سب کچھ دے کر ساتھ یہ حکم بھی دیدیا کہ غرور نہ کرنا بلکہ عملاً شکر کرنا صرف زبان سے نہیں
اسلئے کہ ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں جو عملاً شکر کرتے ہیں ۶ ۔ آگے سلیمانؑ کی وفات کا واقعہ بیان فرمایا جس سے کئی بنیادی مسئلے سمجھا دیئے ۔ سلیمانؑ اپنی نگرانی میں بیت المقدس کی تعمیر جنوں سے کرا رہے تھے ملک الموت روح لینے آئے تو
فرمایا یہ کام ادھورا رہ جائیگا جن بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا دونوں کام ہو جاتے ہیں جنوں کو پتہ ہی نہ دیگا چنانچہ ایک سال روح نکلنے کے بعد بھی سلیمانؑ جسم سلامت لاٹھی پر سہارا لئے کھڑے نظر آتے رہے ۔ جب کیڑے نے لکڑی کو
کھا کر اندر سے کھوکھلا کر دیا اُدھر بیت المقدس مکمل ہو گیا تو لاٹھی گری اور سلیمانؑ کا جسم بھی زمین پر آ رہا تب جنوں کو حقیقت کا علم ہوا ۔ اس سے دو مسئلے ثابت ہو گئے ایک تو جنوں کا غیب نہ جاننا جیسے کافروں کا عقیدہ
تھا دوسرا نبی کے جسم کا روح نکلنے کے بعد بھی سلامت رہنا اسلئے کہ
کیڑا جیسے گوشت کھاتا ہے وہ لکڑی کو تو کھاتا رہا نبی کے جسم کے قریب
بھی نہ آیا ۔ بعض لوگ اس عقیدے کے بھی منکر ہیں یہ بھی ثابت کر دیا
۸ ۔ یہاں تک حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ کے واقعات تھے آگے قوم سبا کے حالات ہیں

يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ﴿١٠﴾ اَنِ اعْمَلْ
اے پہاڑو! میری تسبیح کیا کرو اس کے ساتھ ہو کر اور پرندوں کو بھی حکم دیا اور نرم کر دیا تھا ہم نے ان کیلئے لوہے کو (اور کہتے تھے) کہ تیار کریں

سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
آپ زرہیں اور جوڑ ٹھیک اندازے کے ساتھ ان کڑیوں میں اور عمل کرتے رہو نیکی کے ۱ بے شک میں تیرے عملوں کو

بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ
دیکھ رہا ہوں ۲ اور سلیمانؑ کیلئے (ہم نے تابع کر دیا تھا) ہوا کو وہ صبح چلتی تھی ایک مہینے کے فاصلے پر اور شام کو بھی ایک مہینے کے فاصلے پر اور

اَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ
بہا دیا تھا ہم نے ان کیلئے ایک چشمہ تانبے کا اور جنات سے بھی کچھ جن (تابع کئے تھے انکے) جو کام کرتے تھے انکے سامنے ان کے رب

رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾
کے حکم سے (اور ہم نے کہہ دیا تھا) جو کوئی سرتابی کریگا ان جنوں میں سے ہمارے حکم سے ہم اس کو چکھائیں گے عذاب جلنے کا ۳

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ
عمل کرتے تھے وہ جن سلیمانؑ کے سامنے جو وہ کرنا چاہتے تھے محرابوں میں سے ۴ اور تمثیلوں میں سے اور ایسے لگنوں میں سے جو حوضوں کی طرح بڑے ہوں

وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
اور وہ دیگیں جو زمین میں گاڑی جاتی ہیں ۵ عمل کرو تم اے اولاد داؤدؑ کی میرے شکر کا اور بہت تھوڑے ہیں میرے بندوں میں سے

الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ
میرا شکر ادا کرنے والے ۶ پس جب جاری کیا ہم نے سلیمانؑ پر حکم موت کا ۷ تو نہ بتایا ان جنوں کو ان کی موت کے بارے میں

اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ
مگر ایک کیڑے نے جو زمین کا تھا جو کھا رہا تھا ان کی لاٹھی کو پس آپ کا بدن زمین پر آ پڑا کھل گئی یہ بات جنوں کے سامنے

اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿١٤﴾ۭ
کہ اگر وہ غیب جانتے تو نہ رہتے اس دکھ دینے والے عذاب میں ۸

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ڛ
بے شک تھی قوم سبا کیلئے ان کی آبادیوں میں ایک بہت بڑی نشانی دو باغ تھے اس ملک کے دائیں جانب اور بائیں جانب

۲: انگوروں کے اور باقی پھلوں کے باغ ہیں خوب کھاؤ پیو اور ساتھ اللہ کا شکر کرو ۳: لیکن انہوں نے کیا کیا؟ ۴: بجائے شکر کے اعراض کرنے لگے تو پھر ان پر اس شکل میں عذاب آگیا کہ پانی کا ڈیم ٹوٹ گیا اور سب کچھ بہا لے گیا
بعض علماء کہتے ہیں "عرم" ایک چوہے کا نام ہے جس نے زمین کے اندر سے سوراخ کر دئے اور ڈیم کا پانی سیلاب کی شکل اختیار کر گیا ۵: اور یہ کچھ ہوا نافرمانی اور ناشکری کی وجہ سے ۶: آگے ایک اور انعام کا ذکر کیا اور اس کے
مقابلہ میں ان کی ناشکری کا ۷: یمن سے ملک شام تک سارا علاقہ آباد اور سرسبز و شاداب اور پُرامن ہے ۸: لیکن وہ عجیب لوگ بن گئے۔ اس آرام و سکون سے اکتا گئے جیسے بنی اسرائیل من و سلویٰ مفت میں کھا کھا کر اکتا گئے
۸: چنانچہ ان کی خواہش پوری کر دی گئی آجکل بھی آبادی گھٹانے پر زور دیا جاتا ہے یہ خود پر ظلم ہے ۹: وہ انتشار اور تباہی کا شکار ہو گئے اور پیچھے ان کے قصے کہانیاں ہی رہ گئے ۱۰: اللہ تکلیف دے صبر کریں نعمتیں دیں تو شکر کریں

كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ

یہ کہہ دیا تھا) کھاؤ تم اپنے رب کی روزی سے اور شکر ادا کرو اس اللہ کا ایک پاکیزہ بستی ہے اور رب ہے

غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم

بخشنے والا ۲ پس منہ موڑ لیا انہوں نے ۳ پس ہم نے چھوڑ دیا ان پر سیلاب ۴ عرم کا ۵ اور دے ڈالے ان کے بدلے میں ان کو

بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ

دو باغ جن میں تھے بدمزہ پھل اور جھاؤ اور تھوڑے سے بیری کے پودے ۵

قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾

یہ ہم نے ان کو سزا دی ان کی ناشکری کی وجہ سے اور ہم تو سزا دیا کرتے ہیں ایسی کو جو ناشکرے ہوتے ہیں ۶

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً

اور ہم نے بنا دی تھیں ان میں اور ان بستیوں میں جن میں ہم نے برکت ڈال دی تھی ایسی بستیاں جو قریب قریب تھیں

وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ﴿١٨﴾

اور مقرر کیا تھا ہم نے راستہ چلنے کا (یہ کہہ دیا تھا) چلو ان راستوں میں راتوں میں اور دنوں میں پوری بے فکری کے ساتھ ۷

فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ

پس کہنے لگے اے ہمارے رب! فاصلہ کر دے ہمارے سفروں میں اور انہوں نے ظلم کیا اپنے آپ پر ۸ پس ہم نے کر ڈالا ان کو

أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ

کہانیاں اور ہم نے ان کو پوری طرح پرزے پرزے کر ڈالا ۹ بے شک اس واقعے میں بڑی نشانیاں ہیں ہر

صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ

صبر کرنے والے شکر کرنے والے کیلئے ۱۰ اور بے شک سچا کر دکھایا ان پر شیطان نے اپنے خیال کو پس انہوں نے پیروی کی اس کی

إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ

مگر بچ گیا ایک گروہ ایمان والوں میں سے ۱۱ اور نہیں چلتا لوگوں پر شیطان کا کوئی بھی غلبہ ۱۲

إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَ

مگر (یہ بات اس لئے کی جاتی ہے) تاکہ ہم جان لیں کہ کون ایمان رکھتا ہے آخرت پر ان لوگوں میں سے جو اس قیامت کے بارے میں شک میں ہیں اور

۱۵: آگے فرمایا ان بدبختوں نے اپنے ان اعمال سے شیطان کے خیال کی تصدیق کر دی جو اس نے جنت سے نکلتے وقت ظاہر کیا تھا اس طرح یہ اس کے ساتھی بن گئے
۱۱: اگرچہ ایمان والوں نے اس کے دعوے اور خیال کو باطل کر دکھایا ہے آگے وضاحت کر دی کہ شیطان کو اتنی قدرت نہیں کہ زبردستی لوگوں کو اپنی مرضی پر چلائے بلکہ اُن کی اپنی مرضی کا بھی دخل ہوتا ہے وہ تو صرف بہکاتا ہے
۱۲: یہ جو تھوڑا سا شیطان کو موقع دے دیا گیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ ایمان بالغیب والوں کی اور منکروں کی پہچان کرا دی جائے خاص طور پر آخرت اور قیامت پر ایمان اور انکار کی بنیاد پر

سیا: ۔ آگے دو باتیں سمجھائی کہ قیامت تو یقیناً ہوگی اور وہاں معبودانِ باطلہ کی سفارش نہ ہو سکے گی نہ کام آئیں گے اور دوسرا یہ کہ تم اللہ کو چھوڑ کر اس کے شریکوں کو نہ مان کر جن کو خدا بنائے بیٹھے ہو ان کے قبضہ اور اختیار میں تو ذرہ برابر چیز بھی
نہیں ہے تو تم کیوں نہیں شرک کو چھوڑ کر خدائے وحدہ لاشریک کی اطاعت کرتے۔ اس مسئلہ کو زیادہ تفصیل سے سمجھایا ہے۔ ۔ دنیا میں ان معبودانِ باطلہ کی یہ حیثیت ہے اور آخرت میں ہے۔ ۔ شفاعت بھی اللہ ہی کی اجازت سے ہوگی شافع کو بھی
اور جس کی شفاعت کرنی ہے اسے بھی بارگاہ میں بھی اجازت ضروری ہوگی اور آگے بتایا قیامت کی ہیبت کیسی ہوگی ہے۔ فرمایا فرشتے بھی باوجود خدا کی دی ہوئی اتنی طاقت اور معصومیت کے اس کا حکم سن کر رعب سے مدہوش ہو جاتے ہیں
اور ہوش بحال ہونے پر ایک دوسرے سے اس حکم کی تصدیق کرتے ہیں تو اور کسی کی کیا مجال ہے کہ بات بھی کر سکے چہ جائیکہ سفارش ہے۔ آگے ایک اور انداز سے سمجھایا ہے۔ جب تم بھی مانتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی رزق بھی نہیں دے سکتا تو
اس کے احکام کو مانتے کیوں نہیں ہو۔ اب یہ تو واضح ہے کہ جو اس اللہ کی بات مانے گا وہ ہدایت پر ہوگا اور نافرمان گمراہی پر۔ آگے فرمایا اب بھی اگر تم نہیں سمجھتے تو ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ اگر تم نہ مانو گے تو ہم سے (اس کی) باز پرس نہ ہوگی

ے۔۔ اسلئے اب معاملہ قیامت پر چھوڑتے ہیں وہاں فیصلہ ہو جائیگا
۸۔۔ یہاں تک توحید اور قیامت کا بنیادی عقیدہ بیان ہوگیا آگے رسالت آگئی
۹۔۔ باقی ہر نبی کو قوم کی طرف بھیجنے کا اعلان ہوتا ہے لیکن حضور ﷺ کیلئے فرمایا
آپ ساری انسانیت کیلئے بھیجے گئے ہیں اور ہر نبی کی طرح آپکی نبوت کے بھی
دو ہی پہلو ہیں فرمانبرداروں کیلئے بشیر اور نافرمانوں کیلئے نذیر یعنی ڈرانے والا
آگے پھر انسانی بنیادی عقیدے بعث بعد الموت اور قیامت کا ذکر ہے

ع ۲ ۱۲ ۸

رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ
تیرا رب ہر چیز پر پورا نگہبان ہے ۔ آپ فرما دیجئے تم پکار لو ان کو جن کے بارے میں تمہارا خیال ہے کہ وہ
دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي
بھی معبود ہیں اللہ کے سوا وہ مالک نہیں ہیں ذرے جتنی بھی چیز کے آسمانوں میں اور نہ ہی
الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾
زمین میں اور نہ ہی ان کا اس زمین و آسمان میں کوئی حصہ ہے اور نہ ہی ان میں سے کوئی بھی اللہ کا مددگار ہے
وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ
اور نہ فائدہ دے گی قیامت کے دن سفارش اللہ کے ہاں مگر اسی کیلئے جس کیلئے اللہ اذن دے گا یہاں تک کہ جب دور ہو جائیگی
عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ
ان کے دلوں سے گھبراہٹ تو آپس میں پوچھیں گے کیا کہا تمہارے رب نے کہیں گے حق ہی کہا ہے اور وہ سب سے بلند ہے
الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ
وہ سب سے بڑا ہے آپ ان سے پوچھئے وہ کون ہے جو روزی دیتا ہے تم کو آسمانوں سے اور زمین سے آپ فرما دیجئے وہ اللہ ہی ہے
وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔــلُوْنَ
اور ہم یا تم سیدھی راہ پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں ۔ آپ فرما دیجئے تم سے نہ پوچھا جائیگا
عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔــلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ
ان کاموں کے بارے میں جو ہم کرتے ہیں اور ہم سے نہ پوچھا جائیگا ان کاموں کے بارے میں جو تم کرتے ہو آپ فرما دیجئے اکٹھا کریگا ہم کو ہمارا رب پھر فیصلہ کرے گا
بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ
ہم میں ساتھ حق کے اور وہی اللہ تعالیٰ ہے بہتر فیصلہ کرنیوالا سب کچھ جاننے والا ہے آپ فرما دیجئے دکھاؤ مجھ کو وہ جن کو تم نے ملا دیا ہے
بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً
اللہ کے ساتھ شریک بنا کر یہ بات ہرگز نہیں ہے بلکہ اللہ ہی غالب ہے اور بڑا حکمت والا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سب انسانوں کیلئے
لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
خوشخبری سنانیوالا اور ڈر سنانیوالا ہے لیکن بہت لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور یہ پوچھتے ہیں

ف۱ :- آگے فرمایا ان کو قیامت کی حیثیت بتادی ف۲ :- فرمایا فکر نہ کرو وہ دن مقرر بالضرور آئیگا اور ایسے آئیگا کہ ایک لمحہ کی تاخیر و تقدیم نہ ہوگی۔ جلدی مچانے یا اس طرح انکار کرنے کے بجائے اس کو مانو اور اس کیلئے تیاری کرو
توحید، رسالت اور قیامت کے تین بنیادی عقائد اور مسئلہ بیان ہوگئے آگے قرآن مجید کا مسئلہ آگیا ف۳ :- کافر نہ توحید کے قائل ہیں نہ رسالت کے نہ قیامت کے نہ قرآن کے نہ پہلی آسمانی کتابوں کے تو ظاہر ہے جس قیامت کے متعلق یہ سوال
کر رہے ہیں اس دن یہ ناکام ہونگے - جب وہ حساب کیلئے کھڑے ہونگے تو پھر ایک دوسرے سے لڑ رہے ہونگے ف۴ :- اپنے سرداروں سے کہیں گے تم نے ہم کو بہکایا ہے وہ جواب دیں گے راہ ہدایت تمہیں بتادی گئی تھی تم اس پر کیوں نہیں چلے ہم نے تمہیں زبردستی روکا تھا۔ ہمیں
الزام نہ دو تم خود ہی گمراہ تھے ف۵ :- وہ کمزور جوابی دلیل دیں گے ف۵ :- تم نے ماحول ہی ایسا بنادیا تھا ہم پھنس گئے ف۶ :- آگے فرمایا یہ بحث و تمحیص ان کو کوئی فائدہ نہ دے گی عذاب کا فیصلہ ہو جائیگا اسے دیکھ کر پھر پچھتائیں گے مگر پشیمانی کو چھپائیں گے

ف۷ :- آگے حضور کو تسلی دی کہ اگر مکہ کے سردار مخالفت کر رہے ہیں تو
یہ نئی بات نہیں ہر نبی کا مقابلہ سرداروں نے کیا اور ساتھ وجہ بھی بتادی

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا
کب ہوگا یہ قیامت کا وعدہ اگر تم سچے ہو ۱ آپ فرما دیجئے تمہارے لئے ایک دن مقرر ہے جس سے
تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
تم نہ پیچھے ہو سکو گے ایک گھڑی اور نہ آگے ہو سکو گے ۲ اور یہ کافر کہتے ہیں
كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ
ہم ہرگز نہ مانیں گے اسی قرآن کو اور نہ ہی ان کتابوں کو جو اس سے پہلے نازل ہوئیں ۳ اور اگر
تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ
تو دیکھے جب یہ ظالم کھڑے کئے جائیں گے اپنے رب کے سامنے لوٹائیں گے آپس میں ایک دوسرے پر
اِۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ
اپنی باتیں کہیں گے وہ لوگ جو کمزور سمجھے گئے تھے ان سے جو بڑے بنے تھے اگر تم نہ ہوتے
لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ
تو ہم ایمان والے ہو جاتے ۴ اور کہیں گے وہ لوگ جو بڑے بنے تھے ان سے جن کو کمزور سمجھا گیا تھا کیا ہم نے
صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾
روکا تھا تمہیں ہدایت سے اس کے بعد کہ آپہنچی تھی تمہارے پاس بلکہ تم خود اللہ کے نافرمان تھے ۵
وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَ
اور کہیں گے وہ لوگ جو کمزور سمجھے گئے تھے ان سے جو بڑے بنے تھے بلکہ رات اور
النَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا
دن کی تدبیروں نے جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم منکر ہو جائیں اللہ کے اور ٹھہرائیں اس کیلئے شریک ۶ اور چھپے چھپے
النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ
پچھتائیں گے جب دیکھ لیں گے عذاب کو اور ہم ڈال دیں گے طوق ان کی گردنوں میں جو کافر تھے
كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ
ان کو وہی سزا دی جائے گی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ۷ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بھی بستی میں

النصف ۳ ع ۹ ۹

۱: ہر بستی سے امیر اور عیاش ٹکراتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری یہ سرداری اور عیاشی ختم ہو جائیگی اور مال بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا پڑیگا ۲: عذاب سے ڈرانے کا جواب یہ دیتے ہیں ۳: ان کا ذہن صرف دنیاوی مال و اسباب کی طرف تھا کہ ان کے ہوتے ہوئے ہمیں کون سزا دے سکتا ہے آگے اس کا جواب ہے ۴: فرمایا کہ یہ چیزیں تھوڑی یا زیادہ دینا اللہ کے اختیار میں ہے اور وہی عذاب پر بھی قادر ہے تم یہ بات کیوں نہیں جانتے۔ آگے فرمایا کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ ہماری کثرت اولاد و اسباب خدا کی رضا کی دلیل ہے تو سمجھ لو کہ معیار فضیلت یہ چیزیں نہیں بلکہ ایمان اور عمل صالح ہے ۵: البتہ فرمانبردار بن کر یہ چیزیں بڑے مالکوں کے مطابق استعمال کروگے تو پھر دوہرا اجر ملیگا ۶: اگر اسے میری مخالفت اور مقابلے میں خرچ کروگے تو عذاب کیلئے تیار رہو ۷: اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ مال و اولاد کو استعمال کرکے دین کی اشاعت روک دوگے تو یہ تمہارا غلط خیال ہے۔ دین تو پھیلیگا البتہ تم خود کو عذاب کا مستحق بنالوگے ۸: آگے پھر وہی بات سمجھائی کہ رزق کی کمی زیادتی اللہ کے اختیار میں ہے اگر اس کا دیا ہوا مال اسی کی راہ میں خرچ کروگے تو وہ اس کو اور بڑھائیگا ۹: آگے پھر قیامت کے دن کا حال بیان فرمایا ۱۰: چونکہ بعض عرب فرشتوں کی بھی عبادت کرتے تھے اسلئے فرشتوں سے ان کافروں کے سامنے سوال ہوگا کیا تم نے انہیں اپنی عبادت کا کہا تھا وہ جواب میں اپنی برات کا اظہار کردیں گے

مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ

کوئی بھی ڈر سنانے والا مگر کہا وہاں کے عیاشوں نے ۱ بے شک ہم اس ہدایت کا جو تم دے کر بھیجے گئے ہو انکار کرتے ہیں ۲ اور

قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾ قُلْ

یہ بھی کہا انہوں نے ہمارے مال زیادہ ہیں اور ہماری اولادیں زیادہ ہیں اور ہمیں کوئی سزا نہ دی جائے گی ۳ آپ فرما دیجئے

اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

بے شک میرا رب کھول کر دیتا ہے روزی جسے بھی چاہتا ہے اور اندازے سے دیتا ہے جسے بھی چاہتا ہے لیکن بہت سے لوگ اس بات کو

ع ٢ ١٠ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ

نہیں جانتے ۴ اور نہیں تمہارے مال اور نہ ہی تمہاری اولادیں اس حالت میں کہ تمہیں قریب کرسکیں

عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

ہمارے مگر وہ آدمی جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے ۵ اس کے لئے

جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَ

کئی گنا زیادہ ثواب ہوگا بدلہ اسکے کاموں کا اور وہ جنت کے بالاخانوں میں امن کے ساتھ رہیں گے ۶ اور

الَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

وہ لوگ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہمیں تھکانے کے لئے ۷ یہ لوگ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

پکڑے ہوئے آئیں گے ۸ آپ فرما دیجئے بے شک میرا رب کھول کر دیتا ہے رزق جسے بھی چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ

اپنے بندوں میں سے اور ناپ کر دیتا ہے جسے بھی چاہتا ہے اور جو بھی خرچ کروگے اللہ کی راہ میں وہ

يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

تم کو اسکا بدلہ دے گا اور وہ بہتر رزق دینے والا ہے ۹ اور جس دن اللہ اکٹھا کرے گا ان سب کو

ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾

پھر پوچھے گا فرشتوں سے کیا یہی لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے ۱۰

۱:۔ خدا کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے وہی کلمہ کہیں گے جو آدمؑ کی پیدائش کے اعلان کے وقت کہا تھا۔ یہ کہہ کر پھر وضاحت کریں گے ۲:۔ یہ تو جنوں کو پوجتے تھے۔ آگے فرمایا جن بھی اور باقی معبود بھی اس دن بیزاری کا اعلان کر دیں گے۔ وہاں نفسا نفسی کا عالم ہوگا
۳:۔ فرمایا جائیگا جس دوزخ کا تم انکار کرتے تھے آج اس کا عذاب چکھو ۴:۔ آگے ان کے عذاب کی دوسری وجہ بتائی کہ وہ قرآن کا انکار کرتے تھے ۵:۔ قرآن سن کر مختلف رائیں قائم کرتے ۶:۔ کوئی کہتا یہ گھڑا ہوا ہے کوئی کہتا جادوگر کا
کلام ہے اسلئے کہ سننے والا فوراً اثر قبول کر لیتا تھا۔ آگے فرمایا حالانکہ اپنی خوش ہونا چاہئے تھا کہ سالہا سال بعد ہماری طرف آسمانی کتاب بھیجی گئی ہے اور رسول آیا ہے ۷:۔ اگر یہ سردار اور امیر لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام کمزوروں کیلئے ہے ہمیں کیا
ضرورت ہے ماننے کی تو سن لیں اور غور کریں کہ تم سے پہلے لوگوں کو جو مال و اسباب، قوت و طاقت دی گئی تھی تم کو تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں دیا گیا اگر وہ نافرمانی کر کے تباہ و برباد ہوگئے تو تمہاری کیا حیثیت ہے اسلئے باز آجاؤ اور بات مانو
۸:۔ آگے حضورؐ سے فرمایا کہ اپنی پھر اس انداز میں دعوت فکر دیں
۹:۔ لمبی باتوں کو چھوڑو چلو صرف ایک بات میری مان لو اور یوں کرو

قَالُوا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ
فرشتے کہیں گے تیرے لئے پاکی ہے[۱] بے شک تو ہی ہمارا مالک ہے ان کو نہیں چھوڑ کر بلکہ یہ تو پوجتے تھے
الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ
جنوں کو اور بہت سے لوگوں کو جنوں پر پورا یقین تھا[۲] پس آج کے دن مالک نہ ہوگا کوئی بھی
لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ
کسی کیلئے فائدہ پہنچانے کا اور نہ دکھ دینے کا[۳] اور ہم کہہ دیں گے ان ظالموں سے چکھو تم عذاب اس
النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
آگ کا جسے تم جھٹلاتے تھے[۴] اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ
روشن روشن آیتیں[۵] کہہ دیتے ہیں یہ تو ایک مرد ہے جو چاہتا ہے کہ تم کو روک دے ان چیزوں سے جن کو
يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ
پوجا کرتے تھے تمہارے باپ دادا اور یہ بھی کہتے ہیں یہ قرآن تو ایک جھوٹ ہے اپنی طرف سے بنایا گیا ہے بلکہ کہتے ہیں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾
یہ کافر حق کے بارے میں جب ان کے پاس آپہنچا یہ تو کھلا ہوا جادو ہے[۶]
وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ
اور نہیں دی ہم نے ان مکے والوں کو کوئی کتاب جس کو پڑھتے قرآن سے پہلے اور نہیں بھیجا ہم نے ان کی طرف
قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا
آپ سے پہلے کوئی ڈرسنانے والا[۷] اور جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اور یہ تو نہیں پہنچے
ع ۵ ۹ ۱۱ مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ
دسویں حصے کو بھی ان نعمتوں کے جو ہم نے ان کو دی تھیں پس جھٹلایا انہوں نے میرے رسولوں کو پھر کیسے ہوئی میری پکڑ[۸] آپ فرما دیجئے
اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ
میں بس نصیحت کرتا ہوں ایک بات کی[۹] وہ یہ بات ہے کہ تم کھڑے ہو جاؤ اللہ کیلئے دو دو اور ایک ایک پھر

۱. بالکل علیحدگی میں ان باتوں پر غور کرو یا باہم مشورہ کر لو اور ان پہلوؤں پر غور کرو اور خواہ مخواہ کی ضد نہ کرو ۲. تم دیوانہ کہتے ہو تو کسی دلیل کی بنیاد پر۔ اگر نبی بھی عذاب سے ڈراتا ہے تو اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے اُسے کیا ملے گا
۳. اُسے کوئی دنیاوی لالچ بھی نہیں تم نے پیشکش کر کے دیکھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی مفت میں وحی کی بارش کر رہے ہیں اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جس زور سے اللہ تعالیٰ حق کو باطل پر پھینک رہا ہے اس سے اندازہ
کر لو کہ باطل کہاں ٹھہر سکے گا وہ مٹ جائیگا اور حق غالب ہو جائیگا تو اس حق کو تسلیم ہی کر لو ۵. آگے واضح اعلان کر دیا حالانکہ ظاہری اسباب نہ تھے۔ یہی سچے نبی کی نشانی ہے۔ فرمایا یہ اٹل بات ہے اسلام غالب ہوگا کفر مٹے گا اور پھر دوبارہ
ظاہر نہ ہو سکے گا کم از کم حجاز کی سرزمین میں ۶. آگے اور نفسیاتی دلیل دی ہے ۷. میری غلطی کا نقصان تو مجھے ہوگا لیکن اللہ کی نازل کردہ ہدایت کو تم نے نہ مانا تو نقصان خود بھی ہوگا۔ نافرمانی کی وجہ سے تم پر عذاب آگیا تو اس وقت توبہ بھی
کچھ فائدہ نہ دے گی ۸. اس سے نزع کے وقت کا حال بھی ہو سکتا ہے اور حشر کے دن کا بھی کہ وہاں سے بھاگ تو نہ سکیں گے بلکہ قریب ہی موجود ہوں گے پکڑ لیے جائیں گے ۹. فرمایا اب موقع گنوا چکے ہو وہ بہت دور ہو چکا ہے

۱۰. اس وقت دعوت کو نہ ماننے کیلئے دور از کار تاویلیں کرتے رہے
آگے فرمایا جن دنیاوی مال و اولاد اور سامان تعیش کی وجہ سے انکار کیا آج
ان کی نگاہوں سے اوجھل کر دی جائیں گی اور اکیلے ہی جانب منزل روانہ ہوگا
اس سے موت کا وقت بھی مراد ہے اور حشر کے میدان کے بعد دوزخ کی طرف
روانگی بھی۔ چونکہ وہ دونوں باتوں پر شک کرتا تھا حیات بعد الموت پر بھی
اور عذاب و ثواب پر بھی۔

تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ
پھر غور کرو ۱ تمہارا یہ ساتھی دیوانہ نہیں ہے ۲ یہ تمہیں ڈرانے والا ہے

بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ
سخت عذاب آنے سے پہلے ۳ آپ فرمادیجئے وہ جو میں مانگوں تم سے کوئی مزدوری

فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
بس وہ تمہارے لئے ہی ہو میری مزدوری تو اللہ پر ہے اور ہر چیز اللہ کے

شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾
سامنے ہے آپ فرمادیجئے بے شک میرا رب پھینک رہا ہے حق کو ۴ اور وہ اللہ جاننے والا ہے چھپی باتوں کا ۵

قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ
آپ فرمادیجئے حق آپہنچا اب ظاہر نہ ہو سکے گا باطل اور نہ ہی دوبارہ لوٹ سکے گا ۶ آپ فرمادیجئے اگر

ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ
میں بہک رہا ہوں تو میرا بہکنا میرے ہی نقصان کو ہوگا اور اگر میں راستے پر ہوں تو اس کی وجہ ہے کہ وحی

اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ
میری طرف میرا رب بھیجتا ہے بے شک میرا رب سننے والا ہے اور بڑا ہی قریب ہے ۷ اگر آپ دیکھیں جب یہ گھبراہٹ میں ہونگے پس یہ بچ نہ

وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ
سکیں گے اور پکڑے جائیں گے قریب ہی کی جگہ سے ۸ اور کہیں گے ہم ایمان لائے اللہ پر اب کہاں ان کا

التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ
ہاتھ پہنچ سکتا ہے دور کی جگہ سے ۹ حالانکہ وہ انکار کر چکے ہیں اس دین کا اس سے پہلے اور

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا
پھینکا کرتے تھے بن دیکھے نشانہ پر دور کی جگہ سے ۱۰ اور روک ڈال دی جائیگی ان کے درمیان اور ان چیزوں

يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع ٦ ١٢
کے درمیان جن کو وہ دل چاہتے تھے جیسا برتاؤ کیا گیا ہے ان جیسوں کے ساتھ اس سے پہلے بے شک وہ لوگ ایسے شک میں تھے جو ان کو بے چین کر رہا تھا

ف۱ ۔ سورۃ فاطر مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اس کی ابتدا میں ہی فرمایا گیا الحمد للہ فاطر السموٰت والارض شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ فاطر" ۔ فاطر کا معنے ہوتا ہے کسی چیز کو بلا نمونے کے بنانے والا
سورۃ سبا میں بھی چاروں بنیادی مسئلے بیان فرمائے گئے ہیں اور اس سورۃ میں بھی ۔ اسی طرح پچھلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ منکر انسان بھی موت کے وقت ایمان کی تمنا کرتا ہے لیکن اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اسلئے اس سورۃ میں سمجھایا کہ میری نعمتوں
کی ابھی زندگی میں ہی قدر کرو اور میری بات مان لو ۔ اسی طرح اپنی قدرت و اختیار اور عظمت کو بیان کرکے ڈرایا بھی کہ اگر بات نہ مانو گے تو تباہ کر دیئے جاؤ گے میں ہر چیز پر قادر ہوں ف۲ ۔ یہ آسمان، زمین، فرشتے اور باقی سب مخلوق اللہ نے بغیر کسی
نمونے کے پیدا کئے ہیں ۔ آگے فرشتوں کی قوت کی طرف بھی اشارہ فرمایا ف۳ ۔ پروں کا اسلئے خصوصیت سے ذکر فرما دیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرشتوں کا وجود ہی نہیں اس سے مراد طاقت ہے ۔ تو کیا طاقت کے پر ہوتے ہیں ف۴ ۔ اس سے مراد فرشتوں کے زیادہ پر بھی ہو سکتے ہیں
جیسا کہ جبرئیل امینؑ کے چھ سو پر بتائے گئے ہیں اور باقی مخلوق بھی مراد ہو سکتی ہے
ف۵ ۔ فرمایا میں ہر چیز پر قادر ہوں ان فرشتوں کے ذریعے منکروں کو ملیا میٹ کر سکتا ہوں
ف۶ ۔ بارش کی مثال ہی سے سمجھ آ سکتا ہے ۔ اسی طرح ہر نعمت کا معاملہ ہے کسی اور کو اختیار نہیں
ف۷ ۔ آگے فرمایا ان احسانات کو دیکھ کر میرے حکموں کو مانو اور نافرمانی نہ کرو
ف۸ ۔ اس ایک بات پر ہی غور کر لو کہ تمہیں پیدا کیا اور پھر رزق بھی دیا
ف۹ ۔ توحید کے بعد آگے رسالت کا بیان آ گیا ۔ حضورؐ کو تسلی دی جا رہی ہے
ف۱۰ ۔ آپکی تکذیب کوئی نئی بات نہیں دلبرداشتہ نہ ہوں اپنا کام جاری رکھیں ۔
ف۱۱ ۔ انجام کا فیصلہ میں نے ہی کرنا ہے ۔ آگے لوگوں کو سمجھایا کہ دھوکہ میں نہ رہو
ف۱۲ ۔ اس سے مراد قیامت، قبر، حساب کتاب، حق کی بالادستی سب کچھ ہو سکتا ہے
ف۱۳ ۔ شیطان تمہارا اصلی دشمن ہے تم بھی اُسے دشمن سمجھو اور اس کی تابعداری نہ کرو

۳۵ سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ ۴۳

سورۃ فاطر مکی ہے اور اس میں ۴۵ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کو اور زمین کو ف۲ وہی اللہ بنانے والا ہے فرشتوں کو پیغام لانے والا

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

دو پروں والے اور تین پروں والے اور چار پروں والے ف۳ بڑھاتا ہے اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے ف۴ بے شک اللہ تعالیٰ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ

ہر چیز پر پورا قادر ہے ف۵ وہ جو کھول دے اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے اپنی کوئی رحمت پس اسکو کوئی نہیں روک سکتا

لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

اور جسے روک دے اُسے کوئی چھوڑ نہیں سکتا اللہ کے سوا ف۶ وہی غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ف۷

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ

اے لوگو! یاد کرو اللہ کا وہ احسان جو اس نے تم پر کیا ہے ف۸ کیا کوئی ان کو پیدا کرنے والا ہے اللہ کے سوا

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③

جو ان کو روزی دیتا ہو آسمان سے اور زمین سے کوئی معبود نہیں ہے سوا اس اللہ کے پس تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو ف۹

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

اگر یہ آپکو جھٹلاتے رہیں پس بے شک جھٹلائے گئے سارے رسول آپ سے پہلے بھی ف۱۰ اور اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے

الْاُمُوْرُ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ

سب کاموں کو ف۱۱ اے لوگو! اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا ف۱۲ پس دھوکے میں نہ رکھے تمہیں یہ دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ

اور دھوکہ نہ دے تمہیں اللہ کے مقابلے میں یہ شیطان ف۱۳ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بھی اسے سمجھو

سے۱: تم اسکے ساتھ ہونگے تو دوزخی بن جاؤ گے اور یہی انجام سارے کافروں کا ہوگا ۔ سے۳: آگے ان کے مقابلے میں ایمان اور عمل صالح والوں کا انجام بتا دیا ۔ سے۴: اسلئے ہر عمل کے وقت سوچ لو کہ اللہ اس سے ناراض تو نہیں ۔ آگے پھر آپ کو تسلی دی
سے۵: جس انسان میں خیر و شر میں فرق کرنے کی صلاحیت ہی ختم ہو جائے اس پر افسوس کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ سے۶: آگے فرمایا ان کو مثال سے سمجھا دیں کہ اگر تمہیں حیات بعد الموت پر یقین نہیں ہے تو اللہ کی اس قدرت پر غور کر لو ۔ سے۷: جسطرح وہ مردہ زمین کو زندہ
کر دیتا ہے تمہیں بھی مرنے کے بعد زندہ کر دے گا ۔ سے۸: آگے فرمایا کہ یہ لوگ غیر اللہ کو اسلئے پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کے محبوب اور معزز بندے ہیں ان کی وجہ سے ہمیں بھی عزت ملے گی تو یہ سمجھ لیں کہ عزت کا مالک تو اللہ ہے وہی عزت دیتا ہے تو اس کی بات مانیں
سے۹: آخرت کی عزت ہو تو بھی اور دنیا کی عزت ہو تو بھی ۔ دنیاوی وقار تو عارضی ہوتا ہے اصل عزت یہ ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد بھی کوئی عزت سے نام لیں ۔ سے۱۰: اس سے مراد کلمہ طیبہ، کلمہ تمجید، استغفار، درود شریف، قرآن مجید اور اللہ کا ذکر ہے ۔ فرمایا
یہ اتنی قوت والے ہیں کہ خود بخود اوپر چڑھ جاتے ہیں اور نیک اعمال کو اللہ قبول کر کے خود اٹھا لیتے ہیں ۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ان کلمات طیبات میں اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ ان عملوں کو بھی ساتھ اوپر اٹھا لیتے ہیں اسلئے ان کے ساتھ ذکر وغیرہ کیا کریں

سے۱۵: یہ تو نیک باتوں اور عملوں کا اجر ہے اور آگے برائیوں کا انجام بتایا
سے۱۱: جو لوگ اسلام کیخلاف تدبیریں کرتے ہیں ان کو عذاب بھی ہوگا اور
ان کی سب تدبیریں بھی ناکام ہونگی ۔ آگے پھر دعوت فکر دی

عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ⑥ الَّذِينَ
اپنا دشمن بے شک وہ بلاتا ہے اپنے گروہ کو تاکہ وہ ہو جائیں آگ والے ے۱ وہ لوگ جو

كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ
کافر ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے ے۳ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کیلئے

ع ٢ / ١٣ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ⑦ أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ
بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے ے۴ بھلا وہ آدمی جسے اسکے برے کام مزین کئے گئے پس اسنے برے کاموں کو اچھا سمجھا اور بے شک

اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ
اللہ تعالیٰ گمراہ رکھتا ہے جسے بھی چاہتا ہے اور راہ پر لگاتا ہے جسے بھی چاہتا ہے ے پس آپ نہ جائیں اپنی زندگی کو

عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ⑧ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ
ان پر افسوس کرتے ہوئے بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے جو کاریگری وہ کرتے ہیں ے۵ اللہ ہی وہ ذات ہے جو چلاتا ہے

الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ
ہواؤں کو پس وہ بکھیر لاتی ہیں بادلوں کو پس وہ بادل ہم ہانک کر لیجاتے ہیں مردہ بستی کیطرف پس ہم زندہ کر دیتے ہیں کہ بارش کیساتھ زمین کو بھی

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ⑨ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ
اس کے مرچکنے کے بعد ے۷ اسی طرح قبروں سے نکلنا ہوگا ے۸ جو کوئی چاہتا ہو عزت کو پس اللہ ہی کیلئے ہے ساری کی ساری عزت ے

جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ
اسی اللہ کی طرف چڑھتے ہیں پاکیزہ کلمے ے۹ اور نیک عملوں کو بھی وہ اللہ اٹھا لیتا ہے ے۱۵

وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ
اور وہ لوگ جو سوچتے رہتے ہیں برائیوں کو ان کیلئے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر

هُوَ يَبُورُ ⑩ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
بیشک برباد ہونیوالا ہے ے۱۱ اور اللہ ہی نے پیدا کیا تمہیں مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر بنا دیا تمہیں

أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ
جوڑے جوڑے اور نہیں اٹھاتی کوئی بھی مادہ اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور نہیں بڑھائی جاتی کسی کی عمر

۱ ۔ یہ تو انسان کا اپنا حال ہے آگے فرمایا مزید قدرت کی نشانیاں دیکھو ۔ ۲ ۔ یہ نعمتیں سب اللہ کی دی ہوئی ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ اور اللہ کا شکر کرنا چاہیے اور شکر کا تقاضا ہے اطاعت وفرمانبرداری ۔ آگے اور مثال دی ۔ ۳ ۔ اس سارے نظام میں
کسی بندے کا کوئی دخل نہیں اور جن کو تم پکارتے ہو خدا کو چھوڑ کر ان کی بے حیثیتی بھی دیکھ لو ۔ ۴ ۔ کھجور کی گٹھلی کے درمیان ایک دھاگہ سا ہوتا ہے اسے قطمیر کہتے ہیں ۔ آگے فرمایا وہ تمہارے کام دنیا میں آئیں گے اور نہ قیامت میں
۵ ۔ آگے فرمایا تمہارے معبودان باطل ہی نہیں بلکہ ہر بندہ اللہ کا محتاج ہے البتہ احتیاج کے درجے مختلف ہیں ۔ ۶ ۔ تم بھی غلط فہمی میں نہ رہو کہ شاید ہم ناگزیر ہیں فرمایا میں بے نیاز ہوں اور چاہوں تو تمہاری نافرمانی کی وجہ سے تمہیں ہٹا کر کوئی
اور مخلوق آباد کر دوں یا کوئی اور قوم لے آؤں

مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۱

اور نہ کم کیا جاتا ہے اس کی عمر سے مگر یہ ساری باتیں کتاب میں لکھی ہوئی ہیں بے شک یہ ساری کی ساری باتیں اللہ پر بڑی آسان ہیں

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ

اور نہیں برابر ہوتے دو دریا : یہ ایک میٹھا ہے خوشگوار ہے پسند ہوتا ہے اس کا پینا ۔ اور

هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ

ایک نمکین کھاری ہے اور ان سب دریاؤں سے تم کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

ایسا زیور جسے تم پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو کہ چلتی ہیں پانی کو چیر کر تاکہ ڈھونڈو تم اللہ کے

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ

فضل سے اور تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو ۔۲ وہی اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو

فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

رات میں اور کام میں لگا دیا سورج کو اور چاند کو یہ سارے چل رہے ہیں ایک وقت مقرر تک کے لئے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا

یہ ہے وہ اللہ جو پالنے والا ہے تمہیں اسی کی بادشاہی ہے ۔۳ اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کو چھوڑ کر وہ تو نہیں ہیں

يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝۱۳ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ

مالک ایک چھلکے کے بھی ۔۴ اگر تم پکارو گے ان کو وہ نہیں سن سکتے تمہاری پکار کو اور اگر

سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ

سن بھی لیں تو وہ قبول نہ کریں گے تمہارے پکارنے کو اور قیامت کے دن انکار کر دیں گے تمہارے شریک ٹھہرانے سے

وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝۱۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ع ۲ / ۷ / ۱۴

اور کوئی نہیں بتا سکتا تجھے جیسے وہ اللہ بتا رہا ہے جو باخبر ہے ہر چیز سے ۔۵ اے لوگو! تم سارے کے سارے محتاج ہو

اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۱۵ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

اللہ کے اور اللہ ہی بے نیاز ہے تمام تعریفوں کا مالک ہے ۔۶ اگر وہ چاہے تمہیں لے جائے

س۱: آگے پھر سمجھایا کہ تمہارے معبودان باطل قیامت کے دن تمہارا بوجھ نہیں اٹھائیں گے س۲: وہاں نفسا نفسی ہوگی کوئی رشتہ دار بھی دکھ نہیں بانٹے گا۔ دنیا میں بھی یہی ہوتا ہے جس نے خود بوجھ اٹھایا ہوا ہو وہ دوسرے کا کیسے اٹھا سکتا ہے اسی طرح
بیماری کو دیکھ لیں کوئی دوسرا چاہے بھی تو مریض سے بیماری ہٹا کر خود کو نہیں لگا سکتا۔ اسے فرمایا بات سمجھ لیکن یہ بھی ماننی تو بات سمجھے گا کون؟ س۳: اور ڈرنے والا کون ہوگا جو نمازی ہوگا س۴: آگے حضورؐ کو تسلی دی اور سمجھایا
کہ آپؐ ان کے بارے میں کیوں زیادہ فکر کرتے ہیں اگر وہ کفر و ضلالت اور نافرمانی کی گندگی سے خود کو پاک کریں گے تو ان کا اپنا فائدہ ہے نہ کریں گے تو اپنا نقصان کریں گے س۵: آگے مومنوں اور کافروں کا فرق مثالوں سے سمجھا دیا
س۶: آگے فرمایا آپؐ کا کام صرف ان کو ڈرانا ہے منوانا نہیں س۷: اور یہ نہ ماننے کا سلسلہ صرف آپکے ساتھ نہیں ہر امت نے اپنے رسولوں کے ساتھ یہی سلوک کیا ہے

وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَ

اور لے آئے نئی مخلوقات کو اور یہ بات اللہ پر کوئی مشکل نہیں ہے س۱ اور

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا

نہیں اٹھایا کرتا کوئی بوجھ والا بوجھ دوسرے کا اور اگر بلائے کوئی بوجھ والا دوسروں کو اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ

اس سے کوئی نہ اٹھائے گا کچھ بھی بوجھ اگرچہ وہ اس کا بڑا قریبی ہی کیوں نہ ہو س۲ بے شک آپ ڈرا سکتے ہیں

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ

انہی کو جو ڈرتے ہیں اپنے پالنے والے سے بن دیکھے س۳ اور قائم کرتے ہوں نماز کو س۴

وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

اور جو کوئی پاکیزہ بنے گا وہ پاکیزہ بنے گا اپنے فائدے کے لئے اور اللہ ہی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے س۵

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾

اور برابر نہیں ہوا کرتے اندھے اور آنکھوں والے اور نہ اندھیرے اور اجالا

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ

اور نہ ہی سایہ اور نہ ہی گرمی اور نہیں برابر ہوتے زندے اور مردے

إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي

بے شک اللہ ہی سنا سکتا ہے جسے بھی چاہے اور آپ نہیں سنا سکتے ان کو جو

الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ

قبروں میں پڑے ہوئے ہیں س۶ آپ تو صرف ڈر سنانے والے ہیں بے شک ہم نے بھیجا آپ کو سچا دین دے کر

بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾

خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا س۷ اور کوئی امت ایسی نہیں آپ سے پہلے جس میں ڈرانے والے نہ گذر چکے ہوں

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ

اگر یہ لوگ آپکو جھٹلا دیں پس بے شک جھٹلا چکے وہ لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں آئے ان کے پاس

سے ۔ باوجود معجزات اور آسمانی کتابیں دیکھنے کے وہ نہ مانے تو پھر ایسی پکڑ ہوئی جس کی نظیر نہیں ملتی ۔ گذشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے دلائل بیان فرمائے آگے بھی آفاقی دلائل بیان فرمائے کہ اگر علمی دلائل نہ
سمجھ سکتے تو ان پر غور کرو ۔ فرمایا دیکھو زمین ایک، پانی ایک، کاشتکار ایک لیکن پھل مختلف ۔ اسی طرح وحی کا پانی اترتا ہے تو انسان ایک مخلوق ہونے کے باوجود کوئی مومن بنتا ہے کوئی کافر ۔ آگے اور مثالیں دیکھ لو
سے ۔ سوچو کیا اتنا عظیم فرق خود بخود پیدا ہو سکتا ہے ۔ آگے فرمایا ان مظاہر کو دیکھ کر نیک فطرت لوگ جو علم والے اور سمجھدار ہوتے ہیں وہ ان کے خالق کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں ۔ آگے ایسے لوگوں کی صفات اور نشانیاں بیان کیں
لہ اسلئے کہ وہ اللہ کی سطوت، طاقت، رعب کو جانتے ہیں
سے ۔ اس سے مراد علم دین اور روحانیت ہے کہ اسے بندگی اجرت کے مفہوم تک پہنچاتے ہیں

سے ۔ نیکی کے دو فائدے ہوتے ہیں ایک اجر اور ایک اضافہ اور اضافے کے بھی کئی درجے ہیں دس گنا، سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ جتنا اللہ چاہے ۔ آگے قرآن مجید کی صداقت کو بیان فرمایا

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَٰبِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

ان کے رسول کھلے کھلے معجزے لے کر اور صحیفے لے کر اور روشن کتاب لے کر ۔ پھر

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ

میں نے پکڑ لیا ان منکروں کو پھر کیسی ہوئی میری پکڑ ۔ کیا نہیں دیکھا تو نے کہ

اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَٰتٍ مُّخْتَلِفًا

بے شک اللہ تعالیٰ نے اتارا آسمان سے پانی کو اور نکالا ہم نے اس پانی کی وجہ سے پھلوں کو جن کے مختلف ہیں

أَلْوَٰنُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

رنگ ۔ اور پہاڑوں میں سے بھی مختلف رنگوں والے ہیں کچھ سفید ہیں کچھ سرخ ہیں جن کے مختلف

أَلْوَٰنُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ

رنگ ہیں اور بہت زیادہ کالے بھی ہیں اور انسانوں میں سے اور زمین پر چلنے والوں میں سے

وَالْأَنْعَٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ

اور چارپایوں میں سے اسی طرح مختلف ہیں ان کے رنگ ۔ بے شک ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے

مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓؤُا ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اس کے بندوں میں سے وہی لوگ جو علم والے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے بخشنے والا ہے ۔ بے شک وہ لوگ جو

يَتْلُونَ كِتَٰبَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا

پڑھتے ہیں اللہ کی کتاب کو اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور خرچ کرتے ہیں پر اس چیز سے جو

رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَٰرَةً لَّن تَبُورَ ﴿٢٩﴾

ہم نے ان کو دی ہے چھپے بھی اور کھلے بھی ۔ امید رکھتے ہیں ایسی سوداگری کی جس میں گھاٹا نہ ہوگا

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ

تاکہ پورا پورا دے ان کو اللہ ان کے اجر اور بڑھادے ان کیلئے اپنے فضل سے بے شک وہ بخشنے والا

شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

بڑا قدردان ہے ۔ اور وہ چیز جس کی وحی کی ہم نے آپ کی طرف اس کتاب سے یہ حق ہے سچا بتانے والی ہے

سلہ قرآن خود بھی سچی کتاب ہے اور پہلی آسمانی کتابوں کو بھی سچا قرار دیتا ہے سلہ فرمایا نبی کی وراثت دنیاوی نہیں ہوتی بلکہ علم دین ہوتا ہے اسلئے اس سے مراد علماء کرام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی امانت سونپا تھا کچھ ان میں سے چن لیا وہ
تو ہنسے ہوئے خامی بڑے بن گئے ۔ آگے فرمایا پھر آگے چل کر عام مسلمان وارث بنیں گے ان کی پھر تین قسمیں ہونگی سلہ فرمایا یہ آخری قسم والے محبوب لوگ ہیں ان پر میرا بہت فضل ہے سلہ دوسری جگہ فرمایا ذلک الفضل من اللہ جہاں
انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کو منعم علیہ طبقہ قرار دیا ۔ آگے ان کا اجر بیان فرمایا سلہ قیامت میں یہ چیزیں جسم پہنیں گے یا روح؟ منکرین عجیب ہوتے ہیں ویسے ہی تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔ یہ بدن ہوگا۔ وہ پورا اسطرح شکر کریں گے
سلہ اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو ہم سے راضی ہو گیا ہم کو ساری زندگی تیری ناراضگی کا ڈر رہا آج وہ پریشانی ختم ہو گئی ہے سلہ یہ بھی اللہ کا فضل ہے ہمارا کوئی کمال نہیں ہے سلہ آگے منکرین کا حال بیان فرمایا
سلہ نہ موت آئیگی نہ عذاب ہلکا ہوگا ۔ وہاں پھر دوزخی چیخیں گے اور دہائی دیں گے سلہ کیا مطالبہ کریں گے؟ ایک دفعہ یہاں سے نکال کر دیکھو ہم اب پہلے والے کام نہیں کریں گے

لما بين يديه ان الله بعباده لخبير بصير ۝۳۱ ثم اورثنا

دھی کتابوں کی سلہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات سے پورا باخبر ہے اور انکے اعمال کو دیکھنے والا ہے پھر وارث بنا دیا ہم نے

الكتب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه

کتاب کا ان لوگوں کو جن کو چن لیا ہم نے اپنے بندوں میں سے سلہ پس ان بندوں میں سے کوئی تو ظلم کرنیوالا ہے اپنے آپ پر

ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرت باذن الله ذلك

اور ان میں سے کوئی متوسط درجے والا ہے اور ان میں سے کوئی آگے بڑھنے والا ہے نیکیوں میں اللہ کے حکم سے سلہ یہ اللہ کا

هو الفضل الكبير ۝۳۲ جنت عدن يدخلونها يحلون

سب سے بڑا فضل ہے سلہ (ان لوگوں کیلئے) باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ داخل ہونگے ان کو پہنائے جائیں گے

فيها من اساور من ذهب ولؤلؤا ولباسهم فيها حرير ۝۳۳

اس جنت میں کنگن سونے کے اور موتی بھی اور ان کی پوشاک اس جنت میں ریشم ہوگا سلہ

وقالوا الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن ان ربنا

اور وہ جنتی کہیں گے تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جس نے دور رکھا ہم سے ہماری پریشانی کو سلہ بے شک ہمارا رب

لغفور شكور ۝۳۴ الذي احلنا دار المقامة من فضله

یقیناً بخشنے والا ہے اور بڑا قدر دان ہے وہ اللہ جس نے اتارا ہم کو ہمیشہ رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے سلہ

لا يمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب ۝۳۵ والذين

نہ پہنچے گی ہم کو اس جنت میں کوئی بھی تھکان اور نہ پہنچے گی ہم کو اس جنت میں کوئی بھی بے فائدہ بات سلہ اور وہ لوگ جو

كفروا لهم نار جهنم لا يقضى عليهم فيموتوا ولا

منکر رہے ان کیلئے دوزخ کی آگ ہے نہ ان کا فیصلہ کیا جائیگا کہ مر سکیں اور نہ

يخفف عنهم من عذابها كذلك نجزي كل كفور ۝۳۶

ہلکا کیا جائے گا ان سے دوزخ کا عذاب اسی طرح ہم سزا دیتے ہیں ہر ناشکرے کو سلہ

وهم يصطرخون فيها ربنا اخرجنا نعمل صالحا

اور یہ دوزخی یوں کہتے ہوئے چیخ و پکار کریں گے سلہ اے ہمارے رب! نکال دے ہم کو دوزخ سے تاکہ وہ کام کریں جو نیک ہونگے

ف۱ :۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دیا جائیگا ف۲ :۔ اس سے مراد ایک تو انبیاءؑ علماءؒ صوفیاؒ مبلغین ہیں اور ایک سفید بال بھی ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ کے ایک فرمان سے ثابت ہے ایک دفعہ شیشہ دیکھا سفید بال نظر آیا تو فرمایا جاءنی النذیر
اسکے بعد شیشہ دیکھنا چھوڑ دیا کہ اب بڑھاپا آگیا ہے اور خضاب بھی چھوڑ دیا۔ فرمایا اتنی لمبی عمر تم کو دی تم نہ شرمائے اب تو قصہ ختم ہوگیا ہے اب اس عذاب کو چکھو ف۳ :۔ آگے فرمایا تم اب تو یہ وعدہ کررہے ہو لیکن میں دلوں کے حال بھی
جانتا ہوں تم نے پھر وہی عمل دہرانے ہیں۔ صحیح ذہنی انقلاب تو تب آتا ہے جب آدمی غور و فکر کرے کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا مجھے ساری مخلوق سے اعلیٰ بنایا اسلئے مجھے اللہ کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ آگے یہی احساس دلایا گیا کہ تم تو میرے خلیفہ ہو
ف۵ :۔ کفر اور نافرمانی کے سارے کام انفرادی اور اجتماعی طور پر انسان کیلئے گھاٹا ہیں۔ آگے مشرک سے روکنے کیلئے دعوتِ فکر دی کہ ان سوالوں کا جواب دو ف۶ :۔ انہوں نے زمین کا کونسا حصہ بنایا ہے یا آسمان کے نظام میں ان کا کوئی

غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن
ان کاموں کے سوا جو ہم پہلے کیا کرتے تھے (اللہ کیطرف سے یہ کیا جائیگا) کیا ہم نے تم کو وہ عمر نہ دی تھی جس میں سوچ سکتا تھا جو بھی
تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ ع ۱۱ / ۱۶
سوچنا چاہتا اور آچکا ہے تمہارے پاس ڈر سنانیوالا بھی ف۲ پس چکھو تم اس عذاب کو اپنے آپ پر ظلم کرنیوالوں کیلئے کوئی مددگار نہ ہوگا ف۳
إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
بے شک اللہ جانتا ہے چھپی باتیں آسمانوں کی اور زمین کی بے شک وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے
الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن
سینوں کی باتوں کو بھی ف۴ وہی اللہ نے بنایا تمہیں نائب اس زمین میں پس جو کوئی
كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا
ناشکری کریگا تو اسی پر وبال پڑیگا اسکی ناشکری کا اور نہیں بڑھاتا کافروں کیلئے انکا کفر انکے رب کے ہاں مگر
مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ
غضب کو اور نہیں بڑھاتا کافروں کیلئے ان کا کفر مگر گھاٹا ہی ف۵ آپ فرما دیجیئے بھلا تم دیکھو
شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا
اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو جن کو تم پکارتے ہو اللہ کو چھوڑ کر دکھاؤ مجھے وہ جو بنایا انہوں نے
مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا
زمین سے یا ان کا کوئی حصہ ہے آسمانوں میں ف۶ یا ہم نے دی ہے ان کو کوئی تحریر
فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم
کہ وہ ایک دلیل پر ہیں اللہ کی طرف سے ف۷ بلکہ وعدہ نہیں کرتے یہ ظالم آپس میں
بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
ایک دوسرے کے ساتھ مگر دھوکے کا ف۸ بے شک اللہ تعالیٰ ہی تھامتا ہے آسمانوں کو اور زمین کو
أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن
اس سے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں اپنی جگہ سے تو کوئی تھامنے والا نہیں ہے ان کو اللہ کے سوا

دخل ہے۔ اگر یہ نہیں تو میری طرف سے کوئی تحریر ہے ان کے حق میں
ف۷ :۔ ...۔ پھر فرمایا ان میں سے کوئی دلیل انکے پاس نہیں بلکہ شیطان
کے بہکاوے پر بڑے چھوٹوں کو اگلے پچھلوں کو یہ سبق دیتے رہے کہ یہ معبود
اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہونگے حالانکہ یہ سب دھوکا تھا
ف۸ :۔ فرمایا یہ شرک اتنا بڑا ظلم ہے کہ اس سے زمین و آسمان پھٹ سکتے تھے
مگر اللہ تعالیٰ حلیم ہیں انہوں نے آسمان و زمین کو تھام رکھا ہے

۱ - آگے خصوصیت سے اہل مکہ کو خطاب فرمایا ہے ۲ - چونکہ ان میں حضورؐ اکرم سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا تھا وہ یہ قسمیں کھایا کرتے تھے - مگر جب حضورؐ آ گئے تو وہ مکر گئے ۳ - انکار بھی کیا اور تکلیف پہنچانے کیلئے برے منصوبے بنانے لگے
آگے فرمایا یہ تدبیریں الٹا خود ان پر پڑیں گی ۴ - آگے فرمایا کہ یہ موقوف نہیں قوموں کے حالات نہیں دیکھتے کہ انہوں نے بھی نبیوں کا انکار اور ان سے بدسلوکی کی تو تباہ و برباد ہو گئے جب کہ وہ سب نبی اپنے مشن میں کامیاب رہے
یہ فرما کر حضورؐ کو بھی تسلی دے دی کہ یہ ناکام ہونگے اور آپؐ کامیاب ۵ - یہ میرا اصول ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا - یہاں اجمالاً اشارہ کیا گیا اگر وضاحت سے بتا دیا کہ وہ تم سے زیادہ طاقتور تھے وہ نہیں بچ سکے تو تم کیسے بچو گے
۶ - آگے فرمایا اگر میں نے عذاب کا فیصلہ کر لیا تو پھر کرۂ زمین پر کوئی جاندار نہ رہے گا - اگر انسان جو میرا خلیفہ ہے وہ عذاب میں آ گیا تو اس کے لئے بنائی ہوئی باقی مخلوق بھی ختم ہو جائیگی - اس قسم کی ایک جھلک اللہ نے موجودہ
لوگوں کو سونامی میں دکھا دی اور اب تو ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کی بھرمار ہے غالباً یہ قیامت کی تیاری ہو رہی ہے ۷ - آگے فرمایا میں نے مہلت دی ہوئی ہے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ - اس سے مراد موت بھی ہے تو یہ
کا وقت بھی ہے اور قیامت بھی اور قیامت کے دن ہر ایک کو اس کے ہر عمل
کی جزا و سزا ملے گی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں

بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ

بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بردبار ہے بخشنے والا ہے ۱ یہ قسمیں کھایا کرتے تھے اللہ کے نام کی پکی پکی

اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى

قسمیں کہ اگر آ پہنچا ان کے پاس کوئی ڈرانیوالا تو ضرور ہو جائیں گے زیادہ ہدایت والے پہلی دو

الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿٤٢﴾ اِۨسْتِكْبَارًا

امتوں سے ۲ پس جب آ پہنچا ان کے پاس ڈرسنانے والا تو نہ بڑھی ان کے لئے مگر نفرت ہی غرور کرتے ہوئے

فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا

ملک میں اور سوچتے ہوئے بری تدبیروں کو ۳ اور نہیں پڑا کرتی بری تدبیر مگر اپنی لوگوں پر جو بری تدبیر

بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ

سوچنے والے ہوتے ہیں ۴ پس یہ انتظار نہیں کر رہے مگر ایسی قوموں کے طریقوں کا جو اگلی قوموں سے ہوتا رہا ہے پس تو نہ پائے گا

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾

اللہ کے طریقوں کو کوئی بھی بدلنے والا اور تو نہ پائے گا اللہ کے طریقوں کو کوئی بھی ہٹانے والا ۵

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کیا یہ چلے پھرے نہیں زمین میں کہ دیکھ لیتے کیسے ہوا انجام ان لوگوں کا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ

جو گذر چکے ہیں ان سے پہلے اور وہ تھے زیادہ طاقت میں ان سے اور کوئی بھی چیز

اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ

اللہ کو عاجز نہیں کر سکتی نہ آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں

اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا

بے شک وہ بڑے علم والا ہے ہر چیز پر قادر ہے ۶ اور اگر پکڑتا اللہ انسانوں کو ان کے

كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ

برے کاموں پر تو نہ چھوڑتا زمین کی پیٹھ پر کسی بھی جاندار کو ۷ لیکن

ف۱ :- سورۃ یٰسٓ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کی ابتدا کی مناسبت سے ہی شاید حضورؐ نے اس کا نام سورۃ یٰسٓ رکھا ہے۔ پچھلی سورۃ کی آخری آیات میں کفار مکہ کی قسموں کا ذکر تھا کہ اگر ہماری طرف نبی آیا تو ہم ایمان لے آئیں گے مگر جب حضورؐ آگئے تو مخالفت شروع کر دی۔ انہی کے بارے میں پھر اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرمائیں اور اس سورۃ میں آپؐ کے سچا ہونے کی تصدیق بھی کی۔ آپؐ کی عالی شان کو بھی بیان فرمایا قرآن کی صداقت بھی بیان کی۔ اس طرح ان بدبختوں کی نفرت کا جواب دے دیا۔ اس سورۃ کو حضورؐ نے قرآن کا دل قرار دیا ہے اور بالخصوص مرنے والے کے پاس پڑھنے کا حکم دیا ہے کہ اس سے اسکی نجات اور مغفرت ہوگی۔ اسی طرح فجر کے وقت پڑھنے والے کیلئے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس پر سارا دن نازل ہوتی رہتی ہیں

ف۲ :- حرف "س" سید الحروف ہے اور حضورؐ سید البشر، سید المرسلین ہیں۔ علماء کرام نے اس حرف کے متعلق بہت تحقیق کی ہے جو کتابوں میں موجود ہے

يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ

ڈھیل دے رہا ہے ان لوگوں کو ایک وقت مقرر تک کیلئے پھر جب آپہنچے گی وہ مدت ان کی پس بے شک

اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيرًۢا ﴿٤٥﴾ ع ٨ / ١٧

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کو دیکھنے والا ہے

٣٦ سُورَةُ يسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُونَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوعَاتٍ ٤١

سورۃ یٰسٓ مکی ہے اور اس میں ۸۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

يسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْءَانِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣﴾ عَلَىٰ

اے دونوں جہانوں کے سردار! ف۲ مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی ف۳ بے شک آپ یقیناً پیغامبر رسولوں میں سے ہیں

صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤﴾ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ

سیدھی راہ پر ہیں ف۴ یہ قرآن اتارا گیا ہے اس اللہ کی طرف سے جو غالب ہے بڑا ہی مہربان ہے ف۵ تاکہ آپ ڈرائیں ایسی قوم کو کہ نہیں

أُنذِرَ ءَابَآؤُهُمْ فَهُمْ غَٰفِلُونَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰٓ أَكْثَرِهِمْ

ڈرائے گئے انکے باپ دادا (آپ سے پہلے) پس وہ غفلت میں ہیں بے شک ثابت ہو چکی بات عذاب کی ان میں سے اکثر لوگوں پر

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٧﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِىٓ أَعْنَٰقِهِمْ أَغْلَٰلًا فَهِىَ إِلَى

پس وہ ایمان نہ لائیں گے ف۶ بے شک ہم نے ڈال دیئے ان کی گردنوں میں طوق پس وہ ان کی

الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ

ٹھوڑیوں تک ہیں پس انکے سر اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں ف۷ اور ہم نے بنا دی ان کے آگے بھی

سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾

ایک دیوار اور ان کے پیچھے بھی ایک دیوار پس ڈھانپ دیا ہم نے ان کو پس وہ نہیں دیکھتے

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾

اور برابر ہے ان پر کہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان نہیں لائیں گے ف۸

آگے فرمایا اگر یہ کفار مکہ آپؐ کو نبی نہیں مانتے تو مجھے یکے قرآن کی قسم ہے "حکیم" کا مطلب حکمت والا بھی ہے اور "محکم" یعنی پکا بھی جسے کوئی نہ مٹا سکے

ف۳ :- آگے فرمایا جس طرح قرآن میں شک نہیں ٹھیک اسی طرح آپؐ کی رسالت بھی محکم ہے اور آپؐ کا راستہ بھی سیدھا یعنی صحیح اور برحق ہے اس پر چلنے والا کامیاب ہوگا

ف۴ :- آگے فرمایا یہ قرآن ان مکہ والوں میں اتارا اسلئے کہ پہلے کوئی نبی ان میں نہیں آیا اور نہ آسمانی کتاب تاکہ وہ عذر پیش نہ کر سکیں

ف۵ :- آپؐ اپنا فرض پورا کریں اگرچہ انکی اکثریت ایمان نہیں لائے گی

ف۶ :- آباء و اجداد کی تقلید، جاہلانہ رسوم، حب جاہ و مال کے طوق ان کے گلے میں پڑے ہیں، غرور سے سر اکڑے ہوئے ہیں اور اسی طرح جہالت و ضلالت کے پردوں سے ڈھانپ دئے گئے ہیں۔ حق کو دیکھ ہی نہیں سکتے

ف۷ :- ان کیلئے تو برابر ہے لیکن آپؐ کیلئے نہیں آپؐ اپنا کام جاری رکھیں

ف۸ :- یہاں تک حضورؐ کی ذہن سازی فرمائی کہ آپؐ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں سید المرسلینؐ ہوں میرے سمجھانے سے سب سمجھ جائیں گے اور ایمان لے آئیں گے

آگے فرمایا بات سمجھنے اور مان لینے والوں کی نشانیاں یہ ہیں

۱: نصیحت کا فائدہ صرف اسی کو ہوتا ہے جو اُسے مان کر اس پر عمل کرے اور اپنے رب سے ڈرے۔ آگے ایسے لوگوں کا اجر عظیم بیان فرمادیا ہے ۲: آگے اشارہ فرمایا کہ فریقین کی عزت و ذلت کا پورا اظہار آخرت میں ہوگا
اسلئے اپنی میعاد میں کہ ایک وقت آئیگا اعمال کا حساب ہوگا ۳: سب انسان دوبارہ پیدا کئے جائینگے اور اعمالنامے کے مطابق جو کہ ساتھ ساتھ تیار ہو رہا ہے ان کی جزا و سزا کا فیصلہ ہوگا ۴: آگے ایک واقعہ بیان فرما کر عبرت
حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا جو مومنوں کیلئے بشارت ہے اور منکرین کے انجام کے لحاظ سے ان کیلئے سبق آموز ہے ۵: انطاکیہ ایک بستی ہے اور واقعہ کا تعلق عیسیٰؑ کے دور سے ہے ۶: اس سے مراد عیسیٰؑ کے مبلغین ہیں جو انہیں توحید کی دعوت دینے گئے
۷: انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو تقریباً ہر امت نے اپنے نبی کو دیا ۸: ہمارا کام تو پیغام کو پہنچانا ہے تم مانو یا نہ مانو۔ قوم نہ مانی تو اس کے بعد ان پر قحط کا عذاب آگیا تو بجائے اس کے کہ اللہ کا حکم مانتے انہوں نے الٹا ان مبلغین کو کوسنا شروع کیا کہ یہ
تمہاری نحوست ہے۔ تم باز آجاؤ ورنہ پتھر مار مار کر قتل کردیں گے ۹: انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری وجہ سے نہیں بلکہ تمہارے اپنے کفر و شرک اور جھٹلانے کا نتیجہ ہے

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ
بے شک آپ اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو پیروی کرے ذکر کی اور ڈرے اپنے مہربان رب سے بن دیکھے ۱

فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ
پس آپ بشارت دیں اُسے گناہوں کی بخشش کی اور عزت والی روزی کی ۲ بے شک ہم ہی زندہ کریں گے مُردوں کو ۳

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي
اور لکھ رہے ہیں جو یہ آگے بھیج رہے ہیں اور جو نشان پیچھے چھوڑ آئیں گے اور ہر چیز کو ہم نے گن رکھا ہے

إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ
روشن کتاب میں ۴ اور آپ بیان کردیں ان کیلئے ایک مثال ان بستی والوں کی ۵ جب

جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا
آپہنچے انکے پاس نبی کی طرف سے بھیجے ہوئے ۶ جب بھیجے ہم نے ان کے پاس دو تبلیغ کرنیوالے پس انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا
پس تائید دی ہم نے ان دونوں کو تیسرے کے ساتھ پس کہا انہوں نے بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں کہنے لگے

مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ
تم تو انسان ہی ہو ہم جیسے اور نہیں اتاری مہربان رب نے کوئی بھی چیز

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ
بے شک تم سراپا جھوٹے ہو ۷ کہا انہوں نے ہمارا رب جانتا ہے بے شک ہم تمہاری طرف

لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٧﴾ قَالُوا
یقیناً بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے ذمے تو بات کو کھول کر پہنچا دینا ہے ۸ کہنے لگے

إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم
ہم نے منحوس سمجھا تمہارے آنے کو اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر ماریں گے اور تمہیں پہنچے گا

مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ ۚ أَئِن
ہماری طرف سے عذاب دردناک ۹ کہا ان لوگوں نے تمہاری بدفالی تو تمہارے ساتھ ہے آیا تمہیں

۱۔ یہ باتیں سوچی تھیں کہ شہر کے دور کے کونے سے ایک مومن شخص آگیا۔ شاید اُسے پتہ چلا ہو کہ قوم ان مبلغین کو قتل کرنے پر تیار ہوگئی ہے اسلئے وہ دوڑتا ہوا آیا اور قوم کو سمجھایا ۲۔ یہ حضرت تبلیغ کر رہے ہیں ان کی بات مان لو

ذُكِّرْتُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا

تمہیں سمجھائی گئی یہ بات بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے بڑھنے والے ہو۱ اور آ پہنچا شہر کے دور کے کونے سے

الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾ ۙ

ایک مرد دوڑتا ہوا کہا اس نے اے میری قوم! بات مان لو ان بھیجے ہوئے لوگوں کی

اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٢١﴾

بات مان لو ان کی جو نہیں مانگتے تم سے ۔ کوئی بھی مزدوری اور یہ سیدھی راہ پر ہیں ۲

۱۔ خود اپنی مثال سامنے رکھ کر دعوت دی کہ جس خدا نے پیدا کیا ہے اُسی کی طرف واپس جانا ہے تو اس کی بات ماننے میں کیا رکاوٹ ہے۔ آگے معبودان باطل کی بے حیثیتی بیان کی ہے ۲۔ یہ دلائل دئے اور آخر میں اپنے ایمان کا اظہار بھی کر دیا کہ شاید
اس سے متاثر ہو کر یہ بھی مان جائیں لیکن انہوں نے نصیحت ماننے کی بجائے اُسے شہید کر دیا ۳۔ اُدھر وہ شہید ہوا اور اُسی وقت مرتے ہی جنت میں پہنچا دیا گیا تو اس نے جو پیغام بھیجا اپنی قوم کو وہ بھی اللہ نے قرآن میں ذکر کر دیا تاکہ یہ لوگ بھی
نصیحت حاصل کریں ۴۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا انجام بتایا ۵۔ عذاب کیلئے کوئی بڑا انتظام نہیں کرنا پڑا بلکہ فرشتے نے ایک چیخ ماری اور سب وہیں ٹھنڈے ہو گئے۔ آگے اس اچانک عذاب کی خصوصی وجہ بھی بیان فرمادی ہے ۶۔ مطلق کفر سے خدا کو
جلدی غصہ نہیں آتا مہلت دیتا رہتا ہے لیکن کفر کے ساتھ جب نبی کا اور اس کے پیغام یعنی دین کا مذاق اڑایا جائے تو فوراً اور سخت پکڑ ہوتی ہے۔ آگے فرمایا ہر قوم ہی تباہ نہیں ہوئی باقی نافرمان قوموں کا بھی یہی حال ہوا وہ بھی مٹ گئیں
۷۔ وہ فنا نہیں ہوئے اب بھی میری گرفت میں ہیں ابھی قیامت کا عذاب باقی ہے ۸۔ آگے منکرین کو سمجھانے کیلئے بعث کا بیان دو دلائل بیان فرمائے ہیں کوئی انداز سمجھانے کا نہ چھوڑا تا کہ اتمام حجت ہو جائے ۹۔ اس میں حیات بعد الموت کا بھی اشارہ ہے
۱۰۔ جس طرح بظاہر مردہ زمین سے مردہ بیج سے زندہ فصل نکلتی ہے تم بھی قبروں
سے زندہ اٹھائے جاؤ گے اسلئے سمجھو اور آخرت کی زندگی کا انکار نہ کرو

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۲﴾

اور مجھے کیا رکاوٹ ہے کہ میں عبادت نہ کروں اس اللہ کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور اُسی کی طرف تم بھی لوٹائے جاؤ گے ۱

ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي

کیا میں بناؤں اللہ کو چھوڑ کر ایسا معبود کہ اگر چاہے مہربان اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا تو نہ کام آسکے مجھ سے

شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿۲۳﴾ إِنِّيٓ إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲۴﴾ إِنِّيٓ

ان کی سفارش کچھ بھی اور نہ وہ مجھے اس تکلیف سے نکال سکے بے شک اس وقت میں کھلی گمراہی میں ہو جاؤں گا میں

ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿۲۵﴾ قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي

ایمان لا چکا تمہارے رب پر پس میری بات سن لو ۲ اسے کہا گیا داخل ہو جا جنت میں ۳ کہا اس نے کاش میری قوم

يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ

جان لے کہ مجھے بخش دیا میرے رب نے اور مجھے شمار فرمایا ہے عزت والوں میں سے ۴ اور نہ

أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿۲۸﴾

اتارا ہم نے اس کی قوم پر اس کی شہادت کے بعد (انکو تباہ کرنے کیلئے) کوئی فوج کو آسمان سے اور نہ ہم یوں اتارا کرتے ہیں

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿۲۹﴾ يَٰحَسْرَةً عَلَى

بس ایک چیخ تھی کہ اُسی وقت وہ سارے کے سارے اپنی جگہ پر بجھ گئے ۵ افسوس ہے

ٱلْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۰﴾ أَلَمْ يَرَوْا۟

ان بندوں پر نہیں آتا ان کے پاس کوئی بھی رسول مگر وہ اس کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں ۶ کیا یہ نہیں دیکھتے

كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ ٱلْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۳۱﴾ وَإِن

ہم نے تباہ کیں ان سے پہلے بھی کئی امتیں بے شک وہ ان کی طرف لوٹ کر نہ آئیں گے ۷ اور بے شک

كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿۳۲﴾ وَءَايَةٌ لَّهُمُ ٱلْأَرْضُ ٱلْمَيْتَةُ

یہ سارے کے سارے ہمارے سامنے پکڑے ہوئے حاضر کئے جائیں گے ۸ اور ان کیلئے ایک نشانی ہے مردہ زمین کی ۹

أَحْيَيْنَٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّٰتٍ

جس کو ہم زندہ کرتے ہیں اور اس سے نکالتے ہیں غلے کو پس وہ اس سے کھاتے ہیں ۱۰ اور بنا دئے ہم نے اس زمین میں کئی باغ

۲: پہلے وقتوں کا ذکر کیا گیا لیکن اُن سے کھانے کی چیز تیار ہونے تک انسان کو بھی کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے اسلئے اب ان چیزوں کا ذکر کیا جو بالکل تیار حالت میں ملتی ہیں۔ فرمایا پھر بھی تم شکر نہیں کرتے اور ناقدری پر ڈٹے ہوئے ہو۔ آگے فرمایا اور نظارہ کرو
۳: ہر چیز کے جوڑے نر اور مادہ بنائے نہ صرف انسانوں کے بلکہ پودوں کے بھی۔ آگے فرمایا اسکے علاوہ بھی ہر چیز کی ایک ضد بھی بنائی تاکہ تعادل رہے۔ رات دن کی مثال دیکھ لو۔ اصل تو اندھیرا ہے۔ جو روشنی چاہے گا اسے ملے گی چراغ جلا کر بھی
۵: کوئی سائنسدان سورج کا ٹھکانہ نہیں بتا سکتا کہ کہاں کی طرف جا رہا ہے۔ آگے فرمایا چاند کا سفر دیکھو تو معلوم ہوتا ہے یہ تک اس میں بھی کسی انسان کو کوئی دخل نہیں ہے۔ ۶: یہ جب ٹکرائیں گے تو قیامت آجائیگی یعنی ان دونوں کی آخری منزل اور ٹھکانہ یہ ہوگا جو کہ
بڑے سے بڑے سائنسدان یا خلا سفر کو علم نہیں ہے۔ سمجھا دیا کہ یہ سارے کا سارا ایک باقاعدہ نظام ہے اور صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ آگے نوحؑ کی قوم پر بھیجی ہوئی قیامت صغریٰ کا یاد کروایا کہ سوائے کشتی میں سوار انسانوں اور جانوروں کے کوئی جاندار

مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن
کھجوروں کے اور انگوروں کے اور جاری کئے ہم نے اس زمین میں چشموں کو تاکہ یہ کھائیں ان چیزوں کے

ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ
پھلوں سے اور نہیں بنایا ان چیزوں کو انکے ہاتھوں نے ۱ کیا یہ شکر ادا نہیں کرتے ۲ پاک ہے وہ اللہ جس نے بنائے

الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾
جوڑے ہر ایک چیز کے اس چیز سے جو اگاتی ہے یہ زمین اور ان کی جانوں سے اور ان چیزوں سے جو یہ نہیں جانتے ۳

وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾
اور ان کیلئے ایک بڑی نشانی ہے رات کی کہ اس سے اتار لیتے ہیں ہم دن کو ۴ پس یہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ
اور سورج جا رہا ہے اپنے ٹھکانے کی طرف یہ اندازہ ہے اس اللہ کا جو سب کچھ جانتا ہے بڑا غالب ہے ۵ اور چاند کی

قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي
مقرر کر دی ہیں ہم نے کئی منزلیں یہاں تک کہ لوٹ آتا ہے پرانی ٹہنی کی طرح سورج کی طاقت نہیں ہے کہ پا سکے

لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ
چاند کو ۶ اور نہ رات آسکتی ہے دن سے پہلے یہ سارے کے سارے اپنے احاطہ میں

يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾
تیر رہے ہیں ۷ اور ان کیلئے ایک اور نشانی ہے کہ ہم نے اٹھایا ان کی نسل کو اسی کشتی میں جو بھری ہوئی تھی ۸

وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ
اور پیدا کئے ہم نے ان انسانوں کیلئے اسی جیسے وہ جانور جن پر یہ سواری کرتے ہیں ۹ اور اگر ہم چاہیں ان کو ڈبو ڈالیں پس انکی کوئی چیخ پکار

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا
فائدہ نہ دیگی اور نہ یہ نکالے جائیں گے مگر رحمت ہوتی ہے ہماری طرف سے اور برتنے کا سامان ایک وقت مقرر تک کیلئے ۱۰ اور جب

قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَ
کہا جاتا ہے ان سے بچو اس عذاب سے جو آسکتا ہے تمہارے آگے سے اور تمہارے پیچھے سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۱۱ اور

باقی نہ رہا۔ وہ بھی نسل کو باقی رکھنے اور دنیا کو آباد کرنے کیلئے۔ سوچو
کردہ خدا اب بھی سب کو مٹا دینے پر بھی قادر ہے اور بچا دینے پر بھی
۸: کرہ ارضی بذات خود ایک لدی ہوئی کشتی ہے چاروں طرف پانی ہی ہے
۹: اس سے مراد اونٹ بھی ہے جسے عرب "سفینۃ البر" کہتے تھے۔ آگے فرمایا
اگر میں چاہوں تو ان کو ختم کر دوں لیکن میں بڑا رحیم ہوں مہلت دے رہا ہوں
۱۰: فرمایا لیکن مہلت کی ایک حد بھی تو ہوتی ہے اس کے بعد پھر پکڑتا بھی سخت ہوں
لیکن اس ساری رحمت، نعمت اور مہلت کے باوجود ان منکرین کا رویہ کیا ہوتا ہے؟
۱۱: یہ تو زبانی تبلیغ و نصیحت ہوتی ہے کہ خدا کا عذاب دنیا میں بھی آسکتا ہے
جیسا ابھی مثال دی کہ کشتی کو الٹ دیا جائے تو سب غرق ہو جاؤ اسلئے اس خدا کی ناراضگی
سے ڈرو اور اس کی رحمت کے مستحق بنو۔ آگے فرمایا ظاہری نشانیاں بھی دکھاتا ہوں

١: ان نشانیوں کو دیکھ کر منہ موڑ لیتے ہیں۔ اس سے مراد اللہ کے حکم بھی ہیں جن پر ثواب کا وعدہ ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ نہ عذاب سے ڈرتے ہیں نہ ثواب کی ترغیب قبول کرتے ہیں جیسے آگے والا حکم ہے ٢: خدا کے دئیے ہوئے رزق میں سے
ہی کچھ اس کی رضا کیلئے خرچ کرو تو یہ حکم ماننے کے بجائے فلسفہ جھاڑتے ہیں کہ جن کو خدا نہیں دیتا ہم کیوں دیں۔ یہ ایک لحاظ کا بہانہ بھی ہے، تمسخر بھی ہے اور زنادقہ کی طرح عقیدہ بھی ہے ٣: یہ قول منکرین کا بھی ہو سکتا ہے اور خدا کا بھی۔
چونکہ نبی کی دعوت تو ساری آخرت کے ثواب و عذاب کی بنیاد پر ہوتی ہے اسلئے انہوں نے یہی سوال کیا کہ اگر ہم تمہاری بات مانیں قیامت کے عذاب سے خود کو بچائیں اور وہاں کے اجر حاصل کریں تو بتا دیں کہ وہ قیامت ہوگی کب جس کا آپ وعدہ کر رہے ہیں۔
ہم تو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ آگے اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ شاید قیامت کو دیکھ کر ایمان لانا چاہتے ہیں تو سن لیں ٥: دیکھنے کے بعد پھر مہلت نہیں ملے گی۔ اچانک ایک چیخ کی آواز ہوگی جس سے نفخ صور بھی مراد ہو سکتا ہے اور قصہ ختم ہو جائیگا
جھگڑنے سے علماء نے مختلف مراد لی ہے ایک تو اپنے دھندوں کے بارے میں جیسا کہ حدیثوں میں ہے کہ سب سے پہلے بازار تباہ ہونگے اور وہاں ہر وقت بھاؤ تاؤ، بحث تمحیص ہی ہوتی ہے۔ اس سے مراد عذاب کو دیکھ کر اس سے بھاگ کھڑے ہونے کی افراتفری اور نفسا نفسی بھی ہو سکتی ہے
آگے فرمایا اتنا اچانک ہوگا کہ نہ گھر لوٹنے کی اور نہ وصیت کرنے کی مہلت ملے گی
٦: پہلے دنیا کے ختم کرتے وقت صور اسرافیل کا ذکر تھا آگے حشر کے دن اور قیامت
کے لئے اٹھائے جانے کیلئے صور پھونکنے اور اس سے پیدا ہونے والی کیفیت کا بیان ہے
٧: پہلی آواز پر سب مر گئے تھے اور اس آواز پر سب زندہ ہو کر خدا کے حضور پیش ہو جائینگے
٨: برزخ میں شاید نیند کی حالت ان پر طاری کر دی گئی ہوگی یا قیامت کا ہولناک
منظر دیکھ کر عذاب قبر کو اس کے مقابلے میں آرام سمجھ رہے ہونگے۔ آگے اس کا جواب ہے
٩: یہی دن تھا جس کا سچا وعدہ اللہ اور اسکے رسول کرتے رہے وہ آج آگیا ہے
١٠: دوبارہ زندگی پر سب ادھر ادھر منتشر ہونگے تو ایک آواز سے ایک جگہ جمع ہو جائینگے
خدا کی عدالت لگ جائیگی اعمال کا حساب کتاب کر کے فیصلہ انصاف کے مطابق کر دیا جائیگا
١١: ہر ایک کو اپنے اعمال کے مطابق ہی بدلہ ملے گا اور وہ بدلہ کیا ہوگا۔ پہلے مومنوں کا بتایا

مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا
نہیں آتی ان کے پاس کوئی بھی نشانی ان کے رب کی طرف سے مگر اس سے منہ موڑ لیتے ہیں ١ اور جب
قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا
کہا جاتا ہے ان سے خرچ کرو اس چیز سے جو تم کو دی ہے اللہ نے ٢ تو کہہ دیتے ہیں یہ کافر ایمان والوں کے حق میں
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٤٧﴾
کیا ہم کھلا دیں ان کو جن کو اگر اللہ چاہتا کھلا دیتا تم تو کھلی گمراہی میں ہو ٣
وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٤٨﴾ مَا یَنْظُرُوْنَ
اور یہ پوچھتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو ٤ یہ انتظار نہیں کر رہے
اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
مگر ایک ہی چیخ کا جو ان کو پکڑ لے گی اور یہ آپس میں جھگڑتے ہوں گے ٥ پس طاقت نہ رکھیں گے
٣ ع ١٨ ٢ تَوْصِیَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
وصیت کرنے کی اور نہ اپنے گھر کی طرف لوٹ سکیں گے ٦ اور پھونکا جائے گا صور میں اور یہ سارے کے سارے
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا
اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف پھیل جائیں گے ٧ کہیں گے ہائے ہماری بدبختی! کس نے اٹھایا ہم کو
وقف لازم / وقف منزل / وقف غفران مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾
ہمارے آرام کی جگہ سے ٨ (کہا جائیگا) یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ کیا تھا مہربان رب نے اور سچ فرمایا تھا اسکے سب رسولوں نے ٩
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾
پس ایک ہی چیخ ہوگی پس یہ سارے کے سارے ہمارے سامنے اکھٹے پکڑے ہوئے پیش کئے جائیں گے ١٠
فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ
پس آج کے دن ظلم نہ کیا جائیگا کسی پر کچھ بھی اور تم کو وہی بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے ١١ بے شک
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ ۚ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ
جنت والے آج کے دن اپنی دل لگی میں خوشی منا رہے ہونگے وہ جنت والے اور ان کی بیویاں سایوں میں

عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾

تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھیں گے ۔ ان کو ملیں گے جنت میں ہر قسم کے پھل اور ان کو ملے گا جو وہ چاہیں گے ۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾

سلام کہا جائیگا بات کی شکل میں اللہ کی طرف سے جو پالنے والا اور بڑا مہربان ہے ۔ علیحدہ ہو جاؤ آج کے دن اے اللہ کی نافرمانی کرنیوالو

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ

کیا میں نے نہیں کہا تھا تمہیں اے آدم کے بیٹو! بندگی نہ کرو شیطان کی بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

مُبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ

(اور میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا) کہ بندگی کرو میری بے شک یہی سیدھا راستہ ہے ۔ اور بیشک یہ شیطان گمراہ کر چکا ہے

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي

تم سے پہلے بھی تم میں سے بہت سی نسلوں کو کیا تم میں عقل نہ تھا ۔ یہ وہ دوزخ ہے جس کا

كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ

تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا داخل ہو جاؤ (جلنے کیلئے) آج کے دن دوزخ میں سبب تمہارے کفر کا ۔ آج کے دن

نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا

ہم مہر لگا دینگے ان کے مونہوں پر اور بولیں گے ہمارے ساتھ ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں ان کاموں پر جو وہ

يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ

دنیا میں کیا کرتے تھے ۔ اگر ہم چاہیں مٹا ڈالیں ان کی آنکھوں کو پس دوڑیں راستہ پانے کو پس کہاں سے

يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا

دیکھیں گے ۔ اور اگر ہم چاہیں ان کی شکلیں بدل دیں ان کی اپنی جگہوں سے پس طاقت نہ رکھ سکیں گے

مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا

آگے جانے کی اور نہ پیچھے لوٹنے کی ۔ اور جس کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کو الٹا پھیر دیتے ہیں اسکی پیدائش میں کیا یہ

يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ

بات نہیں سمجھتے ۔ اور نہیں سکھایا ہم نے اس نبی کو شعر کہنا اور نہ ہی یہ بات نبی کے مناسب ہے ۔ یہ تو نصیحت ہے اور قرآن ہے

۱ ۔ وہ اپنی کامیابی پر خوش ہو رہے ہونگے ۔ اگر دنیاوی بیویاں نیک تھیں وہ بھی ساتھ ہونگی ورنہ جنتی بیویاں حوریں ہونگی ۔ ۲ ۔ یہاں اللہ کی مرضی پر چلے تھے وہاں اللہ انکی مرضی پوری کریگا اور خود اللہ تعالیٰ اپنی زبان مبارک سے ان کو سلام کہیں گے
۳ ۔ آگے منکرین کا انجام بتایا کہ ان کو الگ کرکے فرد جرم تفصیل سے سنائی جائیگی اور جرم دلائل سے ثابت کیا جائیگا ۔ ۴ ۔ انبیاء علماء اور مبلغین کے ذریعے یہ پیغام دیا تھا کہ ازلی دشمن شیطان کے بجائے میری بات مانو سیدھا راستہ یہ ہے ۔ آگے فرمایا تم
نے تاریخی حالات نہیں سنے یا پڑھے یا آثار قدیمہ دیکھے جو شیطان کی پیروی میں تباہ و برباد ہوئے ۔ ۵ ۔ اگر تم ذرا سا بھی عقل استعمال کرتے تو اس انجام کا شکار نہ ہوتے ۔ اب فیصلہ ہو گیا ہے اور جس دوزخ کو تم نہیں مانتے تھے وہ سامنے تمہارے لئے تیار ہے چلو اس
میں داخل ہو جاؤ ۔ ۶ ۔ آگے فرمایا اس کے بعد ان کو بولنے نہ دیا جائیگا تاکہ دنیا کی عادت کی طرح جھوٹ بول کر اپنے اعمال و اقوال کا انکار نہ کر سکیں ۔ ۷ ۔ اس دن اپنے سارے اعضاء گواہی دیں گے ۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں جو خدا زبان کو جو گوشت کا ٹکڑا ہے
بلوا سکتا ہے اور اسکا پیدا کردہ انسان معمولی دھات کے ٹکڑے کو بلوا سکتا ہے
جیسا کہ آج کی ایجادات سے ظاہر ہے تو خالق کائنات کیلئے یہ بڑا آسان ہے
دوسری جگہ فرمایا کہ جلد بھی بولے گا ۔ پورا بدن بولے گا اسطرح الزام حجت ہو جائیگی
آگے فرمایا یہ تو قیامت میں ہوگا میں تو دنیا میں بھی ان کے اعضاء کو چھین سکتا ہوں
۸ ۔ جسطرح انہوں نے اپنے اختیار سے حق سے آنکھیں بند کر لیں میں بھی کر سکتا ہوں
آگے فرمایا جس طرح انہوں نے حق کو بدل کر باطل کو حق سمجھا میں انکی شکل بھی بدل سکتا ہوں
۹ ۔ ۱۰ ۔ آگے فرمایا یہ دونوں کام کرنا کوئی مشکل نہیں اسکی مثال بہت بڑھاپے میں پہنچ
جانیوالے انسان میں ہی دیکھ لیں ۔ نظر ختم ہو جاتی ہے کمزوری سے شکل بھی بدل جاتی
۱۱ ۔ آگے فرمایا یہ جو باتیں ہم نے بیان کی ہیں انہیں شاعرانہ مبالغہ یا محض تخیلات
نہ سمجھو بلکہ یہ نصیحت اور خدا کا بھیجا ہوا قرآن ہے جو شاعرانہ گندگی سے
پاک و صاف ہے اور واضح احکامات بیان کرنے والا ہے

سلہ: اس میں کفار کے اس خیال اور پروپیگنڈے کا جواب ہے کہ حضورؐ شاعر ہیں اور یہ وہ اس لئے کہتے تھے کہ جس طرح شعر سامع کو فوراً متاثر کرتا ہے قرآن سننے والا بھی فوراً اثر لیتا ہے۔ فرمایا شاعر تو اپنی طرف سے بات بناتا ہے، جو لکھتا ہے اکثر عمل نہیں کرتا
اسی طرح اس کی بات میں خلوص نہیں ہوتا، اشعار میں اشارے کنائے زیادہ ہوتے ہیں، صرف تخیلات ہوتے ہیں حقائق نہیں جبکہ قرآن اللہ کا کلام ہے حضورؐ کی باتیں نہیں، صرف باتیں نہیں ان پر عمل بھی ہے اور یہ خلوص کی دلیل ہے، واضح باتیں ہیں، جو کچھ بیان ہو رہا ہے
حقائق ہیں تاریخی بھی اور عملی بھی، غرض کوئی ذرا سی مماثلت بھی نہیں ہے۔ آگے فرمایا اس کا مقصد بھی اشعار کی طرح جذبات کی تسکین یا کسی کی مدح و ذم یا توصیف نہیں بلکہ سلہ: جو دل زندہ رکھتا ہے قبولیت حق کی استعداد ہے وہ تو خدا کے قہر کی نافرمانی
سے ڈر جائیگا اور منکر انکار کرکے خود پر عذاب کا استحقاق ثابت کردے گا۔ آگے پھر آفاقی دلائل بیان فرمائے اور دعوت فکر دی کہ ان انعامات سے فائدہ اٹھا کر بھی تم میرا کہا نہیں مانتے یہ شکوہ بھی ہے سلہ: چارپائے پیدا میں نے کئے، مالک بھی بنا دیا
سلہ: ان سے خدمت بھی لیتے ہو اور کھا بھی جاتے ہو سلہ: ان سے کئی قسم کے فائدے اٹھاتے ہو، ڈھیروں دودھ بھی حاصل کرتے ہو لیکن میرا شکر نہیں کرتے ہو سلہ: آگے فرمایا بجائے شکر کے اور اطاعت کے الٹا بغاوت کرتے ہو میرے مقابلے میں اور معبود بنا لئے ہیں

مُبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾

بیان کرنیوالا ہے سلہ تاکہ ڈرائے یہ قرآن اسی آدمی کو جو زندہ ہے اور ثابت ہو جائے بات عذاب کی انکار کرنیوالوں پر سلہ

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٧١﴾

کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے پیدا کئے ان کیلئے ان چیزوں میں سے جن کو بنایا ہمارے ہاتھوں نے کچھ چارپائے پس یہ ان کے مالک بن گئے سلہ

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

اور ہم نے تابع کر دیا ان چارپایوں کو ان انسانوں کے پس انہی میں سے بعض پر یہ سواری کرتے ہیں اور بعض کو کھا جاتے ہیں سلہ اور ان کیلئے ان چارپایوں میں بہت فائدے ہیں

وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

اور پینے کے گھاٹ ہیں سلہ پس کیا یہ شکر ادا نہیں کرتے سلہ اور انہوں نے بنائے اللہ کو چھوڑ کر کچھ معبود شاید ان کی

يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا

مدد کی جائے سلہ ان کی طاقت نہیں ہے کہ وہ انکی مدد کر سکیں بلکہ وہ ان کیلئے ایسی فوجیں ہونگی جو حاضر کئے جائینگے سلہ پس نہ

يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ

غم میں ڈالے آپکو ان کا کہنا بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو وہ سامنے کہتے ہیں سلہ کیا نہیں دیکھا انسان نے

وقف لازم

أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَ

کہ ہم نے بنایا اسی کو پانی کی ایک بوند سے پس وہ اچانک ہمارا کھلا دشمن بن گیا سلہ اور بیان کرتا ہے ہمارے لئے مثالیں اور

نَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي

بھول گیا اپنی پیدائش کو یوں کہتا ہے کون زندہ کریگا ہڈیوں کو جبکہ وہ بوسیدہ ہو جائیں گی آپ فرما دیجئے ان ہڈیوں کو وہی زندہ کریگا جس نے

أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ

اگایا ان کو پہلی بار اور وہ اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے سلہ وہ اللہ جس نے بنایا تمہارے لئے

الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي

سبز درخت سے آگ کو پھر تم اس درخت سے آگ حاصل کرتے ہو سلہ کیا نہیں وہ اللہ جس نے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ

بنایا آسمانوں کو اور زمین کو قدرت والا اسبات پر کہ بنادے ان جیسے انسان کیوں نہیں اور وہ

وقف غفران

سلہ: حالانکہ وہ تو خود محتاج ہیں وہ ان کی مدد تو کیا کریں گے الٹا قیامت کے دن
ان سے بیزار ہوں گے اور ان کے خلاف گواہی دے کر انہیں سزا دلوائیں گے
سلہ: خدا کی بغاوت اور شرک کی باتیں سن کر حضورؐ بہت بے چین اور مضطرب ہو جاتے
اسلئے حضورؐ کو تسلی دی کہ پریشان نہ ہوں آپ اپنا فریضہ ادا کریں ان کا معاملہ ہم
پر چھوڑ دیں ہم انکے ظاہری باطنی اعمال سے واقف ہیں ان کے مطابق ان سے نمٹ لیں گے
سلہ: آگے اللہ تعالیٰ پھر انسان کا ذکر کرتے ہیں کہ بنایا میں نے ہے اور لڑتا بھی مجھ سے ہے
سلہ: اور لڑتا کس طرح ہے؟ اتنا بیوقوف ہے اپنی پیدائش پر غور نہیں کرتا اور دوبارہ
کی زندگی کو ناممکن سمجھتا ہے یعنی نطفہ سے پیدائش آسان تھی اور بوسیدہ جسم سے مشکل ہوگی
سلہ: یہ اشکال تھا آگے اس کا جواب ہے جو یہ ہے کہ جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا وہی دوبارہ کریگا
سلہ: آگے دوسرا جواب ہے کہ ظاہراً سبز درخت سے اندر آگ ہے۔ درخت پانی سے
کھڑا ہوتا ہے حالانکہ پانی اور آگ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ فرمایا تو خدا ایسی
متضاد صفات کو اول پیدا کر سکتا ہے وہ مردہ کو زندہ، زندہ کو مردہ، انسان کو بھی
مٹی کو جیتا جاگتا انسان بھی بنا سکتا۔ کچھ سوچو اور عقل کرو
سلہ: فرمایا انسان تو چھوٹی سی مخلوق ہے وہ خدا تو آسمانوں اور زمین جیسی عظیم تر
چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے اس کیلئے یہ کیا مشکل ہے مگر تم نہ سوچو تو اور بات ہے

ھ۱ :۔ آگے فرمایا اتنی بڑی چیزوں کو بنانے کیلئے بھی اُسے نہ کوئی مشورہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے نہ اسباب کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ ایک کلمہ "کن" سے وہ چیز بن جاتی ہے ۔ ھ۲ :۔ آخر میں فیصلہ بیان فرما دیا کہ ہر ہر چیز پر اسی کا اختیار ہے اور تم خواہی نخواہی دوبارہ پیدا
کر کے اسی کے سامنے حساب کتاب کیلئے پیش کر دیئے جاؤ گے اسلئے اسی کی نافرمانی سے بچو۔ اسی کے حکموں کو مانو۔

ھ۳ :۔ سورۃ الصّٰفّٰت مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کو اسی کلمہ سے شروع فرمایا شاید اسی مناسبت سے اس کا نام حضورؐ نے سورۃ الصّٰفّٰت رکھا ہے۔ سورۃ یٰس کے آخر میں دو باتیں ارشاد فرمائیں
ایک یہ کہ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے اور دوسرا یہ کہ انجام کار تم اللہ کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ اس سورۃ کی ابتداء میں بھی یہی دو چیزیں ارشاد فرمائیں۔ ویسے بھی قرآن مجید کے آخری ثلث کی ہر سورۃ میں تقریباً قیامت کا مسئلہ سمجھایا گیا ہے۔

الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾

اللہ بہت کچھ بنانے والا ہے ہر چیز سے باخبر ہے بے شک اس کا حکم تو یہی ہوتا ہے جب چاہے کسی کام کو کہ کہے اس سے "ہو جا" پس وہ ہو جاتا ہے

فَسُبْحٰنَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

پس پاک ہے وہ اللہ جس کے قبضے میں ہے پورا اختیار ہر چیز کا اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ھ۲

۳۷ سُورَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَانِ وَثَمَانُونَ اٰيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ ۵۶

سورۃ الصّٰفّٰت مکی ہے اور اس میں ۱۸۲ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ھ۳

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾

قسم ہے ان فرشتوں کی جو پوری طرح صفیں باندھتے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو پوری طرح تنبیہ کرتے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو اللہ کے ذکر کی تلاوت کرتے ہیں ھ۴ ھ۵

إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

بے شک تم سب کا معبود ایک ہی ہے ھ۵ وہی اللہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور سب چیزوں کا جو ان دونوں کے بیچ میں ہیں اور وہی اللہ رب ہے ھ۶

الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا

تمام مشرقوں کا ھ۷ بے شک ہم نے رونق دی اس پہلے آسمان کو تاروں کے ساتھ اور حفاظت کی ہے

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ

ہر مردود شیطان سے ھ۸ وہ کان نہیں لگا سکتے اوپر کی کائنات میں مگر ان کو پھینکا جاتا ہے

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿٩﴾ إِلَّا مَنْ خَطِفَ

ہر طرف سے کھدیڑ کر اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے مگر جو کوئی اچک لیتا ہے

الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ

کچھ اچکنا پس اس کے پیچھے لگ جاتا ہے چمکتا ہوا ایک انگارہ ھ۹ پس آپ ان سے پوچھیں کیا ان کا پیدا کرنا سخت ہے یا

مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿١٢﴾

اس مخلوق کا جس کو ہم نے پیدا کیا ہے بے شک ہم نے بنایا ان کو ایک چپکتی مٹی سے ھ۱۰ بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں ان کے انکار پر اور یہ ٹھٹھا کرتے ہیں

ھ۴ :۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ تینوں صفات فرشتوں کی بیان ہوئی ہیں لیکن بعض
علماء نے یہ نیک لوگوں کی صفات بھی قرار دی ہیں اور بعض نے مجاہدین فی سبیل اللہ
مراد لئے ہیں۔ پچھلی سورۃ کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارِ کلی اور
قدرت کے ساتھ حیات بعد الموت کا عقیدہ بیان فرمایا اور یہاں وضاحت فرما دی کہ
میرے یہ فرشتے تمہاری مرضی کے بغیر مرنے کے بعد پکڑ کر میرے سامنے پیش کر دینگے
ھ۵ :۔ آگے عقیدۂ توحید کا اعلان فرمایا کہ میرے یہ مقرب فرشتے بھی ایک معبود
ہی مانتے ہیں۔ اس سے قسم کھا کر عقیدہ کی پختگی و صداقت بتانا بھی مقصود ہے
اور فرشتوں کا ذکر کر کے متوجہ کیا کہ جن کی تم پوجا کرتے ہو وہ بھی مجھے ہی معبود مانتے ہیں
ھ۶ :۔ آگے وضاحت کی کہ وہ معبود کن قدرتوں اور صفات والا ہے وہی کائنات کا خالق ہے
ھ۷ :۔ اس صفت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چار طریقوں سے بیان فرمایا ہے
رب المشرق والمغرب، رب المشرقین والمغربین، رب المشارق والمغارب
اور رب المشارق اسلئے کہ سب سے پہلے شرک سورج کی عبادت سے شروع ہوا جو
مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں ڈوبتا ہے اسی لئے سال کے دنوں کی تعداد کے
برابر ۳۶۰ بت تھے۔ اس لئے اعلان فرما دیا کہ ان کا رب بھی میں ہی ہوں
ھ۸ :۔ پہلے توحید کا بیان تھا اب قرآن کی صداقت بیان کی کہ اب شیطانوں کو آسمان
کی خبریں لینے سے روک دیا گیا ہے جو حضورؐ فرما رہے ہیں وہ خالص اللہ کا کلام ہے
اس میں کوئی ملاوٹ نہیں۔ آگے اسی کی تفصیل بیان فرمائی
ھ۹ :۔ آگے قیامت اور بعث بعد الموت کا مسئلہ سمجھایا کہ بتاؤ ان فرشتوں، آسمانوں
ستاروں اور شہاب ثاقب کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے کہ مٹی کے بنے ہوئے چھوٹے
سے انسان کو اور مٹی بھی ایسی چکنی کہ پانی ڈالو تو شکل ہی بدل جاتی ہے
ھ۱۰ :۔ آگے فرمایا آپؐ ان کی ناسمجھی پر تعجب کرتے ہیں اور وہ اس عقیدے کا مذاق اڑاتے ہیں

سا: یہ نصیحت سن کر غور و فکر نہیں کرتے اور معجزات دیکھ کر اپنی جادو کہہ کر ہنسی میں اڑا دیتے ہیں سا۲: آگے بعث بعد الموت کے انکار کی منکرین کی دلیل کا ذکر کیا سا۳: آج کے دور میں بھی اسی انداز میں بعث بعد الموت کا انکار کیا جاتا ہے حالانکہ دوسری
جگہ فرمایا و کُنتم تُبعثون بالکل اسی بدن کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے روح قبر کے اندر ہی جسم میں ڈال دیا جائیگا اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے تو روح کے بغیر جسم کیسے دوڑے گا۔ آگے مزید تصدیق فرمادی کہ ہاں تم
اسی طرح اٹھائے جاؤ گے اور اس انکار کی وجہ سے بہت ذلیل بھی کیا جائیگا سا۴: آگے کیفیت بھی بیان کر دی سا۵: اس سے کس کا بدلہ مراد ہے عملوں کا اور عمل روح نے کئے تھے یا بدن نے جس نے کئے بدلہ اسی کو ملے گا۔ ان کے جواب میں پھر یہ آواز دی جائیگی
سا۶: آگے اسی فیصلے کی تفصیل بیان فرمائی۔ پہلے منکرین کا ذکر فرمایا۔ حکم دیا جائیگا کہ ان کو اور ان کی بیویوں اور معبودوں کو ایک جگہ جمع کر دو سا۷: ازواج سے مراد ساتھی ہم خیال اور جماعت بھی ہو سکتی ہے۔ فرمایا جائیگا ان کو دوزخ کے راستے پر
چلا کر کھڑا کر دو ان سے کچھ وضاحت طلب کی جائیگی سا۸: اب جواب دو۔ پہلا سوال یہ ہوگا کہ دوزخ میں کیوں جا رہے ہو؟ اور آج ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کر رہے ہو سا۹: اس سوال کے جواب میں سر جھکائے رہیں گے فرمانبرداری ظاہر کرنے
کیلئے یا شرمندگی سے اور ایک دوسرے سے پوچھ گچھ شروع کر دیں گے
سا۱۰: اس سے مراد ہے کہ تم بہت اصرار کرتے تھے کہ ہماری بات مانو۔ آگے ان کا جواب
سا۱۱: اب ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالنے سے بات نہ بنے گی ہم سب کو بھگتنا پڑے گا
سا۱۲: انہوں نے بھی اعتراف جرم کر کے سزا قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اللہ تعالیٰ
نے بھی حکم سنا دیا کہ تم سارے کے سارے شریک جرم ہو عذاب میں بھی شریک ہو گے

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوا إِنْ
اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو نصیحت حاصل نہیں کرتے سا۱ اور جب دیکھتے ہیں کوئی بھی نشانی اس کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو
هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿١٥﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿١٦﴾
کھلا جادو ہے سا۲ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم کو اٹھایا جائے گا
أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ﴿١٨﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
یا ہمارے پہلے باپ دادا کو سا۳ آپ فرما دیجیئے کہ ہاں تمہیں اٹھایا جائے گا اور تم ذلیل ہو گے سا۴ پس وہ ایک ہی جھٹکا ہوگا
وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿٢٠﴾ هَٰذَا
پس وہ دیکھنے لگ جائیں گے اور کہیں گے یہ منکر لوگ ہائے ہماری بدبختی! یہ بدلے کا دن آ گیا سا۵ یہ وہ
يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا
فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے سا۶ (اللہ کیطرف سے فرشتوں کو کہا جائیگا) جمع کر دو ان لوگوں کو جنہوں نے میری حدود کو توڑا
وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ
اور ان کے جوڑوں کو بھی سا۷ اور ان چیزوں کو بھی جن کی وہ عبادت کرتے تھے اللہ کو چھوڑ کر پس ان کو چلا دو
صِرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿٢٥﴾ بَلْ
دوزخ کی راہ پر اور ان کو ٹھہرا دو ان سے پوچھا جائے گا سا۸ (کہ) آج تمہیں کیا ہوا ہے کہ ایک دوسرے کی تم مدد نہیں کرتے بلکہ سا۹
هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿٢٦﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٧﴾
وہ لوگ آج کے دن اپنے آپ کو فرمانبردار ظاہر کریں گے اور ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں پوچھیں گے
قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿٢٨﴾ قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾
یوں کہیں گے بے شک تم ہمارے پاس آتے تھے دائیں جانب سے سا۱۰ وہ جواب میں کہیں گے بلکہ تم خود یقین والے نہ تھے
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا
اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے پس ثابت ہو گیا ہم پر
قَوْلُ رَبِّنَا إِنَّا لَذَائِقُونَ ﴿٣١﴾ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ﴿٣٢﴾ فَإِنَّهُمْ
حکم ہمارے رب کا بے شک ہم سب نے یہ عذاب چکھنا ہے سا۱۱ پس ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا تھا ہم خود بھی گمراہ تھے سا۱۲ پس بے شک یہ سارے کے سارے

آگے منافقوں کا بیان فرمادیا ہے ۲۔ اور ان کا سب سے بڑا جرم کیا ہے؟ توحید کا انکار ہے ۳۔ انکار کی وجہ یہ بیان کرتے کہ اگر خدائے واحد کو مان لیں تو ان لاتعداد بتوں اور معبودوں کا کیا کریں اپنی کہاں لے جائیں۔ اپنی بالکل چھوڑ دیں اور دوسرے [illegible]
ایک شاعر اور دیوانے کی وجہ سے (نعوذ باللہ) ۔ آگے اللہ تعالیٰ فوراً تردید کردی ہے فرمایا آپ بالکل سچے ہیں اور کوئی نئی بات بھی نہیں کر رہے بلکہ وہی پیغام ہے جو پہلے رسول لاتے رہے ۔ آگے فرمایا اس نبی کی نافرمانی معمولی بات نہیں اس کا نتیجہ
عذاب دیا جائیگا ہے ۵۔ لیکن وہ زیادہ نہیں ہوگا بلکہ بالکل تمہارے اعمال کے مطابق ہوگا ہے ۶۔ آگے ان کے مقابلے میں فرمانبرداروں کا اجر بیان فرمایا ہے ۷۔ دنیا کے شراب کی طرح نہیں کہ پی کر مدہوش ہو جائیں یا غل غپاڑہ کریں۔ ساتھ یہ وضاحت کردی
ہے ۔ آگے حوروں کی خوبیاں بیان فرمائی ہیں ۹۔ جیسا کی وجہ سے حالانکہ وہاں تو گناہ نہیں ہوگا ہے ۱۰۔ آگے جنتیوں کی بات چیت بیان ہو رہی ہے ۱۱۔ ساتھی بت پی کہے گا کہ پہچانے گا بھی دنیا والی شکل اور یوں ہوگا۔ وہ ساتھی حیات بعد الموت کا
منکر ہوگا ۔ یہ جنتی اپنے ساتھیوں سے اس کا دنیا میں کیا ہوا سوال ذکر کر رہا ہے

فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

اس دن — عذاب میں — شریک ہونگے ۱ — بے شک ہم اسی طرح فیصلہ کریں گے — مجرموں میں ۲

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ

بے شک وہ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں — تو وہ غرور کرتے تھے — اور کہا کرتے تھے

اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ

کیا ہم چھوڑ دیں اپنے معبودوں کو — ایک دیوانے شاعر کے کہنے کی وجہ سے ۳ — بلکہ یہ نبی لایا — سچی بات — اور تصدیق کی اس نے

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

سب رسولوں کی ۴ — بے شک تم چکھوگے — دردناک عذاب کو ۵ — اور تم کو وہی بدلہ ملے گا جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ

تم دنیا میں کیا کرتے تھے ۶ — مگر (عذاب سے بچ جائیں گے) اللہ کے وہ بندے جو چنے ہوئے ہیں — ان کے لئے — مقرر رزق دیا جائیگا

مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ

پھل ہونگے — اور ان کی عزت کی جائے گی — نعمت کے باغوں میں — تختوں پر بیٹھیں گے

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ

آمنے سامنے — پھیرا جائے گا ان پر — ان پیالوں کو جو ستھری شراب کے ہونگے — سفید رنگ کے لذت دینے والی

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ

پینے والوں کو ۷ — (اس کے پینے سے) نہ سر چکرائیگی — اور نہ ہی منہ سے بے ہودہ بات نکالیں گے ۸ — اور ان کے پاس

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

ایسی بیویاں ہوں گی جن کی نظریں زمین پر لگی ہونگی ۹ — موٹی آنکھوں والی ہوں گی جیسے انڈے ہوں چھپائے ہوئے ۱۰ — پھر آپس میں ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾

ایک دوسرے سے پوچھیں گے — ان میں سے ایک کہے گا — بے شک میرا ایک ساتھی تھا ۱۱

يَّقُوْلُ اَىِٕنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

(مجھے) کہا کرتا تھا کیا تو ان لوگوں میں سے ہے جو سچا سمجھتے ہیں اس بات کو (کہ) آیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے — اور ہڈیاں ہو جائیں گے

سلہ: ظاہر ہے وہ حیات بعد الموت کے انکار کی وجہ سے اس وقت دوزخ میں ہوگا تو وہ جنتی اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ آؤ دوزخ میں جھانک کر اسے دیکھیں یا اللہ فرمائیں گے کیا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ چونکہ جنت اونچی ہوگی اسلئے جھانکنا فرمایا
سلہ: آگے منظر بیان فرمایا سلہ: وہ اللہ کا شکر کرے گا اور شدت مسرت سے اپنے جنتی ساتھیوں سے یوں مخاطب ہوگا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ہم دوبارہ نہ مریں گے نہ نادانستہ غلطیوں پر ہمیں عذاب دیا جائیگا؟ سلہ: اگر واقعی ایسا ہے تو یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے
یہ بات عدم یقینی کی وجہ سے نہیں بلکہ یوں سمجھیں کہ وہ خوشی سے پاگل ہو کر ایسی باتیں کرجائیگا یہ خوشی کی انتہا کو ظاہر کیا جارہا ہے سلہ: یہاں تک جنتی کا مکمل بیان فرمایا آگے دوزخیوں کی کیفیت اور انکی تفصیل ہے کہ تقابل کرلو اور ابھی فیصلہ کرلو
سلہ: زقوم کو علماء نے تھوہر سے تعبیر فرمایا ہے اگرچہ اس کی صحیح کیفیت کا کسی کو علم نہیں۔ تھوہر کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں اور مزاج کڑوا ہوتا ہے سلہ: فرمایا اس پودے کی دوزخ میں موجودگی پر یقین بھی ایک آزمائش ہے۔ مومن اپنی عقل سے
نہیں مانے گا کہ آگ کے اندر پودے کا وجود کیسے ممکن ہے بلکہ وہ غیب پر ایمان رکھے گا جب کہ کافر اس نظریے کا مذاق اڑائے گا اور سزا پائیگا۔ حالانکہ موجودہ دور میں یہ نظریہ عملاً ثابت ہوگیا ہے دنیا میں ایسے پودے ہیں جو نیچے آگ جلا کر ان کو
پالا جاتا ہے لیکن بظاہر تو یہ بات عقلاً محال ہے اسلئے ماننا مشکل ہوتا ہے۔
آگے اس کا محل وقوع اور شکل و صورت بیان فرمادی تاکہ شک نہ رہے۔
سلہ: اژدہے کے منہ کی شکل ہوگی اور یہ دوزخیوں کا کھانا ہوگا جس سے پیٹ بھریں گے
سلہ۹: زقوم کھانے سے پیاس لگے گی پانی مانگیں گے تو انہیں نکال کر حمیم میں لے جایا جائیگا
سلہ۱۰: حمیم وہ تالاب ہے جس میں دوزخیوں کے جلنے کے بعد ان کا خون اور پیپ بہہ کر جمع ہوگی وہ گرم بھی ہوگا اور گندہ بھی۔ یہ پلا کر واپس دوزخ لے جایا جائیگا
سلہ۱۱: آگے ان بدبختوں کی گمراہی کی وجہ بیان فرمائی کہ سوچے سمجھے بغیر اپنے گمراہ آباء و اجداد کے طریقے پر اندھا دھند چلتے رہے اور دین کی بات پر سنجیدگی سے توجہ نہ دی
سلہ۱۲: حالانکہ ہم ان کی طرف بھی ڈرانے والے بھیجتے رہے

ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ

کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائیگا ۱ه وہ کہیگا کیا تم جھانک کر دیکھ سکتے ہو ۲ه پس جب وہ جھانک کر دیکھیگا

فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾

تو اسے دیکھیگا آگ کے ڈھیر کے درمیان جلتا ہوا (جنتی اسے) کہیگا اللہ کی قسم ہے تو تو مجھے بھی ہلاک کرنے والا تھا

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ

اگر میرے رب کا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں بھی ہوجاتا ان پکڑے ہوؤں میں ۳ه کیا نہ ہونگے ہم

بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ

مرنے والے دوبارہ سوا پہلی موت کے اور کیا ہم کو عذاب بھی دیا جارہا ہے ۴ه بے شک

هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ

یہ بہت بڑی کامیابی ہے ایسی نعمتوں کے لئے کام کرنا چاہیے کام کرنے والوں کو ۵ه کیا یہ چیز

خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾

بہتر ہی بطور مہمانی کے یا پودا زقوم کا ۶ه بے شک ہم نے بنا دیا اس (درخت) کو آزمائش اللہ کے نافرمانوں کے لئے ۷ه

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ

بے شک وہ ایسا پودا ہے جو نکلتا ہے دوزخ کے درمیان سے اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے کہ سر ہوں

الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾

بڑے سانپوں کے ۸ه پس بے شک یہ دوزخی کھائیں گے اس پودے سے پس بھر لیں گے اس سے اپنے پیٹوں کو ۹ه

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى

پھر بے شک ان کیلئے اس کھانے پر پانی ہوگا حمیم سے ۱۰ه پھر ان کو لوٹا دیا جائیگا

الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ

دوزخ کی آگ میں بے شک انہوں نے پایا تھا اپنے باپ دادوں کو گمراہ پس یہ لوگ ان کے نقش قدم پر

يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ

دوڑتے جارہے ہیں اور بے شک گمراہ ہو چکے ہیں اس سے پہلے بھی بہت لوگ ۱۲ه اور بے شک

۱: ان کی بات نہ ماننے والے انجام بد کا شکار ہوئے اور فرمانبردار عذاب سے بچ گئے ۲: آگے ان نبیوں میں سے چند ایک کے حالات بیان فرمائے ۳: جب قوم نے نوحؑ کو قتل کرنیکا منصوبہ کیا تو آپ نے دعا فرمائی "انی مغلوب فانتصر" تو اللہ نے
فوراً قبول کی ساری قوم کو غرق کر دیا اور نوحؑ کو بچا لیا ۴: موجودہ ساری انسانیت ان کی اولاد ہے ۵: اب ہر سعادتمند انکے نام کے ساتھ علیہ السلام کہیگا ۶: یہاں ایمان سے مراد پکا یقین ہے ۷: وہ ہر آزمائش میں پورے اترے۔ آگے
حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے ۸: دل میں شرک، کفر، بدعت نہ تھی خود سیدھے راہ پر تھے اور باپ سمیت قوم کو بھی غلط راستہ چھوڑنے کی تلقین کرتے رہے ۹: رب العالمین کہہ کر متوجہ فرمایا کہ اپنے بتوں کو تم خود بناتے ہو، سنوارتے ہو، مانتے ہو
تو ہمارے خدا کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ایک یہ انداز اختیار کیا جب یہ موثر نہ ہوا تو اب جارحانہ انداز اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ۱۰: چونکہ وہ قوم ستارہ پرست بھی تھی اور نجومی شگون لیتی اسلئے ابراہیمؑ نے ان کی
طرف سے سالانہ جشن میں شرکت کی دعوت پر یہ حیلہ اختیار کیا کہ ستاروں
کو دیکھ کر فرمایا مجھے لگتا ہے میں بیمار ہونے والا ہوں اسلئے معذور ہوں
۱۱: وہ یہ کہہ کر چلے گئے کہ چھوڑو اس کو نہیں جاتا تو نہ جائے اور ابراہیمؑ
کلہاڑا لیکر ان کے بت خانے میں جا گھسے اور دائیں ہاتھ سے ان کے بت توڑ دیے

اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
بھیجا تھا ہم نے ان میں بھی ڈرانے والوں کو ۱ پس آپ دیکھیں کیسا ہوا انجام ان کا جن کو
الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ ع ۲
ڈرایا گیا تھا اللہ کے عذاب سے مگر بچ گئے اللہ کے عذاب سے وہ بندے جن کو اللہ نے چن لیا تھا ۲ بے شک پکارا ہم کو نوحؑ نے
فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾
پس ہم بہت اچھے ہیں پکار کو قبول کرنیوالے ۳ اور ہم نے بچا لیا نوحؑ کو اور اسکے گھرانے کو اس بڑی گھبراہٹ سے
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾
اور ہم نے بنا دیا آپکی اولاد ہی کو دنیا میں باقی رہنے والا ۴ اور لازم کیا ہم نے آپ کیلئے پچھلے لوگوں میں (یوں کہنا)
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾
سلام ہو نوحؑ پر سارے جہانوں میں ۵ بے شک ہم اسی طرح اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں نیکی کرنیوالوں کو
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾
بے شک نوحؑ ہمارے یقین والے بندوں میں سے تھے ۶ پھر ہم نے ڈبو دیا ان دوسروں کو ۷
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ وقف لازم
اور بے شک نوحؑ کے گروہ میں سے ابراہیمؑ بھی ہیں جب آئے اپنے رب کے پاس سالم دل لے کر ۸
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ
جب پوچھا اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو تم کس کی عبادت کرتے ہو کیا جھوٹے معبود بنا کر اللہ کے سوا
تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾
تم چاہتے ہو پس تمہارا کیا عقیدہ ہے اس اللہ کے بارے میں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۹ پس دیکھا آپ نے ایک بار ستاروں کو ۱۰
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ
پس فرمایا آپ نے میں بیمار ہوں پس وہ چلے گئے ابراہیمؑ کو چھوڑ کر پیٹھ دیتے ہوئے ۱۱ پس آپ پہنچے ان کے معبودوں کے پاس
فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ
یوں کہتے ہوئے کیا تم نہیں کھاتے تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں بولتے پس حملہ کیا ان پر آپ نے

۱؎ ۔ انہوں نے واپس آکر یہ حال دیکھا تو سمجھا کہ یہ کام ابراہیمؑ کا ہے اس لئے ان کے پاس آئے اور پوچھا یہ کیا ہو گیا ہے؟ ۲؎ ۔ یہ آپ نے جواب میں پھر تبلیغ کی دوسری جگہ سوال جواب کی تفصیل موجود ہے ۳؎ ۔ انہوں نے لاجواب ہو کر ابراہیمؑ کو جلا دینے کا فیصلہ کیا
۴؎ ۔ اس کی مثال گیارہویں کی بھٹی جیسی ہے ۔ انہوں نے یہ فیصلہ اس لئے کیا کہ یہ بھی دور کی آگ سے ڈراتا ہے ہم تو جانتے ہیں تو دیکھا جائیگا اسے اپنی آگ کا مزا چکھا دو ۵؎ ۔ اللہ نے ابراہیمؑ کو بچا لیا اور وہ خود ذلیل ہو گئے ۔ اس کے بعد ابراہیمؑ نے ہجرت کا فیصلہ کیا
۶؎ ۔ چنانچہ شام چلے گئے اور وہاں یہ دعا کی ۷؎ ۔ بیٹوں کی خوشخبری کیلئے قرآن میں دو کلمے آئے حلیم اور علیم ۔ حلیم حضرت اسماعیلؑ کے لئے ہیں اور علیم حضرت اسحاقؑ کے بارے میں ۔ یہاں حضرت اسماعیلؑ ہی مراد ہے جیسا آگے تفصیل سے ذبح اسمٰعیلؑ کا واقعہ ہے
۸؎ ۔ اسمٰعیلؑ بھی اللہ کے نبی تھے کہنے لگے یہ اللہ کا حکم ہے آپ اس پر عمل کریں میں بھی صبر کا مظاہرہ کروں گا ۹؎ ۔ چنانچہ تعمیل کیلئے باپ بیٹا سراپا تسلیم و رضا بن کر عمل پیرا ہو گئے ۱۰؎ ۔ یہ تو محض آزمائش تھی جس پر دونوں پورے اترے ہیں ۔ اب اسکا اجر سنو
۱۱؎ ۔ ذبح کا معنی ہو بیٹا ہے اب یہ قربانی کا عمل قیامت تک ہوتا رہیگا اور تم پر بھی قیامت تک سلام بھیجا جاتا رہے گا

ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

داہنے ہاتھ کو ان کو مارتے ہوئے ۱؎ پس وہ سارے آگئے آپکی طرف دوڑتے ہوئے ۲؎ فرمایا کیا تم ان کو پوجتے ہو جنکو

تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا

خود گھڑتے ہو اور اللہ نے پیدا کیا تم کو اور ان کاموں کو بھی جو تم کرتے ہو ۳؎ کہنے لگے تیار کرو اس کیلئے بھٹی ۴؎

فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾

پس ڈال دو اس کو آگ کے ڈھیر میں پس انہوں نے برا تدبیر چاہی آپکے بارے میں پس ہم نے ان ہی کو نیچا کر دیا ۵؎

وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ

اور کہا ابراہیمؑ نے بے شک میں جانیوالا ہوں اپنے رب کی طرف وہ میری رہنمائی فرمادیگا ۶؎ اے میرے رب! بخش دے میرے لئے

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ

سعادت مندوں میں سے (اولاد) پس خوشخبری دی ہم نے انکو ایک بردبار بیٹے کی ۷؎ پس جب پہنچا وہ بیٹا باپ کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو کہا

يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ

آپ نے اے میرے بیٹے! بے شک میں نے دیکھا خواب میں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس دیکھو تو تیری کیا رائے ہے ۸؎ کہا بیٹے نے

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اے میرے باپ! کر گذریں جس کا تجھے حکم دیا جاتا ہے بے شک تو مجھے پائیگا اگر اللہ نے چاہا صبر کرنے والوں میں سے ۹؎

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾

پس جب دونوں نے ہماری بات مان لی اور گرا دیا ابراہیمؑ نے بیٹے کو ماتھے کے بل اور آواز دی ہم نے ابراہیمؑ کو یوں کہہ کر اے ابراہیمؑ!

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾

تو نے سچ کر دکھایا خواب کو بھی بے شک یوں ہی ہم بدلہ دیا کرتے ہیں دل سے حکم ماننے والوں کو

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾

بے شک یہ بڑی کھلی آزمائش ہے ۱۰؎ اور ہم نے پیش کر دیا اسکے بدلے میں بہت بڑی ذبح کو ۱۱؎

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ

اور ہم نے چھوڑ دیا اس کیلئے پچھلوں میں یوں کہنا سلام ہو ابراہیمؑ پر ۱۲؎ یوں ہی

۱۔ دوسری بیوی سارہ سے حضرت اسحٰقؑ پیدا ہوئے جن کی اولاد میں کئی نبی پیدا ہوئے ۔ ۲۔ آگے حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ذکر ہے جو بظاہر بہت کمزور اور بے آسرا تھے انجام کار کامیاب ہوئے ۔ ۳۔ دونوں بھائیوں کو نبی بنا دیا اور فرعون سے نجات دی دی
۴۔ اس سے مراد توریت ہے ۔ ۵۔ ان پر بھی قیامت تک علیہ السلام کہا جاتا رہے گا ۔ ۶۔ آگے حضرت الیاسؑ کے حالات ہیں ۔ ۷۔ آپ شام کے علاقہ بعلبک میں تھے ۔ بعلبک کے نام سے اب بھی ایک شہر موجود ہے ۔ الیاسین بھی آپ کا ہی نام تھا آپ کے دو نام تھے

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنَاهُ

ہم بدلہ دیا کرتے ہیں دل سے نیکی کرنیوالوں کو بے شک وہ ہمارے یقین کرنے والے بندوں میں سے تھا اور خوشخبری دی ہم نے ابراہیمؑ کو

بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَ

اسحٰقؑ کی جو نبی ہوگا اور نیک بختوں میں سے ہوگا ۱ اور برکت ڈالی ہم نے ابراہیمؑ پر اور اسحٰقؑ پر اور

مِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ ع ٣ ٩ ٧

ان کی اولاد میں سے کچھ نیکی کرنیوالے ہیں اور کچھ اپنے آپ پر کھلا ظلم کرنیوالے ہیں ۲ اور بے شک احسان کیا ہم نے

مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١١٤﴾ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿١١٥﴾

موسیٰؑ پر اور ہارونؑ پر ۳ اور بچا لیا ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بہت بڑی پریشانی سے

وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٦﴾ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿١١٧﴾

اور ہم نے ان کی مدد کی پس وہی غالب رہے اور دی ہم نے ان کو ایک بیان کرنیوالی کتاب ۴

وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي

اور چلایا ہم نے ان دونوں کو سیدھے راستے پر اور چھوڑ دیا ہم نے ان دونوں کے لئے

الْآخِرِينَ ﴿١١٩﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

پچھلوں میں یوں کہنا سلام ہو موسیٰؑ پر اور ہارونؑ پر ۵ بے شک ہم یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢١﴾ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾ وَإِنَّ إِلْيَاسَ

دل سے نیکی کرنیوالوں کو بے شک وہ دونوں ہمارے یقین کرنے والے بندوں میں سے تھے ۶ اور بے شک الیاسؑ بھی

لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ أَتَدْعُونَ

ہمارے رسولوں میں سے ہے جب کہا آپ نے اپنی قوم سے اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے (کیا) تم پکارتے ہو

بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ

بعل کو ۷ اور چھوڑ رہے ہو اس اللہ کو جو سب سے بہتر بنانیوالا ہے وہ اللہ جو رب ہے تمہارا بھی اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی

الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٧﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ

پس جھٹلا دیا انہوں نے الیاسؑ کو پس بے شک وہ سارے کے سارے پکڑے ہوئے پیش کئے جائیں گے مگر بچ جائیں گے اللہ کے وہ بندے

سیاق: آگے لوطؑ کا ذکر ہے جن کی قوم کے آثار قدیمہ شام کے راستے میں ہیں جہاں سے مکہ والے اکثر گذرتے ہیں دن کو بھی اور رات میں بھی۔ فرمایا یہ دیکھ کر بھی تم عقل استعمال نہیں کرتے ہو کہ وہ کیوں تباہ ہوئے۔ آگے حضرت یونسؑ کا ذکر ہے
سبق: تسبیح اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرنے والی ہے اگر نہ کرتے تو مچھلی آپ کیلئے قبر بن جاتی۔ بعض علماء کہتے ہیں یہ کدو کا پودا تھا جس نے یونسؑ کے لاغر جسم کو ڈھانپا۔ آخر میں یونسؑ کے ذکر سے فائدہ حضورؐ کو بشارت دی جا رہی ہے کہ جس طرح انہوں نے ہجرت کی
اور پھر واپس قوم میں آئے اور قوم فرمانبردار تھی اسی طرح آپؐ بھی ہجرت کے بعد واپس بھی آئیں گے اور سب اہل مکہ مسلمان بن جائیں گے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى

جو چنے ہوئے ہیں اور چھوڑ دیا ہم نے اس پر پچھلوں کے لئے یوں کہنا سلام ہو

اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾ اِنَّهٗ مِنْ

الیاسؑ پر بے شک ہم یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں دل سے نیکی کرنے والوں کو بے شک وہ

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾

ہمارے یقین والے بندوں میں سے تھے اور بے شک لوطؑ بھی اللہ کے رسولوں میں سے ہے

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ

جب بچا لیا ہم نے لوطؑ کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو سوائے ایک بوڑھی کے جو رہ گئی پیچھے رہنے والوں میں پھر

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَبِالَّيْلِ

اکھیڑ مارا ہم نے ان باقی سب لوگوں کو اور بے شک تم لوگ گذرتے ہو ان لوگوں کے راستے پر صبح کو بھی اور شام کو بھی

ع ٤ ٢٥ ٨

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى

کیا تم میں عقل نہیں ہے اور بے شک یونسؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے ہے جب وہ چلے گئے اس

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾

کشتی کی طرف جو سواریوں سے بھری ہوئی تھی پس آپ قرعہ میں شریک ہوئے پس آپ ہی ان میں سے بن گئے جن کو کشتی سے نکالا گیا

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾

پس آپ کو لقمہ بنا لیا ایک بڑی مچھلی نے اور آپ پر الزام آ گیا تھا پس اگر آپ نہ ہوتے اللہ کی تسبیح کہنے والے

النصف

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ

تو ضرور ٹھہرے رہتے اسی مچھلی کے پیٹ میں اس دن تک جس دن سارے انسان قبروں سے اٹھائے جائیں گے پس پھینک دیا ہم نے یونسؑ کو ایک کھلے میدان میں جبکہ

سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى

آپ بیمار تھے اور اگا دیا ہم نے آپ کے بدن پر ایک پودا بیل والے پودوں میں سے اور بھیجا ہم نے آپ کو

مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾

ایک لاکھ یا اس سے زیادہ انسانوں کی تبلیغ کیلئے پس وہ ایمان لائے پس ہم نے ان کو سامان دیا ایک وقت مقرر تک کیلئے

سے: - اب اہل مکہ سے خطاب ہے فرمایا جن برگزیدہ انبیاء کا ذکر ہوا ہے اگر وہ میرے شریک یا بیٹے نہیں ہو سکتے تو فرشتے کیسے میری اولاد ہو سکتے ہیں ۔ ۲: تم کتنی گھٹیا سوچ کے مالک ہو خود تو بیٹے پسند کرتے ہو اور خدا کیلئے بیٹیاں بنا دیں کچھ
تو سوچ کر بات کرو ۔ اگر تمہارے پاس اس دعوی کی کوئی دلیل ہے تو بتاؤ ۔ ۳: یہ تو فرشتوں کے بارے میں کہا اور جنوں کو بھی اللہ کا رشتہ دار بنا دیا ۔ ۴: حالانکہ جن خود مکلّف ہیں انہیں پتہ ہے کہ ہمارا حساب کتاب ہوگا ۔ آگے حقیقت کو بیان فرما دیا
۵: یہ ساری مخلوق اللہ کی بندگی کرنے والی ہے بندگی کے لائق نہیں ۔ آگے فرمایا تم مشرکین اور تمہارے معبودان باطلہ سب مل کر بھی کسی کو خدا کی عبادت سے ہٹا نہیں سکتے مگر جو ازلی جہنمی بن چکے ہیں ۔ ۶: تمہارے معبودوں میں سے فرشتوں کا معاملہ
تو صاف ہے وہ تو اس طرح میری بندگی کا اعتراف کرتے ہیں ۔ آگے مکہ والوں کیلئے فرمایا یہ تو پہلے دعوے کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی نبی آئے تو ہم اس کی پیروی کریں گے

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ

پس آپ ان سے پوچھیے کیا میرے رب کیلئے بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے ہیں یا ہم نے بنایا فرشتوں کو

اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

عورتیں اور یہ گواہ تھے ۱ یاد رکھو یہ جھوٹ سے کہہ رہے ہیں کہ

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ؕ

فرشتے اللہ کی اولاد ہیں بے شک یہ کہنے میں یقیناً جھوٹے ہیں کیا چن لیا اللہ نے بیٹیوں کو بیٹوں پر

مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ۚ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ

تمہیں کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو کیا تم بات کو نہیں سوچتے ۲ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ۙ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ

کھلی پس لے آؤ اپنی لکھی ہوئی دلیل کو اگر تم سچے ہو ۳ اور ٹھہرا دئے انہوں نے اللہ کے درمیان

وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ۙ

اور جنوں کے درمیان بھی رشتے اور بے شک جن یہ جانتے ہیں کہ وہ بھی اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے ۴

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

اللہ پاک ہے ان تمام باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں مگر اللہ کے وہ بندے جو چنے ہوئے ہیں ۵

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ۙ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ۙ اِلَّا مَنْ هُوَ

پس بے شک تم اور وہ چیزیں جنکی تم عبادت کرتے ہو تم کسی کو خدا سے نہیں بہکا سکتے مگر اسی کو جو

صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ۙ وَّاِنَّا لَنَحْنُ

پہنچنے والا ہے دوزخ کی آگ میں (اور فرشتے تو یہ کہتے ہیں) کہ ہم میں سے ہر ایک کا اللہ کیطرف ایک ٹھکانہ مقرر ہے اور بے شک ہم ہی اللہ کے سامنے

الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ۚ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ۙ

صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور بے شک ہم اللہ کی تسبیح بیان کرنے والے ہیں ۶ اور بے شک یہ مکے والے پہلے کہا کرتے تھے

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

اگر ہمارے پاس بھی کوئی نصیحت ہوتی پہلی امتوں میں سے ہم بھی ہو جاتے اللہ کے چنے ہوئے بندے

۱: اب جب آ گیا ہے تو اکڑ گئے ہیں اس کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔ نبی کا تو کچھ نقصان نہیں ہوگا حسب سابق نبی غالب ہوگا ۔ ۲: آگے حضورؐ سے فرمایا کہ جب یہ واضح ہے تو آپ تسلی رکھیں اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کریں اور انہیں اب کچھ نہ کہیں
۳: اگر ان کو عذاب کی جلدی ہے تو وہ سزا بھی جلدی چکھ لیں گے پھر لمحہ بھر کی مہلت بھی نہ ملے گی ۔ ۴: آگے دوبارہ وہی حکم فرمایا شاید پہلا وعدہ دنیا کے عذاب کا ہو اور یہ آخرت کے عذاب کا۔ ۵: آخر میں سارا خلاصہ بیان فرما دیا
کہ اللہ تعالیٰ توحید کی صفت سے موصوف ہے اسکی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں اور انبیاء سب ہی اللہ کے محبوب اور پسندیدہ ہیں ان پر قیامت تک سلام پڑھا جائیگا اور تعریف و عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہیں
۶: سورۃ صٓ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کی ابتدا اسی حرف سے ہوتی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ صٓ۔ پچھلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اکثر انبیاءؑ کے حالات بیان فرمائے ہیں
جن دو نبیوں کے حالات رہ گئے ہیں وہ اس سورۃ میں بیان فرما دیئے حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ کے۔ اسی طرح سورۃ الصّٰفّٰت کی آخری آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید ذاتی و صفاتی کو بیان فرمایا اور اس سورۃ میں نبوت کی عظمت کو بیان فرمایا
اسلئے کہ اللہ کی توحید کا سبق انسانیت کو نبیوں ہی نے پڑھایا ہے۔ اگرچہ
زیادہ انبیاء کا ایک جگہ ذکر گذشتہ سورۃ میں ہے اس سورۃ میں الگ سے حکومت
اور طاقت والے دو اولوالعزم انبیاء کا ذکر شاید اسلئے فرمایا کہ مشرکین مکہ یہ
اعتراض کرتے تھے کہ حضورؐ کے پیروکار اکثر غریب اور نادار ہیں جیسا کہ اس سورۃ
کی دوسری آیت میں اشارہ ہے تو اس سورۃ میں اس کا جواب دیدیا کہ حکومت
دولت، اختیار، طاقت بھی میں ہی دیتا ہوں جیسا ان انبیاء کو دی۔
اسی طرح پچھلی سورۃ میں زیادہ شان نبوت اور کار نبوت کا بیان تھا اور اس
سورۃ میں امتوں کا حال بیان فرمایا کہ انہوں نے نبیوں سے کیا سلوک کیا جیسا کہ
ابتدا میں ہی کفار مکہ کا رویہ بیان فرما دیا اور آخر میں پچھلی امتوں کا۔
۷: یہ قرآن نصیحت ہے۔ ذکر سے مراد یاد کی جانیوالی، یاد رکھی جانیوالی،
یاد رہنے والی، یاد کرانے والی کتاب بھی ہے۔ آگے فرمایا یہ نصیحت کیوں قبول نہیں کرتے
۸: اپنی اپنی دولت و طاقت کا غرور ہے اور اس ضد میں ہیں کہ ہم ان غریب،
نادار اور بے کس لوگوں کی صف میں کھڑے نہیں ہوسکتے یہ ہماری شان کے خلاف ہے
آگے فرمایا انہیں پتہ ہونا چاہیے کہ ایسے غرور و تکبر والے کئی لوگ ان سے پہلے
تباہ کئے جاچکے ہیں اور جب ان پر عذاب آیا تو کوئی چیز کام نہ آئی
۹: آگے ان کی طرف سے کئے جانیوالے اور اعتراض بیان فرمائے گئے ہیں

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
پس کفر کیا انہوں نے اس نبی کے ساتھ پس جلدی جان لیں گے ۱ اور بے شک پہلے ہو چکی ہے ہماری طرف سے ایک بات ہمارے بندوں کے لئے
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ
جو رسول بنائے گئے ہیں کہ بے شک ان اللہ کے نیک بندوں کی مدد کی جائے گی اور بے شک ہمارا لشکر ہی
الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ
غالب ہوا کرتا ہے ۲ پس آپ ان سے منہ پھیر لیں تھوڑی دیر کے لئے اور آپ دیکھتے رہیں ان کو وہ بھی
يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
دیکھیں گے ۳ کیا ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں پس جب اتر آئے گا عذاب ان کے میدانوں میں
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ
پس بہت بری ہوگی صبح ان لوگوں کی جن کو ڈرایا جاتا ہے ۴ اور آپ ان سے منہ موڑ لیں تھوڑی دیر کے لئے اور آپ دیکھتے رہیں
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ
یہ بھی دیکھ رہے ہیں ۵ پاکی ہے آپ کے رب کی وہ رب جو عزت کا رب ہے تمام ان چیزوں سے جو بیان کرتے ہیں اور
ع ۵ ۹ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾
سلام ہو اللہ کے رسولوں پر اور تمام تعریفیں حق ہیں اسی اللہ کا جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا

۳۸ سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ ۳۸

سورۃ صٓ مکی ہے اور اس میں ۸۸ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾
مجھے قسم ہے اس قرآن کی جو نصیحت والا ہے ۷ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہیں وہ غرور میں ہیں اور ضد میں ہیں ۸
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾
کئی تباہ کئے ہم نے ان سے پہلے بھی کئی زمانے پس انہوں نے پکارا اپنی مدد کیلئے اور وہ وقت چھٹکارے کا نہ تھا ۹

ا: یہ ان کے شقاق کی تشریح ہے کہ یہ ہمارے جیسا انسان اور یتیم بے آسرا اور دعویٰ نبوت کا ۲: یہ تو اپنے جادو سے ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ جیسے سمجھدار، بہادر، مالدار حضرات لوگوں کو بھی قابو کر رہا ہے حالانکہ نعوذ باللہ یہ اللہ کا نبی
نہیں اور باتیں بھی بڑی عجیب کرتا ہے کہ اتنے سارے معبودوں کو چھوڑ دو اور صرف ایک خدا کو مانو تو یہ ڈھیروں کام کون کرے گا ۳: حضورؐ کی دعوت کے جواب میں یہ باتیں کر کے ابو لہب دوسروں کو مزید بات سننے سے روکنے کیلئے
کہا کہ چلو یہاں سے اور اپنے معبودوں کو بالکل نہ چھوڑو (اسلئے کہ انہیں پتہ تھا کہ اگر کچھ دیر حضورؐ کے پاس رہے آپ کی باتیں سنیں تو یہ متاثر ہو جائیں گے ۴: اس کا مطلب یہ ہے کہ توحید کی اس دعوت کا مقصد حضورؐ کا حکومت حاصل کرنا ہے
ان آیات کے شان نزول میں علماء نے فرمایا ہے کہ یہ باتیں اسی وقت ہوئیں جب حضورؐ کے چچا ابو طالب نے اپنی مرض الوفات میں سرداران قریش اور حضورؐ کو اپنے ہاں بلا کر آمنے سامنے بٹھایا اور بات چیت کرائی تاکہ جھگڑا ختم ہو قضیہ ہو جائے

۵: یہ تو بالکل نئی باتیں کر رہے ہیں جو ہم نے اپنے آباء و اجداد سے نہیں سنیں اور اگر خدا کو نبی بنانے کی ضرورت تھی تو ہم میں سے کسی کو بناتے یہ یتیم غریب بے آسرا شخص ہی بنانا تھا۔ آگے اللہ جواب دے رہے ہیں
۶: یہ تو محض ان کا بہانہ ہے وہ بشر کی نبوت کو مانتے ہی نہیں اور اپنی ہماری نعمت کے بارے میں دھوکہ لگا ہوا ہے وہ یہ یقین نہیں رکھتے کہ جس خطرناک مستقبل سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے وہ ضرور پیش آ کر رہے گا کیونکہ ابھی تک انہوں نے خدائی مار کا مزہ چکھا نہیں جب مار پڑے گی تو آنکھیں کھل جائیں گی۔
آگے ان کے مذکورہ اعتراض کا دوسرے طرز پر جواب دیا
۷: فرمایا جس مال و دولت اور حکومت و اختیار کی تم بات کر رہے ہو کیا وہ تمہارے اختیار میں ہے وہ بھی تو میرے قبضے میں ہے میں جسے چاہوں تو ان کو بھی دیدوں
۸: اگر تم میں طاقت ہے تو آسمان پر چڑھ کر حضورؐ پر آنے والی وحی روک لو
۹: آگے فرمایا روکنا تو کجا ابھی جلدی یہ دنیا میں ہی شکست کھا جائیں گے اس سے مراد غزوۂ بدر ہے جو سات سال بعد ہوا مگر بشارت ابھی دیدی
۱۰: آگے صاحب قوت و اقتدار، صاحب مال و اولاد منکرین کی ناکامی کی تاریخی شہادت پیش فرما دی کہ تم بات نہ مانے تو تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا
۱۱: اس سے یا تو فرعون کے دانتوں میں سونے کی میخیں مراد ہیں یا اپنی مومن بیوی آسیہؓ کے بدن کو تختے پر لٹا کر جڑنے کیلئے استعمال ہونے والی میخیں۔ جس کے باوجود وہ ثابت قدم رہیں اشارہ فرمایا کہ ایسا زبردست قوت و حکومت والا ظالم حکمران بھی تباہ کر دیا گیا تم کیا بیچتے ہو
۱۲: فرمایا یہ ساری بڑی بڑی طاقتور قومیں بھی تباہ ہو گئیں ان سے سبق حاصل کرو
۱۳: آگے حضورؐ کو سمجھایا کہ یہ ان باتوں سے متاثر نہیں ہونگے اسلئے کہ حیات بعد الموت کے اور عذاب وغیرہ کے منکر ہیں یہ ان واقعات کو ڈھکوسلے کے معاملات سمجھتے ہیں اسلئے جب تک یہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے ان کو بات سمجھ نہیں آئیگی اگرچہ اس وقت احساس ہو جائیگا ماننا چاہیں گے مگر پھر مہلت نہ ملے گی بلکہ مسلسل عذاب ہوگا

وَعَجِبُوٓا أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ هَٰذَا سَٰحِرٌ
اور یہ تعجب کرتے ہیں اس بات پر کہ آیا ان کے پاس ڈر سنانے والا جو ان ہی میں سے ہے[1] اور یہ کافر کہتے ہیں یہ ہی جادوگر ہے اور
كَذَّابٌ ۝٤ أَجَعَلَ ٱلْـَٔالِهَةَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ۝٥
بڑا جھوٹا ہے[2] کیا بنا دیا اس نے سب معبودوں کو ایک ہی معبود بے شک یہ بہت ہی عجیب چیز ہے[3]
وَٱنطَلَقَ ٱلْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ ٱمْشُوا۟ وَٱصْبِرُوا۟ عَلَىٰٓ ءَالِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا
اور چلے گئے سردار ان میں سے (یوں کہتے ہوئے) کہ یہاں سے چلو اور جمے رہو اپنے معبودوں پر یہ وہ چیز ہے جس کا
لَشَىْءٌ يُرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِى ٱلْمِلَّةِ ٱلْـَٔاخِرَةِ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا
ارادہ کیا جاتا ہے[4] ہم نے یہ بات نہیں سنی پہلے دین میں بے شک یہ تو اپنی (من
ٱخْتِلَٰقٌ ۝٧ أَءُنزِلَ عَلَيْهِ ٱلذِّكْرُ مِنۢ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِى شَكٍّ مِّن
گھڑی ہوئی ہے کیا اتاری گئی اس پر یہ نصیحت ہم سب کو چھوڑ کر[5] بلکہ یہ لوگ شک میں ہیں
ذِكْرِى ۚ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا۟ عَذَابِ ۝٨ أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ
میری نصیحت کی جانب سے بلکہ انہوں نے ابھی تک میرا عذاب نہیں چکھا ہے[6] کیا ان کے پاس خزانے ہیں تیرے رب کی رحمت کے
رَبِّكَ ٱلْعَزِيزِ ٱلْوَهَّابِ ۝٩ أَمْ لَهُم مُّلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَمَا
جو غالب ہے اور بخشنے والا ہے[7] کیا ان کے قبضے میں ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور ساری کائنات
بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا۟ فِى ٱلْأَسْبَٰبِ ۝١٠ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ
کی جو ان دونوں کے بیچ ہے[8] پس چاہیے کہ یہ چڑھ جائیں آسمان کے راستوں میں[9] بہت بڑی فوج جو یہاں موجود ہے وہ شکست کھا جائے گی
ٱلْأَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو ٱلْأَوْتَادِ ۝١٢
ان کافروں کے گروہوں میں سے[10] جھٹلا چکے ان سے پہلے نوح کی قوم اور عادی اور فرعون جو میخوں والا تھا[11]
وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلْأَحْزَابُ ۝١٣ إِن
اور ثمودی اور لوطؑ کی قوم اور بن والے (ایکہ بستیوں کو) یہ سارے کافروں کے گروہ تھے[12] ان
ع ۱۴ ۱ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ ٱلرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا يَنظُرُ هَٰٓؤُلَآءِ
سب نے جھٹلایا تھا رسولوں کو پس ان پر عذاب آ پڑا[13] انتظار نہیں کر رہے ہیں یہ کافر لوگ

۱۔ "فواق" دودھ دوہتے وقت ایک دھار سے دوسری دھار تک کے وقفے کو کہتے ہیں جو انتہائی معمولی ہوتا ہے فرمایا قیامت آ گئی تو پھر اس میں وقفہ نہیں ہوگا۔ آگے فرمایا کافر وا ایسے جلدی عذاب نہ مانگو پھر کہتا وقت مگر لد حامل۔
۲۔ حضور ﷺ کو فرمایا ان کے مطالبے پر پریشان نہ ہوں کہ وہ آپ کو جھوٹا سمجھتے اگر جلدی عذاب نہ آیا بلکہ صبر کریں میرے حکم کا انتظار کریں اور نبی الٰہی ان کے ایسے سوالوں کے جواب میں میرے حکمران اور صاحب قوت نبی داؤدؑ کا قصہ
ان کو سنائیں کہ اگر تیرے پاس فی الحال حکومت و طاقت اور مال و اسباب نہیں تو یہ میرے رب کا فیصلہ ہے مگر وہ یہ سب کچھ دینے پر قادر ہے جیسے داؤدؑ کو دیا ہے ۳۔ داؤدؑ کو اتنی عظمت عطا کی اور اس کے علاوہ بادشاہت، نبوت، فصاحت
اور خوش الحانی ہے۔ ۴۔ آگے ان کا ایک خاص واقعہ بیان فرمایا کہ انہوں نے جلدی میں ایک فیصلہ کر دیا جو مجھے پسند نہیں آیا ہے ۵۔ محراب سے مراد عبادت کی جگہ جہاں عبادت میں وہ مصروف تھے۔ انہوں نے وہاں دیوار پھلانگ کر داخل ہو کر داؤدؑ سے
اپنا فیصلہ کرانا چاہا جس کی تفصیل آگے ہے۔

إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا

مگر ایک ہی چیخ کا جس میں کوئی وقفہ نہ ہوگا ۱ اور یہ کافر کہتے ہیں اے ہمارے رب!

عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ عَلٰى مَا

بھیج دے جلدی ہمارا حصہ حساب کا دن آنے سے پہلے ۲ آپ صبر کرتے رہیں ان باتوں پر جو

يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾

یہ کہہ رہے ہیں اور یاد کریں ہمارے بندے داؤدؑ کو جو بڑی طاقت والا تھا اور ہماری طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والا تھا

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾

بے شک ہم نے تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے یہ پہاڑ شام کو اور صبح کو

وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ

اور پرندے بھی اکٹھے ہو جایا کرتے تھے سب کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے ۳ اور پختہ کیا تھا ہم نے اس کی بادشاہی کو اور دی تھی ہم نے ان کو نبوت

وقف لازم

وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾

اور بات کھول کر بیان کرنا ۴ اور بے شک آ پہنچی آپ کے پاس بھی خبر ان دو لڑنے والوں کی جب انہوں نے پھاند لیا ان کے محراب کو ۵

إِذْ دَخَلُوا عَلٰى دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغٰى

پس جب وہ داخل ہو گئے داؤدؑ پر پس آپ گھبرا گئے ان کو دیکھ کر انہوں نے کہا آپ خوف نہ کریں ہم دو جھگڑنے والے ہیں زیادتی کی

بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلٰى

ایک نے دوسرے پر پس فیصلہ کر دیں ہم میں ساتھ انصاف کے اور زیادتی نہ کرنا اور رہنمائی کرنا ہماری

سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُونَ نَعْجَةً وَّلِيَ

سیدھی راہ کی طرف بے شک یہ میرا بھائی ہے جس کی ایک کم سو دنبیاں ہیں اور میری

نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ

ایک دنبی ہے پس یہ کہتا ہے یہ بھی مجھے دے ڈال اور غلبہ کیا مجھ پر بات کرنے میں کہا داؤدؑ نے

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلٰى نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ

اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے جب مانگ لیا ہے تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کیلئے اور بے شک بہت سے لوگ ہیں جو آپس میں شریک ہوتے ہیں

۱: حضرت داؤدؑ نے مدعی کا موقف سن کر یہ فیصلہ سنا دیا لیکن مدعا علیہ کا موقف نہ سننے کی وجہ سے فوراً احساس ہو گیا کہ یہ فیصلہ یک طرفہ ہو گیا ہے اسلئے اسے آزمائش سمجھ کر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر معافی مانگ لی جو مل گئی

۲: اشارہ فرما دیا کہ چونکہ بڑے نبی ہیں تم اس پر تنبیہ اور تنقید نہ کرنا۔ یہ میرا کام ہے جیسا کہ آگے فرمایا ۳: آپ زمین پر خدا کے نمائندہ ہیں اسلئے فیصلہ کرتے وقت بہت محتاط رہیں کسی فریق کی جانبداری کا شبہ بھی نہ گذرے

دونوں کا موقف پیش کرنے اور اُسے ثابت کرنے کا برابر موقع دیں۔ قضا کا عہدہ بہت نازک اور مشکل ہے۔ حضورؐ نے بھی اپنے صحابہؓ کو فرمایا دو آدمیوں میں ثالث نہ بنو اسلئے کہ جسے منصف بنایا گیا وہ سمجھو کہ چھری سے ذبح کیا گیا

۴: یعنی غلط فیصلہ کر دیتے ہیں اور اپنے حساب کے دن کو بھول جاتے ہیں تو ان کو سزا ملے گی ۵: اس رکوع کے شروع میں فرمایا تھا کہ کفار کے انکار کی وجہ قیامت پر ایمان نہ ہونا ہے درمیان میں داؤدؑ کا واقعہ بیان فرما کر آخر میں

اپنا اصول بیان فرمایا کہ عدل و انصاف بہت اہم چیز ہے۔ اگلی آیات
میں اللہ تعالیٰ یہ سمجھا رہے ہیں کہ جب میں دوسروں کو یہ تلقین کر رہا ہوں
تو خود خلاف عدل اور خلاف مقصد کام کیسے کر سکتا ہوں۔ فرمایا
۶: یہ کائنات بے مقصد نہیں بنی یہ انسان کی خدمت کیلئے ہے اور انسان
میری اطاعت کیلئے اور اسی بنیاد پر انسان کے ثواب و عذاب کا فیصلہ ہوگا
۷: اور فیصلہ انصاف کی بنیاد پر ہوگا سب سے برابر کا سلوک نہیں ہو سکتا
اعمال کی بنیاد پر ثواب و عذاب ہوگا اور نیکی بدی، کامیابی ناکامی
کی تمیز کیلئے قرآن اتار دیا ہے تا کہ خود فیصلہ کر کے اپنی راہ اختیار کریں
۸: آگے پھر اپنے شوکت و سطوت اور حکومت والے نبی کا ذکر کر دیا

لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

زیادتی کرتے ہیں ایک دوسرے پر مگر وہ لوگ بچ جاتے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں

وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا

اور ایسے لوگ بہت ہی تھوڑے ہیں ۱ اور سمجھا داؤدؑ نے کہ ہم نے آزمائش میں ڈال دیا ان کو پس بخشش مانگی اپنے رب سے اور گر پڑے جھکتے ہوئے

السجدة ١٠ وَّاَنَابَ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ

اللہ کی طرف اور آپ نے رجوع کیا پس بخش دیا ہم نے داؤدؑ کے لئے اس بات کو اور بے شک داؤدؑ کا ہمارے ہاں بہت بڑا قرب ہے اور بہت اچھا

مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ

ٹھکانہ ہے ۲ (پھر کہہ دیا) اے داؤدؑ! ہم نے بنایا تجھے اپنا نائب اس ملک میں پس فیصلہ کر لوگوں میں

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

ساتھ حق کے ۳ اور پیروی نہ کرنا نفس کی خواہشات کی پس تجھے وہ بہکا دے گا اللہ کی راہ سے بے شک

الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا

وہ لوگ جو بھٹک جاتے ہیں اللہ کی راہ سے ۴ ان کے لئے سخت عذاب ہے اسی وجہ سے کہ وہ بھول گئے

ع ١٢/٢ ١١ يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ

حساب کے دن کو ۵ اور نہیں بنایا ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور ساری کائنات کو جو ان دونوں کے بیچ ہے بغیر کسی مقصد کے ۶

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾

یہ خیال ہے ان لوگوں کا جو کافر ہیں پس ہلاکت ہے ایسے کافروں کے لئے دوزخ کی آگ سے

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؗ

کیا ہم بنا دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان لوگوں کی طرح جو فساد کرنے والے ہیں زمین میں

اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ

یا کہ ہم بنا دیں گے ان لوگوں کو جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں ان لوگوں کی طرح جو نافرمان ہیں ۷ یہ قرآن ایک کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے آپکی طرف بڑی برکت والی

لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ

تا کہ غور و فکر کریں یہ لوگ اسکی آیتوں میں اور تا کہ نصیحت حاصل کریں عقل والے ۸ اور بخش دیا ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ بیٹا

۱۔ اس کی اچھائی کا ثبوت کیا ہے؟ وہ بار بار میری طرف ہی آتا ہے ۲۔ آگے تعلق مع اللہ کی مضبوطی کا عملی ثبوت ایک واقعہ بیان کر کے بتایا جا رہا ہے ۳۔ جہاد کے گھوڑے تھے انہیں دیکھنے میں اس قدر محو ہوئے کہ عصر کی نماز قضا ہو گئی فوراً احساس ہو گیا

۴۔ ایسے واقعات صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں بھی ملتے ہیں۔ آگے دوسرا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دن فرمایا آج میری (۱۰۰) حتیٰ کہ ہر بیوی سے بیٹا پیدا ہو گا جو مجاہد فی سبیل اللہ ہو گا چونکہ آپ کی بیویاں زیادہ تھیں اور ان کی شریعت میں اجازت تھی لیکن ایک ہونے والے بچے کے بارے

میں ان شاء اللہ نہ کہا سکر تو جب وہ پیدا ہوا تو ناقص دھڑ کی شکل میں پیدا ہوا۔ دایہ نے سلیمانؑ کی کرسی پر رکھ کر چلی گئی جب آپ نے آ کر دیکھا تو یاد آ گیا کہ میں نے ان شاء اللہ نہیں کہا تھا۔ اس موقع پر بھی فوراً اللہ کی طرف متوجہ ہوئے

۵۔ حالانکہ گناہ نہ تھا لیکن نبی کے مقام کے منافی تھا ۶۔ اس دعا کو اللہ نے قبول کر لیا۔ ایک دن حضورؐ نے شیطان کو جو جن ہی ہے نماز کے دوران تنگ کرنے پر پکڑ کر مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا تا کہ صبح بچے اس کے ساتھ کھیلیں پھر خیال آیا کہ میرے بھائی

سلیمانؑ نے یہ دعا کی تھی اور یہ مبنی کہتے ہیں میری طاقت ظاہر ہو گی ان کی شہرت تھوڑی متاثر ہو گی اس لئے یہ مناسب نہیں ہے۔ حضورؐ کو ہر لحاظ سے باقی انبیاء سے زیادہ مرتبہ اور طاقت حاصل ہے ۷۔ یہ بے مثال حکومت و طاقت اللہ نے دے دی آگے پھر وہ بیان کر دی

۸۔ آگے اپنے ایک اور مقبول بندے کے منفرد حالات بیان فرمائے جن کو بہت کچھ دے کر
واپس لے لیا بلکہ ظاہری تکلیف میں بھی مبتلا کر کے آزمایا۔ امتحان میں کامیابی پر پھر
تکلیف دور کر کے پہلے سے کئی گنا زیادہ نعمتیں عطا فرمائیں۔ ان مثالوں سے مسلمانوں کو سمجھایا
۹۔ ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے آزمایا تو یہ دعا کی کہ شیطان مجھے کچھ دھوکے دے رہا ہے
کہ تو اگر اللہ کا نبی ہوتا تو تجھ پر یہ تکلیفیں کیوں آتیں اس نے تیرے ایمان کو بھی خطرے میں ڈال دیا ہے
۱۰۔ جب یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں یہ حکم دے دیا کہ ہو اب آزمائش ختم
۱۱۔ اس پانی کے پینے اور اس سے غسل کرنے سے ساری بیماری ختم ہو گئی اور وہ بیوی ساری
نعمتیں دوبارہ پہلے سے زیادہ ملنی شروع ہو گئیں۔ آگے اس کا ذکر ہے

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝۳۰ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ

یہ بہت اچھا بندہ ہے ۱ بار بار ہماری طرف لوٹنے والا ہے ۲ جب پیش کیے گئے آپ کے پاس ایک شام کو بہترین گھوڑے ۳

الْجِيَادُ ۝۳۱ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى

پس کہنے لگے میں نے محبت کی گھوڑوں کے ساتھ ایسی محبت جس نے مجھے مصروف رکھا اپنے رب کی یاد سے یہاں تک

تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝۳۲ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ

کہ چھپ گیا سورج پردے میں لوٹا کر لاؤ ان گھوڑوں کو مجھ پر پس آپ نے کاٹنا شروع کیا انکی گردنوں کو اور انکی

الْاَعْنَاقِ ۝۳۳ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ

پنڈلیوں کو ۴ اور بے شک آزمایا ہم نے سلیمانؑ کو اور ڈال دیا آپ کی کرسی پر ایک دھڑ کو پھر

اَنَابَ ۝۳۴ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ

آپ نے رجوع کیا اللہ کی طرف (یہ کہتے ہوئے) اے میرے رب! مجھے معاف کر دے ۵ اور بخش دے مجھے ایسی بادشاہی جو مناسب نہ ہو کسی کے لئے بھی

بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۳۵ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ

میرے بعد بے شک تو ہی بخشنے والا ہے ۶ پس تابع کر دیا ہم نے سلیمانؑ کیلئے ہوا کو جو چلتی تھی انکے حکم سے

رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۝۳۶ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝۳۷ وَّاٰخَرِيْنَ

بڑی نرمی کے ساتھ جہاں کا وہ ارادہ کیا کرتے تھے اور تابع کیا ہم نے سلیمانؑ کے شیطان بھی عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانے والے اور کچھ اور ایسے جنات بھی تھے

مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝۳۸ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ

جو جکڑے رہتے تھے بھاری بھاری زنجیروں میں (ہم نے کہہ دیا اے سلیمانؑ) یہ ہماری بخشش ہے پس احسان کر یا روک رکھو بغیر

۳ حِسَابٍ ۝۳۹ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝۴۰ وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ

ع ۱۴ کمی یا بندی کے ۷ اور بے شک سلیمانؑ کیلئے ہمارے ہاں بڑا قرب تھا اور بہترین ٹھکانہ تھا ۸ اور آپ ذکر فرما دیں ہمارے بندے

۱۲ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝۴۱

وقف لازم ایوبؑ کا ۹ جب انہوں نے پکارا اپنے رب کو (دعا کرتے ہوئے) بے شک چھوا مجھ کو شیطان نے ساتھ تکلیف کے اور ساتھ پریشانی کے ۱۰

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝۴۲ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ

(ہم نے کہہ دیا اے ایوبؑ) مار اپنا پاؤں زمین پر یہ چشمہ ہے ٹھنڈا ہے غسل کیلئے بھی اور پینے کے لئے بھی ۱۱ ہم نے بخش دیا ان کے لئے

۱: پریشانی کے وقت انسان اپنی سوچ کے مطابق ہر حیلہ کرتا ہے آپ کی بیوی اسی دوران ایک کاہن کے پاس گئی اس نے کچھ عمل بتائے ایوبؑ کو پتہ چلا تو سخت ناراض ہوئے اور قسم اٹھائی کہ صحت مند ہو کر تمہیں سو دُرّے ماروں گا چنانچہ اب وہ قسم پوری کرنے لگے تو
اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ بتا دیا ہے۔ ۲: آگے حضرت ابراہیمؑ اور انکی اولاد کا ذکر فرمایا ہے۔ ۳: اس کا مطلب زیادہ سمجھدار یا زیادہ طاقتور ہے ۴: یہ نبی بھی قیامت کو یاد رکھتے تھے حالانکہ معصوم تھے۔ آگے فرمایا ان کا انتخاب میں نے خود کیا تھا اور جن کو اللہ نے
چن لیا ہو وہ گناہ نہیں ہو سکتے۔ عصمت انبیاءؑ بہت ضروری عقیدہ ہے ۵: جن انبیاءؑ کے نام اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما دیئے ہیں ان کو نبی ماننا ضروری ہے۔ آگے فرمایا یہ تو سب نبیوں کا معاملہ تھا تم میں سے جو بھی مجھ سے ڈرے گا اس کیلئے بھی بہترین ٹھکانہ جنت ہے
۶: فرمایا جنت کے دروازے مومنوں کیلئے ہر وقت کھلے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے مہمانوں کو انتظار نہیں کراتے۔ آگے جنت کے اندر کی کیفیات بیان فرمائیں ۷: آخر میں فرما دیا جائیگا یہ نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہیں ختم ہونے والی نہیں۔ آگے نافرمانوں کا عبرتناک انجام ذکر فرمایا
۸: سرکشی کرنے والوں کیلئے برا ٹھکانہ ہوگا اور وہ کونسا ہے؟

أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

ان کا گھرانہ اور ان جیسے اور بھی ان کے ساتھ رحمت اپنی طرف سے اور نصیحت عقل والوں کے لئے ۱

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ

(اور ہم نے کہہ دیا) لے اپنے ہاتھ میں ایک مٹھا تنکوں کا پھر مار دے اس سے (اپنی بیوی کو) اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے پایا ایوبؑ کو بڑا صبر کرنے والا

نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

بہت اچھا بندہ تھا ہماری طرف بار بار رجوع کرنیوالا تھا ۲ اور ذکر فرما دیں ہمارے بندوں ابراہیمؑ کا اور اسحٰقؑ کا اور یعقوبؑ کا

أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى

یہ ہاتھوں والے تھے اور آنکھوں والے تھے ۳ بے شک ہم نے چن لیا تھا ان کو ایک خاص چیز کیلئے اور وہ یاد کرنا ہے

الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ

آخرت کے گھر کا ۴ اور بے شک یہ سارے کے سارے ہمارے ہاں چنے ہوئے لوگوں میں سے تھے اور بہتر لوگوں میں سے تھے اور ذکر فرما دیں اسماعیلؑ کا

وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ

اور الیسعؑ کا اور ذی الکفلؑ کا اور یہ سارے کے سارے بہترین بندوں میں سے تھے ۵ یہ نصیحت کی بات ہے اور بے شک

لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾

اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے بہترین ٹھکانہ ہے باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن کے لئے دروازے پہلے سے کھلے ہوئے ہیں ۶

مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾

تکیے لگائے بیٹھیں گے اس جنت میں پکاریں گے جنت میں بہت میووں کیلئے اور پینے کے پانی کے لئے

وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ

اور ان کے پاس ہونگی ایسی بیویاں جنکی نظریں دوسری جانب سے رکی ہونگی اور وہ ہم عمر ہونگی (ان کو کہا جائیگا) یہ وہ چیز ہے جسکا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا

الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ

الثلثة

حساب کے دن کیلئے (جنتیوں سے کہا جائیگا) یہ ہمارا دیا رزق ہے جس نے ختم نہیں ہونا ۷ یہ سن چکے (اور یاد رکھو)

لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هَٰذَا

سرکشوں کیلئے بہت برا ٹھکانہ ہے ۸ جہنم ہے جس میں وہ داخل ہونگے پس وہ بہت برا ٹھکانہ ہے یہ سمجھ چکے

ساتھ دوزخ کی گرمی سے پیاس لگی تو پانی مانگیں گے تو یہ چیزیں پینے کو دی جائیں گی اور اس کے علاوہ بھی ایسی ہی دردناک عذاب دئے جائیں گے ۔ کافروں کے سرداروں کو دوزخ میں داخل کرنے کے بعد جب ان کے پیروکاروں کے گروہ کو بھی وہاں بھیجا جائیگا تو ان کو
آتا دیکھ کر آپس میں یوں کہیں گے ۔ اب دونوں گروہ ایک دوسرے پر الزام دھریں گے تو پیروکار خدا سے یہ دعا کریں گے ۔ پھر سارے دوزخی ادھر ادھر دیکھ کر کہیں گے ۔ ہم جن کو اپنے خیال میں برا سمجھتے تھے یعنی اللہ کے فرمانبردار اور مومن کے دشمن
وہ تو یہاں نظر نہیں آرہے ہیں ۔ آگے فرمایا سننے پڑھنے والو! یہ محض گپ شپ یا مبالغہ آمیز افسانہ نہ سمجھو یہ سچی باتیں ہیں دوزخی واقعی آپس میں یوں ہی جھگڑیں گے ۔ آگے اس سورۃ کے مضامین کا خلاصہ بیان فرمایا توحید، رسالت، قیامت
قرآن مجید اور شیطان کی دشمنی ۔ قہار کا مطلب ہے جو اپنی بات منوانے کی طاقت رکھتا ہو اگلا جانے یا نہ مانے ۔ اس سے مراد خطرناک مستقبل یعنی قیامت کی خبر ہے ۔ آگے اپنی صداقت کی دلیل دی کہ ابھی جو میں نے تخلیق آدم کے وقت کے تفصیلی حالات بتائے تھے
ان کا تو مجھے پہلے کوئی علم نہ تھا مجھے تو پہلے صرف رسول بنانے کی اطلاع تھی یہ باتیں اب مجھے میرا خدا تعلیم سے بتا رہا ہے اور میں تمہیں بتا رہا ہوں ۔ ڈرانا یہ بھی ہے کہ تم شیطان کی پیروی کرو گے تو اسی کی طرح ناکام، ذلیل اور عذاب کا شکار ہو گے اور
یہ بات تو اللہ تعالیٰ بھی فرمادیں گے کہ تم انسان ہو اور شیطان نے انسان کی پیدائش
سے لے کر اب تک کسی درجہ کی دشمنی کی ہے ایسے دشمن کی پیروی بالکل نہ کرو
آگے اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے آدمؑ کی پیدائش، فرشتوں کے اعتراض، شیطان کے
سجدہ سے انکار، آدمؑ کو بہکانے کے واقعات کو بیان فرمایا

فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝٥٧ وَءَاخَرُ مِن شَكْلِهِۦٓ أَزْوَٰجٌ ۝٥٨ هَٰذَا

(ان سے کہا جائیگا) پس وہ چکھیں اس کو کھولتا ہوا پانی اور دوزخیوں کے زخموں کی پیپ ہے اور بھی عذاب ہیں اسی قسم کی شکلیں الگ الگ ہونگی (ان سے کہا جائیگا) یہ ایک

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا ٱلنَّارِ ۝٥٩ قَالُوا

اور بھی گروہ ہے جو گھسا چلا آرہا ہے تمہارے ساتھ ان کے آنے کی خوشی نہیں ہے بے شک وہ بھی داخل ہونگے آگ میں جلنے کیلئے پیچھے کہیں گے

بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ ٱلْقَرَارُ ۝٦٠

(پیچھے آنے والے) تمہارا آنا مبارک نہ ہو تم ہی نے تو پہلے بنایا یہ عذاب ہمارے لئے پس یہ بہت برا ٹھکانہ ہے

قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِى ٱلنَّارِ ۝٦١

وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جس نے آگے کیا ہمارے لئے یہ کام گمراہی کا اسے بڑھا دیجئے دگنا عذاب زیادہ کر دو دوزخ کی آگ میں

وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ ٱلْأَشْرَارِ ۝٦٢

اور دوزخی کہیں گے کیا ہوا ہم نہیں دیکھتے ان لوگوں کو جن کو ہم شمار کرتے تھے برے لوگوں میں سے

أَتَّخَذْنَٰهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ ٱلْأَبْصَٰرُ ۝٦٣ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ

کیا ہم نے ان کو ٹھٹا بنا لیا تھا یا پھر گئی ہیں ان کو دیکھنے سے ہماری آنکھیں بے شک یہ بات حق ہے

تَخَاصُمُ أَهْلِ ٱلنَّارِ ۝٦٤ قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ ع ۴ ۲۴ ۱۳

آپس میں جھگڑنا دوزخ والے (دوزخ میں) آپ فرما دیجئے میں تو صرف ڈر سنانیوالا ہوں اور کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے جو

ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّارُ ۝٦٥ رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلْعَزِيزُ

ایک ہے اور سب پر غالب ہے وہ اللہ رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ساری کائنات کا جو انکے بیچ میں ہے زبردست ہے

ٱلْغَفَّٰرُ ۝٦٦ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ۝٦٧ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝٦٨ مَا

اور بڑا بخشنے والا ہے آپ فرما دیجئے یہ تو بہت بڑی خبر ہے جس سے تم منہ موڑ رہے ہو نہیں

كَانَ لِىَ مِنْ عِلْمٍۭ بِٱلْمَلَإِ ٱلْأَعْلَىٰٓ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝٦٩ إِن يُوحَىٰٓ

تھی مجھے کوئی اطلاع اوپر والی مخلوق کے بارے میں جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے میری طرف تو وحی کی گئی

إِلَىَّ إِلَّآ أَنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝٧٠ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى

صرف اسی بات کی کہ میں کھول کر ڈر سنانیوالا ہوں جب کیا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ میں بنانیوالا ہوں

١۔ "بشر" کا معنی ہے وہ مخلوق جو نظر آئے چونکہ مٹی سے بنا ہے اور مٹی محسوس چیز ہے جبکہ نور اور نار نظر نہیں آتے ٢۔ فرمایا رب العالمین نے مشورہ میں تھا یہ سب فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے بحث شروع کردی ٣۔ اس بحث کی تفصیل آگے ہے

٤۔ جب تک مخلوقات رہیگی تجھ پر لعنت ہوتی رہے گی جوابًا اس نے مہلت مانگی ٥۔ فرمایا یہ فیصلہ پہلے سے طے شدہ ہے یعنی کہہ دیتے ہیں فرمانے سنیں کہ وہ بھی قبول کرلی یہ نظریہ غلط ہے۔ یہ سن کر ابلیس نے اپنے منصوبے کا خدا کے سامنے اظہار کردیا

٦۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ میرا سچا اور اٹل فیصلہ بھی سن لو ٧۔ آخر میں پھر حضور ﷺ سے ناصحانہ انداز میں نصیحت کرادی

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

ایک انسان کو ١ اسی گارے سے — پس جب میں اسکو برابر کرچکوں اور اپنی طرف سے روح پھونک ڈالوں اس میں

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّآ

پس تم گر جانا سارے سارے اس کیلئے سجدہ میں ٢ پس سجدہ کیا سب فرشتوں نے اکھٹے ہو کر سوائے

اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ

ابلیس کے اس نے غرور کیا اور وہ کافروں میں سے تھا ٣ کہا رب العالمین نے اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا

اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ

اس سے کہ تو سجدہ کرتا اس مخلوق کیلئے جس کو بنایا میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا تو نے غرور کیا یا تو ہے

الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ

اونچے لوگوں میں سے کہا ابلیس نے میں بہتر ہوں اس آدم سے تو نے مجھے بنایا آگ سے اور اسے بنایا

مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ ۖ وَّاِنَّ عَلَيْكَ

کیچڑ سے کہا رب العالمین نے پس نکل جا جنت سے بے شک تو مردود ہے اور بے شک تجھ پر

لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

میری پھٹکار ہے بدلے کے دن تک ٤ کہا ابلیس نے اے میرے رب! مہلت دے مجھے اس دن تک

يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِلٰى يَوْمِ

جب یہ اٹھائے جائیں گے کہا رب العالمین نے پس بے شک تجھے مہلت دی جا چکی ہے اس دن کے

الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾

مقرر وقت تک کے لئے ٥ کہا ابلیس نے پس مجھے قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کرونگا ان سب کو

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿٨٤﴾ ۚ

مگر بچ جائیں گے میری گمراہی سے تیرے وہ بندے جو چنے ہوئے ہونگے ٦ کہا رب العالمین نے پس یہ بات سچ ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ

میں بھر دونگا دوزخ کو تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کرینگے ان میں سے اکھٹا کر کے ٧ آپ فرما دیجئے

۱ ۔ تم سمجھ گئے ہو گے کہ جب مجھ کو کوئی ذاتی لالچ نہیں ہے تو مجھے اپنی طرف سے باتیں بنانے کی کیا ضرورت ہے یہ تو ساری انسانیت کی کامیابی کیلئے ایک لائحہ عمل ہے ۔ ۲ ۔ اگر اب بھی تم نہیں مانتے تو یہ بھی سن لو کہ جلد ہی تم قرآن کی صداقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے اس میں جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ سب پورا ہو کر رہے گا ۔

۳ ۔ سورۃ الزمر مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ "زمر" کا معنے ہے گروہ، ٹولہ، جماعت ۔ اس سورۃ کے آخری رکوع میں قیامت کے دن مومنوں اور کافروں کے دو گروہوں کا ذکر فرمایا شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الزمر" ۔ سورۃ ص کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی باتوں کو تم جان لوگے اس سورۃ میں انہی باتوں کی تشریح اور تفصیل ہے خاص طور پر قیامت اور بعث بعد الموت کی ۔ اس سے عقائد بھی مراد ہو سکتے ہیں جو اس میں موجود ہیں ۔ ۴ ۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں بھی قرآن مجید کا ذکر فرمایا یہاں بھی بات وہیں سے شروع فرمائی کہ قرآن مجید کی باتیں اُس اللہ نے نازل کی ہیں جو اپنی باتوں کو پورا کرنے پر قادر اور غالب ہے اور اس کی باتیں اور کام بے ڈھنگے نہیں بلکہ حکمت والے ہیں اور حکیم کا کوئی کام اور بات غلط یا فضول نہیں ہوتی ۔

۵ ۔ پھر تاکیداً فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اسکی باتیں حق ہیں اسکا ماننا حق ہے اس کا رہنا حق ہے یہ ہمیشہ رہے گی مٹے گی نہیں اسلئے اس پر عمل کرو

۶ ۔ یعنی عمل اور عقیدہ ۔ عبادت اور دین بھی صرف ایک اللہ کی ۔ یہ توحید ہے آگے اس کی مزید وضاحت فرما دی اور ساتھ مشرکوں کا نظریہ بھی بتا دیا

۷ ۔ مومنوں اور مشرکوں کا جو نظریہ کا اختلاف ہے اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کر دیں گے قیامت کے دن بھی اور دنیا میں بھی طور پر دکھا دیں گے کہ کون صحیح راہ پر تھا

۸ ۔ ایک فیصلہ تو بیان کر دیا کہ مشرک جھوٹا اور ناشکرا ہے یہ ہدایت سے محروم رہے گا ۔ آگے ان کے جھوٹ اور ناشکری کو بیان فرما دیا

۹ ۔ ان کا بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اللہ کے بیٹے یا بیٹیاں ہیں عیسیٰ و عزیر یا فرشتے

۱۰ ۔ آگے ناشکری بیان فرمائی کہ ساری کائنات انسان کی خدمت کیلئے اللہ نے بنائی اور یہ اس کا شکر کرنے کے بجائے یا تو خدا کو مانتے ہی نہیں یا شرک شروع کر دیتے ہیں

مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ

میں نہیں مانگ رہا تم سے تبلیغ پر کوئی بھی مزدوری اور میں اپنی طرف سے بات بنانیوالا ہرگز نہیں ہوں ۱ یہ قرآن

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

ع ۵ / ۱۴

تو نصیحت ہے تمام جہانوں کے لئے ۲ اور تم ضرور جان لوگے قرآن کی سچی خبریں کچھ دیر کے بعد

۳۹ سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِيْ رُكُوْعَاتٍ ۵۹

سورۃ زمر مکی ہے اور اس میں ۷۵ آیتیں اور ۸ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۳

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

یہ کتاب اتاری گئی ہے اس اللہ کی طرف سے جو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ۴ بے شک ہم نے اتاری آپ پر

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ

یہ کتاب ساتھ حق کے ۵ پس بندگی کریں اللہ کی اس حال میں کہ خالص کرنیوالے ہو اسی کیلئے اپنی اطاعت کو ۶ یاد رکھو اللہ ہی کیلئے ہے وہ اطاعت

الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا

وقف لازم

جو خاص اسی کیلئے ہو اور وہ لوگ جو بنا لیتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر (اپنا کارساز (اور یہ کہتے ہیں) ہم انکی عبادت نہیں کرتے مگر

لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ

اسلئے کہ یہی قریب کردیں ہمیں اللہ کے بے شک اللہ تعالیٰ فیصلہ کردیگا ان میں ان باتوں کے بارے میں جن میں

يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ

وہ جھگڑ رہے ہیں ۷ بے شک اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا ہر اس انسان کو جو جھوٹا ہو ناشکرا ہو ۸ اگر چاہتا

اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ

اللہ تعالیٰ بناتا اپنے لئے کسی کو اولاد تو چن لیتا ہر اس چیز سے جو بنائی اللہ نے جو بھی چاہتا ۹ (وہ تو) اللہ پاک ہے

هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ

اور وہی اللہ ایک ہے اور سب پر غالب ہے ۱۰ (اسی اللہ نے) بنائے آسمان اور زمین ساتھ حق کے

ے۔ یہ سارا نظام بنا ہوا اللہ ایک اللہ ہے اور بنایا انسانوں کے لئے کیئے۔ دوسری جگہ ان کے فوائد کا ذکر ہو گیا ہے ۲۔ یہ تو خارجی چیزیں تھی اب فرمایا خود تم اور تمہاری بیویوں کو بھی میں نے پیدا کیا ۳۔ یعنی یہ آٹھ قسمیں جو ہیں ان کا ذکر
سورۃ انعام میں گذر چکا ہے۔ آگے انسان کی اپنی تخلیق کے مراحل یاد کرائے گئے۔ آگے خود صریحاً فرمادیا کہ یہ سب تمہارے پالنے والے اللہ کا کام ہے تو صرف ایک اسی کو معبود مانو تم کیوں ادھر ادھر بھٹک رہے ہو ۴۔ آگے فرمایا بار بار سمجھانے پر بھی
مطلب نہ نکال لینا کہ شاید خدا کو کوئی فائدہ ہے فرمایا میں بے نیاز ذات ہوں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا صرف تمہارے لئے اس کفر کو پسند نہیں کرتا کہ اس سے تم بہت نقصان اٹھاؤ گے ۵۔ فرمایا جن کو تم معبود سمجھ بیٹھے ہو کہ وہ بھی اللہ کے قریب کر دیں گے
اور قیامت میں سفارش کریں گے تو سمجھ لو کہ وہاں کوئی بھی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا اسی لئے اب سمجھ لو اور میری بات مان لو ورنہ تم چاہو نہ چاہو مانو نہ مانو قیامت میں میرے سامنے پیش ہوگے اور میں تمہیں پھر یہ یاد کراؤنگا اور بتاؤنگا

ے۔ آگے توجہ دلائی کہ تم اس کیفیت کے وقت پر غور کرو کہ تکلیف
کے وقت تم کس اکیلی ذات کو پکارتے ہو اور تکلیف دور ہونے پر پھر
ناشکری کرتے ہوئے اس اللہ کو بھول جاتے ہو اور نعمتوں کو معبودان باطل
کی طرف سے سمجھنے لگتے ہو خود بھی گمراہ ہوتے ہو اور دوسروں کو بھی یہ بتا بتا کر
گمراہ کرتے ہو کہ یہ نعمتیں ہمیں ان جھوٹے خداؤں نے دی ہیں۔
۸۔ آگے حضورؐ کو فرمایا ان سے کہہ دیں کہ اچھا کافر ہی رہتے ہوئے دنیا
کے مزے اڑا لو جب تک خدا نے مہلت دی ہوئی ہے انجام کار تم دوزخی ہو

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
لپیٹ دیتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹ دیتا ہے دن کو رات پر اور کام میں لگا دیا سورج کو
وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤
اور چاند کو سارے ساتھ چل رہے ہیں ایک مقرر وقت کے لئے یاد رکھو اللہ بڑا ہی غالب ہے وہی بخشنے والا ہے
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ
بنایا تم کو ایک ہی جان سے پھر بنا دیا اس سے اس کی بیوی کو اور نازل کئے تمہارے لئے
مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ
چارپایوں میں سے آٹھ قسم کے جوڑے ۳ پھر بناتا ہے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک کیفیت کے بعد
بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَآ اِلٰهَ
دوسری کیفیت میں تین اندھیروں میں ۴ یہ ہے وہ اللہ جو تمہارا رب ہے اسی کی سدا بادشاہی ہے کوئی معبود نہیں
اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۗ وَلَا
اس کے بغیر پھر کہاں تم پھرے جارہے ہو (یاد رکھو) اگر تم سارے منکر ہو جاؤ گے پس اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے تم سے اور نہیں
يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
پسند کرتا اللہ اپنے بندوں کیلئے کفر کو (غافل نہ بن جاؤ) اور اگر تم اللہ کا شکر کرو گے پسند کریگا اس شکر کو تمہارے فائدے کیلئے اور نہیں اٹھا سکتا کوئی
وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
دوسرے کے بوجھ کو ۵ پھر اپنے رب کی طرف ہی تم سب نے لوٹ کر جانا ہے پس خبر دیگا تم کو تمہارے اعمال کی
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ
بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے سینوں کے بھیدوں کو ۶ اور جب پہنچتی ہے کسی انسان کو کوئی تکلیف پکارتا ہے اپنے رب کو
مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ
جھکتے ہوئے اسی کی طرف پھر جب عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نعمت اپنی طرف سے بھول جاتا ہے اس تکلیف کو جس کی طرف اسے بلا رہا تھا اس سے
مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعْ
پہلے اور بنا تا پھرتا ہے اللہ کیلئے شریک تاکہ بہکائے اللہ کی راہ سے ۸ آپ ان کو کہہ دیجئے فائدہ اٹھالے

سلہ ۔ فرمایا انسانوں کی ایک قسم تو یہ ہے اور ان کے مقابلے میں ایک اور قسم کے انسان بھی ہیں سلہ ۔ گویا یہ خوش بخت انسان ہر وقت اپنے رب کی طرف متوجہ کبھی عملاً کبھی ذہناً اور وہ بد بخت جس کا ذکر ہو چکا ہے برابر ہو سکتے ہیں ۔ ہرگز نہیں
ایسا ہو تو پھر یوں کہو کہ عالم اور جاہل، سمجھدار اور بیوقوف برابر ہیں جو بالکل غیر فطری موقف ہوگا سلہ ۔ مگر اس بات کو بھی وہی سمجھتے ہیں جو عقل سلیم رکھتے ہوں سلہ ۔ آگے فرمایا عقل کا تقاضا کیا ہے؟ کہ اپنے رب کی نافرمانی سے ڈرو جو تمہارا پالنے والا ہے
سلہ ۔ ایسی تقویٰ اور خالص ایمان کا فائدہ دنیا میں بھی ملے گا اور اس کیلئے ہجرت ضروری ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہاں ایمان لانا مشکل ہے تو ہجرت کر جاؤ لیکن ایمان سے محروم نہ رہو سلہ ۔ صبر کا مطلب ہے کہ جب اللہ کی اطاعت و عبادت اور نفسانی
خواہشات کا ٹکراؤ ہوگا تو تکلیف تو ضرور ہوگی اس کو برداشت کرنا پڑے گا اور اس صبر پر بے حساب اجر ملے گا سلہ ۔ چنانچہ ہجرت کے بعد دنیا میں بھی یہ اجر دیکھا۔ مسجد نبوی میں سونے چاندی کے ڈھیر لگ گئے ۔ آگے حضورؐ سے فرمایا اپنا حال بھی
ان لوگوں کو سنا دو سلہ ۔ اس سے مراد عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ کے سوال اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں آپؐ کی روح کا سب سے پہلے بلیٰ کہنا ہے سلہ ۔ اپنے پالنے والے کی نافرمانی پر عذاب تو یقینی ہے سلہ۱۵ ۔ تم اپنی مرضی کرو لیکن یاد رکھو

سلہ۱۱ ۔ جو اہل و عیال، دوست احباب، متعلقین سمیت دوزخ میں پہنچے اس سے بڑا گھاٹا کیا ہوگا
سلہ۱۲ ۔ آگے دوزخ میں ان کی کیفیت بیان فرمائی کہ ہر طرف سے آگ میں گھرے ہونگے

بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ⑧ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ
اپنے اس کفر میں تھوڑی دیر تک بے شک تو آگ والوں میں سے ہے سلہ آیا وہ آدمی جو عبادت کرنیوالا ہے راتوں کی

اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ
گھڑیوں میں کبھی سجدہ کرتے ہوئے کبھی کھڑے ہوئے ڈرتا ہو قیامت سے اور امیدوار ہو اپنے رب کی رحمت کا سلہ

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا
آپ فرما دیجئے کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو میری باتوں کو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو میری باتوں کو نہیں جانتے سلہ بے شک

يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ⑨ قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ ع ٩ ١٥
سمجھا کرتے ہیں جو عقل والے ہیں سلہ آپ فرما دیجئے اے بندو! جو ایمان لائے ہو ڈرتے رہو اپنے پالنے والے

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ
ان لوگوں کیلئے جنہوں نے دل سے اللہ کی بات مانی اسی دنیا میں بہتری ہے سلہ اور اللہ کی زمین

وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⑩
بڑی وسیع ہے بے شک پورا پورا دیا جائیگا صبر کرنیوالوں کو ان کا اجر بغیر کسی حساب کے سلہ

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ⑪ وَأُمِرْتُ لِأَنْ
آپ فرما دیجئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بندگی کروں اللہ کی اس حال میں کہ خالص کروں اسی کیلئے اپنی اطاعت کو اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ⑫ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ
ہو جاؤں سب سے پہلے حکم ماننے والا اللہ تعالیٰ کا سلہ آپ فرما دیجئے میں تو ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں اللہ کی (ڈرتا ہوں) عذاب سے

يَوْمٍ عَظِيمٍ ⑬ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ⑭ فَاعْبُدُوا مَا
بڑے دن کے سلہ آپ فرما دیجئے میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں خالص کرنیوالا اسی کیلئے اپنی اطاعت کو پس تم عبادت کرو جس کی بھی

شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَ
چاہتے ہو اللہ کو چھوڑ کر سلہ آپ فرما دیجئے گھاٹے والے وہ لوگ ہیں جو گھاٹے میں ڈالیں اپنی جانوں کو اور

أَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ⑮ لَهُمْ مِنْ
اپنی اہل کو قیامت کے دن سلہ یاد رکھو یہی کھلا گھاٹا ہے سلہ ان کیلئے

آگے
ا : فرمایا اسی انجام سے اللہ تمہیں ڈرا رہا ہے باوجود تمہاری مسلسل سرکشی کے پھر بھی تمہیں اپنے بندے کہہ رہا ہے کچھ تو احساس کرو ۲ : آگے اپنے مطیع بندوں کا اجر بیان فرمایا ۳ : طاغوت کا مطلب ہے ماسوی اللہ یعنی غیر اللہ کی عبادت سے بچے
اور اللہ کی عبادت کی وہی راہ ہدایت پر ہیں ۴ : صرف عبادت ہی نہیں کی بلکہ وہ اچھا کام کیا جس کو خدا نے اچھا کہا ہے ۵ : عقل والوں کا ذکر پہلے سے چل رہا ہے دوبارہ تعریف کر دی کہ یہ عقل والے ہیں جو خود کو دوزخ سے بچا رہے ہیں وہ تو بیوقوف ہیں
آگے حضور کو تسلی دی کہ ان کے کفر پر زیادہ نہ کڑھیں ازلی بدبخت کو آپ خوش بخت نہیں بنا سکتے ۶ : آگے پھر ایمان والوں کا قیامت کا اجر بیان فرما دیا یعنی ان کو عدایت یافتہ اور عقلمند ہونے کی بشارت دی جو دنیا کیلئے ہم ہے اب آخرت کا انعام بھی بتا دیا جو پکا وعدہ ہے
۷ : آگے مثال دے کر دو باتیں سمجھا دیں ایک تو یہ کہ جس طرح انسانوں کی دو قسمیں ہیں نازل ہونے والی وحی کے بارے میں اسی طرح آسمان سے نازل والے پانی سے بھی زمین مختلف چیزیں اگاتی ہے یہ تو ایک ظاہری بات ہے آپ گھبرائیں نہیں دوسری بات یہ سکھائی کہ اپنی بھی
دنیا کی زندگی کی حقیقت سمجھا دیں جس طرح ہر فصل کا معاملہ ہے از ابتدا تا انتہا
یہی مثال انسان کی اپنی زندگی کی ہے پیدا ہونے سے لیکر مر جانے تک
۸ : فرمایا آپ سناتے سمجھاتے رہیں نصیحت صرف عقل والے حاصل کریں گے
۹ : اپنی عقل والوں کی آگے پھر ایک قسم بیان فرمائی اور سمجھایا کہ اس طرح
کی سعادت تمہیں عقل اور سمجھ میں ہی دیتا ہوں جس کو اس کا سینہ کھول دیتا ہوں
۱۰ : اس وجہ سے پھر وہ نیکی کے کاموں کو پسند کرتا ہے اسے دین کی باتیں اچھی
لگتی ہیں۔ اسے ایک خاص روشنی عطا کر دی جاتی ہے جو اس کی رہنمائی کرتی ہے

فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ

انکے اوپر سائے ہونگے دوزخ کی آگ کے اور نیچے سے بھی سائے ہونگے دوزخ کی آگ سے یہ وہ عذاب ہے جس سے ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ

بِهٖ عِبَادَهٗ ۚ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ

اپنے بندوں کو اے میرے بندو! میرے عذاب سے بچو اور وہ لوگ جو بچتے رہے اللہ کی نافرمانی سے

يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِيْنَ

(شیطان کے پوجنے) سے اور رجوع کیا انہوں نے اللہ کی طرف ان کیلئے خوشخبری ہے پس آپ خوشخبری دیں میرے ان بندوں کو جو

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ

بات کو سنتے ہیں پس پیروی کرتے ہیں اس کی بہتر باتوں پر یہ وہ لوگ ہیں جن کو راستے پر لایا اللہ تعالیٰ

وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٨﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ

اور یہی لوگ ہیں جو عقل والے ہیں بھلا وہ آدمی جس پر ثابت ہو چکی ہے بات عذاب کی

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ

بھلا آپ نکالیں گے ان کو جو عذاب میں گرنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ جو ڈرتے رہیں اپنے پالنے والے سے ان کیلئے بالاخانے ہونگے ان کے

فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ

اوپر اور بالاخانے ہونگے بہتی ہونگی جن کے نیچے نہریں یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ خلاف نہیں کرتا

اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿٢٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ

اپنے وعدے کی کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ اتارتا ہے آسمان سے پانی پھر چلا دیتا ہے اس کو چشموں کی شکل میں

فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

زمین میں پھر نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اس پانی سے ایسی کھیتی کو جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں پھر وہ خشک ہو جاتا ہے پس تو اسے زرد دیکھتا ہے

ع ٢ ١٢ ١٦ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٢١﴾

پھر اس کو کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ ریزہ ریزہ بے شک اس مثال میں بھی بڑی نصیحت ہے عقل والوں کے لیے

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ

بھلا وہ آدمی جس کا اللہ نے سینہ کھول دیا ہو اسلام کے لیے پس وہ روشنی پر ہے اپنے رب کی طرف سے پس تباہی ہے

١ :۔ فرمایا شرح صدر والا تو میرا ذکر کثرت سے کرتا ہے لیکن شقاوتِ قلبی والا ذکر کے قریب بھی نہیں جاتا وہ میری یاد کرتا ہی نہیں اور یہی اس کی بدبختی ہے۔ اس سے یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ دل ذکر سے ہی نرم ہوگا اور سینہ بھی ذکر سے ہی کھلے گا
روشنی بھی ذکر سے ہی ملے گی اور ذکر خدا نے قرآن مجید میں تین چیزوں کو قرار دیا ہے قرآن مجید، نماز اور تسبیح وتہلیل ٢ :۔ آگے ذکر یعنی قرآن مجید کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ سب سے بہتر بات ہے اسلئے کہ اللہ کی بات ہے جو سب سے بڑا ہے
اسی طرح یہ ان لوگوں کی نشانیاں بھی سمجھی جا سکتی ہیں جن کو اللہ نے شرح صدر عطا کیا ہے ٣ :۔ قرآن جہاں سے بھی پڑھا جائے اثر کرتا ہے دل اور بدن دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ آگے فرمایا اللہ ہدایت اسے دیتا ہے جو خود چاہتا ہے خواہ مخواہ نہیں ٹھونستا
٤ :۔ جو خود ہدایت کا متلاشی ہوگا اسے اللہ ہدایت دے دیگے اور اسطرح وہ خود کو قیامت کے عذاب سے بچالیگا ٥ :۔ اور جو ہدایت نہ چاہے گا قبولِ حق پر آمادہ نہ ہوگا تو ظاہر ہے قیامت میں عذاب کا شکار ہوگا اور اُسے جتلا دیا جائیگا کہ یہ تیرے
اپنے کرتوتوں کی سزا ہے ٦ :۔ آگے فرمایا میں کبھی کبھی قیامت کے دن سے پہلے بھی پکڑ لیتا ہوں، یہاں ہی عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں جیسا کہ پہلی امتوں کے نبی کے جھٹلانے والوں پر اچانک عذاب آئے ٧ :۔ یہ دنیا کا عذاب تو معمولی ہے آخرت کا عذاب
بہت بڑا ہے جو ابھی باقی ہے اسلئے ان کیلئے بہتر ہے اب بھی سمجھ جائیں، ایمان لے آئیں
٨ :۔ یہاں تک بُرے انجام اور عذاب سے ڈرایا آگے پھر محبت پیار سے سمجھایا
٩ :۔ خوشخبریاں ہیں، بشارتیں ہیں، تاریخی مثالیں ہیں، عقلی ونقلی دلائل ہیں،
آفاقی دلائل ہیں، انعاماتِ الٰہیہ کا ذکر ہے غرضیکہ ہر انداز سے سمجھانے کا اور
پھر یہ بھی اپنی عربی زبان میں انتہائی فصاحت وبلاغت سے اور آسان۔
١٠ :۔ آگے پھر ایک عام فہم مثال دیدی کہ چلو اب سمجھ جاؤ

لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اَللّٰهُ

ان دلوں کیلئے جو سخت ہو چکے ہیں اللہ کے ذکر سے ١ یہ کھلی گمراہی میں ہیں ٢ اللہ ہی نے

نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ

اتاری سب سے بہتر بات وہ کتاب ہے جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں (یہ وہ کتاب ہے) جو بار بار (پڑھی جاتی ہے) کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے رونگٹے

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ

ان لوگوں کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے پھر ڈھل جاتے ہیں ان کے چمڑے اور ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے ٣

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

یہ اللہ کی ہدایت ہے رہنمائی کرتا ہے اللہ اسکے ساتھ جس کو بھی چاہتا ہے اور جسے گمراہ چھوڑ دے اللہ

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ

پس اسے راہ پر لانیوالا کوئی نہیں ہے ٤ بھلا وہ آدمی جو بچالے اپنی ذات کو برے عذاب سے

الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ

قیامت کے دن ٥ اور کہا جائیگا اللہ کی حدیں توڑنے والوں کو چکھو تم عذاب ان کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے ٦ جھٹلایا تھا نبیوں کو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾

وہ لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں پس آ پہنچا ان پر اللہ کا عذاب جہاں سے وہ سمجھ بھی نہ سکے

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

پس چکھا دیا ان کو اللہ نے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں ٧ (اور یقینی بات سمجھو کہ) قیامت کا عذاب

اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا

بہت بڑا ہے اگر یہ جان لیتے ٨ اور بے شک بیان کی ہم نے لوگوں کے لئے اس

وقف لازم

الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ

قرآن میں ہر قسم کی مثال تاکہ یہ نصیحت حاصل کریں ٩ یہ قرآن عربی زبان میں ہے اس میں

ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ

کوئی ٹیڑھ پن نہیں ہے تاکہ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے بچتے رہیں ١٠ بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایک مثال ایسے غلام کی جس میں

سلہ۔ ایک آدمی بہت سے باہم مخالف مالکوں کا مشترک غلام ہے دوسرا صرف ایک آدمی کا غلام ہے تو بتاؤ کون آرام میں ہوگا اور کون مشقت میں۔ یہ سمجھنا کتنا آسان ہے کہ ایک خدا کے ماننے والا آرام میں ہوگا یا زیادہ خداؤں والا
وہ کس کس خدا کو کس وقت راضی کریگا سلہ۔ ظاہر ہے اس کا جواب یہی دینگے کافر بھی کہ ایک مالک والا غلام فائدے میں ہے تو اس طرح اتمام حجت ہوگئی اس لئے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ بات سمجھادی گئی اتمام حجت ہوگیا۔ آگے فرمایا ایسی
آسان بات کو بھی اکثر ہٹ دھرمی سے نہیں سمجھتے سلہ۔ نہ سمجھیں گے تو دنیا چھوڑ کر تو سب نے جانا ہے اور خدا کے حضور پیش ہونا ہے وہاں اس نظریاتی اختلاف کا فیصلہ ہو جائیگا سکہ۔ اس میں ایک لطیف نکتہ ہے دنیا سے جانا تو سب نے ہے لیکن
حضور کا ذکر الگ سے کرکے سمجھادیا کہ انکی موت کی کیفیت باقی سب لوگوں سے الگ ہے

شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

کئی مالک شریک ہوں جو آپس میں مخالف ہوں اور ایک ایسا غلام ہو جو پورا ہو دوسرے آدمی کا سلہ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں اپنی اپنی حالت میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

تمام تعریفیں حق ہیں اللہ کا سلہ مگر ان میں سے بہتے لوگ اس بات کو نہیں جانتے سلہ بے شک آپ نے بھی دنیا جانا ہے اور انہوں نے بھی

٣ ع ١٠ ١٧
مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾ ع

جانا ہے سکہ پھر تم سارے کے سارے قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے جھگڑو گے

سٓ۱۔ پچھلی آیت میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن دونوں فریق جھگڑیں گے کہ کون حق پر ہے۔ اس آیت میں فرمایا فیصلہ تو یہاں ہی ہو گیا ہے ایک طبقہ ان لوگوں کا ہے اور یہ جہنمی ہیں اور دوسرا طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جن کا ذکر آگے ہے یہاں ہی بات سمجھ لو
سٓ۲۔ بعض علماء نے اس سے مراد صرف حضورؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ لئے ہیں بہرحال صحیح مفہوم یہی ہے اور اس پر ایمان لانیوالے سب مومن ہیں سٓ۳۔ صرف مانگنے سے مل جائیگا زبان بھی نہ ہلانا پڑے گی سٓ۴۔ یعنی غلطی سے اگر کوئی گناہ ہو گیا وہ معاف
سٓ۵۔ گناہ تو صاف ہو گئے اور نیکیوں کا اجر انکی ماہیت سے بدرجہا زیادہ ملیگا۔ یہاں تک نبی سمیت سب مومنوں کا اجر بیان فرمایا سٓ۶۔ اس آیت کے نزول سے پہلے حضورؐ کا پہرہ ہوا کرتا تھا فرمایا یہ
ضمانت میں خود کافی ہوں اور یہ اسلئے ضروری ہے کہ چونکہ وہ مخالف آپ کو اپنے معبودان باطلہ کے انتقام سے ڈراتے ہیں اسلئے ان کے ابطال کیلئے ظاہری وسائل ختم کر دیئے تاکہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ ان کے معبود دو پائی میرے مقابلہ میں کوئی طاقت نہیں
ہے سٓ۷۔ فرمایا کہ ان کی گمراہی کیلئے یہی بات کافی ہے کہ اپنے عاجز اور بےبس معبودوں کو خدا کے مقابلے میں طاقتور سمجھتے ہیں تو ایسے گمراہ کو کس طرح ہدایت پر لایا جا سکتا ہے جس کی فطرت ہی مسخ ہو گئی ہو۔ سٓ۸۔ آگے انکی حماقت اور گمراہی کا ثبوت دیا کہ وہ
یہ مانتے ہیں کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا اللہ ہی ہے لیکن نفع نقصان کا مالک
غیر اللہ کو سمجھتے ہیں۔ حضورؐ سے فرمایا گیا ان سے یہ دو سوال پوچھ لیں

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
پس کون ہے بڑا بے انصاف اس آدمی سے جو جھوٹ کہے اللہ پر اور جھٹلائے سچی بات کو جو
إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِي جَاءَ
اسکے پاس آپہنچی کیا نہیں ہے دوزخ میں ٹھکانہ کافروں کا سٓ۱ اور وہ آدمی جو لایا
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿٣٣﴾ لَهُم مَّا
سچی بات اور جس نے اسکو سچا سمجھا سٓ۲ یہی وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں ان کو ملیگا جو بھی
يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ
چاہیں گے ان کے رب کے ہاں سٓ۳ یہی بدلہ ہوتا ہے دل سے نیکی کرنے والوں کا تاکہ دور کر دے اللہ
عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ
ان سے برائی ان کاموں کی جو وہ پہلے کر چکے ہیں سٓ۴ اور جزا دے ان کے اجر کی بہت بہتر ان کاموں کے
الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٥﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ
جو وہ کیا کرتے تھے سٓ۵ کیا کافی نہیں ہے اللہ اپنے بندے کی حفاظت کیلئے اور یہ آپکو ڈراتے ہیں
بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾
ان لوگوں سے جو اللہ کے سوا ہیں سٓ۶ اور جسے گمراہ چھوڑ دے اللہ تو اُسے راستے پر لانے والا کوئی نہیں ہے سٓ۷
وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ
اور جسے راستے پر لے آئے اللہ تعالیٰ اُسے کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں ہے کیا اللہ تعالیٰ نہیں ہے غالب
ذِي انتِقَامٍ ﴿٣٧﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
بدلہ لینے والا سٓ۸ اگر آپ پوچھیں ان سے کس نے بنائے آسمان
وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ
اور زمین یہ کہہ دیں گے اللہ نے بنائے ہیں آپ فرما دیجئے بھلا دیکھو جن کو تم پکارتے ہو
مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ
اللہ کو چھوڑ کر اگر چاہے اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانی کیا یہ دور کر سکتے ہیں

ـ۱ : ظاہر ہے یہ جواب بھی نفی میں ہی ہوگا تو آپ انہیں سمجھا دیں کہ عقلمندی تو یہ ہے کہ پھر صرف اسی ایک غالب اللہ پر توکل کیا جائے اور ہم اپنے پروردگار ہی کی سمت ہی کرتے ہیں ۔ ۲ ۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حبیب! اتنا کچھ سمجھانے کے باوجود اگر وہ اپنے باطل موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں تو اب ان سے بحث مباحثہ چھوڑ دیں ۔ ۳ ۔ اس سے بدر کے دن کا عذاب ہے اور آگے قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے ۔ آگے حضور کو تسلی دی چونکہ آپ فکر میں تھے کہ کوئی انسان دوزخ میں نہ جائے فرمایا ہم نے سمجھا دیں "سچی کتاب نازل کردی ہے ہر طرح سمجھا دیا ہے اب یہ خود ان پر موقوف ہے مانیں یا نہ مانیں آپ پر انکے منوانے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے ۔ ۴ ۔ اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا تھا کہ منکرین کیلئے دنیا میں ذلیل کرنے والا عذاب یعنی بدر کا پھر کر آنے والا ہے اور ہمیشہ کا عذاب یعنی قیامت والا باقی ہے ۔ آگے اللہ تعالیٰ اسی حیات بعد الموت کو مثال سے سمجھاتے ہیں ۔ ۵ ۔ نیند کو موت کی بہن کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی روح کا تعلق بدن سے کمزور ہو جاتا ہے ۔ وفات کا مطلب قابو کرنا ہے اس کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ روح کو قابو کر لیتے ہیں نیند کی حالت میں بھی اور موت کے وقت بھی ۔ نیند میں بھی انسان تو اور ذات محسوس کرتا ہے جو پاس بیٹھنے والوں یا دیکھنے والوں کو محسوس نہیں ہو رہی ہوتی ۔ سمجھایا کہ یہی حال موت کا ہے تم عقل سے نہ ٹالو

ـ۶ : فرمایا یہ سونے جاگنے روح قابو کرنے اور لوٹانے کا سلسلہ عمر بھر جاری رکھتا ہے

ـ۷ : فرمایا عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ روح پر تصرف ہر وقت جس خالق کا ہے وہ اگر حالت نیند میں اس کو قبضہ میں لے کر واپس کر سکتا ہے تو موت کے وقت قبضہ کرکے دوبارہ قبر اور قیامت میں واپس کرکے زندہ نہیں کر سکتا؟ یہی حیات بعد الموت ہوئی آگے فرمایا کیا اس حیات بعد الموت اور قیامت کے دن کیلئے انہوں نے سفارشی بنائے ہوئے ہیں

ـ۸ : فرمایا ان کی حیثیت ہی کیا ہے کہ سفارش کریں گے ۔ جو کریں گے انہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی سفارش کی اجازت دیں گے جبکہ یہ موقوف اس اللہ کے شریک بنا رہے ہیں

ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ

اللہ کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف یا اللہ چاہے میرے ساتھ بہتری کو کیا یہ روک سکتے ہیں اللہ کی رحمت کو ۱ آپ فرما دیجئے

حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ

مجھے اللہ ہی کافی ہے اسی اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں بھروسہ کرنے والے ۱ آپ فرما دیجئے ۲ میری قوم!

اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

عمل کرتے رہو اپنی اپنی جگہوں پر میں بھی عمل کر رہا ہوں پس آگے چل کر جان لوگے

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

کہ کس پر آتا ہے وہ عذاب جو ذلیل کرنے والا ہے اور کس پر آتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہنے والا ہے ۳

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

بے شک ہم نے اتاری آپ پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کیلئے سچا دین دے کر پس جو کوئی راہ پر آگیا وہ ۴

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

اپنے بھلے کیلئے اور جو بھٹکا رہا پس وہ بھٹکے گا اپنے نقصان کے لئے اور آپ ان کے

ع ۴ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ

ذمہ دار نہیں ہیں ۵ اللہ ہی پورا پورا قبضہ لیتا ہے انسان کے نفسوں کو ان کی موت کے وقت اور وہ نفس جو نہیں

تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ

مرے ان کو قبض کر لیتا ہے ان کی نیند میں ۶ پس اللہ روک لیتا ہے جن پر فیصلہ کیا موت کا اور

يُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

چھوڑ دیتا ہے جن پر فیصلہ نہیں کیا موت کا ایک وقت مقرر تک کے لئے ۷ بے شک اس میں بھی بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے

يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ

جو غور و فکر کرنے والے ہیں ۸ کیا انہوں نے بنا لئے ہیں اللہ کو چھوڑ کر کوئی سفارشی آپ فرما دیجئے

اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ

اگرچہ وہ سفارشی کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور نہ ہی کوئی بات سمجھتے ہوں ۹ آپ فرما دیجئے اللہ ہی کا حق ہے

۱ ۔ شفاعت کرنیوالا بھی اللہ کی اجازت سے کر سکے گا اور جس کی شفاعت کرنی ہے اس کیلئے بھی بیشک اللہ سے اجازت لینی ہوگی اپنی مرضی سے پیش نہ کر سکے گا ۲ ۔ فرمایا موت خوشی سے کوئی قبول نہیں کرتا لیکن مرنا ہر حال پڑتا ہے اسلئے کہ حساب کتاب کے لئے اللہ کے پاس حاضر ہونا ہے ۔ آگے آخرت کے نہ ماننے والوں کی نشانی بتادی ہے ۳ ۔ صرف رب حق کا نام بھی سننا گوارا نہیں کرتے بلکہ شریکوں کے نام پر خوشیاں مناتے ہیں ۴ ۔ آگے فرمایا یہی ان کا رویہ ان کو قیامت میں برے انجام تک پہنچائے گا ۵ ۔ اس دن پھر فیصلہ یہی ہوگا کہ ان کیلئے عذاب کا اعلان ہو جائیگا پھر ان کی کیفیت کیا ہوگی آگے تفصیل ہے ۶ ۔ اتنا بڑا عذاب ہوگا کہ اس سے بچنے کیلئے اتنا بڑا فدیہ دینا چاہیں گے مگر قبول نہ ہوگا ۷ ۔ وہ کچھ ہوگا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ۸ ۔ جس عذاب کا مذاق اڑاتے تھے وہ سب ان کو ملے گا ۔ آگے پھر انسان کی فطرت بیان فرمائی ۹ ۔ مال و دولت، حکومت، اختیار، طاقت و قوت کو اپنی فہم فراست کا نتیجہ قرار دیتا ہے

الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ

شفاعت کا سارے کا سارا ۱ اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں پھر اسی کی طرف

تُرْجَعُونَ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ

تم کو لوٹایا جاتا ہے ۲ اور جب لیا جاتا ہے نام اللہ کا اکیلے ہی بغیر کسی شریک کے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں دل ان لوگوں کے جو

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ

ایمان نہیں رکھتے قیامت پر ۳ اور جب ذکر کیا جائے ان کا جو اللہ کے سوا ہیں تو یہ سارے کے سارے

يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ

خوشی منانے لگ جاتے ہیں ۴ آپ فرما دیجئے اے اللہ ! جو بدوں نمونے کے بنانیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا جاننے والا ہے

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا

چھپی چیزوں کو اور کھلی چیزوں کو تو ہی فیصلہ کرے گا اپنے بندوں میں اس بات کا جس میں

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ

یہ اختلاف کر رہے ہیں ۵ اور اگر ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا (اپنے آپ پر) وہ سب کچھ جو زمین میں ہے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

اور اس جتنا اور بھی ساتھ اسکے تو وہ فدیہ دینا چاہیں گے اسی چیز کا بچنے کیلئے بہت برے عذاب سے جو قیامت کے دن

الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿٤٧﴾

ہوگا ۶ اور ظاہر ہو جائیگا انکے سامنے اللہ کی طرف سے وہ سب کچھ جس کے بارے میں وہ خیال نہیں کیا کرتے تھے ۷

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ

اور کھل جائیں گی ان کے لئے برائیاں ان کاموں کی جو انہوں نے کئے ہونگے اور الٹا آپڑیگا ان پر وہ عذاب جس کے ساتھ وہ دنیا میں

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤٨﴾ فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا

ٹھٹھا کیا کرتے تھے ۸ پس جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب

خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ

عطا کر دیتے ہیں ہم اس کو کوئی نعمت اپنی طرف سے تو کہنے لگ جاتا ہے یہ مجھے دی گئی ہے اپنی سمجھ پر ۹ بلکہ یہ تو

سا: حالانکہ یہ تو آزمائش ہوتی ہے۔ اولیائے کرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی کو یہ چیزیں دے کے آزماتے ہیں اور کسی سے چھین کر۔ آگے اشارہ فرمادیا پہلی قوموں کی طرف ہے ۲: خاص طور پر قارون اور فرعون کا انجام باوجود مال ودولت اور حکومت واختیار کے۔
آگے فرمایا ان کا بھی یہی حال ہوگا ان اہل مکہ کا بھی اور قیامت تک آنیوالے ایسے نافرمانوں کا بھی ہے ۳: آگے فرمایا رزق اور مال ودولت کی کمی بیشی میرے اختیار میں ہے ۴: اس سے پہلی آیت میں فرمایا گیا ہے کہ برائیوں کا بدلہ تو بہرحال ملتا ہے اور بدلہ دینے
والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ صرف سزا دینے والا خدا ہی نہیں رزق دینے والا بھی ہے آگے فرمایا کہ معافی دینے والا بھی وہی ہے اسکی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ عذاب سے بچنا ہے تو اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو خواہ وہ کتنے ہی زیادہ ہوں
ہے ۵: "اسراف" کا معنی حد سے بڑھنا ہے ۶: حد سے زیادہ گناہوں حتیٰ کہ شرک کی وجہ سے بھی مایوس نہ ہو وہ رحیم ذات ہے بخشش مانگنے والے سے خوش ہوتا ہے اس لئے اسی سے مغفرت مانگو اور مانگو کس طرح؟ ہے ۷: اپنے پالنے والے کی طرف
متوجہ ہو جاؤ۔ "انابت" کا مطلب ہے رجوع یعنی منہ اس کی طرف موڑ لو
اور اسکی طرف کوئی قدم تو اٹھاؤ اور کسی درجے کی اتباع تو کرو لیکن
عذاب کو دیکھ لینے سے پہلے پہلے ورنہ اس وقت تو یہ منتیں بیکار ہونگی
ہے ۸: آگے فرمایا اتباع کیلئے بہتر کلام قرآن مجید ہے جو آسمانوں سے رب نے اتارا ہے
ہے ۹: عذاب کو دیکھ کر جو حسرت ہوگی مگر اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا

فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ
ایک آزمائش ہے لیکن بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۱ بے شک ایسی بات کہہ چکے ہیں وہ لوگ بھی جو گذر چکے ہیں
قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ
ان سے پہلے پس نہ کام آئے ان کے وہ کام جو کچھ انہوں نے کئے تھے پس آپڑی ان پر برائیاں
مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ
ان کے کاموں کی ۳ اور وہ لوگ جو اللہ کے نافرمان ہیں ان میں سے ان پر بھی پڑیں گی برائیاں ان کاموں کی
مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ
جو وہ کرتے ہیں اور وہ اللہ کو نہ تھکا سکیں گے ۴ کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی کھول کر دیتا ہے
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
روزی جسے بھی چاہتا ہے اور ناپ کر دیتا ہے جسے بھی چاہتا ہے بے شک اس میں بھی بہت بڑی نشانیاں ہیں
ع ۱۱ ۲ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ
ایمان والوں کیلئے آپ فرما دیجئے اے میرے وہ بندو! جنہوں نے بہت زیادتی کی ہے ۵ اپنی جانوں پر
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ
ناامید نہ ہونا اللہ کی رحمت سے بے شک اللہ تعالیٰ بخشتا ہے گناہ سارے کے سارے
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ
اور بے شک وہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۶ اور رجوع کرو اپنے پالنے والے کی طرف اور اسکے فرمانبردار ہو جاؤ ۷
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ
اس سے پہلے کہ تم پر آجائے عذاب پھر تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے گی ۸ اور پیروی کرو اس بہتر کلام کی
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
جو اتاری گئی تمہاری طرف تمہارے رب کے ہاں سے اس سے پہلے کہ آجائے تم پر عذاب
بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي
تمہاری بےخبری میں اور تم سمجھ بھی نہ سکو ۹ کہ یہ نہ کہہ بیٹھے کوئی انسان ہائے افسوس!

سا۔ کوئی یوں کہے گا کہ میں تو مذاق ہی کرتا رہا کوئی کہے گا میرا تو کوئی قصور نہیں خدا یا اختیار تھا مجھے جبراً ہدایت پر لے آتا ۳۔ آگے فرمایا کوئی عذاب دیکھ کر کہے گا کہ دوبارہ موقع دیں۔ اس عذاب سے مراد قیامت، موت اور دنیا کا عذاب بھی ہے لیکن
جواب دیا جائے گا کہ اب وقت ختم ہو گیا ہے جو موقع تھا وہ تم نے ضائع کر دیا ہے ۴۔ یہ تو موت کے وقت کی حالت تھی آگے فرمایا قیامت کا انجام یہ ہوگا ۵۔ ان کے مقابلے میں جو فرمانبردار تھے وہ کامیاب ہونگے ۶۔ آگے اپنی قدرت بیان فرما کر مقرر کیا
ہے۔ پیدا کرنے والے، نگہبان، ہر خزانے کے مالک اللہ کی بات مانو ورنہ انکار کر کے بہت نقصان اٹھاؤ گے ۸۔ آگے فرمایا سب سے بڑا انکار شرک ہے ۹۔ حضور ﷺ نے مشرکین مکہ سے فرمایا بیوقوفو! بجائے اس کے کہ تم جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر ایک اللہ کو
مانو مجھے کہتے ہو کہ ایک اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کروں حالانکہ توحید تو سارے دینوں کا بنیادی عقیدہ ہے

مَا فَرَّطتُّ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ﴿٥٦﴾

اس بات پر جو میں نے کمی کی اللہ کیساتھ تعلق قائم کرنے میں اور بے شک میں تھا ٹھٹھا کرنے والوں میں سے ۱

أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٧﴾ أَوْ

یا یوں کہہ بیٹھے کوئی آدمی اگر اللہ مجھے راہ پر لاتا تو میں ہو جاتا پرہیزگاروں میں سے ۲ یا یوں

تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ

کہہ بیٹھے جب دیکھ لے عذاب کو اگر ہوتا میرے لئے ایک بار لوٹنا تو میں ہو جاتا

الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ

نیکی کرنیوالوں میں سے ۳ (اللہ کی طرف سے یوں کہا جائے گا) ہاں بے شک آچکی تھیں تیرے پاس میری آیتیں پس تونے جھٹلا دیا تھا انہیں اور تونے غرور کیا تھا

وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا

اور تو ناشکروں میں سے تھا ۴ اور قیامت کے دن تو دیکھے گا ان لوگوں کو جنہوں نے جھوٹ کہا تھا

عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

اللہ پر کہ ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے کیا نہ ہوگا دوزخ میں ٹھکانہ

لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا

ایسے غرور کرنیوالوں کا ۵ اور بچائے گا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اللہ سے ڈرتے رہے ان کی کامیابی کے ساتھ

يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦١﴾ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَ

نہ پہنچے گی ان کو کوئی بھی برائی اور نہ وہ غمناک ہونگے ۶ اللہ ہی پیدا کرنیوالا ہے ہر چیز کا اور

هُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿٦٢﴾ لَّهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَ

وہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے اسی کے پاس ہیں چابیاں آسمانوں کی اور زمین کی ۷ اور

ع ۶
الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٦٣﴾ قُلْ

وہ لوگ جو منکر ہوئے اللہ کی آیتوں کے یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان والے ہیں ۸ آپ فرما دیجئے

أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ

کیا اللہ کے سوا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ اُس کی عبادت کروں اے نادانو! ۹ اور بے شک

۱: اس کے مخاطب حضور انورؐ یا کوئی اور نبی نہیں بلکہ ہر انسان کے لئے یہ وحی کے الفاظ ہیں جو سو ہو سنا دئے کہ اے مخاطب! شرک سے سب اعمال برباد ہو جائیں گے اور تو گھاٹے میں رہیگا لہٰذا اس خسارے سے بچنے کیلئے صرف ایک اللہ کی عبادت کرو
۲: آگے فرمایا تم شکر اس وجہ سے نہیں کرتے ہو بلکہ شرک کرتے ہو کہ تم نے اللہ کو صحیح پہچانا ہی نہیں جیسا اسے پہچاننے کا حق ہے ۳: آگے فرمایا اللہ کی صحیح پہچان یہ ہے ۴: اللہ مشقوں سے پاک ہے انسان کو سمجھانے کیلئے یوں فرمایا۔ یہ سارا قیامت کا منظر ہے ۵: اس سے مراد قیامت قائم ہونے کا دن ہے جب پہلی دفعہ صور پھونکا جائیگا تو سب پر بے ہوشی طاری ہو جائیگی مگر وہ بچیں گے جنہیں اللہ چاہے گا اس سے مراد علماء نے مختلف لی ہے بعض نے چار بڑے فرشتے' بعض نے انبیاء و شہداء اور قرآن مجید میں دوسرا جگہ یہ بھی فرمایا "ان الذین سبقت لہم منا الحسنی اولئک عنہا مبعدون۔ لا یحزنہم الفزع الاکبر" یہ لوگ بھی مراد ہو سکتے ہیں واللہ اعلم۔ آگے دوسری بار قیامت کے میدان میں حاضری کے لئے پھونکے جانے والے صور کا ذکر فرمایا ہے ۶: آگے قیامت کے دن کا منظر ہے
۷: سورج چاند تو ختم ہو چکے ہونگے جلال و جمال الٰہی کی روشنی ہوگی
۸: عدالت لگ جائیگی۔ یہاں شہداء سے مراد علمائے حق ہیں جو تبلیغ کرتے رہے یہ اہتمام حجت کیلئے ہوگا تاکہ انصاف ہوتا نظر آئے اور مجرموں کو احساس جرم ہو جائے
۹: فرمایا اعمالنامہ نہ بھی ہوتا گواہ نہ بھی ہوتے پھر بھی مجھے تو سب پتہ ہے اسلئے کوئی ظلم و زیادتی ہو ہی نہیں سکتی۔ آگے فرمایا فیصلہ کے بعد دونوں فریق گروہوں کی شکل اختیار کر لیں گے منکرین الگ اور فرمانبردار الگ پھر دونوں سے یہ سلوک ہوگا

أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ أَشْرَكْتَ
وحی کی گئی آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف بھی جو آپ سے پہلے نبی گذر چکے ہیں کہ اگر تو شرک کرے گا

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ
تو باطل ہو جائیں گے تیرے سارے عمل اور تو ہو جائے گا نقصان والوں میں سے ۱ بلکہ اللہ ہی کی

فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِينَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
عبادت کر اور ہو جا تو شکر کرنے والوں میں سے ۲ بے شک نہیں پہچانا لوگوں نے اللہ کو جیسا کہ اس کی

قَدْرِهٖ ۖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ
قدر کرنے کا حق ہے ۳ اور زمین ساری کی ساری اللہ کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن ۴ اور آسمان

مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِينِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٧﴾
لپیٹ دئے جائیں گے اللہ کے دائیں ہاتھ میں اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے ان باتوں سے جو یہ مشرک بتاتے ہیں

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
اور پھونکا جائیگا صور میں پس بے ہوش ہو جائیں گے وہ سارے کے سارے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں

إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ﴿٦٨﴾
مگر وہ بچ جائیں گے جن کو اللہ چاہے گا ۵ پھر اس میں دوسری بار پھونکا جائے گا پس سارے کے سارے انسان کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے ۶

وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ
اور چمک جائے گی زمین اپنے رب کے نور سے ۷ اور رکھی جائے گی کتاب اور پیش کیا جائے گا نبیوں کو

وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ
اور دوسرے گواہوں کو ۸ اور فیصلہ کیا جائیگا انسانوں میں ساتھ حق کے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا اور پورا پورا دیا جائیگا

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٧٠﴾ ع وَسِيقَ ۷ ع ۴
بدلہ ہر جی کو ان کاموں کا جو انہوں نے کئے ہونگے اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں ۹ اور چلایا جائے گا

الَّذِينَ كَفَرُوا إِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتّٰى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ
کافروں کو دوزخ کی طرف ٹولیوں کی شکل میں یہاں تک کہ جب پہنچ جائینگے دوزخ کے دروازے پر کھولے جائیں گے

سلہ: منکرین اور بداعمالوں کے گروہ ان کی نافرمانی اور اعمال کے درجے کے مطابق بنائے جائیں گے اور جب دیکھیں گے دوزخ کے دروازے ... دروازہ بند ہوگا وہاں کھڑا کر کے داروغہ جہنم ان سے یہ سوال جواب کرے گا۔ دوسری جگہ
گذر چکا ہے کہ "وقفوھم انھم مسئولون" سلہ: داروغہ جہنم فرشتہ ان کے کرتوتوں اور انجام سے واقف ہوگا وہ جواب دیں گے انہوں نے ... اب وہ بات سچ ثابت ہوگئی ہے۔ یہ ان کا اپنی زبان سے اعتراف جرم ہوگا۔
سلہ: اس اعتراف جرم کے بعد انہیں جہنم میں داخل کر دیا جائیگا سلہ: آگے فرمانبردار جنتیوں کا ذکر ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے ایمان اور عمل کے درجے کے مطابق گروہوں کی شکل میں ہونگے اور وہ چونکہ معزز مہمان ہونگے ان کیلئے جنت کے دروازے پہلے ہی کھلے ہونگے
سلہ: یہ دروازے اعمال کے اعتبار سے ہونگے جن کی تفصیل احادیث میں ملتی ہے بعض ایسے خوش نصیب ہونگے جن کو سب دروازوں ... ان کو داروغہ جنت سلام کہے گا سلہ: جنتی جنت میں داخل ہو کر خوش ہونگے اور اللہ کا شکر ان الفاظ میں کریں گے
سلہ: ہم نے جنت کے وعدے پر یقین کیا آج وہ پالیا سلہ: ہم دنیا میں اللہ کی مرضی پر چلے اپنی مرضی قربان کی آج ہم اپنی مرضی سے ... یہاں جگہ کا ذکر ہے دوسری جگہوں پر رزق کا کہ جو خواہش کریں گے ملے گا مانگنا بھی نہ پڑے گا

سلہ: یہ ان کا اپنا قول بھی ہوسکتا ہے اور خدا کا بھی کہ تم نے بھی کوئی محنت کی تھی یہ ان اعمال کا اجر ہے۔ آگے آخر میں محشر کی عدالت کا منظر بیان فرمایا جہاں یہ فیصلے کئے گئے اور اس کے برخاست کرنے کے اعلان کے کلمات بھی ذکر کئے گئے۔

سلہ: جب اللہ تعالیٰ حساب کتاب کیلئے نزول اجلال فرمائیں گے اس وقت فرشتے عرش کے گرد حلقہ باندھے تسبیح و تحمید کر رہے ہونگے (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)۔ عدالت کا فیصلہ ہو جائیگا اور الحمد للہ رب العالمین کے اجتماعی نعرۂ تحمید پر عدالت برخاست ہوگی

أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

دروازے دوزخ کے اور کہیں گے ان سے داروغے دوزخ کے کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے

يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

جو پڑھتے تھے تم پر آیتیں تمہارے رب کی اور ڈراتے تھے تم کو اس دن کی ملاقات سے

هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾

دوزخی کہیں گے ضرور آئے تھے لیکن ثابت ہوگئی بات عذاب کی کافروں پر

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى

ان سے کہا جائیگا داخل ہو جاؤ دوزخ کے دروازوں سے ہمیشہ رہوگے اسی آگ میں پس بہت برا ٹھکانہ ہے

الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ

اللہ کے سامنے غرور کرنیوالوں کا اور چلایا جائیگا ان لوگوں کو جو ڈرتے رہے اپنے رب سے جنت کی طرف گروہوں کی شکل میں

حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

یہاں تک کہ جب پہنچیں گے یہ جنت کے پاس اور کھولے جا چکے ہونگے دروازے جنت کے اور کہیں گے ان سے جنت کے داروغے

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا

سلام ہو تم پر تم بڑے پاکیزہ ہو داخل ہو جاؤ اسی جنت میں ہمیشہ کے لئے اور جنتی کہیں گے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ

تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جس نے سچا کیا ہمارے ساتھ اپنے وعدے کو اور مالک کیا ہم کو اس زمین کا

نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾

مقام کریں گے ہم جنت میں سے جہاں بھی چاہیں پس اچھا ہوا اجر ان لوگوں کا جو عمل کر رہے تھے

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ

اور تو دیکھے گا فرشتوں کو گھیرے ہوئے میں لے رہے ہونگے اللہ کے عرش کو تسبیح بیان کر رہے اپنے رب کی تعریف کی

ع ۸

رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

اور فیصلہ کیا جائے گا سب انسانوں میں ساتھ حق کے اور یہ کہا جائیگا تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا

ف۱: سورۃ المؤمن مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ میں فرعون کی قوم کے ایک خفیہ ایمان والے شخص کا ذکر کلمۂ "مومن" سے فرمایا شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ المؤمن رکھا ہے۔ "سورۃ الزمر" کے آخری رکوع میں برے لوگوں کے قیامت کے عذاب کا ذکر فرمایا اس سورۃ کے پہلے رکوع میں اشارہ فرمایا کہ ضروری نہیں سزا کا مسئلہ قیامت تک ہی مؤخر کر دوں بلکہ دنیا میں بھی عذاب بھیج سکتا ہوں جس طرح نوحؑ کی قوم اور بعد کی نافرمان قوموں پر بھیجا۔ اسی طرح پچھلی سورۃ کی آخری آیت میں فرشتوں کا کام خدا کی تسبیح و تہلیل بتایا اور اس سورۃ کے پہلے رکوع میں فرمایا ان کے باقی کاموں کے ساتھ ایک اور کام بھی ہے اور وہ ہے ایمان والوں کیلئے استغفار اور دوزخ سے بچاؤ کی دعا۔ اسی طرح اس سورۃ کی ابتدائی دوسری آیت میں ہی استغفار اور توبہ کا مسئلہ بیان فرما دیا کہ خدا بہت زیادہ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے ف۲: سورۃ الصّٰفّٰت کو چھوڑ کر پچھلی تین سورتوں کی طرح یہاں بھی آیات میں قرآن مجید کی صداقت بیان فرمائی۔ آگے اپنی صفات کو عزیز علیم بتایا "عزیز" کا مطلب جو چاہے کر سکے "علیم" کا مطلب جس کا اپنا علم ہو عالم کا مطلب ہوتا ہے جو کسی سے علم حاصل کرے۔ اپنا ذاتی علم نہ ہو

ف۳: عملی کمزوری اور توبہ قبول کر لیتا ہوں البتہ جو مقابلہ و بغاوت کرے تو سخت سزا بھی دیتا ہوں اور اس کی مجھ میں طاقت موجود ہے اسی لئے مجھے ہی معبود مانو

ف۴: اور یہ عقیدہ اسلئے ضروری ہے کہ تم اسی کی طرف حساب کتاب کیلئے لوٹائے جاؤ گے

ف۵: آگے فرمایا توحید اور قیامت کا ماننا تو درکنار یہ منکر تو میرے وجود کو بھی نہیں مانتے

ف۶: آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ ان کی موجودہ کثرت مال و اسباب آپ کو متاثر نہ کریں ان کا انجام بھی سابقہ نافرمانوں کی طرح ہی ہوگا وہ بھی ظاہرًا اسی حیثیت کے تھے

ف۷: ان سب نے بڑے مشن کو ناکام کرنے کی کوشش کی ہر طرح سے مقابلہ کیا اور ناکام ہونے پر نبی کو پکڑ کر قتل کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ نے ان کو پکڑ لیا اور عبرتناک سزا دی۔

ف۸: آگے فرمایا ان موجودہ کافروں پر بھی اتمام حجت ہو چکا ہے یہ بھی دوزخی ہوں گے

ف۹: آگے ان کے مقابلے میں مومنوں کا مقام قبولیت و شرف بیان فرمایا

۴۰ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ ۶۰

سورۃ مومن مکی ہے اور اس میں ۸۵ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ

اتاری گئی ہے یہ کتاب اس اللہ کی طرف سے جو بڑا غالب ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے ف۲ اللہ بخشنے والا ہے گناہ کا

وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ

اور قبول کرنیوالا ہے توبہ کو ف۳ سخت سزا دینے والا ہے طاقت والا ہے کوئی معبود نہیں ہے اس کے بغیر ف

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے ف۴ جھگڑا نہیں کرتے اللہ کی آیتوں میں مگر وہی لوگ جو اللہ کے منکر ہیں ف۵

فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

پس دھوکے میں نہ ڈالے آپ کو ان کا چلنا پھرنا ان بستیوں میں ف۶ جھٹلا چکے ان سے پہلے بھی نوح کی قوم والے

وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ

اور دوسرے کافروں کے ٹولے ان کے بعد اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول کے ساتھ

لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ

اس کو پکڑنے کا اور جھگڑا کیا باطل طریقے پر تاکہ ڈگمگا دیں اس باطل کے ساتھ حق کو مگر میں نے پکڑ لیا ان کو ف۷

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

پس کیسی ہوئی میری مار ف۸ اور اسی طرح ثابت ہو چکی ہے بات تیرے رب کی تمام کافروں پر

كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾ ۘ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ

بے شک وہ آگ والے ہیں ف۹ وہ فرشتے جو اٹھائے ہوئے ہیں اللہ کے عرش کو اور وہ فرشتے بھی

وقف لازم
وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

جو عرش کے ارد گرد ہیں وہ تسبیح بیان کرتے ہیں اپنے رب کی تعریفوں کے ساتھ اور یقین رکھتے ہیں اس پر اور بخشش مانگتے ہیں

۱؎ مومنوں کا کتنا بڑا مقام ہے کہ عرش کو اٹھانے والے فرشتے ان کیلئے اپنے رب سے ان کیلئے رحمت ومغفرت، دوزخ سے آزادی اور اہل وعیال سمیت جنت میں داخلہ کی دعائیں کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ان کو سکھائی ہے
ہر مسلمان کو اپنی دعا اسی ترتیب سے کرنی چاہیے ۲؎ یہاں سے مراد برائیاں بھی ہیں آگے فرمایا کہ برائیوں سے بچنا ہی اللہ کی رحمت اور بہت بڑی کامیابی ہے ۳؎ آگے اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کی کچھ کیفیت بیان کر رہے ہیں جو ان کی دوزخ کے اندر ہوگی
۴؎ یہاں سے مراد نفرت اور بیزاری ہے مطلب یہ ہے کہ آج تم حسرت ویاس کے عالم میں خود اپنے آپ سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کر رہے ہو جب تم دنیا میں دعوت ایمان پر منہ موڑ لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ تم سے اس سے زیادہ نفرت اور بیزاری کا
اظہار کرتے تھے اور عذاب کا معلوم ہونا تو بہت واضح ہے ۵؎ اس پکار کے جواب میں وہ اعتراف جرم کرکے عذاب سے چھٹکارے کی دعا کریں گے ۶؎ اس کا جواب یہ دیا جائیگا کہ یہ سب شرک کا نتیجہ ہے ۷؎ آگے فرمایا اس لئے دنیا میں
اپنی نشانیاں دکھا کر سمجھا رہے ہیں تاکہ خود کو اس عذاب سے بچا لو

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ
ان لوگوں کیلئے جو محمد پر ایمان لائے ہیں (وہ یوں کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے گھیر رکھا ہے ہر چیز کو اپنی رحمت میں اور اپنے علم میں پس بخش دے
لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۷﴾
ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کر لی اور چل پڑے تیری راہ پر اور بچا ان کو آگ کے عذاب سے ۱؎
رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
اے ہمارے رب! اور داخل کر دے ان کو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جن کا تو نے وعدہ کیا ہے انکے ساتھ اور داخل کر دے ان لوگوں کو بھی جو نیک
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
ہو چکے ہیں ان کے باپ دادوں میں سے اور انکی بیویوں میں سے اور انکی اولادوں میں سے بے شک تو غالب ہے
الْحَكِيْمُ ﴿۸﴾ ۙ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ
بڑی حکمت والا ہے اور بچا ان کو عذابوں سے ۲؎ اور جس کو تو بچائے گا عذابوں سے اس دن
ع ۹ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
پس بے شک تو نے اس پر رحم کر دیا اور یہی بڑی کامیابی ہے ۳؎ بے شک وہ لوگ جو
كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ
کافر رہے ان کو پکارا جائیگا اللہ کا عذاب ۴؎ بہت بڑا ہے اس عذاب سے جو تم نے اپنے لئے حاصل کیا ہے
اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا
جب تم کو بلایا جاتا تھا ایمان لانے کیلئے تو تم کفر کرتے تھے ۵؎ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں موت دی ہے
اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى
دوبار اور زندگی بخشی ہے دوبار پس اقرار کرتے ہیں ہم اپنے گناہوں کا پس کیا اس آگ سے نکلنے کا
خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ
کوئی راستہ ہو سکتا ہے ۶؎ تمہیں یہ سزا مل رہی ہے اسلئے کہ جب پکارا جاتا تھا اللہ کو اکیلے کرکے
كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾
تو تم کفر کرتے تھے اور اگر کسی کو شریک ٹھہرایا جاتا اللہ کا تو تم ایمان ظاہر کرتے تھے پس آج حکم اسی اللہ کا چلتا ہے جو سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے ۷؎

۱۔ ان نشانیوں کی قرآن میں جگہ جگہ تفصیل موجود ہے ۔ ۲۔ چونکہ یہ چیز ہر انسان براہ راست ہر روز بار بار استعمال کرتا ہے اسے رزق سے ذکر فرمایا کہ اس کے تیار ہونے اور تمہارے پاس پہنچنے کے تمام مراحل پر غور کرو کہ سب کون کرتا ہے صرف ایک اللہ۔
۳۔ آگے واضح حکم فرمادیا کہ صرف اس خدا کو پکارو جس کی یہ صفات ہیں ۴۔ اتنے بلند درجے والا خدا، عرش مجید کا مالک تمہاری بھلائی کیلئے وحی نازل کرتا ہے اپنے رسول کی طرف تاکہ تم اس کی بات مان کر خود کو قیامت کے دن کی رسوائی سے خود کو بچاؤ
۵۔ اس سے مراد آپس میں اگلے پچھلے سب انسانوں کی ملاقات بھی ہے اور خدا سے ملاقات بھی ہے ۶۔ وہاں پھر یہ آواز آئیگی۔ سوال بھی اور جواب بھی ہے ۷۔ ظلم کا مطلب زیادتی بھی ہے اور کمی بھی۔ اللہ ثواب بھی پورا دے گا اور عذاب بھی
۸۔ یعنی بے دین مزاح کرتے ہیں کہ اربوں کھربوں انسانوں کے حساب میں تو صدیاں لگ جائیں گی ہماری باری کب آئیگی اسلئے یہ وضاحت فرمادی گئی ہے ۹۔ اس سے مراد موت کا وقت اور بڑے دن کی ذلت بھی ہو سکتی ہے۔ زیادہ
مناسب معلوم قیامت کا دن ہی ہے جب کوئی اور کام نہ آئے گا
۱۰۔ یعنی دوسرے لوگوں سے اوجھل گناہ بھی اللہ سے اوجھل نہیں۔ اسی لئے
آگے فرمایا کہ فیصلہ پورے انصاف کا ہوگا اور کسی کی شہادت کی ضرورت بھی نہ ہوگی

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ
اللہ ہی وہ ذات ہے جو تم کو دکھاتا ہے اپنی نشانیاں[1] اور اتارتا ہے تمہارے لئے آسمان سے روزی[2]
وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو اللہ کی طرف انابت کرنیوالے ہیں[3] پس پکارو اللہ کو خالص کرنیوالے اسی اللہ کے لئے
الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ
اپنی اطاعت کو اگرچہ کافر اس کو برا جانیں اللہ بلند درجوں والا ہے عرش کا مالک ہے
يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ
ڈالتا ہے بھید کی باتیں اپنے حکم سے جس پر بھی چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے[4] تاکہ ڈرائے تم کو
يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ
باہمی ملاقات کے دن سے[5] جس دن یہ سارے کے سارے باہر نکلیں گے نہ پوشیدہ رہے گی اللہ پر
مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾
ان کے حالوں میں سے کوئی بھی چیز[6] کس کی بادشاہی ہے آج کے دن آج اس اللہ کی بادشاہی ہے جو ایک ہے اور سب پر غالب ہے
اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
آج کے دن بدلہ دیا جائے گا ہر انسان کو ان عملوں کا جو اس نے کمائے تھے آج کسی پر ظلم نہ ہو سکے گا[7] بے شک اللہ تعالیٰ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى
جلدی حساب لینے والا ہے[8] اور ڈرائیے آپ ان کو قریب آنیوالے دن سے[9] جب دل پہنچ جائیں گے
الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ
منہ کو اور دم گھٹنے لگ جائیگا ان ظالموں کا نہ ہوگا ان نافرمانوں کیلئے کوئی دوست اور نہ کوئی سفارشی جس کی
يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ ؕ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾
بات مانی جائے (اسکی اپنی قیمت ہے) اللہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور ان چیزوں کو بھی جو سینے چھپا رہے ہیں[10]
وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
اور اللہ فیصلہ کرے گا ساتھ حق کے اور وہ جو پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر

ف۱: یہ تمہارے معبودان باطلہ کی وہاں کوئی حیثیت نہیں ہوگی اسلئے کہ فیصلہ کرنیوالا وہ ہوتا ہے جو سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہو اور تمہاری یہ بے جان پتھر کی مورتیاں خود معذور ہیں۔ ف۲: یہ ساری باتیں تو قیامت کے دن یا موت کے وقت سے متعلق تھیں
آگے فرمایا میں دنیا میں بھی عذاب دینے پر قادر ہوں اور اس کی لپیٹ میں بڑی بڑی حکومت کی طاقت، مال و دولت والے آجاتے ہیں کوئی ان کو بچنے کا نہ بچا سکتا اور اس کیلئے فرعون، ہامان اور قارون کا انجام دیکھ لو پھر تمہارے قریب ہی سے آثار قدیمہ دیکھ لو
ف۳: فرمایا مکہ والو! تمہارے پاس تو ہے ہی کچھ نہیں۔ ایک شخص "شداد" گزرا تھا وہ خود کو بہت سخت کہلواتا تھا ایسا باغ بنایا ہوا تھا جو جنت کی فضا میں مشہور تھا اسی طرح اس نے جنت دوزخ بھی بنائی ہوئی تھی۔ اس کو بھی خدا نے تباہ کردیا۔ آگے عذاب کی وجہ بتائی
ف۴: فرمایا مجھ سے زیادہ سخت اور طاقتور کوئی نہیں۔ ثبوت کیلئے اگلی مثالیں دیکھو۔ بار بار فرعون کی مثال اسلئے دی گئی ہے کہ اس کا قصہ بہت زیادہ مشہور تھا۔ ف۵: ہامان فرعون کا وزیر اعظم اور مشیر اعلیٰ تھا جبکہ قارون بہت بڑا مالدار اور تورات
کا بہت بڑا عالم۔ یہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ ف۶: اس سے مراد عام لوگ ہیں جو موسیٰؑ کی دعوت پر ایمان لانے لگے تو یہ صورتحال دیکھ کر فرعون اور اسکے درباریوں کو تشویش ہوئی کہ اسطرح موسیٰؑ طاقت پکڑ جائیں گے اور معاملہ خراب ہو جائے گا
چنانچہ اس نے بنی اسرائیل کی نسل کشی کا حکم دیدیا تاکہ اور لوگ ایمان نہ لائیں
ف۷: نسل کشی فرعون کا ویسے بھی مشغلہ تھا خواب والا قصہ صحیح نہیں
ف۸: یہ تدبیر بھی کامیاب نہ ہوئی تو پھر موسیٰؑ کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا

ع ۲ ۱۱ ۷

يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾ أَوَلَمْ
وہ فیصلہ نہ کر سکیں گے کسی بھی چیز کا ف۱ بے شک اللہ ہی سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے ف۲ کیا یہ نہیں

يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
چلے پھرے زمین میں تاکہ دیکھ لیتے کیا ہوا انجام ان لوگوں کا جو

كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي
تھے ان سے پہلے وہ تھے زیادہ طاقت والے ان سے اور زیادہ نشانیاں چھوڑنے

الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ
زمین میں پھر پکڑ لیا ان کو اللہ نے ان کے گناہوں پر اور نہ ہوا کوئی بھی ان کیلئے اللہ کے مقابلے میں

مِن وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ
اللہ کے عذاب سے بچانیوالا ف۳ یہ عذاب اسلئے آیا کہ ان کے پاس آیا کرتے تھے ان کے رسول کھلی کھلی باتیں لے کر

فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ
مگر انہوں نے کفر کیا پس پکڑ لیا ان کو اللہ نے بے شک وہ اللہ بڑی طاقت والا ہے سخت مار دینے والا ہے ف۴ اور بے شک

أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ
ہم نے بھیجا موسیٰؑ کو اپنی آیتیں دے کر اور کھلا غلبہ دے کر فرعون کی طرف اور

هَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم
ہامان کی طرف اور قارون کی طرف ف۵ پس سب نے کہا یہ جادوگر ہے اور بڑا جھوٹا ہے پس جب آپہنچے ان کے پاس موسیٰؑ

بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
حق لے کر ہماری طرف سے ف۶ وہ کہنے لگے قتل کر ڈالو ان لوگوں کے بیٹوں کو جو ایمان لائے موسیٰؑ پر

وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾
اور زندہ چھوڑ دو ان کی بیٹیوں کو ف۷ اور نہ تھا مکر کافروں کا مگر گمراہی میں ف۸

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي
اور کہا فرعون نے مجھے چھوڑ دو تاکہ میں قتل کردوں موسیٰؑ کو اور یہ پکارتا رہے اپنے رب کو بے شک میں

ف۱: یہ شاید درباری فرعون کے اس فیصلے کے حق میں نہ ہوں تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں خود یہ فیصلہ کر رہا ہوں اور ساتھ ہی یہ دلیل دے کر قائل بھی کرنے کی کوشش کی۔ جب موسیٰؑ کو اس فیصلے کا علم ہوا تو فرمایا اپنے ماننے والوں سے کہ اُس کی تدبیروں
کے مقابلے میں ہم اللہ کی پناہ لے لیتے ہیں وہ اس سے زیادہ طاقتور ہے ف۲: دونوں طرف یہ مشورے اور باتیں ہو رہی تھیں کہ فرعون کے اعیان میں اس کی اپنی قوم کا ایک خفیہ مومن بیچ گیا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ وہ فرعون کا چچازاد بھائی تھا
آگے پوری تفصیل سے اُس مومن کی گفتگو نقل کی گئی ہے ف۳: وہ خود تو ایمان لا چکا تھا اسلئے دوران مشورہ تبلیغ بھی شروع کر دی اور باقاعدہ دلائل دیئے۔ پہلی دلیل یہ دی کہ موسیٰؑ کو تمہارے رب نے معجزات دیئے ہیں اور عقلی دلیل دی کہ اگر یہ جھوٹا
ہے تو وہ اپنا نقصان کرے گا ف۴: اگر سچا ہے تو تمہارے انکار کی سزا بھی مل جائیگی جو وہ بتا رہا ہے تو اس عذاب سے کون بچائے گا ف۵: یہ سن کر فرعون نے اُسے تو کچھ نہ کہا اسلئے کہ وہ اس کی اپنی قوم کا فرد یا رشتہ دار تھا وہ درباریوں سے مخاطب ہوا

ف۶: تم میری بات مانو میں بھی سمجھدار آدمی ہوں تمہیں صحیح بات کہہ رہا ہوں۔
آگے پھر اُس مومن کے دلائل ہیں جو تاریخی شہادت کے طور پر ہیں

أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ
ڈرتا ہوں کہ یہ بدل ڈالے گا تمہارے طریقے کو یا ظاہر کر دے گا اس ملک میں
الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن
شر و فساد کو ف۱ اور کہا موسیٰؑ نے میں پناہ مانگتا ہوں اپنے رب کی اور تمہارے رب کی
كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ ع ۳ ۷ ۸
ہر اس انسان سے جو غرور والا ہے جو ایمان نہیں رکھتا حساب کے دن پر ف۲ اور کہا ایک مرد نے جو
مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا
ایمان والا تھا فرعون کے خاندان سے جو چھپا رہا تھا اپنے ایمان کو کیا تم قتل کرتے ہو ایسے مرد کو
أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ
اس بات کے کہنے پر کہ وہ یہ کہہ رہا ہے میرا رب اللہ ہے اور لایا تمہارے پاس کھلی کھلی نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے ف۳
وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم
اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اس پر پڑ جائیگا وبال اسکے جھوٹ کا اور اگر یہ سچا ہے تو پہنچے گا تم پر
بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
کچھ حصہ اس عذاب کا جسکا تمہارے ساتھ یہ وعدہ کر رہا ہے ف۴ بے شک اللہ تعالیٰ راہ نہیں دیتا ہر اس انسان کو جو حد سے بڑھنے والا ہو
كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ
اور جھوٹ کہنے والا ہو اے میری قوم! تمہارے لئے حکومت ہے آج کے دن تم غالب ہو اس زمین میں
فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا
پس کون مدد کریگا ہماری اللہ کے عذاب سے اگر آ پہنچا ہم پر ف۵ کہا فرعون نے نہیں
أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾
دکھاتا میں تم کو مگر وہی جو میں خود دیکھ رہا ہوں اور نہیں چلاتا تم کو مگر ہدایت کے راستے پر ف۶
وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ
اور کہا اسنے جو ایمان لا چکا تھا اے میری قوم! میں ڈرتا ہوں تم پر اس جیسے عذاب سے

۱ ۔ ان پر بھی اپنے عملوں کی وجہ سے عذاب آیا اور مجھے تمہارے لئے بھی یہ خطرہ ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ خواہ مخواہ بلاوجہ عذاب نہیں دیتے تم موسیٰؑ کی بات مان لو ورنہ اللہ ناراض ہو جائیگا ۲ ۔ "تناد" منادی سے ہے یعنی آواز دینا کہ میری مدد کیلئے پہنچو ۔ اس سے مراد قیامت ہے یا فرعون کی پوری قوم کے ہمراہ غرقابی کا وقت ہے انہوں نے ضرور ایک دوسرے کو مدد کیلئے پکارا ہوگا جیسا ہر ڈوبنے والا پکارتا ہے ۳ ۔ آگے یوسفؑ کا تذکرہ کیا کہ تم نے ان کی بات بھی نہیں مانی تھی وہ بھی اللہ کے نبی تھے ۴ ۔ علماء نے اس کے دو مفہوم بیان کئے ہیں ایک تو یہ کہ چلو جان چھوٹ گئی نہ وہ رسول رہا نہ اب کوئی آئیگا دوسرا یہ کہ جب یوسفؑ نہ رہے تو حکومت کا سارا انتظام درہم برہم ہو گیا یہ دیکھ کر انہوں نے کہا ہم نے ان کی قدر نہیں کی ان کا تو بڑا مبارک قدم تھا کیا اب کوئی رسول نہیں آئیگا کہ پھر برکت ہو ۔ شاید اس مومن نے یہی احساس دلایا ہو کہ تم اب موسیٰؑ کی قدر نہیں کر رہے ہو پھر پچھتاؤ گے ۵ ۔ یہ دلیل بھی دی کہ ایک طرف اللہ کی بات ہو ایک طرف بندے کی اور وہ بھی دلیل کے بغیر ۔ تو جو انسان ایسی بندے کی بات ہی مانے گا تو وہ پھر ہدایت سے محروم ہی رہے گا ۶ ۔ وہ پھر فرعون کے دل پر کیسی لگی کہ دلائل کا جواب تو دے نہ سکا بلکہ طنز کرکے اپنے وزیر سے کہنے لگا چلو مان لیا موسیٰ کا رب بھی خدا ہے تو انتظام کرو میں ذرا اوپر جا کر آسمانوں پر دیکھ آؤں

يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَ

جو آیا ان گروہوں پر جیسے عذاب آیا تھا نوحؑ کی قوم پر، عادیوں پر، ثمودیوں پر اور

الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾

ان پر جو ان کے بعد گزر چکے ہیں اور نہیں چاہتا اللہ ظلم کرنا اپنے بندوں پر ۱

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾

اور اے میری قوم! میں ڈرتا ہوں تم پر اس دن سے جب ایک دوسرے کو مدد کیلئے پکاریں گے ۲

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ

جس دن تم بھاگو گے ایک دوسرے کو پیٹھ دے کر نہ ہوگا تمہارے لئے اللہ کے عذاب سے کوئی بھی بچانے والا اور جسے گمراہ چھوڑ دے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ

اللہ کوئی نہیں ہے اسے راہ پر لانے والا ۳ اور بے شک آچکا تمہارے پاس یوسفؑ بھی اس سے پہلے

بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ

کھلے کھلے معجزے لے کر لیکن تم شک میں رہے اس تعلیم سے جو وہ لے کر آیا تمہارے پاس یہاں تک جب وہ دنیا سے چلے گئے تم کہنے لگے

لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ

نہ بھیجے گا اللہ اس کے بعد کسی کو رسول بنا کر ۴ اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس انسان کو جو

مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿٣٤﴾ ۨ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

حد سے بڑھنے والا دین میں شک کرنے والا ہو وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کو

اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ

اللہ نے دی ہو یہ بات بڑے عذاب والی ہے اللہ کے ہاں اور ایمان والوں کے ہاں ۵ اسی طرح مہر لگا دیتا ہے

اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ

اللہ تعالیٰ ہر اس دل پر جو غرور کرنے والا ہو اور سرکشی ہو ۶ اور کہا فرعون نے اے ہامان تیار کر دے

لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ

میرے لئے ایک برج تاکہ میں پہنچ جاؤں آسمان کے راستوں کو تاکہ جھانک کر دیکھوں

سا: میں سمجھتا ہوں موسیٰ کا یہ صرف تخیل ہے خدا کا وجود کوئی نہیں اور نہ وہ مجھے نظر آسکتا۔ آگے فرمایا اُس کی اس گستاخی پر خدا نے اُسے لگا منکر بنا دیا۔ ایسا بدبخت کہ ہر برا کام اُسے اچھا لگنے لگا ۲: اس کا یہ عمل اسکی تباہی کا سبب بن گیا
۳: وہ مومن پھر بولنے لگا کہ تم فرعون کی سلطنت و طاقت اور مرتبہ کو دیکھ کر مرعوب ہو اور میری بات پر توجہ نہیں کر رہے ہو۔ یاد رکھو اس کی دعوت دنیاوی زندگی کی ہے جو فنا ہو جائیگی اور میری دعوت آخرت کی دائمی زندگی کی ہے اور یہی ہدایت
کا راستہ ہے جو میں بتا رہا ہوں اس کو مانو ورنہ پچھتاؤ گے لیکن پھر فائدہ نہ ہوگا ۴: اور آخرت میں عملوں کے مطابق معیند ہوگا ۵: وہ معبود حقیقی اتنا رحیم ہے کہ گناہ پر سزا صرف اسی کے مطابق لیکن نیکی کی جزا بلا حساب کتاب بے شمار دے گا
۶: میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں ایک معبود کی طرف جو دیکھا نہیں ہے اپنی قدرت کی نشانیوں میں اور وہ رحیم، غالب اور بخشنے والا ہے جبکہ تم مجھے نامعلوم معبودوں کی طرف بلاتے ہو ۷: آگے اور دلیل دی کہ آدمی کو بلانا تو اس معبود کی طرف
چاہیے جو دنیا و آخرت میں کوئی قابل ذکر حیثیت رکھتا ہو یا خود اپنی
عبادت کی دعوت دیتا ہو تمہارے معبودوں میں دونوں باتیں نہیں ہیں
جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موسیٰؑ کے ذریعے دعوت بھی ہے اور قیامت
میں اسی کی طرف لوٹ کر جانا بھی ہے اُسے کیا منہ دکھاؤ گے۔ کچھ سوچو

إِلٰٓى إِلٰهِ مُوسٰى وَإِنِّىْ لَأَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۚ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ

موسیٰ کے معبود کو اور میں سمجھتا ہوں کہ موسیٰ جھوٹ کہتا ہے ۱ اور اسی طرح پسند کیا گیا فرعون کی نظر میں اسکا برا عمل

عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِىْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ ع ۴/۱۰ ۹

اور وہ روکا گیا سیدھی راہ سے ۲ اور فرعون کا مکر تباہی میں تھا ۳

وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ أَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾

اور کہا اس نے جو ایمان لا چکا تھا اے میری قوم! پیروی کرو میری میں چلا دونگا تم کو ہدایت کے راستے پر

يٰقَوْمِ إِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّإِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ

اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو برتنے کا سامان ہے اور بےشک آخرت ہی گھر ہے

الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى إِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ

ہمیشہ رہنے کا ۴ جو کوئی کرے گا برا کام اسے اتنی ہی سزا ملے گی اور جو کوئی

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰٓئِكَ

کام کرے گا نیکی کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو اس حال میں کہ ایمان والا ہو پس یہ لوگ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾

داخل ہوں گے جنت میں ان کو روزی دی جائے گی جنت میں بغیر کسی حساب کے ۵

وَيٰقَوْمِ مَا لِىْٓ أَدْعُوْكُمْ إِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِىْٓ إِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ النصف

اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا میں بلاتا ہوں تمہیں نجات کی طرف اور تم مجھے بلاتے ہو آگ کی طرف

تَدْعُوْنَنِىْ لِأَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَأُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّ

تم مجھے بلاتے ہو کہ میں کفر کروں اللہ کے ساتھ اور شریک ٹھہراؤں اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو جن کو میں جانتا ہی نہیں ۶ اور

أَنَا أَدْعُوْكُمْ إِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُوْنَنِىْٓ

میں تمہیں بلاتا ہوں اس اللہ کی طرف جو غالب ہے بہت بخشنے والا ہے ۷ تم خواہ مخواہ مجھے بلاتے ہو

إِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِى الدُّنْيَا وَلَا فِى الْاٰخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَآ

ایسی ذات کی طرف جس کی کوئی دعوت نہیں ہے دنیا میں اور قیامت میں اور بے شک ہم سب کا لوٹنا

سا: عقیدہ بھی خراب ہو عمل بھی خراب ہو تو یہ حد سے بڑھنا ہی ہے اور اس کا نتیجہ پھر دوزخ ہی ہے۔ آگے آخری بات کر دی کہ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے اور جلد ہی تمہیں میری باتیں یاد آئیں گی ۲ـ اب اس نے اپنے ایمان کو ظاہر کر دیا
۳ـ یہ دیکھ کر فرعونیوں نے اس مومن کے قتل کا منصوبہ کر لیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا ۴ـ اور فرعونیوں کی تباہی کا منصوبہ کر دیا جس کی تفصیل بار بار گزر چکی ہے ۵ـ اپنی بڑی بڑی پانی آگ میں پہنچا دیا آگے فرمایا اب بھی صبح شام ان کو دوزخ کا
عذاب دکھایا جاتا ہے اس کا کچھ حصہ چکھ لیتے ہیں ۶ـ یہ برزخ کا یعنی قبر کا عذاب ہے اور قیامت کا عذاب تو اور بھی زیادہ سخت ہوگا ۷ـ چونکہ فرعون بادشاہ تھا اس کے ماننے والے منتقل تھے کوئی خوشی سے کوئی جبر سے کوئی مجبوری سے کوئی لالچ سے
اسلئے آگے فرمایا وہ دوزخ میں آپس میں جھگڑیں گے آگے اللہ تعالیٰ وہ بیان فرما رہے ہیں ۸ـ تم چونکہ دنیا میں بھی سردار تھے ہم نے تمہاری بات مانی آج ذرا اپنی سرداری دکھا کر کچھ عذاب ہلکا کرا دو یا کچھ دیر کیلئے وقفہ کرا دو۔ وہ جواب دیں گے
۹ـ اب ہم سب برابر کے سزا یافتہ ہیں اور جتنی فیصلہ ہو چکا ہے۔ پھر یہ داروغہ جہنم سے سفارش کرنے کی درخواست کریں گے ۱۰ـ آگے جہنم پر نگران فرشتوں کا جواب ہے وہ ان کے کرتوتوں سے پوری طرح آگاہ ہونگے اپنی وہ یاد کرا دیں گے

إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُونَ
اللہ کی طرف ہے اور بے شک حد سے بڑھنے والے آگ والے ہیں ۱ـ پس تم جلدی یاد کرو گے
مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ
جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں سونپتا ہوں اپنا معاملہ اللہ کی طرف ۲ـ بے شک اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے
بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ
اپنے بندوں کو ۳ـ پس بچا لیا اس کو اللہ نے ان کی بری تدبیروں سے ۴ـ اور الٹا آ پڑا
بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا
فرعونیوں پر بہت برا عذاب ۵ـ وہ دوزخ کی آگ ہے جس پر وہ پیش کئے جائیں گے
غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ
ہر صبح کو اور ہر شام کو ۶ـ اور جس دن کہ فیصلے کی گھڑی ہوگی (حکم دینگے اللہ تعالیٰ) داخل کردو
فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ
فرعونیوں کو سخت سے سخت عذاب میں ۷ـ اور جب جھگڑا کریں گے یہ لوگ دوزخ کی آگ میں
فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ
پس کہیں گے کمزور لوگ ان سے جو بڑے بنے تھے بے شک ہم تو تمہارے
تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾
پیروکار تھے پس کیا تم دور کر سکتے ہو ہم سے کچھ حصہ اس آگ کا ۸ـ
قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ
کہیں گے وہ لوگ جو بڑے بنے تھے ہم سارے کے سارے دوزخ کی آگ میں رہیں گے بے شک اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے
بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
اپنے بندوں میں ۹ـ اور کہیں گے وہ لوگ جو دوزخ کی آگ میں ہونگے دوزخ کے داروغوں سے
ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾
پکارو اپنے رب کو تاکہ ہلکا کردے ہم سے ایک دن عذاب سے ۱۰ـ

۱: جب تم اعتراف جرم کر رہے ہو تو خود ہی خدا سے بات کر لو مگر خدا کو پکارنے کا بھی کوئی جواب نہ ملے گا۔ ۲: آگے فرمایا انہوں نے رسولوں کی بات نہ سنی تو اسی انجام کا شکار ہوئے اور جنہوں نے سنی اور ایمان لائے ان کی ہم نے دنیا میں بھی مدد کی ان کو اپنے رسولوں سمیت کامیاب وکامران کیا اور قیامت کے دن بھی کامیاب کریں گے۔ ۳: اور اس دن نافرمانوں کا یہ حال ہوگا ان کے خلاف انبیاء، ملائکہ، علماء، اعضائے بدن ہر چیز گواہی دے دے گی اور پھر ان کی معذرت قبول نہیں ہوگی

۴: آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ جس طرح موسیٰؑ بلا اسباب کے کامیاب ہوئے ان کے مخالف باوجود سلطنت وطاقت کے ناکام ہوئے آپؐ بھی اسی طرح کامیاب ہونگے اور دشمن ناکام۔ آپؐ کچھ عرصہ صبر کریں اور اس دوران صبح شام تسبیح وتہلیل کریں

۵: آگے فرمایا جو لوگ آپؐ سے جھگڑتے ہیں ان کی طرف توجہ نہ کریں ان کے اندر تکبر ہے۔ ایسے لوگوں کی شر سے بچنے کیلئے میری پناہ میں آجائیں

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ

وہ داروغے کہیں گے کیا تمہارے پاس نہیں آیا کرتے تھے تمہارے رسول کھلے کھلے حکم لے کر دوزخی کہیں گے ضرور آئے تھے

قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ ع ۵ ۱۳ ۱۰

داروغے کہیں گے پس تم خود ہی اللہ کو پکار لو ۱ اور نہ ہوگی کافروں کی پکار مگر گم جانے میں ۲

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

بے شک ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہمارے رسولوں پر اسی دنیا کی زندگی میں

وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ۙ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ

اور اس دن بھی مدد کریں گے جس دن گواہ گواہی کیلئے کھڑے ہونگے ۳ اس دن فائدہ نہ دے گا ان ظالموں کو

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ

ان کا معافی مانگنا اور ان کے لئے پھٹکار ہوگی اور ان کے لئے بہت برا ٹھکانا ہوگا ۴ اور بے شک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ۙ

دی ہم نے موسیٰؑ کو ہدایت اور وارث کیا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ

وہ ہدایت تھی اور نصیحت تھی عقل والوں کے لئے پس آپ صبر کرتے رہیں بے شک وعدہ

اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اللہ کا پورا ہو کر رہے گا اور بخشش مانگتے رہیں آپ رب سے اپنے الزاموں کے لئے اور پاکی بیان کریں اپنے رب کی تعریفوں کے ساتھ

بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ

شام کو بھی اور صبح کو بھی ۵ بے شک وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ

بغیر کسی دلیل کے جو ان کو اللہ نے دی ہو ان کے سینوں میں صرف بڑائی ہے

مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

جس کو وہ نہیں پہنچ سکیں گے پس آپ پناہ مانگیں اللہ کی بے شک وہ اللہ باتوں کو سن رہا ہے

۱۔ منکرین کے جھگڑے کی بنیاد کبر ہے آگے وضاحت فرمادی کہ یہ حیات بعد الموت کو نہیں مانتے حالانکہ ۲۔ وہ جاہل صحیح سا غور نہیں کرتے آسمان و زمین جیسی اتنی بڑی چیز کو نہیں دیکھتے کہ ان کو پیدا کرنیوالا اللہ کیا انسانوں کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا لیکن یہ سمجھ نہیں (اندھے)

۳۔ جس طرح اندھا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے نیکوکار مومن اور بدکار بھی برابر نہیں ہو سکتے تو اس چیز کا فیصلہ کرنے کیلئے اور ان کو ان کے عملوں کے مطابق بدلہ دینے کیلئے یوم حساب کا ہونا ضروری ہے لیکن یہ اس بات کو سوچتے ہی نہیں اور قیامت کو نہیں مانتے۔ اس لئے

۴۔ قیامت کا آنا تو ایک یقینی بات ہے اگرچہ انسانوں کی اکثریت اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتی اس لئے تمہارے رب نے اپنے فرمانبرداروں سے کہہ دیا ہے کہ اس اکثریت کی شر سے بچنے اور ان کے موقف سے متاثر ہونے سے بچنے کیلئے مجھ سے تعلق قائم کرو، میری

در دمانگو، میری ہی عبادت کرو ۵۔ عبادت کرنیوالوں کو میں عزت و اکرام سے جنت میں بھیجونگا اور ان منکرین قیامت اور نافرمانوں کو ذلیل کرکے دوزخ میں ڈال دونگا۔ اللہ سے بے نیازی عبدیت کے منافی ہے اس سے مانگنے سے تکبر ٹوٹتا ہے

اور نہ مانگنا تکبر کی علامت ہے جس کی سزا ذلت ہے ۶۔ فرمایا جو دنیا میں میرے سامنے ذلیل بنا اسے آخرت میں عزت دونگا اور جو نہ بنا اسے وہاں ذلیل کرونگا۔ آگے پھر آفاقی دلائل دئے کہ ظاہری اور دل کی آنکھوں والا یہ دیکھ کر میری بات آسانی سے مان لیتا ہے

لیکن اندھا یہ دیکھ کر بھی یقین حاصل نہیں کرتا اور ذلت کے عذاب کا شکار ہو جاتا ہے

۷۔ رات جسمانی و روحانی سکون کے حصول کا ذریعہ ہے اور دن روزی کمانے کا موقع

۸۔ ان نعمتوں کے دینے والے اور ہر چیز کے خالق اور پالنے والے ایک اللہ کو مانو

الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ

اور کاموں کو دیکھ رہا ہے (یہ تو یقینی ہے) آسمانوں کا بنانا اور زمین کا بنانا بہت بڑا ہے

خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ

لوگوں کے پیدا کرنے سے لیکن بہتے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ہیں اور

مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

برابر نہیں ہوا کرتے اندھے اور آنکھ والے اور برابر نہیں ہوا کرتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

نیک کام کئے اور برے کام کرنے والے تم بہت ہی کم سوچتے ہو

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

بے شک قیامت کی گھڑی یقیناً آنیوالی ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن بہتے لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

ایمان نہیں لاتے ہیں اور کہا تمہارے پالنے والے نے تم مجھے پکارو میں قبول کرونگا تمہاری پکار کو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ

بے شک وہ لوگ جو غرور کرتے ہیں میری عبادت سے وہ داخل ہوں گے جہنم میں

ع ٦ ١١ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ

ذلیل ہوکر اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بنائی تمہارے لئے رات تاکہ تم چین پکڑو رات میں

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

اور بنایا دن کو دیکھنے کیلئے بے شک اللہ تعالیٰ بڑے فضل کرنے والا ہے لوگوں پر لیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ

بہتے لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے یہ وہ اللہ ہے جو تمہارا رب ہے بنانے والا ہے

وقف لازم كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ

ہر چیز کا کوئی معبود نہیں ہے اس کے بغیر پس تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو اسی طرح

۱ : آگے اپنی اور کاریگری اور نعمت بیان فرمائی ہے ۲ : اس سے مراد ٹھہری ہوئی ہونا بھی ہے کہ اگر زمین ہر وقت کانپتی رہتی تو انسان کہاں رہتا ۳ : فرمایا اپنی شکلیں دیکھو کتنی خوبصورت ہیں آگے فرمایا تمہارے کھانے کیلئے کتنی صاف ستھری چیزیں دی ہیں
۴ : یہ سب کچھ دینے والا اللہ ہی تمہارا رب اور معبود بننے کا حقدار ہے اسی لئے اگلی آیت میں فرمایا شرک چھوڑو اور صرف اسی ایک خدا کو مان کر صرف اسی کو پکارو ۵ : چونکہ شرک فی الصفات زیادہ ہوتا ہے اسلئے فرمایا چونکہ تمام صفات کا مالک
میں ہوں جن کی وجہ سے تمام تعریفیں بھی میرا ہی حق ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ان صفات کو ہی ظاہر کرتے ہیں جو صفات کو کامل طور پر کسی اور ذات میں نہیں البتہ جزوی مظاہر ہیں جیسے سننا، دیکھنا، جاننا، مدد کرنا، رزق دینا، پالنا وغیرہ ۶
آگے حضور ﷺ سے فرمایا دلائل تو ہو گئے اب آپ اپنا عقیدہ دو ٹوک الفاظ میں بیان فرما دیں ۷ : آگے فرمایا کہ یہ دلائل اور آپ کی نصیحت اور پیغام وہی مانے گا جو قیامت کو مانے گا اور قیامت کیلئے یہ دلائل ہیں کہ جس خدا نے تم انسانوں کو اس طرح سے
پہلے بنایا ہے وہ دوبارہ بھی بنا سکتا ہے، موت کے بعد زندہ کرنے پر قادر ہے
۸ : اگر ہر ایک کے ساتھ یوں معاملہ ہوتا تو کہا جاتا کہ یہ ایک فطری عمل ہے جو
خود بخود ہو رہا ہے اسلئے آگے فرمایا کہ ہر ایک کی عمر مختلف ہے جو اس بات کا ثبوت
کہ یہ دینے والا اور مارنے والا کوئی اور ہے اور یہ عمل بھی سوچنے کی دعوت ہے

يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾ اللَّهُ

بہکے جاتے تھے وہ لوگ بھی جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے ۱ اللہ ہی ذات

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ

جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ ۲ اور آسمان کو چھت کی طرح اور اُسی اللہ نے شکلیں بنائیں تمہاری

فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَٰلِكُمُ

پس بہت بہتر شکلیں بنائیں ۳ اور رزق دیا تم کو پاکیزہ چیزوں سے ۴ یہ وہ اللہ ہے

اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ هُوَ

جو تمہارا رب ہے پس بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا وہ اللہ

الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ

ہمیشہ سے ہمیشہ تک ۵ کوئی معبود نہیں ہے اسکے بغیر اسی کو پکارو خالص کرنے والے اُسی کے لئے اپنی اطاعت کو

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ

تمام تعریفیں حق ہیں اس اللہ کا جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۶ آپ فرما دیجئے مجھے روک دیا گیا ہے اس بات سے کہ میں عبادت کروں

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ

انکی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جب آ پہنچیں میرے پاس کھلی کھلی دلیلیں

مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾

میرے رب کی طرف سے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار رہوں اس اللہ کا جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۱

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ

اسی اللہ نے بنایا تم کو مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے

ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ

پھر اللہ نکالتا ہے تم کو بچے کی شکل میں پھر تاکہ تم پہنچو اپنی پختہ عمر کو پھر تاکہ تم ہو جاؤ بہت زیادہ بوڑھے

وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ

اور تم میں سے کوئی مر جاتا ہے اس سے پہلے اور تاکہ تم پہنچ جاؤ اسی مدت تک جو مقرر کی گئی ہے اللہ کی طرف سے اور تاکہ تم

۱۲۔ اور وہ بات کہا ہے ۶ ۱۳۔ موت و حیات اللہ ہی کے اختیار میں ہے پہلی مرتبہ پیدا کرنا بھی اور دوبارہ پیدا کرنا بھی اور اس کیلئے اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی نہ کوئی اسباب درکار ہوتے ہیں، کلمہ "کن" کہنے سے ہی بڑے سے بڑا کام فوراً اسی وقت ظاہر ہو جاتا ہے
۱۳۔ آگے فرمایا کہ اگر ان دلائل سے انسان نہیں سمجھ سکتا تو ہم نے اپنے رسول اور کتابیں بھی بھیجیں تاکہ اتمام حجت ہو جائے چنانچہ یہ بدبخت جھٹلاتے ہی رہے ۱۴۔ اور ان کے جھٹلانے کا ثبوت کیا ہے؟ اللہ کی کتاب، رسولوں اور انکی باتوں یعنی احادیث کا انکار
۱۵۔ اور اس سے معجزات بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ آگے ان کیلئے سزا بیان فرمائی ۱۶۔ جب یہ سلوک ہوگا تو حقیقت کو جان لیں گے پھر تاکید کیلئے ان سے کہا جائیگا کہ بتلاؤ اپنے معبودان باطلہ کو جن کو تم پوجتے تھے حقیقی خدا کو چھوڑ کر۔ تاکہ اعتراف جرم کریں
۱۷۔ وہ جھوٹ بول کر جان چھڑانے کی کوشش کریں گے مگر جان بچے گی نہیں ۱۸۔ ان سے جواب میں کہا جائیگا کہ تم سے یہ سلوک تمہاری گمراہی اور غرور و تکبر کی وجہ سے کیا جا رہا ہے ۱۹۔ اس کے بعد دائمی سزا سنادی جائیگی اور اس کی وجہ بھی بتا دی جائیگی
۲۰۔ یہ باتیں سن کر کافر مذاق کرتے اور حضور ﷺ کو پریشان کرتا اسلئے آگے فرمایا آپ تسلی رکھیں یہ تو قیامت کے عذاب کا ذکر تھا میں دنیا میں بھی انہیں ذلیل کرونگا اور اپنے عذاب کا کچھ حصہ انہیں دکھاؤنگا جو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے

تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا

بات کو سمجھ جاؤ ۱ اللہ ہی وہ ذات ہے جو زندگی دیتا ہے اور جو مارتا ہے ۲ پس جب وہ چاہتا ہے کسی کام کو پس وہی ہوتا ہے

ع ۷ ۸ ۱۲ يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ

جس کو کہتا ہے تو "ہو" پس وہ ہو جاتا ہے ۳ کیا نہیں دیکھا آپ نے ان لوگوں کو جو جھگڑتے ہیں

معانقة ۱۳ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ

اللہ کی آیتوں میں وہ کہاں سے پھیرے جاتے ہیں ۴ وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں اللہ کی کتاب کو اور اس چیز کو

اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ

جو ہم نے دے کر بھیجا اپنے رسولوں کو ۵ پس جلدی جان لیں گے جب طوق پڑیں گے ان کے

اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي

گلے میں اور زنجیر بھی ان کو گھسیٹا جائے گا کھولتے ہوئے پانی میں پھر

النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾

آگ میں جھونکے جائیں گے ۶ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک بتاتے تھے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ

اللہ کو چھوڑ کر کہیں گے وہ گم گئے آج ہم سے بلکہ ہم تو نہ پکارا کرتے تھے یہاں آنے سے

قَبْلُ شَيْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

پہلے کسی بھی چیز کو ۷ اسی طرح گمراہ چھوڑ دیتا ہے اللہ انکار کرنیوالوں کو ۸ یہ بدلہ ہے ان کاموں کا جو تم

تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾

خوشی کیا کرتے تھے زمین میں بغیر کسی حق کے اور ان کاموں کا جو تم غرور کیا کرتے تھے ۹

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى

داخل ہو جاؤ دوزخ کے دروازوں میں ہمیشہ رہو گے اس دوزخ میں پس بہت برا ٹھکانہ ہے

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ

غرور کرنیوالوں کا ۱۰ پس آپ صبر کرتے رہیں بے شک اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا پس اگر ہم دکھا دیں آپ کو

سلہ ۔ اور جن کا عذاب آپ کو دنیاوی زندگی میں نہ دکھا سکیں گے ان کا انجام قیامت کے دن تو دیکھ ہی لیں گے اسلئے کہ وہاں تو ہر ایک کو حاضر ہونا ہی پڑے گا۔ آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ یہ سلوک صرف آپؐ کے ساتھ ہی نہیں ہو رہا پہلے انبیاءؑ سے بھی ہوا اور انکے مخالفین بھی ناکام ہوئے

سلہ ۔ قرآن مجید میں صرف پچیس انبیاء کے نام ہیں ۔ سلہ ۔ نبیوں کو معجزات بھی ملے دئے جب ان کو دیکھ کر بھی قوم نہ مانی تو نقصان اٹھا لیا ۔ سلہ ۔ قرآن مجید کا طرز استدلال ہے کہ بار بار اللہ کی قدرت کی نشانیاں بیان کی جاتی ہیں کہ ان سے پہچاننے اور ماننے کیلئے کسی لمبے چوڑے علم اور فلسفے کی ضرورت نہیں ہے یہ نظر آنے والی بدیہی چیزیں ہیں ان کو دیکھ کر ان کے پیدا کرنے اور بنانے والے خدا کو مان لو۔ چنانچہ آگے بھی آفاقی دلائل ہیں کہ مذکورہ برے انجام سے بچنے کیلئے ابھی وقت ہے غور و فکر کرو اور اللہ کا حکم مان لو

سلہ ۔ یہ چارپایوں کے فوائد بتلائے جن میں خشکی کا سفر بھی ہے ساتھ پانی کے سفر کا ذریعہ یعنی کشتی کی نعمت کا ذکر بھی کیا سلہ ۔ اجمالاً تمام نعمتوں کا ذکر فرما کر اور دعوت فکر دے کر آگے پھر دوسرے منکرین کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کیلئے آثار قدیمہ دیکھنے کا کہا

سلہ ۔ ان کا برا انجام ذکر کر کے آگے انکے انکار اور کفر کی وجہ بیان فرمادی

بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾

کچھ حصہ اسی عذاب کا جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں انکے ساتھ یا ہم اٹھا لیں آپ کو (اس سے پہلے) پس ہماری طرف ان سب کو لوٹایا جائے گا سلہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ

اور بے شک بھیجا ہم نے سارے رسولوں کو آپ سے پہلے ان میں سے بعض وہ نبی ہیں جن کا حال ہم نے بیان کیا آپ پر سلہ

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِىَ

اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کا حال ہم نے بیان نہیں کیا آپ پر اور کسی نبی کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ لاتا کوئی بھی

بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

نشانی مگر ساتھ حکم اللہ کے سلہ پس جب آ پہنچا حکم اللہ کا تو فیصلہ کیا گیا ساتھ حق کے اور گھاٹے میں پڑ گئے

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

باطل کو لانے والے سلہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بنایا تمہارے لئے چارپایوں کو

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ

تاکہ تم سواری کرو بعض پر اور بعض کو ان میں سے کھاتے ہو سلہ اور تمہارے لئے ان چارپایوں میں بڑے فائدے ہیں اور

لِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِىْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

تاکہ تم پہنچو ان پر سوار ہو کر اپنے اس مطلب کو جو تمہارے سینوں میں چھپا ہے اور ان چارپایوں پر اور ان کشتیوں پر

تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَىَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾

تم لدے پھرتے ہو اللہ دکھاتا رہتا ہے تم کو اپنی نشانیاں پس اللہ کی کونسی نشانیوں کا تم انکار کرو گے سلہ

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کیا یہ لوگ نہیں چلے پھرے زمین میں پس دیکھ لیتے کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّ

جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں وہ تھے زیادہ تعداد میں ان سے اور زیادہ طاقتور اور زیادہ

اٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾

ان نشانیوں میں جو چھوڑ گئے زمین میں پس نہ کام آسکے ان کے وہ جو کچھ وہ کماتے تھے سلہ

ع ٨ ١٣

ف١:- وہ اللہ اور اس کے رسولوں کی باتوں کو اپنے علم اور عقل کے مطابق پرکھتے تھے اور یہی چیز ہر دور میں گمراہی کا ذریعہ بنتی ہے ف٢:- جو عقیدہ یا نظریہ یا حکم ان کے عقل کے مطابق نہ ہوتا اُسے ماننے کے بجائے اس سے ٹھٹھا کرتے اور اسی وجہ سے وہ عبرتناک عذاب کا شکار ہوئے

ف٣:- آگے فرمایا جب عذاب دیکھتے تو اسی وقت پھر ایمان لانے کا اظہار کرتے لیکن اس وقت ایمان قبول نہیں ہوتا اور ہر نافرمان موت کے وقت یہ کوشش کرتا ہے لیکن بے سود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ہمارا دائمی اور اٹل دستور ہے ان موجودہ کافروں کا بھی یہی حشر ہوگا۔

ف٤:- سورۃ حٰم السجدہ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی ابتدا لفظ حٰم سے ہوئی اور اس میں سجدہ تلاوت بھی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ حٰم السجدہ۔ پہلی چند سورتوں کی طرح اس کی ابتداء میں قرآن کی صداقت بیان کردی گئی ہے۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ میرے رسولوں کے ذریعے بھیجے والے میرے احکام کو نہ ماننے والے خسارے میں پڑ جاتے ہیں جس کا ثبوت پچھلی امتوں کی تباہی و بربادی ہے اور ساتھ فرمایا یہ میرا فیصلہ ہر منکر کیلئے ہے خواہ سابقہ ہوں، موجودہ ہوں یا آئندہ ہوں اس سورۃ کی ابتداء میں ادبی مخاطب کفار مکہ کا ذکر فرمایا کہ قرآن کا رد میری کتاب اور احکام کے ساتھ کیا ہے

ف٥:- پچھلی سورۃ کے آخری رکوعوں میں اپنے عذاب کا ذکر کیا تھا اس لئے اب رحمت کی طرف بھی اشارہ فرمایا کہ یہ میری مہربانی ہے کہ تمہیں سمجھانے کیلئے میں نے یہ اپنی کتاب نازل کی ہے جو انتہائی تفصیل سے اور واضح طور پر تمہاری اپنی مادری زبان میں تمہیں سمجھا رہی ہے بشارتیں بھی دے رہی ہے نافرمانی پر ڈرا بھی رہی ہے تاکہ تم سمجھ لو اور بات مان لو۔ باوجود اس کے اگر تم نہ سمجھو گے تو پھر اپنے کیئے کی سزا بھگتو گے

ف٦:- انہوں نے بجائے ماننے کے سننے سے ہی انکار کر دیا اور یہ جواب دیا

ف٧:- پہلی بات ہے کہ دل ہی نہیں مانتا کہ آپکی باتیں مانیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان حیثیت کا بہت تفاوت ہے ہم بااثر دولتمند معزز لوگ ہیں آپ نادار اور یتیم

ف٨:- اسلئے بہتر ہے کہ ہمیں نہ چھیڑو۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اپنی سمجھانا نہ چھوڑیں

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَٰتِ فَرِحُوا۟ بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ

پس جب آ پہنچے ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے حکم لے کر وہ مغرور کرنے لگے ان باتوں پر جو ان کے پاس تھی اپنے علم میں سے ف١

وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْا۟ بَأْسَنَا

اور آ پڑا ان پر وہ عذاب جس کے ساتھ وہ ٹھٹھا کرتے تھے ف٢ پس جب دیکھ لیا انہوں نے ہمارا عذاب

قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُۥ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِۦ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾

کہنے لگے ہم ایمان لائے اس اللہ پر جس کا شریک کوئی نہیں اور ہم انکار کر رہے ہیں ان سب کا جن کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے

فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ إِيمَٰنُهُمْ لَمَّا رَأَوْا۟ بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ

پس نفع نہ دیا ان کو ان کے ایمان نے جب دیکھ لیا انہوں نے ہمارے عذاب کو یہی طریقہ اللہ کا ہے

الَّتِى قَدْ خَلَتْ فِى عِبَادِهِۦ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَٰفِرُونَ ﴿٨٥﴾ ٩ ع ١٤

جو جاری ہو چکا ہے اس سے پہلے بھی اللہ کے بندوں میں ف٣ اور گھاٹے میں پڑ جاتے ہیں اس وقت ان باتوں کا انکار کرنے والے

٤١ سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ ٦١

سورۃ حٰم سجدہ مکی ہے اور اس میں ۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بڑا بخشنے والا ہے

حمٓ ﴿١﴾ تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٢﴾ كِتَٰبٌ فُصِّلَتْ ءَايَٰتُهُۥ قُرْءَانًا

یہ اتاری گئی ہے اس اللہ کی طرف سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے ف٤ یہ ایک کتاب ہے کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں جس کی آیتیں یہ قرآن ہے

عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

عربی زبان کا ایسی قوم کیلئے جو جاننے والی ہے ف٥ نیکوں کو خوشخبری دینے والی ہے اور بروں کو عذاب سے ڈرانے والی ہے مگر منہ موڑ لیا ان میں سے بہت لوگوں نے پس

لَا يَسْمَعُونَ ﴿٤﴾ وَقَالُوا۟ قُلُوبُنَا فِىٓ أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَآ إِلَيْهِ وَفِىٓ

اس قرآن کو سنتے بھی نہیں ف٦ اور کہنے لگے ہمارے دل پردوں میں ہیں اس بات کے سمجھنے سے جس کی طرف آپ ہم کو بلاتے ہیں ف٧ اور

ءَاذَانِنَا وَقْرٌ وَمِنۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَٰمِلُونَ ﴿٥﴾

ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے درمیان اور آپکے درمیان ایک پردہ ہے پس آپ کام کرتے رہیں ہم بھی کام کرتے رہیں گے ف٨

۱: چونکہ یہ کفار کا بالکل ابتدائی ردعمل تھا اسلئے حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ مایوس نہ ہوں ان کو اسطرح سمجھائیں کہ اگر میں مالدار نہیں تو تمہاری طرح انسان تو ہوں فرق صرف یہ ہے کہ مجھے اللہ نے یہ حکم دیا ہے کہ تم تک اس کا پیغام پہنچا دوں کہ وہ اللہ ایک ہے اس کے ساتھ تم اور شریک نہ بناؤ اور سیدھا راستہ اختیار کرو اسلئے کہ خط مستقیم ایک ہی ہوتا ہے دو نکتوں کے درمیان باقی سب ٹیڑھے ہونگے۔ ۲: اسلئے پچھلے گناہوں کا تو اس کی معافی مانگو تو معاملہ صاف ہو جائیگا۔ میری دعوت تو بڑی صاف اور واضح ہے
۳: یہ تو محض تبشیر جیسا کہ ابتداء میں قرآن کے تعارف میں فرمایا آگے تنذیر ہے ۔ ۴: یعنی شرک کرتے ہیں توحید کو نہیں مانتے۔ یہاں زکوٰۃ سے مراد کلمہ طیبہ ہے جو مشرکوں اور کافروں کو اس پلیدی سے پاک کر دیتا ہے۔ آگے فرمایا دوسری بڑی وجہ قیامت کا انکار ہے
۵: یہ تو نہ ماننے والوں کا انجام آگے ماننے والوں کا اچھا انجام اور اجر بیان فرمادیا ۶: ابتداء میں دعوت کا خلاصہ، منکرین و مومنین کا انجام بتا کر آگے پھر آفاقی دلائل بیان فرمائے کہ اگر محض پیغام اور حکم کو نہیں مانتے تو ان نشانیوں پر غور کرلو

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ

آپ فرما دیجئے میں بھی ایک انسان ہوں تم جیسا ۱ وحی کی گئی میری طرف اس بات کی کہ بے شک تمہارا معبود برحق ایک ہی ہے

فَٱسْتَقِيمُوٓا۟ إِلَيْهِ وَٱسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾ ٱلَّذِينَ

پس تم سیدھے چلو اللہ کی طرف اور بخشش مانگو اللہ سے اپنے گناہوں کی ۲ اور ہلاکت ہے ان شریک بنانے والوں کیلئے جو

لَا يُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ كَٰفِرُونَ ﴿٧﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ

حاصل نہیں کرتے پاکیزگی ۳ اور وہ قیامت کا انکار کررہے ہیں ۴ بے شک وہ لوگ جو

ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٨﴾ قُلْ أَئِنَّكُمْ ع ۱/۸/۱۵

ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو ختم نہ ہوگا ۵ آپ فرما دیجئے کیا تم

لَتَكْفُرُونَ بِٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُۥٓ

کفر کرتے ہو اسی اللہ کے ساتھ جس نے بنایا زمین کو دو دنوں میں ۶ اور تم اللہ کے ساتھ

أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٩﴾ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَٰسِىَ مِن فَوْقِهَا

شریک ٹھہراتے ہو یہ وہ اللہ ہے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۷ اور رکھ دیئے اللہ نے اس زمین میں بھاری بھاری بوجھ اس کے اوپر سے

وَبَٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ أَقْوَٰتَهَا فِىٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَآءً

اور برکت رکھ دی اللہ نے اس زمین میں اور مقرر کر دیں اس زمین میں خوراکیں زمین کی چار دنوں میں ۸ یہ بات برابر ہے

لِّلسَّآئِلِينَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ

پوچھنے والوں کے لئے ۹ پھر متوجہ ہوا آسمان کی طرف جب کہ آسمان دھواں تھا پس کہا

لَهَا وَلِلْأَرْضِ ٱئْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ ﴿١١﴾

اس سے اور زمین سے آ جاؤ میرے پاس دل کی خوشی سے یا بے خوشی سے کہا دونوں نے ہم حاضر ہو گئے تیرے پاس اپنے دل کی خوشی سے ۱۰

فَقَضَىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَاتٍ فِى يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِى كُلِّ سَمَآءٍ أَمْرَهَا ۚ

پس بنا دیا اس نے اسی دھواں کو سات آسمانوں کی شکل میں دو دنوں میں ۱۱ اور بھیج دیا اللہ نے ہر آسمان میں کام اس کا

وَزَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا بِمَصَٰبِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ

اور زینت دی ہم نے اسی قریب کے آسمان کو چراغوں کے ساتھ اور اس کی حفاظت کی ۱۲ یہ سارے کے سارے اندازے ہیں اس اللہ کے جو سب سے غالب

۶: یعنی بہت جلدی۔ آگے فرمایا صرف زمین بنائی ہی نہیں اس پر بسنے والوں کے سارے اسباب بھی مہیا کرتا ہے اور صرف یہی نہیں پوری مخلوق کو ہم بھی تم شرک کرتے ہو
۷: آگے فرمایا اس زمین کے توازن کو قائم رکھنے کیلئے اس پر پہاڑ کیلوں کی شکل میں گاڑ دیئے
۸: یعنی زمین کا، پہاڑوں کا اور باقی سب زمینی متعلقات کا بنانا صرف چار دن میں ہوا
۹: آگے آسمان کی تخلیق بیان فرمائی کہ وہ پہلے محض دھواں تھا یہ شکل ہے
۱۰: اتنی بڑی مخلوق فوراً مطیع ہو گئی لیکن اے انسان چھوٹا سا ہو کر نافرمان بنا ہوا ہے
۱۱: سات آسمان بھی بڑی جلدی بنا دیئے اور ہر ایک کی الگ کائنات بنا دی اور حکم بھی
۱۲: باقی آسمان چونکہ انسان کی نظروں سے اوجھل ہیں اسلئے تفصیل صرف آسمان دنیا کی بتادی کہ یہ روشنی کا ذریعہ بھی ہے اور حفاظت کیلئے بھی ہے۔

۱ ۔ آگے فرمایا کہ اگر اتنی واضح اور عظیم الشان نشانیاں دیکھ کر بھی وہ ایمان نہیں لاتے تو انہیں ڈرائیے کہ تمہارا انجام بھی قوم عاد و ثمود کی طرح ہوگا جو ایک آسمانی کڑک سے تباہ ہو گئے تھے ۲ ۔ آگے ان کے حالات کی کچھ تفصیل بیان فرما دی۔ یعنی اگلی پچھلی ہر لحاظ سے
۳ ۔ یہ حجت بازی تھی جو دونوں قوموں نے کی۔ آگے پہلے قوم عاد کا ذکر ہے ۴ ۔ بڑائی صرف اللہ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "الکبریاء ردائی" ۵ ۔ ان کے جسم بڑے بڑے قد تھے اور طاقتور بھی تھے۔ آگے ان کو اس گھمنڈ کا جواب ارشاد فرمایا
۷ ۔ اسی مناسبت سے پھر ان پر عذاب اس شکل میں آیا ۸ ۔ یہ تیز ہوا سات راتیں اور آٹھ دن چلتی رہی جس سے وہ زمین پر ہلاک ہو کر ایسے گرے پڑے تھے جیسے کھجور کے کٹے ہوئے درخت پڑے ہوں۔ اس عذاب سے قوم کا ایک آدمی بھی نہ بچا نسل ہی منقطع ہو گئی
۹ ۔ فرمایا یہ تو دنیا کا ذلت آمیز عذاب تھا اور آخرت کا اس سے بھی زیادہ ذلت آمیز ابھی باقی ہے۔ آگے قوم ثمود کا انجام بیان فرمایا ۱۰ ۔ انہوں نے نافرمانی کو پسند کیا چنانچہ آسمانی کڑک کا عذاب آیا اور ذلت آمیز انجام کا شکار ہوئے
۱۱ ۔ آگے فرمایا کہ نبی اور اس کے ساتھی بچ گئے ۱۲ ۔ یہ بھی دنیا کا عذاب تھا آگے قیامت کا سلوک آرہا ہے

الْعَلِيمِ ﴿١٢﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ

سب کچھ جاننے والا ہے ۱ پس اگر وہ لوگ منہ موڑے رہیں تو آپ ان سے فرما دیجئے میں تم کو ڈراتا ہوں اسی کڑک سے جیسے کڑک پڑی تھی

عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٣﴾ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ

عادیوں پر اور ثمودیوں پر ۲ جب آئے ان کے پاس اللہ کے رسول ان کے آگے سے اور

خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً

ان کے پیچھے سے (یہ فرماتے ہوئے) کہ کسی کی عبادت نہ کرو سوا اللہ کے انہوں نے جواب میں کہا اگر چاہتا ہمارا رب تو اتار دیتا فرشتے

فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي

پس بے شک ہم اس تعلیم کا جو تم دے کر بھیجے گئے ہو انکار کرنیوالے ہیں ۳ وہ جو قوم عاد تھی پس انہوں نے غرور کیا

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ

زمین میں بغیر کسی حق کے ۴ یہ کہنے لگے کس کی طاقت ہم سے زیادہ ہے ۵ کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ وہ اللہ

الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾

جس نے بنایا ان کو اسی کی طاقت ان سے زیادہ ہے اور وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے ۶

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ

پس ہم نے چھوڑ دیا ان پر تیز ہوا کو منحوس دنوں میں ۷ تاکہ ہم چکھائیں ان کو

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ

عذاب ذلت کا دنیا کی زندگی میں (اور یہ یقینی بات ہے) کہ قیامت کا عذاب اس سے زیادہ ذلیل کرنیوالا ہے اور ان کی

لَا يُنصَرُونَ ﴿١٦﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ

مدد نہ کی جائے گی ۸ اب رہے وہ جو ثمودی تھے ہم نے ان کو بتایا سیدھا راستہ دکھایا مگر انہوں نے پسند کیا اندھا رہنے کو راہ پر چلنے سے ۹

فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَ

پس پکڑ لیا ان کو ذلت کے عذاب کے کڑاکے نے ان کاموں پر جو وہ کام کیا کرتے تھے ۱۰ اور

ع ۲ / ۱۰ / ۱۶
نَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ

بچا لیا ہم نے ان لوگوں کو جو یقین لائے تھے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے تھے ۱۱ اور جس دن اکٹھے کئے جائیں گے اللہ کے دشمن

ف۱: پچھلی آیات میں فرمایا گیا ہے کہ ان کو ذلیل کر سو الله عذاب قیامت میں بھی دیا جائیگا۔ یہاں اس ذلت کا انداز بتایا گیا ہے۔ یہ کہ گنہگاروں کی مناسبت سے گروہ بنائے جائیں گے مثلاً یہ زانیوں کا ہے یہ سود خوروں کا ہے وغیرہ دوسرا یہ کہ جہنم کے دروازے پر روک دئے جائیں گے
اور سوال جواب ہوگا جس کی تفصیل دوسری جگہ ہے ف۲: دوسری بے عزتی کی بات یہ ہوگی کہ اپنے اعضاء اور جلد گواہی دے گی جو گناہ کیے اور کوئی پتہ نہ تھا وہ ظاہر ہو جائیں گے اس طرح اتمام حجت بھی ہو جائیگا۔ یہ دیکھ کر وہ اپنے اعضاء سے پوچھیں گے کہ یہ کیا کیا؟
ف۳: اس میں حیرانی کی کونسی بات ہے دنیا میں بھی اللہ نے بلوایا اور آج بھی وہی بلوا رہا ہے اور صرف یہی نہیں شمس، قمر، دخان، دیوار، زمین غرض ہر چیز کو بلوا رہا ہے۔ حدیثوں میں کئی جگہ اس کی تفصیل ہے کہ اعضاء وغیرہ بلکہ چیزیں اپنے اوپر کئے ہر عمل کی گواہی دیں گی۔
ف۴: یہ جلد گواہیوں کا بھی ہو سکتا ہے اور خدا کا بھی۔ آگے فرمایا تم لوگوں سے تو چھپ جایا کرتے تھے ادھر دھیان نہیں گیا کہ یہ اعضاء بھی اللہ کی مخلوق ہیں وہ انہیں بھی بلوا سکتا ہے ف۵: بلکہ تم تو خدا کو بھی حاضر ناظر نہیں سمجھتے تھے اپنے جیسا سمجھ بیٹھے تھے

اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوۡهَا شَهِدَ

دوزخ کی آگ کی طرف پس ان کی جماعتیں بنائی جائیں گی ف۱ یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں گے آگ کے پاس گواہی دیں گے

عَلَيۡهِمۡ سَمۡعُهُمۡ وَاَبۡصَارُهُمۡ وَجُلُوۡدُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۰﴾

ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کاموں پر جو وہ کیا کرتے تھے ف۲

وَقَالُوۡا لِجُلُوۡدِهِمۡ لِمَ شَهِدْتُّمۡ عَلَيۡنَا ؕ قَالُوۡۤا اَنۡطَقَنَا اللّٰهُ

اور یہ پوچھیں گے اپنے چمڑوں سے تم نے کیوں گواہی دی ہمارے خلاف چمڑے جواب میں کہیں گے آج بلوا رہا ہے ہمیں وہ اللہ

الَّذِىۡۤ اَنۡطَقَ كُلَّ شَىۡءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيۡهِ

جو بلوا رہا ہے ہر چیز کو ف۳ اور اسی اللہ نے بنایا تم کو پہلی بار اور اسی کی طرف

تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنۡتُمۡ تَسۡتَتِرُوۡنَ اَنۡ يَّشۡهَدَ عَلَيۡكُمۡ

تم لوٹائے جاؤ گے ف۴ اور تم نہیں پردہ کیا کرتے تھے اس بات سے کہ گواہی دیں گے تمہارے خلاف

سَمۡعُكُمۡ وَلَاۤ اَبۡصَارُكُمۡ وَلَا جُلُوۡدُكُمۡ وَلٰـكِنۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنَّ اللّٰهَ

تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے ف۵ اور نہ تمہارا یہ خیال تھا کہ اللہ

لَا يَعۡلَمُ كَثِيۡرًا مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمۡ ظَنُّكُمُ الَّذِىۡ

ضرور جانتا ہے بہت سی باتیں جو تم کرتے ہو ف۶ اور یہ تمہارا وہی خیال تھا جو

ظَنَنۡتُمۡ بِرَبِّكُمۡ اَرۡدٰٮكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنۡ

تم نے کر رکھا تھا اپنے رب کے بارے میں اسی نے تم کو ہلاک کر دیا پھر آج تم بن گئے گھاٹے والے ف۷ پس اگر

يَّصۡبِرُوۡا فَالنَّارُ مَثۡوًى لَّهُمۡ ۚ وَاِنۡ يَّسۡتَعۡتِبُوۡا فَمَا هُمۡ مِّنَ

وہ صبر کریں گے تب بھی آگ ان کا ٹھکانہ ہوگی اور اگر وہ معافی پیش کریں گے تو ان کی معافی

الۡمُعۡتَبِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضۡنَا لَهُمۡ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوۡا لَهُمۡ مَّا بَيۡنَ

مقبول نہ کی جائے گی ف۸ اور مقرر کر دئے ہم نے ان کیلئے ایسے ساتھی جو پسندیدہ بنا دیتے تھے ان کیلئے ان کے برے کام جو

اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَحَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ فِىۡۤ اُمَمٍ

پہلے کر رہے تھے یا پیچھے چھوڑ جاتے ہیں ف۹ اور ثابت ہو جاتی ہے ان پر وہ بات جیسے ہو چکی ہے ان امتوں پر

ف۶: اگر یہ یقین حاصل ہو جائے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں تو سارے گناہ ختم ہو سکتے ہیں اور اسے مقام احسان کہتے ہیں جو اس کے فضل سے ہی کسی کسی کو حاصل ہوتا ہے
ف۷: بندے کی بربادی کا بنیادی سبب ہی یہ ہوتا ہے کہ حساب کا ڈر نہ ہو
ف۸: اب حتمی فیصلہ ہو گیا ہے۔ آگے ان کی گمراہی کا ایک اور اہم سبب بیان فرمایا
ف۹: بری صحبت اور ساتھی جو انسان کو غلطیوں پر متنبہ نہیں کرتے بلکہ اسے ترغیب دیکر اور سمجھاتے ہیں کہ پہلے بھی تم صحیح کام کر رہے تھے اب اور زیادہ کرو۔ اس سے مراد شیطان بھی ہے جو ہمدرد اور ساتھی بن کر گمراہ کرتا اور رکھتا ہے۔

۱:۔ یعنی جو وعدہ ان سے پہلے گزرنے والے جنوں اور انسانوں کے بارے میں تھا وہ ان کے حق میں بھی پورا کیا گیا اور یہ بھی پہلے سب نقصان اٹھانے والے ہیں ؎۔ پس قوموں کا انجام بھی دنیا آخرت کا نقصان کی صورت میں ہوا اور موجودہ کافروں کا انجام بھی
وہی ہوگا اسلئے کہ یہ کافر بھی سابقہ کافروں کی طرح اللہ کے احکام اور اسکی نازل کردہ کتابوں کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ ان سے سنتے ہیں۔ بلکہ اور اس سے بڑھ کر یہ دوسروں کو بھی سننے دیتے اگر ان کا یہ عمل اور اسی کی سزا بیان فرمائی
گئی۔ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن قرآن کی اثر پذیری کو جانتے ہیں اسلئے ہمیشہ سے ان کی یہی کوشش ہے کہ قرآن سے لوگوں کو دور رکھا جائے اور اس کیلئے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں ؎۔ فرمایا یہ کفر کا کام ہے اس پر بہت سخت عذاب دیا جائیگا۔ مسلمانوں
کو بھی اس وعید پر توجہ دینی چاہیے ؎۔ قرآن کی مخالفت کی یہ سخت سزا دائمی ہوگی ؎۔ اسی سزا کو دیکھ کر کافروں کو اپنے گمراہ کرنیوالے یاد آجائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ سے یہ مطالبہ کریں گے ؎۔ یہ تو ان لوگوں کا حال تھا جنہوں نے قرآن
کی مخالفت کی اور جنہوں نے اسے مانا اور پھر ڈٹ گئے آگے ان کا اجر بیان ہو رہا ہے ؎۔ یہ باتیں ان سے موت کے وقت فرشتے کہیں گے یا ہر وقت ان کے دل کو یہ تسلی دی جاتی ہوگی۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا

جو گزر چکی ہیں ان سے پہلے جنوں میں سے اور انسانوں سے بے شک یہ سارے کے سارے

٣ ع٧ ١٧ خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ

گھاٹے میں ہیں ؎ اور کہتے ہیں یہ کافر نہ کان لگاؤ اس قرآن کے سننے کے لئے

وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ

اور شور مچاؤ اس میں ؎ تاکہ تم غالب ہو جاؤ پس ہم ضرور چکھائیں گے ان

كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا

کافروں کو بہت سخت عذاب ؎ اور ہم سزا دیں گے ان کو بہت بری سزا ان کاموں کی جو

يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا

یہ کرتے ہیں یہ ہے سزا اللہ کے دشمنوں کی آگ دوزخ کی ان کے لئے

دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾

ہمیشہ رہنے کا گھر ہوگا ؎ یہ سزا ہوگی ان کاموں کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ؎

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ

اور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے تھے اے ہمارے رب! دکھا ہم کو وہ جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا جنوں سے

وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور انسانوں سے تاکہ ہم روند ڈالیں ان کو اپنے پاؤں کے نیچے تاکہ وہ آج ذلیل ہو جائیں ؎

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

بے شک وہ لوگ جنہوں نے زبان سے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر پکے رہے اترتے رہتے ہیں ان پر

الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ

اللہ کے فرشتے (یہ کہتے ہوئے) خوف نہ کرو اور غم نہ کرو تمہیں خوشخبری ہو اس جنت کی جس کا تمہارے ساتھ

تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

وعدہ کیا گیا تھا ؎ ہم مددگار ہیں تمہارے اس دنیا کی زندگی میں اور قیامت میں بھی

۱۔ جو تم نے دنیا میں اپنی خواہش کو خدا کے تابع کیا یہاں خدا تمہاری ہر خواہش پوری کرے گا۔ زبان سے بھی نہیں مانگنا پڑے گا ۲۔ آگے فرمایا کہ ان مرتبوں کے حصول کیلئے کچھ کرنا بھی پڑتا ہے۔ پہلے رکوع کی ابتدا میں قرآن خود بھی نہ سننے اور دوسروں کو بھی
روکنے والوں کا ذکر تھا یہاں خود بھی اچھے عمل کرنے والوں اور دوسروں کو بھی آمادہ کرنے اور دعوت دینے والوں کا ذکر ہے ۳۔ یہ آداب تبلیغ ہیں کہ حکمت سے پیش آئیں اور برائی کا بدلہ بھلائی سے دیں اور اس جذبے کیلئے صبر کا ہونا ضروری
ہے ۴۔ فرمایا یہ اوصاف اچھے بخت والے کو ملتے ہیں۔ آگے فرمایا چونکہ شیطان تو حق کی اشاعت کو پسند نہیں کرتا وہ لازماً رکاوٹ ڈالے گا تو اس سے بچنے کیلئے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھتے رہیں ۵۔ آگے تبلیغ کرنے والوں کو کچھ دلائل بھی سکھا دیئے ہیں
۶۔ سمجھایا کہ جس خدا نے یہ چیزیں ہمارے فائدے کیلئے پیدا کی ہیں اگر ہم ایک سجدہ ہی اس کیلئے خاص نہ کریں تو اور ہم کیا شکر ادا کر سکیں گے۔ سمجھایا کہ اگر ان دلائل کے باوجود یہ منکر نہیں مانتے تو دل برداشتہ نہ ہوں اللہ کی رات دن عبادت کرنے والے بھی موجود ہیں
اس سے فرشتے بھی مراد ہیں اور انسان بھی۔ آگے حیات بعد الموت کی دلیل سکھائی

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ

اور تم کو ملے گا اس جنت میں جو چاہیں گے دل تمہارے ۱ اور تم کو ملے گا اس جنت میں جو تم مانگو گے یہ مہمانی ہوگی اللہ کی طرف سے

۴ع ۷/۱۸ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ

جو بخشنے والا مہربان ہے ۲ اور کس کی بات اچھی ہو سکتی ہے اس آدمی سے جو بلائے دوسروں کو اللہ کی طرف اور خود بھی کرے

صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي ٱلْحَسَنَةُ وَ

نیک کام اور کہے بے شک میں اللہ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں اور برابر نہیں ہوا کرتی نیکی اور

لَا ٱلسَّيِّئَةُ ۚ ٱدْفَعْ بِٱلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُۥ

بری دور کر تو برائی کو اس طریقے کے ساتھ جو بہتر طریقہ ہے پس بے شک وہ آدمی کہ تیرے درمیان اور اس کے درمیان

عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَمَا

دشمنی تھی ہو جائے گا ایسا گویا کہ وہ بڑا گہرا دوست ہے ۳ اور نہیں دی جاتی یہ چیز مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں اور نہیں

يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ نَزْغٌ

دی جاتی یہ چیز مگر ان کو جو بڑے بخت والے ہوتے ہیں ۴ اور اگر چھیڑ پہنچے تجھے شیطان کوئی چھیڑ

فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِ ٱلَّيْلُ وَٱلنَّهَارُ

پس پناہ مانگ اللہ کی بے شک وہ اللہ تیری باتیں سننے والا ہے عملوں کو جاننے والا ہے ۵ اور اللہ کی نشانیوں میں سے رات ہے اور دن ہے

وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا۟ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَٱسْجُدُوا۟ لِلَّهِ

اور سورج ہے اور چاند ہے سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ ہی چاند کو بلکہ سجدہ کرو اسی اللہ کو

ٱلَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾ فَإِنِ ٱسْتَكْبَرُوا۟ فَٱلَّذِينَ

جس نے بنایا ان کو اگر تم اسی کی عبادت کرنے والے ہو ۶ پس اگر یہ غرور کریں پس وہ لوگ جو

عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُۥ بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُونَ ۩ ﴿٣٨﴾ السجدة ۱۱

تیرے رب کے ہاں ہیں وہ پاکی بیان کرتے ہیں اپنے رب کی رات کو بھی اور دن کو بھی اور وہ نہیں تھکتے ہے

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنَّكَ تَرَى ٱلْأَرْضَ خَٰشِعَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ

اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ نشانی بھی ہے کہ تو دیکھتا ہے زمین کو دبی پڑی ہے پھر جب ہم اتار دیتے ہیں اس پر پانی

۱۔ جس طرح بظاہر مردہ اور بنجر زمین پانی سے زندہ ہو جاتی ہے مردہ بیج سے زندہ فصل اُگ آتی ہے مردہ انسان بھی دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے ۲۔ آگے فرمایا جو قبر کی اور قیامت کی زندگی کا انکار کرتا ہے اس کا انجام کیا ہوگا۔ وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا
۳۔ یہ بے فکر ماننے والا ہوگا اسلئے کہ وہ پہلے سے ہی ذہنی تیار تھا اس کیلئے کہ اس نے تیاری کر رکھی تھی ۴۔ آیت کی ابتداء میں فرمایا کہ وہ مُلحد ہم سے پوشیدہ نہیں لیکن ان کا عقیدہ اور آخر میں جو فرمایا کہ ان کے عمل بھی دیکھ رہا ہوں یہ دوزخ میں جانے کی وجہ ہے
آگے مسلمانوں کو تسلی دی کہ یہ کافر انکار تو کر سکتے ہیں جس کا نقصان خود انہی کو ہوگا لیکن اس دین اور کتاب یعنی قرآن مجید کو مٹا نہیں سکتے اسلئے کہ یہ غالب کتاب ہے ۵۔ اور نہ ہی اس میں وہ کچھ ملاوٹ یا کمی بیشی کر سکتے ہیں چونکہ نازل کرنے والا خود اسکی حفاظت کرے گا
۶۔ آگے حضور ﷺ کو تسلی دی کہ اس سے پہلے بھی ہر کو جھٹلایا گیا ہے نہ گھبرائیں جھٹلانے والوں کو سخت مار دیتا ہوں ۷۔ آگے قرآن مجید پر کئے جانے والے اعتراض کا جواب ارشاد فرمایا ۸۔ اگر قرآن غیر عربی میں ہوتا تو کہتے ہماری زبان عربی ہے ہم کیسے سمجھیں اور
عربی میں نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اپنی زبان ہے خود ہی گھڑ کر سنا دیتے ہیں۔ سمجھایا کہ نہ ماننے کیلئے ہزار بہانے بنائے جا سکتے ہیں۔ آگے فرمایا ماننے والوں کیلئے یہ قرآن ہادی ہے اور اپنی کفر و شرک کی بیماری سے نجات دینے والا ہے شفا ہے

۹۔ اور نہ ماننے والوں کی کیفیت کیا ہے؟ وہ اس کیلئے بہرے اور اندھے ہیں
۱۰۔ نہ وہ اس کو توجہ سے سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں تو ان پر اثر کیسے ہو وہ محروم ہیں
۱۱۔ ان کی حالت ایسی ہے جیسے بہت دور سے ہونے والی آواز جو پہنچ رہی ہو جو نہ
سمجھ میں آتی ہے اور نہ آواز دینے والا دکھائی دیتا ہے تو دور سے ادھوری ہے
آگے فرمایا اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب تورات سے بھی یہی سلوک کیا گیا

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
وہ حرکت میں آ جاتی ہے اور ابھر نکلتی ہے ۱۔ بے شک وہ ذات جس نے زندہ کیا اس مردہ زمین کو وہ یقیناً زندہ کرنے والا ہے مردوں کو بے شک وہ اللہ ہر
شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ
چیز پر قادر ہے ۲۔ بے شک وہ لوگ جو ٹیڑھے چلتے ہیں ہماری آیتوں میں وہ پوشیدہ نہیں ہیں ہم پر
أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا
بھلا وہ آدمی جو ڈالا جائے گا دوزخ کی آگ میں وہ بہتر رہے گا یا وہ جو آئے گا بے فکری کے ساتھ قیامت کے دن ۳۔ کرتے رہو جو
شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا
چاہتے ہو بے شک وہ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے ۴۔ بے شک وہ لوگ جو منکر ہوگئے اس نصیحت کے جب
جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ
آ پہنچی اور بے شک یہ قرآن بڑی غالب کتاب ہے جس پر دخل نہیں کر سکتا باطل نہ سامنے سے
وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا
نہ پیچھے سے ۵۔ یہ کتاب اتاری گئی ہے اسی اللہ کی طرف سے جو بڑی حکمت والا اور تمام تعریفوں کے ساتھ موصوف ہے ۶۔ آپ کو وہی کہا جاتا ہے جو
قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ
کہا گیا ہے سب رسولوں سے آپ سے پہلے بے شک آپ کا رب بخشش والا ہے اور دردناک مار دینے والا ہے ۷۔
أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ
اگر ہم بنا دیتے اس قرآن کو عربی کے سوا کسی دوسری بولی میں تو یہ کہہ دیتے کیوں نہیں تفصیل سے بیان کی گئیں آیتیں قرآن کی
ءَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَ
کیا یہ کتاب عربی کے سوا دوسری زبان میں ہے اور نبی تو عرب ہے ۸۔ آپ فرما دیجئے یہ کتاب یقین والوں کے لئے رہنما ہے اور شفا ہے ۹۔ اور
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ
وہ لوگ جو یقین نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ قرآن ان پر اندھیرا ہی ہے ۱۰ (یوں لگتا ہے) کہ ان کو
يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
پکارا جاتا ہے دور کی جگہ سے ۱۱۔ اور بے شک دی ہم نے موسیٰ کو ایک کتاب

ترجمہ حفص بتسہیل الہمزۃ الثانیۃ ۱۲
۵ ع۲ ۱۴

سا۔ چونکہ پہلے ہی اللہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ سزا قیامت میں ہوگی اسلئے اپنی مہلت ملی ہوئی ہے ورنہ ابھی فیصلہ کر دیا جاتا ہے ۲۔ آگے وضاحت بیان فرما دیا ہے ۳۔ اس سے یہی اشارہ ہے کہ آپ اپنا فرض پورا کر رہا ہے ان کے انکار کا آپ پر کوئی اثر نہیں

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

پس اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی آپ کے رب کی طرف سے تو فیصلہ کیا جاتا

بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

ان میں سا اور بے شک یہ لوگ شک میں ہیں اس قرآن سے جو ان کو بے چین کر رہا ہے ۲ جو کوئی کرے گا نیک کام

فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

پس اپنے بھلے ہی کیلئے کریگا اور جو برا کام کرے گا تو اسی پر پڑے گا اسکا وبال ۳ اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے

۱ ۔ پچھلی آیت میں فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ اعمال کی کامل جزا و سزا قیامت میں ہی ملے گی اسلئے ابھی ان منکرین کو عذاب یا سزا نہیں دی جا رہی البتہ اصول بتا دیا کہ زیادتی نہیں ہوگی۔ اس سے یہ سوال خود پیدا ہوتا ہے کہ پھر وہ قیامت
آ کیوں نہیں جاتی وقت کا تعین تو کر دیا جائے یہ اسی کی وضاحت کر دی کہ قیامت کے وقت کا علم صرف اللہ کو ہے اور کسی چیز کا کسی کو علم نہ ہونا اس کے غیر یقینی ہونے کی دلیل نہیں ہے آگے اس کی مثال دیں کہ بہتی ان چیزوں کے صحیح وقت کا علم نہیں ہوتا لیکن تم آثار سے
ان کے ہونے پر یقین رکھتے ہو ۲ ۔ یعنی صحیح وقت کا علم صرف اللہ کو ہوتا ہے تم صرف اندازہ لگا سکتے ہو۔ آگے قیامت کے دن منکرین کی حالت بیان فرمائی ۳ ۔ وہ اپنے جرم سے انکار کر دیں گے اسلئے کہ ان معبودان باطل میں سے نہ ان کو کوئی نظر آئے گا اور
نہ ہی کوئی ان سے تعلق کا اقرار کرے گا ۴ ۔ نہ جرم سے انکار کام آئے گا نہ معبود نظر آئیں گے تو وہ سمجھ لیں گے کہ اب پھنس گئے ہیں کوئی چھٹکارا نہیں۔ آگے کفر و شرک کی وجہ سے انسان میں پیدا ہو جانیوالی فطرت بیان فرمائی کہ وہ کسی حالت میں مطمئن نہیں ہوتا
۵ ۔ اس سے مراد مال و دولت بھی ہے کہ اس کے بڑھنے رہنے ہی کی دعائیں مانگتا رہتا ہے اسی طرح دوسری دنیاوی آسائشیں بھی لیکن ذرا فرق پڑے تو مایوس ہو جاتا ہے کہ غریبوں کی خوا سنتا ہی نہیں ہے ۶ ۔ تکلیف کے بعد آرام مل جائے تو باغی بن جاتا ہے کہ یہ تو میرے
اپنے علم کاروبار محنت اور سمجھداری کا نتیجہ ہے خدا کا اس میں کیا دخل ہے اور اسی کے
مستحق حساب کتاب کی کیا تک ہے میں قیامت وغیرہ اور حساب کتاب کو نہیں مانتا
۷ ۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ اگر قیامت ہو بھی گئی تو جس طرح یہاں حالت ہے وہاں بھی یہی ہوگی
۸ ۔ آگے اللہ نے اسی دعوے کا جواب دیا کہ وہاں کا معاملہ الگ ہے ابھی سمجھ جاؤ
۹ ۔ وہاں تمہارے عقیدے اور اعمال ہی پر فیصلہ ہوگا دنیاوی مہارت اور کاروباری
محنت یا تقدیر و قابلیت پر نہیں اس کا صلہ دنیا تک ہے وہاں تو سخت عذاب ہے ۔
آگے پھر انسانوں کی فطرت بتا دی کہ آرام و راحت میں باغی بن جاتا ہے اور کوئی
مالی جانی ذہنی تکلیف پہنچے تو پھر پارسا بن جاتا ہے اور دور دور کر لمبی دعائیں کرتا ہے
۱۰ ۔ آگے فرمایا کہ اپنی قرآن مجید کی صداقت ایک اور انداز سے سمجھائیں

الجزء ۲۵

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ

اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے علم قیامت کا ۱ اور نہیں نکلتا کوئی بھی پھل

مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ

اپنے خول سے اور نہیں اٹھاتی کوئی بھی مادہ اور نہ وہ جنتی ہے مگر ساتھ علم اللہ کے ۲ اور جس دن

يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾

اللہ پکارے گا ان کو (یوں فرما کر) کہاں ہیں میرے ساتھ بنائے ہوئے شریک یہ کہہ دیں گے ہم اطلاع کر چکے ہیں تجھے کہ ہم میں سے کوئی بھی اس پر گواہ نہیں ہے ۳

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ

اور گم ہو جائیں گے ان سے وہ سارے جن کو پکارا کرتے تھے یہاں آنے سے پہلے اور سمجھ لیں گے کہ آج ان کو کوئی بھی

مَحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ

خلاصی نہیں ہے ۴ نہیں تھکتا انسان اپنے لئے بہتری مانگنے سے ۵ اور اگر پہنچے اسے کوئی تکلیف

فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ

تو ناامید ہو جاتا ہے آس توڑ دیتا ہے اور اگر ہم پہنچا دیں انسان کو اپنی مہربانی اس تکلیف کے بعد

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ

جو اسکو پہنچ چکی ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے یہ تو میرا حق ہے ۶ اور میں خیال نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے ۷ اور اگر

رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ

مجھے لوٹا دیا گیا اپنے رب کی طرف بے شک مجھے وہاں بھی ایسے ہی بہتری ملے گی ۸ لیکن ہم خبر دیں گے ان لوگوں کو جو

كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَ

ناشکرے رہے ان کاموں کے بارے میں جو وہ کرتے تھے اور انہیں ضرور چکھائیں گے بہت گاڑھے عذاب سے ۹ اور

إِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

جب ہم مہربانی کر دیتے ہیں انسان پر تو منہ موڑ لیتا ہے اور دور ہو جاتا ہے اپنا پہلو بچا کر اور جب اسے پہنچتی ہے کوئی تکلیف

فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

تو پھر لمبی لمبی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے ۱۰ آپ ان سے فرما دیجئے بھلا دیکھو اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو

۵۲: تم اسی انداز سے یہ سوچ لو کہ تکلیف میں تم صرف ایک خدا کو پکارتے ہو کیونکہ صرف وہ ہی مدد کر سکتا ہے تو اگر یہ قرآن اسی کی طرف سے ہو اور تم اس کو نہیں مان رہے ہو تو اس نہ ماننے کا وہ سخت ناراض نہ ہوگا اور تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ کیا تم اتنے ضدی ہو گئے ہو کہ یہ سادہ سی بات بھی نہیں سمجھتے۔ اگر فرمایا اگر یہ لوگ غور نہیں کرتے تو ہم اپنی نشانیاں دکھا دیتے ہیں تاکہ دیکھ کر ہی مان جائیں۔ ۵۳: اس سے مراد قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق آئندہ ہونے والی فتوحات بھی ہو سکتی ہیں اور عام قدرتی نشانیاں بھی۔ آگے فرمایا کہ اگر یہ نشانیاں نہ بھی ہوں تو اکیلے خدا کی گواہی کافی ہے جو ہر چیز پر حاضر ناظر ہے۔ ۵۴: آگے ان کی بے رخی اور انکار کی سب سے بڑی وجہ بتادی کہ وہ حیات بعد الموت پر اور حساب کتاب پر یقین نہیں رکھتے تو جب یہ ڈر نہ ہو تو کون اپنی خواہشات کو چھوڑ سکتا ہے۔ فرمایا ان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے کوئی بھی ان سے بھاگ نہیں سکتا یہ چاہیں نہ مانیں اپنی بدحالی قیامت کے دن حساب کتاب اور اپنی سزا دیکھ لیں گے۔ بہتر ہوتا ہے کہ ابھی سمجھ جائیں تو بہتر رہیگا

ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

پھر تم انکار کرتے ہو اس قرآن کا تو کون ہے بڑا گمراہ اس آدمی سے جو دور کی ضد میں ہو

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ

ہم جلدی دکھا دیں گے ان کو اپنی نشانیاں ملک کے کونے کونے میں اور انکی اپنی جانوں میں یہاں تک کہ کھل جائے گی ان کیلئے یہ بات کہ قرآن

الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ

اللہ کی طرف سے حق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں ہے تیرے رب کی کہ وہ ہر چیز پر حاضر ناظر ہے۔ یاد رہے

اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

یہ کافر شک میں ہیں اپنے رب کی ملاقات سے۔ یاد رہے وہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لینے والا ہے

٤٢ سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ ٦٢

سورۃ شوریٰ مکی ہے اور اس میں ۵۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

حٰمۗ ﴿۱﴾ عۗسۗقۗ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ

اسی طرح وحی کی آپکی طرف اور ان کی طرف بھی جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں اس

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ

اللہ نے جو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔ اسی اللہ کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے اور وہی اللہ

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗئِكَةُ

سب سے بلند ہے اور سب سے بڑا ہے۔ قریب ہو جاتا ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اپنے اوپر سے اور فرشتے بھی

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ

تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور بخشش مانگتے ہیں ان کے لئے جو زمین میں آباد ہیں یاد رکھو بے شک

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ اور وہ لوگ جو بنا لیتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا کارساز اللہ

ع ۱۰ / ۶ / ۱

۱: سورۃ الشوریٰ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ میں فرمایا "و امرھم شوریٰ بینھم" شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الشوریٰ"۔ شوریٰ کا مطلب مشورہ ہے اور لفظی معنیٰ ہے "شہد کو موم وغیرہ آلائشوں سے صاف کرنا"۔ دنیاوی کاموں یا ایسے دینی کاموں کے بارے میں مشورہ کرنا جن کے متعلق کوئی حتمی حکم نہیں ہے یا کوئی حتمی طریقہ اور وقت متعین نہیں ہے بہت ضروری چیز ہے۔ البتہ دینی کاموں کے بارے میں مشورہ کے بجائے استخارہ بھی ہے۔ اس سورۃ کی ابتدا بھی پہلی سورتوں کی طرح وحی کی صداقت کا بیان کر کے کی گئی۔ اسی طرح پچھلی سورۃ کے آخر میں قیامت سے انکار کو کفر کی وجہ قرار دیا اور اس سورۃ کے پہلے رکوع میں بھی اپنی قدرت کو بیان فرما کر قرآن کے نزول کا مقصد قیامت سے ڈرانا اور قیامت میں جزا و سزا کا بیان کرنا قرار دیا ہے۔

۳: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی صداقت کے علاوہ حضور کی نبوت، نبوت کی عظمت، آپکی ختم نبوت اور اپنی قدرت کو بیان فرمایا۔ اس سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکی وحی پہلے سارے نبیوں کی وحی کا مجموعہ ہے۔ وحی آپکی طرف بھیجی سے نبوت بھی ثابت ہوتی ہے "من قبلک" سے ختم نبوت کہ بعد میں کوئی نبی نہیں بنایا جائیگا۔ العزیز الحکیم سے خدا کی قدرت۔ آگے اس قدرت کی دلیلیں بیان فرمائی ہیں۔ ۵: فرمایا اللہ کی عظمت و جلال اتنی زیادہ ہے کہ اس کے ڈر سے یا یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ فرشتوں کے بوجھ سے یا انکے ذکر کی کثرت کی خاص تاثیر سے یہ آسمان پھٹ جائیں لیکن فرشتوں کے استغفار سے اور اللہ کی صفت مغفرت و رحمت سے یہ نظام قائم ہے۔ دوسری وجہ آسمان پھٹنے کی مشرکین کا شرک بھی ہو سکتا ہے جسے اگلی آیت میں اشارہ فرمادیا۔ شرک بہت ہی بڑا اور بھاری بہتان خدا پر

۱ :۔ حضورؐ کو تسلی دی کہ آپؐ سمجھا رہے ہیں اس کے باوجود اگر وہ شرک کر رہے ہیں تو آپؐ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ آگے قیامت کا مسئلہ آرہا ہے ۲ :۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے تفصیل پیچھے گزر چکی ہے ۳ :۔ قیامت یقینی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ آگے فرمادیا
۴ :۔ آگے وضاحت کردی کہ قیامت کا مقصد ہی انسانوں کے اپنی مرضی سے اختیار کردہ عقیدہ و عمل کی بنیاد پر جزا و سزا دینا ہے ورنہ سب کو مطیع بنانا مقصود ہوتا تو اللہ تعالیٰ زبردستی بنا سکتے تھے ۵ :۔ دوسری جگہ فرمایا یہدی الیہ من ینیب جو دل سے چاہتا اُسے ہدایت
مل گئی۔ آگے نافرمانوں کی بے بسی بیان فرمادی ۶ :۔ فرمایا جب یہ واضح ہے کہ کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا تو یہ کس مقصد کیلئے اللہ کے سوا اپنے لئے معبود بنا رہے ہیں جبکہ مدد تو صرف اللہ ہی کرسکتا ہے ۷ :۔ پہلے قیامت کا ذکر کیا اب وضاحت سے
حیات بعد الموت کو بیان فرمادیا اور ساتھ بتادیا کہ یہ میرے لئے کوئی مشکل نہیں میں ہر چیز پر قادر ہوں پہلی سورۃ کے آخر میں یہی عقیدہ بیان کرکے فرمایا میں ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہوں جو میرے قبضہ میں ہے اور یہاں فرمایا کہ مرنے کے بعد بھی میں اسکو زندہ کرنے کی قدرت بھی
رکھتا ہوں آگے فرمایا کہ یہ جو توحید اور حیات بعد الموت کے مسئلہ پر تمہارا آپس کا اختلاف ہے اس کا فیصلہ بھی اللہ سے کراؤ جسکی قدرت کا ابھی ذکر ہوا ہے ۸ :۔ اس سے مراد عمومی حکم بھی ہے کہ جس معاملہ میں بھی باہمی اختلاف رائے ہو جائے فیصلہ اللہ سے کراؤ
یعنی اس کے نازل کردہ احکام کی روشنی میں جو قرآن و حدیث کی شکل میں موجود ہیں
۹ :۔ یہ حضورؐ کا اپنا اعلان ہے کہ میرا ذاتی معمول تو یہی ہے۔ آگے اللہ کی
قدرت کی نشانیاں تفصیل سے بیان کردیں کہ یہ دیکھ کر اسے فیصلہ کن حاکم مان لو
۱۰ :۔ یہ دو نشانیاں تو ہر لمحے انسان دیکھ سکتا ہے آسمان و زمین اور اپنا وجود
۱۱ :۔ مقالید سے مراد وہ چابی جو دروازے کے اندر لگے ہوئے تالے کی ہوتی ہے

حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ⑥ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا
نگران ہے ان پر اور آپ نہیں ہیں ان کے ذمہ دار ۱ اور اسی طرح وحی کی ہم نے
إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ
آپ کی طرف اس قرآن کی جو عربی زبان میں ہے تاکہ آپ ڈرائیں بستیوں کے مرکز کو ۲ اور ان سب کو جو اس کے ارد گرد آباد ہیں اور آپ ڈرائیں انکو اس دن سے
الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ⑦ وَلَوْ
جس میں سب انسانوں کو جمع کیا جائیگا کہ اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے ۳ ایک گروہ تو جنت میں چلا جائیگا اور ایک گروہ آگ میں چلا جائے گا ۴ اور اگر
شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي
چاہتا اللہ تعالیٰ تو بنا دیتا سب انسانوں کو ایک ہی امت لیکن اللہ داخل کرتا ہے جسے بھی چاہتا ہے
رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ⑧ أَمِ اتَّخَذُوا
اپنی رحمت میں ۵ اور ان لوگوں کا جو اللہ کی حدوں کو توڑتے ہیں نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار رہیگا ۶ کیا انہوں نے بنالئے
مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ
اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے کارساز پس اللہ ہی امداد کرنیوالا ہے اور وہی اللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہے مُردوں کو ۷ اور وہ اللہ تعالیٰ
ع ١ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑨ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ
ہر چیز پر پورا قادر ہے ۷ اور جس بات میں تم اختلاف کرو ۸ پس اس کا حکم
إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ⑩
اللہ کی طرف سے ہے یہی وہ اللہ ہے جو میرا رب ہے اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اُسی کی طرف میں رجوع کرنیوالا ہوں ۹
فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَ
پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اُسی اللہ نے بنا دیئے تمہارے لئے تمہاری جانوں سے تمہارے جوڑے اور
مِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ
چارپایوں میں سے بھی جوڑے اللہ پھیلاتا ہے تم کو اس زمین میں اُس جیسی کوئی چیز نہیں ہے اور وہی
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ⑪ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ
سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ۱۰ اُسی کے قبضے میں ہیں چابیاں آسمانوں کی اور زمین کی ۱۱ کھول کردیتا ہے

۱۔ اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ رزق دیکھا ہی تھوڑا اور دوسرا یہ کہ دیکھا تو بہت لیکن برتنے کیلئے تنگ ہو جاتا تھا جیسے بیمار آدمی بہت سی چیزیں ہونے کے باوجود نہیں کھا سکتا اسلئے کہ وہ اس کیلئے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اسکا مطلب یہ بھی ہے کہ
رزق کی کمی بیشی معیار حق و باطل نہیں ہے ۲۔ آگے فرمایا کہ جس اللہ نے بدن کی تربیت کیلئے رزق کا نظام بنایا ہے روح کی تربیت کیلئے دینی نظام بھی بنایا ہے ۳۔ تمام نبیوں کے دین کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں اللہ کی اطاعت
سکے ۔ یہ بدبخت مشرک دوسروں کی بات مانتے ہیں اللہ کی نہیں مانتے اور اسکی وجہ ان کا خدا سے اعراض ہے جس بنا پر یہ ہدایت سے محروم کر دیے گئے ۵۔ آگے اہل کتاب کے انکار کی بنیادی وجہ بھی بتادی کہ باوجود حضور کی پیشگوئیاں
موجود ہونے کے صرف اس ضد کی وجہ سے اکڑے ہوئے ہیں کہ آپ بنو اسماعیل میں سے ہیں ۶۔ اگر قیامت کے روز جزا مقرر کرنے کا اعلان نہ ہو چکا ہوتا تو دنیا میں ہی ان پر اس ضد کی وجہ سے عذاب آجاتا انکا جرم زیادہ بڑا ہے
۷۔ ان اہل کتاب نے اپنی آسمانی کتابوں کے واضح حکموں پر بھی عمل نہیں کیا
آگے حضور کو اہل کتاب کیلئے یہ دو ٹوک اعلان کرنے کا حکم فرمایا

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ

روزی جسے بھی چاہتا ہے اور ناپ کر دیتا ہے جسے بھی چاہتا ہے[۱] بے شک وہ اللہ ہر چیز کو پورا جاننے والا ہے[۲] اسی اللہ نے بنایا

لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا

تمہارے لئے رستہ وہ دین جس کی وصیت کی نوحؑ کو اور وہ دین جس کی وحی کی آپ کی طرف اور وہ دین

وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ

جس کی وصیت کی ابراہیمؑ کو اور موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو وہ بات یہ ہے کہ سیدھے رہو دین پر

لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ

فرقے فرقے نہ ہو اس میں[۳] بہت مشکل ہے مشرکوں پر اس دین کا ماننا جس کی طرف آپ ان کو بلاتے ہیں[۴] اللہ

يَجْتَبِیْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِیْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا

چن لیتا ہے اپنی طرف جس کو بھی چاہتا ہے اور راہ پر لگاتا ہے اسی کو جو خود انابت کرے[۵] اور نہیں

تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا

اختلاف کیا ان لوگوں نے مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آچکا (اختلاف کیا) آپس میں ضد کی وجہ سے[۶] اگر نہ ہو چکی ہوتی

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ

ایک بات پہلے آپ کے رب کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کے لئے تو فیصلہ کر دیا جاتا ان میں[۷] اور بے شک

الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾

وہ لوگ جو وارث ہوئے کتاب کے ان نبیوں کے بعد وہ ایسے شک میں ہیں جو ان کو بے چین کر رہا ہے[۸]

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ

پس آپ ان کو اسی دین کیلئے بلاتے رہیں اور جمے رہیں جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور نہ چلیں ان کی خواہشوں پر

وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ

اور فرما دیں میں ایمان لایا ہر اس کتاب پر جو نازل کر چکا ہے اللہ پہلے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں انصاف کروں

بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا

تم میں اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں

سلہ: یہ سورۃ مکی ہے لیکن علماء نے فرمایا ہے کہ یہ حکم کہ اُن سے تعرض نہ کریں وہ اپنے دین پر چلتے رہیں بعد میں منسوخ ہو گیا اور ہر غیر مسلم کیلئے تین باتیں بتادیں یا تو اسلام قبول کر لیں یا جزیہ دیں یا مقابلے کیلئے تیار ہوں اور جنگ ہو

سلہ: اللہ کے حکم اور اسکی کتاب سلیم الفطرت لوگ مان کر چکے ہیں یہ اسکی صداقت کی واضح دلیل ہے تو اب جھگڑا کرنا ایک فضول کام ہے اور اسکی سزا بہت سخت ہے سلہ: آگے قرآن کی صداقت، معیار انصاف اور قیامت کا مسئلہ بیان فرمایا

سلہ: "میزان" کے بہت سے معنی ہیں عام فہم تو یہ ہے کہ نا انصافی کر نا القرآن کو ہی سمجھے گا۔ ایک معنی یہ ہے کہ قرآن ترازو اور معیار ہے ہر چیز کے صحیح یا غلط ہونے کو اس پر پرکھا جائیگا۔ بعض نے اس سے وہ علوم مراد لئے ہیں جن سے قرآن کو سمجھا جا سکتا ہے

اسلئے کہ قرآن میں موجود وعظ و نصیحت کو تو ہر آدمی سمجھ سکتا ہے لیکن اسکے علوم و معارف اور باریک نکات کو خاص علوم کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا جو بعض علماء نے دو سو تک بتائے ہیں۔ الیسی اہلیت کے بغیر قرآن کا ترجمہ تفسیر لکھنا بہت بڑا جرم ہے

ھے: اسی سے مراد آخرت کی پہلی منزل موت بھی ہے جسے منکرین جلدی مانگ رہے ہیں سلہ: یہ چونکہ قیامت، حیات بعد الموت اور عذاب و ثواب کو مانتے ہی نہیں اسلئے کہتے ہیں کہ جلدی آئے۔ آگے فرمایا مومن اپنے حساب کتاب سے ڈرتے ہیں

سلہ: وہ کافر مانیں نہ مانیں قیامت تو ہر صورت آ ئیگی وہ ٹلے گی نہیں۔

آگے پھر رزق کے مسئلہ کو دہرایا اسلئے کہ رکوع کے شروع میں بھی رزق دینے

نہ دینے، زیادہ یا تھوڑا دینے کا اختیار خود اپنا بتایا تھا اور یہ برائی کی جڑ

بھی یہی مسئلہ ہوتا ہے اسلئے واضح فرمادیا کہ میں اپنی مہربانی سے رزق ہر ایک کو دیتا ہوں

ش۸: علماء نے رزق کی تنگی دور کرنے کیلئے روزانہ بعد نماز عصر اکثر بار یہ آیت

پڑھنے کا مجرب معمول بتایا ہے سات مرتبہ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود بھی پڑھنا چاہیے

آگے رزق کے مسئلے کی وضاحت فرمادی کہ یہ دو طریقے ہیں ان میں سے جس

کا انتخاب کروگے اسی کے مطابق تمہارے ساتھ سلوک ہوگا ہم رہنمائی کر دیتے ہیں

سـ۹ : کھیتی کی مثال سے اشارہ ہے کہ تھوڑی محنت سے پھل بہت زیادہ ملیگا

سـ۱۰ : آخرت کے طالب کیلئے فرمایا "نزد لہ" ہم بڑھادینگے اور دنیا کے طالب کیلئے فرمایا

"نؤتہ منہا" کچھ حصہ۔ فرق واضح ہے کہاں دنیا کا فانی نفع اور کہاں آخرت کا دائمی

اور اس نے آخرت کا تو طلب ہی نہیں کیا۔ آگے فرمایا کہ میں تو تمہیں زندگی گذارنے

کے اصول یعنی دین بتارہا ہوں کیا ان مشرکوں کے معبودوں نے بھی کوئی دین بتایا ہے

حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ⑮

کوئی جھگڑا نہیں ہے ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان اللہ اکٹھا کرے گا ہم سب کو اور اُسی کی طرف سب نے لوٹنا ہے سلہ

وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ

اور وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں اللہ کے بارے میں اس کے بعد کہ اللہ کی بات قبول ہوچکی ہے سلہ ان کا جھگڑا

دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ⑯

ختم ہونیوالا ہے ان کے رب کے ہاں اور ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے سلہ

اللّٰهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اتاری یہ کتاب ساتھ حق کے اور میزان سلہ (بھی اتارا ساتھ حق کے) اور تجھے کیا پتہ ہے

لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ⑰ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

شاید وہ گھڑی قریب آچکی ہو ھے جلدی مانگتے ہیں اسی قیامت کو وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے

بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ

اسی پر سلہ اور وہ لوگ جو ایمان لاچکے ہیں وہ ڈرتے ہیں اس قیامت سے اور وہ جانتے ہیں قیامت ہوکر رہے گی

أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ⑱

یاد رکھو وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں قیامت کے آنے میں وہ دور کی گمراہی میں ہیں سے

ع ۲ ۱۰ ۳
اللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ⑲

اللہ بڑا مہربان ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے اور بڑی طاقت والا ہے سب سے غالب ہے ش۸

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ

جو کوئی چاہتا ہو کھیتی قیامت کی ہم بڑھا دینگے اس کیلئے اسی کی کھیتی میں سـ۹ اور جو کوئی

كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ

چاہتا ہو دنیا کی کھیتی کو ہم دے دیتے ہیں اس کو کچھ حصہ اس میں سے اور نہیں ہوتا اس آدمی کیلئے قیامت

مِنْ نَصِيبٍ ⑳ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ

میں کوئی بھی حصہ سـ۱۰ کیا ان کے لئے کوئی ایسے شریک ہیں جنہوں نے بنایا ہو ان کیلئے ایسا دین

ـــ۱ ـ ظاہر ہے کہ ان میں تو یہ استعداد ہی نہیں لہذا ان کے طور طریقے اپنی خواہشات کے مطابق ہیں جس کا انجام دردناک عذاب ہوگا ـــ۲ ـ آگے فرمایا کہ آج تو یہ اپنے برے انجام سے نہیں ڈر رہے لیکن قیامت کا یہ دردناک عذاب دیکھ کر ڈر کا اظہار کریں گے لیکن اس دن کا ڈر ان کو کوئی فائدہ نہ دے گا ـــ۳ ـ پہلی آیات میں فرمایا گیا ہے کہ ایمان والے قیامت سے ڈرتے ہیں یہاں اس ڈر کا نتیجہ بیان فرما دیا گیا ـ اس سے بڑی مغفرت کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان کی خواہشات کے مطابق انعام دیں گے ـ آگے مزید وضاحت فرمائی

ـــ۵ ـ یہ جنت کا وعدہ اللہ کی طرف سے بشارت ہے اور وہ یہ دینے پر قادر ہے اسلئے یہ ہر صورت پورا ہوگا شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ـ آگے حضورؐ سے اعلان کرایا کہ ان وعدوں اور بشارتوں کے سنانے پر میں تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا

ـــ۶ ـ اس کے مختلف مطالب علماء نے لکھے ہیں زیادہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں تم سے رشتہ داری کا تعلق رکھتا ہوں اسلئے تم اگر مانتے نہیں تو دوسروں کو تو نہ روکو، میرے ماننے والوں کو اور مجھے ایذاء تو نہ دو اتنا تو قرابت کا لحاظ کرو مجھے تبلیغ کرنے دو

ـــ۷ ـ بندہ اپنی حیثیت کے مطابق نیکی کرے میں اپنی حیثیت کے مطابق بدلہ دوں گا

ـــ۸ ـ آگے کافروں کے ایک الزام کا جواب اور حضورؐ کی صداقت کی دلیل دی

ـــ۹ ـ اگر آپؐ نبی نہ ہوتے تو خدا آپؐ کو بولنے اور تبلیغ کرنے کی طاقت ہی نہ دیتا اس میں اسطرف بھی اشارہ ہے کہ آج آپؐ کو جھوٹا کہہ رہے ہیں اور پہلے چالیس سال زندگی میں صادق یعنی سچا کہہ کر پکارتے رہے ہیں اور آپؐ نے یہی چیلنج دیا تھا پہلی دعوت والے دن ـ اگر آپؐ سچے نہ ہوتے تو اس دن میں بولنے ہی نہ دیتا

ـــ۱۰ ـ جب میرا اصول یہی ہے اور دلوں کے بھید بھی جانتا ہوں تو میرا نہ روکنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ سچے ہیں ـ آگے فرمایا کہ نبی کا کام خدا کا پیغام پہنچانا ہے تم جھوٹ سمجھو یا سچ ـ پھر بندے کا معاملہ خدا سے ہوتا ہے اور ہر بندے سے دنیا و آخرت میں اس کے حال و استعداد کے مطابق معاملہ ہوتا ہے البتہ اللہ تعالیٰ زیادہ معاملہ رحمت و مغفرت کا فرماتے ہیں توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور باوجود سب کچھ جاننے کے کئی برائیوں سے اللہ تعالیٰ درگذر فرما دیتے ہیں

مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ

جس کی اجازت نہ دی ہو اللہ نے ـــ۱ اگر نہ ہو چکی ہوتی ایک بات فیصلے کی تو ابھی فیصلہ کر دیا جاتا ان منکروں میں

وَإِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظّٰلِمِينَ

اور بے شک ایسے ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے ـــ۲ تو دیکھے گا ان ظالموں کو

مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ

ڈرتے ہوں گے (قیامت کے دن) اس عذاب سے جو ان پر آئے گا ان کی کرتوتوں کی وجہ سے مگر وہ عذاب ان پر آکر رہیگا ـــ۳ اور وہ لوگ جو

اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِي رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَا

ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنتوں کے باغوں میں ہوں گے ان کو ملے گا وہ سب کچھ جو

يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾

وہ چاہیں گے اپنے رب کے ہاں سے اور یہی بہت بڑی فضیلت ہے ـــ۴

ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ

یہی وہ چیز ہے جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ان بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ـــ۵

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَقْتَرِفْ

آپ فرما دیجئے میں نہیں مانگتا تم سے اس تبلیغ پر کوئی بھی مزدوری مگر محبت رکھنی اپنے قرابت داروں میں ـــ۶ اور جو کوئی کمائے گا

حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ

ایک نیکی بھی ہم بڑھا دیں گے اسی کیلئے بہتری کو اس نیکی میں ـــ۷ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور قدردان ہے ـــ۸ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۖ فَإِنْ يَشَإِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ

اس نبی نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے پس اگر اللہ چاہتا مہر کر دیتا آپ کے دل پر ـــ۹ اور مٹا دے گا

اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾

اللہ باطل کو اور ثابت رکھے گا حق کو اپنے کلموں کے ساتھ بے شک وہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے سینوں کے رازوں کو بھی ـــ۱۰

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّاٰتِ

اور اللہ ہی وہ ذات ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کر دیتا ہے برائیوں کو

سے ۔ یہ معاملہ تو بدعملوں سے ہے اور ایمانداروں سے جو نیک عمل بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ یہ معاملہ فرماتے ہیں سے ۔ ”فضل“ سے مراد نیکیوں کا کئی گنا زیادہ اجر ہے جو دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور اس سے مراد رزق کی کشادگی بھی ہے اور کافروں کیلئے

سے ۔ آگے اللہ تعالیٰ کی حکمت بیان ہو رہی ہے کہ آخرت کے معاملے میں تو تین قسم کے انسانوں کے لئے جانور اور سونا واقعی طور پر بنا دیا ہے اب دنیا کے معاملے میں ہر انسان کی فطرت کے مطابق معاملہ ہوتا ہے خاص طور پر رزق ایسی چیز ہے کہ اگر ہر ایک کو بہت زیادہ دے دیا جائے

بد امنیاں تو آخرت قیامت برپا ہو جائیں اسلئے اللہ تعالیٰ رزق ہر بندے کے حالات‘ مزاج‘ فطرت کے مطابق اندازے سے دیتا ہے اور پھر اس سے اس کی آزمائش ہے ۔ علماء فرماتے ہیں کہ کسی کو زیادہ دے کر اور کسی کو تھوڑا دے کر کسی کو نہ دے کر آزمایا

سے ۔ رزق کی فراوانی و کمی کی بنیاد بارش پر ہے بارش ہوگی فصل پیدا ہوگا غلہ ہوگا کاروبار ہوگا روزگار ہوگا فرمایا یہ بھی میں ہی حالات کے مطابق برساتا ہوں اور عموماً انسانوں کے بالکل مایوس ہو جانے پر اپنی رحمت وسیع کر دیتا ہوں ۔ اس سے حضور ﷺ کو تسلی بھی مراد

ہو سکتی ہے کہ جس طرح خشک سالی کے بعد بارش ہوتی ہے کفر کے بعد ایمان لے آئیں گے سے ۔ آگے اور قدرت بیان فرمائی سے ۔ اس سے آسمانی مخلوق مراد ہے جیسے آج سائنسدان بھی تصدیق کر رہے ہیں کہ مریخ میں آبادی ہے ۔ آخر میں پھر اصل

بنیادی عقیدہ یعنی قیامت کا ذکر فرمایا کہ ساری مخلوق اس دن جمع کی جائیگی

سے ۔ آگے اللہ تعالیٰ اس ... بھی اور اپنی ایک اور مہربانی کا ذکر فرما رہے ہیں

سے ۔ تم اپنے گناہوں کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا کئے جاتے ہو تاکہ احساس پیدا ہو توبہ

کرو اور باز آجاؤ ورنہ اکثر گناہوں کو تو اللہ تعالیٰ ویسے ہی بغیر توبہ کے معاف کر دیتے ہیں

سے ۔ اگر ہر گناہ پر بھی اللہ پکڑنا چاہے تو تم بچ کر کہاں جاؤ گے

۱۵ ۔ آگے اور انعام بیان فرمایا کہ یہ کشتیاں بھی اللہ کی چلائی ہوئی ہوا کے زور

پر چلتی ہیں ۔ اگر ہوا کو روک دے جس پر وہ قادر ہے تو پھر تم کیا کرو گے

دعا سنتا ہے ایمان والوں کی

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۔ اور قبول کرتے ہیں اللہ کی بات کو وہی لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے

وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ

اور اللہ بڑھا دیتا ہے ان کے لئے اپنے فضل کو ۲ اور کافروں کے لئے بڑا سخت عذاب ہے ۳ اگر

بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ

کھول دیتا اللہ رزق اپنے بندوں کے لئے تو بغاوت کر ڈالتے زمین میں لیکن اتارتا ہے اندازے کے ساتھ

مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ

جو چاہتا ہے بے شک وہ اللہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور انکے کاموں کو دیکھنے والا ہے اور اللہ ہی وہ ذات ہے جو اتارتا ہے بارش کو

مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ وَ

ان کے نا امید ہونے کے بعد اور پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت کو اور وہی ساتھی ہے تمام تعریفوں کے ساتھ موصوف ہے ۵ اور

مِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ ۚ وَ

اللہ کی نشانیوں میں سے پیدا کرنا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تمام جانداروں کا جو ان میں آباد ہیں ٦ اور

ع ۳ ۱۰ ٤

هُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ

وہ اللہ ان کو اکٹھا کرنے پر پورا قادر ہے جب چاہے گا ۷ اور وہ جو تم پر مصیبت آتی ہے

فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

پس یہ بدلہ ہوتا ہے ان کاموں کا جو تمہارے ہاتھ کرتے ہیں اور اللہ درگذر فرماتا ہے بہت سے گناہوں سے ۹ اور تم نہیں تھکا سکتے اللہ تعالیٰ کو

فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾

اس زمین میں اور نہیں تمہارے لئے اللہ کے مقابلے میں نہ ہی کوئی دوست اور نہ ہی کوئی مدد کرنے والا ۱۵

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ

اور اللہ کی نشانیوں میں سے وہ کشتیاں ہیں جو چلتی ہیں دریا میں پہاڑوں کی طرح اگر چاہے اللہ تعالیٰ ٹھہرا دے ہوا کو

فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ

پس وہ کشتیاں کھڑی ہو جائیں پانی کی پیٹھ پر بے شک اس میں بھی بڑی نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے

۱۔ اگر گناہوں پر فوراً پکڑنا چاہے تو کشتی کو ڈبو دے لیکن اللہ اکثر درگذر فرماتے ہیں ۲۔ البتہ کبھی کبھی کشتیوں کو ڈبو کر ڈرا بھی دیتے ہیں تاکہ منکرین عبرت پکڑیں کہ وہ خدا کی گرفت میں آئے تو کوئی بچا نہیں سکتا۔ کشتی کی مثال اکثر جگہ دی گئی ہے اسلئے کہ اس کی مماثلت انسانی زندگی سے زیادہ ہے انسان کی بنیاد بھی پانی کا نطفہ ہے زندگی کا رہنا یا نہ رہنا بھی ہوا کی طرح خدا کے قبضے میں ہے جس طرح کشتی کا سفر ہے اور شکر کرتا ہے انسان کا بھی یہی حال ہے جس طرح کشتی کا محفوظ رہنا یا ڈوب جانا خدا کے اختیار میں ہے زندگی کا بھی یہی حال ہے

۳۔ پچھلی آیات میں بھی رزق کے بارے میں وضاحت کی گئی یہاں دوسرے انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ ۴۔ فرمایا کہ جو رزق یا مال و اسباب دیا گیا ہے اس کیلئے نہ تمہارا کوئی استحقاق ہے نہ محنت و عقل کا نتیجہ ہے اللہ نے اپنی رحمت سے دیا ہے اور یہ بھی پھر صرف دنیا کی زندگی گذارنے کیلئے۔ اصل مال تمہارا وہ مال ہوگا جو آخرت کیلئے بھیجو گے یہ تو فانی ہے یا تمہاری زندگی تک تمہارا ہے یعنی وقتی اور عارضی ہے۔ آخرت کا جو ایمان والوں کیلئے ہے کافر اگر صدقہ خیرات کریگا بھی تو دنیا میں تو شاید اس کا بدلہ زیادتی مال یا اور شکل میں مل جائے آخرت میں اسکا کوئی اجر نہیں ہوگا

شَكُورٍ ﴿٣٣﴾ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ

شکر کرنیوالے کیلئے یا ڈبو دے اللہ تعالیٰ ان کشتیوں کو ان (انسانوں) کے عمل کی وجہ سے ۱ اور درگذر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بہت گناہوں سے ۲ اور تاکہ جان لیں

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَا أُوتِيتُمْ

وہ لوگ جو جھگڑا کرتے ہیں ہماری آیتوں میں کہ ان کے لئے کوئی چھٹکارا نہیں ہے ۳ پس وہ سب کچھ جو تمہیں دیا گیا ہے ۴

مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

یہ سامان ہے دنیا کی زندگی کا اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے

لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ

ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پالنے والے پر بھروسہ کرتے ہیں ۵ اور وہ لوگ جو بچتے رہتے ہیں

كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾

بڑے بڑے گناہوں سے ۵ اور ہر بے حیائی سے ۶ اور جب وہ غصے میں آتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ

اور وہ لوگ جنہوں نے قبول کر لیا حکم اپنے رب کا اور قائم کیا نماز کو ۷ اور ان کے معاملے طے ہوتے ہیں مشورے سے

بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ

آپس میں ۸ اور ہر اس چیز سے جو ہم نے ان کو دی ہے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ۹ اور وہ لوگ جب ان پر کوئی زیادتی کرے

الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا

وہ بدلہ لیتے ہوں ۱۰ اور بدی کا بدلہ بدی ہوتا ہے اسی جیسی ۱۱

فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾

مگر جس نے معاف کیا اور صلح کر لی پس اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ظلم کرنیوالوں کو ۱۲

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ

اور جو کوئی بدلہ لے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد پس ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ۱۳

سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ

بے شک گناہ ان لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور

۴۔ آگے ایمان والوں کی نشانیاں اور اوصاف تفصیل سے بیان کر دیئے وضاحت فرما دی کہ آخرت کی نعمتوں کیلئے بنیادی شرط تو ایمان ہے اور ساتھ یہ اعمال بھی

۵۔ پہلی شرط تو اللہ پر توکل اور دوسری کبیرہ گناہوں سے بچنا۔ کبیرہ گناہوں کی تفصیل مختلف بیان کی گئی ہے مگر زیادہ متفق علیہ وہ گناہ ہیں جن پر اسلامی حد جاری ہوتی ہے مثلاً قتل، ارتداد، زنا، چوری، تہمت وغیرہ اسکے ساتھ ماں باپ کی نافرمانی بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ بعض علماء نے عجیب تعریف کی ہے کہ جس گناہ کو بندہ خود بڑا سمجھے

۶۔ باقی گناہوں کی تو تقسیم فرمائی بڑے اور چھوٹے لیکن بے حیائی کی تقسیم نہیں کی اور خاص طور پر الگ سے ذکر فرمایا اسلئے کہ یہ بہت خطرناک چیز ہے اس سے بہت ہی بڑے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں اور بدقسمتی سے اسے گناہ سمجھا بھی نہیں جاتا اور بہت بے احتیاطی کی جاتی ہے یہاں تک منکرات سے اجتناب کی صفات بیان فرمائیں اور انہیں پہلے بیان کیا اسلئے کہ گناہوں سے بچنا نیکیوں کے کرنے سے زیادہ مشکل کام ہے۔ آگے نیکیاں بتائیں

۷۔ غصہ میں درگذر، اللہ کے حکموں پر عمل اور نماز کے بعد دنیاوی معاملات میں رویہ بیان فرمایا کہ مشترکہ معاملات میں من مانی نہیں ہوتی بلکہ باہم مشورہ کر کے اس پر چلتے ہیں

۸۔ یہاں احترام فرمایا کہ اپنے معاملات میں لیکن میرے حکموں میں مشورے کو داخل نہیں کرتے کہ مجلس شوریٰ یا اسمبلی یا عدالت اللہ کے واضح احکام کو تبدیل کر دے۔

۹۔ اس سے مراد صرف مال نہیں بلکہ علم، طاقت، صلاحیت، اختیار سب کچھ ہے

۱۰۔ بزدلی نہیں دکھاتے ظالم کا ہاتھ روکتے ہیں لیکن انتقام میں زیادتی نہیں کرتے

۱۱۔ آگے فرمایا اگر غلط فہمی میں یا مسلمان بھائی سے کوئی زیادتی ہو گئی تو معاف کر دینا اور صلح کر لینا زیادہ بہتر ہے اس پر اللہ اجر دیں گے اور امن بھی قائم ہوگا

۱۲۔ عادی ظالموں سے درگذر بھی مناسب نہیں ورنہ وہ جری ہو جائیں گے اور یہ معمول بنا لیں گے اسلئے فرمایا میں بھی انہیں پسند نہیں کرتا اور تمہیں بھی بدلہ لینے کی اجازت دیتا ہوں

۱۳۔ یہ تو دنیا کا معاملہ تھا آگے ان کیلئے آخرت کا سلوک بھی بیان فرما دیا

ف۱: آخر میں دوبارہ صبر اور درگذر کی ترجیح بیان کردی کہ یہ حوصلہ مندی اور باہمت لوگوں کی صفت ہے ۔ ف۲: یہ صبر و درگذر، عدل و انصاف اور دیگر اخلاقی اوصاف تو مومنوں کے ہیں جو اللہ کی توفیق سے حاصل ہوتے ہیں آگے فرمایا جن بدبختوں کو یہ اوصاف میسر نہ ہوں ان کا کوئی اور مددگار نہیں ہو سکتا ۔ ف۳: آگے ایسے نافرمانوں کا اخروی یا موت کے وقت کا حال بتایا گیا۔ جب عذاب کو دیکھ لیں گے تو یہ خواہش کریں گے۔ اس مضمون سے مومنوں کیلئے بھی اشارہ ہے کہ تمہارے مذکورہ اعمال و اوصاف کا بدلہ بھی موت کے وقت اور قیامت میں ملے گا ۔ ف۵: شرمندگی سے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکیں گے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر مومن یہ تبصرہ کریں گے ۔ ف۶: یہ اپنے ساتھ اہل و عیال کو بھی لے ڈوبے ہیں ۔ ف۷: ظالم سے مراد مشرک اور کافر ہیں ۔ آگے فرمایا ان کے معبودان باطلہ ان کے کام نہ آئیں گے ف۸: آگے سمجھایا کہ اب بھی اپنے پالنے والے کے حکم مان لو اور قیامت کے عذاب سے بچو ۔ ف۹: اس سے مراد موت بھی ہے جو آ کر رہتی ہے (پھر نہیں ٹلتی) ۔ آگے حضور ﷺ کو تسلی دی کہ اتنا سمجھانے کے باوجود بھی اگر وہ نہیں مانتے تو آپ فکر مند نہ ہوں آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں ف۱۰: آپ کے ذمہ بات پہنچانا تھا وہ فرض آپ نے پورا کر دیا ہے۔ آگے انسان کی فطرت بیان فرمادی

يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ

سرکشی کرتے ہیں زمین میں بغیر کسی حق کے ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۱

ع ۱۴ ۵ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

(اور یقینی بات ہے) جس نے صبر کر لیا اور درگذر کر ڈالی پس بے شک یہ کام ہمت کے کاموں میں سے ہے ف۲

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ

اور جس کو گمراہ چھوڑ دے اللہ تو اس کا کوئی ساتھی نہیں ہے اللہ کے بعد ف۳ اور تو دیکھے گا ان نافرمانوں کو

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ۚ وَتَرٰىهُمْ

جب عذاب دیکھ لیں گے یوں کہیں گے کیا ہمارے واپس جانے کے لئے کوئی راستہ ہے ف۴ اور تو دیکھے گا

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ

ان کو یہ پیش کئے جائیں گے دوزخ کی آگ پر دبے جھکے ہونگے ذلت کی وجہ سے دیکھیں گے ایک دوسرے کو پوشیدہ نگاہوں سے ف۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ

اور کہیں گے ایمان والے بے شک گھاٹے میں وہ لوگ ہوئے جنہوں نے گھاٹے میں ڈال دیا اپنی جانوں کو اور اپنے بال بچوں کو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ

قیامت کے دن ف۶ یاد رکھو یہ ظالم ایسے عذاب میں ہوں گے جو ان پر ہمیشہ رہے گا ف۷ اور نہ ہوں گے ان کے کوئی

مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ساتھی جو ان کی مدد کریں اللہ کے سوا اور جس کو گمراہ چھوڑ دے اللہ اس کے لئے نہیں ہے

مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ۭ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ

ہدایت کا راستہ ف۸ حکم مان لو اپنے رب کا اس دن کے آنے سے پہلے جس کو پھرنا نہیں ہوگا

مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا

اللہ کی طرف سے نہ ہوگی تمہارے لئے کوئی قرار کی جگہ اس دن اور نہ ہی تم اس سے انکار کر سکو گے ف۹ پس اگر وہ اب بھی منہ موڑے رہیں

فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا

تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان پر نگہبان آپ کے ذمے تو بات کا پہنچا دینا ہے ف۱۰ اور جب ہم چکھاتے ہیں

ف - قدرتاً یہ انسانی فطرت ہے کہ نہ خوشی میں اللہ کا شکر کرتا ہے نہ تکلیف میں اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے یہاں اشارہ ہے کہ نعمت اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے دیتے ہیں جبکہ تکلیف یا مصیبت یہ خود اپنے برے اعمال کے بدلے خریدتا ہے ۔ آگے اللہ اپنی بہت خاص نعمت کا ذکر فرماتے
ہیں ۔ آگے یہ کہ وحی دہ دی کہ کوئی اور یہ کام کر سکتا ہے ؟ ۔ خود انسان کی اپنی پیدائش پھر آگے اولاد کا مسئلہ دیکھو ۔ اشارہ فرمایا کہ سائنسی آلات کے استعمال سے ڈاکٹر جان تو سکتا ہے کہ اولاد ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی لیکن اولاد دینے پر وہ قادر نہیں
اپنی یہ قدرت اور اختیار حقیقی کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے مقام عالی اور رعب و دبدبے کو بیان فرماتے ہیں کہ کسی انسان میں یہ سکت اور ہمت ہی نہیں ہے کہ اللہ سے ہمکلام ہو سکے سوائے پردے کے پیچھے سے یا خفیہ وحی کے ذریعے یا فرشتہ کے ذریعے
ف - اشارہ ہے مراد دل پر القاء ہے یا جس طرح موسیٰ سے طور پر اور حضور سے معراج میں یا جبریل کے انسانی شکل میں آ کر پیغام پہنچانے کے طریقے سے ۔ یہاں روح سے مراد قرآن مجید ہے ۔ آگے فرمایا آپ کو یہ احساس بھی نہ تھا کہ میں رسول بنایا جاؤں گا
ہے ۔ آپ رہنما ہیں اور راہ پر لگانا اللہ کا کام ہے جو پوری کائنات
کا مالک ہے اور آخر میں تمام صرف اللہ ہی کا رہے گا باقی سب کچھ
ختم ہو جائے گا اور پھر انسانوں کے سب کام اللہ کے سامنے پیش ہوں گے

الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ

کسی انسان کو دنیا کا کوئی فائدہ تو خوش ہو جاتا ہے اس پر اور اگر پڑتی ہے ان پر کوئی تکلیف ان کے کاموں کی وجہ سے

اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

تو انسان بڑا ناشکرا ہے ۔ اللہ ہی کے لئے بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی ۔

يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾

پیدا کرتا ہے جو بھی چاہتا ہے بخشتا ہے جس کو بھی چاہے بیٹیاں اور بخشتا ہے جس کو بھی چاہے بیٹے

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

یا جوڑ کر دیتا ہے ان کو لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی اور چھوڑ دیتا ہے جسے بھی چاہے بلا اولاد بے شک وہ اللہ سب کچھ جانتا

قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗئِ

ہر چیز پر قادر ہے اور نہیں طاقت کسی انسان کی کہ بات کرے اس کے ساتھ اللہ مگر وحی سے یا پردے کے پیچھے سے

حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾

یا بھیج دیتا ہے کسی کو پیغام دے کر پس وحی کرتا ہے اپنے حکم سے جو چاہتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ بہت بلند بڑی حکمت والا ہے

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ

اسی طرح وحی کی ہم نے آپ کی طرف اپنے راز کی اپنے حکم سے آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے

وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ

اور ایمان کیا ہے لیکن ہم نے بنا دیا اس وحی کو ایک روشنی جس پر ہم چلاتے ہیں جس کو بھی چاہتے ہیں اپنے بندوں میں سے

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا

اور بے شک آپ رہنمائی کرتے ہیں سیدھی راہ کی طرف اللہ کی راہ کی طرف وہ اللہ جس کا سب کچھ ہے جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿٥٣﴾ ع ٥/٦

آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے یاد رکھو اللہ ہی کی طرف لوٹ جاتے ہیں سب کام

٤٣ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ ٦٣

سورۃ زخرف مکی ہے اور اس میں ۸۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

سورۃ الزخرف مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ زخرف کا معنی سونا ہے اس سورۃ میں اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہتا تو کافروں کیلئے سونے کے مکان بنا دیتا۔ شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الزخرف۔ اس سورۃ میں بھی پچھلی سورتوں کی طرح ابتدا میں قرآن مجید کی صداقت و عظمت بیان فرمائی۔ سورۃ الشوریٰ کی آخری آیات میں فرمایا "وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا" اسی سے مراد قرآن مجید ہے اور اس سورۃ میں اسی روح یعنی قرآن مجید کی عظمت بیان ہو رہی ہے۔ اسی طرح اسی آیت میں قرآن کو نور ہدایت بھی قرار دیا اور اس سورۃ میں اس روشنی اور نور کی تفصیلات ہیں جس سے مومن بھی رضائے الٰہی حاصل کر کے کامیاب ہونگے اور منکر ناکام۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب فرما کر اشارہ فرمایا کہ یہ دنیا میں سب سے زیادہ لکھی جائیگی۔ اسی طرح قرآن مجید کی قسم اٹھا کر اس کی عظمت کی طرف توجہ دلائی ۳۔ ہماری اپنی بولی میں اس لئے نازل کیا۔ آگے آگاہ فرمایا سب مخالفین کو جو قیامت تک آنیوالے ہیں کہ خدا نخواستہ تم نے دنیا سے مٹانا بھی چاہا تو یہ لوح محفوظ میں بھی محفوظ ہے اگرچہ دوسری جگہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود لینے کا اعلان بھی فرما دیا جس کی وجہ سے چودہ سو سال سے باوجود کوشش کے کوئی بھی نہیں مٹا سکا اور نہ کوئی دنیا سے مٹا سکے گا۔

۵۔ تم اس قدر تک قرآن کے مخالف ہو کر کانوں میں روئی ٹھونس لیتے ہو لیکن تمہارے اس رویہ سے نہ قرآن کا نزول رکے گا نہ ہمیں مٹانا ختم کیا جائیگا۔ آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ آپ کی طرح پہلے نبیوں سے بھی یہ سلوک کیا گیا۔

۵۔ یہ ٹھٹھا اس وجہ سے کہ نبیوں کے پیچھے پیروکار اکثر غریب نادار لوگ ہی ہوتے تھے آگے فرمایا یہ ٹھٹھا کرنیوالے اپنی قوت و طاقت مال و دولت کے باوجود ہلاک کر دئے گئے

۶۔ وہ ان مکہ والوں سے بدرجہا زیادہ طاقت والے تھے ان کیا حیثیت رکھتے ہیں

۷۔ جیسا کہ پہلے فرمایا ہمیں بھیجنے کا سلسلہ جاری رہیگا آگے پھر دلائل ہیں

۸۔ مکہ کے لوگ خدا کے وجود کے منکر نہ تھے بلکہ شرک کرتے تھے اسلئے ان سے یہ سوال کرنے کا انداز اپنایا گیا اور سمجھایا کہ سوچو تمہارے معبود یہ سارے کام کر سکتے ہیں

۹۔ "مہد" منگھوڑے کو کہتے ہیں بچے کی محفوظ آرام کی جگہ۔ آگے فرمایا کہ سطح زمین نہ ساری دلدل ہے نہ پہاڑ نہ پانی بلکہ اس میں راستے بھی ہیں تاکہ باہم رابطہ رکھ سکو یہ زمین تمہارے لئے مسخر کر دی گئی ہے جس طرح چاہو اسے استعمال کرو۔ آگے اور دلیل دی

۱۱۔ مردہ زمین کو زندگی دیتا ہے اسی طرح تمہیں بھی دوبارہ زندہ کرے گا۔ آگے اور نعمتیں یاد کرائیں اور ساتھ عقیدہ و نیک اعمال کی تلقین کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

ع
11
حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

مجھے قسم ہے اس کتاب کی جو کھول کر بیان کرنیوالی ہے ۲ بے شک ہم نے بنایا اسی کتاب کو قرآن عربی زبان کا تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٤﴾ اَفَنَضْرِبُ

بات کو سمجھ لو ۳ اور بے شک یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس بہت بلند ہے اور بہت پختہ ہے کیا ہم پھیر دیں گے

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿٥﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

تم سے اس نصیحت کو اس لئے کہ تم ایسی قوم ہو جو حد سے بڑھنے والے ہو ۵ اور بہت بھیجے ہیں ہم نے

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

نبی پہلے لوگوں میں ۶ اور نہیں آیا کرتا تھا ان کے پاس کوئی بھی نبی مگر اس نبی کے ساتھ

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٧﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ

ٹھٹھا کرتے تھے ۷ پس ہلاک کیا ہم نے ان لوگوں کو جو ان سے سخت پکڑ والے تھے اور گذر چکی ہیں کہانیاں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

پہلے لوگوں کی ۸ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے بنایا آسمان اور زمین یہ کہہ دیں گے

خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ

ان کو بنایا اسی اللہ نے جو غالب ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے ۹ وہ اللہ جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور

جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ

رکھ دئے تمہارے اسی زمین میں راستے تاکہ تم راہ پالو ۱۰ اور وہ اللہ جس نے اتارا

السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١١﴾

آسمان سے پانی ایک اندازے کے مطابق پس ہم نے اگا دیا اس پانی کے ساتھ مردہ بستی کو اسی طرح تم قبروں سے نکالے جاؤ گے ۱۱

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ

اور جس نے پیدا کئے جوڑے تمام چیزوں کے اور بنا دئے تمہارے لئے کشتیوں سے اور چارپایوں سے

۱ ۔ فرمایا نوع بنوع بیسیوں جنس انگ انگ نر اور مادہ اسی طرح متعدد منظر ہیں لیکن ذرا غور کرو۔ خشکی کیلئے گدھے گھوڑے اونٹ اور پانی کیلئے کشتی ۔ ۲ ۔ آگے فرمایا کہ یہ چیزیں اسلئے تمہارے قبضے میں دی ہیں کہ تم میرا شکر کرو اور مجھے یاد کرو

۳ ۔ یعنی اس سفر پر روانہ ہوتے وقت قیامت کے سفر کو بھی یاد کرو ۔ جنازے کی چارپائی والی سواری ذہن میں ہو ۔ یہ اسلئے یاد کرایا کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب تک پاؤں زمین پر ہوں تو غرور کم ہوتا ہے ۔ پاؤں زمین سے اٹھ جائیں تو غرور زیادہ ہو جاتا ہے

اور پھر جتنی زیادہ رفتار والی سواری ہوتی ہے غرور بھی اسی تیزی سے بڑھتا ہے ۔ ۴ ۔ فرمایا نافرمان لوگ بجائے شکر کرنے کے ساتھ شریک ٹھہرا کر شدید ناشکری کرتے ہیں ۔ ۵ ۔ آگے شرک کی ایک قسم بیان فرمائی فرشتوں کی خدا کی بیٹیاں کہنا

۶ ۔ مکہ والوں کو خطاب فرمایا کہ یہ عجیب اتفاق ہے جب کہ تمہارا اپنا یہ حال ہے ؟ کہ بیٹی کی پیدائش پر شرم سے گھر سے نکل جاتے پھر اسے زندہ درگور کر دیتے ۔ آگے فرمایا کہ میرے لئے تم نے صنف نازک کو ہی اولاد قرار دینا تھا جو فطرتاً کمزور ہوتی ہے

مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا

وہ جن پر تم سواری کرتے ہو ۔ تاکہ تم برابر ہو کر بیٹھ جاؤ اس کی پیٹھ پر ۔ پھر یاد کرو احسان اپنے رب کا جب

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا

تم برابر ہو کر اس پر بیٹھ جاؤ اور تم یہ کہو کہ ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے تابع کیا ہمارے لئے اس چیز کو اور ہم اس کو

لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ

قابو میں لینے والے نہ تھے ۔ اور بے شک ہم نے اپنے رب کی طرف یقیناً لوٹ کر جانا ہے ۔ اور بنا دیئے انہوں نے اللہ کیلئے اس کے

١ ع ٥ ٧

عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ

بندوں میں سے شریک وہ لوگ ہے بے شک انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے ۔ اللہ کا ۔ کیا بنا لیا اللہ نے اس مخلوق سے جو اس نے پیدا کی ہے

بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ

اپنے لئے بیٹیوں کو اور تم کو چن لیا بیٹوں کے لئے ۔ اور جب خوشخبری دیجاتی ہے ان میں سے کسی کو اس چیز کی جس کو بیان کرتا ہے

لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ

مہربان رب کیلئے جس کی مثال تو سیاہ ہو جاتا ہے اسکا چہرہ اور دم گھٹنے لگ جاتا ہے ۔ کیا وہ مخلوق جو پلتی ہو

فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ

زیوروں پر اور وہ مقابلے میں کھل کر سامنے نہ آسکتی ہو ۔ اور بنا لیا انہوں نے فرشتوں کو

الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ

جو اللہ کی عبادت کرنیوالے ہیں عورتیں ۔ کیا یہ حاضر تھے جب اللہ نے ان کو بنایا تھا لکھی جائے گی

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم

ان کی گواہی اور ان سے پوچھا جائے گا ۔ اور وہ کہتے ہیں اگر مہربان رب چاہتا تو ہم عبادت نہ کرتے ان کی

مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ

ان کے پاس اس بات پر کوئی بھی دلیل نہیں ہے بلکہ وہ صرف تخمینہ لگاتے ہیں ۔ یا دی ہم نے ان کو

كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا

کوئی کتاب اس قرآن سے پہلے پس وہ اس کتاب کو دلیل بناتے ہیں ۔ بلکہ یہ کہتے ہیں ہم نے پایا

۸ ۔ فرشتوں کو تم نے عورتیں قرار دیا یہ تمہارا عجیب طرز عمل ہے ۔ انہوں نے
لات، منات، عزیٰ کے نام سے بت بنائے ہوئے تھے جو اللہ، منان اور عزیز کا مؤنث ہے
آگے فرمایا کہ جب خدا نے فرشتوں کو پیدا کیا تو کیا تم موجود تھے
فرشتے نظر آنے والی مخلوق ہے کہ انہوں نے دیکھی ہو تو کیا وہ انکی پیدائش کے وقت
موجود تھے اور دیکھا ہے کہ وہ عورتیں ہیں یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں
۹ ۔ قیامت کے دن ان سے افترا کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی ۔
آگے مشرکین کی دلیل بیان فرمائی کہ اگر ہمارا نظریہ غلط ہے تو خدا تو قادر ہے
وہ ہمیں جبراً روک دیتا ۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب بھی دے دیا
۱۰ ۔ فرمایا یہ صرف تُکے لگاتے ہیں ۔ آگے پوچھا کیا ان کے پاس بطور دلیل کوئی کتاب ہے
۱۱ ۔ چونکہ کوئی عقلی و نقلی دلیل تو ہے نہیں اسلئے وہ یہ کہہ دیتے ہیں

۱۔ یہ ہمارا آبائی ورثہ ہے فرمایا حالانکہ ہم نے اپنی پہلی کسی کتاب یا وحی میں شرک کی اجازت نہیں دی بلکہ پہلے دور کے مبعوث ہونے والے اپنے رسولوں کو بھی توحید ہی کی دلیل دے کر بھیجا تھا ۲۔ وہ ساری ہی رسموں پر عمل کرتے تھے اور یہ کافر بھی صرف رسموں پر عمل پیرا ہیں

۳۔ ہر نبی نے اپنی امت کو بتایا کہ میری بات اللہ کی طرف سے ہے جو تمہاری رسموں کے مقابلے میں بہتر ہے اس کے لئے دلائل بھی ہیں معجزات بھی ہیں لیکن سب نے یہ جواب دیا ۴۔ چنانچہ ان کے انکار کے نتیجے میں ان سے انتقام تباہی و بربادی کی شکل میں لیا گیا۔

۵۔ یہاں تک حضور کریمؐ اور کفار مکہ کی باتیں بتائی گئی ہیں آگے سابقہ امتوں میں سے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر فرمایا جو عربوں کے جد امجد ہیں کہ وہ بھی توحید کے داعی تھے اور بالآخر کامیاب ہوئے۔ اس سے حضورؐ کو تسلی دی کہ آپؐ بھی مشکلات کے بعد انجام کار کامیاب ہوں گے

لہ اس سے یہ بھی اشارہ ہے کہ انہوں نے تو اپنے باپ کی غلط راہ چھوڑ دی تھی

۶۔ فرمایا میں تم سب سے الگ ہوں اور اپنے اللہ پر اعتماد کا اعلان کرتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔ آگے اللہ نے فرمایا ہم نے یوں ابراہیمؑ کی مدد کی

۷۔ ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو بھی توحید ہی کا سبق دیا انکی اولاد میں ہزاروں نبی توحید کی دعوت دے کر آئے اور یوں توحید کی تبلیغ اور تعلیم ابراہیمؑ باقی رہی اور حضورؐ کی بعثت تک کچھ لوگ عرب میں شرک سے متنفر ہی رہے اور دوسروں کو بھی سمجھاتے رہے

۸۔ اہلیان مکہ کو کعبۃ اللہ کی تولیت دی جس کی وجہ سے اپنی دنیاوی فوائد بھی ہوئے لیکن وہ ان میں کھو گئے اپنا اصلی دین ابراہیمی چھوڑ دیا اور عرصہ دراز تک ان میں نبی نہیں آیا حتیٰ کہ جب کفر و ضلالت میں غرق ہو گئے تو حضورؐ مبعوث ہوئے

۸۔ لیکن بجائے قدر کرنے کے انہوں نے آپؐ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا بلکہ

۹۔ اس سے مراد معجزات ہیں یا قرآن مجید اسلئے کہ قرآن سننے والا متاثر ہو جاتا

۱۰۔ قرآن کا انکار کرکے یہ اعتراض کرتے کہ یہ مکہ یا طائف کے کسی مالدار یا سردار پر کیوں نہیں نازل ہوا یتیم پر کیوں؟ اسلئے کہ ان کا معیار دنیاوی آسائش و آرام تھا

۱۱۔ آگے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس معیار کا جواب دیا کہ دولت بھی میرے اختیار میں ہے

ابَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ

اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر اور ہم ان کے نقش قدم پر راہ پانے والے ہیں ۱ اور اسی طرح نہیں

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا

بھیجا ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی بستی میں کوئی ڈر سنانے والا مگر کہا وہاں کے عیش پسندوں نے بے شک

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

ہم نے پایا اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر اور ہم ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں ۳

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۗ قَالُوْٓا اِنَّا

کہا نبی نے اگرچہ میں لایا تمہارے پاس بہتر ہدایت اس چیز سے جس پر پایا تم نے اپنے باپ دادوں کو ۳ کہنے لگے بے شک ہم

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

اس تعلیم کا جس کو تم دے کر بھیجے گئے ہو انکار کرنے والے ہیں ۵ پس بدلہ لے لیا ہم نے ان لوگوں سے پس آپ دیکھ لیں کیسا ہوا

ع ۸ النصف

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ

انجام ان لوگوں کا جو پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے ۵ اور جب کہا ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے بے شک میں

بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَ

بیزار ہوں ان سے جن کی تم عبادت کرتے ہو مگر اسی ذات کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے راہ دکھائے گا ۶ اور

جَعَلَهَا كَلِمَةً ۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ

کر دیا اس بات کو باقی رہنے والی بات اپنے پیچھے لوگوں میں تاکہ وہ کفر سے لوٹ آئیں ۷ بلکہ میں نے فائدہ دیا

هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا

ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا میں) ۸ یہاں تک کہ آ پہنچا ان کے پاس سچا دین اور وہ رسول جو بیان کر کھولنے والے ہیں ۹ اور جب

جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا

آ پہنچا ان کے پاس حق کہنے لگے یہ تو جادو ہے ۹ اور ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ۱۰ اور یہ کہتے ہیں کیوں نہیں

نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ

اتارا گیا یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر ان دو بستیوں میں سے ۱۱ کیا وہ

۱۔ یہ نبوت تو اللہ کی خصوصی رحمت ہے جو وہ خود تقسیم کرتے ہیں۔ انسانوں کو اس پر اعتراض کا اختیار کس نے دیا ہے۔ آگے فرمایا جو دنیاوی ساز و سامان ہے وہ بھی میں نے کسی اور کے اختیار میں نہیں دیا کہ وہ تقسیم کریں تو نبوت و رسالت کا تو مسئلہ ہی اور ہے

۲۔ یہ تقسیم دولت ایک حکمت ہے ورنہ سب حاکم بن جاتے تابع متبوع نہ ہوتے تو یہ کارخانۂ قدرت کیسے چلتا۔ آگے فرمایا یہ دنیا کا مال و دولت گھر داری سب فانی چیزیں ہیں اور وقتی ہیں ان کے مقابلے میں اللہ کی خوشنودی اور رحمت دائمی اور مستقل ہے

۳۔ چونکہ انسانی فطرت ہے کہ وقتی آرام کو ترجیح دیتا ہے سب لوگ سونے چاندی کے مکانات وغیرہ دیکھ کر کافر بن جاتے جو مشیت الٰہی کے خلاف ہے اس لئے کافروں کو یہ دنیاوی و عارضی نعمتیں نہیں دی ورنہ خدا کے ہاں اس کی کوئی حیثیت نہیں

۴۔ یہ چیزیں میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتی یہ سب کافروں کو دیدیتا اس لئے کہ؟ ۵۔ یہ فانی ہیں سب یہاں چھوڑ کر چلے جائیں گے اور جو چیز دائمی اور مستقل ہے وہ صرف میرے فرمانبرداروں کیلئے ہے اس میں کافروں کا کچھ حصہ نہیں بلکہ وہاں اپنی عذاب بھگتا

۶۔ آگے فرمایا کہ قیامت کی بڑی میری یاد میں ہے جو کافر کو شیطان کرنے نہیں دیتا

۷۔ ذکر سے غفلت کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ مغالطے میں رہتا ہے خود کو صحیح راہ پر سمجھتا ہے ہدایت کی طرف تو دیکھتا ہی نہیں کرتا۔ پتہ تب چلتا ہے جب مرتا ہے

۸۔ ساری زندگی تو شیطان کا ساتھی رہا اب یہ کہہ رہا ہے لیکن اب کوئی فائدہ نہیں

۹۔ خود کو عذاب کا مستحق بنا کر ظلم کیا ہے اور اب دونوں عذاب میں بھی ساتھی ہونگے

يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَوٰةِ

تقسیم کرتے ہیں اپنے رب کی رحمت کو ۱ ہم نے تقسیم کردی ۔ ان کی معاش دنیا کی زندگی میں

الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم

اور بلند کردئے ہم نے بعض کے بعض پر کئی درجے تاکہ بنالیں یہ آپس میں

بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَآ

ایک دوسرے کو کام بنانیوالا ۲ اور تیرے رب کی رحمت بہتر ہے اس مال سے جو یہ اکٹھا کر رہے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی

أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ

کہ لوگ ہوجائیں گے ایک جماعت ۳ تو ہم بنا دیتے ان لوگوں کو جو منکر ہیں مہربان رب کے

لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ

ان کے گھروں کے چھت چاندی کے اور وہ سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی کی اور ان کے گھروں کیلئے

أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا

دروازے بھی اور تخت بھی چاندی کے جن پر وہ تکیہ لگاتے اور سونے کے ۴ اور یہ ساری کی ساری چیزیں

مَتٰعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْأٰخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾

سامان ہیں صرف دنیا کی زندگی کا ۵ اور قیامت تیرے رب کے ہاں ان لوگوں کیلئے ہے جو اللہ سے ڈرنیوالے ہیں ۶

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿٣٦﴾

اور جو کوئی منہ موڑ لیتا ہے رحمٰن کے ذکر سے ہم لگا دیتے ہیں اس کے ساتھ شیطان جو اس کے ساتھ چمٹا ہوا رہتا ہے

وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٧﴾

اور وہ شیطان ان کو روکتے رہتے ہیں اللہ کی راہ سے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں ۷

حَتّٰىٓ إِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

یہاں تک کہ جب آپہنچتا ہے ہمارے پاس کہتا ہے کاش میرے درمیان اور تیرے درمیان فاصلہ ہوتا مشرق اور مغرب کا

فَبِئْسَ الْقَرِينُ ﴿٣٨﴾ وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ

پس یہ شیطان بہت برا ساتھی ہے ۸ اور نہ نفع دیگا تم کو آج کے دن جب کہ تم نے ظلم کیا اپنے آپ پر ۹ بے شک تم سارے عذاب میں

ع ٣ ٩

۳۹۔۔ آگے حضورؐ کو تسلی دی کہ آپؐ تو چاہتے ہیں کہ کوئی انسان جہنم میں نہ جائے لیکن جس طرح ظاہری اندھے، بہرے کو کوئی بھی صحیح بات نہیں سمجھا سکتا آپؐ بھی ان دل کے اندھوں، بہروں کو راہ پر نہیں لا سکتے کیونکہ وہ کھلی گمراہی میں ہیں آپؐ نے اپنا کام کر دیا ۴۰۔۔ اب انہیں میرے حوالے کر دیں میں ان سے انتقام لے لوں گا ۴۱۔۔ چنانچہ حضورؐ کی زندگی میں ہی بدر میں انتقام لے لیا۔ آگے حضورؐ کو فرمایا آپؐ اپنے موقف پر ڈٹے رہیں آپ کا راستہ ہی سیدھا ہے ۴۲۔۔ اپنا فرض ادا کر کے ان کو متنبہ کر دیں کہ جواب دینا پڑے گا ۴۵۔۔ آگے آپ کی تسلی کرنے کو فرمایا کہ مسجد اقصیٰ میں موجود سارے انبیاء سے تصدیق کر لیں جن کی آپؐ آج امامت کرا رہے ہیں کہ کیا آج تک اللہ کے سوا کسی معبود کی عبادت کی اجازت تھی ۔ علماء نے فرمایا ہے کہ یہ آیت سفر معراج میں بیت المقدس میں نازل ہوئی اور یہ حیات النبیؐ کے عقیدہ کی تصدیق بھی ہے کہ مردوں سے تو نہیں پوچھا جا سکتا۔ آگے پھر موسیٰؑ و فرعون کا واقعہ یاد کرا کے حضورؐ کو تسلی دی کہ باوجود وسائل نہ ہونے کے آپؐ بھی موسیٰؑ کی طرح کامیاب ہوں گے اور یہ مال و دولت اور سردار فرعون کی طرح ناکام ہوں گے۔ موسیٰؑ کے معجزات سے ساتھ انہوں نے مذاق کیا تو اللہ تعالیٰ نے ڈرانے کیلئے قحط سالی، خون کی بارش، مینڈکوں کی کثرت وغیرہ جیسی آزمائشیں بھیجیں لیکن پھر بھی وہ اکڑے رہے ۴۸۔۔ یہ عذاب دیکھ کر موسیٰؑ سے دعا کی درخواست کرتے کہ یہ عذاب ٹل جائے تو ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے لیکن وہ عذاب ٹل جانے پر اپنا وعدہ توڑ دیتے۔

آگے یہی بیان ہو رہا ہے

مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٩﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ

شریک ہونے کے ۔ کیا آپ سنا سکتے ہیں بہرے کو یا راستے پر چلا سکتے ہیں اندھے کو اور اس کو جو

فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾

کھلی گمراہی میں ہو ۔ پس اگر ہم لے جائیں آپ کو پس بے شک ہم نے ان سے بدلہ لینا ہے

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَاسْتَمْسِكْ

یا ہم دکھا دیں آپ کو وہ عذاب جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں ان کے ساتھ پس بے شک ہم ان پر پورا قابو پانے والے ہیں ۔ پس آپ پکڑے رہیں

بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ

اسی چیز پر عمل کرتے ہوئے جس کی وحی کی جاتی ہے آپ کی طرف بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن نصیحت ہے

لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا

آپ کیلئے اور آپ کی قوم کے لئے (اور اے لوگو!) تم سے پوچھا جائے گا ۔ اور آپ پوچھیں ان سے جن کو بھیجا ہم نے

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً

آپ سے پہلے ہمارے اپنے رسولوں میں سے کیا بنائے ہم نے اللہ کے سوا ایسے معبود جن کی

ع ۴ ۱۰ يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

عبادت کی جاتی ہو ۔ اور بے شک بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون کے پاس اور اسکے سرداروں کے پاس

فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ

پس کہا موسیٰؑ نے بے شک میں بھیجا ہوا ہوں اس اللہ کی طرف سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۔ پس جب لے آیا انکے پاس موسیٰؑ ہماری نشانیاں تو یہ لوگ

مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا

ہماری نشانیوں کے ساتھ ٹھٹھا کرنے لگے ۔ اور نہیں دکھاتے تھے ہم ان کو کوئی بھی نشانی مگر یہ پچھلی نشانی بڑی ہوا کرتی تھی اپنی پہلی نشانی سے

وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ

اور ہم نے پکڑ لیا ان کو عذاب میں تاکہ وہ اپنے کفر سے باز آ جائیں ۔ اور کہتے تھے اے جادوگر!

السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾

مانگ ہمارے لئے اپنے رب سے جیسا اس نے وعدہ کیا ہے تیرے ساتھ بے شک ہم ہدایت پا لیں گے

ف۱: آگے فرعون کے طرز استدلال کا ذکر کیا جو سرداران مکہ کے انداز کے بالکل مطابق تھا۔ ف۲: موسیٰ تو جنت کی نہروں کے دعوے کرتا ہے یہ تو یہاں میرے پاس موجود ہیں۔ ف۳: یہ تو بے آسرا تھا میرے گھر میں پلا ہے۔ تم بتاؤ کہ موسیٰ بہتر ہے یا میں۔ آگے اور دلیل دی

ف۴: اگر یہ خدا کا رسول ہے جیسے بادشاہ اس کا دعوے ہے کہ وہ سب جہانوں کا پالنے والا ہے تو اس نے اسے سونے کے کنگن جیسے میں پہنتا ہوں اور فوجیں جیسے میرے پاس ہیں وہ کیوں نہیں دیئے۔ آگے پوری فرعونی قوم کا رویہ ذکر فرمایا کہ انہوں نے کیا کیا

ف۵: قوم بھی بیوقوف بن گئی اور دنیاوی مال و دولت اور جاہ و جلال کو ہی معیار مان لیا۔ آگے فرمایا میں نے بہت مہلت دی لیکن بار بار کی اس بغاوت نے مجھے غصہ دلا دیا تو ہم نے پوری نسل ہی ختم کر دی اور پچھلوں کیلئے عبرت کا سامان بنا دیا

ف۶: آگے فرمایا کہ ان پچھلوں کیلئے ایک عبرتناک کہانی یہ بھی ہے اور ایک مثال سابقہ بستیوں میں سے حضرت عیسیٰ کی بھی ہے جسے یہ کفار مکہ بجائے ہدایت پانے کے اپنے شرک کے حق میں بطور دلیل استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ حقیقت انکے دعوے کے برعکس ہے

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ

پس جب کھول دیا ہم نے ان سے اسی عذاب کو وہ اسی وقت وعدہ توڑنے لگے [۱] اور پکارا فرعون نے

فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ

اپنی قوم میں یہ کہہ کر اے میری قوم! کیا نہیں ہے میرے لئے بادشاہی مصر کی اور یہ نہریں جو

تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ

بہتی ہیں میرے محلوں کے نیچے [۲] کیا تم نہیں دیکھ رہے کیا میں بہتر نہیں ہوں اس موسیٰ سے جو ایک

مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ

ذلیل آدمی ہے [۳] اور بات بھی نہیں کر سکتا پس کیوں نہیں ڈالے گئے اس پر کنگن سونے کے

أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ

یا آتے اس کے ساتھ فرشتے صفیں باندھ کر [۴] پس اس نے بیوقوف بنا دیا اپنی قوم کو پس انہوں نے بات مان لی

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

بے شک وہ نافرمان قوم تھی [۵] پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلا دیا تو ہم نے بدلہ لیا ان سے اور غرق کر دیا ان

أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ

سب کو پانی میں پس ہم نے بنا دیا ان کو گئے گذرے لوگ اور کہانیاں پچھلوں کیلئے [۶] اور جب بیان کیا جاتا ہے

ع ۱۱

ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ

مریم کے بیٹے کا حال آپ کی قوم اس کو سن کر چیخنے لگتی ہے [۷] اور یہ کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں

أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ

یا عیسیٰ بہتر ہے [۸] یہ باتیں بنا بنا کر تے آپکے سامنے مگر جھگڑنے کیلئے بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو جھگڑنے والے ہیں [۹] عیسیٰ تو

إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ

ہمارا ایک بندہ ہی ہے جس پر ہم نے مہربانی کی ہے اور بنایا ہے اُسے نمونہ بنی اسرائیل کے لئے [۱۰] اور اگر

نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ

ہم چاہتے بنا دیتے تم میں سے فرشتے زمین میں نائب ہونے والے [۱۱] اور بے شک وہ عیسیٰ نشانی ہے

ف۷: جب قرآن مجید میں عیسیٰ ابن مریم کا ذکر آیا تو چونکہ عیسائی انہیں خدا کا بیٹا اور شریک مانتے تھے تو کفار مکہ نے اس پر شور مچا دیا کہ تم ہمارے خداؤں کو برا کہتے ہو اور عیسائیوں کے خدا کی تعریف کرتے ہو۔ اگر وہ اچھے ہیں تو ہمارے کیوں برے ہیں

ف۸: آگے اس کا جواب ہے کہ یہ طبعاً جھگڑالو ہیں اور اس کیلئے صرف بہانہ ڈھونڈتے ہیں

ف۹: یہ اجمالی جواب تھا آگے تفصیلی دلائل ہیں کہ ان کے معبود تو پتھر کے بت اور شیاطین ہیں جو خود ان سے اپنی عبادت کراتے ہیں اور انکے مقابلے میں عیسیٰ جو میرے بندے اور میری قدرت کی انوکھی نشانی ہیں کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

ف۱۰: عیسیٰ میں ملکوتی صفات تھیں اور فرشتے تو میں اب بھی پیدا کر سکتا ہوں

ف۱۱: آگے فرمایا کہ پہلے وہ بنی اسرائیل کیلئے میری نشانی تھے اور دوبارہ ان کا نزول قیامت کی نشانی ہوگا۔ تم خواہ مخواہ شک میں نہ پڑو بلکہ میری بات مانو

۱: اس سے مراد قیامت ہے کہ اس کے بارے میں شک نہ کرنے کا حکم ہو سکتا ہے۔ آگے فرمایا صحیح عقیدہ اور ہدایت کا راستہ یہی ہے ۲: آگے ہوشیار کیا کہ بہت احتیاط کرنا ایک ازلی دشمن ہر وقت پیچھے لگا ہوا ہے وہ کہیں زندگی انداز میں بھی اس سیدھے راستہ سے ہٹا دے
۳: آگے اسی سیدھے راستہ اور صحیح عقیدہ کی تفصیل عیسیٰؑ کے معاملے میں بھی بتا دی ۴: عیسیٰؑ نے بھی اسی عقیدہ کو صراط مستقیم بتایا کہ عبادت صرف اللہ کی کرو اور بطور رسول میری اطاعت کرو نہ مجھے خدا یا خدا کا بیٹا کہو اور نعوذ باللہ ناجائز اولاد جیسے یہودی کہتے
۵: عیسائیوں کے کئی طبقے ہو گئے کسی نے خدا کا بیٹا، کسی نے خدا کا، کسی نے تینوں میں ایک خدا اور چند ایک صحیح عقیدہ پر رہے۔ آگے مشرکین مکہ کو بتا دیا کہ شرک کے عقیدہ والے ظالموں کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے جو قیامت میں ہو گا لیکن عیسیٰ علیہ السلام
خود توحید کے مبلغ اور داعی تھے اسلئے وہ قابل احترام اور قابل عزت ہیں ۶: آگے قیامت کا انداز بتا دیا ہے: بالکل اچانک آجائیگی اور اس دن پھر اعمال کام آئیں گے کوئی دوستی فائدہ نہ دیگی سوائے نیک لوگوں کے جبکہ برے دوست تو دشمنی کرینگے
اسلئے فرمایا ایمان لانے کیلئے قیامت یا عذاب کا انتظار کرو اس وقت ایمان لانے کی مہلت نہیں ملے گی نہ وہ ایمان کام آئے گا ۸: آگے قیامت کے دن مومنوں اور منکرین کے انجام کو تفصیل سے بیان فرما دیا گیا۔ پہلے ایمان والوں اور پرہیزگاروں کا ذکر بیان فرمایا

۹: خوف ہوتا ہے کسی پریشانی کے آنے سے پہلے اور غم ہوتا ہے کسی نعمت کے چلے جانے
کے بعد۔ ایمان سے مراد عقیدہ ہے اور اسلام سے مراد اسکے مطابق پورا عمل۔
۱۰: فرمایا تمہاری دونوں باتیں ٹھیک تھیں عقیدہ بھی عمل بھی اسلئے سیدھے جنت میں جاؤ
۱۱: ازواج سے مراد نیک بیویاں بھی ہیں اور جوڑے بھی یعنی اعمال کے حساب سے
مثلاً نمازی نمازیوں کے ساتھ۔ اس کے علاوہ وہاں کے جوڑے یعنی حوریں بھی

لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾
قیامت کے لئے پس تم شک نہ کرو اس کے آنے میں اور میری بات مانو ۱ یہی سیدھا راستہ ہے ۲
وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا
اور نہ روکے تمہیں (اس بات کے ماننے سے) شیطان بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ۳ اور جب
جَآءَ عِيسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ
آپہنچے عیسیٰؑ کھلے کھلے معجزے لے کر کہا آپ نے میں لایا تمہارے پاس دین کی باتیں اور تاکہ میں بیان کر دوں
لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾
تمہارے لئے وہ باتیں جن میں تم نے اختلاف کر رکھا ہے پس ڈرو اللہ سے اور میرا بات مانو
إِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾
بے شک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے ۴
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ
پس اختلاف کیا ان گروہوں نے آپس میں ۵ پس تباہی ہے ان ظالموں کے لئے
عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ
اسی دردناک دن کے عذاب سے ۶ یہ انتظار نہیں کر رہے مگر قیامت کا کہ آپہنچے گی ان کے پاس
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
انکی بے خبری میں اور وہ سمجھ بھی نہ سکیں گے ۷ دوست اس دن آپس میں ایک دوسرے کے
ع ۶ ۱۱ ۱۲
عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ أَنْتُمْ
دشمن ہونگے سوائے پرہیزگاروں کے ۸ (کہا جائیگا پرہیزگاروں سے) اے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم
تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيٰتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا
غمناک ہو گے ۹ وہ لوگ جو یقین لائے ہماری باتوں پر اور ان پر عمل کرنے والے تھے ۱۰ داخل ہو جاؤ
الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ
جنت میں تم اور تمہاری بیویاں تمہاری عزت کی جائے گی ۱۱ پھیرا جائے گا تم پر سونے کی پلیٹوں کو

ف۱: دل کی چاہت اور آنکھوں کی ٹھنڈک ملے گی اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔ آگے جو حوصلہ افزائی کا اعلان ہوگا ف۲: حالانکہ وہاں سب کچھ اللہ کے فضل سے ملے گا لیکن اعمال کا ذکر کرکے عزت افزائی فرمائیں گے کہ اپنی محنت سے پالیا
ف۳: آگے منکرین و مجرمین جو برے اعمال والے ہیں ان کا انجام ذکر فرمایا ہے ف۴: آگے وضاحت فرمادی کہ یہ عذاب کیوں دیا گیا ہے ف۵: انہوں نے کفر و شرک نافرمانی اور بداعمالی کرکے خود اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ آگے دوزخیوں کے داروغہ جن کا نام مالک ہے
ف۶: اپنے رب سے درخواست کریں ہمیں موت دیدے۔ وہ جواب دیگا اب تو تم نے ہمیشہ یہیں رہنا ہے اس سے آگے جواب اور کوئی نہیں اور یہ بات دنیا میں بار بار تمہیں بتائی گئی مگر تم نہ سمجھے ف۷: آگے حضور ﷺ سے خطاب ہے کہ آپ کی وضاحت سے بیان کردہ حقیقت کے باوجود کیا
انہوں نے نہ ماننے کا پختہ منصوبہ کرلیا ہے اگر یہ بات ہے تو ہم بھی انکے عذاب کا منصوبہ کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ مطلب بھی ہے کہ انہوں نے منصوبہ بنایا ہے خفیہ ادیبی میں کہ آپ حضور ﷺ کے پاس کسی مقامی یا اجنبی کو جانے ہی نہ دو اس کا دین مکمل طور سے ختم ہو جائے

ف۸: "سر" کا مطلب ہے دل کے اندر چھپی بات اور "نجویٰ" کا معنی خفیہ مشورہ
ف۹: میں سن تو خود رہا ہوں اور ہمارے فرشتے لکھ رہے ہیں۔ آگے عقیدے کا اعلان کرایا

مِنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ

اور آبخوروں کو اور ہے گا تم کو اسی جنت میں جو ان کے دل چاہیں گے اور جن کو پسند کریں گی

الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوهَا

تمہاری آنکھیں اور تم اسی جنت میں ہمیشہ رہوگے ف۱ اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث قرار دیئے گئے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا

بدلہ ان کاموں کا ہے جو تم کیا کرتے تھے ف۲ تمہارے لئے اسی جنت میں پھل ہیں بہت زیادہ انہی میں سے

تَاْكُلُونَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُونَ ﴿۷۴﴾

تم کھاؤ گے ف۳ بے شک مجرم لوگ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ

ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا وہ عذاب اور وہ دوزخ میں ناامید ہوکر مایوس ہوکر بیٹھے رہیں گے ف۴ اور نہیں ظلم کیا ہم نے ان پر لیکن

لٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظّٰلِمِينَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا

وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے ف۵ اور پکاریں گے دوزخی اے مالک! فیصلہ کردے ہم پر

رَبُّكَ ۖ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُونَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ

تیرا رب ف۶ مالک کہے گا تم نے یوں ہی رہنا ہے بے شک ہم لائے تھے تمہارے پاس سچی بات لیکن

اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُونَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿۷۹﴾

تم میں سے بہت لوگ سچی بات کو پسند نہ کرتے تھے ف۷ کیا انہوں نے منصوبہ کرلیا ہے ایک بات کا پس ہم بھی منصوبہ کرنے والے ہیں

اَمْ يَحْسَبُونَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ

کیا یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم نہیں سنتے ان کی پوشیدہ باتوں کو اور ان کے خفیہ اجلاس کو ف۸ ہاں کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس

يَكْتُبُونَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ﴿۸۱﴾

لکھتے رہتے ہیں ف۹ آپ فرمادیجئے اگر رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں بھی سب سے پہلے عبادت کرتا

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۸۲﴾

اللہ پاک ہے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے عرش کا وہ پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں

۱. فرمایا اللہ تو ان چیزوں سے پاک ہے نہ اس کے بیٹے ہیں نہ بیٹیاں نہ جیسے آپ نے وضاحت سے اپنی سمجھا دیا اب اپنی بک بک کرتے رہیں وہ موت تک دل لگی میں، مصروف رہیں ۔ ۲. آگے پھر اپنی بادشاہت و قدرت اور صفات کو بیان فرمادیا
۳. یہ زمین یہ آسمان یہ خلا یہ فضا سب اُسی کی بادشاہی میں ہیں جب تک چاہے گا اپنی قائم رکھے گا اور جب چاہے گا ایک لمحے میں ختم کردیگا اور وہ لمحہ قیامت کا ہوگا لیکن وہ کب ہوگا؟ وہ بھی خود اسی کے علم میں ہے کوئی اور حتی کہ نبی بھی نہیں جانتا
۴. کائنات تو ختم ہوجائے گی جو کہ انسان کی خدمت کیلئے تھی اور انسان سارے خدا کے سامنے پیش کردیئے جائینگے اور وہاں کیفیت کیا ہوگی؟ ۵. آگے یہ مشرک سمجھتے ہیں کہ ان کے معبودان باطلہ خدا کے قریبی ہیں وہ ان کی سفارش کریں گے اور کام بنیں گے فرمایا ان
کو شفاعت کا کوئی حق نہیں ہوگا البتہ نبیوں اور نیک بندوں وغیرہ کو ہوگا اور وہ ان مشرکوں کی بالکل نہیں کرینگے اس میں یہ بھی مراد ہے کہ کافر و مشرک کی سفارش نہیں ہو سکے گی البتہ بد عمل مسلمانوں کی سفارش کی اجازت ہوگی وہ بھی جس کیلئے اللہ چاہے
۶. آگے فرمایا کہ یہ بیوقوف آدھی بات مانتے ہیں اور آدھی نہیں مانتے یعنی خدا کے وجود کا اقرار کرتے ہیں اسکی قدرت کو بھی مانتے ہیں لیکن ساتھ شریک ٹھہرا دیتے ہیں شرک نہیں چھوڑتے ہیں ۔ ۷. آگے حضور ﷺ کی حوصلہ افزائی فرما کر آئندہ کا حتمی بدلہ عمل بتادیا

۸. میں آپکے موقف سے متفق ہوں کہ یہ ازلی بدبخت ہیں اسلئے اب آپ ایسا کریں
۹. اس سلام سے مراد ہے بابا معاف کرو سلامتی مراد نہیں علیحدگی مراد ہے
۱۰. اپنے برے انجام کو جلدی دنیا میں بھی دیکھ لیں گے اور مرتے ہی آگے بھی۔
۱۱. سورۃ الدخان مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اسکے پہلے رکوع میں ہی فرمایا "بدخان مبین" شاید اسی مناسبت سے حضور ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الدخان"۔ دخان کا معنی دھواں ہے جس سے مراد اصلی دھواں بھی ہے اور مجازی دھواں یعنی بھوک کی شدت یا قحط جیسے آگے مکہ والوں کے بارے میں آرہا ہے۔ یعنی سورۃ کے آخر میں فرمایا یہ کافر جلد جان لیں گے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ عذاب آسکتا ہے یا نہیں؟ اس سورۃ میں دنیا کے عذاب کا ثبوت دیدیا کہ حضور ﷺ سچے ہیں۔ اسی طرح سبھی سورتوں کی طرح اس سورۃ کی ابتداء بھی قرآن کی صداقت سے ہی ہے۔
۱۲. اس رات سے رمضان کی لیلۃ القدر بھی ہے اور شعبان کی پندرھویں رات بھی۔ الگ الگ بھی مراد ہوسکتی ہیں اور دونوں بھی۔

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾

پس آپ انکو چھوڑ دیں ۱ اور وہ دل لگی کرتے رہیں یہاں تک کہ ملیں گے اپنے اس دن سے جس دن کا ان کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے ۲

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيمُ

اور اللہ ہی وہ ذات ہے جو آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں بھی وہی معبود ہے اور وہ بڑی حکمت والا ہے

الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِي لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ

سب کچھ جاننے والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جس کی بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور ساری کائنات میں ۳

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ

جو ان کے درمیان ہے ۴ اور اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے ۵ اور مالک نہیں ہیں وہ جن کو

يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ

یہ پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑکر کسی کی سفارش کے ۵ مگر وہ جنہوں نے گواہی دی ہو ساتھ حق کے اور یہ بھی

يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى

جانتے ہیں ۶ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے بنایا ان کو تو کہہ دیں گے اللہ نے بنایا ہے پس کہاں

يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ وقف لازم

یہ بھٹکتے پھرتے ہیں ۷ اور مجھے قسم ہے نبی کی اس بات کی اے میرے رب! یہ ایسی قوم ہے جو ایمان لانے والی نہیں ہے ۸

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾ ع ۷ / ۲۲ / ۱۳

پس آپ کنارہ کر لیجئے ان سے اور کہہ دیجئے سلام ہو ۹ پس جلدی جان لیں گے ۱۰

۴۴ سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ ۶۴

سورۃ دخان مکی ہے اور اس میں ۵۹ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱۱

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ مع ۲

مجھے قسم ہے اس کتاب کی جو بیان کرنے والی ہے بے شک ہم نے اتارا اسی کتاب کو برکت والی رات میں ۱۲

سا: احادیث کے مطابق اس رات میں آئندہ سال کے سارے فیصلے ہوتے ہیں اور فرشتوں کے ذمے کر دیئے جاتے ہیں سا۲: اس سے مراد قرآن مجید ہے سا۳: جو قرآن سنتا ہے جو عمل کرتا ہے سب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ آگے اپنی قدرت بیان فرمائی اور اسکے بعد توحید اور حیات بعد الموت
سا۵: فرمایا اس لئے رب کی بات ... تمہارے بدن اور روح کی تربیت کرتا ہے۔ آگے فرمایا یہ موقوف توجہ ہی نہیں کرتے نہ سمجھتے ہیں اور ابھی تک شک میں ہی پڑے ہیں سا۸: آگے فرمایا اگر یہ عذاب کو دیکھ کر ہی ماننا چاہتے ہیں تو ایک وقتی عذاب بھیج کر اپنی موقع دیدیتے ہیں
سا۶: اس سے مکہ والوں پر زبردست قحط بھی مراد ہے اور قیامت سے پہلے کا دھواں بھی ہے۔ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے کہ دعا کریں کہ عذاب ہٹ جائے ہم ایمان لے آئیں گے۔ آگے فرمایا یہ پہلے بھی نبی کے معجزات دیکھ چکے ہیں لیکن اپنی ضد اور تکبر کی وجہ سے ایمان نہیں لائے
سا۸: یہ کبھی ماننے کے دیوانہ اور جنون والا کہا لیکن پھر ایکبار پھر ان کو آزماتے ہیں اور عذاب کو ہٹا دیتے ہیں اگرچہ انہوں نے باز نہیں آنا ہے سا۹: فرمایا اس بدعہدی اور ناشکری کا بدلہ بھی جلد ہی تم سے لے لیں گے چنانچہ بدر میں لے لیا۔ اس سے مراد قیامت بھی ہو سکتی ہے

سا۱۵: آگے تاریخی مثال دے کر سمجھا دیا کہ اس عذاب کے وعدے کو ویسے ہی نہ سمجھنا میں تم سے زیادہ قوت و حکومت والوں کو تباہ و برباد کر چکا ہوں

إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ③ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ④

بے شک ہم بندوں کو ڈرانے والے ہیں اسی رات میں تقسیم کیا جاتا ہے ہر پختہ کام کو

أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ⑤ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ

حکم کے طور پر ہماری طرف سے بے شک ہم ہی پیغام بھیجنے والے ہیں یہ رحمت ہے تیرے رب کی طرف سے بے شک وہی (اللہ تعالیٰ)

وقف لازم

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ⑥ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن

سننے والا ہے جاننے والا ہے وہ اللہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ساری کائنات کا جو ان کے درمیان ہے اگر

كُنتُم مُّوقِنِينَ ⑦ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ

تم یقین والے ہو کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہی زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے وہ تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی رب ہے

الْأَوَّلِينَ ⑧ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ⑨ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ

بلکہ یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں پس آپ انتظار کریں اس دن کا جس دن لائیگا آسمان

بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ⑩ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑪ رَبَّنَا اكْشِفْ

کھلے ہوئے دھوئیں کو جو چھا جائے گا لوگوں پر (یہ کہیں گے) یہ بڑا دردناک عذاب ہے (کہیں گے اے ہمارے رب! کھول دے

عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ⑫ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ

ہم سے عذاب کو بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں ان کو کہاں سے نصیحت ہوگی حالانکہ آچکا ان کے پاس

وقف لازم

رَسُولٌ مُّبِينٌ ⑬ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ⑭ إِنَّا

ایسا رسول جو بات بیان کرنیوالا ہے پس منہ پھیر لیا انہوں نے اس رسول سے اور کہنے لگے ایسا دیوانہ ہے جسے پڑھایا گیا ہے بے شک ہم

وقف لازم

كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ⑮ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

دور کرنے والے ہیں عذاب کو تھوڑے دنوں کیلئے مگر تم نے وہی پہلا کام کرنا ہے جس دن ہم پکڑیں گے بڑی طرح پکڑنا

الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ⑯ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ

بے شک ہم نے ضرور بدلہ لینا ہے اور بے شک ہم آزما چکے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو اور

جَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ⑰ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

ان کے پاس آیا ایک رسول بڑی عزت والا (یہ کہا رسول نے) کہ سپرد کر دو اللہ کے بندوں کو بے شک میں تمہارے لئے امانت دار ہوں

۱۔ موسیٰؑ نے فرعونیوں سے کہا کہ تم نے میری قوم کو غلام بنایا ہوا ہے اسے آزاد کرو، میں اللہ کی طرف سے امانتدار اور امن دینے والا رسول ہوں، مجھ سے مقابلہ نہ کرو اپنے کو میں دلیل کے طور پر معجزات بھی لایا ہوں جن کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے تو آرام سے بات مان لو

۲۔ فرعونیوں نے جواباً سنگسار کرنے کا ارادہ کیا تو فرمایا میں اللہ کی پناہ میں ہوں یہ منصوبہ نہ بناؤ ورنہ رگڑے جاؤ گے۔ جب وہ باز نہ آئے تو موسیٰؑ نے بددعا کر دی جو آگے ذکر ہے ۳۔ اللہ تعالیٰ دعا قبول کر کے حکم دیا کہ قوم کو ساتھ لے کر نکل جاؤ لیکن گھبرانا نہیں

۴۔ چنانچہ موسیٰؑ نے حکم کی تعمیل کی جس کے نتیجہ میں سارے فرعونی غرق ہو گئے نسل بھی باقی نہ رہی اور سب مال و جائیداد اور ملک کے مالک بنی اسرائیل بن گئے ۵۔ ان کے تباہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی نافرمانی اور انجام کا ذکر فرمایا

۶۔ فرعون ان کی بیٹیوں سے گھروں میں کام کراتا، بیٹے ذبح کرا دیتا، پوری قوم کو ذلت آمیز غلامی میں رکھا ہوا تھا خدا نے نجات بھی دلوادی اور ملک بھی دے دیا، عزت بھی دے دی، حسب خواہش دنیاوی نعمتیں بھی دیں۔ مگر ان بدبختوں نے بھی نافرمانی کی حیات بعد الموت کا انکار کر

۷۔ اُس وقت کی سب قوموں سے زیادہ معزز بنایا اور نعمتیں دے کر آزمایا ۸۔ اور انہوں نے کیا کیا؟ حجت بازی شروع کر دی اور وہ بھی بنیادی عقیدہ قیامت کے ساتھ

اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ

اور سرکشی نہ کرو اللہ کے مقابلے میں بے شک میں لا دینے والا ہوں تمہارے پاس کھلی دلیل کو ۱ اور بے شک میں

عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾

پناہ لیتا ہوں اپنے رب کی اور تمہارے رب کی اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو اگر تم میری بات پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے دور رہو

الثلثة

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا

پس پکارا نبی نے اپنے رب کو (یوں کہتے ہوئے) کہ بے شک یہ ایسی قوم ہے جو بڑی مجرم ہے ۳ (کہا رب العالمین نے) پس تو نکل جا رات کے کچھ حصے میں

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۗ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾

بندوں کو لیکر بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا اور چھوڑ دینا دریا کو اسی طرح کھلا ہوا بے شک یہ فرعونی لشکر ایسا ہے جو غرق ہونے والا ہے ۴

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾

بہت چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور بہترین جگہ

وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ ۟ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾

اور ایسی نعمت کی جگہیں ۵ جن میں وہ دل لگاتے تھے اسی طریقے پر اور ہم نے مالک کر دیا ان جگہوں کا دوسری قوم کو

١ ع ٢٩ ١٤

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ

پس نہ رویا ان پر آسمان اور نہ ہی زمین اور نہ ان کو اللہ کی طرف سے مہلت دی گئی ۵ اور بے شک

نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ

ہم نے بچا لیا بنی اسرائیل کو ذلیل کرنے والے عذاب سے ۶ (بچا لیا ہم نے ان کی) فرعون سے بے شک وہ

كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى

حد سے بڑھنے والوں میں سے بہت زیادہ بڑھا ہوا تھا اور بے شک ہم نے پسند کر لیا بنی اسرائیل کو اپنی سمجھ پر اس زمانے کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

تمام لوگوں پر ۷ اور ہم نے دیں ان کو نشانیاں جن میں کھلی ہوئی آزمائش تھی ۸ بے شک یہ لوگ

لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾

یہ کہتے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہے سوائے ہماری پہلی موت کے اور ہم کو مرنے کے بعد ہرگز نہ اٹھایا جائے گا

سا: آگے اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ کیا حیثیت رکھتے ہیں ان سے زیادہ متمدن اور ترقی یافتہ قوم تبع کو ہم ہلاک کر چکے ہیں اور ان سے پہلے بھی عاد و ثمود جیسی قومیں بھی۔ جو سب نافرمانی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ یہ باز نہ آئے تو ان کا بھی یہی حشر ہوگا

سٹ: چنانچہ بنی اسرائیل بھی ذلیل و خوار ہو گئے۔ آگے قیامت کے ہونے کی عقلی دلیل دی ہے۔ سـ۳: یہ ساری کائنات بے مقصد نہیں بنائی گئی بلکہ یہ انسان کی خدمت کیلئے ہے۔ انسان خدا کی عبادت کیلئے بنا اور آزمائش کیلئے کہ کون فرمانبردار ہے اور کون نافرمان۔

سٹ: فیصلے کا دن اسی مقصد کیلئے ہے کہ فرمانبرداری اور نافرمانی پر جزا اور سزا دی جائے۔ آگے اس دن کی کیفیت بتا دی ہے۔ سـ۵: غالب ہونے کے باوجود مہربان ہونا اللہ کی صفت ہے اگر بندہ اللہ کا باغی بن کر ضد کر کے مقابلے میں نہ آئے تو اللہ بخش دیتے ہیں

فرمایا قیامت کے دن فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ نافرمان دوزخ میں ڈال دئے جائیں گے تو وہاں ان کا کھانا پینا کیا ہوگا۔ آگے تفصیل سے بتا دیا ہے۔ سـ۶: یہ حالت کر کے پھر جتلایا جائے گا تو خود بڑا معزز بنتا تھا اور میرے بندوں کو ذلیل سمجھتا تھا آج چکھ اپنے تکبر کی سزا

سـ۷: یہ تو تھا نافرمانوں کا حال آگے فرمانبرداروں کے انعام بیان ہوتے ہیں

فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَ

(دیکھتے ہیں) پس تم لے آؤ ہمارے پہلے باپ دادوں کو اگر تم سچے ہو سا کیا وہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا

وہ لوگ جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں ہم نے ہلاک کیا ان کو بے شک وہ سارے کے سارے اللہ کے نافرمان تھے سٹ اور نہیں

خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنَاهُمَا

بنایا ہم نے یہ آسمان اور نہ ہی یہ زمین اور نہ ہی یہ ساری چیزیں جو دونوں کے درمیان ہیں دل لگی کرتے ہوئے ہم نے نہیں بنایا ان کو

إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

مگر ساتھ حق کے لیکن ان میں سے بہت لوگ بات کو نہیں جانتے سـ۳ بے شک فیصلے کا دن

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا

وقت مقرر ہے ان سب کا (اللہ کی طرف سے) سٹ جس دن کام نہ آسکے گا کوئی بھی ساتھی کسی ساتھی کے کچھ بھی اور

هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ ع ۱۳/۲ ۱۵

ان کی کوئی بھی مدد نہ کی جائے گی مگر وہی بچے گا جس پر اللہ کا رحم ہوگا بے شک وہ اللہ غالب ہے بڑا ہی مہربان ہے سـ۵

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي

بے شک تھوہر کا پودا یہ کھانا ہوگا اللہ کے نافرمانوں کا اس تیل کی تلچھٹ کی طرح جو جوش مارے گا

فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ

ان کے پیٹوں میں جیسے جوش مارتا ہے ابلتا ہوا پانی (فرشتوں کو کہا جائے گا) پکڑو اس مجرم کو پس اس کو دھکیل دو دوزخ کے

الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾

درمیان میں پھر ڈال دو اس کے سر کی چوٹی پر ابلتا ہوا پانی دوزخ کا سـ۶ (اس کو کہا جائے گا)

ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ

چکھ تو اس عذاب کو بے شک تو دنیا میں بڑی عزت والا اور بڑا شریف بندہ تھا بے شک یہ وہ عذاب ہے جس کے بارے میں

تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾

تم شک کرتے تھے سـ۷ بے شک اللہ سے ڈرنے والے امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں میں ہوں گے اور چشموں کا پانی پئیں گے

سا ۔ رب سے بڑا انعام یہ ہوگا کہ یہ چیزیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہونگی حیات بھی دائمی ہوگی دوسری موت اب نہ آئیگی سے ۔ فرمایا اصل کامیابی یہ اُخروی کامیابی ہے اور یہ قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوگی ان کو پھر یہ بات سمجھادی شاید ان حالیہ

سے ۔ قرآن آپ کے دل پر نازل ہوا آپ نے انتہائی آسان انداز میں ان کے سامنے پیش کر دیا پھر بھی یہ نہیں سمجھتے تو ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں اور خود ان کے فیصلے کا انتظار کریں وہ بھی شاید عذاب کو آنکھوں سے دیکھنے کا انتظار کر رہے ہیں ۔

سے ۔ سورۃ الجاثیہ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر - اس سورۃ میں فرمایا گیا "وترى كل امة جاثية" شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الجاثیہ" ۔ جاثیہ کا مطلب ہے "گھٹنوں یا پاؤں کے پنجوں کے بل

بیٹھنا یا چلنا" جو جماعت اسی شکل میں بیٹھی ہو اسے جاثیہ کہتے ہیں - یہ حالت عجز شدید گھبراہٹ "پریشانی" "مصیبت" کسی شدید بات کے انتظار کے وقت ہوتی ہے - کسی دریا پر بہت تنگ راستہ ہو گذرنے کا اوپر سے اس حالت میں گذرا جاتا ہے پل صراط سے بھی گنہگار

اسی کیفیت سے گذریں گے جو دوزخ پر ہوگا - سورۃ الدخان کے آخر میں دو باتیں ارشاد فرمائیں ایک تو قرآن مجید کے بارے میں کہ اسے آپ کی اپنی بولی یعنی عربی میں نازل کیا گیا تاکہ مخاطب آسانی سے سمجھ سکیں اور نصیحت حاصل کریں دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ آپ بھی

ان کے انجام کا انتظار کریں اور وہ بھی شاید موت کا یا عذاب کا انتظار کر رہے ہیں

اس سورۃ کے شروع میں قرآن مجید کی صداقت بیان فرمائی اور قیامت کے عذاب

اور حیات بعد الموت کو بھی بیان فرمایا گیا ساتھ ہی قیامت میں جو سزا کا امر بھی بتایا

چونکہ حضور نے اس سورۃ کا نام "الجاثیہ" رکھا ہے جس سے مراد پل صراط سے گذرنا ہے

اسلئے اس سورۃ کا مرکزی موضوع پل صراط ہی ہے جسکی حقانیت سمجھائی گئی ہے

سے ۔ پچھلی سورتوں کی طرح یہاں بھی ابتدا میں قرآن مجید کی حقانیت و عظمت کو

بیان فرمایا گیا ہے - تنزیل کا مطلب تھوڑا تھوڑا نازل ہونا ہے - آگے اپنی نشانیاں بیان فرمائیں

سے ۔ یہاں مسلسل تین آیات میں مختلف انداز اختیار فرمایا یہاں "مومنین" فرمایا آگے "یوقنون"

اور پھر "یعقلون" ۔ اشارہ فرمایا کہ ایمان کی دولت سے دیکھو یقین کی آنکھوں سے دیکھو

یا عقل کی دولت سے دیکھو اللہ کی قدرت و وحدت پر اور حیات بعد الموت پر

یقین حاصل ہو جائے گا - چنانچہ پہلے آسمان و زمین کی تخلیق کا ذکر فرمایا ۔ اب

سے ۔ آگے اللہ رب العزت نے پانی اور مردہ زمین کو زندہ کرنے کی مثال دی

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ

پوشاک پہنیں گے موٹے اور پتلے ریشم کی اور آپس میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھیں گے اسی طرح پر اور ہم بیاہ دینگے ان

بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ

عورتوں کو جنکا رنگ سفید ہوگا اور بڑی آنکھیں ہونگی منگاتے ہونگے اس جنت میں ہر میوہ بے فکری کے ساتھ نہ چکھیں گے جنت میں

فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾

موت کو مگر وہی موت جو پہلے ہو چکی ہوگی سا اور بچائے گا ان کو ان کا رب آگ کے عذاب سے

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

یہ فضل ہوگا تیرے رب کی طرف سے اور یہی بڑی کامیابی ہے سے پس بے شک ہم نے آسان کیا یہ قرآن

ع ۱۷ ۳ ۱۶ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

آپ کی بولی میں تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کر سکیں سے پس آپ انتظار کریں یہ بھی انتظار کر رہے ہیں

۴۵ سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ ۶۵

سورۃ جاثیہ مکی ہے اور اس میں ۳۷ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

یہ کتاب اتاری گئی ہے اسی اللہ کی طرف سے جو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے سے بے شک آسمانوں میں

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ

اور زمین میں بڑی نشانیاں ہیں ایمان والوں کیلئے سے اور خود تمہارے پیدا کرنے میں اور ان چیزوں کے پیدا کرنے میں جو پھیلا دیئے ہر قسم کے جاندار

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ

(اللہ نے) بڑی نشانیاں ہیں یقین والی قوم کے لئے سے اور رات اور دن کے بدلنے میں اور اس چیز میں جو اتاری ہے

اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ

اللہ نے آسمان سے روزی پس زندہ کیا اس پانی کے ساتھ زمین کو اس کے مر چکنے کے بعد اور

۱: اس سے حیات بعد الموت آسانی سے سمجھ آسکتی ہے۔ اشارہ فرمایا اگر ایمان ویقین حاصل نہیں تو عقل ہی استعمال کرلو۔ آگے فرمایا کہ یہ تینوں چیزیں ہم پڑھتے ہیں تو اللہ کی بات ہی مان لیں ۲: اگر یہ بھی نہیں مانتے تو پھر ان کیلئے تباہی ہی ہے اور اسکی وجہ بھی بتادی
۳: پہلی وجہ بتادیا قسم ان لوگوں کی یہ ہے خدا سے جھوٹی باتیں منسوب کردیں۔ آگے دوسری قسم بتایا کہ منہ سے ہی انکار کردیا ۴: ان کیلئے دردناک عذاب ہے اور تیسری قسم ہے ۵: سن کر مذاق کے ساتھ مذاق شروع کردیا۔ چونکہ استہزاء کیا فرمایا ان کیلئے ذلت والا عذاب ہے
۶: پچھلے تین انجام بتائیں دردناک عذاب اور ذلت آمیز انجام دنیا کے بھی مراد ہوسکتے ہیں اور آگے آخرت کا دائمی عذاب جہنم بتادیا جو بہت بڑا ہوگا ۷: قرآن کو چھوڑ کر جو دنیا کمائی اور خدائے واحد کو چھوڑ کر جو معبود بنائے وہ وہاں کام نہ آئیں گے
۸: آگے فرمایا قرآن ہدایت ہے اور جو اس کو نہ مانے گا اس کا نتیجہ بھی عذاب ہوگا ۹: دنیاوی عذاب کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس کا آدمی تھوڑا مقابلہ کرسکتا ہے جیسے بیماری کیلئے دوا کا استعمال اور دوسرا اچانک جیسے حادثات، موت وغیرہ

۹: آگے اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وجود کے دلائل بیان فرمائے اور اپنی قدرت بتائی
۱۵: سخّر کا مطلب ہے کام میں لگا دینا مطلب یہ ہے یہ سب تمہارے فائدے کیلئے
تمہارے کام میں لگے ہوئے ہیں یعنی ان کی تخلیق کا بھی ایک مقصد ہے تمہاری خدمت
۱۱: تم سوچو کہ تمہاری تخلیق کا بھی کوئی مقصد ہے اور پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے؟
آگے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے عذاب سے بے فکر ہیں ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو

تَصْرِيفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ⑤ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

ہواؤں کے پھیرنے میں بڑی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے ۱ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم پڑھتے ہیں

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ⑥

آپ پر ٹھیک ٹھیک پس کون سی بات پر اللہ کے بعد اور اسکی آیتوں کے بعد یہ ایمان لائیں گے ۲

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ⑦ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ

تباہی ہے ہر جھوٹ بنانے والے گناہگار کے لئے ۳ جو سنتا ہے اللہ کی آیتوں کو جب اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر منہ پھیر لیتا ہے

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑧ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ

غرور کرتے ہوئے گویا کہ سنا ہی نہیں ان آیتوں کو پس آپ اسکو خوشخبری سنا دیں دردناک عذاب کی ۴ اور جب جان لیا

اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑨ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

ہماری آیتوں کی کسی چیز کو تو ان کو ٹھٹھا بنا لیا ۵ ایسے لوگوں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۶ ان کے آگے

جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

دوزخ ہے اور کام نہ آسکے گا ان کے وہ سب کچھ جو کمایا انہوں نے کچھ بھی اور نہ کام آئیں گے وہ جن کو بنایا تھا اللہ کو چھوڑ کر

اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ⑩ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

اپنا ساتھی ۷ اور ایسے لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ۸ یہ اللہ کی ہدایت ہے اور وہ لوگ جو منکر ہوگئے اپنے رب کی

رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ⑪ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ ع ۱۱ ۱۷

آیتوں کے ان کے لئے ایسا عذاب ہے جو دکھ دینے والا ہے ۹ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے کام میں لگا دیا تمہارے لئے دریاؤں کو تاکہ چلیں

الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑫ وَسَخَّرَ

کشتیاں ان دریاؤں میں اللہ کے حکم سے اور تاکہ تم ڈھونڈو اللہ کے فضل سے اور تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو ۱۰ اور اسی اللہ نے کام میں

لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لگا دئیے تمہارے فائدے کیلئے وہ سب جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب کو اپنی طرف سے بے شک اسی میں بھی

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ⑬ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا

بڑی نشانیاں ہیں غور کرنے والوں کے لئے ۱۱ آپ فرما دیجئے ان لوگوں کو جو ایمان لاچکے ہیں کہ وہ درگذر کریں ان لوگوں سے جو نہیں

۱:- فرمایا مسلمان ان سے بدلہ لینے کی فکر نہ کریں ۔ کو سزا اور مسلمان کو جزا میں نے دینی ہے صرف بدلے کیلئے مقررہ وقت کا انتظار کرو ۲:- آگے اصول بتا دیا کہ بدلہ کس بنیاد پر دیا جائیگا ۳:- نیکی برائی دونوں کرنیوالے کو ہی نفع نقصان دیگی جیسا فیصلہ آگے ہے

۴:- آگے تاریخی دلیل اس کے حق میں بنی اسرائیل کی دیدی کہ باوجود اتنے انعامات کے نافرمانی کی تو تباہ کر دئیے گئے ۵:- اس ضد سے مراد حضورؐ کی پیشگوئیاں جاننے کے باوجود ان پر صرف اس وجہ سے ایمان نہ لانا کہ وہ بنی اسحٰقؑ میں سے نہیں بلکہ بنی اسماعیلؑ سے ہیں

۶:- آگے فرمایا یہودیوں کی بات تو ہوگئی اب اپنی بات کرو ۷:- خطاب حضورؐ کو ہے مراد ساری امت ہے فرمایا یہ آخری شریعت ہے جو کامل اور مکمل ہے اب اس پر پورے طور پر چلنا ہی کامیابی ہے ۔ دوسرے دین والوں یا بے دینوں کی خواہش پر اسمیں کمی بیشی نہیں ہو سکتی

۸:- وہ سب اسلام کی مخالفت میں متحد ہیں عیسائی ہوں یا یہودی ہوں مشرک ہوں دہریے ہوں ملحد ہوں سب اس معاملے میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں ۔ آگے فرمایا اس سے گھبرانے کی بات نہیں وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تمہارا مددگار اللہ خود ہے

۹:- "متقین" فرما کر اشارہ فرمایا کہ میری مدد کی شرط میری نافرمانی نہ کرنا ہے صرف دعوئ ایمان کافی نہیں ۔ آگے فرمایا یقین والوں کیلئے یہ باتیں ہدایت پر ڈٹے رہنے اور تسلی کیلئے کافی ہیں ۱۰:- آگے فرمایا برے اور اچھے کا انجام ایک جیسا نہیں ہو سکتا

يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ

امید رکھتے اللہ کے دنوں کی ۱ تاکہ بدلہ دے اللہ تعالیٰ ہر قوم کو ان کاموں کا جو وہ کرتے تھے ۲ جو کوئی کرے گا

صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

اچھا کام تو اپنے فائدے کیلئے اور جو برا کام کریگا تو وہی پر پڑیگا وبال اسکی برائی کا ۳ پھر اپنے رب کی طرف تم سارے کے سارے لوٹائے جاؤ گے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

اور بے شک دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت اور روزی دی ہم نے ان کو

الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ

ستھری چیزوں سے اور بزرگی دی ان کو اسی زمانے کے تمام لوگوں پر اور دئیے ہم نے ان کو کھلے کھلے حکم (دین کے)

فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ

پھر انہوں نے اختلاف کیا مگر اسکے بعد کہ وہ بات سمجھ چکے ضد کرتے ہوئے آپس میں ۵ بے شک آپ کا رب

يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

فیصلہ کرے گا ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کرتے تھے ۶

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

پھر ہم نے کیا آپ کو ایک شریعت پر اپنے دین کے حکم سے پس آپ اسکی پیروی کریں اور نہ پیروی کریں خواہشوں کی

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَ

ان لوگوں کی جو بات کو نہیں جانتے ۷ بے شک یہ لوگ کام نہ آسکیں گے آپکے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی اور

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

یہ نافرمان ایک دوسرے کے ساتھی ہیں ۸ اور اللہ تعالیٰ ساتھی ہے پرہیزگاروں کا ۹

هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ

یہ قرآن سمجھ کی باتیں ہیں لوگوں کے لئے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے یقین والے لوگوں کے لئے ۱۰ کیا

حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

خیال کر بیٹھے ہیں وہ لوگ جو کماتے ہیں برائیوں کو کہ ہم کر دیں گے ان کو ان لوگوں کی طرح جو ایمان لائے

؎١ یہ زندگی اور موت دونوں کا انداز دونوں کیلئے حقیقی طور پر الگ ہوگا اگرچہ بظاہر ایک جیسا سمجھ آئے ؎٢ یہ آگے اس برابر نہ ہونے کی وضاحت فرمادی کہ چونکہ بدعمل کو سزا ملے گی وہ یہ نہ سمجھے کہ زیادتی ہوگی آسمان و زمین کا خالق ان کے اپنے
اعمال کے مطابق بدلہ دے گا اور ظلم بالکل نہیں ہوگا نہ اجر کم دیا جائیگا نہ سزا جرم سے زیادہ ہوگی ؎٣ یہ آگے منکرین و بداعمال لوگوں کی گمراہی کی وجہ بیان فرمائی اور وہ ہے اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی جسکی وجہ سے وہ استعداد و قوبلیت کو ضائع
؎٤ یہ وہ مسلسل نافرمانی کی وجہ سے مردود ہوجاتا ہے تو پھر ہدایت کا دروازہ بند ہوجاتا ہے ؎٥ یہ آگے انکار کی دوسری بڑی وجہ بتائی اور وہ ہے حیات بعد الموت اور حساب کتاب کو نہ ماننا ؎٦ یہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ خودکار نظام ہے مگر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں
؎٧ یہ اگر وہ سوچیں تو ہر نظام کو ابتداء میں تو کوئی بناتا ہی ہے مگر وہ صرف خیالی باتیں کرتی ہیں نہ کوئی علمی دلیل ہے نہ عقلی نہ نقلی ؎٨ یہ آگے حیات بعد الموت کے منکروں کا ایک جاہلی اعتراض ذکر فرمایا اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی دیدیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾
اور نیک کام کئے کیا برابر ہوسکتی ہے ان کی زندگی اور ان کی موت ؎١ بہت برا ہے وہ جو یہ فیصلہ کرتے ہیں
وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا
اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین ساتھ حق کے اور تاکہ بدلہ دیا جائے ہر انسان کو اس کی
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ
کمائی کا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ؎٢ بھلا دیکھا آپ نے جس آدمی نے بنالیا ہو اپنا معبود اپنی خواہش کو اور اسے گمراہ کردیا
اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً
اللہ نے اسکے علم کے باوجود اور مہر کردی اسکے کانوں پر اور اسکے دل پر اور آنکھوں پر پردہ
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا
پس کون راستے پر لائے گا اس کو اللہ کے سوا ؎٣ کیا تم نہیں سوچتے ؎٤ اور یہ کہتے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہے سوائے
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ
ہماری دنیا کی زندگی کے ہم مرتے ہیں اور پیدا ہوتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ ؎٦ اور ان کیلئے
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
اس پر کوئی دلیل نہیں ہے ؎٧ وہ صرف اپنے گمان کی باتیں کرتے ہیں ؎٨ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں
بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ
روشن روشن نہیں ہوتی ان کی کوئی بھی دلیل مگر یہ کہہ دیتے ہیں لے آؤ ہمارے پہلے باپ دادا کو اگر تم
صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى
سچے ہو ؎٩ آپ فرما دیجئے اللہ ہی زندگی دیتا ہے تمہیں پھر وہی مارتا ہے تمہیں پھر وہی اکٹھا کرے گا تمہیں
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ ع ٣ ٥ ١٩
قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے لیکن بہت لوگ یہ بات نہیں جانتے ؎١٠
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ
اور اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جس دن قیامت کھڑی ہو جائے گی اس دن گھاٹے میں پڑجائیں گے

ع ٢ ١٠ ١٨

؎٩ یہ ہمارے آباء و اجداد کو جو مر کھپ چکے ہیں زندہ کرکے لے آؤ ہم مان لیں گے
آگے جواب دیا کہ یہ سارا سلسلہ موت و حیات اللہ کے اختیار میں ہے اگر تم
اللہ کو مانتے ہو تو اس کی اس بات کو بھی مان لو پھر اسی کو دوبارہ انجام ہے
؎١٠ فرمایا اس بات کو اکثریت نہیں مانتی۔ آگے فرمایا یہ مانیں نہ مانیں قیامت
تو ہر حال قائم ہونا ہے وہ بڑی مصیبت میں ہے ان کو اسکا نقشہ اور حال بتادو

سلہ یہ پہلے اشارہ فرمادیا کہ جس خدا کا اختیار آسمانوں اور زمین پر ہے وہ مرنے کے بعد زندہ کرنے پر بھی قادر ہے تو جو منکر اس قدرت کو نہیں مانتے وہی اُس دن نقصان میں ہونگے اور جب اپنی آنکھوں سے یوم حساب کو دیکھ لیں گے تو سخت پریشانی میں ہونگے
سلہ اس ہیبت اور خوف کی وجہ سے یہ حالت ہوگی بہت انتظار کے بعد حساب شروع ہوگا اور اعمالنامہ دیدیا جائیگا سلہ اور یہ بتادیا جائیگا پڑھ کر دیکھ لو کوئی کمی بیشی تو نہیں سلہ آگے فرمایا کہ ان اعمالناموں کے مطابق جزا و سزا کیا ہوگی
سلہ ایمان اور عمل صالح والے کامیاب اور کافر و نافرمان ناکام ہونگے سلہ کافروں کو جتلا بھی دیا جائیگا کہ تمہارا ایک جرم اللہ کے احکام کو نہ ماننا ہے اور دوسرا قیامت کا انکار سلہ اسی انکار اور استہزاء کا نتیجہ عذاب کی شکل میں دل جائیگا
سلہ برے اعمال متشکل ہو کر سامنے آجائیں گے سلہ آگے فرمایا کہ ان کو لوٹنے بھی نہ دیا جائیگا اور کسی بات کا جواب بھی نہیں دیا جائیگا بلکہ کہا جائیگا سلہ آگے یہ اسی کی وجہ بھی بتادی کہ ان باتوں کو ہنسی مذاق سمجھتے تھے اور دنیا کی عیش میں مگن رہے

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ

اس کو نہ ماننے والے سلہ اور تو دیکھے گا ہر امت کو گھٹنوں پر بیٹھے ہوئے سلہ ہر امت کو بلایا جائے گا اسی کی کتاب کی طرف

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ

آج کے دن تمہیں بدلہ ملے گا اپنی کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے سلہ یہ ہماری وہ کتاب ہے جو بولتی ہے تم پر

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ٹھیک ٹھیک بے شک ہم لکھادیا کرتے تھے جو کچھ تم کیا کرتے تھے سلہ پس جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور نیک عمل کئے ان کو داخل کرے گا ان کا رب اپنی رحمت میں یہی کھلی کامیابی ہے سلہ

الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اے پر وہ لوگ جو میرے منکر ہیں (ان سے پوچھا جائے گا) کیا نہیں پڑھی جاتی تھیں میری آیتیں تم پر

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ

مگر تم نے غرور کیا اور تم میرے نافرمان لوگ تھے سلہ اور جب ان سے کہا جاتا تھا بے شک وعدہ

اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ

اللہ کا پورا ہوکر رہے گا اور قیامت کی گھڑی کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے تم نے یہ کہہ دیا ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا

ہم اس کو ایک گمان سمجھتے ہیں اور ہم اس پر یقین کرنے والے نہیں ہیں سلہ اور کھل جائیں گی ان کے سامنے برائیاں ان کے

عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ

کاموں کی سلہ اور آپڑے گا ان پر وہ عذاب جس کے ساتھ وہ ٹھٹھا کرتے تھے سلہ اور اعلان کیا جائے گا آج کے دن

نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

ہم بھلا رہے ہیں تمہیں جیسے تم نے بھلادیا تھا اس دن کی ملاقات کو اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور نہ ہوگا تمہارا

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ

کوئی مددگار سلہ یہ بات اسلئے ہے کہ تم نے بنالیا تھا اللہ کی آیتوں کو دل لگی اور دھوکے میں رکھا تم کو

ف: آگے سمجھایا کہ انہوں نے تو دنیاوی اسباب کو اپنا پالنے والا سمجھا حالانکہ تمام کائنات کا پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اُسی کی بڑائی ہے پوری کائنات میں۔ وہ چونکہ ان صفات پر غور نہیں کرتے اسلئے مارے گئے تم اسی بات کا خیال رکھو۔

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾

دنیا کی زندگی نے پس آج کے دن وہ نہ نکالے جائیں گے اسی آگ سے اور نہ ہی ان سے معافی طلب کی جائے گی۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾

پس اللہ ہی کی تعریفیں ہیں جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب ہے تمام جہانوں کا

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ع ١١ ٢٠

اور اُسی کی بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے

۱:۔ سورۃ الاحقاف مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ میں قوم عاد کا ذکر ہے جو احقاف کے مقام پر آباد تھی شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الاحقاف۔ احقاف کے معنی ہیں ریت کا ڈھیر
پچھلی سورۃ کے آخر میں فرمایا "ولہ الکبریاء فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم" کبریائی بڑائی عظمت صرف اللہ ہی کی ہے اور وہی غالب اور بڑی حکمت والا ہے اس سورۃ میں بتایا کہ کوئی انسان یا قوم کتنی ہی طاقتور متمدن مہذب ہو وہ اللہ
کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی سمجھایا کہ انسان میں تکبر بھی مال و دولت، اولاد و اقتدار کی کثرت سے آتا ہے اسلئے ایسے مالداروں کا جو نافرمانی اور تکبر کرتے ہیں انجام دیکھ لو۔ اس سورۃ کی ابتداء بھی پچھلی سورتوں کی طرح
قرآن مجید کی صداقت بیان فرما کر کی اور جو صفات اللہ تعالیٰ نے اپنی پہلی سورۃ کے آخر میں ذکر کیں اس سورۃ کی ابتدا میں بھی وہی صفات قرآن کے نزول کے ضمن میں ارشاد فرمائیں اور اس کے لیے اپنی کبریائی کے ثبوت آفاقی دلائل سے دیے۔ سمجھایا کہ کوئی اور یہ کام نہیں کر سکتا
۲:۔ اشارہ فرمایا کہ یہ قرآن مجید بنایا نہیں گیا بلکہ اتارا گیا ہے یہ حضورؐ نے خود گھڑا نہیں ہے جیسے مشرکین کہا کرتے ہیں ۳:۔ آگے اپنے غلبے کی دلیل دی ہے۔ تقریباً ہر فکر تخلیق اور ربوبیت بیان کرتے ہوئے آسمانوں کو مقدم فرمایا اسلئے کہ شرک عموماً آسمانی چیزوں سے
ہی کیا گیا جیسے ابراہیمؑ کے واقعہ میں ترتیب سے ستاروں، چاند اور سورج کے معبود ہونے
کے سوالیہ انداز کا ذکر ہے اسی طرح فرشتوں اور جنوں کو بھی معبود بنایا گیا اسلئے
سمجھایا کہ ان کا خالق بھی میں ہی ہوں تو صرف مجھ کو ہی کیوں نہیں مانتے ہو۔
۵:۔ فرمایا یہ مشرکین نہیں مانتے تو ان سے پوچھیں کہ کیا ان کے معبود یہ طاقت رکھتے ہیں
۶:۔ اگر یہ نہیں تو ثبوت میں کوئی آسمانی کتاب یا علمی بنیاد کی بات پیش کر دو
۷:۔ آگے ان معبودان باطل کی قیامت کے اعتبار سے بھی بے بسی بیان فرمادی
۸:۔ پتھر کے بت تو ویسے ہی بے جان ہیں اور جو معبود خود نافرمان تھے وہ وہاں اپنی
حیثیت میں بے فکر ہونگے نیک لوگ اپنا دشمن سمجھیں گے کہ ہم کو خواہ مخواہ بنایا
تو ان میں سے کوئی بھی نہ ان کو جواب دیگا نہ ان سے باخبر ہوگا تو یہاں پوچھنے کا فائدہ کیا ہے
۹:۔ جن معبودوں سے پوچھ لیا گیا جیسے عیسیٰ کے بارے میں ہے تو وہ ان کے خلاف
گواہی دیں گے کہ ہم نے تو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا۔ یہ ان کی بیوقوفی تھی
آگے فرمایا کہ اسی شرک کی وجہ ان کا قرآن سے انکار اور اس کا نہ سننا ہے

الجزء ۲۶

۴۶ سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّاَرْبَعُ رُکُوْعَاتٍ ۶۶

سورۃ احقاف مکی ہے اور اس میں ۳۵ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو بنہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾

یہ کتاب اتاری گئی ہے ۲ اس اللہ کی طرف سے جو غالب ہے اور بڑی حکمت والا ہے ۳

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ

نہیں بنائے ہم نے آسمان ۴ اور زمین اور وہ ساری کائنات جو ان دونوں کے درمیان ہے مگر ساتھ حق کے اور ایک

مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ

وقت مقرر تک کیلئے اور وہ لوگ جو منکر ہیں ہر اس چیز سے جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے منہ موڑنے والے ہیں ۵ آپ انہیں فرمائیے بھلا دیکھو

مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ

جن کو تم پکارتے ہو اللہ کو چھوڑ کر مجھے دکھاؤ کیا پیدا کیا انہوں نے زمین سے

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ

یا ان کا کوئی حصہ ہے آسمانوں میں ۶ لاؤ تم میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے آ چکی ہو یا

اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴﴾ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا

کوئی نقل شدہ بات کسی علم کی اگر تم سچے ہو ۷ اور کون ہے بڑا گمراہ اس سے جو پکارے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ

اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو جو نہ قبول کر سکیں ان کی پکار کو قیامت کے دن تک بلکہ وہ ان کے

دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ

پکارنے سے بے خبر ہوں ۸ اور جس دن اکٹھا کیا جائے گا سب لوگوں کو تو یہ لوگ اپنے پکارنے والوں کے دشمن ہو جائیں گے اور

كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ ﴿۶﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ

ان کی عبادت کا انکار کریں گے ۹ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری روشن آیتیں

ا: وہ بجائے سننے اور ماننے کے قرآن کو جادو کہہ کر ٹال دیتے۔ آگے اس کا جواب دیا ہے ٢: جادو کے علاوہ وہ قرآن کو من گھڑت بھی قرار دیتے تھے فرمایا اگر میں خدا کی طرف غلط منسوب کر رہا ہوں تو اس کی سزا تو مجھے وہ دیگا تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا۔
٣: آگے فرمایا تم اس کلام میں غور تو کرتے ہو لیکن ہدایت کیلئے نہیں بلکہ فقط اعتراض کی باتیں ڈھونڈتے ہو کہ انکی بنیاد پر اعتراض کرو اور جو ماننے والے ہیں ان کو بھی شک میں ڈالو۔ تمہارا یہ عمل خدا دیکھ رہا ہے اور وہ تمہارے درمیان فیصلہ بھی وہی کرے گا
٣: یہاں مغفرت و رحمت کی صفت ارشاد فرما کر سمجھایا کہ اب بھی اگر تم ایمان لے آؤ تو تمہارے یہ الزام، انکار، اعتراض وغیرہ معاف کر دئیے جائیں گے بلکہ آئندہ بھی جو لوگ ان کفار مکہ میں سے مسلمان ہو جائیں گے ان کے بھی۔ اسلئے کہ یہ ابتدائی دور تھا بعد میں اکثر لوگ ایمان لے آئے تھے
٤: فرمایا تم جو کہتے ہو کہ میں جادوگر ہوں یا قرآن خود بنا رہا ہوں تو میرا دعوئے رسالت کوئی نیا ہے کیا مجھ سے پہلے کبھی رسول پر کتاب نہیں آئی۔ آگے فرمایا کہ میں تو اللہ کا پیغام تم تک پہنچا رہا ہوں مجھے اسکی نافرمانی سے اور عذاب سے ڈر رہا ہوں۔ میرا صرف اتنا کام ہے

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧

تو یہ کافر کہتے ہیں اس حق کے بارے میں جب ان کے پاس آپہنچا یہ تو کھلا جادو ہے ١

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ

کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ اپنی طرف سے بنا کر لایا اس قرآن کو ٢ آپ فرما دیجئے اگر میں نے خود بنایا ہے اسی کو تو تم مالک نہ ہو سکو گے

لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ

مجھے بچانے کیلئے اللہ سے کچھ بھی ٢ وہ اللہ خوب جانتا ہے جو تم غور و فکر کرتے ہو اس کلام میں اللہ ہی کافی ہے

شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٨

گواہ میرے درمیان اور تمہارے درمیان اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ٣

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ

آپ فرما دیجئے میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں ٤ اور میں نہیں جانتا کیا برتاؤ کیا جائے گا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٩ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

میں تو اسی بات کو مانتا ہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف کھول کر ڈر سنانے والا ہوں ٥ آپ فرما دیجئے بھلا تم دیکھو

اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ

اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور تم انکار کرتے ہو اس قرآن کا اور گواہی دے گیا ایک گواہ بنی اسرائیل میں سے

اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

اس جیسے کلام پر پس وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے غرور کیا ٦ بے شک اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا ایسے

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ۧ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا ع ١

بے انصاف لوگوں کو ٧ اور کہتے ہیں کافر ان لوگوں کے بارے میں جو ایمان لائے اگر یہ اسلام بہتر ہوتا تو نہ

سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١

بڑھتے یہ ہم سے پہلے اسلام کی طرف اور جب ہدایت قبول نہیں کرتے قرآن سے تو جلدی ہی پھر کہہ دیتے ہیں یہ پرانا جھوٹ ہے ٩

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ

اور اس قرآن سے پہلے گذر چکی ہے کتاب موسیٰ کی جو آپنے زمانے کیلئے رہنما تھی اور رحمت تھی ١٥ اور یہ قرآن عجیب بڑی کتاب ہے سچا کرنیوالی ہے

٥: یعنی بے دین اس چیز کو بنیاد بنا کر شک پیدا کرتے ہیں حالانکہ اس سے مراد دنیا میں ظاہری فتح و شکست یا عذاب ہے قیامت کی کامیابی تو واضح اور یقینی ہے
٦: آگے حضور نے اپنی اور قرآن کی صداقت ایک اور دلیل سے ثابت کی کہ مکہ مکرمہ میں آپ نے ایک یہودی عالم نے خود کفار مکہ کے سوال پر حضور سے قرآن سنا اور مسلمان ہو گیا تو حضور نے سمجھایا کہ اس سے بڑی صداقت کی دلیل کیا ہو سکتی ہے
٧: تم پھر بھی نہیں مانے تو اس سے بڑی نا انصافی کیا ہے اس کی سزا اب یہ ہے
٨: آگے منکرین کی ایک اور کٹ حجتی بیان فرمائی کہ اگر تمہارا مذہب بہتر ہوتا تو بہتری کی طرف تو مالدار، با عزت، سردار لوگ پہلے جاتے ہیں چونکہ انکے نزدیک تو بہتری کا معیار دنیا ہی تھا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ زیادہ تر کمزور، غریب، مظلوم مسلمان ہو رہے ہیں
٩: حضور کی گذشتہ آیات میں بیان کردہ دو باتوں کے جواب میں کفار نے یہ جواب دیے کہ یہودی عالم کا اسلام یہ ثابت کرتا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن بھی پرانے جھوٹے احکام اور قصوں پر مشتمل ہے آگے اس کا جواب دیا کہ یہ پرانا جھوٹ نہیں بلکہ پرانا سچ ہے
١٥: موسیٰ کی تورات بھی سچ تھی ہزاروں سال پہلے اس میں حضور کی اور قرآن مجید کی پیشنگوئیاں موجود تھیں (اسکی بنیادی دعوت بھی توحید اور اللہ کی فرمانبرداری تھی) اور یہ قرآن بھی اسی بنیادی دعوت کو پیش کرتا ہے اور اس کتاب اور نبی کو بھی سچا بتاتا ہے یعنی دونوں کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کر رہی ہیں

سلا۔ یہ قرآن قبل از وقت ڈرا کر نافرمانوں کو سمجھا رہا ہے اور یہ فرمانبرداروں کو بشارت بھی دے رہا ہے۔ یہاں بھی تنذیر کو پہلے ذکر فرمایا یہ قرآن مجید کا اسلوب ہے کہ انبیاء کی دعوت میں پہلے تنذیر کا پہلو ہے تبشیر کا بعد میں ہے یعنی حق کی قبولیت کیلئے پہلے
مرحلے میں دل کو ڈرایا اور یہ انسانی نفسیات کے عین مطابق ہے ... انسان تکلیف و مصیبت سے زیادہ ڈرتا ہے اور اس سے بچنے کی ہر ممکن تدبیر کرتا ہے ... دیتا ہے ... ایک مکان پر گذارا کر لیتے
سلا۔ اس سے ان کے اس اعتراض کا جواب بھی مراد ہو سکتا ہے کہ حق کو تم غریب نادار اور کمزور کہہ رہے ہو اور بہتری دیتا ہے ... وہ بہتری اور دائمی اجر ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے سلا۔ دنیا میں بھی ... غم اور پریشانی سے بچے ہونگے ... ہو
سک۔ یہ آخرت کا انعام ہوگا جو اپنی ایمان، عمل صالح اور صبر و استقامت پر دیا جائیگا سلا۔ آگے جو احکام آرہے ہیں اس کی مناسبت ... اللہ کے حق عبادت و توحید کے بعد سب سے اہم والدین سے حسن سلوک ہے دوسرا یہ کہ حضور
کو تسلی ہے کہ اگر یہ منکرین اللہ کے احسانات کو ... تعلیمات کی تورات و قرآن مجید میں مطابقت کا اظہار بھی ہے کہ قرآن بھی وہی اچھے اخلاق سکھا رہا ہے

اس طرح یہ بھی کہ جب ان چھوٹے درجے کے محسنین کے اتنے حقوق ہیں تو سب سے بڑے
محسن حقیقی رب العالمین کے حقوق کی کتنی اہمیت ہے ان کا بھی خیال رکھو
سلا۔ ماں کی تکلیف و مشقت اور اس کی ہوبا ... کو بطور خاص بیان فرمایا
سک۔ چالیس سال کی عمر میں عموماً انسان کی عقلی اور اخلاقی قوتیں پختہ ہو جاتی ہیں اسی لئے
انبیاء کی بعثت اسی عمر میں ہوتی تھی فرمایا اس عمر میں سلیم الفطرت انسان اللہ کا شکر ادا کرتا ہے
سشہ۔ علمائے مفسرین نے اس آیت کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں نازل ہونا فرمایا ہے۔ یہ
خصوصی اعزاز بھی انہی کو حاصل ہے کہ باپ اور بیٹا بھی صحابی ہیں۔ آگے ایسے لوگوں کا مقام بیان فرمایا
سلا۔ آگے ان کے بالمقابل نافرمان اور بے ادب اولاد کے رویے کا اور انجام کا ذکر ہے

لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ إِنَّ

عربی زبان میں ہے تاکہ ڈرائے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی حدیں توڑیں اور خوشخبری ہے نیکوں کے لئے سلا بے شک

الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

وہ لوگ جنہوں نے زبان سے کہہ دیا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے پس کوئی خوف نہیں ان پر دنیا میں اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا

غمناک ہونگے آخرت میں سلا یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ رہیں گے جنت میں سک بدلہ ہوگا ان کے ان کاموں کا

يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ

جو وہ دنیا میں کرتے تھے سشہ اور حکم دیا ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا اٹھایا اس کو اس کی ماں نے

كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ

بڑی تکلیف کے ساتھ اور پیدا کیا اسکو بڑی تکلیف کیساتھ اور پیٹ میں اٹھانا اور اسکا دودھ چھڑانا تیس مہینے سلا ہے یہاں تک کہ جب وہ پہنچا ہے

أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

اپنی پختہ عمر کو اور پہنچ جاتا ہے چالیس سال کو سک تو اللہ سے یوں دعا کرتا ہے اے اللہ! مجھے توفیق عطا فرما تاکہ میں شکر ادا کروں تیری اس نعمت کا

الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور تاکہ میں عمل کروں نیک تیری رضامندی کیلئے

وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

اور درستی کر دے میری اولاد میں بے شک میں لوٹا ہوں تیری طرف اور بے شک میں تیرا فرمانبردار ہوں سشہ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن

یہ وہ لوگ ہیں جن سے قبول کر لیتے ہیں ہم وہ اچھے کام جو وہ کر چکے اور درگزر کر دیتے ہیں

سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾

ان کے برے کاموں سے (انہیں ہم داخل کریں گے) جنتیوں میں (یاد رکھو) یہ وہ سچا وعدہ ہے جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے سلا

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ

اور وہ بدنصیب جو اپنے ماں باپ سے یوں کہے تف ہے تم پر کیا تم مجھے ڈراتے ہو کہ میں پھر قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ

۱: والدین کے سمجھانے پر گستاخی کے لہجہ میں یہ جواب دیتا ہے کہ تم مجھے مرنے کے بعد زندہ ہونے اور حساب کتاب سے ڈراتے ہو میں یہ نہیں مانتا اسلئے کہ ابھی تک کوئی مردہ زندہ نہیں ہوا۔ ماں باپ اس کا جواب سن کر پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے سچا ہو کر رہیگا
۲: لیکن وہ نہیں مانتا اور کہتا ہے یہ محض قصے کہانیاں ہیں ۳: آگے فرمایا کہ اس قسم کے لوگ جن ہوں یا انسان سب گھاٹے میں رہیں گے ۴: آگے فرمایا دوزخ میں بھی ان کے اپنے گناہوں کے مطابق مختلف درجے ہونگے تاکہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو جتنا کیا اتنی سزا
۵: دوزخ کے دروازے پر ان کو متنبہ کیا جائیگا کہ اس عذاب کے اسباب کیا ہیں ۶: یہاں تک تو نافرمانوں کا انجام اجمالی طور پر بیان فرمایا کہ یہ نافرمان سب عذاب کا شکار ہونگے۔ اگلی آیات میں عرب میں ہی گذری ہوئی ایک طاقتور قوم نافرمان کا انجام بیان فرمایا
۷: یہ یمن کا دارالخلافہ تھا اسی کے نام پر اس سورۃ کو سورۃ الاحقاف کہا گیا ہے ۸: قیامت کا عذاب تو ہے ہی لیکن تم پر دنیا میں ہی بڑا عذاب نہ آجائے تو بجائے ڈرنے کے انہوں نے جواب دیا کہ لے آؤ وہ عذاب اگر تو سچا ہے ہم شرک نہیں چھوڑتے

خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ

گذر چکے ہیں مجھ سے پہلے کئی زمانے ۱ اور وہ ماں باپ دونوں فریاد کرتے ہیں اللہ سے تیرا برا ہو ایمان لے آ بے شک

وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ

اللہ کی بات سچی ہو کر رہیگی لیس وہ جواب میں یہ کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں ۲ یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ

کہ جن پر ثابت ہو گئی یہ بات کہ داخل ہو جائیں گے ان امتوں میں جو داخل ہو چکیں ان سے پہلے جنوں

وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ

اور انسانوں سے بے شک وہ بڑے گھاٹے والے ہیں ۳ اور ہر ایک کو ملینگے درجے اپنے عملوں کے مطابق اور تاکہ پورا پورا دیا جائے

أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى

ان کو بدلہ انکے عملوں کا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۴ اور جس دن پیش کئے جائیں گے یہ کافر جہنم کی آگ پر ۵

النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ

(اور ان سے کہا جائے گا) کہ تم لے چکے ہو اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں اور تم فائدہ اٹھا چکے ہو ان سے

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي

پس آج کے دن تم کو بدلہ دیا جائے گا ذلت کا عذاب اس وجہ سے کہ تم اکڑا کرتے تھے

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ ع ۲ وَاذْكُرْ أَخَا

اللہ کی زمین میں بغیر کسی حق کے اور اس وجہ سے تم اللہ کی نافرمانی کیا کرتے تھے ۶ اور آپ بیان فرمادیں قوم عاد کے بھائی

عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ

حضرت ہودؑ کا جب ڈرایا آپنے اپنی قوم کو احقاف کے علاقہ میں ۷ اور گذر چکے تھے ڈرسنانے والے ہودؑ سے پہلے بھی

بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ

اور بعد میں آنیوالے بھی تھے (کہا نبی نے) عبادت نہ کرو کسی کی سوائے اللہ کے بے شک میں ڈرتا ہوں

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا

تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ۸ کہنے لگے کیا تو آیا ہمارے پاس تاکہ روک دے ہم کو

س۱: نبیؑ نے جواب دیا عذاب میرے اختیار میں نہیں ہے تو اللہ کی بات پہنچا رہا ہوں تم اتنے جاہل ہو کہ حقیقت سمجھ نہیں رہے ہو س۲: اللہ تعالیٰ نے بھی پھر عذاب رحمت کی شکل میں بھیج دیا وہ بادلوں کو دیکھ کر سمجھے باران رحمت ہوگی نبیؑ نے حقیقت بتادی کہ یہ عذاب ہے

س۳: چنانچہ تیز ہوا نے سات دن میں ان کو جڑ سے اکھاڑ دیا س۴: آگے اہل مکہ کو متوجہ کیا کہ وہ ظاہری مال و اسباب، تہذیب و تمدن میں تم سے زیادہ ترقی یافتہ تھے وہ نہیں بچ سکے تو تم کیسے بچو گے اسلئے عبرت پکڑو اور نافرمانی سے باز آجاؤ ورنہ تمہارا انجام زیادہ برا ہوگا

س۵: اس سے شاید ان کے عالی شان اور پختہ کئی منزلہ مکانات ہوں س۶: اسی سے مکّنّٰھم، دور میں سائنسی آلات بھی مراد ہو سکتے ہیں اور ظاہری حواس بھی یا ان حواس کی تیزی وغیرہ بھی اسلئے کہ وہ بڑے باریک بین اور سمجھدار مشہور تھے مگر کچھ کام نہ آیا

س۷: خدائی احکام کا انکار اور عذاب کا استہزاء ان کیلئے ذلت آمیز اور عبرتناک انجام کا سبب بن گیا - آگے فرمایا صرف یہ ایک مثال نہیں ہے اور تباہ شدہ بستیاں بھی گرد و نواح میں موجود ہیں مثلاً قوم ثمود اور قوم لوط کی جو یہ عرب سفر میں دیکھتے رہتے ہیں

عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾

اپنے معبودوں سے ۔ پس لے آ ہم پر وہ عذاب جس کا ہمارے ساتھ تو وعدہ کرتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے ۔

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ

کہا نبیؑ نے اسی بات کا علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں بھی پہنچاتا ہوں وہی باتیں جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں لیکن میں

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ

دیکھتا ہوں کہ تم ایسی قوم ہو جو نرے نادان ہو ۔ پس جب دیکھا انہوں نے عذاب کو ایک بادل کی شکل میں جو آ رہا تھا انکی وادیوں کی طرف

قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ

کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا (کہا نبیؑ نے) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جو تم جلدی مانگا کرتے تھے

رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا

یہ ایسی ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے ۔ اکھیڑ دیا اس نے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ

پس صبح کو وہ یوں پائے گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر ان کے ٹھکانے ہم یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں نافرمان

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ

لوگوں کو ۔ اور بے شک ہم نے جگہ دی تھی ان کو ایسی جگہ جو نہیں دی تم کو ۔

وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

ہم نے بنا دیئے تھے ان کیلئے کان اور آنکھیں اور دل ۔ پس کام نہ آئے ان کے

سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْــِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ

کان ان کے اور نہ آنکھیں ان کی اور نہ دل ان کے کچھ بھی جب وہ

كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

انکار کرتے تھے اللہ کی آیتوں کا اور آ پڑا ان پر وہ عذاب جس کے ساتھ وہ

٣ ع ٦ ٣ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى

ٹھٹھا کرتے تھے ۔ اور بے شک ہلاک کیں ہم نے تمہارے اردگرد کئی بستیاں

سا: یہ فرمایا یہ سب ان کو سمجھانے کیلئے بیان کر رہے ہیں تاکہ ایمان لے آئیں آگے ایک اور انداز سے کہا گیا کہ ان قوموں کو ان کے جھوٹے خداؤں نے کیوں نہ بچا لیا یہ عقلی دلیل ہے سے۔ آگے فرمایا کہ اصل بات تو یہ ہے نہ سننا ہے ورنہ جن جیسی سرکش مخلوق بھی سن کر ایمان لے آئی
سے: زمانہ حج میں جنت المعلیٰ کے قریب ایک جگہ جہاں حضورؐ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے وہاں جنوں نے سنا اس جگہ اب مسجد جن بنی ہوئی ہے سے۔ علماء فرماتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کا ادب کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں سن کر ایمان لانے کی توفیق دے دی
ہے: آگے سارا ان مسلمان جنوں کا اپنی قوم کو وعظ ہے سے۔ اس سے آگے اللہ تعالیٰ کا اپنا حکم بھی ہو سکتا ہے کہ اگر تم جنوں کی بات سے نہیں سمجھ سکتے تو کائنات میں ہی غور کر لو کہ جو خدا آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے وہ حیات بعد الموت پر بھی

وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ
اور ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اپنی آیتیں تاکہ وہ نافرمانی سے باز آجائیں سا پس کیوں نہ مدد کی ان کی انہوں نے
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
جن کو بنالیا تھا اللہ کو چھوڑکر قریب ہونے کا ذریعہ معبود بناکر بلکہ وہ تو گم ہوگئے
عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ
ان سے اور یہ اللہ کا شریک بنانا ان کا جھوٹ تھا اور یہی وہ باتیں تھیں جو خود گھڑا کرتے تھے سے اور جب پھیرے ہم نے
اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ
آپ کی طرف کچھ لوگ جنوں میں سے جو سن رہے تھے قرآن سے پس جب حاضر ہوئے اسی قرآن کی محفل میں
قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾
آپس میں کہنے لگے خاموش ہوکر کان لگاؤ جب قرآن پڑھنا ختم کیا گیا تو وہ لوٹے اپنی قوم کی طرف ان کو ڈراتے ہوئے ہے
قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا
کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے سنی ہے ایک کتاب جو اتاری گئی ہے موسیٰؑ کے بعد سچا بتاتی ہے
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ
اپنے سے پہلی کتابوں کو وہ کتاب رہنمائی کرتی ہے حق کی طرف اور رہنمائی کرتی ہے سیدھی راہ کی طرف اے ہماری قوم!
اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ
بات مان لو اللہ کی طرف بلانے والے کی اور ایمان لے آؤ اسی بلانے والے پر اللہ بخش دیگا تمہارے گناہوں کو اور بچائے گا تم کو
مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ
دردناک عذاب سے اور جو کوئی بات نہ مانے گا اللہ کی طرف بلانے والے کی پس وہ اللہ کو نہ تھکا سکے گا
فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ
زمین میں اور نہ ہوں گے اس کیلئے اللہ کے سوا کوئی مددگار ایسے لوگ کھلی گمراہی میں ہیں
مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لے کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو

ﺳ۱:۔ تم اس دن دوزخ کو دیکھ کر جو مانو گے مگر کوئی فائدہ نہ ہوگا تو ابھی کیوں نہیں مان لیتے فرمایا ﺳ۳:۔ اس کا بھی تم نے انکار کیا تھا اسے ہی اب چکھو۔ آگے حضورؐ کو فرمایا کہ ان کے عذاب جلدی مانگنے پر آپؐ جلدی نہ کریں پہلے رسولوں کی طرح صبر کریں

ﺳ۳:۔ انہوں نے بھی صبر کیا تو سب رسول کامیاب رہے اور مخالف تباہ و برباد اسی طرح آپؐ بھی انجام کار کامیاب ہونگے اور یہ دنیا و آخرت میں ناکامی اور ہلاکت کا شکار ہونگے اور سب نافرمانوں کا یہی انجام ہوتا ہے

ﺳ۴:۔ سورۃ محمدؐ مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور الورصلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس میں حضورؐ کا اسم گرامی آیا ہے شاید اسی مناسبت سے اس کا نام حضورؐ نے رکھا ہے سورۃ محمدؐ۔ دوسرا نام بھی مذکور ہے سورۃ القتال اسلئے اس میں جہاد کا حکم ہے۔

پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا گیا کہ آپؐ کا کام پیغام دینا ہے پیغام کو اور صبر کرنا ہے البتہ میرا دستور یاد رکھیں کہ نافرمان ہر حال ہلاک ہونگے اس سورۃ میں ان کی ہلاکت کی ایک صورت مسلمانوں کے ہاتھوں جنگ میں قتل ہو جانا بیان فرمائی۔

اسی طرح پچھلی سورۃ کے آخر میں فاسقوں کا ذکر ہے اور فسق کا معنے ہے بے حکمی کرنا یعنی اللہ کی بات نہ ماننا جو وسیع معانی رکھتا ہے اس سورۃ میں اسی بے حکمی کی ابتدا کی دو مثالیں دیں ایک خود بات کو نہ ماننا اور دوسرا لوگوں کو بھی اس سے روکنا۔

اسی طرح فاسقوں کی ہلاکت کا قانون بتا کر یہاں ہلاکت کی وجوہات بتا دیں

ﺳ۵:۔ کفر کی دو قسمیں ہیں ذاتی اور متعدی اور متعدی زیادہ خطرناک ہے۔

پہلے کافروں کا ذکر فرمایا اسلئے کہ آگے ان کے خلاف جہاد کی اجازت دی جانے والی ہے

فرمایا انہوں نے کفر کو غالب کرنے کی کوشش کی تو وہ ساری محنت و کوشش برباد ہوگئی

چونکہ آگے جہاد کے تفصیلی احکام ہیں اسلئے ابتدا میں بطور تمہید کفر کی قباحت بیان فرمائی

اور بتا دیا کہ جہاد کیوں کیا جائے اسلئے کہ وہ "مفضی الی الشر" ہو گئے ہیں یعنی وہ

اسلام کو روکنا اور مٹانا چاہتے ہیں آگے ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کا ذکر ہے

ﺳ۶:۔ ایمان والے نیک اعمال کر کے اسلام کا عملی نمونہ پیش کر کے اسے پھیلانا چاہتے ہیں

آگے وضاحت فرمائی کہ جن احکام پر عمل کرنے کے وہ مکلف ہیں ہے لیکن وہ حضورؐ پر

نازل ہوئے ہیں ان پر ان کا ایمان ہے مثلاً زکوٰۃ یا عورتوں کیلئے جہاد وغیرہ

اسی طرح اس سے قرآن مجید اور حدیث دونوں مراد ہیں

ﺳ۷:۔ "حق" کا مطلب وہ بات ہے جو اٹل ہو کوئی بھی اس کو نہ ختم کر سکے نہ مٹا سکے

آگے ان لوگوں کا اجر بیان فرمایا کہ گناہ مٹ جائیں گے اور انجام اچھا ہوگا۔

وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۚ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ

اور وہ نہیں تھکا ان کے پیدا کرنے سے کیا وہ اللہ قادر نہیں ہے اس بات پر کہ زندہ کرے مُردوں کو وہ کیوں قادر نہیں بلکہ وہ تو

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا

ہر چیز پر قادر ہے ﺳ۱ اور جس دن پیش کئے جائیں گے یہ منکر دوزخ کی آگ پر (ان سے پوچھا جائیگا) کیا یہ بات نہ تھی

بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

حق کہیں گے ہاں حق ہے ہمیں قسم ہے اپنے رب کی اللہ فرمائیگا پس چکھو عذاب کو بدلہ ہے تمہارے کفر کا ﺳ۲

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ

پس آپ صبر کرتے رہیں جیسے صبر کر چکے ہیں ہمت والے رسول (آپ سے پہلے) اور جلدی نہ مانگیں ان پر عذاب آنے کو ﺳ۳

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ

گویا کہ یہ لوگ جب دیکھیں گے اس عذاب کو جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے سمجھیں گے کہ وہ دنیا میں دن کا تھوڑا حصہ

نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

رہے تھے بات کا پہنچا دینا ہے اور ہلاک وہی ہوا کرتے ہیں جو حکم نہیں مانا کرتے

۴۷ سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ ۹۵

سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مدنی ہے اور اس میں ۳۸ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

وہ لوگ جو خود بھی کافر ہوئے اور لوگوں کو روکا اللہ کے دین سے برباد کر دیئے اللہ نے سارے عمل ان کے ﺳ۵

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ﺳ۶ اور ایمان لائے اس (ساری ہدایت) پر جو اتاری گئی محمدؐ پر

وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾

اور وہ ہدایت حق ہے ان کے رب کی طرف سے ﺳ۷ دور کر دیں ان سے اللہ نے ان کی برائیاں اور بہتر کر دیا انجام کا

۱ ۔ دونوں طبقوں کی ناکامی و کامیابی کی وجہ بتا دی ۔ ۲ ۔ آگے جہاد کا حکم اور اس کے احکام تفصیل سے بیان فرما دیئے ۔ ۳ ۔ دوسری جگہ فرمایا واضربوا منھم کل بنان پوروں پر مارو تاکہ درد زیادہ ہو ۔ آگے گرفتار شدگان کیلئے حکم فرمایا
۴ ۔ اس کا مطلب ہے کہ جنگ کا جذبہ ختم ہو جائے ۔ آگے فرمایا عذاب تو ان پر بھی پہلی قوموں کی طرح کا اچانک بھیجا جا سکتا تھا لیکن جہاد کے حکم میں بہت سی حکمتیں ہیں ۔ ۵ ۔ ان میں سے ایک حکمت مخلص مسلمانوں کی پہچان ہے اور ان کے درجات کی بلندی
۶ ۔ ان کے شہید ہو جانے سے اعلائے کلمۃ اللہ کی کوشش ضائع نہیں ہوگی بلکہ جس مقصد کیلئے جان دی وہ پورا ہو جائیگا حق غالب ہوگا اور باطل مغلوب ۔ اس سے مراد انکی نیکیاں بھی ہیں یہ بہت اجر ہے آگے دوسرے اچھے نتائج ارشاد فرمائے
۷ ۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ جنت پہلے سے تیار شدہ ہے ادھر جان دی ادھر جنت میں براہ راست داخل کر دیئے گئے کوئی حساب کتاب نہیں ۔ آگے مسلمانوں کو اصول بتا دیا ۸ ۔ اللہ کے دین کی مدد کیا ہے ؟ خود بھی دین کو دیکھو کرنا اور پھر اسے پھیلانے کیلئے قربانی دینا

۹ ۔ اللہ تعالیٰ غیب سے بغیر ظاہری اسباب کے تمہاری مدد کریگا خاص
طور پر جنگ میں یا مخالفوں کی ہر سازش کے مقابلے میں بھی ثابت قدم رکھے گا
۱۰ ۔ آگے مدد کا ایک اور اظہار بتایا کہ تمہارے دشمن کو تباہ کر دے گا
۱۱ ۔ اس سے مراد ایک تو انکی اسلام کے خلاف کوششیں ہیں اور ایک یہ بھی کہ
اگر ان کے کچھ کام ظاہری طور پر اچھے ہیں احتیاج مشرقی وہ بھی ضائع ہو جائیں گے
آگے اس کی خاص وجہ بھی بتا دی جو ہر مسلمان کیلئے بھی بہت قابل غور ہے
۱۲ ۔ انہوں نے اللہ کے احکام اور تعلیم کو دل سے ناپسند کیا آج بعض مسلمانوں میں
بھی یہ بیماری عام ہے خاص طور پر پڑھے لکھے طبقہ میں ۔ عمل بھی کم درجہ میں کر دیتے ہیں
لیکن بادل نخواستہ اور منفی تبصرہ بھی کرتے رہتے ہیں اس سے سارے عمل ضائع ہو جاتے ہیں
۱۳ ۔ آگے پھر منکرین کو پچھلے نافرمانوں کے برے انجام کی طرف توجہ دلائی کہ ان
کے آثار قدیمہ دیکھ کر عبرت حاصل کرو

ذٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

یہ اسلئے کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے انہوں نے پیروی کی باطل کی اور جو ایمان لائے

اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾

انہوں نے پیروی کی اس حق کی جو انکے رب کی طرف سے ہے ۱ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں ان کی ۲

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ

پس جب تم ملو میدان جنگ میں کافروں سے پس مارو ان کی گردنوں کو یہاں تک کہ جب ان کا خون بہا چکو

فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ

پس پختہ باندھو ان کو ۳ پھر اسکے بعد یا احسان کرکے چھوڑ دو یا بدلہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ رکھ دے جنگ

أَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِن لِّيَبْلُوَ

اپنے ہتھیاروں کو ۴ یہ بات سن چکے اور اگر چاہتا اللہ تو خود بدلہ لے لیتا ان سے لیکن اللہ یہ حکم دیتا ہے تاکہ آزمائے

بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾

تم میں سے بعض کو بعض سے ۵ اور وہ مسلمان جو مارے گئے اللہ کی راہ میں پس اللہ برباد نہ کرے گا ان کے عملوں کو ۶

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿٥﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾

اللہ انکی رہنمائی کریگا اور ان کا انجام بہتر کرے گا اور داخل کر دیگا انکو جنت میں جسکی پہچان کرا دیگا ان کو ۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ

اے ایمان والو ! اگر تم مدد کروگے اللہ کے دین کی ۸ وہ تمہاری مدد کرے گا ۹ اور ثابت رکھے گا

أَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾

تمہارے قدموں کو ۱۰ اور وہ لوگ جو کافر ہیں پس تباہی ہے ان کے لئے اور برباد کر دی اللہ نے محنت ان کی ۱۱

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾

یہ سزا اس لئے ملی کہ انہوں نے پسند نہیں کیا اسی دین کو جو اتارا ہے اللہ نے ۱۲ پس باطل کر دئے اللہ نے سارے عمل ان کے ۱۳

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

کیا یہ چلے پھرے نہیں زمین میں تاکہ دیکھیں کہ کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جو گذر چکے

مع ۱۴ وقف بیتدا بقولہ ذٰلک و لکن حسن اتصالہ بما قبلہ و یوقف علیٰ ذٰلک ۱۲

ا۔ ان کو جڑ سے اکھیڑ دیا نسل ہی ختم ہو گئی۔ آگے فرمایا ان کافروں کیلئے بھی ایسی عبرتیں قائم ہونگی جیسے غزوہ بدر وغیرہ میں ہوئیں ۲۔ آگے وجہ بیان فرمادی کہ کفر کے مقابلے میں اللہ خود ایمان والوں کا مددگار ہے اور وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے
۳۔ یہ تو دنیا کا انجام بتایا آگے دونوں طبقوں کا آخرت کا انجام بتایا اور بیان فرمایا دار دنیا کو مقدم فرمایا ۴۔ آخرت میں مومنین کو یہ اجر ملے گا اور نافرمانوں کو دوزخ کا عذاب ۵۔ اس سے مراد زیادہ کھانا بھی ہے کھڑے اور چل پھر کر کھانا بھی ہے
اور یہ بھی ہے کہ جانور زیادہ کما کر فائدہ دوسروں کو پہنچاتے ہیں خود محروم رہتے ہیں جیسے بھینس کا دودھ دوسرے استعمال کرتے ہیں ۶۔ آگے اس کے ثبوت میں تاریخی دلائل دیدیئے ۷۔ اس سے مراد اہل مکہ ہیں کہ ان قوموں کے مقابلہ میں مکہ میں تو کچھ بھی نہیں
۸۔ آگے مومن اور کافر کا نظریاتی فرق بیان کردیا ۔ مومن اللہ کی بات مانتا ہے کافر اپنے نفس کی۔ آگے فرمایا جو اللہ کی بات مانتا ہے اسے اللہ پھر جو جنت دیتا ہے اس کی کیفیت جان لو ۹۔ دنیاوی دریاؤں کا پانی مٹی وغیرہ کی ملاوٹ سے بدبودار ہوتا ہے
جبکہ جنت کا صاف شفاف اور دنیا کا دودھ پھٹ جاتا ہے جنت کا ہمیشہ ذائقہ ہی رہتا ہے ۱۰۔ پانی اور دودھ کے علاوہ بھی مشروبات کی نہریں ہونگی جو مزیدار ہونگے اور شہد بھی موم وغیرہ سے صاف ہوگا یہ سب مشروبات خالص ہوں گے
۱۱۔ یہ تو پینے کے مائعات میں آگے تیار شدہ رزق یعنی پھلوں کا ذکر ہے
۱۲۔ آگے وہ عظیم نعمت بتادی جو روحانی اور سب سے زیادہ قیمتی اور بہتر ہے
۱۳۔ اللہ کی طرف سے بخشش اور رضا کا تحفہ جو ہر مسلمان کا اصل مقصود ہے
آگے فرمایا اب خود تقابل کر لو کہ یہ انعام یافتہ مسلمان اور دائمی دوزخی برابر ہو سکتے ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ

ان سے پہلے اکھیڑ مارا اللہ نے ان پر انکی بستیوں کو ۱ اور کافروں کیلئے ایسی ہی مثالیں ہوا کرتی ہیں ۲ یہ بات

بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ ع

ع ۱۱ ۵

اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ مددگار ہے ایمان والوں کا اور وہ جو کافر ہوئے ان کا کوئی مددگار نہیں ہے ۳

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

بے شک اللہ تعالیٰ داخل کردے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ایسے باغوں میں بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا

جن کے نیچے نہریں ۴ اور وہ لوگ جو کافر ہیں وہ دنیا کا فائدہ اٹھارہے ہیں اور اسی طرح کھاتے ہیں جیسے

تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ

چارپائے کھارہے ہیں ۵ اور دوزخ ان کا ٹھکانہ ہے ۵ اور کئی ایسی بستیاں تھیں جن کی طاقت زیادہ تھی

قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

اس تیری بستی سے جس نے آپ کو نکالا ہے ۶ ہم نے ان کو تباہ کردیا پس کوئی بھی انکی مدد کو نہ پہنچا ۷

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَ

بھلا وہ آدمی جو کھلی دلیل پر ہو اپنے رب کی طرف سے کیا ایسا آدمی اس آدمی کی طرح ہو سکتا ہے جس کی نظر میں اسکے برے کام پسندیدہ کئے گئے ہوں

اتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ

اور پیروی کرتے ہوں اپنی خواہشوں کی ۸ اس جنت کی کیفیت جس کا وعدہ کیا جاتا ہے اللہ سے ڈرنیوالوں کے ساتھ اس جنت میں

اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ

کچھ نہریں ہونگی ایسے پانی کی جس میں بدبو نہ ہوگی ۹ اور ایسی نہریں ہیں ایسے دودھ کی جس کا مزا نہ بدلے گا کبھی بھی اور نہریں ایسے

مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ

شراب کی جو لذیذ ہے پینے والوں کے لئے ۱۰ اور کچھ نہریں ایسے شہد کی ہیں جو صاف کیا جاچکا ہے ۱۱ اور جنتیوں کیلئے

فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي

جنت میں ہر قسم کے پھل بھی ہونگے ۱۲ اور گناہوں کی بخشش ہوگی ان کے رب کی طرف سے ۱۳ کیا ایسا آدمی اس آدمی کی طرح ہو سکتا ہے جو ہمیشہ رہیگا

ف۱: مومنین کے مقابلے میں ان کا مشروب اور اس کا اثر بتادیا۔ چونکہ مدنی سورۃ ہے آگے منافقین کے کردار کا ذکر فرمادیا کہ وہ بھی دوزخی ہیں اور ان کیلئے وہ ان کا برا برتاؤ ہے۔ یہ بھی اشارہ فرمایا کہ بندہ یہ باتیں تب سمجھے گا جب قرآن کو غور سے سنے گا

ف۲: بات سنتے ہیں لیکن دل کے کان سے نہیں۔ توجہ اور غور نہیں کرتے اسی لئے ف۳: لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں یہ یا تو جان چھڑانے کیلئے تاکہ مسلمان یہ نہ کہیں کہ تم عمل کیوں نہیں کرتے یا واقعتاً محروم ہوکے ہوتے ہیں۔ جیسے آگے وضاحت فرمادی اور وجہ بھی بتادی

ف۴: آگے سچے مسلمانوں کی نشانی بتائی کہ قرآن سن کر ان کا ایمان اور پختہ ہوجاتا ہے ف۵: یہ وجہ بھی بتادی کہ منافق خواہشات نفسانی کی پیروی کی وجہ سے محروم کردئے گئے اور مسلمان اللہ سے ڈرنے کے جذبے کی وجہ سے ہدایت کیلئے قبول کرلئے گئے

آگے فرمایا کہ کیا یہ نافرمان لوگ قیامت کو آنکھوں سے دیکھ کر ایمان لائیں گے مگر وہ تو اچانک آئیگی اور ایمان اور توبہ کی مہلت نہیں ملے گی ف۶: اگر یہ ماننا چاہتے ہیں تو قیامت کی نشانیاں تو آچکی ہیں۔ سب سے بڑی نشانی آپ ہیں اسلئے کہ آخری نبی ہیں

ف۷: آگے فرمایا کہ جب قیامت نے اچانک آجانا ہے اس لئے صحیح وقت کا کسی کو علم نہیں تو ہر انسان یہ لازمہ عمل اختیار کرلے۔ توحید کا اقرار اور خدا کی طرف رجوع

اس سے مراد خود حضورؐ بھی ہیں تو استغفار سے مراد یہ ہے کہ نبی سے تو گناہ ہوتا ہی نہیں وہ مومنوں کی دلجوئی کیلئے ان کے ساتھ مل کر استغفار کریں تاکہ وہ خوش ہوجائیں

اس سے حضورؐ کے حق شفاعت کا ثبوت بھی ملتا ہے جو خدا خود دے رہے ہیں

ف۸: آگے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا کے سب اعمال سے آگاہ ہے اور انجام سے بھی۔

ف۹: آگے منافقوں کی ایک اور نشانی بتائی گئی کہ حکم جہاد سن کر بدہوش ہوجاتے ہیں

ف۱۰: اس سے مراد جہاد کی اجازت والی سورۃ ہے کہ مسلمان اب جہاد کی اجازت مانگتے ہیں اگر ظاہری ایماندار یعنی منافق مراد ہوں تو مطلب ہوگا کہ پہلے تو شوق کا اظہار کرتے تھے

ف۱۱: جب لگا حکم آگیا لڑنے کا تو خوف سے ان پر غشی طاری ہوگئی کہ مرجائیں گے

ف۱۲: فرمایا ظاہری موت تو اپنے وقت پر آئیگی ان کا یہ رویہ ان کیلئے ابدی ہلاکت ہے

آگے فرمایا تمہارا کام اطاعت ہے اسلئے مناسب بات کیا کرو، مطیع بنیں

النَّارِ وَسُقُوا مَآءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ

دوزخ کی آگ میں اور پلایا جائیگا ان کو کھولتا ہوا پانی جو کاٹ ڈالے گا انکی انتڑیوں کو ف۱ اور ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو کان لگاتے ہیں

اِلَيْكَ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

آپکی طرف ف۲ یہاں تک کہ جب نکلتے ہیں آپکے پاس سے تو پوچھتے ہیں ان لوگوں سے جن کو دیا گیا ہے علم اس نبی نے

مَاذَا قَالَ اٰنِفًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ

اب کیا کہا ہے ف۳ یہ وہ لوگ ہیں کہ مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں پر اور

اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ

پیروی کی انہوں نے اپنی خواہشوں کی ف۴ اور وہ لوگ جو ہدایت پانیوالے ہیں بڑھادی اس قرآن نے انکی ہدایت اور دیا ان کو

تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً

تقویٰ ان کا ف۵ پس یہ انتظار نہیں کررہے مگر قیامت کی گھڑی کا جو ان پر آجائیگی ان کی بےخبری میں

فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

پس بے شک آچکی ہیں نشانیاں قیامت کی ف۶ پس کہاں ہوگا ان کے سمجھنے کا فائدہ جب قیامت آپہنچے گی ف۷

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

پس آپ جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بخشش مانگیں اپنی خطا کی اور ایماندار مردوں کیلئے

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

اور ایماندار عورتوں کیلئے ف۸ اور اللہ جانتا ہے دنیا میں تمہارے چلنے پھرنے کو اور تمہارے آخری ٹھکانے کو ف۹ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں کیوں نہیں اتاری گئی کوئی سورۃ ف۱۰ پس جب اتاری گئی وہ سورۃ جو پکی سورۃ ہے اور اس میں حکم دیا گیا ہے

الْقِتَالُ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ

اللہ کی راہ میں لڑنے کا آپ دیکھیں گے ان لوگوں کو جن کے دلوں میں کفر کی بیماری ہے وہ دیکھتے ہیں آپکی طرف دیکھنا اس آدمی

الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

کی طرح جس پر بے ہوشی طاری ہو موت کی ف۱۱ پس ہلاکت ہے ایسے لوگوں کیلئے ف۱۲ حکم ماننا چاہیے اللہ کا اور بات مناسب کرنی چاہیے

۱۔ اللہ کا پختہ حکم آجانے کے بعد اس کا ماننا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ خود مناسب وقت پر حکم نازل فرماتے ہیں۔ آگے فرمایا اب جہاد کا حکم آنے کے بعد تمہارا کردار کیا ہو سکتا ہے ۲۔ یہ خطاب منافقوں سے ہے کہ جہاد سے اعراض کا نتیجہ فساد اور
باہمی نفاق و اختلاف ہوگا یا دوسری صورت میں کہ تم جہاد کر کے غالب آجاؤ تو حکومت و اقتدار، مال و دولت کی لالچ کا نتیجہ فساد اور خود غرضی کا نتیجہ باہمی اختلاف اور قطع رحمی ہوگا اسلئے کہ تم فطرتاً بزدلی، بزدلی اور بدنیت ہو
۳۔ آگے ان کی سزا بیان فرمائی جو دنیا میں ہے ۴۔ اسی وجہ سے وہ ایمان کے دعوے کے باوجود عمل نہیں کرتے۔ فرمایا یہ دل کے کانوں آنکھوں سے محروم ہیں اور آگے فرمایا دل بھی ان کے زنگ آلود اور مقفل ہیں یعنی بالکل بند۔ ہدایت اندر جا ہی نہیں سکتی
۵۔ قرآنی احکام کیلئے دماغ کو بھی استعمال نہیں کرتے سوچتے تک نہیں مثلاً جہاد کے دنیوی و اخروی فوائد پر غور ہی نہیں کرتے اگر سوچیں تو اس کی مخالفت نہ کریں ۶۔ آگے فرمایا کہ یہ بدنصیب اسلام کا اقرار کر کے اور اس کی صداقت دیکھ کر بھی مکر گئے ہیں
۷۔ آگے وجہ بتائی کہ شیطان نے انہیں گمراہ کیا ہے کہ لڑائی میں جاؤ گے تو مر جاؤ گے نہ گئے تو دیر تک زندہ رہو گے اور اس کے علاوہ بھی کئی جھانسے ان کو دئیے ہیں اور یہ ان میں آگئے ہیں ۸۔ آگے فرمایا اسی وجہ سے منافقوں نے مدینہ کے یہودیوں سے خفیہ معاہدہ کیا
۹۔ کہ ہم مسلمانوں سے مل کر تمہارے ساتھ لڑیں گے بھی نہیں اور تمہاری خفیہ مدد بھی کریں گے
۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ظاہراً کلمہ پڑھتے رہو میں تمہارے دلوں کا حال جانتا ہوں۔
آگے فرمایا جس موت سے ڈر کر جہاد سے بھاگے ہو وہ لازماً آئیگی اور کس طرح آئیگی
۱۱۔ منہ پر تھپیڑ پیٹھ پر لاتیں ذلیل و خوار کر کے ان کی روح نکالی جائیگی۔
آگے پھر اس انجام کی وجہ بتا دی کہ انہوں نے خدا کو غصہ دلایا اور راضی نہیں کیا
۱۲۔ آگے فرمایا یہ ان منافقوں کو گھمنڈ ہے کہ خدا ان کے اندرونی جذبات کو جو
مسلمانوں کیخلاف ہیں ظاہر نہیں کریگا۔ فرمایا ابھی خباثت سے باز آجاؤ ورنہ نام بھی بتادونگا
اور تمہاری نشانیاں بھی بتادونگا حتی کہ لب و لہجہ سے پہچانے جاؤگے

فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ

پس جب پختہ حکم آجائے پس اگر وہ سچا کر دکھاتے اللہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو تو یہ بات ان کیلئے بہتر ہوتی ۱ پس کیا یہ بات

عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

قریب نہیں ہے کہ اگر تم پیٹھ دو گے جہاد سے تو فساد کرو گے زمین میں ۲ اور کاٹو گے اپنے رشتوں ناطوں کو ۳

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اللہ نے ان کو بہرہ کر دیا ہے اور آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے ۴ کیا

يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا

یہ غور و فکر نہیں کرتے قرآن کے حکموں میں ۵ یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں ۶ بے شک وہ لوگ جو پھر گئے

عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ

الٹے پاؤں اس کے بعد کہ ان کیلئے کھل چکی ہدایت ۷ شیطان نے ان کیلئے بری باتیں بنا دیں

وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ

اور خواہشیں پیدا کر دیں ان کے دلوں میں ۸ یہ اسلئے کہ وہ کہتے ہیں ان لوگوں کو جو پسند نہیں کرتے ان حکموں کو جو اتارے ہیں اللہ نے ہم پیروی کریں گے تمہاری

فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ

بعض باتوں میں ۹ اور اللہ خوب جانتا ہے ان کے چھپے رازوں کو ۱۰ پس کیا حال ہوگا جب وفات دیں گے ان کو

الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا

فرشتے مارتے ہوں گے ان کے چہروں پر اور ان کی پیٹھوں پر ۱۱ ان کو یہ سزا اسلئے کہ انہوں نے پیروی کی

٣ ع ٧ مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ أَمْ حَسِبَ

ایسے کاموں کی جن سے غصہ ہوا اللہ کو اور انہوں نے پسند نہیں کیا اللہ کے خوش کرنے کو اللہ نے برباد کر دئیے ان کے سارے عمل ۱۲ کیا سمجھ بیٹھے

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾

وہ لوگ جن کے دلوں میں کفر کی بیماری ہے کہ نہ نکالے گا اللہ ان کے دل کے کینوں کو

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ

اگر ہم چاہیں تو ہم دکھا دیں وہ لوگ آپ کو پھر آپ ان کو پہچان سکیں گے ان کی نشانیوں سے اور ان کو پہچان سکیں گے بات کرنے کے ڈھب سے

ل: چنانچہ جلد ہی حضور ﷺ نے مسجد نبوی میں منبر پر بیٹھ کر نام لے لے کر منافقین کو مسجد سے نکال دیا۔ آگے فرمایا کہ مخلص اور منافق کی ابھی اور پہچان کرائی جائیگی ۲: آگے مسلمانوں کو تسلی دی کہ منافقوں کے اندر ہونے سے تمہارے دین کا کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ فائدہ ہو جائیگا

۳: ان کا یہ ظاہری کلمہ، نماز، روزہ، حج، صدقہ سب برباد ہو جائیگا اسلئے کہ بنیادی چیز یعنی دل سے ایمان تو ہے ہی نہیں۔ آگے مسلمانوں کو سمجھایا کہ تم بھی محتاط رہا کرو بعض اعمال سے غیر شعوری طور پر اعمال ضائع ہو جاتے ہیں (ان اعمال کی تفصیل گذر چکی ہے کچھ آگے سورۃ حجرات میں آرہی ہے)

۴: آگے کافروں کا انجام بتایا ہے ۵: مرتے تک وہ ان کاموں سے باز نہ آئے تو مغفرت سے محروم ہو گئے۔ آگے فرمایا مسلمانو! تگڑے ہو اب کوئی صلح وغیرہ نہ کرو اللہ نے تمہاری مدد کر کے تمہیں غالب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۶: آگے دنیا کی حیثیت واضح کردی

۷: یہ تمہارا سارا مال اللہ نہیں مانگے گا بلکہ تھوڑا بہت تم سے خرچ کرائیگا دین کی سربلندی کیلئے اور جلدی (اس کا کئی گنا زیادہ بدلہ دے دیگا۔ آگے سارا مال نہ مانگنے کی وجہ بتادی کہ یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے اس سے تمہاری بے دلی ہو سکتی ہے جو میں نہیں چاہتا

۸: اس تمہید کے بعد مالی جہاد کا حکم فرمادیا کہ اب تم اپنی مرضی سے اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے اپنے مال سے کچھ صرف کیا کرو اور یہ تمہارے اپنے فائدہ کیلئے ہوگا

الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ

اللہ خوب جانتا ہے تمہارے عملوں کو ۱ ہم ضرور آزمائیں گے تم کو یہاں تک کہ جان لیں ہم تم میں سے جہاد کرنیوالوں کو

مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اور ثابت قدم رہنے والوں کو اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہاری ساری خبروں کو بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور

صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

دوسروں کو بھی روکا اللہ کی راہ سے اور مخالف ہوئے اللہ کے رسول کے اس کے بعد کہ کھل چکی

لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

ان کے سامنے ہدایت وہ کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے اللہ کا اور اللہ باطل کر دے گا ان کے سارے عملوں کو ۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اللہ کے رسول کا اور برباد نہ کرو

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

اپنے عملوں کو ۴ بے شک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور دوسروں کو بھی روکا اللہ کی راہ سے پھر

مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى

مرے کافر ہی ہو کر پس اللہ ہرگز نہ بخشے گا ان کو ۵ پس سست نہ بنو اور مت بلاؤ کافروں کو

السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾

صلح کے لئے اور تم غالب ہو کر رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور کوئی کمی نہ کرے گا تمہارے عملوں میں ۶

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ

بے شک دنیا کی زندگی کھیل ہے اور دل لگی ہے اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور بچو گے اللہ کی نافرمانی سے وہ دیگا تم کو

اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا

اجر تمہارے اور نہ مانگے گا تم سے تمہارے مال ۷ اگر اللہ مانگے تم سے تمہارے مال پس تم پر زبردستی کرے تو تم بخل کرو گے

وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اور نکال دے گا تمہارے سینے کے کینوں کو (اے لوگو!) تم وہ لوگ ہو جن کو بلایا جاتا ہے تاکہ خرچ کرو ۸ اللہ کی راہ میں

سلا:۔ فرمایا تم میں سے کچھ بخل کرتے ہیں جو علم ہے مگر وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں کیونکہ مجھے تو تمہارے مال کی ضرورت ہے نہ میں تم خود میرے محتاج ہو۔ اگر سمجھ جاؤ تو یہ تمہاری آزمائش ہے البتہ جتنا دوگے اس سے کئی گنا زیادہ ملے گا مگر اس وقت قربانی دینی پڑے گی
سلا:۔ آگے فرمایا اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ ورنہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئیں گے۔ اگرچہ اسکی نوبت نہیں آئی صحابہ کرامؓ نے دل کھول کر مال دیا حتیٰ کہ گھر کا سارا مال، آدھا مال دیں یعنی ضروری غرضیکہ بہت ہی قربانی پیش کر کے رکھ دی
سلا:۔ سورۃ الفتح مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کا آغاز ہی فتح سے ہوتا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الفتح رکھا ہے۔ سورۃ محمد میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کی اجازت اور احکام بیان فرمائے
اور اس سورۃ میں فتح مبین کی خوشخبری دی۔ پہلی سورۃ کے آخر میں مالی جہاد کا حکم اور اس پر صحابہ کرامؓ کے عمل کا اشارہ فرمایا اور اس سورۃ میں صحابہ کرامؓ کے جذبہ جہاد و کامل اطاعت رسول کو بیان فرمایا اور ساتھ ہی اس کا بہترین اور اچھا نتیجہ بھی بتا دیا۔
اس سورۃ کا مختصر شان نزول یہ ہے کہ ۶ ہجری میں حضورؐ نے خواب کی بشارت کی تعمیل میں چودہ سو صحابہؓ کے ہمراہ عمرہ کیلئے مکہ مکرمہ کا سفر فرمایا اور مکہ سے باہر حدیبیہ کے مقام پر قیام فرمایا مشرکین مکہ نے داخلہ سے روک دیا حضورؐ نے حضرت عثمانؓ

اللّٰهِۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ

پس تم میں سے کوئی بخل کرتا ہے اور جو کوئی بخل کرے گا تو وہ بخل کرے گا اپنے ہی گھاٹے کے لئے سلا

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

اور اللہ ہی بے نیاز ہے اور تم سارے اللہ کے محتاج ہو سلا اگر تم منہ پھیر لوگے تو اللہ لے آئیگا تمہارے بدلے میں دوسری قوم

غَيْرَكُمْۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝٣٨

پھر وہ لوگ تم جیسے نہ ہوں گے

۴۸ سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ ۱۱۱

سورۃ فتح مدنی ہے اور اس میں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلا

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًاۙ ۝١ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

بے شک ہم نے ایسی فتح دی ہے آپکو جو کھلی ہوئی فتح ہے سلا تاکہ بخش دے اللہ تعالیٰ آپ کیلئے وہ الزام جو پہلے ہو چکے ہیں سے

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًاۙ ۝٢

اور جو بعد میں ہوں گے اور کامل کرے اپنے احسان آپ پر سلا اور چلتا رکھے آپ کو سیدھی راہ پر

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝٣ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ

اور تاکہ مدد کرے اللہ آپکی ایسی مدد جو غالب مدد ہو سے وہی اللہ نے اتارا اطمینان

قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْۤا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

ایمان والوں کے دلوں میں تاکہ بڑھ جائیں ان کے ایمان پہلے ایمان کے ساتھ سے اور اللہ کے قبضے میں ہیں فوجیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًاۙ ۝٤ لِّيُدْخِلَ

آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے بڑی حکمت والا ہے ۹ تاکہ داخل کرے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اللہ تعالیٰ مومنوں کو اور ایمان والی عورتوں کو ایسے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے

کو سفیر بنا کر بھیجا واپسی میں تاخیر ہوئی تو افواہ پھیل گئی کہ عثمانؓ کو قتل کر دیا
گیا ہے یہ سن کر حضورؐ نے کیکر کے درخت کے نیچے بیعت علی الموت لی۔ یہ سن کر
کفار نے صلح کیلئے وفد بھیجا چنانچہ ظاہری طور پر کمزور شرائط پر صلح ہوئی۔ جو
مسلمانوں کی کمزوری ظاہر کرتی تھی لیکن صلح کے بعد واپسی کے سفر کی ابتدا اس
ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسلی کیلئے یہ سورۃ نازل فرما دی۔ اس کا اجمالی
سبق یہ ہے کہ حضورؐ نے اللہ پر صحابہؓ نے حضورؐ پر اعتماد کیا تو بڑی کامیابی حاصل ہوئی
سے:۔ اس فتح مبین کے علماء نے مختلف مطلب بیان کئے ہیں ایک تو دو سال بعد ہونے والی
فتح مکہ دوسری فتح خیبر تیسرا مطلب یہ کہ بڑے بڑے بہادروں کے دل فتح ہو گئے جیسے حضرت ع ۴
خالد بن ولیدؓ اور عمرو بن العاصؓ چوتھا یہ کہ مکہ میں موجود خفیہ مسلمان سارے محفوظ ہو گئے ۱۰
سے:۔ اس سے مراد کافروں، منافقوں کا یہ الزام ہے کہ حضورؐ کا مشن ناکام ہوگا ۸
سلا:۔ فرمایا ان کے الزام کو غلط ثابت کر کے آپکو مدد دوں اور کفار مکہ پر غالب کر کے دکھاؤں گا
سے:۔ یہاں تک حضورؐ کی شان و عظمت بیان فرمائی آگے صحابہ کرامؓ کی شان اور مقام بتایا
سے:۔ مومنوں کو جو وقتی طبعی کلفت محسوس ہوئی جو اللہ کے دین کیلئے تھی اس کا بھی مداوا ہوگا
اس سے یہ بھی اشارہ ہے کہ جنگ کو دیکھ کر مومن کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ آگے فرمایا یہ
جو تعداد تھوڑی ہے اس سے نہ گھبرائیں آسمان و زمین کی سب فوجیں اللہ کے قبضہ میں ہیں
سے:۔ فرمایا اللہ کے علم کا تقاضا ہے کہ واپس چلے جائیں اور حکمت یہ ہے کہ فتح ہوگا۔
آگے فرمایا اس موقع پر جن لوگوں نے آپکی بات مانی اپنی رائے کو دخل نہیں دیا جان دینے
پر بھی تیار ہو گئے ان کیلئے ابھی سے یہ انعام سن لو جو ان کیلئے بہت بڑی کامیابی ہے

ل. ان پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کی بشارت، صلح حدیبیہ کی برکت، حضورؐ کی عظمت، صحابہؓ کی شان بیان فرمائی آگے اس صلح حدیبیہ کا ایک اور مقصد واضح فرمایا کہ اس سے منافقین کی پہچان کرانی مقصود تھی اسلئے کہ انہی باتوں نے مدینہ منورہ میں پروپیگنڈہ
شروع کر دیا تھا کہ اب یہ مسلمان شکست کھا کر واپس آئیں گے ان کی کمر ٹوٹ جائیگی اور اسلام مٹ جائیگا اور اسی طرح مشرک جن میں یہودی بھی شامل تھے وہ بھی منتظر تھے کہ اب مسلمان ختم ہو جائیں گے ان کو بھی ذلیل کرنا مقصود تھا چنانچہ وہ مقصد پورا ہو گیا
ل۲. اس سے ان منافقوں اور یہودیوں کا یہ گمان مراد ہے کہ اگر اللہ ان کا مددگار ہوتا تو یوں ناکام واپس کیوں آتے آگے فرمایا اس کا نتیجہ ان کے حق میں برا ہوگا چنانچہ دیکھ لیا ہوا خیبر فتح ہو گیا منافق نکھرے گئے اور ذلیل ہوئے دنیا میں اللہ کی لعنت اور غضب کا شکار ہوئے
ل۳. آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ آگے پھر اعلان فرمایا میرے ہاں قوت و کثرت ذرائع کامیابی و فتح ہیں میں فرشتے بھیج کر مسلمانوں کی فوجوں کی تعداد بڑھا دونگا۔ ل۴. یہ ترتیب صحابہؓ کی شان، مخالفوں کا انجام اور نصرت کا وعدہ آگے حضورؐ کی شان رفیع ہے

فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا

ان باغوں میں اور دور کر دے ان سے ان کی برائیاں اور اللہ کے ہاں یہ بات بہت بڑی کامیابی ہے

عَظِيْمًا ۝٥ۙ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

ل۱. اور تاکہ عذاب دے اللہ تعالیٰ منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں کو

وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ

اور مشرک عورتوں کو جو گمان کرتے ہیں اللہ پر گمان برائی کا ل۲ انہی پر پڑیگا چکر برائی کا اور

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝٦

اللہ کا غضب ہے ان پر اور اللہ کی لعنت ہے اور دوزخ تیار کر رکھی ہے ان کیلئے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ل۳

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧

اور اللہ ہی کے قبضے میں ہیں فوجیں آسمانوں کی اور زمین کی اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ل۴

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

بے شک بھیجا ہم نے آپ کو حال بتانیوالا اور خوشخبری سنانیوالا اور ڈر سنانیوالا ل۵ تاکہ تم یقین لاؤ اللہ پر اور

رَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٩

اسکے رسول پر اور تم مدد کرو اللہ کے دین کی اور ادب کرو اللہ کے نبی کا ل۶ اور پاکی بیان کرو اللہ کی صبح کو بھی اور شام کو بھی

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ

بے شک وہ لوگ جنہوں نے بیعت کی آپکے ہاتھ پر ل۸ وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ

پس جو کوئی توڑ دیگا اس عہد کو اس کا نقصان پڑے گا اسی پر ل۹ اور جس نے پورا کیا اس بات کو جس پر عہد کیا تھا

ع ٩ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ۧ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ

اللہ سے اس کو دیگا اللہ تعالیٰ بہت بڑا اجر ل۱۰ جلدی کہہ دیں گے آپ سے پیچھے رہنے والے

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ

دیہاتی لوگ مشغول رکھا ہم کو ہمارے مالوں نے اور ہمارے بال بچوں نے پس آپ اللہ سے بخشش مانگیں ہمارے لئے ل۱۱ یہ کہہ دیتے ہیں

ل۵. فرمایا آپؐ سارے نبیوں اور امتوں پر گواہ ہونگے تو ظاہر ہے مرتبہ بھی
سب نبیوں سے زیادہ ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تمام کی بلندی ہے کہ خدا کے نمائندہ
کی حیثیت سے انعامات کی بشارتیں اور عذابوں سے ڈرا رہے ہیں جو ہو کر رہیں گے
آگے فرمایا منافقوں کی طرح صرف کلمہ پڑھ لینے سے بات نہیں بنے گی بلکہ یہ باتیں بھی لازمی ہیں
ل۶. ایمان باللہ والرسول کے ساتھ حضورؐ کی توقیر، ادب، احترام انتہائی ضروری ہے
اور اللہ تعالیٰ کی صبح شام تسبیح بھی ضروری ہے یہ تسبیح ہی اسکی ناراضگی سے بچائے گی
ل۷. آگے فرمایا یہ تو ہر وقت کا معمول ہونا چاہیے لیکن جب قربانی کا وقت آئے تو اس کیلئے
بھی تیار رہو جس طرح صحابہ کرامؓ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کرکے دکھا دیا۔ یہ صحابہؓ کی شان بھی ہے
ل۸. بیعت کا مطلب اپنی جان کو بیچنا ہوتا ہے اور یہ بڑا اونچا مقام ہے اسلئے فرمایا
یہ تو اللہ کی بیعت کر رہے ہیں یہ جو اوپر آپؐ کا ہاتھ ہے یہ آپ کا نہیں بلکہ اللہ کا ہے۔
روایات میں ہے کہ حضورؐ نے اپنے ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا اسطرح
حضرت عثمانؓ کو بھی یہ مقام رفیع مل گیا انہوں نے بھی حضورؐ کے بغیر عمرہ سے انکار کر دیا تھا
ل۹. چونکہ نبی کے بغیر کوئی معصوم نہیں اسلئے تنبیہ فرما دی اگرچہ کسی صحابیؓ نے بھی
یہ بیعت نہیں توڑی دوسری جگہ فرمایا گیا ہے کہ جانیں دیدیں لیکن وعدہ پورا کیا
ل۱۰. آگے حضورؐ کو فرمایا کہ اعراب یعنی آس پاس نواح دیہات کے لوگ جو
سفر عمرہ میں ساتھ نہ دے سکے اب آپؐ کے سامنے بہانے بنا کر غزوۂ خیبر میں شامل
ہونے کی خواہش کریں گے کہ یہاں خطرہ کم اور مال غنیمت زیادہ نظر آ رہا ہے
ل۱۱. چنانچہ یہی ہوا حضورؐ کی واپسی پر انہوں نے حاضر ہو کر یہ بہانہ بنایا

ا: فرمایا یہ منافقت ہے جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ تو آپکی شفیع مانتے ہی نہیں۔ آگے فرمایا ان سے پوچھیں کہ اگر اپنے گھروں میں (انکی موجودگی میں) اللہ ان کو نقصان پہنچانا چاہتا تو کون ان کی مدد کرتا ہے۔ فرمایا زیادہ ہوشیاری نہ کرو اصل بات یہ ہے جو تمہارے دل میں
۳: اشتباہ کردیا کریوں کروگے تو کافر ہو جاؤگے اور اس کا نتیجہ عذاب ہوگا۔ آگے پھر سمجھایا کہ توبہ کرو اور پکے مومن مسلمان بن جاؤ تو اللہ اپنی رحمت سے معاف کر دیگا۔ آگے سب پیچھے رہ جانیوالوں کے بارے میں فرمایا جن میں منافقین بھی شامل کرینگے
۴: یہ غزوہ خیبر کے متعلق ہے فرمایا اللہ نے تمہارے بارے میں تمہاری نیتوں کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہم نے تمہیں ساتھ نہیں رکھنا تم قابل اعتماد نہیں ہو۔ آگے فرمایا وہ اور طعنہ دیکر چال چلیں گے کہ تم مشتعل ہو کر اپنی طعنوں سے بچنے کیلئے ساتھ لے جاؤ
۵: آگے فرمایا اگر ترقی کرنا چاہتے ہو اور مخلص ہو تو ابھی (اور موقعے) ہیں تم تیار رہو

بِاَلۡسِنَتِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ‌ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ لَـكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ

اپنی زبانوں سے وہ باتیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں۔ آپ ان سے فرما دیجئے پس کون مالک ہے تمہارے لئے اللہ کے مقابلے میں

شَيۡـئًـا اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ ضَرًّا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ نَفۡعًا‌ ؕ بَلۡ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

کسی بھی بات کا اگر اللہ چاہے تمہیں تکلیف پہنچانی یا چاہے تمہیں فائدہ دینا بلکہ اللہ تعالیٰ

تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا‏ ﴿۱۱﴾ بَلۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّـنۡقَلِبَ الرَّسُوۡلُ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ

تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔ بلکہ تمہارا یہ خیال تھا کہ لوٹ کر نہ آئیں گے اللہ کے رسول اور نہ ہی یہ ایمان والے

اِلٰٓى اَهۡلِيۡهِمۡ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَظَنَنۡتُمۡ ظَنَّ السَّوۡءِ ۖۚ

اپنے گھروں کی طرف کبھی بھی اور لپند کر دی گئی یہ بات تمہارے دلوں میں پس تم نے گمان کیا گمان برائی کا

وَكُنۡتُمۡ قَوۡمًاۢ بُوۡرًا‏ ﴿۱۲﴾ وَمَنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا

اور تم ہلاک ہونے والے تھے۔ اور جو کوئی یقین نہ رکھے گا اللہ پر اور اس کے رسول پر پس بے شک ہم نے تیار کر رکھا ہے

لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَعِيۡرًا‏ ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ؕ يَغۡفِرُ

ایسے کافروں کے لئے عذاب کو۔ اور اللہ ہی کے قبضے میں ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی بخشتا ہے

لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا‏ ﴿۱۴﴾

جسے چاہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سَيَـقُوۡلُ الۡمُخَلَّفُوۡنَ اِذَا انْطَلَقۡتُمۡ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاۡخُذُوۡهَا

جلدی کہہ دیں گے آپ سے پیچھے رہ جانے والے جب آپ جائیں گے مال غنیمت کے لئے تاکہ لو تم وہ مال یہ کہہ دیں گے

ذَرُوۡنَا نَتَّبِعۡكُمۡ‌ ۚ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّبَدِّلُوۡا كَلٰمَ اللّٰهِ‌ ؕ قُلْ لَّنۡ

ہمیں بھی ساتھ جانے دیا جائے۔ یہ چاہتے ہیں کہ بدل دیں اللہ کے فیصلے کو آپ فرما دیجئے

تَتَّبِعُوۡنَا كَذٰلِكُمۡ قَالَ اللّٰهُ مِنۡ قَبۡلُ‌ ۚ فَسَيَـقُوۡلُوۡنَ

تم ہرگز نہ جا سکو گے ہمارے ساتھ اسی طرح فرما چکا ہے اللہ اس سے پہلے ہی۔ پھر وہ کہہ دیں گے

بَلۡ تَحۡسُدُوۡنَنَا‌ ؕ بَلۡ كَانُوۡا لَا يَفۡقَهُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا‏ ﴿۱۵﴾

تم حسد کرتے ہو ہمارے ساتھ بلکہ یہ لوگ تو دین کی بات بہت تھوڑی سمجھتے ہیں۔

ف۱: جہاں تک جہاد سے مستثنیٰ لوگوں کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی متعین فرما دیا ہے کہ یہ معذور لوگ نہ جائیں ف۲: آگے فرما دیا کہ معیار اللہ و رسول کی دل سے اطاعت ہے اور اس پر جنت بطور انعام ملے گی اور جو کوئی پہلے سے نافرمانی کریگا اس کیلئے دردناک عذاب ہے
ف۳: آگے پھر واقعہ حدیبیہ کا ذکر فرمایا اور صحابہؓ کو اپنی رضا کی سند دیدی جو قیامت تک آنیوالے مسلمانوں کی زبان پر رہیگی ف۴: اللہ تعالیٰ پورا جغرافیہ اور منظر بیان فرمارہے ہیں اس درخت سے مراد کیکر کا درخت ہے آگے صحابہؓ کے دلوں میں موجود ایمان کی تصدیق ہے
ف۵: وہ ظاہری حالات سے دل گرفتہ تھے اپنی تسلی دی کہ حضور ﷺ کا حکم مانو اسکی حکمت کو ابھی سمجھو یا نہ سمجھو ف۶: یہ فوری فتح خیبر اور مال غنیمت ہے اور آگے ایران، شام، مصر وغیرہ کے مال غنیمت کی بشارت ہے ف۷: فرمایا مقصد لڑائی ہی نہیں بلکہ کامیابی ہے
ف۸: اسکا مطلب ہے کہ اسطرح اللہ کے وعدوں پر زیادہ یقین اعتماد پیدا ہوگا اور زیادہ اطاعت و فرمانبرداری پیدا ہوگی اور یہی سیدھا راستہ ہے۔ آگے فتح خیبر کی واضح بشارت دیدی

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ

آپ فرما دیجئے پیچھے رہنے والے دیہاتی مسلمانوں کو تم کو جلدی بلایا جائیگا ایسی قوم کے مقابلے میں جو جنگ میں

شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا

بڑی سخت ہے تم لڑوگے انکے ساتھ یا وہ فرمانبردار ہو جائینگے اگر تم اللہ کی بات مانوگے تو تم کو دے گا اللہ تعالیٰ اجر

حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

بہت اچھا اگر تم یوں ہی پھر گئے جیسے پھر گئے تھے اس سے پہلے تو بھی اللہ عذاب دیگا عذاب دردناک ف۱

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ

کوئی گناہ نہیں ہے اندھے پر جہاد میں نہ جانے سے اور نہ ہی لنگڑے پر گناہ ہے جہاد میں نہ جانے سے اور نہ ہی بیمار پر

حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کوئی گناہ ہے ف۲ اور جو کوئی بات مانے گا اللہ کی اور اسکے رسول کی اللہ اسکو داخل کردیگا ایسے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ ع ۲ / النصف / ۱۰

نہریں اور جو کوئی منہ موڑے گا اللہ اسکو عذاب دے گا دردناک ف۳ بے شک راضی ہو چکا اللہ

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

ایمان والوں سے جب انہوں نے بیعت کی آپکی درخت کے نیچے بیٹھ کر ف۴ پس جان لیا اللہ نے وہ سب کچھ جو انکے دلوں میں تھا

فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

پس اتارا اللہ نے اطمینان ان پر ف۵ اور دی ان کو ایک فتح قریب اور بہت سا مال غنیمت بھی

يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ

جو وہ لے رہے ہیں ف۶ اور اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے وعدہ کرتا ہے تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ بہت سی

كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ

غنیمتوں کا جن کو تم لو گے پس جلدی دی اللہ نے ان کو یہ غنیمت اور روک دیا کافروں کے ہاتھوں کو

عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾

تم سے ف۷ اور تاکہ ہو جائے یہ نشانی ایمان والوں کے لئے اور تاکہ چلائے تم کو اللہ سیدھی راہ پر ف۸

ف۱: آگے فرمایا اگر واقعہ حدیبیہ میں لڑائی ہو جاتی تو بھی فتح تمہاری ہوتی لیکن ابھی ٹل جانے میں حکمت ہے ف۲۔ اور یہ تو کوئی بات ہی نہیں میرا ہمیشہ سے یہ طریقہ ہے کہ فرمانبرداروں کو غالب کرتا ہوں اور تم بدر میں یہ منظر دیکھ چکے ہو آئندہ بھی یہی ہوگا
ف۳: اس سے مراد مقام حدیبیہ ہی ہے ف۴۔ آگے اس جنگ کو روکنے کی ایک حکمت ظاہر فرمادی ف۵۔ مکہ کے اندر موجود خفیہ مسلمان مرد عورتیں قتل ہو جاتے اور یہ نقصان فتح سے کہیں زیادہ ہوتا۔ ایک مسلمان کی جان کی قیمت کا اندازہ تم نہیں کر سکتے
ف۶: یہ بھی سمجھا دیا کہ کسی بستی میں مسلمانوں کی موجودگی وہاں کے کافروں کیلئے بھی عذاب ٹالنے کا سبب ہوتی ہے۔ آگے صلح کے مذاکرات میں کافروں کی جاہلانہ ضد کا ذکر فرمایا اور ان کے مقابلے میں حضور انور ﷺ اور صحابہؓ کے صبر و استقامت اور صلح جوئی کا ذکر ہے

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اور ایک اور مالِ غنیمت بھی ہے جس پر تم ابھی تک قابو نہ پا سکے اس کو گھیرے میں لے لیا ہے اللہ نے اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا

ہر چیز پر پورا قادر ہے ف۱ اگر لڑتے تمہارے ساتھ یہ کافر تو بھاگ جاتے

الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ

پیٹھ دے کر پھر نہ پاتے اپنے لئے کسی کو دوست اور نہ کوئی مددگار ف۲ یہی طریقہ ہے اللہ کا وہ جو

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ﴿٢٣﴾

پہلے ہو چکا ہے اور تو نہ پائے گا اللہ کے طریقے کے لئے کسی کو بدلنے والا

وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ

اور اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے روکا کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو کافروں سے مکے کے پیٹ میں ف۳

مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿٢٤﴾

اس کے بعد کہ اللہ تم کو غالب کر چکا تھا ان پر اور اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا تھا ف۴

هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْیَ

یہ وہ کافر ہیں جو منکر ہوئے اور روکا تم کو عزت والی مسجد سے (اسی حال میں کہ) قربانی کے جانور

مَعْكُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ

بندھے پڑے تھے اور رک گئے اپنی جگہ تک پہنچنے سے اگر نہ ہوتے مکے میں کچھ ایماندار مرد اور کچھ ایماندار عورتیں

لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ

جن کو تم نہیں پہچانتے تھے ورنہ تم روند دیتے ان کو اور پہنچتی تم کو انکی طرف سے پشیمانی بغیر کسی علم کے (تو نہ روکتا ان کے تمہارے ہاتھ)

لِّیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ

لیکن روک دیا تمہارے ہاتھوں کو تاکہ داخل کردے اللہ اپنی رحمت میں جس کو بھی چاہے ف۵ اگر وہ مسلمان وہاں سے ہٹ جاتے تو ہم عذاب دیتے

كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ

کافروں کو ان میں سے دردناک عذاب ف۶ جب کر رہے تھے کافر لوگ

ساہ ۔ فرمایا اب بھی پرہیزگاری کا تقاضا ہے کہ معاہدہ پر پورا پورا عمل کرو ان کو سیر دیکھئے ۔ اشتعال اور معاہدہ شکنی کو فی الحال نظر انداز کرو ہے ۔ آگے اسی واقعہ حدیبیہ اور عمرہ کے تناظر میں حضور انورؐ کی شان آپکی صداقت و عظمت بیان فرمائی

ہے ۔ جیساکہ سورۃ کی ابتدا میں بتایا جا چکا ہے کہ حضورؐ نے خواب پر عمل کیلئے سفر عمرہ فرمایا بیان اعلان کر دیا کہ حسب معاہدہ اگلے سال اس خواب کی تعبیر پوری ہو جائیگی ۔ اس سے فتح خیبر کی طرف اشارہ ہے کہ اگر ساری طاقت مکہ میں لگ جاتی تو یہودیوں کا مقابلہ مشکل تھا

۵ ۔ حق کا مطلب سچا بھی ہے اور ثابت بھی ۔ فرمایا یہ دین ہی ہمیشہ اور غالب رہیگا اور تم مسلمان بھی اسی دین پر پورے پورے چل کر غالب ہو گے ۔ آگے فرمایا اس دین کو لانے والے حبیب مکرمؐ ہی جو میرے بھیجے ہوئے ہیں میں خود اعلان کر رہا ہوں

ہے ۔ یہی کلمہ طیبہ کا دوسرا لازمی جزو ہے جس کو پڑھے اور مانے بغیر اب کوئی مسلمان نہیں بن سکتا ۔ آگے جنہوں نے قبول کیا یعنی صحابہ کرامؓ ان کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں ۔ فرمایا صحابہ کرامؓ کا مطمع نظر ہر حال میں اللہ کی رضا کا حاصل کرنا ہے

آگے فرمایا کہ ان صحابہؓ کی صفات پہلی آسمانی کتابوں میں بھی مذکور ہیں

قُلُوۡبِهِمُ الۡحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الۡجَاهِلِيَّةِ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ

اپنے دلوں میں وہ ضد جو ضد کفر کی ہے پس اتارا اللہ نے اطمینان

عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَلۡزَمَهُمۡ كَلِمَةَ التَّقۡوٰى وَ

اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اور لازم کیا ان کے لئے کلمہ پرہیزگاری کا سا اور

ع ۳ ۹ ۱۱ كَانُوۡۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهۡلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ۲۶ ع

یہ زیادہ حق دار تھے اس پر عمل کرنے کیلئے اور اللہ ہر چیز سے پورا علم رکھنے والا ہے ۲

لَقَدۡ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوۡلَهُ الرُّءۡيَا بِالۡحَقِّ ۚ لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ

بے شک سچا کر دکھایا اللہ نے اپنے رسول کا وہ خواب جو حق ہے ۳ کہ تم ضرور داخل ہو جاؤ گے

الۡحَرَامَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيۡنَ ۙ مُحَلِّقِيۡنَ رُءُوۡسَكُمۡ وَمُقَصِّرِيۡنَ ۙ

عزت والی مسجد میں جب اللہ چاہے گا امن کی حالت میں تم میں سے بعض کے سر مونڈے ہونگے اور بعض کے بال کترے ہوئے ہوں گے

لَا تَخَافُوۡنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمۡ تَعۡلَمُوۡا فَجَعَلَ مِنۡ دُوۡنِ ذٰلِكَ فَتۡحًا

اپنی کسی کا خوف نہ ہوگا پس جان لیا اللہ نے اس چیز کو جو تم نہیں جانتے پس کر دی تیار تمہارے لئے اس سے پہلے ایک فتح

قَرِيۡبًا ۲۷ هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ

قریب کی ۴ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت دے کر اور سچا دین دے کر ۵

لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا ۲۸ ؕ

تاکہ غالب کرے اللہ اپنے نبی کو اس دین کے ساتھ سب دینوں پر اور کافی ہے اللہ گواہی کے لئے ۶

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۷ اور وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے ساتھ ہیں وہ سخت ہیں کافروں کے مقابلے میں اور نرم دل ہیں آپس میں

تَرٰٮهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ

تو دیکھے گا ان کو کبھی رکوع میں کبھی سجدے میں وہ ڈھونڈتے ہیں فضل اللہ کا اور رضا اللہ کی ان کی نشانی

وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰٮةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمۡ فِى

ان کے چہروں میں سجدوں کے نشانوں سے ہے ۸ یہ انکی کیفیت ہے جو توریت میں بیان ہو چکی ہے اور انکی مثال

...ر آگے بڑی پیاری مثال دے کر سمجھایا کہ حضورؐ بھی اکیلے اور کمزور تھے پھر کھیتی کی طرح بچے ہوئے پھر تنا مضبوط ہوا مدینہ میں جاکر پہلے انصار مددگار پھر مضبوط ہو گئے اور اپنے ان جانثار صحابہؓ کو دیکھ کر خوش ہو گئے جب کہ کافر دیکھ کر ناراض
۳۰: اس سے علماء نے استنباط کیا ہے کہ صحابہؓ کا دشمن کافر ہے۔ یہ صحابہؓ کا ذکر تھا آگے سب مومنوں کیلئے دستور بیان فرما دیا ۳۔ اس آخری آیت کی علماء نے عجیب عجیب تفسیریں اور مطالب بیان کئے ہیں اصل مفہوم تو تمام صحابہؓ مراد لینا ہے اگرچہ ذکر
میں حدیبیہ کا ہی ہے بہر حال خلفائے اربعہ کی ترتیب بھی بلحاظ صفات یہ بنتی ہے اور کھیتی کے ضمن میں "اخرج شطئہ" سے عبد صدیقؓ "فازرہ" سے فاروقؓ "فاستغلظ" سے عثمانؓ اور "فاستویٰ علیٰ سوقہ" سے مرتضیٰؓ بھی مراد لئے گئے ہیں
۴۹: سورۃ الحجرات مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انورؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ میں فرمایا "ان الذین ینادونک من وراء الحجرات" شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الحجرات۔ حجرات حجرہ کی جمع ہے اس کا معنی صحن کی دیوار
کے بغیر حجرہ یا سائبان ہے اور یہاں مراد حضورؐ کی ازواج مطہراتؓ کے حجرات ہیں جو مسجد نبویؐ کے ساتھ تھے۔ سورۃ الفتح میں صلح حدیبیہ کے ضمن میں صحابہ کرامؓ کی طرف سے شرائط صلح اور قافلہ کے روکے جانے پر کچھ طبعی انقباض اور شکوے کی طرف اشارہ تھا اس لئے اس
سورۃ میں آداب النبیؐ تفصیل سے ارشاد فرما دیئے۔ اسی طرح پہلی سورۃ کے آخری رکوع
میں مسلمانوں کے اوصاف بیان فرمائے اور اس سورۃ میں ان کے حقوق بھی بیان فرما دیئے۔
اسی طرح پہلی آیت میں حضورؐ کی رسالت کا بیان ہوا اور اس سورۃ میں آپکی عظمت کا۔
اس کا شان نزول یہ ہے کہ قبیلہ بنو تمیم کے کچھ لوگ جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے وہ آئے اور حضورؐ
کو باہر سے آواز دی "یا محمدؐ اخرج علینا" اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اس کے علاوہ بھی
چند واقعات ہیں جن کے پیش نظر حضورؐ کے آداب تفصیل سے بیان کئے اسی طرح مسلمانوں کے حقوق
۱: اس کا مطلب ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی بات کے مقابلے میں اپنی رائے کو غالب نہ کرو
اس سے صلح حدیبیہ کی طرف بھی اشارہ ہے اور عام حکم بھی ہے قیامت تک کے مومنوں کیلئے
۲: آگے تنبیہ فرما دی کہ میری نافرمانی سے بچو میں دلوں کی بات بھی سنتا اور جانتا ہوں
۳: آگے دوبارہ متوجہ کر کے خطاب فرمایا اس حکم کی اہمیت کی وجہ سے کہ غور سے سنو اور عمل کرو
۴: اسی کے بھی دو مطلب ہیں ظاہراً بھی آواز اونچی نہ ہو نہ مجلس میں نہ اب روضہ اطہر کے پاس
اور حضورؐ کی بات یعنی حدیث کے مقابلے میں اپنی بات اور رائے کو بلند نہ سمجھو۔ آگے فرمایا تقریر میں
بول چال میں بھی حضورؐ کا نام نامی اسم گرامی ادب سے لو ورنہ لاشعوری گستاخی سے بھی اعمال ضائع ہو جائیں گے
۸: آگے صحابہ کرامؓ کی شان ادب بیان فرما دی کہ نہ اونچا بولتے ہیں نہ آپؐ کے حکم اور رائے کے
مقابلے میں کوئی بات کرتے ہیں بلکہ اپنی رائے کو پست کر کے سچے دل سے مان لیتے ہیں اور عمل کرتے ہیں
۹: آگے ان کا امتحان فرما دیا یہ صلح حدیبیہ والے صحابہ کرامؓ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر
انسانی فطرت کے تقاضے سے اور وہ بھی دین کی عزت کیلئے طبعی انقباض ہوا تو وہ بھی معاف ہے
۱۰: آگے بنو تمیم والوں کے لئے بھی وضاحت فرما کر ان کی بھی بخشش کا اعلان فرما دیا کہ
چونکہ وہ ایمان اور آداب نبوت سے لا علم تھے اسلئے غیر ارادی بے ادبی ہو گئی جو معاف کر دی گئی

الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ

انجیل میں یہ ہے کہ اسی کھیتی کی طرح جو نکالے اپنی باولوں کو پس پختہ کرے اسے پھر وہ موٹا ہو جائے پھر کھڑا ہو جائے اپنے

سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ

تنے پر پسند آتی ہے وہ کھیتی کھیتی باڑی کرنے والوں کو تاکہ غصہ دلائے اللہ صحابہؓ کے ذریعے ان کو جو کافر ہیں وعدہ کیا اللہ نے ان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان لوگوں میں سے (وعدہ کیا) بخشش کا اور بہت بڑے اجر کا ۳

معانقہ ۱۵ ع ۴ / ۳ / ۱۲

(٤٩) سُورَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ (١٠٦)

سورۃ حجرات مدنی ہے اور اس میں ۱۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَ

اے ایمان والو! آگے نہ چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے اور

اتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا

ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے ۲ اے ایمان والو! نہ بلند کرو

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

اپنی آواز نبی کی آواز پر ۳ اور نہ کھل کر بولو نبی کے ساتھ جیسے کھل کر بولتے ہو

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٢﴾ إِنَّ

آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کبھی یہ نہ ہو جائے کہ برباد ہو جائیں تمہارے سارے عمل اور تم سمجھ بھی نہ سکو ۶ بے شک

الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

وہ لوگ جو پست کرتے ہیں اپنی آواز اللہ کے رسول کے سامنے یہ وہ لوگ ہیں کہ

امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٣﴾ إِنَّ

جانچ لیا اللہ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے ۹ ان کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے ۱۰ بے شک

ف۳: اگر وہ باہر انتظار کر لیتے تو ان کیلئے بہتر تھا لیکن چونکہ وہ ناواقف تھے اسلئے معافی دی جا رہی ہے۔ ورنہ صحابہ کرامؓ تو ناخنوں سے دروازہ کھٹکھٹاتے بلکہ نماز کیلئے بھی نہ بلاتے تھے ف۴: چونکہ صحابہ کرامؓ معصوم تو نہ تھے ان سے بہت سی لغزشیں ہوتی تھیں لیکن چنانچہ قرآن مجید میں ان کا تذکرہ ہوا ساتھ ہی بخشش کا اعلان فرما دیا تاکہ بعد میں کوئی تنقید نہ کرے ف۵: یہ بار بار خطاب تنبیہ ہے اور تعلق بھی۔ پہلا بار خطاب فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق بیان فرمائے دوسری بار حضورؐ کے حقوق اور اب تیسری بار مسلمانوں کے حقوق اور معاملات

ف۶: یہاں فاسق سے مراد بدعمل شخص ہے اور بیچ جانے سے حملہ کرنا مراد ہے ف۷: عام معاملات میں بھی اس حکم پر عمل بہت ضروری ہے۔ آگے فرمایا حضورؐ تم میں موجود ہیں ان سے پوچھ کر کوئی کام کرو اگر اپنے طور پر کرو گے تو مشکل میں پڑ جاؤ گے۔ آنے والوں کیلئے قرآن و حدیث رہنمائی کیلئے موجود ہیں

ف۸: اللہ اور اس کا رسول تمہیں مشقت سے بچانا چاہتے ہیں اسی لئے رخصت پر عمل آسان ہوتا ہے۔ آگے فرمایا تمہاری غرض کا سبب یہ ہے ف۹: فسق سے مراد عقائد کی بدعملی اور عصیان سے عملی نافرمانی ہے۔ آگے صحابہ کرامؓ کو رشد و ہدایت کی سند دے دی

اس نص قطعی کے بعد اگر کوئی نعوذ باللہ صحابہؓ کو منافق کہے تو وہ کافر ہو جائیگا

ف۸: آگے فرمایا یہ سند کوئی معمولی بات نہیں بلکہ یہ خاص فضل و احسان اور نعمت ہے

ف۹: آگے وہ امور بتائے جو مسلمانوں میں انتشار و افتراق اور جھگڑے کا سبب بنتے ہیں

ف۱۰: دو قبیلوں، خاندانوں، جماعتوں، بھائیوں میں لڑائی ہو جائے تو ان میں صلح کرا دو

یہاں ایک خاص نکتہ ہے کہ باوجود لڑائی کے انہیں ایمان والے ہی کہا کسی ایک کو کافر یا منافق نہ کہہ دینا

آگے فرمایا اگر ایک فریق طاقت یا غصے کی وجہ سے زیادتی کر رہا ہو تو دوسرے کی عملی مدد کرو

ف۱۱: اگر وہ زیادتی سے باز آ جائے تو انصاف کے ساتھ ان میں فیصلہ کر کے صلح کرا دو

اس میں بھی اشارہ ہے کہ تم خود یعنی مسلمان فیصلہ کرو کافروں یا غیروں سے نہ کراتے پھرو

ف۱۲: آگے اصول بیان فرما دیا کہ سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں اور یہ اخوت زیادہ اہم ہے

الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ الْحُجُرَٰتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ④

وہ لوگ جو پکارتے ہیں آپ کو حجروں کے باہر سے ان میں سے بہتے لوگ نہیں جانتے

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ

اور اگر یہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس تشریف لاتے یہ بات ان کے لئے بہتر ہوتی ۴ اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ⑤ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا أَن

مہربان ہے ۵ اے ایمان والو! اگر لائے تمہارے پاس کوئی بے دین کوئی بات پس اچھی طرح سے تحقیق کر لیا کرو کہیں

تُصِيبُوا قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ⑥ وَاعْلَمُوٓا

نہ پہنچ جاؤ کسی قوم کے پاس نادانی کے ساتھ ۶ پس ہو جاؤ گے اپنے کئے پر پشیمانی کرنے والے اور جان لو

أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ

کہ تم میں موجود ہے اللہ کا رسول اگر وہ تمہاری بات مانے بہت سے دینی کاموں میں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ گے ۷

لَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ

لیکن اللہ نے محبوب بنایا تمہارے لئے ایمان کو اور خوبصورت کر دیا یہ ایمان تمہارے دلوں میں اور ناپسند کیا تمہارے لئے کفر

الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الرَّٰشِدُونَ ⑦ فَضْلًا

کو اور فاسق ہونے کو اور نافرمانی کو ۸ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں ۹ یہ فضل ہے

مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ⑧ وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ

اللہ کی طرف سے اور بہت بڑا احسان ہے اور اللہ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے ۹ اگر دو ٹولے

الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى

ایمان والے آپس میں لڑ پڑیں پس تم صلح کرا دو ان دونوں میں ۱۰ پس اگر ایک زیادتی کرے

الْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ

دوسرے پر پس تم سارے مسلمان لڑو اس کے ساتھ جو زیادتی کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے اللہ کے حکم کی طرف ۱۱ پس اگر وہ لوٹ آئے

فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ⑨

پس صلح کرا دو اپنے دونوں بھائیوں کے درمیان ساتھ انصاف کے اور انصاف کرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے انصاف والوں کو ۱۲

۱۰: پھر تنبیہ کردی کہ فیصلہ کرتے وقت اللہ سے ڈرو اگر جانبداری کی تو تم پر رحمت نہ ہوگی۔ آگے وہ باتیں بیان فرمائیں جو اس اخوت کو خراب کرنے والی ہیں ۱۱: کسی دوسرے کو ہلکا سمجھ کر اس کا مذاق نہ اڑاؤ۔ کلمہ پڑھنے کے بعد سب برابر ہو آگے فرمایا طعنہ زنی نہ کرو نہ برے نام رکھو۔

۱۱: اس سے مراد کسب کی بنیاد پر حقارت کی نظر سے نام رکھنا ہے۔ آگے فرمایا یہ حرکت کرنے سے تم خود فاسق اور گناہگار بن جاؤ گے تو کیا تم اپنے لئے پسند کرو گے یہ تو کسی مومن کیلئے بہت برا نام ہوگا۔ نفسیاتی طور پر سمجھا کر آگے توبہ کی تلقین کی فرمایا ورنہ تم ظالم شمار ہوگے

۱۲: آگے بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا جو فساد کی جڑ ہوتی ہے ۔ یہ دو بری باتیں عموماً اپنے مخالف یا حریف کیلئے ہوتی ہیں بدظنی، عیب جوئی اور غیبت ۔ آگے غیبت کی گندگی حسی مثال سے سمجھائی۔ حضور نے تو اس کا مشاہدہ فرمایا حدیثوں میں موجود ہے اسی لئے فقہ حنفی میں اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

۱۳: آگے فرمایا یہ سب بت توڑ دو جو انتشار کا سبب بنتے ہیں۔ خاندانی برتری کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ تم سب آدمؑ و حواؑ کی اولاد کی حیثیت سے بالکل برابر ہو یہ قبیلے، خاندان، قومیں صرف تعارف کیلئے ہیں ۔ ۱۵: آگے فرمایا خدا کے ہاں معیار فضیلت پرہیزگاری ہے۔

۱۱: یہاں ایک بات سمجھنا ضروری ہے کہ ایک ہے اللہ کے ہاں عزت اور ایک ہے نظام معاشرت یعنی نکاح وغیرہ میں کفو یعنی برابری کا خیال رکھنا وہ نظام زندگی میں ضروری ہے اس کے تفصیلی مسائل کتب فقہ میں موجود ہے بعض صورتوں میں غیر کفو میں نکاح ہوتا ہی نہیں یا توڑا جا سکتا ہے

آگے پھر بنو تمیم کا ذکر ہے جن کی بے احتیاطی پر یہ سورۃ نازل ہوئی

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ

بے شک ایمان والے سارے آپس میں بھائی بھائی ہیں پس صلح کرا دیا کرو اپنے دونوں بھائیوں کے درمیان اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم پر

ع ۱۳
تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن

رحم کیا جائے اے ایمان والو! ٹھٹھا نہ کریں مرد مردوں کے ساتھ ہو سکتا ہے یہ دوسرے لوگ

يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا

ان سے بہتر ہوں اور نہ ٹھٹھا کریں مسلمان عورتیں مسلمان عورتوں کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ عورتیں بہتر ہوں

مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ

ان سے اور نہ عیب لگاؤ اپنی جانوں کو اور نہ دوسروں کو برے ناموں سے یاد کرو بہت برا ہے نام

الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

فسق کا ایمان لانے کے بعد اور جو کوئی ان سے باز نہ آیا پس وہی لوگ ظالم ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ

اے ایمان والو! بچتے رہو بہت زیادہ بدگمانی کرنے سے بے شک بعض دفعہ بدگمانی

إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن

گناہ ہو جاتی ہے اور کسی کا کھوج نہ لگاؤ اور نہ غیبت کرو آپس میں ایک دوسرے کی۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ

يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ

کھائے گوشت اپنے مردار بھائی کا پس تم اسے برا سمجھو گے اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ

بڑا مہربان ہے اے لوگو! ہم نے پیدا کیا ہے تم کو ایک مرد سے اور ایک عورت سے اور ہم نے بنایا تم کو

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

شاخوں میں اور کئی قبیلوں میں تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لو بے شک تم میں سے زیادہ عزت والا اللہ کے ہاں وہ ہوگا جو زیادہ پرہیزگار ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ

عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا

سب کچھ جانتا ہے ہر چیز کا باخبر ہے کہتے ہیں یہ دیہاتی مسلمان کہ ہم ایمان لائے آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے مگر یوں کہو

ف۱: فرمایا تم نے ابھی اطاعت کا اعلان کیا ہے ایمان دل میں داخل نہیں ہوا تو ایمان کا دعویٰ صحیح ہوگا اسلئے کہ ایمان دل میں داخل ہونے کے لیے کیفیت بدل جاتی ہے نہ کہ منہ میں سمجھ ذکر کردہ عقیدہ پر یا عمل کر عبد ہوتے ہیں نہ آئینوں کو ان حکموں کی تعمیل میں بہانہ سازی یا کوتاہی

ف۲: اگر صحیح ایمان والوں کی نشانیاں اور صفات بیان فرما دیں کہ یہ ہونگی تو ایمان کا دعویٰ صحیح ہوگا ف۳: پختہ اور غیر متزلزل ایمان اور مالی جانی جہاد اور قربانی۔ آگے فرمایا ایمان کی سچائی پرکھو ان اعمال سے ہوگی ورنہ صرف دعویٰ بغیر عمل کے بالکل جھوٹ ہوگا

ف۴: آگے فرمایا ایمان جتلانے کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ خود جانتے ہیں اسلئے ایمان جتلا کر احسان نہ کرو ف۵: آگے ان کا جواب دیدیا کہ یہ تمہارا نہیں اللہ کا تم پر احسان ہے اگر واقعی تم دل سے کہہ رہے ہو اگر منافقت ہے تو وہ بھی اللہ جانتے ہیں تم دھوکہ نہیں دے سکتے

ف۶: یہ تنبیہ مسلمانوں کو بھی کر دی کہ نیکی کی توفیق پر احسان نہ جتلاؤ بلکہ اللہ کے احسان و انعام کا شکر ادا کرو جس نے تمہیں یہ توفیق دیدی ہے

أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَ

ہم اسلام لے آئے اور ابھی داخل نہیں ہوا ایمان تمہارے دلوں میں ف۱ اور اگر تم حکم مانوگے اللہ کا اور

رَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾

اس کے رسول کا وہ کمی نہ کرے گا تمہارے عملوں میں سے کچھ بھی بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۲

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا

بے شک ایمان والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر اس میں شک نہ کریں اور جہاد کریں

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾

اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں ف۳ یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں ف۴

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

آپ فرما دیجئے کیا تم خبر دینی چاہتے ہو اللہ کو اپنے دین کی اور اللہ جانتا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ

فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ

جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے یہ احسان رکھتے ہیں آپ پر کہ یہ اسلام لے آئے ہیں

قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ

آپ فرما دیجئے مجھ پر احسان نہ کرو اپنے اسلام لانے کا ف۵ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا جس نے

هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

رہنمائی کی تمہاری ایمان کے لئے اگر تم اپنے ایمان میں سچے ہو بے شک اللہ جانتا ہے

غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ ع ۲ / ۸ / ۱۴

چھپی باتیں آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ دیکھ رہا ہے وہ کام جو تم کر رہے ہو ف۶

۵۰ سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ ۳۴ منزل ۷

سورۃ قٓ مکی ہے اور اس میں ۴۵ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

سلہ: سورۃ قٓ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی ابتدا اسی حرف سے کی گئی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ قٓ۔ پہلی سورۃ حجرات میں حضورؐ کی عظمت بیان فرمائی اور اس سورۃ کی ابتدا میں قرآن کا مقام بیان فرمایا اور پھر حضورؐ کے پیغام میں سے سب سے اہم بنیادی عقیدہ حیات بعد الموت کو بیان فرمایا۔ اسی طرح سورۃ حجرات کے شروع میں حکم تھا کہ اللہ اور اسکے رسول کے فیصلے کے مقابلے میں اپنی عقل اور رائے کو دخل نہ دو تو اس حکم میں سب سے زیادہ جس حکم کو عقل پر رکھ کر جھٹلایا گیا یا ناممکن سمجھا گیا وہ حیات بعد الموت کا عقیدہ ہے اس لئے اس سورۃ میں اسی عقیدہ کو اہمیت سے بیان فرمایا گیا۔ اس سورۃ کی یہ بڑی فضیلت ہے کہ حضورؐ اس کو بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے اور کئی صحابیات نے آپؐ سے سن کر اسے یاد کر لیا تھا۔

سلہ: یہ بیان قرآن کی عظمت دو طرح بیان فرمائی پہلے تو اس کی قسم اٹھا کر اشارہ فرمایا کہ قسم کسی بہت ہی اعلیٰ چیز کی اٹھائی جاتی ہے بتا دیا کہ میرے نزدیک اس کا مقام اتنا بلند ہے کہ میں اس کی قسم اٹھا رہا ہوں اور نام کے ساتھ فرمایا کہ یہ بہت عزت والی کتاب ہے اسلئے جو عقیدہ یہ بار بار کثرت سے بیان کر رہی ہے اس کو معمولی نہ سمجھو اور اس کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اسے دل و جان سے بلا شک و شبہ من و عن تسلیم کرو اور اپنی عقل سے نہ ناپو۔ جیسے کافروں نے اس عقیدے کو من کر ماورائے عقل سمجھا اور اس پر تعجب و حیرانی کا اظہار کیا

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

١ مجھے قسم ہے قرآن کی جو بڑی عزت والا ہے ٢ بلکہ تعجب کیا انہوں نے جب آیا انکے پاس ایک ڈرانے والا جو انہی میں سے ہے

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

پس کہا کافروں نے یہ تو بڑی عجیب چیز ہے ٣ آیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا

یہ تو بہت دور کا لوٹنا ہے ٤ بے شک ہم جانتے ہیں جتنا کم کرے گی زمین انکے بدنوں میں سے اور ہمارے پاس

كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥

ایسی کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے بلکہ جھٹلا دیا انہوں نے حق بات کو ٥ جب کہ آ پہنچی انکے پاس پس وہ ایسے معاملے میں ہیں جو انکو بے چین کر رہا ہے ٦

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَاۗءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا

کیا وہ نہیں دیکھتے آسمان کی طرف جو ان کے سروں پر ہے ہم نے کیسا بنایا اُسے اور زینت دی اُسے اور اس میں

مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا

کوئی بھی دراڑیں نہیں ہیں ٧ اور زمین کو بچھونا بنایا ہم نے اور ڈال دئے ہم نے اس میں بھاری بھاری بوجھ اور اگایا

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨

اس میں ہر قسم کے جوڑے کو جو بہت خوشنما ہیں ٨ یہ بات سمجھ کی ہے اور نصیحت کی ہے ہر اس بندے کیلئے جو اللہ کی طرف انابت ٩ کرنیوالا ہے

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩

اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت والا پس اگایا ہم نے اس پانی کے ساتھ باغوں کو اور اس بیج کو جسے پھر کاٹا جاتا ہے

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ

اور پیدا کیا ہم نے ان کھجوروں کو جو بہت لمبی ہیں ان کیلئے ایسا گودا ہے جو بڑا لذیذ ہے یہ ساری کی ساری چیزیں رزق ہے میرے بندوں کیلئے اور ہم نے زندہ کیا اسکے ساتھ

بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ

مُردہ بستی کو اسی طرح قبروں سے نکلنا ہے ١٠ جھٹلا چکے ان سے پہلے نوح کی قوم والے اور کنویں والے

الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝١٢ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝١٣ وَّاَصْحٰبُ

اور ثمودی اور عادی اور فرعون اور لوط کے بھائی اور بن والے

سلہ: یہ بات بطور استہزاء و استخفاف بھی ہو سکتی ہے جو آگے آ رہی ہے

سلہ: آگے اللہ نے اس کا جواب دیا کہ یہ جو بیت ہے کہ تمہارے جسم کے مادہ کی کتنی مقدار مٹی میں مل گئی ہے اور کتنی باقی ہے ہماری ریکارڈ کی کتاب میں سب درج ہے

سہ: حق سے مراد قرآن بھی ہے اسلام بھی ہے اور خاص طور پر یہ عقیدہ بھی ہے جو انہیں بے چین کیئے ہوئے ہے چونکہ وہ عقل سے ناپتے ہیں مشاہدہ معیار ہے اور غیب پر ایمان نہیں

سلہ: آگے اللہ تعالیٰ اپنی سمجھانے کیلئے دلائل دئے کہ جو خدا اس پوری کائنات کی تخلیق پر قادر ہے پانی کے ذریعے مردہ زمین سے بڑے بڑے درخت نکالنے پر قادر ہے وہ مردہ بدنوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے تم کیوں بے چین ہو

سے: آسمان دیکھنے کیلئے سر اوپر نہیں اٹھا سکتے ہو یا وہ بہت دور ہے تو زمین کو دیکھ لو

سلہ: آگے فرمایا سمجھ کیلئے انابت ضروری ہے اور وہ ان میں ہے نہیں بلکہ عناد ہے

سلہ: آگے بارش اور اسکے فوائد بتا کر سمجھایا کہ کھیتوں کے باغ، گندم کے دانے، کھجوریں سب تمہارا رزق ہے جو سب بظاہر مردہ زمین سے نکلتا ہے تم بھی اسی طرح نکلو گے

سلہ: سمجھایا کہ جس طرح ہر پودہ بیج کے مطابق نکلتا ہے تم بھی شکل و صورت، قد کاٹھ رنگ و اعمال کے مطابق قبروں سے نکلو گے۔ جیسا بیج ہوگا ویسی شکل ہوگی۔

آگے فرمایا اگر تم نہ مانو گے تو تم پر دنیا میں بھی عذاب آئے گا جس طرح سابقہ قوموں پر آیا ان کے حالات سن لو اور عبرت پکڑو۔

۱؎ :۔ "تبع" یمن کے بادشاہ کو کہتے تھے آگے تباہی کی وجہ بتا دی کہ رسولوں کی بات نہ مانی تو اس دنیاوی عذاب کے شکار ہوئے ۲؎ :۔ آگے ایک اور نفسیاتی دلیل دی کہ پہلے جب پیدا کرنا زیادہ مشکل تھا اُس کو تو مانتے ہو اور دوبارہ پیدائش جو نسبتاً آسان ہے اُس کو
نہیں مانتے ہو کیا یہ سمجھتے ہو کہ اب خدا تھک گیا ہے اب اسکی طاقت و قدرت باقی نہیں رہی ہے ۳؎ :۔ فرمایا اصل وجہ ان کا غلط معیار حق و صداقت ہے یہ ہر چیز کو دنیاوی حالات کے مطابق اور مشاہدہ و عقل کی بنیاد پر جانچتے ہیں اسلئے دوبارہ زندگی کے متعلق شک میں ہیں
آگے فرمایا انسان میری تخلیق ہے میں نے تو اس کے جسم کے اندر ایسا نظام رکھا ہوا ہے جو اس کا ناقص عقل سمجھ ہی نہیں سکتا حالانکہ وہ حقیقت ہے ۴؎ :۔ یہی بات فرمائی ہے دل کے وسوسوں کو جانتا ہوں یہ کوئی مادی چیز تو ہے نہیں کہ کہیں آنے سے میں معلوم کر لیتا ہوں لیکن یہ حقیقت
۵؎ :۔ دوسری چیز یہ ہے کہا میں آپ سے نظر آتا ہوں۔ آگے تیسری چیز کراماً کاتبین فرمائے ۶؎ :۔ کیا یہ آپ سے نظر آتے ہیں یا عقل مانتا ہے آگے فرمایا کیا آپ سے میرا فٹ کیا ہوا ٹیپ ریکارڈ یا وڈیو کیمرہ نظر آتا ہے ۷؎ :۔ یہ کسی کسی حقیقت کو عقل سے ناپے گا بہتر ہے موت سے پہلے
مانے

الْاَیْکَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ کُلٌّ کَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾
اور تبع کی قوم ۱؎ ان سب نے جھٹلا دیا تھا اپنے رسولوں کو پس ان پر ثابت ہوا میرا عذاب ۲؎

ع
اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ ۱ ع ۱۵ ۱۵
کیا ہم تھک گئے ہیں ان کو پہلی بار پیدا کر کے بلکہ وہ شک میں ہیں نئی پیدائش میں ۳؎

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ
اور بے شک ہم نے ہی بنایا انسان کو اور ہم جانتے ہیں ان باتوں کو بھی جن کا وسوسہ ڈالتا ہے نفس اس کا اور بے شک ہم قریب ہیں

اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ
انسان کے اس کی شہ رگ سے بھی ۴؎ جب لیتے ہیں دو لینے والے اس کی دائیں جانب سے اور اس کی

الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ
بائیں جانب سے جو وہاں بیٹھے ہوتے ہیں ۵؎ نہیں نکالتا یہ اپنے منہ سے کوئی بھی بات مگر اس کے قریب حاضر کرنے والا تیار ہے ۶؎ اور

جَآءَتْ سَکْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِکَ مَا کُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَ نُفِخَ
آئے گی موت کی بے ہوشی بالکل ٹھیک ٹھیک (اسے کہا جاتا ہے) فوت کرتے وقت یہ وہ چیز ہے جس سے تو بھاگتا رہا ۷؎ اور پھونکا جائیگا

فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِکَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ
صور میں یہ وہ دن ہے جو عذاب کا دن ہوگا ۹؎ اور آئیگا ہر انسان اس کے ساتھ ہانکنے والا ہوگا

وَّ شَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ
اور ایک گواہ ہوگا ۱۰؎ بے شک تو رہا غفلت میں اس دن سے ۱۱؎ بے شک مٹا دیا ہم نے تجھ سے تیرے پردے کو

فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ﴿۲۳﴾
پس تیری نظر آج بہت تیز ہے اور کہے گا انسان کا ساتھی فرشتہ یہ وہ ہے جو میرے پاس تیار ہے ۱۲؎

اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ ﴿۲۵﴾
ڈال دو دوزخ میں ہر ناشکرے کو جو ضدی تھا ۱۳؎ روکنے والا تھا نیکی کے کاموں کو حد سے بڑھنے والا تھا شک کرنے والا تھا

الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾
وہ جس نے بنا لیا تھا اللہ کے ساتھ دوسرا معبود پس ڈال دو اُسے سخت عذاب میں ۱۴؎

۸؎ :۔ فرمایا موت بھی ایک اٹل حقیقت ہے جو آپ سے دکھا کر جتلا بھی دیا جائیگا
۹؎ :۔ اس برزخی زندگی کے بعد قیامت کا دن بھی ان سب حقیقتوں کی طرح ایک
اٹل حقیقت ہے اور اس دن منکرین کیلئے عذاب بھی حقیقت ہے۔ آگے اسکی کیفیت بتادی
۱۰؎ :۔ ان دونوں سے جان چھڑا کر کہاں بھاگے گا۔ وہاں اس منکر سے کہا جائیگا
۱۱؎ :۔ تیرے خیال میں یہ قیامت تھی ہی نہیں آج اپنی آنکھوں سے (قیامت) دیکھ لے اور جنہم بھی
۱۲؎ :۔ اس کے بعد دوزخ میں ڈالنے کا حکم ہو جائیگا اور ساتھ اس کی وجہ بھی بتائی جائیگی
۱۳؎ :۔ خدا کی نعمتیں کھا کر شکر نہ کیا، دلائل سن کر ضد پر قائم رہا، دوسروں کو
بھی دین سے روکتا رہا، نافرمانی کی حدیں عبور کر دیں اور قیامت میں شک
کرتا رہا اور سب سے بڑا جرم یعنی شرک میں مبتلا رہا آج سخت عذاب چکھے
۱۴؎ :۔ پہلے ساتھی یعنی نگران فرشتے نے تو فرد جرم سنا کر طے شدہ فیصلہ سنا دیا آگے
دوسرے ساتھی شیطان کا ذکر ہے جس کے کہنے پر یہ دنیا میں شرک اور نافرمانی کرتا رہا

ل ا - شیطان وہاں اپنی براءت کا اظہار کر دیگا کہ میرا کوئی قصور نہیں یہ خود ہی گمراہ تھا آگے اللہ کا جواب ہے ۲ - فرمایا جائیگا اب جھگڑنے کا کیا فائدہ ہے یہ بات تو سوچ سمجھی دنیا میں بتا دی جا چکی ہے یہ فیصلہ پہلے کا ہے جواب نافذ ہو رہا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا
۳ - فرمایا یہ سزا تمہارے عقیدہ و عمل کے عین مطابق ہے کوئی زیادتی نہیں کی گئی ہے - آگے اختتامی طور پر جہنم کی وسعت بیان فرمادی کہ تم دنیا میں دوزخیوں کی غالب اکثریت دیکھ کر اس سوچ میں نہ پڑ جاؤ کہ یہ سما ئیں گے کہاں؟ فرمایا وہ تو اور مانگے گی
۵ - آگے فرمانبرداروں کے ٹھکانے جنت کا ذکر فرمادیا ۵ - جس طرح دوزخیوں کو داخلے سے پہلے جرم بتائے گئے اہل جنت کی بھی صفات کا اعلان کر دیا جائیگا یا نخصوص انابت الی اللہ اور ایمان بالغیب - خشیت سے مراد اللہ کی ناراضگی سے ڈرے
۷ - یہ سلام اللہ کی طرف سے ہوگا آگے فرمایا سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ یہ جنت وقتی نہیں بلکہ دائمی ہے ۸ - آگے فرمایا اب وہ جن لیئے زندگی گزاریں گے اور جو میں خود دونگا وہ بھی بے حد و حساب ہے ۹ - آگے پھر کافروں کو پہلوں کے انجام سے ڈرایا
۱۰ - فرمایا جب میں پکڑوں تو پھر نافرمانوں کو کوئی جائے پناہ نہیں ملتی اسلئے عبرت پکڑو اور نصیحت حاصل کرو ۱۱ - واضح فرمادیا کہ نصیحت غور سے سن کر دل سے سوچنے والے کو ہی حاصل ہوتی ہے - آگے پھر اپنی قدرت یاد کرادی کہ مرے لئے کوئی بات مشکل نہیں
۱۲ - آگے حضور کو تسلی اور پروگرام دیا کہ ان کافروں کے انکار اعتراضات تمسخر اور خرافات باتوں پر صبر کریں - اپنا کام بھی جاری رکھیں اور ساتھ یہ سلسلہ بھی شروع کریں

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ

کہے گا ساتھی اس کا اے میرے رب! میں نے گمراہ نہیں کیا تھا اس کو لیکن یہ خود دور کی گمراہی میں تھا ۱ اللہ فرمائے گا

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ

نہ جھگڑو آپس میں میرے سامنے اور میں پہلے سنا چکا ہوں یہ سزا تمہارے لئے ۲ نہیں بدلی جا سکتی کوئی بات

٢ ع ١٤ ١٦ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ

میرے سامنے اور میں نہیں ہوں ظلم کرنیوالا بندوں پر ۳ جس دن ہم پوچھیں گے دوزخ کو کیا تو بھر چکی ہے

وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾

اور وہ یہ کہے گی کیا کچھ اور بھی باقی ہے ۴ اور قریب کی جائیگی جنت اللہ سے ڈرنیوالوں کیلئے جو بالکل قریب ہوگی ۵

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ

(ان سے کہا جائیگا) یہ وہ ہے جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا یہ جنت ملے گی ہر اس انسان کو جو اللہ کی طرف رجوع کرنیوالا اور باتوں کو یاد رکھنے والا ہے جو ڈرا اپنے مہربان رب سے بن دیکھے

وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾

اور لایا وہ دل جو اللہ کیطرف رجوع کرنیوالا تھا ۶ جنت میں داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ ۷ آج کا دن ہمیشہ رہنے کا دن ہے ۸

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ

ان کو ملے گا اس جنت میں جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس بہت زیادہ ہے ۹ اور کئی تباہ کئے ہم نے ان سے پہلے بھی

قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾

کئی زمانوں کے لوگ جن کی پکڑ ان سے سخت تھی پس وہ گھس گئے بستیوں میں (یوں کہتے ہوئے) کیا کوئی پناہ کی جگہ ہے ۱۰

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ

بے شک ان باتوں میں نصیحت ہے ہر انسان کیلئے جس کے لئے دل ہو اور وہ ڈالدے اپنے کانوں کو اس حال میں کہ وہ بات کو

شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ

سننے کیلئے حاضر ہو ۱۱ اور بے شک ہم نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو اور ساری کائنات کو جو ان دونوں کے بیچ میں ہے چھ

اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ

دنوں میں اور ہمیں نہیں پہنچی کوئی تھکن ۱۲ پس آپ صبر کرتے رہیں ان باتوں پر جو یہ کہتے ہیں اور تسبیح بیان کرتے رہیں

ا: یہ اوقات عبادت کیلئے زیادہ بہتر ہیں ان سے مراد فجر، عصر اور عشاء بھی ہے اور بعض کے نزدیک قبل الغروب سے ظہر، عصر اور من الیل سے مغرب، عشاء کی نمازیں بھی ہیں ۲: اس سے مراد فرض نماز کے بعد نوافل، تسبیحات وغیرہ بھی ہو سکتی ہیں۔ آگے پھر
قیامت کا عقیدہ بیان فرما دیا ۳: اس سے صور اسرافیل ثانی مراد ہے جس سے روز حشر بپا ہوگا ۴: یہاں بھی نکلنا فرمایا زندہ کرنا نہیں یہ بھی قبر یا برزخی زندگی کا ثبوت ہے۔ آگے فرمایا میں اللہ ہی زندگی اور موت دیتا ہوں اور اسی کے بعد یوم حشر میں لوٹنا میرا ہی کام ہے
۵: آگے یوم النشور کا منظر بتایا ہے ۶: سوچو روح دوڑتی ہے یا جسم۔ وہ منکر جو حیات بعد الموت نہیں مانتے پھر دوڑتے ہوئے کیسے گئے یہ کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا میں بتاتا ہوں کیا ہے ۷: مرنے کے بعد زندہ اٹھانا میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔
آگے حضورؐ کو فرمایا میں ان کافروں کے اقوال و افعال کو جانتا ہوں آپؐ ان کو قرآن پڑھ پڑھ کر سناتے رہیں عذاب سے ڈراتے رہیں۔ کسی زبردستی یا جبر کی ضرورت نہیں۔ جو میرے عذاب سے ڈریگا قرآن کو مان کر عمل کرے گا اور فائدہ پائے گا۔

بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ الَّيْلِ

اپنے رب کی تعریفوں کی سورج چڑھنے سے پہلے اور سورج کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کے کچھ حصے میں بھی

فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ

اللہ کی تسبیح بیان کریں ۱ اور سجدوں کے بعد بھی ۲ اور کان لگائیں جس دن پکارے گا پکارنے والا بالکل قریب کی جگہ سے

قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

جس دن سن لیں گے اس چیخ کو بالکل ٹھیک ٹھیک ۳ یہ دن ہوگا قبروں سے نکلنے کا ۴

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ

بے شک ہم ہی زندگی دیتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے ۵ جس دن پھٹ جائے گی زمین ان سے اور

عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

یہ نکلیں گے دوڑتے ہوئے ۶ یہ جمع کرنا ہم پر بڑا آسان ہے ۷ ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کہا کرتے ہیں

۳ ع ۱۲ ۱۷ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

اور آپ ان پر زور کرنیوالے نہیں ہیں پس آپ سمجھاتے رہیں قرآن سے ہر انسان کو جو ڈرتا ہو میرے عذاب سے

۵۱ سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ ٦٧

سورۃ الذّٰرِیٰت مکی ہے اور اس میں ۶۰ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۸

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

مجھے قسم ہے ان ہواؤں کی جو بکھیرتی ہیں پوری طرح بکھیرنا اور قسم ان بادلوں کی جو اٹھاتی ہیں بہت بڑے بوجھ کو اور جو چلتی ہیں ٹھہر ٹھہر کر اور جو تقسیم کرتی ہیں

اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾

اللہ کے حکم کو بے شک وہ چیز جسکا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچی چیز ہے اور بے شک بدلے کا دن ہو کر رہے گا ۹

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ

مجھے قسم ہے اسی آسمان کی جو جالیوں والا ہے بے شک تم البتہ ایسی باتیں کرتے ہو جن میں اختلاف کیا جا رہا ہے بھٹکایا جاتا ہے اس دن سے

۷: سورۃ الذّٰرِیٰت مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر
اسی کلمہ سے سورۃ کی ابتدا ہو رہی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام
رکھا ہے سورۃ الذّٰرِیٰت۔ اس سورۃ میں بھی پچھلی سورۃ کی طرح حیات بعد الموت
کو بیان فرمایا۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں فرمایا قیامت کے دن کیلئے زمین کو پھاڑ کر مردے
نکالے جائیں گے اور انہیں میدان حشر میں جمع کر دیا جائیگا اس سورۃ میں اس کی حسی
دلیل بیان کر دی کہ جس طرح صاف مطلع کو ابر آلود کرکے ٹنوں پانی برسا کر پھر مطلع صاف
کر دیتے ہیں پانی کے ذرے جمع ہو کر بادل بنتے ہیں اسی طرح تمہارے ذرات مل کر بدن بن جائیں گے
۸: اس سے مراد ہوائیں ہیں جو بارش لاتی ہیں بعض علماء نے فرشتے بھی مراد لئے ہیں
اللہ تعالیٰ نے یہ قسمیں کھا کر ان کو بطور شہادت اور دلیل پیش کرکے قیامت کا عقیدہ بیان فرمایا
۹: آگے آسمان کی قسم کھا کر اور انداز میں یہی عقیدہ سمجھایا کہ تم خواہ مخواہ جھگڑ رہے ہو

۱. فرمایا قیامت کے بارے میں خواہ مخواہ جھگڑ رہے ہو اس کو وہ تو تسلیم کرے گا جسے بارگاہ ربوبیت سے کچھ نصیب ہو اور جو راندۂ درگاہ ہے وہ کبھی نہیں مانے گا۔ آگے فرمایا یہ سروپا اندازے لگانے والے اور دنیاوی عیاشیوں میں مدہوش بے خبری میں ہی مارے جائیں گے
۳. آگے فرمایا یہ سارے منکر طنزاً پوچھتے ہیں کہ کب قیامت آئیگی کیا دیر ہے؟ ۴. آگے اس کا جواب ہے کہ اس کی کیفیت سن لو البتہ دوزخ میں ڈالنے کے لئے تم کو باخبر کر دیا جائیگا کہ اب دیکھو سب۔ یہاں تک قیامت کا ایک نمونہ بتایا ہے آگے انعامات والا نمونہ بتایا جاتا ہے
۵. آگے ان متقین کے اعمال و صفات بیان کر دیں ۶. محسن کے معنے درجہ احسان پانیوالے۔ یہ بہت وصف ہے آگے فرمایا نتیجہ استغفار انفاق فی سبیل اللہ انکے نیک اعمال ہیں ۷. حق کا مطلب ہے لازم سمجھنا یعنی فرض زکوٰۃ علاوہ نفلی صدقات و امداد
۸. محروم سے مراد السائل ہے جو ضرورتمند ہے لیکن مانگتا نہیں البتہ دینے والا اس کی حالت سے واقف ہے۔ آگے پھر دعوت فکر دی ۹. فرمایا انقلابات زمانہ کو دیکھو، خود اپنے بدن کے انقلابات دیکھو، آسمانی انقلاب کو دیکھو سمجھ جاؤ گے
۱۰. اس سے مراد جنت ہے جو آسمانوں میں ہے۔ آگے اپنی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ جنت و دوزخ اتنی ہی یقینی ہے جتنی تمہارے اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات جو سوچ کر اپنی زبان سے کہتے ہو اور تمہارے کان سن بھی لیتے ہیں اس میں تمہیں کوئی شک نہیں ہوتا

۱۱. آگے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کی صداقت کی تاریخی دلیل ارشاد فرما دی
۱۲. یہ قوم لوط پر عذاب لانیوالے فرشتوں کا واقعہ ہے جو بیٹے ابراھیمؑ کے پاس بیٹے
کی خوشخبری دینے آئے۔ وہ فرشتے انسانی شکل میں آئے اور ابراھیمؑ کو سلام کیا
۱۳. ابراھیمؑ نے اجنبی مہمان سمجھ کر فوراً کھانے کا انتظام کیا وہ پہچان نہ سکے۔ یہ امتیاز
صرف حضورؐ کو حاصل ہے کہ انسانی شکل میں بھی فرشتوں کو پہچان لیتے تھے کہ یہ انسان نہیں ہے
چنانچہ گھی میں تلا بچھڑا لاکر ان کے سامنے رکھا اور کھانے کی دعوت دی

مَنْ اُفِكَ ۹ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۱۰ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۱۱

وہ جو بھٹکایا جاتا ہے ۱ مارے جائیں گے وہ تخمینہ لگانیوالے جو بے ہوشی میں ڈوبے ہوئے ہیں ۲

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۱۲ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۱۳ ذُوْقُوْا

وہ پوچھتے ہیں کب ہوگا دن بدلے کا ۳ یہ وہ دن ہوگا جب ان کو دوزخ کی آگ میں ڈالا جائیگا (ان کو کہا جائے گا) چکھو تم

فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ

عذاب اسی فتنے کا یہ وہ چیز ہے جس کو تم جلدی مانگا کرتے تھے ۴ بے شک اللہ سے ڈرنیوالے باغوں میں ہونگے

وَّعُيُوْنٍ ۱۵ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

اور چشموں کا پانی پئیں گے اور لیں گے وہ چیزیں جو دے گا ان کو ان کا رب ۵ بے شک یہ لوگ یہاں آنے سے پہلے

مُحْسِنِيْنَ ۱۶ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ

دل کیساتھ نیکی کرنیوالے تھے ۶ یہ لوگ رات کے تھوڑے حصے میں آرام کیا کرتے تھے اور سحری کے وقت اپنے رب سے

يَسْتَغْفِرُوْنَ ۱۸ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۱۹ وَفِي

گناہوں کی مغفرت مانگا کرتے تھے اور ان کے مالوں میں حق تھا ۷ مانگنے والے کیلئے اور محروم کیلئے ۸ اور

الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۲۰ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۲۱ وَفِي

زمین میں کئی نشانیاں ہیں یقین والوں کے لئے ۹ اور خود تمہاری جانوں میں بھی نشانیاں ہیں کیا تم نہیں دیکھتے اور

السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۲۲ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ

آسمان میں تمہاری روزی ہے اور وہ چیز بھی ہے جسکا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے ۱۰ پس مجھ کو قسم ہے اس کی جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا بے شک اللہ کا یہ فرمان بالکل حق ہے

مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۲۳ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ

جیساکہ تم کوئی بات بولتے ہو ۱۱ بے شک آپہنچی آپکے پاس بات ابراھیمؑ کے ان مہمانوں کی جو

الْمُكْرَمِيْنَ ۲۴ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۲۵

بڑی عزت والے تھے ۱۲ جب حاضر ہوئے ابراھیمؑ کے پاس تو انہوں نے سلام کیا ابراھیمؑ نے بھی سلام کیا اور سمجھے کہ یہ اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہیں

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۲۶ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا

پس آپ فوراً پہنچے اپنے گھر والوں کے پاس اور لے آئے ایک بچھڑا جو گھی میں تلا ہوا تھا ۱۳ پس نزدیک کیا اس کو ان مہمانوں کے کھانے کے لئے اور یہ فرمایا کیا

ع ۱ ۲۳ ۱۸ وقف لازم

سلہ جب انہوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا تو سمجھ گئے کہ یہ فرشتے ہیں تو عذاب کا ڈر محسوس ہوا ۔ سلہ فرشتے یہ دیکھ کر بول پڑے کہ آپ نہ ڈریں ہم تو آپ کے گھرانے کیلئے بیٹے کی خوشخبری لائے ہیں سلہ یہ بات آپکی بیوی نے سنی تو فوراً آ گئی
ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ حیرانی سے ناک پر ہاتھ رکھ کر کہا میں تو بانجھ ہوں کیسے بیٹا ہوگا ۔ سلہ فرشتوں نے بڑا پیارا جواب دیا کہ یہ تمہارے پالنے والے کا فیصلہ ہے وہ سارے طریقے جانتا ہے تم یقین رکھو کہ یہ بات ہو کر رہے گی اسباب کو نہ دیکھو

تَأْكُلُونَ ﴿٢٧﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ

تم نہیں کھاتے سلہ پس محسوس کیا آپ نے ان سے ایک قسم کے ڈر کو سلہ کہا انہوں نے آپ خوف نہ کریں اور بشارت دی انہوں نے آپکو ایک علیم بیٹے کی

عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ

جو بڑا سمجھدار ہوگا سلہ پس آئی بیوی آپ کی ایک دو چیخ میں پس ہاتھ مارا اپنے چہرے پر سلہ اور کہنے لگی میں تو بہت بوڑھی ہوں

عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

اور بانجھ ہوں سلہ کہا فرشتوں نے بات یہی ہے یونہی کہا تیرے رب نے بے شک وہ بڑی حکمت والا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے

۱: جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے فرشتے انسانی شکل میں ابراہیمؑ کے پاس آئے بیٹے کی بشارت دے چکے تو ابراہیمؑ نے ان سے پوچھا کہ تم انسانی شکل میں کس بڑے کام کیلئے آئے ہو یہ تو ایک معمولی عمل ہے تو فرشتوں نے عرض کیا کہ ہمارا اصل کام قوم لوط پر عذاب کا نزول ہے
۲: عذاب کی شکل بھی بتادی ۳: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نزولِ عذاب سے پہلے سوائے لوطؑ کی بیوی کے اہل ایمان کو بستی سے نکال دیا گیا ۴: اسکے بعد بستی کو الٹ کر پتھروں کی بارش کردی اور اسے مثالِ عبرت بنادیا۔ اسی واقعہ میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے دونوں پہلو بتادئے کہ خوشی
کو غمی اور غمی کو خوشی بنا دینا۔ بانجھ عورت سے اولاد اور آبادی بستی کو غیر آباد کردینا۔ سمجھا دیا کہ جس طرح میں کرسکتا ہوں مردہ سے زندہ بھی کرسکتا ہوں یعنی حیات بعد الموت اور تم نافرمانوں کو اسی طرح تباہ و برباد بھی کرسکتا ہوں۔ ۵: آگے بادشاہ وقت کا تذکرہ بھی بتادیا
۶: اس سے عصا کا سانپ بن جانا اور ید بیضا مراد ہے ۷: فرعون نے کہا کہ یہ جادوگری کے زور پر مجھ سے حکومت مانگتا ہے مجھے تو پاگل لگتا ہے اسنے کہ موسیٰؑ نے اپنی قوم کی آزادی کا مطالبہ بھی کیا تھا ۸: فرعون باوجود حکومت طاقت غرق ہوگیا اور غرق ہونے پر ... کا حساب ہوگئے
۹: یہ زوردار اور متمدن قوم کی مثال بھی دیدی۔ "عقیم" سے مراد جڑ سے اکھاڑنے والی ہوا مراد ہے ۱۰: آگے زبردست کاریگر اور سائنسی آلات کے استعمال کرنے والی ترقی یافتہ قوم کی مثال دیدی جو پہاڑوں کو تراش کر محلوں کی شکل دے لیتے تھے فرمایا وہ بھی تباہ ہوگئے

۱۱: ایسا عذاب آیا کہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکے ایک چیخ نے کلیجے پھاڑ دئے
۱۲: یہ تو تھے زمین کے ایک خاص حصہ پر آنے والے عذاب آگے عالمی عذاب بتادیا جس نے ساری روئے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور انسانوں کے علاوہ باقی مخلوق بھی مٹ گئی سوائے نسل کی بقا کیلئے ایک ایک جوڑے کے جو کشتی میں سوار کرادئے گئے یعنی نوحؑ والا واقعہ

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ
کہا ابراہیمؑ نے ۔ پس اصل وجہ کیا ہے تمہارے آنے کی ۱ے اللہ کی طرف سے بھیجے ہوؤ ! ۱ے ۔ کہا فرشتوں نے
اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾
ہمیں بھیجا گیا ہے اس مجرم قوم کی طرف ۲ے تاکہ ہم برسادیں اُن پر وہ پتھر جو مٹی کے بنے ہوئے ہونگے
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ
ان پر نشان لگے ہونگے وہ بھیجے تیرے رب کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کیلئے ۳ے پس نکال دیا ہم نے ان لوگوں کو جو اس بستی میں تھے
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا
ایمان والوں میں سے ۔ پس نہ پایا ہم نے اس بستی میں سوائے ایک گھرانے کے جو فرمانبرداروں میں سے تھا اور چھوڑ دیا ہم نے
فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ
اس بستی کی تباہی میں ایک نشانی کو ان لوگوں کیلئے جو ڈرتے ہیں دردناک عذاب سے ۴ے اور بڑی نشانی ہے موسیٰ کے قصّے میں بھی جب
اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ
بھیجا ہم نے اُن کو فرعون کی طرف ظاہر غلبے کے ساتھ ۵ے اُس نے منہ موڑ لیا فرعون نے اپنی طاقت کے ساتھ اور کہا یہ کوئی جادوگر ہے یا
مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَ
دیوانہ ۷ے پھر ہم نے پکڑ لیا اس کو اور اسکی فوجوں کو پھر ہم نے پھینک دیا ان کو سمندر میں اور وہ ملامت کرنے والا تھا ۸ے اور
فِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ
قوم عاد کی تباہی میں بھی ایک نشانی ہے جب ہم نے چھوڑا ان پر ایسی ہوا کو جو بانجھ بنانے والی تھی ۹ے وہ نہیں چھوڑتی تھی کسی بھی چیز کو جس پر گزر
عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا
جاتی تھی مگر کردیتی تھی اس کو چورہ چورہ چیز کی طرح ۱۰ے اور قوم ثمود کی تباہی میں بھی ایک نشانی ہے جب کہا گیا ان سے فائدہ اٹھالو
حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ
کچھ وقت کے لئے ۔ پس سرکشی کی انہوں نے اپنے رب کا حکم ماننے سے ۔ پس پکڑ لیا ان کو ایک ہی چیخ نے اور
هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾
وہ دیکھتے ہی رہ گئے ۔ پس وہ نہ تو اٹھ ہی سکے ۱۱ے اور نہ ہی کسی سے مدد مانگ سکے ۱۲ے

ے ا۔ یہاں بھی قدرت کا تجربہ کیلئے اظہار کیا یا تاریخی ثبوت کے ساتھ آگے اس کا تعمیری پہلو بتایا جا رہا ہے کہ کیا کچھ بنانے پر بھی قدرت ہے۔ (اسی طرح یہ بھی سمجھا دیا کہ اگر انسانوں کو راہ ہدایت دکھوانی ہی نہ ہوتی تو کائنات کی تخلیقات بذات خود خدا کے وجود و توحید کی دلیل ہیں

ے ۲۔ آسمان اتنا وسیع ہے کہ ہزاروں سال سے سائنسدان اور دانشور تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں لیکن اس کا احاطہ نہیں کر سکے آئے دن نئے انکشافات ہوتے رہتے ہیں فرمایا تم اسکا صحیح اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ آگے زمین کی مثال دیدی کہ اوپر نظر نہیں جاتی تو اپنے پاؤں ہی دیکھ لو

ے ۳۔ اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ یہ دسترخوان کی طرح بچھی ہوئی ہے کہ تمہاری کھانے کی ہر چیز اس پر موجود ہے اور اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ آگے فرمایا ہر چیز میں نر مادہ موجود ہے ے ۴۔ آگے اصل مقصد بیان فرما دیا کہ ان چیزوں سے نصیحت حاصل کرو اور فوراً اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اسکے حکم مان لو

ے ۵۔ اور خدا کو ماننے اور اس کی طرف رجوع کی سب سے بڑی دلیل شرک سے بچنا ہے ے ۶۔ پے در پے دو بار حضور سے اعلان کرایا گیا کہ میں اللہ کی طرف سے بھیجا ڈر سنانے والا ہوں خود کو نافرمانی اور اللہ کی ناراضگی سے بچا لو اسلئے کہ حضور کے سارے بیانات میں تنذیر کا پہلو غالب ہے پورا قرآن دیکھ لیں۔

آگے حضور کو تسلی دی کہ ان منکرین کے ردِّ عمل سے دلبرداشتہ اور مغموم نہ ہوں

جیسے سارے نبیوں کو ایسی ردِّ عمل کا سامنا کرنا پڑا ہے یہ کوئی نیا کام نہیں ہو رہا

ے ۷۔ فرمایا لگتا ہے ہر منکر قوم کچھلوں کو یہی سبق پڑھاتی رہی ہے کہ انبیاء کو یوں کہنا

ے ۸۔ فرمایا آپ نے سمجھانے کا اپنا فرض پورا کر دیا ہے اب اپنی دعوت کریں

ے ۹۔ البتہ سعادتمندوں کو وعظ و نصیحت جاری رکھیں۔ آگے انسانوں اور جنوں کا

مقصد تخلیق بتا دیا کہ میں نے تو انہیں پیدا کیا کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں میری مرضی کے

مطابق چلیں اور یہی بات سمجھانے کیلئے آپ کو اور پہلے سب انبیاء کو بھیجا گیا۔

ے ۱۰۔ اپنے حکموں کی اطاعت کا حکم میں نے اپنے کسی فائدے کیلئے نہیں دیا جیسے نوکر خدام روزی

کمانے اور کھانا کھلانے کیلئے مالک استعمال کرتے ہیں بلکہ میں تو خود روزی دینے والا ہوں

ے ۱۱۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ تم عبادت میں لگے رہو رزق کی فکر نہ کرو وہ میرا کام ہے

میں اسکی طاقت رکھتا ہوں۔ آگے فرمایا ان منکرین کا جرم بھی پہلوں ہی کی طرح ہے اور

انجام بھی ان جیسا ہی ہوگا البتہ مہلت میں میری حکمت ہے اپنی سمجھائیں کہ جلد بازی نہ کریں

ے ۱۲۔ آگے بتا دیا کہ جس عذاب کا دن جلدی مانگ رہے ہو وہ تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا بلکہ

تباہی ہوگی۔ منکرین سے یوم حساب میں عذاب کا وعدہ ہے انعامات کا نہیں اسلئے باز آؤ

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَ ۲ ع ۲۳ ۱

اور ہلاک کیا ہم نے نوح کی قوم کو اس سے پہلے بے شک یہ سارے کے سارے نافرمان لوگ تھے ۱ اور

السَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا

آسمان کو بنایا ہم نے بڑی طاقت کے ساتھ اور بے شک ہم بڑی وسعت والے ہیں ۲ اور زمین کو بچھایا ہم نے

فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ

پس ہم کتنے اچھے بچھانے والے ہیں ۳ اور ہر چیز سے ہم نے بنائے ہیں جوڑے تاکہ تم

تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾

نصیحت حاصل کرو ۴ پس دوڑو تم اللہ کی طرف بے شک میں تمہارے لئے اسی کی طرف سے کھول کر ڈر سنانے والا ہوں ۵

وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ

اور مت ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بے شک میں تمہارے لئے اسی کی طرف سے کھول کر ڈر سنانے والا ہوں ۶ اسی طرح

مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾

نہیں آیا ان لوگوں کے پاس جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں کوئی بھی رسول مگر لوگوں نے کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے ۷

أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾

کیا یہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے آرہے ہیں بلکہ یہ بڑی سرکش قوم ہیں ۸ پس آپ پھیر لیں ان سے اپنے رخ کو آپ پر کوئی الزام نہیں ہے ۹

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ

اور آپ سمجھاتے رہیں بے شک نصیحت فائدہ دے جاتی ہے ایمان والوں کو اور نہیں پیدا کیا میں نے جنوں کو اور نہیں انسانوں کو

إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن

مگر اسلئے کہ وہ میری عبادت کریں ۱۰ نہیں چاہتا میں ان سے کوئی روزی اور نہیں چاہتا میں کہ

يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ فَإِنَّ

وہ مجھے کھانا کھلائیں بے شک اللہ تعالیٰ ہی روزی دینے والا ہے طاقت والا ہے اور بڑا ہی طاقتور ہے ۱۱ پس بے شک

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾

ان لوگوں کیلئے جو میری حدیں توڑنے والے ہیں ڈول بھرا ہے جیسا ڈول ان کے ساتھیوں کے پس یہ مجھ سے عذاب جلدی نہ مانگیں ۱۲

سا:۔ سورۃ الطور مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کو اسی قسم سے شروع کیا گیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الطور"۔ مکی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا منظر بیان فرما کر بدے وہ اعمال بتلائے
جو وہاں عذاب کا سبب ہونگے اور پھر وہ اعمال ذکر کئے جو کامیابی کا ذریعہ بنیں گے اس کے بعد پہلی قوموں کی تباہی یاد کرا کے ان کے عقیدہ و اعمال کی قباحت بھی بتادی اور آخر میں اپنی قدرت کے دلائل دے کر ان لوگوں اور مومنوں کو حقیقی تسلی بتادیا ساتھ ہی کافروں کے لئے تباہی کا وعدہ کردیا
اس سورۃ الطور میں بھی بنیادی مسئلہ قیامت کا ہی بیان فرمایا ابتداء میں کچھ دلائل اور آثار سے قیامت کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے کچھ چیزوں کی قسمیں کھا کر متوجہ کیا جو قیامت کے وقوع کا معدن ہے اس کے بعد قیامت کی ہیبت بیان کی اس کا منظر پیش کیا اور اس کے
بعد عقیدہ توحید و رسالت بیان فرمایا اور آخر میں حضورؐ کی وساطت سے وہ اعمال بتادیئے جو قیامت کی بہتری کیلئے ضروری ہیں۔ ۲:۔ طور پہاڑ مقدس جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی کا ظہور فرمایا اور موسیٰؑ سے ہم کلام ہو کر نبوت اور پھر توریت کتاب دی۔ اسکی عظمت مشہور ہی
ہے۔ ۳:۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے یا قرآن مجید۔ آگے بیت اللہ یا آسمانوں پر اسی کے محاذی بیت المعمور مراد ہے جس کے گرد فرشتے طواف کرتے ہیں ۴:۔ اس سے آسمانی دنیا مراد ہے آگے سمندر کا ذکر ہے جس کے نیچے آگ ہے جس کی وجہ سے وہ جوش مارتا ہے یا بحر مردار مراد ہے
جو قوم لوط کی عبرت کی نشانی ہے اسی طرح بحر قلزم بھی ہو سکتا ہے جس میں فرعونی غرق ہوئے
۵:۔ دنیا میں آئی ہوئی تکلیف اور بیماری یا عذاب کو تو کوئی ہٹا سکتا نہ ہی آخرت کے عذاب کو
آگے قیامت کا منظر اور اس کی ہیبت بیان فرمائی اور پہلے ظاہری طور پر مضبوط ترین چیزوں کا ذکر کیا
۶:۔ انکی قیامت کی تکذیب کی وجہ دنیوی آسائشوں اور عیاشیوں کو نہ چھوڑ سکنا تھا
۷:۔ آگے اس تباہی کی تفصیل بتائی کہ دوزخ کا عذاب سنایا جائیگا چونکہ وہ مرضی سے تو نہ جائیں گے
اسلئے انہیں دھکیل کر ذلیل کرکے دوزخ کی طرف لے جایا جائیگا اور وہاں پھر فرد جرم سنائی جائیگی
۸:۔ اسی آگ کو جھٹلایا تھا آج آنکھوں سے دیکھ کر بتاؤ یہ جادو ہے یا حقیقی آگ
۹:۔ اسی جھٹلانے کے لئے حکم دیدیا جائیگا کہ اب اس میں داخل ہوجاؤ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے
۱۰:۔ آگے کامیاب طبقہ کا انعام ذکر فرمایا کہ جو دنیا میں اس پر ایمان کی وجہ سے ڈرتے ہیں آج کامیاب

ع ۳ / ۱۴ / ۲۰

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ يَّوۡمِهِمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ۝٦٠

پس تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے منکر ہیں اس دن سے جس دن کا ان کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے

٥٢ سُوۡرَةُ الطُّوۡرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ تِسۡعٌ وَّاَرۡبَعُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ ٧٦

سورۃ طور مکی ہے اور اس میں ۴۹ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

وَالطُّوۡرِ ۝١ وَكِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۝٢ فِىۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۝٣ وَّالۡبَيۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ ۝٤

مجھے قسم ہے طور پہاڑ کی اور مجھے قسم ہے اس کتاب کی جو لکھی گئی ہے کھلے ورق میں ۳ اور مجھے قسم ہے اس گھر کی جو ہر وقت آباد رہتا ہے

وَالسَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ۝٥ وَالۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۝٦ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٧

اور مجھے قسم ہے اس چھت کی جو بہت بلند کیا گیا ہے اور قسم ہے اس دریا کی جو جوش مارنیوالا ہے بے شک تیرے رب کا عذاب ہو کر رہے گا

مَّا لَهٗ مِنۡ دَافِعٍ ۝٨ يَّوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا ۝٩ وَّتَسِيۡرُ الۡجِبَالُ سَيۡرًا ۝١٠

اس کا ہٹانیوالا کوئی بھی نہیں ہے ۵ جس دن کانپنے کا آسمان پوری طرح کا نپنا اور چلیں گے پہاڑ پوری طرح چلنا

وقف لازم

فَوَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝١١ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ خَوۡضٍ يَّلۡعَبُوۡنَ ۝١٢ يَوۡمَ

پس تباہی ہوگی اس دن قیامت کو جھٹلانے والوں کی ۶ وہ لوگ جو اپنی بدگمانیوں میں کھیل رہے ہیں ۷ جس دن

يُدَعُّوۡنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ۝١٤

دھکیلے جائیں گے ان کو دوزخ کی آگ کی طرف پوری طرح دھکیلنا یہ وہ آگ ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۸

اَفَسِحۡرٌ هٰذَاۤ اَمۡ اَنۡتُمۡ لَا تُبۡصِرُوۡنَ ۝١٥ اِصۡلَوۡهَا فَاصۡبِرُوۡۤا اَوۡ لَا

کیا یہ جادو ہے یا تم نہیں دیکھ رہے ۹ داخل ہو جاؤ اس آگ میں جلنے کیلئے پس صبر کرو یا نہ

تَصۡبِرُوۡا‌ۚ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ‌ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝١٦ اِنَّ

صبر کرو برابر ہے تم پر بے شک وہی بدلہ دیا جائیگا جو کچھ تم دنیا میں کیا کرتے تھے ۱۰ بے شک

الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّنَعِيۡمٍ ۝١٧ فٰكِهِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمۡ رَبُّهُمۡ‌ۚ وَوَقٰهُمۡ

اللہ سے ڈرنیوالے باغوں میں ہونگے اور نعمتوں میں ہونگے کھائیں گے ان چیزوں کو جو دیگا ان کو ان کا رب اور ان کو بچائیگا

س۱: یہی اچھا ہُوا فرما دیا کہ دوزخ سے بچ گئے جنت مل گئی۔ آگے مزید نعمتوں کی تفصیل ہے س۲: نیک اولاد عملی کمزوریوں کے باوجود جنتی والدین کے پاس پہنچا دی جائیگی آگے فرمایا نیک والدین کا اولاد کو یہ فائدہ ہوگا کہ ان کے والدین کے اعمال میں کمی کئے بغیر اولاد کے اعمال کی کمی پوری کر دی جائیگی
س۳: آگے اور نعمتیں گنوا دیں کہ پھل، گوشت، مشروبات استعمال کریں گے تو سر چیں پیریں کھائیں گے یا درج۔ اپنا عقیدہ صحیح رکھیں س۴: آگے جنتوں کی مجلس آرائی اور گپ شپ بیان کر دی س۵: ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ یہ انعام واکرام کن اعمال کے بدلے میں ملا جو تم نے دنیا میں کئے تھے
س۶: بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم دنیا کی نعمتوں مال و اولاد آسائشوں کے ہوتے ہوئے اللہ کی ناراضگی اور قیامت کے عذاب سے ڈرتے رہتے تھے ہماری نظر آخرت پر تھی ہمیں دنیا کی چیزیں خدا کی یاد سے غافل نہ کر سکیں س۷: اس ڈر اور اس انعام کو اللہ کا احسان ہی قرار دیا اپنا کمال نہیں
س۸: آگے دوسری اہم وجہ بتا دی کہ ہم صرف ایک اللہ کو پکارتے تھے شرک ذاتی و صفاتی جلی و خفی نہیں کرتے تھے س۹: آخر میں دوبارہ اللہ کے احسان اور رحمت کی صفت کا ذکر کر کے دنیا کے نیک اعمال، خوف خدا، عقیدہ توحید اور یہ آخرت کی کامیابی صرف اسی کی طرف سے ہے

رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

ان کا رب آگ کے عذاب سے ۱ (ان سے کہا جائیگا) کھاؤ اور پیو دل کی خوشی کے ساتھ بدلہ ہے ان کاموں کا جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ

تکیہ لگائے بیٹھیں گے ایسے تختوں پر جو قطاروں میں رکھے ہونگے اور ہم انکو بیاہ دیں گے سفید رنگ والی اور موٹی آنکھوں والی اور وہ لوگ

آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا

یقین لائے اور ان کی پیروی کی ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ملا دینگے ہم ان کے ساتھ ان کی اولادوں کو ۲ اور نہ کم کرینگے

أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَ

ہم کمی ان کے عملوں میں سے کچھ بھی ہر انسان اپنی کمائی میں گروی ہوگا ۳ اور

أَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا

ہم زیادہ کرینگے ان پر پھل اور گوشت اس چیز کا جو وہ چاہیں گے ایک دوسرے سے لیں گے جنت میں

كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

وہ پیالہ جسکے پینے میں کوئی بے فائدہ بات نہ ہوگی اور نہ ہی کوئی گناہ ہوگا اور پھریں گے ان پر خادم

كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

یوں معلوم ہونگے جیسے وہ موتی ہوں جو چھپے ہوں ۴ اور متوجہ ہوکر آپس میں ایک دوسرے سے

يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ

یہ پوچھیں گے ۵ بے شک ہم تھے یہاں آنے سے پہلے اپنے گھروں میں اللہ سے ڈرنیوالے ۶ پس احسان کیا

اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ

اللہ نے ہم پر ۷ اور بچا لیا ہم کو لُو کے عذاب سے ۸ بے شک ہم یہاں آنے سے پہلے

نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ ع ۲ / ۴۸

اللہ کو پکارا کرتے تھے ۹ بے شک وہی اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالا بڑا ہی مہربان ہے ۱۰ پس آپ نصیحت فرماتے رہیں پس نہیں ہیں آپؐ اپنے رب کی مہربانی سے

بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

غیب کی باتیں خود بنانیوالے اور نہ ہی دیوانے ۱۱ بلکہ یہ کہتے ہیں یہ نبی شاعر ہے ہم انتظار کرتے ہیں اس پر گردش کا

س۱۰: چونکہ قرآن مجید میں آخرت کا ذکر زیادہ ہے جو نظر آرہا ہے نہ عام آدمی
کی عقل میں آسکتا ہے اور یہی سارا حضورؐ کا پیغام تھا جو لوگوں کو سناتے رہتے تھے
اسلئے منکر کافر کہتے کہ یہ عجیب باتیں کر رہے ہیں محسوس ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ حضورؐ
کاہن ہیں کہ غیب کی باتیں کر رہے ہیں یا ان کا دماغ چل گیا ہے آگے اللہ نے اسکی
تردید بھی کی اور حضورؐ کو فرمایا ان باتوں سے متاثر نہ ہوں اپنا کام جاری رکھیں
س۱۱: آگے منکرین کے دوسرے پروپیگنڈے کا جواب دیا کہ آپؐ شاعر بھی نہیں ہیں

ا: وہ کہتے کہ جس طرح شاعر ناکام ہوتے ہیں حضورؐ بھی ناکام ہو جائیں گے ہم گردش زمانہ کا انتظار کرتے ہیں فرمایا یہ بھی ٹھیک ہے تم بھی انتظار کرو ہم بھی کرتے ہیں ۳: آگے فرمایا کہ یہ بیوقوف سرکشی سے ایسی بات کرتے ہیں یا عقل سے کام نہیں

۳: جواب اگرچہ وہی مفہوم ادا کرتا ہے لیکن انداز سلجھا ہوا ہے۔ آگے دعوت فکر دی کہ ذرا سوچ کر جواب دو ۔ ان کا یہ دعویٰ کہ حضورؐ قرآن خود بناتے ہیں محض ایمان نہ لانے کا بہانہ ہے لیکن اگر واقعی وہ سمجھتے ہیں تو وہ بھی ایسا قرآن بنا دیں

۵: پورا قرآن نہیں صرف ایک بات ۔ آگے فرمایا یہ تو منطق ہی نہیں ابتداً ایک اور بات پر غور کریں ۷: کیا وہ بغیر کسی خالق کے بن گئے ہیں یا وہ خود اپنے خالق آپ ہیں یا آسمان و زمین انہوں نے بنائے ہیں آگے فرمایا جواب اسکا بھی نہیں ہے صرف وہ زمانے کا فیصلہ کر چکے ہیں ۸: آگے فرمایا اگر وہ خالق ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے تو کیا خدانے کائنات بنا کر ان کو خزانوں کا مالک بنا دیا ہے یا مالک تو نہیں صرف رکھوالا بنا دیا ہے کہ وہ خزانے دکھ دوں سے روک لو ۔ اس سے مراد حضرتؐ اسلام سے روکنا بھی ہو سکتا ہے

۹: اگر ان کے پاس یہ عقلی دلیل نہیں ہے تو کیا وہ آسمان پر جا کر اپنے عقائد و اعمال کے متعلق احکام لے کر آتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو حضورؐ کے بارے میں بھی کوئی واضح حکم لے آؤ ۔ ۱۰: آگے انکے اسی عقیدے کا ذکر فرمایا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں جبکہ اپنے لئے بیٹے لیند کرتے ہیں جو ایک انتہائی جاہلانہ اور ذلیل عقیدہ ہے اور ان کی پست سوچ کا اظہار ہے

۱۰: کیا اس وجہ سے وہ نبی مان رہے یا کوئی غیبی وحی و القاء ہو رہا ہے ان پر

۱۱: اگر یہ ساری باتیں نہیں تو وہ نبی کے ساتھ داؤ پیچ کھیل رہے ہیں تو یاد رکھیں یہ مکر و فریب اور چالیں خود ان پر پڑ جائیں گی۔ حق غالب اور وہ مغلوب ہوں گے

۱۲: آگے فرمایا کیا اللہ کے سوا کوئی ان کا ایسا حقیقی معبود ہے جو انکی مشکل میں کام آتا ہو یہ بت وغیرہ تو بے جان اور فرضی معبود ہیں یہ صرف ان کا تصور ہے کہ مدد کرتے ہیں

۱۳: اگر بطور معجزہ کوئی تختہ آسمان سے اترتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پھر بھی یہ تاویل کریں گے کہ یہ کوئی جمی ہوئی برف یا بادل کا ٹکڑا ہے۔ آگے فرمایا چونکہ انکا انکار صرف ضد اور عناد کی وجہ سے ہے اسلئے انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیں اور آسمانی فیصلے اور عذاب کا انتظار کریں جو ان پر نازل ہونے والا ہے

الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ﴿۳۱﴾

زمانے کی ۱ آپ فرما دیجئے تم انتظار کرو رہو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ۲

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

کیا حکم دیتے ہیں ان کو ان کی عقل یہ بات کہنے کا یا یہ ایسی قوم ہیں جو بڑے سرکش ہیں ۳ اور یہ کہتے ہیں کہ

تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا

اپنی طرف سے بات بنا کر لایا ہے بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے ۴ پس چاہیے کہ وہ لے آئیں ایک بات قرآن جیسی اگر وہ

صٰدِقِیْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا

سچے ہیں ۵ کیا وہ بنائے گئے بغیر کسی چیز کے یا وہ خود بنانے والے ہیں کیا انہوں نے بنائے ہیں

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ

آسمان اور زمین ۶ بلکہ وہ تو یقین ہی نہیں رکھتے ۷ کیا ان کے پاس خزانے ہیں آپ کے رب کے

اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ

یا وہ کسی پر زبردستی کرنیوالے ہیں ۸ کیا ان کے پاس ایسی سیڑھیاں ہیں جن پر چڑھ کر آسمانی باتیں سن سکتے ہیں پس لے آئے

مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ

ان کا سننے والا کوئی ایسی دلیل جو کھلی دلیل ہو ۹ کیا اس کیلئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں آیا

تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ

آپ ان سے مانگتے ہیں کوئی مزدوری تبلیغ پر جس کے بوجھ کے نیچے وہ دبے جاتے ہیں ۱۰ کیا ان کے پاس غیب کی باتیں ہیں

فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ یُرِیْدُوْنَ كَیْدًا ؕ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا هُمُ

جن کو وہ لکھ لیتے ہیں ۱۱ کیا یہ چاہتے ہیں آپکے خلاف کوئی بری تدبیر کرنی پس وہ لوگ جو کافر ہیں وہ خود اپنے

الْمَكِیْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾

مکروں میں پھنس جائیں گے ۱۲ کیا ان کیلئے کوئی معبود ہے اللہ کے سوا اللہ تو پاک ہے ان تمام باتوں سے جو یہ شرک بتاتے ہیں

وَ اِنْ یَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾

اگر وہ دیکھ لیتے ہیں کوئی ٹکڑا آسمان سے گرنے والا تو کہہ دیتے ہیں یہ تو بادل ہے جو جما ہوا بادل ہے ۱۳

۱ ۔ اس سے مراد قیامت ہے اور آگے اس سے پہلے کے عذاب یعنی بدر کی پیشگوئی اور وعدہ بھی کر دیا ۔ ۲ ۔ آگے فرمایا آپ صبر سے ان حکموں کے آنے کا انتظار کریں اور انکی مخالفت و ایذا رسانی کا خوف نہ کریں ہم آپ کے محافظ ہیں

۳ ۔ اس سے مراد مجلس سے اٹھنا بھی ہے اور سو کر اٹھنا بھی یعنی تہجد کا وقت اور آگے مغرب و عشاء اور فجر کی نماز کا وقت مراد ہو سکتا ہے ۔ یہ سارے اوقات قبولیت کے ہیں

۱ ۔ سورۃ النجم مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اسی مکہ میں سورۃ کی ابتدا ہوئی ہے شاید اسی مناسبت سے اس کا نام حضور نے سورۃ النجم رکھا ہے ۔ پہلی سورۃ کا آخری کلمہ النجم ہے اور اس کا ابتدائی کلمہ بھی والنجم ۔ چونکہ ستارہ روشنی کا مظہر ہے جس سے ظاہری اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے اس سورۃ کی ابتدا اسی وحی کا ذکر کر کے اشارہ فرمایا کہ وحی بھی روح کیلئے روشنی ہے ۔ پہلی سورۃ میں حضور کی رسالت کے منکروں کے بارے میں تفصیل بات ہوئی ان کے انکار کی ممکنہ وجوہات کو

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا

پس آپ چھوڑ دیں ان کو یہاں تک کہ یہ ملیں اپنے اس دن سے جس دن ان کے ہوش جاتے رہینگے ۱ جس دن نہ

يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ

کام آسکے گی ان کو ان کی کوئی تدبیر کچھ بھی اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی اور بے شک

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

ان ظالموں کے لئے ایک عذاب ہے اس عذاب کے آنے سے پہلے لیکن ان میں سے بہت لوگ بات نہیں جانتے ۲

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

اور آپ صبر کرتے رہیں اپنے رب کا حکم مانتے ہوئے پس بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور آپ پاکی بیان کرتے رہیں اپنے رب کی تعریف

رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع

کے ساتھ جب آپ کھڑے ہوں ۳ اور رات کے کچھ حصے میں بھی اللہ کی تسبیح بیان کریں اور ستاروں کے جانے کے بعد بھی

۵۳ سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ ۲۳

سورۃ النجم مکی ہے اور اس میں ۶۲ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

مجھے قسم ہے تارے کی جب وہ گرنے لگے ۲ نہیں بہکا تمہارا یہ ساتھی اور نہ راستے سے بھٹکا ہے اور یہ کوئی بات بھی نہیں کرتا

الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ

اپنی چاہت سے وہ بات تو بس وحی ہوتی ہے جو اسکی طرف وحی کی جاتی ہے ۳ سکھاتا ہے آپکو وہ فرشتہ جو بڑی طاقت والا ہے

مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾

بڑے زور والا ہے ۵ پس برابر ہوا اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا پھر قریب ہوا پھر آگے کو لٹکا

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ﴿۱۰﴾ مَا

پس وہ ناپ تھا دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم کا ۹ پس وحی کی اللہ نے اپنے اسی بندے کی طرف جو وحی کی

ایک خاص انداز میں بیان فرما کر ثابت کیا گیا کہ منکرین محض ضد و عناد میں ہیں

اس سورۃ میں منکرین کے اعتراضات کہ حضور مجنون ہیں یا خود گھڑتے ہیں

کا جواب دے کر حضور کے معجزۂ معراج کو بطور ثبوت بیان فرمایا کہ حضور

سچے نبی ہیں ۔ کفار مکہ نے سفر معراج کا سن کر حضور سے سوال بھی کئے تھے جن کا

حضور نے مسکت جواب دیا لیکن وہ بد نصیب پھر بھی اڑے رہے اور ایمان نہ لائے

اس سورۃ کی دو خصوصیات ہیں ایک تو یہ کہ حضور نے مکہ کے سب لوگوں کے سامنے

خود اس سورۃ کو پڑھا اور دوسری یہ کہ سب سے پہلے سجدۂ تلاوت اسی سورۃ کا کیا

۲ ۔ ستاروں سے مراد انبیاء بھی ہیں فرمایا جیسے ستارے ڈوب گئے یعنی اب

پہلے انبیاء کی شریعتیں قابل عمل نہیں رہیں اب خاتم الانبیاء آ گئے ہیں اب

ان کی شریعت پر عمل ہی قابل قبول ہوگا ۔ اسی طرح یہ بھی اشارہ ہے کہ رات کی

تاریکی جس میں ستارے نظر آتے رہتے ہیں وہ ختم ہو کر صبح کی روشنی آ گئی ہے

یعنی کفر و جہالت کی تاریکی اب ختم ہوئی سراج منیر طلوع ہو گیا ہے ۔

اسی طرح اگر صرف حضور مراد ہوں تو مطلب ہوگا کہ جس طرح ستارہ آسمان سے

گرتا نظر آتا ہے وحی و رسالت بھی آسمان سے ملتی ہے جو خدا کی طرف سے ہوتی ہے

۳ ۔ فرمایا تمہارا یہ خیال غلط ہے بلکہ وہ تو اپنی خواہش سے بولتا بھی نہیں

ع ۲ ۲۱ ۴

۴ ۔ فرمایا آگے جو معراج کا واقعہ ہے وہ حضور اپنی طرف سے اپنی شان بڑھانے

کیلئے بیان نہیں کر رہے بلکہ میری طرف سے یہ وحی ہے جس میں شک کی کوئی وجہ نہیں

آگے فرمایا یہ وحی لانیوالا فرشتہ بڑا طاقتور ہے سو ہو آپ تک پہنچا دیتا ہے

۸ ۔ آگے آسمانی معراج کا واقعہ ہے اور اس سے حضور کی ذات گرامی مراد ہے

۹ ۔ یہ قرب خداوندی ہے چونکہ آپ اسی جسد عنصری کے ساتھ معراج پر گئے

اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسی بدن کی مناسبت سے اس قرب کو بیان فرمایا اور فاصلہ بھی

عربوں کے ناپنے کے طریقہ پر بتایا وہ تیر اور کمان کی نسبت سے فاصلہ ناپتے تھے

آگے فرمایا وہ باتیں اللہ ہی کے علم میں ہیں جو اس وقت حضور پر وحی کی گئیں

۱۱۔ آپ نے اُسے نظر کا دھوکہ یا خواب نہ سمجھا نہ شک کیا بلکہ دل سے اُسے صحیح سمجھا۔ آگے فرمایا کیا تم شک کرتے ہو ۱۲۔ اس موقع پر آپؐ نے جبریلؑ کو اسی کی اصل شکل میں دیکھا ۱۳۔ اس بیری پر اللہ کی تجلیات تھیں۔ آگے فرمایا حضورؐ نے سب کچھ اپنی آنکھوں

سے صحیح طور پر دیکھا ۱۷۔ آگے دیدار الٰہی کے علاوہ دیگر مشاہدات کا ذکر ہے۔ آگے فرمایا کہ اتنی لامحدود عظمت و جلال والے خدا کے مقابلے میں ان حقیر و ذلیل چیزوں کا نام لینے سے بھی شرم آنی چاہیے تم ذرا ان کی شکل تو دیکھو اور نام بھی ہو مؤنث میں

۲۱۔ آگے پھر کافروں کے ذلیل عقیدے کو بیان فرمایا ۲۲۔ تمہارے پاس ان دعووں کی کوئی دلیل نہیں ہے سوائے خواہش نفس کی پیروی اور فضول تصورات کے ۲۳۔ آگے فرمایا تم کتنے بدنصیب ہو کہ قرآنی ہدایت آنے کے بعد بھی محض خیالات کی پیروی کر رہے ہو

۲۴۔ آگے فرمایا تمہاری دنیا کی زندگی بھی اور آخرت کی زندگی بھی اللہ کے اختیار میں ہے اسلئے اس کے حکم پر چلو دونوں زندگیاں بہتر ہو جائیں گی ۲۵۔ آگے آخرت کے بارے میں وضاحت فرمادی کہ جن فرشتوں کو تم خدا کی بیٹیاں قرار دے کر ان سے توقع رکھتے ہو ان کی حیثیت

۲۶۔ شفاعت ان کی بھی برحق ہے جیسا کہ قرآن و حدیث میں موجود ہے لیکن اللہ کی اجازت کے بغیر وہ از خود شفاعت نہیں کر سکیں گے آگے کافروں کا فرشتوں کے متعلق رویہ بتایا کہ وہ تو ان کا نام بھی عورتوں جیسا یعنی صنف نازک والا رکھتے ہیں جو کمزوری کی علامت ہے کیا ہی

كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ﴿۱۱﴾ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَآهُ

نہیں جھوٹا سمجھا آپکے دل نے اس بات کو جو دیکھا آپکی آنکھوں نے ۱ کیا تم شک کرتے ہو کہ نبی پر ان باتوں کے دیکھنے میں جو دیکھیں اس نبی نے اور بے شک دیکھا آپ نے جبریل کو

نَزْلَةً أُخْرَىٰ ﴿۱۳﴾ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ﴿۱۴﴾ عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ﴿۱۵﴾

ایک بار بھی (آسمان سے اترتے ہوئے) ۲ آخری بیری کے قریب اس کے پاس جنّۃ الماوٰی ہے

إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ﴿۱۷﴾

جب چھا رہا تھا اس بیری پر وہ جو چھا رہا تھا ۳ ٹیڑھی نہیں ہوئی آپکی نظر اور نہ ہی بہکی ہے ۴

لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ﴿۱۸﴾ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ﴿۱۹﴾

بے شک دیکھا اس نبی نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں سے ۵ بھلا دیکھا تم نے لات کو اور عزّٰی کو

وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿۲۰﴾ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ﴿۲۱﴾

اور تیسرے مناۃ کو ۶ کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں

تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿۲۲﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ

یہ وہ تقسیم ہے جو بڑی نامناسب ہے یہ تو صرف نام ہی ہیں جو رکھے ہیں تم نے

وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا

اور تمہارے باپ دادا نے ان پر نہیں اتاری اللہ نے کوئی دلیل ۷ وہ تو پیروی کرتے ہیں

الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ

اپنے گمانوں کی اور ہر اس چیز کی جو ان کے جی چاہتے ہیں ۸ حالانکہ آ پہنچی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے

الْهُدَىٰ ﴿۲۳﴾ أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿۲۴﴾ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿۲۵﴾ ع

ہدایت ۹ کیا مل سکتا ہے انسان کو وہ سب کچھ جس کی وہ خواہش کرتا ہے ۱۰ پس اللہ ہی کے اختیار میں ہے قیامت بھی اور پہلی زندگی بھی

وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن

اور کئی فرشتے ہیں آسمانوں میں کام نہیں آسکتی جن کی سفارش کچھ بھی مگر اس کے بعد

بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ﴿۲۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

کہ اذن دے اللہ تعالیٰ جس کے لئے بھی چاہے اور جسے پسند کرے ۱۱ بے شک وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے

۱۔ آگے اپنے اس عقیدے یعنی فرشتوں کے خدا کی بیٹیاں ہونے پر ان کے پاس کوئی عقلی و نقلی دلیل نہیں ہے بلکہ ظن باطل ہے ۲۔ فرمایا محض ذاتی خیالات اور تخمینے دینِ حق کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آگے فرمایا جو نظریہ آخرت کو تو مانتے نہیں محض دنیا میں نظر ہے آپ ان کو چھوڑ دیں
۳۔ ان کا تمام علم وہنر صرف دنیاوی زندگی کی آسائشوں اور خواہشات نفسانی کی تکمیل کیلئے استعمال ہوتا ہے اسلئے ان کا ہدایت قبول کرنا مشکل ہے ۴۔ قبولِ حق کی استعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے آپ کا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے جس کا مقصد آگے آرہا ہے
۵۔ میں مالک ہوں اپنے بندوں کو ہر اسی بنیاد پر جزا و سزا دونگا کہ انہوں نے میرے اس پیغام پر عمل کیا یا نہیں۔ آگے ماننے والوں کی کچھ نشانیاں بتا دیں ۶۔ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی تعریف ہے گریز و بچنا ہے فرمایا غیر ارادی لغزشیں اللہ اپنی مغفرت واسعہ سے معاف کر دیتے ہیں۔ آگے ظاہری متقی اور پرہیزگار لوگوں کو جو ہر وقت اپنی بزرگی کا چرچا کرتے رہتے ہیں تنبیہ فرما دی کہ تم لوگوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہو مجھے تمہاری اصل حقیقت کا پتہ ہے ۷۔ نیک اور سعادت مند لوگوں کی صفات بیان فرما کر بدبختوں کی نشانیاں ان میں سے ایک کافر کا واقعہ بیان کرکے واضح کیں

۸۔ مکہ کا ایک کافر آخرت کے عذاب کا سن کر ایمان لانے پر آمادہ ہوا تو دوسرے ایک کافر ساتھی نے کہا کہ مجھے کچھ مال دیدو تمہارے گناہ میں اپنے ذمے لے لیتا ہوں تم اسلام قبول نہ کرو چنانچہ اس نے یہ بات مان لی اور ارادہ تبدیل کر دیا۔ اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے
۹۔ جب وعدہ ساتھی کو کچھ مال دیدیا پھر منکر ہو گیا۔ آگے فرمایا کیا اس بیوقوف کو یہ علم نہ تھا کہ یہ ناممکن بات ہے یا کسی الہام کی بنیاد پر یہ اس کے جھانسے میں آ گیا تھا
۱۰۔ آگے فرمایا کہ کیا پہلے نبیوں کی کتابوں میں یہ واضح حکم موجود نہیں ہے کہ دوسرے کا بوجھ کوئی نہیں اٹھائے گا اور ہر شخص اپنی محنت و کوشش کا صلہ پائے گا

بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
قیامت پر وہ نام رکھتے ہیں فرشتوں کے جیسے نام ہوں عورتوں کے ۱ اور نہیں ہے ان کو اس بات پر
عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ
کوئی علم وہ پیروی کرتے ہیں اپنے گمان کی اور بے شک انسان کا تخمینہ کام نہیں آتا حق کے مقابلے میں
شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ
کچھ بھی ۲ پس آپ کنارہ کر لیں اس سے جو منہ موڑے ہماری نصیحت سے اور وہ طلبگار ہو صرف دنیا کی زندگی کا
الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
یہی ان کی انتہا ہوتی ہے ان کے علم سے ۳ بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ع
بھٹک جاتے ہیں اللہ کی راہ سے اور وہی خوب جانتا ہے ان کو جو راہ پر آجاتے ہیں ۴ اور اللہ ہی کا ہے سب کچھ جو آسمانوں میں ہے
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے تاکہ بدلہ دے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنہوں نے برے کام کئے ان کے برے کاموں کی وجہ ۵ اور اچھا بدلہ دے ان لوگوں کو
اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
جنہوں نے دل سے اللہ کی بات مانی ہو ۶ وہ لوگ جو بچتے رہتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور ہر قسم کی بے حیائی سے
اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ
مگر وہ گناہ جو بلا ارادہ ہو جائیں بے شک تیرے رب کی بخشش بڑی وسیع ہے ۷ وہ تمہیں خوب جان رہا تھا جب تمہیں اگا رہا تھا
مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا
زمین سے (اور وہ اللہ تمہیں خوب جان رہا تھا) جب تم چھپے ہوئے تھے اپنی ماؤں کے پیٹوں میں پس پاکیزہ نہ بتاؤ اپنے
اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى ع
آپ کو وہ اللہ خوب جانتا ہے اس آدمی کو جو پرہیزگار رہا ہے بھلا دیکھا آپ نے اس شخص کو جس نے منہ پھیر لیا ۸ اور دیا
قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ
تھوڑا سا اور سخت دل ہو گیا ۹ کیا اس کے پاس ہے غیب کا علم پس وہ دیکھ رہا ہے ۱۰ کیا اسے خبر نہیں ہوئی

ـــا۔ اشارہ فرمایا کہ تم دینِ ابراہیمی پر ہونے کا دعویٰ کرتے ہو وہ تو وعدوں کو ایفاء کرنے والے تھے اور تم نے کیا ہوا وعدہ بھی توڑ دیا۔ یہ کافروں کی صفات بتائیں کہ لالچی، دھوکہ باز، بخیل، بےمروت، بدعہد، جلد باز، جاہل اور جھوٹے ہیں جس کی واضح مثال یہ دو شخص ہیں

ــ۲۔ اس کے نامۂ اعمال کو اللہ دیکھے گا اور اس کے مطابق بدلہ بھی دیگا ــ۳۔ آگے خلاصہ بیان فرمادیا کہ آخرت کا حساب کتاب ہی بنیادی بات ہے جہاں اللہ تعالیٰ جو تمہارا پالنے والا ہے وہ خود فیصلہ کریگا اسی عقیدہ پر ایمان لاؤ اور اس کے پیشِ نظر اچھے کام کرو

ــ۴۔ آگے اپنی قدرت بیان فرما کر مزید وضاحت کردی تاکہ مخاطب اس عقیدہ کو مان لیں ــ۵۔ یہ پہلی بار کا پیدا کرنا ہے آگے فرمایا دوبارہ قبروں سے اٹھانا ہوگا جو یقیناً آسان ہے تم اس کا انکار کیوں کرتے ہو ــ۶۔ آگے رزق کا مسئلہ بھی بتادیا کہ وہ بھی میرے ہی اختیار میں ہے

ــ۷۔ آگے فرمایا جس "شعریٰ" ستارے کو تم تصرفاتِ عالم کا مالک سمجھتے ہو اس کو پالنے والا بھی میں ہوں اور سب مخلوق کی طرح وہ بھی میری عبادت ہی کرتا ہے ــ۸۔ یہ تو خدا کی مثبت قدرت تھی، آگے انتقام لینے کے نمونے بھی دیکھ لو کہ وہ باغیوں اور منکروں کو یوں تباہ بھی کردیتا ہے

ــ۹۔ قومِ عاد، ثمود، نوح اور قومِ لوط کا حشر دیکھ لو۔ آگے فرمایا ایسی معتبہ ذلیل حرکات کی مرتکب قوموں کی تباہی بھی اللہ کا انعام ہے ــ۱۰۔ آگے سب سے عظیم نعمت کا ذکر فرمادیا کہ حضورِ انور ﷺ بھی ایسے برے انجام سے قبل از وقت ڈرا کر تمہیں بچا رہے ہیں دنیا اور آخرت دونوں سے

ــ۱۱۔ آگے قیامت کا ذکر فرمادیا کہ جس کے آنے پر تم تعجب کررہے ہو اس نے آنا ہی آنا ہے جس کا صحیح وقت خدا کے بغیر کوئی نہیں جانتا وہ اچانک تمہاری بےخبری میں آجائیگی اس وقت تمہارا ایمان بھی قبول نہ ہوگا اسلئے ابھی سے اللہ کی باتیں مانتے آؤ

بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ

ان باتوں کی جو موسیٰؑ کے صحیفوں میں ہے اور ابراہیمؑ کی جنہوں نے پورا کیا اپنا عہد ـــا (یہ بات) کہ کوئی نہیں اٹھائیگا

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾

بوجھ کسی دوسرے کا اور (یہ بات) کہ نہیں ہے انسان کے لئے مگر وہی جو وہ کرتا ہے

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى

اور یہ کہ اس کی کوشش جلد ہی دیکھی جائے گی ـــ۲ پھر اسے دیا جائے گا پورا پورا بدلہ ـــ۳ اور یہ کہ

رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ

تیرے رب کی طرف ہی سب کو پہنچنا ہے اور یہ کہ تیرا رب ہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے ـــ۴ اور یہ کہ وہی اللہ مارتا بھی ہے اور

اَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ

زندہ بھی کرتا ہے اور یہ کہ اُسی اللہ نے پیدا کیے جوڑے نر اور مادہ ایک بوند سے

اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ

جب وہ ٹپکائی جائے ـــ۵ اور یہ کہ اُسی کے ذمہ ہے دوسری بار اٹھایا جانا ـــ۶ اور یہ کہ وہی اللہ غنی اور

اَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَ

مالدار کرتا ہے ـــ۷ اور یہ کہ وہی اللہ رب ہے شعریٰ کا ـــ۸ اور یہ کہ اُسی نے ہلاک کیا عادِ اولیٰ کو اور

ثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ

ثمود کو پس اُسے باقی نہ چھوڑا اور ہلاک کیا نوحؑ کی قوم کو اس سے پہلے بےشک وہ تھے زیادہ ظالم

وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ

اور سرکش اور پٹک دیا الٹی بستی کو پس چھا گئی اس پر وہ تباہی جو چھا گئی ـــ۹ پس اپنے رب کی کس کس نعمت میں

رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ

تو شک کرے گا ـــ۱۰ یہ نبی بھی ڈرانیوالا ہے پہلے ڈرانیوالوں میں سے ـــ۱۱ قریب آپہنچی

الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا

آنے والی کوئی نہیں اس کو اللہ کے سوا ہٹانے والا کیا تم اس

۱:- فرمایا تم قیامت کے حالات سن کر نہ تو یقین کرتے ہو نہ ڈرتے ہو بلکہ تمسخر کرکے تم کھیل کود میں مصروف ہو۔ اب بھی سمجھ جاؤ اور اپنے حقیقی و اصلی معبود کو سجدہ کرو اور صرف اُسی کی عبادت کرو تو قیامت کے عذاب سے بچ جاؤ گے

۲:- سورۃ القمر مکہ میں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں ہے وانشق القمر شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ القمر"۔ اس سورۃ میں حضورؐ کے معجزہ شق القمر کا ذکر آرہا ہے جو مکہ میں ہوا پہلی سورۃ نجم کے آخر میں حضورؐ کے نذیر ہونے کا ذکر فرمایا اور قیامت کے جلدی آنے کا۔ اس سورۃ میں بھی ابتدا اسی سے کی ہے قیامت قریب آگئی ہے اور ساتھ حضورؐ کی شان رفیع ان کے معجزہ شق القمر کا ذکر فرمادیا۔ آگے پھر دونوں موضوعات کی تفصیل ہے

۳:- قیامت کے قرب کی دلیل یہ ہے کہ آخری نبیؐ تشریف لے آئے ہیں اس کے بعد دنیا نے ختم ہو جانا ہے۔ چاند کے پھٹنے سے یہ بھی اشارہ ہے کہ قیامت کے دن پورا نظام یوں ہی پھٹے گا۔ یہ معجزہ "شق القمر" جو ہجرت سے پہلے ہوا کافروں کے مطالبہ پر اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔ حضورؐ نے انگلی سے اشارہ فرمایا چاند دو ٹکڑے ہو کر دائیں بائیں چلا گیا پھر واپس مل گیا وہاں موجود کافروں نے خود دیکھا ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی دیکھا جس کا ذکر تاریخ کی کتابوں میں ملتا ہے۔ کافروں نے یہ دیکھ کر اسے جادو قرار دیا آگے اسکا ذکر ہے

۴:- آگے ان کے اس ردعمل کی وجہ بتادی کہ وہ سب کچھ نفسانی خواہشات کی وجہ سے کر رہے ہیں

۵:- اس سے مراد ان کی سزا ہے کہ وہ ضرور ملے گی مگر اس کیلئے ایک وقت مقرر ہے

۶:- فرمایا ان کو بڑی نشانیاں دکھائی گئیں، پچھلی قوموں کی تباہی کی خبریں بتائی گئیں، ڈرایا گیا لیکن ان بدبختوں پر کوئی اثر نہیں ہوا اسلئے اب آپؐ ان کو چھوڑ دیں ان کا انجام سن لیں

۷:- اس سے مراد قیامت کا دن ہے کہ جس کو یہ اب ناپسند کر رہے ہیں وہ آکر رہیگا اور اُس دن ان منکرین قیامت وحیات بعدالموت والوں کی یہ کیفیت ہوگی

۸:- چونکہ وہ اس کو بعید از عقل سمجھتے تھے عملی شکل دیکھ کر حیرانی سے یہ حال ہوگا

۹:- اور یہ کروڑوں انسان ہونگے جو بیک وقت میدان حشر کی طرف بھاگ رہے ہونگے

۱۰:- جب یہ منکرین آنکھوں سے حقیقت کو دیکھ لیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ مشکل آن پڑی ہے

۱۱:- آگے حضورؐ کو بھی یاد کرادیا اور کافروں کو توجہ دلائی کہ پہلی قوموں کا انجام برا ہوا تھا جنہوں نے نبیوں کا مقابلہ کیا تم باز آجاؤ۔ وہ نبی بھی کامیاب ہوئے تھے حضورؐ بھی ہونگے

۱۲:- تمہاری طرح نوحؑ کی قوم نے بھی اپنی دیوانہ کہا تھا اور جھڑکا کرتے تھے

الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنتُمْ

بات میں تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور نہیں روتے اور تم

سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٢﴾ السجدة

کھیل رہے ہو پس سجدہ کرو اللہ کے لئے اور اسی کی عبادت کرو[1]

السجدة ۳ ع ۲۵ ۷ ۱۲

۵۴ سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ ۳۷

سورۃ قمر مکی ہے اور اس میں ۵۵ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں[2]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا

بہت ہی قریب آپہنچی وہ گھڑی اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے[3] اور جب بھی دیکھتے ہیں کوئی نشانی منہ موڑ لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾

کہ ایسا جادو ہے جو جلدی جانیوالا ہے اور جھٹلا دیا انہوں نے اللہ کے نبی کو اور چلے اپنے دل کی خواہشوں پر[4] اور ہر بات کیلئے ایک ٹھکانہ مقرر ہے[5]

وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا

اور بے شک آپہنچیں ان کے پاس وہ خبریں جن میں بہت بڑی تنبیہ ہے ایسی سمجھ کی بات جو دل تک پہنچنے والی ہے مگر نہ

تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾ وقف لازم

کام آسکے ڈرسنانیوالے[6] پس آپ اپنا رخ پھیرلیں ان سے جس دن بلائے گا بلانے والا ایسی چیز کو جو ان کو پسند نہ ہوگی[7]

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾

جھکی ہونگی آنکھیں ان کی[8] نکلیں گے اپنی قبروں سے جیسا کہ وہ ٹڈی ہو جو پھیلی ہوئی ہو[9]

مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ ۞ كَذَّبَتْ

دوڑتے ہوئے جائیں گے پکارنے والوں کی طرف سے[10] کہہ دیں گے کافر لوگ یہ تو بڑی سختی کا دن ہے[11] جھٹلا چکے ہیں

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾

ان سے پہلے بھی نوحؑ کی قوم والے پس جھٹلا دیا ہمارے بندے نوحؑ کو اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ ہے اور اُسے جھڑکا گیا[12]

سے ۱۔ نوحؑ نے ان کا رویہ ۹۵۰ سال برداشت کیا آخر تنگ آکر یہ دعا کی چنانچہ اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین سے پانی کا عذاب نازل کر دیا سے ۲۔ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو آنے والے لوگوں کیلئے بطور عبرت محفوظ کر دیا اور فرمایا میرا عذاب اور ڈرانے کا انداز دیکھو تو تم عبرت پکڑو

سے ۳۔ فرمایا میں نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے آسان کر دیا ہے آگے قوم عاد کا ذکر فرمایا ہے ۔ چونکہ بہت لمبے قد تھے زمین پر پڑی لاشیں کھجور کے تنے محسوس ہوتے سے ۵۔ آگے قوم ثمود کا حال بیان فرمایا کہ وہ بھی نبی کی تکذیب اور منہ مانگے معجزے کی گستاخی کر کے تباہ ہوئے

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

تب پکارا نوحؑ نے اپنے رب کو (یوں کہتے ہوئے) میں مغلوب ہو چکا ہوں پس تو میری مدد فرما سے ۱ پس کھول دئیے ہم نے دروازے آسمان کے اس پانی کے ساتھ

مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾

جو بہنے والا تھا اور کھول دئیے ہم نے زمین سے چشمے پس مل گیا پانی اس حکم کے مطابق جو مقرر کر دیا گیا تھا

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ

اور اٹھایا ہم نے نوحؑ کو اس کشتی پر جو تختوں والی اور میخوں والی تھی وہ پانی میں چل رہی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے یہ بدلہ تھا اس شخص کی طرف سے

كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ

جسکی ناشکری کی گئی تھی اور بے شک ہم نے چھوڑ دیا اس کشتی کو نشانی پس کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا موجود ہے سے ۲ پس کیسا ہوا میرا عذاب

وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ

اور میرا ڈرانا اور بے شک ہم نے آسان کر دیا قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا موجود ہے سے ۳ جھٹلایا

عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا

قوم عاد نے (اپنے نبی ہودؑ کو) پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا بے شک ہم نے چھوڑ دیا ان پر بڑی تیز ہوا کو

صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

ایسے دن میں جس کی نحوست ہمیشہ رہنے والی ہے (وہ ہوا) اکھیڑ رہی تھی ان لوگوں کو وہ لوگ یوں بن گئے جیسے وہ تنے ہیں

نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا

ان کھجوروں کے جو اندر سے کھوکھلی ہوں سے ۴ پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا اور بے شک آسان کیا ہم نے اس

ع ۱ ۲۲ ۸ الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

قرآن کو نصیحت کے لئے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے سے ۵ جھٹلا دیا ثمودیوں نے ڈرانے والوں کو

فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾

پس کہنے لگے کیا ہم ایک آدمی کی جو ہم میں سے ایک ہے پیروی کر لیں ہم اسی وقت ہو جائیں گے غلطی میں اور تنگی میں

ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ

کیا ڈالی گئی اسی پر نصیحت ہم سب کو چھوڑ کر بلکہ یہ بہت زیادہ جھوٹا ہے اور بہت زیادہ شرارتی ہے کل ہی جان لیں گے

ا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس آیت میں جواب دیدیا کہ جلدی پتہ چل جائیگا۔ آگے صالح کو خطاب فرمایا ہے۔ ۲۔ وہ اونٹنی پانی زیادہ پی جاتی جس سے ان کے جانور متاثر ہوتے انہوں نے باوجود روکنے کے اس اونٹنی کو قتل کردیا۔ چنانچہ ایک زبردست چیخ سے ان کے کلیجے پھٹ گئے اور تباہ ہوگئے

۳۔ ان آیات میں قوم لوط کا انجام بتایا کہ وہ بھی سمجھانے کے باوجود اپنے ذلیل کرتوتوں سے باز نہ آئے تو بستی الٹ کر اور پتھر برسا کر برباد کر دئے گئے۔ یہ عموماً عذاب اور زلزلے آخر شب میں آتے ہیں اسلئے تہجد کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ اللہ اپنے عذابوں سے بچالے

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

کہ کون زیادہ جھوٹا ہے اور شرارتی ہے ۱ بے شک ہم بھیجنے والے ہیں اونٹنی کو ان کی آزمائش کے لئے

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ

پس آپ انتظار کرتے رہیں اور صبر کرتے رہیں اور ان کو خبر کردیں کہ پانی کی تقسیم ہے ان کے درمیان

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

ہر ایک نے اپنی باری پر حاضر ہونا ہے ۲ پس انہوں نے پکارا اپنے ایک ساتھی کو اس نے ہاتھ چلایا پس کاٹ ڈالا اونٹنی کی ٹانگوں کو

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا بے شک چھوڑ دیا ہم نے ان پر ایک ہی چیخ کو

وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

پس وہ ہوگئے اس باڑ کی طرح جو روندی جائے اور بے شک آسان کیا ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے

فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا

پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ۳ جھٹلا دیا لوطیوں نے بھی ڈرانیوالوں کو بے شک ہم نے بھیج دیا

عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ

ان پر مینہ پتھروں کا مگر لوط کے گھرانے کو ہم نے بچالیا سحری کے وقت میں (انکا بچایا جانا) یہ احسان تھا ہماری طرف سے

كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا

ہم اسی طرح اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں انکو جو ہمارا شکر کرتے ہیں اور بے شک ڈرایا تھا انکو لوطؑ نے ہماری پکڑ سے مگر انہوں نے شک کیا تھا

بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا

ڈرانیوالوں کی باتوں میں اور بے شک انہوں نے لینا چاہا لوطؑ سے ان کے مہمانوں کو برے ارادے سے پس ہم نے اندھا کر دیا انکی آنکھوں کو پس چکھو (کہا ہم نے)

عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا

میرے عذاب کو اور میرے ڈرانے کو اور بے شک آپہنچا صبح ہی صبح ان پر وہ عذاب جو ہمیشہ رہنے والا ہے (کہا ہم نے) پس چکھو

عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن

میرے عذاب کو اور میرے ڈرانے کو اور بے شک آسان کیا ہم نے اس قرآن کو نصیحت کیلئے پس ہے کوئی

سلہ آگے فرعونیوں کا ذکر آ رہا ہے کہ ان کے پاس دو نبی آئے مگر پھر بھی وہ نہ مانے۔ سلہ آگے حضور ﷺ کو خطاب ہے کہ کیا مکہ کے کافر ان سے زیادہ طاقتور اور ملک و حکومت کے مالک ہیں کہ یہ عبرت حاصل نہیں کر رہے یا ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی حکم دوری کی تحریر ہے

سلہ یہ تو غزوہ بدر میں ان لوگوں کو دنیا کا عذاب ہوگا اور آخرت کا اس سے کئی گنا زیادہ عذاب ابھی باقی ہوگا۔ سلہ آگے اس عذاب کی کیفیت بھی بتا دی گئی ہے۔ ان کو منہ کے بل گھسیٹا جائیگا۔ آگے فرمایا مجھے غافل نہ سمجھو میں تمہاری ہر حرکت کو جانتا ہوں۔

سلہ ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے عمر کا، دنیا کا، قیامت کا۔ آگے فرمایا منفید تو پلک جھپکنے میں ہو سکتا ہے پیر دست بھی مہلت ہے تاکہ نصیحت حاصل کر سکو۔ آگے فرمایا اعمال ناموں میں ہر چیز لکھی جا رہی ہے اور ہر حرکت، سکون، عمل، سوچ کا ریکارڈ تیار ہو رہا ہے۔

سلہ آگے فرمایا متقی لوگ آخرت میں بہ مزے کر رہے ہونگے اور کائنات کے حقیقی مالک اور بادشاہ کے قرب کا اعزاز حاصل کرینگے۔

ع ٢ ١٨ ٩ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا

نصیحت حاصل کرنیوالا ١ اور بے شک آ پہنچے فرعونیوں کے پاس ڈرانیوالے انہوں نے جھٹلا دیا تھا ہماری تمام نشانیوں کو

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ

پس پکڑ لیا ہم نے ان کو اس غالب کی طرح پکڑنا جو پورے اختیار والا ہو ٢ کیا تمہارے زمانے کے کافر بہتر ہیں ان سے

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾

یا تمہارے لئے لکھی ہوئی معافی ہے صحیفوں میں بلکہ یہ کہتے ہیں ہماری جماعت بہت زیادہ ہے ہم بدلہ لے سکتے ہیں

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ

جلدی ہی شکست کھا جائیگی یہ جماعت اور پیٹھ دے کر بھاگ جائیں گے ٣ بلکہ قیامت ان کا پکا وعدہ ہے اور وہ قیامت

وقف لازم اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ

بڑی خوفناک ہے اور بڑی کڑوی ہے ٤ بے شک یہ مجرم غلطی میں ہیں اور بے عقلی میں ہیں جس دن ان کو گھسیٹا جائے گا

فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۗ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ

آگ میں ان کے چہروں کے بل (ان سے کہا جائے گا) چکھو عذاب جلنے کا ٥ بے شک ہم نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے

بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ

ایک اندازے سے ٦ اور ہمارا حکم ایک ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کو جھپکایا جاتا ہے اور بے شک ہلاک کیا ہم نے

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَىْءٍ فَعَلُوْهُ فِى الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَ

ان تمہارے ساتھ والوں کو پس ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ٧ اور ہر کام جو یہ کر رہے ہیں وہ لکھا جا رہا ہے صحیفوں میں اور

كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾

ہر چھوٹی بڑی بات لکھی جا رہی ہے ٨ بے شک اللہ سے ڈرنیوالے باغوں میں ہونگے اور نہروں کا پانی پیئں گے

ع ٣ ١٥ ١٠ فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع

یہ بیٹھیں گے اس جگہ پر جو سچائی کی جگہ ہوگی اس بادشاہ کے پاس جس کا پورا اختیار ہے

٥٥ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ ٩٧

سورۃ رحمٰن مدنی ہے اور اس میں ۷۸ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

سے ۱ :۔ سورۃ الرحمٰن مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ چونکہ الرحمٰن سے ہی یہ سورۃ شروع ہوئی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الرحمٰن۔ پچھلی سورۃ میں قیامت کی ہولناکی اور پچھلی قوموں پر عذاب کے نزول کا تذکرہ ہے جو سراسر جلال الٰہی کا مظہر ہے اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے مناظر یعنی اپنی نعمتیں گنوائیں اور بار بار دعوت فکر دی کہ۔ نعمتیں دینے والے رحمٰن خدا کی نافرمانی کیوں کرتے ہو۔ اسی طرح ہر حاکم کی اطاعت دو ہی جذبوں سے کی جاتی ہے اس کی سختی اور سزا کے ڈر سے یا اس کے احسانات و انعامات اور مہربانیوں کے بدلے یاد رکھیں۔ اسی لئے ان دونوں سورتوں میں دونوں پہلو موجود ہیں۔ چونکہ مشرکین کافر اللہ کی صفت رحمٰن سے چڑتے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے پوری سورۃ ہی اسی نام سے نازل فرمادی۔ اسی طرح یہ دونوں سورتیں اپنے مقام نزول کی خاصیت کو بھی ظاہر کرتی ہیں مکہ مکرمہ میں جلالی موسم کا ماحول اور مزاج ہے جبکہ مدینہ منورہ میں جمالی موسم کا ماحول اور انشراح ہے۔ جو آج بھی کوئی محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح سورۃ القمر کے آخر میں فرمایا کہ اللہ سے ڈرنے والوں کا انعام جنت اور کائنات کے بادشاہ کا قرب ہے۔ اللہ سے ڈر کا مطلب اسکی ناراضگی کا خوف ہے کہ اتنا مہربان رب خفا نہ ہو جائے تو اس سورۃ میں اس حقیقی بادشاہ اور رحمٰن رب کی نعمتیں بتادیں جو اس کی صفت رحمت کا مظہر ہیں۔ ★

★ اس سورۃ کو حضورؐ نے قرآن کی زینت قرار دیا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

الرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

مہربان رب (نے) سکھایا قرآن ۲ پیدا کیا انسان کو ۳ سکھایا اسے اپنے دل کی بات اچھی طرح کہنا ۴

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند ایک حساب سے چل رہے ہیں اور چھوٹا گھاس اور بڑے پودے اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں ۵ اور آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا

اللہ نے بلند فرمایا اور میزان کو بھی رکھا تاکہ تم آگے پیچھے نہ کرو میزان کے ادا کرنے میں اور سیدھا رکھو

الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

وزن کو ساتھ انصاف کے اور کمی نہ کرو میزان کے ادا کرنے میں ۵ اور زمین کو رکھا اللہ نے

لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ

انسانوں کے لئے اسی زمین میں پھل ہیں اور کھجوریں ہیں جن کے پھل پر غلاف ہوتا ہے ۶ اور اناج ہے جو

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

بھوسے والا ہے ۷ اور خوشبو دار پھول (گھاس) ۸ پس اپنے رب کی کون کون سی نشانیوں کو تم (دونوں) جھٹلاؤ گے

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ

بنایا انسان کو ایک بجتے ہوئے گارے سے ۹ اور بنایا جنوں کو

مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

آگ کے شعلے سے پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم دونوں جھٹلاتے رہو گے وہ اللہ رب ہے دونوں مشرقوں کا

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

اور رب ہے دونوں مغربوں کا ۱۰ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم دونوں جھٹلاتے رہو گے اسی اللہ نے چلادئے دو دریا جو

يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾

آپس میں مل کر چلتے ہیں ان دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے ایک دوسرے پر چڑھائی نہیں کرتے ۱۱ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم دونوں جھٹلاتے رہو گے

سے ۲ :۔ فرمایا میں بڑا مہربان خدا ہوں اور مہربانی کی سب سے بڑی دلیل قرآن مجید ہے اور تخلیق کے ساتھ ساتھ قوت گویائی جو کسی اور مخلوق کو حاصل نہیں ہے کہ وہ کھول کر اپنی بات سمجھا سکے۔

سے ۳ :۔ علماء نے اس تقدیم و تاخیر کی وجہ یہ بیان کی ہے چونکہ مقصد تخلیق اللہ کے احکام پر عمل ہے اسلئے احکام کے مجموعہ قرآن کا ذکر پہلے فرمادیا۔ جو لازوال ہے جبکہ انسان فانی۔

سے ۴ :۔ آگے انسان کی خدمت میں لگے ہوئے پورے نظام کے کل پرزوں کو بیان فرمادیا

سے ۵ :۔ فرمایا جسطرح یہ سارا نظام ایک مقررہ پیمانے پر چل رہا ہے اسطرح تم بھی عدل و انصاف پر چلو تو تمہارا ذاتی و اجتماعی نظام بھی صحیح چلتا رہے گا ورنہ ناانصافی سے فساد پیدا ہوگا یہاں تک تو آسمانی نظام کا تذکرہ تھا آگے زمینی نظام کا ذکر فرمادیا

سے ۶ :۔ کھجور نئی جبکہ کیلا، مالٹا وغیرہ پھل غلاف کے اندر محفوظ کئے ہوئے ہوتے ہیں

سے ۷ :۔ اس سے مراد گندم جیسے دانے اور بھوسہ دونوں ملتے ہیں گندم انسان کھائے اور بھوسہ جانور۔ آگے بعض زمین سے پیدا ہونے والی وہ چیزیں بتائیں جو کھائی تو نہیں جاتیں لیکن خوشبو پیدا کرتی ہیں جو انسان کے دماغ کو معطر کرتی ہے۔

سے ۸ :۔ آگے فرمایا تم کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ یہ آیت آخر تک تکرار سے آئے گی

سے ۹ :۔ فرمایا انسان کو ساری کائنات کے جوہر یعنی مٹی سے پیدا کیا جسکی خصوصیات کی تفصیل کا احاطہ یہاں ممکن نہیں یہ الگ موضوع ہے آگے فرمایا جن آگ سے پیدا ہوئے یہ بھی نعمت کا مظہر ہے۔ جلتی آگ پر مٹی ڈالیں تو وہ بجھ جاتی ہے یعنی غالب ہے

سے ۱۰ :۔ گرمی اور سردی کے موسم کے سورج کے دو دو الگ طلوع و غروب کے مقام ہیں تو یہ گرمی سردی کے موسم بھی ایک عجیب نعمت ہیں جو انسانی جسم کیلئے ضروری ہیں

سے ۱۱ :۔ پانی لطیف مائع ہے اسے فوراً مل جانا چاہیے لیکن یہ قدرت کا اظہار ہے

ش۱:۔ دریا وسمندر کا ایک فائدہ یہ بھی ہے سیپ کے اندر موتی کا بننا بھی قدرت کا نادر نمونہ ہے اور سمندر کے اندر کا پودا مرجان جو دوائیں بنانے کے کام آتا ہے ش۲:۔ سمندر کے اندر کشتیوں کا چلنا جو انسان اپنے مقاصد کے حصول کیلئے استعمال کرتا ہے۔ کشتی کا
بڑا بادبان دور سے پہاڑ نظر آتا ہے ش۳:۔ یہاں تک دنیاوی نعمتیں اور قدرتیں بیان فرمائیں جنہیں دیکھ کر انسان اللہ کو پہچان سکتا ہے۔ اسی سے یہ سمجھایا کہ یہ سب میری خدمت اور میری ضروریات پوری کرنے کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور مجھے اپنی عبادت کیلئے بنایا ہے
اگلے رکوع میں موت اور بعد الموت یعنی قیامت کا ذکر فرمایا جو دار الجزاء ہے ش۴:۔ یہ فنا بھی ایک نعمت ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر موت نہ ہوتی ایک خاص عمر کے بعد تو انسان کا کیا حال ہوتا۔ کسی انتہائی عمر رسیدہ "کمزور دردمند" بیمار آدمی کا حال سوچ لیں
ش۵:۔ ساری کائنات کا متصرف اللہ تعالیٰ ہے ظاہری طور پر خدا کا منکر بھی بالواسطہ اعتراف کرتا ہے کہ کوئی غیبی طاقت موجود ہے۔ یہاں دن سے مراد ہر لحظہ ہے فرمایا ہر لحظہ نظام برقرار رکھتا ہے تاکہ بندہ محتاج رہے ش۶:۔ اس سے مراد انسان اور جن دونوں مخلوق ہیں
اللہ تعالیٰ تو فارغ ہی ہیں ہمیں سمجھانے کیلئے فرمایا کہ ابھی وقت ہے حساب کتاب ہونے میں۔ یہ قبل از وقت امتحان کا بتا دینا بھی ایک نعمت ہے اچانک امتحان سے پریشانی ہو جاتی ہے ش۷:۔ اس حساب کتاب سے بھاگ کر تم کہیں نہیں جا سکتے اسیئے فرمایا زور دار بن جاؤ؟
ش۸:۔ آگے فرمایا اگر تم بھاگنا چاہوگے تو آگ کا شعلہ بھیجیگا اور دھواں بھی۔ دوسرا
مطلب دوزخ کی آگ اور تانبہ پگھلا ہوا بھی ہے مقصد ہر حال ڈرانا ہی ہے
اور یہ قبل از وقت ڈرانا بھی ایک نعمت ہے تاکہ تم خود کو اس انجام سے بچا لو
ش۹:۔ آگے قیامت کا منظر ہی ہے فرمایا جسطرح کسی چیز سے تیل نکالتے ہو تو پیچھے
گندمی رنگ کی تلچھٹ رہ جاتی ہے اسی طرح آسمان پھٹ جائیگا اور تیل کی طرح
مائع اور گندمی رنگ کا ہو جائیگا یعنی کائنات عجیب رنگ کی ہو جائے گی

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾

نکلتا ہے ان دریاؤں سے موتی اور مرجان ۲ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم دونوں جھٹلاتے رہوگے

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

اور اسی کے حکم سے وہ کشتیاں چلتی ہیں جو اٹھی ہوئی نظر آتی ہیں دریا میں جیسے پہاڑ ہوں ۳ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

الرحمٰن

ع ۲۵ / ۱۱

تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ

تم دونوں جھٹلاتے رہوگے وہ ساری مخلوق جو زمین پر آباد ہے فنا ہونیوالی ہے ۴ اور باقی رہے گی ذات تیرے رب کی جو بڑی رعب والی ہے

وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ

اور بڑی عزت والی ہے پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاتے رہوگے اسی سے مانگتے ہیں وہ سارے جو آسمانوں میں ہیں

وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾

اور جو زمین میں ہیں ہر دن اللہ تعالیٰ نئی صفتوں کے ساتھ ہوتا ہے ۵ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاتے رہوگے

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾ يَا مَعْشَرَ

ہم جلدی ہی فارغ ہو جائینگے تمہارے لئے اے دو بھاری چیزو! ۶ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاتے رہوگے

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ

اے جنوں اور انسانو! اگر تمہاری طاقت ہے کہ تم نکل جاؤ کناروں سے آسمانوں کے

وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ۚ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

اور زمین کے پس نکل جاؤ نہ نکل سکوگے مگر ساتھ غلبے کے ۷ پس اپنے رب کی کون کون سی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا

نعمتوں کو تم جھٹلاتے رہوگے ۸ چھوڑ دیا جائیگا تم پر شعلہ آگ کا اور تانبہ بھی پھر نہ کی جائیگی

تَنْتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ

مدد تمہاری پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاتے رہوگے ۹ پس جب پھٹ جائیگا آسمان

فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٨﴾

تو ہو جائیگا گندمی رنگ کا جیسے تیل کی تلچھٹ ہوتی ہے پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاتے رہوگے

ف۱ ۔ چونکہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے آگے فرمایا مجرم چہرے مہرے اور قدموں سے ہی پہچان لیے جائیں گے۔ اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ غیر اللہ کے آگے جھکنے والی پیشانی پہچانی جائیگی ف۲ ۔ آگے فرمایا اب مجرموں کو دوزخ نظر آرہی ہوگی جس کو یہ مانتے ہی نہ تھے
ف۳ ۔ آگے وہاں دوزخیوں کی کیفیت بیان کردی ہے۔ یہ تو تھا نافرمانوں کا انجام آگے فرمابرداروں کا انعام بیان ہو رہا ہے ف۵ ۔ عام جنتی کو ایک باغ اور پرہیزگار کو جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرتا ہے دو جنتیں دی جائیں گی یہ بہت اہم منتہی ہے
ف۶ ۔ آگے جنت کا سارا حسن اور کیفیت تفصیل سے بیان کردی ہے۔ باغات بھی دو، چشمے بھی دو، پھلوں کے بھی جوڑے، خاوند بیوی کا بھی جوڑا فرمایا اکیلے پن سے گھبرا جی اٹھتا کہ انسانی فطرت جلیس کا تقاضا کرتی ہے اور صرف ایک نوع کو پسند نہیں کرتی۔
ف۸ ۔ تکیہ بدن لگائے گا یا روح؟ یہ سمجھنا چاہیے بعض لوگ اسی بدن کا انکار کرتے ہیں ف۹ ۔ اس سے مراد جنت کی حوریں ہیں

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

پھر اس دن نہ پوچھا جائیگا کسی کے گناہ کے بارے میں نہ انسانوں کو اور نہ ہی جنوں کو ف۱ پس اپنے رب کی کون کون نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ

تم جھٹلاؤ گے پہچان لیا جائے گا مجرموں کو ان کی نشانیوں سے۔ پس ان کو پکڑا جائیگا پیشانی کے بالوں سے اور

الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ

ان کے قدموں سے۔ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ف۲ یہ وہ دوزخ ہے جس کو جھٹلاتے تھے

بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

نافرمان اللہ کے ف۳ یہ چکر لگاتے رہیں گے اس دوزخ کے اور اس حمیم کے درمیان جس کا پانی کھولتا ہوگا پس اپنے رب کی کون کون

وقف لازم

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ ع۳ ۲ ۱۲

سی نعمتوں کو تم جھٹلاتے رہو گے ف۴ اور جو کوئی ڈر گیا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اس کیلئے دو باغ ہوں گے ف۵ پس تم اپنے رب کی کون کون

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا

سی نعمتوں کو جھٹلاتے رہوگے ف۶ ان باغوں کے پودے ٹہنیوں والے ہونگے پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم دونوں جھٹلاتے رہوگے ان دونوں جنتوں میں

عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ

دو چشمے ہونگے جو ہمیشہ بہتے رہیں گے پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم دونوں جھٹلاتے رہوگے ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کے

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ

دو دو جوڑے ہونگے ف۷ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم دونوں جھٹلاتے رہوگے تکیہ لگائے بیٹھے گے ایسے بچھونوں پر جن کا استر

بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

موٹے ریشم کا ہوگا ف۸ اور پھل دونوں باغوں کے قریب ہونگے پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم دونوں

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

جھٹلاؤ گے ان جنتوں میں ایسی عورتیں ہونگی جنکی نظریں نیچی ہونگی نہ ہاتھ لگایا ہوگا ان عورتوں کو ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان اور

وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ

نہ کسی جن نے ف۹ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہ عورتیں یوں پاکیزہ معلوم ہونگی جیسے وہ یاقوت اور

۱: یہ خوش نمائی اور بیش قیمتی کا مظہر ہیں ۔ ۲: اس سے مراد درجۂ احسان رکھنے والوں کیلئے دیدار الٰہی بھی مراد ہو سکتا ہے "ان تعبد اللہ کانک تراہ" ۔ ۳: یعنی مقربین کیلئے دو باغ تھے فرمائے اب دو باغ اور جو عام جنتوں کیلئے ہیں تھے سارا دھیان کے ہیں
۵: گہری سبزی سیاہی مائل ہو جاتی ہے اسلئے یہ کہہ ارشاد فرمایا ہے ۔ ۶: بہتے جاری چشمے مراد تھے جو ابل کر دور تک بہتے ہیں یہاں صرف ابلنا فرما کر اشارہ فرمایا کہ بہاؤ میں ان سے کم ہونگے ۔ ۷: پھلوں میں کھجور اور انار دو متضاد شکل و صورت اور
تاثیر کے حامل ہیں کھجور گرم اور خشک جبکہ انار عمدہ کے اندر اور ٹھنڈی تاثیر وغیرہ ہے ۔ ۸: یہ ان حوروں کی صفات ہیں جو عام جنتیوں کو ملیں گی ۔ ۹: آخر میں فرمایا کہ یہ نعمتیں دینے والی ذات بابرکات کا نام بھی بڑا بابرکت ہے تو خود اسکا مقام کیا ہوگا
۱۰: اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات جلال اور اکرام ارشاد فرمائیں یہ دونوں صفاتی نام اللہ کو بہت پسند ہیں اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت بندہ "یا ذالجلال والاکرام" کہتا ہے تو اللہ کی رحمت فوراً متوجہ ہو جاتی ہے کہ مانگ کیا مانگتا ہے

الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ

مرجان کے موتی ہیں ۱ پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے بھلی ہوا کرتا نیکی کا بدلہ

إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا

مگر نیکی ہی ۲ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اور ان دو باغوں کے سوا اور بھی

جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾

دو باغ ہوں گے ۳ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے وہ تو بہت ہی سرسبز ہوں گے ۴

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ان دونوں جنتوں میں بھی پانی کے دو چشمے ہونگے جو ابلتے ہوئے ہوں گے ۵

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾

پس اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو تم دونوں جھٹلاتے رہو گے ان دونوں جنتوں میں مختلف پھل ہونگے اور کھجوریں ہونگی اور انار ہونگے ۶

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

پس اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ان جنتوں میں ایسی عورتیں ہونگی جو خلق کے لحاظ سے اور اخلاق کے لحاظ سے بڑی بہتر ہونگی پس تم اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہ خوبصورت عورتیں محفوظ ہونگی خیموں میں پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے نہ چھوا ہوگا ان عورتوں کو کسی انسان نے ان جنتیوں سے پہلے اور نہ کسی جن نے ۷ پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں

تُكَذِّبَانِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ

کو جھٹلاؤ گے یہ تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے سبز تکیوں پر اور نہایت قیمتی بچھونوں پر پس اپنے رب کی

٣ ع ١٣
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

کون کون سی نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے ۸ بڑی برکت والا ہے نام تیرے رب کا جو بڑی شان والا اور بڑی عزت والا ہے ۹

٥٦ سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَتِسْعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ ٤٦

سورۃ واقعہ مکی ہے اور اس میں ۹۶ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

سلہ:۔ سورۃ الواقعہ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پہلی آیت میں فرمایا "اذا وقعت الواقعۃ" واقعہ سے مراد قیامت ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الواقعہ۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے آخرت میں فرمانبرداروں کو ملنے والی جنت اور اس کی نعمتوں کو تفصیل سے بیان فرمایا جو قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد بطور انعام انہیں دیدی جائینگی۔ اس سورۃ میں بھی اللہ تعالیٰ قیامت کا ذکر فرما کر تین قسم کے لوگوں کی تفصیل بتا رہے ہیں کہ حساب کتاب کے نتیجہ میں تین گروہ بن جائیں گے ساتھ ہی ان کا حال بھی بتا دیا۔ سورۃ رحمٰن میں بھی مقربین خصوصی، عام جنتی اور دوزخی تین قسم کے لوگوں کے انعام اور سزا بیان فرمائی اس سورۃ میں بھی وہی انداز ہے البتہ سورۃ رحمٰن چونکہ جلالی کا مظہر ہے سورۃ واقعہ کو جلال کے جملے سے شروع فرمایا اس کی ہیبت اور کیفیت بتائی، درمیان میں بھی اور آخر میں بھی نافرمانوں کا زیادہ ذکر ہے اور انکی سزا کا۔ اس سورۃ کی بڑی فضیلت ہے حضورؐ نے فرمایا جو اسے روزانہ حزب کے بعد پڑھے گا وہ کبھی بھوکا نہیں رہے گا یعنی پیٹ کا مسئلہ حل رہیگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ① لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ② خَافِضَةٌ

جب وقت واقع ہو جائیگی وہ واقعہ ہونیوالی ۲ اسکے واقع ہونے کیلئے کوئی جھوٹ نہیں ہے کسی کو پست کر رہی کسی کو

رَّافِعَةٌ ③ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ④ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ⑤

بلند کرنے گی ۳ جب ہلا دیا جائیگا زمین کو پوری طرح ہلا دیا جانا ۴ اور اڑا دیا جائیگا پہاڑوں کو پوری طرح اڑایا جانا

فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ⑥ وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ⑦ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

پس ہو پہاڑ ایسے غبار ہو جائینگے جو اڑ رہا ہو ۵ اور تم تین قسموں میں ہو جاؤگے ۶ پس دائیں ہاتھ والے

مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ⑧ وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ⑨

وہ کیسے ہونگے دائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے وہ کیسے ہونگے بائیں ہاتھ والے

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ⑩ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ⑪ فِيْ جَنّٰتِ

اور پہلے ایمان والے سب سے آگے ہونگے ۷ اور یہ وہ لوگ ہونگے جو اللہ کے بڑے قریب ہونگے وہ نعمت کے باغوں میں

النَّعِيْمِ ⑫ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ⑬ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ ⑭

ہونگے پہلوں میں سے وہ زیادہ ہونگے اور پچھلوں میں سے وہ تھوڑے ہونگے ۸

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ⑮ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ⑯

یہ بیٹھیں گے جڑاؤ تختوں پر جو سونے کے تاروں سے بنے ہوئے ہونگے تکیہ لگائے بیٹھیں گے ان تختوں پر آپس میں ایک دوسرے کے سامنے

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ⑰ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ وَكَأْسٍ

ان پر پھریں گے انکی خدمت کیلئے ایسے لڑکے جو ہمیشہ جوان رہنے والے ہونگے ۹ آبخورے کر اور پیالے کر ایسے شراب کے جو نتھرا ہوا

مِّنْ مَّعِيْنٍ ⑱ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ⑲ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا

شراب ہوگا دائیے پینے سے نہ تو انکا سر چکرائیگا اور نہ بہکی بہکی باتیں کرینگے ۱۰ اور ان کو میوے وہ پھل جن کو وہ

يَتَخَيَّرُوْنَ ⑳ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ㉑ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ㉒ كَأَمْثَالِ

پسند کرینگے اور ان کو ملیگا گوشت پرندوں کا جس قسم کا وہ چاہیں گے اور ملیں گی ایسی بیویاں جنکا رنگ سفید ہوگا آنکھیں موٹی ہونگی جیسے وہ

وقف لازم

۲:۔ واقعہ کا مطلب واقع ہونے والی چیز یعنی جس کا وجود یقینی اور لازمی ہے اس سے مراد قیامت ہے آگے مزید وضاحت کردی کہ اس کا ہونا بالکل صحیح ہے

۳:۔ کوئی کامیاب ہوگا کوئی ناکام۔ آگے اسکے آنے کی کیفیت اور منظر بتا دیا

۴:۔ شدید ترین زلزلہ آئیگا جس سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر غبار کی طرح اڑیں گے

۵:۔ آگے تین گروہ بیان فرمائے جو حساب کتاب کے بعد بن جائیں گے اپنے اپنے اعمال کے مطابق

۶:۔ پہلے کامیاب لوگوں کا ذکر فرمایا پھر ناکام لوگوں کا اور پھر پہلے درجے میں پاس ہونے والوں کا۔ جنہوں نے ایمان لانے میں پہل کی ہر نبی کی امت میں سے۔

۷:۔ آگے ان کا اجر بتایا کہ ان کو اللہ کا خصوصی قرب وصل ہوگا۔ سورۃ رحمٰن میں بھی مقربین کیلئے خصوصی انعامات کا ذکر الگ سے پہلے بیان کیا گیا

۸:۔ پہلوں سے مراد آدمؑ سے لیکر عیسیٰؑ تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کے خواص ہیں جو یقیناً زیادہ ہونگے اور پچھلوں سے حضورؐ کے خواص جو صرف ایک نبی کے ہونگے۔ آگے ان کیلئے خصوصی انعام و اکرام تفصیل سے بیان فرمایا

۹:۔ جنت میں سب جنتی لوگ بھی اور خدام بھی، حوریں بھی سب جوانی کی عمر کے ہونگے

۱۰:۔ وضاحت فرما دی کہ دنیا کے شراب والے اثرات اس مشروب میں نہیں ہونگے

ـــا ۔ جنت کو متوجہ کرا کر تم بھی ان جیسے نیک اعمال کرو تو تمہیں بھی یہ انعامات مل سکتے ہیں۔ مذکورہ چیزیں تو مادی اور خارجی تھیں آگے فرمایا کہ طبیعت کو مکدر کرنے والی بات جیسے بیہودہ گوئی جو نفسیاتی طور پر پریشان کرتی ہے بلکہ اس کے بجائے سلام محبت و عقیدت کی گفتگو ہوگی

۲ ۔ یہ تو درجہ اول کے کامیاب خواص کے اجر تھے آگے ہر کامیاب آدمی کے انعامات ذکر فرمائے ۔۳۔ اس سے مراد ایک تو وہ ہیں جن کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور بعض علماء نے فرمایا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ کے عرش کی دائیں جانب بیٹھے ہونگے

۴ ۔ بیری کا درخت بڑا ہوتا ہے اسی لئے مردے کے غسل کیلئے اس کے پتے پانی میں ڈالے جاتے ہیں ۔۵۔ فرمایا جنت کے پھل جو سمجھ کر پابند نہیں ہونگے جیسے دنیا میں ہے ۔۶۔ اس سے مراد دنیا والی اپنی نیک بیویاں بھی ہوسکتی ہیں جو وہاں جوان ہو کر ملیں گی اگرچہ یہاں بوڑھی ہو کر مریں

۷ ۔ اس سے پہلی امتیں بھی مراد ہیں اور پہلے مسلمان بھی ۔ آگے تیسرے ناکام اور نافرمان گروہ کا تفصیلی ذکر ہے ۔۸۔ آگے فرمایا ان کو یہ سزا کیوں ملی ہے اسلئے کہ وہ عیاش تھے نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے تھے اور اللہ کا حکم نہیں مانتے تھے۔ بڑے سے بڑے گناہ سے بھی نہ رکتے تھے

۹ ۔ اس سے مراد شرک یا انکار قیامت کا عقیدہ بھی ہوسکتا ہے جو اگلی آیت میں بتایا ہے ۔ یہ ان کے سوال اور اعتراض کا جواب ہے خواہ وہ طنزاً تھا خواہ سمجھنے کیلئے

اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا

موتی ہوں جو چھپے پڑے ہوں ۔ یہ بدلہ ملے گا ان نیک کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے ۱ ۔ وہ نہ سنیں گے اس جنت میں کوئی

لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِينِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

بے فائدہ بات اور نہ ہی گناہ کی بات ۔ مگر یہی بولنا سلام سلام ہوگا ۲ ۔ اور دائیں ہاتھ والے ۳ ۔ وہ کیسے ہونگے

الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَّ

دائیں ہاتھ والے ۔ وہ ہونگے بیری کے ایسے پودوں میں جن کا کانٹا نہ ہوگا ۴ ۔ اور ایسے کیلوں میں جو تہہ بہ تہہ ہونگے ۔ اور ایسے سائے میں جو بہت پھیلا ہوگا ۔ اور

مَآءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّ

وہ پانی ملے گا جو پیالوں میں ڈالا ہوا ہوگا ۔ اور ان کو پھل ملے گا بہت زیادہ ۔ نہ ان کو قطع کیا جائیگا اور نہ ان کو روکا جائے گا ۵ ۔ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾

ایسے بچھونوں پر ہونگے جو اونچے بچھے ہونگے ۔ بے شک ہم اٹھائیں گے ان عورتوں کو پوری طرح اٹھانا ۔ پس ہم ان کو کنواری بنا دیں گے

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ

جوان ہم عمر دل کو لبھانے والی ۶ ۔ ان لوگوں کیلئے جو دائیں ہاتھ والے ہونگے ۔ یہ دائیں ہاتھ والے پہلوں میں بھی بڑی تعداد میں ہونگے ۔ اور بڑی تعداد میں ہونگے

ع ٤ ١٤ الْاٰخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَّ

پچھلوں سے بھی ۷ ۔ اور بائیں ہاتھ والے ۔ وہ کیسے ہونگے بائیں ہاتھ والے ۔ سخت لُو میں ہونگے اور

حَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ

اُبلتا ہوا پانی پئیں گے اور ایسے سائے میں ہونگے جو آگ کا گرم سایہ ہوگا وہ سایہ نہ تو ٹھنڈا ہوگا اور نہ عزت والا ہوگا ۸ ۔ بے شک وہ لوگ یہاں آنے سے پہلے

ذٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا

بڑے عیش پرست تھے ۔ اور یہ اصرار کیا کرتے تھے بہت بڑے گناہ پر ۹ ۔ اور

يَقُولُونَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا

یہ کہا کرتے تھے آیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے ۔ کیا ہم کو اٹھایا جائے گا ۔ اور کیا ہمارے پہلے

الْاَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ ۙ اِلٰى

باپ دادوں کو بھی اٹھایا جائیگا ۔ آپ فرما دیجئے بیشک پہلے بھی اور پچھلے بھی ۔ یہ سارے اکٹھے کئے جائیں گے ۱۵

۱:۔ فرمایا دوبارہ زندہ ہوکر جمع ہونا یقینی ہے اور اس کیلئے ایک وقت مقرر ہے اور اگر تم اس کا انکار کرتے رہے تو پھر تمہارا انجام وہاں خراب ہوگا جس کی تفصیل یہ ہے جان لو ۲:۔ زقوم کی تشریح پہلے گذر چکی ہے ۳:۔ چونکہ آگ کی شدت اور زقوم کے اثر سے پیاس زیادہ ہوگی
۴:۔ آگے منکرین قیامت کو دلائل دے کر سمجھایا کہ اب بھی ایمان لے آؤ تو بچ جاؤ گے ۵:۔ اپنی پیدائش اور اس کے ابتدائی لمحے کو یاد کرو ۶:۔ اگر تمہارے خیال کے مطابق یہ فطری عمل ہے تو ہر جوڑے سے اولاد کیوں نہیں پیدا ہوتی۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ آگے مرنے کا بھی بتلایا
۷:۔ بعض علماء نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ قیامت کے دن تمہاری حقیقی شکلیں ہونگی۔ اس سے مراد دنیا میں مسخ اشکال کا عذاب بھی ہے جو حضورؐ کی دعا سے اس امت سے ہٹا دیا گیا ہے ورنہ پہلی امتیں اس کا شکار ہوئی ہیں ۸:۔ یعنی بار اول کا پیدا کرنا یاد کرادیا ہے اب بار ثانی کی زندگی جان لو
۹:۔ حیات بعد الموت کی حسی مثال دیدی کہ جس طرح ننھا سا مردہ بیج سے زندہ پودا نکل آتا ہے تم بھی اسی طرح قبر سے زندہ نکلو گے۔ اس سے اثبات حیات بھی مراد ہے اور قدرت کا اظہار بھی اور انعامات کا ذکر بھی اور ساری چیزیں دعوت فکر دے کر سمجھائی گئی ہیں
۱۰:۔ آگے فرمایا پیدا ہم نے کیا اسے تباہ بھی ہم کر سکتے ہیں تم تو صرف باتیں ہی بنا سکتے ہو
۱۱:۔ آگے مزید مثالیں دے کر دعوت فکر دی کہ ظاہری اسباب جو سب دیکھتے ہیں ان کو دیکھ کر استعمال کرکے پھر بھی میری بات نہیں مانتے تو بتاؤ کیا ہو گیا ہے؟

مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾

مقرر دن کے ایک وقت کے لئے [1] پھر تم اے لوگو! جو گمراہ ہو اور جھٹلانے والے ہو

لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾

تم ضرور کھاؤ گے زقوم کے پودے سے [2] پھر بھر لوگے اس پودے سے اپنے پیٹوں کو

فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾

پھر تم پیوگے اس کھانے پر حمیم کا پانی پس پیوگے جس طرح پیتا ہے پیاسا اونٹ [3]

هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾

یہ مہمانی ہوگی ان منکروں کی بدلے کے دن [4] ہم ہی نے پیدا کیا تم کو پس تم کیوں اس کو سچا نہیں مانتے [5]

أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾

بھلا دیکھو وہ پانی جو تم ٹپکاتے ہو کیا تم اس کے پیدا کرنیوالے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں [6]

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَن

ہم نے پیدا کیا تم میں موت کو بھی اور ہم عاجز نہیں ہیں اس بات سے کہ

نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ

ہم بدلہ کرلے آئیں تم جیسے اور اگادیں تمہیں اسی حالت میں کہ تم جس کو نہیں جانتے [7] اور بے شک تم نے جان لیا ہے

النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾

پہلی بار ابھرنا پس تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے [8] بھلا دیکھو وہ بیج جو تم بوتے ہو [9]

أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا

کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں [10] اگر ہم چاہیں اسے چورہ چورہ کردیں

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾

پس تم ہوجاؤ یوں باتیں بنانیوالے ہم پر بوجھ پڑگیا بلکہ ہم تو رزق سے محروم ہوگئے [11]

أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ

بھلا دیکھو وہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اتارا وہ پانی اس

سلہ: سو جو بارش کون برساتا ہے اور اس پانی کو میٹھا کون بناتا ہے۔ آگے فرمایا پانی کی ضد آگ کو دیکھو وہ کس لوہے سے حاصل ہوتی ہے جو ازابتدا تا انتہا پانی پر پلتا ہے اجتماع ضدین کی یہ مثال کیسی مل سکتی ہے سے۔ فرمایا اس آگ کو دیکھ کر قیامت کی آگ یاد کرو اور ان سے بچو

سلہ: یہ سب نعمتیں دیکر اللہ کی تسبیح بیان کرو۔ آگے فرمایا اس تسبیح کے ساتھ قرآن مجید کی صداقت کو مان کر اس کا ادب بھی کرو اور اس پر عمل بھی کرو سلہ: یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ قسم کھا کر اور اس قسم کی بڑائی جتلا کر قرآن کی سچائی بیان کی۔ بعض علماء نے فرمایا ہے

یعنی قیامت کی مراد ہیں جہاں تارے گرتے ہیں اور یہ دوسری جگہ قیامت کی نشانی کے طور پر فرمایا ہے* سلہ: اس سے مراد لوح محفوظ ہے آگے فرمایا فرشتے اسی کو چھوتے ہیں۔ اسی سے علماء نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید اسی کی کاپی ہے اسلئے اسے بے وضو ہاتھ نہیں لگانا چاہئے

(* بعض علماء نے نجوم سے مراد قرآن کی آیتیں اور گرنے کی جگہ حضور انورؐ کا دل لیا ہے۔ بعض نے روضہ اقدس مراد لیا ہے) سلہ: اس سے مراد سرسری نظر کرنے والا بھی ہے۔ لفظی معنے تیل کی مالش کرکے اعضاء کو نرم کرنا ہے۔ اسی لئے ناجائز موقع پر نرمی برتنے کو

بھی اسی لفظ سے ظاہر کیا جاتا ہے جو نفاق کے ضمن میں آجاتا ہے تو قرآن کے بارے میں ان کا یہ رویہ نفاق اور تکذیب والا مراد ہے۔ سلہ: اس سچی کتاب اور سچے علم کے مقابلہ میں تم جھوٹی کتابیں پڑھتے ہو اور جھوٹے علم حاصل کرتے ہو۔ اسی سے مراد جھٹلانا بھی ہے

آگے موت کے وقت کی کیفیت کی طرف متوجہ فرمایا کہ روز دیکھتے ہو خود تم پر بھی یہ حال ہوگا

سلہ: اس وقت تم انجام دیکھ لوگے اس سے پہلے میری طرف کیوں نہیں دیکھتے جو تمہاری شہ رگ

سے زیادہ قریب ہوں۔ میری طرف متوجہ ہو کر میری اطاعت کرو تو اس برے انجام سے بچ جاؤ گے

سلہ: اگر یہ سب کچھ فطری ہے جیسی اپنی زندگی پر اختیار ہے جو استعمال کرکے نافرمانیاں کرتے ہو

تو آج روح کو روک لو اسے لوٹا لو۔ اگر نہیں کر سکتے تو ابھی سے قادر مطلق کو مان لو

سلہ: آگے مومنین و مقربین کا قابل رشک انجام اور انعام ذکر فرمایا کہ اس سے بھی متاثر ہو جاؤ

الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا

بادل سے یا ہم اتارنے والے ہیں اگر ہم چاہیں بنا دیں اس پانی کو کھاری پس تم کیوں

تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنْتُمْ

شکر ادا نہیں کرتے سلہ بھلا دیکھو وہ آگ جو تم سلگاتے ہو کیا تم نے

أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً

اگایا پودا اس کا یا ہم اگانے والے ہیں ہم نے بنا دیا اسی دنیا کی آگ کو نصیحت

ع ٢ ١٥ — وَمَتَٰعًا لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا

اور سامان مسافروں کے لئے سلہ پس پاکی بیان کر اپنے پالنے والے کے اس نام کی جو بڑا نام ہے سلہ پس

أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾

میں قسم کھاتا ہوں ان جگہوں کی جہاں تارے گرتے ہیں اور بے شک یہ قسم بہت بڑی ہے اگر تم جانو سلہ

إِنَّهُ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَٰبٍ مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾

بے شک یہ قرآن بڑی عزت والا ہے ایسی کتاب میں ہے جو نگاہوں سے اوجھل ہے سلہ اس کو نہیں چھوتے مگر وہی جو بڑے پاکیزہ ہیں

تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ﴿٨١﴾

یہ قرآن اتارا گیا ہے اس اللہ کی طرف سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا کیا اس بات کے بارے میں تم سستی کرتے ہو سلہ

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾

اور تم نے بنا لیا ہے اپنی خوراک کو جب تم جھوٹ ہی کہتے ہو سلہ پس یہ آگے کیوں نہیں ہوتی کہ جب روح پہنچ گیا حلقوم کو

وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا

اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے ہو اور ہم زیادہ قریب ہیں اس کے پاس تم سے لیکن تم نہیں

تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ

دیکھتے سلہ پس یہ آگے کیوں نہیں ہوتی کہ اگر تم کسی کے اختیار میں نہ تھے سلہ تو تم لوٹا لیتے روح کو اگر

كُنْتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَ

تم سچے ہو سلہ پس اگر ہوگا آدمی اللہ کے قریبی لوگوں میں پس راحت ہوگی اور

۱:۔ رَوح سے مراد ہوا بھی ہے اور ریحان سے خوشبو۔ یہ انعام مرنے کیلئے قبر کے اندر بھی مراد ہو سکتا ہے جیسے حدیثوں میں جنت کی کھڑکی کھولے جانے کا ذکر ہے وہاں سے ٹھنڈی خوشبودار ہوا آئیگی۔ جس کا مشاہدہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی کبھی کبھی کرا دیتے ہیں
۲:۔ یعنی قبر کے بعد آخرت میں جنت کی باقی نعمتیں بھی ملیں گی یا دونوں جز میں جنت کی بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ آخر میں یہ تینوں گروہوں کا اجمالی ذکر کر کے خود ہی بیان فرما دیا ہے۔ پہلے ذکر مقربین کا تھا آگے عام مومنین اہل جنت کا ذکر ہے
۳:۔ اور اب تیسرے نافرمان و مکذبین کے گروہ کا انجام بتایا ہے ۴:۔ یہ ثواب و عذاب مرتے ہی شروع ہو جاتا ہے اگرچہ مکمل صورت میں یوم حشر کے بعد ہوگا۔ آگے پھر حیات بعد الموت" یوم حشر" جنت" دوزخ" انعام و سزا کے عقیدہ کو صحیح اور یقینی قرار دیا
۵:۔ آگے ان انعامات کے حصول اور برے انجام سے بچنے کا نسخہ بتا دیا کہ اللہ کو اپنے پالنے والا مان کر اس کی تسبیح بیان کرو ۶:۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے فرمایا نماز کے رکوع میں یہ تسبیح پڑھا کرو۔ اسی لئے کہ عقیدہ رکوع قبر کی مانند ہے جو دنیا و آخرت کے درمیان ہے اور رکوع قیام و سجود کے درمیان فرض رکن ہے

رَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩٠﴾

خوشبو ہوگی[۱] اور جنت کی باقی نعمتیں ہوں گی[۲] اور اگر ہوگا وہ مرنے والا داہنی ہاتھ والوں میں سے

فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ

پس آپکو تسلی ہونی چاہیے داہنی ہاتھ والوں کی جانب سے[۳] اور اگر ہوگا وہ مرنے والا جھٹلانے والوں میں سے جو

ٱلضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ

گمراہ تھے پس اس کی مہمانی ہوگی حمیم سے اور داخلہ ہوگا آگ کے ڈھیر میں[۴] بے شک

هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

ع ٣ / ٢٢ / ١٦

یہ بات اس قابل ہے کہ اس پر یقین رکھا جائے[۵] پس تو پاکی بیان کرتا رہ اپنے رب کے اس نام کی جو بڑی عظمت والا ہے[۶]

٥٧ سُورَةُ الْحَدِيدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ آيَةً وَّأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ ٩٤

سورۃ حدید مدنی ہے اور اس میں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں[۷]

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿١﴾ لَهُۥ مُلْكُ

پاکی بیان کرتا ہے اللہ کی وہ ہر کوئی جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے[۸] اور وہ اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے[۹] اللہ ہی کی بادشاہی ہے[۱۰]

ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢﴾

آسمانوں میں اور زمین میں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے

هُوَ ٱلْأَوَّلُ وَٱلْءَاخِرُ وَٱلظَّٰهِرُ وَٱلْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾

وہی اللہ پہلے بھی ہے اور آخر میں بھی ہوگا وہی ظاہر میں ہے[۱۱] اور وہی باطن میں ہے[۱۲] اور وہ اللہ ہر چیز کو پورا جاننے والا ہے[۱۳]

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ

اسی اللہ نے بنائے آسمان اور زمین چھ دنوں میں پھر غالب ہوا

عَلَى ٱلْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ

عرش پر وہی اللہ جانتا ہے جو چیز داخل ہوتی ہے زمین میں اور جو نکلتی ہے اسی زمین سے اور جو اترتا ہے

۷:۔ سورۃ الحدید مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس میں آگے آرہا ہے "وانزلنا الحدید" شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الحدید"۔ پہلی سورۃ کی آخری آیت میں حضور کی وساطت سے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں جو تمہارا پالنے والا ہے اور بڑی عظمت والا ہے اس سورۃ کی پہلی آیت میں اشارہ فرمایا کہ یہ تسبیح کا حکم تمہارے اپنے فائدے کیلئے ہے اسلئے کہ اللہ کو اسکی ضرورت نہیں پوری کائنات اسکی تسبیح کر رہی ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی عظمت کے دلائل بیان فرما رہے ہیں۔ اسی طرح سورۃ کے آخری رکوع میں لوہے کی نعمت کا ذکر کر کے اشارہ فرمایا کہ مسلمان کا کام صرف تسبیح و تہلیل یا ذاتی عبادات ہی نہیں بلکہ دین کے فروغ کیلئے اگر طاقت استعمال کرنی پڑے تو اس کی بھی تیاری رکھو
۸:۔ اگر انسان تسبیح نہ کریں گے تو اللہ کی خدائی میں کوئی فرق نہیں پڑتا اسلئے کہ پوری کائنات اس کی تسبیح کر رہی ہے آگے فرمایا کہ اللہ غالب ہے جو چاہے کر سکتا ہے اور جو کرتا ہے اس میں حکمت ہوتی ہے جس کا احاطہ انسانی عقل نہیں کر سکتی۔
۹:۔ آگے اللہ نے اپنی عظمت اور اس کے دلائل بیان فرمائے
۱۰:۔ یہ ہے عظمت۔ کسی بھی ملک کا سب سے بڑا عہدہ بادشاہت ہوتی ہے لیکن کائنات کا بادشاہ "لہ" سے مراد اسی ہی کی ہے اشارہ فرمایا کہ عملی تسبیح خدا کو واحد بادشاہ ماننا ہے آگے اختیار بیان فرمایا اور قدرت کا وسیع ہونا بتا دیا کہ ہر چیز پر قادر ہے۔
۱۱:۔ سب سے پہلے وہی ازل میں موجود تھا اور سب کے آخر میں بھی صرف وہی ہوگا
۱۲:۔ ہر جہت پر اللہ تعالیٰ ہی حاوی ہے ظاہر ایسا کہ ہر ذرہ کائنات میں موجود ہے اور باطن ایسا کہ اس کی حقیقت سے کوئی آگاہ نہیں اس لحاظ سے وہ مخفی بھی ہے
۱۳:۔ آگے اپنی قدرت کے ظاہری نمونے بیان فرمائے کہ انہیں دیکھ کر اندازہ کرو

مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيهَاۖ وَهُوَ مَعَكُمۡ أَيۡنَ مَا كُنتُمۡۚ وَٱللَّهُ بِمَا

آسمان سے اور جو چڑھتا ہے آسمان میں ۱ اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی تم ہوتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے

تَعۡمَلُونَ بَصِيرٞ ٤ لَّهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرۡجَعُ

عملوں کو دیکھ رہا ہے اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں ۲ اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے

ٱلۡأُمُورُ ٥ يُولِجُ ٱلَّيۡلَ فِي ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِي ٱلَّيۡلِۚ وَهُوَ

سارے کام ۳ وہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں ۴ اور وہ

عَلِيمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ٦ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَأَنفِقُواْ مِمَّا

جانتا ہے سینوں کے رازوں کو ۵ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر ۶ اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اس چیز

جَعَلَكُم مُّسۡتَخۡلَفِينَ فِيهِۖ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَأَنفَقُواْ لَهُمۡ

سے جس میں بنایا ہے تم کو اللہ نے اپنا نائب ۷ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اس بات پر تم میں سے اور خرچ کیا اللہ کی راہ میں

أَجۡرٞ كَبِيرٞ ٧ وَمَا لَكُمۡ لَا تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلرَّسُولُ يَدۡعُوكُمۡ

اس کیلئے بہت بڑا اجر ہے ۸ اور تمہیں کیا رکاوٹ ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ اللہ پر حالانکہ اللہ کا رسول پکار رہا ہے تمہیں

لِتُؤۡمِنُواْ بِرَبِّكُمۡ وَقَدۡ أَخَذَ مِيثَٰقَكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ٨

کہ تم ایمان لاؤ اپنے پالنے والے پر اور اللہ نے لیا ہے پختہ وعدہ تم سے اگر تم ایمان والے ہو ۹

هُوَ ٱلَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبۡدِهِۦٓ ءَايَٰتِۭ بَيِّنَٰتٖ لِّيُخۡرِجَكُم مِّنَ

اللہ ہی وہ ذات ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے پر روشن روشن آیتیں تاکہ وہ نکالے تمہیں

ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ بِكُمۡ لَرَءُوفٞ رَّحِيمٞ ٩ وَ

اندھیروں سے اجالے کی طرف اور بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑی شفقت کرنے والا ہے اور بڑا ہی مہربان ہے ۱۰

مَا لَكُمۡ أَلَّا تُنفِقُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَ

تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں خرچ کرتے اللہ کی راہ میں اور اللہ ہی کی ملک ہے آخر میں آسمانوں میں اور

ٱلۡأَرۡضِۚ لَا يَسۡتَوِي مِنكُم مَّنۡ أَنفَقَ مِن قَبۡلِ ٱلۡفَتۡحِ وَقَٰتَلَۚ

زمین میں ۱۱ برابر نہیں تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے اپنا مال خرچ کیا اللہ کی راہ میں فتح مکہ ہونے سے پہلے اور لڑے اللہ کی راہ میں

۱ ، اسکی علماء نے بہت تفسیریں کی ہیں زمین کے اندر جانے سے مراد بیج اور پانی بھی ہے اور مردے بھی۔ نکلنے سے فصل بھی مراد ہے اور قیامت کے دن انسان بھی۔ آسمان سے نازل ہونے والی چیزوں سے مراد وحی بھی اور اوپر چڑھنے والے آپکی بخارات بھی ہیں اور نیک عمل اور کلمے بھی۔ آگے فرمایا اللہ ہر جگہ ہر لمحے ہر کیفیت میں تمہارے ساتھ ہے یعنی تم پر اس کا اختیار ہے جس سے تم نکل نہیں سکتے اور وہ سطرح تمہارا ہر عمل دیکھ رہا ہے ۲ ، بار بار کائنات کی تسبیح، ملکیت، بادشاہت، تخلیق کا ذکر کر کے سمجھایا جا رہا ہے

۳ ، آگے اپنے اختیار اور اقتدار کی حسی دلیل بیان فرمائی ہے ۴ ، الغرض سب نظام اسی کے اختیار میں ہے۔ آگے فرمایا وہ بڑی بڑی چیزوں کا ہی نہیں سینے کے رازوں کا بھی نگہبان ہے بڑا باریک بین ہے سنتا دیکھتا تو ہے ہی ارادوں کو بھی جانتا ہے

۵ ، تو ایسے مالک حقیقی کا پھر کیا حق ہے آگے بتا دیا ہے ۶ ، اللہ پر ایمان کی دعوت اور اسکے رسول پر ایمان اور اسکی اطاعت ہے آگے فرمایا اس ایمان کی راہ میں جو اصل رکاوٹ ہے اسی کو ختم کرو کہ جس مال کا مالک تمہیں اللہ نے بنایا ہے اسمیں سے اللہ کیلئے خرچ کرو

۷ ، اس سے مراد مال کے علاوہ علم، قوت، اختیار، سمجھ، صلاحیت وغیرہ سب کچھ ہے۔ آگے اجر بیان فرمادیا ۸ ، ایسا اجر جو وہ شمار نہ کر سکیں گے۔ آگے فرمایا کہ سمجھانے کیلئے دو ہی طریقے ہوتے ہیں آفاقی دلائل، عقلی دلیلیں یا اپنے رسول کے ذریعے پیغام۔ ان کے باوجود نہ سمجھنا ناقابل فہم بات ہے یا طبیعت کی ہٹ دھرمی، بدنصیبی یا ازلی بدبختی ہے

۹ ، اس سے مراد روحوں کا وعدہ الست ہے یہ بھی خوش نصیبوں کو یاد رہ سکتا ہے

۱۰ ، یہ اللہ کی شفقت و رحمت ہے آگے فرمایا اگر تم اس کو مالک حقیقی مانتے ہو تو پھر اس کے نام پر خرچ بھی کرو اسلئے کہ تمہارے پاس تو یہ مال عارضی ہے اس کا آخری وارث تو اللہ ہی ہے اور صرف اس زمین ہی نہیں بلکہ پوری کائنات کا مالک وہی رہے گا

۱۱ ، آگے انفاق فی سبیل اللہ کی بنیاد پر ایمان والوں یعنی صحابہ کرام کے درجے بیان فرمائے کہ فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والے اور بعد والے درجے میں برابر نہیں ہو سکتے

۱: وضاحت فرمادی کہ تم تنقیدیں نہ کرتے پھرو فتح مکہ کے بعد والے بھی میرے پسندیدہ ہیں۔ آگے فرمایا اگر تم بھی اچھے عمل کرو گے خاص طور پر انفاق فی سبیل اللہ تو تمہیں بھی اچھی جزا ملے گی ۲: یہاں انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر صحابہؓ کے ساتھ کیا اب آگے عمومی حکم ہے
۳: یہ سورۃ مدنی ہے مدینہ منورہ میں مہاجرین کو مالی مشکلات بھی گزر اوقات کیلئے تھیں اور مختلف حملوں کے مقابلہ کیلئے سامان جنگ کی تیاری کیلئے بھی۔ اسی خصوصیت سے یہ حکم فرمایا کہ انفاق فی سبیل اللہ خدا کو قرض دینے کے مترادف ہے جسکا بدلہ دگنا ملے گا
مالی وسعت کی شکل میں اور ساتھ جو اجر ملے گا وہ مزید نفع ہوگا ۴: اور اس اجر کا پتہ قیامت میں چلے گا جو آگے بیان ہو رہا ہے ۵: مسلمان روشنیوں میں گھرا ہوگا اور اللہ فرمائیں گے ۶: اور جو منافق انفاق فی سبیل اللہ سے کتراتے تھے ان کا یہ حشر ہوگا
۷: ہم بھی کلمہ پڑھتے تھے ہمکو روشنی ہمیں بھی دیدو ۸: وہ جواب دیں گے واپس وہاں لوٹ جاؤ جہاں سے یہ نور تقسیم ہوا تھا ۹: اپنے پیچھے لوٹ کر جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان دیوار کھڑی کردی جائیگی ۱۰: یہ دیکھ کر دوزخی کہیں گے یہ کیا ہو گیا ہے

۱۱: وہ جنتیوں کو آواز دے کر یہ کہیں گے ہم بھی ایمان کا اظہار کرتے تھے اور
تمہارے ساتھ تھے وہ جواب دیں گے یہ بات ٹھیک ہے لیکن تم دل سے نہ تو مومن تھے
نہ مخلص تھے بلکہ شک میں مبتلا تھے اور ہماری فتح و شکست کا انتظار کرتے تھے
اس کے بعد اپنی خواہشات نفسانی اور شیطان کے حکم پر عمل کرتے تھے

أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ
ان لوگوں کے درجے بہت بڑے ہیں ان سے جنہوں نے خرچ کیا اللہ کی راہ میں مکہ فتح ہونے کے بعد اور لڑے اللہ کی راہ میں
وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ ع ۱ / ۱۰ / ۱۷
اور سب کے ساتھ وعدہ کیا ہے اللہ نے بہترین جزا کا ۱ اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے عملوں کی پوری پوری خبر ہے ۲
مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ
وہ کون ہے جو قرض دے اللہ کو قرض خلوص کے ساتھ ۳ پس دگنا کر دے گا اللہ اس کیلئے اس قرض کو اور
أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم
اسکو اجر ملیگا بڑی عزت کا ۴ جس دن تو دیکھیگا ایماندار مردوں کو اور ایماندار عورتوں کو دوڑے گی ان کی روشنی
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
ان کے آگے بھی اور ان کی دائیں جانب بھی ۵ خوشخبری ہو تمہارے لئے آج کے دن ایسے باغ ہیں بہتی ہیں جن کے نیچے
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ
نہریں تم ہمیشہ رہوگے ان باغوں میں اور یہی بڑی کامیابی ہے ۶ جس دن کہیں گے
الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن
منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے جو پہلے ایمان لائے تھے تم ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم بھی کچھ فائدہ حاصل کریں
نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ بَيْنَهُم
تمہارے نور سے ۷ ان سے کہا جائیگا لوٹ جاؤ پیچھے کی طرف ۸ پس وہاں سے طلب کرو نور کو پس کھڑی کر دی جائیگی ان کے درمیان
بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾
ایسی دیوار جس کا ایک دروازہ ہوگا اسکے اندر کی طرف تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا ۹
يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ
یہ منافق یوں پکاریں گے ایمان والوں کو کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے ۱۰ جنتی کہیں گے بیشک تم ہمارے ساتھ تھے لیکن تم نے فتنے میں ڈالا اپنے آپ کو
وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَ
اور تم انتظار کرتے رہے اور تم شک میں رہے اور بہکا دیا تم کو تمہاری خواہشوں نے یہاں تک کہ آپہنچا حکم اللہ کا اور

سلہ:۔ آگے فرمایا آج دنیا کی طرح تاوان یا مالی فدیہ دے کر جرم معاف نہیں کیا جائیگا بلکہ اس کی سزا دوزخ کی شکل میں ملے گی ۳:۔ اس سلوک کے مستحق کافر بھی ہونگے ۳:۔ آگے مومنین کو متوجہ فرمایا کہ تم بھی خلوص دل سے عمل کرو اور اہل کتاب کے رویّے سے بچو

۴:۔ دل جھکنے کا مطلب بات ہے کی اور جھکنے کس کیلئے؟ ۵:۔ اللہ کی یاد اور قرآن مجید کے احکام پر پورا پورا خلوص دل سے عمل کیلئے۔ آگے فرمایا اہل کتاب کے تورات و انجیل کے ساتھ کئے گئے سلوک کی طرح تم بھی قرآن کی تحریف اور من مانی اتباع نہ کرنا

سلہ:۔ وہ تو اس وجہ سے ازلی بدبخت اور نافرمان قرار دیدیئے گئے تم ایسے انجام سے بچو۔ آگے فرمایا اللہ نے مردہ دل کفار مکہ کو ایمان کی روح سے زندہ کر دیا تو تمہارے اندر تو ایمان موجود ہے جو ایمان کی کمزوری یا سستی ہے وہ توبہ سے دور ہو جائے گی

سلہ:۔ چونکہ معاصی کا سبب مال و دولت کی محبت ہوتی ہے اور بات بھی وہی چل رہی ہے آگے مالی صدقہ کا اجر بیان فرمادیا۔ اس طرف بھی اشارہ ہے کہ مذکورہ کمزوری کو صدقے سے دور کرو ۸:۔ وہی اجر جو رکوع کے شروع میں گذر چکا ہے

سلہ۹:۔ صدیق کا مطلب ہے زبان سے بھی ماننے اور دل سے بھی اور شہید کا معنے گواہ۔ مطلب یہ ہے کہ تم دین کے گواہ بھی ہو تمہاری زندگی عملی نمونہ ہونی چاہیے ۹:۔ بیان آخر میں بدر کی طرح پیرنور کا ذکر فرمایا آگے منکرین کا برا انجام بھی دوبارہ بتا دیا۔

۱۵:۔ آگے ان کافروں کے انکار کے بنیادی سبب یعنی دنیاوی زندگی کی ترجیح کی حقیقت بیان فرمادی کہ وہ صرف وقتی کھیل تماشا اور محض تفاخر ہے۔

غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ

اور دھوکہ دیا تم کو اللہ کے بارے میں ایک بڑے دھوکہ باز نے ۱۴ پس آج کے دن نہ لیا جائیگا تم سے کوئی بھی معاوضہ اور نہ ان لوگوں سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ

جو کہ منکر تھے ۲ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے یہ دوزخ تمہارا ساتھی ہے اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۳ کیا

يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ

وقت نہیں آپہنچا ایمان والوں کے لئے کہ جھک جائیں ان کے دل ۴ اللہ کی یاد کے لئے ۵ اور اس ہدایت پر عمل کرنے کیلئے جو اتارا گیا ہے

الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ

حق ۵ اور نہ ہوں ان لوگوں کی طرح جن کو دی گئی تھی کتاب ان سے پہلے پس لمبی ہو گئی ان پر

الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

مدت پھر سخت ہو گئے ان کے دل اور بہت لوگ ان میں سے اللہ کے نافرمان ہیں ۶ جان لو کہ اللہ

يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد بے شک بیان کر دی ہم نے تمہارے لئے اپنی آیتیں تاکہ تم بات کو سمجھ لو ۷

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ

بے شک اللہ کے نام پر صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جنہوں نے قرض دیا اللہ کو خلوص کے ساتھ ان کیلئے انکا اجر زیادہ کیا جائیگا

لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

کئی گنا اور ان کیلئے عزت والا اجر ہے ۸ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر یہی وہ لوگ ہیں جو

الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَ

صدیق ہیں ۹ اور شہید ہیں اپنے رب کے ہاں ایسے لوگوں کو ان کا اجر ملیگا اور ان کا نور ملے گا اور

۲۹ ع ۱۸ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْٓا

وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو یہی دوزخ والے ہیں ۱۵ یاد رکھو کہ

اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي

بے شک دنیا کی زندگی کھیل ہے اور دل لگی ہے اور ایک خوبصورتی ہے اور فخر کرنا ہے آپس میں ایک دوسرے پر اور بڑھنا ہے ایک دوسرے پر

۱۔ آخرت کے حسرتوں کا مطمح نظر اور مقصود زندگی لیں یہ ہے آگے اس کی ناپائیداری کی مثال کھیتی کی دلیل سے سمجھائی ہے۔ فصل کا پیدا ہونا، پکنا اور کٹایا جانا یعنی انجام کار ختم ہو جانا۔ فرمایا یہ تو ہو گیا دنیا کا انجام اور آخرت کی زندگی کی مثال کیا ہے آگے بتائی
۳۔ ظاہر ہے کہ یہ عذاب ان ہی کو ملے گا جنہوں نے نہ اس کو جانا نہ اسکی تیاری کی اور ماننے والوں کو یہ بدلہ مل جائیگا ہے۔ فرمایا اسلئے دنیاوی زندگی کے دھوکہ میں نہ رہو بلکہ اخروی زندگی کی بہتری والے اعمال میں کوشش کرو اور ایک دوسرے سے سبقت لو
۵۔ بڑی وسیع جنت تیار ہے جو اگرچہ ابھی دنیا میں نظر نہیں آتی لیکن اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے ماننا پڑے گا ہے۔ آگے فرمایا کہ اجتماعی یا انفرادی تکالیف اور پریشانیاں یعنی آزمائش کیلئے ہوتی ہیں ان پر صبر کرو یہ سب لوح محفوظ میں لکھی ہیں اور
اللہ کی مشیت کے مطابق ہیں تم اسی تقدیر پر ایمان رکھو ہے۔ آگے فرمایا اس تقدیر پر ایمان لانے کا فائدہ کیا ہوگا تکلیف پر صبر اور نعمت پر اللہ کا شکر جس سے اللہ تم پر خوش ہوگا ہے۔ جو نعمتوں پر غرور اور فخر کرتا اسے اللہ ناپسند کرتا ہے اسلئے کہ ؟

۹۔ وہ اس مال و دولت کو نہ خود اللہ کی راہ میں دیتے ہیں نہ دوسروں کو دینے دیتے ہیں اسمیں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ آگے ان کی محرومی بیان فرمادی
۱۰۔ فرمایا اللہ کی بات مانوگے تو تمہارا اپنا فائدہ ہے اللہ کو کوئی نقصان نہیں وہ بے نیاز ہے۔ آگے فرمایا یہی بات سمجھانے کیلئے ہم نے رسول بھیجے کتابیں اتاریں

الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ
مالوں میں اور اولادوں میں ۱ اس بارش کی طرح جو آسمان سے برسے اور پسند آئے کافروں کو زمین کا سبزہ پھر وہ پختہ ہو جائے
فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ
پھر وہ اسکو زرد رنگ کا دیکھے پھر وہ چورہ چورہ ہو جائے ۲ اور قیامت میں یا تو سخت عذاب ہوگا ۳ یا بخشش ہوگی
مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾
اللہ کی طرف سے اور اسکی رضامندگی ہوگی اور نہیں دنیا کی زندگی مگر سامان دھوکہ کا ۴
سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَ
آگے بڑھو ایک دوسرے سے اس بخشش کی طرف جو تمہارے رب کی طرف سے ہے اور اس جنت کی طرف جس کا پھیلاؤ آسمان اور
الْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ
زمین جتنا ہے وہ تیار کی جا چکی ہے ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور اسکے رسولوں پر ۵ یہ اللہ کا فضل ہے
يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ
اللہ دیتا ہے جس کو بھی چاہتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے ۶ نہیں پہنچی کوئی بھی مصیبت زمین میں
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ
اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ لکھی ہوئی ہے ایک کتاب میں اس بات سے پہلے کہ ہم اسے ظاہر کریں بے شک
ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا
یہ بات اللہ پر بہت آسان ہے ۷ تاکہ تم افسوس نہ کرو اس چیز کے جانے پر جو جا چکی تم سے اور غرور نہ کرو اس چیز پہ جو
آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ
جو اللہ نے تمہیں دی ہے اور اللہ پسند نہیں کرتا ہر اترانے والے کو اور غرور کرنیوالے کو ۸ جو بخل کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں
النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾
لوگوں کو بھی بخل کا ۹ اور جو کوئی منہ موڑے گا پس بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے سب تعریفوں کے ساتھ وہ موصوف ہے ۱۰
لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ
بے شک بھیجے ہم نے اپنے رسول کھلے کھلے حکم دے کر اور اتاری ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ کتاب

۱ :۔ فرمایا شریعت کا مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد یعنی عدل و انصاف دونوں کو پورا کرنا ہے اللہ کو عبادت و اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے خوش رکھو۔ آگے فرمایا معاشرے میں عدل کو قائم کرنے کیلئے جہاد اور قتال بھی ضروری ہوگا جس کے سامان کیلئے ہم نے لوہا بھی پیدا کر دیا ہے ۲ :۔ الحدید سے مراد فولاد بھی ہے جو آج ضروریات زندگی کی تیاری کیلئے ایک لازمی جزو ہے ۳ :۔ اس سے مراد سامان جنگ ہے ۴ :۔ اصل مقصد یہ ہے کہ کون دین کیلئے اپنی جان پیش کرتا ہے اسکی پہچان ہو جائے ۵ :۔ آگے تمام رسولوں کا اجمالی ذکر کر کے عیسیٰؑ کی پیروی کا دعویٰ کرنے والوں کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے بے اعتدالی کا راستہ اختیار کیا۔ دین اپنی زندگی کو اللہ کے حکموں پر گذارنے کا نام ہے ہر عمل میں نہ کہ ترک دنیا کا۔

۶ :۔ نبوت کے تین دور میں آدمؑ سے نوحؑ تک، نوحؑ سے ابراہیمؑ تک اور ابراہیمؑ سے حضور اکرمؐ تک۔ آگے فرمایا ان لوگوں کی اکثریت نے نافرمانی کی ہے ۷ :۔ حضورؐ سے پہلے آخری رسول عیسیٰؑ کو انجیل کتاب دی اور انکی تعلیم میں محبت و رحمت غالب تھی

۸ :۔ انہوں نے رہبانیت کا فلسفہ اپنی طرف سے گھڑ لیا جو انسانی فطرت کے بالکل خلاف ہے اور انجیل کی صحیح تعلیمات پر عمل نہ کر سکے۔ آگے فرمایا جو چند لوگ صحیح راہ ہدایت پر رہے اور اب حضورؐ پر ایمان لے آئے ان کو خود اجر ملے گا لیکن اکثریت منکر ہی

۹ :۔ آگے مسلمانوں کو احکام دے کر اجر بتایا کہ پہلی امتوں سے دوگنا اجر ملے گا

وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ

اور (اتارا) یعنی میزان کو تا کہ قائم رہ جائیں لوگ ساتھ انصاف کے ۱ اور ہم نے اتارا ہے لوہے کو ۲ جس میں

بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ

بہت زیادہ خوف بھی ہے اور نفع کی چیزیں بھی ہیں لوگوں کے لئے ۳ اور تا کہ جان لے اللہ تعالیٰ کہ وہ کون ہے جو مدد کرتا ہے اللہ کی اور

ع ۳ / ۱۹ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ

اس کے رسولوں کی بن دیکھے ۴ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور ہے اور بڑا غالب ہے ۵ اور بے شک بھیجا ہم نے نوحؑ کو اور

اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ

ابراہیمؑ کو اور رکھا ان دونوں کی اولادوں میں نبوت کو اور کتاب کو ۶ پس ان میں سے کوئی تو ہدایت پر آ گئے

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا

اور بہتے لوگ ان میں سے اللہ کے نافرمان ہی رہے پھر ہم نے لگاتار بھیجا ان کے پیچھے اپنے رسول اور ان کے بعد بھیجا ہم نے

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

عیسیٰؑ بیٹے مریم کو اور دی ہم نے عیسیٰؑ کو انجیل کتاب ۷ اور رکھ دی ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جو

اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۗ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا

عیسیٰؑ کے پیروکار تھے نرمی اور مہربانی اور انہوں نے ترکِ دنیا کو اپنی طرف سے گھڑ لیا تھا نہیں لکھا تھا ہم نے ان پر

عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

اسی بات کو مگر انہوں نے اختیار کیا تھا اسے اللہ کی رضا کو ڈھونڈنے کیلئے پس وہ عمل نہ کر سکے اس پر جیسا کہ عمل کرنا چاہئے تھا ۸

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

پس دیا ہم نے ان لوگوں کو جو حضورؐ پر ایمان لائے ان میں سے اجر ان کا اور بہتے لوگ ان میں سے اللہ کے نافرمان ہیں ۹

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ

اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور ایمان رکھو اللہ کے رسول پر اللہ دے گا تم کو

كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ

دو حصے اپنی رحمت کے اور اللہ مقرر کر دے گا تمہارے لئے ایسی روشنی جسکے کہ تم چلو پھرو گے لوگوں میں اور بخش دیگا تمہارے گناہوں کو

سا ۔ چونکہ اہل کتاب خود کو خدا کا محبوب قرار دیتے تھے فرمایا مسلمانوں کے اس مقام اور انجام کو دیکھ کر اپنی بہتر دل جائیگا کہ ان کی ضد مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکی اور ان کی محبوبیت کا پول کھل جائیگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
سا ۲ ۔ مسلمانوں کو بشارت دیدی کہ تم دنیا میں بھی غالب آ ؤ گے اور تم پر اللہ کے فضل کو دنیا دیکھیگی

وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۚ‏ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعۡلَمَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَلَّا يَقۡدِرُوۡنَ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے سا تاکہ جان لیں کتاب والے کہ وہ قادر نہیں ہیں

عَلٰى شَىۡءٍ مِّنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ

کسی بھی چیز پر اللہ کے فضل میں سے اور یہ کہ ساری فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جسے بھی

يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۹﴾ ع ٤ ٢٠

چاہتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے سا ۲

س۱:- سورۃ المجادلہ مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر - پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک صحابیہؓ کا اپنے خاوند کے بارے میں حضورؐ سے زبانی جھگڑنے کا واقعہ بیان فرمایا ہے "تجادلک" سے ظاہر فرمایا جس کا مصدر مجادلہ ہے شاید
اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس سورۃ کا نام رکھا ہے "سورۃ المجادلہ" - پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور رسولؐ پر یقین لاؤ - اللہ تمہیں ایک نور دے گا جس کی رہنمائی میں تم صحیح زندگی گذار سکو گے اور
اس کے نتیجے میں تمہاری بخشش بھی کر دے گا - اس نور سے مراد قرآن مجید ہے جو زندگی کے ہر گوشے کیلئے رہنمائی کرتا ہے - اس سورۃ میں ایک واقعہ کے ضمن میں ان ساری چیزوں کو بیان فرما دیا - قرآن کی ازدواجی معاملے میں رہنمائی" گھریلو جھگڑوں کا حل
"اللہ اور رسول پر یقین" اللہ سے ڈر - ان آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک صحابیہ حضرت خولہؓ کو بڑھاپے کی عمر میں انکے خاوند نے جاہلیت کے طریقہ پر "انتِ کظہر امی" کہہ کر خود پر حرام کر دیا یہ طلاق کی ایک جاہلانہ قسم تھی - یہ شکایت لے کر
آپ حضورؐ کے پاس حاضر ہوئی اور رو رو کر پیش کی کہ یہ مجھ پر ظلم ہو گیا ہے اس عمر میں طلاق دے دی ہے میرے لئے اللہ سے کوئی حکم نازل کرائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما کر ہمیشہ کیلئے قانون بنا دیئے کہ یہ ظلم بند کرو ورنہ یہ سزا ہوگی

س۲:- یہ صحابیہؓ کی شان بھی ہے اللہ خود تسلی دے رہے ہیں اور زخموں پر مرہم رکھ رہے ہیں
چونکہ اُس نے تھوڑی دیر زبانی مباحثہ کیا تھا حضورؐ سے - وہ زخم خوردہ تھی حضورؐ
کے پاس پہلے سے کوئی حکم نہ تھا تھوڑی بحث ہوئی اسے زبانی جھگڑا فرمایا
س۳:- فریاد کرتی ہے کہ اے اللہ! میں لٹ گئی میرا کوئی فیصلہ کریں دکھ کا مداوا کریں
س۴:- تسلی دینے کے بعد حکم ارشاد فرمادیا کہ منہ سے ماں کہہ دینے سے بیوی یا کوئی عورت
ماں نہیں بن جاتی اور اس پر حقیقتاً ماں والا کوئی حکم اور قانون لاگو نہیں ہوتا
س۵:- فرمایا البتہ یہ کہنا بہت زیادہ برا اور جھوٹ ہے مگر چونکہ کہنے والا صحابی ہے اسلئے؟
س۶:- بات تو بہت گندی اور بری تھی لیکن چونکہ ابھی واضح حکم اس کے متعلق نازل نہیں ہوا تھا
اسلئے اللہ نے معاف کر دی۔ صحابہ کرامؓ کا معاملہ اللہ تعالیٰ ساتھ کے ساتھ ہی صاف کرتے رہے تاکہ
بعد میں کوئی آنے والا یا اس وقت کا کوئی منافق صحابہؓ کو تنقید کا نشانہ نہ بنائے۔ آگے اس
کے کفارے کا طریقہ اور حکم بتا دیا تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسی غلطی نہ کرے انجام پہلے سوچ لے
س۷:- جہاں بھی کفارے کا حکم ہے اسمیں دو باتوں کو ملحوظ رکھا ہے کہ اس سے غلطی کرنے والے
کی اصلاح ہو اُس پر مالی یا جانی بوجھ پڑے اور ساتھ معاشرے کے غرباء و مساکین کا بھلا ہو
تو بیان فرمایا کہ اگر ظہار کرنے والا نادم ہے اور رجوع چاہتا ہے تو ایک غلام آزاد کرے
س۸:- اگر اتنی استطاعت نہیں یا غلام ہے ہی کوئی نہیں تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے
س۹:- اگر صحت یا حالات سے یہ ممکن نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ فرض کرے
س۱۰:- یہ ساری صورتیں آئندہ کی احتیاط اور اصلاح کے لئے ہیں اور ان کو لئے بغیر بیوی
حلال نہیں ہوگی یہ طلاق بائن ہو گئی تھی۔ آگے فرمایا اس حکم کو معمولی نہ سمجھنا یہ ایمان کی
دلیل ہوگی اور یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حد ہے جو اسکا انکار کریگا کافر ہو جائیگا

الجزء ۲۸

۵۸ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ ۱۰۵

سورۃ مجادلہ مدنی ہے اور اس میں ۲۲ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱؎

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ

بے شک سن لی بات اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی جو جھگڑتی ہے آپ کے ساتھ ۲؎ اپنے خاوند کے بارے میں اور

تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

فریاد کرتی ہے اللہ کے سامنے ۳؎ اور اللہ سن رہا ہے تمہاری بات چیت کو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے ۴؎

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ

وہ لوگ جو ظہار کریں تم میں سے اپنی بیویوں سے ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں

اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَ

جنہوں نے جنا ہے ان کو اور بے شک ایسے لوگ کہہ دیتے ہیں وہ بات جو نا پسند ہے اور وہ بات جو بالکل جھوٹ ہے ۵؎ اور

اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ

بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے ۶؎ اور وہ لوگ جو ظہار کر بیٹھیں اپنی بیویوں کے ساتھ پھر

يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ

لوٹنا چاہیں اسی کی طرف جو کہہ بیٹھے ہیں پس آزاد کرنا چاہیے ایک غلام اس سے پہلے کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ بات ہے

تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

جو تمہیں سمجھائی جاتی ہے ۷؎ اللہ تمہارے عملوں سے پورا باخبر ہے ۸؎ پس جو کوئی نہ پائے غلام کو پس وہ روزے رکھے

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ

دو مہینے کے لگاتار اس سے پہلے کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ۹؎ پس جو کوئی یہ بھی نہ کر سکے پس کھانا کھلا دے

سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ

ساٹھ مسکینوں کو ۱۰؎ یہ حکم اسلئے دیا گیا ہے تاکہ تم ایمان رکھو اللہ پر اور اسکے رسول پر یہ اللہ کی حدیں ہیں

۱:- اللہ کی حدود کو نہ ماننے والوں کے لئے آخرت میں بھی دردناک عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی آگے فرمایا پہلی امتیں بھی اسی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں ۲:- اشارہ فرمایا کہ جو میرے احکام کو ذلیل کرے گا میں اُسے ذلیل کروں گا۔ آگے اس کا وقت بیان فرمادیا یعنی روزِ قیامت
۳:- وہاں سزا دینے سے پہلے جرم بتلایا جائیگا ۴:- یہ اگر اپنے جرم بھول گئے ہیں تو اللہ کے پاس ریکارڈ موجود ہے اسلئے کہ اللہ ہر جگہ ہر آن بندے کے ساتھ موجود ہے اور وہ اس کا ہر عمل دیکھتا اور ہر بات سنتا ہے ۵:- آگے ذرا ان کی خفیہ سازشوں سے بھی آگاہ ت
یہ سورۃ مدنی ہے منافقین کی یہ عادت تھی کہ مخلص مسلمانوں کو پریشان کرنے کیلئے چار چھ آدمی اکٹھے بیٹھ جاتے اور سرگوشیاں کرتے تاکہ وہ شک میں پڑیں اور پریشان ہوں یا کبھی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتے کہ ہم نے علیحدگی میں کوئی بات کرنی ہے باقی صحابہؓ کو اٹھا دیں
۶:- حضورؐ کو خطاب کرکے باقی لوگوں کو متوجہ فرمایا جو سرگوشیاں کرتے تھے کہ اللہ کو کائنات کی ہر چیز کا علم ہے اسلئے کہ وہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے ۷:- آگے منافقوں سے خاص طور پر فرمایا تم اسطرح حضورؐ کے اور اسلام کے خلاف جو سازشیں کرتے ہو وہ بھی قیامت میں بتلادی جائیں گی

۸:- آگے تنبیہ کرکے پھر وضاحت فرمادی کہ روکنے کے باوجود باز نہ آنیوالے حقیقتاً باغی اور اسلام کے دشمن ہیں اور اس حرکت کے ساتھ ایک اور نازیبا گستاخی بھی کرتے ہیں
۹:- آگے رسولؐ کی نافرمانی اور گستاخی کا ایک اور انداز ظاہر فرمادیا
۱۰:- وہ بجائے السلام علیکم کے السام علیکم کہتے کہ آپؐ پر موت ہو۔ نعوذ باللہ
آگے ان کے دل کا حال بتایا کہ یہ گستاخی کرکے جری بھی ہو جاتے ہیں کہ اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا
۱۱:- آگے اللہ نے جواب دیدیا کہ سزا کا مقصد ہو تو وہ سن لو البتہ ابھی حشر کی دیر ہے

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ۱ بے شک وہ لوگ جو حدیں توڑتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی
كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ
وہ ہلاک کئے جاتے ہیں جیسے ہلاک کئے گئے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ۲ اور بے شک ہم نے اتار دی ہیں روشن آیتیں اور
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ
کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۲ جس دن کھڑا کریگا اللہ ان سب کو پس بتلدیگا ان کو
بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ ع ۱
وہ کام جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے ۳ گن کر رکھا ہے اللہ نے ان کو اور یہ بھول چکے ہیں ۴ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر ہے ۵
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ
کیا نہیں دیکھا آپنے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ۶ نہیں ہوتی کوئی بھی
نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ
مجلس تین آدمیوں کی مگر وہ چوتھا ساتھ ہوتا ہے اور نہ ہی پانچ آدمیوں کی مگر وہ چھٹا ساتھ ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے کم تعداد میں
ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا
اور نہ ہی زیادہ تعداد میں مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوتے ہیں ۷ پھر خبر دیگا ان لوگوں کو ان کے عملوں کی
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑦ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ
قیامت کے دن بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۸ کیا نہیں دیکھا آپنے ان لوگوں کو جن کو روک دیا گیا
النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
سرگوشیاں کرنے سے پھر وہ لوٹتے ہیں جس کام سے ان کو روکا گیا تھا اور وہ سرگوشیاں کرتے ہیں گناہ کی اور سرکشی کی
وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ
اور رسول کی نافرمانی کی ۹ اور جب آتے ہیں آپکی خدمت میں تو آپکو سلام کہتے ہیں ان لفظوں کے ساتھ جو نہیں کیا آپکو اللہ نے ۱۰
وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
اور کہتے ہیں اپنے دلوں میں کیوں نہیں سزا دیتا ہم کو اللہ اس بات کی وجہ سے جو ہم کہتے ہیں ۱۱ انکے لیے کافی ہے جہنم

ف۱: فرمایا جو حضورؐ کی توہین کرتے ہیں اپنی اعلان بھی نہیں ہوتا۔ آگے مخلص مسلمانوں کو ضروری خفیہ مشوروں کیلئے ہدایات بتا دیں ہے ۲: یعنی دین کے حکم سے فرار کے طریقے نہ سوچو بلکہ عمل کے طریقے طے کرو ۳: اسلئے کہ اللہ کے پاس جاؤ گے تو وہ ان باتوں کا بھی حساب لیگا

ف۴: فرمایا تم اپنا معاملہ صحیح رکھو اور منافقوں کی سازشوں کی پرواہ نہ کرو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ۵: وہ تمہیں ذہنی پریشانی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں جو شیطان وسوسے ڈال کر کرتا ہے ۶: تم محض بھروسہ کرو ان پر بھروسہ نہ ہوگا۔ آگے مسلمانوں کو دوسرا حکم دیا

ف۷: یہ مجلس کے آداب بتائے۔ آگے فرمایا حضورؐ کی صحبت چھوڑنے کو تمہارا دل پسند نہیں کرتا لیکن تمہاری سربلندی اطاعت میں ہے ۸: چونکہ اہل علم کی اطاعت میں زیادہ سے زیادہ احکام و آداب کی رعایت ہوگی اور اسی طرح اخلاص اسلئے ان کے درجات بھی اسکے مطابق زیادہ ہونگے

ف۹: آگے حضورؐ اور مخلص مسلمانوں کو اس ذہنی اذیت سے بچانے کیلئے ایک حکم نازل فرمادیا تاکہ منافقوں کے بخل کی وجہ سے اور سادہ مسلمانوں کے غیر ضروری طویل اور بار بار کے مشوروں سے بچت ہو جائے ۱۰: جو کوئی حضورؐ سے علیحدگی میں مشورہ کرنا چاہے پہلے حسب استطاعت صدقہ کرے کہتے

ف۱۱: چنانچہ اس کا فائدہ ہوا لیکن غریب مسلمان جنہیں ضروری امور در پیش ہوتے تھے وہ محروم ہوگئے تو چند دن بعد اگلی آیت سے یہ حکم منسوخ ہوگیا

يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ

جن میں وہ داخل ہونگے وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے ف۱ اے ایمان والو! جب تم خفیہ مجلس کرنے لگو

فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا

پس خفیہ سرگوشی نہ کرو کسی گناہ کی نہ سرکشی کی اور نہ ہی رسول اکرمؐ کی نافرمانی کی ف۲ اور مجلس کرو

بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ

نیکی کے لئے اور پرہیزگاری کیلئے اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے ف۳ تمہارے مخالفوں کی سرگوشی

مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا

شیطان کی بات ہے تاکہ غمناک کرے ایمان والوں کو ف۵ وہ ضرر نہیں پہنچا سکتے مسلمانوں کو مگر

بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اللہ چاہے اور چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں ایمان والے ف۶ اے ایمان والو!

آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ

جب کہا جائے تم سے کھل کر بیٹھو مجلسوں میں تو کھل کر بیٹھا کرو وسعت پیدا کردیگا اللہ

لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

تمہارے لئے اور جب کہا جائے اٹھ جاؤ تو چلے جایا کرو ف۷ بلند کردیں گے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان والے ہیں

مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾

تم میں سے اور ان لوگوں کو جن کو دین کی سمجھ دی گئی کئی درجے بلند کردیگا ف۸ اور اللہ کو تمہارے عملوں کی پوری خبر ہے ف۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

اے ایمان والو! جب تم خفیہ بات کرنا چاہو میرے رسول کے ساتھ تو پیش کرو خفیہ بات سے پہلے

نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ

کوئی صدقہ ف۱۰ یہ بات بہتر ہے تمہارے لئے اور زیادہ پاکیزہ ہے پس اگر تم نہ پا سکو پس بے شک

اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾ أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ

اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۱ کیا تم ڈر گئے ہو اس بات سے کہ پیش کرو تم اپنی مجلسوں سے پہلے

۱: چونکہ اس حکم پر عام عمل نہ ہوا اور معمول ختم ہو گیا جو مقصود تھا اسلئے آگے فرمایا ۲: اس عمل سے تمہارا تزکیہ نفس ہوگا اور اطاعت کا جذبہ قوی ہوگا ۳: آگے منافقوں کا ایک اور عمل بتایا اور اس سے مسلمانوں کو خبردار کر دیا کہ ان پر اعتماد نہ کرو

۴: اس سے مدینہ کے یہودی مراد ہیں جو مغضوب علیہ قوم ہیں فرمایا منافق اُن سے دوستی لگاتے ہیں اور اسطرح وہ اپنی اصلیت ظاہر کر رہے ہیں ۵: یعنی حضورؐ کو سچا جان کر بھی جھوٹ بولتے ہیں تاکہ یہودیوں سے فائدہ اٹھائیں اور اعتبار جمانے کیلئے قسمیں کھاتے ہیں

۶: فرمایا بے شک وہ ظاہراً کلمہ پڑھیں یا میرے نام کی قسمیں کھائیں لیکن میں انکی حقیقت جانتا ہوں اسلئے ان کیلئے سخت عذاب تیار کیا ہوا ہے ۷: آگے ان کا ایک اور جرم بتایا کہ وہ دوسروں کو بھی دین سے روک رہے ہیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے یعنی دنیا و آخرت دونوں میں

۸: آگے فرمایا اگر اپنی مال و اولاد پر گھمنڈ ہے چونکہ یہودی عموماً مالدار ہوتے ہیں تو یہ چیزیں اللہ کے عذاب سے تو بچا سکیں گے نہ دنیا کا سکھ ہو سکتا ہے قیامت کا بھی وہاں صرف خالص ایمان کام آئیگا ۹: آگے فرمایا یوم حشر میں بھی یہ جھوٹی قسمیں کھا کر خدا کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے

۱۰: آگے ان کی ان کی حرکتوں کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ وہ شیطان کے قابو میں ہیں اور اسکی وجہ انکی خدا کے ذکر سے غفلت اور اعراض ہے اسطرح وہ شیطانی گروہ بن گئے ہیں

صَدَقٰتٍ ۚ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

صدقے ۱ پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے معاف کر دیا تم کو پس تم نماز پڑھتے رہو اور

اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾

دیتے رہو زکوٰۃ ۲ اور بات مانتے رہو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور اللہ تعالیٰ خبردار ہے تمہارے عملوں سے ۳

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا

کیا نہیں دیکھا آپنے ان لوگوں کو جو دوستی لگاتے ہیں ایسی قوم کے ساتھ جن پر اللہ کا غضب ہوا ۴ ایسے لوگ نہ تم میں سے ہیں اور نہ

مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا

ان میں سے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں جھوٹ پر اور وہ جانتے بھی ہیں ۵ تیار کر رکھا ہے اللہ نے انکیلئے عذاب

شَدِيْدًا ۗ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

سخت ۶ بے شک بہت برا ہے جو یہ کر رہے ہیں ۷ انہوں نے بنا رکھا ہے اپنی قسموں کو اپنے لئے ایک ڈھال

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ

پس روکا لوگوں کو بھی اللہ کے دین سے پس ان کیلئے ان کو ذلیل کرنیوالا عذاب ہے ۷ نہ کام آسکیں گے ان کے

اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۗ

انکے مال اور نہ ہی انکی اولادیں اللہ کے غضب سے کچھ بھی یہ لوگ دوزخ والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ

دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۸ جس دن اٹھائے گا اللہ ان سب کو پس قسمیں کھائیں گے اللہ کے سامنے

كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ۗ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

جیسے قسمیں کھاتے ہیں تمہارے سامنے اور یہ سمجھیں گے کہ وہ کسی دلیل پر ہیں یاد رکھو یہی لوگ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۗ

بڑے جھوٹے ہیں ۹ ان پر قابو پالیا ہے شیطان نے پس بھلا دیا ان کو اللہ کا ذکر

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۗ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾

یہی لوگ شیطان کی پارٹی ہیں یاد رکھو شیطان کی پارٹی ہی گھاٹے میں رہنے والی ہے

۱ :۔ یہ منافق اور کافر بڑے ذلیل ہیں انکی مخالفانہ حرکتوں سے اللہ کا دین مٹ نہیں سکتا ۔ ۲ :۔ یہ بڑی طاقت والے غالب خدا کا فیصلہ ہے کہ دین ہی غالب رہے گا۔ آگے مخلص مومنوں کا کردار واضح کردیا کہ وہ اللہ اور رسول کے مقابلے میں خونی رشتوں کو قربان کردیتے ہیں

۳ :۔ یہ جذبہ اسی وجہ سے ہے کہ خدا نے ان کے دلوں پر ایمان کا ٹھپہ لگادیا ہے ۔ ۴ :۔ آگے دوسری وجہ بتادی کہ شیطان اور شیطانی طاقتوں کے مقابلہ کیلئے اپنی مدد ساتھ کردی ۔ ۵ :۔ یہ تو دنیا میں انکی کامیابی کی نشانی ہے آگے آخرت کے بے بہا انعامات کا ذکر ہے

۶ :۔ اور یہ کامیابی کا بلند ترین مقام ہے عذم کو آقا کی رضا سے زیادہ کچھ بھی نہیں چاہئے ہوتا ۔ ۷ :۔ جس کو خدا اپنی جماعت قرار دیدے تو کامیابی بھر صرف اسی کا حق ہے

۸ :۔ سورۃ الحشر مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کی دوسری آیت میں لفظ "حشر" آتا ہے جس کا مطلب جمع کرنا ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الحشر"۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں فرمایا گیا کہ اللہ کا گروہ یعنی مخلص مسلمان جو اللہ اور اسکے رسول کے مقابلے میں خونی رشتوں کو قربان کردیتے ہیں وہی کامیاب ہیں اس کامیابی کی عملی مثال سورۃ الحشر میں بیان فرمادی اور ثابت کیا کہ حضور اور صحابہ کرام کامیاب اور سچے ہیں۔ اسی طرح پچھلے رکوع کی ابتدا میں

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی مذمت فرمائی اور ساتھ ہی منافقین کی ان سے دوستی بتادیتے ہیں

اس سورۃ میں یہودیوں کی دنیا میں جلاوطنی اور آخرت میں عذاب کا ذکر فرمایا۔

پچھلی آیت میں مومنوں کو اللہ کی جماعت قرار دیکر اس سورۃ کی پہلی آیت میں اللہ کی

صفت عزیز اور حکمت کو بیان فرمایا کہ غالب کرنیوالا میں ہوں لیکن اسکے وقت کے

تعین میں خاص حکمت ہوتی ہے جو صرف اللہ کو معلوم ہوتی ہے کسی اور کا کوئی دخل نہیں

۹ :۔ اللہ نے اپنی عظمت بیان فرمائی کہ کائنات کی ہر چیز خواہی نخواہی اللہ کی تسبیح و تعریف

کرتی ہے کیونکہ وہ غالب اور حکمت والا ہے "حکیم" کے معنے بعض علماء نے "محکم" لیے گئے

بھی گئے ہیں۔ اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جہاد کا حکم دینے والا حکم تمہارے اپنے فائدے

کیلئے ہے مجھے کوئی فائدہ نہیں میری تابعدار اور زیر حکم ساری کائنات ہے۔ اسی طرح

جن سورتوں میں مسلمانوں کا غلبہ ظاہر فرمایا ان کی ابتدا تسبیح و تحمید سے کی گئی۔

۱۵ :۔ آگے اللہ نے اپنے غلبہ کی تاریخی و عملی مثال بیان فرمادی کہ یہ سارا کام میں نے کیا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾

بے شک وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے ذلیلوں میں ہیں ۱

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا

اللہ نے یہ بات لکھدی ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہونگے بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا ہے اور بڑا غالب ہے ۲ تو نہ پائیگا ان لوگوں کو

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور آخری دن پر کہ وہ دوستی رکھتے ہوں ان لوگوں کے ساتھ جو مقابلہ کرتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اسکے رسول کیساتھ

وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ

اگرچہ وہ لوگ ان کے باپ دادا ہوں یا بیٹے پوتے ہوں یا بھائی ہوں یا قوم قبیلہ ہو ۳ یہ وہ لوگ ہیں کہ

كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ

لکھدیا اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان کو ۴ اور ان کو طاقت دی اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ ۵ اور داخل کرے گا ان کو ایسے باغوں میں

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا

کہ بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اللہ خوش ہوگیا ان سے اور یہ خوش ہوگئے

٣٩٣ عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾ ع

اللہ سے ۶ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی جماعت ہیں یاد رکھو اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہونے والی ہے ۷

۵۹ سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ ۱۰۱

سورۃ حشر مدنی ہے اور اس میں ۲۴ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۸

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے وہ ہر کوئی جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے ۹ اور وہی اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ۱۵

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے نکالا ان لوگوں کو جو کافر ہیں کتاب والوں میں سے (ان کو نکالا) اپنے گھروں سے

سا:۔ حضورؐ کی مدینہ تشریف آوری سے قبل یہاں کی آبادی متفرق جگہوں پر آباد تھی جہاں جہاں ان کے باغات اور کھیتیاں تھیں وہیں ڈیرے بنے ہوئے تھے۔ زیادہ آبادی یہودیوں کی تھی جو تین قبیلے تھے۔ قبیلہ بنو قریظہ کمزور تھا بنو نضیر قبیلہ مالدار اور مضبوط تھا ان کا مدینہ منورہ سے دو میل کے
فاصلہ پر قلعہ تھا۔ حضورؐ نے مدینہ تشریف لا کر یہودیوں سے معاہدہ کیا تھا کہ بیرونی حملہ آوروں کا مل کر مقابلہ کریں گے۔ بنو نضیر نے غزوہ احد کے دو سال بعد معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور حضورؐ کو شہید کرنے کی سازش کی جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بتا دی آپؐ بچ گئے اور اس
معاہدہ شکنی پر ان کو جلا وطنی کا حکم دیدیا۔ انہوں نے اپنے اسباب پر بھروسہ کرتے ہوئے نہ مانا اور مقابلہ کیلئے قلعہ بند ہو گئے۔ حضورؐ نے ان کا محاصرہ فرمایا باغ کے کچھ درخت جلوا دیئے۔ تنگ آ کر انہوں نے جلا وطنی قبول کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اول حشر قرار دیا
اسلئے کہ دوسرا جلا وطنی کا سلسلہ باقی یہودیوں کیلئے حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوا جسے حشر ثانی کہتے ہیں۔ آگے فرمایا اے مسلمانو! یہ تم سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ وہ یوں نکلیں گے قلعہ سے اور نہ وہ یہودی سوچ سکتے تھے کہ کوئی ان کو ان محفوظ قلعوں سے نکال سکتا ہے

لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم

پہلے جمع ہونے کیلئے ۔۲ تمہارا خیال بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اپنے گھروں سے اور انکا یہ خیال تھا کہ ان کو بچا لیں گے ان کے قلعے

مِّنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي

اللہ کے عذاب سے پس آپہنچا ان پر اللہ کا عذاب جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا ۔۳ اور ڈال دیا اللہ نے

قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ ق

یہودیوں کے دلوں میں رعب مسلمانوں کا ۔۳ کہ وہ خراب کر رہے تھے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور ایمان والوں کے ہاتھوں سے ۔۴

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٢﴾ وَلَوْلَا أَن كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ

پس عبرت حاصل کرو اے آنکھوں والو! ۔۵ اور اگر اللہ لکھ چکا نہ ہوتا ان پر

الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿٣﴾

جلا وطنی تو ان کو عذاب دیتا دنیا میں ۔۶ اور ان کے لئے قیامت میں آگ کا عذاب ہے ۔۷

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ

یہ سزا اسلئے دی گئی ہے کہ انہوں نے مقابلہ کیا اللہ کا اور اللہ کے رسول کا اور جو کوئی مقابلہ کرے گا اللہ کا پس بےشک اللہ تعالیٰ

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤﴾ مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ

سخت مار دینے والا ہے ۔۸ وہ جو کاٹا تم نے کوئی بھی پودا یا چھوڑ دیا اسے کھڑا

أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ﴿٥﴾ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ

اپنی جڑوں پر پس ساتھ حکم اللہ کے ہے ۔۹ اور تاکہ ذلیل کرے اللہ تعالیٰ ان نافرمانوں کو ۔۱۰ اور وہ جو دیا اللہ نے

رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ

اپنے رسول کو ان میں سے پس تم نے نہیں دوڑائے اسکے حاصل کرنے کیلئے گھوڑے اور نہ اونٹ لیکن

اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾

اللہ غالب کر دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔۱۱

مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں میں سے پس وہ مال اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲:۔ یہ اللہ کی قدرت اور غالب ہونے کی دلیل ہے۔ آگے انداز بتایا
۳:۔ باہمی جنگ میں اصل چیز نفسیاتی کیفیت ہوتی ہے چنانچہ اللہ نے یہودیوں
کے دلوں میں جو اسباب والے تھے کمزور اور نہتے مسلمانوں کا رعب ڈال دیا۔
آگے اس رعب کا نتیجہ بتایا کہ خود ہی انہوں نے اپنے مکان تباہ کر دئیے باغات اجاڑ دئیے
۴:۔ باقی کسر مسلمانوں نے نکال دی۔ آگے فرمایا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر عبرت حاصل کرو
۵:۔ آگے فرمایا کہ چونکہ یہودیوں کیلئے موسیٰؑ کی نافرمانی کے نتیجہ میں قیامت تک
کیلئے جلا وطنی "غریب الدیاری" اور غیروں کی محتاجی کا عذاب مقرر کیا جا چکا ہے
اسلئے ان کو کوئی اور عذاب نہیں دیا جا رہا ورنہ ان کے کرتوت تو بہت خراب ہیں
۶:۔ البتہ آخرت میں دوزخ تو تیار ہے وہاں باقی ساری کسر نکال جائیگی
۷:۔ آگے سزا کی وجہ بھی وضاحت سے بتا دی کہ اللہ اور رسول کا مقابلہ اسکی وجہ ہے
۸:۔ چونکہ صحابہ کرامؓ باغوں کے جلنے پر پریشان تھے کہ کہیں اللہ ناراض نہ ہوں فرمایا
۹:۔ یہ اللہ کے حکم سے ہوا اور اس کا مقصد یہودیوں کو ذلیل کرنا تھا۔ تم فکر مند نہ ہو
۱۰:۔ آگے مالِ فئے کا حکم ہے جو بغیر جنگ کے مسلمانوں کے ہاتھ آئے جیسے یہاں ملا۔
۱۱:۔ فرمایا اس موقع پر جنگ نہیں ہوئی اللہ نے اپنے رسول کو غالب کر دیا اپنی قدرت سے
آگے مالِ فئے کی تقسیم بتا دی کہ یہ مالِ غنیمت کی طرح تقسیم نہیں ہوگا بلکہ حضورؐ کی ملکیت ہے
البتہ وہ اسے اپنے استعمال کیلئے مخصوص نہیں کریں گے بلکہ مستحقین میں تقسیم کر دیں گے

ـ۷: فرمایا یہ پانچ مصارف ہیں اور اس کی حکمت ارتکازِ دولت کو ختم کرنا ہے اور معاشرے کے مستحقین کی مدد کرنا ہے۔ چونکہ مہاجرین کو اس فیصلے پر کچھ رنج ہو سکتا تھا اسلئے آگے فرمایا ہے: جو مال رسول دے وہ لے لو اور جو نہ دے اس کا فیصلہ خوشی سے قبول کرو۔
اس سے مراد حضورؐ کا دیا ہوا طرزِ زندگی، لباس، شکل، قانون، دین وغیرہ سب کچھ ہو سکتا ہے اور وہ ساری چیزیں جن سے روک رہے ہیں۔ آگے فرمایا اس میں اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا جذبہ ہر وقت کار فرما ہے۔ آگے فرمایا اگر رسولؐ کے فیصلے کے مطابق لینے والی چیزیں
نہ لو گے یا ان پر عمل نہ کرو گے اور منہیات سے نہ رکو گے تو سخت مار پڑے گی۔ اسی طرح اس طرف بھی اشارہ ہے کہ پے در پے فتوحات اور مال کی کثرت سے باغی نہ بن جانا ورنہ مار پڑے گی ۸: آگے پہلے صحابہؓ کے مقدس گروہ فقراء مہاجرین کا ذکر کرکے استحقاق کی وجہ بیان فرما دی
ـ۸: یہ آیت مہاجرین کے خلوص پر یقینی قطعی ہے۔ آگے انصار کا ذکر فرمایا ۹: انصار نے مہاجرین کیلئے ان کے آنے سے پہلے ہی جگہ تیار کر دی تھی۔ آگے فرمایا وہ ان سے دلی محبت کرتے ہیں ۔ انصار کی قربانی بتائی کہ ہر چیز میں سے مہاجرین کا حصہ کیا اور خوشی دلی سے۔
انصارِ مدینہ نے ایثار و قربانی کی وہ مثال پیش کی جو پوری دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔ فرمایا مالِ فے اور غنیمت میں سے انصار کا بھی حصہ ہے۔ آگے اس مال و دولت کے لحاظ سے کامیابی کا اصول بتا دیا ۸: نفس کی لالچ یعنی حرص، طمع، ہوس یہ بہت بڑی بیماری ہے

ـ۹: آگے مہاجرین و انصار کے علاوہ سب مسلمانوں کا ذکر ہے کہ ان کے فرائض یا صفات کیا ہیں
ـ۱۰: اس سے مراد یا تو مہاجرین سابقین کے بعد مدینہ آنیوالے مسلمان مراد ہیں یا قیامت
تک ہونے والی حضورؐ کی امت ہے۔ فرمایا ان کا طرزِ عمل اور جذبہ یہ ہونا چاہیے
ـ۱۱: اس سے یہ بھی اشارہ ہے کہ ہر ہونے والے مسلمانوں کے عیوب تدریش نہ کرے ان پر تنقید
نہ کرے بلکہ ان کی کوتاہیوں کی اللہ سے معافی مانگے اور ساتھ ہی یہ بھی خدا سے
توفیق مانگے کہ سب ایمان والوں کیلئے دل میں حسد، بغض، کھوٹ، بغیر نہ ہو بلکہ
محبت، شفقت، پیار ہو چونکہ تو بھی رؤف و رحیم ہے اس صفت کا کچھ حصہ ہمیں دیدے

وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ

اور قرابت داروں کا ہے اور یتیموں کا ہے اور مسکینوں کا ہے اور مسافروں کا ہے تاکہ نہ ہو جائے

دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا

یہ مال چکر لگانے والا مالداروں کے درمیان تم میں سے ۷ اور وہ جو دے تم کو اللہ کا رسول پس لے لیا کرو اور جس سے

نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑦

وقف لازم

روکے پس رک جایا کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے ۷ بے شک اللہ تعالیٰ سخت مار دینے والا ہے ۷

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

(یہ مال) ان فقیروں کیلئے ہے جنہوں نے گھر بار چھوڑے نکالے گئے اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ

وہ ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اللہ کی رضا اور وہ مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اسکے رسول کی

أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ⑧ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے دعوے میں سچے ہیں ۸ اور ان کیلئے ہے جنہوں نے قرار پکڑا ہے دار الاسلام میں اور ایمان میں

قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ

ان کے آنے سے پہلے ۹ یہ محبت کرتے ہیں اس سے جو ہجرت کرکے آئے ان کی طرف اور وہ نہیں پاتے اپنے سینوں میں

حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

کوئی تنگی اس مال سے جو ان کو دیا جاتا ہے اور دوسروں کو مقدم سمجھتے ہیں اپنی جانوں سے اگرچہ ہو ان کو سخت

خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ⑨

بھوک میں ہوں ۹ اور جو کوئی بچ گیا اپنے نفس کی لالچ سے ۸ پس یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۹

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

اور ان کیلئے ہے جو آئے ان کے بعد ۱۰ وہ یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! بخش دے ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ

جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ایمان کے ساتھ ۱۱ اور نہ رکھ ہمارے دلوں میں کھوٹ ان لوگوں کے لئے جو

۱: مہاجرین و انصار اور عام مومنین کی صفات بیان فرما کر آگے منافقین کی بری صفات کا ذکر ہے جن میں سے بنیادی عادت مفاد پرستی ہے جدھر اپنا فائدہ دیکھتے ہیں ادھر ہو جاتے ہیں۔ اُحد میں مسلمانوں کی مخالفت کی اور غزوہ خیبر میں یہودیوں کی مخالفت کی۔
۲: اللہ تعالیٰ نے خود ان کو منافق قرار دیا کیونکہ انہوں نے کافر یہودیوں کو یقین دلایا کہ مسلمانوں کے مقابلے میں ہم تمہارا ساتھ دیں گے ۳: اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ان کے ساتھ جھوٹا وعدہ کر رہے ہیں ۴: آگے فرمایا اگر وہ ظاہراً ان کے ساتھ مقابلہ کیلئے نکلے بھی تو بھاگ جائیں گے
۵: آگے فرمایا کہ یہ تم مسلمانوں سے ڈرتے ہیں جبکہ اللہ سے نہیں ڈرتے ۶: وہ بیوقوف نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں کی مدد بھی اللہ ہی تو کرتے ہیں۔ آگے فرمایا اب ان یہودیوں کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور وہ مغلوب ہو گئے ہیں یہ کھل کر مقابلہ نہیں کر سکتے اگرچہ منافق بھی ان
کے ساتھ مل جائیں البتہ شاید چھپ چھپا کر مقابلہ کی کوشش کریں ۷: یہودیوں کے دونوں قبیلے بنو قریظہ اور بنو نضیر آپس میں مختلف ہیں۔ آگے فرمایا آپ ان کے ظاہر پر نہ جائیں وہ بیوقوف اندرونی طور پر ایک دوسرے کے دلی دشمن ہیں
۸: آگے فرمایا غزوہ بدر میں کافروں کے انجام کی طرح ان کا بھی ہوگا

آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا

ایمان لائے اے ہمارے رب! بے شک تو بڑی نرمی کرنیوالا ہے اور بڑا ہی مہربان ہے ۱ کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جو منافق ہیں ۲

يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ

یہ کہتے ہیں اپنے ان بھائیوں کو جو کافر ہیں کتاب والوں میں سے اگر

أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن

تم نکالے گئے تو ہم بھی نکل جائیں گے تمہارے ساتھ اور بات نہ مانیں گے تمہارے بارے میں کسی کی کبھی بھی اور اگر

قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا

کوئی لڑائی کریگا تمہارے ساتھ تو ہم تمہارے ساتھ ہو کر لڑیں گے ۳ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یوں کہنے میں جھوٹے ہیں اگر کافروں کو نکالا گیا

لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ

تو یہ نہیں نکلیں گے ان کے ساتھ اور اگر لڑائی لڑی گئی ان سے تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے ۴ اور اگر ان کی مدد کریں گے

لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً

تب بھی پیٹھ دے کر بھاگیں گے پھر ان کی مدد نہ کی جائے گی ۵ یہ بات یقینی ہے کہ تمہارا ڈر زیادہ ہے

فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾

ان کے دلوں میں اللہ سے بھی یہ اسلئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو بات کو نہیں سمجھتے ۶

لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ

وہ نہیں لڑ سکتے تمہارے ساتھ اکٹھے ہو کر مگر بستیوں میں جو پہرے بند ہیں یا دیواروں کے پیچھے سے

جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ

ان کی لڑائی آپس میں بہت سخت ہے ۷ تو سمجھتا ہے کہ وہ اکٹھے ہیں حالانکہ ان کے دل آپس میں

شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ

جدا جدا ہیں یہ اس کی وجہ ہے کہ یہ ایسی قوم ہے جسے عقل نہیں ہے ۸ (ان کو سزا ملے گی) ان لوگوں کی طرح جو

مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

ابھی ان سے پہلے گذر چکے ہیں وہ چکھ چکے ہیں انجام اپنے کاموں کا اور ان کے لئے عذاب ہے

۱۔ اس سے مراد بنو قینقاع کا یہودی قبیلہ بھی ہے جو بدر کے بعد جلاوطن کئے گئے تھے۔ آگے ان منافقوں کی جو مدد کا وعدہ کرکے بھاگ جاتے ہیں شیطان سے مثال دی ہے ۲۔ مشکل وقت میں یہ منافق بھی الگ ہوکر مسلمان بن جاتے ہیں
۳۔ دونوں فریق انجام کار ناکام اور دوزخی بن جاتے ہیں ۴۔ یہودیوں اور منافقوں کی حقیقت اور ان کے انجام کو ذکر فرمانے کے بعد مسلمانوں کو سمجھایا ہے ۵۔ اپنی عاقبت پر نظر رکھو اور یہ جذبہ تقویٰ سے پیدا ہوگا جس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ اس
لفظ سے پہلے بھی اور بعد میں بھی تقویٰ کا حکم دیا ہے ۶۔ آگے فرمایا تقویٰ کیسے پیدا ہوگا جب تمہیں اس بات پر پورا یقین ہو کہ اللہ تمہارے ہر عمل اور خیال سے بھی آگاہ ہے ۷۔ آگے فرمایا کہ اللہ کو تمہاری ضرورت نہیں تم اگر اسے بھلا دوگے تو وہ تمہیں اپنے نفع
نقصان کے احساس سے ہی محروم کر دیگا ۸۔ آگے فرمایا نافرمان دوزخی ہیں اور ان کے مقابلے میں فرمانبردار جنتی ہیں جو کہ کامیاب ہیں ۸۔ آگے کامیابی کا راز بتا دیا کہ وہ قرآن پر ایمان اور عمل ہے ۹۔ اس قرآن کی عظمت و بزرگی اس درجہ کی ہے
۱۰۔ وحی کے وزن کی کئی مثالیں حدیثوں میں مذکور ہیں ۱۱۔ قرآن کی یہ عظمت کیوں ہے اسلئے کہ یہ اسی اللہ کا کلام ہے جس کی صفات اور طاقت و عظمت یہ ہے

اَلِیۡمٌ ﴿۱۵﴾ کَمَثَلِ الشَّیۡطٰنِ اِذۡ قَالَ لِلۡاِنۡسَانِ اکۡفُرۡ ۚ فَلَمَّا کَفَرَ

دردناک ۱ے ان کی مثال شیطان کی طرح ہے کہ جب کہتا ہے انسان سے تو کافر ہو جا پس جب وہ کافر ہو جاتا ہے

قَالَ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡکَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾

تو شیطان کہہ دیتا ہے میں تو بیزار ہوں تجھ سے بے شک میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۲ے

فَکَانَ عَاقِبَتَہُمَاۤ اَنَّہُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیۡنِ فِیۡہَا ؕ وَ ذٰلِکَ

پس ان دونوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ دونوں آگ میں ہمیشہ رہتے ہیں ۳ے اور یہی سزا ہے

۲۶۷۵

جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۷﴾ ع یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلۡتَنۡظُرۡ

ان لوگوں کی جو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۴ے اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور دیکھتا رہے

نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ

ہر جی کیا بھیج رہا ہے کل کے لئے ۵ے اللہ سے ڈرو ۶ے بے شک اللہ باخبر ہے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنۡسٰہُمۡ

تمہارے کاموں سے ۶ے اور مت ہو ان لوگوں کی طرح جو بھلا بیٹھے اللہ کو پس اللہ نے بھلا دیا انہیں

اَنۡفُسَہُمۡ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسۡتَوِیۡۤ اَصۡحٰبُ

ان کی جانوں کو یہی لوگ اللہ کے نافرمان ہیں ۷ے برابر نہیں ہوا کرتے آگ والے

النَّارِ وَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ؕ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ہُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۲۰﴾

اور جنت والے جنت والے ہی کامیاب ہونے والے ہیں ۸ے

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَہٗ خَاشِعًا

اگر اتار دیتے ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر تو دیکھتا اس کو دبا ہوا

مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَۃِ اللّٰہِ ؕ وَ تِلۡکَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُہَا

اور پھٹا ہوا اللہ کے خوف سے ۹ے اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں

لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ

لوگوں کے لئے ۱۰ے تاکہ وہ بات کو اچھی طرح سمجھیں ۱۱ے اللہ ہی وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

ـــا :۔ وہ واحد لاشریک معبود ہے اور ہر بات سے آگاہ ہے۔ آگے صفاتی نام جو مختلف صفات اور قدرتوں کو ظاہر کرتے ہیں بیان فرما دیئے ہیں۔ اولیت صفت رحمت کو دی۔ ان سارے ناموں کی بڑی وسیع تفسیر و توضیح کی ہے اور اس پر علماء کی ضخیم کتابیں ہیں

ـــ :۔ سورۃ الممتحنہ مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کے آخر میں حضورؐ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب عورتیں آپؐ سے بیعت کیلئے آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کریں شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الممتحنہ۔

سورۃ الحشر میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی یہ حالت بتائی کہ وہ ایمان کے دعوے کے باوجود اسلام کے دشمنوں یعنی یہودیوں سے تعلقات بناتے ہیں محض اپنے ذاتی مفادات کیلئے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان سے محتاط رہنے کا حکم دیا ساتھ ہی انہیں منافق قرار دے کر جہنمی ہونے کا اعلان کر دیا

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے مخلص مسلمانوں کو متنبہ فرمایا کہ تم میرے اور اپنے دشمنوں کو جو محض دین کے لحاظ سے ہیں اپنا رازدان نہ بناؤ وہ ہمیشہ کسی بھی وقت نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے اور اس کے ثبوت کیلئے ان کا سابقہ کردار سامنے رکھ لو۔ اس سے بالخصوص

إِلَّا هُوَ ۚ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾

وہ جانتا ہے چھپی باتوں کو اور کھلی باتوں کو بھی ـــا وہی بڑا مہربان بخشنے والا ہے ـــ

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ

اللہ ہی معبود برحق ہے اس کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے بادشاہ ہے بڑا ہی پاکیزہ ہے سلامتی دینے والا ہے

ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ

امن دینے والا ہے نگہبان ہے غالب ہے (جو چاہے کر سکتا ہے) خرابی کا درست کرنے والا ہے بڑائی والا ہے اللہ پاک ہے

عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ

ان تمام چیزوں سے جو یہ مشرک بتاتے ہیں اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے اگانے والا ہے شکلیں بنانے والا ہے

ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ

اُسی کے بہتر بہتر نام ہیں اُسی کی تسبیح بیان کرتے ہیں وہ سارے سارے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں

وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

اور وہ اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے

٦٠ سُورَةُ ٱلْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلَٰثَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ٩١

سورۃ ممتحنہ مدنی ہے اور اس میں ۱۳ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ـــ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ

اے ایمان والو! نہ بناؤ تم میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست تم بھیجتے ہو

إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا۟ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ يُخْرِجُونَ ٱلرَّسُولَ

ان کی طرف محبت کے پیغام حالانکہ وہ منکر ہو چکے ہیں اس دین کے جو آیا تمہارے پاس سچا دین ـــ نکالا انہوں نے تمہارے رسول کو

وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَٰدًا فِى سَبِيلِى

اور تم کو بھی اس بات کی وجہ سے کہ تم ایمان لائے ہو اللہ پر جو تمہارا رب ہے ـــ اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے

کفار مکہ مراد ہیں۔ اس سورۃ کا شان نزول فتح مکہ سے تھوڑا پہلے ہونیوالا ایک
واقعہ ہے جس میں ایک بدری صحابی نے جن کے بیوی بچے مکہ میں تھے ایک ایسی عورت کو
جو مکہ سے مدینہ منورہ آئی تھی اور حضورؐ سے مالی امداد کی درخواست کی تھی جس پر صحابہؓ نے
اس کی مالی مدد کی تھی واپس مکہ جاتے ہوئے ایک خط اپنے کافر رشتہ داروں کے نام دیا جس میں
مکہ پر حملہ کی اشارتاً اطلاع تھی اور اس سے اس کے بدلہ میں اپنے بیوی بچوں کی حفاظت
کیلئے لکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات حضورؐ کو بذریعہ وحی بتادی چنانچہ حضورؐ نے حضرت علیؓ
کو ایک صحابیؓ کے ہمراہ باقاعدہ جگہ کی نشاندہی کر کے بھجوایا جس پر وہ گئے اور اس عورت
سے خط برآمد کر کے واپس آکر حضورؐ کو دیا۔ آپ نے اس بدری صحابی کو بلوا کر حقیقت
پوچھی۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے مسلمانوں کی فتح پر پورا یقین تھا میں نے اپنے بیوی بچوں
کی حفاظت کیلئے اس پر احسان کرنا چاہا میرا مقصد کفار کیلئے جاسوسی کرنا نہ تھا۔
بعض صحابہؓ نے اس کی گردن اڑانے کا مشورہ دیا تو حضورؐ نے اہل بدری صحابہؓ کیلئے اللہ
کی طرف سے کئے گئے وعدہ کو یاد دلادیا اور اسکی نیت کے مطابق معاف کرنے کا فیصلہ کر دیا۔
یہ پوری سورۃ اسی ضمن میں فتح مکہ کے وقت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ
کیلئے مسلمانوں کو حکم فرما دیا کہ صورتحال کیسی بھی ہو اسلام دشمنوں کو دوست اور رازدار نہ بناؤ
ـــ :۔ اس خطاب میں شفقت بھی ہے اور مذمت بھی کہ دعویٰ ایمان کا اور دوستی اللہ کے
دشمنوں سے۔ جہاں بھی یہ انداز خطاب ہو اسے حکم کے مطابق اس کا مفہوم سمجھنا چاہیے
ـــ :۔ اس ترتیب میں بھی اشارہ ہے پہلے "عدوی" فرما کر سمجھایا کہ تمہاری دشمنی دوستی
کا معیار میری ذات ہو اگر بظاہر تمہارا قریبی دوست ہے لیکن میرا دشمن ہے تو پھر وہ تمہارے
نزدیک تمہارا بھی دشمن قرار پائے۔ آگے فرمایا تم ایسے دشمنوں کو محبت کے پیغام کیوں بھیجتے ہو
ـــ :۔ انہوں نے اسلام بھی قبول نہیں کیا اور دشمنی اپنے رسول سمیت اس جرم میں وطن سے نکال دیا
ـــ :۔ آگے فرمایا کہ تم جہاد کیلئے میری رضا کی خاطر جا رہے ہو اور ساتھ یہ حماقت بھی کر دی

۳ع۷ ۲

۱؎ : چونکہ یہ حرکت ایک بڑی غلطی سے ہوئی فرمایا تمہاری اصل نیت کا مجھے بھی علم ہے لیکن یہ حرکت بڑی نقصان دہ تھی اس کا اظہار اور آئندہ کیلئے انتباہ بڑا ضروری ہے ۲؎ : آگے فرمایا کہ تم تو حسن ظن کر رہے ہو اگر وہ تم پر قابو پالیں تو وہ تمہارے ساتھ یہ سلوک کرینگے

۳؎ : وہ یہی دوبارہ کافر بنانے کیلئے ہر حربہ استعمال کر جائے۔ فرمایا یہ تو دنیا میں ہوگا اور جن قریبی رشتوں اور اولاد کیلئے تم یہ کر رہے ہو وہ آخرت میں تمہارے کسی کام نہیں آئینگے ۴؎ : اور اس فیصلہ کی بنیاد تمہارے اعمال ہونگے جو اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں۔

۵؎ : آگے فرمایا کہ تمہارے لئے انبیاءؑ کی زندگیاں اور طرز عمل نمونہ ہے ان قریبی رشتوں کے بارے میں حضرت ابراہیمؑ کے کردار کو دیکھو کہ اللہ کے حکموں کی تعمیل میں رکاوٹ بننے والے حقیقی باپ کو چھوڑ دیا ۔ اور کہا ہم بیزار ہیں اسلئے کہ تم خدا کے ساتھ شریک بنا رہے ہو

۶؎ : اب ہماری تمہاری دشمنی ہے جب تک تم توحید کا اقرار نہیں کرتے ۷؎ : یہ استثناء اس وقت تک تھا جب تک اللہ کی طرف سے اطلاع نہ دی گئی کہ وہ ہدایت پر نہ آئیگا ۸؎ : آگے ابراہیمؑ اور انکے مسلمان ساتھیوں کی دعائیں بھی بتا دیں کہ تم بھی ایسی دعائیں کیا کرو

وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ

اور میری رضامندی ڈھونڈنے کیلئے تم خفیہ پیغام بھیجتے ہو انکی طرف دوستی کا اور میں خوب جانتا ہوں تمہاری چھپی ہوئی باتوں

وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ

اور تمہاری ظاہر باتوں کو بھی اور اگر کرے گا یہ کام تم میں سے کوئی بھی پس وہ بھٹک جائے گا سیدھے راستے سے ۱ اگر

يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ

وہ تم پر قابو پا سکیں تو وہ بن جائیں تمہارے کھلے دشمن اور وہ بڑھا دیں تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں

بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ

برائی کے ساتھ اور وہ تو پسند کرتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ ۲ نفع نہ دیں گے تم کو تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولادیں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ

قیامت کے دن اللہ فیصلہ کر دیگا تمہارے درمیان اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے ۳ بے شک

لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا

تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے حضرت ابراہیمؑ میں اور ان لوگوں میں جو انکے ساتھ ایمان لائے جب کہہ دیا انہوں نے اپنی قوم سے بے شک ہم

بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا

بیزار ہیں تم سے اور ان سب سے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کو چھوڑ کر ہم منکر ہو گئے تمہارے اور ظاہر ہو چکی ہمارے درمیان

وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا

اور تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ہمیشہ کیلئے یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اسی اللہ پر جو واحد لاشریک ہے مگر ایک

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ

بات ابراہیمؑ کی اپنے باپ کو (یہ کہتے ہوئے) میں معافی مانگوں گا تیرے لئے اور نہیں میں مالک تیرے لئے ہدایت کا اللہ کی طرف سے

مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④

کسی بھی چیز کا (کہا ابراہیمؑ نے اور انکے ساتھیوں نے) اے ہمارے رب! تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کیا اور تیری ہی طرف سب نے لوٹنا ہے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ

اے ہمارے رب! نہ بنا ہم کو آزمائش کی جگہ کافروں کے لئے اور بخش دے ہم کو اے ہمارے رب! بے شک تو

۱۔ آگے فرمایا بیشک ان کے صحیح طرز عمل کے مطابق عمل اللہ تعالیٰ اور آخرت پر کامل ایمان والے کرتے ہیں ۲۔ آگے فرمایا جو بے رخی کریگا (سکی) خدا کو کوئی ضرورت نہیں ہے اپنا ہی نقصان کرے گا یعنی جسے اللہ کی رضا اور قربت کی طلب ہے کافروں سے دوستی نہ رکھے
۳۔ آگے اللہ تعالیٰ تفصیلی احکام اس سلسلہ میں بیان فرمارہے ہیں کہ جو کافر تو مقابل ہیں نہ کرار ہے ہیں ان کے ساتھ تو مکمل بائیکاٹ اور دشمن جیسا سلوک ہو البتہ جو خاموش کردار ادا کریں یا اسلامی حکومت کے احکام تسلیم کرکے بطور ذمی رہ رہے ہوں ان کیلئے الگ حکم ہے۔
۴۔ اس سے مراد فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونیوالے کفار مکہ بھی مراد ہو سکتے ہیں اور وہ کافر بھی شاید ایسے لوگوں میں شامل ہو جو خاموش کردار والے تھے ۵۔ آگے فرمایا میں اس پر قادر ہوں اور ساتھ ہی اپنی مغفرت کا اعلان کرکے اس بریت حاطب کا معاملہ بھی صاف کر دیا
۶۔ آگے حکم دیدیا کہ اس قسم کے کافروں سے سماجی تعلقات میں کوئی حرج نہیں ۷۔ آگے ان دشمنان اسلام سے تعلقات منع کر دیئے جو رکاوٹ ڈالتے ہیں اور ٹکراؤ کرتے ہیں ۸۔ ان لوگوں سے بھی دور رہو جو تمہارے دشمنوں کے دوست ہیں اور ان کے مددگار ہیں
۹۔ جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کریگا اور دوستی لگائے گا وہ اپنا نقصان کریگا
آگے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ مکہ سے آنیوالی مہاجر عورتوں کا امتحان لے لیا کرو
۹۔ امتحان لے لینے کے بعد اگر وہ مخلص مومن ہیں تو کافروں کو واپس نہ دو
۱۵۔ آگے فرمایا چونکہ اب وہ سابقہ کافر خاوند کیلئے حلال نہیں اسلئے ان کو خرچہ دیدو

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٥ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ
غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ۱ بے شک تمہارے لئے ان کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے اس انسان کیلئے جو
يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝٦ ع ۱ ۷
امید رکھتا ہو اللہ کی اور قیامت کی ۲ اور جو کوئی منہ موڑ دے گا پس بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور تمام تعریفوں کا مالک ہے ۳
عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ
ہوسکتا ہے کہ کردے اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اور تمہارے دشمنوں کے درمیان دوستی اور محبت ۴
وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٧ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ
اور اللہ تعالیٰ قادر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۵ نہیں روکتا تم کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو نہیں
يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَ
لڑے تمہارے دین کے بارے میں اور نہیں نکالا تم کو تمہارے شہروں سے اس بات سے کہ تم نیکی کرو انکے ساتھ اور
تُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝٨ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ
انصاف کرو ان کے ساتھ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے انصاف کرنیوالوں کو ۶ بے شک روکتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ
الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ
ان ہی کافروں سے جو لڑے تمہارے ساتھ تمہارے دین کے بارے میں اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اور مدد کی دوسروں کی
إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝٩
تمہارے نکالنے پر (اللہ تمہیں روکتا ہے) انکے ساتھ تعلق رکھنے سے ۷ اور جو کوئی انکے ساتھ دوستی کریگا پس یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ پر ظلم کرنیوالے ہیں ۸
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ
اے ایمان والو! جب آجائیں تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کرکے پس ان کا امتحان لے لیا کرو
اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ
اللہ خوب جانتا ہے ان کے ایمانوں کو ۹ پس اگر تم نے جان لیا ان کو کہ ایمان والیاں ہیں تو نہ لوٹاؤ ان کو
إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا
کافروں کی طرف نہ وہ عورتیں اب حلال ہیں ان کافروں کیلئے اور نہ وہ کافر ان عورتوں کیلئے حلال ہیں ۱۵ اور دے دو انکے خاوندوں کو

سے ۱: پہلے خاوند کو شادی کا خرچہ دیدو اور اگر چاہو تو ان کو مہر دے کر نکاح کر لو سے ۲: آگے کافر بیویوں کا مسئلہ بیان فرمایا کہ ان کو علیحدہ کر لو سے ۳: اگر وہ مسلمان نہیں ہوں تو ایک دوسرے کا خرچ لے دے کر واپس کافر خاوندوں کے حوالے کر دو۔ یہ ان عورتوں
کے بارے میں حکم ہے جو جنگ کے نتیجہ میں ہاتھ آئیں۔ یہ قانون بیان ہو رہا ہے سے ۴: آگے ان مسلمان عورتوں کے بارے میں حکم ہے جو کافروں کے پاس پہنچ گئیں سے ۵: اگر تمہارے جہاد کے نتیجہ میں یا صلح کے بعد وہ عورتیں بھی واپس مل جائیں تو اگر تم ان سے نکاح کرنا چاہو اور وہ مسلمان
ہوں تو ان کے سابقہ مسلمان خاوندوں کو ان کا خرچہ دیدو اور اگر اب وہ کافر ہیں تو ان کو لونڈی بنا لو۔ اس کا دوسرا مطلب علماء تفسیر نے یہ لکھا ہے کہ تم نے پچھلے حکم کے مطابق اگر کسی کافر عورت کے کافر خاوند کو خرچہ دینا ہے لیکن کافر تمہاری مسلمان جھگڑی عورتوں کا خرچہ نہیں
دیتے تو تم بھی کافر خاوندوں کو دینے کے بجائے ان مسلمان عورتوں کے مسلمان خاوندوں کو وہ خرچہ دیدو سے ۶: فرمایا قانون تو میں نے بیان کر دیا ہے لیکن اصل چیز تقویٰ ہے ایسے فیصلوں میں کوئی جانبداری، نا انصافی یا من مرضی نہیں کرنی ورنہ یہ تمہارے ایمان کے منافی ہوگا
سے ۷: آگے حضورؐ کو مسلمان عورتوں کی بیعت کا طریقہ بتایا ہے سے ۸: اس سے مراد خاندانی منصوبہ بندی بھی ہے سے ۸: یہ "تعمیم بعد التخصیص" ہے پہلے چند باتیں خصوصیت سے ذکر کر دیں اب حضورؐ کے ہر حکم کی تعمیل کا حکم دیدیا اسلئے کہ نبی کسی غیر شرعی بات یا کام کا حکم نہیں دے سکتا

سے ۹: اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کی دعا سے مغفرت ہو سکتی ہے

سے ۱۰: آخر میں پھر پہلے والے حکم کو دہرایا کہ یہودیوں سے دوستی مت لگاؤ۔ یہ یہودی بھی ان کافروں کی طرح جو قبروں میں مدفون ہیں اور اپنی آنکھوں سے آخرت کا برا انجام دیکھ کر مایوس ہو گئے ہیں دنیا میں ہی اپنے کرتوتوں کی وجہ سے آخرت سے مایوس ہیں

أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ
وہ مال جو انہوں نے خرچ کیا ہو سے ۱ اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان کے ساتھ نکاح کر لو جب تم ادا کر دو ان کو ان کے حق مہر سے ۲
وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا
اور مت تھامو کافر عورتوں کی عصمتوں کو سے ۳ اور مانگ لو تم جو تم نے خرچ کیا اور وہ بھی مانگ لیں جو
أَنْفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾
انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے فیصلہ کرتا ہے تمہارے درمیان اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے سے ۴
وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ
اور اگر چلی جائیں کوئی عورتیں تمہاری عورتوں میں سے کافروں کے پاس پھر تمہاری نوبت آئے پس تم حملہ کرو کافروں پر پس دے ڈالو ان لوگوں کو
ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ
جن کی عورتیں گئی تھیں جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا سے ۵ اور ڈرتے رہو اس اللہ سے جس پر تمہارا
مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ
ایمان ہے سے ۶ اے نبی! جب آجائیں آپکے پاس ایمان والی عورتیں بیعت کرنے کیلئے آپکے ہاتھ پر
عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا
اس شرط پر کہ وہ نہ شریک ٹھہرائیں گی اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو اور چوری نہ کریں گی اور زنا نہ کریں گی اور نہ
يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ
قتل کریں گی اپنی اولادوں کو سے ۷ اور نہ لائیں گی ایسے بہتان کو جو گھڑتی ہوں وہ
أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ
اپنے ہاتھوں سے اور اپنے پاؤں کے سامنے اور نہ کریں گی نافرمانی آپکی کسی بھی نیک کام میں سے ۸ پس آپ ان کو بیعت کر لیں
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
اور بخشش مانگیں ان کیلئے اللہ سے سے ۹ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے سے ۱۰ اے ایمان والو!
آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ
دوستی مت لگاؤ ایسی قوم کے ساتھ جس پر اللہ نے غضب کیا ہے بے شک وہ لوگ نا امید ہو چکے ہیں

ف۱:۔ سورۃ صف مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کی ابتدائی آیات میں فرمایا "یقاتلون فی سبیلہ صفا" شاید اسی مناسبت سے حضور ؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الصف"۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی بیعت کا ذکر فرمایا کہ آپ ؐ ان سے یہ وعدہ لیں اور اس سورۃ کی ابتداء میں قول و فعل کی مطابقت کی اہمیت بیان فرمائی اور اس میں تضاد کو بہت بڑی عذاب والی بات فرمایا۔ اسی طرح پہلی سورۃ کے آخری رکوع میں جہاد اور غنیمت کے سلسلہ میں کچھ احکام بیان فرمائے اور اس سورۃ میں جہاد کی فضیلت بتائی۔ اسی طرح سورۃ الممتحنہ میں سمجھایا کہ اللہ، اسکے رسول اور دین حق کے مقابلہ میں ہر رکاوٹ خواہ وہ قریب ترین رشتہ دار ہو ٹھکرا دیں اسی سورۃ میں فرمایا کہ اس دین کی حفاظت کیلئے جان، مال، اولاد ہر چیز کی قربانی دیں یعنی مالی و جانی جہاد کریں ف۲:۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت بیان فرمائی اور سمجھایا کہ آئندہ جو جہاد کا حکم تمہارے اپنے فائدے کیلئے ہے مجھے کوئی فائدہ نہیں میری تسبیح تو ساری کائنات کرتی ہے اور میں غالب اور حکیم ہوں

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

قیامت کے آنے سے جیسا کہ ناامید ہو چکے ہیں کافر قبروں والوں سے

۶۱ سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۱۰۹

سورۃ صف مدنی ہے اور اس میں ۱۴ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

پاکی بیان کرتی ہے اللہ کی وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ف۲ اور وہی اللہ تعالیٰ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ف۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا

اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے ف۴ یہ بات بڑے عذاب والی ہے

عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ

اللہ کے ہاں ف۵ کہ تم منہ سے کہہ دو وہ جو تم نہیں کرتے ف۶ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ان لوگوں کو جو

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں ایسی صفیں بنا کر جیسا کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو ف۷

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ

اور جب کہا موسیٰ ؑ نے اپنی قوم سے ف۸ اے میری قوم! تم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف ف۹ پس جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو ٹیڑھا کر دیا اللہ نے انکے دلوں کو ف۱۰ اور اللہ تعالیٰ راہ نہیں دیتے

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ

ایسے نافرمان لوگوں کو ف۱۰ اور جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰ ؑ نے اے بنی اسرائیل! ف۱۱ میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا

اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف میں تصدیق کرنے والا ہوں اسی کتاب کی جو میرے سامنے موجود ہے جس کا نام تورات ہے ف۱۲ اور خوشخبری دینے والا ہوں

الصف ع ۲ / ۷ / ۸

ف۳:۔ آگے فرمایا ایمان کے دعویدارو اپنے دعوے اور عمل میں مطابقت کرو۔ چونکہ پچھلی سورتوں میں منافقوں کا ذکر ہے اور یہ چیز منافقت کہلاتی ہے اسلئے اہمیت بتائی ہے۔ اور یہ فرمایا اللہ کے نزدیک کیسا ہے؟ آگے فرمایا بہت بڑے عذاب کی بات ہے

ف۵:۔ سورۃ النساء میں باپ کی وفات کے بعد سوتیلی ماں سے نکاح کو مقتاً فرمایا اسلئے کہ وہ ذاتی فعل ہے اور اس عادت کو کبر مقتا فرمایا اسلئے کہ اس سے معاشرہ متاثر ہوتا ہے

ف۶:۔ چونکہ اس وقت منافق ایسا رویہ اختیار کئے ہوئے تھے بالخصوص جہاد کے مسئلے میں اسلئے آگے جہاد کی فضیلت ارشاد فرمادی کہ مجاہدین اللہ کے محبوب اور پسندیدہ ہیں

ف۷:۔ آگے فرمایا کہ یہ تو ہر نبی اپنی قوم کو سمجھاتا رہا ان میں سے قریب ترین دو نبیوں کا پیغام اور امت کا رویہ بتایا دیکھ لو جن کی امت ہونے کا دعویٰ کرنے والے یہودی اور عیسائی اب بھی موجود ہیں۔ انکے آباء و اجداد کا حال ہم بتا دیتے ہیں ان کا حال خود دیکھ لو

ف۸:۔ یہودی بڑی ٹیڑھی قوم تھی موسیٰ ؑ سے حجتیں کرتے فضول سوال جواب اور کج بحثی کرتے تھے تو موسیٰ ؑ نے ان سے یہ فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں میری اطاعت کرو کج بحثی نہ کرو

ف۹:۔ فرمایا جب وہ عمل میں ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے انکے دل بھی ٹیڑھے کر دئیے وہ ہدایت سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو گئے۔ اس سے مسلمانوں کو بھی سمجھایا گیا کہ تم ایسا رویہ اختیار نہ کرنا

ف۱۰:۔ آگے عیسیٰ ؑ کا اپنی امت کو پیغام بتایا جس میں حضور ؐ کی آمد کی بشارت دی

ف۱۱:۔ باقی ہر نبی نے اپنی امت کو قوم کہہ کر خطاب کیا جبکہ عیسیٰ ؑ نے بنی اسرائیل کہہ کر خطاب فرمایا غالباً اسلئے کہ قوم تو باپ سے بنتی ہے اور آپ ؑ بغیر باپ کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے

ف۱۲:۔ میرا پیغام دو باتوں پر مشتمل ہے ایک تو اللہ کی کتاب تورات کی تصدیق ہے اور دوسرا کام اپنے بعد تشریف لانے والے بہت بڑے رسول کی بشارت اور پیش گوئی ہے

ف۱: حضورؐ کا اسم گرامی آسمانوں میں احمد ہے جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ۔ آپؐ کی امت بھی اللہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والی ہے ۔ آگے فرمایا ان کی امت نے بھی عیسیٰؑ کی نافرمانی کی اور ان کے معجزات کو جادو قرار دے دیا بلکہ یہودی تو قتل کرنا چاہ

ف۲: اس سے مراد حضورؐ کے معجزات کو جادو قرار دینا بھی ہے ۔ آگے فرمایا کہ معجزات کی تکذیب بہت بڑا ظلم ہے ف۳: مذہب تو ہر نبی کا اسلام یعنی اللہ کی اطاعت ہے اس لئے اس سے بھی دونوں امتیں بنی اسرائیل اور حضورؐ کی امت مراد ہو سکتی ہیں ۔ اہل کتاب نے بھی آسمانی کتابوں میں تحریف کی

اپنی مرضی کے احکام ان میں داخل کر دیئے اور اب اسلام کے نام لیوا بعض گمراہ بھی ایسا کر رہے ہیں کہ اسلامی احکام کی من مانی تشریح کر کے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں ۔ آگے فرمایا ان سب کی دین حق کو مٹانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ خود حفاظت کرنے والے ہیں

اس آیت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر مدعی نبوت خود کو غلط طور پر اللہ کا نبی کہہ رہا ہے تو یہ بھی بڑے ظلم کی بات ہوگی اس سے مراد قیامت تک آنیوالے جھوٹے مدعیان نبوت بھی ہو سکتے ہیں ف۴: آگے فرمایا کہ یہ دین اللہ تعالیٰ خود مکمل کر کے قیامت تک کیلئے باقی رکھے گا اسلئے کہ اس نے

خود اپنے آخری رسول کو دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے خواہ یہ سارے کافر اور مشرک اسے ناپسند کریں روکنے کی پوری کوشش کریں ۔ دین حق کا معنی اسلام دین جو کسی کے مٹانے سے نہ مٹ سکے اور دنیا میں دھندلا جائے ۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ آسمانوں

بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا

اس برحق رسول کی جو میرے بعد آئیگا جس کا نام احمد ہے ف۱ پس جب آپہنچا ان کے پاس یہ نبی کھلی نشانیاں لیکر کہنے لگے

هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ

یہ تو کھلا جادو ہے ف۲ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو جھوٹ باندھے اللہ پر حالانکہ اسے

يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٧﴾ يُرِيدُونَ

بلایا جاتا ہے اسلام کی طرف اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ایسی ظالم قوم کو ف۳ یہ چاہتے ہیں

لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾

کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ مکمل کرنیوالا ہے اپنے نور کو اگرچہ یہ کافر برا منائیں ف۴

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو کامل ہدایت دیکر اور سچے دین کے ساتھ تاکہ اللہ غالب کر دے اس رسول کو سب دینوں پر

ع كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ

اگرچہ مشرک اسے برا سمجھیں ف۵ اے ایمان والو! کیا میں تمہاری رہنمائی کروں ایسی سوداگری کی طرف

تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ

جو تم کو بچا دے گی دردناک عذاب سے ف۶ ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے ف۷ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم

تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

جانتے ہو ف۸ اللہ بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور داخل کرے گا تم کو ایسی جنتوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے

الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾

نہریں اور پاکیزہ مکان رہنے کیلئے اس جنت میں جو ہمیشہ آباد رہے گی یہ بہت بڑی کامیابی ہے ف۹

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾

اور دیگی اور چیز بھی دو ذوالجلال جس کو تم پسند کرتے ہو مدد آجائیگی اللہ کی طرف سے اور فتح قریب ہو جائیگی اور خوشخبری دیں آپ ان ایمان والوں کو

اگر تم بھی غلبہ چاہتے ہو تو وہ دین کے راستے سے ہی ملے گا اسے چھوڑ کر باتیں کرکے نہیں

ف۵: فرمایا دین حق کے غلبہ کا فیصلہ تو میں نے کر دیا ہے لیکن اس کیلئے تمہیں بھی کچھ کرنا پڑے گا

ف۶: آخرت کے عذاب سے بچ جاؤ گے اور دنیا میں بھی غیر مسلموں کی غلامی اور باجگزاری سے بچو گے

ف۷: مالی جہاد تو ہر وقت کرو اور جب ضرورت پڑ جائے تو اپنی جان بھی قربان کر دو نتیجہ کیا ہوگا؟

ف۸: آگے بہتری کی تفصیل بتائی پہلے دائمی بہتری یعنی آخرت کی کامیابی اور انعام بتایا

ف۹: آگے دنیا کی بہتری یعنی کافروں کے مقابلے میں فتح اور ان پر غلبہ ۔ یہ انعام بھی ملے گا

۲ ۔ اب متوجہ فرما کر ختم دیا کہ دین کی مدد کرو اپنے نبی کے ساتھ رہو جس طرح عیسیٰؑ کے حواریوں نے ان کا ساتھ دیا اور کامیاب ہوئے ۳ ۔ "حواری" سے مراد عیسیٰؑ کے صحابہ ہیں اور بعض نے اس سے وہ دوبارہ مراد لئے ہیں جو عیسیٰؑ پر ایمان لائے تھے
۳ ۔ عیسیٰؑ کی امت دعوت بنی اسرائیل ہی تھی اس سے مراد یہودی ہیں جنہوں نے انکی رسالت کو قبول بھی نہ کیا اور مخالفت میں اس حد تک چلے گئے کہ عیسیٰؑ کو صلیب لگانے کی کوشش کی۔ آگے اللہ نے فرمایا کہ وہ یہودی ناکام رہے اور عیسیٰؑ حفاظت سے آسمان پر اٹھا لئے گئے
۴ ۔ اس مثال سے مسلمانوں کو سمجھا دیا کہ ایمان، عمل صالح اور مالی جانی جہاد سے تم بھی غالب آجاؤ گے
۵ ۔ سورۃ الجمعہ مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کا دوسرا رکوع نماز جمعہ کے متعلق ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ الجمعہ" رکھا ہے۔ پچھلی سورۃ میں عیسیٰؑ کی زبان سے حضورؐ کی آمد کی پیش گوئی کا ذکر فرمایا

کہ میں ایک بڑے رسول کی بشارت دے رہا ہوں جس کا نام احمد ہوگا۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ
حضورؐ کی عظمت "انکے فرائض" آپکی ختم نبوت "آپکے پیغام کی عظمت اور بعثت عامہ بیان فرمائی
اسی طرح سورۃ الصف میں مسلمانوں کو حکم تھا کہ اس دین کے غلبہ کیلئے مالی و جانی جہاد کرو
اس سورۃ میں سمجھایا کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی آنا نہیں قیامت تک یہی دین رہے گا تو اس دین کو
غالب کرنا صرف عرب کے اپنے فائدے کیلئے نہیں بلکہ قیامت تک آنیوالی پوری انسانیت کیلئے مفید ہے
۶ ۔ حضورؐ کی عظمت کے بیان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت بیان فرمائی تاکہ توحید کے عقیدہ
کے بعد عقیدہ رسالت کی ترتیب برقرار رہے۔ عمومی ترجمہ تو یہی ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی
تسبیح کرتی ہے لیکن بعض علماء نے چند چیزوں مثلاً خنزیر اور کتے کو مستثنیٰ قرار دیا ہے
اسی طرح جن شخص کی بڑیاں بھی عمل تک اللہ کی تسبیح چھوڑ دیتی ہیں۔ آگے اپنی صفات بیان فرمائیں
۷ ۔ اس حکمت کا تقاضا کیا ہے آنیوالے لوگوں کیلئے ایک عظیم رسول کی بعثت۔
۸ ۔ "امیین" سے مطلب ہے کہ وہ لوگ دینی و دنیاوی علوم سے بالکل عاری تھے۔ ایک حدیث
میں ہے حضورؐ نے فرمایا ہم امی لوگ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ ہی حساب کتاب رکھتے ہیں۔ ویسے بھی
عرب لوگ کسی دوسرے کی شاگردی کو پسند نہیں کرتے تھے اور عقل کا انحصار محض پڑھنے پر
نہیں ہوتا بعض ان پڑھ لوگ سمجھ کے لحاظ سے بہت آگے ہوتے ہیں اور صحیح علم ہونا بھی ضروری ہے۔
۹ ۔ یہ وہی ابراہیمؑ کی دعا والے کلمات ہیں جس میں فرائض نبوت ختم کیا جاتا ہے یعنی تلاوت آیات
تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم۔ یہی کام حفاظ، صوفیاء، علماء و فقہاء کے ذریعے قیامت تک رہیں گے
۱۰ ۔ کھلی گمراہی کی تفصیل تو بہت ہے البتہ نشانیاں "گناہوں کو مٹا کر شفا دینا" بیٹیوں کو
زندہ درگور کر دینا "صدیوں تک ایک دوسرے کا خون بہانا" یہ چند مثالیں سمجھنے کیلئے کافی ہیں
۱۱ ۔ یہ بعثت عامہ اور ختم نبوۃ کی دلیل ہے کہ آپؐ کی نبوت زمانی و مکانی لحاظ سے لامحدود ہے
آگے فرمایا کہ دوسری بھی امت گویا موجودہ قوموں کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے اس لئے کہ
یہ غالب اور حکمت والے خدا کا فیصلہ ہے اسکی حکمت وہ سمجھتا ہے اور اس دین کو غالب بھی وہی کریگا
۱۲ ۔ آگے وضاحت فرمادی کہ چونکہ یہ میرے فضل کا معاملہ ہے میں جسے چاہوں دیدوں
۱۳ ۔ آگے فرمایا کہ انبیاء کے علاوہ باقی انسانوں کا کام اپنے نبی کی تعلیم پر عمل ہے اگر وہ صرف
نبی سے علم حاصل کرکے پھر اس پر عمل نہ کریں تو اس کی مثال تو کتابیں اٹھانے گدھے جیسی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اے ایمان والو! ۱ بن جاؤ اللہ کے دین کی مدد کرنے والے جیسا کہا مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے

لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ

اپنے صحابیوں سے کون ہے میری مدد کرنے والا اللہ کیلئے کہنے لگے حواری ۲ بے شک ہم مددگار ہیں

اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ

اللہ کے دین کے پس ایمان لے آیا ایک گروہ بنی اسرائیل میں سے اور کافر رہا ایک گروہ ۳

فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۵ ۱۰

پس طاقت دی ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے ان کے دشمنوں پر پس وہ غالب ہو گئے ۴

۶۲ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۱۱۰

سورۃ جمعہ مدنی ہے اور اس میں ۱۱ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۵

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

پاکی بیان کرتا ہے اللہ کی وہ ہر کوئی جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے سب سے زیادہ پاکیزہ ہے غالب ہے

الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

بڑی حکمت والا ہے ۶ وہی اللہ ہے جس نے بھیجا عرب کے ان پڑھ لوگوں میں ۷ ایک بڑا رسول جو انہی میں سے ہے جو پڑھتا ہے ان پر

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ

اللہ کی آیتیں اور پاکیزہ بناتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو یہ کتاب اور دین کی باتیں ۹ اگرچہ یہ لوگ اس نبی کے آنے سے پہلے

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾

کھلی گمراہی میں تھے ۱۰ اور (اس نبی کو اللہ نے بھیجا) پچھلوں میں بھی ان میں سے جو ابھی ان سے نہیں ملے ۱۱ اور وہ اللہ غالب ہے بڑی حکمت والا ہے ۱۲

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾

یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اللہ بہت بڑے فضلوں والا ہے ۱۳

۵ ۔ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے تھے اسکی ایک واضح دلیل حضورؐ کے متعلق پیشین گوئیوں اور بیان کردہ نشانیوں کو دیکھ کر بھی ان کا حضورؐ پر ایمان نہ لانا ہے (اور ان کو چھپانا بھی ہے) ۔ چونکہ وہ اپنی آسمانی کتابوں پر عمل نہ کرنے کے باوجود بھی دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں

اسلئے فرمایا اگر یہ بات ہے تو پھر اللہ سے موت مانگو اور سیدھے اللہ کے پاس چلے جاؤ ۔ دنیاوی پریشانیوں سے جان چھڑاؤ ۶ ۔ مگر وہ کبھی موت نہیں مانگتے ہیں ۷ ۔ ان کو پتہ ہے کہ ہمارے لئے وہاں اپنے عملوں کی وجہ سے سزا ہی ہوگی ۔ آگے فرمایا تم موت سے بھاگ نہیں سکتے ہو

اور موت فنا ہونے کا نام نہیں ۔ پھر تم میرے پاس آؤ گے حساب کتاب ہوگا ۸ ۔ اسلئے تم قیامت کی تیاری کرو اور چونکہ اس میں کاروبار حائل ہو رہا ہے ۔ اسلئے آگے اس کا مسئلہ بھی واضح کر دیا اور پہلے فرمایا کہ اے ایمان والو! مسلمان بھی یہی نہ کریں اور اہل کتاب ایمان

قبول کریں اور یہ طرز عمل اختیار کریں ۹ ۔ یعنی ہر نماز کے وقت لیکن جمعہ کیلئے زیادہ ضروری ہے ۔ یہاں ذکر سے مراد خطبۂ جمعہ ہے جو امام کیلئے پڑھنا اور مقتدیوں کیلئے سننا واجب ہے ۔ فرمایا سب کاروبار، نوکری، مصروفیات چھوڑ دو ۔ آگے فرمایا نماز کے بعد پھر کام شروع کرو

۱۰ ۔ اس سے مراد روزی ہے ۔ فرمایا لیکن خیال رکھنا اللہ کو یاد کرنا باعث برکت ہوگا کام، کاروبار کے دوران ذکر اللہ کرتے رہو تو اس میں تمہاری دونوں جہان کی کامیابی ہوگی ۱۱ ۔ مدینہ منورہ میں چونکہ منڈیاں لگتی تھیں اس کیلئے لوگوں کو بلایا جاتا تھا ۔ ایک دن حضورؐ

خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے نماز جمعہ کیلئے ۔ چونکہ اس وقت یہ معمول تھا کہ ایک تجارتی قافلہ آیا انہوں نے ڈھول باجے کے ساتھ لوگوں کو بلایا تو چونکہ ان دنوں غلے کی قلت بھی تھی اکثر نمازی خطبے کے دوران اٹھ کر چلے گئے اور چند صحابہ کرامؓ خطبہ سنتے رہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں تنبیہ فرمادی گئی کہ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے اور برکت بھی وہی دیتا ہے ۔ اس کے علاوہ جو ابدی و لافانی دولت ہے وہ بھی اللہ کے ہاں ہے اور وہی زیادہ بہتر ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ

مثال ان لوگوں کی جن پر لادی گئی تورات پھر عمل نہ کیا انہوں نے اس (تورات) پر اس گدھے کی طرح ہے جس پر

يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا

کتابوں کا بوجھ ہو بہت بری ہے مثال ان لوگوں کی جو جھٹلاتے ہیں اللہ کی آیتوں کو اور اللہ راہ نہیں دیتا

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ

ظالم لوگوں کو ۵ آپ فرمادیجئے اے یہودیو! اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم

اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اللہ کے دوست ہو سوا اور لوگوں کے تو تمنا کرو موت کی اگر تم سچے ہو ۶

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

اور یہ موت کی خواہش نہ کریں گے کبھی بھی اس عمل کی وجہ سے جو آگے بھیجا انکے ہاتھوں نے اور اللہ خوب جانتا ہے ایسے ظالموں کو ۷

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ

آپ فرمادیجئے وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو پانے والی ہے پھر تم لوٹائے جاؤ گے

ع ۱ / ۸ / ۱۱ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

اسی اللہ کی طرف جو جاننے والا ہے چھپی اور کھلی باتوں کو پھر وہ اللہ بتلا دے گا ان کاموں کی جو تم دنیا میں کرتے تھے ۸ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى

ایمان والو! جب پکارا جائے گا نماز کیلئے جمعہ کے دن پس دوڑو

ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا

اللہ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو خرید کرنے کو اور بیچنے کو یہ بات بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جانتے ہو ۹ پس جب

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

پوری کرلی جائے نماز پس پھیل جاؤ زمین میں اور ڈھونڈو اللہ کا فضل

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا

اور ذکر کرو اللہ کا بہت زیادہ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ۱۰ اور جب دیکھی انہوں نے کوئی سوداگری یا دل لگی کی بات

ا:۔ اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ جو اجر و ثواب یا نفع اللہ کے ہاں ہے وہ تمہاری سوداگری اور کھیل کود سے بہتر ہے یعنی اللہ کے ہاں جو کچھ ہے وہ انسانی سوچ سے بہتر ہے دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر روزی دینے والا ہے اور تیسری بات ضمناً یہ کہ بندہ اپنے رزق کے معاملہ میں بھی اللہ پر ہی اعتماد رکھے اور رزق کیلئے بھی اپنی اعمال کو اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں وہ ذرائع اور طریقے اختیار نہ کرے جو جائز نہیں یا جس سے دوسروں کی حق تلفی ہو وغیرہ

۲:۔ سورۃ "المنافقون" مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پہلی آیت میں ہی منافقون کا کلمہ آتا ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ المنافقون۔ سورۃ الجمعہ میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے قول و فعل کے تضاد کو بتایا کہ وہ ایک طرف اللہ کے محبوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جب انہیں کہا جائے کہ اگر یہ سچ ہے تو موت کی تمنا کرو یعنی اللہ کے پاس چلے جاؤ تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ اس سورۃ میں ان یہودیوں کی دوسرے گروہ کا ذکر ہے جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کے قول و فعل میں بھی شدید تضاد ہے

إِنفَضُّوٓا۟ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ ٱللَّهْوِ

تو بھاگ گئے اسی کی طرف اور آپ کو چھوڑ گئے کھڑا ہی آپ فرما دیجئے جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے دل لگی کی باتوں ا

وَمِنَ ٱلتِّجَٰرَةِ ۚ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿١١﴾

اور سوداگری سے اور اللہ تعالیٰ بہتر رزق دینے والا ہے ا

۶۳ سُورَةُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ ءَايَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ۱۰۴

سورۃ منافقون مدنی ہے اور اس میں ۱۱ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۲

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ

جب آتے ہیں آپ کے پاس یہ منافق تو یہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں ۳ اور اللہ جانتا ہے

إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ﴿١﴾ ٱتَّخَذُوٓا۟

کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں ۴ انہوں نے بنالیا

أَيْمَٰنَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٢﴾

اپنی قسموں کو ایک ڈھال پس روکتے ہیں لوگوں کو بھی اللہ کے دین سے ۵ بے شک بہت برا ہے جو یہ کر رہے ہیں ۶

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ ثُمَّ كَفَرُوا۟ فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٣﴾

یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پس مہر کردی گئی ان کے دلوں پر پس وہ بات نہیں سمجھتے ۷

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا۟ تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ

اور جب تو دیکھے ان کو تو تعجب میں ڈالتے ہیں آپ کو ان کے بدن ۸ اور اگر وہ کوئی بات کہتے ہیں تو آپ کان لگائیں انکی باتوں کی طرف وہ ایسے ہیں

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ ٱلْعَدُوُّ فَٱحْذَرْهُمْ ۚ

جیسے وہ لکڑی ہوں جو دیوار کے ساتھ ٹکا دی گئی ہو ۹ وہ خیال کرتے ہیں ہر چیخ (عذاب) کو اپنے ہی اوپر ۱۰ یہ اللہ کے دشمن ہیں پس آپ بچتے رہیں ان سے ۱۱

قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا۟ يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ

اللہ ان کو مارے یہ کہاں سے بھٹکتے پھرتے ہیں ۱۲ اور جب کہا جاتا ہے ان سے چلے آؤ کہ بخشش مانگیں تمہارے لئے اللہ کے رسول

ع ۳ / ۱۲ / ۲

وقف لازم

جس کی وجہ سے خدا نے انہیں منافق قرار دیا ہے اور یہاں انکی نشانیاں بتائی ہیں

اسی طرح گذشتہ سورۃ کی آخری آیت میں پڑھا ہے میں فضم مٹا رزق کے خشیے

میں اللہ پر اعتماد و توکل کا اشارہ فرمایا اور اس سورۃ میں بتادیا کہ اللہ پر کامل

اعتماد و یقین نہ ہوگا تو پھر انسان میں یہ بیماریاں پیدا ہو جائینگی جو ایمان کو ختم کردیں گی

۳:۔ وہ منافق کلمہ شہادت پڑھتے اور آپ کی رسالت کی زبان سے تصدیق کرتے

۴:۔ اللہ نے فرمایا انکی اس زبانی تصدیق کی ضرورت نہیں البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ

یہ جھوٹ بول رہے ہیں اندر سے آپ کو نہیں مانتے اور قسموں کو ڈھال بنا رہے ہیں

تاکہ مسلمانوں کے انتقام سے بچے رہیں اور ان سے لین دین کرکے فائدہ اٹھاتے رہیں

۵:۔ فرمایا یہ صرف خود مسلمان نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اسلام سے روکتے ہیں۔

۶:۔ یہ بہت بڑی برائی کیوں ہے؟ اسلئے کہ ایمان لاکر پھر جانا ازلی بدبختی ہوتی ہے

۷:۔ آگے اللہ ان کی نشانیاں بیان فرما رہے ہیں تاکہ عام مسلمان بھی ان کو پہچان لیں

۸:۔ بڑے عاجز اور مسکین بن کر آپ کی مجلس میں بیٹھتے ہیں تاکہ آپ انہیں مخلص سمجھیں

۹:۔ آپ بھی انکی طرف خصوصی توجہ کرتے ہیں تو وہ یہ کیفیت اختیار کرلیتے ہیں لیکن؟

۱۰:۔ وہ یہ دھوکہ دیکر بھی دل میں اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں کہ وہ ہمارا راز

فاش نہ کردے۔ آگے اللہ فرماتے ہیں کہ عذاب تو ابھی نہیں لیکن میرا اعلان سن لیں

۱۱:۔ یہ بہت ہوچکی اب ان منافقوں سے بہت زیادہ محتاط رہیں۔ آگے اللہ نے ان پر

اپنی ناپسندیدگی بھیجی کہ یہ بدبخت کتنی عظیم نعمت کو ٹھکرا کر خود کو جہنمی بنا رہے ہیں

۱۲:۔ آگے منافقوں کی اور نشانی بتائی جیسے رسول سے دھوکہ بازی اب حضور

کی عظمت سے انکار اور انکے توسل سے گریز

۱:- غزوہ احد میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول تین سو منافقین کو لے کر واپس آ گیا تھا بعد میں اسکو پشیمانی کا اظہار کیا تو مسلمانوں نے اسے کہا کر حضورؐ کے پاس جا کر معافی مانگو۔ حضورؐ بھی اللہ سے تیرے لئے مغفرت مانگیں گے تو وہ کہنے لگا کہ تم مجھے محمدؐ کو سجدہ کرنے کا کہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ یہاں اس کا ذکر فرما رہے ہیں ۲:- چونکہ یہ توہین رسالت ہے حضورؐ کے توسل کا انکار ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی سزا کا اعلان فرمایا ۳:- دوسری جگہ فرمایا اگر آپؐ ستر بار بھی کہیں گے نہیں بخشا جائیگا ۴:- یہ بغض رسولؐ تھا آگے دوسری نشانی بغض صحابہؓ بیان فرمائی کہ یہ منافق جماعت رسولؐ کی بھی مخالفت کرتے ہیں ۵:- صحابہؓ کو مادی طریقے پر تنگ کرو۔ آگے اللہ نے فرمایا بیوقوفو! یہ مادیت اور مال و دولت کیا چیز ہے؟ تم کو تو حقیقت پتہ ہی نہیں۔ ۶:- آگے اللہ تعالیٰ نے اور نشانی بتادی کہ وہ خود کو معزز اور مسلمانوں کو کمتر سمجھتے ہیں ۷:- غزوہ احد میں رئیس المنافقین نے یہ قسم کھائی وہ خود کو مدینہ کا سردار سمجھتا تھا اس نے خیال کیا کہ مسلمان اب شکست کھا گئے ہیں تو بد دل ہو کر بھاگ جائیں گے ۸:- جو حقیقی عزت ہے وہ تو اللہ، اسکے رسولؐ اور مومنین کیلئے ہے البتہ تعزز یعنی خود ساختہ عزت جو چاہے اپنے لئے بنا تا پھرے وہ کسی دوسرے کے دل میں پیدا نہیں ہوتی ۹:- پچھلی آیت میں منافقوں کی ایک نشانی یہ بتائی گئی کہ وہ نہ تو خود اللہ کی راہ میں مال دیتے ہیں نہ دوسروں کو دینے دیتے ہیں یعنی مال کی محبت خدا کی نافرمانی کا سبب ہے اسلئے آگے مسلمانوں کو سمجھایا کہ تم بھی خیال رکھو کہ مال و اولاد کی محبت نقصان نہ دیدے ۱۰:- مال اور اولاد کی محبت انسان کو دین سے، اللہ کی یاد سے برگشتہ کر دیتی ہے اولاد کی محبت مال کا تقاضا کرتی ہے اور مال کی کثرت اولاد کا تقاضا کرتی ہے

۱۱:- آگے فرمایا یہ گھاٹا کسی وقت پتہ چلے گا جب موت کا وقت آئے گا

۱۲:- فرمایا میرے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرو۔ دینے والا تو میں ہوں اور دیا ہوا بھی

۱۳:- موت کے وقت حقیقت سمجھ آ جائیگی کہ میری تباہی کا سبب میرا مال تھا تو اس وقت پھر یہ تمنا کرے گا کہ مجھے مہلت دی جائے سارا مال صدقہ کرتا ہوں۔

۱۴:- اسی لئے حدیثوں میں ہے کہ جو لوگ انفاق فی سبیل اللہ کرتے رہتے ہیں وہ سکرات موت سے محفوظ رہتے ہیں اور مرنے والے کو سب سے پہلے صدقے کا ثواب ہی پہنچتا ہے آگے فرمایا اب تو یہ تیرا مال رہا ہی نہیں وارثوں کا ہے اور موت کو دیکھ لینے کے بعد تو یہ ایمان، صدقہ کچھ قبول نہیں ہوتا اور نہ ہی موت کا وقت آگے پیچھے ہو سکتا ہے

اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥ سَوَآءٌ

تو وہ پھیر لیتے ہیں اپنے سروں کو اور آپ دیکھتے ہیں ان کو کہ وہ (اوروں کو بھی) روکتے ہیں اور وہ خود بھی غرور کرتے ہیں ۵ ان پر برابر ہے

عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ

آپ بخشش مانگیں خواہ ان کے لئے یا بخشش نہ مانگیں ان کے لئے اللہ ہرگز نہیں بخشے گا ان کو ۶ بے شک

اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا

اللہ تعالیٰ راہ نہیں دیتا ایسے نافرمان لوگوں کو ۷ یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں آپس میں مت خرچ کرو

عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ

ان لوگوں پر جو اللہ کے رسول کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ بکھر جائیں ۸ اور اللہ کے قبضے میں ہیں خزانے آسمانوں کے

وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧ يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ

اور زمین کے لیکن یہ منافق اسباب کو نہیں سمجھتے ۷ یہ کہتے ہیں اگر ہم لوٹ جائیں

اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ

مدینے کو تو نکال دے گا وہاں سے بڑی عزت والا بڑے ذلیل کو ۸ اور عزت تو اللہ ہی کی ہے اور اسکے رسول

ع ۱۴ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کی ہے اور ایمانداروں کی ہے ۸ لیکن منافق اسباب کو نہیں جانتے ۹ اے ایمان والو!

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

نہ غافل کریں تمہیں تمہارے مال ۱۰ اور نہ ہی تمہاری اولادیں اللہ کی یاد سے ۱۱ اور جو کوئی یہ کام کرے گا

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

پس یہی وہ لوگ ہیں جو گھاٹے والے ہیں ۱۱ اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں ہر اس چیز سے جو ہم نے تم کو دی ہے ۱۲ اس سے پہلے کہ

يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ

آ پہنچے تم میں سے کسی پر موت اسی وقت ۱۳ پس کہے گا اے پالنے والے! تو نے کیوں مجھے مہلت نہ دی تھوڑی دیر کیلئے

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ

کہ میں صدقہ دے آتا اور ہو جاتا نیک بختوں میں سے ۱۴ اور پیچھے نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ

سلہ :- سورۃ "التغابن" مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اس سورۃ میں قیامت کے دن کو "یوم التغابن" سے ذکر فرمایا شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ التغابن" رکھا ہے ۔ "تغابن" کا معنے ہار جیت ہے ۔
"غبن" کا لفظی معنے نقصان ہے ۔ تغابن کا مطلب بہت زیادہ نقصان ۔ پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ موت کے وقت انسان کو حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے کہ میرا نفع نقصان کس چیز میں ہے تو اس سورۃ میں فرمایا کہ سب سے بڑے نفع نقصان والے دن یعنی قیامت
پر نظر رکھو اور اس دن کو ماننے ، خدا کو یاد کرنے ، دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ مال واولاد اور بیوی خاندان ہیں ۔ یہی بات سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون کے آخری رکوعوں میں سمجھائی گئی ۔ اسی طرح پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا خدا کی یاد سے غفلت
انسان کیلئے گھاٹا اور خسارہ ہے اور اس سے بچنے کیلئے خدا پر پورا ایمان اور توکل رکھو مال واولاد کو رکاوٹ نہ بننے دو ۔ اسی لئے اس سورۃ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت وعظمت اور انسان پر اپنے احسانات کا ذکر فرمایا کہ اس وجہ سے بھی تم پر
فرض ہے کہ تم میرے مقابلہ میں ہر چیز حتیٰ کہ ازواج واولاد کو بھی چھوڑ دو

ع ٢ ٣ ١٤

نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑪

کسی بھی انسان کو جب آ جائے گی موت اس کی اور اللہ باخبر ہے ان کاموں سے جو تم کرتے ہو

٦٤ سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ١٠٨

سورۃ تغابن مدنی ہے اور اس میں ١٨ آیتیں اور ٢ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلہ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

تسبیح بیان کرتا ہے اللہ کی وہ ہر کوئی جو آسمانوں میں ہے اور وہ ہر کوئی جو زمین میں ہے سلہ اسی کی ہمیشہ بادشاہی ہے اور اسی کی

الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ

ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سلہ اسی اللہ نے تم کو پیدا کیا سلہ

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②

پس تم میں سے کوئی کافر بن گیا اور کوئی ایمان والا بن گیا اور اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے سلہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

اسی اللہ نے بنایا آسمانوں کو اور زمین کو ٹھیک ٹھیک اور تمہاری شکلیں بنائیں پس بہتر شکلیں بنائیں تمہاری

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ

اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے سلہ وہ اللہ جانتا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ اللہ جانتا ہے

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④

جو تم چھپاتے ہو اور جو تم سامنے کہتے ہو اور اللہ (تو) جانتا ہے سینوں کے رازوں کو (بھی) سلہ

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ

کیا نہیں آ پہنچی تمہارے پاس یہی خبر ان لوگوں کی جو کافر ہو چکے ہیں تم سے پہلے پس چکھ لیا انہوں نے انجام اپنے کام کا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ

اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے سلہ یہ اسلئے کہ ان کے پاس آیا کرتے تھے ان کے رسول

سلہ :- کائنات کی ہر چیز مصروف عبادت ہے خواہ جاندار ہے یا بے جان بڑی ہے چھوٹی
سلہ :- حقیقی بادشاہ بھی وہی اور قادر بھی وہی اسلئے اسی کی تم بھی فرمانبرداری کرو
سلہ :- انسان پر پہلا انعام ذکر فرمایا کہ تمہیں عدم سے وجود میں لایا ۔ "خلق" کا معنے
پیدا کرنا بھی ہے اور بنانا بھی ہے یعنی کتنی کاریگری سے کتنا خوبصورت قالب بنایا
آگے فرمایا میں نے تو اسلئے بنایا کہ میرے شکر گذار بنو گے فرمانبردار رہو گے مگر تم ؟
سلہ :- فرمایا میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں اور اسی بنیاد پر قیامت میں فیصلہ کروں گا
سلہ :- انسان کو ظاہری باطنی خوبیاں دیں تاکہ فرمانبرداری کرے اور قیامت کے دن
خدا کے سامنے حاضری کو ذہن میں رکھ کر عمل کرے ۔ آگے فرمایا میں ظاہر باطن سے آگاہ ہوں
سلہ :- فرمایا میں دل کے ارادوں کو بھی جانتا ہوں اسلئے میری نافرمانی نہ کرو ورنہ پہلی
قوموں کا حال دیکھ لو اگر نافرمانی پر ان کو تباہ کر سکتا ہوں تو تمہارا انجام بھی وہی کر سکتا ہوں
سلہ :- آگے ان لوگوں کے عذاب اور ناکامی کی وجہ بتا دی گئی ۔

۱؎ :- اس کے دو مطلب ہیں گواہ اور شہادت بھی اور معجزات بھی۔ اسی طرح کھلے احکام بھی ۲؎ :- منکرین کا بیہودہ اعتراض یہ ہوتا ہے کہ نبی تو ہمارے جیسا انسان ہے یہ کیا رہنمائی کریگا ۳؎ :- انہوں نے منہ موڑا تو اللہ کو کیا ضرورت ہے کہ اپنی زبردستی مومن بنائے

۴؎ :- آگے فرمایا کہ انہوں نے یہ کہا کہ بات کیوں بنی جاتی ہے؟ ۵؎ :- بنیادی وجہ قیامت میں زندہ ہو کر پیش ہونے کے عقیدہ کو نہ ماننا ہے۔ انسان کو جب تک اپنے احتساب کا یقین اور خوف نہ ہو وہ نہ صحیح بات مانتا ہے نہ صحیح کام کرتا ہے بلکہ خواہش پہ عمل کرتا ہے

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کا انکار کفر ہے۔ آگے بڑی تاکید اور اہمیت سے اعلان کرنے کا حکم فرمایا حضور ؐ کو ۶؎ :- اور تمہیں اٹھایا جائے گا تاکہ تمہارے اعمال کا حساب ہو۔ یعنی خواہ مخواہ فضول تو پیدا نہیں کیا گیا اصل مقصد یہ تھا

۷؎ :- آگے فرمایا اس لئے اس دن کی ناکامی سے بچنے کیلئے اللہ، اسکے رسول اور اسکی کتاب پر ایمان لاؤ ۸؎ :- تم اندھیرے میں ہو اس روشنی یعنی قرآن کو مانو اور اسی کی صداقت کی دلیل یہ ہے کہ یہ ہم نے اتارا ہے۔ آگے فرمایا یہ بھی ذہن میں ہر وقت رکھنا

۹؎ :- آگے دو ٹوک انداز میں قیامت کے دن کا اعلان فرمادیا ۱۰؎ :- اور یہ ہار جیت کس بنیاد پر ہوگی؟ ۱۱؎ :- یعنی وہ کام جو اعلان کے مناسب ہوں۔ آگے فرمایا اگر کچھ غلطیاں ہونگی تو وہ نیک اعمال کی برکت سے معاف کردی جائیں گی خود بخود ہی۔

۱۲؎ :- یہ لوگ جیت گئے اور جیت بھی بہت بڑی۔ آگے ہارنے والوں کا ذکر ہے

۱۳؎ :- یہاں تک واضح فرمادیا کہ اصل ہار جیت، نفع نقصان قیامت کا ہے دنیا تو عارضی زندگی ہے فنا ہونے والی ہے۔ آگے فرمایا کہ قیامت کی بہتری کیلئے اگر کوئی خواہشات پوری نہ ہوں، مالی جسمانی تکلیف آجائے تو اس پر صبر کرو اور اسے اللہ کی حکمت سمجھو

۱۴؎ :- فرمایا مومن کی یہ شان ہے کہ اس صبر پر اللہ اسے دلی سکون بھی دیدیتے ہیں اور اسی کیلئے باطنی ترقیات اور قلبی کیفیات کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ روحانی ترقی ہو جاتی ہے

۱۵؎ :- آگے فرمایا اللہ کی اطاعت کیلئے رسول کی اطاعت ضروری ہے رہنمائی اسی کی ہوگی

بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى

کھلی کھلی باتیں لے کر ۱؎ لیکن وہ کہا کرتے تھے کیا یہ بندے ہماری رہنمائی کریں گے ۲؎ پس وہ کافر ہوئے اور منہ موڑ لیا اور کوئی پرواہ نہ کی

اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ

اللہ نے بھی ۳؎ اور اللہ بے نیاز ہے تمام تعریفوں کے ساتھ موصوف ہے ۴؎ خیال کیا ان کافروں نے کہ

يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا

ان کو نہ اٹھایا جائیگا ۵؎ آپ فرمادیجئے ہاں کیوں نہیں مجھے قسم ہے میرے رب کی تم کو ضرور اٹھایا جائیگا ۶؎ پھر تم کو بتایا جائیگا جو عمل

عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

تم نے کئے تھے اور یہ بات اللہ پر آسان ہے ۷؎ پس یقین لے آؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر

وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸

اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے ۸؎ اور اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے ۹؎

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ

جس دن اکٹھا کریگا تم کو اکٹھا ہونے کے دن اور یہ دن ہار جیت کا دن ہوگا ۱۰؎ اور جو کوئی ایمان لایا اللہ پر

وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اور اچھے کام کئے ۱۱؎ مٹادیگا اللہ اس سے اسکی برائیوں کو اور داخل کردیگا اس کو ایسے باغوں میں بہتی ہیں جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ وَ

نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں اور یہی بڑی کامیابی ہے ۱۲؎ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ

وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو یہ آگ والے ہیں آگ میں ہمیشہ رہیں گے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ ع ۱۵

اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ۱۳؎ کوئی نہیں پہنچی تکلیف مگر ساتھ حکم اللہ کے اور جو کوئی

يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۱ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

یقین رکھتا ہے اللہ پر تو رہنمائی کردیتا ہے اسکے دل کو ۱۴؎ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ۱۵؎ اور حکم مانو اللہ کا اور

۱: اگر رسولؐ کی اطاعت نہ کروگے تو اسکی رسالت پر کوئی حرف نہیں آئیگا نقصان تمہارا اپنا ہی ہوگا ۲: دوبارہ یاد دہانی کرادی کہ تمہارا حاجت روا، مشکل کشا، رازق صرف ایک اللہ کی ذات ہی ہے اسلئے مصیبت میں اُسی پر توکل کرو
۳: آگے اس توکل، ایمان، اطاعت، قیامت پر یقین کی راہ میں رکاوٹ والی چیزیں بتادیں ۴: اس سے ہر بیوی مراد نہیں بلکہ بعض بیویاں جو خدا کی اور ماں باپ کی نافرمانی کراتی ہیں یا حرام مال لانے پر اُکساتی ہیں اور خاوند کو جہنم بناتی ہیں
۵: اس سے بھی صرف وہ اولاد مراد ہے جو باپ سے ناجائز کام کرا کر اُسے عذاب کا مستحق بناتے ہیں ۶: آگے فرمایا اگر تمہیں احساس ہو جائے کردہ غلط کام کرا رہے ہیں تو پھر غصہ، مار پیٹ، طلاق وغیرہ نہ شروع کردینا بلکہ درگذر کرنا حکمت عملی اختیار کرنا
۷: فرمایا پورے خاندانی نظام کو سنبھال کر چلانے کیلئے بہت سمجھ بوجھ، صبر و تحمل، عفو و درگذر کی صفات سے کام لو باوجود اس کے اگر تم سے کوئی شرعی کوتاہی ہوگئی اُن سے کوئی گناہ ہوگیا تو زیادہ پریشان نہ ہو غیر اختیاری گناہ اللہ معاف فرمادیں گے

آگے اس کی وجہ بھی بتادی کہ مال و اولاد ہی میں تمہاری آزمائش کیلئے
۸: اگر اس آزمائش میں اللہ کے حکم کو ترجیح دی تو اس کا پھر نتیجہ کیا ملیگا؟
۹: آگے آزمائش میں اور اجر عظیم کے حصول کیلئے طرز عمل بتادیا کہ یوں کرو
۱۰: اپنی طاقت سے بڑھ کر عمل نہ کرو جیسے بعض کم علم اپنی ہمت سے زیادہ عبادت، قربانی، انفاق، جہاد وغیرہ شروع کردیتے ہیں جس سے اپنے اور دوسروں کے حقوق بھی تلف ہونا شروع ہوجاتے ہیں خصوصاً اہل و اولاد کے۔
۱۱: آگے فرمایا مال خرچ کرنے سے خصوصاً نفس بھی روکے گا اس سے بچنا
۱۲: اصل کامیابی آخرت کی ہے ظاہراً مال خرچ کرنا نقصان نظر آئیگا لیکن یہ تو یوں سمجھو کہ اللہ کو قرض دے رہے ہیں جو وہ دگنا کرکے واپس کریگا اور ساتھ مغفرت کا انعام اضافی ہوگا اسلئے آگے وضاحت فرمادی
۱۳: فرمایا دنیا کا بے حیثیت انسان قدر کرتا ہے تو اللہ سے بڑا تو کوئی قدردان ہے ہی نہیں تم اس کے نام پر دے کر تو دیکھو

أَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾

حکم مانو اللہ کے رسول کا ۱ پھر اگر تم نے پیٹھ پھیر دی پس بے شک ہمارے رسول کے ذمہ بات کھول کر پہنچا دینا ہے

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اللہ ہی معبود برحق ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ۲ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو ۳ اے ایمان والو!

آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ

بے شک تمہاری کچھ بیویاں ۴ اور کچھ اولادیں ۵ تمہاری دشمن ہیں پس ان سے بچتے رہو ۶

وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا

اور اگر تم نے درگذر کیا اور پہلو بچایا اور معاف کرتے رہے پس بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۷ بے شک

أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا

تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں ۸ اور اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر ہے ۹ پس ڈرتے رہو

اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ

اللہ سے جتنی تمہاری طاقت ہو ۱۰ اور اللہ کی بات سنو اور اللہ کا حکم مانو اور خرچ کرو اپنے بھلے کے لئے ۱۱

وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾ إِن

اور جو بچ گیا اپنے نفس کی لالچ سے پس یہی لوگ کامیاب ہیں ۱۲ اگر

تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ

تم قرض دوگے اللہ کو قرض اچھا دگنا کردے گا تمہارے لئے اور بخش دے گا تمہارے گناہ تمہارے لئے اور اللہ تعالیٰ

ع ۲ ۱۸ ۱۶ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٧﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾

بڑا قدردان ہے اور بڑا ہی بردبار ہے ۱۳ جانتا ہے چھپی باتوں کو اور کھلی باتوں کو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے

۶۵ سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ۹۹

سورۃ طلاق مدنی ہے اور اس میں ۱۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

۱ :- سورۃ الطلاق مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس میں طلاق کے مسائل بیان فرمائے گئے ہیں شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الطلاق"۔ پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کی اہمیت
نزاکت اور حیثیت بیان فرمائی میاں بیوی کے تعلقات، اولاد سے تعلق اور مال و دولت کا مسئلہ۔ ان سب میں سے سب سے زیادہ نازک معاملہ ازدواجی تعلق کا ہے جس کو قرآن مجید میں اور جگہوں پر بھی بہت تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے یعنی نکاح و طلاق
اس پوری سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے "طلاق" کے نام سے ہی نازل فرما کر اس کی اہمیت جتلا دی اور تفصیل سے مسائل بیان فرما دیئے۔ اسی طرح بیویوں کے حقوق بیان فرما کر اس تاثر کو زائل فرما دیا کہ اپنی دشمن قرار دینے کا یہ مطلب نہ لے لیا جائے
کہ عورت کا کوئی مقام نہیں یا اس کے کوئی حقوق نہیں بلکہ حضورؐ کو بطور خاص خطاب فرما کر اس مسئلہ کی اہمیت کو اور زیادہ واضح فرمایا ہے ۲ :- جہاں جہاں مسئلہ بہت اہم ہے اس انداز میں حضورؐ کو خطاب فرما کر امت کو حکم دیا جیسے جہاد کے
بارے میں اور عورتوں کے پردے کے بارے میں احکام کے موقع پر۔ یہاں بھی طلاق جیسا نازک ترین مسئلہ بیان ہو رہا ہے جس سے خاندانوں کے خاندان، اولاد، معاشرہ ہر چیز متاثر ہوتی ہے اسلئے حضورؐ کو ہی مخاطب کیا حالانکہ حضورؐ نے کوئی طلاق نہیں دی

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
اے نبی![1] جب تم طلاق دے بیٹھو عورتوں کو پس طلاق دو عدت کے لئے[3] اور شمار کرتے رہو
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ
عدت[4] اور ڈرتے رہو اس اللہ سے جو تمہارا رب ہے[5] اور نہ نکالو ان کو ان کے گھروں سے اور نہ ہی وہ خود نکلیں[6]
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ
مگر یہ بات کہ وہ کر گذریں کوئی گناہ کھلی بے حیائی کا[7] یہ اللہ کی حدیں ہیں[8] اور جو کوئی آگے بڑھ جائے گا
حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ
اللہ کی حدود سے پس وہ ظلم کرے گا اپنے آپ پر وہ نہیں جانتا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات کردے گا اس کے بعد[9]
اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ
پس جب وہ پہنچ جائیں اپنی عدت کو پس روک لو ان کو مناسب طریقے پر یا جدا کردو ان کو
بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ
مناسب طریقے پر[10] اور گواہ کرلیا کرو دو انصاف والے آدمی جو تم میں سے ہوں[11] اور قائم رکھو گواہی کو اللہ کے لئے[12] یہ بات
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
سمجھائی جاتی ہے تم میں سے ہر اس آدمی کو جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور آخری دن پر[13] اور جو کوئی ڈرتا رہے گا اللہ سے
يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ② وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي
اللہ کردیگا اس کیلئے راستہ نکلنے کا ہر تکلیف اور اس کو رزق پہنچا دے گا جہاں سے اسے خیال بھی نہ ہوگا اور جو کوئی بھروسہ رکھے گا
اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ③
اللہ پر پس وہ اس کیلئے کافی ہے بے شک اللہ تعالیٰ پہنچا دیتا ہے اپنے حکم کو بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے[14]
وَالّٰۗـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ
اور وہ عورتیں جو بہت بوڑھی ہو جائیں تمہاری بیویوں میں سے اگر تمہیں شک ہو پس ان کی عدت[15]
ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰۗـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ
تین مہینے ہے اور ان کی مدت بھی تین مہینے ہی جو نابالغ ہیں[16] اور وہ عورتیں جو حمل والی ہوں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ جنم دے لیں

۳ :- حضورؐ کی تشریف آوری سے پہلے عرب سالہا سال کی مدت کی طلاق دے کر بیویوں کو اذیت دیتے اسلئے فرمایا اب یہ سلسلہ ختم کرو اور مدت کا تعین کرو۔
اسلام میں طلاق کی تین قسمیں ہیں طلاق احسن، طلاق حسن، طلاق بدعت
ان تینوں کے الگ احکام اور مدت ہے جسکی مختصر کیفیت یہ ہے طلاق احسن وقفے سے تین طلاقیں، طلاق حسن ہر ماہ ایک طلاق اور طلاق بدعت یکبارگی تین۔
طلاق احسن میں بعض علماء نے پوری عدت کا وقفہ کرنے کا فرمایا تا کہ خوب سوچ لیں۔
۴ :- آگے فرمایا یہ تو ناگزیر حالت میں علیحدگی کی اجازت ہے ورنہ اگر تم دونوں میاں بیوی اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی گذارو تو نوبت یہاں تک پہنچے گی ہی نہیں شریعت کی پابندی ضروری ہے
۵ :- اشارہ فرمایا پالنے والا اللہ ہے خاوند یہ خیال نہ کرے کہ بیوی کو میں پال رہا ہوں اس سے مراد طلاق کے طریقے اور اس کے بعد سلوک کے سلسلہ میں بھی اللہ سے ڈرنا ہے۔
۶ :- طلاق رجعی کے بعد ایام عدت خاوند کے گھر گذارنا ضروری ہے سوائے ایک صورت کے
۷ :- اس سے مراد بدکاری، فحش کلامی، لڑائی جھگڑا یا خود بخود گھر سے نکل جانا ہے۔
۸ :- فرمایا کہ حدیں اللہ کی مقرر کردہ ہیں ان سے تجاوز خود پر ظلم ہوگا۔ آگے فرمایا کہ اگر طلاق رجعی میں یہ پابندی کی تو اللہ کوئی بہتری کا فیصلہ فرما دیں گے جو تمہارے گمان میں بھی نہ ہوگا
۹ :- آگے عدت کی تکمیل پر دونوں اختیار دے دیئے کہ رجوع کرلو یا فارغ کردو
۱۰ :- دونوں صورتوں میں انصاف سے کام لو رکھتے ہو تو اچھا نہ رہنا فارغ کرتے ہوئے ظلم و زیادتی نہ کرو بلکہ اس پر کچھ احسان کرو تا کہ جدائی کا دکھ کچھ ہلکا محسوس ہو
آگے فرمایا ان دونوں صورتوں میں دو مسلمان گواہ ضرور ہوں چونکہ بہت نازک معاملہ ہے
۱۱ :- وہ گواہ جو معتبر اور شرعی طور پر گواہی کے اہل ہوں آگے گواہوں کو تنبیہ کردی
۱۲ :- اللہ کا خوف ذہن میں رکھ کر گواہی دو ذرا سا بھی جانبداری کا پہلو نہ ہو
آگے پھر سب کو فریقین کو، گواہوں کو، خاندان والوں کو سمجھایا یہ ایمان کا مسئلہ ہے
۱۳ :- فرمایا جو ایمان والا ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوگا اس کیلئے اللہ تعالیٰ ان پیچیدہ مسئلوں کا کوئی بہتر حل نکال دیں گے اور رزق کا جو زیادہ پریشانی کا مسئلہ ہے خود انتظام کر دیں گے
۱۴ :- ظاہری اسباب کے نہ ہوتے ہوئے جو اللہ پر بھروسہ کرکے اسکے حکموں پر عمل کو ترجیح دیگا اس کا بہتر سے بہتر انتظام اللہ تعالیٰ خود کردیگا مگر وقت کا فیصلہ بھی خود ہی کریگا
۱۵ :- آگے بہت بوڑھی، کمسن یا نا امید بیوی کے متعلق عدت کی مدت بیان فرما دی
۱۶ :- اس سے واضح ہے کہ نابالغ بچی کا نکاح ہو سکتا ہے شرعًا اجازت ہے

۱ :- یہاں تاکید سے فرمایا کہ یاد رکھو کوئی مشکل سے مشکل معاملہ بھی اگر اللہ کے حکموں کی روشنی میں حل کرو گے تو وہ آسانی سے حل ہو جائیگا - آگے مزید تاکید فرمائی کہ یہ میرا حکم ہے ان کے مقابلے میں کوئی اور ملکی قانون یا رواج یا ترجیحی نہ خاندانی رواج

۲ :- آگے پھر تقوی کا حکم دیا - یہ بات بار بار دھرائی جا رہی ہے کہ جذبات سے کام نہ لو جھوٹی خاندانی وذاتی عزت کو ترجیح نہ دو اللہ سے ڈرو تو پھر اس کا اجر بھی گناہوں کی معافی کی صورت میں اور دیگر انعامات کی صورت میں بہت بڑا ملیگا -

۳ :- آگے طلاق کے بعد پیش آنیوالے مسائل کا حل بتایا ہے :- طلاق رجعی کی مدت خاوند کے گھر گزارے گی اور اس دوران خاوند اسے کھانا پینا بھی دیگا - فرمایا اس دوران اس عورت کو تنگ نہ کرو تکلیف نہ پہنچاؤ نہ زبانی نہ جسمانی -

۵ :- حمل والی کیلئے یہ تفصیلی حکم ہے - آگے فرمایا چونکہ بچے کی پرورش کا معاملہ ہے اسلئے آپس میں کبھی کبھی مشورہ کر لیا کرو ۶ :- اس سے خاندان کے بڑے بھی مراد ہو سکتے ہیں کہ خاندانی معاملات پر خاص طور پر ایسے مسائل پر باہمی مشورہ کر لیا کرو

۷ :- اگر حقیقی ماں زیادہ معاوضہ مانگتی ہے تو کسی اور عورت سے پلوا دو -

۸ :- فرمایا دودھ پلانیوالی عورت کو تم اپنی حیثیت کے مطابق معاوضہ دو اسکی غربت دیکھ کر کم معاوضہ نہ دو - آگے فرمایا اللہ پابندی نہیں کرتے خود انصاف کرو

۹ :- آگے فرمایا اگر اولاد کی تربیت کیلئے تنگدستی کی وجہ سے کچھ تکلیف ہو رہی ہے تو برداشت کرو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بعد آسانی پیدا فرما دینگے -

۱۰ :- آگے سمجھایا کہ ان احکام خداوندی کی اگر پوری پابندی نہ کی اپنی اپنا ذاتی معاملہ سمجھ لیا تو یہ نافرمانی ہوگی اور یہ پہلی قوموں کی طرح مرضی کے احکامات کو ماننا اور ناپسندیدہ احکامات پر عمل نہ کرنیوالا معاملہ بن جائیگا جس کا نتیجہ ان قوموں کو عذاب کی صورت میں ملا تو تمہارے ساتھ بھی یہ سلوک ہو سکتا ہے

۱۱ :- ان نافرمان قوموں کا دنیاوی انجام بھی خراب ہوا اور آخروی بھی

۱۲ :- فرمایا عقلمندو! انکے انجام سے سبق سیکھو اور اللہ سے ڈرو

حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ

اپنے حمل کو اور جو ڈرے گا اللہ سے اللہ کر دیگا اس کیلئے اس کے معاملے میں آسانی کو ۱ یہ اللہ کا حکم ہے

أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ﴿٥﴾

جو اسنے اتارا ہے تمہارے لئے ۲ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے گا اللہ دور کر دیگا اس سے اسکی برائیوں کو اور اس کیلئے بہت بڑا اجر ہوگا ۳

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا

ٹھہراؤ ان عورتوں کو جہاں تم خود ٹھہرتے ہو اپنی طاقت کے مطابق اور ان کو دکھ مت دو تاکہ تم تنگی کرو

عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ

ان پر ۴ اور اگر ہیں وہ عورتیں حمل والی تو خرچ کرتے رہو ان پر یہاں تک کہ وہ جن دیں بچے کو

فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن

پھر اگر وہ دودھ پلادیں بچے کو تمہارے لئے پس دے ڈالو ان کو مزدوری ان کی ۵ اور مشورہ کر لیا کرو آپس میں مناسب طریقے سے ۶ اور اگر

تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن

تم تنگ دست ہو تو دودھ پلا دے اس بچے کو کوئی اور عورت ۷ چاہیے کہ خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق اور جس پر

قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آ

تنگی ہو رزق کی پس چاہیے کہ خرچ کرے اسی مال سے جو دیا ہے اسکو اللہ نے ۸ تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی بھی جی کو مگر اتنی ہی جتنی

عٓ ۷ ۱۷ تَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ

اسے طاقت دی گئی ہوگی ۹ بنا دیگا اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی کو ۱۰ اور کئی بستیاں ہیں جو سرکش ہو چکی ہیں اپنے رب کے حکم سے

رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾

اور اسکے رسولوں کے حکم سے پس ہم نے حساب لیا انکا حساب سختی کا اور عذاب دیا ان کو ایسا عذاب جو ناپسندیدہ تھا

فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ

پس چکھ لیا ان لوگوں نے انجام اپنے کاموں کا اور ان کے کاموں کا انجام گھاٹا ہی گھاٹا تھا ۱۱ تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کیلئے

مع ۱۴ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ

عذاب بہت سخت پس ڈرتے رہو اللہ سے اے عقل والو! ۱۲ وہ لوگو جو تم ایمان لائے ہو بے شک

عند المتقدمین ۱۲

ٹ۱ :۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کی ناراضگی سے ڈرو کہیں ایسی بے اعتدالی نہ ہو جائے کہ عاقبت برباد ہو جائے خاص طور پر ازدواجی تعلقات کی نزاکت کو سمجھو اور اس کی رہنمائی کیلئے اللہ نے قرآن مجید میں پوری تفصیل سے احکام بیان کر دیے ہیں

ٹ۲ :۔ فرمایا مزید سمجھانے کیلئے رسول بھی بھیج دیا ہے تاکہ جہالت کے رسم و رواج کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کے روشن اصولوں پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر لو ٹ۳ :۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بیان فرما دی کہ اگر تم حکموں پر عمل کرو گے تو جس اجر کا وعدہ کیا جا رہا ہے وہ دینا اللہ کیلئے کوئی مشکل کام نہیں ہے وہ اتنی قدرتوں کا مالک ہے اس کا تماشا ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی شکل میں دیکھ لو

ٹ۱ :۔ سورۃ التحریم مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پہلی آیت میں فرمایا لِمَ تُحَرِّمُ اس کا فعل مضارع تحریم ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ التحریم۔ پچھلی سورۃ میں بھی بیویوں کے متعلق احکام ہیں اور اس سورۃ میں بھی حضورؐ کی ازواج مطہراتؓ کے متعلق خاص احکامات ہیں جو امت کیلئے بھی نمونہ ہیں۔ اسی طرح سورۃ الطلاق کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر پوشیدہ سے پوشیدہ چیز اللہ کے علم میں ہے اس کی ایک مثال اس سورۃ میں بتا دی کہ دو امہات المومنینؓ کے درمیان راز کی بات اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو بتلا دی۔ اس سورۃ کا شان نزول ایک خاص واقعہ ہے جس کا تعلق حضورؐ کی خالص گھریلو زندگی سے ہے۔ چونکہ حضورؐ کی ساری زندگی امت کیلئے نمونہ ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اُسے قرآن مجید بنا کر ہمیشہ کیلئے محفوظ فرما دیا اور ہدایات بھی دے دیں۔ حضورؐ کا معمول تھا کہ روزانہ عصر کے بعد سب ازواج کے ہاں تھوڑی تھوڑی دیر کیلئے تشریف لے جاتے۔ کچھ دن حضرت زینبؓ کے ہاں شہد پینے کیلئے معمول سے زیادہ قیام فرمایا تو حضرت عائشہؓ و حفصہؓ نے باہم مشورہ سے حضورؐ کو تاثر دیا کہ وہ پینے سے آپؐ کے منہ سے نامناسب بو آتی ہے چونکہ حضورؐ کی طبیعت بہت ہی نفیس تھی آپ نے قسم کھا لی کہ آئندہ شہد نہیں پیوں گا لیکن حضرت زینبؓ کی دل شکنی کے خطرہ کی وجہ سے حضرت حفصہؓ سے فرمایا کہ اس بات کی کسی کو خبر نہ ہو۔ اسی طرح کا واقعہ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بارے میں بھی ذکر ہے کہ ان کے پاس نہ جانے کی بھی قسم کھائی اور حضرت حفصہؓ سے فرمایا کہ یہ بات کسی سے نہ کرنا لیکن انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہہ کے اپنی تاکید کر دی کہ آپ کسی اور سے نہ کرنا۔ یہ پوری سورۃ اسی ضمن میں نازل ہوئی ہے۔

ٹ۲ :۔ اگرچہ کسی مناسب وجہ سے کسی حلال چیز کا اپنے لئے حرام ٹھہرانا درست ہے جیسے حضرت یعقوبؑ نے اونٹ کا گوشت اپنے لئے حرام فرما دیا تھا مگر یہاں چونکہ بیویوں کی خوشنودی مقصود ہے اسلئے فرمایا اس حرمت کو توڑ دیں کہ آپؐ کا فعل تو امت کیلئے نمونہ بن جائیگا جو ان کیلئے تنگی کا سبب ہوگا۔ آگے فرمایا ان ازواج مطہراتؓ کو جنہوں نے یہ نامناسب کام کیا اللہ نے معاف فرما دیا تاکہ آئندہ کوئی زبان تنقید نہ کھول سکے

ٹ۳ :۔ آگے ایسی قسموں کو توڑنے کا حکم فرما دیا جو کسی اچھے کام سے روکنے کی ہوں

ٹ۴ :۔ شہد کھانا، بیوی کے پاس جانا یہ حلال ہے لہٰذا قسم کو کھول دیں اور عمل بھی کر دیں

ٹ۵ :۔ آگے حضورؐ اور حضرت حفصہؓ کی گفتگو کو اللہ تعالیٰ بیان فرما رہے ہیں جو خالصتاً نجی اور رازدارانہ گفتگو تھی لیکن چونکہ ایک نبیؐ کی تھی وہ اللہ نے قرآن بنا دی یہ بھی حضورؐ کی اور ازواج مطہراتؓ کی نرالی شان ہے اور حضورؐ کی صداقت کی دلیل ہے

أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ⑩ رَّسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ

اتاری اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت اور بھیجا ایک بڑا رسول جو پڑھتا ہے تم پر اللہ کی وہ آیتیں جو روشن آیتیں ہیں

لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن

تاکہ نکالے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اندھیروں سے اجالوں کی طرف اور جو کوئی

يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

ایمان لائے گا اللہ پر اور نیک اعمال کرے گا اس کو داخل کر دیگا ایسے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ⑪ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ایسے لوگوں کیلئے اللہ نے بہت اچھا رزق تیار کر رکھا ہے ٹ۳ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے بنایا سات

سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ

آسمانوں کو اور زمین سے بھی ان ہی کی طرح اترتا ہے اللہ کا حکم ان کے درمیان تاکہ تم جان لو کہ

اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫ ع ۲ ۵ ۱۸

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے گھیر رکھا ہے ہر چیز کو اپنے علم میں

۶۶ سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ۱۰۷

سورۃ تحریم مدنی ہے اور اس میں ۱۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ٹ۱

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ

اے نبی! آپ کیوں حرام ٹھہراتے ہیں اس چیز کو جو حلال کی ہے اللہ نے آپ کیلئے آپ چاہتے ہیں خوش کرنا

أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ

اپنی بیویوں کو ٹ۲ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٹ۳ بے شک لازم کر دیا اللہ نے تمہارے لئے کھول دینا

أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ② وَإِذْ أَسَرَّ

تمہاری قسموں کا ٹ۴ اور اللہ تمہارا مالک ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے ٹ۵ اور جب پوشیدگی میں کہی

سلے :- اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی دونوں بیویوں کے مشورہ سے کہ بعد میں حضرت حفصہؓ کی طرف سے حضرت عائشہؓ کو راز بتادینے تک کا سارا واقعہ بتادیا تو حضورؐ نے حضرت حفصہؓ کو اطلاع دی مگر کچھ حصہ حضورؐ نے بھی راز میں رہنے دیا جو غالباً حضرت عمرؓ کی خلافت کی خبر تھی

سلہ :- حضرت حفصہؓ کو گمان گذرا کہ شاید حضرت عائشہؓ نے حضورؐ کو بتادیا ہے انہوں نے حضورؐ سے پوچھ لیا تو آپؐ نے فرمایا یہ خبر مجھے علیم و خبیر خدا نے دی ہے۔ یعنی یوں نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن چونکہ تم دونوں ازواج ہو اس لئے ... سلہ :- اس سے مراد یہی جادۂ اعتدال

سے ہٹنا بھی ہے اور اب پشیمان ہوجانا بھی ہے۔ آگے تنبیہ فرمادی کہ اگر تم دونوں کو اپنے والدین کے قرب اور قوم کی وجہ سے کوئی غلط فہمی ہو اور تم یہ زعم کرو تو حضورؐ کو کوئی فرق نہیں پڑیگا سلہ :- یہ بات ساری امت کو سمجھادی کہ اگر تم میں سے بھی کسی کو غلط فہمی ہو تو یہ سمجھ لے

سے :- فرمایا اگر اللہ نے حکم دیدیا تو نبیؐ تمہیں الگ کردیں گے اور اللہ ان کیلئے اور بہتر بیویاں دیدیں گے سلہ :- آگے اللہ تعالیٰ نے ان احکامات کا خلاصہ تمام مومنین کیلئے حکم کی صورت میں ارشاد فرمادیا کہ یہ قصہ بیان کرنے کا مقصود اصل یہ ہے کہ تم یوں عمل کرو

سے :- اہل سے مراد صرف بیوی بچے ہی نہیں بلکہ ہر وہ ذات ہے جو کسی ایک سے متعلق ہو جیسے شاگرد استاد سے، مرید پیر سے، ماتحت حاکم سے، مقتدی امام سے وغیرہ وغیرہ

سے :- انسان کا مقصد اصلی خود کو دوزخ سے بچانا ہو جسکی کیفیت اور اس کے منتظمین کی سختی، حکم کی پوری تعمیل و قوت نافذہ کو بیان فرمادیا۔

سلہ :- درمیان میں منکرین کے انجام کی طرف بھی متوجہ کردیا اور اشارہ فرمایا کہ دوزخ کیلئے تو وہ لوگ ہیں تم کیوں نافرمانی کرکے خود کو اس کا مستحق بناتے ہو۔ ان کو تو سزا سناکر قیامت کے دن بولنے بھی نہ دیا جائیگا۔ کہا جائیگا آج بہانے نہ بناؤ

النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ

نبیؐ نے اپنی ایک بیوی کو ایک بات پس جب خبر دیدی آپکی بیوی نے اس بات کی اور اطلاع کردی آپکو بھی

اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ

اللہ نے اس بات پر تو آپنے کچھ بات کہہ ڈالی اور بعض سے کنارہ کرلیا پس جب آپنے خبر دی اپنی بیوی کو اس بات کی

قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝٣ إِنْ تَتُوبَا

تو بیوی نے آپ سے پوچھا کس نے بتایا آپکو اس بات کا کہا نبیؐ نے مجھے خبر دی اس اللہ نے جو سب کچھ جاننے والا ہے اور باخبر ہے۲ اگر تم دونوں توبہ کرلو

إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ

اللہ کے سامنے پس بے شک ڈھل چکے ہیں دل تم دونوں کے۳ اور اگر تم نے ایک دوسرے کی مدد کی نبی کے مقابلے میں تو بے شک اللہ

هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ

نبی کا مددگار ہے اور جبریلؑ بھی اور نیک ایمان والے بھی اور فرشتے بھی اس کے بعد نبی کی

ظَهِيرٌ ۝٤ عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا

مدد کرینگے۴ ہوسکتا ہے نبی کا رب اگر تمہیں نبی طلاق دے ڈالے تمہارے بدلے میں ایسی عورتیں دیدے جو تم سے بہتر ہوں۵

مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ

وہ اسلام والی ہونگی ایمان والیاں، عبادت کرنیوالیاں، توبہ کرنیوالیاں، عبادت کرنیوالیاں، روزے رکھنے والیاں،

ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۝٥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

کچھ بیوہ ہونگی اور کچھ کنواری۶ اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو

نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ

اس آگ سے جس کا ایندھن ہونگے انسان اور پتھر۸ اس دوزخ پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو سخت خو اور بہت سختی کرنیوالے ہیں

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝٦

اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اس بات میں جو اللہ ان کو حکم دیتا ہے اور کر گذرتے ہیں جس بات کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ

(کافروں سے کہا جائیگا) اے کافرو! بہانے مت بناؤ آج کے دن تم کو وہی بدلہ دیا جائیگا جو تم

۱: آگے اللہ تعالیٰ دوزخ سے بچنے کا عمل بتا رہے ہیں ۲: یعنی وہ توبہ جس کے بعد نیک اعمال کرے اور نصیحت حاصل ہو جائے ۳: "عسیٰ" ہماری بولی میں امید کے معنوں میں آتا ہے لیکن قرآن کریم میں یقین کے معنوں میں آتا ہے اسلئے کہ اللہ کے وعدہ میں شک تو نہیں ہوتا
۴: اس سے مراد ہے کہ اللہ آپ ﷺ کو دکھ نہیں پہنچائیں گے آگے صحابہ کی شان بھی بتا دی کہ انہیں بھی اللہ نہ رسوا کرے گا نہ دکھ پہنچائے گا ۵: آگے مسلمانوں کی یوم حشر میں خاص کیفیت اور نشانی بتائی ۶: ان کے ہر طرف نور ہی نور ہوگا اور وہ یہ دعا کریں گے
۷: یعنی دل کے ایمان کی روشنی بڑھ کر پورے جسم میں سرایت کر جائے اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ یہ روشنی اب مستقل ہمارے ساتھ رہے ۸: آگے فرمایا چونکہ یہ باتیں سن کر منافق اور کافر ان کو اُچھالیں گے منفی پروپیگنڈہ کریں گے اسلئے ان کو دبا کر رکھیں یعنی سختی کریں
۹: چونکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا ذکر چل رہا تھا آگے سابقہ نبیوں کے حالات میں سے دو مثالی بُری اور نیک عورتوں کا تذکرہ فرما دیا کہ ان کے حالات سے سارے مسلمان سبق حاصل کریں۔ یہ بھی اشارہ ہے کہ محض قرب اچھائی یا برائی کی دلیل نہیں اصل چیز عمل ہے
۱۰: یہ دونوں بھی نبیوں کی بیویاں۔ باعیت بھی تھیں لیکن کفر کی کامل نمونہ تھیں۔ کافروں کیلئے مخبری کرتی تھیں ۱۱: دونوں نبی اپنی بیویوں کو نہ بچا سکے اور وہ دوزخ میں ڈال دی گئیں۔ اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ ان پر برزخ کے حالات طاری نہیں ہوئے

آگے خدائی کے دعویدار فرعون کی نیک بیوی کے عظیم مثالی کردار کا ذکر فرمایا
۱۲: اللہ تعالیٰ نے نہ بری عورتوں کا نام لیا نہ نیک عورت کا بلکہ خاوندوں کی نسبت سے تذکرہ فرمایا اس سے عورت کے نام کے پردہ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے
۱۳: اے اللہ! میں بہت تکلیف اٹھا چکی ہوں مجھے بخش دے اور جنت بھی ایسی کر وہاں تیرا پڑوس ہو جس کی محبت میں مجھے انسانیت سوز سلوک کا نشانہ بنایا گیا

ع ١ / ٧ / ١٩

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٧﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ؕ
کیا کرتے تھے ۱ اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ کے سامنے توبہ سچے دل کی ۲

عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ یُدۡخِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ
ہو سکتا ہے کہ تمہارا رب ۳ ہٹا ڈالے تم سے تمہاری برائیاں اور داخل کرے تمہیں ایسے باغوں میں جاری ہیں

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۚ
جن کے نیچے نہریں اس دن جب نہ رسوا کرے گا اللہ نبی کو ۴ اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے نبی کے ساتھ ۵

نُوۡرُهُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ بِاَیۡمَانِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا
ان کا نور دوڑے گا ان کے آگے آگے اور دائیں جانب بھی ۶ یہ کہیں گے اے ہمارے رب! کامل کر دے ہمارے لئے

نُوۡرَنَا وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿٨﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ
ہماری روشنی ۷ اور بخش دے ہمارے لئے ہمارے گناہ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ۸ اے نبی! جہاد کریں

الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ وَ مَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ
کافروں کے ساتھ اور منافقوں کے ساتھ اور سختی رکھیں ان پر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا

الۡمَصِیۡرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ
ٹھکانہ ہے ۹ بیان فرماتا ہے اللہ ایک نمونہ کافروں کے لئے بیوی نوح کی

وَّ امۡرَاَتَ لُوۡطٍ ؕ کَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَیۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَالِحَیۡنِ
اور بیوی لوط کی ۱۰ یہ دونوں تھیں نیچے دو بندوں کے نیک بندوں میں سے

فَخَانَتٰهُمَا فَلَمۡ یُغۡنِیَا عَنۡهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیۡئًا وَّ قِیۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ
پس انہوں نے خیانت کی اپنے خاوندوں کی پس وہ خاوند کام نہ آسکے ان دونوں کے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی اور کہا گیا ان دونوں سے داخل ہو جاؤ آگ میں

مَعَ الدّٰخِلِیۡنَ ﴿١٠﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا امۡرَاَتَ
داخل ہونے والوں کے ساتھ ۱۱ اور بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ کامل نمونہ ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کا ۱۲

وقف لازم

فِرۡعَوۡنَ ۘ اِذۡ قَالَتۡ رَبِّ ابۡنِ لِیۡ عِنۡدَکَ بَیۡتًا فِی الۡجَنَّةِ وَ نَجِّنِیۡ
جب کہا اُس نے اے میرے رب! بنا دے میرے لئے اپنے قریب ایک گھر جنت میں ۱۳ اور بچا مجھ کو

۱:- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نیک عورت کو موت دے کر روز روز کے ظلم سے بچا لیا - آگے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کا ذکر فرمایا چونکہ آپ کا خاوند تو تھا نہیں اسلئے نام بھی لیا اور نسبت باپ کی بیان فرمائی یہ انداز آپکی عصمت کے اعلان کیلئے ہے

۲:- حضرت جبریلؑ نے گریبان میں پھونک ماری جس سے استقرار حمل ہو گیا اور عیسیٰؑ پیدا ہوئے ۔ ۳:- جو باتیں فرشتے نے آپؑ سے کی تھیں جو سورۃ آل عمران میں مذکور ہیں ۔ ۴:- یعنی کامل مردوں کی طرح بندگی و طاعت میں ثابت قدم تھی یا یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ قانتین کے خاندان سے تھی

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ

فرعون سے اور اس کے عمل سے اور بچا مجھ کو اس ظالم قوم سے ۱ (اور اللہ بیان کرتا ہے ایک نمونہ مومنوں کیلئے) اس مریم کا

ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

جو بیٹی ہے عمران کی جس نے پاکیزہ رکھا اپنی عصمت کو پس پھونک دیا ہم نے اسکے گریبان میں اپنی طرف سے ایک روح کو ۲

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع ۲/۵ ۲۰

اور سچا جانا اس نے اپنے رب کے حکموں کو ۳ اور رب کی کتابوں کو اور وہ تھی عبادت کرنے والوں میں سے ۴

ف۱ :- سورۃ الملک مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں ہی کلمہ "ملک" آیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الملک"۔ پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ملک کے
بادشاہ اور خدائی کے دعویدار فرعون کی نیک بیوی کا ذکر فرمایا کہ اس نے ملک کی فرمانروائی، دنیا کی آسائشیں، مال و دولت، زیور اور سامان زیبائش کو چھوڑ کر اللہ پر ایمان لایا اور اس کیلئے وہ وہ مصیبتیں برداشت کیں جو سن کر آدمی کانپ
جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن بنا دیا۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ اسی حقیقت کو واضح فرما رہے ہیں کہ حقیقی حکومت میری ہے دنیا کی حکومتیں، ملک، اقتدار، مال و دولت سب فانی ہے اور وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتی
جیسے فرعون کو نہ بچایا۔ وہ ناکام اور نمونۂ عبرت بن گیا جبکہ اسکی بیوی مومن عورتوں کیلئے تابندہ مثال بنا دی گئی۔ حضور نے اس سورۃ کی بہت فضیلت ارشاد فرمائی اسے "ناجیہ" اور "منجیہ" قرار دیا فرمایا خاص طور پر قبر کے عذاب سے بچنے کیلئے
اسے رات کو سونے سے پہلے پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اسی طرح اسے عذاب جہنم سے نجات کا ذریعہ بتایا۔ پہلی سورۃ کے آخری رکوع میں دو قسم کے انسانوں کی مثال دی ایک وہ جنہوں نے باوجود نیکوں کے قریب کے خود کو ناکام کیا اور دوسرے وہ جو پہلے بتایا گیا ہے اس سورۃ میں دونوں کا ذکر پھر فرمایا

۶۷ سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۷۷

سورۃ ملک مکی ہے اور اس میں ۳۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس کے قبضے میں ساری حکومت ہے ف۲ اور وہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

قَدِيْرُ ۨ ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ

پورا قادر ہے ف۳ جس اللہ نے بنایا موت کو اور زندگی کو تا کہ وہ جانچے تم میں سے کون ہے اچھے

عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط

عمل والا اور وہ اللہ تعالیٰ بڑا غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے ف۵ وہ اللہ جس نے بنائے سات آسمان اوپر نیچے

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ

نہ دیکھے گا تو ان چیزوں میں جن کو پیدا کیا ہے رحمٰن نے کسی قسم کی کمی کو ف۶ پس لوٹا دے اپنی نظر کو کیا

تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ

تو پائے گا کسی قسم کی شگن کو پھر لوٹا کر دیکھ اپنی نظر کو دو بار لوٹے گی تیری طرف

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

تیری نظر ذلیل ہو کر اور تھک کر ف۷ اور بے شک رونق دی ہم نے اس قریب والے آسمان کو

بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ

چراغوں کے ساتھ اور بنایا ہم نے ان چراغوں کو مار والا شیطانوں کو ف۸ اور تیار کر رکھا ہے ہم نے ان شیطانوں کیلئے

عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط

عذاب جلنے کا ف۹ اور ان لوگوں کے لئے جو منکر ہیں اپنے پالنے والے کے دوزخ کا عذاب ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ

اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ف۱۰ جب کبھی یہ ڈالے جائیں گے اس دوزخ میں سنیں گے اس کیلئے چیخ و پکار کو اور وہ

الجزء ۲۹

ف۲ :- پوری کائنات کا بادشاہ اللہ ہے اور ملک اسی کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے دیدے جس سے چاہے چھین لے آگے دلیل دیدی کہ وہ ہر چیز پر پورا اختیار رکھتا ہے

ف۳ :- آگے اپنی قدرت کا نمونہ بتایا کہ موت و حیات کو اسی نے پیدا کیا

ف۴ :- ظاہراً حیات پہلے ہوتی ہے موت بعد میں لیکن یہاں موت کو مقدم فرمایا کہ اے انسان! تو موت کا ہر وقت استحضار رکھ اسلئے کہ موت کے بعد تجھے حساب دینا ہوگا۔ آگے مقصد زندگی واضح کر دیا کہ تمہارے اعمال کو آزمانا ہے جو جزا و سزا کا سبب بنیں گے

ف۵ :- فرمایا غالب بھی ہوں مگر غفور بھی ہوں۔ بندہ باغی نہ ہو تو مغفرت غفوریت غالب ہوتی ہے۔ آگے اللہ نے اپنی قدرت و عظمت کے مناظر بیان فرمائے جو ہر انسان دیکھ سکتا ہے

ف۶ :- انسان اللہ کی تخلیق کی حقیقت کی گہرائی کو سمجھ ہی نہیں سکتا خاص طور پر کائنات سماوی کے راز کو پا ہی نہیں سکتا۔ جب کچھ ہی نہیں سکتا تو کمی کمی کی نشاندہی کیا کرے گا۔

ف۷ :- بار بار دیکھ ناکام ہوگا اسلئے کہ تو تو اپنی روح کی حقیقت کو ہی نہیں سمجھ سکتا دوسری چیزوں کو کیا جان سکتا ہے۔ تیری عقل بہت محدود ہے۔ آگے فرمایا البتہ آسمان دنیا کو دیکھ لو

ف۸ :- دیکھو کتنے خوبصورت ستارے ہیں زینت بھی ہیں اور شیطان سے آسمان کی حفاظت بھی کرتے ہیں

ف۹ :- جیسا کہ پہلے مقصد موت و حیات اعمال کی جانچ ارشاد فرمایا اب اس کی بنیاد پر بننے والے دونوں گروہوں میں سے پہلے برے اعمال والے منکرین کے انجام بد کو بیان فرمایا

ف۱۰ :- ٹھکانہ دوزخ اور دوزخ کی کیفیت کیا ہوگی۔ پورا منظر پیش فرما دیا

۱؎: فرمایا ناشکرا یا نمی انسان خوشی سے جہنم میں نہ جائیگا بلکہ اُسے ڈالا جائیگا اور وہ جہنم سخت غصے میں ہوگی جیسے پھٹ جائیگی ۲؎: گروہوں کی شکل میں جب نیا گروہ آئیگا تو دوزخ کے داروغے پوچھینگے اور بد نجو! کیا تمہیں کسی نے اس دوزخ
سے ڈرایا نہ تھا؟ یہ تو بہت عجیب بات ہے تم نے کیا کیا؟ خود کو اس کا مستحق کیوں بنالیا۔ ۳؎: وہ جواب دینگے ۔ وہ دوزخی اللہ کو تو ماننے والے ہونگے مگر رسولوں کے منکر تھے اس تکذیب کا اقرار کرینگے اور کہینگے ہم تو رسولوں کو گمراہ کہتے تھے
۴؎: آگے اپنی غلطی کا اعتراف اور افسوس کا اظہار کرینگے ۵؎: نہ ہم نے رسولوں کی بات مانی اور نہ اپنا عقل استعمال کیا تو آج یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے ۶؎: مگر وہاں کا اعتراف اور افسوس کوئی کام نہ آئیگا فرمایا یہ جہنمی رحمت سے دوری میں رہینگے
۷؎: آگے ان کے بالمقابل دوسرے کامیاب گروہ کا ذکر فرمایا ۸؎: یہ ہے کامیابی کی بنیاد ۔ رب فرمایا اللہ نہیں ۔ اپنی اپنے پالنے والے کی ناراضگی کا خوف رہتا ہے اور وہ بھی بن دیکھے ۔ اس پالنے والے کو دیکھا نہیں لیکن محض ایمان سے کہ پالنے والا اللہ ہے

تَفُوۡرُ ۙ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلۡقِىَ فِيۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ

جوش مارتی ہے ۱؎ قریب ہوتی ہے کہ پھٹ جائے اپنے غصے سے جب کبھی ڈالی جائیگی اس میں کوئی جماعت پوچھینگے ان

خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَذِيۡرٌ ﴿۸﴾ قَالُوۡا بَلٰى قَدۡ جَآءَنَا نَذِيۡرٌ ۙ فَكَذَّبۡنَا

داروغے دوزخ کے کیا نہیں آیا کوئی تمہارے پاس ڈرسنانے والا ۲؎ وہ کہتے ہیں کیوں نہیں بے شک آیا ہمارے پاس ڈرسنانے والا لیکن ہم نے جھٹلایا

وَقُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنۡ شَىۡءٍ ۖۚ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ كَبِيۡرٍ ﴿۹﴾

اور یہ کہا ہم نے نہیں اتاری اللہ نے کوئی چیز ۳؎ تم بہت بڑی گمراہی میں ہو ۴؎

وَقَالُوۡا لَوۡ كُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ مَا كُنَّا فِىۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ﴿۱۰﴾

اور یہ کہہ دینگے اگر ہم نبی کی بات سنتے یا خود بھی سوچتے ۵؎ تو نہ ہوتے ہم دوزخ والوں میں

فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡۢبِهِمۡ ۚ فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

پس اقرار کرلیا انہوں نے اپنے گناہ کا ۶؎ اللہ کی رحمت سے دوری ہے ۷؎ ان دوزخ والوں کے لئے ۸؎ بے شک وہ لوگ جو

يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوۡا

ڈرتے رہے اپنے پالنے والے سے بن دیکھے ۸؎ ان کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے ۹؎ اور چھپ کہو تم

قَوۡلَـكُمۡ اَوِ اجۡهَرُوۡا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعۡلَمُ

کوئی بات یا زور سے کہو ۱۰؎ بے شک وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمام سینوں کے رازوں کو ۱۱؎ کیا نہیں جانتا وہ

مَنۡ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ ع۱۴

جس نے تم کو بنایا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین ہے اور بڑا باخبر ہے ۱۲؎ اسی اللہ نے بنادیا تمہارے لئے

الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِىۡ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ ؕ وَ

زمین کو تابع فرمانبردار پس چلو تم اس کے کاندھے پر (سوار ہوکر) اور کھاؤ تم اسی کی روزی سے ۱۳؎ اور

اِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمُ

اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے ۱۴؎ کیا تم بے فکر ہو گئے اس اللہ سے جس کی بادشاہی آسمانوں میں ہے کہ دھنسادے تم کو

الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِىَ تَمُوۡرُ ۙ ﴿۱۶﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ

زمین میں پس وہ کانپنے لگے گی کیا تم بے فکر ہو گئے ہو اس اللہ سے جس کی حکومت آسمان میں ہے کہ

"غیب" کا معنے دل بھی ہے کہ دل سے ڈرتے ہیں صرف تصنع نہیں کرتے ۔
"غیب" کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہوکر بھی یا بالکل تنہائی میں بھی اللہ کی ناراضگی سے ڈرتے ہیں۔ آگے ان کا اجر بتایا
۹؎: فرمایا ایسے فرمانبرداروں کیلئے بخشش اور دوسروں سے بڑا اجر ہے ۔
۱۰؎: غیب کی تشریح بھی کردی کہ ظاہر باطن حتی کہ سینوں کے راز بھی جانتا ہوں
۱۱؎: آگے بڑے پیارے انداز میں باور کرایا کہ کیا تمہیں بنانے والا کاریگر تمہاری جزئیات تک کو نہیں جانتا وہ تو بڑا باریک بین اور بڑا باخبر ہے ۔
۱۲؎: لطیف کا معنے لطف و مہربانی بھی ہے مگر یہاں باریک بین زیادہ مناسب ہے پہلے فرمایا سینوں کے راز بھی جانتا ہوں یہاں فرمایا خیالوں کو بھی جانتا ہوں ۔ آگے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا زمینی مظاہرہ بیان فرماکر دعوت فکر دی
۱۳؎: اگر ساری زمین دلدل ہوتی، یا پتھر یا پانی تو انسان کیا کرلیتا فرمایا اس زمین سے اپنا رزق کھاؤ باقی ضروریات پوری کرو لیکن ذہن میں ہر وقت رکھو خدا کے سامنے پیش ہونا ہے
۱۴؎: آگے ڈرایا کہ کیا تمہاری نافرمانی پر اگر خدا یہ سلوک کرے تو تم مقابلہ کرسکوگے

۱ :- دونوں قسم کے عذابوں کا ذکر ہے زمین کے اندر دھنسا دینا یا آسمان سے پتھر برسا دینا۔ آگے فرمایا ایک ڈرانا یہ بھی ہے بہتر یہ ہے کہ ڈرانیوالے رسولوں کی بات ہی مان لو ۲ :- آگے فرمایا یہ معنی ڈراوا یعنی عذاب پہلی قوموں کے ساتھ یہ ہو چکا ہے۔
۳ :- آگے اور مثال دیکر دعوت فکر دی کہ فضا میں پرندوں کی پرواز اور انکا ٹھہراؤ دیکھو کس کی قدرت سے ہے ۴ :- اس سے یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ پرندے اڑتے فضا میں ہیں لیکن روزی زمین سے حاصل کرتے ہیں اسی طرح تمہارے بدن خاکی ہیں اور روح
آسمانی ہے میں نے دونوں کو ملا دیا ہوا ہے ان کو الگ بھی کر سکتا ہوں پھر کوئی روح اور بدن کو ملا نہیں سکتا میرے بغیر ۵ :- آگے فرمایا اگر میں نے پکڑ لیا تو کوئی فوج تمہاری مدد نہ کر سکے گی۔ دنیاوی اسباب سب دھوکہ ہیں اللہ کے مقابلے میں۔
۶ :- آگے اور انداز سے نفسیاتی طور پر رزق کے مسئلے کا ذکر کرکے سمجھایا ہے ۷ :- اگر اللہ قحط مسلط کر دے یا بیماری کی وجہ سے باوجود رزق میسر ہونے کے نہ کھانے دے تو کوئی اور کیا کر سکتا ہے لیکن جو باغی و سرکش ہو وہ یہ بات نہیں سمجھتا۔
۸ :- فرمایا یہ نافرمان ایسے ہیں جیسے کوئی الٹا لیٹ کر چلنا یا رینگنا شروع کر دے تو اسے سیدھا راستہ کیا نظر آئیگا ۹ :- خارجی دلائل کے بعد اب خود انسانی جسم اور اسکی پیدائش کو بطور دلیل پیش کیا کہ چلو اسی پر غور کر لو

۱۰ :- اپنی تخلیق اور ان اعضائے رئیسہ کی نعمتوں کو دیکھ کر ہی میرا شکر کر لو
۱۱ :- آگے اصل اور بنیادی عقیدۂ قیامت بیان فرمادیا کہ یوم حشر کو سب جمع ہونگے
۱۲ :- فرمایا یہ منکرین پوچھتے ہیں کہ وہ یوم قیامت ہوگا کب؟ یہ سوال طنزاً بھی ہو سکتا ہے اور فقدان عقل ہونیکی وجہ سے حصول یقین کیلئے بھی

يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ
وہ چھوڑ دے تم پر مینہ پتھروں کا ۱ پس تم جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا ہوا ۲ اور بے شک
كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا
جھٹلا چکے وہ لوگ جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں پس کیسے ہوئی میری پکڑ ۳ کیا وہ نہیں دیکھتے
إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ
اڑتے ہوئے پرندوں کو جو انکے سروں پر ہوتے ہیں قطاریں باندھ کر (پروں کو پھیلاکر) اور پروں کو سمیٹ کر کوئی نہیں روک رکھتا ان کو سوائے مہربان رب کے ۴
إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ
بے شک وہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے ۵ بھلا وہ کون ہے جو تمہارے لئے لشکر بن کر
يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾
تمہاری مدد کرے مہربان رب کے مقابلے میں یہ کافر تو سراسر دھوکے میں ہیں ۶
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا
بھلا وہ کون ہے جو روزی دے سکے بھی اگر وہ اللہ روکے رکھے اپنی روزی کو ۷ بلکہ وہ گھس جاتے ہیں
فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ
سرکشی میں اور بھاگنے میں بھلا وہ آدمی جو چلتا ہے چہرے کے بل ۸
أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾
سیدھے راستے پر ہے یا وہ آدمی جو چلتا ہو سیدھا ان میں کون ہے جو سیدھی راہ پر ہے ۹
قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَ
آپ فرما دیجئے اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اگایا تم کو اور بنا دئے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور
الْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي
دل ۱۰ تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو ۱۱ آپ فرما دیجئے اسی اللہ نے بکھیر دیا ہے تمہیں
الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ
زمین میں اور اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے ۱۲ اور یہ کافر پوچھتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ قیامت کا

وقف لازم (اختلافی)

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا

اگر تم سچے ہو ۱ آپ فرما دیجئے اس کا صحیح علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو کھول کر

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ

ڈر سنانے والا ہوں ۲ پس جب دیکھ لیں گے اس قیامت کو قریب آتا ہوا تو بگڑ جائیں گے چہرے ان لوگوں کے جو

كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

کافر تھے ۳ اور کہا جائے گا یہ وہ دن ہے جس کو تم مانگا کرتے تھے ۴ آپ ان سے پوچھیے مجھے یہ بتا دو

إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ

اگر ہلاک کر دے اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو یا وہ رحم فرمائے ہم پر ۵ پس وہ کون ہے جو چھڑائے گا کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ

دردناک عذاب سے آپ فرما دیجئے وہ اللہ بڑا مہربان ہے اسی پر ہم ایمان لائے اور اسی پر

تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ

ہمارا بھروسہ ہے ۶ پس تم جلدی جان لوگے کہ کون ہے کھلی گمراہی میں ۷ آپ ان سے پوچھیے

أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ

مجھے بتا دو اگر ہو جائے تمہارا پانی نہایت ہی گہرا پس کون لائے گا تمہارے پاس پانی

مَّعِينٍ ﴿٣٠﴾ ع ٢ ١٦ ٢

جو صاف ہو ۸

٦٨ سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثِنْتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ٢

سورۃ قلم مکی ہے اور اس میں ۵۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۹

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

مجھے قسم ہے قلم کی اور اس بات کی جو میرے فرشتے لکھتے ہیں ۱۰ نہیں آپ اپنے رب کی مہربانی سے

۱: اللہ نے فرمایا میرے حبیب! ان کو یہ جواب دیدو ۲: قیامت میرے اختیار میں ہے البتہ اس کی کیفیت بتا دیتا ہوں ۳: منکرین قیامت کا یہ حال ہوگا کہ مارے مصیبت کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں گی اور چہرے بگڑ جائیں گے

۴: اسے تم طنزاً جلدی مانگا کرتے تھے آج بھگتو یہ دن آ گیا ہے۔ آگے فرمایا اگر وہ دور کی بات ہے تو اس سوال کا جواب دو ۵: میرا اعتماد تو اپنے اللہ پر ہے تم منکروں کا کس پر اعتماد ہے تمہاری مدد کون کرے گا؟

۶: ہم تو اللہ پر ایمان لا کر اس پر توکل کر رہے ہیں اس کا نتیجہ تم جلدی دیکھ لوگے جن کا کوئی آسرا ہے ہی نہیں اور جنہیں آسرا سمجھ بیٹھے ہو ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے ۷: آخر میں پھر ایک روز مرہ کی حسی دلیل دے کر سوچنے کی دعوت دی

۸: فرمایا زندگی کی بنیادی ضرورت یعنی پانی کو دیکھو اگر خدا یہ چشمے اور کنوئیں میلوں گہرائی میں لے جائے تو کون ہے جو صاف اور شفاف پانی مہیا کر سکتا ہے جس سے تم ضروریات زندگی پوری کر سکو بلکہ خود اپنے وجود کو برقرار رکھ سکو

۹: سورۃ "القلم" مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر
پہلی آیت میں ہی یہ کلمہ آیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے۔
"سورۃ القلم" ۔ سورۃ الملک کی آخری آیت میں پانی کی نعمت کا ذکر فرمایا کہ اگر اللہ پانی کو
زیادہ گہرائی میں کر دے تو کون اسے اوپر لا سکتا ہے اسی سورۃ میں ایک واقعہ ارشاد فرمایا
کہ پانی سے پلی ہوئی چیزوں یعنی باغات، پھل، اناج کو میں نے تباہ کر دیا تو اسے کون
بچا سکتا اسلئے تم یہ سمجھو کہ ساری طاقتوں کا مالک میں ہوں اور میرے احکام کو مانو۔
اسی طرح آخری سے پہلی آیت میں فرمایا تھا کہ اے منکرین مکہ! تم جلدی جان لوگے کہ
حضور اور انکے پیروکار گمراہ ہیں یا تم۔ وہ ناکام ہیں یا تم؟ چنانچہ اس سورۃ میں
حضور کی شان رفیع کو بیان فرما کر کافروں کے اعتراضات کے جواب بھی دئے اور مخالفین
کی ناکامی کی بشارت بھی دی۔ ساتھ ہی ایک ذلیل مخالف کی بری خصلتیں بھی بیان کر دیں
کہ ان صفات کے حامل لوگ گمراہ ہوتے ہیں اور ناکام ہوتے ہیں نہ کہ اچھے اخلاق والے
اسی طرح دنیا میں کافروں کی ناکامی اور مومنین کی کامیابی کے ساتھ آخرت میں دونوں
طبقوں کے اچھے اور برے انجام کو بھی بیان فرمایا جو ہمیشہ رہنے والا ہوگا۔
جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو حضور نے اہل مکہ سے فرمایا کہ اگر اللہ کی بات نہ مانوگے تو تم تباہ
ہو جاؤ گے اس پر وہ زیادہ مخالف ہوگئے اور ایک سردار ولید بن مغیرہ نے مغلظات بکیں۔
اس کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں دیا اور اس کی دس بری خصلتیں بھی ذکر کر دیں
اس سورۃ کا نام بعض علماء نے سورۃ نٓ بھی لکھا ہے چونکہ اسی حرف سے شروع ہوتی ہے
۱۰: نٓ حروف مقطعات میں سے ہے اور بعض نے اس کا معنی "دوات" لکھا ہے۔ "القلم" کے
بارے میں ہے "اول ما خلق اللہ القلم" جب قلم کو پیدا کیا گیا تو اس نے پوچھا کیا لکھوں؟
فرمایا گیا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ لکھ دے۔ اس لکھنے سے مراد نامۂ اعمال بھی ہے
اور قرآن مجید یعنی اللہ کا کلام بھی۔ فرمایا میری کلام میں فیصلہ ہو چکا ہے اور قلم نے
لکھ دیا ہے کہ میرے حبیب! آپ کامیاب ہونگے اور کافروں کے اندازے غلط ثابت ہونگے۔
آگے مخالفین کے اعتراض اور پروپیگنڈے کا جواب بھی اسی قسم سے دیدیا کہ آپ
دیوانے نہیں اسلئے کہ دیوانے کامیاب نہیں ہوتے آپ تو دن بدن بڑھتے ہی چلے جائیں گے
فرشتوں کے لکھے سے مراد قوموں کی تاریخ بھی ہے کہ آدم سے عیسیٰ سب نبی کامیاب اور
کامگار تھے آپ تو امام الانبیاء ہیں اور وہ نبی بھی آپ پر ایمان لانے والے اور آپ
کی بشارتیں دینے والے تھے بلکہ آپ کے امتی بننے کی خواہش کرتے رہے

س۱ :۔ آگے فرمایا یہ کافر تو آپکی ناکامی کی باتیں کرتے ہیں آپؐ کو تو ایسا اجر ملے گا جو دن بدن بڑھے گا اور کبھی ختم نہ ہوگا۔ آپؐ کا اپنا مقام بھی بلند سے بلند تر ہوگا اور آپکے پیروکار بھی روز بروز زیادہ ہی ہونگے س۳ :۔ آگے فرمایا یہ آپکو دیوانہ کہتے ہیں جب کہ آپؐ تو خلق عظیم والے ہیں جبکہ دیوانے تو مخبوط الحواس ہوتے ہیں۔ اس طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ کافر بکتے رہیں آپؐ ان کا جواب اخلاق سے ہی دیں کہ رحمت کا معاملہ کریں۔ ان کا جواب میں ابھی دینے والا ہوں س۳ :۔ فرمایا آپؐ انتظار کریں بہت جلد ان کا انجام واضح کر دونگا کون دیوانہ ہے؟

س۷ :۔ آگے فرمایا میرے حبیب! آپؐ اپنا کام جاری رکھیں۔ ہدایت کو رد کرنے والوں اور قبول کرنے والوں کو میں جانتا ہوں۔ آپؐ من وعن میرا پورا پیغام دیتے رہیں س۸ :۔ منکرین کی کوئی بات نہ مانیں وہ چاہتے ہیں کہ آپ کچھ لچک پیدا کرلیں انکے معبودوں کو جھوٹا نہ کہیں

س۹ :۔ "دھن" تیل یا روغن کو کہتے ہیں اس سے چکنا بھی مراد ہے۔ پہلے سب کفار کے متعلق فرمایا کہ ان کی بات نہ مانیں آگے ایک سردار ولید بن مغیرہ کا خصوصی ذکر کیا اور اس کی بری خصلتیں بیان فرمادیں۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ معاندین کو انکی زبان میں جواب دینا جائز ہے

س۱۴ :۔ آگے اسی ذلیل شخص کی ان عادتوں کی وجہ بیان فرمادی کہ وہ بڑا مالدار اور عیالدار تھا۔ بعض تفسیروں میں ہے کہ اسکے بارہ بیٹے تھے س۱۶ :۔ اس کا ناک بہت بڑا سونڈ نما تھا۔ یہ محاورہ بھی ہوسکتا ہے ناک کاٹنے کا۔ روایات میں ہے کہ اسکے ناک پر پھوڑا نکلا جس کی تکلیف سے وہ مردار ہوگیا۔ آگے فرمایا کہ ان اہل مکہ کو بھی آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے جیسا اس واقعہ میں باغ والوں کا ذکر ہے جو مشہور عوام ہے۔

س۱۷ :۔ حضورؐ سے پہلے ایک بڑا سخی شخص تھا فصل پھل وغیرہ اٹھانے سے پہلے اللہ کا حصہ نکال کر مستحقین کو دیدیتا۔ اس کے مرنے کے بعد اسکے بیٹوں نے غریبوں کو محروم رکھنے کیلئے سحری کے وقت پھل وغیرہ اٹھانے کا فیصلہ کیا اگرچہ ایک ایماندار بھائی نے روکا مگر وہ باز نہ آئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے جانے سے پہلے باغ اجاڑ دیا۔ یہ اس واقعہ کی تفصیل ہے

بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ

کوئی دیوانے ۲؎ اور بے شک آپ کیلئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا ۳؎ اور بے شک آپ

لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿٦﴾

بہت بڑے خلق پر فائز کئے گئے ہیں ۴؎ پس بے شک آپ جلدی دیکھ لینگے اور یہ بھی دیکھ لینگے کہ تم میں سے کون آدمی ہے جو دیوانہ ہے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ

بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے ہر انسان کو جو بہک جاتا ہے اللہ کی راہ سے اور خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ

ہدایت پانے والوں کو پس بات نہ مانیں جھٹلانے والوں کی ۸؎ وہ تو چاہتے ہیں کہ آپ ڈھیلے پڑجائیں

فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ

تو وہ بھی ڈھیلے ہوجائیں گے ۹؎ اور بات نہ مانیں ہر قسم کھانے والے ذلیل کی طعنہ دینے والے

مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ

بہت بڑے چغل خوری نیکی سے روکنے والے کی حد سے بڑھنے والے بڑے مجرم کی ضدی کی جو اسکے بعد

ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾ إِذَا تُتْلَىٰ

ایسا ہے کہ اس کا نسب معلوم نہیں ہے ۱۳؎ اس وجہ سے کہ وہ مال والا ہے اور بیٹوں والا ہے جب پڑھی جاتی ہیں

عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى

اس پر ہماری آیتیں وہ کہہ دیتا ہے یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں ہم داغ لگادینگے اس کے

الْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا

ناک پر ۱۶؎ بے شک ہم نے آزمائش میں ڈالدیا ان کو جیسے آزمایا تھا ہم نے باغ والوں کو ۱۷؎ جب انہوں نے قسم کھائی تھی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا

کہ وہ باغ کو کاٹیں گے صبح ہوتے ہی اور انہوں نے انشاءاللہ بھی نہ کہا تھا پس پھرا ان پر

طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾

ایک پھرنے والا اپنے رب کی طرف سے اور وہ گھروں میں سوئے ہوئے تھے پس ہوگیا وہ باغ جیسے کاٹا ہوا ہو

ؕ۱ :۔ تا کہ کوئی غریب مسکین سن نہ لے اور حسب معمول اپنا حصہ لینے کیلئے پہنچ نہ جائے ؕ۲ :۔ راستے میں اندازے لگا رہے تھے اور منصوبے تیار کر رہے تھے لیکن جب پہنچے تو ؕ۳ :۔ پہلے سمجھا ہم راستہ بھول گئے ہیں اسلئے کہ وہ اس انجام سے بے خبر تھے
ؕ۴ :۔ اس وقت اس نصیحت کرنیوالے بھائی نے یاد کرایا اور احساس دلایا کہ تم خدا کی یاد سے غافل تھے ؕ۵ :۔ چونکہ ایک نیک ہستی والد کی اولاد تھے خدا نے توبہ کی توفیق دیدی۔ فوراً احساس ہو گیا اور اللہ کی ناراضگی کو دور کرنے کیلئے تسبیح کی اور اعتراف کر لیا
ؕ۶ :۔ اب بار بار اعتراف جرم کیا اور اپنے پالنے والے کی طرف رجوع کا اعلان کر دیا۔ دوبارہ رب کو مان لیا کر پالنے والا اللہ ہے یہ باغ "فصل" محل میں ؕ۷ :۔ آپس میں جھوٹ کہہ دیا کہ اللہ بہتر باغ دیدے گا۔ آگے فرمایا ایسے موقع کہانی نہ سمجھو بلکہ
ؕ۸ :۔ یہ تو دنیا کا عذاب ہے آخرت کا اس سے بڑھ کر بڑا ہوگا ؕ۹ :۔ فرمایا مکہ والے اس سے سبق حاصل کر لیں۔ حضور جیسی عظیم ترین نعمت اللہ نے بن مانگے ان کو دیدی ہے اگر قدر نہ کریں گے تو یہ چھین جائیگی مدینہ والے اس نعمت کو لے جائیں گے۔

آگے فرمانبرداروں کے حسن انجام کو بیان فرما کر پھر دعوت فکر دی
ؕ۱۵ :۔ فرمایا یہ بات تو ہر لحاظ سے انصاف کے منافی ہے۔ آگے فرمایا کیا ان
نافرمانوں کے پاس کوئی نقلی دلیل یعنی آسمانی کتاب یا صحیفہ ان کے موقف کی صداقت
کی دلیل کے طور پر موجود ہے

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ
پس پکارنے لگے ایک دوسرے کو صبح ہوتے ہی کہ صبح سویرے چلو اپنے کھیت پر اگر تم نے
صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا
پھل کاٹنا ہے پس وہ چلے آپس میں خفیہ باتیں کرتے ہوئے ۱ کہ نہ داخل ہونا چاہیے
الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾
آج کے دن تم پر کوئی بھی مسکین اور چلے تیزی کے ساتھ اندازہ لگاتے ہوئے ۲
فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ
پس جب دیکھا انہوں نے اپنے باغ کو کہنے لگے ہم تو راستہ بھول گئے ۳ بلکہ ہم تو اس نعمت سے
مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾
محروم کر دیئے گئے ۴ کہا ان میں سے اللہ کو ماننے والے کیا میں نے نہیں کہا تھا تمہیں کہ تم اللہ کی تسبیح کیوں بیان نہیں کرتے
قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ
کہنے لگے پاک ہے ہمارا رب کیسے بے شک ہم ہی اپنے آپ پر ظلم کرنیوالے تھے ۵ پھر متوجہ ہوئے ایک دوسرے پر
بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿٣١﴾
ملامت کرتے ہوئے کہنے لگے ہائے ہماری بدبختی! بے شک ہم ہی سرکش تھے ۶
عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾
ہو سکتا ہے ہمارا رب اس کے بدلے میں ہمیں بہتر باغ دے دے ۷ بے شک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہیں ۸
كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا (وقف لازم)
اسی طرح آیا کرتا ہے میرا عذاب ۹ اور یاد رکھو قیامت کا عذاب تو بہت بڑا ہے اگر یہ ہوتے
يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ (ع ۲)
جاننے والے ۱۰ بے شک پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے ہاں نعمتوں کے باغ ہوں گے
أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾
کیا ہم کر دیں گے فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی طرح بتی کیا ہے یہ کیسا فیصلہ کرتے ہو ۱۵

۱؎: جس کتاب میں تمہارے لئے یہ وعدہ موجود ہو یا ہم نے قسمیں اٹھا کر تم سے کوئی وعدے کئے ہوئے ہیں کہ آخرت میں تمہاری مرضی کے مطابق فیصلے ہونگے ۲؎: اگر اللہ نے کوئی وعدہ نہیں کیا تو کیا کوئی اور ذمہ دار ہے تمہاری قیامت کی بہتری کا۔ وہ بتا دو
۳؎: اگر وہ بھی نہیں تو کیا تمہارے معبودوں یا ملائکہ نے کوئی ذمہ لیا ہوا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کو سامنے لے آؤ ۴؎: آگے ان لوگوں کی قیامت کی رسوائی کا منظر پیش کر دیا ۵؎: یہ محاورہ بھی ہے کہ آدمی تیز بھاگنے کیلئے پنڈلی ننگی کر لیتا ہے
۶؎: سجدہ ہی تو مومن، کافر کے درمیان وجہ امتیاز تھا وہاں کیسے کر سکیں گے، چاہیں تو بہت لیکن ذرا جھکنے ہی نہ دے گا ۷؎: دنیا میں اکڑے رہتے تھے۔ آگے حضورؐ کو فرمایا انہیں میرے حوالے کر دیں، میں ڈھیل دے کر پھر ایسا پکڑوں گا کہ کوئی نہ چھڑا سکے گا
۸؎: آگے نفسیاتی طور پر بھی سمجھایا کہ جب آپؐ بالکل مفت اپنی اللہ کا پیغام پہنچا رہے ہیں تو یہ بدبخت کیوں نہیں سنتے اور مانتے۔ ان کے پاس انکار کی کیا دلیل ہے؟ ۹؎: آگے حضورؐ کو سمجھایا کہ یونسؑ کی طرح ان سے مایوس ہو کر ناراض نہ ہو جانا بلکہ ان میں رہ کر
اپنی سمجھاتے رہیں۔ ان میں سے بہت سے آپ کے پیروکار بن ہی جائیں گے جلد یا بدیر۔ ورنہ نسلیں تو ساری آپؐ کی پیروکار ہوں ہی گی۔

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾

کیا تمہارے پاس کوئی ایسی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ بے شک تم کو ملے گا قیامت کے دن جو تم چاہتے ہو ۱؎

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ

کیا تمہارے لئے کوئی قسمیں ہیں ہم پر جو پہنچنے والی ہیں قیامت کے دن تک کہ بے شک بہتری ملے گا

۱۵ مع لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ

جو تم فیصلہ کرتے ہو ۲؎ آپ ان سے پوچھیں ان میں سے کون ہے جو اس بات کا ذمہ لینے والا ہے ۳؎ کیا ان کیلئے ایسے شریک ہیں

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ

پس یہ لے آئیں اپنی طرف سے بنائے ہوئے شریکوں کو اگر یہ سچ کہتے ہیں ۴؎ جس دن ننگا کیا جائے گا

عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾

پنڈلی کو ۵؎ اور ان کو بلایا جائے گا سجدہ کرنے کے لئے پس سجدہ نہ کر سکیں گے ۶؎

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ

زمین پر لگی ہونگی ان کی آنکھیں شرمندگی کے ساتھ اور چھا رہی ہوگی چہروں پر ذلت حالانکہ ان کو بلایا جاتا تھا (دنیا میں)

اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا

سجدہ کرنے کے لئے اور یہ سالم ہی رہتے تھے ۷؎ پس آپ چھوڑ دیں مجھے اور ان لوگوں کو جو جھٹلاتے ہیں اس

الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

بات کو ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں ایسی جگہ سے جو یہ نہیں جانتے

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ

اور میں مہلت دے رہا ہوں ان کو بے شک میری تدبیر بڑی پکی ہوتی ہے ۸؎ کیا آپ ان سے کوئی مزدوری مانگتے ہیں اس تبلیغ پر پھر تو یہ

مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾

اس کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہوں گے یا ان کے پاس غیب کی باتیں ہیں جو یہ لکھ رہے ہیں ۹؎

وقف النبی فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰى

پس آپ سہتے رہیں انکی باتیں اپنے رب کا حکم آنے تک اور نہ بنیں آپ مچھلی والے کی طرح جب انہوں نے پکارا ہمیں

۔ مچھلی کے پیٹ میں کئی اندھیروں میں پکارا جہاں سانس لینا بھی دشوار تھا ۔ ۳ ۔ جب مچھلی نے اللہ کے حکم سے ساحل پر نکال دیا تو اللہ نے کدو کا سایہ کر دیا اور ہرنی کو حکم دیا دودھ پلاتی رہی۔ جب قوت آئی تو قوم کے پاس دیے گئے۔ قوم ایمان لے آئی اور اللہ تعالیٰ نے سابقہ لغزش کو مٹا کر رتبے کو اور بڑھا دیا اور اعلیٰ درجے کے نیک بندوں میں داخل رکھا ۔ ۳ ۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کے اسی الزام کو پھر اور انداز سے ذکر فرمایا جو اس سورۃ کے شروع میں تھا کہ نعوذ باللہ حضورؐ دیوانے ہیں ۔ ۴ ۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن سن کر آپؐ کو کھا جانے والی غضبناک نگاہوں سے دیکھتے ہیں کہ آپؐ ڈر کر دعوت دینا چھوڑ دیں یا اس سے مراد نظریہ ہے جو ایک حقیقت ہے کہ اس سے آپؐ کو متاثر کر کے دیوانہ بنا دیں تا کہ ان کی بات سچ ثابت ہو جائے۔ آگے فرمایا قرآن جیسا کلام جو پورے عالم کیلئے نصیحت ہے نہ تو کبھی دیوانے کا کلام ہو سکتا ہے اور نہ ہی قرآن پڑھنے والے نظریہ سے متاثر ہوتے ہیں نہ غضبناک نگاہوں کا اثر قبول کرتے ہیں

وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ

اس حال میں کہ ان کا دم گھٹا جا رہا تھا ۔ اگر نہ پا لیتی یونسؑ کو ایک مہربانی ان کے رب کی طرف سے تو پھینک دیا جاتا

بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ

آپ کو ایک چٹیل میدان میں جب کہ آپ پر الزام لگ چکا ہوتا ۔ پس چن لیا آپ کو آپکے رب نے پھر بنا دیا آپ کو

الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ

نیک بختوں میں سے ۳ اگرچہ یہ کافر قریب ہیں کہ آپ کو پھسلا دیں

بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا

اپنی آنکھوں سے جب سن لیتے ہیں اس نصیحت کی بات کو اور کہہ دیتے ہیں بے شک یہ بھی یقیناً دیوانہ ہے ۴ اور

هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

یہ قرآن تو سارے کا سارا نصیحت ہے تمام جہان والوں کیلئے

وقف لازم

ع ۲ / ۱۹

۶۹ سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ۷۸

سورۃ حاقہ مکی ہے اور اس میں ۵۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۵

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾

برحق واقع ہونے والی کیا ہے وہ واقع ہونے والی اور تو کیا جانے واقع ہونے والی کیا چیز ہے ۶

كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا

جھٹلا دیا تھا قوم ثمود نے اور قوم عاد نے اس کھڑکھڑانے والی کو ۷ وہ جو ثمودی تھے پس وہ ہلاک کر دیے گئے

بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾

اپنی سرکشی کی وجہ سے چنگھاڑ کے ذریعہ اور وہ جو قوم عاد تھی پس وہ ہلاک کر دیے گئے ایسی تیز ہوا سے جو بڑی سرکش تھی

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا

مقرر کر دیا تھا اس ہوا کو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن کاٹنے والی

۵ ۔ سورۃ الحاقہ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اسی کلمہ سے سورۃ کی ابتدا ہوئی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الحاقۃ "الحاقہ" حق سے مشتق ہے اس کا مطلب ہے ایسی واقع ہونے والی چیز جس میں کوئی شک نہ ہو۔ سورۃ القلم کی ابتدا اور آخر میں کافروں کے اس دعوے کا ذکر فرمایا کہ حضورؐ دیوانے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسکی تردید بھی مختلف انداز میں فرمائی۔ چونکہ دیوانہ اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس کی بات سننے والے کو سمجھ نہ آئے یا حالات کے مطابق نہ ہو بلکہ ناممکن نظر آئے اس وجہ سے قیامت کا عقیدہ اور پورے تکرار کے ساتھ حضورؐ بیان فرماتے تھے جو کافروں کو ناممکن نظر آتا اسلئے وہ آپؐ کو دیوانہ کہتے اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اسی قیامت کے عقیدہ کو خود بیان فرما کر اس انداز میں کافروں کے اسی الزام کو رد فرمایا اور بطور مثال دنیا میں اپنے عذاب کی تاریخی مثالیں بیان فرما دیں۔ اسی طرح کافروں کے دوسرے دعووں کہ آپؐ شاعر یا کاہن ہیں ان کا بھی جواب ارشاد فرمایا اور قرآن مجید کی صداقت بھی بیان فرمائی

۶ ۔ جس بات کو زیادہ تاکید سے ارشاد فرمانا ہو وہاں یہ انداز اختیار کیا جاتا ہے۔ آگے فرمایا جن جن لوگوں نے اسی قیامت کی تکذیب کی ہے ان کو دنیا سے مٹا کر رکھ دیا

۷ ۔ قارعہ سے مراد بھی قیامت ہے آگے عاد و ثمود کا الگ الگ طرز عذاب بتا دیا

۱: چونکہ ان کے قدوقامت لمبے لمبے تھے آگے فرمایا ان کا نام ونشان بھی مٹ گیا ۲: آگے قوم فرعون ولوط کا انجام بیان فرما کر عالمی عذاب یعنی نوحؑ کی قوم کی تباہی ذکر فرمائی ۳: ابھی تک لوگ نوحؑ کی کشتی کو تذکرہ کر رہے ہیں جو اس دریا سے محفوظ کر دی گئی تھی

۴: فرمایا یہ واقعات سن کر نصیحت وہی حاصل کریں گے جو سن کر یاد رکھنے اور یاد کرنے والے ہیں۔ جو دل کے کانوں سے سنتے ہیں۔ آگے فرمایا یہ تو دنیا کا عذاب تھے آخرت کا عذاب کیسا ہوگا؟ ۵: اسرافیلؑ صور میں ایک پھونک ماریں گے ساری دنیا ختم ہو جائیگی؟

۶: یہ بھی قیامت کا ایک نام ہے۔ آگے مزید مصیبت بیان فرمائی ۷: ویسے عرش کو چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں لیکن قیامت کی ہیبت کے وقت آٹھ فرشتے عرش اٹھائے ہوئے ہونگے اس دن اللہ کا رعب وجلال بہت زیادہ ہوگا۔ آگے حساب کتاب اور نامۂ اعمال کا منظر بتایا

۸: پہلے اللہ نے کامیاب گروہ کا ذکر فرمایا کہ داہنی ہاتھ میں نامۂ اعمال ملنے پر خوشی خوشی دوسروں کو دکھائیں گے

فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾

پس تو دیکھے گا اس ساری قوم کو اس عذاب میں بےدم ہونے والی جیسا کہ جڑیں ہوں ان کھجوروں کی جو اندر سے کھوکھلی ہوں ۱

فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ

پس کیا تو دیکھتا ہے ان کے لئے کسی باقی رہنے والی کو ۲ اور آیا فرعون اور اس سے پہلے لوگ

وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ

اور الٹی بستیوں والے اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے پس انہوں نے نافرمانی کی اپنے رب کے رسول کی

فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ

پس ان کو پکڑ لیا اللہ نے بڑھ چڑھ کر پکڑنا بے شک جب طغیانی آگئی تھی پانی میں ہم نے اٹھا لیا تھا تم کو

فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ﴿١٢﴾

کشتی ۳ میں تاکہ کر دیں ہم اس کشتی کو تمہارے لئے نصیحت ۴ اور یاد رکھیں اس بات کو وہ جو بات کو یاد رکھنے والے ہیں کان

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَ

پس جب پھونکا جائے گا صور میں ایک ہی بار پھونکا جانا ۵ اور اٹھالی جائے گی یہ زمین اور

الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾

پہاڑ پس پٹکا دیئے جائیں گے ایک دفعہ پٹکایا جانا اسی دن واقع ہو جائے گی وہ واقع ہونے والی ۶

وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا

اور پھٹ جائیں گے آسمان یہ آسمان اس دن اڑتے غبار ہوں گے اور فرشتے پھیل جائیں گے آسمانوں کے کنارہ کنارہ پر

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ

اور اٹھائے گا تیرے رب کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتوں کا گروہ ۷ اس دن اللہ کے سامنے

تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ

تم پیش کیے جاؤ گے چھپی نہ رہے گی تم سے کوئی بھی بات چھپی ہوئی ۸ پس جب آدمی کو دیا جائے گا

كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي

اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنی ہاتھ میں وہ خوشی سے کہے گا آؤ پڑھ لو میری کتاب کو میرا

١۔ کامیابی کی وہ بنیادی کہ مجھے امتحان پر یقین تھا، روزِ حساب کا ڈر تھا اسلئے کچھ تیاری کرلی تھی۔ یہاں "ظن" سے مراد یقین لینا چاہیئے۔ یہ تو کامیابی کی سند دی گئی تھی آگے اس کامیابی پر ملنے والے انعامات کا ذکر ہے ٢۔ دنیا فانی کی زندگی گزاری اب اپنی مرضی والی
٣۔ دنیا میں جو نیکیاں کیں ان کا اجر آج پاؤ۔ آگے ناکام لوگوں کا ذکر فرمایا ہے ٤۔ ایسی موت کی تمنا کرتا جو مٹا دے تاکہ عذاب سے بچ جائے۔ آگے فرمایا جس مال پر زندگی میں بڑا مان تھا آج حسرت سے کہے گا کہ میرا مال بھی کام نہ آیا جو دنیا میں عام آتا تھا
٥۔ مال کے بعد حکومت واقتدار کی حقیقت بھی بتادی ہے ٦۔ اس ناکامی کی سند اور اس کے جذبات حسرت و اظہار ناکامی کے بعد اس کی سزا اور عذاب بیان کئے جا رہے ہیں ہے ٧۔ آگے اس کیلئے عذاب کی کچھ وجوہات بیان فرمادیں کہ دنیا میں اس کا طرزِ عمل یہ تھا
٨۔ بنیادی وجہ خدا کا انکار اور دوسری وجہ غریبوں پر رحم نہ کرنا، بے کسوں کی مدد نہ کرنا، بھوکوں کو نہ خود کھلانا نہ دوسروں کو ترغیب دینا ٩۔ اگر دنیا میں غریبوں کو دوست بناتا، نیکوں کی رفاقت اختیار کرتا تو آج اس کا بھی کوئی ہمدرد ہوتا۔

١٠۔ دنیا میں غریبوں کو کھانا نہیں کھلایا تو آج خود یہ کھانا کھاؤ اور سب ہو
١١۔ آگے قرآن کی صداقت بیان فرمائی اور کافروں کے دوسرے الزامات کہ حضورؐ
شاعر یا کاہن ہیں کی تردید کی۔ فرمایا اگر یوں ہوتا تو میں خود حضورؐ کو روک دیتا

ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿٢١﴾

یہ خیال تھا میں ملنے والا ہوں گا اپنے حساب کو ١۔ پس وہ ہوگا ایسی زندگی میں جو اسے پسند ہوگی ٢۔

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

ایسی جنت میں جو بڑی اونچی ہوگی اس کے پھل نیچے لٹکے ہوں گے (کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو

هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ

دل کی خوشی کے ساتھ بدلہ ان کاموں کا جو تم نے کئے تھے گذرے ہوئے دنوں میں ٣۔ اے پر وہ انسان جس کو

اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿٢٥﴾

دیا جائے گا اس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں پس وہ کہے گا کاش مجھے یہ میرا لکھا ہوا نہ ملتا

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﴿٢٦﴾ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ

اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے کاش یہ میری موت مجھے ختم کرنے والی ہوتی ٤۔ آج نہ آیا

اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ

میرے کام میرا مال ٥۔ ہلاک ہوگئی مجھ سے میری ساری طاقت دنیا کی (حکم دیا جائے گا) پکڑو اس کو

فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا

اسکے بازوؤں کو اسکی گردن کے ساتھ باندھ دو پھر آگ کے ڈھیر میں جلنے کیلئے داخل کردو۔ پھر ایسے زنجیر میں جس کی لمبائی

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ

ستر گز ہو اس میں جکڑ دو ٧۔ بے شک یہ انسان ایمان نہیں رکھتا تھا

بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿٣٤﴾

اس اللہ پر جو سب سے بڑی عظمت والا ہے ٨۔ اور دوسروں کو بھی تاکید نہیں کرتا تھا مسکین کے کھانا کھلانے پر

فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

پس نہیں اس کے لئے آج کے دن کوئی بھی دوست ٩۔ اور نہ کوئی کھانا مگر وہ پیپ جو دوزخیوں

غِسْلِیْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا یَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ

کے بدن سے جلنے کے بعد نکل رہا ہے ١٠۔ نہ کھائیں گے اس کو مگر وہی لوگ جو اللہ کے نافرمان تھے ١١۔ پس میں قسم اٹھاتا ہوں

ع ١ / ٣٧ / ٥

۱: دنیا میں دو ہی قسم کی چیزیں ہیں ایک وہ جو نظر آتی ہیں اور ایک وہ جو محسوس کی جاتی ہیں فرمایا ہر چیز کی قسم۔ یہ قرآن مجید سچا ہے اور شاعر یا کاہن کا کلام نہیں بلکہ میرا کلام ہے جو فرشتے کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ پر نازل کیا جاتا ہے اور آپ دوسروں کو سناتے ہیں

۲: یعنی کلام میرا ہے زبان حضور ﷺ کی ہے رسول کریم سے حضور ﷺ بھی مراد ہیں۔ ۳: آگے وضاحت سے فرمادیا کہ یہ میں نازل کر رہا ہوں اگر حضور ﷺ اپنی طرف سے ایک بات بھی میری طرف منسوب کرتے تو میں خود ان کو سزا دیتا جس سے ان کو کوئی بھی نہ بچا سکتا اسلئے تم ایمان لے آؤ

۴: آگے فرمایا اس قرآن کی خصوصیت یہ ہے کہ ایسے ماننے والوں کو بھی جو بری نافرمانی سے ڈرنے والے ہوں گے۔ اور جو ڈرنے والے نہیں انہیں ہم جانتے ہیں وہ ایسے نہ مانیں گے اور بعد میں یہ انکار ان پر ان کے برے انجام کی وجہ سے حسرت و افسوس کا سبب بنے گا۔

۵: آگے پھر پورے وثوق سے اعلان کر دیا کہ یہ قرآن "حق الیقین" کے درجے میں سچا ہے یعنی یقین کے آخری درجے تک۔ یقین کے تین درجے قرآن میں بیان فرمائے گئے ہیں علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین۔ یہ تینوں حیات بعد الموت کے متعلق بیان ہوئے ہیں

۶: آخر میں حضور ﷺ کو اور آپ کی وساطت سے امت کو حکم فرمادیا کہ تمہارا معمول ہر وقت یہ ہونا چاہیے کہ ذہن میں اللہ کو اپنے پالنے والا اور بڑی عظمت والا سمجھ کر اس کے نام کی تسبیح پڑھیں جو خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے والی ہے تاکہ تم برے انجام سے بچو

۸: سورۃ المعارج مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کی تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ کو "ذی المعارج" فرمایا گیا شاید اسی مناسبت سے حضور ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ المعارج" معارج کا مطلب درجے اور سیڑھی بھی ہے سیڑھیوں والا آسمان کو بھی کہتے ہیں اسلئے کہ آسمان کے کئی درجے ہیں۔ سورۃ الحاقۃ میں بھی قیامت کا اجمالی ذکر ہے بلکہ الحاقۃ نام ہی قیامت کا ہے۔ اس سورۃ میں قیامت کے دن کی کیفیت تفصیل سے بیان فرمائی اور اہل ایمان جو اس دن کامیاب ہونگے ان کی اچھی صفات بھی بیان کردیں جبکہ کلی سورۃ میں منکرین کا ذکر زیادہ ہے بالخصوص کفار مکہ کا۔

بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۳۸ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۳۹ إِنَّهٗ لَقَوْلُ

ان تمام چیزوں کی جو تم دیکھ رہے ہو اور ان چیزوں کی جو تم نہیں دیکھ رہے ہو بے شک یہ قرآن بات ہے

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۴۰ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا

اس فرشتہ کی جو بڑی عزت والا ہے اور یہ قرآن کسی شاعر کی بات نہیں ہے تم بہت تھوڑا

تُؤْمِنُوْنَ ۴۱ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۴۲

ایمان لاتے ہو اور یہ بات نہیں ہے کسی غیب کی باتیں بتانے والے کی تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۴۳ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا

یہ قرآن اتارا گیا ہے اس اللہ کی طرف سے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا اگر یہ نبی اپنی طرف سے ہم پر کوئی بات

بَعْضَ الْأَقَاوِيْلِ ۴۴ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۴۵ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

بنا کر لاتا ہم پکڑ لیتے اس کو داہنے ہاتھ سے پھر ہم کاٹ ڈالتے

مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۴۶ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۴۷ وَ

اس کی شہ رگ کو پھر تم میں سے کوئی بھی اس کو ہم سے نہ بچا سکتا اور

إِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۴۸ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۴۹

بے شک یہ قرآن نصیحت ہے ان کیلئے جو اپنے آپ کو عذاب سے بچانے والے ہیں اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ جھٹلانے والے ہوں گے

وَإِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۵۰ وَإِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۵۱ فَسَبِّحْ

اور بے شک یہ بات افسوس کا سبب ہوگی کافروں پر اور بے شک یہ بات حق ہے جس پر یقین رکھا جائے پس تو پاکی بیان کرتا

ع ۲ ۱۵ ۶ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۵۲

اپنے اس رب کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے

۷۰ سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ أَرْبَعٌ وَّأَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۷۹

سورۃ معارج مکی ہے اور اس میں ۴۴ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

ح۱:- منکرین قیامت حضورؐ سے بہت زیادہ سوال قیامت کے بارے میں ہی کرتے تھے۔ اسی کا جواب ابتدا میں دے کر اللہ تعالیٰ آگے جواب ارشاد فرما رہے ہیں۔ چونکہ کافروں کو عذاب سے ہی ڈرایا جاتا تھا تو وہ اسی کا پوچھتے کہ وہ ہم پر کب آئے گا

ح۲:- فرمایا وہ عذاب کافروں کیلئے ہی ہوگا تم یہ نہ سمجھو کہ جس طرح دنیاوی آفات کی زد میں سب آجاتے ہیں تو شاید وہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ وہ خاص تمہارے لئے ہوگا اور اُسے کوئی ضائع نہ کرے گا اسلئے کہ اُسے بھیجنے والا اللہ بڑے درجوں والا ہے

ح۳:- اس سے مراد آسمانوں والا بھی ہے اور یہ مطلب بھی ہے کہ جس کی طرف اعمال عروج کرتے ہیں اور اس سے نیک اعمال مراد ہیں۔ یہ بھی اشارہ ہے کہ نیک اعمال والے اس عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ آگے قیامت کے دن کا منظر اور اسکی طوالت بیان فرمائی

ح۴:- درمیان میں حضورؐ کو ارشاد فرمایا کہ اگر یہ کافر قیامت کو باوجود اتنی تفصیل بتانے کے نہیں مانتے تو آپؐ پریشان نہ ہوں بلکہ صبر کریں اس حکیم کی طرح جو مریض کی کڑوی کسیلی باتیں سن کر بھی اس کے علاج سے نہیں رکتا بلکہ اپنا کام کرتا رہتا ہے

ح۵:- مطلقاً صبر بھی بڑی چیز ہے مگر صبر جمیل کا مقام بہت بلند ہے۔

ح۶:- قریبا کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ مرتے ہی ان پر قیامت قائم ہو جائیگی اور دوسرا یہ کہ حضورؐ آخری نبی ہیں اب اسکے بعد قیامت ہی آنا ہے

ح۷:- قیامت کے دن کی ہیبت کا اثر بتا دیا کہ اتنی مضبوط چیزوں کا حال کیا ہو جائیگا

ح۸:- انسانوں کا اپنا حال یہ ہوگا اور اس وقت ہر انسان کیا چاہے گا؟

ح۹:- عزیز ترین رشتوں کو قربان کرنے پر تیار ہو جائیگا جن کیلئے خود جان دیتا تھا

ح۱۰:- صرف رشتے ہی نہیں کائنات کی ہر چیز اپنے بچاؤ کیلئے دینا چاہے گا

ح۱۱:- فرمایا ہرگز نہیں۔ اب فیصلہ ہو چکا ہے تمہارا ٹھکانہ اب دوزخ ہے

ح۱۲:- جو دنیا میں اللہ کے حکموں سے منہ پھیر لیتا تھا اور کس وجہ سے؟

ح۱۳:- مال کی بے پناہ محبت اسی کیلئے رکاوٹ تھی وہ اُسے ہی گنتا رہتا اور خوش ہوتا

ح۱۴:- اس سے مراد لالچی بھی ہے آگے انسان کی فطری کمزوری بتا دی

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝١ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ

پوچھتا ہے ایک پوچھنے والا اس عذاب کے بارے میں جو ہو کر رہے گا ح۱ وہ کافروں کے لئے ہوگا کوئی بھی نہ ہوگا

لَهٗ دَافِعٌ ۝٢ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ۝٣ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ

اسے ہٹانے والا ح۲ وہ عذاب ہوگا اس اللہ کی طرف سے جو بڑے درجوں کا مالک ہے ح۳ چڑھیں گے سارے فرشتے اور

الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝٤

ان کا سردار بھی اللہ کے حضور ایسے دن میں جس کا پھیلاؤ (ہماری دنیا کے) پچاس ہزار سالوں کی طرح ہوگا ح۴

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦ وَّنَرٰىهُ

پس آپ ان کی باتوں کو سہتے رہیں اچھی طرح سہنا ح۵ بے شک یہ اس دن کو دور دیکھ رہے ہیں اور ہم اُسے

قَرِيْبًا ۝٧ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

قریب دیکھ رہے ہیں ح۶ جس دن ہو جائینگے آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح اور ہو جائیں گے پہاڑ

كَالْعِهْنِ ۝٩ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ

اون کی طرح ح۷ اور نہ پوچھے گا کوئی بھی دلی دوست کسی دلی دوست کو حالانکہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہونگے ح۸ چاہے گا

الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝١١ وَ

اللہ کا نافرمان کہ جان چھڑا سکے اس دن کے عذاب سے اپنے بیٹے دے کر اور

صَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٢ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ ۝١٣ وَمَنْ فِى

اپنی بیوی دے کر اور اپنے بھائی دے کر ح۹ اور اپنا وہ قبیلہ دے کر جو اس کو پناہ دیا کرتا تھا اور وہ سارے کے سارے جو

الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٤ كَلَّا ۗ اِنَّهَا لَظٰى ۝١٥ نَزَّاعَةً

زمین میں ہیں ح۱۰ پھر اپنے آپ کو بچا لے ح۱۱ ہرگز نہ ہو سکے گا وہ دوزخ کی آگ شعلے مارنے والی ہے کھینچنے والی ہے

لِّلشَّوٰى ۝١٦ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝١٧ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝١٨ اِنَّ

انسان کے کلیجے کو پکارتی ہے اس کو جو پیٹھ دے کر جانے والا ہے ح۱۲ اور جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا ح۱۳ بے شک

الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝١٩ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝٢٠ وَّاِذَا مَسَّهُ

انسان دل کا کچا پیدا کیا گیا ہے ح۱۴ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے گھبرا جاتا ہے اور جب اُسے پہنچتی ہے

۱: یہاں خیر سے مراد مال و دولت بھی ہے کہ مال نہ خود اللہ کیلئے خرچ کرتا ہے نہ دوسروں کو ترغیب دیتا ہے بلکہ خرچ کرنے سے روکتا ہے۔ آگے وہ اعمال بیان فرمائے جو اس برے انجام سے بچانے والے ہیں اور ان میں سے پہلا عمل نماز ہے
۲: یعنی باقاعدگی سے ساری نمازیں ہمیشہ پڑھنے والا۔ یہ تو بدنی عبادت ہے آگے مالی عبادت بتائی ۳: حق کا مطلب ہے کہ وہ احسان نہیں جتاتا بلکہ ان کا اپنا حق اور حصہ سمجھ کر دیتا ہے ۴: آگے فرمایا اصل ساری عبادت قیامت پر ان کا یقین ہے
۵: اور اس یقین کی نشانی یہ ہے ۶: فرمایا وہ مطمئن نہیں عذاب سے بچ جائیں گے لہٰذا نماز، انفاق فی سبیل اللہ کے ساتھ اپنی عصمت کو محفوظ رکھیں ۷: آگے مزید اعمال و صفات بتائے امانت اور عہد کی حفاظت بالخصوص سچی گواہی پر استقامت۔
۸: نماز سے ہی شروع فرمایا اور اب نماز پر ہی اختتام کر رہے ہیں ۹: اس کا مطلب ہے صحیح وقت پر صحیح طریقے سے نماز ادا کرنا۔ آگے ان اعمال والوں کیلئے اجر بیان فرمادیا ۱۰: آگے کفار مکہ کا تذکرہ فرمایا کہ وہ اجتماعی طور پر قیامت کے
تذکرے سن کر اور قرآن سن کر حضور ﷺ کے گرد جمع ہو کر ہنسی مذاق کرتے اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتے کہ اگر قیامت ہوئی تو وہاں بھی ہم ہی جنت میں جائیں گے فرمایا یہ کیسے بیوقوف ہیں کہ میرا حکم مانتے نہیں بلکہ ٹھٹھا کرتے ہیں اور ساتھ یہ دعویٰ کرتے ہیں

الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

کوئی بہتری تو روکنے لگتا ہے ۱ نیک کاموں کو مگر (بچ جاتے ہیں) وہ نماز پڑھنے والے جو اپنی نمازوں میں

دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾

ہمیشہ رہتے ہیں ۲ اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مقرر ہے ایک حصہ ۳

لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾

مانگنے والوں کے لئے اور ناداروں کے لئے ۴ اور وہ لوگ جو سچا مانتے ہیں قیامت کے دن کو ۵

وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ إِنَّ عَذَابَ

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں بے شک عذاب

رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾

ان کے رب کا ایسا ہے جس سے نڈر نہیں ہونا چاہیے ۶ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے ہیں

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ

مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈیوں پر پس بے شک ان پر کوئی

مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾

ملامت نہیں ہے پس جو کوئی چاہے گا اس کے سوا پس وہ لوگ ہیں جو حد سے بڑھنے والے ہیں ۷

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِينَ هُم

اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں کی اور اپنے وعدوں کی رعایت کرنیوالے ہیں اور وہ لوگ جو

بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں ۸ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی

ع ۱ ۳۵ ۷ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِينَ

حفاظت کرنیوالے ہیں ۹ یہ وہ لوگ ہیں جن کی جنتوں میں عزت کی جائے گی ۱۰ پس کیا ہوا ان

كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ

کافروں کو کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے

۱:- اس سے مراد اجتماعی طور پر دوڑ کر آنا اور بھاگ جانا بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ کے احکام کو سن کر بھاگ جاتے ہیں اور پھر بھی جنت کی توقع رکھتے ہیں ۲:- آگے فرمایا جس گندے نطفے سے پیدا ہوئے ہو کیا یہ بھی جنت کے قابل ہے بغیر ایمان کی پاکیزگی کے
۳:- چونکہ وہ حیات بعد الموت کے منکر تھے فرمایا میری قدرت کا ایک نظارہ ہی دیکھ کر اندازہ کر لو کہ کیا تمہیں دوبارہ زندہ کرنا میرے لئے مشکل ہے ۴:- چونکہ سال کے ہر دن سورج مختلف مقام اور زاویہ سے طلوع اور غروب ہوتا ہے اسلئے
مشارق اور مغارب فرمایا ۵:- اس سے مراد حضورؐ کے پیروکاروں کے طور پر اہل مدینہ کے انتخاب کی طرف بھی اشارہ بھی ہو سکتا ہے ۶:- آگے حضورؐ سے فرمایا اگر اتنا سمجھانے کے باوجود یہ نہیں مانتے تو ان کو دفع کریں اور کھیلنے دیں
۷:- یہ مہلت ان کو موت اور یوم حشر تک ہے جس دن ان کی یہ حالت ہوگی ۸:- تیر کی تیزی سے اور حیران و پریشان ذلیل چہروں کے ساتھ ایک منزل مقصود کی طرف رواں ہونگے اور یہی وہ دن ہوگا جسے یہ مانتے نہ تھے۔

عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ

ٹولیوں کی شکل میں ۱ کیا چاہتا ہے ہر انسان ان میں سے کہ وہ داخل کیا جائے نعمت کے باغوں میں

نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ

۲ یہ بات ہرگز نہ ہوگی بے شک ہم نے بنایا ان کو اس چیز سے جو یہ جانتے ہیں ۳ پس میں قسم کھاتا ہوں

بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰٓي اَنْ نُّبَدِّلَ

اس رب کی جو مشرقوں کا رب ہے ۴ اور مغربوں کا رب ہے کہ بے شک ہم پوری طاقت ہے اس بات پر کہ ہم بدلے میں لے آئیں

خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا

ان لوگوں کو جو ان سے بہتر ہیں ۵ اور ہم سے آگے کوئی بھی نکل سکے گا ۶ پس آپ ان کو چھوڑ دیں کہ غور و فکر کرتے رہیں

وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ

اور کھیلتے رہیں یہاں تک ملیں اپنے اس دن کو جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے ۷ جس دن

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿٤٣﴾

یہ نکلیں گے اپنی قبروں سے دوڑتے ہوئے جیسا کہ کسی نشانے کی طرف کھینچے جا رہے ہوں ۸

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا

جھکی ہوں گی ان کی آنکھیں ذلت چھائی ہوگی (ان کے چہروں پر) ۹ یہ وہ دن ہے جس کا ان کے ساتھ

يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾

وعدہ کیا جاتا ہے

۹:- سورۃ نوح مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر
اس میں حضرت نوحؑ کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے اس کا نام حضورؐ نے سورۃ نوحؑ رکھا ہے
سورۃ المعارج کے آخر میں قیامت کے دن کا اور اسکے عذاب کا ذکر ہے اور اس سورۃ
میں منکرین پر دنیاوی عذاب کا ذکر کر کے سمجھایا کہ تم سمجھ جاؤ ورنہ تم پر بھی دنیا میں
بھی عذاب آسکتا ہے اسی طرح یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ قیامت کا عقیدہ صرف حضورؐ ہی نہیں
بتا رہے بلکہ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس دن پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ حضورؐ کو نوحؑ کی
مسلسل ۹۵۰ سال کی محنت بھی یاد کرادی کہ آپؐ بھی منکرین کے رویہ سے دلبرداشتہ نہ ہوں
ہر نبی کو طویل عرصہ تبلیغ کرنی پڑی اور مختلف رکاوٹوں اور ردعمل کا سامنا کرنا پڑا۔

۷۱ سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۷۱

سورۃ نوح مکی ہے اور اس میں ۲۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۹

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ

بے شک بھیجا ہم نے نوحؑ کو انکی قوم کی طرف (یہ کہہ کر) کہ ڈرا تو اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ

ف۱:۔ اس سے مراد طوفانِ نوحؑ بھی ہو سکتا ہے اور قیامت کا عذاب بھی ہے ف۲:۔ فرمایا میں کوئی بات چھپا کر نہیں رکھتا اور میری دعوت کیا ہے؟ ف۳:۔ ہر نبی کی دعوت کا یہ خلاصہ ہے عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے بندے بنو یعنی غلام کی طرح ہر کام اپنے اللہ
کی مرضی اور حکم کے مطابق کرو۔ دوسرا یہ کہ اللہ کی ناراضگی سے ڈرو وہ کام نہ کرو جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور اچھے برے کام بتانے کا کون؟ اللہ کا نبی۔ لہٰذا نبی کی اطاعت کرو یہ تیسرا کام ہے۔ آگے اس کا نتیجہ اور اجر بتا دیا کہ پچھلے سب معاف کر دیئے جائیں گے
گناہوں کو بخش کر نیکیوں کیلئے وقت دے دیگا ایک مقرر مدت یعنی موت تک جو اپنے وقت سے ٹلتی نہیں جس کا تعین اللہ کرتے ہیں ف۵:۔ آگے نوحؑ اپنی کارگذاری پیش کر رہے ہیں اور قوم کا ردِ عمل بھی ف۶:۔ میں قریب بلاتا وہ دور بھاگتے
کانوں میں انگلیاں، منہ پر آنکھوں پر کپڑا اور ساتھ ضد اور غرور۔ یہ ان کا رویہ تھا پھر بھی میں نے ان کا پیچھا نہیں چھوڑا بلکہ ف۸:۔ کھلے عام بازاروں میں، اجتماعات میں، انفرادی طور پر، اجتماعی طور پر، گلی گلی میں، گھر گھر جا کر ہر طرح سمجھایا
کہ اپنے پالنے والے سے گناہوں کی معافی مانگو تو وہ بہت بڑا بخشنے والا ہے
ف۹:۔ اس کا نتیجہ دنیا میں یہ فائدہ ہوگا کہ قحط، خشک سالی، رزق اور اولاد کی
کمی وغیرہ پریشانیوں سے بچ جاؤ گے اور آخرت کے دائمی عذاب سے بھی چھٹکارا ہوگا

يَّأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ① قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ②

آ جائے ان پر دردناک عذاب ف۱ کہا آپ نے اے میری قوم! میں تمہارے لئے کھول کر ڈرسنانے والا ہوں ف۲

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ③ يَغْفِرْ لَكُم مِّن

کہ تم عبادت کرو اللہ کی اور ڈرو اسکے عذاب سے اور میرا حکم مانو ف۳ تو اللہ بخش دے گا تمہارے

ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ

تمہارے گناہوں سے اور مہلت دے گا تم کو ایک وقت مقرر تک کے لئے ف۴ بے شک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا وقت

إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ④ قَالَ رَبِّ إِنِّي

جب آ جائے تو وہ پیچھے نہیں کیا جا سکتا اگر تم بات کو جانتے ہو ف۵ کہا آپ نے اے میرے رب! میں نے

دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا

بلایا اپنی قوم کو رات کو بھی اور دن کو بھی پس نہ بڑھایا ان کے لئے میری پکار نے مگر

فِرَارًا ⑥ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ

بھاگنا ہی ف۶ اور میں نے جب کبھی ان کو بلایا تاکہ تو بخش دے انکے گناہ تو ڈال دیں انہوں نے اپنی انگلیاں

فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا

اپنے کانوں میں اور ڈھانپ لیا اپنے بدنوں کو اپنے کپڑوں میں اور ضد کرتے رہے اور غرور کرتے رہے

اسْتِكْبَارًا ⑦ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ⑧ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ

پوری طرح غرور کرنا ف۷ پھر یہ بات ہوئی کہ میں نے بلایا ان کو کھلے طریقے پر پھر میں نے سمجھایا اعلانیہ بھی

لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ⑨ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

ان کو اور پوشیدہ بھی انکے ساتھ باتیں کی ہیں ف۸ پس میں نے ان سے کہا بخشش مانگو اپنے پالنے والے سے

إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ⑩ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ⑪

بے شک وہ رب گناہ بخشنے والا ہے ف۹ وہ چھوڑ دے گا آسمان کو تم پر لگاتار مینہ برسنے والا

وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ

اور مدد کرے گا تمہاری مالوں کے ساتھ اور بیٹوں کے ساتھ اور بنا دے گا تمہارے لئے باغات

۱؎ :- معافی کا مقدم فرمایا کہ پہلے اخروی زندگی کو اچھا بناؤ اللہ کو راضی کرلو تو مادی زندگی خود بخود اللہ اچھی کر دیں گے۔ آگے اللہ کی بات پر یقین کی دعوت دیتے ہوئے اللہ کی قدرت اور انعامات یاد کرائے کہ ان کے باوجود تم کیوں یقین نہیں کر رہے

۲؎ :- اس سے ایک مراد تو یہ ہے کہ اپنی ذاتی پیدائش پر غور کرو کہ جس نطفہ سے پیدا ہوئے ہو وہ کن کن مراحل سے گذر کر بنا ہے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ پیدا کسی گندے پانی سے ہوئے ہو اور بنے کیا کیا ہو۔ کوئی حاکم، کوئی بہادر، کوئی نیک، کوئی بد، کوئی گورا، کوئی کالا وغیرہ ۳؎ :- خود پر غور نہیں کرتے تو کائنات کی یہ چیزیں دیکھو جو تمہاری قدرت میں نہیں ہیں۔ آگے پھر انسانی زندگی کے سارے مراحل یاد کرائے پیدائش، قبر اور حشر کے لئے قبر سے نکلنا جو ہر انسان کے ساتھ ہونا ہے

۵؎ :- پھر قیامت اور حیات بعد الموت کا عقیدہ سمجھا دیا۔ پہلے کائنات سماوی کا تذکرہ تھا اب کائنات ارضی کی طرف توجہ دی گیا ۶؎ :- اپنی دعوت کا انداز، طرز استدلال اور طریقہ کار عرض کر کے نوحؑ نے ان کے رد عمل کو بیان فرمایا کہ وہ مسلسل نافرمانی ہی کرتے رہے

وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾

اور جاری کر دے گا تمہارے لئے دریاؤں کو ۱؎ پس کیا ہوا کہ تم امید نہیں رکھتے اللہ کی بات کی یقین کرتے ہوئے

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ

اور بے شک اسی اللہ نے پیدا کیا تمہیں مختلف طریقوں سے ۲؎ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے اللہ نے

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا

سات آسمان اوپر نیچے ۳؎ اور بنادیا اللہ نے چاند ان آسمانوں میں روشنی

وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ

اور بنادیا سورج کو چراغ جلتا ہوا ۴؎ اور اسی اللہ نے اگایا تم کو

الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

زمین سے خاص طریقے پر اگانا پھر لوٹادے گا تم کو اسی زمین میں اور پھر نکالے گا تم کو پوری طرح نکالنا ۵؎

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا

اور اللہ ہی نے بنایا تمہارے لئے زمین کو ایک بچھونا تاکہ چلو تم اسی زمین میں کھلے راستوں میں

فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ ع ۲ ۹

۶؎ کہا نوحؑ نے اے میرے رب! بے شک میری قوم نے میری نافرمانی کی اور پیروی کی اسی جس نے

يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾

بڑھایا ہے اسکے مال نے اور اس کی اولاد نے گھاٹا ہی ۷؎ اور تدبیر کی ایسی تدبیر جو بہت بڑی تدبیر ہے ۸؎

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ

اور کہتے ہیں ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو اور نہ چھوڑو ودّ کو اور سواع کو

وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا

یغوث کو اور یعوق اور نسر کو ۹؎ اور بے شک انہوں نے گمراہ کیا بہت لوگوں کو اور نہ

تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا

بڑھایا ان نافرمانوں کے لئے مگر گمراہی کو ہی ۱۰؎ اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے وہ پانی میں غرق کئے گئے پس داخل کر دئیے گئے

۷؎ :- قوم نے اپنے سرداروں کی بات مانی جس سے ان کو نقصان میں اضافہ ہی ہوا

۸؎ :- آخر قوم نے نوحؑ کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا تو نوحؑ نے پھر اللہ سے یہ بددعا کر دی

۹؎ :- یہ پانچ بت تھے جو مختلف کاموں کیلئے بنائے ہوئے تھے یہی بتوں کا سلسلہ عرب اور ہندوستان وغیرہ میں آیا۔ یہ پانچوں پہلے دور کے برگزیدہ بندے تھے ان کی وفات پر شیطان نے لوگوں سے ان کی تصویریں اور بت بنوا کر پہلے احترام پھر عبادت پر لگا دیا

۱۰؎ :- اللہ نے بددعا قبول کر لی اور ساری انسانیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا سوائے چند فرمانبرداروں کے جو نوحؑ کی اولاد سے ہی تھے جن سے آگے نسل چلی

ےا :۔ اللہ نے پانی کے راستے آگ میں پہنچا دیا ۔ ۲ :۔ آگے نوحؑ کی دعا کا باقی حصہ مذکور ہے ۔ ۳ :۔ اس سے واضح ہے کہ پوری زمین پر سوائے کشتی میں سوار افراد کے کوئی انسان نہ بچا ۔ ۴ :۔ آخر میں نوحؑ نے اپنی ، اپنے والدین کی ، اپنے ساتھیوں کی اور قیامت تک آنے والے مومن مرد ، عورتوں کیلئے بخشش کی دعا کردی ۔ تفسیروں میں ہے کہ نوحؑ کے ساتھ اپنی اولاد سمیت چالیس آدمی تھے اور آگے جو نسل انسانی چلی وہ نوحؑ کے تین بیٹوں حام ، سام ، یافث کی اولاد ہے ۔

۵ :۔ سورۃ الجن مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اس میں جنوں کے ایمان کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس سورۃ کا نام "سورۃ الجن" رکھا ہے ۔ پچھلی سورۃ نوحؑ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ساڑھے نو سو سال کی طویل مدت میں جن لوگوں نے نبی کی بات کو دل سے نہ سنا وہ محروم رہے اور تباہ و برباد کردئے گئے ۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ دل کی توجہ اور طلب سے سننے سے انسان تو انسان جنوں جیسی آگ سے پیدا کردہ سرکش مخلوق بھی متاثر ہو کر ایمان لے آتی ہے ۔ سورۃ احقاف میں جنوں کے نماز فجر میں حضورؐ کے قرآن سننے کا ذکر گزر چکا ہے اور یہ بھی کہ حضورؐ کو اس بات کا علم نہیں تھا ۔ اس سورۃ میں تفصیل سے اس واقعہ اور اس کے بعد جنوں کے بیتوعہ "ایمان" قوم کو دعوت ایمان و توحید کا ذکر کیا گیا ہے ۔

حضورؐ کی بعثت سے قبل جن آسمانوں پر جاکر کچھ غیب کی باتیں سن لیتے اور زمین پر آکر کاہنوں اور ساحروں کو کچھ اپنی طرف سے ملا کر بتادیتے اور وہ پھر آگے پھیلا کر لوگوں کو گمراہ بھی کرتے اور دنیاوی نفع بھی ان سے کماتے ۔ آپؐ کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ بند کرا دیا تاکہ وحی الٰہی کی حفاظت ہو اور اس کیلئے شہاب ثاقب مقرر کر دئے ۔ جب جنوں نے یہ محسوس کیا تو پوری زمین پر پھیل کر سبب تلاش کرنے لگے اور اسی سلسلہ میں وہ مکے سے گزرے اور حضورؐ کا قرآن سن کر وہ بھی سمجھ گئے اور ایمان بھی لے آئے ۔ حضورؐ کو بذریعہ وحی مطلع کرکے حکم فرما دیا گیا کہ معاملہ ہے تو میرے اور جنوں کے درمیان ہے مگر چونکہ آپؐ پر ایمان لے آئے ہیں اسلئے آپ کو بھی بتا رہا ہوں اور آپؐ لوگوں کو بھی بتادیں ۔

۶ :۔ جن ناری مخلوق ہے جو بھاپ سے پیدا ہوئی اسلئے نظر نہیں آتی ۔ یہ دو حروف جیم اور نون جہاں بھی اکٹھے ہیں وہ چیز پوشیدہ ہوتی ہے مثلاً جنت ، جنون ، جنین ، جُنّہ یعنی ڈھال جسکے پیچھے آدمی چھپ جاتا ہے ۔ جنوں کے وجود پر ایمان ضروری ہے علماء تفسیر نے لکھا ہے کہ اس واقعہ کے بعد جنوں کے وفود کئی بار حضورؐ کے پاس آئے ۔ استمع کا مطلب ہے کہ دل کے کانوں سے پوری توجہ سے طلب سے قرآن کو سنا

۷ :۔ اور عجیب کیوں ہے ؟ یہ عام کتاب نہیں بلکہ یہ تو ہدایت کی طرف بلا رہی ہے

۸ :۔ ہم تو توحید کے قائل ہوگئے قرآن کو مان لیا حضورؐ کی رسالت پر ایمان لائے لہٰذا اب یہودیوں ، عیسائیوں ، مجوسیوں ، مشرکوں کی طرح کسی کو نہ خدا کا شریک مانیں گے نہ بیوی نہ بیٹا نہ بیٹیاں ۔ یہ اسلئے واضح کیا کہ وہ ہدایت کی تلاش میں سب کا طریقہ دیکھتے رہے تھے اور کہیں اطمینان قلب نہیں ہوا تھا اور وہ ابھی تک فیصلہ نہ کرسکے تھے

۹ :۔ بار بار کلمۂ رب کہا کہ ہمارا پالنے والا اللہ ہے تو اسکے ساتھ کسی اور کو کیوں شامل کریں

۱۰ :۔ ولد سے مراد مطلقاً اولاد ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی ۔ آگے جنوں نے ان سب مشرکوں اور کافروں کو بیوقوف قرار دیا جو غیر معقول رویہ اور عقیدے اپنائے ہوئے تھے

نَارًا ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝٢٥ وَقَالَ

دوزخ کی آگ میں ۱ پس نہ پایا اپنے لئے اللہ کے مقابلے میں کسی کو مدد کرنے والا ۲ اور کہا

نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝٢٦

نوحؑ نے اے میرے رب! نہ چھوڑ زمین پر کافروں میں سے کوئی بھی بسنے والا ۳

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا

اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ بہکاتے رہیں گے تیرے بندوں کو اور نہ جنیں گے مگر نافرمانوں کو

كَفَّارًا ۝٢٧ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ

اور ناشکروں کو ۴ اے میرے رب! بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ان تمام لوگوں کو جو داخل ہیں میرے گھر میں

مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ

ایماندار ہوکر اور بخش دے ایماندار مردوں کو اور ایماندار عورتوں کو اور نہ بڑھانا اپنی حد سے توڑنے والوں

اِلَّا تَبَارًا ۝٢٨ ع

کے لئے مگر تباہی کو

النصف ع ٢ ٨ ١٠

٧٢ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ٤٠

سورۃ جن مکی ہے اور اس میں ۲۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۵

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝١

آپ فرمادیجئے وحی کی گئی میری طرف اللہ کی طرف سے کہ بیشک چند جنوں نے قرآن کریم کو ۶ پس انہوں نے کہا ہم نے سنا ۷ ایسے قرآن کو جو بڑا عجیب ہے ۸

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝٢

جو رہنمائی کرتا ہے نیکی کی طرف پس ہم ایمان لائے اس قرآن پر اور آئندہ کیلئے ہم کبھی شریک نہ ٹھہرائیں گے اپنے رب کے ساتھ

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝٣ وَّ

اور بے شک بہت بلند ہے شان ہمارے رب کی ۹ نہیں بنایا اس نے اپنے لئے کسی کو بیوی اور نہ کسی کو اولاد ۱۰ اور

ے: ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ انسان اور جن کم از کم خدا کی طرف جھوٹی باتیں منسوب نہیں کریں گے۔ آگے جنوں کی گمراہی کی ایک خاص وجہ بھی ذکر کر دی جو آج بھی موجود ہے ۳ے: انسان جنوں کی عبادت بھی کرتے تھے اور انہیں اپنا محافظ سمجھ لیا جس سے جنوں نے بھی خود کو
اس قابل سمجھ لیا۔ یہ انسانی کمزوری ہے حالانکہ جن خود مخلوق اور محتاج ہیں ان کی انسانوں سے ظاہری قوت کی زیادتی، پلک جھپکنے میں ہزاروں میل فاصلہ کر لینا وغیرہ ان کی تخلیقی صفات میں سے ہے۔ اب تو جنوں نے حضورؐ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ امت
کے نیک لوگوں کو تنگ نہیں کریں گے۔ مسلمان خود اللہ کو چھوڑ کر باقی مخلوق سے ڈرنے لگے یا جنوں کو عملیات سے قابو کر کے دنیا کمانے لگے تو پھر تو وہ پریشان ہوں گا ۵ے: آگے جنوں نے اس وقت موجود مذاہب کا یہ خیال بھی ذکر کر دیا کہ وہ حضورؐ کی بعثت
پر یقین نہیں رکھتے تھے ۶ے: آگے جنوں نے اپنی محسوسات کا ذکر کیا جو ابتدا میں لکھا جا چکا ہے ۸ے: یہ محسوس کر کے ہم نے تدبر شروع کی کہ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے زمینی مخلوق کے لئے کیا منصوبہ کر دیا ہے؟ ۱۰ے: آگے اپنی جنس کا بیڑا کا حصہ بھی بتا دیا

۱۱ے: ہم بھی مختلف عقیدوں اور طریقوں پر تھے لیکن یہ یقین تھا کہ اللہ کے
مقابلے میں ہماری کوئی حیثیت نہیں اور اس کی گرفت سے ہم بھاگ نہیں سکتے
۱۲ے: اسی لئے ہم راہ حق کی تلاش میں تھے مگر اطمینان نہیں ہوا لیکن جب
حضورؐ کی زبان سے قرآن دھیان سے سنا تو ہم نے اس ہدایت کو فوراً قبول کر لیا

أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّا

بے شک کیا کرتے تھے ہمارے بیوقوف اللہ پر دور کی باتیں اور ہمارا یہ خیال تھا

أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿٥﴾ وَأَنَّهُ كَانَ

کہ ہرگز نہ کہیں گے انسان اور جن بھی اللہ پر جھوٹ ۵ اور بے شک

رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ

کچھ مرد انسانوں میں سے پناہ مانگتے تھے جنوں کے ساتھ ہو کر ۳ پس بڑھا دیا انسانوں نے

رَهَقًا ﴿٦﴾ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ﴿٧﴾

جنوں کی گمراہی اور نافرمانی کو ۳ اور بے شک انسانوں کا بھی یہ خیال تھا کہ مبعوث نہ کرے گا اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو نبی بنا کر ۷

وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا

اور بے شک ہم نے ٹٹولا آسمان کو پس ہم نے پایا آسمان کو بھرا ہوا سخت پہرے کے ساتھ

وَشُهُبًا ﴿٨﴾ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن

اور شہابوں کے ساتھ ۸ اور بے شک ہم بیٹھا کرتے تھے آسمان میں ایسی جگہوں پر جہاں سے بات سنی جا سکے پس جو کوئی اب

يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿٩﴾ وَأَنَّا لَا نَدْرِي

کان لگائے گا پائے گا ایسے انگارے کو جو اس کی گھات میں بیٹھا ہوا ہے ۹ اور بے شک ہم نہیں جانتے تھے

أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

کہ کیا کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے زمین والوں کے لئے یا ارادہ کیا ہے ان کے لئے ان کے رب نے

رَشَدًا ﴿١٠﴾ وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا

ہدایت کا ۱۰ اور بے شک ہم میں سے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ اس کے مقابلے میں برے ہیں بے شک ہم تھے

طَرَائِقَ قِدَدًا ﴿١١﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ

جدا جدا طریقوں پر ۱۱ اور بے شک ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نہ تھکا سکیں گے اللہ کو زمین میں

وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا ﴿١٢﴾ وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ

اور نہ اسی سے بھاگ سکیں گے ۱۲ اور بے شک ہم نے جب سن لیا اس ہدایت کی بات کو تو ہم اس پر ایمان لے آئے

فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝١٣ وَّاَنَّا مِنَّا

پس جو کوئی بھی ایمان لے آئیگا اپنے رب پر پس وہ نہ ڈریگا کسی قسم کے گھاٹے سے اور نہ کسی قسم کی زیادتی سے اور بے شک ہم میں سے کچھ

الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝١٤

لوگ فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان ہیں پس جو کوئی اسلام لے آیا اس نے پا لیا ہدایت کو

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝١٥ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا

اور بے شک وہ لوگ جو نافرمان ہیں پس وہ دوزخ کا ایندھن ہونگے اور اگر یہ جن سیدھے رہتے

عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۝١٦ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَ

ہدایت کے راستے پر تو ہم ان کو سیراب کرتے ایسا پانی جو لذیذ ہوتا ہے تاکہ ہم آزمائیں ان کو اس ہدایت کے بارے میں اور

مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝١٧ وَّ

جو کوئی منہ موڑ لے گا اپنے رب کی یاد سے اللہ اس کو پہنچائے گا ایسے عذاب کی طرف جو بڑا مشکل عذاب ہے اور

اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝١٨ وَّاَنَّهٗ لَمَّا

بے شک مسجدیں اللہ کا گھر ہیں پس نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو بھی اور بے شک جب

ع ۱۹ ۱۱ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝١٩ ع

کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اللہ کو پکارنے کیلئے تو یہ لوگ اس پر گروہوں کی شکل میں جمع ہو جاتے ہیں

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٠ قُلْ اِنِّىْ لَآ

آپ فرما دیجئے میں تو پکارتا ہوں اپنے رب کو اور کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا اپنے رب کے ساتھ آپ فرما دیجئے میں نہیں

اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝٢١ قُلْ اِنِّىْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ

مالک تمہارے کسی تکلیف کے دینے کا اور نہ کسی رہنمائی کا آپ فرما دیجئے مجھ کو کوئی نہ بچا سکے گا

اللّٰهِ اَحَدٌ ڏ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٢ اِلَّا بَلٰغًا

اللہ سے اور نہ میں پاؤنگا اللہ کے سوا کسی پناہ کی جگہ کو مگر بات پہنچانی ہے

مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ

اللہ کی طرف سے اور پیغام اللہ کے اور جو کوئی نافرمانی کریگا اللہ کی اور اس کے رسول کی پس بے شک

۱۳: یعنی جب رب کا ہی ذکر کیا کرتا اب ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ ہم اپنے رب پر ایمان لانے والوں کے اعمال میں کوئی کمی بیشی نہیں کریگا نہ نیکیوں کی کٹوتی ہوگی نہ گناہوں کو بڑھایا جائیگا بلکہ انصاف سے حساب کر کے پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔

۱۶: کہتے تھے سب جن ہدایت قدرتی کر دیتے تو ثواب تو وہ مل گئی ہے سارے اس کو مانتے ہیں۔ یہ مسلمان جنوں کا اپنے ہم جنسوں کو وعظ ہے ۱۵: یعنی نافرمانی کی سزا بتائی آگے فرمانبرداروں کی جزا کہ وہ جو نیک آگے سے بڑھے ہیں ان کو لذیذ پانی دیں گے

۱۷: فرمایا یہ زندگی آزمائش کا نام ہے جو مانے گا وہ اجر پائیگا جو منہ موڑے گا اللہ کی یاد سے اس کو عذاب کی صورت میں سزا ملے گی ۱۸: آگے دعوت توحید دی کہ مساجد میں یعنی عبادت میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس سے مراد

اعضائے سجدہ بھی ہیں پیشانی، ہاتھ، گھٹنے وغیرہ کہ یہ بھی غیر اللہ کے سامنے نہ جھکاؤ اور نہ سجدہ کرو ۱۹: جنوں نے توحید کا ذکر کر کے آگے رسالت کی تعریف بھی کر دی کہ بندہ کامل یعنی حضورؐ جب قرآن پڑھتے ہیں تو ان کے حمایتی دیوانہ وار جمع ہو جاتے ہیں

یعنی اس سے مراد مشرکین بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ رکاوٹ ڈالنے کیلئے اکٹھے ہو جاتے ہیں تاکہ شور و غوغا کر کے لوگوں کو سننے نہ دیں۔ یہاں تک سارا وعظ جنوں کا تھا آگے اللہ تعالیٰ حضورؐ سے اعلان توحید اور ذاتی حیثیت کی وضاحت کرا رہے ہیں

۲۰: یہ جنوں کیلئے بھی ہو سکتا ہے اور کفار مکہ کیلئے بھی کہ میں خود صرف اللہ کو پکارتا ہوں

۲۱: فرمایا میں بھی اگر خدا سے کوئی غلط بات منسوب کر دوں گا تو سزا سے بچ نہ سکوں گا

۲۳: میرا منصب اور فرض صرف یہ ہے جو اللہ کے پیغام کو نہ مانے گا اس کی سزا یہ ہوگی

ا :- چونکہ یہ ابتدائی دور تھا مکہ کے کافر مسلمانوں کی بہت کم تعداد کا طعنہ دیتے تھے اسلئے آگے فرمادیا ہے ۲ :- آگے کافروں کے اس سوال کا جواب بھی دیدیا کہ عذاب کے وقت کا صحیح علم نہیں ہے وہ عالم الغیب یعنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

۳ :- البتہ اپنے رسولوں کو بذریعہ وحی جتنا ضروری سمجھتا ہے بتادیتا ہے اور وہ بھی اس اہتمام سے کہ فرشتے اس وحی کا حصار کیئے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ شیطان وغیرہ اس میں کوئی ملاوٹ نہ کرسکیں اور نہ ہی جن وغیرہ لوگوں تک پہنچائیں

۴ :- اس وضاحت سے علم غیب کلی اللہ ہی کی ذات کیلئے خاص ظاہر کردیا کہ ذرے ذرے کی تعداد قطرے قطرے کا شمار، پتے پتے کا علم صرف اور صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو ہی ہے

۵ :- سورۃ المزمل مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کی ابتدا میں حضورؐ کو المزمل کے صفاتی نام سے خطاب فرمایا گیا شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ المزمل۔

لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰىٓ اِذَا رَاَوْا مَا

اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ رہیں گے اسی آگ میں ہے یہاں تک کہ جب دیکھیں گے اس عذاب کو جس کا

يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

ان کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے یہ جان لیں گے کہ کس کے کمزور تھے امدادی اور کس کی کم تھی تعداد ا

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ

آپ فرمادیجئے میں نہیں جانتا آیا قریب ہے وہ عذاب جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے یا مقرر کی ہے اس کیلئے

رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ

میرے رب نے کوئی اور مدت ۲ وہی جانتا ہے چھپی باتوں کو پس خبردار نہیں کرتا اپنے غیب پر

اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ

کسی کو بھی مگر جس کو چن لے اپنے رسولوں میں سے ۳ پس بے شک اللہ تعالیٰ

يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

چلاتا ہے اس کے آگے اور پیچھے حفاظت کرنے والوں کو

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ

تاکہ جان لے کہ بے شک پہنچائے انہوں نے پیغام اپنے رب کے اور گھیر رکھا ہے اللہ نے ان تمام حالات کو جو ان کے

وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ / ۱۲

پاس ہیں اور گن رکھا ہے اللہ نے ہر چیز کو پوری گنتی میں ۴

۷۳ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۳

سورۃ مزمل مکی ہے اور اس میں ۲۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۶

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ

اے گرم کپڑے میں لپٹنے والے ۷ آپ کھڑے ہو جائیں رات کو مگر کچھ تھوڑا حصہ ہے آدھی رات یا تھوڑا کم کر دیں

پہلی سورۃ الجن کے دوسرے رکوع میں حضورؐ سے ان کی حیثیت، منصب اور فریضہ کا اعلان کرایا گیا اور اس سورۃ میں آپؐ کو طریقہ تبلیغ کا نظام بتادیا

۶ :- یہ سورۃ بالکل ابتدائی دنوں کی ہے جب حضورؐ پر غار حرا میں پہلی وحی کا نزول ہوا تو اس کی عظمت سے آپؐ کانپتے ہوئے گھر تشریف لائے اور گھروالوں سے فرمایا زمّلونی، دثّرونی۔ یہ کیفیت اللہ کو اتنی پسند آئی کہ اسی لقب سے آپؐ کو خطاب فرمایا یہ بھی حضورؐ کی خصوصیات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن میں آپؐ کو ذاتی نام سے نہیں پکارا بلکہ صفاتی ناموں اور القاب سے پکارا۔ آگے آپؐ کو پروگرام دیا کہ اب یوں وقت گذاریں اور اسطرح تبلیغ کریں

۷ :- فرمایا آپ کو جو فریضہ ادا کرنا ہے اس کیلئے قوت قیام لیل سے پیدا ہوگی

سے ۱ :۔ ابتداء میں اور نمازیں فرض نہیں تھیں صرف تہجد کی نماز کا حکم دیا اور اس کیلئے وقت کی حدود مقرر کر دیں۔ آگے فرمایا اس قیام لیل میں کمی بھی کر سکتے ہیں ۲ :۔ مخارج اور ادائیگی کا انداز وہ ہو جو ہم نے بتایا ہے۔ یہ علم تجوید ہے جس کا سیکھنا بہت ضروری ہے

۔ قیام لیل اور تلاوت قرآن ایک قوت پیدا کرنے کیلئے ہے جو قول ثقیل کو برداشت کر سکے ۳ :۔ قول ثقیل سے مراد وحی الٰہی، تبلیغ اسلام اور جہاد ہے۔ آگے رات کے جاگنے کا دوسرا اثر بیان فرمایا کہ یہ انسان کے اندر سے قوت بہیمیہ ختم کرتا ہے

سے ۴ :۔ یعنی بات میں، تبلیغ میں پختگی پیدا ہوگی اور وہ سامع کو متاثر کریگی۔ آگے فرمایا دن کو آپ کیلئے تبلیغ کی مصروفیت بہت زیادہ ہے اسکے علاوہ بھی مشاغل دنیوی ہیں تو اس میں اللہ کے ذکر کو معمول بنائے رکھیں یعنی ذکر لسانی جاری رہے

سے ۵ :۔ اس سے مراد خلوت میں ذکر الٰہی ہے کہ کچھ وقت سب سے کٹ کر اللہ سے باتیں کریں۔ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور پر اعتماد نہ کریں جو بڑی طاقت والا ہے آگے اس طاقت کا اشارہ فرما دیا ۶ :۔ فرمایا ظاہراً آپ کمزور ہیں یتیم ہیں

آپکے ساتھ غریب اور نادار ہیں لیکن کارساز میں ہوں جو سب طاقتوں کا مالک ہوں۔ آگے فرمایا کافروں کے طعنوں، الزامات اور بے ہودہ باتوں کو سن کر صبر کریں، بحث و مباحثہ نہ کریں بلکہ ان کی صحبت ترک کر دیں اور اچھے انداز سے چھٹکارا کریں

سے ۷ :۔ آگے فرمایا انہیں میرے حوالے کر دیں جو دنیا دار ہیں میں ان سے نمٹ لونگا

سے ۸ :۔ فرمایا انہیں کچھ مہلت دیدیں اسکے بعد جو عذاب دونگا وہ ایسا دردناک ہوگا

سے ۹ :۔ اس دن کی ہیبت سے زمین اور پہاڑوں کی یہ حالت ہو جائیگی تو انسان جو انسانی کمزور ہے اس کا کیا حال ہوگا اسلئے آگے فرمایا اس دن کے عذاب سے بچنے کیلئے میں نے جو رسول بھیجا ہے اس پر ایمان لاؤ اور وہ جو احکام دیتے ان پر عمل کرو۔

سے ۱۰ :۔ قیامت کے دن میرا رسول تم پر گواہی دے گا کہ تم نے میرے حکموں کو مانا یا نافرمانی کی آگے تاریخی گواہی دیکر سمجھایا کہ جس طرح فرعون کی طرف موسیٰ کو بھیجا وہ نہ مانا تو اس خدائی کے دعویدار کو کتنا سخت پکڑا۔ تم اس سے سبق حاصل کرو ورنہ تمہیں بھی پکڑا جائیگا

سے ۱۱ :۔ آگے پھر قیامت کے دن کی ہیبت کو بیان فرما کر ڈرایا کہ دن بوڑھا کر دیگا

مِنْهُ قَلِيْلًا ۳ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۴ اِنَّا

یا اس پر بڑھا دیں ۱ اور قرآن کو پڑھیں پوری ترتیل کے ساتھ سے ۲ بے شک ہم

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ

جلدی ڈالنے والے ہیں آپ پر ایک بہت بھاری بات کو سے ۳ بے شک رات کا جاگنا

اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۶ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا

سخت ہے روندنے کے لحاظ سے اور بہت پختہ ہے بات کہنے کے لحاظ سے ۴ بے شک آپ کے لئے دن میں بہت زیادہ مصروفیت ہے

طَوِيْلًا ۷ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۸ رَبُّ

اور ذکر کرتے رہیں اپنے رب کے نام کا اور علیحدہ ہو جائیں اسی اللہ کی طرف سب سے جدا ہو کر ۵ وہ اللہ رب ہے

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۹ وَاصْبِرْ

مشرق کا اور مغرب کا کوئی معبود نہیں اسکے سوا پس بنالیں اسی کو اپنا کارساز سے ۶ اور صبر کریں

عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۱۰ وَذَرْنِيْ وَ

آپ ان باتوں پر جو یہ کافر کہہ رہے ہیں۔ اور ان کو چھوڑ دیں اچھی طرح چھوڑ دینا سے ۷ اور میرے حوالے کر دیں ان

الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۱۱ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا

جھٹلانے والوں کو جو نعمتوں والے ہیں اور ان کو مہلت دیدیں تھوڑی دیر کے لئے ۸ بے شک ہمارے ہاں بیڑیاں ہیں

وَّجَحِيْمًا ۱۲ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۱۳ يَوْمَ تَرْجُفُ

اور آگ کا ڈھیر ہے اور ایسا کھانا ہے جو گلے میں اٹک جائیگا اور دردناک عذاب ہے جس دن کانپے گی

الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۱۴ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ

یہ زمین اور پہاڑ اور پہاڑ اڑتی ہوئی ریت کا ڈھیر ہو جائیں گے سے ۹ بے شک بھیجا ہم نے

اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۱۵

تمہاری طرف بہت بڑے رسول کو جو گواہ ہے تم پر ۱۰ جیسا بھیجا تھا ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول کو

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۱۶

پس نافرمانی کی فرعون نے اس رسول کی پس ہم نے پکڑ لیا پکڑنا سختی کا سے ۱۱

ـ١ـ : اس دن کی ہیبت سے بچوں کے بال بھی سفید ہو جائیں گے ۔ یہ محاورہ بھی ہے ـ٢ـ : آگے فرمایا اس دن عذاب سے بچنا ہے تو قرآن کو مانو اور اس پر عمل کرو ابھی وقت ہے ـ٣ـ : آگے حضورؐ کو تسلی دے کر مزید پروگرام بھی بتایا کہ ساتھی بھی اختیار کریں

ـ٤ـ : سورۃ کی ابتدا میں قیام لیل کی طوالت بھی اس آیت سے تقریباً ایک سال بعد نازل ہوئی وقت کی پابندی ختم کر دی گئی اور وجہ بھی بتا دی ـ٥ـ : آگے فرمایا اب قیام لیل فرض نہیں البتہ فرض نمازیں، زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کو معمول بنا لیں

ـ٦ـ : اس سے اللہ بھی راضی ہوگا مخلوق بھی راضی ہوگی تو پھر نتیجہ اچھا نکلے گا جو آگے ذکر ہے

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ

پس تم کس طرح بچو گے اگر تم نے کفر کیا اس بڑے دن کے عذاب سے جو کر دے گا بچوں کا

شِيْبَا ﴿١٧﴾ اِۨلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ

بوڑھا ـ١ـ اس دن آسمان پھٹ جائے گا اس عذاب کی وجہ سے بے شک اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا ـ٢ـ بے شک

هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ ع ١٩ ١٣

یہ قرآن ایک نصیحت ہے پس جو کوئی چاہتا ہو اختیار کر لے اپنے رب کی طرف جانے کے راستے کو ـ٣ـ

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ

بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ کھڑے ہوتے ہیں قریب رات کی دو تہائی کے اور

نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ

آدھی رات اور ایک تہائی حصہ بھی اور ایک ٹولہ ان لوگوں میں سے جو آپ کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی

يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

اندازہ ٹھہراتا ہے رات کا بھی اور دن کا بھی اللہ جانتا ہے کہ تمہاری یہ طاقت نہ رہے گی پس اللہ نے معاف کر دیا

عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ

تم پر پس پڑھو تم وہ جتنا آسان ہو اس قرآن سے ـ٤ـ اللہ جانتا ہے کہ

سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ

ہو جائیں گے تم میں سے کوئی بیمار اور کچھ ایسے بھی ہیں جو سفر کرتے ہیں زمین میں

يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ

ڈھونڈتے ہیں اللہ کے فضل کو اور کچھ ایسے بھی ہیں جو لڑتے ہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اللہ کی راہ میں پس پڑھو تم وہ جتنا آسان ہو اس قرآن سے ـ٥ـ اور قائم رکھو نماز کو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

اور دیتے رہو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو قرض اخلاص کا ـ٦ـ اور جو کچھ آگے بھیجو گے

ملا:۔ اللہ کی راہ میں دیئے ہوئے مال اور نیکی کے اعمال کا بدلہ کئی درجے زیادہ اور بہتر قیامت میں مل جائیگا۔ آگے فرمایا یہ مالی و جانی عبادات کر کے مغرور نہ ہونا بلکہ ان کی ادائیگی میں کی گئی کوتاہی پر اللہ سے معافی مانگتے رہنا وہ معاف کر دیگا

ملا:۔ سورۃ المدثر بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس میں حضورؐ کو المدثر کے لقب سے خطاب فرمایا گیا شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ المدثر رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں طریقہ تبلیغ اور نظام تربیت تھا حضور اکرمؐ کیلئے اس سورۃ میں بھی وہی تسلسل ہے اور ابتدا میں فرائض رسالت بیان ہو رہے ہیں۔ جس طرح پچھلی سورۃ میں درمیان میں منکرین کیلئے قیامت کے دن والے عذاب کا ذکر ہے اسی سورۃ میں بھی دونوں گروہوں یعنی مومنین اور منکرین کے اعمال بیان فرمائے اور قیامت میں ان کیلئے جزا و سزا کو بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ سورۃ المزمل کی پہلی آیت کی تشریح میں ذکر ہے یہ کیفیت پہلی وحی کے وقت پیش آئی اللہ تعالیٰ کو یہ ادا پسند آئی اور اسی لقب سے پکارا اور فرمایا اب وحی کا پہلے والا اثر کم ہو گیا ہوگا اب لحاف کو چھوڑیں اور اس وحی کو آگے پہنچانے کا فریضہ ادا کرنا شروع کر دیں جو فرائض رسالت میں سے ہے۔

سے:۔ لوگوں کو اللہ کے عذاب قیامت اور اسکی نافرمانی سے ڈرائیں اور اسی کیلئے ان کے سامنے رب کی بڑائی بیان کریں تاکہ وہ اسکی ناراضگی سے ڈریں

ھ:۔ اس کام کے دوران آپکی ذاتی کیفیت کیا ہو پاک و صاف کپڑے پہنیں اور ہر قسم کی ظاہری و باطنی گندگی کو خود سے دور رکھیں خصوصاً بتوں اور بد اخلاقی کی گندگی۔

ملا:۔ آگے فرمایا آپکا یہ عمل اگرچہ انسانیت کے بھلے کیلئے ہے لیکن نہ تو ان لوگوں سے کوئی بدلہ احسان کا چاہیں اور نہ ہی ان کی مخالفت و ایذا رسانی پر جھگڑا کریں جواب دیں بلکہ صبر و استقلال سے اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں اس کے پیغام کو مسلسل پہنچاتے رہیں

سے:۔ ان کافروں کیلئے قیامت کا دن انتقام لینے کیلئے ضرور قائم ہوگا جو ان کیلئے مشکل ہوگا

ش:۔ آگے کافروں کے ایک عیاش مالدار سردار ولید بن مغیرہ کا ذکر کیا جس نے یہ دعوت توحید اور قیامت کی منطق کا سن کر باقی منکرین کی طرح انکار و استہزاء کیا لیکن ساتھ حضورؐ کی ہستی و بے کسی کو بھی نشانہ بنایا اسیلئے اللہ نے خود اس کا جواب دیدیا

و:۔ فرمایا پیدا تو اس کو بھی میں نے ہی اکیلا ہی کیا تھا اگر آپ اکیلے ہیں تو کیا فرق پڑتا ہے اگر اس کو زیادہ اولاد اور مال دیدیا ہے تو آپؐ کی معنوی اولاد تو بے حد و حساب ہوئی اور قیصر و کسریٰ کے خزانے آپ کے قدموں میں ہو گئے۔

لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا

اپنے بھلے کے لئے کوئی بھی اچھی چیز اس کو پاؤ گے اللہ کے ہاں وہ اس سے بہتر ہوگا

وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

اور اجر میں بڑا ہوگا ملا اور بخشش مانگتے رہو اللہ سے اپنے گناہوں کی بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

مہربان ہے

٧٤ سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ٤

سورۃ مدثر مکی ہے اور اس میں ٥٦ آیتیں اور ٢ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ملا

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ قُمْ فَأَنذِرْ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ

اے گرم کپڑے میں لپٹنے والے ملا آپ کھڑے ہو جائیں پس لوگوں کو ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کریں ھ اور اپنے کپڑوں کو

فَطَهِّرْ ﴿٤﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿٥﴾ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ﴿٦﴾ وَ

پاک رکھیں اور بتوں کی گندگی سے دور رہیں ملا اور احسان نہ جتائیں بات کو زیادہ کرنے کا اور

لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿٧﴾ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴿٨﴾ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ

اپنے رب کے حکم کو سہتے رہیں ملا پس جب پھونکا جائے گا اس کو کھی چیز میں بس وہ دن ہوگا

يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿١٠﴾ ذَرْنِي وَمَنْ

جو سخت دن ہے کافروں پر آسان نہ ہوگا ش آپ چھوڑ دیں مجھے اور اسکو جسکو

خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿١٢﴾ وَبَنِينَ

پیدا کیا میں نے اکیلا ہی و اور دیئے میں نے اسکو مال بڑے پھیلے والے اور ایسے بیٹے

شُهُودًا ﴿١٣﴾ وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ

جو اسکے پاس حاضر رہتے ہیں اور مہیا کر دی میں نے اس کو بہت زیادہ عیش دینی پھر یہ چاہتا ہے کہ اسکے لئے کو

ع ١ ١٤ ٢

س ۱: اللہ تعالیٰ نے اس کا پورا نقشہ بیان فرما دیا ہے۔ ج: آگے اس کے ایک خاص رویّہ کو بیان فرمایا جب وہ قرآن سن کر متاثر ہوا تو باقی سرداروں نے اس کو ایک مجلس میں بلا کر ورغلایا تو اس نے ان کو متاثر کرنے کیلئے انکے جواب میں حضورؐ کے بارے میں یہ انداز اپنایا
س ۲: اس نے بھی باقی منکرین کی طرح قرآن کو جادو اور انسانی کلام قرار دیدیا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کلام سمجھ چکنے کے بعد محض اپنی برادری کو خوش رکھنے کیلئے منکر ہو گیا ہے تو پھر اپنے لئے سخت ذلیل کرنیوالی سزا بھی سن لے جو دوسرے منکرین کو بھی ملے گی۔
س ۳: دوزخ کا پورا نقشہ بتا دیا آگے فرمایا اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ ج: اس تعداد کی حکمتیں علماء نے تفصیل سے لکھی ہیں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اس تعداد کو بھی منکرین و اہل کتاب کیلئے آزمائش قرار دیا اسلئے کہ توریت میں بھی یہی تعداد لکھی ہوئی ہے
س ۴: کہ کفار اس تعداد کا مزاح اڑائیں گے کہ ہم ہزاروں ہیں یہ انیس فرشتے ہمارا کیا کر لیں گے اور مومنین اور اہل کتاب جو فرشتوں کی طاقت کو جانتے ہیں وہ یہ بات مان لیں گے خصوصاً اہل کتاب تو قرآن کے سچا ہونے کو سمجھ لیں گے اور نہ ماننا تو مستحق عذاب ہونگے

أَزِيدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ
میں اور بڑھا دوں ہرگز نہیں ہوگا بے شک یہ میری آیتوں کا دشمن تھا میں عذاب دونگا اس کو

صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾
چڑھنے والا عذاب ہے بے شک اس نے غور و فکر کی اور اندازہ لگایا پس یہ مارا جائے کیسا اندازہ لگایا

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ
پھر مارا جائے اس نے کیسا اندازہ لگایا پھر دیکھا پھر ماتھے پر بل ڈالا اور

بَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا
منہ کو بگاڑ دیا پھر پیٹھ دے کر جانے لگا غرور کرتے ہوئے پھر کہا یہ قرآن تو

إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾
وہی جادو ہے جو پہلے سے نقل چلا آتا ہے یہ تو ایک انسان کی بات ہے

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِي وَ
اس کو میں داخل کردونگا دوزخ میں اور تو کیا سمجھے وہ دوزخ کیسی ہے کسی کو باقی نہ رکھے گی اور

لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾
نہ چھوڑے گی جھلسا دینے والی ہے انسان کے چمڑے کو اس دوزخ پر انیس فرشتے مقرر ہیں

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ
اور نہیں بنائے ہم نے دوزخ کا انتظام کرنے والے مگر فرشتے اور نہیں بنائی ہم نے ان کی یہ تعداد

إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
مگر آزمائش کافروں کے لئے ہے تاکہ یقین کرلیں وہ لوگ جن کو دی گئی کتاب آپ سے پہلے

وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا
اور بڑھ جائیں وہ لوگ جو ایمان لائے اپنے ایمان میں اور شک نہ کریں وہ لوگ جن کو دی گئی ہے

الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
کتاب آپ سے پہلے اور شک نہ کریں ایمان والے اور تاکہ کہہ دیں وہ لوگ جن کے دلوں میں کفر کی بیماری ہے

۱: فرمایا ہدایت دینے نہ دینے کا فیصلہ بھی اسی بنیاد پر ہوتا ہے کہ کون تسلیم و رضا والا ہے اور کون بد بخت انکار و غرور والا ۔ ۲: فرمایا یہ تعداد تو صرف جہنم کے منتظمین کی تھی اصل تعداد تو تیرے رب کے علم میں ہے اور یہ تذکرہ بے عبرت و نصیحت کیلئے ہیں
۳: آگے اللہ نے جہنم کی موجودگی کی پختگی اور یقینی ہونے کو بیان کرنے کیلئے قسمیں اٹھائیں ۔ ۴: اشارہ فرمایا یہ سب کچھ بھی جو بڑی قدرت سے ہو رہا ہے جہنم بھی بڑی قدرت سے موجود ہے اور اس کی یہ کیفیت ہے ۔ ۵: فرمایا اب انسان کی مرضی ہے آگے بڑھے یا پیچھے
۶: البتہ فیصلہ عملوں کی بنیاد پر ہی ہوگا ۔ ۷: آگے فرمایا نیز دائیں گروہ کا ذکر اور ان کا دوزخیوں سے سوال جواب ذکر فرمایا ۔ ۸: وہاں کائنات ختم ہو جائیگی ہزاروں میل دور سے بالمشافہ گفتگو ہو سکے گی ۔ وہاں اہل جنت دوزخیوں سے عذاب کی وجہ پوچھیں گے
۹: وہ جواب میں اپنے برے اعمال بتائیں گے ۔ یہ ہر انسان کو سمجھایا جا رہا ہے کہ تم نے یہ کام کئے تو تم بھی دوزخ میں جاؤ گے اسلئے ان سے بچو ۔ ۱۰: نماز سے اعراض، غریبوں کی مدد نہ کرنا، دین کے خلاف بحث اور سب سے بڑھ کر یوم حساب کا انکار جو ہر برائی کی جڑ ہے ۔
۱۱: یہ تو ان کا اعتراف جرم تھا آگے فرمایا کہ دنیا کی طرح وہاں کافر کو کوئی سفارش کام نہ آئیگی دنیا میں تو کچھ نہ کچھ کام آ جاتی تھی ۔ ۱۲: آگے فرمایا ان کو کیا ہو گیا ہے کہ اتنا کچھ سمجھانے کے باوجود یہ قرآن سے اعراض کر رہے ہیں ۔ یہ تو بالکل بدکنے والے گدھوں کی طرح ہیں

وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ

اور کافر بھی کیا چاہا اللہ نے اس مثال کو بیان کر کے ۱ اسی طرح گمراہ چھوڑ دیتا ہے

اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ

اللہ جسکو بھی چاہتا ہے اور راہ پر لے آتا ہے جسے بھی چاہتا ہے اور کوئی بھی نہیں جانتا تیرے رب کی فوجوں

ع ۱ ۳۱ ۱۵ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾

مگر وہی جانتا ہے ۲ اور یہ بات تو نصیحت ہے انسانوں کیلئے ۳ یاد رکھو بے قسم ہے چاند کی

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى

اور رات کی جب پیٹھ دے جائے اور صبح کی جب روشنی کرے ۴ بے شک یہ دوزخ ان بڑی چیزوں

الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ

میں سے ایک چیز ہے جو ڈرانیوالی ہے انسانوں کیلئے ۵ جو چاہے تم میں سے آگے بڑھے جنت کی طرف یا جہنم کی جانب

يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ

پیچھے ہٹے ۶ ہر انسان قیامت کے دن اپنے عملوں میں گروی ہوگا ۷ مگر وہ لوگ جن کو نامۂ اعمال دیا جائیگا

مع ۱۶ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا

دائیں ہاتھ میں وہ جنتوں میں ہونگے پوچھیں گے ایک دوسرے سے ۸ مجرموں کے متعلق اے جہنمیو! کس چیز نے

سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ

پہنچایا تم کو اسی دوزخ میں ۹ کہیں گے وہ جہنمی ہم نہ تھے نمازی لوگوں میں سے اور ہم نہ تھے

نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

کھانا کھلاتے مسکینوں کو اور ہم بکتے تھے بکنے والوں کے ساتھ اور

كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ

ہم جھٹلاتے تھے اسی بدلے کے دن کو ۱۰ یہاں تک کہ پا لیا ہم کو موت نے ۱۱ پس نہ نفع دے گی ایسے کافروں کو

شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾

شفاعت شفاعت کرنیوالوں کی ۱۲ پس کیا ہوا ان کو اسی قرآن کی نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں

ف۲:۔ آگے صاف بتا دی کہ یہ حضورؐ کی ضد کی وجہ سے ان کی بات نہ ماننا نہیں چاہتے بلکہ ان کی آرزو ہے کہ خود ان پر خدا کے صحیفے یا فرشتے نازل ہوں ف۳:۔ فرمایا یہ نہیں ہو سکتا ان میں تو یہ صلاحیت ہی نہیں اور یہ اس خواہش میں مخلص بھی نہیں اصل یہ ہے کہ وہ تو یوم حساب کے ہی منکر ہیں تو جب جزا و سزا کا خوف ہی نہیں تو نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر کیسے ایمان لے آئیں گے ف۴:۔ آگے فرمایا ہر ایک کو صحیفہ دینے کے بجائے یہ ایک قرآن ہی کافی ہے جو بہت بڑی نصیحت ہے جو ماننا چاہے مان لے

ف۵:۔ اور مان وہ سکے گا جس کیلئے اللہ اسکی فطرت سلیم کی وجہ سے چاہے گا اور اللہ اپنی ناراضگی سے ڈرنے والوں اور گناہوں کی معافیاں مانگنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے

ف۵:۔ سورۃ القیمۃ بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اسکی پہلی آیت میں اللہ نے قیامت کی قسم اٹھائی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ القیمۃ"۔ پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ منکرین کے ایمان نہ لانے کی وجہ ان کا قیامت کو نہ ماننا ہے تو اس پوری سورۃ القیامۃ کو نازل فرما کر اور قیامت کی تفصیلات بتا کر سمجھا دیا کہ تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے اسکے وقوع میں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ تو ہو کر رہے گی

ف۶:۔ ابتدا میں ہی اللہ نے قیامت کی قسم کھا کر اس کی اہمیت جتلا دی

ف۷:۔ یہ نفس کی وہ قسم ہے جو گناہ پر ملامت کرتی ہے اور اسی طرح نیکیوں کی کمی پر۔ اس کے علاوہ نفس مطمئنہ اور نفس لوامہ ہیں جو پورے طور پر نیک اور برے لوگوں کے ہیں۔ نفس لوامہ درمیانے لوگوں کا ہے جو کبھی نیکی کبھی برائی کرتے رہتے ہیں۔ ان دونوں چیزوں کی قسم کھا کر یعنی گواہ بنا کر آگے اللہ حیات بعد الموت بیان فرما رہے ہیں

ف۸:۔ فرمایا ہیں نہ ہوگا بلکہ انگلیوں کے پور بھی ہی ہونگے۔ آگے انسان کی فطرت بتائی

ف۹:۔ فجر کا معنی کیفیت برائی ہے یہاں مراد نافرمانی ہے اسی طرح ڈھٹائی بھی مراد ہے

آگے فرمایا ایسی چیزوں کی بنا پر بجائے ماننے کے پوچھتا ہے کہ قیامت کب ہوگی

ف۱۰:۔ اللہ نے اس سورۃ کو قیامت کی تفصیل بیان کرکے دیدیا کہ یہ کیفیت ہوگی

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ

یہ قرآن سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے وہ گدھے بھاگتے ہیں جو شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہیں ف۱ بلکہ چاہتا ہے

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا

ہر آدمی ان میں سے کہ ہر ایک کو ملیں گے کھلے ہوئے صحیفے ف۲ بات یہ بھی نہیں بلکہ یہ نہیں

يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَن شَاءَ

ڈرتے قیامت سے ف۳ یاد رکھو یہ قرآن بہت بڑی نصیحت ہے ف۴ اب جو چاہے

ذَكَرَهُ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ

نصیحت حاصل کرے ف۵ اور نصیحت حاصل نہیں کر سکتے مگر جب اللہ چاہے اس اللہ سے

التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

ڈرنا چاہیے اور وہی اللہ بخشنے والا ہے

ع ۲ ۲۵ ۱۶

۷۵ سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ۳۱

سورۃ قیامت مکی ہے اور اس میں ۴۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۵

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١﴾ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی ف۶ اور میں قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہے ف۷

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَادِرِينَ

کیا سمجھ بیٹھا ہے انسان کہ ہم نہ جمع کر سکیں گے اس کی ہڈیاں کیوں نہیں بلکہ ہم تو قادر ہیں اس

عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ

بات پر کہ برابر کر دیں اس کے پور بند کو ف۸ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ نافرمانی کرے

أَمَامَهُ ﴿٥﴾ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ

اللہ کے سامنے ف۹ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا ف۱۰ پس جب چندھیا جائیں گی

۱: یہ آج تو تم شک کر رہے ہو جب قیامت آئیگی تو پھر دیکھ نہ سکو گے اور تم کیا چیز ہو کائنات کی مضبوط ترین اور روشن ترین چیزوں کا یہ حال ہو جائیگا ۲۔ اس کیفیت میں پھر انسان کا حال کیا ہوگا؟ ۳: یہ انسان بھاگنا چاہے گا فرمایا آج بچ نہیں سکتا۔

۴: آج تجھے اپنے پالنے والے کو حساب دینا ہے اور کس چیز کا؟ ۵: جو اعمال کرکے آگے بھیج دیئے تھے اور ان کے جو اثرات مرنے کے بعد پیچھے چھوڑ آیا تھا ان کا بھی حساب ہوگا۔ آگے فرمایا اگرچہ یہ چیزیں دونوں تو ہیں ہر انسان خود پر گہری نظر رکھنے والا ہے!

اپنے اچھے برے کاموں سے بخوبی آگاہ ہے ۶۔ البتہ اگر دھوکہ دینے کیلئے بہانہ بازی کرے تو الگ بات ہے اپنے دل سے سب کچھ سمجھتا ہے ۷: قیامت کے تذکرے کے درمیان اب وحی کا ذکر کر دیا کہ قیامت پر ایمان وحی پر ہوگا جو وحی کو مانے گا ورنہ انکاری کرے گا

۷: مفہوم کو سمجھایا کہ قرآن کی آیتوں کا اکٹھا کرنا، ان کو آپ کے سینے میں مکمل طور پر محفوظ کرنا ہمارا کام ہے آپ جبرئیل کی اتباع میں صحیح ادائیگی کے ساتھ ان کے ساتھ ساتھ پڑھیں۔ علماء نے علم تجوید و ترتیل کو اسی سے الہامی علم ثابت کیا ہے۔ آگے مزید وضاحت کردی

۸: فرمایا صرف جمع و حفاظت قرآن ہی نہیں اس کا بیان بھی پوری وضاحت و تشریح کے ساتھ ہمارے ذمہ ہے۔ اس سے علماء نے وحی غیر متلو یعنی حدیث بھی مراد لی ہے جو قرآن کی تشریح ہے۔ آگے لوگوں کو خطاب فرمایا کہ تم دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہو جو سامنے ہے

لیکن فانی ہے اور آخرت کی زندگی کو چھوڑ رہے ہو جو اصلی ہے اور دائمی ہے۔

۹: آگے پھر قیامت کا منظر بیان کر دیا جو سورۃ کی ابتدا سے جاری ہے۔

۱۰: یہ چہرے اللہ کو اور قیامت کو ماننے والے اور اچھے اعمال والوں کے ہونگے

۱۱: اور یہ منکرین اور قیامت کو نہ ماننے والوں کے ہونگے۔ آگے موت کا منظر بیان

فرمادیا جو آخرت کی پہلی سیڑھی ہے۔ یہ حالت بالخصوص کافرین و بداعمال لوگوں کی ہوگی

الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩

آنکھیں ۱ اور سیاہ ہو جائے گا چاند اور ٹکرا جائیں گے آپس میں سورج اور چاند ۲

يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١ إِلَىٰ

کہہ دے گا انسان آج کے دن کونسی جگہ ہے جہاں وہ بھاگ کر چھپ جائے ۳ ہرگز نہیں آج نہیں بچ سکتا

رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا

تیرے رب کے سامنے آج تیرا ٹھہرنا ہوگا ۴ خبر دی جائے گی انسان کو اس دن ان کاموں کی جو اس نے

قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝١٣ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝١٤

پہلے کئے تھے اور وہ چیزیں جو پیچھے چھوڑ کر آیا ہے ۵ بلکہ انسان اپنی جان پر پوری طرح دیکھنے والا ہے ۶

وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝١٥ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

اگرچہ ڈال دے اپنے عذر اور بہانے ۶ آپ نہ ہلائیں اپنی زبان کو جلدی پڑھنے کے لئے

بِهِ ۝١٦ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝١٧ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ

اس قرآن کو بے شک ہمارے ذمہ ہے قرآن کو اکٹھا کرنا اور اس کا پڑھنا پس جب ہم پڑھیں اس قرآن کو پس آپ پیروی کریں

قُرْآنَهُ ۝١٨ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝١٩ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ

اس پڑھنے کی ۷ پھر بے شک ہمارے ذمہ ہے اس قرآن کا کھول کر بیان کرنا بھی ۸ یاد رہے بلکہ تم پسند کرتے ہو

الْعَاجِلَةَ ۝٢٠ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝٢١ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝٢٢

اس جلدی کی زندگی کو اور چھوڑ دیتے ہو قیامت کی زندگی کو ۹ کئی چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝٢٤ تَظُنُّ

اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہونگے ۱۰ اور کئی چہرے اس دن اداس ہوں گے وہ سمجھیں گے

أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝٢٥ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝٢٦

کہ ان پر کوئی مصیبت آنے والی ہے ۱۱ یاد رکھو جب پہنچ جاتا ہے روح انسان کے گلے میں

وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝٢٧ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝٢٨ وَالْتَفَّتِ

اور کہنے لگتا ہے کیا ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنیوالا اور بندہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اس کا اس گھر سے جدا ہونا ہے اور لپٹ جاتی ہے

سا:۔ دنیا میں تو نانگوں کے ساتھ چلتا تھا وہاں اپنے اعمال کے ساتھ چلے گا۔ آگے وہ اعمال بتا دیئے جو اس برے انجام کا سبب ہیں ۲:۔ آگے ان اعمال کا نتیجہ بتا دیا چار اعمال پر چار دفعہ خرابی کو دھرا دیا ۳:۔ آگے فرمایا اتنی لمبی زندگی دے کر حساب بھی لیا جائے گا۔

۴:۔ آگے عقیدہ حیات بعد الموت کو سمجھانے کیلئے انسان کے پورے تخلیقی عمل کی طرف اشارہ کیا کہ جو خدا منی ایک پانی کی بوند سے پیدا کر کے اس سے مرد و عورت بنا سکتا ہے وہ تمہارے مردہ بدن کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔

۵:۔ سورۃ الدھر مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پہلی آیت میں ہی الدھر کا کلمہ آیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الدھر"۔ بعض علماء نے اس سورۃ کو مدنی لکھا ہے کہ ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہے "دہر" لمبے وقت یعنی زمانے کو کہتے ہیں۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں انسان کی پیدائش کا نقشہ بیان فرما کر حیات بعد الموت کا عقیدہ سمجھایا اور اس سورۃ کی ابتدا میں انسان کی پیدائش سے کچھ زمانہ پہلے اس کی حیثیت بتلادی اور اسکے بعد اسکی پیدائش بیان کر کے مقصد تخلیق اور اسکے نتیجہ میں قیامت کی جزا و سزا کا تفصیلی ذکر کیا۔ وہ اعمال بتائے جو قیامت کی بہتری کا سبب بنتے ہیں اور آخر میں وہ جو قیامت میں ناکامی دیتے ہیں

۶:۔ یہ کیفیت ہر انسان کی ہوتی ہے پیدائش سے کچھ عرصہ قبل یعنی سال دو سال پہلے کسی کو اس کے متعلق وہم و گمان ہی نہیں ہوتا۔ اس کی جنس، شکل و صورت، قد کاٹھ اچھائی برائی، طاقت و قوت، عقل و فہم کا کسی کو تصور و خیال بھی نہیں ہوتا۔ اس مرحلے کا ذکر فرما کر آگے پیدائش کو بیان فرمایا

السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ ع ١/٣٠ ١٧

پنڈلی　پنڈلی کے ساتھ　(اسے کیا جاتا ہے) آج کے دن　تیرے رب کی طرف　تیرا چلنا ہے ۱

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾

پس (لعین انسان) نے اس بات کو سچا نہ سمجھا اور نہ ہی نماز ادا کی　لیکن　جھٹلا دیا　اور پیٹھ دے کر چلا گیا

ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾

پھر چلا گیا　اپنے گھر والوں کے پاس　غرور کرتے ہوئے ۲　تباہی ہے　تیرے لئے　پس تباہی ہے

ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن

پھر تباہی ہے　تیرے لئے　پھر تباہی ہے ۳　کیا یہ سمجھتا ہے　انسان　کہ

يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾

اُسے یوں ہی　چھوڑ دیا جائے گا ۴　کیا یہ انسان نہ تھا اس خاص پانی کی بوند　جسے خاص طریقے پر ٹپکایا گیا

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

پھر یہی آدمی　جما ہوا خون بن گیا　پھر اللہ نے اسے بنایا　پھر ٹھیک بنایا　پھر بنا دیئے اللہ نے اس پانی سے دو جوڑے

الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن

نر بھی　اور مادہ بھی　کیا یہ اللہ　قادر نہیں ہے　اس بات پر

يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾ ع ٢/١٠ ١٨

کہ　مُردوں　کو زندہ کردے

٧٦　سُورَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَىٰ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ　٩٨

سورۃ　دہر　مکی ہے اور اس میں　٣١　آیتیں　اور　٢　رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو　نہایت مہربان　بخشنے والا　ہے ۵

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ﴿١﴾

بے شک گذر چکا ہے　انسان پر　ایسا زمانہ　کہ یہ کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کا ذکر کیا جائے ۶

ف۱ : فرمایا گندے پانی کی بوند سے پیدا کرکے سمیع و بصیر انسان بنا دیتا ہوں۔ یہاں سمیع پہلے فرمایا اسلئے کہ انسان کی سننے کی صلاحیت پیدا ہوتے ہی کام شروع کر دیتی ہے اور مرتے وقت سب سے آخر میں سلب ہوتی ہے بلکہ سماع موتیٰ کے عقیدے کے مطابق مرنے کے بعد اور قبر میں بھی موجود رہتی ہے۔ قوت سامعہ قوت باصرہ سے زیادہ وسیع اور مفید بھی ہے۔ آگے فرمایا پیدا کرکے انسان کو سبیل نجات و حیات دکھا دیا کہ اب جس پر چلنا چاہتا ہے چلے۔ ہم اس کے مطابق تیرے ساتھ سلوک کریں گے

ف۲ : بعض علماء نے اس سے مراد ولادت میں آسانی بھی لی ہے کہ عدم سے وجود میں لانے اور قوت سامعہ و باصرہ دینے پر وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری۔ اسی طرح یہ مراد بھی ہے کہ رہنمائی کیلئے ہم نے اپنے انبیاء بھی بھیجے تاکہ وہ ان داخلی و خارجی قوتوں سے صحیح کام لے

ف۳ : آگے ناشکری کرنے والوں کو کافر قرار دے کر ان کی اخروی سزا بیان فرمائی گئی۔ فرمایا ان منکرین کو زنجیروں میں جکڑ کر گلے میں طوق ڈال کر گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ آگے ان کے مقابلے میں فرمانبردار اور نیکوکار لوگوں کے انعام تفصیل سے بتائے

ف۵ : کافور بہت ٹھنڈی تاثیر والی ہوتی ہے۔ آگے فرمایا اس چشمے آب سے پانی کی نالیاں بنا کر اپنے گھروں تک لے جائیں گے کچھ تھوڑا سا کام بھی کریں گے ف۶ : آگے ان کامیاب لوگوں کے اعمال اور نشانیاں بتائیں۔ سب سے پہلے مال کے خرچ کا ذکر کیا

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ

بے شک ہم نے بنایا انسان کو ایک پانی کی بوند سے جو ملی جلی ہوتی ہے ہم اس کو پلٹتے رہتے ہیں پھر ہم بنا دیتے ہیں اس کو

سَمِيعًا بَصِيرًا ۝٢ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا

سننے والا دیکھنے والا ف۱ بے شک ہم نے راستہ دکھا دیا انسان کو ف۲ مگر اسے قبول کیا کبھی قدر کے ساتھ اور کبھی

كَفُورًا ۝٣ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝٤

بے قدری کے ساتھ ف۳ بے شک ہم نے تیار کر رکھے ہیں کافروں کے لئے زنجیر اور طوق اور آگ ف۴

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝٥

بے شک نیک لوگ پئیں گے اس پیالے سے جس میں کافور کی ملاوٹ ہوگی ف۵

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝٦ يُوفُونَ

وہ ایسا چشمہ ہے جس کا پانی پئیں گے اللہ کے بندے جس کو چلا لیں گے پوری طرح چلانا ف۶ جو پورا کرتے ہیں

بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝٧ وَيُطْعِمُونَ

اپنی منتوں کو ف۷ اور ڈرتے ہیں اس دن سے جس دن کی برائی بڑی پھیلی ہوگی ف۸ اور کھانا کھلاتے ہیں

الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝٨ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ

ف۹ اللہ کی محبت پر مسکینوں کو اور یتیموں کو اور قیدیوں کو (اور کہتے ہیں) ہم تم کو کھانا کھلاتے ہیں

لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝٩ إِنَّا نَخَافُ مِن

اللہ کی رضا کے لئے نہیں چاہتے تم سے بدلہ اور نہ شکر گذاری ف۱۰ ہم تو ڈرتے ہیں

رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝١٠ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ

اپنے رب سے اس دن سے جو بڑا تنگ ہوگا بڑا پریشان کرنیوالا ہوگا ف۱۱ پس بچا لیا ان کو اللہ نے اس دن کی تکلیفوں سے اور

وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝١٢

دی ان کو تازگی اور خوشی بھی اور بدلہ دیا ان کو ان کے صبر کی وجہ سے جنت کا ف۱۲ اور ریشم کے لباس کا

مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا

تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اس جنت میں تختوں پر نہ دیکھیں گے جنت میں دھوپ کو اور نہ

ف۷ : منّت عموماً مالی صدقہ کی ہوتی ہے اور حلال دینا انسان کیلئے مشکل ترین کام ہے آگے ان کا عقیدہ بیان کر دیا کہ قیامت کے ڈر سے ایفائے عہد اور انفاق مال کرتے ہیں۔

ف۸ :- بعض علماء نے اگلی آیات کا شان نزول یہ بتایا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک دن حضرت علیؓ کے گھر فاقہ تھا رات کو یہودی کے باغ میں مزدوری کرکے کچھ جَو لائے جو حضرت فاطمہؓ نے پیس کر تین روٹیاں لگائیں جو باری باری مسکین، یتیم اور قیدی کے مانگنے پر انہیں دیدیں اور خود اہل خانہ کیلئے کچھ نہ بچا۔ اس پر یہ آیات فوراً نازل ہوئیں حضورؐ نے مجلس میں بیان کیں حضرت علیؓ نے گھر آکر بتایا اور جا کر حضورؐ کو خبر دیدی کہ آپکی بیٹی نے یہ ایثار کیا تو اس موقع پر حضورؐ نے فرمایا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي۔

ف۹ :- اس سے مراد تیار شدہ کھانا ہے جو دینا عموماً انسان کو مشکل محسوس ہوتا ہے

ف۱۰ :- فرمایا اس صدقہ پر کسی احسان یا بدلے یا شکریے کی توقع نہیں رکھتے بلکہ خالص اپنے رب کی رضا کے طلبگار ہوتے ہیں اور قیامت کے دن کی بہتری چاہتے ہیں

ف۱۱ :- آگے فرمایا انکی خواہش کے مطابق اللہ قیامت بہتر کر دیگا اور ظاہری باطنی خوشی دیگا

ف۱۲ :- صبر عام معنوں میں تو تکلیف کو برداشت کرنے کو کہا جاتا ہے لیکن اس کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ ایسا کام جو کرنے سے طبیعت پر بوجھ پڑے لیکن خدا کے حکم کو پورا کرنے کیلئے وہ کرے تو یہ صبر کا صحیح مظاہرہ ہوگا جیسے روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، لگا ہوا کھانا دے دینا وغیرہ یعنی خواہشات نفسانی کو چھوڑ کر احکام الٰہی اور سنت نبویؐ پر خدا کی رضا کیلئے عمل۔ آگے نعمتوں کی تفصیل اور جنتیوں کی کیفیت بیان فرمائی

١: یعنی معتدل موسم ہوگا آگے فرمایا درختوں سے پھل لینے کیلئے اٹھنا نہیں پڑے گا بلکہ خوشے جھک کر خود قریب ہو جائیں گے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو ۔ ٢: یہ زنجبیل جو ہم استعمال کرتے ہیں یہ بھی جنت کی چیز ہے ۔ آگے چشمے کا نام بھی بتا دیا
٣: ایسا وسیع ملک جس کی کوئی حد ہی نہ ہوگی ۔ آگے لباس تک کی کیفیت بتا دی ۔ ان ساری باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فرق و درجے بھی بیک وقت ہونگے اور یہ بھی دنیا والے جنہوں نے تکلیف برداشت کی اور ان پر خدا کی رضا کیلئے صبر کیا ۔
٤: اللہ تعالیٰ قدر افزائی کیلئے یہ جتلا دینگے ورنہ انسان کا عمل کیا حیثیت رکھتا ہے خدا کی نعمتوں اور احسانات کے مقابلے میں ۔ آگے ان نیکیوں اور محنت کی بنیاد اور اعمال کی تفصیل بتا دی ۔ خطاب تو حضورؐ کو ہے لیکن حکم سب کیلئے ہے
٥: سب سے بنیادی چیز قرآن پر ایمان ہے اور منکرین سے انقطاع ٦: آگے فرمایا صبح شام اللہ کا ذکر یا نماز بھی مراد ہو سکتی ہے ۔ اسی طرح نماز تہجد یا نماز عشاء اور رات کے وقت کا زیادہ حصہ یاد الٰہی اور عبادت میں گذارنا

زَمْهَرِيرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾

بہت زیادہ سردی کو ١ اور جھکے ہونگے ان پر سائے جنت کے اور جھکے ہونگے خوشے جنت کے پوری طرح جھکنا

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿١٥﴾

اور پھریں گے ان پر ایسے برتن لے کر جو چاندی کے برتن ہونگے اور ایسے پیالے ہونگے جیسا کہ شیشہ ہوتا ہے

قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا

وہ شیشہ ہوگا جیسے چاندی سے بنایا گیا ہوگا پورے اندازے کے ساتھ اور پلایا جائے گا ان کو جنت میں ایسا پیالہ

كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ

جس میں زنجبیل کی ملاوٹ ہوگی ٢ ایک چشمہ ہوگا اسی جنت میں جس کا نام سلسبیل ہوگا اور پھریں گے

عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا

ان پر ایسے غلام لڑکے جو ہمیشہ رہنے والے ہونگے جب دیکھے گا تو ان کو سمجھے گا موتی

مَنْثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾

بکھرے ہوئے ہیں اور جب تو دیکھے گا وہاں دیکھے گا نعمتوں کو اور بہت بڑے ملک کو ٣

عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ

ان پر لباس ہونگے باریک ریشم کے اور موٹے سبز اور گاڑھے (اور بیچ ریشم کے) جن کو پہنائے جائیں گے کنگن

مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ

چاندی کے اور ان کو پلائے گا ان کا رب پاکیزہ شراب بھی (ان سے کہا جائیگا) یہ بدلہ ہے تمہارے

لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

ع ١ ٢٢ ١٩

نیک کاموں کا اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے ٤ بے شک ہم نے اتارا آپ پر

الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا

یہ قرآن تھوڑی تھوڑی مقدار میں ٥ پس آپ صبر کرتے رہیں اپنے رب کے حکم کے سامنے اور بات نہ مانیں ان میں سے کسی گنہگار کی

أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ

نہ کسی ناشکرے کی ٦ اور ذکر کریں آپ اپنے رب کے نام کا صبح بھی اور شام کو بھی اور رات کے کچھ حصے میں بھی

قرأ حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف

سا: یہ مومنین کا اللہ کو عمل ہے آگے منکرین کا حال بیان فرمادیا ہے ۲: دنیاوی زندگی کو اخروی دائمی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اور قیامت یعنی حیات بعد الموت کو مانتے ہی نہیں کہ دوبارہ زندگی کیسے ممکن ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ اس کا جواب دے رہے ہیں
۳: سورۃ کی ابتدا میں بھی پیدائش کو بیان فرمایا یہاں بھی یہی بتایا کہ عدم سے وجود میں ہم لائے ہیں تو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے ۴: اس سے مراد دوبارہ بنا دینا بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ اگر یہ نہیں مانتے تو ان کی جگہ ماننے والوں کو
آباد کر دیں گے۔ آگے پھر وہی ابتدا والی راستہ دکھانے والی بات دہرادی ۵: اور اللہ کسی کیلئے ہدایت کے راستے پر چلنا پسند کرے گا جو اس کی طرف انابت کرے گا جس کی فطرت سلیم ہوگی ۶: آگے نافرمانوں کی سزا بھی بتادی
۷: سورۃ المرسلٰت بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سورۃ کا پہلا کلمہ مرسلٰت ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ المرسلٰت رکھا ہے۔ پہلی سورۃ کے آخر میں نافرمانوں کیلئے عذاب الیم کا اعلان فرمایا ہے اور
اس سورۃ میں اس عذاب کی تفصیل بیان فرمادی ہے۔ پہلے قسمیں کھا کر قیامت کے یقینی ہونے کو بیان فرمایا پھر اس کی کیفیت بتائی اسکے بعد نافرمانوں کی سزا بیان فرما کر آخر میں فرمانبرداروں کی جزا بیان فرمادی۔ جھٹلانے والوں کیلئے قیامت کی خرابی کا اعلان بار بار دہرا کر ڈرایا۔

فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا ۲۶ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوۡنَ

سجدہ کریں اللہ کے لئے اور پاکی بیان کریں اسکی رات کے زیادہ حصے میں ۔ بے شک یہ لوگ پسند کرتے ہیں

الۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُوۡنَ وَرَآءَهُمۡ يَوۡمًا ثَقِيۡلًا ۲۷ نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ

دنیا کی زندگی کو اور چھوڑ رہے ہیں اپنے آگے آنیوالے بہت بڑے بھاری دن کو ۔ بے شک ہم نے بنایا ان کو

وَشَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ ۚ وَاِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا ۲۸

اور پختہ کیا ان کی طاقت کو ۔ اور جب ہم چاہیں گے بدل دیں گے ان کو ان کی طرح اور انسانوں کو ۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ۲۹ وَمَا

بے شک یہ ایک نصیحت ہے پس جو کوئی چاہتا ہے اختیار کرلے اپنے رب کی طرف جانے کے راستے کو اور نہیں

تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۳۰

چاہ سکتے تم مگر جب چاہے اللہ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا بڑی حکمت والا ہے

يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ

داخل کرے گا جسے بھی چاہے گا اپنی رحمت میں ۔ اور نافرمانوں کے لئے تیار کر رکھا ہے اللہ نے

عَذَابًا اَلِيۡمًا ۳۱

دردناک عذاب

ع ۲ / ۲۹ / ۲

۷۷ سُوۡرَةُ الۡمُرۡسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمۡسُوۡنَ اٰيَةً وَفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ ۳۳

سورۃ مرسلٰت مکی ہے اور اس میں ۵۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۱ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۲ وَّالنّٰشِرٰتِ

مجھے قسم ہے ان ہواؤں کی جو چلائی جاتی ہیں خوشخبری دینے کیلئے ۸ اور ان ہواؤں کی جو اکھیڑتی ہیں پوری طرح اکھیڑنا ۹ اور ان ہواؤں کی جو ابھار کر دیتی ہیں

نَشۡرًا ۳ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۴ فَالۡمُلۡقِيٰتِ ذِكۡرًا ۵ عُذۡرًا اَوۡ

پوری طرح ابھارنا پھر ان کی جو تقسیم کر دیتی ہیں پوری طرح تقسیم کرنا مجھے قسم ہے ان فرشتوں کی جو ذکر ڈالتے ہیں ۱۵ عذر دور کرنے کیلئے یا

۸: بعض علماء نے ان سب آیات سے فرشتے بھی مراد لئے ہیں۔ ہواؤں کی بھی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بہت جگہ مختلف انداز سے مثالیں دی ہیں اسلئے کہ ہوا کی مثال روح کی طرح ہے جو نظر نہیں آتی لیکن انسانی زندگی کیلئے ناگزیر ہے اسی طرح ہوا کی مختلف قسمیں روح کی مختلف صفات کی طرح ہیں جس طرح روح نیک بد سعادتمند بدبخت وغیرہ ہوتی ہے۔

۹: جس طرح قوم عاد و ثمود کو اکھیڑا۔ آگے بادلوں کو لانے اور بکھیرنے والی ہواؤں کا ذکر ہے

۱۵: اس سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ کا ذکر نبیوں کے دل پر ڈالتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید ڈالا تاکہ وہ لوگوں تک پہنچا دیں اور وہ حساب کتاب کے وقت کوئی عذر نہ کر سکیں۔

یہ سمجھا دیا کہ جو خدا ان تصرفات پر قادر ہے وہ قیامت کو بھی قائم کر سکتا ہے۔ تم اس کے وقوع میں شک نہ کرو۔ آگے قیامت کی نشانیاں اور کیفیت بتادی ہے۔ آگے قیام قیامت کا مقصد بیان فرمادیا کہ رسول اپنی امتوں کے ساتھ پیش ہوکر اپنی رپورٹ پیش کردیں گے
فرمایا اس دن قیامت کو جھٹلانے والوں کی تباہی ہوگی۔ آگے سمجھایا کہ دنیا میں نافرمانوں کی تباہی کا حال تم بھی دیکھ رہے ہو کہ پے در پے یہ واقعات ہوئے۔ تم ان سے سبق حاصل کرو اور دنیا و آخرت کی تباہی سے بچو۔ تباہی کی تاریخی دلیل دے کر آگے مہربانی
یعنی تخلیق کی دلیل دے کر سمجھایا کہ اس پورے عمل میں کیا کمی اور کوتاہی ہے یہ بھی اللہ کی قدرت سے ہوتا ہے۔ یہ دیکھ کر تم یہ مانو کہ جو خدا پانی کی بوند سے بھی بنا سکتا ہے وہ مٹی کے ڈھیر سے دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے۔ آگے زمین کی مثال دے کر سمجھایا
انسانی زندگی کی ساری ضروریات بھی زمین سے پوری ہوتی ہیں اور مر کر دفن بھی زمین میں ہی ہوتا ہے۔ آگے زمین کی دو چیزوں کا بطور خاص ذکر کردیا۔ پہاڑ زمین کو متوازن رکھے ہوئے ہیں اور پانی انسانی زندگی کیلئے ایک لازمی جزو ہے۔

نُذْرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾

ڈرانے کیلئے ۱ بے شک وہ چیز جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے ضرور ہو کر رہے گی ۲ پس جب ستارے ماند پڑ جائیں گے

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ

اور جب آسمان کو کھول دیا جائے گا اور جب پہاڑوں کو اڑا دیا جائے گا ۳ اور جب رسولوں کو

اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ

اٹھایا جائیگا کس دن کیلئے ان کو مہلت دی گئی تھی فیصلے کے دن کے لئے۔ اور تو کیا جانے

مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ

فیصلے کا دن کیا ہے بربادی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ۴ کیا ہم نے

نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ

ہلاک نہیں کیا پہلے لوگوں کو پھر جو پیچھے آئے پیچھے آنے والے اسی طرح

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ

ہم کرتے ہیں نافرمانوں کے ساتھ بربادی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ۵ کیا

نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۙ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۙ﴿۲۱﴾

ہم نے نہیں بنایا تم کو ایک ذلیل پانی سے پھر رکھا اس کو ایک ٹھہرنے کی جگہ میں۔

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖۗ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ

ایک معلوم اندازے تک پس اندازہ لگایا ہم نے پس ہم کس طرح اچھا اندازہ لگانیوالے ہیں بدبختی ہے

یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ﴿۲۵﴾

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ۶ کیا نہیں بنایا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی

اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ۙ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ

زندوں کے لئے اور مردوں کے لئے ۷ اور کر دئے ہم نے اسی زمین میں پہاڑ جو بڑے اونچے اونچے ہیں اور

اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾

پلایا تم کو خالص پانی جو بڑا لذیذ ہے ۸ تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

ـــ۱: دنیاوی زندگی کے بعد اب اخروی زندگی کا ذکر فرمایا کہ وہاں منکرین کو حکم ہوگا تم جاؤ دوزخ کی آگ میں جس کو تم مانتے نہ تھے ـــ۲: یہ سایہ دوزخ کے دھوئیں کے بادل کا ہوگا جو دوزخی کو دائیں بائیں اور سر کے اوپر سے گھیرے گا اور ظاہر ہے وہ گرم بھی ہوگا
ـــ۳: یہ عام سائے کی طرح ٹھنڈا نہ ہوگا بلکہ آگ کے بڑے بڑے انگارے برسانے والا ہوگا ـــ۴: اونٹوں کی مثال اس لئے دی کہ عرب اُن سے محبت کرتے تھے فرمایا ان اونٹوں جتنے بڑے اور ان جیسے زرد آگ کے انگارے ہوں گے۔ انکو دیکھ کر تم نے قیامت کو جھٹلایا اب بھگتو
ـــ۵: آگے فرمایا ان کی اپنی زبان کی قوت گویائی ختم کر دی جائیگی تا کہ بہانے نہ بنائیں ـــ۶: آگے فرمایا یہ حق سمجھ کر تم فیصلے کے دن اکٹھے ہوگے بلکہ تمہاری ساری جماعت اکٹھی ہوگی اور سب سے کہا جائیگا کہ مل کر آج میرا مقابلہ کر لو کوئی تدبیر اس عذاب سے بچنے کی کر لو
ـــ۷: یہ تو منکرین کا حال تھا آگے ماننے والوں کا حال بھی بتا دیا ـــ۸: اُن کیلئے گرم سایہ تھا ان کیلئے ٹھنڈا سکون بخش سایہ ہوگا ٹھنڈا پانی ہوگا من پسند پھل اور خوراک ہوگی ـــ۹: منکرین کو خطاب کیا کہ تم چونکہ دنیا کو ترجیح دیتے ہو تو اس محدود وقت کیلئے مزے کر لو

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢٩ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ

(ان سے کہا جائیگا) چلے جاؤ اسی چیز کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے ۱ چلے جاؤ ایسے سائے کی طرف

ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝٣٠ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ ۝٣١

جس کی تین شاخیں ہیں ۲ نہ اس میں سایہ ہے اور نہ جگہ ہے تپش سے بچنے کے لئے ۳

اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝٣٢ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝٣٣ وَيْلٌ

بے شک وہ آگ پھینک رہی ہے ایسے انگارے جیسے محل ہوں گویا کہ وہ اونٹ ہیں زرد رنگ کے ۴ ہلاکت ہوگی

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٤ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝٣٥ وَلَا

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ۵ یہ وہ دن ہے جب وہ نہ بول سکیں گے نہ ان کو

يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝٣٦ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٧

اجازت دی جائے گی تا کہ بہانے تراش کریں تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ۶

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝٣٨ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ

(ان سے کہا جائیگا) یہ فیصلے کا دن ہے ہم نے تم کو اکٹھا کیا اور پہلے لوگوں کو بھی پس اگر تم کر سکتے ہو میرا مقابلہ

كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝٣٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٤٠ اِنَّ ع ۱ ۲۱

میں تدبیر تو کوئی تدبیر کر لو ۷ تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بے شک

الْمُتَّقِيْنَ فِىْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝٤١ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٤٢

اللہ سے ڈرنے والے ٹھنڈے سایوں میں ہوں گے اور چشموں کا پانی پیتے ہوں گے ۸ اور پھل کھائیں گے جن کو وہ چاہیں گے

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٤٣ اِنَّا كَذٰلِكَ

(ان سے کہا جائیگا) کھاؤ اور پیو دل کی خوشی کے ساتھ بدلہ ہے ان کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے بے شک اسی طرح

نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝٤٤ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٤٥ كُلُوْا

ہم بدلہ دیں گے دل سے نیکی کرنے والوں کو تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لئے (اے کافرو) کھاؤ

وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝٤٦ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اور فائدہ اٹھاؤ تھوڑے دنوں کے لئے بے شک تم مجرم ہو ۹ تباہی ہوگی اس دن

سے۔ آگے ان کے جرم کی وضاحت کردی ہے۔ ۲۔ آخر میں فرمایا کہ اس قرآن پر جو اتنی وضاحت سے ہر پیرائے/انداز سے بات سمجھا رہا ہے اگر یہ ایمان نہیں لاتے تو پھر اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔ یہ تو بہت بدنصیب اور بدبخت ہیں

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ

جھٹلانے والوں کے لئے ۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ کے سامنے جھکو۔ یہ نہیں جھکتے بتاہی ہوگی

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲ ۱۰ ۲۲

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ۲۔ پس کس بات پر قرآن کے سوا یہ ایمان لائیں گے

۱:۔ "سورۃ النبا" مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی دوسری آیت میں "نبا" کا کلمہ ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ النبا"۔ پہلی سورۃ میں بھی قیامت کا ذکر ہے اور اس سورۃ میں بھی دوسرے انداز میں
آفاقی دلائل دے کر اپنی قدرت کو بیان فرمایا اور اس کے بعد نا فرمانی اور فرمانبرداری دونوں گروہوں کا انجام بھی ذکر فرما دیا۔ ۲:۔ فرمایا یہ پوچھتے اس لئے ہیں کہ اس چیز کا وجود ہے البتہ پوچھتے اس لئے ہیں کہ یہ بات ان کے ذہن میں نہیں آرہی اور ذہن میں
اس لئے نہیں آرہی کہ ان کے مزاج کے مطابق نہیں ہے ۳:۔ اس سے مراد قیامت ہے آگے فرمایا ان کے نظریات قیامت کے بارے میں متضاد ہیں کوئی کہتا ہے مرنے کے بعد زندگی ہے ہی نہیں، کوئی کہتا ہے زندگی ہوگی مگر روحانی بدن میں ہوگا، کوئی کہتا ہے بدن تو ہوگا
مگر کوئی دوسرا بدن ہوگا کوئی کہتا ہے نیند کی طرح زندگی ہوگی ۴:۔ فرمایا بہتر جلدی ہی قبر میں اور پھر یوم حشر کو پتہ چل جائیگا کہ یہی بدن ہوگا اور اسی سے حساب ہوگا اور اسی کو اپنے کئے ہوئے اعمال کی جزا و سزا دی جائیگی۔ روح تو ادھوری ہے اس کی
کیا غلطی ہے اُسے تو اسی بدن نے خراب کیا ہے ۵:۔ آگے دلائل دے کر تم دیکھتے نہیں ہو جس خدا نے یہ ساری کائنات بنائی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ تمہیں دوبارہ اسی بدن کے ساتھ زندہ کر سکے ؟ ۶:۔ نیند وجۂ سکون ہوتی ہے اسے دوزخوں کو سونے نہیں دیا جائیگا
۷:۔ رات کے پردے میں کوئی جنت کماتا ہے کوئی دوزخ۔ آگے فرمایا دن حصول رزق کیلئے
۸:۔ زمینی مظاہر ذکر فرما کر آسمانی مظاہر کی طرف متوجہ فرمایا کہ انہیں دیکھ لو
۹:۔ اس سے مراد صاف پانی بھی ہے آگے پانی کے زمینی فوائد ذکر فرمائے
۱۰:۔ زمین سے ظاہری مردہ بیج کو نکالنے کا ذکر فرما کر اشارہ کرتے ہوئے سمجھایا کہ تمہارے
ظاہری مردہ جسم کو قبر سے نکال کر یوم حساب میں اسی طرح پیش کر دیا جائیگا یہ کیا مشکل ہے
۱۱:۔ اعمال کی کچھ سزا و جزا دنیا میں بھی مل جاتی ہے لیکن مکمل جنت اور جزا و سزا وہاں ہوگی
۱۲:۔ یوم حشر میں گناہوں اور نیکیوں کے حساب سے گروہ بن کر پیش ہونگے

۷۸ سُوْرَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُوْنَ آيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۸۰

سورۃ نبا مکی ہے اور اس میں ۴۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢

کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہو ۲ اسی بڑی خبر کے بارے میں ۳

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا

جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ۴ یاد رہے جلدی ہی یہ جان لیں گے پھر یاد رہے

سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧

جلدی ہی یہ جان لیں گے ۵ کیا نہیں بنایا ہم نے زمین کو بچھونا اور نہیں بنایا ہم نے پہاڑوں کو میخیں

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا

اور پیدا کیا تم کو جوڑے جوڑے اور بنا دیا ہم نے تمہاری نیند کو آرام تمہارے لئے ۷ اور بنا دیا

الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ

رات کو پردہ اور بنا دیا دن کو رزق تلاش کرنے کے لئے ۸ اور بنا دئیے ہم نے تمہارے اوپر

سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا

سات آسمان جو بڑے پختہ ہیں اور بنا دیا ہم نے ایسا چراغ جو ہمیشہ کیلئے چمکنے والا ہے اور اتارا ہم نے

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥

گھیرے بادلوں میں سے ایسا پانی جو زور سے برسنے والا ہے ۹ تا کہ نکالیں ہم اس پانی کے ساتھ بیج کو اور سبزے کو

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ

اور ایسے باغوں کو جو پتوں میں لپٹے ہوئے ہیں ۱۰ بے شک فیصلے کا دن مقرر کیا ہوا وقت ہے ۱۱ جس دن

يُّنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ

پھونکا جائیگا صور میں پس تم آؤ گے ٹولیوں کی شکل میں ۱۲ اور کھول دیا جائیگا آسمان کو

۱: فرمایا اتنی مضبوط چیزیں بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ آگے نافرمانوں کے لئے تیار کردہ جہنم کی کیفیت ذکر فرمادی ۲: لا محدود وقت یعنی ہمیشہ کیلئے اسی میں رہیں گے اور وہاں ان کی زندگی کیسے ہوگی؟ ۳: یعنی علماء نے "برد" کا معنے نیند بھی فرمایا ہے
۴: فرمایا یہ سزا گناہوں کے برابر ہوگی کوئی زیادتی نہ ہوگی، آگے فرمایا یہ سزا ہوگی کیوں؟ ۵: قیامت اور اللہ کے انعامات کی تکذیب کی وجہ سے۔ آگے فرمایا ہم نے ان کے اعمال کا پورا حساب اور ریکارڈ رکھوا ہوا ہے ۶: عذاب بڑھتا ہے گا۔ آگے دوسروں کا ذکر فرمایا
۷: تقویٰ سے مراد ایسے کاموں سے بچنا ہے جن سے اللہ ناراض ہوں اور وہ اعمال کرنا ہے جن سے اللہ خوش ہوں تو اس میں تمام عبادات آجاتی ہیں۔ آگے ان کیلئے انعامات کی تفصیل ہے ۸: ثابت ہوا کہ جنتی جھوٹ اور لغو بات منہ سے نکالیں گے ہی نہیں
۹: ایسی ہیبت اور گھبراہٹ کے وقت جن کو اللہ نوازیں گے وہ کتنے خوش نصیب ہیں۔ آگے یوم حشر کی عدالت کا منظر بیان فرمایا ۱۰: حدیثوں میں ہے کہ یہ اجازت صرف حبیبِ خدا خاتم النبیین کو ملے گی، اور وہ صحیح بات کریں گے وہ بھی اللہ کی مرضی کی ہوگی

فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ

پس اس کے دروازے بن جائیں گے اور چلایا جائے گا پہاڑوں کو پس وہ ریت کا ڈھیر ہو جائیں گے ۱ بے شک

جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ

دوزخ گھات میں ہے سرکشوں کیلئے ان کا ٹھکانہ ہوگی رہیں گے اسی دوزخ میں

اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ

کئی زمانے ۲ وہ نہ چکھیں گے اسی دوزخ میں کوئی ٹھنڈک ۳ نہ کوئی پینے کی چیز مگر کھولتا ہوا پانی ہوگا اور

غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾

خون اور پیپ ہوگی دوزخیوں کی یہ بدلہ ہوگا پورا پورا ۴ بے شک یہ لوگ امید نہ رکھتے تھے حساب کی

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾

اور جھٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو پوری طرح جھٹلانا ۵ اور ہر چیز کو ہم نے گن رکھا ہے پوری طرح لکھ کر

ع ۱ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

(دوزخیوں سے کہا جائیگا) پس چکھو تم ہم نہیں بڑھائیں گے تمہارے لئے مگر عذاب کو ۶ بے شک اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے کامیابی ہوگی ۷

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾

باغات ہونگے اور انگور ہونگے اور نوجوان ہم عمر عورتیں ہونگی اور چھلکتا ہوا پیالہ ہوگا

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً

نہ سنیں گے یہ لوگ جنت میں بیکار بات کو اور نہ ہی جھوٹ کو ۸ یہ بدلہ ہوگا تیرے رب کی طرف سے ایسی بخشش جو

حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

حساب سے ہوگی اسی اللہ کی طرف سے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ساری کائنات کا جو بیچ میں ہے بڑا ہی مہربان ہے

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

نہ مالک ہونگے یہ لوگ اللہ کی طرف سے کوئی بات بھی کہنے کے ۹ جس دن کھڑا ہو جائیگا روح اور سارے فرشتے

صَفًّا ﴿ۖ﴾ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

قطاروں میں نہ بول سکے گا کوئی بھی مگر جسے اذن دے گا مہربان رب ۱۰ اور وہ صحیح بات کرے گا

۳۹: حق کا مطلب نہ ٹلنے والی چیز ہوتی ہے۔ آگے فرمایا اب تمہاری مرضی اچھا ٹھکانہ چاہتے ہو تو قیامت پر ایمان لاؤ اور نیک اعمال اختیار کرو ۴۰: اس سے مراد موت بھی ہے جو آخرت کی پہلی سیڑھی ہے اور قبر پہلی منزل۔ آگے فرمایا وہاں پھر کیا ہو گا؟
۴۰: اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے پہلے دیا جاتا ہے۔ دونوں طرف فرما کر اشارہ کیا کہ زیادہ مال دو۔ اس سے مراد اعمال بھی ہیں جو اس دن شکلوں کی صورت میں ہونگے ۵: قیامت کے دن ساری مخلوق زندہ کی جائیگی سب کا حساب ہوگا اور پھر انسانوں اور جنوں کے
علاوہ باقی جاندار مٹی کر دیئے جائینگے ان کو دیکھ کر منکرین بھی یہ خواہش کریں گے کہ کاش ہم جانور ہوتے اور مٹی بن جاتے

۵: سورۃ النزعت بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کا پہلا کلمہ النزعت ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ النزعت رکھا ہے۔ پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا ان کو قریب کے عذاب یعنی موت سے ڈرایا۔ اس سورۃ
کی ابتدا میں موت کا منظر بیان فرما دیا۔ اسی طرح سورۃ النبا کی ابتدا میں بھی فرمایا تھا کہ قیامت کا پوچھنے والے جلدی جان لیں گے اسی سے مراد بھی موت تھی یہاں بھی موت کی کیفیت بتا کر ابتدا کی اور پھر اپنے دنیاوی عذاب کی تاریخی شہادت یعنی فرعون کا انجام ذکر
کر کے آخر میں آفاقی دلائل خطابی انداز میں دیدیئے اور پھر قیامت کا تذکرہ کر دیا
۶: پہلے منکرین کی نزع کی کیفیت بتائی اور روح قبض کرنے والے فرشتوں کی قسم اٹھا کر
انہیں بطور گواہ پیش کیا۔ اگلی آیت میں مومنین کی حالت بتائی کہ ان کا روح خوشی سے باہر آتا ہے
۷: آگے فرشتوں کی باقی صفات بیان کیں کہ وہ تیزی سے چلتے ہیں جیسے تیر رہے ہوں
۸: اللہ کے حکم کی فوراً تعمیل کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داریاں پوری طرح نبھاتے ہیں مثلاً
بارش برسانا، غذا پیدا کرنا، بچوں کی حفاظت وغیرہ۔ یہ قسمیں کھا کر آگے قیامت کا منظر بیان فرمایا
۹: زمین زلزلے سے مسلسل کانپے گی اور پھر اس کے بعد صور پھونک دیا جائیگا
۱۰: پھر کیا ہوگا؟ منکرین کے دل ڈر رہے ہوں گے اور مومنین کے نہیں ڈر رہے ہوں گے وہ تو [illegible] تیار تھے
۱۱: یہ ڈرے دل اور جھکی آنکھوں والے کون ہوں گے جو آج شک کا اظہار یوں کرتے ہیں
۱۲: آگے اللہ نے ان سوالوں کا جواب دیدیا کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں بس صرف ایک
دفعہ زمین کانپے گی اور تم قبروں سے باہر آجاؤ گے اور میدان حشر میں جمع ہو جاؤ گے
۱۳: آگے اپنی قدرت کو سمجھانے کیلئے تاریخی دلیل دیدی کہ حکومت و طاقت کے نشے میں خدائی
کا دعویٰ کرنے والے فرعون کی تباہی کو دیکھ لو اور سمجھ جاؤ کہ جو خدا دنیا میں یوں عذاب
دینے پر قادر ہے کیا وہ مرنے کے بعد زندہ کر کے آخرت میں عذاب و ثواب نہیں دے سکتا
اس قادر خدا کیلئے یہ کیا مشکل ہے

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝٣٩ اِنَّآ

یہ دن ہو کر رہے گا ۳۹ پس جو کوئی چاہتا ہے اختیار کرے اپنے رب کے پاس جانے کیلئے اپنے ٹھکانے کو بے شک ہم

اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

نے ڈرایا تم کو اس عذاب سے جو بالکل قریب ہے ۴۰ جس دن دیکھے گا ہر انسان جو بھیجا تھا آگے اس کے دونوں ہاتھوں نے

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝٤٠

اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا ۵

٧٩ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ٨١

سورۃ نزعت مکی ہے اور اس میں ۴۶ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۶

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝١ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝٢ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝٣

قسم ہے ان فرشتوں کی جو کھینچتے ہیں غوطہ لگا کر اور جو گرہ کو کھولتے ہیں خوشی کے ساتھ ۷ اور ان فرشتوں کی جو تیر کر جاتے ہیں پوری طرح تیرنا

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝٤ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝٥ يَوْمَ تَرْجُفُ

پھر فرشتوں کی جو آگے بڑھتے ہیں پوری طرح آگے بڑھنا پھر انکی جو اللہ کے حکم کا انتظام کرنیوالے ہیں ۸ جس دن کانپے گی

الرَّاجِفَةُ ۝٦ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝٧ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٨

کانپنے والی ۹ اس کے پیچھے لگی آئے گی دوسری کانپنے والی ۱۰ کئی دل اس دن ڈرنے والے ہوں گے

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ۝١٠

ان کی آنکھیں زمین پر لگی ہونگی ۱۱ وہ کافر کہتے ہیں کیا ہم کو لوٹایا جائے گا پھر پہلی حالت میں

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢

کیا جب ہم ہو جائیں گے کھوکھلی ہڈیاں یہ کہتے ہیں پھر تو وہ لوٹنا بڑے گھاٹے کا ہو گا ۱۲

فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝١٤ هَلْ اَتٰكَ

پس وہ ایک ہی جنبش ہوگی پس یہ سارے کے سارے کھلے میدان میں ہوں گے ۱۳ بے شک آپ تک پہنچی آپ کے پاس

ف۱: "ندا" کا مطلب زور سے پکارنا ہے۔ یہ موسیٰؑ کی فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ خود پکار کر ہمکلام ہو رہے ہیں۔ فضیلت کے ساتھ آگے فرائض بتائے جا رہے ہیں ف۲: وہ سرکشی میں رَبّ الاعلیٰ ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اُسے اتمام حجت کیلئے جا کر سمجھاؤ پھر اسے غرق کر دو گے
ف۳: دعوت دیکر اپنی رسالت کی دلیلیں یعنی معجزات بھی اس کو دکھا دیں۔ چنانچہ موسیٰؑ نے حکم کی تعمیل کی آگے فرمایا کہ وہ نہ مانا بلکہ مقابلہ کیا ف۳: جادوگروں کے علاوہ سب لوگوں کو جمع کر کے موسیٰؑ کو مقابلہ کی دعوت دی اور پہلے یہ اعلان کر دیا
آگے فرمایا اس کے اس دعویٰ کا جواب ہم نے اس کو قوم سمیت غرق کر کے دیدیا بذریعہ پانی دوزخ کی آگ میں پہنچ گیا ف۴: فرمایا میں دنیا اور آخرت دونوں کے عذاب پر قادر ہوں آگے فرمایا اسے محض قصہ کہانی نہ سمجھو بلکہ نصیحت حاصل کرو اور عذاب سے بچو
ف۵: آگے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے نمونے بطور دلیل ذکر فرما رہے ہیں ف۶: فرمایا آسمان جیسی عظیم چیز کا بنانا مشکل ہے یا تم جیسے چھوٹے سے انسان کا دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ سماوی دلائل کے بعد زمینی دلائل دئے ف۸: آگے ہنگامہ خیز قیامت کا ذکر کر دیا

حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾

بات موسیٰؑ کی جب اس کو پکارا اس کے رب نے اس پاکیزہ وادی میں جس کا نام طویٰ ہے ف۱

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ

جا فرعون کے پاس بے شک وہ بڑا سرکش ہو چکا ہے ف۲ پس اس کو فرما دیجیے کیا تو چاہتا ہے کہ تو

تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ

پاکیزہ بن جائے اور تیری رہنمائی کروں میں تیرے رب کی طرف پس تو اللہ سے خوف کر پس دکھائی آپ نے فرعون کو نشانی

الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ

بہت بڑی ف۳ مگر اس نے جھٹلا دیا موسیٰؑ کو اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دے کر کوشش کی پھر اکٹھا کیا جادوگروں کو

فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

پھر یوں اعلان کیا اور کہا میں تم سب کا سب سے برتر رب ہوں ف۳ پس پکڑ لیا اس کو اللہ نے قیامت کے عذاب میں

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ

اور دنیا کے عذاب میں ف۴ بے شک اس قصے میں نصیحت ہے ہر اس آدمی کیلئے جو اللہ سے ڈرنے والا ہے ف۵ کیا تمہارا

اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾

بنانا مشکل ہے یا آسمان کا ف۶ اللہ ہی نے آسمان کو بنایا بہت بلند کیا اسکی بلندی کو پھر اُسے برابر کیا

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ

اور ڈھانپ دیا اسکی رات کو اور نکالا اسکی دوپہر کو ف۷ اور زمین کو اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے

دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾

بچھایا اللہ ہی نے نکالا اس زمین سے اسکے پانی کو اور اسکے چارے کو اور پہاڑوں کو ٹھونک دیا زمین پر

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾

یہ سامان ہے تمہارے لئے اور تمہارے چارپایوں کے لئے ف۸ پس جب آئے گا وہ بڑا ہنگامہ ف۹

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ

جس دن کہ یاد کرے گا ہر انسان اپنی اس محنت کو جو دنیا میں کی تھی ف۱۰ اور ظاہر ہو جائے گی دوزخ اسی کیلئے

وقف لازم

ع ٢٦ ٣

ف۹: اس دن کی ہولناکی سے بچنے کیلئے انسان دنیا کے اعمال کو یاد کرے گا
سوچے گا کہ یہاں کیلئے کوئی کار آمد عمل ہے خاص طور پر انفاق فی سبیل اللہ جو
عذاب الٰہی سے بچانے کیلئے بہت کار آمد ہے اسکے علاوہ بھی کئی خصوصی اعمال ہیں
ف۱۰: آگے بتایا کہ وہ ہنگامہ کیسا ہوگا؟ دیکھنے والی آگ سامنے نظر آ رہی

۴: آگے فرمایا اس وقت یہ فیصلہ کیا ہوگا۔ خدا کا باغی اور دنیا وی زندگی کو ترجیح دینے والا دوزخ میں داخل کیا جائیگا اور جو اپنے پالنے والے کے حساب کتاب سے ڈر کر نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر احکام الٰہی کی پیروی کرتا ہے وہ جنت میں جائیگا

۵: جب حضورؐ یہ باتیں کرتے تو کافر پوچھتے بطور حجت بازی یا استہزاء کے کہ ایسی قیامت کب قائم ہوگی ۔۔ آگے حضورؐ کو فرمایا کہ قیامت کے وقوع کے ٹھیک وقت کا بتلانا آپؐ کا کام نہیں۔ آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں اس کا علم خدا ہی کو ہے

آپؐ کا کام صرف ان کو قیامت سے ڈرانا ہے اور وہ بھی ان کو جو قیامت کو جانتے ہیں اس کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ حجت بازی کرنیوالوں کو یہی کہ دو اور جو دنیا میں کھو کر آخرت کو بھلا بیٹھے ہیں ان کو بتا دیں کہ تمہارا قیامت میں یہ حال ہوگا۔

۶: اسلئے کہ خوشی کا وقت جلدی گذر جاتا ہے اور تکلیف و مصیبت کا وقت بہت طویل محسوس ہوتا ہے۔

۷: سورۃ عبس مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کا معنی تیوری چڑھانا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ عبس رکھا ہے۔ پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپؐ اسی آدمی کو ہی ڈرا سکتے ہیں جس کے دل میں قیامت کا خطرہ ہو اور آپؐ کا ڈرانا اسی کو فائدہ دے سکتا ہے۔ اس سورۃ میں اسی سلسلے میں ایک واقعہ کا ذکر فرمایا کہ مکہ کے کافر سردار قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اسلئے وہ تو ایمان قبول ہی نہیں کریں گے ان کی وجہ سے غریب مومن صحابہ کرام کو تھوڑی دیر کیلئے بھی اپنی صحبت سے محروم رکھنا مناسب نہیں اور خدا کو پسند نہیں۔ اس سورۃ کا شان نزول یہ بیان ہوا ہے کہ چونکہ حضورؐ اس بات پر حریص تھے کہ کوئی انسان دوزخ میں نہ جائے اسی جذبہ سے ایک دن سرداران مکہ کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے کہ اسی دوران اس مجلس میں عبد اللہ ابن مکتومؓ نابینا صحابی (علم) کوئی مسئلہ پوچھنے کیلئے آگئے تو یہ بات حضورؐ کو کچھ گراں گذری کہ اگر اس وقت یہ نہ آتے تو بہتر تھا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ رویہ پسند نہ آیا کہ ازلی بدبخت مشرکین کی وجہ سے ایک مخلص مسلمان کی دل شکنی ہو چنانچہ یہ سورۃ نازل فرمادی جو بڑی اہم ہے اور اس میں بہت معارف موجود ہیں۔ ایک تو حضورؐ کی عظمت ہے کہ براہ راست خطاب کے بجائے صیغہ غائب استعمال ہوا۔ آپؐ کی صداقت ہے کہ باوجود ظاہرا آپؐ کے خلاف ہونے کے وحی الٰہی کو بلا کم و کاست بیان فرمادیا۔ صحابہؓ کی شان ہے کہ ان کیلئے دنیاداروں کو صرف نظر کر دیا کا بیان وحی کی فضیلت میں اس کیلئے یہ سبق بھی ہے کہ ایمان والوں کی تربیت زیادہ اہم ہے اور یہ بھی اشارہ ہے کہ دعوت حق کو وہی قبول کر سکتا ہے جس میں طلب صادق ہو۔ آخر سورۃ میں بنیادی عقیدہ قیامت بھی موجود ہے

۸: یہاں تک صیغہ غائب ہے آگے صیغہ خطاب استعمال فرمایا کہ وہ صحابی تزکیہ کیلئے آیا تھا

۸: مخلص مسلمان کا جذبہ ہے اور آگے بے پرواہ لوگوں کا رویہ بتا دیا کہ وہ تو چاہتے ہی نہیں پاکیزگی حاصل کرنا اور آپؐ پر ان کے نہ ماننے کی کوئی ذمہ داری بھی نہیں آپؐ کا کام بات پہنچا دینا ہے

۹: آگے پھر اس مخلص صحابی کے جذبہ و طلب کو بیان فرمایا کہ وہ شدت طلب میں دوڑ کر آیا

لِمَن يَرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾

جو اسے دیکھیگا ۱؎ پس وہ انسان جس نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دنیا کی زندگی کو

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

پس بے شک دوزخ کی آگ اس کا ٹھکانہ ہوگی اور وہ انسان جو ڈر گیا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

اور روکا نفس کو اس کی خواہشوں سے پس بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہے ۴؎

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾

یہ کافر پوچھتے ہیں آپ سے قیامت کے بارے میں اس کا ٹھہراؤ کب ہوگا ۵؎ اس بات سے جس کو آپ یاد کرتے ہیں

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ

آپ کے رب کی طرف ہی اس کا انجام ہے بے شک آپ صرف ڈرانے والے ہیں ہر اس شخص کو جو خطرہ رکھے قیامت کا گویا کہ یہ لوگ

يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

جس دن دیکھیں گے قیامت کو یوں سمجھیں گے ہم نہیں رہے دنیا میں مگر ایک شام یا ایک دوپہر ۶؎

ع ۲

۸۰ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ وَّكَذَا الْخ ۲۴

سورۃ عبس مکی ہے اور اس میں ۴۲ آیتیں اور ایک رکوع ہے اور اسکی طرح آخر تک ۷؎

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱؎

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ

ماتھے پر بل ڈالا اور پھیر لیا چہرے کو اس بات پر کہ اس کے پاس وہ اندھا آیا ۸؎ اور تو کیا جانے شاید

يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾

وہ پاکیزگی حاصل کرلیتا یا نصیحت حاصل کرلیتا پس فائدہ دیتا اس کو سمجھانا ۸؎ بہرحال وہ لوگ جو بے پرواہ ہیں

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ

پس آپ ان کے پیچھے جاتے ہیں حالانکہ آپ پر ذمہ داری نہیں کہ وہ پاکیزگی حاصل نہ کریں ۹؎ اور وہ آدمی جو

۱ :- فرمایا یوں نہیں کرنا چاہیئے قرآن تو نصیحت ہے سنا دیں جو چاہے گا قبول کرے گا ۲ :- آگے قرآن کریم کی عظمت و توقیر بیان فرمائی اور ان سب چیزوں کی جو قرآن سے متعلق ہو گئیں ۳ :- اس سے کاتبانِ وحی بھی مراد ہو سکتے ہیں اور وہ جن کے ہاتھوں سے قرآن لکھا جائے

۴ :- اس سے یہ بھی اشارہ ہے کہ جو انسان ان صفات سے موصوف ہوگا وہی قرآن سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے - آگے فرمایا کہ ایسے قرآن کی تو انسان کو قدر کرنی چاہیے سمجھ کر اس پر عمل بھی کرے مگر وہ کتنا ناشکرا ہے اور اس وجہ سے خود کو برباد کر رہا ہے

۵ :- آگے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا احسان یاد کرایا کہ اس کا شکر یعنی قرآن کو مان کر کرنا چاہیئے ۶ :- عدم سے وجود میں لانے پھر موت کے بعد قبر میں رکھنے اور پھر اُخروی وابدی زندگی کیلئے دوبارہ اٹھانے تک کو اجمالاً بیان فرما دیا کہ یہ سب میری قدرت سے ہوتا ہے

۷ :- فرمایا ابھی تک انسان میرے حکم کی پیروی نہیں کر رہا اور اسی کے کردہ خود کو بے لگام سمجھتا ہے اور اُسے یوم حساب پر یقین نہیں کر دہ ہو سکتا ہے۔ آگے فرمایا جو اللہ تمہاری دنیاوی زندگی کیلئے یہ اسباب مہیا کر رہا ہے کیا وہ تمہیں دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔ ذرا ان باتوں پر غور کرو

۸ :- فرمایا یہ برتنے کا سامان ہے تم اس کے مالک نہیں ہو اور یہ بھی ایک خاص وقت تک ہے اور وہ وقت کب ختم ہوگا جب قیامت کی پہلی منزل موت آجائے گی۔ آگے موت اور قیامت کے دن کا نقشہ بیان فرما دیا کہ وہ کتنا ہیبت ناک وقت ہوگا

۹ :- اس سے مراد زیادہ اقرب یوم حشر ہی ہے اگرچہ بعض حادثات موت کے وقت بھی ایسے ہو جاتے ہیں شدید زلزلہ یا سیلاب یا ناگہانی آفت میں دنیا میں بھی یہ منظر ہوتا ہے

جَآءَكَ يَسۡعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخۡشٰى ﴿٩﴾ فَاَنۡتَ عَنۡهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّاۤ

جو آیا آپ کے پاس دوڑتا ہوا اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے پس آپ اسی سے غفلت برتتے ہیں ۱ یاد رہے

اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِىۡ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

یہ تو نصیحت کی باتیں ہیں پس جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے (یہ آیتیں لکھی ہوئی ہیں) ان صحیفوں میں جو بڑی عزت والے ہیں

مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيۡدِىۡ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

اونچی شان والے ہیں ہر لحاظ سے پاکیزہ ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں سے ۳ جو بڑی عزت والے ہیں اور بڑے پاکیزہ ہیں

قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ مَاۤ اَكۡفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنۡ اَىِّ شَىۡءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ (وقف لازم)

مارا جائے یہ انسان یہ کتنا ناشکرا ہے ۵ کس چیز سے اللہ نے اس کو بنایا ہے

مِنۡ نُّطۡفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيۡلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾

پانی کی ایک بوند سے بنایا اس کو پھر اس کا اندازہ ٹھیک فرمایا پھر دنیا میں آنے کے راستے کو آسان کر دیا

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقۡبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنۡشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقۡضِ

پھر اُسے موت دی پھر اُسے قبر میں رکھا پھر جب چاہے گا اُسے اٹھائے گا ۶ یاد رہے ابھی تک انسان نے حکم پورا نہیں کیا

مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبۡنَا

جو حکم اس کو اللہ نے فرمایا ۷ پس چاہیے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کو بے شک ہم نے برسایا

الۡمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا

پانی کو خاص طریقے پر برسانا پھر چیرا زمین کو خاص طریقے پر چیرنا پس اُگا دیا ہم نے اسی زمین میں

حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآئِقَ

ہر بیج کو اور انگور کو اور گھاس کو اور زیتون کے پودے کو اور کھجوروں کو اور گھنے گھنے باغوں کو

غُلۡبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّـكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا

اور میووں کو اور چارے کو یہ برتنے کی چیزیں ہیں تمہارے لئے اور تمہارے چارپایوں کے لئے ۸ پس جب

جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوۡمَ يَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِيۡهِ ﴿٣٤﴾ وَاُمِّهٖ

آجائے گی وہ بڑی چیز ۹ جس دن بھاگے گا بندہ اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے

۱،۲:- فرمایا قیامت کی ہیبت سے اپنے عزیز اور قریب ترین رشتہ دار بھی ایک دوسرے سے بھاگیں گے اور بیزاری کا اظہار کریں گے یعنی نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ آگے فرمایا پھر حساب کتاب ہوگا اور اس کے نتیجے میں دو گروہ بن جائیں گے کامیاب اور ناکام جن کی نشانیاں یہ ہونگی

۳:- یہ اہل جنت ہونگے اور آگے اہل جہنم کا حال بتا دیا کہ اللہ کی نافرمانی کا یہ نتیجہ انہیں ملے گا

۴:- سورۃ التکویر مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اسکی پہلی آیت میں فرمایا "اذا الشمس کورت" اس فعل کا مصدر "تکویر" ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ التکویر"۔ پہلی سورۃ کے آخر میں قیامت کے دن انسانوں کی کیفیت بتائی اور اس سورۃ میں قیامت سے فوراً پہلے ہونے والی حالت بیان فرمائی۔ ان سورتوں کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کسی نے قیامت کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہو تو ان کو پڑھے یہ بھی انہی سورتوں میں سے ہے

۵:- پہلے انقلاب سماوی کو بیان فرمایا جس کا روکنا کسی بھی انسان کے بس میں نہیں فرمایا سورج بے نور کر دیا جائیگا اور ستارے جھڑنے شروع ہوں گے ۶:- آگے زمینی انقلاب کا ذکر ہے ۶:- "عشار" اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دس ماہ کی حاملہ ہو یہ عربوں کو بہت پیاری ہوتی ہیں اسلئے کہ جننے والی ہوتی ہیں فرمایا وہ ان کو بھی چھوڑ کر بھاگیں گے

۷:- فرمایا اس کے بعد تمام انسان زندہ کر دئیے جائیں گے اور یہ بھی مراد ہے کہ انسانوں کو ان کے اعمال یا پیشوں کے لحاظ سے گروہوں کی شکل میں جوڑ دیا جائیگا

۸:- آگے فرمایا اس بچی سے جسے والدین نے زندہ درگور کر دیا تھا یہ پوچھا جائیگا۔

۹:- اس سے موجودہ دور کی صنف بیزاری، وراثت سے محرومی، شادی نہ کرنے دینا، قرآن سے شادی، آزاد ماحول کے سپرد کر دینا وغیرہ سب مراد ہو سکتا ہے۔

وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ

اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے ہر انسان کیلئے اس دن

شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ

ایسی حالت ہوگی کہ دوسروں سے بے نیاز ہوگا ۱ کئی چہرے اس دن چمکیلے ہوں گے خوش ہو رہے

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا

خوشی منا رہے ہوں گے ۳ اور کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ اس دن ان پر غبار ہوگی اور چھائی ہوگی ان پر

ع ۱ ۴۲ ۵ قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

سیاہی یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کے ناشکرے تھے اللہ کے نافرمان تھے

۸۱ سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً ۷

سورۃ تکویر مکی ہے اور اس میں ۲۹ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۳

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ

جب سورج کو ڈھانپ دیا جائے گا ۱ اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے ۵ اور جب پہاڑوں کو

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ

چلا دیا جائے گا اور جب بہت قیمتی اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا ۶ اور جب جنگلی جانور

حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾

اکٹھے کئے جائیں گے اور جب دریاؤں میں جوش آ جائے گا ۷ اور جب روحوں کو بدنوں کے ساتھ جوڑ دیا جائیگا ۸

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ

اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا تجھے کس گناہ میں قتل کیا گیا تھا ۹ اور جب نامۂ اعمال

نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾

پھیلا دئیے جائیں گے اور جب آسمان کو چھیلا جائے گا اور جب دوزخ کو بھڑکا دیا جائے گا

ف۱:- آگے فرمایا یہ سارا انقلاب اور نیا نظام کس لئے قائم کیا جائیگا تاکہ اعمال کا محاسبہ ہو ف۲:- آگے اللہ تعالیٰ کچھ قسمیں کھا کر ان انقلابات کو بطور گواہ پیش کررہے ہیں کہ یہ کام کرنیوالا خدا ہمیں بتا رہا ہے کہ قرآن بھی سچا ہے مراد رسول بھی سچا ہے
ف۳:- ان چیزوں سے مراد بعض علماء نے یوں بھی لیا ہے کہ ستاروں سے مراد انبیاءؑ ہیں اور رات سے مراد درمیان کا چھ سو سال کا انبیاء کے بغیر والا عرصہ ہے اور صبح سے مراد حضور انورؐ کی آمد ہے ف۴:- آگے وحی لانے والے جبریل امینؑ کی شان اور قوت بیان ہورہی ہے
ف۵:- پہلے پیغام بھیجنے والے، پیغام لانے والے کا اور پیغام یعنی قرآن کا ذکر فرمایا اب جس کی طرف پیغام بھیجا گیا اور جو آگے لوگوں کو پہنچا رہا ہے یعنی حضور انورؐ کا ذکر ہے ف۶:- فرمایا یہ اجنبی تو نہیں چالیس سال تم میں رہے تمہارے ساتھی رہے یہ مجنون نہیں
بلکہ بہت عقل مند سچا امین اور بہت عظمت و شان والا ہے جس نے جبریل امین کو اصل شکل میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ف۷:- آگے فرمایا حضورؐ بڑے حریص ہیں تمہارے ایمان پر اسی لئے غیب کی باتیں جو انہیں ملتی ہیں ساری کی ساری تمہیں بتا دیتے ہیں

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَآ

اور جب جنت کو قریب کردیا جائے گا ف۱ جان لے گا ہر آدمی جو وہ لے کر آیا ہے ف۲ پس

اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾

میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو کبھی چھپ جاتے ہیں ساتھ ہی کبھی چلتے ہیں دبک جانیوالے ہیں اور قسم کھاتا ہوں رات کی جب وہ چھا جاتی ہے

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِیْ

اور قسم کھاتا ہوں صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے ف۳ کہ بے شک یہ قرآن بات ہے اس فرشتے کی جو بڑی عزت والا ہے ف۴

قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَ

بڑی طاقت والا ہے عرش والے رب کے ہاں بڑے درجے والا ہے جس کی بات مانی جاتی ہے اور وہاں بڑا امانتی ہے ف۵ اور

مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾

تمہارا یہ ساتھی دیوانہ نہیں ہے ف۶ اور بے شک دیکھا اس نبی نے اس جبریل کو آسمان کے کھلے کنارے میں ہے

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ

اور یہ تمہارا نبی غیب کی باتیں بتانے پر بخل کرنے والا نہیں ہے ف۷ اور یہ قرآن کسی مردود شیطان کی بات نہیں ہے

رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

پس تم کہاں جارہے ہو یہ قرآن تو سارے کا سارا نصیحت ہے تمام جہان والوں کے لئے

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ

اور اس آدمی کے لئے جو تم میں سے چاہے سیدھے راہ پر چلنا ف۸ اور تم تب ہی چاہوگے جب چاہے گا

ع۱ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

وہ اللہ جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا

۸۲ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّهِیَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً ۸۲

سورۃ انفطار مکی ہے اور اس میں ۱۹ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱۰

ف۸:- آگے پھر قرآن کی صداقت کو بیان فرما کر دعوت ایمان دی کہ اس نصیحت کو قبول کرلو اگر تم میں صحیح راہ پر چلنے کی طلب ہے

ف۹:- آگے وضاحت فرمادی کہ اگر تم میں انابت و طلب ہوئی تو اللہ تمہیں قبولیت ہدایت کی توفیق دیدیگا ورنہ وہ زبردستی کسی کو ہدایت نہیں دیتا

ف۱۰:- سورۃ الانفطار بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی پہلی آیت کے کلمہ "انفطرت" کا مصدر انفطار ہے. شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الانفطار رکھا ہے اس میں بھی قیامت سے تھوڑا پہلے کی کچھ نشانیاں بیان فرما کر یوم حشر کا ذکر فرمایا درمیان میں انسان کو دعوت فکر دی اور آخر میں قیامت کے دن کامیاب اور ناکام لوگوں کا انجام بتا دیا

ف۱: یہاں بھی ہیئت سماوی کا انقلاب بیان فرمایا اور پھر زمین کا۔ ف۲: زمین ساری بطور قبر ہی ہوگی اسلئے کہ پانی میں غرق شدہ، آگ میں جل کر راکھ کیا ہوا، قبر کے اندر پڑا ہوا انسان جس بھی شکل میں ہوگا وہ ہوگا زمین میں ہی۔ اسی لئے فرمایا کہ یہ کہ ذرات جمع
کئے جائیں گے اور کیوں؟ آگے وجہ بیان فرمادی ہے۔ ف۳: مرنے کے بعد جو اثرات دنیا میں چھوڑے ہوئے تھے ان کا بھی حساب ہوگا وہ صدقۂ جاریہ نیکی یا برے اثرات، برے کام جو ایجاد کر گیا تھا۔ آگے دعوت فکر دی اور جھنجھوڑا کہ کس وجہ سے پالنے والے کا مقابلہ کر رہا
ہے۔ ف۴: رب نے اس مہربانی کو یاد کرایا کہ اپنی پیدائش کو، نشو ونما کے مراحل کو، اپنی خوبصورت شکل وصورت کو دیکھ کہ یہ کس نے بنائی ہے اور تو اسی کی نافرمانی کر رہا ہے ف۵: آگے فرمایا یہ نہ سمجھنا کہ تمہاری یہ نافرمانی، حرکات وسکنات، قول وحال ہم سے پوشیدہ ہے
ف۶: یہ فرشتے تمہارا نامۂ اعمال مرتب کر رہے ہیں اور اسی کی بنیاد پر قیامت کے دن یہ فیصلہ ہوگا ف۷: آگے دوبارہ اسی بدلے کے دن کے ذکر کو دھرایا تاکہ اس کی اہمیت کو سمجھیں ف۸: آگے فرمایا اس دن سے ڈرو اسلئے کہ اللہ کے سوا اس دن کوئی کام نہ آئیگا

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا ف۱ اور جب ستارے گر جائیں گے اور جب دریاؤں میں

فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿٥﴾

جوش آجائیگا اور جب قبروں کو کریدا جائیگا ف۲ جان لے گا ہر انسان جو اس نے آگے بھیجا ہے اور جو پیچھے چھوڑ کر آیا ہے ف۳

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي خَلَقَكَ

اے انسان! تجھے کس نے دھوکہ دیا ہے اپنے رب کے مقابلے میں جو بڑا سخی رہا ہے ف۴ وہ رب جس نے تجھے بنایا

فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا

پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھے اعتدال پر بنایا جس شکل میں بھی چاہا اللہ نے تجھے جوڑ دیا یاد رکھو

بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا

بے شک تم جھٹلاتے ہو بدلے کو ف۵ اور بے شک تم پر حفاظت کرنے والے ہیں عزت والے ہیں

كَاتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾

لکھنے والے ہیں جانتے ہیں جو تم کر رہے ہو ف۶ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہونگے

وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا

اور بے شک نافرمان آگ کے ڈھیر میں ہونگے وہ داخل ہونگے اس آگ میں بدلے کے دن۔ اور یہ بھی

هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾

اس دوزخ سے چھپے ہوئے ف۷ اور تو کیا جانے کیا ہے بدلے کا دن

ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

پھر تو کیا جانے کیا ہے بدلے کا دن ف۸ جس دن کام نہ آئے گا کوئی (بڑے سے بڑا) بھی

لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾ ع ۱/۷

کسی دوسرے کے کچھ بھی اور حکم سارے کا سارا اللہ ہی کا ہوگا

٨٣ سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ سِتٌّ وَثَلَاثُونَ آيَةً ٨٦

سورۃ مطففین مکی ہے (شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۹ اس میں ۳۶ آیتیں ہیں

ف۹: سورۃ المطففین یا التطفیف بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں کلمہ "مطففین" ہے اور اس کا مصدر "تطفیف" ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے یہ نام رکھے ہیں۔ پچھلی سورۃ کے آخر میں بدلے یعنی حساب کے دن کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس دن کوئی کمی بیشی کام نہ آئیگا۔ اس سورۃ میں فرمایا کہ مال بھی کام نہ آئیگا جو زیادتی سے تم لوگ حاصل کر رہے ہو۔ اسی طرح یہ اشارہ بھی فرمایا کہ قیامت پر ایمان لانے میں رکاوٹ یہ مال ہے اور احکام الٰہی ماننے میں بھی اسلئے کہ وہ مال لینے میں ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنے سے رک جائیگا اور یہ بات وہ برداشت نہیں کر سکتے

سلہ:۔ "ویل" کا جتنی بڑی کتنی بھی ہے اور دوزخ کی ایک خاص وادی بھی مراد ہے۔ اس سے مراد کم تولنے "کم ناپنے" کم دینے والے ہیں آگے ان کا طریقہ واردات بتا دیا سلہ:۔ آگے فرمایا کیا انہیں یوم حشر کا یقین نہیں ہے کہ اس دن حساب دینا پڑے گا

سلہ:۔ دوسری جگہ فرمایا پچاس ہزار سال کے برابر بڑا دن ہوگا۔ آگے وضاحت فرمادی کہ صرف زندہ ہی نہیں کیا جائیگا بلکہ رب العالمین کی عدالت میں پیش کئے جائیں گے اور وہاں پھر حساب ہوگا آگے اس حساب کا نتیجہ بیان فرمایا اور بد نافرمانوں کا ذکر کیا

سلہ:۔ اس سے مراد یہ ہے جیسے جیل خانے کا رجسٹر ہوتا ہے جہاں مجرموں کو رکھا جاتا ہے سلہ:۔ اور جھٹلانے یا کسی چیز کو؟ اسی بدلے کے دن یعنی قیامت کو سلہ:۔ آگے جھٹلانے کی وجہ بیان کردی سلہ:۔ حد سے بڑھنے سے مراد گناہ کو جائز سمجھنا بھی ہے

سلہ:۔ آگے ان کے "اعتدا" کی دلیل بیان فرمائی کہ انہوں نے ہمارے حکموں کو اپنے دماغ پر پرکھا سلہ:۔ اس اعراض اور حد سے بڑھنے کی وجہ سے اللہ نے ان کو ہدایت سے ازلی محروم کر دیا اور بیہودہ گناہوں اور نافرمانی میں دن بدن بڑھتے ہی گئے

سلہ:۔ اس کی سزا آگے بیان فرمادی کہ یوم حشر میں بھی خدا کے دیدار سے محروم ہوں گے

سلہ وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور ان کو جتلا دیا جائیگا۔

سلہ:۔ آگے ان کے مقابلے میں فرمانبرداروں اور نیک اعمال والوں کا حال ہے

سلہ:۔ یعنی جنتیوں کا رجسٹر۔ جنت بھی اونچے مقام پر ہوگی اور یہ رجسٹر بھی اونچی جگہ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾

بربادی ہے کم تولنے والے کیلئے سلہ جب وہ ماپ لینا چاہیں لوگوں سے تو پورا لینا چاہیں

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم

اور جب ان کو ماپ دینا چاہیں یا وزن دینا چاہیں تو گھٹا کریں سلہ کیا وہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ ان کو

مَّبْعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ

کھڑا کیا جائے گا ایک بڑے دن میں سلہ جس دن کھڑے کئے جائیں گے سارے انسان اسی رب کے سامنے

الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا أَدْرَاكَ

جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کو سلہ یاد رکھو بے شک دفتر نافرمانوں کا سجین میں ہے سلہ اور تو کیا جانے

مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾

وہ سجین کیا ہے یہ ایک کتاب ہے جو لکھی جا چکی ہے تباہی ہوگی اسی دن جھٹلانے والوں کو سلہ

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ

وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں بدلے کے دن کو سلہ اور نہیں جھٹلاتے اس بدلے کے دن کو مگر وہی

مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ

گنہگار جو حد سے بڑھنے والے ہیں سلہ جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو کہہ دیتے ہیں یہ کہانیاں ہیں

الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾

پہلوں کی سلہ یاد رکھو بے شک زنگ کر گیا ان کے دلوں پر وہ عمل جو وہ کماتے تھے سلہ

كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ

یاد رکھو یہ لوگ اپنے رب سے اس دن پردے میں کر دیئے جائیں گے پھر یہ لوگ

لَصَالُو الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾

ڈالے جائیں گے دوزخ کے ڈھیر میں سلہ پھر ان سے کہا جائیگا یہ وہ جگہ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے سلہ

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾

یاد رکھو دفتر نیک لوگوں کا علیین میں ہے سلہ تو کیا جانے علیین کیا ہے

ـــا اس سے مراد انبیاء، صالحین ... نیک لوگ ہی ہو سکتے ہیں آگے نیکوکاروں کے انعامات کی تفصیل ہے ۲ے آگے فرمایا ان چیزوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اس میں رشک کرنا فائدے کی چیز ہے باقی چیزیں تو بہرحال فانی ہیں
۳ے آگے پھر نعمتوں کی تفصیل بتائی ہے ۴ے اللہ تعالیٰ نے نام تک بتا دیئے پہلے شراب کا نام رحیق مختوم ذکر کیا اب چشمے کا نام تسنیم بتا دیا۔ آگے فرمایا ان باتوں کو مزاح نہ سمجھو دین کے احکام کے ساتھ نہ ٹھٹھا کرو نہ استخفاف ورنہ نافرمان شمار ہو
۵ے فرمایا یہ کام مجرموں اور نافرمانوں کا ہے آگے ان کی اور نشانیاں بھی بتا دیں ۶ے وہ منکر مسلمانوں کو گمراہ قرار دیتے حالانکہ ان کے ذمہ تو یہ فیصلہ کرنا نہیں تھا نہ وہ کسی دین کے مبلغ تھے مگر وہ محض استہزاء کیلئے اور مزاح اڑانے کیلئے یہ کہتے تھے
۷ے آگے فرمایا دنیا میں منکر مومنوں پر ہنستے تھے اور آج قیامت کے دن مومن ان پر ہنسیں گے اور تختوں پر بیٹھ کر دوزخ میں ان کے حشر کو دیکھیں گے ۸ے اور یہ تبصرہ کریں گے کہ ان منکرین کو اپنے اعمال بد کا بدلہ اور سزا مل گئی ہے

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ

ایسی کتاب ہے جو لکھی جاتی ہے اس کو دیکھتے رہتے ہیں اللہ کے قریبی فرشتے ـــا بے شک نیک لوگ

نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ

نعمتوں میں ہونگے تختوں پر تکیہ لگا کر ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو دیکھے گا ان کے چہروں میں

نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ

نعمت کی تر و تازگی کو ان کو پلایا جائیگا جنت کا وہ شراب جس پر مہر لگی ہوگی اور اسی کی مہر

مِسْكٌ ؕ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَ

کستوری کی ہوگی ۲ے اور اس چیز میں بڑھنا چاہیے بڑھنے والوں کو ۳ے اور

مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

اس شراب میں تسنیم کی ملاوٹ ہوگی تسنیم وہ چشمہ ہے جسے پیئیں گے اللہ کے قریبی لوگ ۴ے

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾

بے شک وہ لوگ جو نافرمان تھے دنیا میں ایمان والوں کے ساتھ ہنسی کیا کرتے تھے ۵ے

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى

اور جب یہ ان کے قریب سے گزرتے تھے تو آنکھوں سے آپس میں اشارے کرتے تھے اور جب لوٹا کرتے تھے

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ

اپنے گھروں کی طرف لوٹا کرتے تھے ہنستے ہوئے اور جب یہ دیکھا کرتے تھے ان لوگوں کو کہا کرتے تھے

هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾

بے شک یہی لوگ خطا کار ہیں ۶ے حالانکہ یہ نہیں بھیجے گئے تھے ان پر نگہبان بنا کر ۷ے

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

پس آج کے دن یہ ایمان والے کافروں کے ساتھ ہنسی کریں گے تختوں پر بیٹھے ہوئے

ع ۱ ۳۶ ۸ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

دیکھیں گے ۸ے کیا بدلہ مل گیا ان کافروں کو ان کے عملوں کا

۱: سورۃ الانشقاق مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں فرمایا "واذا السماء انشقت" اس کا مصدر انشقاق ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الانشقاق رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں ان اعمال کا ذکر فرمایا جو تباہی و ہلاکت کا سبب ہیں یعنی ناپ تول میں کمی کرنے دوسروں کا مال ناجائز طریقے پر حاصل کرنا، قیامت کا انکار اور گناہوں کو گناہ ہی نہ سمجھنا اور اس سورۃ میں قیامت کا منظر بیان فرما کر سمجھایا کہ قیامت کی بہتری کیلئے قرآن مجید پر عمل ضروری ہے اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کرنا۔ ۲: اس کا مطلب ٹکڑے ٹکڑے ہونا بھی ہے ۳: سماوی انقلاب کے بعد زمینی انقلاب بتایا کہ اب تو زمین گول ہے ایسے دبا کر چپٹا کر دیا جائیگا تو اس کے اندر کی چیزیں باہر آجائینگی۔ مردے بھی زندہ ہو کر باہر نکل آئینگے
۴: آگے فرمایا اے انسان! تو دن بدن قبر کے، حشر کے، حساب کے قریب ہو رہا ہے تیری عمر بڑھ رہی ہے بلکہ عمر حیات کم ہو رہی ہے اسے غنیمت جان اور یوم حساب کی تیاری کر ... یہاں رب فرمایا کہ یا اللہ واللہ ہے تو کسی چکر میں پڑ گیا ہے کہ دنیا کماؤں

۸۴ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً ۸۳

سورۃ انشقاق مکی ہے اور اس میں ۲۵ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ① وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ② وَاِذَا

جب آسمان پھٹ جائیگا ۲ اور بات مانے گا اپنے رب کی اور یہی اس پر اللہ کا حق ہے ۳ اور جب

الْاَرْضُ مُدَّتْ ③ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ④ وَ اَذِنَتْ

زمین کو پھیلا دیا جائیگا اور وہ ڈال دے گی وہ سب کچھ جو اس میں موجود ہے اور خود خالی ہو جائیگی اور حکم مانیگی

لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ⑤ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ

اپنے رب کا اور یہی بات اس پر لازم ہے ۴ اے انسان! تو قریب ہو رہا ہے اپنے رب کے آہستہ آہستہ

كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ⑥ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ⑦

قریب ہونا پس تو ملنے والا ہے اپنے رب کو ۵ پس وہ آدمی جس کو دیا جائیگا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں ۶

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ⑧ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ

پس اس کے ساتھ حساب کیا جائیگا حساب آسانی کا اور لوٹ کر آئیگا اپنے گھر والوں کے پاس

مَسْرُوْرًا ⑨ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ⑩ فَسَوْفَ

بڑی خوشی کے ساتھ اے پر وہ آدمی جسے دیا جائیگا اسکا اعمالنامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ۷ پس وہ پکارے گا

يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ⑪ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ⑫ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ

ہلاکت کو اور داخل ہو جائیگا دوزخ کی آگ میں بے شک وہ رہتا تھا اپنے گھر والوں میں

مَسْرُوْرًا ⑬ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ⑭ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ

بڑی خوشی کے ساتھ ۸ اس کا خیال تھا کہ وہ اللہ کی طرف ہرگز لوٹ کر نہ جائیگا ۹ یہ بات کیوں نہ ہوگی بیشک اسکا رب اسکے

بِهٖ بَصِيْرًا ⑮ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ⑯ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ⑰

اعمال کو دیکھ رہا تھا ۱۰ پس میں قسم کھاتا ہوں آسمان کی سرخی کی ۱۱ اور رات کی جب وہ چھا جاتی ہے

معانقۃ ۱۷

۵: آگے روز حشر میں کامیاب اور ناکام انسانوں کا نقشہ بتادیا کہ یہ کس وقت کیا ہوگا
۶: قرآن مجید میں نامۂ اعمال کی تین کیفیتیں بتائی گئی ہیں داہنی بائیں ہاتھ میں اور پیٹھ پیچھے لگا ہوا۔ یہاں پہلے داہنی ہاتھ والے کامیاب لوگوں کا ذکر فرمایا کہ وہ خوش ہو جائینگا
۷: یہ وہ لوگ ہیں جو بڑے مجرم ہونگے۔ بائیں ہاتھ والے صرف عذاب کے مستحق ہونگے جو چھوٹے گناہوں پر بھی دینے کا قرآن و حدیث میں وعدہ ہے۔
۸: اسے اپنی عیاشی کی فکر تھی قیامت اور حساب کو مانتا ہی نہ تھا۔
۹: لوٹنے کا مطلب ہے کہ کیفیت بالکل وہی ہوگی بدن کی، زندگی کی، لباس کی، عمل کی جس میں وہ موت کے وقت تھا یا موت سے پہلے زندگی گذار رہا تھا
۱۰: یہاں "بصیر" یعنی فرمایا اسلئے کہ جو غائب کو علم ہو جاتی ہے فرمایا خود دیکھ رہا ہے آگے اپنی قدرت کی نشانیوں کی قسم اٹھا کر اشارہ کر دیا میں اس کام پر قادر ہوں تو تمہارے اعمال کو دیکھنے، تمہیں دوبارہ زندہ کرنے اور حساب لینے پر قادر نہیں ہوں
۱۱: اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ تیری زندگی کا سورج بھی ڈوبے گا موت کی تاریکی آئیگی

۱: فرمایا جسطرح سورج اور چاند کی منازل ہیں تمہاری زندگی، موت، حیات بعد الموت، حساب کتاب، جزا و سزا کی منازل ہیں تو پھر ان کی کامیابی کیلئے ضروری اعمال یعنی جنجوانِ حق، قرآن پر ایمان و عمل اور خدائے واحد کو سجدہ کیوں نہیں کرتے ہو اور انکار پر کیوں ڈٹے ہوئے ہو
۲: آگے ان جھٹلانے والوں کی سزا بیان فرمادی ۳: اس سے مراد مال کو جمع کرنا، رات کو بجائے اپنے اعمال کے محاسبہ کے مال کا حساب ہی کرتے رہنا بھی ہے اور قرآن سے ٹھٹھا کرنا بھی ہے۔ اسی طرح اعمال بد کا ذخیرہ جمع کرنا بھی ہے۔ آگے فرمایا ان کی سزا یہ ہوگی
۴: اور اس عذاب سے بچنے والے ایمان اور اعمال صالحہ والے لوگ ہونگے ۵: اس سے مراد بعد حساب اجر بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ وہ اجر بڑھتا ہی چلا جائیگا۔ اسی طرح یہ بھی مطلب ہے کہ اجر منقطع نہیں ہوگا مرنے کے بعد صدقہ جاریہ کا اجر ملتا رہیگا
۶: سورۃ البروج بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں البروج کا کلمہ ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ البروج۔ پچھلی تمام سورتوں میں قیامت کا ذکر ہے اس
سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی اپنی طرف سے جزا و سزا کی تاریخی دلیل بیان فرمادی۔ یہ واقعہ یمن کے علاقہ کا ہے جو حضورؐ کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل پیش آیا جو اختصاراً اس طرح ہے کہ وہاں کے بادشاہ نے مومنین کو جلانے کیلئے خندقیں
کھود کر ان میں آگ بھری اور خود مع اپنے اہلکاروں اور قوم کے کناروں پر
تماشا دیکھنے کیلئے بیٹھ گئے۔ خدا نے وہ آگ ہوا کے ذریعے خود ان پر پلٹا دی
اور بادشاہ اپنے ہمراہیوں سمیت اس کی لپیٹ میں آگیا۔ مفسرین نے مختلف
واقعات ذکر کئے ہیں جن کا لب لباب اور مفہوم یہی ہے
۷: برج اونچی چیز کو کہتے ہیں اس سے مراد آسمان کے حلقے بھی ہیں جن میں سورج
چاند، ستارے دورہ پھیر رہے ہیں۔ آگے قیامت کے دن کی قسم اٹھا کر اسے بطور گواہ پیش کیا
۸: اس سے علماء نے مختلف مرادیں بیان کی ہیں۔ شاہد سے جمعہ کا اور مشہود سے عرفہ
کا دن، شاہد سے تمام نبی اور مشہود سے حضور اکرمؐ، شاہد سے حج عمرہ کرنے والے اور
مشہود سے مکہ مکرمہ۔ یہ قسمیں کھا کر آنے والے واقعہ و نتیجہ کی اہمیت جتلادی۔
۹: آگے بتایا کہ ان لوگوں نے مومنوں کو کیوں جلانا چاہا تھا صرف اس لئے کہ وہ موحد تھے

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ

اور چاند کی جب وہ کامل ہو جاتا ہے بے شک تم نے چڑھنا ہے ایک درجے سے دوسرے درجے میں ۱ پس ان کو کیا ہوا

السجدۃ ۱۳
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿٢١﴾ السجدة

کہ یہ ایمان نہیں لاتے اور جب پڑھا جاتا ہے ان پر یہ قرآن وہ سجدہ نہیں کرتے

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿٢٢﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾

بلکہ وہ لوگ جو کافر ہیں قرآن کو جھٹلاتے ہیں ۲ اور اللہ خوب جانتا ہے وہ جو جمع کر رہے ہیں ۳

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

پس آپ خوشخبری دیں ان کو دردناک عذاب کی ۴ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے

ع ۵ / ۹
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٢٥﴾

ان کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا ۵

٨٥ سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً ٢٧

سورۃ بروج مکی ہے اور اس میں ۲۲ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۶

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ

مجھے قسم ہے اس آسمان کی جو برجوں والا ہے ۷ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہی دینے والے کی

وَمَشْهُودٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ

اور اس ذات کی جسکے بارے میں گواہی دی جاتی ہے ۸ مارے گئے خندقوں والے وہ خندق جس میں آگ جل رہی تھی جس میں

الْوَقُودِ ﴿٥﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿٦﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ

بڑا ایندھن پڑا تھا جب وہ سارے کے سارے ان خندقوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس عذاب پر جو وہ دے رہے تھے

بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا

مومنوں کو حاضر ہو کر دیکھ رہے تھے ۹ اور نہیں بدلہ لیا تھا انہوں نے ان مومنوں سے مگر اس بات کا کہ وہ ایمان لائے تھے

۱ ۔ آگے اللہ تعالیٰ نے قاعدہ اور قانون بیان فرما دیا ہے ۔ مومنوں کو ایذا دینا اور فتنے و آزمائش میں ڈالنا بہت بڑا جرم ہے اسی لئے اللہ سے بھی (اس جرم پر معافی مانگیں) اور مومنوں سے بھی۔ ورنہ یہ عذاب ہوگا ۳ ۔ آگے مومنوں کو خوشخبری دیدی جنت کی۔
۴ ۔ آگے فرمایا خود کو میری پکڑ اور عذاب سے بچاؤ اس لئے کہ ؟ ۵ ۔ قیامت کو یاد کرادیا اور آگے رحمت بھی بتادی ۶ ۔ فعال کا مطلب ہے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ کر سکنے والا۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی اور یہ قدرت و طاقت نہیں رکھتا کہ ارادہ پورا کرسکے
۷ آگے اپنی پکڑ کی تاریخی دلیل یاد کرادی ہے۔ یہ حکومت و سلطنت اور بڑی جسمانی و مادی طاقت والے تھے مگر ایسے تباہ ہوئے کہ نام و نشان مٹ گیا ۸ ۔ فی تکذیب کا مطلب ہے کہ تکذیب میں غرق ہیں کوئی بات اللہ اور اسکے رسول کی ماننے پر تیار نہیں
۹ ۔ فرمایا وہ مجھ سے بچ کر کہاں جائیں گے وہ تو گھیرے میں ہیں۔ آگے فرمایا یہ اصول و ضوابط جو ذکر ہوئے ہیں یہ قرآن مجید ہے جو ایسی تختی میں محفوظ ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ منکرین کی مخالفت سے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا نہ ان کی بیہودہ سرائی سے اسکی عزت کم ہو سکتی ہے

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اس اللہ پر جو بڑا غالب ہے تمام صفتوں والا ہے وہ اللہ جس کی بادشاہی ہے آسمانوں میں اور زمین میں

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ

اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے ۱ بے شک وہ لوگ جو فتنے میں ڈالتے ہیں ایماندار مردوں کو

وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ

اور ایماندار عورتوں کو پھر توبہ نہیں کرتے ۲ پس ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور ان کے لئے

عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝۱۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

جلنے کا عذاب ہے ۳ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝۱۱

ایسے باغات ہیں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں یہی بڑی کامیابی ہے ۴

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝۱۲ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝۱۳

بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے بے شک وہی اللہ شروع میں پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کریگا

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝۱۴ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝۱۵ فَعَّالٌ لِّمَا

اور وہی اللہ بخشنے والا ہے محبت کرنیوالا ہے عرش کا مالک ہے بڑی عزت والا ہے کر گذرنے والا ہے جو

يُرِيْدُ ۝۱۶ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝۱۷ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝۱۸

ارادہ کرے ۶ بے شک آ پہنچی آپکے پاس بھی خبر ان فوجوں کی جو فرعونیوں اور ثمودیوں کے تھے ۷

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝۱۹ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝۲۰

بلکہ یہ کافر لوگ جھٹلانے میں رہتے ہیں ۸ اور اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے سے گھیرے میں لینے والا ہے ۹

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝۲۱ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝۲۲ ع ۱ ۲۲ ۱۰

بلکہ یہ کلام عزت والا قرآن ہے اور تختی میں محفوظ ہے

۸۶ سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً ۳۶

سورة طارق مکی ہے اور اس میں ۱۷ آیتیں ہیں

سلہ :۔ سورۃ الطارق بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں الطارق کا کلمہ ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ الطارق" رکھا ہے۔ پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن مجید تختی میں محفوظ ہے اور اس سورۃ میں نزول وحی کے وقت اسکی حفاظت کے نظام کو بیان فرمادیا اور اس کے بعد دلائل دے کر حیات بعد الموت کو ثابت کیا۔ اسی طرح ان دونوں سورتوں کا ربط یہ بھی ہے کہ یہ عذاب قبر سے بچانے والی ہیں جو ان کو مغرب کے بعد نوافل میں پڑھے

سلہ :۔ ان ستاروں کی ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی شیطان آسمان سے خبریں سننے کیلئے اوپر آئے تو مار کر بھگادو۔ یہ وحی الٰہی کی حفاظت پر مقرر ہیں۔ آگے فرمایا اسی طرح فرشتے انسان کی حفاظت" نگرانی اور اعمال لکھنے پر مقرر ہیں۔ بعض علماء نے ۳۶۵ فرشتے بتائے ہیں جو ہر جوڑ پر مقرر ہیں جس جوڑ پر مقرر فرشتہ کام چھوڑ دے وہ جوڑ بیکار ہوجاتا ہے۔ اسی لئے حضورؐ نے فرمایا نماز چاشت ۳۶۵ صدقوں کے برابر ہے سلہ :۔ آگے فرمایا انسان اپنی تخلیق پر غور کرے کہ جو خدا ایک پانی کی بوند سے پیدا کرسکتا ہے کیا وہ دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا

سلہ :۔ آگے فرمایا یوم حشر میں جب ہڈی ٹوٹا کر جمع کردیا جائیگا تو پھر وہاں کیا ہوگا؟ سلہ :۔ اس دن کچھ بھی چھپا نہ رہیگا دنیا میں تو بہت کچھ راز میں ہوتا ہے۔ پھر اس دن نہ تم میں خود عذاب سے بچنے کی طاقت ہوگی اور نہ کوئی اور تمہاری مدد کرسکے گا

سلہ :۔ آگے پھر آسمان و زمین کی قسم اٹھاکر توجہ دلائی کہ قرآن فیصلہ کن بات ہے۔

سلہ :۔ اس سے مراد لوٹنے کی جگہ بھی ہے کہ روح نے لوٹ کر وہیں جانا ہے اور آگے زمین کے پھٹنے سے یہ بھی مراد ہے کہ اُسے پھاڑ کر تیرا مردہ جسم زندہ نکالا جائیگا۔ اسی طرح یہ بھی اشارہ ہے کہ روح آسمان سے آتا ہے بدن زمین کی مٹی سے بنتا ہے

سلہ :۔ فرمایا یہ دل لگی کی باتیں نہیں ہیں نہ استہزاء و مزاح کیلئے ہیں ان کو سچا مانو۔ آگے فرمایا یہ کافر اس قرآن کو اس کے بیان کرنے والوں کو اسکے یاد کرنے والوں کو اس کے سننے اور عمل کرنے والوں کو مٹانے کی تدبیریں کرینگے لیکن ان پر میری تدبیر غالب آئیگی۔ اسی لئے آپؐ ان سے نہ جھگڑیں انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ ان سے انتقام کیلئے بس تھوڑا عرصہ باقی ہے۔ میں اپنی تدبیر سے ان کو سزا دیدونگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلہ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝٢

مجھے قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنیوالے کی اور تو کیا جانے رات کو آنے والا کیا ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝٣ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝٤

وہ ستارہ ہے جو چمکنے والا ہے سلہ بے شک ہر انسان پر مقرر ہے حفاظت کرنے والا سلہ

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝٦

چاہیے کہ دیکھ لے انسان کہ اُسے کس چیز سے بنایا گیا ہے پیدا کیا گیا ایک اچھلتے ہوئے پانی سے

يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝٧ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ

جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینے کے درمیان کی ہڈیوں سے بے شک وہ اس کو لوٹانے پر

لَقَادِرٌ ۝٨ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝٩ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا

پورا قادر ہے سلہ جس دن ظاہر ہوجائینگی چھپی ہوئی باتیں سلہ پس نہ ہوگی انسان کیلئے کوئی قوت اور نہ کوئی

نَاصِرٍ ۝١٠ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١١ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٢

مدد کرنیوالا سلہ پس مجھے قسم ہے آسمان کی جو چکر مارنے والا ہے سلہ اور اس زمین کی جو پھاڑ دی جاتی ہے

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝١٣ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝١٤ اِنَّهُمْ

کہ بے شک یہ بات ایسی ہے جو فیصلے والی بات ہے اور وہ دل لگی کی بات نہیں ہے سلہ بے شک یہ کافر لوگ

يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝١٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝١٦ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ

تدبیریں سوچتے ہیں اسلام کے خلاف اور میں بھی تدبیر کررہا ہوں ان کافروں کو مٹانے کی پس آپ چھوڑ دیں کافروں کو

اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧ ع

ان کو چھوڑ دیں تھوڑی دیر کیلئے

٨٧ سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً ٨

سورۃ اعلیٰ مکی ہے اور اس میں ١٩ آیتیں ہیں

سلہ:- سورۃ الاعلیٰ مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر - پہلی آیت میں ہی کلمہ اعلیٰ ارشاد فرمایا شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الاعلیٰ رکھا ہے - پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ کافر لوگ اس قرآن
اور آپکی دعوت کو ماننے اور اس میں رکاوٹ ڈالنے کیلئے تدبیریں کر رہے اور میں بھی ان کے مقابلے میں تدبیر کر رہا تھا - البتہ آپؐ اپنی مہلت دیں اس سورۃ میں فرمایا آپؐ بھی ان کے مقابلہ کیلئے یہ تدبیر اختیار کریں کہ میری تسبیح و تمجید کریں
اسی طرح سورۃ الطارق کے آخر میں فرمایا یہ قرآن دل لگی کی چیز نہیں بلکہ غور و فکر کے لئے ہے اور اس سورۃ میں غور و فکر کیلئے زمین سے پیدا ہونیوالے چارے کی مثال دی اور ساتھ فرمادیا کہ جو بھی نصیحت وہ لوگ حاصل کریں گے جن میں خدا کا خوف
ساتھ ہی دونوں قسم کے انسانوں کی صفات و اعمال بتادیئے جو کامیابی اور ناکامی کا سبب بنتے ہیں - یعنی اس سورۃ میں کامیابی کا پورا نظام دیدیا اور ناکامی کی وجوہات بتادیں - اب انسان جس کو اختیار کرے گا اسی کے مطابق جزا و سزا پائے گا -

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلہ

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ

آپ پاکی بیان کرتے رہیں اپنے رب کے نام کی جو سب سے بلند ہے سلہ وہ اللہ جس نے بنایا پس ٹھیک ٹھیک بنایا سلہ اور وہ اللہ جس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا

فَهَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ﴿۵﴾

پھر اسکی رہنمائی بھی کی سلہ وہ اللہ جس نے نکالا چارے کو سلہ پھر کر دیا اس کو سیاہ رنگ کا چورہ چورہ ہونیوالا سلہ

سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَ مَا

ہم پڑھائینگے جناب کو پس آپ نہ بھول سکیں گے مگر وہ جو اللہ چاہے گا سلہ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے ظاہری باتوں کو بھی اور

یَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾ وَ نُیَسِّرُکَ لِلۡیُسۡرٰی ۚ﴿۸﴾ فَذَکِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّکۡرٰی ؕ﴿۹﴾ سَیَذَّکَّرُ

پوشیدہ باتوں کو بھی اور ہم آپ کیلئے آسانی کے اسباب پیدا کرتے رہیں گے سلہ پس آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت فائدہ دیتی ہے یقیناً نصیحت حاصل کریگا

مَنۡ یَّخۡشٰی ﴿ۙ۱۰﴾ وَ یَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی ﴿ۙ۱۱﴾ الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ﴿ۚ۱۲﴾

وہ جو اللہ سے ڈرنیوالا ہے اور بے بہرہ رہیگا اس نصیحت سے وہ بڑا بدنصیب سلہ جو داخل ہو جائے گا بڑی آگ میں

ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡهَا وَ لَا یَحۡیٰی ﴿ؕ۱۳﴾ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿ۙ۱۴﴾ وَ ذَکَرَ اسۡمَ

پھر نہ مرے گا اس آگ میں نہ زندہ رہے گا سلہ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے آپکو پاکیزہ بنایا اور لیا نام اپنے

رَبِّهٖ فَصَلّٰی ﴿ؕ۱۵﴾ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۫ۖ۱۶﴾ وَ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ

پالنے والے کا پھر نماز پڑھی سلہ بلکہ تم زیادہ پسند کرتے ہو دنیا کی زندگی کو حالانکہ قیامت بہتر ہے اور

اَبۡقٰی ﴿ؕ۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿ۙ۱۸﴾ صُحُفِ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿۱۹﴾ ع

ہمیشہ رہنے والی ہے سلہ بے شک یہی بات پہلے صحیفوں میں بھی ہے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں

۸۸ سُوۡرَۃُ الۡغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّعِشۡرُوۡنَ اٰیَۃً ۶۸

سورۃ غاشیہ مکی ہے اور اس میں ۲۶ آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

سلہ:- نماز کے سجدے میں یہی تسبیح پڑھنے کا حکم حضورؐ نے دیا ہے آگے قدرت بیان کردی
سلہ:- یعنی ہر چیز کو خوبصورت اور مناسب بنایا خصوصاً انسان کو جیسا دوسری جگہ بانداز خطاب تفصیل سے فرمایا - آگے فرمایا ایک خاص وقت تک ماں کے پیٹ میں رکھا
سلہ:- بچے کو ماں کے پیٹ سے نکلنے کیلئے قوت دی اور رہنمائی کی - آگے خارجی مثال دیدی
سلہ:- چارہ لہلہاتے کھیتوں کی شکل میں ہوتا ہے پھر جانور کھاکر اسے چورہ چورہ کر دیتے ہیں - اشارہ فرمایا تو پیدا ہو کر جوانی کی بہاریں دیکھتا ہے پھر تو بھی چورہ ہو جاتا ہے
سلہ:- آگے فرمایا انسان کے سدا بہار رہنے اور اس انجام سے بچنے کا نسخہ کیا ہے قرآن پر عمل - جو ہم آپؐ کے ذریعے انسانوں کو دینگے اور اس پر عمل کیلئے آسانی بھی کرینگے
سلہ:- اس سے مراد منسوخ شدہ احکام ہیں باقی جو قرآن یا احکام خدا یاد کرائینگے وہ یاد رہینگے
سلہ:- بعض علماء نے یسریٰ سے مراد شریعت مطہرہ لی ہے بعض نے کہا نصیحت اسے کریں جو قبول کرے - آگے فرمایا آپؐ تو نصیحت کرتے رہیں البتہ اس سے نفع وہ اٹھائیگا جو اللہ کی ناراضگی سے ڈرنے والا ہوگا اور جو بد نصیب ڈرتا نہیں وہ محروم رہے گا
سلہ:- آگے اس بد بخت کا انجام بتایا اور فرمایا وہ نہ کبھی جل کر ختم ہو جائیگا بلکہ زندہ رہیگا
سلہ:- آگے دوزخ سے بچنے کے اعمال بیان فرمادئے کہ تزکیہ باطن، اللہ کا ذکر اور نماز کی پابندی کامیابی کا سبب بنے گی اور یہ اسی ترتیب سے ہوگا جو بیان فرمائی
سلہ:- تزکیہ باطن جو اصل مقصود ہے ذکر سے ہوگا اور ذکر کی توفیق نماز کی پابندی سے ملیگی آگے ان مذکورہ اعمال میں رکاوٹ کی وجہ بیان فرمادی - دنیاوی زندگی کی آخرت پر ترجیح
سلہ:- فرمایا یہ سمجھنی چاہیے دنیاوی زندگی تو عارضی اور فانی ہے جبکہ اخروی بہتر بھی ہے اور ہمیشہ رہنے والی بھی ہے - آگے فرمایا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہر نبی نے یہی بتایا خاص طور پر حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ نے اور انکی کتابوں اور صحائف میں یہ لکھا ہوا موجود ہے - جن اہل کتاب کے پاس یہ محفوظ ہوں ان کے پاس دیکھ لو

۱: سورۃ الغاشیہ بھی مکہ میں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اسکی پہلی آیت میں ہی الغاشیہ کا ذکر آیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الغاشیہ"۔ پہلی سورۃ کے آخری حصہ میں فرمایا کہ کافر دنیاوی زندگی کو اخروی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ اسی کیلئے محنت کرتے ہیں اور قیامت کیلئے کوئی تیاری نہیں کرتے تو ظاہر ہے کہ قیامت ان کی خراب ہوگی۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی کیفیت "مصیبت" وحشت اور اسکی وجہ سے انسانوں کی گھبراہٹ کو بیان فرمایا کہ تم اس سے بچنے کی کوشش کرو ساتھ ہی اپنی قدرت کے مناظر یعنی آفاقی دلائل دے کر سمجھایا کہ جو خدا یہ کام کر رہا ہے کیا وہ تمہیں دوبارہ زندہ کر کے یہ عذاب دینے پر قادر نہیں اسلئے حیات بعد الموت پر ایمان لاؤ اور دنیا کی زندگی کی بہتری والے اعمال کرو ورنہ تمہارا وہاں یہ حال ہوگا جو بیان ہو رہا ہے

۲: اس سے مراد قیامت ہے جو دل، دماغ، عقل وفکر پر چھا جائیگی اور انسان کی کیفیت بے ہوشی کی ہوگی۔ آگے مزید کیفیت بتائی ہے ۳: اس سے مراد ذلت ہے آگے فرمایا یہ دنیا میں تھکے تو تھے مگر دنیاوی آسائشوں کیلئے آج ناکام ہیں۔ یہ یوم حشر کا حال ہے آگے انجام بتا دیا

۵: دوزخ میں ڈال دئے جائینگے اور دوزخ کے اندر ہی کیا حال ہوگا ۶: دنیا میں حرام مال، حرام غذا، حرام مشروب پئے مزے لے کر وہاں کھانا پینا اسی طرح کا ہوگا۔ آگے اللہ نے کامیاب لوگوں کا ذکر فرمایا جنہوں نے ایمان لا کر اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گذاری

۷: یہ رضا بہت بڑی نعمت ہے بندہ اللہ سے راضی، اللہ بندے سے راضی تو بیڑا پار ہے

۸: فرمایا ہر چیز پہلے سے تیار شدہ ہے تا کہ معزز مہمانوں کو انتظار کی تکلیف نہ ہو۔

یہ ساری باتیں سن کر ظاہر ہے کافروں نے مذاق اڑایا ہوگا کہ یہ کیسے ممکن ہے تو آگے اس کا جواب دے دیا کہ ان چیزوں کو دیکھو جو خدا یہ بنانے پر قادر ہے وہ ان مذکورہ باتوں پر بھی قادر ہے

۹: یہ مخاطب عرب ہیں اور اونٹ وہاں کثرت سے ہیں اسلئے ان کی مثال پہلے دیدی

۱۰: یہ ساری چیزیں ہر وقت ان کے سامنے تھیں اسلئے آسان دلیلیں دیدیں۔ آگے حضور کو تسلی دی کہ آپکا کام نصیحت کرنا ہے آپ دیتے رہیں ان کو منوانا آپکی ذمہ داری نہیں

۱۱: باوجود نصیحت کرنے کے جو نہ مانے گا اس کو عذاب میں ڈالا جائے گا انہوں نے لوٹ کر ہماری طرف ہی آنا ہے اور ہم نے ہی حساب تو لینا ہی ہے۔ یہ تو ہمارا اٹل فیصلہ ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ

۱: بے شک آپہنچی آپکے پاس بات چھا جانے والی کی ۲: کئی چہرے اسی دن ذلیل ہونگے ۳: کام کرنیوالے ہونگے

نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ

تھکے ہوئے ہونگے ۴: داخل ہو جائینگے اسی آگ میں جو دہکنے والی ہے ۵: ان کو پانی پلایا جائیگا اسی چشمے جیسی کا پانی ابل رہا ہے نہ ہوگا

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾

ان کیلئے کھانا مگر ایسی کانٹے دار چیز کا جو نہ تو موٹا کرے گی نہ بھوک کو دور کرے گی ۶:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِيْ جَنَّةٍ

کئی چہرے اسی دن بڑے خوش ہونگے اپنی محنت کی وجہ سے راضی ہونگے ۷: ایسی جنت میں ہونگے

وقف لازم

عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيْهَا

جو بڑی بلند ہے نہ سنے گا اس جنت میں کسی بے فائدہ بات کو اس جنت میں ایک چشمہ ہے جو بہنے والا ہے اسی جنت میں

سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ

ایسے تخت ہیں جو اونچی جگہ بچھائے گئے ہیں اور ایسے پیالے ہیں جو اپنی جگہ پر رکھے گئے ہیں اور ایسی قالینیں ہیں

مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ

جو صفوں میں بچھائی گئی ہیں اور ایسے بچھونے ہیں جو پھیلائے گئے ہیں ۸: کیا وہ نہیں دیکھتے اونٹ کو ۹:

كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ

کہ وہ کیسے بنایا گیا (اور کیا نہیں دیکھتے) آسمان کی طرف کہ وہ کیسا بلند کیا گیا (اور کیا وہ نہیں دیکھتے) پہاڑوں کی طرف

كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ

کہ وہ کیسے گاڑے گئے ہیں (اور کیا نہیں دیکھتے) زمین کو وہ کیسے بچھائی گئی ہے ۱۰: پس آپ سمجھاتے رہیں

اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ

بے شک آپ سمجھانے والے ہیں آپ نہیں ہیں ان پر جبر کرنے والے ۱۱: مگر وہ آدمی

تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ

جس نے منہ موڑ لیا اور ناشکری کی پس عذاب دے گا اس کو اللہ تعالیٰ بڑا عذاب بے شک ہماری طرف

ف ۱: سورۃ "الفجر" مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ یہ سورۃ شروع ہی والفجر سے ہوتی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ الفجر" رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے عذاب کو بیان فرمایا اور اس سورۃ میں نافرمانوں پر دنیا میں آنے والے عذاب ذکر کردیا اور سمجھا دیا کہ جو خدا دنیا میں اتنے بڑے بڑے طاقتوروں اور حکومت و دولت والوں کو لمحہ بھر میں تباہ و برباد کر سکتا ہے وہ قیامت کا عذاب بھی دے سکتا ہے۔ اسی طرح پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ جس نے حق سے منہ موڑا اور کفر کیا اسے اللہ بڑا عذاب دے گا اس عذاب کی ایک جھلک تاریخی دلدل ہے اس سورۃ میں سمجھا دی اور ساتھ ہی وہ اعمال بتا دیئے جو انسان کی ناکامی اور اس کیلئے عذاب کا سبب بنتے ہیں اور ان سب کا تعلق مال کی محبت سے ہے

ف ۲: فرمایا فجر گواہ ہے کہ مجھ میں کتنی طاقت ہے کہ رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کو روشنی میں بدل دیتا ہوں۔ اس سے فجر کے وقت کی مقبولیت بھی مراد ہے اور کفر کی تاریکیوں کو مٹانے والی اسلام کی فجر بھی مراد ہو سکتی ہے۔ آگے عظمت والی دس راتوں کی قسم اٹھائی

النصف ع ۲۶ / ۱۲

اِيَابَهُمْ ۝٢٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦ ع

ان کا لوٹ کر آنا ہے پھر ہمارے ذمے ان کا حساب لینا ہے

۸۹ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً ۱۰

سورۃ فجر مکی ہے اور اس میں ۳۰ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف ۱

وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا

مجھے قسم ہے فجر کی ف ۲ اور دس راتوں کی ف ۳ اور جفت کی اور طاق کی ف ۴ اور اس رات کی جب رات

يَسْرِ ۝٤ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝٥ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ

وہ چلے ف ۵ بے شک ان باتوں میں بہت بڑی قسم ہے عقل والوں کے لئے ف ۶ کیا تو نہیں جانتا کہ کیا برتاؤ کیا

رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا

تیرے ربّ نے قوم عاد کے ساتھ جو ارم والی تھی اور بڑے ستونوں والی تھی ف ۸ وہ قوم جن کی طرح کوئی پیدا نہیں کئے گئے ان جیسے

فِي الْبِلَادِ ۝٨ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩

بستیوں میں (کیا تو نہیں جانتا) کہ کیا برتاؤ کیا ثمود کے ساتھ تیرے ربّ نے جنہوں نے تراشا پتھروں کو وادیوں میں ف ۹

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١

اور (کیا نہیں جانتا) فرعون کو جو میخوں والا تھا ف ۱۰ یہ وہ لوگ تھے جو سرکش ہو گئے تھے اپنی بستیوں میں ف ۱۱

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

پس زیادہ کیا انہوں نے شر و فساد کو پس مار دیا ان پر تیرے رب نے کوڑا

عَذَابٍ ۝١٣ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا

عذاب کا بے شک تیرا رب گھات میں رہتا ہے ف ۱۲ اے پر وہ انسان جب اس کو

ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۵ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝١٥

آزماتا ہے اس کا رب پھر اُسے عزت دیتا ہے اور اُسے نعمتیں دیتا ہے پس وہ کہہ دیتا ہے میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے ف ۱۳

ف ۳: اس سے علماء نے ذی الحج اور محرم کی پہلی دس راتیں بھی مراد لی ہیں اور رمضان کا آخری عشرہ بھی۔ اور آگے جفت طاق سے نمازیں رکعتوں کی بناء پر مراد لی ہیں

ف ۴: بعض علماء نے جفت سے تمام مخلوق اور طاق سے اللہ کی واحد ذات بھی مراد لی ہے

ف ۵: اس سے مراد معراج کی رات بھی ہے اور ہر رات بھی یعنی جب وہ رات چلے

ف ۶: فرمایا ان قسموں کو معمولی نہ سمجھو یہ نہایت مہتم بالشان ہیں اور ان کو عقلمند لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ دوسری جگہ عقلمندوں کی نشانی بتائی جو خود کو عذاب سے بچاتے ہیں۔ آگے دنیا میں دیئے جانے والے عذاب ذکر کر دیئے کہ وہ لوگ بھی خود کو عقلمند کہتے تھے

ف ۷: طوفان نوحؑ کے بعد پہلی قوم عاد تھی جو بڑے قدآور اور طاقتور تھے

ف ۸: عادؔ کے نام سے دو قومیں گزری ہیں۔ "ارم" والے پہلی قوم عاد تھی جو ستون کھڑے کر کے محل بناتے تھے۔ ستونوں سے مراد خیموں کے ستون یا ان کے لمبے لمبے قد بھی ہو سکتے ہیں

ف ۹: ثمودی اتنے عقلمند اور ماہرین فن تھے کہ پتھر تراش کر پہاڑوں کے اندر محل بناتے

ف ۱۰: اس سے مراد بعض نے گھوڑے باندھنے والے سونے کے کھونٹے لئے ہیں، بعض نے اس کے دانتوں میں سونے کی کیلیں اور بعض نے آسیہ خاتون کو تختے پر میخیں مار کر جکڑنا مراد لیا ہے

ف ۱۱: یہ سرکشی ہی فساد کا سبب بنتی ہے اسلام نے اسی کو پھر توڑا ہے۔

ف ۱۲: یہ محاورہ بھی ہے مطلب یہ ہے کہ خدا غافل نہیں ہے وہ بھی دیکھتا رہتا ہے۔ آگے اللہ نے انسان کی فطرت بتائی کہ نعمت پر خوش اور تکلیف پر ناشکرا بن جاتا ہے

ف ۱۳: اللہ تعالیٰ مال و دولت اور نعمتیں دے کر بھی آزماتا ہے اور چھین کر بھی۔

۱۶ :۔ یہ سب سے نازک آزمائش ہوتی ہے۔ فرمایا یہ کشادگی رزق اور تنگی اللہ تعالیٰ اعمال کی بنیاد پر بھی کرتے ہیں لیکن بندہ اپنے گریبان میں جھانکنے کے بجائے خدا کو الزام دے کر نا فرمانی کرتا ہے اور یوں کہتا ہے ۔ ۲ :۔ آگے فرمایا رزق کی تنگی کے اسباب یہ بھی ہیں
۳ :۔ فرمایا رشتہ داروں کو بھی سکھا دیا کہ تم ان اعمال سے بچو۔ آگے قیامت کا منظر بیان فرمایا کہ اس وقت یہ مال کی محبت والا حسرت کرے گا کہ کاش میں اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کر کے آگے بھیجتا اور وہ وہاں کام آتا مگر وہ حسرت کام نہ آئے گی یہاں ہی سمجھ دار
۳ :۔ اشارہ فرمایا دوسروں کی جو زمین نا حق قبضہ میں رکھی ہے یہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے گی یہ فانی ہے۔ فرمایا اس زمین پر میدان حشر بپا ہوگا اور خدا کا دربار لگ جائے گا ۔ ۵ :۔ اس دن یہ منظر دیکھ کر ہر انسان سوچے گا مگر وہ سوچ کام نہ آئے گی سوچ کا وقت گزر
چکا ہوگا اب تو فیصلہ کیا جائے گا۔ اُس وقت بدبخت انسان یہ حسرت کرے گا ۔ ۶ :۔ میں تو مزاح سمجھ رہا تھا یہ تو حقیقت تھی۔ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ زندگی میں بھیج دیتا اور یہ بھی اس دائمی اور حقیقی زندگی کیلئے سرمایہ حیات آگے بھیج دیتا۔ اعمال بھی مراد ہیں اور مال بھی
۷ :۔ فرمایا اللہ کے عذاب کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے اس کی کوئی مثال موجود نہیں۔ آگے فرمایا اللہ کا باندھنا بھی بہت سخت ہوگا۔ اس باندھنے کی تفصیل قرآن مجید میں دوسری جگہوں میں موجود ہے ۔ ۸ :۔ آگے فرمایا ایسے کام کرو جن کا ذکر گزر چکا ہے خاص طور پر
مال حرام سے اجتناب اور انفاق فی سبیل اللہ۔ یتیموں مسکینوں پر شفقت اور ان کی
مدد تا کہ مرتے وقت تم پر ایسی آسانی ہو اور تم اللہ سے اور اللہ تم سے راضی ہو
۸ :۔ علماء فرماتے ہیں نیک آدمی کی روح کو لینے کیلئے اس کے بزرگوں مشائخ وغیرہ
کی روحیں بھی بھیجی جاتی ہیں تا کہ ان کی وجہ سے روح خوشی سے نکلے۔ آگے فرمایا
حساب کتاب بھی نہیں ان کے ساتھ ہی جنت میں داخل ہو جا
۹ :۔ نفس کی تین قسمیں پہلے لکھی جا چکی ہیں نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ
یہ ان مومنوں کا ہے جو نیک اعمال والے اور اللہ کے محبوب بندے ہیں

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ

اور اللہ جب اُسے آزمائش میں ڈالتا ہے پس تنگ کر دیتا ہے اسکی روزی کو تو وہ کہنے لگتا ہے میرے رب نے

اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ

مجھے ذلیل کر دیا ہے یاد رہے بلکہ تم لوگ عزت نہیں کرتے یتیم کی اور دوسری کو بھی تیار نہیں کرتے

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾

مسکین کو کھانا کھلانے پر اور تم کھا جاتے ہو مال وراثت کا پوری طرح لپیٹ کر

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ

اور پسند کرتے ہو مال کو گہری محبت کے ساتھ یاد رہے جب پٹخایا جائے گا زمین کو

دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ

ریزہ ریزہ کر کے اور آئے گا تیرا رب اور فرشتے قطاروں میں اور پیش کیا جائے گا

يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ

اس دن دوزخ کو اس دن یاد کرے گا انسان مگر کہاں ہوگا اس کے لئے

الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ

فائدہ نصیحت کا کہے انسان کہے گا کاش میں آگے بھیج دیتا اپنی اس زندگی کے لئے پس اس دن

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ

کوئی عذاب نہ دے گا اللہ کے عذاب کی طرح کے اور نہ کوئی باندھے گا اللہ کی طرح پکا باندھنا

اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى

(کہا جاتا ہے نیک لوگوں کو) اے وہ نفس! جو اطمینان والا تھا کے لوٹ جا

رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾

اپنے رب کی طرف جو اللہ سے راضی ہے اور اللہ تجھ سے راضی ہے پس داخل ہو جا میرے بندوں میں

ع ۱۴ ۳۰ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

اور داخل ہو جا میری جنت میں

سلہ: سورۃ البلد بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں "البلد" کا کلمہ ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام "سورۃ البلد" رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں منکرین کے اعمال ذکر فرمائے جو ذکر کرنے سے عذاب کے مستحق ہوئے تقریباً وہی اعمال اس سورۃ میں بھی اور انداز میں ذکر کر دیئے۔ اسی طرح سورۃ الفجر میں دو طرح کی محنتوں کا ذکر فرمایا ایک عاد و ثمود اور فرعون والی محنت جس کا نتیجہ دنیا و آخرت کی ناکامی کی صورت میں نکلا اور دیگر نیکوکاروں کی محنت جس کا انجام موت کے وقت کی اور آخرت کی کامیابی کی صورت میں۔ اس سورۃ میں بھی فرمایا کہ انسان پیدا ہی محنت کیلئے کیا گیا ہے اُسے کامیابی والی محنت اور اعمال کرنے چاہییں۔ ساتھ ہی انسان کو اسکی تخلیق کی طرف اور پالنے کے نظام کی طرف توجہ دلا دی۔

سلہ: بستی سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ آگے فرمایا اس کی عظمت کا ایک سبب آپ کا اس میں چلنا پھرنا ہے سلہ: اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ مکہ میں جنگ اور صید اور اشجار اکھاڑنا منع ہے لیکن فتح مکہ کے دن آپ کیلئے حلال ہے سلہ: اس سے مراد اللہ کی ذات اور پوری کائنات ہے لیکن علماء نے والد سے مراد آدم بھی لئے ہیں۔ یہ قسمیں اٹھا کر آگے انسانی فطرت بیان کر دی

۹۰ سُوۡرَةُ الۡبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ عِشۡرُوۡنَ اٰيَةً ۳۵

سورۃ بلد مکی ہے اور اس میں ۲۰ آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلہ

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا

میں قسم کھاتا ہوں اس بستی کی سلہ اور آپ حلال ہیں اس بستی میں سلہ (اور میں قسم کھاتا ہوں) اور جو پیدا کرنے والے کی

وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ يَّقۡدِرَ

اور اس اولاد کی جو پیدا کی ہے بے شک بنایا ہم نے انسان کو بڑی محنت میں سلہ کیا وہ سمجھ بیٹھا ہے اسی پر [illegible] اختیار نہ چلے گا

عَلَيۡهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ يَرَهٗۤ

کسی کا وہ کہہ دیتا ہے میں نے بہت زیادہ خرچ کیا ہے مال سلہ کیا وہ سمجھ بیٹھا ہے کہ کوئی نہیں دیکھ

اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَيۡنَيۡنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيۡنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيۡنٰهُ

رہا اسکے عملوں کو کیا نہیں بنائیں ہم نے انسان کیلئے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ سلہ اور رہنمائی کی ہم نے

النَّجۡدَيۡنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا الۡعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ

اسکی دو ٹیلوں کی طرف سلہ پس نہ سر کر سکا ایک گھاٹی کو سلہ اور تو کیا جانے وہ گھاٹی کیا ہے سلہ وہ آزاد کرنا ہے

رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِىۡ يَوۡمٍ ذِىۡ مَسۡغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ ﴿۱۵﴾

غلام کا سلہ یا کھانا کھلانا ہے سخت بھوک کے دن میں اس یتیم کو جو اس کے رشتے دار ہو

اَوۡ مِسۡكِيۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ

یا اس مسکین کو جو مٹی پر بیٹھا ہو سلہ پھر ہو جائے گا ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور ہمیشہ وصیت کرتے رہے صبر کی

وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيۡنَ

اور وصیت کرتے رہے رحم و کرم کی یہ وہ لوگ ہیں جو دائیں ہاتھ والے ہیں سلہ اور وہ لوگ جو

كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

منکر ہو گئے ہماری آیتوں کے یہ بائیں ہاتھ والے ہیں ان پر وہ آگ مقرر ہوگی جو ستونوں میں بندھی ہے

وقف لازم

ع ۱ ۱۵

سلہ: ساری زندگی انسان محنت میں گذارتا ہے اور ایسا محنتی ہے کہ کوئی اور مخلوق اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی قوت، ذہانت، مہارت کے لحاظ سے۔ مگر محنت کا رخ ٹھیک نہیں۔ آگے اس کی وجہ بیان فرما دی کہ انسان خود کو بے لگام سمجھتا ہے کہ اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں

سلہ: وہ مال خرچ کر کے محفوظ محلات اور قلعے بنا کر، مسلح باڈی گارڈ رکھ کر یہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر کوئی قابو نہ پا سکے گا یا تیرے خیال میں حقیر کر دوں کہ تیرے اعمال کو کوئی دیکھ نہ سکے گا

سلہ: فرمایا عمل دیکھنا تو بجائے خود رحم میں تو تیری پیدائش کے تمام مراحل سے آگاہ ہوں جو میں نے خود بنائے ہیں آگے ان کی تفصیل ہے۔ یہ بھی اشارہ ہے کہ میں ہی تجھے دوبارہ پیدا کروں گا

سلہ: فرمایا آئینہ سامنے رکھ کر دیکھ کہ کتنے خوبصورت اعضاء تجھے دیئے گئے

سلہ: اس سے مراد ماں کے پستان ہیں کہ دیکھ تیرے پیدا ہونے سے پہلے تیرے رزق کا انتظام کر دیا گیا۔ اس سے مراد ہدایت اور گمراہی کے دو ٹیلے بھی ہیں

سلہ: فرمایا اس قدر انعامات اور اسباب ہدایت کی موجودگی میں بھی اسے توفیق نہ ہوئی کہ وہ دین کی گھاٹی کو عبور کرتا۔ یہ اسلئے فرمایا کہ خواہشات نفسانی کی مخالفت کر کے اللہ کے حکم ماننا طبیعت پر بہت شاق گذرتا ہے اسلئے اسے پہاڑی چڑھائی یا گھاٹی قرار دیا

سلہ: آگے نفس کے خلاف وہ مشکل کام بتا دیئے اور یہ سب مال کی قربانی والے ہیں

سلہ: اگر غلام نہیں تو قرضے میں پھنسے مجبور کو قرض سے آزاد کرا دو۔ آگے اور عمل بتائے

سلہ: فرمایا اگر یہ اعمال کرے گا تو یہ نتیجہ ملے گا کہ کامیاب لوگوں میں شمار ہو جائیگا

سلہ: آگے بائیں ہاتھ والے ناکام لوگوں کا ذکر کر دیا کہ وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے

ف۱:۔ سورۃ الشمس بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ یہ کلمہ "والشمس" سے شروع ہوتی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الشمس رکھوایا ہے۔ پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کامیاب اور ناکام دونوں گروہوں کا ذکر فرمایا اس سورۃ میں بھی قسمیں کھا کر کامیابی کا اصول بتایا اور ناکام لوگوں کی تاریخی دلیل دیدی کہ وہ کس وجہ سے دنیا میں عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے۔ یہ اشارہ بھی فرمادیا کہ قیامت کا عذاب بھی اسی طرح ہی ہی

ف۲:۔ پہلے سماوی نظام کی قسمیں کھا کر اپنی گواہ کے طور پر پیش کیا کہ یہ میری قدرت کے گواہ ہیں۔ فرمایا سورج، اسکی دوپہر، چاند، دن، رات، آسمان سب اس بات کے ثبوت ہیں کہ کوئی طاقت ان کو چلا رہی ہے اور وہ اللہ کی ذات اور اسکی قدرت ہے

ف۳:۔ آگے زمینی نظام کو بیان فرما کر انسان کی اپنی جان اور نفس کی نعمت کا ذکر کیا ہے۔ آگے انسانی نفس کی دو قوتیں بتادیں نافرمانی کی بھی اور فرمانبرداری کی بھی تا کہ انسان کو اس بنا پر جزا و سزا دی جا سکے ف۵:۔ آگے تنبیہ کردی سمجھا دیا

ف۶:۔ کامیاب وہ ہوگا جو تزکیہ باطنی کرائے گا ورنہ ظاہری اعمال بے نور ہونگے۔ آگے فرمایا جو نفس کی گندگی دور نہ کر سکا بلکہ نفسانی خواہشات پوری کرتا رہا وہ ذلیل و خوار ہو جائیگا ف۷:۔ آگے ایسی قوم کی مثال دیدی جنہوں نے شعائر اللہ کی توہین کی اور تباہ ہو گئیں اور اسکی وجہ خواہشات کی پیروی تھی۔ خود ہی معجزہ مانگا اور پھر خود ہی اسکو قتل کر دیا

ف۸:۔ ناقۃ اللہ سے مراد وہ اونٹنی ہے جو بغیر ماں باپ کے پتھر سے نکالی گئی۔ نبی نے فرمایا اس کو چھوڑ دو نہ اسکے پینے کی باری کے دن اس کے پانی کو چھیڑو۔ مگر انہوں نے نبی کی بات نہ مانی اور اونٹنی کو قتل کر دیا حالانکہ وہ اللہ کی نشانی تھی۔

ف۹:۔ وہ شعائر اللہ کی توہین کر کے اللہ کے معاند بن گئے تو اللہ نے پھر یہ حشر کر دیا آگے فرمایا اللہ کو کوئی پوچھ نہیں سکتا کہ یہ کیوں کیا؟

۹۱ سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً ۲۶

سورۃ شمس مکی ہے اور اس میں ۱۵ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝۲ وَالنَّهَارِ اِذَا

مجھے قسم ہے سورج کی اور اس کی دوپہر کی (روشنی کی) ف۲ اور چاند کی جب اسکے پیچھے آتا ہے اور دن کی جب

جَلّٰىهَا ۝۳ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝۵

اُسے روشن کرتا ہے اور رات کی جب وہ اس پر چھا جاتی ہے اور قسم ہے آسمان کی اور اس کی جس نے بنایا آسمان کو ف۳

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝۶ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا

اور قسم ہے زمین کی اور اسکی جس نے بچھایا اسکو اور قسم ہے نفس کی اور اسکی جس نے برابر کیا اسی کو ف۴ پس ڈالدیا اسکے دل میں اسکی نافرمانی کو

وَتَقْوٰىهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰

اور اسکی پرہیزگاری کو ف۵ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے پاک کر لیا اپنی روح کو ف۶ اور بے شک وہ غارت ہوا جس نے آلودہ کیا اس کو ف۷

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ

جھٹلادیا قوم ثمود نے اپنی سرکشی کے ساتھ جب کھڑا ہوا اس قوم میں سے بڑا بدبخت اس قوم کا پس ان سے کہہ دیا

رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ

اللہ کے رسول نے چھوڑ دو اللہ کی اونٹنی کو اور اسکے پینے کو ف۸ پس انہوں نے جھٹلادیا نبی کو پھر کاٹ ڈالا اس اونٹنی کو پس اکھیڑ مارا

ع ۱ ۱۵ ۱۲ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵

ان کو ان کے رب نے ان کے گناہ کی وجہ سے پس ان کی بستیوں کو زمین کے ساتھ ہموار کر دیا ف۹ اور اللہ نہیں ڈرتا ان کاموں کی بازپرس سے

۹۲ سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً ۹

سورۃ لیل مکی ہے اور اس میں ۲۱ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

۱:۔ سورۃ الّیل بھی مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ یہ سورۃ وَالّیل سے شروع ہوتی ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الّیل۔ اس سورۃ میں بھی بنیادی مسئلہ قیامت کا ہی بیان ہوا ہے۔
پہلی سورۃ میں قوم ثمود کی نبی کی نافرمانی اور ان کا انجام بیان فرمایا اور اس سورۃ میں حضورؐ کے سیرت کار دل کی تعریف کی کہ وہ ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں خاص طور پر مال کے خرچ کرنے میں۔ اسی طرح سورۃ الشمس میں دو طرح کے انسان نفس کی کیفیت کے
اعتبار سے بیان فرمائے ایک وہ جو نفس کو قابو کرکے اس کا تزکیہ کرلیتا ہے اور دوسرا وہ جو نفس کے تابع ہو جاتا ہے اور اس سورۃ میں وہ عمل بتادیئے جو نفس کو قابو رکھتے ہیں اور جو نفس کو بے لگام کردیتے ہیں۔ ساتھ ہی نفس کی بے لگامی کا انجام بتادیا
۲:۔ یہاں پر بھی قدرت کا اظہار اور ان ظاہر چیزوں کی قسم کھا کر ان کو گواہ بنا کر ایک حقیقت کا اعلان ہے۔ فرمایا یہ رات اور دن کا انقلاب، نر اور مادہ کی تخلیق کس کے اختیار میں ہے۔ اللہ ہی کی یہ قدرت ہے تو اللہ کا حکم کو مانو

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جاتی ہے ۱ اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جاتا ہے ۲ اور قسم ہے اس کی جس نے پیدا کیا نر کو

وَالْاُنْثٰٓى ③ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ④ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ⑤

اور مادہ کو ۳ بے شک تمہاری محنت مختلف طریقے پر ہے ۴ پھر وہ آدمی جس نے اللہ کے نام پر دیا اور اس سے ڈرتا رہا

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ⑦ وَاَمَّا مَنْۢ

اور سچا مانا حسنیٰ کو ۵ پس ہم اس کو آسانی دیں گے آسانی کے لئے ۶ اور وہ آدمی جس نے

بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ⑧ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ⑨ فَسَنُيَسِّرُهٗ

کنجوسی کی اور اپنے آپ کو بے نیاز سمجھا اور جھٹلا دیا کلمے کی حقیقت کو ۷ پس ہم اس کے لئے آسانی کر دیں گے

لِلْعُسْرٰى ⑩ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ⑪ اِنَّ عَلَيْنَا

اسکی تنگی کے لئے ۸ اور اسکے کام نہ آئیگا اس کا مال جب وہ گڑھے میں گرے گا ۹ بے شک ہمارے ذمے ہے

لَلْهُدٰى ⑫ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ⑬ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

راستے کا دکھانا اور بے شک ہمارے ہی قبضے میں ہے قیامت بھی اور پہلی زندگی بھی ۱۰ پس میں تمہیں ڈراتا ہوں ایسی آگ سے

تَلَظّٰى ⑭ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ⑮ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ⑯

جو شعلے مار رہی ہے داخل نہ ہوگا اس آگ میں مگر وہ بڑا بدنصیب جس نے جھوٹا سمجھا ان باتوں کو اور منہ پھیر لیا ۱۱

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ⑰ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ⑱

اور بچ جائیگا اس آگ سے وہ بڑا پرہیزگار ۱۲ جو دیتا ہے سارا مال اپنا پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ⑲ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

اور نہیں کسی کیلئے بھی اس کے ذمے کوئی ایسی نعمت جس کا بدلہ دیا جائے دنیا میں مگر چاہتا ہے رضا

رَبِّهِ الْاَعْلٰى ⑳ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ㉑

اپنے اس رب کی جو سب سے بلند ہے ۱۳ اور وہ راضی ہو کر رہے گا

ع ۱۷ / ۲۱

۹۳ سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً ۱۱

سورۃ ضحیٰ مکی ہے اور اس میں ۱۱ آیتیں ہیں

۳:۔ فرمایا جس طرح رات دن کے معمولات و حالات مختلف ہیں، نر اور مادہ
کی خصوصیات اور کام مختلف ہیں اسی طرح تمہاری محنت کا رخ بھی جدا جدا ہے
۴:۔ آگے دو مخالف سمت کی محنتیں بیان فرمادیں فرمانبرداری اور انفاق فی
سبیل اللہ پہلے ذکر کی اور نافرمانی و بخل کو بعد میں ذکر کرکے ساتھ نتیجہ بتادیا
۵:۔ حسنیٰ سے مراد کلمہ طیبہ ہے فرمایا ایمان لاکر تقویٰ اختیار کیا اور مال اللہ کے
نام پر دے کر عمل سے اپنے ایمان کی تصدیق کردی تو اسے اللہ نے یہ انعام دیا
۶:۔ اسکے سارے معاملات آسان ہو جائیں گے نیکی کے اعمال کرنا آسان ہو جائیگا
اللہ کی راہ میں جان دیدینا آسان ہو جائیگا۔ آگے اس کے مقابلہ میں دوسرا رخ بتایا
۷:۔ مال کے خرچ میں بخل کیا خدا کے خوف سے بے نیاز ہوگیا اور کلمے کو بھی قبول
نہ کیا تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا کہ اس کا دل روز بروز تنگ ہو جائیگا۔ اس
کے لئے برائیاں کرنا آسان ہوگا اور حق کے مقابلے میں کفر و سرکشی اختیار کرے گا
۸:۔ آگے انجام بتادیا کہ جس مال کو بچایا وہ قبر میں کام نہ آئے گا
۹:۔ آگے فرمایا ہم نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے اور دنیا و آخرت کی زندگی بھی ہمارے
ہی قبضے میں ہے اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ بات مانو یا نہ مانو۔ نتیجہ تو تمہارے رویّے پر ہوگا
۱۰:۔ آگے نافرمانی کے نتیجے میں ملنے والی آگ کا ذکر کردیا اور بتادیا کہ اس سے بچنے والے اعمال کیا ہیں
۱۱:۔ اللہ کے حکموں کی تکذیب اور ان سے اعراض کرنیوالا دوزخی ہوگا اور ان اعمال والا
بچ جائیگا۔ یہ قانون عمومی ہے البتہ جمہور علماء کے مطابق اگلی آیات حضرت ابوبکر صدیقؓ
کی شان میں نازل ہوئیں جب غزوہ تبوک کے موقع پر آپؓ نے مالی قربانی کی بے مثال نظیر قائم کی
۱۲:۔ بنیادی چیز تقویٰ ہے اللہ کی ناراضگی سے ڈرنا اور اس جذبے سے پھر مال دے دینا
۱۳:۔ اس قربانی کا بدلہ صرف اللہ کی رضا کی طلب ہے۔ آگے اس رضا کا وعدہ کردیا۔

سے ١: سورۃ الضحیٰ بھی مکی ہے اس کا پہلا کلمہ والضحیٰ ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس کا نام "سورۃ الضحیٰ" رکھا ہے۔ پہلی سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے یار غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کے جلدی خوش ہونے کا ذکر کیا اور اس سورۃ میں حضور کو خوشخبری دی کہ جلدی ہی آپ کو وہ کچھ دونگا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ اسی طرح سورۃ اللیل میں حضور کی صحابہ و مومنین کی خصوصیات بیان کیں اور اس سورۃ میں خود حضور کی شان رفیع و عظمت اور مقام بیان فرمایا اور ساتھ کے اچھے اعمال کا بھی ذکر فرمایا جو بواسطہ حضور امت کیلئے لکھے ہے

اس سورۃ کا شان نزول یہ ہے کہ کچھ عرصہ نزول وحی کا وقفہ ہوا تو مخالفین نے طعنے دینے شروع کر دیے کہ آپ کا خدا آپ سے ناراض ہو گیا ہے۔ حضور چونکہ اپنی طرف سے کوئی جواب اللہ کے حکم کے بغیر نہیں دے سکتے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ سورۃ نازل کی

سے ٢: فرمایا جس طرح دوپہر کے وقت اور رات کے اندھیرے کا کوئی ذی ہوش انسان انکار نہیں کر سکتا اسی طرح آپ کی نبوت و صداقت بھی یقینی اور کسی شک و شبہ سے پاک ہے۔ اسی طرح اشارہ ہے کہ جس طرح رات کی تاریکی آہستہ آہستہ ختم ہوتی ہے پھر دن کی روشنی

آہستہ آہستہ پھیلتے ہوئے دوپہر کے وقت عروج پر ہوتی ہے اسی طرح آپ کا اسلام اور دین کفر کی رات ختم کر کے روز روشن کی طرح غالب ہو جائیگا۔ آگے کافروں کے طعنوں کا جواب دیدیا سے ٣: اس کے معنی علماء نے مختلف بیان کئے ہیں ایک تو یہ کہ جوں جوں وقت گذرے گا نبوت

مزید چمکیگی اور بڑھیگی، پیروکاروں کی تعداد بڑھیگی، مکہ فتح ہو نگے، آپ کا مقام بلند ہوگا

دوسرا یہ کہ اخروی زندگی یعنی قبر اور قیامت دنیاوی زندگی سے بہتر ہوگی۔ آگے فرمایا

یہ مکی زندگی پریشانیوں والی ہے جلدی ہی آپ کو خوش کر دونگا اس سے مراد مدینہ کی ہجرت، غزوہ بدر کی فتح، مکہ کی فتح، دین کا پھیلنا وغیرہ بہت کچھ ہو سکتا ہے البتہ خود حضور زیادہ خوشی ساری امت کی بخشش اور دوزخ سے نجات میں پاتی۔

سے ٦: آگے فرمایا آپ ذرا غور کریں کہ پیدائش سے لیکر اب تک آپ کی ساری تربیت و پرورش اور رہنمائی میں کر رہا ہوں اسلئے آپ ان کافروں کے طعنوں اور مخالفت سے دل برداشتہ نہ ہوں

سے ٧: یہ جسمانی پرورش کا انتظام آگے فرمایا روحانی تسلی و اطمینان کا انتظام بھی میں نے کیا

سے ٨: آپ بعثت سے قبل کئی کئی دن کیلئے غار حرا میں جا کر خلوت میں عبادت کرتے۔ چونکہ اس وقت مکہ میں کوئی سچا دین اور کوئی بھی کتاب تو تھی نہیں البتہ خدا کا تصور تھا اسلئے خدا کی عبادت، تسبیح و تہلیل وغیرہ کرتے اور دل چاہتا کہ صحیح رستہ کی رہنمائی ہو

سے ٨: یہ تو جسمانی و ناداری حضور مکہ والوں کی بکریاں معمولی مزدوری پر چراتے پھر اللہ نے انتظام کر دیا حضرت خدیجہؓ کی تجارت کی اور اللہ نے ان کا سارا مال حضور کیلئے وقف کرا دیا اسلئے کہ آپ کی شادی ان سے ہو گئی۔ آگے تعلیماً للامت آپکو خطاب فرما کر یہ حکم دیدیئے

سے ٩: آپ خود یتیم رہے ہیں احساسات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ آگے دوسرا حکم دیا

سے ١٠: سائل ضرور محتاج ہوتا ہے۔ اشارہ فرمایا آپ خود بھی تو غار حرا میں سائل تھے ہدایت کے تھے۔ یہاں مراد طالب ہدایت بھی ہیں، سائلین مغفرت و شفاعت بھی ہیں جو قیامت تک اور قیامت میں بھی سوال کریں گے۔ آج بھی روضۂ مبارک پر سائلین کا ہجوم ہوتا ہے

آگے فرمایا اپنے اوپر اپنے رب کے احسانات کا ذکر بھی کرتے رہا کریں یہ ریا نہیں ہے بلکہ اس کے شکر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے دوسروں کو ترغیب ہوگی۔

سے ١٥: سورۃ الانشراح بھی مکی ہے۔ "انشراح" شرح کا مصدر ہے جو پہلی آیت میں آیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضور نے اس سورۃ کا نام رکھا ہے "سورۃ الانشراح"۔ پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ آپ اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہا کریں اس سورۃ میں ایک بہت بڑی نعمت کا ذکر کر دیا۔

بعض علماء کے نزدیک یہ دو سورتیں مل کر ایک ہی ہے اسلئے کہ معنی ایک جیسا ہے اور نازل بھی اکٹھی ہوئی ہیں اسی لئے وہ علماء ان کے درمیان بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ اس میں بھی حضور کی شان رفیع ہے

سے ١١: اس سے پہلی وحی کے نزول کے وقت کی کیفیت بھی مراد ہے کہ بعد میں وہ گھبراہٹ ختم کر دی گئی اور سینہ کھولنا بھی مراد ہے جو ایک دفعہ دائی حلیمہ کی پرورش کے دوران اور پھر معراج سے پہلے کھول کر زمزم سے دھویا گیا جس کے نشان حضرات صحابہؓ نے بھی دیکھے۔ آگے دوسری نعمت بیان فرمائی

سے ١٢: اس سے مراد منصب رسالت کی ذمہ داریاں ہیں کہ اب آپ ان سے مانوس ہو گئے ہیں۔ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ قیامت میں چونکہ آپ پر کوئی ذاتی بوجھ نہ ہوگا اسلئے آپ شفاعت کر سکیں گے آگے فرمایا نعوذ باللہ آپ کو خدا کی ناراضگی کے طعنے دے رہے تھے میں تمہارے لئے یہ اعلان کر رہا ہوں

سے ١٣: اللہ نے فرمایا جہاں میرا ذکر ہوگا وہیں آپ کا نام بھی ہوگا کلمہ، اذان، نماز ہر ایک میں یہی ہے اور یہ پڑھنے والوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور خاص طور بلندی پر یعنی جلسوں میں بھی نام لیا جا رہا ہے

آگے حضور کو تسلی دیدی کہ مشکلات کے ساتھ آسانیاں بھی ملیں گی۔ ساتھ ساتھ بھی جیسے ہر بڑی تکلیف کے بعد کوئی خوشی اور طمانیت مدینہ حاصل ہو جاتا یا معراج جیسا واقعہ ہو جاتا یا کوئی معجزہ ظاہر ہو جاتا

سے ١٤: اور یہ بھی کہ مشکلات کے بعد آسانیاں ہی آسانیاں ہونگی غزوہ بدر، فتح خیبر، فتح مکہ وغیرہ

سے ١٥: آگے دوسرا حکم دیدیا کہ ایک عبادت سے فارغ ہو کر دوسری شروع کر دیں یعنی ریاضت اور اللہ سے تعلق جسے سورۃ المزمل میں تبتل سے تعبیر فرمایا یا مکمل یکسوئی میں اللہ کی یاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ١

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣

مجھے قسم ہے دوپہر کے وقت کی اور رات کی جب وہ (پوری طرح) چھا جائے ٢ نہیں چھوڑا آپ کو آپکے رب نے اور نہ ہی آپ سے ناراض ہوا ٣

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

اور بیشک آخرت زندگی آپ کیلئے بہتر ہے پہلی زندگی سے ٤ اور آپ کو دیگا آپ کا رب

فَتَرْضٰى ۝٥ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا

پس آپ خوش ہو جائیں گے ٥ کیا نہیں پایا آپ کو اللہ نے یتیم پس آپ کو ٹھکانہ دیا ٦ اور پایا آپکو (تربیت کی) شریعت میں پریشان

فَهَدٰى ۝٧ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩

پس آپکی رہنمائی فرمائی ٧ اور پایا آپ کو تنگدست پس آپ کو مالدار کر دیا ٨ پس یتیم پر آپ سختی نہ کریں ٩

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

اور سوالی کو نہ جھڑکیں ١٠ اور اپنے رب کے احسان کو آپ بیان کرتے رہیں

٩٤ سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ اٰيٰتٍ ١٢

سورۃ انشراح مکی ہے اور اس میں ٨ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ١٥

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢

کیا نہیں کھول دیا ہم نے آپ کیلئے آپ کے سینے کو ١١ اور کیا نہیں اتارا ہم نے آپ سے آپ کے بوجھ کو

الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤ فَاِنَّ مَعَ

جس نے توڑ دیا تھا آپ کی پیٹھ کو ١٢ اور بلند کیا ہم نے آپ کیلئے آپکے ذکر کو ١٣ پس بے شک تنگی کے ساتھ

الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَاِذَا فَرَغْتَ

آسانی ہوا کرتی ہے ١٤ بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہوا کرتی ہے ١٥ پس آپ جب فارغ ہو جائیں

ف۱: سورۃ "التین" بھی مکی ہے اس کا پہلا کلمہ "والتین" ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ "التین" رکھا ہے۔ پہلی دو سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے خیر البشر، افضل البشر حضور اکرمؐ کا مقام عالی بیان فرمایا اور اس سورۃ میں
ہر انسان اور انسانیت کا مقام بیان فرمایا کہ انسان اشرف المخلوقات بھی ہے اور اس کا قالب احسن تقویم ہے لیکن ساتھ شرط لگا دی کہ اگر اللہ کا نافرمان بن جائیگا تو باطنی طور پر ذلیل ترین مخلوق بن جائیگا۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا ہے کہ اگر تم کامیابی
چاہتے ہو تو اس مرتبہ و مقام والے رسولؐ کی پیروی کرو ورنہ تم بدتر مخلوق قرار دیے جاؤگے ف۲: یہ ساری چیزیں مبارک ہیں انجیر جنت کا پودا ہے جس کے پتے آدمؑ نے بدن ڈھانپنے کیلئے استعمال کئے۔ زیتون وہ پودا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور
کی مثال دی اور تقریباً ہر نبی نے اس کے سائے میں آرام کیا اور طور پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے تجلی فرمائی۔ آگے مکہ مکرمہ جو دار الامن ہے اس کی قسم اٹھائی ف۳: یہ قسمیں اٹھا کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان کو سب سے بہتر شکل و صورت کا بنایا اور اس

فَانْصَبْ (۷) وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ (۸) ع ۱ ۸ ۱۹

پس (جب فارغ ہوں تو) میرے سامنے کھڑے ہو جایا کریں اور اپنے رب کی طرف رجوع کرتے رہیں

95 سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ ۲۸

سورۃ تین مکی ہے اور اس میں ۸ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ (۱) وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ (۲) وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ (۳)

مجھے قسم ہے انجیر کے پودے کی اور زیتون کے پودے کی اور طور پہاڑ کی ف۲ اور اس امن والے شہر کی ف۳

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (۴) ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو سب سے بہتر قالب میں ف۴ پھر لوٹا دیا ہم نے اسی انسان کو سب سے نیچے

سٰفِلِيْنَ (۵) اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (۶)

لوگوں میں ف۵ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے پس ان کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا ف۶

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ (۷) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ (۸) ع ۱ ۸ ۲۰

پس کون جھٹلاتا ہے آپ کو اس کے بعد بدلے کے بارے میں کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے

96 سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً ۱

سورۃ علق مکی ہے اور اس میں ۱۹ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۷

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (۲)

پڑھیں آپ اپنے اس پالنے والے کے نام سے جس نے پیدا کیا ف۸ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے ف۹

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ (۳) الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۴) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا

آپ پڑھیں اور آپ کا رب وہ بڑا سخی رب ہے ف۱۰ جس نے سکھایا انسان کو قلم کے ساتھ ف۱۱ اور سکھایا انسان کو وہ

میں جو صلاحیتیں رکھیں وہ بھی سب سے بہتر ہیں۔ صرف دماغ ہی کو دیکھ لیں اسی
طرح نبوت، حکومت، قوت غرضیکہ یوں سمجھ لیں کہ قدرت کا سب سے خوبصورت شاہکار ہے
ف۴: آگے فرمایا جس انسان نے اس احسان کا شکر نہ کیا، اپنی حقیقت کو نہ سمجھا،
عقل و شعور کو صحیح استعمال نہ کیا یعنی اللہ کے حکم نہ مانے اُسے ہم ایسا بنا دیا گیا
ف۵: آگے اس انجام سے بچنے کا نسخہ بتا دیا ایمان اور اس کے مناسب اعمال
اور ساتھ اس کا اجر بھی بتا دیا کہ وہ ہمیشہ کیلئے ہوگا جبکہ عمل محدود عرصہ کا تھا
ف۶: آگے اللہ تعالیٰ نے شکوہ فرمایا کہ وجہ کیا ہے کہ انسان یوم حساب کو جھٹلا
رہا ہے کیا وہ میری اس حیثیت کو نہیں جانتا کہ در اصل مالک اور حاکم پوری
کائنات کا میں ہوں وہ انکار کرکے مجھ سے کیسے بچ سکے گا
ف۷: سورۃ "العلق" بھی مکی ہے اس میں فرمایا "خلق الانسان من علق" شاید
اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ "العلق" رکھا ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے
انسان کا مقام بیان فرمایا اور بگڑے ہوئے انسان کے اعمال بھی بتائے۔
یہ سورۃ سب سے پہلے نازل ہونے والی وحی ہے حضور انورؐ پر غار حرا میں۔ خاص طور
پر پہلی پانچ آیتیں یکبارگی نازل ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے۔ حضورؐ نے خود
پہلی وحی کی کیفیت کو تفصیل سے بیان فرمایا جو حدیثوں میں موجود ہے۔ مختصر کیفیت یہ ہے
غار حرا میں جس وقت حضورؐ اپنے معمول کے مطابق مصروف عبادت تھے اور اس وقت
آپکی عمر مبارک چالیس سال تھی کہ جبریل امین تشریف لائے پہلے آپؐ کو دعوت کرایا
پھر فرمایا "اقرا" آپ ذرا پڑھیں آپؐ چونکہ اُمّی تھے فرمایا "ما انا بقاری" تین بار
جبریلؑ نے سینے سے لگا کر دبایا تو پھر حضورؐ نے پڑھ لیا۔ فرشتہ پڑھا کر چلا گیا تو حضورؐ
گھر تشریف لائے وحی کی عظمت کا جسم پر اثر تھا اپنی اہلیہ سے سارا واقعہ بیان فرمایا
انہوں نے عیسائی عالم ورقہ بن نوفل سے بات کی اُس نے اپنی کتابوں میں موجود بشارتوں
کے مطابق تسلی دی اور بتایا کہ آپکی قوم آپکو یہاں سے نکال دے گی۔ چونکہ آپؐ
کی طبیعت ناساز تھی اس لئے آپکی تسلی کی خاطر سورۃ المزمل اور المدثر بھی کچھ عرصہ بعد
نازل ہوگئیں۔ کتابوں میں کافی تفصیل ہے اجمالاً سمجھنے کیلئے اتنا کافی ہے۔
ف۸: قرآن واحد الہامی کتاب ہے جسے براہ راست پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ یہاں یہ بات
قابل غور ہے کہ پالنے کا ذکر پہلے فرمایا حالانکہ تخلیق کا عمل پہلے ہوتا ہے پالنا بعد میں۔
اشارہ فرما دیا کہ پیدا کرنے سے پہلے تربیت کا انتظام ماں کے دودھ کی شکل میں کر دیتا ہوں
تاکہ انسان پیدا ہو کر غیر رب کا محتاج نہ ہو اور رزق کی وجہ سے رب کا باغی نہ بن جائے
ف۹: یہاں انسان کا مادہ تخلیق بتایا کہ جمے ہوئے خون سے پیدا کیا اگرچہ ابتداء پانی کی بوند
سے ہوتی ہے مگر یہاں اسلئے دوسرا مرحلہ بیان فرمایا کہ حضورؐ کے قلب مبارک سے سینہ کو
شق کرکے اسی علق کو نکال کر پاک کرکے آب زمزم سے دھو دیا گیا تھا۔
آگے پھر دوسرے انداز میں پڑھنے کا حکم فرمایا لیکن پھر بھی صفت ربوبیت سے ہی
اپنا ذکر کیا کہ پالنے میں بخل نہیں کرونگا بلکہ بہت بڑا سخی ہونگا بلا حساب اسباب دونگا
ف۱۰: اس سے مادی و روحانی دونوں نعمتیں مراد ہیں۔ آگے فرمایا ربوبیت تو ساری
مخلوق کیلئے یکساں ہے لیکن انسان کو یہ امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ علم والا ہے
ف۱۱: یہ عام انسانوں کیلئے ہے حضورؐ کے تو قلب اطہر پر براہ راست وحی و علم نازل ہوا۔
آگے فرمایا انسان کو وہ کچھ سکھا دیا جو وہ نہ جانتا تھا چھوٹی سی کھوپڑی دی
جس کو استعمال کرکے کائنات کی تسخیر کرنے لگ گیا

سا۔ آگے فرمایا لیکن انسانی فطرت ہے کہ وہ جوں جوں علم میں بڑھتا ہے خود کو بڑا سمجھنے لگتا ہے خالق کو بھول جاتا ہے اور یہ پھر اس کی ناکامی و بربادی کا سبب بن جاتا ہے سٹ ۲۔ یہ "کلا" کا کلمہ مختلف مقاصد کیلئے استعمال ہوا ہے اس کا مطلب "یاد رکھو"
بھی ہے "خبردار" بھی ہے "رک جا" بھی ہے "حقیقت کے اظہار کیلئے اور تنبیہ کیلئے بھی آیا ہے یہاں مطلب ہے رک جا سٹ ۳۔ علم اس کو قلم کے ذریعہ سکھایا جانا چاہیئے تو یہ تمام قلم کی طرح سرنگوں ہوتا مگر یہ سرکش ہو جاتا ہے اور سرکشی اسلئے ہوتا
ہے کہ جب خود کفیل ہو جاتا ہے مال باپ، استاد و مربی کی ضرورت نہیں رہتی۔ دولت و قوت مل جاتی ہے تو سمجھتا ہے اب میں کسی کا محتاج نہیں اور اسی نشے میں پھر حیات بعد الموت اور حساب کتاب کو بھول جاتا ہے بلکہ اس کا انکاری کر دیتا ہے
سٹ ۴۔ آگے عقیدہ بتا دیا کہ ہر انسان نے اپنے پالنے والے کے سامنے حاضر ہونا ہے وہ دلیسی نہیں بالتادع اس نے حساب بھی لینا ہے سٹ ۵۔ آگے ابوجہل کی حرکتوں کا ذکر ہے جو وہ حضور ؐ کے ساتھ کرتا تھا اور یہی کام ہر دور میں منکرین کرتے ہیں
سٹ ۶۔ اس سے مراد حضور ؐ بھی ہو سکتے ہیں اور ابوجہل بھی۔ آگے اشارہ فرمایا کہ ایک دفعہ ابوجہل دوران نماز روکنے کیلئے آگے بڑھا تو آگ کی خندق نظر آئی جو درمیان میں حائل ہو گئی تھی اُسے دیکھ کر بھاگ گیا مگر یہ بدبخت پھر بھی ایمان نہ لایا نہ اللہ سے ڈرا

سٹ ۷۔ آگے پھر اُسے خبردار کیا کہ باز نہ آیا تو تیرا یہ حشر کر دیا جائیگا
سٹ ۸۔ پیشانی کے بالوں سے آدمی صحیح قابو آجاتا ہے اور یہ اسلئے بھی فرمایا کہ وہ اس پیشانی کو خدا کے بنائے بتوں کے سامنے جھکاتا ہے جسکی وجہ سے وہ جھوٹی اور خطاکار ہے
سٹ ۹۔ آگے فرمایا ابوجہل حضور ؐ کو اکیلا اور بے وارث نہ سمجھے اگر اُسے گھمنڈ ہے تو اپنے ساتھیوں کو بلالے ہم بھی جابر فرشتوں کو بلا لیتے ہیں پھر اُسے سمجھ آجائیگی فرشتوں کے پر اور آگ تو ابوجہل نے دیکھی تھی اسلئے یہ چیلنج قبول نہ کیا کہ میں تو نہیں ڈرا اگر دوسروں نے دیکھ لیا تو ڈر کر ایمان لے آئیں گے۔
سٹ ۱۰۔ آگے حضور ؐ کو حکم فرمایا کہ ابوجہل کی کسی بات سے متاثر نہ ہوں اس کے روکنے پر نماز اور تبلیغ سے نہ رکیں بلکہ سجدوں سے میرا قرب حاصل کریں اُس سے میں خود نبٹ لونگا چنانچہ بدر میں ابوجہل کا بہت برا انجام ہوا۔
نماز کا حکم تو بعد میں نازل ہوا یہ پہلی عبادت سجدہ کی ہے جس کا ابتدا میں حکم فرمایا گیا اور یہ سب سے برتر عبادت ہے کیونکہ اس میں سارا بدن عبادت کرتا ہے

سٹ ۱۱۔ سورۃ "القدر" بھی مکی ہے اس کی پہلی آیت میں ہی "لیلۃ القدر" کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضور ؐ نے اس کا نام "سورۃ القدر" رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نزول مکانی کو بیان فرمایا اور اس سورۃ میں نزول زمانی کو۔ اسی طرح "سورۃ العلق" میں وحی کی ابتدا کا ذکر فرمایا اور یہاں پوری مکمل وحی یعنی پورے قرآن مجید کے نزول اور اسکی عظمت کو بیان فرما دیا
سٹ ۱۲۔ "قدر" سے مراد عزت ہے۔ ظاہر ہے کہ جس رات میں قرآن نازل ہوا اس سے زیادہ عزت والی رات کونسی ہو سکتی ہے آگے اس رات کی عظمت بتانے کیلئے یہ انداز اختیار کیا جو قرآن مجید کا خصوصی طریقہ ہے کہ جہاں بھی کسی چیز کی اہمیت، عظمت، حقانیت یا قباحت بیان کرنی ہو یہ انداز خطاب استعمال کیا جاتا ہے۔
سٹ ۱۳۔ اس نزول سے مراد لوح محفوظ سے مکمل قرآن مجید کا آسمان دنیا پر نازل ہونا ہے وہاں سے پھر حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا تئیس سال میں نازل ہوا۔ یہ رات جمہور علماء کے قول کے مطابق رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے اور بعض علماء کے مطابق ستائیسویں شب ہوتی ہے۔ آگے اسکی فضیلت ہے
سٹ ۱۴۔ آگے فرمایا یہ صرف ایک بار نہیں ہوئی بلکہ ہر سال ہو گی اور اس کی کیفیت کیا ہے
سٹ ۱۵۔ فرشتوں کا سردار جبریل امین اور بیشمار فرشتے اللہ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں اور آئندہ سال ہونیوالے فیصلے لیکر آتے ہیں تاکہ ان کا نفاذ کریں۔ "روح" سے مراد آئندہ سال پیدا ہونیوالے انسانوں کی روحیں بھی ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح "روحانی زندگی" کی ترقی بھی مراد ہو سکتی ہے بہرحال مقصد اس رات کی خیر و برکت اور قبولیت کا وقت ہونا ہے
آگے فرمایا یہ رات سلامتی والی ہے جو طلوع فجر تک اسی کیفیت میں رہتی ہے۔ "سلام" سے مراد فرشتوں کی طرف سے اس رات عبادت کرنیوالوں کو سلام کہنا بھی ہے جیسا کہ حدیثوں میں اس رات کی فضیلت کے ضمن میں تفصیل موجود ہے

لَمۡ يَعۡلَمۡ ۝٥ كَلَّآ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى ۝٦ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰى ۝٧ اِنَّ

جو نہیں جانتا تھا سٹ ۱ خبردار سٹ ۲ بے شک انسان سرکش ہو جاتا ہے سٹ ۳ جب اپنے آپ کو بے نیاز پاتا ہے سٹ ۴ بے شک

اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰى ۝٨ اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يَنۡهٰى ۝٩ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰى ۝١٠

تیرے رب کی طرف سب نے لوٹنا ہے سٹ ۵ بھلا دیکھا آپ نے اس آدمی کو جو روکتا ہے میرے بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓى ۝١١ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰى ۝١٢ اَرَءَيۡتَ اِنۡ

کیا دیکھا آپ نے اگر ہے وہ ہدایت پر یا حکم دیتا ہے پرہیزگاری کا سٹ ۶ کیا دیکھا آپ نے اگر

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٣ اَلَمۡ يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝١٤ كَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ

اس نے جھٹلایا اور پیٹھ دے کر چلا گیا کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے سٹ ۷ خبردار اگر وہ نہ رکا ان شرارتوں سے

لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝١٥ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝١٦ فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ ۝١٧

ہم اس کو کھینچیں گے پیشانی کے بالوں سے سٹ ۸ وہ پیشانی جو جھوٹی ہے اور خطاکار ہے سٹ ۹ پس چاہیے کہ وہ بلا لے اپنی مجلس والوں کو

سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ۝١٨ كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ ۝١٩ السجدة

ہم ابھی بلاتے ہیں زبانیہ فرشتے کو سٹ ۱۰ یاد رہے آپ اس کی بات نہ مانیں اور سجدہ کریں اور میرے قریب رہیں

ع ۱/۱۹ ۲۱

۹۷ سُوۡرَةُ الۡقَدۡرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ خَمۡسُ اٰيَاتٍ ۲۵

سورۃ قدر مکی ہے اور اس میں ۵ آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سٹ ۱۱

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝١ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝٢ لَيۡلَةُ

بے شک ہم نے اتارا ہے اس قرآن کو بڑی مرتبے والی رات میں سٹ ۱۲ اور تو کیا جانے وہ مرتبے والی رات کیسی ہے سٹ ۱۳ یہ مرتبے والی

الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا

رات بہتر ہے ہزار مہینے سے سٹ ۱۴ اترتے ہیں فرشتے اور ان کا سردار بھی اس رات میں

بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۝٤ سَلٰمٌ ۛ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۝٥

اپنے رب کے حکم سے ہر کام کی سٹ ۱۵ سلامتی لے کر یہ برکتیں رہتی ہیں فجر کے چڑھنے تک

ع ۵ ۲۲ — حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم — الثلاثۃ معانقۃ ۱۸

سلہ:۔ سورۃ البیّنۃ مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس کی پہلی آیت میں "البیّنۃ" کا کلمہ آیا ہے شاید اسی خاصیت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ البیّنۃ رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی
عظمت کو بیان فرمایا کہ وہ اتنی شان والی کتاب ہے کہ اسکے نزول کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہوگئی اور اس سورۃ میں اس ذات بابرکات کی شان بیان کردی جس پر یہ کتاب نازل ہوئی ساتھ ہی قرآن پر عمل کے فوائد اور باقی مقبول اعمال ذکر فرما دیئے۔
آخر میں بہترین اور بدترین مخلوق کی صفات بتا دیں ۲:۔ حضورؐ کی بعثت سے قبل پہلی آسمانی کتابوں میں موجود پیشگوئیوں کی وجہ سے اہل کتاب اور مشرکین انتظار میں تھے کہ وہ نبی آئیں تو ہم ایمان لے آئیں گے مگر جب آپؐ نے اپنی بعثت کا اعلان فرمایا
تو اکثریت نے قبول نہیں کیا اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ آپؐ کے آنے پر وہ بکھر گئے ہیں۔ منفکین کا معنے باز آنے والے بھی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سب اپنے اپنے صحیح دین سے ہٹ چکے تھے اب ان کی اصلاح آپؐ کے ذریعے ہوئی ہے

٩٨ سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِي اٰيَاتٍ ١٠٠

سورۃ بیّنۃ مدنی ہے اور اس میں ۸ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلہ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہیں کتاب والوں میں سے اور مشرک جدا ہونے والے ۲

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝١ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢

یہاں تک کہ آ پہنچی ان کے پاس ایک روشنی ۳ یہ ایک رسول اللہ کی طرف سے جو پڑھتا ہے پاکیزہ صحیفے

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ

جن میں بڑی پختہ کتابیں ہیں ۴ اور جدا نہیں ہوئے وہ لوگ جن کو دی گئی تھی کتاب مگر اس کے بعد کہ

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

ان کے پاس آ پہنچی روشنی ۵ اور ان کو حکم دیا گیا تھا مگر اس بات کا کہ بندگی کریں اللہ کی

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

خالص کرنے والے اللہ ہی کیلئے اپنی اطاعت کو سب سے کٹ کر اور قائم کریں نماز کو اور دیتے رہیں زکوٰۃ

وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ

اور یہی پختہ دین ہے ۶ بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں کتاب والوں میں سے اور

الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦

وہ لوگ جو مشرک ہیں دوزخ کی آگ میں ہوں گے ہمیشہ رہیں گے اس میں ۸ اور یہی وہ لوگ ہیں جو سب مخلوقات سے بُرے لوگ ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیکیوں کے کام کئے ۹ یہی وہ لوگ ہیں جو سب سے بہتر مخلوق ہیں ۱۰

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ایسے باغ ہیں جو رہنے کے ہیں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں

۳:۔ فرمایا کفر و ضلالت کا اندھیرا تھا اس کے روشنی کے آنے سے رہنمائی بھی ملی
اور پہچان بھی ہوگئی کہ کون سے اہل کتاب اپنے اصلی دین پر ہیں کون سے دین
ابراہیمی پر عمل کے دعویدار صحیح دین پر ہیں اور کن کن لوگوں نے غلط راستہ پکڑا ہوا ہے
چنانچہ جو آپؐ پر ایمان لے آئے وہ صحیح ثابت ہوئے باقی اکثریت گمراہ ہو چکی تھی
۴:۔ اس سے مراد ناقابل تنسیخ "سیدھی" نجات والی جتنی باتیں ہیں ہے اور یہ
مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ قرآن کی تعلیمات پہلے تمام نبیوں کی کتابوں اور صحیفوں میں موجود
تعلیمات کی جامع اور مکمل شکل ہے۔ آگے فرمایا اہل کتاب کا جھوٹ آپکے آنے کے بعد واضح
ہو گیا جو وہ دعویٰ کرتے تھے کہ نبی آخر الزمان پر ہم فوراً ایمان لے آئیں گے۔
۵:۔ حالانکہ آپؐ کی تعلیمات وہی ہیں جو پہلے نبیوں کی تھیں کوئی نئی بات تو نہیں ہے
۶:۔ فرمایا توحید اور جانی مالی عبادت ہی صحیح دین ہے جس پر سب انبیاءؑ تھے اور
یہی آپکی دعوت ہے اب آپکا دین ہی پختہ "ناقابل تنسیخ" اور سیدھا راستہ ہے۔
آگے دو گروہ بتا دیئے کہ اب اس دین کو نہ ماننے والے اور ماننے والے دو ہی
طبقے ہونگے اور ان کا انجام اور خدا کے ہاں ان کی حیثیت یہ ہوگی جو بتائی جا رہی ہے
۷:۔ اہل کتاب والوں میں سے ایمان لے آنے والوں اور اپنے انبیاء کی صحیح تعلیمات پر عمل
کرنے والوں کو جو توحید پر قائم رہے مستثنیٰ کر دیا باقی موجود سب لوگ شامل کر دیئے
۸:۔ آگے اعلان کر دیا کہ ظاہری طور پر وہ کتنے ہی معزز ہوں اللہ کے ہاں سب سے بُرے ہیں
۹:۔ عمل صالح سے مراد وہ عمل جو ایمان کے مناسب ہوں ان اعمال کا دائرہ بہت وسیع ہے
۱۰:۔ فرمایا میرے نزدیک بہترین مخلوق یہ لوگ ہیں آگے ان کیلئے انعام ذکر کر دیا اور اس کے
بعد اپنی رضا کی سند دیدی جس کا اولین مصداق صحابہ کرامؓ ہیں جو اس وقت مخاطب تھے
آخر میں ایمان و عمل صالح کرنے کیلئے بنیادی جذبہ ذکر فرما دیا اور وہ ہے اپنے پالنے والے
خدا کی ناراضگی سے ڈرنا جسے تقویٰ بھی کہتے ہیں اور اس کا ذکر قرآن مجید میں بہت
کثرت سے فرمایا

۱: سورۃ الزلزال بھی مدنی ہے اسکی پہلی آیت میں "زلزال" کا کلمہ آتا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ الزلزال" رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت میں منکرین و مومنین کے ہمیشہ دوزخ اور جنت کے ٹھکانوں کا ذکر فرمایا
اور اس سورۃ میں قیامت کی کیفیت اور اعمال کے محاسبہ کو بیان فرما دیا ۲: اس سے مراد تاکید ہے [illegible] مصدر کا [illegible] کہ یہ بات یقینی ہے کہ زمین ہلا دی جائیگی ۳: اس سے مراد مردے ہیں اسکے علاوہ سونا چاندی [illegible] مراد ہے
آگے فرمایا انسان یہ کیفیت دیکھکر حیران ہوکر کہیگا ۴: زمین تو اپنے خالق کا حکم مانے گی اور انسانوں کے ان سارے اعمال کو بیان کر دیگی جو اس پر کئے تھے۔ آگے فرمایا تمام انسان زندہ حالت میں گروہوں کی شکل میں اللہ کے سامنے حساب کتاب کیلئے پیش ہونگے
۵: بعض علماء نے "صدر" کے کلمہ سے یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ جہاں سے نکلے تھے کا مطلب ہے اصل بدن لوٹینگے اور گروہ سے مراد امتیں بھی ہیں اور اعمال کی بنیاد پر گروہ بندی بھی۔ آگے اس جمع ہونے کا مقصد بیان فرما کر تفصیل بتا دی کہ ذرے ذرے کا حساب ہوگا۔
۶: یہاں بھی علماء نے ایک نکتہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خیر کو مقدم کیا کہ اللہ نیکی کے عمل سے رحمت فرما کر برائیوں سے صرف نظر کر دیں گے

۷: سورۃ العٰدیٰت مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر
اس کا پہلا کلمہ العٰدیٰت ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ العٰدیٰت" رکھا ہے
پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذرہ بھر نیکی بھی قیامت میں کام آئیگی اور اس سورۃ میں
مجاہدین کے گھوڑوں کی عظمت بیان فرما کر اشارہ فرمایا کہ نیکی کے مبادی بھی نیکی ہیں۔
اسی طرح پہلی سورۃ میں قیامت کے دن زمین کا مردوں کو باہر نکال پھینکنا بتایا اور اس
سورۃ میں بھی یاد کرا دیا کہ جب بھی قبروں سے کریدا جائیگا اور سینوں کے راز بھی ظاہر کر
دئے جائینگے اور اس کے مطابق جزا و سزا ملے گی تو اس دن کو یاد رکھ کے زندگی گذارو
اسی طرح پہلی سورۃ میں بتایا کہ زمین سونا چاندی وغیرہ باہر اگل دیگی اور وہ اس دن مال کی
بیکار اور بے قیمت ہوگا تو تم کیوں مال کی محبت میں آخرت برباد کر رہے ہو یہاں یہ سمجھا دیا

ع ۸/۲۳ فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہونگے یہ انعام ہے گا ہر انسان کو جو ڈرتا رہا ہے اپنے رب کی ناراضگی سے

۹۹ سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ ۹۳

سورۃ زلزال مدنی ہے اور اس میں ۸ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾

جب ہلا دیا جائیگا زمین کو پوری طرح ہلا دیا جانا ۲ اور نکال دے گی زمین اپنے سارے بوجھ ۳

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ

اور کہے گا انسان اسے کیا ہو گیا اس دن زمین بیان کرے گی اپنی خبریں اس لئے کہ

رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا

تیرے رب نے اسی کو حکم دیا ہوگا ۴ اس دن نکلیں گے لوگ اپنی قبروں سے گروہوں کی شکل میں ۵ تاکہ دیکھیں وہ

أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن

اپنے عملوں کو پس جس کسی نے نیکی کا عمل ذرے جتنا بھی کیا ہوگا اسی کو دیکھ لے گا ۶ اور جس کسی نے

ع ۸/۲۴ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

برا عمل کیا ذرے جتنا بھی اسے دیکھ لے گا

۱۰۰ سُورَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً ۱۴

سورۃ عادیات مکی ہے اور اس میں ۱۱ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۔

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ﴿٣﴾

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے ہیں ہانپتے ہوئے پھر ان گھوڑوں کی جو آگ کی چنگاریاں نکالتے ہیں رگڑ کر پھر غارت ڈالنے والے دوڑ کر صبح کو

سا:۔ یہ سب مناق مجاہدین کے گھوڑوں کی بطور قسم ذکر فرماکر ان کی شان بیان کردی۔ اس سے مراد بعض علماء نے انسان کو شرم دلانا بھی لیا ہے کہ دیکھو گھوڑا تم جیسے مجازی مالک کیلئے کتنی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور تم اپنے مالک حقیقی کے کتنے ناشکرے اور نافرمان ہو
بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ انسان دنیا کمانے کیلئے شراع نیتا ہے "اپنے آپکو غبار آلود کرتا ہے" رات دن دوڑتا ہے۔ آگے مقصد بیان فرمایا کہ اے انسان تو سوچ تیرا کیا حال ہے ۲:۔ یہاں بھی اللہ نے فرمایا کہ تو اپنے پالنے والے کی نافرمانی کررہا ہے
۳:۔ فرمایا تیری نافرمانی پر تیرا عمل اور نظریہ گواہ ہے کہ تو مال کی محبت کو ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے اور تجھے قیامت اور روز حساب کی کوئی فکر نہیں ہے۔ فرمایا کہ مرکر قبر میں جاچکا ہے یا تیرے بدن کے ذرات موجود ہیں تجھے جمع کرکے تیرا وہی بدن بنا کر باہر نکال لیا جائیگا اور سینوں میں
بیش تیرے نظریات، خیانت تک کو تیرے سینے سے حاصل کرکے سامنے لاکر تجھے ہتلادیا جائیگا اور اس کے مطابق تجھے جزا وسزا دی جائیگی ۵:۔ اگرچہ برائی کی طرف اڑائے پر سزا ابھی نہیں ہوگی لیکن وہ سامنے ضرور لادیا جائیگا آگے یہ فرمادیا کہ اللہ تمہارے حال سے پورا باخبر ہے

فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿٥﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ

پس اٹھاتے ہیں اپنے دوڑنے میں گرد و غبار کو پس پہنچ جاتے ہیں دشمن کی فوجوں کے درمیان میں بے شک انسان اپنے رب کا

لَكَنُودٌ ﴿٦﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿٧﴾ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾

بڑا ہی نافرمان ہے اور بے شک یقیناً اس بات پر پورا گواہ ہے ۳ اور بے شک انسان مال کی محبت میں بڑا پکا ہے

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ﴿١٠﴾

کیا انسان نہیں جانتا جب کریدا جائیگا وہ سب کچھ جو قبروں میں ہے ۴ اور حاصل کیا جائیگا وہ سب کچھ جو سینوں میں چھپا تھا ۵

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾

بے شک دن کا رب ان کے حالوں سے اس دن پورا با خبر ہوگا

١٠١ سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً ٣٠

سورة قارعہ مکی ہے اور اس میں ۱۱ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾

کھڑکھڑانے والی ۷ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی اور تو کیا جانے وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے ۸

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿٤﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ

جس دن ہو جائیں گے لوگ ان پتنگوں کی طرح جو فضا میں بکھر جاتے ہیں ۹ اور ہو جائیں گے یہ پہاڑ

كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴿٥﴾ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ﴿٦﴾ فَهُوَ

اون کی طرح جو دھنی جاتی ہو ۱۰ اے پر وہ آدمی جس کے پلڑے بھاری ہوئے ۱۱ وہ ایسی

فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُ

زندگی میں ہوگا جو اسے پسند ہوگی ۱۲ اور وہ آدمی جس کے ہلکے رہ گئے پلڑے ۱۳ اس کا ٹھکانہ ۱۴

هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

ہاویہ ہوگا بھلا تو کیا جانے وہ ہاویہ کیا ہے ایسی آگ ہے جو ہمیشہ تپتی رہتی ہے۔

۶:۔ سورۃ "القارعۃ" بھی مکی ہے اور پہلا کلمہ بھی القارعۃ ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ القارعۃ رکھا ہے۔ پہلی سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ قیامت کے دن عقائد و نظریات اور اعمال سامنے آجائیں گے اس سورۃ میں بتادیا کہ ان اعمال کا وزن کرکے جزا وسزا کا حتمی فیصلہ کردیا جائیگا اور وہ فیصلہ بھی بیان فرمادیا۔ ابتدا میں قیامت کی ہیبت اور اس سے انسانوں اور پہاڑوں میں پیدا ہونے والی کیفیت کا ذکر کردیا۔ کمزور جسم کا بھی اور مضبوط ترین چیز کا بھی حال بتادیا

۷:۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے "قرع" دانت اکھڑنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں قیامت کے اللہ تعالیٰ نے بہت سے نام بیان کئے ہیں جو اسکی کیفیت یا مقصد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح کسی بھی چیز کی اہمیت کے بیان کیلئے قرآن مجید یہ انداز اختیار کرتا ہے۔

۸:۔ جب تونے دیکھا نہیں تو تو کیا جانے۔ آگے اس کا اثر بیان کردیا

۹:۔ انسان ساون کے کیڑوں کی طرح اڑیں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح

۱۰:۔ روئی بھی رنگ برنگی ہوتی ہے اور پہاڑ بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔ آگے مقصد بتایا

ع ۱ ۱۱ ۲۵

۱۱:۔ اعمال بھی اقوال بھی سب کا وزن کیا جائیگا جس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ کامیاب قرار دیدیا جائیگا اور اسے من پسند زندگی گذارنے کا انعام مل جائیگا

۱۳:۔ آگے دوسری قسم کے لوگوں کا حال بتایا کہ جن کے نیکی کے اعمال والا پلڑا ہلکا ہوگا گناہ زیادہ ہونگے ان کا ٹھکانہ آگ ہوگی جس کا نام "ہاویہ" یعنی گڑھا ہے

۱۴:۔ ایک تیسرا گروہ بھی ہوگا جو کافرین "مشرکین" ملحدین کا ہوگا جن کے اعمال تولے ہی نہ جائیں گے اسلئے کہ ایمان ہی نہیں ان کا ٹھکانہ بھی لازماً دوزخ ہوگا۔

۱۵:۔ "ماں" اسلئے فرمایا کہ دنیا میں مصیبت کے وقت آخری سہارا ماں ہوتی ہے

ع ۱ ۱۱ ۲۶

سلہ :- سورۃ التکاثر بھی مکی ہے اسکی پہلی آیت میں "تکاثر" کا کلمہ ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ التکاثر رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت میں ناکام لوگوں کیلئے سزا بیان فرمائی اور اس سورۃ میں قیامت کی
ناکامی کی وجہ بیان فرمادی کہ انسان مال، اولاد، حکومت واختیار وغیرہ کی بہتات کی فکر اور کوشش میں اپنے خالق اور اپنے اصل مقصد حیات کو بھول جاتا ہے' قیامت کیلئے تیاری نہیں کرتا۔ اسی "تکاثر" کیلئے حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتا' دوسروں کے حقوق غصب
کرلیتا ہے' عبادات سے غافل ہو جاتا ہے اور "تکاثر" ہو جانے پر پھر اس میں تکبر وتفاخر پیدا ہو جاتا ہے' دنیاوی لذائذ میں غرق ہو جاتا ہے' حرام کاموں سے بچ نہیں سکتا' کمزوروں پر ظلم شروع کردیتا ہے غرضیکہ "تکاثر" انسان کیلئے جہنم بنانے کا سبب بن جاتا ہے
سلہ :- اس سے یہ مراد ہے کہ یہی اپنے اصل مقصد یعنی اپنے رب کی عبادت وفرمانبرداری سے ہٹا دیا' تمہارے رخ کو پھیر دیا اور ایسا پھیرا کہ تم اسی حالت میں اپنی مقررہ شدہ عمر پوری کرکے قبر میں پہنچ گئے ہو۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ تم نے قبروں کی
زیارت کرکے بھی اپنے انجام کو نہ سوچا' اپنی قبر اور قیامت کی بہتری کی فکر نہ کی اور غفلت میں ہی پڑے رہے۔ تم دنیاوی زندگی کی حقیقت' مال ودولت کی بے ثباتی' قبر وقیامت کے یقینی ہونے کو نہ جان سکے نہ اپنے انجام کو۔ آگے دوبار فرمایا کہ جلدی ہی جان لوگے

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

۱۰۲ — ۱۶

سورۃ تکاثر مکی ہے اور اس میں ۸ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سلہ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ

تمہیں غافل رکھا (اللہ کی یاد سے) مال کی کثرت نے سلہ یہاں تک کہ تم پہنچ چکے قبروں میں سلہ یاد رکھو آگے چل کر

تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ

جان لوگے سکہ پھر یاد رکھو آگے چل کر تم جان لوگے سکہ خبردار اگر تم جان لیتے علم

الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷

یقین کا تم ضرور دیکھوگے دوزخ کو سکہ پھر تم اس کو دیکھوگے یقین کی آنکھ سے سکہ

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸

پھر تم سے پوچھا جائیگا تمام نعمتوں کے بارے میں

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

۱۰۳ — ۱۳

سورۃ العصر مکی ہے اور اس میں ۳ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے سکہ

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

مجھے قسم ہے عصر کی سکہ بے شک انسان یقیناً گھاٹے میں ہے سلہ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے سلہ اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳

نیکیوں کے کام کئے سلہ اور وصیت کی حق کی سلہ اور وصیت کی صبر کرنے کی

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

۱۰۴ — ۳۲

سورۃ ہُمزہ مکی ہے اور اس میں ۹ آیتیں ہیں

سکہ :- علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد قبر کا اندھیرا ہے اور دوسری بار سے مراد
قیامت کے دن ہے۔ آگے فرمایا کہ اگر دنیا میں تم علم الیقین کے طور پر جانتے کہ
اس وجہ سے تم جہنم کا ایندھن ہوگے تو تم غفلت میں نہ رہتے۔ "علم الیقین" کا مطلب ہے
وہ علم جس پر شک وشبہ نہ ہو جیسے آگ کا جلانا' موت کا ہونا وغیرہ
سکہ :- فرمایا قیامت یا قبر میں دوزخ کو دیکھ کر تمہیں یقین کا دوسرا درجہ بھی
حاصل ہو جائیگا یعنی "عین الیقین" جیسے انسان کسی چیز کو آگ میں جلتا ہوا دیکھ کر
اسی نظر سے مزید یقین کر لیتا ہے۔ حدیثوں میں ہے کہ قبر مومن کیلئے جنت کی اور
نافرمان کیلئے جہنم کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔
"یقین" کا تیسرا درجہ "حق الیقین" ہوتا ہے جو قرآن مجید میں دوسری جگہ ذکر ہے کہ
جب آدمی خود آگ میں جلے تو پھر یہ سب سے پختہ درجہ یقین کا حاصل ہو جاتا ہے
سکہ :- آخر میں فیصلہ بیان فرمادیا کہ قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائیگا
کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تمام نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائیگا کہ ان کا تم نے
کیا شکر ادا کیا' ان کو کہاں کہاں استعمال کیا اور دوسری جگہ موجود ہے کہ تم ان
نعمتوں کو شمار بھی نہیں کرسکتے۔ اس سے انسان سوچ لے کہ شمار بھی نہیں کرسکتا
تو حساب کیا دے گا اس لئے غفلت کو چھوڑ کر خدا کی اطاعت کرے تو حساب
سے بچ سکتا ہے اور ان نعمتوں کو اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرے تو سوالات
بچ جائیگا ورنہ جو حساب کیلئے کھڑا کردیا گیا وہ تو ہلاک ہو جائیگا۔

۱ ع ۸ ۲۷

سکہ :- سورۃ العصر بھی مکی ہے اسکی پہلی آیت "والعصر" کی مناسبت سے شاید حضورؐ
نے اس کا نام سورۃ العصر رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی ایک
کمزوری اور فطرت کا ذکر فرمایا جو اُسے آخرت کے لحاظ سے نقصان پہنچاتی ہے اور
اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اس نقصان اور انجام سے بچنے کا نسخہ بتادیا۔
سکہ :- "عصر" سے مراد زمانہ بھی ہے نماز عصر کا وقت بھی ہے اس کے علاوہ بھی
علماء نے اس کے بہت مطالب بیان فرمائے ہیں۔ زمانے سے حضورؐ کا زمانہ اور عمر
سے نماز "عصر" بھی مراد لئے گئے ہیں۔ فرمایا زمانہ جو اب تک گزر چکا ہے وہ اس
بات پر گواہ ہے کہ مجموعی طور پر انسان گھاٹے میں ہی رہا۔ اکثریت نقصان میں رہی
سلہ :- آگے فرمایا اس نقصان سے بچنے کیلئے یہ ضابطہ ہے کہ چار کام کرلو بچ جاؤ گے
سلہ :- سب سے بنیادی بات ایمان ہے ان تمام چیزوں پر جن پر ایمان لانے کا اللہ
نے حکم دیا ہے۔ ایمان کا حق یقین بھی ہے اور اس کے بعد اُس ایمان کے مناسب

۲ ع ۳ ۲۸

اعمال کرے۔ اس میں عبادات' معاملات' اخلاق' معیشت وغیرہ ہر چیز آگئی کہ ہر کام
میں اللہ کے حکموں پر عمل ہوگا تو وہ عمل صالح بن جائیگا اور کامیابی کا ذریعہ ہے
سلہ آگے فرمایا انسان کو خود غرض پیدا نہیں کیا گیا وہ دوسروں کیلئے بھی خیر کا ذریعہ ہے
سلہ :- "حق" سے مراد دین حق بھی ہے قرآن بھی ہے قیامت بھی ہے "معاملات"
کا حق بھی ہے سچی بات بھی ہے انصاف بھی ہے۔ آگے فرمایا اس کام میں پھر محنت
ومشقت کرنی پڑیگی' مخالفت سہنی پڑیگی' تکلیفیں آئینگی تو ان پر صبر کر
یہ چار کام نقصان سے بچنے اور کامیابی کے حصول کیلئے بنیادی ضروری ہیں

ف۱: سورۃ الہمزہ بھی مکی ہے اسکی پہلی آیت میں ہُمزہ کا ذکر آیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ الہمزہ۔ پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو خسارہ سے بچانے والی چیزیں بتائیں اور اس سورۃ میں خسارہ کا سبب بننے والی باتیں بتا دیں اور خسارے کی ایک دلیل بھی دیدی۔ اسی طرح یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ خسارے میں پڑ کر پھر انسان یہ اعمال شروع کر دیتا ہے جو اس سورۃ میں بیان ہو رہے ہیں اور ان اعمال کا سبب مال و اولاد کی کثرت ہے جس کا نقصان پچھلی سورۃ التکاثر میں بھی بیان فرمایا ہے ف۲: اس کا مطلب تباہی و بربادی اور جہنم کی ایک خاص وادی بھی ہے ف۳: اس سے مراد غیبت بھی ہے اور طعنہ دینا بھی یہ نکتہ چینی کرنا بھی ہے ف۴: اس سے مراد کسی کے روبرو اس کو برا کہنا، توہین و تذلیل کرنا اور کسی کی اچھی بات کو بھی ناپسند کرنا بھی ہے۔ اسی طرح اعتراض کرنا بھی مراد ہے۔ آگے اس کی وجہ بتادی کہ یہ عادات کثرت مال کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں ف۵: آگے فرمایا یہ اس کی غلط فہمی ہے وہ تو دنیا سے خالی ہاتھ جائیگا اور ان اعمال کی وجہ سے اُسے دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائیگا یہ مال کام نہ آئیگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

بدبخت ہے ف۲ ہر اس انسان کیلئے جو عیب لگانیوالا ف۳ ہو اور الزام لگانیوالا ہو ف۴ وہ آدمی جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَآ

وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ رہیگا ف۵ یاد رکھو اُسے پھینکا جائیگا حطمہ میں اور

اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۭ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَي

تو کیا جانے وہ حطمہ کیا ہے ف۶ اللہ کی وہ آگ ہے جو جلائی جا رہی ہے ف۷ وہ آگ جو چڑھ جائیگی

الْاَفْـــِٕدَةِ ۭ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

ان کے دلوں پر بے شک وہ آگ ان پر بند کر دی جائیگی ف۸ لمبے لمبے ستونوں میں ف۹

ع ۱ ۹ ۲۹

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ — ۱۰۵ — ۱۹

سورۃ فیل مکی ہے اور اس میں ۵ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ف۱۰

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۭ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ

کیا تو نہیں دیکھا کیسا برتاؤ کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ ف۱۱ کیا نہیں کر دی اللہ تعالیٰ نے

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ﴿۳﴾

ان کے مکر کو ناکامی میں ف۱۲ اور بھیج دئے ان پر پرندے مختلف ٹولیوں میں ف۱۳

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۽﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝﴿۵﴾

وہ پرندے مار رہے تھے ان کو ایسے پتھر جو مٹی کے ہوں پس کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان لشکر والوں کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح

ع ۱ ۵ ۳۰

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ — ۱۰۶ — ۲۹

سورۃ قریش مکی ہے اور اس میں ۴ آیتیں ہیں

ف۶: یہ دوزخ کا ایک نام ہے آگے اس کی تفصیل بتادی کہ وہ اللہ کی جلائی ہوئی آگ ہے جو جلائی جا رہی ہے۔ اشارہ فرمایا جس آگ کو اللہ جلائے وہ کیسی ہوگی ف۷: آگے اس کی کچھ کیفیت بتادی کہ تم نے دل کو مال کے ساتھ لگایا، دل سے کفر و نفاق کیا، دل کو اللہ سے نہ لگایا تو یہ آگ بھی تمہارے دل تک پہنچے گی دنیا میں تو جلنے والا دل تک آگ پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے وہاں تو موت نہ ہوگی۔ ف۸: اس کا مطلب ہے کہ آگ ان پر لپیٹ دی جائیگی، ڈھانپ دی جائیگی ف۹: اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ آگ ستونوں کے اندر ہوگی باہر نہ جاسکے گی اس کی حفاظت ہو رہی ہے اور ایک یہ مطلب ہے کہ دوزخیوں کو ان ستونوں کے اندر جن میں آگ ہے ڈال کر اوپر سے ان کا منہ بند کر دیا جائیگا تاکہ نکل نہ سکیں

ف۱۰: سورۃ الفیل بھی مکی ہے اس میں اصحاب الفیل کا واقعہ بیان ہوا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الفیل رکھا ہے پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے مالداروں کی کچھ بری صفتیں بیان فرما کر ان کیلئے اُخروی عذاب اور ناکامی کو بیان فرمایا اور اس سورۃ میں ایک مالدار کا دنیاوی انجام اور تباہی بیان فرمادی کہ میں دنیا میں بھی مال کی وجہ سے سرکشی کا بدلہ تباہی دے سکتا ہوں ف۱۱: اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ واقعہ اتنا زیادہ مشہور ہے۔ مختصراً یہ قصہ یوں ہے کہ یمن کے بادشاہ ابرہہ نے بیت اللہ کی عظمت و توقیر کو گھٹانے کیلئے اپنے دارالحکومت میں ایک مندر بنایا جس میں کسی عرب نے جا کر غلاظت کی اور اُسے آگ لگادی۔ انتقاماً اس نے ہاتھیوں کا لشکر لے کر بیت اللہ کو گرانے کیلئے مکہ مکرمہ پر حملہ کرنا چاہا اور مکہ سے باہر آ کر پڑاؤ کیا۔ پہلے اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ مکہ والوں کے اونٹ لوٹ لو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضور اکرمؐ کے دادا عبدالمطلب کے اونٹ بھی پکڑے گئے وہ اس کے پاس گئے اونٹوں کا مطالبہ کیا وہ حیران ہو کر کہنے لگا میں تو تمہارا کعبہ گرانا چاہتا ہوں تمہیں اس کی فکر نہیں ہے فرمایا اونٹ میرے ہیں کعبہ اللہ کا گھر ہے اپنے گھر کی حفاظت وہ خود کرے گا۔ ابرہہ نے جواب دیا کہ تمہارا خدا اپنے گھر کو نہیں بچا سکے گا چنانچہ عبدالمطلب نے واپس آ کر بیت اللہ میں باقی سرداروں سمیت اللہ سے دعا کی اور خود پہاڑوں پر چڑھ گئے۔ ابرہہ نے دوسرے دن حملہ کرنا چاہا تو اس کا ہاتھی مکہ کی جانب نہ چلا باوجود کوشش کے وہ اُسے اس جانب نہ چلا سکے اسی دوران اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کو حکم دیا انہوں نے سنگریزے برسا کر ان کا بھرکس نکال دیا۔ یہ واقعہ حضورؐ کی پیدائش سے تقریباً پچاس دن پہلے پیش آیا تھا۔ ف۱۲: تضلیل کا معنے گم ہو جانا، برباد ہونا، ضائع ہونا بھی ہے۔ آگے بربادی بتائی ف۱۳: ابابیل کا مطلب جھنڈ، غول بھی ہے ایک چھوٹے سے پرندے کا نام بھی ہے یہ پرندے چونچ کے کنارے سے سنگ و گل کے بنے مسور کی دال کے برابر چھوٹے سے سنگریزے اٹھا کر لاتے اور بلندی سے ان پر برساتے جس سے ہاتھی کھائے ہوئے بھوسے کی طرح ردی چیز بن جاتے۔ ہاتھیوں کا یہ حال ہوا تو انسان کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ واقعہ حضورؐ کی شان اور عظمت کی دلیل بھی ہے کہ آپ کی پیدائش سے فوراً پہلے اللہ نے اپنی قدرت کا اظہار کرادیا کہ اللہ کے گھر کی توہین کا ارادہ کرنیوالوں کا یہ حشر کر سکتا ہوں تو جو میرے بھیجے ہوئے رسول کی اور میرے احکام کی مخالفت و توہین کریں گے ان سے بھی کیا سلوک کروں گا۔

۱۔ سورۃ "القریش" بھی مکی ہے اس کی پہلی آیت میں قریش کا ذکر ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے سورۃ "القریش"۔ بعض علماء نے ان دونوں سورتوں کو ہی ایک ہی قرار دیا ہے۔ پہلی سورۃ کا تعلق بھی بیت اللہ سے تھا اور اس سورۃ میں بھی بیت اللہ کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ کو فرمایا کہ تمہاری عزت اس بیت اللہ کی وجہ سے ہے تو تم اس کے رب یعنی اللہ کی عبادت کرو۔ تم بتوں کو کیوں پوجتے ہو۔ سورۃ الفیل میں اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کی تباہی اور بیت اللہ مکہ مکرمہ کو بچانے کے احسان کا ذکر فرمایا اور اس سورۃ میں بیت اللہ کی وجہ سے مکہ مکرمہ کے دارالامن بنا دینے اور اسکی وجہ سے وسائل رزق دینے کے احسانات کا ذکر فرما کر قریش مکہ کو توحید باری اور حضورؐ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔

۲۔ "قریش" قرش سے مشتق ہے جس کا مطلب ایک سکہ ہے جو عرب میں مستعمل ہے چونکہ قریش مکہ تاجر تھے خود کو بہت دولتمند سمجھتے تھے اسلئے یہ نام اختیار کیا۔ اسی طرح "قریش" ایک بڑی مچھلی کا نام بھی ہے جو مچھلیوں کی سردار ہے۔ سرداران مکہ نے اسلئے بھی یہ نام اختیار کیا۔ عرب خود کو باقی دنیا سے ممتاز سمجھتے تھے خصوصاً اہلیان مکہ ۳۔ اس سے مراد تجارت کے سفر ہیں جو کسب مال کا ذریعہ ہیں۔ یہ جتلا کر فرمایا رب میں ہوں یا انعام دینے والا ہے اگر تم خالص میری عبادت کرو تو یہاں مکہ میں رہتے ہوئے بھی مالامال کر سکتا ہوں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ بیت اللہ کے حج کی غرض سے آنے والے لوگوں کی وجہ سے یہاں تجارت ہوتی ہے جو تمہاری آمدن کا ذریعہ بھی بنتی ہے ورنہ یہاں تو زراعت ہے نہ باغبانی نہ کوئی اور ذریعہ آمدن ہے۔ ۴۔ آخر میں وہ نعمت جتلا دی جو دنیا میں کہیں نہیں ہے اور وہ ہے امن و سکون اور یہ مکہ مکرمہ کے علاوہ دنیا کے کسی کونے میں نہیں اور یہ بھی بیت اللہ کی برکت سے ہے

۵۔ سورۃ الماعون بھی مکی ہے اس کی آخری آیت میں فرمایا "ویمنعون الماعون" شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الماعون"۔ پہلی دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیت کو بطور خاص بیان فرمایا اور اس سورۃ میں انسانوں کو احساس دلایا کہ تم زمین میں میرے خلیفہ ہو میری اس صفت کا کچھ اظہار تم بھی کر کے خلافت کا حق ادا کرو یعنی میری محتاج مخلوق سے ہمدردی کرو، انہیں کھانا کھلاؤ خاص طور پر یتیموں پر تو بہت شفقت کرو اور ساتھ ہی اشارہ کر دیا کہ تم اپنی عبادات پر بھی گھمنڈ میں نہ رہنا اگر اللہ کی مخلوق تم سے نالاں ہوئی تو پھر یہ عبادات کوئی فائدہ نہ دیں گی اسلئے کہ ان میں پھر نہ خلوص رہے گا نہ صحیح ادائیگی اسی طرح پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کو اپنی طرف سے کھانا کھلانے کا احسان ذکر کیا اور اشارہ فرمایا کہ انسانوں کا رزق میرے ذمہ ہے اور اس سورۃ میں فرمایا کہ انسانوں کو اس نعمت کا شکر اسی شکل میں ادا کرنا چاہیے کہ میرے دیئے ہوئے مال کو یتیموں، مسکینوں اور ضرورتمندوں پر خرچ کریں تاکہ میں راضی ہو جاؤں

۶۔ "دین" سے مراد اسلام، بدلہ اور قیامت کا دن ہے اسلئے کہ دین اسلام کو قبول کرے گا تو اسے بدلے کے دن اور قیامت پر ایمان ہوگا۔ آگے تکذیب کی عملی دلیل ہے

۷۔ یہ دونوں کام چونکہ دینداری کا تقاضا ہیں اسلئے نہ یتیم پر شفقت کرتا ہے نہ مسکین کو کھانا کھلانے پر توجہ دیتا ہے۔ یہ دونوں کام وہی آدمی کر سکتا ہے جو قیامت کو مانتا ہو کہ وہاں مجھے اس کام کا بدلہ ملیگا یا اپنے مذہب کی تعلیمات سمجھ کر کرے گا۔ "مسکین" کا مطلب ایسا شخص ہے جو ظاہری طور پر محتاج نظر نہ آئے لیکن اس کی ضروریات پوری نہ ہو سکتی ہوں اور بھیک بھی نہ مانگتا ہو۔ ایسے حالات میں صرف ترس آتا ہے آگے فرمایا جو حقوق العباد کا خیال نہیں رکھتے وہ حقوق اللہ میں بھی بے پرواہ ہوتے ہیں

۸۔ بعض نے اس کا ترجمہ نماز نہ پڑھنا لیا ہے، بعض نے منافقوں کا عمل قرار دیا ہے کہ نماز کی پرواہ نہیں کرتے اور اگر مجبوراً پڑھنی پڑے تو بددلی اور دکھاوے کیلئے پڑھتے ہیں بعض نے اس کا مطلب بے دھیانی سے پڑھنا، وقت پر نہ پڑھنا، ارکان کا صحیح ادا نہ کرنا، نماز کی حقیقت سے غافل ہونا، نماز کی روح سے بے خبر ہونا بھی لیا ہے۔ بہرحال یہ ساری چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ آگے فرمایا کہ نیکی کے عمل بھی ایسا شخص ریاکاری کیلئے کرتا ہے اور جہاں فائدہ نظر نہ آئے تو معمولی سے معمولی چیز جس کے دینے سے خود کو کوئی نقصان نہ ہو وہ بھی کسی دوسرے کو نہیں دیتا مثلاً نمک، آگ، برتن، اوزار وغیرہ

۹۔ بعض علماء نے "الماعون" سے مراد زکوٰۃ لی ہے اسلئے کہ اگر "دین" سے مراد جزا لی جائے تو وہ فرض کے انکار سے ہی واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر منافق مراد لئے جائیں تو پھر سارے بیان کردہ مطلب مراد ہو سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۱

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲

اس وجہ سے کہ قریش کو محبت ہے ۲ اسی سفر کی جو سردیوں میں اور گرمیوں میں ہوتا ہے ۳

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬

پس ان کو چاہیئے کہ وہ عبادت کریں اسی گھر کے رب کی وہ رب جس نے ان کو کھانا دیا بھوک میں

ع ۱ / ۴ / ۳۱

وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

اور امن دیا خوف سے ۴

۱۰۷ سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ ۱۷

سورۃ ماعون مکی ہے اور اس میں ۷ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۵

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲

کیا دیکھا آپ نے اس آدمی کو جو جھٹلاتا ہے دین کو ۶ پس یہ وہ آدمی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو

وَلَا يَحُضُّ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ

اور تاکید نہیں کرتا مسکین کے کھانا کھلانے پر ۷ پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو

ع ۱ / ۷ / ۳۲

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

اپنی نماز سے غافل ہیں ۸ وہ لوگ جو ریاکاری کرتے ہیں اور روکتے ہیں عام برتاؤ کی چیزوں سے ۹

۱۰۸ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ ۱۵

سورۃ کوثر مکی ہے اور اس میں ۳ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

ف١: سورۃ "الکوثر" بھی مکی ہے اسکی پہلی آیت میں "کوثر" کا کلمہ آیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الکوثر رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ریاکاری اور اپنی راہ میں مال نہ دینے کو ناپسندیدہ قرار دے کر ان اعمال کو دین کی تکذیب قرار دیا اب اس سورۃ میں ان کے مقابلہ میں خلوص کا اور مالی قربانی کا حکم دیا۔ اب آگے صرف پانچ سورتیں رہ گئی ہیں قرآن مجید کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید و رسالت، قرآن کی صداقت اور قیامت کے عقیدے کو بیان فرمایا اور یہی چاروں عقیدے مکی سورتوں کا بنیادی مضمون ہیں۔ درمیان میں پھر احکامات اور باقی مضامین ہیں خاص طور پر قیامت کا عقیدہ بہت تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اگلی سورتوں میں اب توحید و رسالت کا مختلف انداز میں بیان ہے جو سب سے بنیادی ضروری عقیدے ہیں اور جن کے بغیر نہ باقی عقیدے اور نہ کوئی عمل کارآمد ہے۔ اس سورۃ الکوثر میں بھی حضورؐ کی شان رفیع کو بیان فرما کر کافروں کے مخالف پروپیگنڈے کا جواب دیا گیا اور ان کے مقابلہ کیلئے دو عمل بتا دیئے گئے۔

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ③ ع

بے شک ہم نے آپ کو کوثر دیا ہے پس آپ نماز پڑھیں اپنے رب کیلئے اور قربانی کیجئے بے شک آپکا دشمن ہی گمنام ہوگا

١٠٩ سُورَةُ الْكَٰفِرُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ ١٨

سورۃ کافرون مکی ہے اور اس میں ٦ آیتیں ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ① لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ② وَلَآ أَنتُمْ

آپ فرما دیجئے اے کافرو! میں عبادت نہ کرونگا جن کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ ہی تم

عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ③ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ④ وَلَآ أَنتُمْ

عبادت کرنیوالے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ ہی میں عبادت کرنیوالا ہوں انکی جنکی تم عبادت کرتے ہو اور نہ ہی تم

عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ ⑥

عبادت کرنیوالے ہو اسکی جس کی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لئے تمہارا راستہ ہے اور میرے لئے میرا راستہ ہے

١١٠ سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ آيَاتٍ ١١٤

سورۃ نصر مدنی ہے اور اس میں ٣ آیتیں ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ① وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِى دِينِ

جب آ جائیگی اللہ کی مدد اور مکہ فتح ہو جائیگا اور آپ دیکھیں لوگوں کو کہ داخل ہوں گے اللہ کے دین میں

ٱللَّهِ أَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ③ ع

گروہ کے گروہ پس آپ پاکی بیان کریں اپنے رب کی تعریفوں کی اور اس سے بخشش مانگیں بے شک اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنیوالا ہے

١١١ سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ ٦

سورۃ لہب مکی ہے اور اس میں ٥ آیتیں ہیں

ع ١ ٣٣

ف٢: "کوثر" کے علماء کرام نے بہت معنے لکھے ہیں مشہور معنی حوض کوثر ہے اس کے علاوہ خیر کثیر اور امت کثیر بھی مراد ہے۔ چونکہ حضورؐ کا کوئی بیٹا نہ تھا اسلئے کفار کہتے تھے کہ یہ دین (معدوم) آپؐ کی زندگی تک ہے اسکے بعد یہ ختم ہو جائیگا اس لئے کہ اولاد نہیں جو ان کی جانشین ہوگی وہ لوگ مروجہ حالات کے مطابق بادشاہت کا نظام سمجھتے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو تسلی دی کہ میں آپکو روحانی اولاد یعنی امت کثیر تعداد میں دونگا جو حوض کوثر پر بے شمار تعداد میں جمع ہوگی قیامت تک ہونیوالے مسلمان ایک ہی جگہ جمع ہونگے تو تعداد کا پتہ چلیگا یہ بھی اشارہ ہے کہ حقیقی بیٹے باپ کا اتنا نام بلند نہیں کرتے جتنا امت کریگی۔ اس کوثر سے مراد قرآن مجید بھی لیا گیا ہے اسطرح مطلب یہ ہوگا کہ قرآن پر عمل کریں اور جانی و مالی قربانی دیں یعنی نماز پڑھیں اور مال خرچ کرکے جانور ذبح کریں

ف٣: "لربک" سے مراد خلوص ہے۔ قربانی کا مفہوم کسی دوسرے بندے کو دوسرے کی ضرورت کو اپنی خواہش کے خلاف کسی دوسرے عمل کو ترجیح دینا بھی ہے۔ اگرچہ "نحر" سے مراد جانور کا ذبح کرنا ہے جو حج کے موقع پر کرنا واجب ہے۔ آگے ان اعمال کا نتیجہ بیان فرما دیا

ف٤: "شانئ" کا معنے عیب بھی ہے مطلب یہ ہے کہ آپؐ پر الزام لگانیوالے "اولاد نہ ہونے" کا عیب لگانے والے آپکے دشمن خود بے نام و نشان ہو جائینگے۔ "ابتر" کا لفظی معنے "دم کٹا" ہے اس سے مراد ذلیل ہونا ہے۔ اس سورۃ میں امت کیلئے بھی سبق ہے کہ اگر خیر کثیر چاہتے ہو تو مالی و جانی قربانی خلوص سے دو تم کامیاب اور تمہارے دشمن ناکام و ذلیل ہونگے

ع ١ ٣٤

ف٥: سورۃ "الکافرون" بھی مکی ہے پہلی آیت کے کلمہ کافرون کی وجہ سے شاید حضورؐ نے اس کا نام سورۃ الکافرون رکھا ہے پہلی سورۃ میں کافروں کے پروپیگنڈے کا جواب دیکر آخر میں ان کا انجام بیان فرمایا اور اس سورۃ میں فرمایا کہ اب ان جیسے ذلیل دشمنوں سے میل جول اور تالیف قلوب چھوڑ دیں اور دو ٹوک اعلان کر دیں کہ تم کافر ہو میں اپنی تعلیمات میں کوئی رعایت نہیں کر سکتا۔ تم اگر میری دعوت توحید نہیں مانتے تو تم اپنے جھوٹے معبودوں کی عبادت کرو میں اپنے سچے خدا کی عبادت کرونگا پہلے چونکہ طرفین کا خیال تھا کہ وقت گذرنے کے ساتھ دوسرا فریق ٹھیک ہو جائیگا اسلئے اعلان کرا دیا تاکہ یہ توقعات ختم ہو جائیں اور دونوں فریق اپنے اپنے کام میں لگ جائیں اس پر وقت ضائع نہ کریں

ف٦: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر کو کافر کہنا صحیح بلکہ ضروری ہے اسلئے کہ اللہ خود رحمت کائنات کو حکم بڑی تاکید سے دے رہے ہیں فرمایا "قل" یہ میرا حکم ہے آپکو یہ کہنا پڑیگا اور ان کے منہ پر۔ یہ حضورؐ کی صداقت و عظمت بھی ہے کہ اگرچہ ابتدائی دور میں مخالفت کم سے کم ہونا ضروری تھی لیکن اسکی پرواہ کئے بغیر دو ٹوک اعلان کروا دیا کہ تم جو چاہو کرو میرا موقف واضح اور اٹل ہے۔

ف٧: "اعبد" مضارع کا صیغہ ہے جسکا معنے ہے نہ اب عبادت کر رہا ہوں نہ آئندہ کرونگا یعنی نہ اب تک میں نے شرک کیا ہے نہ کر رہا ہوں نہ آئندہ کرونگا تم یہ توقع بالکل نہ رکھو

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — ع ١ ٣٥

ف٨: مخاطبین کیلئے فاعل کا صیغہ استعمال کیا۔ مطلب یہ ہے کہ تم اب اللہ کی عبادت نہیں کر رہے ہو پھر آئندہ کیلئے میں مایوس نہیں ہوں۔ آگے ایک اور انداز میں حضورؐ سے وضاحت کرا دی

ف٩: "عبدتم" فعل ماضی کا صیغہ ہے کہ تم اور تمہارے آباء و اجداد جن بتوں کی پوجا کرتے رہے ہو جبکہ میرا ماضی گواہ ہے میں نے آج تک ان کو نہیں پوجا۔ آگے فرمایا اب میرا پیچھا چھوڑ دو نہ مجھے کوئی لالچ دو نہ ڈراؤ نہ نرمی کی توقع رکھو تم اپنا کام کرو مجھے اپنا کرنے دو۔ یہ امت کیلئے بھی ہدایت ہے کہ کافروں کے ساتھ میل جول کے بجائے مقاطعہ رکھیں۔

ف١٠: سورۃ "النصر" مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اسکی پہلی آیت میں "نصر" کا کلمہ ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ النصر" رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں کافروں کے متعلق فاعل کا صیغہ استعمال ہوا تھا جس میں اشارہ تھا کہ اب تو تم اللہ کی عبادت نہیں کر رہے مستقبل میں کر لو گے تو ایک تو اس سورۃ میں وضاحت سے بتا دیا کہ بڑی تعداد میں لوگ اسلام قبول کر لیں گے دوسرا اس تاثر کو ختم کیا کہ مقاطعہ سے دین کی اشاعت رک گئی ہے نہیں بلکہ بڑھے گی۔ یہ حضورؐ کی تسلی کیلئے بھی اور مومنوں کی تسلی کیلئے بھی بشارت دیدی کہ ظاہری طور پر تو یہ طریق کار نقصان دہ نظر آتا ہے اسلئے کہ اب تمہاری تعداد کم ہے تم کمزور ہو لیکن نتیجے کے اعتبار سے یہ فائدہ مند ہے [illegible] آگے فرمایا [illegible] اس فتح کے نتیجہ میں مکہ والے بھی اور نواح کے قبائل بھی فوج در فوج گروہ در گروہ مسلمان ہو جائیں گے ف١٢ [illegible] اللہ کی تسبیح و تحمید زیادہ کر دیں [illegible] ف١٣ [illegible] استغفار سے مراد [illegible]

سلہ سورۃ "اللہب" بھی مکی ہے اسکی پہلی آیت میں "لہب" کا کلمہ ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ اللہب" رکھا ہے ۔ سورۃ "النصر" میں اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کے مسلمان ہونے کی بشارت دی اور حضورؐ کی شان وعظمت بیان فرمائی اس سورۃ میں بھی حضورؐ کی عظمت ایک اور انداز سے بیان فرمائی اور یہ بھی بتا دیا کہ خوشی نصیب عام لوگ تو اسلام قبول کر لیں گے لیکن چند بد بخت اور گستاخ ہیں وہ باوجود قریب ہونے کے محروم رہیں گے اور دونوں جہانوں کے عذاب کا شکار ہونگے جن کی مثال آپؐ کا سگا چچا ابولہب ہے ۔ اس سورۃ کا شان نزول یہ ہے کہ جب حضورؐ کو حکم ہوا کہ "انذر عشیرتک الاقربین" تو آپؐ نے اپنے سب قریبی رشتہ داروں اور قریش کے سارے خاندانوں کو بلایا اور کوہ صفا پر چڑھ کر پہلے اپنی ماضی کا کردار پیش کر کے اپنی صداقت کی تقریر کی اور پھر توحید اور کلمہ طیبہ پڑھنے کی دعوت دی اس پر ابولہب نے آپ کو پتھر مارا اور کہا "تبا لک" تو ہلاک ہو جائے کیا اس کام کیلئے ہمیں جمع کیا اور ہمارا وقت ضائع کیا ۔ اس پر حضورؐ نے تو کوئی جواب نہ دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ سورۃ نازل کر دی اور اسی کے الفاظ میں اس کا جواب دے کر اسکی جمع بیوی کی ہلاکت و بربادی کی بشارت دے دی ۔ یہ بھی حضورؐ کی شان رفیع ہے کہ آپؐ کی گستاخی کا جواب اللہ تعالیٰ خود دے رہے ہیں ۔ اسی طرح یہ حضورؐ کی صداقت کی دلیل بھی ہے کہ آپ نے کسی مصلحت کو نہ دیکھا نہ رشتہ داری کو نہ مخالفت بڑھنے کے اندیشے کو نہ اپنی اور ساتھیوں کی کمزوری کو نہ خاندانی وجاہت وشرافت کو بلکہ وحی آتے ہی سنا دی ۔

سلہ ۔ یہ اسلئے فرمائے کہ ان سے حضورؐ کی طرف اشارہ کیا اور پتھر مارے ۔ فرمایا حرف اس کے ہاتھ ہی نہ ٹوٹیں گے خود بھی ہلاک ہوگا ۔ "لہب" سے مراد شعلہ ہے اس کا رنگ شعلے کی طرح سرخ ہوگا یا زیادہ غصے والا ہوگا وہ خود کو بہادر اور غصے والا ذات کرنے کیلئے یہ کہلواتا تھا ۔

سلہ ۔ "کسب" سے مراد مال بھی ہے اور اولاد بھی ۔ آگے اُخروی عذاب بیان فرمایا کہ یہ آگ کے شعلے کا لقب اختیار کئے ہوئے ہے اسے شعلوں والی آگ میں ہی ڈالا جائیگا اور بہت جلدی ۔

سلہ ۔ آگے فرمایا کیلا نہیں جائیگا بلکہ اسکی بیوی جو حضورؐ کے راستے میں کانٹے بچھاتی ہے وہ بھی ساتھ ہوگی ۔ چنانچہ غزوہ بدر کے بعد ابولہب ایسی بیماری سے مرا کہ اسکے قریب کوئی نہ آ سکتا تھا اور بیوی گلے میں جو مونجھ کی رسی کا پھندا آنے سے مر گئی یعنی دنیا میں بھی ذلت آمیز موت آئی ۔

سلہ ۔ اس سے مراد لگائی بجھائی اور چغلیاں کرنا بھی ہے اور اسکی خست بھی ہے کہ باوجود امیر ہونے کے خود جنگل سے جلانے کیلئے لکڑیاں لاتی تھی یعنی اتنی کنجوس تھی ۔ آگے جس رسی کا ذکر ہے وہ جہنم کی بھی مراد ہو سکتی ہے اور اسکی موت کا سبب بننے والی رسی بھی ہو سکتی ہے ۔

سلہ ۔ سورۃ الاخلاص بھی مکی ہے اس سورۃ کا نام معنی کے اعتبار سے شاید حضورؐ نے رکھا ہے اسلئے کہ اس میں خالص توحید کا ذکر ہے ۔ پہلی سورۃ میں حضورؐ کے چچا ابولہب کا ذکر ہے جس نے حضورؐ کو صرف اس وجہ سے ستایا کہ آپؐ نے توحید کی دعوت دی اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ توحید کے عقیدہ کی وضاحت کر رہے ہیں یعنی وہ کلمہ طیبہ جس کی دعوت حضورؐ نے دی اور ابولہب نے مخالفت کی اس کلمے کا مطلب کیا ہے ۔ حضورؐ کی بعثت کے وقت دنیا میں کفر یعنی خدا کا انکار، شرک، عیسائیت اور یہودیت کے عقائد تھے اس سورۃ میں ان سب کی تردید ہے اور توحید کا بیان ہے جو ابولہب اور کفار مکہ کی مخالفت کی وجہ تھی ۔

سلہ ۔ "یکتا" کا مطلب ہے جس کی کوئی نظیر نہ ہو ۔ اس میں خدا کے وجود کا اثبات بھی ہے اس سے کفر اور شرک دونوں کی تردید ہو گئی ۔ آگے فرمایا اللہ کی یکتائی کی دلیل کیا ہے ۔

سلہ ۔ ساری مخلوق اللہ کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ جس کی طرف ساری دنیا اپنی ضرورتوں کیلئے رجوع کرے ۔ آگے عیسائیت اور یہودیت کے نظریے کی تردید ہے اسلئے کہ وہ عیسیٰؑ اور عزیرؑ کو خدا کا بیٹا مانتے تھے اسی طرح مکہ کے مشرک بھی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے ان سب کیلئے یہ اعلان کر دیا کہ خدا اولاد سے پاک ہے

سلہ ۔ آگے شرک فی الصفات کی تردید کر دی کہ اللہ کے برابر بھی کوئی نہیں ہے فرمایا کہ نہ اولاد ہے نہ باپ یعنی نہ چھوٹا نہ بڑا اور آگے فرمایا کہ "کفو" بھی کوئی نہیں اس کا لغوی معنی وہ ذات جس سے نکاح ہو سکے یعنی ہم ذات "ہم قبیلہ" ہم نسب ۔ اس سے مراد برابری لی جا سکتی ہے یعنی ایسی کوئی ذات نہیں جو برابر ہو تا کہ شریک مانی جا سکے ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۔1

تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۞١ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا

ہلاک ہو جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے 2 اور وہ ہلاک ہو گیا ۔ نہ کام آیا اسکے اس کا مال اور جو کچھ اس نے

كَسَبَ ۞٢ سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۞٣ وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ

کمایا تھا ۔3 جلدی داخل ہو جائے گا ایسی آگ میں جو شعلے مارنے والی ہے ۔4 اور اسکی بیوی بھی جو لکڑیاں اٹھانے

الۡحَطَبِ ۞٤ فِىۡ جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۞٥ ع ۱ / ۳۶

والی ہے ۔5 اس کے گلے میں رسی ہے مونجھ کی

۱۱۲ سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ اَرۡبَعُ اٰيَاتٍ ۲۲

سورۃ اخلاص مکی ہے اور اس میں 4 آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۔6

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞٢ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ

آپ فرما دیجئے وہ اللہ یکتا ہے ۔7 اللہ بے نیاز ہے ۔8 اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ

يُوۡلَدۡ ۞٣ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞٤ ع ۱ / ۳۷

کسی سے جنا گیا ہے ۔9 اور اس کا کوئی بھی ہم پلہ نہیں ہے

۱۱۳ سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ خَمۡسُ اٰيَاتٍ ۲۰

سورۃ فلق مدنی ہے اور اس میں 5 آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے ۔10

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۞١ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۞٢ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

آپ فرما دیجئے میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی 11 ہر اس چیز کی شر سے جو اللہ نے پیدا کی ہے 12 اور اندھیری کی شر سے جب (وہ چھا جائے)

سلہ ۔ سورۃ "الفلق" مدنی ہے ہجرت کے بعد نازل ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ اس کی پہلی آیت میں "فلق" کا کلمہ ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام رکھا ہے "سورۃ الفلق" ۔ پہلی سورۃ میں اسلام کا بنیادی عقیدہ یعنی توحید ذاتی وصفاتی بیان فرمایا اور اس سورۃ میں اس عقیدہ کی تبلیغ کی وجہ سے مخالفوں کی طرف سے کی جانے والی مخالف کوششوں، تدبیروں اور ان کے برے اثرات سے بچنے کیلئے اللہ کی پناہ میں آ جانے کا حکم فرمایا ۔ اس سے اگلی سورۃ میں بھی یہی حکم ہے ۔

ان دونوں سورتوں کو "معوذتین" کہتے ہیں ۔ یہ سورتیں مدنی ہیں مدینہ منورہ میں حضورؐ کو تین قسم کے دشمنوں سے واسطہ تھا ایک وہ جو کھلے مخالف تھے دوسرے منافق تھے جو چھپ کر وار کرتے اور تیسرے وہ لوگ جو مسلمانوں کے دلوں میں شبہے پیدا کرتے ۔ پہلی سورۃ میں جس کروا کر ہونے والی کا ذکر ہے جنہوں نے حضورؐ پر جادو کرایا اور دوسری میں وسوسے پیدا کرنے والوں کا ۔ اسی طرح کسی نظریہ کی مخالفت کیلئے دو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں ایک یہ کہ اس نظریہ کے داعی کو ختم کر دیا جائے جیسے سورۃ الفلق میں جادو سے حضورؐ کو ختم کرنے کی کوشش کا ذکر ہے اور دوسرا طریقہ یہ کہ اس نظریے کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کر دئے جائیں جس کا سورۃ الناس میں ذکر ہے ۔ سلہ "فلق" کا معنے پھاڑنا یعنی رات کو پھاڑ کر صبح کا سویرا طلوع کر نے والا رب ۔

سلہ ۔ اس سے مراد اللہ کی مخلوق کو شر کیلئے استعمال کرنے والے ہیں ۔ اس کے علاوہ شر سے "شر النفس" موذی جانور وغیرہ بھی مراد ہو سکتے ہیں ۔ یہ دونوں آیات بڑا وسیع مفہوم رکھتی ہیں ہر نماز کے بعد تین بار ان دو آیات کا پڑھنا ذاتی حفاظت کیلئے بہت مفید ہے ۔

س۴۔ رات کے اندھیرے میں بہت ساری خرابیاں ہو سکتی ہیں، دشمن بھی عموماً اندھیرے میں حملہ کرتا ہے۔ اس سے مراد رات کا اندھیرا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ تو عمومی بات تھی آگے خصوصی بات کا ذکر ہے اور اس سے اشارہ ہے حضورؐ پر جادو کرانے کے واقعہ کی طرف۔ ایک یہودی نے حضورؐ پر جادو کرایا اس کے اثر سے آپؐ بیمار ہو گئے جبرئیلؑ نے آپ کو اطلاع دے دی اور وہ کنواں بتا دیا جس میں وہ کنگھا اور اس کے دندانے تھے جن میں گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ کو بھیج کر وہ نکلوایا اور گرہیں کھلوا دیں جس سے جادو کا اثر ختم ہو گیا۔ اس سے حضورؐ کی صداقت بھی ثابت ہوئی کہ آپؐ کافروں، یہودیوں کے بقول جادوگر نہیں تھے اسلئے کہ جادوگر پر جادو اثر نہیں کرتا ہے۔ اس کے دو مطلب ہیں یا تو یہ جادو یہودی عورتیں کرتی تھیں وہ مراد ہیں یا اس طرف اشارہ ہے کہ جادوگر عورتوں کی طرح بزدل ہوتا ہے یا جادو کرانے والا نامرد ہوتا ہے جو دشمن پر چوری چھپے یہ وار کرتا ہے۔ آگے حضورؐ کی اس مخالفت کی بنیادی وجہ بیان فرما دی کہ مکہ کے کافروں، مدینہ کے یہودیوں اور منافقوں حسد کی وجہ سے مخالفت کی۔ مکہ والوں نے یتیمی اور غربت کی وجہ سے، یہودیوں نے بنو اسماعیلؑ میں نبوت منتقل ہو جانے کی وجہ سے اور منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے اپنی سرداری قائم نہ ہو سکنے کی وجہ سے حسد کیا۔ حاسد بھی بزدل ہوتا ہے اس کے علاوہ حسد کی وجہ سے منافقت، جھوٹ، غیبت، دشمنی، سازشیں سب گناہ پیدا ہو جاتے ہیں یہ بہت بری بیماری ہے

وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

پوری طرح چھا جاتا ہے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

١١٤ سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ ٢١

سورۃ ناس مدنی ہے اور اس میں ۶ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بخشنے والا ہے

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾

آپ فرما دیجیے میں پناہ میں آیا اس ہستی کی جو پالنے والا ہے تمام لوگوں کا وہ بادشاہ ہے سب لوگوں کا وہ معبود ہے سب لوگوں کا

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

وسوسہ پیدا کرنے والے کی شر سے جو چھپ کر حملہ کرتا ہے وہ خناس جو وسوسے ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو

س۲۔ سورۃ الناس بھی مدنی ہے اس میں "الناس" کا ذکر بار بار آیا ہے شاید اسی مناسبت سے حضورؐ نے اس کا نام "سورۃ الناس" رکھا ہے۔ پہلی سورۃ میں جسمانی حفاظت کیلئے پناہ کی طلب تھی اس سورۃ میں باطنی یعنی عقیدہ کی حفاظت کیلئے پناہ طلب کرنے کا حکم ہے اس سورۃ کا پورے قرآن مجید سے اور بالخصوص قرآن مجید کی ابتدا سے خاص ربط ہے اور وہ یہ کہ چونکہ اسلام کے سارے عقائد کا تعلق غیبیات سے ہے خدا کا وجود، وحی کا آنا، قیامت کا وقوع، جنت و دوزخ، حیات بعد الموت، فرشتوں اور جنوں کا وجود وغیرہ تو وسوسہ ڈالنے والے انہی چیزوں کو بنیاد بنا کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ چیزیں کسی نے دیکھی ہیں اور یہ کس طرح ممکن ہیں دماغ نہیں مانتا اسلئے فرمایا ایسے لوگوں کی شر سے پناہ مانگو کہ وہ کہیں اپنے بنیادی عقائد سے ہی نہ ہٹا دیں۔

س۳۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ تینوں صفات اسلئے ذکر فرمائیں کہ ہر ایک اپنے متعلق کی حفاظت کی ذمہ دار ہے مالک اپنے غلام کی، بادشاہ اپنی رعایا کی اور معبود اپنے عابد کی حفاظت کا خیال رکھتا ہے اور یہ تینوں صفات بیک وقت صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ آگے مقصد بیان فرما دیا

س۵۔ "خناس" سے مراد دین کے راستے سے شبہ پیدا کر کے ہٹا دینا ہے اور یہ حملہ بہت خطرناک ہوتا ہے جیسا کہ شیطان نے آدمؑ کو اسی طریقے سے پھسلا دیا۔

س۶۔ فرمایا شیطانوں کے علاوہ انسان بھی یہ حرکت کرتے ہیں جنہیں شیطان اس کام کیلئے استعمال کرتا ہے اور موجودہ دور میں ایسے انسانوں کی بہتات ہے۔

علماء نے فرمایا ہے کہ ان دو سورتوں سے جامع کوئی دعا نہیں۔ حضور انورؐ یہ دونوں سورتیں اور سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص یعنی چاروں "قل" سونے سے پہلے پڑھ کر اپنے بدن اطہر پر پھونک لیا کرتے تھے جب بیمار ہوتے تو حضرت عائشہؓ کو پڑھ کر پھونکنے کا حکم فرماتے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ عمل کرنے والے پر جادو اور سحر اثر نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ عام آفات سے بھی حفاظت ہوتی ہے

الحمد للہ آج ۷ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۵ جولائی ۲۰۰۵ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ تکمیل پذیر ہوا۔